کتاب اللہ کے بعد پہلی صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

صحیح بخاری شریف

جلد 1

امیر المؤمنین فی الحدیث

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اول

پروگریسو بکس

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

متوفی ۲۵۶ھ

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اوّل

بار اول	....	نومبر 2016
پرنٹرز	....	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	1100/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو

۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 [illegible]

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464

Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس لاہور

یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ۰ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

3 - كِتَابُ الْعِلْمِ

5۔ کِتَابُ الْغُسْلِ

6۔ کِتَابُ الْحَيْضِ

7- كِتَابُ التَّيَمُّمِ

8- كِتَابُ الصَّلٰوةِ

9- كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

10 - کِتَابُ الْأَذَانِ

12 - كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

13 - أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

14 - أَبْوَابُ الْوِتْرِ

20- كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

21- كِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

22- كِتَابُ السَّهْوِ

24- کِتَابُ الزَّکَاۃِ

26-اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

27- كِتَابُ الْمُحْصَرِ

28- كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

29- كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ

30- كِتَابُ الصَّوْمِ

34۔ کِتَابُ البُیُوع

35- کِتَابُ السَّلَمِ

36- کِتَابُ الشُّفْعَةِ

37- کِتَابُ الإِجَارَةِ

38- کِتَابُ الحَوَالَاتِ

39- کِتَابُ الکَفَالَةِ

40- کِتَابُ الوَکَالَةِ

41- كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

42- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

43- کِتَابٌ فِي الاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

48- کِتَابُ الرَّهْنِ

49- کِتَابُ العِتْقِ

50- كِتَابُ الْمَكَاتَب

51- كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

☆☆☆☆☆

عرضِ ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں' ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنا دیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اُٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں' جیسے صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' سنن ابوداؤد شریف' مؤطا امام مالک' مؤطا امام محمد' شرح مسند امام اعظم' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' ریاض الصالحین (ترجمہ)' شرح آثار السنن، مختصر صحیح بخاری، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم' تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب ''صحیح بخاری'' کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درودِ تاج، شرح کشف المحجوب، شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے' جس قدر بھی ممکن ہوسکا اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ''صحیح بخاری'' کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرفِ قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول

ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے ربِ عزوجل کی رضا وخوشنودی اپنے ربِ عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت وتعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتا ہے جو اپنے ربِ عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہوگیا درحقیقت وہی دنیا وآخرکی بھلائیاں وکامیابیاں پانے میں کامیاب ہوگیا۔

بلاشبہ ہمارے نبی کریم ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانوں کی رشد وہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال و افعال، سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، طلبِ حق کے متلاشیوں کے لیے نورِ ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف و بزرگانِ دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان وارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایۂ آخرت بنا لیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الٰہی پانے اور جذبۂ اصلاحِ اُمت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت وعقیدت نقش ہوگئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے ایک عظیم بزرگ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال وافعال کو اپنی گرانقدر و مایہ ناز تصنیف لطیف بنام "صحیح بخاری" میں انتہائی عمدہ واحسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہِ حق کے سالکین کے لیے مشعلِ راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

بزرگ موصوف کی اس عظیم دینی خدمت اور اس کے صلہ میں انہیں ملنے والی عزتیں' کرامتیں اور آخرت کے لیے جمع ہونے والے اجر وثواب کے خزانے اس قدر قابل رشک ہیں کہ حقیر پُرتقصیر کو ان رحمتوں اور برکتوں میں کچھ حصہ پانے کا جذبہ وشوق بیدار ہوا اور ذہن بنایا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح لکھی جائے' مگر فوراً اپنے بے وقعتی وکم علمی کا احساس ہوا اور قلم اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی' مگر روز بروز یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح کے ذریعے مسلمانوں کو نہایت قیمتی علمی خزانے سے مالا مال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ربِ عزوجل کی رحمت پر بھروسہ اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر کرم کی اُمید رکھتے ہوئے قلم اُٹھانے کی جرأت کی اور توجہ مرشد سے آسانیاں

پیدا ہوتی چلی گئیں اور یوں الحمدللہ عزوجل یہ شرح پایۂ تکمیل کو پہنچی؛ اور اس طرح حقیر پُرتقصیر سے رب عزوجل نے اپنے محبوب کے مبارک اقوال وافعال کو سہل انداز میں مسلمانوں تک پہنچانے کا کام لے لیا۔ اے کاش! وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمالے ورنہ دین کا کام تو وہ اپنے فاسق بندوں سے بھی لے لیتا ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کا ترجمہ سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو،اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

آیاتِ مبارکہ واحادیثِ کریمہ اور دیگر عبارات وجزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسبِ ضرورت فوائد کو شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ احسانہٖ! اپنی خصوصیات کے سبب صحیح بخاری کا یہ ترجمہ نہ صرف طلباء بلکہ اساتذ وعلماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

علامہ ابوتراب محمد ناصرالدین ناصر المدنی عطاری

حالات امام بخاری رحمہ اللہ

امام بخاری رحمہ اللہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور نام ونسب یہ ہے: محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بَردِزْ بَہ۔ اس لفظ کو باء موحدہ کے فتح اور رائے مہملہ کے سکون اور دال مہملہ کے کسرہ اور زاء معجمہ کے سکون اور اُس کے بعد کی باء موحدہ کو فتح اور تاء تانیث موقوفہ سے پڑھنا چاہیے۔ بردزبہ دہقانِ بخارا کی لغت میں کاشتکار یا کارندہ کو کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو ولاء کی طرف نسبت کر کے جعفی کہتے ہیں چونکہ اُس زمانہ کا یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا تھا اُس کو اُسی کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے جد ثانی مغیرہ حاکم بخارا یمان (بخاری) کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے اس وجہ سے امام بخاری کو بھی جعفی کہنے لگے۔

امام بخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ کمزور جسم کے تھے نہ دراز قامت نہ کوتاہ قد بلکہ درمیانہ قد رکھتے تھے۔ امام بخاری بچپن میں ہی نابینا ہو گئے تھے اس وجہ سے اُن کی والدہ کو اس کا سخت قلق رہتا تھا (اور وہ نہایت گریہ وزادی سے خدا تعالیٰ کی جناب میں اُن کی بصارت کے لیے دعا کیا کرتی تھیں) ایک شب کو اُن کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری گریہ وزاری اور دعا کے سبب سے تیرے فرزند کو بصارت عنایت فرمائی۔ جب وہ صبح کو اُٹھیں تو اپنے لختِ جگر کی آنکھوں کو روشن وبینا پایا۔

(امام بخاری رحمہ اللہ کو احادیث یاد کرنے کا شغف وشوق بچپن ہی سے تھا) چنانچہ دس سال کی عمر میں یہ حالت تھی کہ مکتب میں جس جگہ پر حدیث کا نام سنتے فوراً اُسکو یاد کر لیتے۔ مکتب سے فراغت پائی اور یہ معلوم ہوا کہ بخارا میں داخلی علماء حدیث میں سے ہیں تو اُن کی خدمت میں آمدورفت شروع کی۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ داخلی اپنے نسخہ میں سے لوگوں کو احادیث سنا رہے تھے۔ اثنا درس میں اُن کی زبان سے نکلا: "سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم"۔ امام بخاری رحمہ اللہ فوراً بول پڑے کہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے۔ مگر جب داخلی نے اُن کی بات کو تسلیم نہ کیا تو امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو اصل نسخہ میں تو دیکھنا چاہیے چنانچہ داخلی اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور اصل نسخہ پر نظر ڈالی باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اُس لڑکے کو بلاؤ۔ جب امام بخاری حاضر ہوئے تو داخلی نے فرمایا کہ میں ن اُس وقت جو پڑھا تھا بے شک وہ غلط نکلا۔ اب آپ بتلائیں کہ صحیح کس طرح ہے۔ اس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ صحیح "سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراھیم" ہے۔ داخلی حیران ہو گئے اور کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ پھر قلم اُٹھا کر

قرأۃ نے نسخہ کی تصحیح کی۔

یہ واقعہ اُن کی عمر کے گیارھویں سال کا ہے۔ جب امام بخاری سولہ سال کے ہوئے تو آپ نے (عبداللہ) ابن المبارک کی تمام کتابیں یاد کرلیں۔ اور وکیع کے نسخے بھی ازبر کر لئے۔ پھر اپنی والدہ اور بھائی احمد کے ہمراہ برائے حج مکہ معظّمہ تشریف لے گئے۔ حج سے فراغت پائی تو اُن کی والدہ اور بھائی وطن واپس چلے آئے اور وہ خود بلادِ حجاز میں طلبِ حدیث کے لیے رُک گئے۔ جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو سلسلۂ تصنیف شروع کیا اور فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور اُن کے اقوال کا ذخیرہ فراہم کرنے لگے یہاں تک کہ اس کو ایک مجموعہ کی شکل دے کر اور مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر کتاب التاریخ کا مسودہ شروع کر دیا۔ آپ راتوں کو چاند کی روشنی میں لکھا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اس تاریخ میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جس کے بارے میں ایک طویل قصہ مجھے یاد نہ ہو۔ اگر کتاب کی طوالت اور شاگردوں کے ملال اور اُکتا جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان تمام قصوں کو اس تاریخ میں لکھ دیتا۔

حاشد بن اسمٰعیل (جو امام بخاری کے زمانہ کے محدث ہیں) کہتے ہیں کہ امام بخاری طلب حدیث کے لئے میرے ہمراہ شیوخِ وقت کی خدمت میں آمدورفت رکھتے تھے لیکن اُن کے پاس قلم، دوات یعنی لکھنے کا سامان کچھ نہ ہوتا تھا اور نہ وہاں کچھ لکھتے تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ جب تم حدیث کو سن کر لکھتے نہیں تو تمہارے آنے جانے سے کیا فائدہ۔ اس طرح کا سننا تو ہوا کی طرح ہے کہ ایک کان سے گھس کے دوسرے کان سے نکل جاتی ہے۔ سولہ دن کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بہت تنگ کر دیا۔ آ ؤ اب میری یاد کا اپنے نوشتوں سے مقابلہ کرو۔ اس مدت میں ہم نے پندرہ ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے از برصحت کے ساتھ سب کو اس طرح سنایا کہ میں خود اپنی لکھی ہوئی کو اُن سے صحیح کرتا تھا۔ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں عبث اور بے فائدہ سرگردانی کرتا ہوں۔

حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ میں اُسی روز سمجھ گیا کہ یہ ہونہار ہیں اور (آگے چل کر) کوئی اُن سے مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اس جامع (صحیح بخاری) کی تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ وہ ایک دن اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اسحاق بن راہویہ کے احباب نے کہا کہ کیا اچھا ہو اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی توفیق دے کر سنن میں کوئی ایسا مختصر تیار کرے جس میں صرف وہ صحیح حدیثیں ہوں جو صحت میں اعلیٰ مرتبہ رکھتی ہیں۔ تا کہ عمل کرنے والے بلاخوف و تردّد مجتہدین کی طرف مراجعت کئے بغیر اس پر عمل پیرا ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے دل میں یہ بات جاگزیں ہوگئی اور اُسی وقت سے

اس جامع کی تصنیف کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ چھ لاکھ حدیثوں کے اس ذخیرہ میں سے جو اُن کے پاس موجود تھا' انتخاب شروع کیا جو اُن میں صحیح ترین تھیں' اُن پر اکتفا کیا۔ اور بعض وہ احادیث جو اسی درجہ پر صحیح تھیں' ان کو طوالت کے خوف یا کسی دوسرے سبب سے چھوڑ بھی گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ جب کسی حدیث کو لکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اوّل غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر اس کو لکھتے۔ چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس انتخاب سے فراغت پائی۔ جب اس کا قصد کیا کہ اُن حدیثوں کی اُن کے مضمون کے مطابق ترتیب دی جائے (اس کو اصطلاحِ محدثین میں ترجمۃ الباب کہتے ہیں) تو مدینہ منورہ میں قبر مبارک اور منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی مقام میں اس اہم کام کو انجام دیا۔ ہر ترجمہ پر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

الغرض امام بخاری رحمہ اللہ کی حُسنِ نیت کا نتیجہ تھا کہ یہ جامع اس قدر مقبول ہوئی کہ اُن کی زندگی میں ہی اُس کو نوّے ہزار آدمیوں نے آپ سے بلاواسطہ سنا جن میں سب سے آخری فربری ہیں اور آج کل اُن کی روایت میں علو اسناد کی وجہ سے شائع و مشہور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی نادر باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: مجھ کو اُمید ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے کسی شخص کی غیبت کا سوال نہ کیا جائے گا کیونکہ میں نے بفضل کسی کی غیبت نہیں کی۔ سبحان اللہ کس قدر تعفف اور تورّع تھا۔ (خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین)

طریقہ صالحین کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کو بھی محنت و ابتلاء یہ پیش آیا کہ خالد بن احمد ذُہلی امیرِ بخارا نے اُن کو اس امر کی تکلیف دینی چاہی کہ اس کے مکان پر آ کر اس کے بیٹوں کو جامع و تاریخ اور دوسری کتابوں کا درس دیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ حدیث کا علم ہے' میں اس کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ اگر تم کو غرض ہے تو اپنے بیٹوں کو میری مجلس میں بھیج دیا کرو تا کہ دوسرے طلبہ کی طرح وہ بھی علم حاصل کریں۔ امیر نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو جس وقت میرے بیٹے آپ کے پاس آئیں' آپ دوسرے طلبہ کو اپنی خدمت میں نہ آنے دیں۔ میرے دربان اور چوبدار دروازہ پر تعینات رہیں گے' میری نخوت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ جس مجلس میں میرے بیٹے موجود ہوں وہاں جولاہے' دُھنئے بھی اُن کے ہمنشین ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم' پیغمبر کی میراث ہے' اس میں ساری اُمت شریک ہے' کسی کو کوئی خصوصیت نہیں۔ اس گفت و شنید سے امیر مذکور امام بخاری رحمہ اللہ سے رنجیدہ ہو گئے۔ طرفین میں کدورت بڑھتی رہی۔ نوبت بایں جا رسید کہ امیر مذکور نے ابن ابی الورقا' اور اُس وقت کے دوسرے علماءِ ظاہری کو اپنے ساتھ ملا لیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک پر طعن کرنے لگے اور ان کے اجتہاد میں غلطیاں نکال کر ایک محضر تیار کرایا اور اس حیلہ و بہانہ سے بخارا سے ان کو نکال دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ وہاں سے روانہ ہوئے تو اُنہوں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ اے

اللہ! ان لوگوں کو اُس بلا میں مبتلا کر جس میں وہ مجھ کو کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی ایک ماہ بھی پورا گزرنے نہ پایا تھا کہ خالد بن احمد معزول ہوئے' خلیفہ کا حکم پہنچا کہ اُن کو گدھے پر سوار کر کے شہر میں گھمائیں۔ انجام کار اُن کو کامل تباہی کا سامنا ہوا جیسا کہ کتب تاریخ میں لکھا ہوا ہے اور مشہور ہے۔ حریث بن ابی الورقا کو بھی بیحد رسوائی اور فضیحت کا منہ دیکھنا پڑا' ان کا وقار خاک میں مل گیا۔ نیز اس وقت کے اُن علماء کو بھی جو امام بخاری رحمہ اللہ کے درپے تذلیل اور (خالد بن احمد ذہلی کے) مشورہ میں شریک تھے' پوری پوری آفت پہنچی۔

امام بخاری رحمہ اللہ اس بیکسی کی حالت میں پہلے نیشاپور گئے جب وہاں کے امیر سے بھی نہ بنی تو وہاں سے مراجعت کر کے خرتنگ تشریف لائے (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو سمرقند سے تین فرسخ (دس میل کے فاصلہ) پر واقع ہے) ۲۵۶ھ میں شب شنبہ کو جو لیلۃ الفطر تھی عشاء کی نماز کے وقت اُسی جگہ امام بخاری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔ عید کے دن نمازِ ظہر کے بعد دفن کر دیئے گئے۔

امام بخاری کی عمر ۶۲ سال کی ہوئی۔ چنانچہ کہا گیا:

''ولد فی صدق وعاش حمیدًا ومات فی نور''

اس جملہ میں صدق کے اعداد ۱۹۴' ان کی پیدائش' حمید کے اعداد ۶۲' ان کی عمر اور نور کے اعداد ۲۵۶ ان کی وفات کا سال ظاہر کرتے ہیں۔

عبدالواحد طوسی رحمہ اللہ نے جو اس زمانہ کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے تھے' خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ معہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے برسرِ راہ منتظر کھڑے ہیں' انہوں نے سلام کر کے عرض کیا: یارسول اللہ! کس کا انتظار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: محمد بن اسمٰعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چند روز بعد ہی میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سنی۔ جب میں نے لوگوں سے وقتِ وفات کی تحقیق کی تو وہی ساعت معلوم ہوئی جس میں' میں نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کو خواب میں منتظر دیکھا تھا۔

وقتِ شدت' خوف دشمن' سختیٔ مرض' قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اس جامع صحیح کا پڑھنا تریاق کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ اکثر اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ بہت سے خواب میں آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ محمد بن مروزی مکہ معظمہ میں مقامِ ابراہیم اور حجر اسود کے مابین سوئے ہوئے تھے' تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں: اے ابوزید! کتابِ شافعی کا درس کب تک دو گے' ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سراسیمہ ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میری جان آپ پر قربان ہو! آپ ﷺ کی

کتاب کون سی ہے؟ فرمایا: جامع محمد بن اسمٰعیل۔ امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب منقول ہے۔
ایک شخص نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات، وفات اور سنینِ عمر کو اس طرح نظم کیا ہے:

کان البخاری حافظا ومحدثا — جمع الصحیح مکمل التحریر
امام بخاری رحمہ اللہ حافظِ حدیث اور محدث تھے — انہوں نے ایسی صحیح کو جمع کیا جو کامل اور منقح ہے

میلادہ صدق ومدۃ عمرہ — فیہا حمید وانقضی فی نور
اُن کا سالِ ولادت صدق (۱۹۴) ہے مدتِ عمر — حمید (۶۲) ہے اور سالِ وفات نور (۲۵۶) ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کبھی کبھی نظم کا شوق فرماتے تھے۔ چنانچہ طبقات (شافعیہ) کبریٰ میں سبکی نے یہ قطعہ اُن کی طرف منسوب کیا ہے:

اغتنم فی الفراغ فضل رکوع — فعسی ان یکونَ مَوْتُک بغتۃ
فرصت کے وقت ایک رکعت نماز کی فضیلت کو غنیمت جان — کیونکہ شاید تیری موت اچانک آجائے

کم صحیح رأیت من غیر سقم — ذہبت نفسہ الصحیحۃ فلتۃ
میں نے بہت سے تندرستوں کو دیکھا ہے کہ بلا کسی مرض کے — اُن کا تندرست نفس اچانک چل بسا

☆☆☆☆☆

1 - كِتَابُ بَدْءِ الوَحْيِ

کتاب وحی کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى آمِينَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
الشیخ امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

1 - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ) (النساء: 163)

اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

1 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حُمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

000 - باب

باب

2 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1- انظر الحدیث: 6953,6689,5070,3898,54' صحیح مسلم: 4904' سنن ابو داؤد: 2201' سنن ترمذی: 1647' سنن نسائی: 3803,3437,75' سنن ابن ماجہ: 4227

2- انظر الحدیث: 3215' سنن ترمذی: 3634' سنن نسائی: 933,148

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ المَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی طرف وحی کسطرح آتی ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے شدید ہوتی ہے۔ جب وہ مکمل ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر کلام کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ مکمل ہوتی تو آپ کی مقدس پیشانی سے پسینہ مبارک بہہ رہا ہوتا۔

000 - بَاب

باب

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خواب ملاحظہ فرماتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہائی پسند فرمانے لگے اور غارِ حرا میں تشریف لے جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت فرماتے، کاشانہ نبوت کی طرف واپس لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹتے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حق آگیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں تشریف فرما تھے یعنی فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اور س میں حاضر ہو کر عرض کی: پڑھیے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کرتی ہیں: میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس

3- انظر الحدیث: 6982,4957,4956,4955,4953,3392، صحیح مسلم: 403

اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ) (العلق: 2) " فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ

نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھینچا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ بھینچا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ''پڑھیئے اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھیئے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ (۹۶:۱ تا ۳)۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح واپس لوٹے کہ آپ ﷺ کا قلب مبارک لرزیدہ تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اُڑھا دیا، حتیٰ کہ خوف دُور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رُسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور راہِ حق کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ پس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سُنیے۔ ورقہ نے

آپ ﷺ سے کہا: اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا بیان فرما دیا۔ پس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں جب تک زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، کیونکہ جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ ﷺ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہوگیا

4 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي " فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ) (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5). فَحَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلاَلُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہوں وحی کا موقوف ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا میں (حضور ﷺ) چلا جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں خوف زدہ گیا، واپس لوٹا اور کہا: مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ''اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہوجاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دُور رہو ۲۹ (المدثر، ۱ تا ۵) پس وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبداللہ بن

4۔ انظر الحدیث: 6214,4954,4926,4925,4924,4923,4922,3238، صحیح مسلم: 408,407,406,405,404، سنن ترمذی: 3325

یوسف اور ابو صالح نے ہلال بن روّاد نے زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بَوَادِرُهُ کہا ہے۔

000 - باب

5 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) (القيامة: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة: 17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ: (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

باب

سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس فرمانِ الٰہی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۲۹، القیامۃ ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نزولِ قرآن کے ساتھ بہت جلدی فرما کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو جلدی جلدی حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے ہونٹ حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۶ تا ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں قرآن جمع کر دینا اور اسے پڑھوا دینا، لہٰذا: ''جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اُس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۸) یعنی اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ ''پھر بے شک اُس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۲۹ القیامۃ ۱۹) یعنی پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے اس کا پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل امین حاضر ہوئے تو آپ ﷺ بغور سے سُنتے اور جب

5- انظر الحديث: 7524,5044,4929,4928,4927 'صحیح مسلم: 1003 'سنن ترمذی: 3328

جبرائیل امین چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اُسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا گیا ہوتا۔

000-باب

6 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

باب

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری بشر بن محمد، عبداللہ یونس اور معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔ جبرائیل امین رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی تھی۔

000-باب

7 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّأْمِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

باب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُنہیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے پاس بُلایا جب کہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، ان ایام مدّت کے دوران جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ لوگ ہرقل کے پاس گئے جب کہ وہ سب ایلیا میں تھے۔ ہرقل نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا اور ہرقل کے گرد رُومی سردار تھے۔ رجماعت قریش کو بلا کر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا: جس شخص نے نبوت کا

6- انظر الحدیث: 1902,3220,3554,4997' صحیح مسلم: 5964' سنن نسائی: 2094

7- انظر الحدیث: 51,2681,2804,2941,2978,3174,4553,5980,6260,7196,7541' صحیح مسلم: 4583' سنن ابوداؤد: 5136' سنن ترمذی: 2718

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا. فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا. وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ: وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ. وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ،

دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس کا سب سے زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ میں نسب کے لحاظ سے اُس کے زیادہ قریب ہوں۔ ہرقل نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کردو اور باقی لوگوں کو اس کے نزدیک کردو۔ پس درباریوں نے ان لوگوں کو اُس کے پیچھے کردیا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: میں اب اس (ابوسفیان) سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں (خبر نبوت کا دعویٰ کیا ہے)۔ اگر یہ (ابوسفیان) غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کردینا۔ (ابوسفیان کا بیان ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے سب سے پہلے حضور ﷺ کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا: تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے اعلیٰ نسب والے ہیں ہے۔ اُس نے کہا: کیا تم میں سے پہلے بھی (نبوت سے متعلق) یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا کہ اُس کی پیروی کرنے والے مالدار لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا: غریب لوگ۔ اُس نے کہا: وہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں: میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا: اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہوکر دین سے پھرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں اُس نے کہا: کیا وہ وعدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور یہ ہمارے معاہدے کی موت ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے ایفاء عہد یا وعدہ خلافی۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی غلط لفظ ملانا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا: کیا کبھی تم نے

فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ، هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ، فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ

اُس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا: تمہاری جنگ کا انجام کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ جنگ کی کیفیت ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی، کبھی وہ بھر لیتے اور کبھی ہم۔ کہا: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن (شرکیہ) باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکیازی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں نے تم سے اُس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں اعلیٰ نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں مبعوث فرمائے جاتے تھے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے نبوت سے متعلق یہ بات پہلے بھی کہی تھی تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی ہوتی تو ممکن ہے یہ شخص پہلے کہی ہوئی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں میں نے سوچا کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ اپنے بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ یہ بات کہنے سے پہلے کیا اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو تم نے جواب دیا۔ نہیں تو میں جان گیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے تو بچے لیکن خدا کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کس پیروی کرنے والے تمہارے مالدار ہیں یا غریب لوگ تو تم نے بیان کیا کہ غریبوں نے اُس کی پیروی کی ہے جب کہ رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے

الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ " وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ. وَكَانَ ابْنُ النَّاظُورِ، صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ، سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ، أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ ابْنُ النَّاظُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلاَ يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لاَ. فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ، فَقَالَ: هُمْ

ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ پیروکار تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ بڑھ رہے ہیں جب کہ ایمان کا معاملہ یہی ہے حتیٰ کہ مکمل ہوجاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی ناراض ہوکر دین قبول کرنے کے بعد (دین سے) پھرتا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی معاملہ ہے جب کہ اُس کی بشاشت دلوں میں سما جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے کہا نہیں اور رسول وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکیازی کا حکم دیتا ہے۔ اگر تمہاری یہ باتیں صحیح ہیں تو جلد ہی وہ میرے اِن قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہوجائیں گے۔ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ پاؤں گا تو ضرور شرفِ زیارت حاصل کرتا اور اگر میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اُن کے قدموں کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کے نامۂ مبارک کو منگوایا جو آپ ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل تک پھر ہرقل نے اُسے پڑھا تو اُس میں تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، رُوم کے بادشاہ ہرقل کے لیے سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد: میں تمہیں اسلام کی

يَخْتَتِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتُبَايِعُوا هٰذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ، وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ، قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ

دعوت دیتا ہوں اور اسلام قبول کرلو گے تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دُوگنا اجر دے گا اور اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعیّت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ "اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو خدا نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اس سے پھر و تو کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں (۳:۶۴)۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب ہرقل نے اپنی بات مکمل کی اور نامۂ مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اُس کے آس پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہوگئیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابن ابی کبشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ حتیٰ بڑھ گیا کہ بنی اصفر (روم) کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے مجھے یقین ہوگیا کہ بہت جلد اس کا غلبہ ہوگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل فرما دیا۔ ابنِ ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکمِ ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ تھا۔ اُس کے کسی مصاحب نے کہا کہ ہم آپ کو افسردہ دیکھتے ہیں۔ ابنِ ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل علم نجوم کا ماہر تھا لہٰذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے اِس زمانہ میں ختنہ کون لوگ کرواتے ہیں! لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیج دیجئے کہ اُن میں جتنے یہودی ہوں قتل کر دیئے جائیں۔ ابھی

اِسی غور و فکر جاری تھا کہ ہرقل کے سامنے میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کو غسّان کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا جب اُس نے ہرقل کو خبر دی تو اُس نے کہا: جا کر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہرقل نے کہا کہ اُس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی مصاحب کو یہ بات لکھی جو علمِ نجوم میں مہارت میں اُس کا ہم پلّہ تھا اور خود ہرقل حِمص کی جانب نکل گیا۔ ابھی حمص سے باہر نہیں گیا تھا کہ اُس مصاحِب کا خط آ گیا جو ہرقل کی تائید میں تھا کہ نبی کریم ﷺ ظاہر ہو چکے اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو رہے محل میں طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ وہ بند کر دیئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا: اے رومی سردارو! اگر تمہیں نجات اور ہدایت چاہیے اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کرلو۔ پس وہ رومی سردار جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے۔ جب ہرقل نے اُن لوگوں کی اسلام سے کی نفرت دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا۔ میں نے تو یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کو جانچوں اور میں نے دیکھ لیا۔ پس ان سرداروں نے ہرقل کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے خوش ہو گئے۔ ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔

7م - رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَيُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

امام بخاری نے فرمایا کہ مروی کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

2- كِتَابُ الإِيمَانِ

ایمان کے بیان

ایمان کے لغوی معنی ہیں: امن دینا۔ شریعت میں ایمان اُن اسلامی عقائد کا نام ہے جنہیں مان کر انسان عذابِ الٰہی سے امن میں آجاتا ہے، یعنی تمام ان چیزوں کو ماننا جو حضور رب کی طرف سے لائے، چونکہ ایمان محض ماننے اور تصدیق کا نام ہے اس لیئے اس میں مقدار ناممکن ہے، ہاں کیفیت کی زیادتی و کمی ممکن ہے، چونکہ ایمان عبادت کی اصل ہے اس لیئے پہلے اسے بیان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱)

1- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ، وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ اللهُ تَعَالَى (لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ) (الفتح: 4) (وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (الكهف:13) (وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى) (مريم: 76) (وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ) (محمد: 17) وَقَوْلُهُ: (وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا) (المدثر: 31) وَقَوْلُهُ: (أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا) (التوبة: 124) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا) (آل عمران: 173) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا) (الأحزاب: 22) وَالحُبُّ فِي اللَّهِ وَالبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الإِيمَانِ" وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ: إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ، وَشَرَائِعَ، وَحُدُودًا، وَسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے

اور وہ قول ہے اور فعل ہے اس میں زیادتی ہوئی ہے اور کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے (۲۶ الفتح ۴) اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا (۱۵ الکھف ۱۳) اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا (۱۶ الریم ۷۶) اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے انکی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی (۲۹ مدثر ۳۱) پس جو ایمان والے تھے اُن کے ایمان کو بڑھایا (التوبہ، ۱۲۴) اور ارشادِ ربانی ہے: پس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا (پ آل عمران ۱۷۳) اور ارشادِ ربانی ہے: اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان اور اسلام کو قواعد (پ الاحزاب ۲۲) نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان سے ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے قواعد، حدود اور طریقے ہیں، جس نے اُن کو پورا کیا اُس نے ایمان کی تکمیل کر دی اور جس نے ان پورا نہ کیا اُس نے ایمان کی تکمیل نہ کی۔ اگر میں زندہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: الْيَقِينُ الإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلاً وَسُنَّةً

رہا تو تمہیں انکی تفصیل بیان کرونگا تا کہ تم انہیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا حریص بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تا کہ میرے دل کو عین الیقین ہو جائے (پ البقرہ ۲۶۰) اور حضرت معاذ نے کہا: ہمارے پاس بیٹھو تا کہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا حتیٰ کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں تک ڈالتی ہیں اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا کی تفسیر میں کہا: ''اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی دین کی وصیت فرمائی۔'' حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا کی تفسیر میں فرمایا: ''راستہ اور طریقہ''۔

2- باب دُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ

اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان سے ہے

8 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"

عکرمہ بن خالد حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے۔

3- بَابُ أُمُورِ الإِيمَانِ

اُمورِ ایمان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَيْسَ البِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، وَلَكِنَّ البِرَّ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: دیکھ اصلی نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان

8- انظر الحدیث: 4515، صحیح مسلم: 114، سنن ترمذی: 2609م

مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ) (البقرة: 177) وَقَوْلِهِ: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) (المؤمنون: 1) الْآيَةَ

لائے اللہ پر اور قیامت پر اَلْمُتَّقُوْنَ تک (پ ۲ البقرہ ۱۷۷) نیز فرمایا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے (پ۱۸ المومنون ۱)

9 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے اوپر کچھ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

5 - بَابٌ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا

10 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

شعبی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا اور مہاجر وہ ہے جو اُن کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

10م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ،

امام بخاری ابومعاویہ، داؤد بن ابوہند، عامر کا بیان

9- صحیح مسلم: 152,151 'سنن ترمذی: 2614 'سنن نسائی: 5021,5020,5019 'سنن ابن ماجہ: 54

10م- انظر الحدیث: 6484 'سنن ابو داؤد: 2481 'سنن نسائی: 5011

حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا۔ عبدالاعلیٰ، داؤد عامر، حضرت عبداللہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

5- بَابٌ: أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟

افضل اسلام کیا ہے؟

11 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ القُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ، وَيَدِهِ

سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی قرشی، اُن کے والد ماجد، ابو بُردہ بن عبداللہ بن ابی بُردہ، ابی بُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا۔

6- بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے

12 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے تم جانتے ہو اسے بھی جسے نہ جانتے ہو۔

7- بَابٌ: مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے پسند کرتا ہے

13 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً

11- صحیح مسلم: 162، سنن ترمذی: 2504، سنن نسائی: 5014

12- انظر الحدیث: 6236,28، صحیح مسلم: 159، سنن نسائی: 5015، سنن ابن ماجہ: 3253

13- صحیح مسلم: 169,168، سنن ترمذی: 2515، سنن نسائی: 5054,5032,5031، سنن ابن ماجہ: 66

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

حسین معلّم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

8- بَابٌ: حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الإِيمَانِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان ہے

14 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے زیادہ محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

15 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم بن ابوایاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

9- بَابُ حَلاَوَةِ الإِيمَانِ

ایمان کی لذّت

16 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں گی اُس نے ایمان کی لذت پالی۔ وہ یہ کہ اللہ اور اُس

14- سنن نسائی: 5030

15- صحیح مسلم: 167,166، سنن نسائی: 5029,5028، سنن ابن ماجہ: 67

16- صحیح مسلم: 163، سنن ترمذی: 2624

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب تر ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

10 - بَابٌ: عَلَامَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے

17 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ

عبداللہ بن جُبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت نفاق کی نشانی ہے۔

11 - بَاب

باب

18 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ العَقَبَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعتِ عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے کہ نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرام کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: مجھ سے اِس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا سے باز رہو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، دانستہ کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو یہ عہد پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اور جو ان میں سے کسی کا

17- صحیح مسلم: 233,232' سنن نسائی: 5034

18- انظر الحدیث: 3892,3893,3999,4894,6784,6801,6873,7055,7199,7213,7468'

صحیح مسلم: 4436,4437' سنن ترمذی: 1439' سنن نسائی: 4172,4173,4189,4221,5017

فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

مرتکب ہو جائے اور دنیا میں اُس کی سزا پائے تو وہ اُس کا کفارہ ہوگا اور جو اِن میں سے کسی بات میں مبتلا ہوا، پھر اللہ نے اُس کی برائی پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ پس ہم نے اس بات پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔

12- بَابٌ: مِنَ الدِّينِ الفِرَارُ مِنَ الفِتَنِ

فتنوں سے بھاگنا دین میں سے ہے

19 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔

13- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ. وَأَنَّ المَعْرِفَةَ فِعْلُ القَلْبِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم ہے اور معرفتِ دل کا فعل ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ) (البقرة:225)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو اُن کی استطاعت کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہم آپ کی مثل تو نہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ، معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ناراض

19- انظر الحدیث: 7088,6495,3600,3300 'سنن ابو داؤد: 4267 'سنن نسائی: 7088 'سنن ابن ماجہ: 3980

الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

ہوئے حتی کہ پُرنور چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے، پھر فرمایا کہ میں تم میں زیادہ خدا ترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

14- بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الإِيمَانِ

جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے یہ ایمان سے ہے

21- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں اُس نے ایمان کی لذّت پالی وہ یہ کہ جس کو اللہ اور اُس کا رسول تمام لوگوں دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچالیا ہے ایسے ناپسند کرے جیسے یہ ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

15- بَابٌ: تَفَاضُلِ أَهْلِ الإِيمَانِ فِي الأَعْمَالِ

اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت

22- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا، أَوِ الْحَيَاةِ - شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے (دوزخ سے) باہر نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہوگئے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے۔ پس وہ یوں اُگیں گے جیسے رواں پانی کے کنارے دانہ

21- انظر الحدیث: 16، صحیح مسلم: 164، سنن نسائی: 5003

22- انظر الحدیث: 4581، 4919، 6560، 6574، 7438، 7439، صحیح مسلم: 456، 457

الْجَنَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

آگ جاتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زردی مائل سبز کونپل ہو کر نکلتا ہے

22م - قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: الْحَيَاةِ، وَقَالَ: خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ

وہیب نے کہا کہ ہم سے حدیث مروی کرتے ہوئے عمرو نے نہرِ حیات کہا نیز رائی کے برابر بھلائی کیا۔

23 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ. قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

ابو امامہ بن سہل بن حُنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن پر قمیص ہیں۔ کچھ کی قمیص سینے تک اور کچھ کی کچھ نیچے تک ہے اور مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

16 - بَابٌ: الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ

حیا ایمان کا حصہ ہے

24 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والدِ ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو انصار میں سے تھا اور اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان سے ہے۔

17 - بَابٌ: (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ) (التوبة:5)

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو

25 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ،

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ،

23- صحیح مسلم:6139، سنن ترمذی:2285,2286، سنن نسائی:5026

24- انظر الحدیث:6118، سنن ابو داؤد:4795، سنن نسائی:5048

25- صحیح مسلم:128

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

شعبہ، واقد بن محمد سے مروی ہے کہ میرے والدِ ماجد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ سے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ محمد ﷺ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور اللہ ان کا حساب لینے والا ہے۔

18- بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الإِيمَانَ هُوَ العَمَلُ

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتِلْكَ الجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) (الزخرف: 72) وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (الحجر: 93) عَنْ قَوْلِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَقَالَ: (لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ العَامِلُونَ) (الصافات: 61)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے عوض جو تم نہ کیئے کئی اہلِ علم نے کہا کہ ارشادِ ربانی: تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے۔'' اس سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور فرمایا: ''اسی کی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔''

26 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابنِ شہاب سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ حج مقبول جو گناہوں سے پاک ہو۔

19- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الإِسْلاَمُ عَلَى

جب حقیقی طور پر اسلام نہ لایا ہو بلکہ قتل

26- اطراف الحدیث: 1519، صحیح مسلم: 244، سنن نسائی: 5000

الحَقِيقَةِ، وَكَانَ عَلَى الِاسْتِسْلاَمِ أَوِ الخَوْفِ مِنَ القَتْلِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا) (الحجرات:14) فَإِذَا كَانَ عَلَى الحَقِيقَةِ، فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الإِسْلاَمُ) (آل عمران:19) (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ)

27 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ

ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اعرابیوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں اور جب حقیقتاً اسلام لایا ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے: بے شک دین اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے (۱۹:۳)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا جو مجھے اُن سب میں پسند تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کو آپ نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم، میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان کچھ دیر کے لیے میں خاموش ہوگیا۔ پھر جو میں اُس شخص کے بارے میں جانتا تھا اُس بات نے مجھے ابھارا لہٰذا اپنی بات کو دُہراتے ہوئے عرض کی کیا وجہ ہے کہ فلاں کو آپ نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم، میری نظر میں وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس شخص کے متعلق جانتا تھا اُس بات نے مجھے ابھارا تو میں نے پھر اپنی بات دُہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ جھونک دے۔ حلانکہ دوسرا شخص بھی اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

27- انظر الحدیث: 1478، صحیح مسلم: 2431,2430,377,376، سنن ابو داؤد: 4685,4683، سنن نسائی: 5008,5006

27م - وَرَوَاهُ يُونُسُ، وَصَالِحٌ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

مروی کیا اِسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

20 - بَابٌ: إِفْشَاءُ السَّلاَمِ مِنَ الإِسْلاَمِ

سلام کو عام کرنا اسلام سے ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ: "ثَلاَثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الإِيمَانَ: الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلاَمِ لِلْعَالَمِ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ"

اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو یکجا کرلیا اُس نے ایمان کو جمع کرلیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا۔ سلام کو دنیا میں عام اور غربت میں خرچ کرنا۔

28 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

ابو الخیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے جانتے ہوا سے ابھی جسے نہ جانتے ہو اسے بھی۔

21 - بَابُ كُفْرَانِ العَشِيرِ، وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر درجے میں دوسرے سے کم تر ہے

فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو سعید کی مرفوع حدیث ہے۔

29 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ، يَكْفُرْنَ قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: " يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ

عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی تو اُس میں اکثر عورتیں تھیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ ہے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کردیتی ہیں۔ اگر تم اس کے ساتھ عمر بھر بھی احسان کرو،

28- راجع الحدیث: 12

29- انظر الحدیث: 5197,3202,1052,748,431، صحیح مسلم: 2106، سنن ابو داؤد: 1189، سنن نسائی: 1492

الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

پھر تم سے ایک تکلیف پہنچے تو کہہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہ پائی۔

22- بَابٌ: الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَلاَ يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور سوا شرک کے سوا اُن کے کرنے والے کو کافر نہ کہا جائے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء:48)

جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ (پارہ ۵، النسآء ۴۸)

30- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

معرور سے مروی ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری ملاقات حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے اور اُن کے غلام نے ایک جیسے لباس پہنے ہوئے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم نے اُس کی ماں کو طعنہ دیا ہو، تمہارے اندر جاہلیت کا اثر موجود ہے تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جن پر اللہ نے تمہیں اختیار دیا، پس جو تم کھاتے ہو انہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اُنہیں بھی وہی پہناؤ اور ان پر ایسے کام کا بوجھ نہ ڈالو جو اُن پر گراں ہو اور اگر بوجھ ڈالو تو خود بھی اُن کا ساتھ دو۔

000- بَابٌ (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ

30- انظر الحدیث: 6050,2545 صحیح مسلم: 4289 سنن ابو داؤد: 5158,5157 سنن ترمذی: 1945 سنن ابن ماجہ: 3690

(الحجرات:9) (پارہ ۲۶، الحجرات ۹)

فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ

اور دونوں کو مومنین کہا۔

31 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ . فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا القَاتِلُ فَمَا بَالُ المَقْتُولِ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی مدد کی نیت سے چلا تو راہ میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ فرمایا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اُس شخص کی مدد کا۔ فرمایا واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو صحیح ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

23- بَابٌ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے

32 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح قَالَ: وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ العَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ الشِّرْكَ (لقمان:13) لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

ابوالولید، شعبہ، بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب وحی ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پارہ ۷، الانعام ۸۲) آئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا: ہم میں سے کون ایسا ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی: ''ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پارہ ۲۱، لقمان: ۱۳)

24- بَابُ عَلاَمَةِ المُنَافِقِ

منافق کی نشانی

31- انظر الحدیث: 7083,6875' صحیح مسلم: 7181' سنن ابو داؤد: 4269,4268' سنن نسائی: 4134,4133

32- انظر الحدیث: 6937,6918,4776,4629,3429,3428,3360' صحیح مسلم: 324,323' سنن ترمذی: 3067

33 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

نافع بن مالک بن ابو عامر ابو سہیل کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

34 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ " تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر اُن میں سے کوئی ایک ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب امانت رکھوائی کی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بولے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

25 - بَابٌ: قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الإِيمَانِ

شبِ قدر کا قیام ایمان سے ہے

35 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ القَدْرِ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کیا کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: جو حالت ایمان میں بہ نیت ثواب شب قدر میں قیام کرے اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

26 - بَابٌ: الجِهَادُ مِنَ الإِيمَانِ

جہاد ایمان سے ہے

33- انظر الحدیث: 6095,2749,2682 'صحیح مسلم: 208 'سنن ترمذی: 2631 'سنن نسائی: 5036

34- انظر الحدیث: 3178,2459 'صحیح مسلم: 207 'سنن ترمذی: 2632 'سنن نسائی: 5035

35- انظر الحدیث: 2014,2009,2008,1901,38,37

36 - حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي، أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، وَلَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور اسے نہ نکالے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو میں اُسے اجر یا بدلے میں مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں یا جنت میں داخل کردوں۔'' بعد اگر میری اُمت پر شاق نہ گزرتا تو میں مجاہدوں کے کسی لشکر میں شامل ہونے سے نہ رُکتا کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں۔

27 - بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيمَانِ

رمضان کا نفلی قیام ایمان سے ہے

37 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حُمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

28 - بَابٌ: صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الإِيمَانِ

بہ نیت ثواب رمضان کے روزے رکھنا ایمان سے ہے

38 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حالت ایمان میں بہ ثواب نیت رمضان کے روزے

36- انظر الحدیث: 2787,2797,2972,3123,7226,7227,7457,7463) صحیح مسلم: 4836، سنن نسائی: 5045، سنن ابن ماجہ: 2753

37- راجع الحدیث: 35، صحیح مسلم: 1776، سنن نسائی: 1601,2198,2199,2200,5040,5041

38- راجع الحدیث: 35، سنن نسائی: 2204، سنن ابن ماجہ: 1641

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

رکھے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

29- بَابٌ: الدِّينُ يُسْرٌ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ الحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

39 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ مُطَهَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

دین سہل ہے

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ محبوب ہے۔

سعید بن ابوسعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین سہل ہے اور جو اِسے سخت بنائے گا تو یہ اُس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو اعتدال رکھو، اور خوشی حاصل کرو نیز صبح وشام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

30- بَابٌ: الصَّلاَةُ مِنَ الإِيمَانِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) (البقرة: 143) يَعْنِي صَلاَتَكُمْ عِنْدَ البَيْتِ

نماز ایمان سے ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۳)" یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کی طرف ضائع کردے۔

40 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ المَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ، أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ البَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلاَةٍ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اپنی ننھیال میں اُترے یا بیان کیا کہ اپنے انصاری ماموں کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے تھے اور یہ خواہش کرتے تھے کہ نماز کے لیے قبلہ بیت اللہ کی مقرر فرما دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی نماز

39- انظر الحدیث: 7235,6463,5673 سنن نسائی: 5049

صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، أَنْكَرُوا ذَلِكَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا، فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) (البقرة: 143)

جو اِس کی طرف رہا کر کے پڑھی وہ نمازِ عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک کا گزر ایک مسجد کے پاس سے ہوا جہاں نماز پڑھی جا رہی تھی اُس شخص نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکّہ مکرّمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ لوگ اُسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھا جانا یہود اور دوسرے اہلِ کتاب پسند کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات اُن کو ناگوار گزری۔ زہیر، ابواسحاق، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویلِ قبلہ سے قبل ہی فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ان کے متعلق ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا کہا جائے۔ پس اللہ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

31 - بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

آدمی کا بہترین اسلام

41 - قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا"

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور پرنور ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی اسلام قبول کر لے اور وہ اسلام کا حُسن اپنا لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اِس اس کے بعد اس کے لیے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستّر گنا تک ہے اور بُرائی کا ایک کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اُس سے بھی معاف فرمائے۔

41- سنن نسائی: 5013

42 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلاَمَهُ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے اندر اسلام کا حُسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اُس کا ثواب دس گنا سے ستر گنا تک لکھا جاتا ہے اور جو بُرائی بھی کرے تو اُس کی ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔

32 - بَابٌ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ

اللہ کے نزدیک دین میں وہ عمل پیارا ہے جس پر ہمیشگی کی جائے

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: فُلاَنَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلاَتِهَا، قَالَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لاَ يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک عورت موجود تھی۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ فلاں عورت ہے اور اُس کی نمازوں کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال طاقت کے مطابق ہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت محبوب ہے جس کو کرنے والا اُسے ہمیشہ کرتا رہے۔

33 - بَابُ زِيَادَةِ الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (الكهف: 13) (وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا) (المدثر: 31) وَقَالَ: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے (پارہ ۲۹، المدثر: ۳۱) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۳) جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

42- صحیح مسلم: 334

43- انظر الحدیث: 1151، صحیح مسلم: 1831، سنن نسائی: 5050,1641

44 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اُس کے دل میں ذرّہ برابر بھلائی ہوگی۔

44م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ

امام بخاری ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

45 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) (المائدة: 3) قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

طارق بن شہاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! آپ لوگ ایک آیت اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ کہا: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔'' (۵:۳) حضرت عمر نے فرمایا: ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور اُس جگہ کو جانتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی وہ جمعہ کا روز تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں قیام فرما تھے۔

34 - بَابٌ: الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

زکوٰۃ اسلام سے ہے

44م- انظر الحديث: 7516,7510,7509,7440,7410,6565,4476، صحيح مسلم: 447، سنن ترمذی: 2593، سنن ابن ماجه: 4312

45- انظر الحديث: 7268,4606,4407، صحيح مسلم: 7442,7441، سنن ترمذی: 3043، سنن نسائی: 5027,3002

وَقَوْلُهُ: (وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ) (البينة:5)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے (پارہ ۳۰، البینۃ: ۵)

46 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل نجد میں سے ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جس کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی گنگناہٹ تو سُنتے تھے لیکن معلوم نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ نزدیک آیا اور اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ عرض کی کہ کیا اِن کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں! فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی پڑھو۔ رسول پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی رکھو اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو بہ خوشی خیرات کرو۔ وہ مڑا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا: خدا کی قسم، نہ میں اِس میں اضافہ کروں گا اور نہ کچھ کمی کروں گا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو نجات پا گیا۔

35 - بَابٌ: اتِّبَاعُ الجَنَائِزِ مِنَ الإِيمَانِ

جنازے کے پیچھے جانا ایمان سے ہے

47 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ المَنْجُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کے

46۔ انظر الحدیث: 6956,2678,1891، صحیح مسلم: 100، سنن ابوداؤد: 3252,392,391، سنن نسائی: 5043,2089,457

عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

جنازے کے ساتھ گیا، حالتِ ایمان میں بہ نیت ثواب اور اُس کے ساتھ رہا، حتیٰ کہ اُس پر نماز پڑھی اور اُس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس لوٹتا ہے جب کہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اُس پر نماز پڑھی اور اسکے دفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر واپس لوٹے گا۔

47م - تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اِسی کے مطابق مروی کی ہے۔

36 - بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

مومن کا خوف کہ کہیں اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے معلوم بھی نہ ہو

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: "أَدْرَكْتُ ثَلاَثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ: إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ" وَيُذْكَرُ عَنِ الحَسَنِ: "مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلاَ أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ. وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الإِصْرَارِ عَلَى التِّقَاتُلِ وَالعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) (آل عمران:135)

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: جب میں اپنے قول اور عمل کا موازنہ کرتا ہوں تو خوف زدہ ہو جاتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شامل نہ ہو جاؤں۔ ابنِ ابی مُلَیکہ فرماتے ہیں: میں نے حضور پُر نور ﷺ کے تیس صحابہ کو اس حال میں پایا کہ سارے ہی اپنے بارے میں نفاق سے خوف زدہ تھے اور اُن میں سے کوئی ایک بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ مومن خدا سے ڈرتا ہے مگر منافق اُس سے بے خوف رہتا ہے جو ڈرایا گیا ہے جنگ و جدل اور گناہوں پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں (پارہ ۴، آل عمران: ۱۳۵)

48 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

زُبید کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ

47م۔ انظر الحدیث: 1325,1323، سنن نسائی: 5047,1995

48- انظر الحدیث: 7076,6044، صحیح مسلم: 218، سنن ترمذی: 2635,1983، سنن نسائی: 4124,4123,4122,4121

شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

مرجئہ فرقے کے بارے میں پوچھا۔فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی نے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسے قتل کرنا کفر۔

49 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ

حضرت انس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب قدر کی خبر دینے کے لیے باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔فرمایا کہ میں تمہیں شبِ قدر کی خبر دینے آیا تھا لیکن فلاں اور فلاں آپس میں لڑ رہے تھے تو وہ اُٹھا لی گئی اور شاید یہ تمہارے حق میں بہتر ہو، پس اُسے رمضان کی آخری دس راتوں کی ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کرو۔

37 - بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ، وَالْإِسْلَامِ، وَالْإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ

حضرت جبرئیل کا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان. اور علم قیامت کے بارے میں پوچھنا

وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ)(آل عمران:85)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن سے بیان فرمانا۔ پھر فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم نے وفد عبدالقیس سے بیان فرمایا نیز ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا (پارہ ۳، آل عمران:۸۵)

50 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان رونق

49- انظر الحدیث:6049,2023

50- انظر الحدیث:4777 سنن ابن ماجہ:4044,640

زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: " الإِسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ ". قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا المَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ البُهْمُ فِي البُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ " ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) الآيَةَ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: جَعَلَ ذَلِك كُلَّهُ مِنَ الإِيمَانِ

افروز تھے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُس کے رسولوں پر اور تمہارا دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ قیامت کب آئیگی؟ فرمایا کہ مسؤل سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی علامات بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے عالی شان مکانوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (۲۱ لقمان ۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے واپس بلاؤ، لیکن کسی کو نہ پایا فرمایا وہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصّہ قرار دیا۔

38-باب

51- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ،

باب

عُبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل نے اُن سے کہا: میں نے تم

51- انظر الحديث: 4553,3174,2978,2941,2804,2681

أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، " أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ، حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ "

سے پوچھا کہ وہ تعداد میں بڑھتے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین سے نہ خوش ہو کر اُس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے کہا نہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کو اس سے تازگی ملتی ہے تو اُس سے کوئی بھی ناخوش نہیں ہوتا۔

39-بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

دین کو قائم رکھنے کی خاطر گناہوں سے اجتناب کی فضیلت

52 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ "

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں۔ پس جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو اُن میں مبتلا ہوا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے قریب چراتا ہے اندیشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار رہو کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اگر وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار رہو کہ وہ دل ہے۔

40-بَابٌ: أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ

خمس ادا کرنا ایمان سے ہے

53 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابوجمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابنِ عباس رضی

52- انظر الحدیث: 2051' صحیح مسلم: 4070' سنن ابوداؤد: 3330,3329' سنن ترمذی: 4073,4072, 4071,1205' سنن نسائی: 5726,4465' سنن ابن ماجہ: 3984

53- انظر الحدیث: 7556,7266,6176,4369,4368,3510,3095,1398,523,87'

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ: أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ القَوْمُ؟ - أَوْ مَنِ الوَفْدُ؟ - قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالقَوْمِ، أَوْ بِالوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ، نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلْ بِهِ الجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ "، وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا تو مجھے انہوں نے اپنے تخت پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ میرے پاس رہو تا کہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دُوں۔ پس میں دو ماہ اُن کی خدمت میں حاضر رہا۔ پھر فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کی ایک جماعت جب حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی تو فرمایا: تم کس قوم یا قبیلے سے ہو؟ عرض کی، ربیعہ سے، فرمایا کہ خوش آمدید رُسوائی وندامت کے بغیر۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے سوائے حُرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مُضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا دیں اور اُس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے بارے میں پوچھا۔ پس آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ اُنہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: تم جانتے ہو کہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، لکڑی کے روغنی برتن اور رال کئے ہوئے مرتبان سے۔ فرمایا کہ انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دینا۔

41- بَابٌ: مَا جَاءَ إِنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالحِسْبَةِ، وَلِكُلِّ

اس کا بیان کہ اعمال کا انحصار نیت اور خلوص ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے

صحیح مسلم: 5147، سنن ابو داؤد: 3692, 4677، سنن ترمذی: 1599, 2611، سنن نسائی: 5046, 5708

امْرِءٍ مَا نَوٰی

فَدَخَلَ فِيهِ الإِيمَانُ، وَالوُضُوءُ، وَالصَّلاَةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالحَجُّ، وَالصَّوْمُ، وَالأَحْكَامُ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ) (الإسراء: 84) عَلَى نِيَّتِهِ. نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

مطابق ہے

پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور سب احکام داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما دو کہ ہر ایک اپنے خیال یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ کسی شخص کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن جہاد اور نیت۔

54 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا انحصار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے مطابق ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

55 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر بہ نیت ثواب خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

56 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو کچھ کرتے ہو اگر تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو

-54 راجع الحدیث: 1

-55 صحیح مسلم: 2320,2319 سنن ترمذی: 1965 سنن نسائی: 2544

-56 انظر الحدیث: 6733,6373,5668,5659,5354,4409,3936,2744,2742,1295 صحیح مسلم: 4186,4185 سنن ابو داؤد: 2864 سنن نسائی: 3628 سنن ابن ماجہ: 2708

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ

اُس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اُس پر بھی ثواب پاتے ہو۔)

42- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"

حضور پرنور ﷺ ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ) (التوبة:91)

ارشادِ ربانی ہے: جب کہ وہ اللہ اور کے رسول کے خیر خواہ رہیں (پ ۱۰۔ التوبہ ۹۱)

57 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور پرنور ﷺ سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

58 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَالْوَقَارِ، وَالسَّكِينَةِ، حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ، فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ: وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا، وَرَبِّ

زیادہ بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا۔ تم پر اللہ کا خوف جو اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا لازم ہے، حتیٰ کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر کی لغزشوں سے درگزر کرو کیونکہ وہ خود بھی درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا اما بعد: میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اسلام پر

57- انظر الحدیث: 7204,2715,2714,2157,1401,524,58 صحیح مسلم: 197 سنن ترمذی: 1925

58- راجع الحدیث: 57 صحیح مسلم: 198 سنن نسائی: 4167

هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ.

بیعت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی پس میں نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اِس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اُتر آئے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3- كِتَابُ الْعِلْمِ

1- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ﴾ (المجادلة: 11) وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طه: 114)

2- بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيْثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ

59 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب علم کے بیان میں

علم کا بیان

ارشاد ربانی ہے: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸:۱۱) نیز فرمایا: اے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ (۲۰:۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مصروف ہو تو اپنی بات مکمل کر کے سائل کو جواب دے

محمد بن سنان، فلیح، ابراہیم بن مُنذر، محمد بن فلیح، اُن کے والدِ ماجد، ہلال بن علی، عطاء بن یسر سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اُسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ: حضور ﷺ نے اِس کی بات ناپسند فرمائی ہے جب کہ کچھ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اُس کی بات سُنی نہیں ہے۔ جب حضور ﷺ گفتگو فرما چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اُسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی

59- انظر الحدیث: 6496

3- بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

60 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا - وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ - وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

4- بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ: حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا

وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ: " كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا، وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

جو علم کے لیے آواز بلند کرے

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے ہو گئے۔ آپ ہم سے اُس وقت ملے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا: ایڑیوں کی دوزخ سے خرابی ہے۔

محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَانَا کہنا

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اَنْبَانَا اور سَمِعْتُ سے ایک ہی مراد ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و مصدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے مروی کی کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سُنی۔ حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی جو وہ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت انس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے عزوجل کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی جو وہ اپنے

60- انظر الحديث: 163,96، صحيح مسلم: 571

61 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

رب عز و جل سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ علیہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا ہے کہ اُس کے پتے نہیں گرتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھجکا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہی ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

5- بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

علمی امتحان کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا

62 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میرے دل میں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے جھجک ہوئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خود ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ

علم کا بیان

61- انظر الحدیث: 62،72،131،2209،4698،5444،5448،6122،6144، صحیح مسلم: 7029

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا) (طه: 114) الْقِرَاءَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَأَى الْحَسَنُ، وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ: الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ " بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهَذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ: " بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلاَنٌ وَيُقْرَأُ ذَلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِءِ، فَيَقُولُ الْقَارِءُ: أَقْرَأَنِي فُلاَنٌ "

اور اللہ عزوجل کا ارشاد: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما! محدّث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا۔ حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز مانا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنا حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے ہے کہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قرأت کرنا ہے، جس کی حضرت ضمام نے اپنے قوم کو خبر دی تو انہوں نے جائز رکھا اور اس سے استدلال کیا اور امام مالک نے تحریر سے دلیل لی ہے جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے فلاں چیز پڑھی گئی یعنی معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔

62م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ

محمد بن سلام، محمد بن حسن الواسطی، عوف سے مروی ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

62م - وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِءَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ، وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

اور بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ سفیان نے فرمایا: جب محدث کے سامنے پڑھ چکا ہو تو حدثنی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابوعاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں یکساں ہیں۔

63 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

عبداللہ بن ابونمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص

مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلاَ تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ

اُونٹ پر سوار ہوکر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور اسکا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض کی کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ حضور پرنور ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا: یہ حضور پرنور ﷺ ٹیک لگانے والے۔ اُس شخص نے کہا اے ابنِ عبدالمطلب! حضور پرنور ﷺ نے اُس سے فرمایا کہو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اس نے عرض کی کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر برہم نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے چاہو پوچھو۔ عرض کی کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا اللہ گواہ ہے۔ ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقرا میں تقسیم فرمائیں: حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ اُس شخص نے کہا۔ آپ جو لے کر آئے ہیں میں اُس پر ایمان لایا۔ مجھے میری قوم کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ میں نبی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

63م - وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ،

مروی کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبدالحمید سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے۔

63م۔ صحیح مسلم: 103,102، سنن ترمذی: 6019، سنن نسائی: 2090

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

7- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي المُنَاوَلَةِ، وَكِتَابِ أَهْلِ العِلْمِ بِالعِلْمِ إِلَى البُلْدَانِ

اہل علم کا علم کے لیے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نَسَخَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ المَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الآفَاقِ، وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ذَلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الحِجَازِ فِي المُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ: لاَ تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ المَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ، وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنِ مجید پاک کے نسخے لکھوائے اور انہیں اطرافِ عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے اس کے متعلق اس حدیثِ نبوی سے دلیل لی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اسلامی لشکر کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد کو تاکید فرمائی کہ وہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اِسے نہ پڑھیں۔ جب اُس جگہ پہنچ جائیں تو لوگوں کو پڑھ کر سنائیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کیا حکم دیا ہے۔

64 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ المُسَيِّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خط مبارک دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ خط حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکمِ بحرین اِسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اُس (کسریٰ) نے اُسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابنِ شہاب کا) خیال ہے کہ ابنِ مسیب نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

65 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی

65- انظر الحدیث: 7162,5877,5875,5874,5872,5870,2938، صحیح مسلم: 5447،

الْمَرْوَزِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ: نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ أَنَسٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مبارک لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر مُہر نہ ہو۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مُہر بنوالی اور اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش کروا دیا۔ گویا میں اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں اُس کی چمک دیکھ رہا ہوں میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ کس نے کہا کہ محمد رسول اللہ نقش تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

8 - بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

جو مجلس کے آخری سِرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے

66 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ: فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا

ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رونق افروز تھے اور صحابۂ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتراف میں حاضر تھے کہ تین آدمی آئے۔ دو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی اور وہاں بیٹھ گیا۔ جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا منہ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فراغت پائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ

سنن نسائی: 5293,5216

66- انظر الحدیث: 474، صحیح مسلم: 5646,5645، سنن ترمذی: 2724

اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیر لیا۔

9 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

67 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ - أَوْ بِزِمَامِهِ - قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِذِي الحِجَّةِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبدالرحمن بن ابو بکرہ اپنے والدِ ماجد سے راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اُونٹ پر تشریف فرما تھے اور اس کی مہار یا نکیل ایک شخص کے ہاتھ میں تھی۔ فرمایا کہ آج کون سا دن ہے! ہم خاموش رہے اور سوچا کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائینگے۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سوچا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائینگے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت جو۔ حاضر ہے اِسے غیر حاضر تک پہنچا دے کیونکہ حاضر کبھی ایسے شخص تک بھی بات پہنچا دیتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

10 - بَابٌ: العِلْمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (فَاعْلَمْ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ) (محمد: 19) فَبَدَأَ بِالعِلْمِ وَأَنَّ العُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا العِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ،

قول وفعل سے پہلے علم درکار ہے

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ: جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں علم سے ابتدا فرمائی علماء ہی انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ جنہوں نے میراث میں علم پایا اور جس

67- انظر الحدیث: 105، 1741، 3197، 4406، 4662، 5550، 7078، 7447، صحیح مسلم: 4359، 4360، سنن ترمذی: 1520، سنن نسائی: 4401

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: 28) وَقَالَ: (وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ) (العنكبوت: 43) (وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ) (الملك: 10) وَقَالَ: (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) (الزمر: 9) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ " وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ - ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كُونُوا رَبَّانِيِّينَ) (آل عمران: 79) " حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ، وَيُقَالُ: الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ"

نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصّہ پالیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے: بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے اور فرمایا: لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سُنتے اور سمجھتے تو اہلِ جہنم سے نہ ہوتے اور فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے حضور پرنور ﷺ سے سُنی ہے اُسے تمہارے کام کر گزرنے سے پہلے بیان کر سکتا ہوں تو ضرور بیان کر دوں گا۔ حضور پرنور ﷺ کا ارشاد ہے: جو موجود ہو اسے چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْن سے مراد حکماء، علماء اور فقہا ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں سکھائے۔

11 - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

حضور پرنور ﷺ کا وعظ و نصیحت کرنا حسبِ موقع ہوتا تاکہ وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں

68 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور پرنور ﷺ نے ہمیں

68- انظر الحدیث: 70، 6411، صحیح مسلم: 7058، 7059

مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الأَيَّامِ، كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

نصیحت کرنے کے لیے مخصوص دن مقرر فرما دیتے تھے اور اتنا زیادہ ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اکتا جانے کا اندیشہ ہوتا۔

69- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلاَ تُنَفِّرُوا

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعد، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو۔

12- بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ العِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً

جو اہلِ علم دینے کے لیے دن مقرر کرے

70- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا"

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات لوگوں میں وعظ ارشاد فرمایا کرتے۔ ایک شخص نے اُن سے کہا اے ابوعبدالرحمن! ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات رکاوٹ ڈالتی ہے کہ مجھ یہ پسند نہیں کہ تم اکتا جاؤ۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے لیے دن مخصوص کیا ہوا ہے جیسے حضور پر نور ﷺ نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا، ہمارے اُکتا جانے کے پیشِ نظر۔

13- بَابٌ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے

71- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

69- انظر الحديث: 6125، صحیح مسلم: 4503

70- راجع الحديث: 68، صحیح مسلم: 7060

71- انظر الحديث: 3116، 3641، 7312، 7460، صحیح مسلم: 2389

ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ

عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ فرمایا کہ میں نے حضور پرنور کو فرماتے سنا صلی اللہ علیہ وسلم سُنا: اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اِن کے مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ قیامت آ پہنچے۔

14 - بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

علم کی سمجھ بوجھ

72 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَسَكَتُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ

مجاہد سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ تک رہا لیکن اس دوران میں نے انہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا، سوائے ایک حدیث کے۔ فرمایا کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ خدمتِ اقدس میں گابھا پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ میں نے بتانا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

15 - بَابُ الاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم وحکمت میں رشک

وَقَالَ عُمَرُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پیشوا بنائے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بھی علم حاصل کیا۔

72- انظر الحدیث: 6122,4698,2209,131,62,61 صحیح مسلم: 7032,7031

73 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں پر۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

16 - بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَحْرِ إِلَى الخَضِرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے سمندر کی جانب جانے کا واقعہ

اور ارشادِ خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی (پارہ ۱۵، الکھف: ۶۶)

74 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ اُن کا اور حضرت حر بن قیس ابن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے بارے میں اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابنِ عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ اچانک دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ معلوم کیا تھا۔ کیا آپ نے حضور پر

73- انظر الحدیث: 7316,7141,1409، صحیح مسلم: 1893، سنن ابن ماجہ: 4208

74- صحیح مسلم: 6118، سنن ترمذی: 3130

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟" قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ"

نور ﷺ سے اُن کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے حضور پرنور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے امیروں میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف جانے کا راستہ پوچھا تو اللہ نے اُن کے لیے ایک مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو پلٹ آنا کیونکہ وہ مل جائیں گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی کے منتظر رہے۔ تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کے خادم نے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کے ہم متلاشی تھے۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر پلٹ۔ تو اُنہیں حضرت خضر مل گئے۔ اُن کے اِس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

حضور پرنور ﷺ کا دعا فرمانا کہ اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما

75 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضور پرنور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا کر اور دعا فرمائی: اے اللہ! اِسے کتاب (قرآن مجید) کا علم عطا فرما۔

75- انظر الحدیث: 7270,3756,143، سنن ترمذی: 3824، سنن ابن ماجہ: 166

18 - بَابٌ: مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ؟

76 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ

77 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ

19 - بَابُ الخُرُوجِ فِي طَلَبِ العِلْمِ

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ، فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ

78 - حَدَّثَنَا أَبُو القَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

نوعمر کا سننا کب درست ہوتا ہے؟

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ایک گدھی پر سوار ہوکر آیا اور اُن دنوں میرے بالغ ہونے کا وقت قریب تھا جبکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور اپنی گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہوگیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

محمد بن یوسف، ابومسہر، محمد بن حرب، زُبَیدی، زہری سے مروی ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول سے پانی لیا اور میرے منہ میں کلی فرمائی اس وقت میری عمر پانچ برس تھی۔

طلبِ علم میں نکلنا

اور حضرت جابر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن اُنیس کی طرف ایک حدیث کے لیے ایک ماہ کا سفر کیا۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس سے مروی کرتے ہیں ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے رفیق کے

76- انظر الحدیث:4412,1857,861,493' صحیح مسلم:257,256,255,254' سنن ابو داؤد:715' سنن ترمذی:337' سنن نسائی:751' سنن ابن ماجہ:947

77- انظر الحدیث:6422,6354,1185,838,189' صحیح مسلم:1496

78- انظر الحدیث:74

اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لاَ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَتَّبِعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ"

متعلق اختلاف رائے ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب کا گزر ہوا تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا: ہم دونوں کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے اختلاف ہوگیا ہے جن سے ملنے کے لیے موسیٰ علیہ اسلام نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اسکے متعلق حضور پر نور ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ حضرت اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے حضور پر نور ﷺ کو اُن کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے اسراء میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آرہا اور کہا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے اُن سے ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اُن کے لیے نشانی قرار دیا اور اُن سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو نہ دیکھ پاؤ واپس تو پلٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کے تو ہم متلاشی تھے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس پلٹے تو اور حضرت خضر کو پالیا۔ یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

20-بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

79 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

79- صحیح مسلم:5912

حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ، قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ

مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم و ہدایت کے ساتھ مجھے بھیجا اُس کی مثال اس بارش جیسی ہے جو زوردار طریقے سے عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے جذب کر کے گھاس اور سبزہ اُگاتی ہے زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے وہ پانی کو جذب نہیں کرتا تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ زمین کا وہ حصہ جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے نہ سبزہ اگاتا ہے۔ پس پچھلے کی مثال اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر تو جہ بھی نہ کی اور اللہ کی عطا کردہ اس ہدایت کو جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے قبول نہ کیا امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اُسامہ سے مروی کی ہے کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا روک لینا ہے اور جمع کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

21- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

80 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت مسلّط ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

80- انظر الحديث: 6808,5577,5231,81 صحیح مسلم: 6726

الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا"

81 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ"

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری عام ہوجائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہوجائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

22 - بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت

82 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے پی لیا حتیٰ کہ اُس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

23 - بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

کسی کا جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہوکر فتویٰ دینا

83 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے

81- راجع الحدیث: 80' صحیح مسلم: 6727' سنن ترمذی: 2200' سنن ابن ماجہ: 4051,4050

82- انظر الحدیث: 7032,7027,7007,7006,3681' صحیح مسلم: 6141,6140' سنن ترمذی: 2284

83- انظر الحدیث: 6665,1738,1737,1736,124' صحیح مسلم: 3150,3149,3148,3147, 3146,4145,3144,3143' سنن ترمذی: 916' سنن ابن ماجہ: 3051

اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَقَالَ: اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ وَلاَ حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

موقع پر منیٰ میں تشریف فرما ہوئے تا کہ لوگ آپ سے سوال کر لیں۔ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے علم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے ہی اپنا سر مُنڈا لیا؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ دوسرا نے حاضر ہو کر عرض کی: مجھے علم نہیں تھا تو میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ اب کنکریاں مار لو اور کوئی ڈر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

24- بَابُ مَنْ أَجَابَ الفُتْيَا بِإِشَارَةِ اليَدِ وَالرَّأْسِ

استفتاء کا ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا

84 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: وَلاَ حَرَجَ قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: وَلاَ حَرَجَ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے موقع پر سوالات کیے گئے۔ کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

85 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْبَضُ العِلْمُ، وَيَظْهَرُ الجَهْلُ وَالفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ . قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الهَرْجُ؟ فَقَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم اُٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟ تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر اشارہ

84- انظر الحدیث: 1721,1722,1723,1734,1735,6666، سنن ابن ماجہ: 3049

85- انظر الحدیث: 1412,3608,3609,4635,4636,6037,6506,6935,7061,7115,7121، 1036، صحیح مسلم: 6736

هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا، كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ

86 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي المَاءَ، فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي، حَتَّى الجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ: أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ - مِثْلَ أَوْ - قَرِيبَ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ أَوِ المُوقِنُ - لاَ أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلاَثًا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ. وَأَمَّا المُنَافِقُ أَوِ المُرْتَابُ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی آپ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کی یہ گھبراہٹ کی حالت کیوں ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف سورج گہن کا اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے کہا سُبحان اللہ میں نے کہا کوئی علامت ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہوگئی، حتیٰ کہ طویل قیام کے سبب بے ہوش ہو چلی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اپنی جگہ دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تم سے سوال ہوگا۔ مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا فرمایا عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تُو اس شخص کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفی ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے بات مانی اور اطاعت کی۔ یہ بات وہ تین مرتبہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ کہا جائے گا کہ چین سے سو جا، ہم جانتے تھے کہ تُو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تو وہی کہہ دیتا۔

25 - بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضور پرنور ﷺ کا عبدالقیس کی جماعت

86- صحیح مسلم: 2102,2100

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الإِيمَانَ وَالْعِلْمَ، وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ

87 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنِ الوَفْدُ أَوْ مَنِ القَوْمُ قَالُوا: رَبِيعَةُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالقَوْمِ أَوْ بِالوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الجَنَّةَ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الخُمُسَ مِنَ المَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ وَالمُزَفَّتِ" قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ قَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ

کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پیچھے والوں کو بتادیں

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور اُنہیں بھی علم سکھاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کی جماعت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کس کی طرف سے بھیجے ہوئے ہو یا کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ ربیعہ سے فرمایا کہ اُس قوم یا اس جماعت کو خوش آمدید بغیر رُسوائی اور ندامت کے۔ عرض کی کہ ہم آپ کی خدمت میں بہت دُور سے حاضر ہوئے ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا پڑتا ہے اس لیے ہم آپ کی خدمت میں حاضری سے محروم ہیں مگر حُرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ان اعمال کا حکم ارشاد فرمایئے جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دیں اور اسکے سبب جنت میں داخل ہوجائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انہیں اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ واحد پر ایمان لانا کیا ہے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور مال غنیمت سے پانچواں

87- صحیح مسلم: 117,116,115 سنن نسائی: 5708,5046

حصہ ادا کرنا نیز انہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی، برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابوجمرہ) نے کبھی اَلنَّقِیْرُ کہا اور کبھی اَلْمُقَیَّرُ۔ (روغنی برتن) ارشاد فرمایا کہ انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو بتا دینا۔

26 - بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ، وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ

جو مسئلہ درپیش ہو اس کے لیے سفر کرنا

88 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عُزَيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابوحسین، عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی شادی ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے ہوئی ہے تو ایک عورت نے اُن کے پاس آ کر کہا: میں نے عقبہ اور جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی ہے، دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو علم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے کبھی بتایا۔ پس وہ سوار ہوکر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکاح کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اپنی اس عورت کو جدا کردیا اور دوسری عورت سے نکاح کرلیا۔

27 - بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

علم کے لیے باری مقرر کرنا

89 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ،

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن ابوثور، حضرت عبداللہ بن عباس سے

88- انظر الحدیث: 5103,2660,2659,2640,2052' سنن ابوداؤد: 3604,3603' سنن ترمذی: 1151' سنن نسائی: 3330

89- صحیح مسلم: 3679' سنن ترمذی: 2461' سنن نسائی: 2131,275

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ

مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری پڑوسی جو بنو اُمیہ بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے تھے اور ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوتے، ایک دن وہ حاضر ہوتا اور ایک دن میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں میں اُسے لاکر دیتا اور جس روز وہ حاضر ہوتا تو اِسی طرح مجھے پہنچایا کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا: وہ یہاں ہے؟ میں پریشان ہو کے پہنچا تو کہا کہ بہت بڑا سانحہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا: کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں (ازواجِ مطہرات کو) طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو علم نہیں۔ پھر میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض کی: کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

28- بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ، إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا

90 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ممکن ہے کہ میں نماز میں شامل نہ پاؤں کیونکہ فلاں ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہ دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کر کے پڑھائے کیونکہ اُن نمازوں میں بیمار نحیف میں

90- انظر الحدیث: 7159,6110,704,702 صحیح مسلم: 1044 سنن ابن ماجہ: 984

الْحَاجَةِ

اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

91 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا، أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا، وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَمَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ

عبداللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبدالرحمن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے لُقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی بندش یا واوئلی کو پہچان لو اور اُس کی تھیلی کو ایک سال اُس کی تشہیر کرو اور پھر اُس سے نفع اُٹھالو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دو۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ ملے تو؟ آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ رخسار مبارک یا پُرنور چہرہ سرخ ہوگیا۔ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا تعلق؟ اُس کا مشکیزہ اور پاؤں اُس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک آملے گا۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیئے کی ہے۔

92 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابوبُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے سوالات کیے گئے جو ناگوار خاطر ہوئے۔ جب کثرت سے کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوگئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے پھر دوسرا شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ! میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ پھر جب حضرت عمر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

91- انظر الحدیث: 2372,2427,2428,2429,2436,2438,5292,6112 صحیح مسلم: 4474, 4473 سنن ابو داؤد: 1704,1705,1707,1708 سنن ترمذی: 1372 سنن ابن ماجہ: 2504

92- انظر الحدیث: 7291 صحیح مسلم: 6078

چہرۂ مبارک دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

29- بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الإِمَامِ أَوِ المُحَدِّثِ

جو امام یا محدث کے حضور دو زانو بیٹھے

93- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَسَكَتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو زانو ہو کر عرض کی ہم اللہ ذوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یہ تین بار کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔

30- بَابُ مَنْ أَعَادَ الحَدِيثَ ثَلاَثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

جو سمجھانے کے لیے بات کی تین بار تکرار کرنا

فَقَالَ: أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بَلَّغْتُ ثَلاَثًا؟

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے بچو اور اس کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے پہنچا دیا یہ تین بار فرمایا۔

94- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَثًا، وَإِذَا

عبدہ، عبدالصمد، عبداللہ بن المثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اُسے تین بار تکرار فرماتے تاکہ وہ خوب ذہن میں بیٹھ جائے

93- انظر الحدیث: 540، 749، 4621، 6362، 6468، 6486، 7089، 7090، 7091، 7294، 7295

صحیح مسلم: 6075

94- انظر الحدیث: 95، 6244، سنن ترمذی: 2723

تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا

ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور اُنھیں سلام کرتے تو تین بار سلام کیا کرتے۔

95 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو اس کو تین مرتبہ فرماتے یہاں تک کہ لوگ اسے اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جماعت کے پاس آتے اور سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

96 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلاَةَ، صَلاَةَ العَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہے۔ جب آپ ہم سے آملے تو نمازِ عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں کا مسح کرنے لگے آپ نے باآواز بلند فرمایا: ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین بار فرمایا۔

31 - بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا المُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ

ابو بُردہ اپنے والد ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو گنا ثواب ہے ایک وہ جو کہ اہل کتاب ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حقوق ادا کرے۔

95- انظر الحدیث:94

96- انظر الحدیث:60

97- انظر الحدیث: 5083,3446,3011,2551,2547,2544' صحیح مسلم: 386,385' سنن ترمذی: 1116' سنن نسائی: 3344' سنن ابن ماجہ: 1956

وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالعَبْدُ المَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ "، ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى المَدِينَةِ

وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اُس سے وطی کرے اور اُسے ادب وتعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ حدیث بغیر کسی بدل کے نہیں دے دی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

32- بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

امام کا عورتوں کو نصیحت اور تعلیم دینا

98- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ عَطَاءٌ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي القُرْطَ وَالخَاتَمَ، وَبِلاَلٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ: إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں۔ یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم باہر جلوہ افروز فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہوا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سُنا ہے لہٰذا انہیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کپڑے کے پلّو میں لینے لگے اسمٰعیل، ایوب، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا تھا۔

33- بَابُ الحِرْصِ عَلَى الحَدِيثِ

علم حدیث کا ذوق وشوق

99- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ

سعید بن ابو سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول

98- انظر الحدیث: 5881,5880,5249,4895,1449,1431,989,979,977,975,964,962, 863 سنن ابو داؤد: 1142 تا 1144

99- انظر الحدیث: 6570

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ

اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! میرا ابھی یہی گمان تھا کہ اس چیز کے متعلق تم سے پہلے کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار وہ ہوگا جس نے دل و جان کی سچائی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

34-بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

علم کیسے اُٹھالیا جائے گا؟

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ، وَلْتَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا

عمر بن العزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے تحریر فرمایا کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی جتنی احادیث ہیں انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اُٹھ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خدشہ ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم ﷺ کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم مجلسوں میں بیٹھا کرو، حتیٰ کہ کہ جن باتوں کا تمہیں علم نہیں اُنہیں جان لو کیونکہ علم مٹتا نہیں جب اُسے راز نہ بنالیا جائے۔

100 - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ: بِذَلِكَ، يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى قَوْلِهِ: ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ

علاء بن عبدالجبار، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مذکورہ خط کو ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ تک نقل کیا ہے۔

100م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: اللہ تعالیٰ علم کو یکدم نہیں اُٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو اٹھا کر علم کو اُٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر

100م- انظر الحدیث: 7307، صحیح مسلم: 6737، سنن ترمذی: 2652، سنن ابن ماجہ: 52

اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

100م - قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

فربری، عباس، قتیبہ، [illegible] ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

35 - بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مخصوص کیا جائے؟

101 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَتَيْنِ؟ فَقَالَ: وَاثْنَتَيْنِ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ: آپ کی طرف مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مخصوص فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اُن سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور احکام بتائے اِن کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا: تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

102 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

محمد بن بشار، غُندر، شعبہ، عبدالرحمن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا،

102م - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

عبدالرحمن بن اصبہانی، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین بچے جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

101- انظر الحديث: 7310,1249، صحيح مسلم: 6642

102م- انظر الحديث: 1250، راجع الحديث: 101

36- بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ

103 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَتْ لاَ تَسْمَعُ شَيْئًا لاَ تَعْرِفُهُ، إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) (الانشقاق: 8) قَالَتْ: فَقَالَ: " إِنَّمَا ذَلِكِ العَرْضُ، وَلَكِنْ: مَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ يَهْلِكْ "

جو کوئی بات سُنے اور نہ سمجھے للہذا پھر سُنے حتیٰ کہ سمجھ جائے

ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو سُننے اور سمجھنے نہ پاتیں تو دوبارہ پوچھیں حتیٰ کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''ترجمہ کنزالایمان: (اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا) (پارہ ۳۰، الانشقاق: ۸)'' فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے حساب ہوا وہ ہلاک ہوا۔

37- بَابٌ: لِيُبَلِّغِ العِلْمَ الشَّاهِدُ الغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

104 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ: - وَهُوَ يَبْعَثُ البُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ - ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغَدَ مِنْ يَوْمِ الفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچادے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن فرمائی۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سُنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا

103- اطراف الحدیث: 6537,6536,4939

104- اطراف الحدیث: 4295,1832 'صحیح مسلم: 3291 'سنن ترمذی: 1406,809 'سنن نسائی: 2876

الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اليَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ " فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

ہے لوگوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ یہ بات غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ اے ابو شریح! مجھے آپ سے زیادہ علم ہے۔ نافرمان اور قتل و غارت کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

105 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الغَائِبَ . وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ ذَلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ حاضر کو چاہیے یہ بات تمہارے غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

38-بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے کا گناہ

106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی

-105 راجع الحدیث:67

-106 صحیح مسلم:2' سنن ترمذی:3715,2660' سنن ابن ماجہ:31

بْنَ حِرَاشٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

107 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لاَ أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی دور نہیں رہا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

108 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

عبدالعزیز سے مروی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دانستہ میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

109 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو میرے بارے میں ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

110 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اُس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں منتقل نہیں ہوسکتا اور جس نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

107- سنن ابوداؤد: 3651' سنن ابن ماجہ: 36

110- انظر الحدیث: 6993,6197,6188,3539' صحیح مسلم: 4

39- بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

علمی باتیں لکھنا

111 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: " لاَ، إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ "

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا نہیں ماسوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ سمجھ جو مسلمان شخص کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دِیَت اور قیدی کے بارے میں احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

112 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ - عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ - بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ القَتْلَ، أَوِ الفِيلَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَذَا، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الفِيلَ أَوِ القَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الفِيلَ - وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُؤْمِنِينَ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلاَ وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ القَتِيلِ". فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک شخص کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کردیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ سوار ہوکر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اِسے شک میں رکھو۔ ابونعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو اُن پر مسلّط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ جان رکھو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اس گھڑی کے بعد حرام ہے۔ نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے۔ جن کا آدمی قتل ہوا اُنہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دِیَت لے لیں اور چاہے قصاص۔

111- انظر الحدیث: 7300,6915,6903,6755,3176,3172,3047,1870، سنن نسائی: 4758

112- انظر الحدیث: 6880,2434، سنن ابو داؤد: 4505,2017

اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: يُقَادُ بِالْقَافِ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ كَتَبَ لَهُ؟ قَالَ: كَتَبَ لَهُ هَذِهِ الْخُطْبَةَ

پس اہلِ یمن کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابوفلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اِذخر کے سوا، کیونکہ اُسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِذخر کے سوا، اِذخر کے سوا۔

113 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، اُن کے بھائی سے مروی کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں مروی کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ انہیں لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر، ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے۔

114 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا. فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ، قَالَ: قُومُوا عَنِّي، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ

عبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کی علالت نے طول پکڑا تو فرمایا: میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوسکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے: ہائے مصیبت ایسی مصیبت جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے بیچ میں حائل ہوگئی۔

-113 سنن ترمذی: 3841,2668

-114 انظر الحدیث: 7366,5669,4432,4431,3168,3053 صحیح مسلم: 4210

40- بَابُ العِلْمِ وَالعِظَةِ بِاللَّيْلِ

115- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَعَمْرٍو، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

رات کے وقت تعلیم وتذکیر

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت اُمِ سلمہ، عمرو یحییٰ بن سعید، زہری ایک عورت سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے اترے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

41- بَابُ السَّمَرِ فِي العِلْمِ

116- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہوکر فرمایا: کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ کیونکہ اِس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہ بچے گا جو آج زمین کی پیٹھ پر موجود ہیں۔

117- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی

115- انظر الحدیث: 7069,6218,5844,3599,1126، سنن ترمذی: 2196

116- انظر الحدیث: 601,564، صحیح مسلم: 6426، سنن ابو داؤد: 4348، سنن ترمذی: 2251

117- انظر الحدیث: 7452,6316,6215,5919,4572,4571,4570,4569,1198,992,859, 728,726,699,698,697,183,138، سنن ابو داؤد: 1356

ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: نَامَ الغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ، حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اُس رات نبی کریم ﷺ اُن کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: بچونگڑا سو گیا یا اس جیسا ہی لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

42- بَابُ حِفْظِ العِلْمِ

علم کو حفظ کرنا

118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَوْلاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا، ثُمَّ يَتْلُو (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ وَالهُدَى) (البقرة: 159) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ) (البقرة: 160) إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ العَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ، وَيَحْضُرُ مَا لاَ يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لاَ يَحْفَظُونَ"

اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۱۵۹:۲) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر مشغول رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں مصروف ہوتے جب کہ ابو ہریرہ نے اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنا لازم کر لیا۔ وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

119 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی ہوا کہ یا رسول

118- انظر الحدیث: 119,2047,2350,3648,7354 صحیح مسلم: 6347 سنن ابن ماجہ: 262

أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

اللہ! میں کثرت سے حدیثیں سُنتا ہوں مگر مجھے یاد نہیں رہتیں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اُسے بچھا دیا۔ پس آپ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا: لپیٹ لو۔ میں نے اُسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا۔

119م - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ: غَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ

ابراہیم بن مُنذر نے ابن ابی فدیک سے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں مبارک ہاتھوں سے اُس میں لپ ڈالی۔

120 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ "

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ اَلْبُلْعُوم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

43 - بَابُ الإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

علماء کے سامنے خاموش رہنا

121 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اُن سے فرمایا: لوگوں کو چُپ کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

44 - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَيَكِلُ العِلْمَ إِلَى اللَّهِ

مستحب ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے

119م- راجع الحدیث: 118، سنن ترمذی: 3835

121- انظر الحدیث: 7080,6869,4405، صحیح مسلم: 3942، سنن نسائی: 4142، سنن ابن ماجہ: 3942

122 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ؟ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلاَ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَنَامَا، فَانْسَلَّ الحُوتُ مِنَ المِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ المَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ) قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض کی کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بکتا ہے۔ ہمیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی کہ اے رب ان سے کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں مچھلی رکھ لو، جہاں مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں پر ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں ڈال لیا، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے نکلی اور سمندر میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے خادم کے لیے حیران کن بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہوگئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اُس مقام سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم نے عرض ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔

-122 راجع الحدیث: 78,74

قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لاَ أَعْلَمُهُ. قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ البَحْرِ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ الخَضِرُ: يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا العُصْفُورِ فِي البَحْرِ، فَعَمَدَ الخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَنَزَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا - فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا - فَانْطَلَقَا، فَإِذَا غُلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ - قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَوْكَدُ - فَانْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ، قَالَ الخَضِرُ: بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ

پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رُشد آپ کو سکھائی گئی ہے؟ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ کو علم نہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چلنے لگے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ کشتی والوں سے گفتگو کی کہ سوار کرلیا جائے۔ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا تو کرائے کے بغیر سوار کرلیا۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اِسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اِن لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ

عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا

السلام نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اُوپر سے اُس کا سر پکڑا اور تن سے جُدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے والی دیوار ملی جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اِن سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جُدائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، اگر وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید قصہ ہمیں بتا دیا جاتا محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عُیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

45- بَابُ مَنْ سَأَلَ، وَهُوَ قَائِمٌ، عَالِمًا جَالِسًا

بیٹھے ہوئے عالم سے کھڑے کھڑے سوال کرے

123 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا القِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ،

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی مخالفت کے باعث لڑتا اور کوئی حمایت میں لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھا کر اُس کی

-123 صحیح مسلم: 2518,2517، سنن ترمذی: 1646، سنن نسائی: 3136، سنن ابن ماجہ: 2783

قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

طرف دیکھا۔ سر اس لیے اُٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا: جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

46-بَابُ السُّؤَالِ وَالفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الجِمَارِ

رمی کے وقت مسئلہ پوچھنا

124 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ وَلاَ حَرَجَ ، قَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ؟ قَالَ: انْحَرْ وَلاَ حَرَجَ . فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کئے جا رہے تھے۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی ہے فرمایا کہ کنکریاں مارلو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی مقدم یا مؤخر ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی حرج نہیں۔

47-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) (الإسراء:85)

ارشادِ باری تعالیٰ کہ (ترجمہ کنز الایمان:) "اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا" (پارہ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۸۵)

125 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ المَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ کچھ نے کہا کہ اِن سے رُوح کے

-124 راجع الحدیث: 83

-125 انظر الحدیث: 7462,7456,7297,4721 صحیح مسلم: 6991,6990 سنن ترمذی: 3141

مَعَهُ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ، لاَ يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، قَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) .قَالَ الأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

متعلق پوچھو جب کہ دکھ کہنے کہ نہ پوچھو کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: اے ابوالقاسم رُوح کیا ہے؟ آپ ﷺ خاموش ہوگئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی نازل ہورہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اور تم سے رُوح کے متعلق پوچھتے ہیں۔" ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا" (پارہ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں یہ وَمَا أُوتُوا ہے۔

48-بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الِاخْتِيَارِ، مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ، فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ

جس نے کچھ جائز امور کو اِس خوف سے ترک کردیا کہ کچھ کم فہم لوگ اِس سے شدید بات میں مبتلا نہ ہوجائیں

126 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ، كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قُلْتُ: قَالَتْ لِي: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا عَائِشَةُ لَوْلاَ قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ -قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ- بِكُفْرٍ، لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ" فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے۔ انہوں نے تم سے کعبہ کے بارے میں کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر ابھی چند دنوں کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

49-بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ، كَرَاهِيَةَ أَنْ لاَ يَفْهَمُوا

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے

126- انظر الحدیث: 7243,4484,3368,1586,1585,1583

وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ، بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے علم کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

127 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذَلِكَ

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابوالطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

128 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی خلوص دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفی اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دُوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر اکتفا کر لیں گے۔ حضرت معاذ ﷺ نے اپنے وصال کے وقت گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

129 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جسکی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات ہو کہ کسی کو اُس کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کی کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ دُوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر تکیہ نہ کر لیں۔

50- بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

علم میں شرمانا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور متکبر علم حاصل

128- انظر الحديث: 129، صحيح مسلم: 147

129- راجع الحديث: 128

مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ

نہیں کرسکتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ انصاری عورتیں بہت اچھی ہیں کہ اُن کے دین کو سمجھنے میں حیا آڑ نہیں بنتی۔

130 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ، فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَتِ المَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَعْنِي وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَتَحْتَلِمُ المَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت اُمِّ سُلیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے چہرہ چھپا لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، ورنہ بچہ اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

131 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَهِيَ مَثَلُ المُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ البَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق غور کرنے لگے اور میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! خود ہی فرمایئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والدِ محترم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے

130- انظر الحدیث: 6121,6091,3328,282، صحیح مسلم: 711,710، سنن ترمذی: 122، سنن ابن ماجہ: 600

131- انظر الحدیث: 61، سنن ترمذی: 2867

51- بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

132- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ المِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: فِيهِ الوُضُوءُ

52- بَابُ ذِكْرِ العِلْمِ وَالفُتْيَا فِي المَسْجِدِ

133- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا، قَامَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهِلُّ أَهْلُ المَدِينَةِ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ اليَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

53- بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ

تو مجھے بے حد خوشی ہوتی۔

جو حیا کے سبب اور دوسرے سے مسئلہ پوچھنے کے لیے کہے

محمد بن حنیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کریں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کرنا پڑتا ہے۔

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہلِ شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہلِ نجد قرن سے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے پوری طرح سمجھ نہ پایا۔

جو سائل کو اُس کے سوال سے

132- انظر الحدیث: 269,178' صحیح مسلم: 694,693' سنن نسائی: 436,157

133- انظر الحدیث: 7334,1528,1527,1522' سنن نسائی: 2651

بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

134 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لاَ يَلْبَسُ القَمِيصَ، وَلاَ العِمَامَةَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الكَعْبَيْنِ

زیادہ جوابات دے

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اور زہری سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کی: احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تا کہ ٹخنے کھل جائیں۔

☆☆☆☆☆

134- انظر الحديث:366، 1542، 1838، 1842، 5794، 5803، 5805، 5806، 5847، 5852، صحیح مسلم:2784، سنن نسائی:2665، سنن ابن ماجہ:2932

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

4- كِتَابُ الوُضُوءِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الوُضُوءِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى المَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الكَعْبَيْنِ) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ، وَكَرِهَ أَهْلُ العِلْمِ الإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2- بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

135 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا الحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟، قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ

3- بَابُ فَضْلِ الوُضُوءِ، وَالغُرُّ المُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الوُضُوءِ

136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وضو کا بیان

وضو کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ: ''ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ (پارہ ۶، المآئدہ: ۶)'' کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے دو دو اور تین تین بار بھی دھویا لیکن تین سے زائد نہ کیا۔ اہلِ علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کے فعل سے زائد کرنا اسراف ہے۔

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں جس کا وضو ٹوٹ جائے، حتیٰ کہ کہ دوبارہ وضو کرلے۔ حضر موت کے ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! الحدث کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا نکلنا۔

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیاں ہونا

نُعیم مُجمر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ

135- انظر الحدیث: 6954، صحیح مسلم: 536، سنن ابو داؤد: 60

136- صحیح مسلم: 579,578

اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، قَالَ: رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَتَوَضَّأَ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر گیا۔ اُنہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اُسے اپنی چمک بڑھانی چاہیے۔

4- بَابُ مَنْ لاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

شک کے سبب دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

137 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ح وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ؛ فَقَالَ: لاَ يَنْفَتِلْ - أَوْ لاَ يَنْصَرِفْ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہو کہ شاید کچھ ہوا ہے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے حتیٰ کہ آواز سُنے یا بدبو پائے۔

5- بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

ہلکا وضو کرنا

138 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ صَلَّى - وَرُبَّمَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى - " ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ، مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی۔ کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم ﷺ نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے

137- انظر الحدیث: 2056,177، صحیح مسلم: 98، سنن ابو داؤد: 176، سنن نسائی: 160، سنن ابن ماجہ: 513

138- صحیح مسلم: 1790، سنن نسائی: 441، سنن ابن ماجہ: 423

مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ -عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ- وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ -وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ- فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: " رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ، ثُمَّ قَرَأَ (إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) (الصافات:102) "

مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ﷺ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے شمالہ کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے داہنی طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے اور مبارک خراٹے لینے لگے۔ پھر منادی نے نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ ﷺ اُس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا: لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: "ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)"

6- بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الإِنْقَاءُ

پوری طرح وضو کرنا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

139 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے حتیٰ کہ جب گھاٹی میں تھے تو اُترے، پیشاب کیا، پھر منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو نہ کیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تو آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اُتر گئے۔ پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر

139- اطراف الحدیث: 181،1667،1669،1672، صحیح مسلم: 3087،3088،3089،3090،3091، سنن ابو داؤد: 1925، سنن نسائی: 3024،3025

الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

ہر نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر نماز عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

7- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلّو پانی سے چہرے کو دھونا

140 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا، أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الأُخْرَى، فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

عطا بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلّو پانی لے کر اُس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلّو پانی لے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلّو پانی لے کر اُس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلّو پانی لے کر اُس سے دوسرے دستِ مبارک کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلّو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلّو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

8- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت سے پہلے بھی

141 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَبْلُغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے

-140 سنن ابو داؤد: 137 سنن ترمذی: 36 سنن نسائی: 101 سنن ابن ماجہ: 439,403

-141 انظر الحدیث: 7396,6388,5165,3283,3271

وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ

اللہ! شیطان سے ہماری حفاظت فرما اور اُس کو بھی شیطان سے حفاظت فرمانا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو بچہ اُنہیں عطا ہوا اُسے وہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

9- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الخَلاَءِ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے؟

142 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کہتے: اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

142م - تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ إِذَا أَتَى الخَلاَءَ وَقَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ إِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ

متابعت کی اس کی ابنِ عرعرہ نے شعبہ سے اور غُندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے حوالے سے کہا کہ جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

10- بَابُ وَضْعِ المَاءِ عِنْدَ الخَلاَءِ

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا

143 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ القَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الخَلاَءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

عُبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لیے استنجاء کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا۔ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرما۔

11- بَابٌ: لاَ تُسْتَقْبَلُ القِبْلَةُ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، إِلَّا عِنْدَ البِنَاءِ،

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت

142م- انظر الحدیث: 6322، سنن ابو داؤد: 5، سنن ترمذی: 5

143- راجع الحدیث: 75، صحیح مسلم: 6318

جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهِ

یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو

144 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الغَائِطَ، فَلاَ يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطا بن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب کرے۔

12 - بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے

145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ المَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ المَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ؟ فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِي وَاللَّهِ. قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلاَ يَرْتَفِعُ عَنِ الأَرْضِ، يَسْجُدُ وَهُوَ لاَصِقٌ بِالأَرْضِ

واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: جب تم رفع حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم اُن میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم، مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

13 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى البَرَازِ

قضائے حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا

144- صحیح مسلم: 608، سنن ابو داؤد: 9، سنن ترمذی: 8، سنن نسائی: 22,21، سنن ابن ماجہ: 318

145- انظر الحدیث: 3102,149,148، صحیح مسلم: 611,610، سنن ترمذی: 11، سنن نسائی: 23، سنن ابن ماجہ: 322

146 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ "فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ. فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ". فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الحِجَابِ

عُروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رفع حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف جایا کرتی تھیں۔ وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ازواجِ مطہرات کو پردہ کا حکم دیجیے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد لمبا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آواز دی: اے حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

147 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي البَرَازَ

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ رفع حاجت کے لیے۔

14 - بَابُ التَّبَرُّزِ فِي البُيُوتِ

گھروں میں حاجت رفع کرنا

148 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، عُبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی ایک ضرورت کے تحت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول

-146 انظر الحدیث: 6240,5237,4795,147، صحیح مسلم: 5635

-147 راجع الحدیث: 146، صحیح مسلم: 5633

-148 راجع الحدیث: 145

وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ

اللہ ﷺ کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب رخ کر کے۔

000-بَاب

باب

149 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّ عَمَّهُ، وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے مروی ہے کہ اُنہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک بار میں اپنے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

15-بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنا

150 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ

ابو معاذ یعنی عطا بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضرِ خدمت ہو جاتے تاکہ آپ ﷺ اُس سے استنجا فرمالیں۔

16-بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالوِسَادِ؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں؟

151 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عطاء ابن ابومیمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

149- راجع الحدیث:145

150- انظر الحدیث:151,152,217,500' صحیح مسلم:618' سنن ابوداؤد:43' سنن نسائی:45

151- راجع الحدیث:150

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلاَمٌ مِنَّا، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ

عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

17- بَابُ حَمْلِ العَنَزَةِ مَعَ المَاءِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا

152 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الخَلاَءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ العَنَزَةُ: عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ

عطاء بن ابومیمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر خدمت ہو جاتے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی سے استنجا فرمالیں۔ نضر اور شاذان نے شعبہ سے اِس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنَزَةُ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

18- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِاليَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

153 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الخَلاَءَ فَلاَ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پئے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو نہ داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

19- بَابٌ: لاَ يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے

152- راجع الحدیث: 150

153- انظر الحدیث: 5630,154

154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضوِ خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

20- بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

ڈھیلوں سے استنجا کرنا

155 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ، وَلَا رَوْثٍ، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي، فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گیا جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ میں آپ کے قریب پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے پتھر ڈھیلے تلاش کرو۔ تاکہ میں اُن سے استنجا کروں یا ایسا ہی لفظ فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک پلّو میں ڈھیلے لے کر حاضر خدمت ہوا اور وہ آپ ﷺ کے پاس رکھ دیئے اور آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو اُنہیں استعمال فرمالیا۔

21- بَابٌ: لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

گوبر سے استنجا نہ کرے

156 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: - لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ -

عبدالرحمن بن اسود کے والدِ ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ

154- راجع الحدیث:153

155- انظر الحدیث:3860

156- سنن نسائی:42' سنن ابن ماجہ:314

وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ، وَالتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: هَذَا رِكْسٌ

نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین ڈھیلے لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو ڈھیلے تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش باوجود بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔

22- بَابُ الوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا

157 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھوئے۔

23- بَابٌ: الوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

158 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فُلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو دو دو مرتبہ دھوئے۔

24- بَابُ: الوُضُوءُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا

اعضائے وضو تین تین بار دھونا

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ،

حمران مولیٰ عثمان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی

157- سنن ابوداؤد: 138، سنن ترمذی: 42، سنن نسائی: 80، سنن ابن ماجہ: 411

159- انظر الحدیث: 160، 164، 1934، 6433، صحیح مسلم: 537، 538، سنن ابوداؤد: 106، سنن نسائی: 84، 85

فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى المِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

160 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، وَلَكِنْ عُرْوَةُ، يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ: " الآيَةَ (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ) (البقرة: 159) "

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کرلیا تو فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اُس کے اور اگلی نماز کے بیچ ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عُروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے: جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا۔

25- بَابُ الِاسْتِنْثَارِ فِي الوُضُوءِ

وضو میں ناک صاف کرنا

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

161 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو

ابو ادریس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو وضو

160- راجع الحدیث: 159، صحیح مسلم: 541,540,539، سنن نسائی: 146

161- انظر الحدیث: 162، صحیح مسلم: 562,561، سنن نسائی: 88، سنن ابن ماجہ: 409

إِدْرِيسَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

کرے تو اُسے ناک میں پانی بھی لے اور جو استنجا کرے تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے لے۔

26- بَابُ الِاسْتِجْمَارِ وِتْرًا

استنجا کے لیے طاق عدد میں ڈھیلے لینا

162 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْثُرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اُسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اُسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے لے اور جو تم میں سے سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کوئی کیا جانے کہ اُس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں گیا۔

27- بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ، وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا

163 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ، فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آ ملے اور ہمیں نمازِ عصر کے لیے کافی دیر ہو گئی تھی۔ پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے۔

28- بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں کُلی کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

162- انظر الحديث: 161، صحيح مسلم: 559، سنن

163- انظر الحديث: 60

164 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الوَضُوءِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ إِلَى المِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، وَقَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پہ برتن سے پانی اُنڈیلا اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر کلّی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اِسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

29 - بَابُ غَسْلِ الأَعْقَابِ

ایڑیاں دھونا

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَغْسِلُ مَوْضِعَ الخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

165 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ المِطْهَرَةِ، قَالَ: أَسْبِغُوا الوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے۔

30 - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتے پہنا ہوا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے

164- راجع الحدیث:159

165- صحیح مسلم:573، سنن نسائی:110

166 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا. قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَّا الْأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ. وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا. وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا. فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. وَأَمَّا الْإِهْلَالُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

عُبید بن جُریج کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: اے ابو عبدالرحمن! میں نے چار چیزیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابنِ جُریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ آپ رکنوں میں سے دو کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیے تھے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر دو رُکنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور اُن میں وضو کر لیتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اُونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

31- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغَسْلِ

وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا

167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

166- اطراف الحديث: 1514, 1552, 1609, 2865, 5851' صحیح مسلم: 2810, 2811' سنن ابو داؤد: 1772' سنن نسائی: 117, 2759, 2950, 5258' سنن ابن ماجہ: 3626

167- اطراف الحديث: 1253تا1263' صحیح مسلم: 2171, 2172' سنن ابو داؤد: 3145' سنن ترمذی: 990' سنن نسائی: 1883, 1884

إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْهَا

کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

168 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

مسروق سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جوتے پہننے، کنگھا کرنے اور وضو وغیرہ کرنے اور تمام کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

32- بَابُ التِمَاسِ الوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلاَةُ

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ المَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہوا۔

169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں مبارک کے نیچے سے پانی کو اُبلتے ہوئے دیکھا،

168- انظر الحدیث: 5926,5854,5380,426، صحیح مسلم: 616,615، سنن ابوداؤد: 4140، سنن ترمذی: 608، سنن نسائی: 419، سنن ابن ماجہ: 401

169- انظر الحدیث: 3575,3574,3573,3572,200,195، صحیح مسلم: 5901، سنن ترمذی: 3631، سنن نسائی: 76

مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

حتی کہ آخری شخص نے بھی وضو کرلیا۔

33 - بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

وہ پانی جس سے کسی آدمی کے بال دھوئے جائیں

وَكَانَ عَطَاءٌ: لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ. وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا) (النساء : 43) وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ

اور عطاء اُن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کُتے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کُتا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اُس کے سوا وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل اللہ کے حکم کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرلو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دل میں شبہہ سا ہوتا ہے لٰہذا اُس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

170 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بھی موئے مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہوتا۔

171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ

ابنِ سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سرِ مبارک منڈوایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

000 - بَابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ

جب کُتا برتن میں منہ

170- انظر الحدیث: 171

أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

ڈال کر پی لے

172 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے۔

173 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ، فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے کتے کے لیے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل فرما دیا۔

174 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ، وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

احمد بن شبیب، ان کے والدِ ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، اِن کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کتے مسجد میں آجاتے تھے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

175 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: فَلَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اُسے کھالو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اسے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ مثلاً میں اپنے کتے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا کتا

-172 صحیح مسلم:648، سنن نسائی:63، سنن ابن ماجہ:364

-173 انظر الحدیث:6009,2466,2363

-174 سنن ابوداؤد:382

-175 انظر الحدیث:7397,5487,5486,5485,5484,5483,5477,5476,5475,2054،

تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ

پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

34- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ: مِنَ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ) (النساء:43) وَقَالَ عَطَاءٌ: - فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ - يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ وَأَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ، فَرَكَعَ، وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٌ، وَأَهْلُ الحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ " وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَالْحَسَنُ: " فِيمَنْ يَحْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ "

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے۔'' عطاء نے کہا کہ جس کی دُبر سے کیڑا یا عضوِ مخصوص سے جوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو لوٹائے اور دوبارہ وضو کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اُتار دیئے تو اُس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک شخص کو تیر آ لگا۔ اُس نے رکوع سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود مستقل نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہلِ حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا اور نماز پڑھتے رہے حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اُس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

176- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز میں شمار

صحیح مسلم: 4951، سنن ابو داؤد: 2854، سنن نسائی: 4317,4284,4283

176- اطراف الحدیث: 4717,3229,2119,659,648,647,477,445

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ العَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي المَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ

ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی شخص نے عرض کی کہ اے حضرت ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

177 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

عبّاد بن تمیم کے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز سے نہ پھرے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرْتُ المِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الوُضُوءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی بہت نکلتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے حیا محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس سے وضو لازم آتا ہے۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

179 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ، قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ

زید بن خالد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

177- راجع الحدیث:137

178- راجع الحدیث:132

179- صحیح مسلم:779

180 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الوُضُوءُ تَابَعَهُ وَهْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ، وَيَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ الوُضُوءُ

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک شخص کو بلوایا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض کی جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

35 - بَابٌ: الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے

181 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: المُصَلَّى أَمَامَكَ

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف مُڑ گئے۔ پس قضائے حاجت فرمائی۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نماز ادا فرمائینگے؟ فرمایا کہ معلّٰی تمہارے سامنے ہے۔

182 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ:

عمرو بن علی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابراہیم، نافع بن جُبیر بن مُطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے

-180 صحیح مسلم:776، سنن ابن ماجہ:606

-181 راجع الحدیث:139

-182 انظر الحدیث: 203,206,363,388,2918,4421,5798,5799، صحیح مسلم:625,626,951، سنن ابو داؤد:149,151، سنن نسائی:79,82,124، سنن ابن ماجہ:545

أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی ڈالتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں دستِ مبارک دھوئے اور سرِ مبارک پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

36-بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

بغیر وضو قرآنِ پاک پڑھنا

وَقَالَ مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ، وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ، وَإِلَّا فَلاَ تُسَلِّمْ

منصور نے ابراہیم سے مروی کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے مروی کی کہ اگر اُس (نہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

183 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ " وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ،

کُریب مولیٰ ابن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ میں چوڑائی میں تکیہ کی طرف لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی یا کسی قدر کم وبیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دستِ مبارک سے چہرے کو مل کر نیند کا اثر مٹانے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کے لیے لٹکے ہوئے مشکیزے کی جانب گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے

-183 انظر الحدیث:117،698،992،1198،4570،4571،4572، صحیح مسلم:1786،1787، سنن ابو داؤد:1364، سنن نسائی:1619، سنن ابن ماجہ:1363

ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ "

کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اُسی طرح کیا جیسے آپ ﷺ نے کیا پھر آ کر آپ ﷺ کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر، پھر لیٹ گئے، حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

37 - بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الغَشْيِ المُثْقِلِ

جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے

184 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الغَشْيُ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي القُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ، قَالَتْ: أَسْمَاءُ -

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی جب کہ سورج گرہن تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کہ کوئی نشانی ہے؟ پس اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا، دجال کے فتنے آزمائش یا اُس کے قریب مجھے علم نہیں کہ

184- سنن ابن ماجہ: 86

يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ -لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ: أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

حضرت اسماء نے اِن میں سے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا۔ اُس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفی ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور اطاعت کی اُس سے کہا جائے گا کہ چین سے سو جا ہم یہ بات جانتے تھے کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے علم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا، تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

38- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

تمام سر کا مسح کرنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ} وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور سروں کا مسح کرو (پارہ ۶، المآئدہ: ۶)“ پورے سر کا مسح کرنا اور ابن مسنب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا کافی ہے! انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا، ہاں پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈال تو ہاتھوں کو دو مرتبہ

185- انظر الحدیث: 199,197,192,191,186، صحیح مسلم: 557,556,555,554، سنن ابو داؤد: 100، سنن ترمذی: 119,118، سنن نسائی: 98,97، سنن ابن ماجہ: 471,434,405

مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ"

دھویا۔ پھر کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا پھر دو مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو اُنہیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

39- بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

186- حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلّوؤں میں پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو بار کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح فرمایا کہ اُنہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک بار پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

40- بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اُن کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیں۔

186- راجع الحدیث:185

187 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوپہر کے وقت ہمارے پاس قدم رنجہ فرمایا پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اُوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔

188 - وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ پس اپنے مقدس ہاتھوں اور چہرے کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلّی کی۔ پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلاَمٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ المِسْوَرِ، وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ان کے والدِ ماجد، صالح ابن شہاب، محمود بن ربیع سے مروی ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ ﷺ نے کلّی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے مروی کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر جھگڑ پڑتے۔

000 - بَابٌ

حضور ﷺ کے وضو کا پانی متبرک تھا

190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

-187 انظر الحدیث: 5859,5786,3566,3553,634,633,501,499,495,376 صحیح مسلم: 1123,1122 سنن نسائی: 469

-188 انظر الحدیث: 4328,196 صحیح مسلم: 6355

-189 راجع الحدیث: 77

-190 اطرافہ: 6352,5670,3541,3540 صحیح مسلم: 6040 سنن ترمذی: 3643

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْجَعْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

41- بَابُ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

جو ایک ہی چلّو سے کُلّی کرے اور ناک میں پانی لے

191 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ - أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ - مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور اُنہیں دھویا، پھر دھویا یا کُلّی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلّو سے اور تین مرتبہ ایسا کیا اور دو دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصّے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا تھا۔

42- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک بار ہے

192 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ، سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ

عمرو بن ابو حسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور انہیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو

-191 راجع الحدیث:185

-192 راجع الحدیث:185

فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

کلی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی، تین مرتبہ پانی کے تین چلوؤں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور دونوں پیر دھوئے۔

وحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً

موسیٰ نے وہیب سے مروی کی ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔

43-بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ، وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی

وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

193 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

44-بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

194 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری

193- سنن ابو داؤد: 79، سنن نسائی: 341,71، سنن ابن ماجہ: 381

194- انظر الحدیث: 7309,6743,6723,5676,5664,5651,4577، صحیح مسلم: 4125,4124

الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ. فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ

میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو صرف ایک کلالہ ہے۔ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

45- بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا

195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جسکا گھر قریب تھا وہ اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں ٹھہرے رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا۔ منہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کتنے افراد تھے؟ فرمایا کہ اسّی یا زیادہ۔

196 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ

ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیالہ طلب فرمایا جس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرۂ انور اُس میں دھویا اور اُسی میں کُلی فرمائی۔

197 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین مرتبہ پُرنور چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اُس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

196- راجع الحديث: 188

197- راجع الحديث: 185

198 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: " أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ، لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے اور آپ ﷺ کی علالت نے شدت پکڑ لی۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے علالت کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پیر مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور مرض بڑھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کرسکوں آپ کو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ ﷺ پر مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشارہ فرمایا کہ تم تعمیل کر چکے پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

46 - بَابُ الوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

طشت سے وضو کرنا

199 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الوُضُوءِ، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ

198- انظر الحدیث: 664,665,679,683,687,712,713,716,2588,3099,3384,4442، صحیح مسلم: 936,937,938، سنن ابن ماجہ: 1618

199- راجع الحدیث: 185

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاغْتَرَفَ بِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِهِ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین دفعہ انہیں دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ تین دفعہ ایک ہی چلّو سے۔ پھر دونوں ہاتھ ڈالے اور لپ بھر کر منہ دھویا، تین دفعہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو دفعہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

200 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ، مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا برتن طلب فرمایا تو خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک اُنگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے ابل کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کی تعداد کا اندازہ لگایا تو وہ ستر سے اسی تک تھے۔

47 - بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

ایک مُد پانی سے وضو کرنا

201 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ، بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

ابن جُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع سے پانچ مُد تک پانی کے ساتھ غسل فرماتے اور ایک مُد سے وضو فرمایا کرتے۔

48 - بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا

200- صحیح مسلم: 5900

201- صحیح مسلم: 735، سنن ابو داؤد: 95,950، سنن ترمذی: 609 تعلیقاً، سنن نسائی: 73

202 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں تو اُس کے بارے میں کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔ ابن موسیٰ بن عقبہ، ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح مروی کی اور حضرت عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

203 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ ڈول میں پانی لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گئے۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فراغت پائی تو انہوں نے پانی ڈالا۔ لہٰذا حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

204 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى

جعفر بن اُمیّہ ضمری کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اِس کی متابعت کی ہے۔

205 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

جعفر بن عمرو ابن اُمیّہ سے مروی ہے کہ اُن کے

-202 راجع الحدیث:182 'صحیح، مسلم:121,122

-203 راجع الحدیث:182

-204 انظر الحدیث:205 'سنن نسائی:119 'سنن ابن ماجہ:562

-205 راجع الحدیث:204

قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے عمامہ مقدس اور موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحیٰی، ابوسلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

49-بَابُ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو

206-حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ. فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

عروہ بن مغیرہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے موزے مبارک اُتارنا چاہے تو فرمایا: چھوڑ دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور اُن پر مسح فرمایا۔

50-بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

جو گوشت کھانے اور ستّو پینے کے بعد وضو نہ کرے

وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّئُوا

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ فرمایا۔

207 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

208 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جعفر بن عمرو بن اُمیّہ کو ان کے والدِ ماجد نے بتایا

-206 انظر الحدیث:182، راجع الحدیث:182

-207 انظر الحدیث:5405,5404، صحیح مسلم:788، سنن ابو داؤد:187

-208 انظر الحدیث:5462,5422,5408,2923,675، صحیح مسلم:792,791,790، سنن ترمذی:1836، سنن ابن ماجہ:492

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ تناول فرماتے دیکھا۔ پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری رکھ دی اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہ فرمایا۔

51- بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جو ستو پی کر کلی کرے اور وضو نہ کرے

209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالأَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى المَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بُشیر بن یسار مولیٰ بن حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں خبر دی کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میں نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشہ منگوایا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ ﷺ کے حکم سے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیے۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

210 - وحَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

52- بَابٌ: هَلْ يُمَضْمِضُ

کیا دودھ پینے کے بعد

209- انظر الحدیث:5455,5454,5390,5384,4195,4175,2981,215، سنن نسائی:186، سنن ابن ماجہ:492

210- صحیح مسلم:794,793

مِنَ اللَّبَنِ؟

211 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، وَقُتَيْبَةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا تَابَعَهُ يُونُسُ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

کُلّی کرے؟

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو کُلّی فرمائی اور فرمایا کہ اِس میں چکناہٹ ہوتی ہے ہے۔ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

53 - بَابُ الوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ، أَوِ الخَفْقَةِ وُضُوءًا

نیند سے وضو کا لازم آنا اور جو ایک دو دفعہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو کو لازم نہ سمجھے

212 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہیے کہ سوجائے، حتیٰ کہ نیند کی شدت چلی جائے کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اُسے کیا معلوم کہ بخشش مانگنے کے بجائے خود کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو۔

213 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنَمْ، حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو نیند لے لے حتیٰ کہ کہ جو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھ آنے لگے۔

54 - بَابُ الوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

حدث کے بغیر وضو

211- انظر الحدیث: 5609 صحیح مسلم: 797,796 سنن ابو داؤد: 196 سنن ترمذی: 89 سنن نسائی: 187 سنن ابن ماجہ: 498

212- صحیح مسلم: 1832 سنن ابو داؤد: 1310

214 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُجْزِءُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے ح نا مسدد، یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے۔ میں عرض کی کہ آپ ﷺ کسطرح کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

215 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَلَمَّا صَلَّى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خیبر کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں نکلے حتیٰ کہ جب مقام صہبا پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو ستّو کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پیے۔ پھر نبی کریم ﷺ نمازِ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلّی فرمائی۔ پھر ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

55 - بَابٌ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبائر سے ہے

216 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے تشریف لے گئے تو دو انسانوں کی آوازیں سُنیں جن کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا

214- سنن ابو داؤد: 171، سنن ترمذی: 60، سنن نسائی: 131، سنن ابن ماجہ: 509

215- انظر الحدیث: 209

216- انظر الحدیث: 218، 1361، 1378، 6052، 6055، سنن ابو داؤد: 21، سنن نسائی: 2067

يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ . ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؛ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ: إِلَى أَنْ يَيْبَسَا

ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصّے کئے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصّہ لگا دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

56-بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ البَوْلِ

پیشاب کو دھونے کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ القَبْرِ: كَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ .وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ

نبی کریم ﷺ نے ایک قبر والے کے بارے میں فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

217 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ القَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ، أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

عطاء بن ابو میمونہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوجاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کردیتا تو آپ اُس سے استنجا فرمالیتے۔

000-بَابٌ

عذابِ قبر میں ذکرِ الٰہی کے سبب عذابِ قبر میں کمی ہونا

218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا۔ پھر ایک سبز

-217 انظر الحدیث:150

-218 راجع الحدیث:216 صحیح مسلم:675 سنن ترمذی:70 سنن نسائی:2068,31 سنن ابن ماجہ:347

مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ: يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ

ٹہنی لی اور اُس کے دو حصّے کر کے ہر قبر پر ایک حصّہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید اِن کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

57 - بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

حضور ﷺ نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا

219 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: دَعُوهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: رہنے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

58 - بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا

220 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ رہنے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دینا کیونکہ تمہیں آسانی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

220م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

عبدان، عبداللہ، یحییٰ بن سعید، حضرت انس بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے۔

-220 انظر الحدیث: 6128 سنن نسائی: 329،56

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

000 - بَابُ: يُهَرِيقُ الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ

221 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيقَ عَلَيْهِ

پیشاب پر پانی بہانا

خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کوئی اعرابی آکر مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

59 - بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

222 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ

223 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

شیر خوار بچوں کا پیشاب

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

حضرت اُمِ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

-221 صحیح مسلم: 658، سنن نسائی: 55,54

-222 انظر الحدیث: 6355,6002,5468، سنن نسائی: 302

-223 انظر الحدیث: 5693، صحیح مسلم: 664,663، سنن ابو داؤد: 374، سنن ترمذی: 71، سنن ابن ماجہ: 524

60-بَابُ البَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

224 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا پھر پانی منگایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

61-بَابُ البَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ، وَالتَّسَتُّرِ بِالحَائِطِ

225 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہوئے اور پیشاب فرمایا۔ میں دور ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بُلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ فارغ ہوگئے۔

62-بَابُ البَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي البَوْلِ، وَيَقُولُ: "إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ" فَقَالَ: حُذَيْفَةُ لَيْتَهُ أَمْسَكَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت سخت احتیاط پسند تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اُسے کاٹ دیتا۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کاش! وہ اس سے

224- انظر الحدیث: 2471,226,225، صحیح مسلم: 624,623,622، سنن ابوداؤد: 23، سنن ترمذی: 13، سنن نسائی: 28,27، سنن ابن ماجہ: 306,305

225- انظر الحدیث: 224

226- راجع الحدیث: 224

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

باز آجائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

63- بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

227 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ

خون دھونا

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بخدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: فرمایئے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے۔ پھر اُس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھوکر اُس میں نماز پڑھ لے۔

228 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي - قَالَ: وَقَالَ أَبِي: - ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ، حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الوَقْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابو حُبیش نبی کریم ﷺ کی بخدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں مستحاضہ ہوں، پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو رگ کا خون، حیض تو نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو اور نماز پڑھا کرو۔ میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو حتیٰ کہ ایامِ حیض آجائیں۔

64- بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ

229 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

منی کا دھونا اور کھر چنا، نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ

227- صحیح مسلم: 673، سنن ابو داؤد: 362,361، سنن نسائی: 392,292، سنن ابن ماجہ: 629

228- انظر الحدیث: 331,325,320,306، صحیح مسلم: 751، سنن ترمذی: 125، سنن نسائی: 357، سنن ابن ماجہ: 621

229- انظر الحدیث: 232,231,230، صحیح مسلم: 670، سنن ابو داؤد: 373، سنن ترمذی: 117،

بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ ﷺ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ. ح

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا،

230م - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ

مسدّد، عبدالواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس منی کے بارے پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتی تو آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے پر باقی رہتا۔

65 - بَابُ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اُس کا اثر نہ جائے

231 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ

سلیمان بن یسار سے اُس کپڑے کے بارے مروی ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیا کرتی آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر باقی رہتا تھا۔

سنن نسائی: 294، سنن ابن ماجہ: 536

230م- راجع الحدیث: 229

231- راجع الحدیث: 229

232 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا "

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتیں۔ پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

66 - بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ، وَالدَّوَابِّ، وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے متعلق

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ، وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَاهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ

حضرت ابو موسیٰ نے دارالبرید اور سرقین میں نماز پڑھی جب کہ گوبر اور جنگل اُس کے اطراف میں تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

233 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَهَؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل یا عُرینہ کے بعض لوگ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں چراگاہیں اُونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا کہ اُن کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہوگئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو اُن کا پیچھا کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انہیں پکڑ کر لے کر آئے تو آپ ﷺ کے حکم سے اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابوقلابہ کا بیان ہے

232- راجع الحديث:229

233- انظر الحديث: 1501,3018,4192,4192,4610,5685,5686,5727,6802,6803، صحيح مسلم: 4330,4331,4332,4333، سنن ابوداؤد: 4364,4365,4366، سنن نسائی: 4039, 4036,4037,4038

کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کی۔

234 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى المَسْجِدُ، فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ بکریوں کے رکھے جانے کی جگہ پر نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔

67 - بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالمَاءِ

گھی اور پانی میں نجاستوں کا گرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لاَ بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ: لاَ بَأْسَ بِرِيشِ المَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي عِظَامِ المَوْتَى، نَحْوَ الفِيلِ وَغَيْرِهِ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ العُلَمَاءِ، يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا " وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ: وَلاَ بَأْسَ بِتِجَارَةِ العَاجِ

زہری کا بیان ہے کہ پانی میں کوئی حرج نہیں جب تک ذائقہ، بُو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا بیان ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی خدشہ نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو اُن سے کنگھی کرتے دیکھا اور اُن میں تیل رکھنے میں کوئی حرج نہ جانتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا بیان ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

235 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُسے نکال دو اور اُس کے اطراف سے اور اپنے (باقی) گھی کو کھالو۔

236 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عُبید

-234 انظر الحدیث: 3932,2779,2774,2771,2106,1868,429,428، صحیح مسلم: 1174، سنن ترمذی: 350

-235 سنن ابو داؤد: 3842، سنن ترمذی: 1798، سنن نسائی: 4271,4270,4269

-236 راجع الحدیث: 235

مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ قَالَ مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، مَا لاَ أُحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ

اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس جگہ سے اور اُس کے اطراف سے پھینک دو۔ معن، امام مالک، (زہری) متعدد مرتبہ، حضر ابنِ عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔

237 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ المُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَكُونُ يَوْمَ القِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا، إِذْ طُعِنَتْ، تَفَجَّرُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالعَرْفُ عَرْفُ المِسْكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو زخم راہِ خدا میں لگے وہ قیامت میں اُسی طرح ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک کی طرح خوشبودار۔

68-بَابُ البَوْلِ فِي المَاءِ الدَّائِمِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

238 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں۔

239 - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي المَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

نیز اپنی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا: تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو بہتا نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرے۔

69-بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ المُصَلِّي

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست کو مردار

237- انظر الحدیث: 5533,2803

238- انظر الحدیث: 7495,7036,6887,6624,3486,2956,896,876

قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

ڈال دیا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا، وَهُوَ يُصَلِّي، وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَالشَّعْبِيُّ: إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ، أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَوْ تَيَمَّمَ صَلَّى، ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ، لَا يُعِيدُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اُسے اتار پھینکتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا جنابت لگی ہوئی ہو یا قبلہ کی طرف رُخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مِل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

240 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ: ح

عبدان، اِن کے والدِ ماجد، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔

240م - وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى

احمد بن عثمان، شُریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے جب کہ ابوجہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تم میں سے ایسا کون ہے جو فلاں قبیلے سے اُونٹ کی اوجھڑی لا کر کو محمد کی پیٹھ پر رکھ دے جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ قوم کا ایک بڑا شقی اُٹھا اور جا کر لے آیا۔ انتظار کیا، حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس نے مبارک کندھوں کے درمیان پیٹھ اقدس پر رکھ دی۔ میں لا چاری سے دیکھ رہا تھا۔ کاش! میرے ساتھ کوئی ہوتا۔ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول

240م۔ انظر الحدیث: 3960,3854,3185,2934,520 ' صحیح مسلم: 4628,4627,4626,4625 ' سنن نسائی: 306

جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمَّى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ - وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ - قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى، فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ

اللہ ﷺ سجدے میں رہے اور سر مبارک نہ اُٹھایا۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لے آئیں اور اُسے آپ کی پیٹھ سے دور کیا تو سر اُٹھایا۔ پھر تین دفعہ فرمایا: اے اللہ قریش کو سنبھال۔ اُن پر آپ ﷺ کا یہ دعا کرنا شاق گزرا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیئے: اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیّہ بن خلف، اور عقبہ بن ابومعیط کو سات کی تعداد گنی مگر مجھے ساتواں یاد نہیں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام لیے وہ بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

70 - بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

قَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ: وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً، إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ

عروہ، مسور اور مروان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیبیہ سے تشریف آواری ہوئی۔ حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے جب بھی مبارک تھوک پھینکا تو وہ اُن میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام بخاری فرماتے ہیں: ابن ابومریم نے طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: مجھے یحییٰ بن ایوب از حمید نے خبر دی، فرمایا: میں نے حضرت انس از نبی ﷺ سنا۔

71 - بَابُ لاَ يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ، وَلاَ الْمُسْكِرِ

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں

وَكَرِهَهُ الحَسَنُ، وَأَبُو العَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ: التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ

حسن اور ابوالعالیہ نے اِسے مکروہ جانا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے بجائے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے۔

242 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نشہ لانے والا ہر مشروب حرام ہے۔

72 - بَابُ غَسْلِ المَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ: امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي، فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ

ابوالعالیہ نے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ مریض تھے۔

243 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَسَأَلَهُ النَّاسُ، وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سُنا کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی چیز آڑ نہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا۔ فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ بچا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے چہرِ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور وہ آپ ﷺ کے زخم میں بھرا گیا۔

73 - بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔

242- انظر الحدیث: 5586,5585' صحیح مسلم: 5181,5180,5179' سنن ابو داؤد: 3682' سنن ترمذی: 1863' سنن نسائی: 5610,5609,5608

243- انظر الحدیث: 5722,5248,7,2911,2903' صحیح مسلم: 4620' سنن ترمذی: 2085' سنن ابن ماجہ: 3464

244 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ، وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

ابو بُردہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو اپنے دستِ مبارک سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُع اُع فرماتے جب کہ مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا قے کر رہے ہیں۔

245 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ مبارک کو صاف کرتے۔

فائدہ: مسواک اور سواک سُوْكٌ سے بنا بمعنی مَلنا، مسواک دانتوں کے ملنے کا آلہ۔ شریعت میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو، کڑوے درخت کی ہو، موٹائی چھنگلی کے برابر ہو، لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں، بے دانت والا انسان اور عورتیں انگلی پھیر لیا کریں۔ مسواک اتنے مقام پر سنت ہے: وضوء میں، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک، یا دیر تک خاموشی، یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر۔ احناف کے ہاں مسواک سنتِ وضو ہے نہ کہ سنت نماز، لہذا باوضو آدمی نماز کے لیے مسواک نہ کرے۔ امام شافعی کے ہاں سنت نماز ہے نہ کہ سنت وضو اور وجہ ظاہر کہ ان کے ہاں خون وضو نہیں توڑتا تو اگر مسواک سے دانت میں خون نکل بھی آیا تو نماز درست ہوگی۔ لیکن ہمارے ہاں بہتا خون وضو توڑ دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۳۱)

74 - بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

مسواک بڑے کو دینا

246 - وَقَالَ عَفَّانُ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَنِي

عفان، صخر بن جُوَیریہ، نافع، حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص

244- صحیح مسلم: 591، سنن ترمذی: 2085، سنن ابن ماجہ: 3464

245- انظر الحدیث: 889، 1136، صحیح مسلم: 592، 593، 594، سنن ابوداؤد: 550، سنن نسائی: 1620، 1621، 1622، 1623، سنن ابن ماجہ: 286

246- صحیح مسلم: 5892، 7432

رَجُلاَنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کے سپرد کردی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابنِ مبارک، اُسامہ، نافع، حضرت ابنِ عمر نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

75 - بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ

باوضو سونے کی فضیلت

247 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ ". قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کرلیا کرو۔ پھر دائیں کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو: "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری جانب کردیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کردیا اور تجھ سے رغبت اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔" اگر اُس رات موت آگئی تو تم فطرت پر ہوگے اور ان کلمات کو اپنی آخری کلام بنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ کے سامنے دُہرائے۔ جب میں اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ...... پر پہنچا اور وَرَسُوْلِكَ کہا تو فرمایا: نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کہو۔

☆☆☆☆☆

247- اطراف الحدیث: 7488,6315,6313,6311، صحیح مسلم: 6822,6821,6820، سنن ابو داؤد: 5048,5047,5046، سنن ترمذی: 3394

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

5 - كِتَابُ الغُسْلِ

غسل کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) (المائدة: 6) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا) (النساء: 43)

ارشاد ربانی ہے ''ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو (پارہ ۶، المآئدہ: ۶)'' لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

1 - بَابُ الوُضُوءِ قَبْلَ الغُسْلِ

غسل سے پہلے وضو کرنا

248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي المَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ المَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ"

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسلِ جنابت کی ابتدا فرماتے تو پہلے اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو فرماتے پھر اپنی مبارک انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور اُن سے بالوں کی جڑوں میں خلال فرماتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر

-248 انظر الحدیث: 272،262، سنن نسائی: 247

بہا لیا کرتے تھے۔

فائدہ: اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں: فرض، سنت، مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں۔ جنابت سے، حیض سے، نفاس سے۔ جنابت خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل، عیدین کا غسل، احرام کے وقت کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر، قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقعہ پر، وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ اس باب میں بہت سے اقسام کے غسل بیان ہوں گے۔ غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۰۹)

249 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ المَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الجَنَابَةِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اُوپر پانی بہایا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

2 - بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

250 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الفَرَقُ

عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے جو قدح تھا اور اسے فرق کہا جاتا تھا۔

3 - بَابُ الغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

ایک صاع تقریباً پانی سے غسل کرنا

249- انظر الحدیث: 257,259,260,265,266,274,276,281 صحیح مسلم: 720,721,722 سنن ابو داؤد: 245 سنن ترمذی: 103 سنن نسائی: 253,416,417 سنن ابن ماجہ: 467

250- انظر الحدیث: 261,263,273,299,5956,7339

251 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ، فَاغْتَسَلَتْ، وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَبَهْزٌ، وَالْجُدِّيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَدْرِ صَاعٍ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں تقریباً ایک صاع پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی بہایا جب کہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ حائل تھا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور جدی نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

252 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ

ابوجعفر سے مروی ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے تو کافی نہیں ہوگا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

253 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے ××× امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عُیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے مروی کی ہے۔

4- بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى

جو اپنے سر پر تین مرتبہ

251- صحیح مسلم: 726، سنن نسائی: 227

252- انظر الحدیث: 256,255، سنن نسائی: 252

253- صحیح مسلم: 732

رَأْسِهِ ثَلَاثًا

پانی بہائے

254 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

محمد بن علی سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے سر اقدس پر تین دفعہ پانی ڈالا کرتے تھے۔

256 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ. قَالَ: كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا

ابوجعفر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے چچازاد بھائی حسن بن محمد بن حنیفہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: نبی کریم ﷺ تین لپ پانی لے کر اپنے سر اقدس پر ڈالا کرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

5- بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

غسل ایک ہی بار ہے

257 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

254- صحیح مسلم: 739,738' سنن ابو داؤد: 239' سنن نسائی: 423,250' سنن ابن ماجہ: 570

255- راجع الحدیث: 252' سنن نسائی: 425

256- راجع الحدیث: 255

257- راجع الحدیث: 249

أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے دو دفعہ اپنے مبارک ہاتھ دھوئے یا تین مرتبہ۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اُس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

6- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالحِلاَبِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الغُسْلِ

جو غسل کرتے وقت حِلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے

258 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الحِلاَبِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ الأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو حِلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اُسے اپنے ہاتھ میں لے کر سر کی داہنی جانب سے شروع فرماتے، پھر بائیں جانب۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

7- بَابُ المَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الجَنَابَةِ

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا

259 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے رگڑے اور انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

258- صحیح مسلم: 723، سنن ابو داؤد: 240، سنن نسائی: 422

259- راجع الحدیث: 249

وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا (یعنی اُس سے جسم نہ پونچھا)۔

8-بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے مَلنا

260 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

عبداللہ بن زبیر حُمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابو الجعد، کُریب حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ایک دیوار سے مل کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

9-بَابٌ: هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ

کیا دھونے سے پہلے جنابت والا اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست نہ لگی ہو

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

چنانچہ حضرت ابنِ عمر اور حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈالے اور انہیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم غسلِ جنابت کی چھینٹوں میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔

261 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ

قاسم سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے اور اُس میں ہمارے ہاتھ آپس میں ٹکرا بھی جاتے تھے۔

260- راجع الحدیث: 249

261- راجع الحدیث: 250، صحیح مسلم: 729

262 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ

ہشام کے والدِ ماجد سے، مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو اپنا ہاتھ دھولیا کرتے تھے۔

263 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کرلیا کرتے تھے۔ عبدالرحمن بن قاسم، اِن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

264 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الجَنَابَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے کوئی بھی ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔ مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی مروی کی کہ غسل جنابت۔

10 - بَابُ تَفْرِيقِ الغُسْلِ وَالوُضُوءِ

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوءُهُ

حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی رکھا تا کہ اُس سے غسل فرمالیں۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں پر

262- سنن ابوداؤد: 242

263- راجع الحدیث: 250، سنن نسائی: 410,233

265- راجع الحدیث: 249

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

پانی ڈال کر انہیں دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ ملا۔ پھر کلّی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرہ انور اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر اقدس کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

11 - بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الغُسْلِ

غسل میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا

266 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ، فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: سُلَيْمَانُ لاَ أَدْرِي، أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لاَ؟ - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ أَوْ بِالحَائِطِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَمْ يُرِدْهَا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے ملا۔ پھر کلّی کی اور ناک میں پانی لیا اور چہرہ، اقدس دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اُسے واپس نہ کیا۔

12 - بَابُ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ، وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے

267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والدِ ماجد سے مروی

-266 راجع الحدیث: 249

-267 انظر الحدیث: 270' صحیح مسلم: 2834,2835,2836' سنن نسائی: 415,429

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا

ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور خوشبو آ رہی ہوتی۔

268 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الوَاحِدَةِ، مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلاَثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، إِنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات اور دن کی ایک ہی گھڑی میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے تھے جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا اتنی قوت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے مروی کی کہ حضرت انس نے اُن سے نو ازواجِ مطہرات بیان فرمائیں۔

13 - بَابُ غَسْلِ المَذْيِ وَالوُضُوءِ مِنْهُ

مذی کو دھونا اور اُس سے غسل لازم آنا

269 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری مذی بہت نکلتی تھی تو میں نے حضور ﷺ کی صاحبزادی کی وجہ سے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

14 - بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے

270 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین

-269 راجع الحدیث: 132، سنن نسائی: 152

-270 راجع الحدیث: 267

عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے۔'' بیان کر کے حکم پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

271 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ

آدم بن ابو ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں نبی کریم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔

15 - بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

بالوں میں خلال کرنا اور جلد گیلی ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا

272 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو فرماتے۔ پھر غسل فرماتے یعنی اپنے دستِ مبارک سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اُس پر تین مرتبہ پانی ڈالتے، پھر سارے جسم کو دھوتے۔

273 - وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا

وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں اس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

271- انظر الحدیث: 5923,5918,1538، صحیح مسلم: 2828، سنن نسائی: 2696

272- سنن نسائی: 418

273- راجع الحدیث: 250، سنن نسائی: 409,232

16 - بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الجَنَابَةِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الوُضُوءِ مَرَّةً أُخْرَى

274 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا لِجَنَابَةٍ، فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالأَرْضِ أَوِ الحَائِطِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ المَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا، فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

جو حالت جنابت میں وضو کرے، پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا گیا پس آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز اپنے مبارک چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

17 - بَابُ إِذَا ذَكَرَ فِي المَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ، يَخْرُجُ كَمَا هُوَ، وَلاَ يَتَيَمَّمُ

275 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ"

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آجائے تو اُسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کو جنبی ہونا یاد آیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سرِ مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس تکبیر کہی اور

-274 راجع الحدیث:249

-275 انظر الحدیث:640,639، صحیح مسلم:1366، سنن ابو داؤد:235

تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ معمر نے زہری سے اور مروی کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

18 - بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا

276 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ، فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر رگڑا پھر اُسے دھویا۔ چنانچہ کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور مبارک چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر دور ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

19 - بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

جو سر کے دائیں سے غسل شروع کرے

277 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ، أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ

صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر بہاتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کی دائیں جانب کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں جانب کو رگڑا جاتا۔

-276 راجع الحدیث:249

-277 سنن ابو داؤد:253

20-بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الخَلْوَةِ، وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ

جو تنہائی میں برہنہ نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے

وَقَالَ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

بہز، ان کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ مستحق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

278 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ، يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ، حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا " فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالحَجَرِ، سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبًا بِالحَجَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے جب کہ حضرت موسیٰ تنہا غسل کرتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اِسی لیے غسل نہیں کرتے کہ اُن کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ غسل کرنے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا پیچھا کیا اور کہتے: اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا: خدا کی قسم، موسیٰ کو کچھ نہیں۔ اُنہوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضرب لگائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں۔

279 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام اُنہیں اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنے لگے۔ اُن کے

278- اطراف الحدیث: 4799،3404 صحیح مسلم: 6098

279- اطراف الحدیث: 7493،3391

تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ " وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کی کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور مروی کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے۔

21 - بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

نہاتے وقت لوگوں کے سامنے پردہ کرنا

280 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ

ابومرہ مولیٰ اُمِّ ہانی بنت ابوطالب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اُمِّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ میں اُمِّ ہانی ہوں۔

281 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الجَنَابَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الحَائِطِ أَوِ الأَرْضِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ ﷺ غسلِ جنابت فرما رہے تھے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے مبارک جسم پر پانی ڈالا۔

-280 انظر الحدیث: 6158,3171,357 صحیح مسلم: 1666 سنن ترمذی: 2734,1579 سنن ابن ماجہ: 465

-281 راجع الحدیث: 349,239

الْمَاءَ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ

پھر اس جگہ سے ہٹ کر جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابوعوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

22- بَابُ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

جب عورت کو احتلام ہو جائے

282 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

زینب بنت ابوسلمہ نے اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوطلحہ کی بیوی حضرت اُمّ سُلیم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

23- بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ، وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

283 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انہیں مدینہ منورہ کی کسی راہ میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ ﷺ سے ایک جانب ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے عرض کی کہ میں جنبی تھا لہٰذا طہارت کے بغیر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

24- بَابٌ: الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

-282 راجع الحدیث:130

-283 صحیح مسلم:822، سنن ابو داؤد:231، سنن نسائی:269، سنن ابن ماجہ:534

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ، وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ

عطاء کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو نہ کیا ہو۔

284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرمالیا کرتے تھے اور اُن دنوں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

285 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أَبَا هِرٍّ إِنَّ المُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ

ابو رافع سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ تشریف فرما ہوئے تو میں ہٹ گیا اور مکان پر آ کر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کر دی۔ فرمایا: سبحان اللہ، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

25- بَابُ كَيْنُونَةِ الجُنُبِ فِي البَيْتِ، إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا

286 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ "أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ"

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو فرمایا کرتے تھے۔

26- بَابُ نَوْمِ الجُنُبِ

جنبی کا سو جانا

-284 انظر الحدیث: 268، سنن نسائی: 3198,148

-285 راجع الحدیث: 283

-286 انظر الحدیث: 288

287 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کر لے تو وہ حالتِ جنابت میں سو جائے۔

27- بَابُ الجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

جنبی وضو کر لے پھر سو جائے

288 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ، غَسَلَ فَرْجَهُ، وَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

289 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو جائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

290 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ اُنہیں رات کو جنابت ہو جاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جایا کرو۔

287- انظر الحدیث: 290,289

288- راجع الحدیث: 286

289- راجع الحدیث: 287

290- صحیح مسلم: 702، سنن ابو داؤد: 221، سنن نسائی: 260

28-بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

291 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الغَسْلُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مِثْلَهُ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَخْبَرَنَا الحَسَنُ مِثْلَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ۔

جب دونوں ختنے مِل جائیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ عملِ زوجیت کرے تو اُس پر غسل واجب ہو گیا۔ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور ٹھوس بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور زیادہ احتیاط غسل میں ہی ہے۔

29-بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

292 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، قَالَ: يَحْيَى، وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الجُهَنِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ: عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ العَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَأُبَيَّ بْنَ

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور اِنزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھولے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سُنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زُبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عُبید اللہ اور حضرت اُبّی بن کعب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی حکم

291- صحیح مسلم: 781، سنن نسائی: 191، سنن ابن ماجہ: 610

292- راجع الحدیث: 179

كَعْبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: يَحْيَى، وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابوسلمہ، عُروہ بن زبیر حضرت ابو ایوب نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

293 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْغَسْلُ أَحْوَطُ. وَذَاكَ الْآخِرُ، وَإِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اُبَی بن کعب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو؟ فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اُسے دھودے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ زیادہ احتیاط غُسل میں ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم نے اسے لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

6- كِتَابُ الحَيْضِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222)- إِلَى قَوْلِهِ - (وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ) (البقرة:222)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حیض کا بیان

اور ارشادِ خداوندی ہے: ''ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو(پارہ ۲، البقرۃ: ۲۲۲)''

1- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَكْثَرُ

294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لاَ نَرَى إِلَّا الحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قَالَ: مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟

حیض کی شروعات کیسے ہوئی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے

بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کے لیے نکلے۔ جب مقام سرف پر تھے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آ گیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے

294- انظر الحدیث: 2952, 2984, 4395, 4401, 4408, 5329, 5548, 5559, 6157, 7229, 1650, 1709, 1720, 1733, 1757, 1762, 771, 1772, 1783, 1786, 1787, 1788, 305, 316, 317, 319, 328, 1516, 1518, 1556, 1560, 1561, 1562, 1638، صحیح مسلم: 119، سنن نسائی: 289, 347, 2740، سنن ابن ماجہ: 2963

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

2- بَابُ غَسْلِ الحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا

295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سرِ اقدس میں کنگھا کر دیا کرتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

296 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي المَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذَلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ، تَعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي المَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالتِ جنابت میں میرے قریب آسکتی ہے؟ عُروہ نے فرمایا کہ میری بیوی تو ہر حالت میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی حرج نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے سرِ اقدس میں کنگھا کر دیتیں اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تو اپنا سرِ اقدس اُن کے قریب کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھا کر دیتیں جبکہ حائضہ ہوتیں۔

3- بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ: يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ، فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ، فَتُمْسِكُهُ بِعِلاَقَتِهِ

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالتِ حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

-295 انظر الحديث: 2046,2031,2029,2028,301,296' سنن نسائی: 387,276

-296 راجع الحديث: 295

297 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ القُرْآنَ

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوتِ قرآن فرماتے۔

فائدہ: غسل مسنون کے بعد فرض غسلوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ حیض اور حوض کے لغوی معنی بہنا ہیں۔ شریعت میں عورتوں کے ماہواری خون کو جو رحم سے آئے حیض کہا جاتا ہے۔ ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس کہلاتا ہے۔ بیماری کا خون استحاضہ۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن و رات۔ نفاس کی کم مدت ایک ساعت اور زیادہ چالیس دن ہے، استحاضہ کی کوئی مدت نہیں۔ حیض و نفاس کے احکام جنابت کی طرح ہیں کہ اس میں نماز و روزہ، قرآن شریف پڑھنا، چھونا، مسجد میں جانا سب حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۱۱)

4- بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا، وَالحَيْضَ نِفَاسًا

جو حیض کو نفاس کہے

298 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ، إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، قَالَ: أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الخَمِيلَةِ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا۔ عرض کی۔ ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

5- بَابُ مُبَاشَرَةِ الحَائِضِ

حائضہ سے مباشرت کرنا

299 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے۔

-297 انظر الحدیث: 7549، صحیح مسلم: 691، سنن نسائی: 379,273، سنن ابن ماجہ: 634

-298 انظر الحدیث: 1929,323,322، صحیح مسلم: 681، سنن نسائی: 369,282

-299 انظر الحدیث: 250، صحیح مسلم: 686، سنن ابو داؤد: 77، سنن نسائی: 411,235,234

300 - وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ

اور حکم فرمانے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے مباشرت فرماتے جبکہ حائضہ ہوتی۔

301 - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

اور حالتِ اعتکاف میں اپنا سر اقدس میری جانب نکال دیتے تو میں حائضہ ہوکر دھودیا کرتی۔

302 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا " أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ " تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبدالرحمن بن اسود کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض ہوتا اور رسول اللہ ﷺ اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالتِ حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت فرماتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم ﷺ کی طرح کون اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

303 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا، فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے مروی کیا ہے۔

6- بَابُ تَرْكِ الحَائِضِ الصَّوْمَ

حائضہ کا روزے چھوڑنا

304 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

-300 انظر الحدیث: 2030,302' صحیح مسلم: 132' سنن ابو داؤد: 268' سنن ترمذی: 132' سنن نسائی: 285' سنن ابن ماجہ: 636

-301 راجع الحدیث: 295' صحیح مسلم: 686' سنن نسائی: 385,274

-302 راجع الحدیث: 300' صحیح مسلم: 678' سنن ابو داؤد: 273' سنن ابن ماجہ: 435

-303 صحیح مسلم: 679' سنن ابو داؤد: 2167

-304 انظر الحدیث: 2658,1951,1462' صحیح مسلم: 2050,239' سنن ابو داؤد: 1288' سنن نسائی: 1578,1575

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا

ہے کہ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی جانب تشریف لے گئے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرنے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے سبب۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی حلبہ پالیتی ہو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا: کیا تمہاری گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اُس کے دین کی کمی ہے۔

7- بَابٌ: تَقْضِي الحَائِضُ المَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

حائضہ طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الآيَةَ، وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ" وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ {يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ} (آل عمران: 64) " الآيَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنْ جَابِرٍ، حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ المَنَاسِكَ غَيْرَ

ابراہیم نے کہا کہ اُس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قرأت میں کوئی حرج نہ جانتے سمجھتے تھے اور نبی کریم ﷺ ہر حالت میں ذکرِ الٰہی کرلیا کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عید گاہ کی جانب لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک منگا کر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب

الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي وَقَالَ الحَكَمُ: " إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ» وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں...... مُسلمون تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے طوافِ بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسکِ حج ادا کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں جنابت کی حالت میں جانور ذبح کر لیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اُسے مت کھاؤ جس پر (بوقتِ ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

305 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الحَجَّ، فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: لَوَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ العَامَ، قَالَ: لَعَلَّكِ نُفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حج کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ عرض کی کہ خدا کی قسم میں اس سال حج نہ کرتی۔ فرمایا کہ شاید تمہیں حیض آ گیا ہے؟ عرض کی ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ امر تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا حتیٰ کہ پاک ہو جاؤ۔

8- بَابُ الِاسْتِحَاضَةِ

استحاضہ

306 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالحَيْضَةِ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں فاطمہ بنت ابو حُبیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک خونِ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو

305- صحیح مسلم: 2911

306- راجع الحدیث: 228، سنن ابو داؤد: 283، سنن نسائی: 348,218

فَإِذَا أَقْبَلَتِ الحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

9- بَابُ غَسْلِ دَمِ المَحِيضِ

حیض کے خون کو دھونا

307 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

308 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ، ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا، فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

10- بَابُ اعْتِكَافِ المُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

309 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور

-307 راجع الحدیث:227

-308 سنن ابن ماجہ:630

-309 انظر الحدیث:2037,311,310، سنن ابو داؤد:2476، سنن ابن ماجہ:1780

نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ، فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ، وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ، فَقَالَتْ: كَأَنَّ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ

خون کی تری دیکھتی تھیں۔ بعض وقت خون کے سبب وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اُسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُمّ المومنین) کا دیکھا تھا۔

310 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے طشت تھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

311 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ اُمّہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

11 - بَابٌ: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟

312 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا، فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کر کے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

12 - بَابٌ: الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا

313 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

310- راجع الحدیث:309

311- راجع الحدیث:309

312- سنن ابوداؤد:358

313- انظر الحدیث:5343,5342,5341,5340,1279,1278' صحیح مسلم:3722,3721,3720'

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَوْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کردی گئی تھی مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سُرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسطِ اظفار استعمال کرسکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے ممانعت کردی گئی تھی۔ اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُمِّ عطیہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

13-بَابُ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ، وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَتَّبِعُ أَثَرَ الدَّمِ

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک لگا پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا

314- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مَسْكٍ، فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ؟، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَطَهَّرِي فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے غسلِ حیض کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اُسے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اُس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض کی۔ اُس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اُس سے پاک کرو۔ عرض کی: کس طرح؟ فرمایا سُبحانَ اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

سنن ابو داؤد: 2303,2302 سنن نسائی: 3536 سنن ابن ماجہ: 2087,1577

-314 انظر الحدیث: 7357,315 صحیح مسلم: 746 سنن نسائی: 425,251

14- بَابُ غَسْلِ الْمَحِيضِ

315 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ المَحِيضِ؟ قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَوَضَّئِي ثَلاَثًا، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا، فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ، أَوْ قَالَ: تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

15- بَابُ امْتِشَاطِ المَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ المَحِيضِ

316 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الهَدْيَ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الحَصْبَةِ، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ

16- بَابُ نَقْضِ المَرْأَةِ شَعَرَهَا

غسل حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین مرتبہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حیا فرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ دوسری طرف کرلیا فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم ﷺ بتانا چاہتے تھے۔

غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھا کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ احرام باندھا۔ میں اُن میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آ گیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آ گئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ نوی ذوالحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اپنا سر کھول دو، اس میں کنگھا کرو اور اپنے عمرہ سے رُکی رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کرلیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حصبہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

غسل حیض کے وقت عورت کا

315- راجع الحدیث:314

316- راجع الحدیث:294

عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

317 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ ، فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ، وَلاَ صَوْمٌ وَلاَ صَدَقَةٌ

اپنے سر کے بال کھولنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں اُن میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آ گیا اور میں حائضہ تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر دھو ڈالو۔ اُس میں کنگھا کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ حتیٰ کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعیم کی طرف گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا، اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

17 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ) (الحج:5)

ارشادِ ربانی: مخلّقہ اور غیر مخلّقہ کا مطلب؟

318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ وَالأَجَلُ، فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے: اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ بد بخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے۔ پس وہ اُس کی ماں کے پیٹ

317- راجع الحديث:294

318- انظر الحديث:6595,3333، صحيح مسلم:6672

18 - بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الحَائِضُ بِالحَجِّ وَالعُمْرَةِ

319 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى، فَلاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ» قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ، وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ العُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ

19 - بَابُ إِقْبَالِ المَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ، فَتَقُولُ: لاَ تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ القَصَّةَ البَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ، فَقَالَتْ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا وَعَابَتْ

میں لکھ دیتا ہے۔

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکّہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کر لے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دُوں، کنگھا کروں اور حج کا احرام باندھ لُوں اور عمرہ چھوڑ دُوں۔ میں نے یہی کیا، حتیٰ کہ حج پورا کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کر لوں۔

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں زرد رنگ ہوتا۔ یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، حتیٰ کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ

319- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2903

عَلَيْهِنَّ

کریں اور انہیں ملامت کی۔

320 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابو حُبیش مستحاضہ تھیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض فرمایا: یہ خون رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: مستحاضہ وہ عورت ہے جسے استحاضہ کا خون آتا ہو۔ استحاضہ بیماری ہے جس میں عورت کی رگ کھل کر خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا، اس کی کوئی مدت نہیں اور اس میں نماز، روزہ، صحبت، مسجد میں داخلہ کچھ بھی منع نہیں، بلکہ اس کا حکم معذور کا سا ہے کہ ایک وقت وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اگر چہ خون آتا رہے وقت نکل جانے پر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۲۳)

20 - بَابٌ: لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدَعُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ

مُعاذہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی: کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ﷺ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

21 - بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو

322 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

320- انظر الحدیث: 228

321- صحیح مسلم: 761,760,759، سنن ابو داؤد: 263,262، سنن ترمذی: 130، سنن نسائی: 317,380، سنن ابن ماجہ: 631

322- انظر الحدیث: 298

شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَمِيلَةِ، فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الخَمِيلَةِ

کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں تھی۔ میں کھسک کر اس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپ ﷺ نے چادر میں مجھے اپنا پاس بُلا لیا۔

قَالَتْ: وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

راویہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیتے۔

وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الجَنَابَةِ

اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔

22- بَابُ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے

323 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ: أَنُفِسْتِ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الخَمِيلَةِ"

زینب بنت ابو سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپؐ نے مجھے بُلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

23- بَابُ شُهُودِ الحَائِضِ العِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ المُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ المُصَلَّى

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا

324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ،

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک

323- راجع الحدیث:298

324- انظر الحدیث:1652,981,980,974,971,351

قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ، فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا، وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ. فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ، سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بِأَبِي، نَعَمْ، وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى. قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ الْحُيَّضُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا

عورت نے ہمارے پاس آ کر قصرِ بنی خلف میں قیام کیا۔ اُس نے اپنی بہن کی نسبت سے بتایا کہ اُس کے شوہر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن اُن کے ساتھ تھی۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصہ اپنے اُوپر ڈال لے، بھلائی اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہو جائے۔ جب اُمّ عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سُنی ہے؟ کہا: ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم اُن کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان، پردہ دار اور حائضہ بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ حائضہ عیدگاہ سے دُور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا: کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

24- بَابُ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ، فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ

اور حیض اور حمل کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228) وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ، وَشُرَيْحٍ: إِنِ امْرَأَةٌ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ، أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَقَالَ عَطَاءٌ: الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا (پارہ ۲، البقرۃ: ۲۲۸)“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر اُس کے رشتہ داروں میں سے ایک اعزاء شخص گواہی دے کہ اُسے ایک مہینے میں تین مرتبہ حیض آیا تو اُس کی تصدیق کی

عَمْرَةَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: عَنْ أَبِيهِ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ؟ قَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معمر، اُن کے والدِ ماجد نے ابنِ سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایامِ حیض کے پانچ دن بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ زیادہ جانتی ہیں۔

325 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ، فَقَالَ: لاَ إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَكِنْ دَعِي الصَّلاَةَ قَدْرَ الأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ بنت ابو حُبیش نے عرض کی کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہٰذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دُوں؟ فرمایا: نہیں یہ تو خونِ رگ ہے، ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

25- بَابُ الصُّفْرَةِ وَالكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الحَيْضِ

ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور مٹیالے رنگ دیکھنا

326 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا لاَ نَعُدُّ الكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

محمد سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے خون کو اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

26- بَابُ عِرْقِ الاِسْتِحَاضَةِ

استحاضہ کی رگ

327 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات سال مستحاضہ رہیں۔ انہوں

-325 راجع الحدیث:228

-326 سنن ابو داؤد:308، سنن نسائی:366، سنن ابن ماجہ:647

-327 صحیح مسلم:754، سنن ابو داؤد:288، سنن نسائی:355,210,205,204,203، سنن ابن ماجہ:626

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: هَذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اُنہیں غسل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ خونِ رگ ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

27- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہوجائے

328 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ. فَقَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاخْرُجِي

عمرۃ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حضرت صفیہ بنت حُیَی کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

329 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس جانے کی اجازت عطا فرمادی ہے جبکہ اُسے حیض آجائے۔

330 - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: "فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ واپس نہ ہو لیکن پھر میں (طاؤس) نے انہیں فرماتے ہوئے سُنا کہ واپس لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمادی ہے۔

328- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 3213، سنن نسائی: 389

329- انظر الحدیث: 1760,1755، صحیح مسلم: 3207

330- انظر الحدیث: 1761

28- بَابُ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ

331 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

جب مستحاضہ پاکی دیکھے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ وہ دن کی ایک گھڑی ہو اور شوہر اُس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے بدن سے خون دھوڈالو اور نماز پڑھو۔

29- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

332 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُسَيْنٍ المُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَسَطَهَا

حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ

عبداللہ ابنِ بُریدہ نے حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک عورت حالت زچگی میں وفات پا گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

30- بَابٌ

333 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ اسْمُهُ

حائضہ کے بارے میں احکام

عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ

331- انظر الحديث: 228، سنن ابو داؤد: 331

332- انظر الحديث: 1332,1331، صحیح مسلم: 2234,2232، سنن ابو داؤد: 3195، سنن ترمذی: 1035، سنن نسائی: 1978, 1975، سنن ابن ماجہ: 1493

333- انظر الحديث: 518,517,381,379، صحیح مسلم: 1146، سنن ابو داؤد: 656، سنن ابن ماجہ: 1028

الوَضَّاحُ، مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا، لاَ تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جانماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

7- كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

1 - بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا، فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ) (المائدة:6)

ارشادِ ربانی ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (پارہ ۲، البقرۃ:۲۲۸)''

334 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ ﷺ رک گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی رک گئے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا: دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو رکوا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ میں حرکت کرنے سے رُکی رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول

334- انظر الحدیث: 3672، 3773، 4583، 4607، 4608، 5164، 5250، 5882، 6844، 6845

336 صحیح مسلم: 814 سنن نسائی: 309

فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا . فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا العِقْدَ تَحْتَهُ

اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا: یہ تمہاری پہلی بار حرکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے موجود پایا۔

فائدہ: تیمم لغت میں قصد اور ارادے کو کہتے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ** ۔شریعت میں پاکی کی نیت سے زمین پر دوبار ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر پھیرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ تیمم جنابت سے بھی ہوتا ہے اور بے وضو سے بھی، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے، تیمم صرف جنس زمین سے ہوسکتا ہے۔ جنس زمین وہ ہے جو زمین سے پیدا ہو اور آگ میں نہ گلے، نہ راکھ بنے، اس کے مسائل فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۲۹۴)

335 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ العَوَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ الفَقِيرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِي المَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً "

محمد بن سنان عوقی ہُشیم، سعید بن النضر، ہشیم، سیار، یزید الفقیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

2- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلاَ تُرَابًا

جب پانی اور مٹی نہ پائے

336 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار عاریتاً لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا تو وہ مل گیا۔

335- انظر الحدیث: 3122,438 صحیح مسلم: 1163 سنن نسائی: 735,430

336- راجع الحدیث: 334

قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلَّوْا، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

نماز کا وقت ہوگیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے حضرت عائشہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے خدا کی قسم، آپ پر کوئی بات نہیں اُتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بھلائی بنا دیا۔

3- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الحَضَرِ، إِذَا لَمْ يَجِدِ المَاءَ، وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ الحَسَنُ: فِي المَرِيضِ عِنْدَهُ المَاءُ، وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ: مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ العَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ المَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

عطاء اور حسن کا اُس بیمار کے بارے میں کہنا ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرلے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جرف کی زمین سے واپس لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہوگیا، لہٰذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

337 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ، مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الجُهَيْمِ الأَنْصَارِيُّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى

عُمیر مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ عبداللہ بن یسار دونوں حضرت ابوجہم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوجہم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے مبارک اور ہاتھوں پر مسح فرمایا، پھر اُسے سلام کا جواب

337- صحیح مسلم:820' سنن ابوداؤد:329' سنن نسائی:310

الجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

دیا۔

4- بَابٌ: الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا؟

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے؟

338 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ المَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

عبدالرحمن بن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا؟ حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت ہوگئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہوکر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اِس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنا کافی ہوتا پس نبی کریم ﷺ نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمالیا۔

5- بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالكَفَّيْنِ

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

339 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي الحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَمَّارٌ: بِهَذَا وَضَرَبَ - شُعْبَةُ - بِيَدَيْهِ الأَرْضَ، ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا

حجاج، شعبہ، حکم، ذرّ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی طرح فرمایا۔ شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر اُنہیں منہ کے قریب کیا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ نضر، شعبہ، حکم،

338- انظر الحدیث: 347,346,345,343,342,341,340,339، صحیح مسلم: 819,818، سنن ابو داؤد: 328,324,323، سنن ترمذی: 144، سنن نسائی: 318,317,316,315,311، سنن ابن ماجہ: 569

339- راجع الحدیث: 338

شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا، يَقُولُ: عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ الحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ

فدر، ابنِ عبدالرحمن بن ابزی ※※ حکم، ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ، اِن کے والد ماجد نے حضرت عمار سے مروی کی۔

340 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، وَقَالَ: تَفَلَ فِيهِمَا

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، اِن کے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے اُن سے کہا۔ ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت ہوگئی اور تفل فیهما کہا۔

341 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: تَمَعَّكْتُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَكْفِيكَ الوَجْهَ وَالكَفَّيْنِ

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، ان کے والد عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں مٹی میں لیٹا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کردیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کفایت کرجاتیں۔

342 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ، وَسَاقَ الحَدِيثَ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، عبدالرحمن سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

343 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الأَرْضَ،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں

340- راجع الحدیث:338

341- راجع الحدیث:338

342- راجع الحدیث:338

343- راجع الحدیث:338

فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

پر مسح فرمایا۔

6- بَابٌ: الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے

وَقَالَ الحَسَنُ: يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ " وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا

حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک حدث نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

344 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ المُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلاَنٌ، ثُمَّ فُلاَنٌ، ثُمَّ فُلاَنٌ - يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ الرَّابِعُ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لاَ نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: لاَ ضَيْرَ - أَوْ لاَ يَضِيرُ - ارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلَ، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالوَضُوءِ، فَتَوَضَّأَ، وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ القَوْمِ، قَالَ: مَا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ رات کا آخری پہر آ گیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اُس وقت نیند سب سے محبوب ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے پہلے فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف کو یاد نہ رہا۔ چوتھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ جب سو جاتے تو ہم آپ ﷺ کو جگاتے نہیں تھے حتیٰ کہ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہٰذا انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے حتیٰ اُن کی آواز سے نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں کی پریشانی عرض کی گئی۔ فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہوا مگر کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دُور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگایا اور وضو فرمایا۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص

مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا، فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ، قَالَا لَهَا: انْطَلِقِي، إِذًا قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ، قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ لَهَا: تَعْلَمِينَ، مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ

کو علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز نے مانع ہوئی؟ عرض کی کہ مجھے جنابت ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی عرض کی۔ آپ ﷺ اُترے اور فلاں شخص کو بُلایا۔ ابورجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف کو یاد نہ رہا۔ اور حضرت علی کو بُلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے تو انہیں ایک عورت ملی جس کے اپنے اونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے لٹکے ہوئے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ کل اِسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا: کدھر دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہا اُس کے پاس جو نئے دین والا پہچانا جاتا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اِسے اونٹ سے اُتار لو اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگا کر اُس میں دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پانی نکالا اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور پلاؤ۔ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اِس کے آخر میں اُس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی۔ فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اُوپر ڈالو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

الَّذِي أَسْقَانَا. فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ، قَالَتْ: العَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ، فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ، وَقَالَتْ: بِإِصْبَعَيْهَا الوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ، فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ - تَعْنِي السَّمَاءَ وَالأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَكَانَ المُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ المُشْرِكِينَ، وَلاَ يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلاَءِ القَوْمَ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَأَطَاعُوهَا، فَدَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ.

اس کے لیے کچھ اکھٹا کردو۔ لوگوں نے اُس کے لیے عجوہ کھجوریں، آٹا اور ستّو اکھٹے کیئے جو وافر مقدار میں تھے۔ اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اُس کے اُونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اُس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی کم نہ کیا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جن سے اُسے روک لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا: اے عورت! تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ عجیب بات ہے کہ مجھے دو شخص ملے جو مجھے اُس شخص کے پاس لے گئے جس کو نئے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اُس نے ایسا اور ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ اِس کے اور اُس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اُس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی اُنگلی آسمان اور زمین کی طرف اُٹھائی اور یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اُس کے اطراف مشرکوں پر حملے کرتے لیکن جس قبیلے میں وہ تھی اُسے چھوڑ دیتے۔ ایک دن اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں دانستہ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام قبول کر لیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "صَبَأَ: خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ" وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ: الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ صَبَا ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کو کہتے ہیں اور ابو العالیٰ نے کہا کہ صائبین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں اصبُ کا مطلب ہے کہ میں مائل ہوا۔

7- بَابٌ: إِذَا خَافَ الجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ المَرَضَ أَوِ المَوْتَ، أَوْ خَافَ العَطَشَ،

جب جنبی بیماری یا موت یا پیاس کے خوف سے

تَيَمَّمَ

تیمم کرے

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ العَاصِ: " أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَتَيَمَّمَ وَتَلاَ: (وَلاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) (النساء:29) فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ"

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردیوں کی ایک رات جنبی ہو گئے تو انہوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی: ''ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (پارہ ۵، النسآء: ۲۹)'' اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کہا۔

345 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا لَمْ يَجِدِ المَاءَ لاَ يُصَلِّي؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ البَرْدَ قَالَ: هَكَذَا - يَعْنِي تَيَمَّمَ - وَصَلَّى، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دُوں تو جب اُن میں سے کسی کو سردی کا خوف ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کیا سمجھا جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمار کے قول پر اکتفا کیا ہو۔

346 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ المَاءَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ

شقیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کی دائے میں جب کوئی جنبی ہو جائے اور پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اُس معاملے کو کیا کہیں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ

345- راجع الحدیث: 338، صحیح مسلم: 817،816، سنن ابو داؤد: 321، سنن نسائی: 319

346- راجع الحدیث: 345،338

عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الآيَةِ؟ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ: إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ المَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ لِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ

تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے اُن کی اِس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم قولِ عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بنا جو دیتے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اِس کی اجازت دے دیں تو خدشہ ہے کہ جب اُن میں سے کسی کو پانی سرد محسوس ہوگا تو وہ اُسے چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے مکروہ جانا؟ فرمایا: ہاں۔

8- بَابٌ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

تیمم کی ایک ضرب سے

347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ المَاءَ شَهْرًا، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي، فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ المَائِدَةِ: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ المَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ. قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ المَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے اُن سے کہا: اگر ایک شخص جنبی ہوجائے اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے، حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ پائے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ آپ سورۃ المائدہ کی اِس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کرلو (۴:۴۳)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں اُنہیں رعایت دی گئی تو خدشہ ہے کہ اُنہیں پانی سرد لگا تو پاک مٹی سے تیمم کرلیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا، ہاں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات نہیں سُنی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ پایا پس میں پاک مٹی میں

347- راجع الحدیث: 345,338

ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ وَزَادَ يَعْلَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ، فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا. وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً

مویشیوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی مبارک ہتھیلی ماری، پھر اُسے جھاڑا، پھر اُس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح فرمایا یا بائیں میں ہاتھ کی پشت سے ہتھیلی پر، پھر دونوں سے اپنے مبارک چہرے کا مسح فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار کے قول پر اکتفا نہیں کی۔ یعلیٰ، اعمش، شقیق نے یہ بھی کہا: میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ ﷺ نے اپنے مبارک چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

9- بَابٌ

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

348 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ

حضرت عمران ابن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ علیحدہ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز نے رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

348- سنن نسائی: 322

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

8- كِتَابُ الصَّلَاةِ

1- بَابٌ: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِسْرَاءِ؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالعَفَافِ

349 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ: لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز کا بیان

معراج میں نماز کیسے فرض کی گئی؟

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آبِ زم زم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی جانب لے کر چڑھے۔ جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا۔ اُس نے کہا: کون ہو؟ کہا: میں جبرئیل ہوں۔ اُس نے کہا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا، ہاں جب کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اُوپر گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سارے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبہ خوش آمدید میں نے جبرئیل

349- انظر الحدیث: 3342,1636، صحیح مسلم: 414,413، سنن نسائی: 1399,448

الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ: فَفَتَحَ -قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ أَنَسٌ -فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى،

سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ اِن کی اولاد ہے۔ داہنی طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں۔ جب یہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ حتیٰ کہ کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اُس کی خازن سے وہی بات ہوئی جو پہلے ہوئی تھی۔ اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید مرحبا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے

فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ المُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا المِسْكُ"

کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے لے کر چڑھے حتیٰ کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں قلموں سے چلنے کی آواز سُنتا تھا۔ ابنِ حزم اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس کے ساتھ واپس ہوا لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی اُمت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس لوٹ جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کا ایک حصّہ کم کر دیا گیا میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس لوٹا اور کہا کہ ایک حصّہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں اِن کی طاقت نہیں ہے پس میں واپس لوٹ گیا تو ایک حصّہ مزید کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف واپس جایئے۔ میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے، نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا

جس میں موتیوں کے ہار میں اور اُس کی مٹی مشک ہے۔

فائدہ: صَلٰوۃ صَلیٌ سے بنا بمعنی گوشت بھوننا، آگ پر پکانا، رب فرماتا ہے: "سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ"۔ نیز آگ سے لکڑی سیدھی کرنے کو تصلیہ کہا جاتا ہے، چونکہ نماز اپنے نمازی کے نفس کو مجاہدہ ومشقت کی آگ پر جلاتی ہے، نیز اسے سیدھا کرتی ہے اس لئے اسے صلٰوۃ کہتے ہیں۔ اب صلٰوۃ کے معنی دعا، رحمت، انزال، رحمت، استغفار، سرین ہلانا ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو صلٰوۃ کہتے ہیں۔ اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی، یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے، نیز ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ نے فرش پر بھیجیں مگر نماز اپنے محبوب کو عرش پر بلا کر دی اس لئے کلمہ شہادت کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ جو نماز سیدھی کرکے پڑھے تو نماز اسے بھی سیدھا کر دیتی ہے۔ نماز کے اسرار اور نکات ہماری کتاب "اسرار الاحکام" اور "تفسیر نعیمی" پارہ اول میں دیکھو۔ نمازیں چار قسم کی ہیں: فرض، واجب، سنت مؤکدہ، نفل۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۲۹)

350 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو یونہی رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

2- بَابُ وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ " وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ (پارہ ۸، الاعراف: ۳۱)" جو ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے سی لو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

351 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ،

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ

350- انظر الحدیث: 3935,1090 صحیح مسلم: 1568 سنن ابو داؤد: 1198 سنن نسائی: 454

351- راجع الحدیث: 324

قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

عیدین کے روز حیض والی اور پردہ نشین خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور اُن کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصّہ اُس پر ڈالے رکھے۔ عبداللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت اُمّ عطیّہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سُنا ہے۔

3- بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ازار کو گُدّی سے باندھ لینا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اپنی اِزاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

352 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ دوسرا کپڑا کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک اِزار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی احمق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کون سا تھا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں دو کپڑے تھے۔

353 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

352- انظر الحديث: 370,361,353

353- راجع الحديث: 352

4- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي حَدِيثِهِ المُلْتَحِفُ المُتَوَشِّحُ: وَهُوَ المُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ " قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: التَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

354 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

355 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

356 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي

ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں پر لٹکانا ہے اور حضرت اُمِ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اُس کے دونوں کنارے مخالف شانوں پر ڈال لیے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور اُس کے دونوں کنارے اُلٹ لیے تھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم کو حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں کنارے اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں کنارے

354- انظر الحدیث: 356,355، صحیح مسلم: 1154,1153,1152، سنن ترمذی: 339، سنن نسائی: 763، سنن ابن ماجہ: 1049

355- راجع الحدیث: 354

356- راجع الحدیث: 354

357- انظر الحدیث: 280

بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

357 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ، فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى

358 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

مُرّہ مولی اُمِ ہانی نے حضرت اُمِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکّہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی الہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ اُمِ ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمِ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُمِ ہانی! جس کو تم نے امان دی اُس کو ہم نے امان دی۔ حضرت اُمِ ہانی نے فرمایا کہ وہ نمازِ چاشت تھی۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

5- بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے شانوں پر ڈال لے

359 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

358- انظر الحدیث: 365، صحیح مسلم: 1148، سنن ابوداؤد: 625، سنن نسائی: 762

359- انظر الحدیث: 360

الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے شانوں پر نہ ہو۔

360 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ - أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈال لے۔

6 - بَابٌ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

جب کپڑا تنگ ہو

361 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ، فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: مَا هَذَا الِاشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ، قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ - يَعْنِي ضَاقَ - قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں کسی سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اُوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا: اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا۔ عرض کی کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنالو۔

362 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی

-360 راجع الحدیث: 359 سنن ابو داؤد: 627

-361 انظر الحدیث: 352

-362 انظر الحدیث: 1215,814 صحیح مسلم: 986 سنن ابو داؤد: 631 سنن نسائی: 765

سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اُٹھائیں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

7- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

شامی جُبّے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الحَسَنُ: فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا المَجُوسِيُّ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ اليَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ "

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوس کے بُنے ہوئے کپڑے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

363- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الإِدَاوَةَ ، فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت رفع کی اور آپ کے اُوپر شامی جُبّہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا، پھر نماز پڑھی۔

8- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت

364- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا

-363 راجع الحدیث: 182' صحیح مسلم: 629,628' سنن نسائی: 123' سنن ابن ماجہ: 389

-364 صحیح مسلم: 770

بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ العَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي، لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الحِجَارَةِ قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے لیے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لا رہے تھے اور آپ ﷺ کے اُوپر اِزار تھی۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کاش! تم اپنی اِزار کو پتھر کے نیچے اپنے شانوں پر رکھ لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے کھول کر آپ کے شانوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

9- بَابُ الصَّلَاةِ فِي القَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالقَبَاءِ

قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا

365- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ، فَقَالَ: أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ، فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: جب اللہ کشادگی دے تو تم بھی کشادگی سے کام لو۔ آدمی اپنے اُوپر کپڑے رکھے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیض میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیص میں یا شلوار اور قباء میں یا پاجامہ اور قباء میں یا پاجامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

366- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیض شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگایا گیا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ

-365 راجع الحدیث: 358

-366 راجع الحدیث: 134

الْقَمِيصَ وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ الْبُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ وَرْسٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ. وَعَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذکر کردہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

10- بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ العَوْرَةِ

سترِ عورت سے کیا چھپائے

367- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشتمالِ صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور آدمی اُسے اس طرح لپیٹے کہ اُس کا کچھ حصہ اسکی شرمگاہ پر ہو۔

368- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت کی ممانعت فرمائی ہے اور اشتمالِ صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

369- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اُس حج میں حضرت ابوبکر نے اعلان کرنے والوں کی طرف

367- انظر الحدیث: 6284,5822,5820,2147,2144,1991' سنن نسائی: 5355

368- انظر الحدیث: 5821,5819,2146,2145,1992,588,584' صحیح مسلم: 3781' سنن ترمذی: 1310

369- انظر الحدیث: 4657,4656,4655,4363,3177,1622' صحیح مسلم: 3275' سنن نسائی: 2957

عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ، نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ " قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لاَ يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حُمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو اپنے پیچھے سوار کرلیا اور انہیں برأت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

11 - بَابُ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

370 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي المَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ، قَالَ: نَعَمْ، أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَكَذَا

محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور اُن کی چادر رکھی ہوئی تھی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے عرض۔ اے ابوعبداللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا: ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے لاعلموں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

12 - بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الفَخِذِ

ران کے متعلق روایات

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَرْهَدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ، وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ران ظاہر فرمائی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ

370- راجع الحدیث: 353,352

حَتَّى يُخْرَجَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى: غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي

حدیثِ انس کی سند زیادہ مضبوط ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، یوں ہم اُن کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے حاضر خدمت ہونے پر نبی کریم ﷺ نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی فرمائی تو آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے کا خدشہ لاحق ہوا۔

371 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: " اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) " قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ - يَعْنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی۔ ہم نے صبح کی نماز اُس کے قریب اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم ﷺ سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ خیبر کی گلیوں میں تشریف لے جا رہے تھے اور میرا گھٹنا۔ آپ کی ران سے مس ہو جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ران سے اِزار ہٹا دی اور میں نبی کریم ﷺ کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب بستی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اُترتے ہیں تو ڈرائے گئے ہوؤں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکلے تو کہا: ''محمد'' پہنچ گئے عبدالعزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے

-371 انظر الحدیث: 7333,6369,6363,6185,5968,5528,5425,5387,5169,5159, 5085,4213,4212,4211,4201,4200,4199,4198,4197,4084,4083,3647, 3367,3086,3085,2991,2945,2944,2943,2893,2889,2235,2228,

947,619' صحیح مسلم: 4641,3482' سنن ابو داؤد: 3009,2998' سنن نسائی: 3380

الْخَمِيْسُ - قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا ، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ، جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا: اور فوج آ گئی۔ پس ہم نے خیبر حاصل کر لیا اور قیدی اکٹھے کیے گئے۔ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ ﷺ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا فرما دی جو قریظہ اور نظیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ لے کر آئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھا تو فرمایا: قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اُن سے نکاح فرمالیا۔ ثابت نے اُن سے پوچھا: اے ابوحمزہ! اُن کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ ان کی آزادی اور اُن سے نکاح کر لیا۔ حتیٰ کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت اُمِ سلیم نے آپ کے لیے انہیں آراستہ کیا اور رات آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے شبِ عروسی کے ساتھ صبح فرمائی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دستر خوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لایا۔ راوی (ثابت) کا بیان ہے کہ شائد انہوں نے ستو کا ذکر بھی کیا۔ اُن کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت ولیمہ تھی۔

13- بَابٌ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الثِّيَابِ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو

لَأَجْزَتْهُ

372 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ المُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ

چھپالے تو جائز ہے۔

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادریں لپیٹ کر حاضر ہوتیں۔ پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ پاتا۔

14 - بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلاَمٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

جب کشیدہ کاری والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے

373 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا، وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بیل بوٹے والی چادر میں نماز پڑھی اور اُس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔ ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز میں اِس کے نقوش دیکھے تو آزمائش کا اندیشہ ہوا۔

15 - بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ، هَلْ تَفْسُدُ صَلاَتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ؟

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت

374 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو،

عبدالعزیز صہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس

372- انظر الحدیث: 872,867,578

373- انظر الحدیث: 5817,752، سنن ابوداؤد: 373

374- انظر الحدیث: 5959

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لاَ تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلاَتِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اس پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

16 - بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے

375 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ، فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ

ابوالخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جُبّہ تحفۃً پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فراغت کے بعد اسے زور سے کھینچ کر اتار پھینکا گویا ناپسند ہوا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

17 - بَابُ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الأَحْمَرِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ عَنَزَةً، فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى العَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ

عون بن ابو جُحیفہ سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ ﷺ کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی طرف جھپٹتے دیکھا۔ جس کو مل گیا اُس نے اپنے اُو پر مل لیا اور جس کو اُس میں سے کچھ بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا تو نبی کریم ﷺ سُرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے

375- صحیح مسلم: 5395,5394' سنن نسائی: 769

376- راجع الحدیث: 187' صحیح مسلم: 1120

النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

کی جانب رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے کے دوسری طرف لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

18- بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجُمْدِ وَالْقَنَاطِرِ، وَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ: عَلَى سَقْفِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ: عَلَى الثَّلْجِ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پلوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔ خواہ اُس کے نیچے یا اُوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جب کہ دونوں کے درمیان کوئی آڑ ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔

377 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ، فَهَذَا شَأْنُهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: "سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَى

ابوحازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی موجود نہیں۔ وہ غابہ کے جھاڑ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں مولیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رُخ ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأت کی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو کچھ ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا امام ابوعبداللہ بخاری سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: میرا مقصد یہ ہے

377- اطراف الحدیث: 2569,2094,917,448، صحیح مسلم: 1217، سنن ترمذی: 1416

مِنَ النَّاسِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ: لاَ"

کہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے بلند جگہ پر تھے لہٰذا اس حدیث کی رُو سے امام اگر لوگوں سے بلند جگہ پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ امام سفیان بن عُیَینہ سے اس بارے میں بارہا پوچھا گیا تو آپ نے اُن سے نہیں سنا؟ فرمایا: نہیں۔

378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ - أَوْ كَتِفُهُ - وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھالی۔ آپ ﷺ اپنی اوپری منزل میں تشریف فرما رہے جس کا زینہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ اُنہیں بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور وہ کھڑے رہتے۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہوکر پڑھائے تو کھڑے ہوکر پڑھو اور آپ ﷺ اُنتیس دِن کے بعد نیچے تشریف لے آئے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ اُنتیس دنوں کا ہے۔

19 - بَابُ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ

جب سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی عورت سے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

379 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ

378- اطراف الحدیث: 6684,5289,5201,2469,1911,1114,805,733,732,689

379- راجع الحدیث: 333

سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ"

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو میں آپ کے سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے۔

20- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبُو سَعِيدٍ: فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الحَسَنُ: قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا

اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تمہارے ساتھیوں کو دشوار نہ ہو اور اُس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

380 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْتُ وَاليَتِيمَ وَرَاءَهُ، وَالعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُن کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت پر بلایا آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے سبب سیاہ پڑ گئی۔ میں نے اُس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بڑی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

21- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

381 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی

-380 انظر الحدیث: 1164,874,871,860,727، صحیح مسلم: 1497، سنن ترمذی: 234، سنن نسائی: 800

-381 راجع الحدیث: 333، سنن نسائی: 737، سنن ابن ماجہ: 1028

اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

22- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ

فراش پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى أَنَسٌ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى ثَوْبِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

382 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب قیام فرماتے تو واپس پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے ہوتے تھے۔

383 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان زمین پر جنازے کی مانند لیٹی رہتی تھیں۔

384 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ

عراک نے عروہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ

382- انظر الحدیث: 6276,1209,997,519,515,514,513,512,511,508,384,383

383- راجع الحدیث: 382

384- انظر الحدیث: 382

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور قبلے کے درمیان اُس فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر آپ دونوں سویا کرتے تھے۔

23- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی کی حدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور اُن کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

385 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی حدت کے سبب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

24- بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

386 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

سعید بن یزید ازدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

25- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

387 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے وضو اور موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر

385- انظر الحدیث: 1208,542' صحیح مسلم: 1406' سنن ابوداؤد: 660' سنن ترمذی: 584' سنن نسائی: 1115' سنن ابن ماجہ: 1033

386- انظر الحدیث: 5850' صحیح مسلم: 1237,1236' سنن ترمذی: 400' سنن نسائی: 774

387- صحیح مسلم: 622,621' سنن ترمذی: 93' سنن نسائی: 773,118' سنن ابن ماجہ: 543

بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ

کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اِسے پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

388 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى

مسروق سے مروی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

26 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

389 - أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَأَى رَجُلًا لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع سجدے پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابووائل کے خیال میں یہ بھی فرمایا: اگر تم مر گئے تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر تمہارا خاتمہ نہیں ہوگا۔

27 - بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے

390 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

388- راجع الحدیث: 363

389- انظر الحدیث: 808,791، راجع الحدیث: 328

390- انظر الحدیث: 3564,807، صحیح مسلم: 1106,1105، سنن نسائی: 1105

رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

28- بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ المَهْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ المُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلاَ تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ

392 - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، وَصَلَّوْا صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

393 - قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ، أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا يُحَرِّمُ دَمَ العَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ

قبلہ رخ ہونے کی فضیلت

پیروں کی اُنگلیاں بھی قبلہ رخ رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابوحمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

عمرو بن عباس، ابنِ مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمان ہے اور اللہ کے رسول کی ضمان ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ ہونے دینا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر اُن کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور اُن کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حُمید، میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض کی: اے ابوحمزہ! بندے کے خون اور مال کی حرمت کس سبب سے ہوتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان

391- انظر الحدیث: 393,392 سنن نسائی: 5012

392- راجع الحدیث: 391 سنن ابوداؤد: 2641 سنن ترمذی: 2608 سنن نسائی: 5018,3977

393- راجع الحدیث: 391

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلَّى صَلَاتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ

ہے۔ اُس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کے وہی ذمہ ہے جو ایک مسلمان کے ہے ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

29- بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّأْمِ وَالْمَشْرِقِ

اہلِ مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی جانب رخ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف کیا کرو۔

394 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الغَائِطَ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوا القِبْلَةَ، وَلاَ تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ القِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ، وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رفع حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی جانب رخ نہ کرو اور نہ پشت کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو رخ رکھو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے تھے۔ پس ہم قدرے رخ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

30- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة:125)

ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ

395 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن

394- راجع الحديث:144

395- صحيح مسلم:2989,2990' سنن نسائی:2930,2960,2966' سنن ابن ماجه:2959

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ العُمْرَةَ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ المَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو عمرہ کی غرض بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف فرمایا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی چنانچہ رسول ﷺ کی ذات بابرکت میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

396 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے پاس نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

397 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الكَعْبَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلاَلًا قَائِمًا بَيْنَ البَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلاَلًا، فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے۔ مجھے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے میں نے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی؟ کہا ہاں دو رکعتیں اُن ستونوں کے درمیان ادا فرمائیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں طرف تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

396- انظر الحدیث: 1794,1646,1624، راجع الحدیث: 395

397- انظر الحدیث: 4400,4289,2988,1599,1598,1167,506,505,504,468، صحیح مسلم: 3219,3218,3217، سنن نسائی: 2908,2907,2906,2905,748,691، سنن ابن ماجہ: 3063

398- انظر الحدیث: 4288,3352,3351,1601

398 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الكَعْبَةِ، وَقَالَ: هَذِهِ القِبْلَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اُس کے تمام گوشوں میں دعا فرمائی اور نماز ادا فرمائی حتیٰ کہ باہر تشریف لے آئے تو کعبہ کی جانب دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

31 - بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ القِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَكَبِّرْ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

399 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) (البقرة: 144)، فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ"، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ، وَهُمُ اليَهُودُ: (مَا وَلَّاهُمْ) (البقرة:142) عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا، قُلْ لِلَّهِ المَشْرِقُ وَالمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فِي صَلاَةِ العَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب نماز ادا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۴)'' پس آپ ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوف کہنے لگے: ''انہیں اُس قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔'' ترجمہ کنزالایمان: تم فرما دو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۲)'' پس ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پڑھنے کے بعد کچھ انصاریوں کے پاس سے گزر ہوا جو بیت المقدس کی جانب نمازِ عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلہ کی جانب

399- راجع الحدیث: 40 سنن ترمذی: 2962,340

تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ، حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

400 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِذَا أَرَادَ الفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ

محمد بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو نیچے تشریف لاتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

401 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ، قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ابراہیم نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اُس میں زیادتی کر دی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا: بات کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتاتا مگر میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں اور تمہاری مثل بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شبہہ ہو جائے تو ٹھیک اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

32 - بَابُ مَا جَاءَ فِي القِبْلَةِ، وَمَنْ

قبلہ کا بیان، جس کے نزدیک غلطی سے

-400 انظر الحدیث: 4140,1099,1094

-401 انظر الحدیث: 7249,6671,1226,404، صحیح مسلم: 1274 تا 1280، سنن ابو داؤد: 1020، سنن نسائی: 1240 تا 1243، سنن ابن ماجہ: 1212,1211

لَمْ يَرَ الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا، فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ القِبْلَةِ

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ، وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ

402 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاَثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) وَآيَةُ الحِجَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ

402م - وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا

403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

غیر قبلہ کی جانب پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں

اور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی جانب رُخ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل فرمایا: "اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔" اور پردے کی آیت بھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ اُن سے بھلے اور بُرے بات کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے رشک کے باعث ان پر دباؤ ڈالا تو میں نے اُن سے کہا: "اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب اُنہیں اور بیویاں عطا فرمادے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔" تو یہی آیت نازل ہوگئی۔

ابنِ ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے اِسے سُنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

402- سنن ترمذی: 2959، سنن ابن ماجہ: 1009

403- انظر الحدیث: 4488، 4490، 4491، 4493، 4494، 7251، صحیح مسلم: 1178، سنن نسائی: 492، 744

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ

ہے کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے اُن کے پاس آ کر کہا: آج شب رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہوا اور کعبہ کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اُس کی طرف رخ کیا کریں۔ اُن کے رخ شام کی جانب تھے، چنانچہ وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

404 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں ادا فرمائی ہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پیر مبارک پھیرے اور دو سجدے کیے۔

33 - بَابُ حَكِّ البُزَاقِ بِاليَدِ مِنَ المَسْجِدِ

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا

405 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي القِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوئی اور چہرہ انور آثار سے ظاہر ہوئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور دست مبارک سے اُسے صاف کر دیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس تم قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں طرف یا پیروں کے

404- راجع الحديث: 401، صحيح مسلم: 1281، سنن ابوداؤد: 1019، سنن ترمذی: 392، سنن نسائی: 1254،1253، سنن ابن ماجه: 1208

405- راجع الحديث: 241

بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا

نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا۔ پھر دوسرے حصے پر ملا اور فرمایا کہ یا ایسا کرے۔

406 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ القِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلاَ يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف فرما دیا۔ پھر لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔

407 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ القِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف فرما دیا۔

34 - بَابُ حَكِّ المُخَاطِ بِالحَصَى مِنَ المَسْجِدِ

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ذریعے صاف کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلَى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلاَ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو ڈالو اور اگر خشک ہو تو نہ دھو۔

409و408 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ المَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ

حُمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے کنکریاں لے کر اُسے کھرچ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے بائیں پیر کے

406- انظر الحدیث: 753،1213،6111' صحیح مسلم: 1223' سنن نسائی: 723

407- صحیح مسلم: 1227

408،409- انظر الحدیث: 410،411،414،416' صحیح مسلم: 1225،1226' سنن ابن ماجہ: 761

يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

نیچے۔

35 - بَابُ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

دوران نماز دائیں جانب نہ تھوکے

410و 411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

حُمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں کے ذریعے اُسے کھرچ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ ڈالے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف ڈالے یا بائیں قدم کے نیچے۔

412 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف تھوکے بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

36 - بَابٌ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے

413 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں جانب

410,411- راجع الحدیث: 409,408

412- صحیح مسلم: 1230

413- راجع الحدیث: 412,241

يَدَيْهِ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

یا قدم کے نیچے تھوکے۔

414 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ حُمَيْدًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے کنکری کے ذریعے کھرچ دیا۔ پھر منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ زہری، حمید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسی طرح مروی ہے۔

37 - بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

415 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنے کی خطاء کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کردیا جائے۔

38 - بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں بلغم کو دفن کرنا

416 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلاَةِ، فَلاَ يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ جائے نماز پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی طرف تھوکے کیونکہ اُس کے داہنی طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے قدم کے نیچے اور اُسے دفن کردے۔

414- راجع الحدیث:409، انظر الحدیث:418

415- صحیح مسلم:1232، سنن ابوداؤد:474

416- راجع الحدیث:408

39 - بَابُ إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

417 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي القِبْلَةِ، فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ، أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذَلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاَتِهِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا

جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے اپنے ہاتھ سے صاف فرما دیا اور اسے مکروہ جانا یا اِسے ناپسند فرمانے کے آثار ظاہر ہوئے اور یہ آپ پر شاق گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلے کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر رگڑ کر فرمایا: یا اس طرح کرلیا کرو۔

40 - بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ، وَذِكْرِ القِبْلَةِ

418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا رخ اِدھر ہے؟ خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

419 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہوکر نماز اور

417- انظر الحدیث: 241

418- انظر الحدیث: 741، صحیح مسلم: 957

419- انظر الحدیث: 6644,742

صَلَاةً، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ

رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں پیچھے سے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

41- بَابٌ: هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ؟

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

420 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ لگوائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی اُن حضرات میں شامل تھے جنہوں نے اِس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

42- بَابُ القِسْمَةِ، وَتَعْلِيقِ القِنْوِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: القِنْوُ العِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلَ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کی تثنیہ و جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کی صِنْوَانٌ ہے۔

421 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي المَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ، إِذْ جَاءَهُ

ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن صُہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بحرین سے مال لا کر پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اُس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کی جانب توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے پاس تشریف فرما ہو گئے اور جس کو دیکھتے اُسے عطا فرما

420- اطراف الحدیث: 7336,2870,2869,2868، صحیح مسلم: 4820، سنن ابو داؤد: 2575، سنن نسائی: 3586

421- اطراف الحدیث: 4165,3049

الْعَبَّاسُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ، فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا - عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ - فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

دیتے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں خوب بھر لیا۔ جب اٹھانے لگے تو اُٹھایا نہ گیا عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمایئے کہ میرے ساتھ اٹھوا لے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کر لیا پھر بھی اٹھایا نہ گیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے اُٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اُٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کر لیا تو اُسے اُٹھا لیا اور اُسے اپنے کندھے پر رکھا اور چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کی حرص پر تعجب فرماتے ہوئے انہیں مسلسل دیکھتے رہے حتیٰ کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔

43- بَابُ مَنْ دَعَا لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے

422 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسًا، قَالَ: وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ، فَقُمْتُ فَقَالَ لِي: آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِطَعَامٍ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے پاس لوگ حاضر تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کی جی: ہاں۔ فرمایا: کھانے کے لیے؟ عرض کی جی: ہاں۔ آپ نے اپنے اطراف ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ ﷺ چل پڑے اور میں آپ ﷺ کے آگے

422- انظر الحدیث: 6688,5450,5381,3578' صحیح مسلم: 5284' سنن ترمذی: 363

چلتا رہا۔

44- بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

423 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا شَاهِدٌ

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو پائے تو کیا اُسے قتل کردے؟ آپ ﷺ نے مسجد کے اندر اُن دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

45- بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

424 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؛ قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے

محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُن کے گھر پر تشریف لائے ہوئے تو فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری لیے نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کردیا نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

46- بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً

گھروں میں مسجدیں بنانا

حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

423- انظر الحدیث: 7304,7166,7165,6854,5309,5308,5259,4746,4745، صحیح مسلم: 3725,3724,3723، سنن نسائی: 4302، سنن ابن ماجہ: 2066

424- انظر الحدیث: 6938,6423,5401,4010,4009,1186,840,838,686,667,425، صحیح مسلم: 148، سنن نسائی: 1326,787، سنن ابن ماجہ: 754

425- راجع الحدیث: 424

425 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ: فَآبَ فِي البَيْتِ، رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ، فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ ذَلِكَ، أَلاَ تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اُن انصاری اصحاب میں ہیں جو انصار سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! میری نظر میں ضعف آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہٰذا میں مسجد میں حاضر ہوکر انہیں نماز پڑھانے سے قاصر ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانے میں تشریف لاکر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ إِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى۔ میں یونہی کروں گا۔ حضرت عتبان کا بیان ہے کہ دوسرے روز دن چڑھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی۔ داخل ہونے پر آپ تشریف فرما نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا: تم گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ پس کھڑے ہوئے اور صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو کپڑے کے لیے روک رکھا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں اطراف کے گھروں سے کتنے ہی لوگ جمع ہوگئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دُخیشن یا ابن دُخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ

إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ - وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ: فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ

نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا میلان اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے بارے میں پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو انہوں نے اِس کی تصدیق کی۔

47- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی داہنی طرف سے شروع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى

حضرت ابنِ عمر دایاں قدم پہلے رکھتے اور نکلتے وقت بایاں قدم باہر رکھتے۔

426- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی، کرتہ اور جوتے پہننے میں۔

48- بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ

اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر

426- راجع الحدیث: 168

بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: الْقَبْرَ الْقَبْرَ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالإِعَادَةِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر قبر اور انہیں اعادہ کا حکم نہیں دیا۔

427 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ حبیبہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کرلیتے اور اُس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ وہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

428 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا، قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اُترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن میں چودہ دن قیام فرمایا ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر خدمت ہوگئے۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اب بھی سواری پر تشریف فرما دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار والے اِردگرد ہیں، حتیٰ کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحن میں قدم رنجہ ہوئے۔ آپ کو پسند تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہیں پڑھ لی جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا فرمالیا کرتے۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بُلایا اور فرمایا:

427- اطراف الحدیث: 3873,1341,434 صحیح مسلم: 1181 سنن نسائی: 703

428- راجع الحدیث: 234 صحیح مسلم: 1173 سنن ابو داؤد: 454,453 سنن نسائی: 701 سنن ابن ماجہ: 742

لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے کچھ درخت تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات مسمار کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف اُن کی دیوار بنا دی اور پتھروں سے اُنہیں سہارا دیا۔ اور پتھر اُٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ اُن کے ساتھ کہہ رہے تھے: اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

49- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

429- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

ابوالتیاح سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے اُنہیں فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

50- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

430- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ،

عبید اللہ سے مروی ہے کہ نافع نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اُونٹ کی

429- راجع الحدیث:234

430- انظر الحدیث:507

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

51- بَابُ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ، أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ، فَأَرَادَ بِهِ اللهَ

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی جانب رخ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي

زہری کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

431- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

52- بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

432- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

53- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَرِهَ الصَّلَاةَ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

431- راجع الحدیث: 29

432- انظر الحدیث: 1187، صحیح مسلم: 1817، سنن ابو داؤد: 1448,1043، سنن ابن ماجہ: 1377

433- انظر الحدیث: 4702,4420,4419,3381,3380

بِخَسْفِ بَابِلَ

433 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ

نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا مکروہ جانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِن عذاب دئے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے۔ اگر تم روئے نہیں تو اندیشہ ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا۔

54 - بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ

گرجے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجاؤں میں اُن نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے اُس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور اُن تصویروں کا ذکر کیا جو اُس میں دیکھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن میں سے نیک بندہ یا نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

434- انظر الحدیث: 427

435,436- انظر الحدیث: 1330,1390,3453,3454,4441,4443,4444,5815,5816، صحیح مسلم: 1187، سنن نسائی: 702

55- بَابٌ

435و436- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت وصال قریب آیا تو چہرۂ مبارک پر اپنا کمبل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو چہر مبارک سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں فرمایا: اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا اور جو کچھ انہوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

437- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ اليَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

56- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے

438- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الفَقِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تا کہ میرا اُمتی جہاں

437- انظر الحدیث: 3454، 4444، 5816، صحیح مسلم: 1185، سنن ابو داؤد: 3227

438- راجع الحدیث: 335

مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ"

بھی نماز کا وقت پائے وہاں پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

57 - بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

439 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقُوهَا، فَكَانَتْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ، قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ - أَوْ وَقَعَ مِنْهَا - فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى، فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ، قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ، قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ، إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، قَالَتْ: فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ، زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهُوَ ذَا هُوَ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ - أَوْ حِفْشٌ - قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي، قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا، إِلَّا قَالَتْ:

(البحر الطويل)

وَيَوْمَ الوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا ... أَلَا إِنَّهُ

عورت کا مسجد میں سونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ تھی۔ اس قبیلے کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سرخ چمڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اُتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے ہار کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس پر جھپٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔ حتیٰ کہ شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا۔ وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا: وہ یہی تو ہے جس کا تم اپنے خیال سے مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔ یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھی تو یہ ضروری کہتی۔ ہار کا دن ہمارے رب کے

439- انظر الحدیث:3835

مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ، لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ

عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا: تمہارا قصہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

58 - بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

مردوں کا مسجد میں سونا

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک سے مروی کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔

440 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

441 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے، تو مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے چادر ڈھلک گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اُن

-440 انظر الحدیث: 7030,7028,7015,3740,3738,1156,1121، سنن نسائی: 721

-441 انظر الحدیث: 6280,6204,3703، صحیح مسلم: 6179

يَمْسَحُهُ عَنْهُ، وَيَقُولُ: قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ

سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے: ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔

442 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک شخص کے اُوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہبند ہوتا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا کپڑا نصف پنڈلیوں تک ہوتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ کروہ جانتے ہوئے کہ کہیں اُس کا ستر کھل جائے۔

59 - بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ

حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔

443 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ ﷺ نے ادا فرما دیا اور اُس کے علاوہ مزید کرم فرمایا۔

60 - بَابُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے، دو رکعتیں پڑھ لے

443- انظر الحدیث: 4082,4081,1654,1653، سنن ابو داؤد: 3347، سنن نسائی: 4605,4604

444- صحیح مسلم: 1652,1651، سنن ابو داؤد: 468,467، سنن ترمذی: 316، سنن نسائی: 729، سنن ابن ماجہ: 1013

444 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سُلیم زرقی، حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

61- بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حدث ہو جانا

445 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فرشتے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جائے نماز پر رہے اور حدث واقع نہ ہو۔ وہ کہتا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

62- بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد نبوی کی تعمیر

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہود و نصاریٰ کی طرح ان کی تزئین کرو گے۔

446 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی اور

445- راجع الحدیث: 176، سنن ابو داؤد: 469، سنن نسائی: 732

446- سنن ابو داؤد: 451

اللهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ " أَنَّ المَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ: وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً: وَبَنَى جِدَارَهُ بِالحِجَارَةِ المَنْقُوشَةِ، وَالقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ "

اس کی چھت شاخوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس میں ردو بدل اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائی۔

63- بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ المَسْجِدِ

مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالكُفْرِ، أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ. إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ، فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ المُهْتَدِينَ)

ارشادِ ربانی ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۱۷۔۱۸)''

447 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور اُن سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کی درستی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لے کر لپیٹی اور ہم سے باتیں کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا۔ فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اُٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو

447- انظر الحديث: 2812

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ"

دو اٹھیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو اُن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: وائے عمار! اِن کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

64-بَابُ الِاسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ المِنْبَرِ وَالمَسْجِدِ

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا

448- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ: مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

449 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا؛ قَالَ: إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ المِنْبَرَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ تشریف فرما ہوا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوا دو۔

65-بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

جو مسجد بنائے

450 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الخَوْلاَنِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عُبید اللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جب کہ لوگ اُن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنانے کے لیے سلسلے میں کہ تم میرے بارے میں

-448 راجع الحدیث:377' صحیح مسلم:1216

-450 صحیح مسلم:7395,1189

وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ - بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ"

باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید انہوں نے فرمایا: رضائے الٰہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

66- بَابُ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے

451- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؛

عمرو سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کا مسجد کے پاس سے گزر ہوا اور اُس کے پاس تیر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو تھام لو۔

67- بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد سے گزرنا

452- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ، فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لاَ يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابوبردہ بن عبداللہ، ابوبُردہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اُن کے پھل پکڑے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

68- بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شعر پڑھنا

453- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بلبل روضہ رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

451- انظر الحدیث: 7074,7073 'صحیح مسلم: 6604 'سنن نسائی: 717 'سنن ابن ماجہ: 3777

452- انظر الحدیث: 7075 'صحیح مسلم: 6608 'سنن ابو داؤد: 2587 'سنن ابن ماجہ: 3778

453- انظر الحدیث: 6152,3212 'صحیح مسلم: 6334 'سنن ابو داؤد: 5014,5013 'سنن نسائی: 715

بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

گواہی مانگ کر رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے حسان! اللہ کے رسول کی جانب سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی رُوح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ہاں۔

69- بَابُ أَصْحَابِ الحِرَابِ فِي المَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

454- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر میں چھپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا۔

455- زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ

دوسری مروی میں یہ بھی ہے: ابراہیم ابن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔

70- بَابُ ذِكْرِ البَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى المِنْبَرِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

456- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں

454- انظر الحدیث: 5236,5190,3931,3529,2906,988,950,4551

455- راجع الحدیث: 454، صحیح مسلم: 2061

أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي، وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا، وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا - فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ - فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا، لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ . قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ: عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهُ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ: أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ

تمہارے مالکوں کو دے دُوں مگر ولاء میری ہوگی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک بار کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اِسے آزاد کردیں اور ولاء ہماری ہوگی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو کوئی ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اُس کے لیے کچھ نہیں ہے چاہے سو شرطیں لگائے۔ امام مالک کی مروی میں صَعِدَ عَلَى الْمِنبر کا ذکر نہیں ہے۔

71- بَابُ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوحدرد سے مسجد نبوی شریف میں اپنے اُس قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سُن لیں جو دولت کدہ میں تھے چنانچہ اُن کی جانب تشریف لے گئے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے

457- اطراف الحدیث: 471، 2418، 2424، 2706، 2710 'صحیح مسلم: 3961 'سنن نسائی: 5423، 5429 'سنن ابن ماجہ: 2429، 3962

إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: أَيِ الشَّطْرَ. قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کردو اور اُن کی جانب نصف کم کرنے کا اشارہ کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کر دیا۔ فرمایا: اُٹھو اور باقی ادا کرو۔

72- بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

مسجد کو صاف کرنا اور چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا

458- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ- أَوْ قَالَ قَبْرِهَا- فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام شخص یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی شریف میں جھاڑو لگایا کرتا تھا۔ وہ انتقال کر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ انتقال کر گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہیں دی اب مجھے اُس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ ﷺ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

73- بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

459 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سود سے متعلقہ سورۃ البقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

74- بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

مسجد کے لیے خادم رکھنا

458- اطراف الحدیث: 1337,460' صحیح مسلم: 2212' سنن ابو داؤد: 3203' سنن ابن ماجہ: 1527

459- اطراف الحدیث: 4543,4542,4541,4540,2226,2084' صحیح مسلم: 4023' سنن ابو داؤد: 3491,3490' سنن نسائی: 4679' سنن ابن ماجہ: 3382

460- اطراف الحدیث: 458

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهَا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

460 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً - أَوْ رَجُلًا - كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو لگایا کرتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے اُس کی قبر پر نماز پڑھی۔

75 - بَابُ الأَسِيرِ - أَوِ الغَرِيمِ - يُرْبَطُ فِي المَسْجِدِ

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے

461 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ البَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي". قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر غلبہ دیا تو میں نے چاہا کہ اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دُوں تاکہ صبح تم سارے اُسے دیکھتے لیکن پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی کہ اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اُسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

76 - بَابُ الاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ، وَرَبْطِ الأَسِيرِ أَيْضًا فِي المَسْجِدِ

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا

وَكَانَ شُرَيْحٌ: يَأْمُرُ الغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ المَسْجِدِ

اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔

462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

461- انظر الحدیث: 4808,3423,3284,1210، صحیح مسلم: 1209

462- انظر الحدیث: 4372,2423,2422,469، صحیح مسلم: 4564، سنن ابو داؤد: 2679، سنن نسائی: 189

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ. فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو قیدی بنا کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

77- بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

463- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگِ میں زخم لگ گیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے لیے مسجد نبوی شریف میں خیمہ لگوا دیا تا کہ با آسانی عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی لگا ہوا تھا۔ جب خون اُن کی جانب بہتا ہوا آیا تو سنبھل گئے اور کہا: اے خیمہ والو! یہ تمہاری طرف سے ہماری جانب کیا بہتا آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وصال فرما گئے۔

78- بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

ضرورت کے تحت اُونٹ کو مسجد میں لے جانا

463- صحیح مسلم:4573' سنن ابو داؤد:3101' سنن نسائی:709

464- انظر الحدیث:4853,1633,1626,1619' صحیح مسلم:3067' سنن نسائی:2927,2925' سنن ابن ماجہ:2954

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُونٹ پر طواف فرمایا۔

464 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اپنے مرض کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے پیچھے سوار ہوکر طواف کرلو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ نے سورۂ الطور کی تلاوت فرمائی۔

79 - بَابٌ

حضور پرنور ﷺ کا نورانی معجزہ

465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے دو صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے بعد باہر نکلے ان میں ایک حضرت عباد بن بشیر تھے اور میرے خیال میں دوسرے اُسید بن حُضیر تھے۔ رات تاریک تھی اور اُن کے پاس چراغ جیسی چیزیں تھیں جو اُن کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک علیحدہ شمع تھی، حتیٰ کہ وہ اپنے گھر والوں تک جا پہنچے۔

80 - بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

466 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے

465- انظر الحدیث: 3805,3639

466- انظر الحدیث: 3904,3654' صحیح مسلم: 6121,6120' سنن ترمذی: 3660

قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ؟ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ العَبْدَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لاَ تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ، لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ

اسمیں سے جو چاہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ میں نے اپنے دِل میں کہا کہ یہ حضرت کیوں رو رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، اِن میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ شخص ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ابوبکر! نہ رو، ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رکھا جائے۔

467 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا المَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں باہر تشریف لائے۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر رونق افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خُلّت اچھی ہے۔ میری جانب مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

-467 انظر الحدیث: 6738,3657,3656

81 - بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ الْمَلِكِ، لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا

468 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ، فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور اُنہیں بند کرنا

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا: عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن جُریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا: کاش! تم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجدوں اور اُن کے دروازوں کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلایا تو انہوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کرلیا گیا اور ایک گھڑی اندر رہ کر باہر تشریف لے آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اُنہوں نے کہا کہ اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے مابین۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

82 - بَابُ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ

469 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: " بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ"

مشرک کا مسجد میں داخلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو قید کرکے لائے جس کو ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا۔ پس اُس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

468- راجع الحدیث:397

469- راجع الحدیث:462

83- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ

مسجد میں آواز اونچی کرنا

470- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ - قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جُعید بن عبدالرحمٰن یزید بن خُصَیفہ، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکر مارا میں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور اِن دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں نے عرض کی: اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اِس شہر کے باسی ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

471- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اُس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے مطالبہ کیا جو اُن پر تھا۔ دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لیں جو دولت خانہ میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی جانب تشریف لائے حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: اے کعب! یہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

471- انظر الحدیث: 457

472- انظر الحدیث: 1137,995,993,990,473

فرمایا: اُٹھو اور یہ ادا کر دو۔

84- بَابُ الحِلَقِ وَالجُلُوسِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

472 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ، مَا تَرَى فِي صَلاَةِ اللَّيْلِ، قَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ وِتْرًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرمایئے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنا لو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

473 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: كَيْفَ صَلاَةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ قَالَ الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور عرض کی: رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر عُبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو آواز دی جب کہ آپ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے۔

474 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے مروی ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے تو تین شخص آئے۔ دو رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے اور ایک واپس چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے

473- انظر الحدیث: 472

474- انظر الحدیث: 66، راجع الحدیث: 66

اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا، فَرَأَى فُرْجَةً فِي الحَلْقَةِ، فَجَلَسَ وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ، أَمَّا أَحَدُهُمْ: فَأَوَى إِلَى اللَّهِ، فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الآخَرُ: فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ: فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ"

میں جگہ دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اُسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیر لیا۔

85- بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ فِي المَسْجِدِ وَمَدِّ الرِّجْلِ

مسجد میں چت لیٹنا

475- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي المَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک مبارک قدم دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

86- بَابُ المَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو ضرر نہ پہنچے

وَبِهِ قَالَ: الحَسَنُ، وَأَيُّوبُ، وَمَالِكٌ

حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

476 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَرَفَيِ النَّهَارِ،

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میں شعور کی عمر کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین پر کار بند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف نہ لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

475- صحیح مسلم: 5472,5471 'سنن ابو داؤد: 4866 'سنن ترمذی: 2765 'سنن نسائی: 720

476- انظر الحدیث: 6079,5807,4093,3905,2297,2263,2138

بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"

کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اُسی میں نماز پڑھا کرتے اور اُسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور متعجب ہو کر ان کی جانب دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رونے والے شخص تھے جنہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ تھا۔ جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو قریش کے مشرک مضطرب ہو جاتے۔

87- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ: فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

ابنِ عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

477 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي - يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ - مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کے علاوہ اس کی کوئی اور غرض نہ ہو تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اُس کے عوض اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اُس کے سبب اُس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رہے اور فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی کہ اے اللہ! اِسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو جائے۔

477- راجع الحدیث: 176' صحیح مسلم: 1504' سنن ابو داؤد: 559' سنن ابن ماجہ: 786

478,479- انظر الحدیث: 480

88- بَابُ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي المَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں اُنگلیوں کی تشبیک

478و479- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، حَدَّثَنَا وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَوِ ابْنِ عَمْرٍو: شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

480- وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ مِنْ أَبِي، فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهَذَا

عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والدِ ماجد سے سُنی لیکن مجھے یاد نہ رہی۔ پس یہ مجھے واقد نے اپنے والدِ محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد فرمایا کرتے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اُس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم نکمے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

481- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ المُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان دوسرے کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ ﷺ نے انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

482- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلاَتَيِ العَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا لیکن مجھے

480- راجع الحدیث:479

481- انظر الحدیث:6026,2446 'صحیح مسلم:6528 'سنن ترمذی:1928 'سنن نسائی:2559

482- سنن ابو داؤد:1011 'سنن نسائی:1234,1223 'سنن ابن ماجہ:1214

سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلاَةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ؟ قَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اُس سے ٹیک لگا لی گویا جلال میں تھے۔ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور انگلیوں میں اُنگلیاں ڈال لیں اور دایاں رخسار مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے عرض کی کہ نماز کم ہوگئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے مگر انہیں بات کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنہیں ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو یاد نہ رہا یا نماز کم ہوگئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا: کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور باقی چھوڑی ہوئی نماز ادا فرمائی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا۔ پھر سر اُٹھا کر تکبیر کہی ابن سیرین سے بعض اوقات لوگوں نے پوچھا گیا، پھر سلام پھیرا تو کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا: پھر سلام پھیرا۔

89 - بَابُ: الْمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ، وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینہ منورہ کے راستوں پر موجود مساجد اور وہ مقامات جن میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی

483 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے اُنہیں تلاش

483- انظر الحدیث: 7345,2336,1535

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ . وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا، فَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ

کر کے اُن میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ اُن کے والدِ ماجد اِن میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن مقامات میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے اُس مسجد کے جو روحاء کی بلندی پر ہے۔

484 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ، وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ المَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الحُلَيْفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الوَادِي الشَّرْقِيَّةِ، فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ المَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلاَ عَلَى الأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا المَسْجِدُ ، كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ، حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ المَكَانَ، الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ یا حج کرتے تو ذی الحلیفہ میں قیام فرماتے اور حجتہ الوداع میں ببول کے درخت کے نیچے پڑاؤ فرماتے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہو تشریف لاتے تو وادی کے نشیب میں پڑاؤ فرماتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اُوپر تشریف لے جاتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور نہ اُس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اُس جگہ نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تودے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر اس میں بطحاء سے سیلاب کا ریلہ آیا اور وہ جگہ مٹ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

485 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ المَسْجِدُ الصَّغِيرُ

حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن (نافع) سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جگہ بھی نماز ادا فرمائی جہاں

484- انظر الحدیث: 1799,1533,1532 'صحیح مسلم: 3035' سنن نسائی: 2862

الَّذِیْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِیْ كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِی الْمَسْجِدِ تُصَلِّی، وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ"

486 - وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُصَلِّی إِلَى الْعِرْقِ الَّذِی عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِی بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِیَ ثَمَّ مَسْجِدٌ، فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّی فِی ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ، وَيُصَلِّی أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّی الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِیَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ، فَيُصَلِّی فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ، فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّیَ بِهَا الصُّبْحَ

487 - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ، عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ، وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِی مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتّٰى يُفْضِیَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا، فَانْثَنٰى فِی جَوْفِهَا وَهِیَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ، وَفِی سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ

488 - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِی طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ

ایک چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے نزدیک ہے۔ حضرت عبداللہ اُس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے داہنی طرف ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی جانب جا رہے ہو تو مسجد راستے کے داہنی جانب کنارے پر ہے۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا نزدیک ایک پتھر کی علامت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس پہاڑی کے قریب بھی نماز پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری سرے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک کنارا مسجد کے نزدیک ہے۔ وہ مسجد جو مکّہ مکرّمہ کی طرف جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخری حصّے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بنا دی گئی ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں جانب چھوڑ دیتے اور سامنے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت روانہ ہوتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اِس جگہ پہنچتے تو صبح تک ٹھہر کر نمازِ فجر یہاں ادا کرتے۔

حضرت عبداللہ نے اُن سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رویثہ کے نزدیک راستے کے داہنی طرف آگے کسی سایہ دار درخت اور کشادہ اور نرم جگہ پر پڑاؤ ڈالتے حتیٰ کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آ جاتے جو رویثہ سے تقریباً دو میل ہے۔ اُس درخت کا اُوپر والا حصّہ ٹوٹ کر درمیان سے دُوہرا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے نزدیک کئی ٹیلے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اِس ٹیلے پر نماز ادا فرمائی جو

الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلاَثَةٌ، عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ، عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَمَاتِ

عرج کے عقب میں واقع ہے جب کہ تم ہضبہ کی جانب جا رہے ہو۔ اِس مسجد کے نزدیک دو یا تین قبریں ہیں۔ اِن قبروں کے اُوپر نیچے پتھر ہیں۔ راستے کی داہنی جانب درختوں کے قریب جو راستے میں ہیں۔

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ العَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ

تو حضرت عبداللہ اِن درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے روانہ ہوتے اور اِس مسجد میں نمازِ ظہر پڑھتے۔

489 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذَلِكَ الْمَسِيلُ لاَصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن بڑے درختوں کے پاس پڑاؤ فرماتے جو ہرشی سے قریب والی گھاٹی سے متصل ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ تیر کی مار کے برابر ہے۔

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس درخت کی جانب نماز پڑھا کرتے جو راستے کے نزدیک ترین اور سب سے بلند ہے۔

490 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ، قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں پڑاؤ فرمایا کرتے تھے جو مرالظہر ان کے نزدیک مدینہ منورہ کی طرف ہے۔ جب صفراوات سے اُترتے تو اِس گھاٹی کے نشیبی جانب میں راستے کی بائیں طرف اُترتے اور تم مکہ مکرمہ کو جا رہے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔

491 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ میں پڑاؤ فرماتے تو وہاں رات گزارتے اور نمازِ فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی طرف

491- انظر الحدیث:1769,1767' صحیح مسلم:3035' سنن نسائی:2862

492- صحیح مسلم:1115' سنن ابوداؤد:687

مَکَّۃَ، وَمُصَلَّی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَی أَکَمَۃٍ غَلِیظَۃٍ، لَیْسَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِی بُنِیَ ثَمَّ، وَلٰکِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَی أَکَمَۃٍ غَلِیظَۃٍ

روانہ ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔

492 - وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَہُ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَیِ الْجَبَلِ الَّذِی بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجَبَلِ الطَّوِیلِ، نَحْوَ الْکَعْبَۃِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِی بُنِیَ ثَمَّ یَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الأَکَمَۃِ، وَمُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْہُ عَلَی الأَکَمَۃِ السَّوْدَاءِ، تَدَعُ مِنَ الأَکَمَۃِ عَشَرَۃَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَہَا، ثُمَّ تُصَلِّی مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَیْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِی بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْکَعْبَۃِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اُس پہاڑ کے دونوں سروں کی طرف متوجہ ہوتے جو کعبہ کی جانب اس کے اور اُونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں طرف رکھا جو ٹیلے کے سرے پر ہے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ پیچھے چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں سروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

أَبْوَابُ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّی

نمازی کے سترہ کے متعلق ابواب

90 - بَابُ سُتْرَۃُ الإِمَامِ سُتْرَۃُ مَنْ خَلْفَہُ

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّہُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلَی حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاہَزْتُ الاِحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ بِمِنًی إِلَی غَیْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں کچھ صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ خود ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے

493- راجع الحدیث:76

494- انظر الحدیث:973,972,498' صحیح مسلم:1115' سنن ابو داؤد:687

تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

منع نہیں کیا۔

494 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ العِيدِ أَمَرَ بِالحَرْبَةِ، فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الأُمَرَاءُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی جانب نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر اُمراء نے اس طریقے کو اختیار کر لیا۔

495 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ المَرْأَةُ وَالحِمَارُ

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے آگے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

91 - بَابُ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ المُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے

496 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ بکری گزر جائے۔

497 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ جِدَارُ المَسْجِدِ عِنْدَ المِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا

یزید بن ابو عُبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنے نزدیک تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

495- سنن ابو داؤد: 688

496- انظر الحدیث: 7334، صحیح مسلم: 1134، سنن ابو داؤد: 696

497- صحیح مسلم: 1135، سنن ابو داؤد: 1082

498- سنن نسائی: 746

92 - بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ

498 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

نیزے کی جانب نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ ﷺ اُس کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

93 - بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

499 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ، فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَرَائِهَا

برچھی کی جانب نماز پڑھنا

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ ﷺ نے ہمیں نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں اور آپ کے آگے برچھی تھی جس کے آگے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

500 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ، وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ

عطاء بن ابومیمونہ سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب ﷺ آپ حاجت رفع فرما کر سے فارغ ہوجاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

94 - بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

501 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَصَلَّى

مکّہ وغیرہ میں سُترہ کرنا

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بطحاء میں ظہر و عصر کی دو دو رکعتیں

499- راجع الحديث:495,187

500- راجع الحديث:150

501- راجع الحديث:187

بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ

پڑھیں اور آپ کے آگے برچھی گاڑ دی گئی۔ آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اُوپر ملنے لگے۔

95- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ

ستون کی جانب نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ: المُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ المُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى عُمَرُ: "رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ، فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا"

حضرت عمر نے فرمایا کہ باتیں کرنے والوں کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اُسے ایک کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

502 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ المُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا

یزید بن ابوعبید سے مروی ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آکر پاک ستون کے اس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی۔ اے ابومسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اِس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے پاس خاص طور پر نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

503 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ المَغْرِبِ، وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کو مغرب کے وقت ستونوں کی جانب لپکتے ہوئے دیکھا۔ شعبہ، عمرو، حضرت انس سے یہ مزید مروی ہے: حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آتے۔

96- بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

504 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

-502 صحیح مسلم: 1136، سنن ابن ماجہ: 1430

-503 انظر الحدیث: 625، سنن نسائی: 681

-504 راجع الحدیث: 397

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالٌ فَأَطَالَ، ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ"

نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر اندر رہے پھر باہر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا آدمی تھا۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

505 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى "، وَقَالَ لَنَا: إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَقَالَ: عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اُس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں طرف، ایک کو داہنی طرف رکھا اور تین ستون آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے پھر نماز ادا فرما۔ اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: داہنی طرف دو ستون رکھے۔

97- بَابٌ

حضور ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

506 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ، أَنَّ النَّبِيَّ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ مشرفہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے جاتے اور دروازے کو اپنے پیچھے رکھتے اور چلتے رہتے حتیٰ کہ اُن کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اُس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے جو انہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائی کہ نبی کریم ﷺ نے

-505 راجع الحدیث: 397

-506 راجع الحدیث: 397

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ. قَالَ: وَلَيْسَ عَلَى أَحَدِنَا بَأْسٌ إِنْ صَلَّى فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

اِس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھ لے۔

98- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ، وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا

507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ- أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ- وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو ترچھا بٹھاتے اور اُس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ لیا کرتے۔ میں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑتیں؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی لکڑی کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما لیتے اور حضرت ابنِ عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

99- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

چار پائی کی طرف نماز پڑھنا

508 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چار پائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم ﷺ آ کر چار پائی کے درمیانی حصے کے سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی طرف سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

100- بَابٌ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ: فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ میں حالت تشہد کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر کوئی انکار کرے

-507 صحیح مسلم:1117

-508 راجع الحدیث:382، صحیح مسلم:1144، سنن نسائی:754

اور بغیر لڑے باز نہ آئے تو اُس سے لڑے۔

509 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح

ابو معمر، عبدالوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابوصالح، حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ،

509م - وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

آدم بن ابوایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابوصالح السمان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا ہے۔ پس بنی ابومُعیط کے ایک نوجوان نے آپ کے آگے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ جب نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور جگہ نہ پائی تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہوکر مروان کے پاس چلا گیا اور حضرت ابوسعید نے جو کچھ کیا تھا اُس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے کہا اے ابوسعید! آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سُترہ کرلے۔ پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اُسے روکے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

101 - بَابُ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

510 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

بُسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد

509م- انظر الحدیث: 3274، صحیح مسلم: 1129، سنن ابو داؤد: 700

510- صحیح مسلم: 1133,1132، سنن ابو داؤد: 701، سنن ترمذی: 336، سنن نسائی: 755، سنن ابن ماجہ: 945

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَارِّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لاَ أَدْرِي، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً

نے اُنہیں حضرت ابوجُہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجُہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اُس پر کس قدر گناہ ہے تو وہ سامنے سے گزرنے سے بجائے چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابو النضر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انہوں (بُسر) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

102 - بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ صَاحِبَهُ أَوْ غَيْرَهُ فِي صَلاَتِهِ وَهُوَ يُصَلِّي

دورانِ نماز ایک شخص کا دوسرے کی جانب رخ کرنا

وَكَرِهَ عُثْمَانُ: أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَإِنَّمَا هَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يَقْطَعُ صَلاَةَ الرَّجُلِ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ دورانِ نماز ایک شخص دوسرے کی جانب دیکھے اور یہ جب ہے کہ وہ اُدھر مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

511 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلاَةَ فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الكَلْبُ وَالحِمَارُ وَالمَرْأَةُ قَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلاَبًا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ، فَتَكُونُ لِي الحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ، فَأَنْسَلُّ انْسِلاَلًا وَعَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کیا چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اور عورت توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتے بنا دیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو سامنے سے گزرنا ناپسند جانتی اور آہستگی سے نکل جاتی۔ اعمش ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

511- انظر الحدیث: 382' صحیح مسلم: 1143

103 - بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے آگے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

104 - بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلے کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوئے تو پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

105 - بَابُ مَنْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

514 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، ح قَالَ: الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی

عمرو بن حفص بن غیاث، اِن کے والدِ ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ، اعمش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کُتّا، گدھا اور عورت وہ چیزیں ہیں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدا

-512 راجع الحدیث:382، سنن نسائی:997

-513 راجع الحدیث:382

-514 راجع الحدیث:511

وَالْكِلَابِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ، فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

کی قسم، میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چار پائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو بیٹھے رہ کر کر نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہٰذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے نکل جاتی۔

515 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ

ابنِ شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی چیز نماز کو فاسد کرتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں فاسد نہیں کیونکہ مجھے عُروہ بن زُبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کھڑے ہوکر نماز ادا فرمایا کرتے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے فرش پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

106 - بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

جب چھوٹی بچی کو دورانِ نماز اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے

516 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

عمرو بن زرقی نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اُٹھا لیا کرتے جو حضرت ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو اُسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔

107 - بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو

516- اطراف الحدیث: 5996، صحیح مسلم: 1212، 1213، 1214، 1215، سنن ابوداؤد: 917

517 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الهَادِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الحَارِثِ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ مجھ سے میری خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: میرا بستر نبی کریم ﷺ کے مصلے کے سامنے ہوتا اور بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

518 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَزَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَنَا حَائِضٌ

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے برابر میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

108 - بَابٌ: هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ؟

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے

519 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا القَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالكَلْبِ وَالحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ، فَقَبَضْتُهُمَا

قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے بُرا کیا کہ ہمیں کتے اور گدھے کی مثل کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے لہٰذا میں انہیں سمیٹ لیتی۔

109 - بَابُ المَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ المُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الأَذَى

عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا

517- راجع الحدیث:333

518- راجع الحدیث:333

519- انظر الحدیث:382' سنن ابو داؤد:712' سنن نسائی:1167

520 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّورَمَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا المُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلاَنٍ، فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلاَهَا، فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ - وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ - فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ، قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، ثُمَّ سَمَّى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى القَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ القَلِيبِ لَعْنَةً

عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُس دوران کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اِس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو فلاں قبیلے کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر کچھ دیر رکا رہے، حتیٰ کہ جب وہ سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے بیچ رکھ دے۔ مگر نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے حتیٰ کہ ہنسی کے سبب ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا جو لڑکی تھیں۔ پس وہ بھاگتی ہوئی آئیں اور نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے حتیٰ کہ وہ انہوں نے آپ ﷺ سے دور کر دیا اور اُن کی طرف متوجہ ہوکر بُرا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف، عُقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انہیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑ کھائے ہوئے مُردے دیکھا۔ پھر وہ گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

520- راجع الحدیث: 240

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

9- كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کے متعلق ابواب

1- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت

وَقَوْلِهِ: {إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا} (النساء: 103) مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ"

ارشادِ ربانی ہے: ''ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (پارہ ۵، النسآء: ۱۰۳)'' یعنی اُن کے وقت مقرر کر دیئے ہیں۔

521 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بِهَذَا أُمِرْتُ، فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ، أَوَأَنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ،

ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے نماز میں دیر کی تو اُن کے پاس عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز میں دیر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عُروہ سے کہا: غور فرمائیں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عُروہ نے فرمایا کہ بشیر بن ابومسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

521- انظر الحدیث: 4007,3221 صحیح مسلم: 1379,1378 سنن ابو داؤد: 394 سنن نسائی: 493 سنن ابن ماجہ: 668

فائدہ: مواقیت وقتوں کی جمع ہے۔میقات بمعنی وقت ہے، جیسے معیاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت، معراج بمعنی عروج، یہاں نماز کے اوقات مراد ہیں۔نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں: وقت مباح، وقت مستحب اور وقت مکروہ۔نماز کے اوقات تشریعی چیزیں ہیں جن میں عقل کو دخل نہیں مگر ان میں حکمتیں ضرور ہیں۔یہ حکمتیں ہماری کتاب "اسرار الاحکام" میں دیکھو۔چونکہ نماز کے لئے وقت شرط اوّل ہے اس لئے صاحب مشکوۃ نے نماز کے بیان میں پہلے اس کا ذکر کیا۔(مراۃ المناجیح ج۱ص۵۴۵)

522 - قَالَ عُرْوَةُ: وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

عُروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اِس سے پہلے کہ وہ بلند ہو جائے۔

2-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ) (الروم: 31)

ارشادِ خداوندی ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو"

523 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَى عَنْ: الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کی: ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمایئے جنہیں ہم آپ سے سن کر اپنے پیچھے والے لوگوں کی طرف دعوت دیں۔فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔اللہ پر ایمان رکھنا۔پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے پانچواں حصہ مجھے ادا کرنا۔اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبی برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

-522 انظر الحدیث: 3103,546,545,544، صحیح مسلم: 1380

-523 راجع الحدیث: 53

3- بَابُ البَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

524 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیرخواہی پر بیعت کی۔

4- بَابٌ: الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

525 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ، قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: البَابُ عُمَرُ

نماز کفّارہ ہے

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اِس بارے میں جرات مند ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اُس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی روک دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی مانند اٹھے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اُس سے کیا خوف جب کہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا: کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا، ہاں جیسے تم رات کے بعد والی کل کو۔ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ ہم حضرت حذیفہ سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے

-524 راجع الحدیث:57

-525 صحیح مسلم:7197، سنن ترمذی:2258، سنن ابن ماجہ:3955

526 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود: 114) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ

لیے کہا۔ فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

ابوعثمان نہدی نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: نماز قائم کرو دِن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری اُمت کے لیے۔

5- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

527 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ الوَلِيدُ بْنُ العَيْزَارِ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ - هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ - عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

ابوعمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے اِس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اُس کے وقت پر پڑھنا میں نے کہا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اور پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

6- بَابٌ: الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ كَفَّارَةٌ

528 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفّارہ ہیں

ابراہیم بن حمزہ، ابنِ ابو حازم اور دراوردی، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت

-526 صحیح مسلم:6934,6933,6932' سنن ابن ماجہ:4254,1398

-527 انظر الحدیث:7534,5970,2782' صحیح مسلم:252,251,250,249,248' سنن ترمذی:173' سنن نسائی:610,609

-528 صحیح مسلم:1520' سنن ترمذی:2868' سنن نسائی:461

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ " قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الخَطَايَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: زرا دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اُس میں پانچ بار نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اُس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ لوگوں نے عرض کی کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

7- بَابُ تَضْيِيعِ الصَّلاَةِ عَنْ وَقْتِهَا

نماز کو بے وقت پڑھنا

529 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلاَنَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: الصَّلاَةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ مَا ضَيَّعْتُمْ فِيهَا "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایسی چیز کو بھی نہیں جانتا جو آج نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک کی طرح ہو۔ عرض کی گئی کہ نماز بھی؟ فرمایا کیا وہ تم نے اسمیں وہ ضایع کیا تھا جو اُس میں ضایع کیا ہے۔

530 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَخِي عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: لاَ أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلاَةَ وَهَذِهِ الصَّلاَةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ البُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ

زہری سے مروی ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں اب کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اُسی طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے۔ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابو رواد سے اِسی کے مطابق مروی کی ہے۔

8- بَابٌ: المُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

531 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس

531- انظر الحدیث: 241

أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ قَتَادَةَ، لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ: لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔ سعید نے قتادہ سے مروی کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے ـــ حُمید نے حضرت انس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی قبلہ کی طرف اور اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

532 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

9- بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

533و534 - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، عرج عبدالرحمن وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب سے ہے۔

535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا موذن اذان

533,534- انظر الحدیث: 536

535- انظر الحدیث: 3258,629,539، صحیح مسلم: 1399، سنن ابو داؤد: 401، سنن ترمذی: 158

الْحَسَنِ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ: انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ: شِدَّةُ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ

کہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈ کرو، ٹھنڈ کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرلیا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

536 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ المَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرلیا کرو کیونکہ گرمی کی شدّت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

537 - وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ "

جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: اے رب! میرا ایک حصّہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دو سانسیں لینے کی اجازت دی گئی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ سخت گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سخت سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

538 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ، وَيَحْيَى، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کرلیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ سفیان اور یحییٰ اور ابوعوانہ نے اعمش سے اِس کی متابعت کی ہے۔

10 - بَابُ الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

536- راجع الحدیث: 533

537- انظر الحدیث: 3260

538- انظر الحدیث: 3259، سنن ابن ماجہ: 679

539 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ المُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَتَفَيَّأُ) تَتَمَيَّلُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈا کرو پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو۔ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَیَّؤُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

11 - بَابٌ: وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالهَاجِرَةِ

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

540 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى المِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي البُكَاءِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نمازِ ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اُس میں بڑے بڑے اُمور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی بات کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے بارے نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اِسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ

539- راجع الحدیث: 535

540- راجع الحدیث: 93

وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالخَيْرِ وَالشَّرِّ

تعالیٰ عنہ نے گھٹنوں کے بل ہوکر کی: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بُری چیز نہ دیکھی۔

541 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو المِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى المَدِينَةِ، رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ - وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ العِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ " وَقَالَ مُعَاذٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَقِيتُهُ مَرَّةً، فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اُس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر تب کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جاکر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہیں اور عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنے میں آپ حرج نہ جانتے۔ پھر فرمایا کہ آدھی رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: پھر ایک بار میں اُن سے مِلا تو فرمایا: یا تہائی رات تک۔

542 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي غَالِبٌ القَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ، فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الحَرِّ

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

12 - بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى العَصْرِ

ظہر کو عصر تک مؤخر کردینا

543 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

541- صحیح مسلم:1460،1461،1462 سنن ابو داؤد:398،4849 سنن نسائی:494،524،529 سنن ابن ماجہ:674

542- راجع الحدیث:385

543- انظر الحدیث:562،1174 صحیح مسلم:1632،1633 سنن ابو داؤد:1214 سنن نسائی:588،602

حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا: الظُّهْرَ وَالعَصْرَ وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ". فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، قَالَ: عَسَى

عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جابر بن زید نے) کہ شاید۔

13 - بَابُ وَقْتِ العَصْرِ

عصر کا وقت

544 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مِنْ قَعْرِ حُجْرَتِهَا

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے بارہ نہ نکلی ہوتی تھی۔

545 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى العَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی۔ اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

546 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ العَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ بَعْدُ، وَقَالَ مَالِكٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَشُعَيْبٌ، وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

544- انظر الحديث: 522

545- سنن ترمذی: 159، سنن نسائی: 504

546- راجع الحديث: 522، صحيح مسلم: 1381، سنن ابن ماجه: 683

547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلاَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي المَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الهَجِيرَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى، حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى المَدِينَةِ، وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ - وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ العِشَاءَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا العَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاَةِ الغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے والدِ دونوں حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدِ ماجد نے عرض کی۔ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کوتم پہلی کہتے ہو، اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کونے تک جاکر واپس لوٹ آتا اور سورج میں روشنی ہوتی اور مجھے یاد نہیں جومغرب کے بارے میں فرمایا اور عشاء کی نماز میں دیر کرنا کو آپ پسند فرماتے جس کوتم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اِس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

548 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَنَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ العَصْرَ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے۔ پھر کوئی شخص بنی عمرو بن عوف کی جانب نکلتا تو انہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

549 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي العَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلاَةُ الَّتِي

عثمان بن سہل بن حُنیف سے مروی ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں میں عرض کی کہ چچا جان! یہ آپ نے کون سی نماز

-547 راجع الحدیث: 541

-548 انظر الحدیث: 7329,551,550 صحیح مسلم: 1409 سنن نسائی: 505

-549 صحیح مسلم: 1412 سنن نسائی: 508

صَلَّيْتَ؟ قَالَ: العَصْرَ، وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر کی نماز اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

000 - بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

550 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى العَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ العَوَالِي مِنَ المَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا قباء جاتا تو اُن کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

551 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

زہری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ لیا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل سے فاصلے پر تھے۔

14 - بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ العَصْرُ

نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ

552 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ العَصْرِ، كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (يَتِرَكُمْ) (محمد: 35) وَتَرْتُ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيلًا أَوْ أَخَذْتَ لَهُ مَالًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی گویا اُس کے گھر والے اور مال ہلاک ہو گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یَتِرَكُمْ یہ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اُسے قتل کر دو یا اُس کا مال چھین لو۔

15 - بَابُ مَنْ تَرَكَ العَصْرَ

نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ

551- راجع الحدیث: 548,202

552- صحیح مسلم: 1416، سنن ابو داؤد: 414

553 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ ابوالملیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، اس روز بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کے سارے اعمال برباد ہوگئے۔

16 - بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کی فضیلت

554 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي الْبَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ) (ق: 39)، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ رات کے وقت آپ ﷺ نے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور غروب ہونے سے پہلی کی نماز میں (شیطان سے) سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو۔ پھر یہ پڑھا۔ پاکی بیان کر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۵۰:۳۹) اسماعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو اور انہیں فوت نہ ہونے دو۔

555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر و نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس آئے تھے

553- انظر الحديث: 594، سنن نسائی: 473

554- انظر الحديث: 7436,7435,7434,4851,573، صحیح مسلم: 1432، سنن ابو داؤد: 4729، سنن ترمذی: 2551

555- انظر الحديث: 7486,7429,3223، صحیح مسلم: 1430، سنن نسائی: 484

بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ وَصَلاَةِ العَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ"

وہ اُوپر چلے جاتے ہیں تو اُن کا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

17 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ الغُرُوبِ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی

556 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے اور جب اُسے نمازِ فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے۔

557 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ، ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ

سالم بن عبداللہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: پہلی اُمتوں کے نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت دی گئی تو انہوں نے آدھا دن کام کیا اور تھک گئے۔ اُنہیں ایک ایک قیراط عطا کیا گیا۔ پھر اہلِ انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نمازِ عصر تک کام کیا اور تھک گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمائے گئے۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروبِ آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا

556- انظر الحدیث: 580,579 سنن نسائی: 515

557- انظر الحدیث: 7533,7467,5021,3459,2269,2268

أُوتِينَا الْقُرْآنَ، فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا، أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

کہ اے ہمارے رب! تو نے انہیں دو دو قیراط دیئے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو جتنا چاہوں دیتا ہوں۔

558 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا، يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا کہ شام تک اُس کا کام کریں۔ پس انہوں نے آدھا دن کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی حاجت نہیں ہے۔ اُس نے دوسرے لوگ لگائے اور کہا کہ باقی دن کا پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: ہم نے باقی کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور آدمی رکھے جنہوں نے باقی وقت کام کیا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ انہوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

18 - بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب کا وقت

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

عطاء کا قول ہے کہ بیمار مغرب اور عشاء کو جمع کر لے۔

559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ صُهَيْبٌ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ

ابو النجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک

559- صحیح مسلم: 1440,1439، سنن ابن ماجہ: 687

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

ایسے وقت واپس لوٹتا کہ وہ اپنے تیر پھینکنے کی جگہ کو دیکھ لیتا۔

560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا - أَوْ كَانَ - النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے مروی ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب کی نماز جب واجب ہو جاتی اور عشاء کی نماز کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت جب دیکھتے کہ لوگ اکٹھا ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آرہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم ﷺ اندھیرے میں پڑھتے۔

561 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

یزید بن ابو عبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔

562 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سات رکعتیں اور آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے پڑھیں۔

19 - بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ: الْعِشَاءُ

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

563 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ:

عبداللہ بن بُریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

-560 انظر الحدیث:565' صحیح مسلم:1459,1458' سنن ابو داؤد:397' سنن نسائی:526

-561 صحیح مسلم:1438' سنن ابو داؤد:417' سنن ترمذی:164' سنن ابن ماجہ:688

-562 انظر الحدیث:543' راجع الحدیث:562

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ الْأَعْرَابُ: وَتَقُولُ: هِيَ الْعِشَاءُ

بدّو لوگ نمازِ مغرب کے نام کے معاملے میں تم پر غلبہ نہ پالیں۔ (حضرت عبداللہ مزنی نے) فرمایا کہ بدّو لوگ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

20 - بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ، وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَالِاخْتِيَارُ: أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58)" وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةُ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ، عَنْ عَائِشَةَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو أَيُّوبَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بوجھ والی ہیں اور فرمایا: کاش! وہ انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: نمازِ عشاء کے بعد منقول ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ ﷺ اُس میں تاخیر فرماتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء میں تاخیر فرمائی اور بعض نے حضرت عائشہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی اور حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابوبرزہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء میں تاخیر فرمایا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی عشاء میں تاخیر فرمائی کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابوایوب اور حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

564 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَالِمٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلاَةَ العِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ العَتَمَةَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تم تو اپنی اِس رات کو دیکھتے ہو لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں ہوگا جو آج زمین کی پُشت پر موجود ہیں۔

21- بَابُ وَقْتِ العِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ اکٹھا ہو جائیں خواہ دیر سے

565 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالهَاجِرَةِ، وَالعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

محمد بن عمرو حسن بن علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو ادا فرماتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء میں زیادہ لوگ آجاتے تو جلدی اور کم آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

22- بَابُ فَضْلِ العِشَاءِ

نمازِ عشاء کی فضیلت

566 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ المَسْجِدِ: مَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دی کہ: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز میں تاخیر فرما دی اور یہ زمانہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلی کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے حتیٰ کہ حضرت عمر نے عرض کی: عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں موجود

565- راجع الحدیث: 560

566- انظر الحدیث: 864,862,569 صحیح مسلم: 1442 سنن نسائی: 481

يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرَكُمْ

لوگوں سے فرمایا: تمہارے علاوہ زمین پر بسنے والا کوئی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔

567 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلاَةِ العِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، فَأَعْتَمَ بِالصَّلاَةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: عَلَى رِسْلِكُمْ، أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ، أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ: مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لاَ يَدْرِي أَيَّ الكَلِمَتَيْنِ قَالَ، قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والوں نے بقیع بطحان میں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک شخص باری باری روز رات کو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عشاء کے وقت حاضر ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو حاضرین سے فرمایا: اپنی جگہ پر رہنا۔ خوشخبری ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، بے شک لوگوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی نہیں جو اِس نماز کو اِس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اِس وقت تمہارے علاوہ کسی نے بھی پڑھی۔ علم نہیں کہ دونوں میں سے کون سا کلمہ فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ سے یہ سُن کر خوش تھے۔

23- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ العِشَاءِ

عشاء سے پہلے سونا ناپسندیدہ ہے

568 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي المِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو المنہال، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور اِس

567- صحیح مسلم: 1449

568- راجع الحدیث: 541، سنن ابوداؤد: 168، سنن ترمذی: 168، سنن ابن ماجہ: 701

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ العِشَاءِ وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا

کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

24- بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ العِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

569 - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: الصَّلاَةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ، قَالَ: وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ حضرت عمر نے آواز دی: نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے علاوہ اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ اُن دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے چھپا جانے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

570 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ يَعْنِي ابْنَ غَيْلاَنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً، فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي المَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا، إِذَا كَانَ لاَ يَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا، وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اِس (نمازِ عشاء) میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ پھر جاگے پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے علاوہ اس نماز کے انتظار میں ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں جلدی کرنے یا دیر کرنے میں کوئی حرج نہ جانتے تھے اور غلبہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے میں خوف محسوس نہیں کرتے تھے۔

569- انظر الحدیث:566

570- صحیح مسلم:1445، سنن ابو داؤد:199

571 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلاَةَ - قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ، كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الأُذُنِ، مِمَّا يَلِي الوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ، وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لاَ يُقَصِّرُ وَلاَ يَبْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَكَذَا

ابن جُریج عطاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ لوگ سو گئے۔ جاگے اور سو گئے۔ پھر جاگے تو حضرت عمر نے کھڑے ہو کر عرض کی: نماز۔ عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پس نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور دست مبارک سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتے تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء نے اُسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم ﷺ نے اپنے سر اقدس پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی اُنگلیوں کو کچھ الگ الگ کیا۔ پھر اُن انگلیوں کے پورے سر کے ایک جانب رکھے اور انہیں مِلا کر سر پر پھیرا حتیٰ کہ اُن کا انگوٹھا اُن کے کان کی لو سے مل گیا جو کنپٹی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ پانی نچوڑتے اور جلدی چاہتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

25 - بَابُ وَقْتِ العِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا

حضرت ابو برزہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اِس میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے۔

572 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ المُحَارِبِيُّ، قَالَ:

حمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ

-571 صحیح مسلم:1450 ُسنن نسائی:531,530

-572 انظر الحدیث:5869,847,661,600

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ قَالَ: قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا، وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں نصف رات تک تاخیر فرمائی۔ پھر نماز پڑھ کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سوگئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اِس کے انتظار میں رہے۔ ابنِ مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب، حُمید نے حضرت انس سے سُنا: گویا آج رات بھی میں آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

26- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الفَجْرِ

نمازِ فجر کی فضیلت

573- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تُضَامُّونَ- أَوْ لَا تُضَاهُونَ- فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دشواری کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے تو انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ نے کہا: پس پاکی بیان کرو اپنی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے۔ امام ابوعبداللہ بخاری، ابن شہاب اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کو نمایاں طور پر دیکھو گے۔

574- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى البَرْدَيْنِ دَخَلَ الجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ

ابوبکر بن ابوموسیٰ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ ابن رجاء، ہمام، ابوحمزہ کو ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اسی طرح خبر

573- انظر الحدیث: 554

رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا،

دی۔

574م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

اسحاق، حبان، ہمام، ابوجمرہ، ابوبکر بن عبداللہ، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

27 - بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کا وقت

575 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ: "أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ"، يَعْنِي آيَةً

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کا فاصلہ۔

576 - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى، قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ اُن کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ اتنا وقفہ کہ کوئی شخص پچاس آیتیں تلاوت کر لے۔

577 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ

574م- صحیح مسلم: 1437,1436

575- انظر الحدیث: 1921، صحیح مسلم: 2548,2547، سنن ترمذی: 704,703، سنن نسائی: 2155,2154، سنن ابن ماجہ: 1694

576- انظر الحدیث: 1134، سنن نسائی: 2156

577- انظر الحدیث: 1920

سَعْدٍ، يَقُولُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي، أَنْ أُدْرِكَ صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ سکوں۔

578 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ المُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلاَةَ، لاَ يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الغَلَسِ

یحییٰ بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں خبر دی کہ: ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کے لیے چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ آتیں اور اندھیرے کے سبب کوئی اُنہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

28 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الفَجْرِ رَكْعَةً

جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی

579 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ العَصْرَ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بُسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل صبح کی ایک رکعت پالی تو اُس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نمازِ عصر پالی۔

29 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلاَةِ رَكْعَةً

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی

580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاَةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے وہ نماز پالی۔

579- راجع الحدیث: 556' صحیح مسلم: 1373' سنن ترمذی: 186' سنن نسائی: 516' سنن ابن ماجہ: 699

580- راجع الحدیث: 556' صحیح مسلم: 1372,1370' سنن ابوداؤد: 1121' سنن نسائی: 552

30 - بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ آفتاب بلند ہوجائے

581 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ،

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے گواہی دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ غروب ہوجائے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهَذَا

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے یہ حدیث کتنے ہی حضرات نے مروی کی۔

582 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا ارادہ نہ کیا کرو۔

583 - وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ

راوی کا بیان ہے کہ حدیث مروی کی مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہوجائے تو نماز کو مؤخر کردو، حتیٰ کہ بلند ہوجائے ور جب سورج کا کنارا غروب ہوجائے تو نماز میں تاخیر کردو، حتیٰ کہ چھپ

581- صحیح مسلم: 1918,1919، سنن ابوداؤد: 1276، سنن ترمذی: 183، سنن نسائی: 561، سنن ابن ماجه: 1250

582- انظر الحدیث: 3273,1629,1192,589,585، صحیح مسلم: 1923,1922، سنن نسائی: 570

583- انظر الحدیث: 3272، راجع الحدیث: 582

ہو جائے۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

584 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ المُنَابَذَةِ، وَالمُلاَمَسَةِ"

عُبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، خبیب، عبدالرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے ممانعت فرمائی۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتمالِ صماء یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینے اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹنا کہ شرمگاہ برہنہ رہے اور منابذہ و ملامسہ کے طریقہ بیع سے ممانعت۔

31 - بَابٌ: لاَ تُتَحَرَّى الصَّلاَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے

585 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلاَ عِنْدَ غُرُوبِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الجُنْدَعِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ العَصْرِ حَتَّى

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

584- راجع الحدیث: 368' صحیح مسلم: 3782' سنن نسائی: 4529' سنن ابن ماجہ: 3560,2169,1248

585- راجع الحدیث: 582' صحیح مسلم: 1921

586- انظر الحدیث: 1995,1992,1864,1197,1188' صحیح مسلم: 1920' سنن نسائی: 566

تَغِيبَ الشَّمْسُ

587 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ

حُمران بن ابان سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت با برکت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو کبھی یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

588 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ"

حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں سے ممانعت فرمائی یعنی فجر کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

32 - بَابُ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلاَةَ إِلَّا بَعْدَ العَصْرِ وَالفَجْرِ

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ

جو نماز پڑھنے میں کراہت نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد

اسے مروی کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

589 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ: لاَ أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ مَا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا"

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اُسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کو رات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، جو جب بھی چاہے جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کریں۔

-587 انظر الحدیث:3766

-588 راجع الحدیث:584

-589 راجع الحدیث:582، صحیح مسلم:3375

33 - بَابٌ: مَا يُصَلَّى بَعْدَ العَصْرِ مِنَ الفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ كُرَيْبٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ العَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ القَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

590 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ، سَمِعَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ، مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ، وَمَا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلاَةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلاَتِهِ قَاعِدًا - تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا، وَلاَ يُصَلِّيهِمَا فِي المَسْجِدِ، مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ

591 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ عِنْدِي قَطُّ

592 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا

کُریب نے حضرت اُمِ سلمہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے لوگوں نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انہیں کبھی ترک نہ فرمایا حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور جب آپ ﷺ پر نماز دشوار ہو گئی تو آپ اپنی نماز کا بیشتر حصّہ بیٹھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم ﷺ انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی اُمت پر شاق نہ ہو جائے اور آپ اُن کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑا۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد شیبانی عبدالرحمن بن اسود، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے خلوت اور جلوت میں ترک نہ فرمایا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

590- انظر الحديث: 1631,593,592,591

591- راجع الحديث: 590' صحيح مسلم: 573

592- راجع الحديث: 590' صحيح مسلم: 1933' سنن نسائی: 576

الْعَصْرِ"

593 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ الأَسْوَدَ، وَمَسْرُوقًا، شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ العَصْرِ، إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

34 - بَابُ التَّبْكِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

594 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا المَلِيحِ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ العَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو قلابہ، ابو الملیح سے مروی ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے نمازِ عصر چھوڑی اُس کے عمل رائیگاں ہو گئے۔

35 - بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الوَقْتِ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

595 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ، فَاضْطَجَعُوا، وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عبد اللہ بن ابو قتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ بھی ہمارے ساتھ آرام فرمالیتے۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم نماز سے نہ رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا: میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پشت لگا لی۔ اُن کی آنکھیں اُن پر بوجھل اور سو گئے۔ پس نبی

593- راجع الحدیث: 590، صحیح مسلم: 1934، سنن ابو داؤد: 1279، سنن نسائی: 575

594- راجع الحدیث: 553

595- سنن ابو داؤد: 440,439

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا بِلاَلُ، أَيْنَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلاَلُ، قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلاَةِ فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ، قَامَ فَصَلَّى

کریم ﷺ بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض کی کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی نہ طاری کی گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری جانب واپس لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

36 - بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الوَقْتِ

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی

596 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، جَاءَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي العَصْرَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى العَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس وہ بطحان کی جانب کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

37 - بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، وَلاَ يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلاَةَ

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اُسی نماز کو پڑھے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةً وَاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً، لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلاَةَ الوَاحِدَةَ

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز کا بیس سال تک اعادہ نہ کیا تو اُسی ایک نماز کو پڑھے۔

597 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے نماز پڑھنا

596- انظر الحدیث: 4112,945,641,598

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14) ". قَالَ مُوسَى: قَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدُ: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

یاد نہ رہے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اِس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی'' ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (پارہ ۱۶، طٰہٰ: ۱۴)''۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

38-بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ، الأُولَى فَالأُولَى

598 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى القَطَّانُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ، وَقَالَ: مَا كِدْتُ أُصَلِّي العَصْرَ حَتَّى غَرَبَتْ، قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ، فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى المَغْرِبَ "

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

مسدّد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو برا بھلا کہنے لگے کہ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اُترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نمازِ مغرب پڑھی۔

39-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ العِشَاءِ

599 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو المِنْهَالِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي المَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: " كَانَ يُصَلِّي الهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ

عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والدِ محترم نے عرض کی کہ ہمیں بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو اُسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری

598- راجع الحديث: 596

599- راجع الحديث: 541

فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ"

کنارے تک جا کر واپس لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا اور عشاء میں دیر کرنے کو آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک تلاوت فرماتے۔

40- بَابُ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا

600 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: انْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ - قَالَ الْحَسَنُ - وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرۃ بن خالد سے مروی ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انہوں نے تاخیر کردی، حتیٰ کہ اُن کے اُٹھنے کا وقت ہوگیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں اِن ہمسایوں نے بلالیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم مسلسل نماز میں ہی رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک خیر کے منتظر رہیں گے۔ قرہ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

601 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات کے آخر

600- راجع الحدیث:572

601- راجع الحدیث:116

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةٍ، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى مَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الأَحَادِيثِ، عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ القَرْنَ

میں نمازِ عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اِس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے گا۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے وہ ہوا جو اس سو سال سے متعلقہ حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

41- بَابُ السَّمَرِ مَعَ الضَّيْفِ وَالأَهْلِ

اہلِ خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد بات چیت کرنا

602 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ، كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - فَلاَ أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ - بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ العِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ - أَوْ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اصحابِ صفہ درویش صفت لوگ تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو شخصوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم ﷺ دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والدِ ماجد اور والدۂ محترمہ اور میں (ابوعثمان کو) نہیں جانتا کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کھایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی۔ پھر واپس لوٹے اور وہیں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے آرام بھی فرما لیا۔ پھر کچھ رات گزرے تشریف لائے۔ اُن کی اہلیہ محترمہ نے عرض کی کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس

602- اطراف الحدیث: 6141،6140،3581 صحیح مسلم: 5334،5333 سنن ابو داؤد: 3271،3270

قَالَتْ: ضَيْفِكَ - قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيئًا، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَايْمُ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا - قَالَ: يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا - وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الأَجَلُ، فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ آئیں حالانکہ پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے نا ہنجار! اور بھی سخت لفظ کہے اور فرمایا: کھاؤ تمہیں خوشی نہ ہو اور کہا کہ میں اِسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ بھی اُٹھاتے تو اُس کے نیچے اُس سے بہت زیادہ ہو جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ بچ رہ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی جانب دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اُس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے نبی فراش! کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض کی: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو اس سے تین گنا بڑھ کر ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اُس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اُس میں سے ایک لقمہ کھا کر اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت با برکت میں لے گئے اور وہ حضور ﷺ کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی میعاد ختم ہو گئی تو بارہ افراد اُن سے علیحدہ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے افراد تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اُس میں سے اُن سب نے کھایا جو کچھ فرمایا۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

10 - كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

1 - بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی ابتدا

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾، وَقَوْلُهُ ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة:9)

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (پارہ۶، المائدہ:۵۸)“ نیز فرمایا” ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن“

603 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود ونصاریٰ یاد آگئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ کہیں۔

فائدہ: اذان کے لغوی معنی اعلان واطلاع عام ہے۔ رب فرماتا ہے: "وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" اور فرماتا ہے: "فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ"۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ۱ھ میں شروع ہوئی جس کا واقعہ آگے آرہا ہے۔ (درمختار) خیال رہے کہ اذان نماز پنجگانہ اور جمعہ کے سوا کسی نماز کے لیے سنت نہیں۔ نماز کے علاوہ ۹ جگہ اذان کہنا مستحب ہے: بچے کے کان میں، آگ لگتے وقت، جنگ میں، جنات کے غلبہ کے وقت، غمزدہ اور غصے والے کے کان میں، مسافر جب راستہ بھول جائے، مرگی والے کے پاس، میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر۔ (درمختار، وشامی) مرقات میں ہے کہ حضرت علی مرتضٰے فرماتے ہیں ایک دن مجھے حضور نے غمگین پایا فرمایا علی! اپنے کان میں کسی سے اذان کہلوالو، اذانِ نماز اسلامی شعار میں سے ہے اگر کوئی قوم اذان چھوڑ دے تو ان پر جہاد کیا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ امام اعظم کے نزدیک اذان وتکبیر یکساں ہیں، تکبیر میں صرف "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" زیادہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۵۴۵)

604 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

603- انظر الحدیث: 3457,607,606,605' صحیح مسلم: 839,838,837,836' سنن ابو داؤد: 509,508' سنن ترمذی: 193' سنن نسائی: 626' سنن ابن ماجہ: 730,729

604- سنن نسائی: 625' سنن ترمذی: 190

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلاَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلاَلُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ

عنہما فرمایا کرتے: مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے اکٹھا ہوجایا کرتے اور اس کے لیے کوئی اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات کی۔ کچھ نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور کچھ نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا ہم ایک شخص کو مقرر نہ کردیں تو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! کھڑے ہوکر نماز کا اعلان کرو۔

2 - بَابٌ: الأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى

اذان دو دو دفعہ ہے

605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ، إِلَّا الإِقَامَةَ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے۔

606 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلاَةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا، أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو علم ہوجائے۔ کچھ نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں۔

3 - بَابٌ: الإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ، إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ

کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ سوائے قد قامت الصلاۃ کے

605- راجع الحدیث:603

606- انظر الحدیث:603، راجع الحدیث:603

607 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَذَكَرْتُ لِأَيُّوبَ، فَقَالَ: إِلَّا الإِقَامَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دہرائیں اور اقامت میں ایک دفعہ رکھیں۔

4- بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

اذان کہنے کی فضیلت

608 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ المَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ریح خارج ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہوجاتی ہے تو واپس آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے اور مکمل ہوجائے تو واپس لوٹتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

5- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

بلند آواز سے اذان کہنا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان واضح ورنہ ایک جانب ہوجاؤ۔

609 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ ثُمَّ المَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ انصاری مازنی کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو محبوب رکھتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی

-607 راجع الحدیث:603

-608 انظر الحدیث:3285,1232,1231,1222، سنن ابو داؤد:516، سنن نسائی:669

-609 انظر الحدیث:7548,3296، سنن نسائی:643، سنن ابن ماجہ:723

فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ، جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے دن اُس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سُنی۔

6 - بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

610 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا، لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ، وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) "

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جنگ کرتے تو صبح تک ٹھہرے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی جانب نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سے چھو ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری جانب اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم، محمد اور فوج جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔

7 - بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِي

611 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

جب اذان سُنے تو کیا کہے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

610- انظر الحدیث: 371

611- صحیح مسلم: 846، سنن ترمذی: 208، سنن نسائی: 672، سنن ابن ماجہ: 720

612 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، إِلَى قَوْلِهِ: وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد ابن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔ تک وہی کہتے سنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

613 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى - نَحْوَهُ - قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، قَالَ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام نے یحییٰ سے اُسی طرح مروی کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ ہمارے چند بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ سُن کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہتے ہوئے سُنا۔

8- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

اذان کے بعد کی دعا

614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ"

علی بن عیاش، شعیب بن ابوحمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سُن کر یہ دعا کرے: "اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقامِ محمود پر کھڑا کر۔" تو اُس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

9- بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الأَذَانِ

اذان کے لیے قرعہ اندازی

وَيُذْكَرُ: أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

مذکور ہے کہ بعض لوگوں میں اذان کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا۔

615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

612- انظر الحدیث: 914,613

613- راجع الحدیث: 612

614- انظر الحدیث: 4719' سنن ابوداؤد: 529' سنن ترمذی: 211' سنن نسائی: 679' سنن ابن ماجہ: 722

615- انظر الحدیث: 2689,721,654' صحیح مسلم: 980' سنن ابوداؤد: 225' سنن نسائی: 670,539

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالتے کرتے اور اگر علم ہوتا کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو اُس کی طرف جلدی کرتے اور اگر علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

10 - بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

دورانِ اذان باتیں کرنا

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

سلیمان بن صرد نے دورانِ اذان باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں حرج نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

616 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے مروی ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے روز میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر پہنچا تو آپ نے اُسے اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ کچھ لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: یہ انہوں نے (حضور ﷺ نے) کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

11 - بَابُ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو

617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ

سالم بن عبداللہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمِّ مکتوم اذان

616- انظر الحدیث: 901,668 صحیح مسلم: 1603,1602 سنن ابوداؤد: 1066 سنن ابن ماجہ: 939

617- انظر الحدیث: 7248,2656,1918,623,620

بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ . ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

12 - بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

618 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھے حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

619 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نمازِ فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

620 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہیں۔

13 - بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

621 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابو عثمان النہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

-618 انظر الحدیث: 1181,1173، صحیح مسلم: 1677,1676,1675,1674,1673، سنن ترمذی: 433، سنن نسائی: 1759,582، سنن ابن ماجہ: 1145

-619 انظر الحدیث: 1159، صحیح مسلم: 1680

-620 سنن نسائی: 636

-621 انظر الحدیث: 7247,5298، صحیح مسلم: 2538,2536، سنن ابوداؤد: 2347، سنن نسائی: 2169,640، سنن ابن ماجہ: 1696

زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ - أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الفَجْرُ - أَوِ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ: بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات میں اذان کہتے ہیں تا کہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہوجائے اور تمہارا سونے والا جاگ ہوجائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی اُنگلیوں سے بتایا کہ انہیں اُوپر اٹھایا، پھر نیچے لے آئے، حتیٰ کہ اس طرح ہوجائے: زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر اُنہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کردیا (یعنی سفیدی پھیلنے کا اشارہ)۔

623و622 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى المَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ بِلاَلًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

اسحاق، ابواُسامہ، عبیداللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوسف بن عیسیٰ، فضل، عُبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابنِ اُمِّ مکتوم اذان کہیں۔

14 - بَابٌ: كَمْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ الإِقَامَةَ

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو

624 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بُریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: دونوں اذانوں

622,623- راجع الحدیث: 617، صحیح مسلم: 2534,844، سنن نسائی: 638

624- انظر الحدیث: 627، صحیح مسلم: 1937، سنن ابوداؤد: 1283، سنن ترمذی: 185، سنن نسائی: 680، سنن ابن ماجہ: 1162

وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ ثَلاَثًا لِمَنْ شَاءَ

(اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ المُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُمْ كَذَلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ المَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ، قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، وَأَبُو دَاوُدَ: عَنْ شُعْبَةَ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ

عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آتے اور وہ اُسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہ ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد، شعبہ، سے مروی ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا مگر تھوڑا۔

15 - بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الإِقَامَةَ

جو اقامت کا انتظار کرے

626 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ المُؤَذِّنُ بِالأُولَى مِنْ صَلاَةِ الفَجْرِ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الفَجْرِ، بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ المُؤَذِّنُ لِلإِقَامَةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، نمازِ فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہوجانے کے بعد۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہوجاتا۔

16 - بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ لِمَنْ شَاءَ

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے

627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

-625 راجع الحدیث: 503، سنن نسائی: 681

-626 انظر الحدیث: 6310،1170،1160،1123،994، صحیح مسلم: 1761

-627 راجع الحدیث: 624

عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ

فرمایا: دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

17 - بَابُ مَنْ قَالَ: لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے

628 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے بعض لوگوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ہم بیس دن تک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ٹھہرے۔ آپ بہت رحیم اور شفیق تھے جب آپ نے اہل و عیال کی طرف ہمارا میلان دیکھا تو فرمایا: واپس جا کر گھر والوں میں رہو۔ اُنہیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

18 - بَابُ الأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ، إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً، وَالإِقَامَةِ، وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ، وَقَوْلِ المُؤَذِّنِ: الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ، فِي اللَّيْلَةِ البَارِدَةِ أَوِ المَطِيرَةِ

مسافر کے لیے اذان واقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور یونہی عرفہ ومزدلفہ میں اور مؤذن کا اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ کہنا سرد اور بارش والی رات ہوتا ہے

629 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُهَاجِرِ أَبِي الحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا:

628- انظر الحدیث:630,631,658,685,819,2848,6008,7246' صحیح مسلم:1533,1537' سنن ابوداؤد:589' سنن ترمذی:205' سنن نسائی:633,634,668,780' سنن ابن ماجہ:979

629- انظر الحدیث:535

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ . ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

630 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر پر نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

631 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم کچھ ہم عمر نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم وشفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا میلان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پوچھا۔ ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا اور اُنہیں دینی تعلیم دینا اور اُنہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے یاد رہیں کچھ یاد نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

632 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ

نافع سے مروی ہے کہ ایک سرد رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بضجنان پہاڑی پر اذان

630- انظر الحديث: 628

631- راجع الحديث: 628

عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ: أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ البَارِدَةِ، أَوِ المَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ

کہی۔ پھر فرمایا: اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: آلا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ایسا سفر میں سرد یا بارش والی رات میں کہا جاتا تھا۔

633 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ، فَجَاءَهُ بِلاَلٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاَةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلاَلٌ بِالعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ

عون بن ابو جُحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اُسے ابطح میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

فائدہ: سترہ سَتر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تا کہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲/۱۱ فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

19 - بَابٌ: هَلْ يَتَتَبَّعُ المُؤَذِّنُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا، وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الأَذَانِ

کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ اِدھر اُدھر پھیرے اور کیا اذان میں کسی جانب دیکھے

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلاَلٍ: أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: الوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانوں میں اُنگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں حرج نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے

633- راجع الحدیث: 187، صحیح مسلم: 1121

634- راجع الحدیث: 187، سنن نسائی: 642

أَحْيَانِهِ

634 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى بِلاَلًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَهُنَا بِالأَذَانِ

20 - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ: فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ"

635 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ؟ قَالَ: فَلاَ تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

21 - بَابُ لاَ يَسْعَى إِلَى الصَّلاَةِ، وَلْيَأْتِ بِالسَّكِينَةِ وَالوَقَارِ

وَقَالَ: مَا أَدْرَكْتُمْ، فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

636 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ اِدھر اُدھر کر رہے تھے۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کردی

ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کردی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد درست ترین ہے۔

عبد اللہ بن قتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی چاپ سُنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا: ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کرلو۔

نماز کے لیے سرعت نہ کرو بلکہ اطمینان اور وقار سے آؤ

اور فرمایا: جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔ اسے ابو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ۔ زہری، ابوسلمہ،

635- صحیح مسلم: 1363,1362

636- انظر الحدیث: 908

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ، فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی مل جائے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

22 - بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ، إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

637 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو۔

23 - بَابٌ: لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجِلًا، وَلْيَقُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

نماز کے لیے سرعت سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے

638 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو، حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے۔ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

24 - بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

کیا حاجت کے سبب مسجد سے نکل سکتا ہے؟

639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن

-637 انظر الحدیث: 909,638 صحیح مسلم: 1635,1634 سنن ابو داؤد: 540,539 سنن ترمذی: 592 سنن نسائی: 789,686

-638 راجع الحدیث: 637

-639 صحیح مسلم: 1368,1367 سنن ابو داؤد: 541,235 سنن نسائی: 791

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ، انْصَرَفَ، قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا، حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، وَقَدِ اغْتَسَلَ

کیسان، ابن شہاب ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کرلی گئی تھیں۔ آپ ﷺ اپنے مصلّے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے منتظر میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اور یونہی رہنا۔ حتیٰ کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

25 - بَابٌ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: مَكَانَكُمْ حَتَّى رَجَعَ انْتَظَرُوهُ

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا حتیٰ کہ وہ واپس لوٹے

640 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمَ، وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَصَلَّى بِهِمْ

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کرلی تھیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور واپس لوٹ گئے۔ غسل کر کے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

26 - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَا صَلَّيْنَا

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

641 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَوْمَ الخَنْدَقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ: مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ، حَتَّى كَادَتِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اب تک نماز نہیں پڑھی، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اُس کے بعد کی بات ہے جب

-640 صحیح مسلم: 1366،1367،1368، سنن ابو داؤد: 541،235، سنن نسائی: 791

-641 راجع الحدیث: 596

الشَّمْسُ تَغْرُبُ، وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى - يَعْنِي العَصْرَ - بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

روزہ دار افطار کر لے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ تو میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس نبی کریم ﷺ بطحان کی طرف اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نمازِ عصر پڑھی اور پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

27 - بَابُ الإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت در پیش ہو

642 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ المَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ حَتَّى نَامَ القَوْمُ

ابو معمر عبداللہ بن عمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صُہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک کونے میں ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے حتیٰ کہ لوگ نیند کے جھونکے لیں لگے۔

28 - بَابُ الكَلاَمِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

اقامت کے وقت باتیں کرنا

643 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا البُنَانِيَّ - عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلاَةُ - فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

حُمید سے مروی ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اُس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

29 - بَابُ وُجُوبِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب

وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ العِشَاءِ فِي

حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے سبب کسی کی

642- انظر الحدیث: 6292,643، صحیح مسلم: 831، سنن ابو داؤد: 544، سنن نسائی: 790

643- انظر الحدیث: 642، سنن ابو داؤد: 542

الْجَمَاعَةِ شَفَقَةٌ لَمْ يُطِعْهَا

والدہ اُسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اُس کیا اطاعت نہ کرے۔

644 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ، أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے قصد کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی جانب نکلوں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اُن میں سے کسی کو علم ہوتا کہ اُسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی تو ضرور نمازِ عشاء میں شامل ہوتا۔

30 - بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

با جماعت نماز کی فضیلت

وَكَانَ الْأَسْوَدُ: إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً

اسود سے جب جماعت نکل جاتی تو کسی دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انہوں نے اذان و اقامت کہی اور با جماعت نماز پڑھی۔

645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت حاصل ہے۔

646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن الہاد، عبدالرحمن بن جناب، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: با جماعت نماز کو تنہا نماز پر پچیس درجے فضیلت حاصل

644- انظر الحدیث: 7224,2420,657 سنن نسائی: 847

645- انظر الحدیث: 649 صحیح مسلم: 1475 سنن نسائی: 836

الفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

647 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"

ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سے اُس کی اپنے گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی جانب نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے عوض ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب نماز پڑھ لے تو فرشتے مسلسل اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک جائے نماز پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے۔

31 - بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

648 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلاَةُ الجَمِيعِ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (الإسراء: 78)

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ باجماعت نماز پڑھنا کو تمہارے تنہا کی نماز پر پچیس درجے افضل ہے اور نمازِ فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (۱۷:۷۸)

649 - قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

شعیب نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اسے ستائیس درجے فضیلت

648- راجع الحديث: 176، صحيح مسلم: 1472

649- راجع الحديث: 645

حاصل ہے۔

650 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا

عمر بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، اعمش، سالم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اُمِ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت غضب میں میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں محمد ﷺ کے دین میں سے کسی چیز کو نہیں پاتا سوائے اِس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ، فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ

محمد بن العلاء، ابو اُسامہ، بُریدہ بن عبداللہ، ابو بُردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو بہت دُور سے آتے ہیں، پھر جو اُن کی نسبت دُور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے۔

32- بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

652 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں جارہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔

653 - ثُمَّ قَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: المَطْعُونُ،

پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں: طاعون سے، پیٹ کی

-651 صحیح مسلم: 1511

-652 انظر الحدیث: 2472، صحیح مسلم: 6612، سنن ترمذی: 1958

-653 انظر الحدیث: 5733،2829،720

وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔

وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ

فرمایا کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالا کرتے۔

654 - وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

اور لوگوں کو علم ہوتا کہ اوّل وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اُس کی طرف جلدی کرتے اور اگر انکو علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو اِن میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

33 - بَابُ احْتِسَابِ الآثَارِ

قدموں پر ثواب ملنا

655 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فِي قَوْلِهِ: (وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) (يس:12)، قَالَ: خُطَاهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں سے چل کر مسجد آنے کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

656 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا المَدِينَةَ، فَقَالَ: أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ: خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ، أَنْ يُمْشَى فِي الأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ

دوسری مروی میں یہ بھی ہے جو ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے قریب آبسیں۔ نبی کریم ﷺ نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں لہٰذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ آثَارَكُمْ سے مراد اُن کے زمین پر اپنے قدموں پر چلنے کے نشانات ہیں۔

654- راجع الحدیث: 615

655- انظر الحدیث: 1887,656

34 - بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

657 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ، فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ بَعْدُ

نمازِ عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ اِن میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی آئیں۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اذان کا حکم دُوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دُوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دُوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

35 - بَابٌ: اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

658 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

دو یا اِس سے زیادہ جماعت کے حکم میں ہیں

مسدّد، زید بن زُریع، خالد، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

36 - بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

659 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، لاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا دَامَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ،

جو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ہر ایک کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور باوضو رہے۔ کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس

657- راجع الحدیث: 644،28

658- انظر الحدیث: 628، راجع الحدیث: 28

659- راجع الحدیث: 176، صحیح مسلم: 1508، سنن ابو داؤد: 470،469، سنن نسائی: 732

لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ"

جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الإِمَامُ العَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ، أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ میں جگہ دے گا، جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں بڑا ہوا چڑھا، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو شخص جو اللہ سے محبت کے لیے جمع ہوں اور اسی سبب سے جُدا ہوں، وہ شخص جس کو منصب اور جمال والی عورت بُلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو پوشیدہ کر خیرات کرے حتیٰ کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں (آنسو) سے تر ہو جائے ہیں۔

661 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں۔ ایک مرتبہ آپ نے نصف شب تک نمازِ عشاء میں دیر کردی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اِس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

37 - بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے

662 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرّف،

-660 انظر الحدیث: 6806,6479,1423 صحیح مسلم: 2378,2377 سنن ترمذی: 2391

-661 راجع الحدیث: 572 سنن نسائی: 538 سنن ابن ماجہ: 692

-662 صحیح مسلم: 1522

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

38 - بَابٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ صَلاَةَ إِلَّا المَكْتُوبَةَ

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھی جائے

663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ ابْنُ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَثَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّبْحَ أَرْبَعًا، الصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ مَالِكٍ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، اِن کے والدِ ماجد، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ عبدالرحمن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک شخص سے سُنا جن کو حضرت مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جا چکی تھی کہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا صبح کی چار، صبح کی چار۔ متابعت کی اس کی غُندر اور معاذ نے شعبہ سے حدیث مالک کی اور مروی کی ابنِ اسحاق، سعد نے حضرت عبداللہ بن بُحینہ سے اور مروی کی حماد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے۔

39 - بَابٌ: حَدُّ المَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الجَمَاعَةَ

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

663- صحیح مسلم: 1647,1646 سنن نسائی: 866 سنن ابن ماجہ: 1153

664 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا المُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلاَةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَأُذِّنَ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ، قِيلَ لِلْأَعْمَشِ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ بَعْضَهُ، وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا

اسود سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اُس کی عظمت کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہونے پر اذان کہی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر نرم دل شخص ہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی۔ سہ بارہ فرمانے پر ارشاد ہوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی علالت کے سبب آپ کے قدموں کو زمین سے مس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے ہٹنے کا قصد کیا تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ ﷺ کو لایا گیا تو اُن کے برابر میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کی اقتدار میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدا میں؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اس کے بعض کو مروی کیا ابوداؤد شعبہ نے اعمش سے۔ ابومعاویہ نے یہ بھی کہا: آپ ﷺ حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

665 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

عُبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ

664- راجع الحدیث: 198، صحیح مسلم: 941,940، سنن ابن ماجہ: 1232

665- راجع الحدیث: 198

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے میرے گھر میں قیام کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ قدم زمین سے مس ہو رہے تھے، جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اُس کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

40- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

بارش اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان

666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سرد اور طوفانی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا: "سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو۔" پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو موذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کبھی تاریکی اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں نابینا ہوں، پس یا

666- راجع الحدیث: 632 صحیح مسلم: 1598 سنن ابو داؤد: 1063 سنن نسائی: 653

667- راجع الحدیث: 424 صحیح مسلم: 1496,1495,1494,149,148 سنن نسائی: 1326,787 سنن ابن ماجہ: 754

ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کرلوں۔ پس رسول اللہ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

41- بَابٌ: هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ فِي المَطَرِ؟

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش میں بھی خطبہ دے؟

668 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ، فَأَمَرَ المُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، قَالَ: قُلْ: الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ"

عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے دن ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ موذن کو حکم دیا جب کہ وہ حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ پر پہنچا کہ اَلصَّلوٰةُ فِي الرِّحَالِ کہو۔ پس کچھ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُس نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا۔

668م - وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ

حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں دشواری میں مبتلا کروں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں آلودہ آؤ۔

669 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید

668م- راجع الحدیث: 616,610

669- صحیح مسلم: 2765,2764,2763,2762,2761، سنن ابو داؤد: 1382,911,895,894، سنن نسائی: 1355,1094، سنن ابن ماجہ: 1775,1766

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَقَالَ: جَاءَتْ سَحَابَةٌ، فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي المَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آئے، بارش ہوئی، حتیٰ کہ چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر دیکھا۔

670 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ، وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی قوت نہیں پاتا اور وہ بھاری بھرکم شخص تھا۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ ﷺ کو دعوت دی۔ پس آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصّے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ ﷺ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس دن کے علاوہ آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

42 - بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَبْدَأُ بِالعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ فِقْهِ المَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلاَتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی عقل مندی ہے کہ پہلے ضرورت پوری کرلے اور نماز کی جانب اُس وقت متوجہ ہو جب اُس کا دِل فارغ ہو۔

671 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

مسدّد، یحییٰ، ہشام اِن کے والد ماجد نے حضرت

670- سنن ابوداؤد: 657

671- انظر الحدیث: 5465

هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کی اقامت ہوجائے تو پہلے کھانا کھالیا کرو۔

672 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُدِّمَ العَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ المَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھالو اور اپنے کھانے میں جلدی نہ کرو۔

673 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ وَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ، وَتُقَامُ الصَّلاَةُ، فَلاَ يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا آجائے اور نماز کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے۔ حتیٰ کہ اُس سے فارغ ہوجائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہوجاتی تو نماز میں نہ جاتے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہوجاتے اور وہ امام کی قرأت سُنتے رہتے تھے ※※

674 - وَقَالَ زُهَيْرٌ، وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ، وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ . رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدِينِيٌّ

زُہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اپنی حاجت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوچکی ہو۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدینی ہیں۔

43 - بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الإِمَامُ إِلَى

جب امام کو نماز کے لیے بلایا

672- انظر الحدیث: 5463

673- انظر الحدیث: 5464,674 صحیح مسلم: 1244

674- راجع الحدیث: 673 صحیح مسلم: 1245

الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

جائے اور کچھ کھا رہا ہو

675 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ، فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جعفر بن عمرو بن اُمیہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی دستی سے کاٹ کر تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری نیچے رکھ دی۔ پس نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

44- بَابٌ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

جو اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے

676 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ، قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ- تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ- فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت سرائے میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کام کاج میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

45- بَابٌ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کی سنت سکھانے کا ہو

677 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ- فِي مَسْجِدِنَا هَذَا- فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

-675 راجع الحدیث: 208

-676 انظر الحدیث: 6039,5363 سنن ترمذی: 2489

-677 سنن ابو داؤد: 843,842 سنن نسائی: 1152,1150

كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؛ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ: وَكَانَ شَيْخًا، يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى

نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسی طرح پڑھاؤں۔ میں (ایوب) نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے اِن بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اُٹھاتے تو پہلی رکعت میں اُٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

46 - بَابٌ: أَهْلُ العِلْمِ وَالفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ

صاحبِ علم وفضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

678 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ وہ نرم دِل شخص ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی عرض کی تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو انہوں (حضرت ابوبکر) نے نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی میں نماز پڑھائی۔

679 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ البُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ،

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سُنا سکیں گے۔ حضرت عمر کو فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجئے کہ حضرت

678- انظر الحدیث: 3385 صحیح مسلم: 947

679- راجع الحدیث: 198

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ البُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمایئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: آپ سے مجھے اچھائی نہیں پہنچی۔

680 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو نبی کریم ﷺ کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم ﷺ مرض وصال میں نماز پڑھایا کرتے۔ حتیٰ کہ جب پیر کا دن ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری جانب دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر تبسم فرمایا۔ ہم نے پختہ ارادہ کرلیا کہ خوشی کے سبب نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتے ہیں بس حضرت ابوبکر سرکنے لگے کہ صف میں شامل جائیں یہ سوچ کر کہ نبی کریم ﷺ شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری مکمل کرلو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی روز وصال فرمایا۔

681 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ،

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے پردے کو اُٹھایا۔ جب نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرۂ

680- انظر الحدیث: 4448,1205,754,681

681- راجع الحدیث: 680 صحیح مسلم: 946

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ

انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور سے مسرور کن لگا ہو، جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ ﷺ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

682 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلاَةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ البُكَاءُ، قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي فَعَاوَدَتْهُ، قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي، إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عُقَيْلٌ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمزہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ ﷺ سے نماز کے بارے عرض کی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رقت طاری ہو جائیگا۔ فرمایا: اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض کی۔ فرمایا کہ اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی مثل ہو متابعت کی ہے اِس کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عُقیل اور معمر، زہری، حمزہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطے سے۔

47 - بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الإِمَامِ لِعِلَّةٍ

جو کسی وجہ سے امام کے برابر میں کھڑا ہو

683 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اپنے مرض میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انہیں نمازیں

683- صحیح مسلم: 942، سنن ابن ماجہ: 1233

يُصَلِّي بِهِمْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ: أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ"

پڑھاتے رہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو باہر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کررہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے سرکنے لگے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

48 - بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ، فَجَاءَ الإِمَامُ الأَوَّلُ، فَتَأَخَّرَ الأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ، جَازَتْ صَلاَتُهُ

فِيهِ عَائِشَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے، کیا اُس کی نماز ہوجائے گی

اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

684 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ المُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُن میں صلح کرانے کے ارادے سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں: پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ صف میں داخل ہوئے اور کھڑے ہوگئے لوگوں نے ہاتھ سے آوازیں کیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں کس طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ

684- انظر الحدیث: 7190,2693,2690,1234,1218,1204,1201 صحیح مسلم: 948

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اُٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آ ملے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ ابن ابو قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللهِ کہو اور اس پر متوجہ ہوا جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

49 - بَابٌ: إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

جب لوگ علمِ قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے

685 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ، فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ، فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں تقریباً بیس روز کے حاضر رہے اور نبی کریم ﷺ بڑے کریم تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علمِ دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

685- راجع الحديث: 6282,28

50- بَابُ إِذَا زَارَ الإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

686- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کرسکتا ہے

محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی۔ فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

51- بَابٌ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ، ثُمَّ يَتْبَعُ الإِمَامَ وَقَالَ الحَسَنُ: " فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلاَ يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ، يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الأُولَى بِسُجُودِهَا، وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ: يَسْجُدُ"

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری علالت میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھالے تو واپس لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اُٹھائے رکھا اُتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کرسکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرلے اور پہلی رکعت کو اُس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہوجائے تو سجدہ کرے۔

687- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں

-686 راجع الحدیث:424' صحیح مسلم:1496,1495,1494,149,148' سنن نسائی:1326,787' سنن ابن ماجہ:754

-687 صحیح مسلم:935' سنن نسائی:833

زَائِدَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلاَ تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ . قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ ، فَقَعَدَ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي المَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِصَلاَةِ العِشَاءِ الآخِرَةِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا -: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا العَبَّاسُ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی: نہیں بلکہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانا چاہا تو بیہوش ہو گئے، افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم ﷺ کے نماز عشاء کے لیے منتظر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر کے لیے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے آ کر بتایا جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نرم دل تھے انہوں نے کہا: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے اُن سے کہا: آپ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ پس اُن دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور

وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر تو نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابنِ عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم ﷺ کی علالت کے بارے میں حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا: بیان کرو میں نے بیان کر دیا۔ تو انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے علالت کے سبب کاشانۂ نبوت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اُس سے نیچے تشریف لے آئے اور دائیں پہلو میں خراش

688- انظر الحدیث: 5658،1236،1113' سنن ابو داؤد: 605

689- راجع الحدیث: 378' صحیح مسلم: 923' سنن ابو داؤد: 601' سنن نسائی: 831

فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلاَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ القَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا، لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آ گئی۔ پس ایک نماز آپ ﷺ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے حُمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے وقت کی بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو اختیار کیا جاتا ہے۔

52 - بَابٌ: مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ؟

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے؟

قَالَ أَنَسٌ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

حضرت انس نے فرمایا: جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

690 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي البَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ -، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ"

عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اُس وقت ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

690م - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

ہم سے حدیث بیان کی ابونعیم نے سفیان سے وہ

690م۔ انظر الحدیث: 811,747' صحیح مسلم: 1603,1062' سنن ابوداؤد: 620' سنن ترمذی: 281'

أَبِي إِسْحَاقَ، نَحْوَهُ بِهَذَا

ابو اسحٰق سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

53 - بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ

691 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ: لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات نہیں خوف نہیں کہ جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر کی مثل کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت کی مثل کر دے۔

54 - بَابُ إِمَامَةِ العَبْدِ وَالمَوْلَى

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

وَكَانَتْ عَائِشَةُ: يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ المُصْحَفِ وَوَلَدِ البَغِيِّ وَالأَعْرَابِيِّ وَالغُلاَمِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ " لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذکوان نامی غلام قرآنِ مجید سے کرتا تھا اور یونہی ولد الزنا، دیہاتی اور نابالغ لڑکے کی امامت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے۔

692 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ المُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ العُصْبَةَ - مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ - قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قباء کی ایک بستی ہے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اور ان کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

693 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس بن

سنن نسائی: 828

691- صحیح مسلم: 964، سنن ابو داؤد: 623

692- انظر الحدیث: 7175، سنن ابو داؤد: 588

693- انظر الحدیث: 7142،696

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سرانگور جیسا ہو۔

55-بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کرلی

694- حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر خطاء کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور خطاء کا وبال اُن پر ہوگا۔

56-بَابُ إِمَامَةِ المَفْتُونِ وَالمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الحَسَنُ: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ

مفتون اور بدعتی کی امامت

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر۔

695- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، -وَهُوَ مَحْصُورٌ- فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ؟ فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ، فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ: لاَ نَرَى

کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زُہری، حُمید بن عبدالرحمٰن، عُبید اللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور ایک فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ پسند نہیں ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب اچھا کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے دور رہو۔ زُبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک

694- صحیح مسلم: 3479,3478,3477

أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا

صحیح نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورت کے وقت کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ: اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: حاکم کی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو خواہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور کی مانند ہو۔

57 - بَابٌ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ، بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو

697 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ "فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَوْ قَالَ: خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ"

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آ کر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراٹے سُنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

58 - بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الإِمَامِ، فَحَوَّلَهُ الإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ، لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

جب کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اُسے داہنی طرف کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹے گی

698 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

کُریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم ﷺ اُس

696- راجع الحديث:693

697- راجع الحديث:117

698- راجع الحديث:183,117

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَلَى يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ

رات ہمارے پاس جلوہ فرما تھے۔ پس آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کرلیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لیے اور آپ جب سوتے تو خراٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔ عمرو، بکیر، کُریب سے اسی طرح مروی ہے۔

59 - بَابُ إِذَا لَمْ يَنْوِ الإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ، ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے

699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

عبداللہ بن سعید بن جُبیر کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کھڑا کرلیا۔

60 - بَابُ إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ، وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ، فَخَرَجَ فَصَلَّى

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے

700 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔

699- سنن نسائی:805

700- انظر الحدیث:6106,711,705,701

701 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى العِشَاءَ، فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ ثَلاَثَ مِرَارٍ - أَوْ قَالَ: فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا - وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ المُفَصَّلِ، قَالَ عَمْرٌو: لاَ أَحْفَظُهُمَا

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اُس میں سورۂ البقرہ پڑھی تو ایک شخص واپس لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے رنج ہوا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے تین دفعہ فرمایا: آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں ہیں۔

61- بَابُ تَخْفِيفِ الإِمَامِ فِي القِيَامِ، وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

امام کا قیام میں کمی کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا

702 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ

قیس سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرنے میں اُس دن سے زیادہ غضب میں نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ اُن میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

62- بَابٌ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل کرے

701- راجع الحديث: 700

702- راجع الحديث: 90

703 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طویل کرے۔

63 - بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ

جس نے نماز طویل کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی

وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ

ابواُسید نے فرمایا: اے بیٹے! تم نے ہمیں طویل نماز پڑھائی ہے۔

704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نمازِ فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ خفا ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس دن سے زیادہ خفا نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور حاجت مند بھی ہوتا ہے۔

705 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ، فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ البَقَرَةِ-

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص دو اونٹوں کو لے کر آ رہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا اُسے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی جانب بڑھا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ یا

703- سنن ابوداؤد:794، سنن نسائی:822

704- راجع الحدیث:90

705- سنن نسائی: 826، 893

أَوِ النِّسَاءِ - فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ - أَوْ أَفَاتِنٌ - ثَلاَثَ مِرَارٍ: فَلَوْلاَ صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الحَدِيثِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، وَمِسْعَرٌ، وَالشَّيْبَانِيُّ، قَالَ عَمْرٌو، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ، قَرَأَ مُعَاذٌ فِي العِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ، وَتَابَعَهُ الأَعْمَشُ، عَنْ مُحَارِبٍ

سورۂ النساء پڑھی۔ وہ واپس لوٹ گیا اور اُسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ کو رنج پہنچا ہے۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تم آزمائش میں مبتلا کرنے والے ہو، یہ تین دفعہ فرمایا۔ تم نے سورۂ الاعلیٰ، سورۂ والشمس اور سورۂ اللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور حاجت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسر اور شیبانی نے۔ عمرو اور عُبید اللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت معاذ نے عشاء کی نماز میں سورۂ البقرہ پڑھی تھی۔ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے حارث سے۔

64- بَابُ الإِيجَازِ فِي الصَّلاَةِ وَإِكْمَالِهَا

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

706 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَيُكْمِلُهَا

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اختصار کے ساتھ اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

65- بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

جو بچّے کے رونے کی وجہ سے نماز تخفیف کر دے

707 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ ان کے والدِ ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں

-706 صحیح مسلم: 6729،6730،6731،6732، سنن ترمذی: 2200، سنن ابن ماجہ: 4050،4051

-707 انظر الحدیث: 868، سنن ابوداؤد: 789،790، سنن نسائی: 824، سنن ابن ماجہ: 991

وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ". تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَبَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طویل کر دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو تکلیف دُوں متابعت کی ہے اس کی بشیر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

708 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً، وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ

شریک بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم ﷺ سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ ﷺ کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتے تو تخفیف فرما دیتے اس خوف سے کہ اُس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ

علی بن عبداللہ، یزید بن زُریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں پر دشواری ہوگی۔

710 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں، تو تخفیف کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں کو کتنی دشواری ہوگی موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی

708- صحیح مسلم:1053

709- انظر الحدیث:710، صحیح مسلم:1056، سنن ابن ماجہ:989

710- راجع الحدیث:709

حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

66 - بَابُ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

711 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت معاذ پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

67 - بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الإِمَامِ

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

712 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلاَلٌ يُوذِنُهُ بِالصَّلاَةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ. قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي، فَلاَ يَقْدِرُ عَلَى القِرَاءَةِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ . فَقُلْتُ: مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ. فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الأَرْضَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ، وَأَبُو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں آپ نے وصال فرمایا تو حضرت بلال نے حاضر ہوکر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے سبب قرأت نہ سنا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کی تو آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو

-711 راجع الحديث:700، صحيح مسلم:1042

-712 راجع الحديث:898,664

بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

سرکنے لگے۔ اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر سرک گئے اور نبی کریم ﷺ اُن کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔ متابعت کی اِس کی محاضر نے اعمش سے۔

68-بَابٌ: الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس کی اقتدا کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

713 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلاَلٌ يُوذِنُهُ بِالصَّلاَةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لاَ يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لاَ يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلاَهُ يَخُطَّانِ فِي الأَرْضِ، حَتَّى دَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی علالت بڑھ گئی تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے حاضر ہوئے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابوبکر نرم دل شخص ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآت سنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر نرم دل شخص ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو کچھ سنا نہ سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے قدم زمین سے مس ہو رہے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے

713- راجع الحدیث: 664

حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے سرکنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا۔ پس نبی کریم ﷺ آ کر حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہوکر اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

69 - بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ الإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ؟

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے

714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو اليَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر فارغ ہوگئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا اُن سے طویل۔

715 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، فَقِيلَ: صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

714- سنن ابوداؤد: 1009، سنن ترمذی: 399، سنن نسائی: 1224

715- راجع الحدیث: 482، سنن ابوداؤد: 1014، سنن نسائی: 1226

سَجِّلْ سَجِّلْ تَلِّيْنَ"

70 - بَابُ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ " سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ، وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ) (یوسف:86) "

716 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سُنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے: "ترجمہ کنز الایمان: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۱۳، یوسف:۸۶)"

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو کچھ سُنا نہیں سکیں گے حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سُنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت حفصہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے آپ سے اچھائی نہیں پہنچی۔

71 - بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

717 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

اِقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا

ابوالولید ہشام بن عبدالمالک، شعبہ، عمرو بن مُرّہ،

716- راجع الحدیث:679,198

717- صحیح مسلم:977

الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

سالم بن ابو الجعد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو پلٹ دے گا۔

718 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صُہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کرلیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

72 - بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ، عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

719 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

حُمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز قائم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرلو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

73 - بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف

720 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الشُّهَدَاءُ: الْغَرِقُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْهَدِمُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہید یہ ہیں: ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔

718- صحیح مسلم:975

719- راجع الحدیث:718

720- راجع الحدیث:653

721 - وَقَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا

اور فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ عشاء کی نماز اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو لازمی آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور معلوم ہوتا کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ ڈالتے۔

74 - بَابٌ: إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

722 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے لہٰذا اُس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت سے ہے۔

723 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے میں سے ہے۔

75 - بَابُ إِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے

724 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ

-721 راجع الحدیث: 615

-722 انظر الحدیث: 734، صحیح مسلم: 930

-723 صحیح مسلم: 974، سنن ابن ماجہ: 993

الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ: عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِينَةَ بِهَذَا

میں آئے تو ان سے کہا گیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کے برخلاف آج تک ہماری کون سی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عتبہ بن عُبید نے بشیر بن یسار سے مروی کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

76 - بَابُ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا: میں نے اپنوں میں سے ایک شخص کو اپنے ساتھ والے کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

725 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

77 - بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ، وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ، خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

جب آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور امام پیچھے سے اُسے داہنی طرف کرے تو اس کی نماز صحیح ہے

726 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ،

کُریب مولیٰ ابنِ عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے

725- راجع الحديث: 718

726- راجع الحديث: 138,117

فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے داہنی جانب کرلیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

78 - بَابٌ: الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

عورت تنہا بھی صف ہے

727 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ، فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

79 - بَابُ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالإِمَامِ

مسجد اور امام کے دائیں جانب

728 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي - أَوْ بِعَضُدِي - حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے داہنی طرف کھڑا کرلیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

80 - بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو

وَقَالَ الحَسَنُ: لاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الإِمَامِ

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابومجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سُنتا ہو۔

729 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

727- راجع الحدیث: 380، سنن نسائی: 868

728- راجع الحدیث: 117، سنن ابن ماجہ: 973

729- انظر الحدیث: 5861,2012,2011,1129,924,730، سنن ابو داؤد: 1126

عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ، وَجِدَارُ الحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ، فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثًا - حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ

ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا جسم اطہر دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ ﷺ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھنے لگے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اِس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے خوف ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

81- بَابُ صَلاَةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز

730 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ، يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلَّوْا وَرَاءَهُ

ابراہیم بن مُنذِر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذئب، مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنالی۔

731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ

بسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ تیار کروایا۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ ماہ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے۔ پس آپ کے صحابہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو اُن کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ اُن

730- انظر الحدیث: 729، صحیح مسلم: 1824، سنن ابو داؤد: 1368، سنن نسائی: 761، سنن ابن ماجہ: 942

731- انظر الحدیث: 7290,6113، صحیح مسلم: 1822، سنن ابو داؤد: 1447,1044، سنن ترمذی: 450، سنن نسائی: 1598

مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا المَكْتُوبَةَ قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔ عثمان، وُہیب، موسیٰ، ابو النضر، بُسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

82- بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ، وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا آغاز

732 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ - قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ"

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو میں زخم آ گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

733 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: "إِنَّمَا الإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا

ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور خراش آ گئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو فرمایا:

-732 راجع الحديث: 378

-733 راجع الحديث: 378، صحیح مسلم: 921، سنن ترمذی: 361

جُعِلَ الإِمَامُ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا"

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

734 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

83 - بَابُ: رَفْعُ اليَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً

تکبیر اولیٰ میں آغاز کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا

735 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ"

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

84 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا

734- راجع الحدیث: 733

735- انظر الحدیث: 739,738,736، سنن نسائی: 1056,877

736 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ"

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ وہ کندھوں تک ہوجاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور ایسا (رفعِ یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

737 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

85 - بَابٌ: إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

ابوحُمید نے اپنے ساتھوں میں کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کندھوں تک اُٹھائے۔

738 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا

سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ وہ شانوں تک ہوگئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا

736- راجع الحدیث:735، سنن نسائی:876

737- صحیح مسلم:862

738- راجع الحدیث:735، سنن نسائی:875

قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَعَلَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ، وَلاَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ"

وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اُس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

86 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو

739 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ "إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ"، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوع کیا ہے۔

87 - بَابُ وَضْعِ اليُمْنَى عَلَى اليُسْرَى فِي الصَّلاَةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

740 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اليَدَ اليُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ اليُسْرَى فِي الصَّلاَةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يُنْمَى ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِي

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ کی طرف مرفوع کیا جاتا ہے۔

88 - بَابُ الخُشُوعِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں خشوع

-739 راجع الحدیث: 735 سنن ابو داؤد: 742,741

741 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا رخ اس قبلہ کی جانب ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

742 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ"

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم ہیں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

89 - بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

743 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)(الفاتحة:2)"

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

744 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ: هُنَيَّةً - فَقُلْتُ: بِأَبِي

ابوزرعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر وقفہ فرماتے۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی سی دیر۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان وقفے کے

-741 راجع الحدیث:418

-742 راجع الحدیث:419، صحیح مسلم:958

-743 صحیح مسلم:889,888

-744 صحیح مسلم:1354,1353، سنن ابوداؤد:781، سنن نسائی:894,893,333,60، سنن ابن ماجہ:805

وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: " أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ"

بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں: اے اللہ! میری خطاؤں کو اتنی دُور کر دے جتنی دُور مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

90 - بَابٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال

745 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الكُسُوفِ، فَقَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ القِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: " قَدْ دَنَتْ مِنِّي الجَنَّةُ، حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا، لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ، وَأَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، لاَ أَطْعَمَتْهَا، وَلاَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ - قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ خَشِيشِ - أَوْ خَشَاشِ الأَرْضِ"

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کسوف ادا فرمائی۔ کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھا کر سجدہ کیا تو طویل سجدہ فرمایا اور طویل سجدہ فرمایا۔ پھر قیام کیا اور طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور طویل رکوع کیا پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا۔ پھر بعد فراغت فرمایا: جنت میرے نزدیک کی گئی حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو اُس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے جہنم قریب کی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں۔ اُس میں ایک عورت دیکھی۔ میرے (نافع کے) خیال میں انہوں نے فرمایا: جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا: اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے بندھ رکھا تھا یہاں تک بھوکی مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا: زمین کے کیڑے مکوڑے۔

745- انظر الحدیث: 2364، سنن نسائی: 1497، سنن ابن ماجہ: 1265

91- بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کی طرف نظر اُٹھانا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ: فَرَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز کسوف میں دوزخ کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصّہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہوتے ہوئے دیکھا۔

746 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عُمیر، ابو معمرہ سے مروی کہ ہم نے حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اِس کا کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

747 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ سَجَدَ

حجاج، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو غلط بیانی نہ کرتے تھے: وہ جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تو دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

748 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی جگہ پر کسی چیز کو پکڑا تھا؟ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اُس میں

746- سنن ابو داؤد: 801، سنن ابن ماجہ: 826

747- راجع الحدیث: 690

748- راجع الحدیث: 29

تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا

سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے دنیا باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔

749 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہو کر قبلہ کی سمت کو اشارہ فرمایا: میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور جہنم کو دیکھا دونوں کو اُن کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین دفعہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی نہیں دیکھی۔

92 - بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اُٹھانا

750 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نظروں کو آسمان کی جانب اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اِس بارے میں سخت کلام کرتے ہوئے فرمایا: وہ رک جائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

93 - بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

751 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ

مسدد، ابو الاحوص، اشعث بن سُلیم، ان کے اولدِ ماجد، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

-749 راجع الحدیث: 409,93

-750 سنن ابو داؤد: 913' سنن نسائی: 1192' سنن ابن ماجہ: 1044

-751 انظر الحدیث: 3291' سنن ابو داؤد: 910, 911' سنن ترمذی: 590' سنن نسائی: 1198,1197, 1196,1195

أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلاَةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ العَبْدِ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کو نماز سے اُچک لیتا ہے۔

752 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِي أَعْلاَمُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں بیل بوٹے بنے تھے۔ فرمایا کہ نقش و نگار نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اِسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

94 - بَابٌ: هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ، أَوْ يَرَى شَيْئًا، أَوْ بُصَاقًا فِي القِبْلَةِ؟

جب کوئی امر واقع ہو یا قبلہ کی جانب تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے

وَقَالَ سَهْلٌ: التَفَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوجہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

753 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ المَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلاَةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اُسے کھرچ دیا اور بعد فراغت فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابورواد نے نافع سے۔

754 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن

752- راجع الحدیث: 373، صحیح مسلم: 1238، سنن ابو داؤد: 4053,914، سنن نسائی: 770، سنن ابن ماجہ: 3550

753- راجع الحدیث: 406، صحیح مسلم: 1224، سنن ابن ماجہ: 763

754- راجع الحدیث: 680

لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلاَتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ، فَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ اليَوْمِ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمان فجر کی نماز میں تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا۔ اُن کی جانب دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے کھسکنے لگے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں یہ سوچ کر کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا قصد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں مکمل کرلو اور پردہ گرا دیا اور اُسی روز دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

95 - بَابُ وُجُوبِ القِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی

755 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: شَكَا أَهْلُ الكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلاَةَ العِشَاءِ، فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کوفہ والوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی تو انہیں معزول کر دیا گیا اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی جگہ عامل بنا دیا۔ انہوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ بہ احسن وخوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انہوں نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے ابو اسحاق! لوگوں کا خیال ہے کہ آپ بہ احسن وخوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا: خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اُس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز

755- اطراف الحدیث: 770,758، صحیح مسلم: 1018,1017,1016، سنن ابو داؤد: 803، سنن نسائی: 1002,

الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں تاخیر کرتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی خیال تھا۔ پس اُن کے ساتھ ایک شخص یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تا کہ کوفہ والوں سے پوچھیں۔ اُنہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے اُن کی تعریف کی۔ حتیٰ کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کو اُسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم میں عدل نہیں کرتے اور فیصلوں میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سُنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اسے درازئ عمر فرما اور اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرما اور اس کو فتنوں میں مبتلا فرما۔ اس کے بعد جب اُس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کی بعد میں نے اُسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اُس کی بھنویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور اُنہیں اشارے کرتا۔

756 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

علی بن عبداللہ، سفیان، زُہری، محمود بن ربیع، حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اُس کی نماز نہیں۔

-756 صحیح مسلم: 875,874,873,872، سنن ابوداؤد: 822، سنن ترمذی: 247، سنن نسائی: 910,909، سنن ابن ماجہ: 837

757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ المَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلاَثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

سعید بن ابو سعید کے والدِ ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص بھی داخل ہوا اور اُس نے نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دے کر فرمایا: واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اُسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے اچھی نہیں آتی، لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اُٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری نماز میں یونہی کرو۔

فائدہ: سترہ سُترٌ سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲/۱ ۱ فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

758 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو دن کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ ﷺ

757- انظر الحدیث: 6667,6252,6251,793 صحیح مسلم: 884,883 سنن ابو داؤد: 856 سنن ترمذی: 303 سنن نسائی: 883 سنن ابن ماجہ: 3695,1060

758- راجع الحدیث: 755

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ

کی نماز کی طرح پڑھاتا اور اُس میں کمی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں تاخیر اور پچھلی دونوں رکعتیں مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی گمان تھا۔

96 - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قرأت

759 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں لمبی قرأت کرتے اور اور دوسری میں تخفیف فرماتے اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں تخفیف فرماتے۔

760 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش عمارہ، ابومعمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم نے عرض کہ آپ کو کس طرح سے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

97 - بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

عصر کی نماز میں قرأت

761 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ: أَكَانَ النَّبِيُّ

ابومعمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے؟ فرمایا،

759- انظر الحدیث: 779,778,776,762، صحیح مسلم: 1012,1011، سنن ابو داؤد: 800,799,798، سنن نسائی: 977,975,974,973، سنن ابن ماجہ: 729

760- راجع الحدیث: 746

761- راجع الحدیث: 746

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

ہاں۔ میں نے عرض کی کہ حضور ﷺ کی قرأت کا آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

762 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، وَسُورَةٍ سُورَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا

مکّی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت تلاوت فرماتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیا کرتے۔

98 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي المَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قرأت

763 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالمُرْسَلاَتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي المَغْرِبِ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت اُمّ الفضل نے اُن سے سورۂ والمرسلات عُرفاً سُنی جب کہ وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا: اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی، جس کو آپ مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے۔

764 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِقِصَارٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ

ابوعاصم، ابن جُریج، ابن ابوملیکہ، عُروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا کہ آپ طویل سورتوں میں سے بھی تلاوت فرماتے۔

762- راجع الحدیث:759

763- انظر الحدیث:4429، صحیح مسلم:1033، سنن ابو داؤد:810، سنن ترمذی:308، سنن نسائی:985، سنن ابن ماجہ:831

764- سنن ابو داؤد:812، سنن نسائی:989

99- بَابُ الجَهْرِ فِي المَغْرِبِ

765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَأَ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ

مغرب کی نماز میں جہر

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جُبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ والطور تلاوت فرماتے ہوئے سُنا:

100- بَابُ الجَهْرِ فِي العِشَاءِ

766 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ العَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

عشاء کی نماز میں جہر

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اُن سے سجدے کے بارے میں کہا تو فرمایا: میں نے ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ سے جاملوں۔

767 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي العِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ: بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ"

ابوالولید، شعبہ، عدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں رکعتوں میں سے ایک رکعت میں آپ نے سورۂ والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔

101- بَابُ القِرَاءَةِ فِي العِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

768 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں

765- انظر الحدیث: 4854,4023,3050' صحیح مسلم: 1035' سنن ابو داؤد: 811' سنن نسائی: 986' سنن ابن ماجہ: 832

766- انظر الحدیث: 1078,1074,768' صحیح مسلم: 1305,1304' سنن ابو داؤد: 1408' سنن نسائی: 967

767- انظر الحدیث: 7546,4952,769' صحیح مسلم: 1037,1036' سنن ابو داؤد: 1221' سنن ترمذی: 310' سنن نسائی: 1000,999' سنن ابن ماجہ: 835,834

768- راجع الحدیث: 766

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ العَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ برابر کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ سے ملوں۔

102 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي العِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قرأت

769 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقْرَأُ: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فِي العِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون تلاوت فرماتے ہوئے سنا اور میں نے کسی اور کو آپ سے اچھی آواز و قرآت والا نہیں سنا۔

103 - بَابُ يُطَوِّلُ فِي الأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں کو طویل اور آخری دو میں اختصار کرے

770 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلاَةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا، فَأَمُدُّ فِي الأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ، وَلاَ آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابوعون سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کی ہر چیز پر اعتراض کیا گیا ہے حتیٰ کہ نماز پر بھی۔ کہا (حضرت سعد نے) کہ میں پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں اختصار اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی پیروی کرنے میں کمی نہیں کی۔ فرمایا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے بارے میں میرا یہی خیال ہے۔

104 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي الفَجْرِ

فجر کی نماز کی قرأت

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمّ سلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

769- راجع الحديث: 767

770- راجع الحديث: 755

وَسَلَّمَ بِالطُّورِ

نے سورۃ الطور تلاوت فرمائی۔

771 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالعَصْرَ، وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى المَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ - وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ العِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلاَ يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَلاَ الحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ، فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ - أَوْ إِحْدَاهُمَا - مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے ہم نے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک شخص مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر واپس لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور مجھے یاد نہیں کہ مغرب کے بارے میں کیا فرمایا اور میں عشاء کی تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتا مگر اُس سے پہلے سونے اور اُس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں تلاوت فرماتے۔

772 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلاَةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ القُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جُریج، عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہر نماز میں قرأت کرے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سُنائی تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے خفیہ رکھی تو ہم تم سے خفیہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

105 - بَابُ الجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلاَةِ الفَجْرِ

فجر کی نماز میں جہر سے قرأت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم ﷺ

771- راجع الحديث: 541

772- صحیح مسلم: 881، سنن نسائی: 969

773 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا القُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: {إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا} (الجن: 2)، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ} (الجن: 1) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الجِنِّ"

774 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

سورۂ والطور تلاوت فرماتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے بعض اصحاب کو لے کر بازارِ عکاظ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے مارے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی جانب آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوگئی ہوگی۔ پس انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی جانب لوٹے جب کہ نبی کریم ﷺ بازارِ عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان لگائے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے۔ پس اُس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی جانب واپس لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتادی گئی ہے۔

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ

773- انظر الحدیث: 4921، صحیح مسلم: 1005، سنن ترمذی: 3323

774- صحیح مسلم: 1022، سنن ابو داؤد: 649، سنن نسائی: 1006، سنن ابن ماجہ: 820

إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ، (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مریم: 64) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21)"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے جہر سے پڑھا جن میں جہر کا حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں سکوت کا حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب ہرگز بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

106 - بَابُ الجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ وَالقِرَاءَةِ بِالخَوَاتِيمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

ایک رکعت میں دو سوتوں کو اکٹھا کرنا اور آخری آیات پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ - أَوْ ذِكْرُ عِيسَى - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ: فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ البَقَرَةِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ المَثَانِي وَقَرَأَ الأَحْنَفُ: بِالكَهْفِ فِي الأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ - أَوْ يُونُسَ - وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الأَنْفَالِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ المُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ: فِيمَنْ يَقْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ المومنون تلاوت فرمائی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آ گئی اور رکوع فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۂ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت تلاوت کی۔ اور احنف نے پہلی میں سورۂ الکہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس تلاوت کی اور منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز اِن دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ الانفال کی چالیس آیات تلاوت کیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اُس کے بارے میں فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں تلاوت کرے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دُہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً

عبید اللہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں اُن کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے

يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ: بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى، فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا، وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ، وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اُس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں یونہی کرتا۔ اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ اس سورت سے ابتداء کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے ترک کر دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اُس نے کہا کہ میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ اگر آپ مجھے اسی طرح امام رکھ سکتے ہیں تو یہی کروں گا اور اگر پسند نہیں ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ اُن کی نظر میں وہ اُن سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا پسند کرتے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ ماجرا عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس سبب سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض کی کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

775 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

آدم، شعبہ، عمرو بن مُرّہ ابووائل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آج میں نے مفصّل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں تلاوت کیں۔ فرمایا کہ ایسے، جس طرح شعر پڑھتے ہیں۔ میں اُن تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم ﷺ ملایا کرتے اور مفصّل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کرتے تھے۔

107 - بَابٌ: يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

آخری دو رکعتوں میں صرف

775- انظر الحديث: 5043,4996، صحیح مسلم: 1907,1906,1905، سنن ترمذی: 602، سنن نسائی: 1004

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ پڑھی جائے

776 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مَا لاَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي العَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ تلاوت کرتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو طویل رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو زیادہ طول نہیں دیتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں اور یونہی صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

108 - بَابُ مَنْ خَافَتَ القِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی

777 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قُلْتُ لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

قُتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عُمیر، ابومعمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

109 - بَابُ إِذَا أَسْمَعَ الإِمَامُ الآيَةَ

جب امام کوئی آیت سنائے

778 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ وَصَلاَةِ العَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سورتیں تلاوت فرماتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور پہلی رکعت کو طول دیا کرتے تھے۔

776- راجع الحديث:759

777- راجع الحديث:746

778- راجع الحديث:759

الرَّكْعَةِ الْأُولَى

110 - بَابُ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

پہلی رکعت کو طول دینا

779 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابونعیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طول دیا کرتے اور دوسری میں اختصار فرمایا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

111 - بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

امام کا جہری آمین کہنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تُفْتِنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ خَيْرًا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور اُن کے مقتدیوں نے آمین کہی حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو رائیگاں نہ کردینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ترک نہ کرتے اور لوگوں کو ترغیب دلاتے اور اس کے بارے میں اُن سے حدیث سُنی ہے۔

780 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کے ساتھ ہوگئی اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

112 - بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

آمین کہنے کی فضیلت

779- راجع الحدیث: 759

780- انظر الحدیث: 6402' صحیح مسلم: 914' سنن ابوداؤد: 936' سنن ترمذی: 250' سنن نسائی: 927

781 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ المَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر یہ دونوں مِل گئیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

113 - بَابُ جَهْرِ المَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ

مقتدی کا جہری آمین کہنا

782 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ: (غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُعَيْمٌ المُجْمِرُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سمّی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے۔

114 - بَابُ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے

783 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے جب آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن دوبارہ کرنا۔

781- سنن نسائی: 929

782- انظر الحدیث: 4475، سنن ابوداؤد: 935

783- سنن ابوداؤد: 684,683، سنن نسائی: 870

115 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں تکبیر مکمل کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

اِسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

784 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا: انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جُھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ جب بھی جھکتے اور اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

116 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں تکبیر مکمل کرنا

786 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ،

ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو حضرت عمران بن

784- انظر الحدیث: 826,786

785- انظر الحدیث: 803,795,789، صحیح مسلم: 865، سنن نسائی: 1154

786- راجع الحدیث: 784

فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حُصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

787 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ المَقَامِ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ أُمَّ لَكَ

عمرو بن عون، ہشیم، ابوبشیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک شخص کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں نہ ہو، کیا یہ نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح نہیں ہے؟

117 - بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

788 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس نے بائیس تکبیرات کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے مروی کیا ہے۔

789 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ،

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھی کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَكَ

788- راجع الحدیث: 787

789- راجع الحدیث: 785، صحیح مسلم: 867,866، سنن ابو داؤد: 738، سنن نسائی: 1149

حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ " قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ: وَلَكَ الحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلاَةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الجُلُوسِ

الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر پوری نماز میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز مکمل ہوجاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث سے مروی کی کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

118- بَابُ وَضْعِ الأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

ابو حُمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمایا کرتے تھے۔

790 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ، فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کے برابر میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو مِلا کر (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والدِ محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

119- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ

جب کوئی مکمل رکوع نہ کرے

791 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، قَالَ: مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الفِطْرَةِ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کررہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر فوت ہوگئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر

790- صحیح مسلم: 1197,1196,1195,1194 ' سنن ابو داؤد: 867 ' سنن ترمذی: 259 ' سنن نسائی: 1032 ' سنن ابن ماجہ: 873

791- انظر الحدیث: 389 ' سنن نسائی: 1311

النَّبِيَّ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

120 - بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ

ابوحُمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

121 - بَابُ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ فِيهِ وَالطُّمَأْنِينَةِ

پورا رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا

792 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجود، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے علاوہ قیام کے وہ سب تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

122 - بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا

793 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا کہ جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو اس نے عرض

792- انظر الحدیث: 820,801 صحیح مسلم: 1058,1057 سنن ابو داؤد: 852 سنن ترمذی: 280,279 سنن نسائی: 1331,1147,1064

793- راجع الحدیث: 757

فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

کی: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر یونہی اپنی پوری نماز میں کرو۔

123 - بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دعا کرنا

794 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي "

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے: تو پاک ہے، اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

124 - بَابُ مَا يَقُولُ الإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟

795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ "

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب رکوع میں جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد قیام فرماتے تو اَللهُ اَكْبَرُ کہتے۔

-794 انظر الحديث: 817، 4293، 4967، 4968، صحیح مسلم: 1085، 1086، 1087، سنن ابو داؤد: 877، سنن نسائی: 1046، 1121، 1122، سنن ابن ماجہ: 889

-795 راجع الحديث: 785

125 - بَابُ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

796 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک سمّی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق کرجائے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

126 - بَابٌ

قنوت پڑھنا

797 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ "يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ العِشَاءِ، وَصَلاَةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الكُفَّارَ"

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کے قریب کردوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

798 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ القُنُوتُ فِي المَغْرِبِ وَالفَجْرِ

عبداللہ بن ابوالاسود، اسماعیل، خالد الحذاء ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں ہے۔

799 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

یحییٰ بن خلاّد زرقی سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ

796- انظر الحدیث: 3228' صحیح مسلم: 912' سنن ابوداؤد: 848' سنن ترمذی: 267' سنن نسائی: 1062

797- انظر الحدیث: 804,1006,2932,3386,4560,4598,6200,6393,6940' صحیح مسلم: 1542' سنن ابوداؤد: 1440' سنن نسائی: 1074

798- انظر الحدیث: 1004

799- سنن ابوداؤد: 770' سنن نسائی: 1061

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: " كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَنِ المُتَكَلِّمُ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاَثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ

بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو پیچھے سے ایک شخص نے کہا: "اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور برکت والی۔" جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

127 - بَابُ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوَى جَالِسًا حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ

ابوحُمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سر اُٹھایا تو سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ گئے۔

800 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ نَسِيَ "

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا حال بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ یہ بھول گئے ہیں۔

801 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

ابن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اُٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً مساوی ہوتے تھے۔

802 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث

800- انظر الحديث: 821

801- راجع الحديث: 792

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي بُرَيْدٍ، وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ: إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ نَهَضَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت دکھایا کرتے اور یہ نماز کے مخصوص وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو مکمل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو مکمل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو پھر کھڑے رہے۔ ابوقلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابویزید کی طرح نماز پڑھائی اور حضرت ابویزید جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

128 - بَابٌ: يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

803 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، " كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ "، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اَللهُ اَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے اور ہر رکعت میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے

803- راجع الحدیث: 785، سنن ابو داؤد: 836، سنن نسائی: 1155

بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

804 - قَالَا: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ " وَأَهْلُ المَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ

805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ فَرَسٍ - فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: صَلَّيْنَا قُعُودًا - فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: " إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا " قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ حَفِظَ كَذَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَكَ الحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الأَيْمَنِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَنَا عِنْدَهُ،

سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی حتیٰ کہ آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لیے دعا فرماتے اور کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلّط فرما اور اہل مشرق اُن دونوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور کبھی سفیان نے مِن فَرَس کہا تو آپ کے دائیں پہلو میں خراش آ گئی۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک مرتبہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو۔ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معمر سے بھی اسی طرح مروی ہے؟ میں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وَلَكَ الحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شِقِّهِ

804- راجع الحديث: 803

805- راجع الحديث: 378، صحيح مسلم: 920

فَجُحِشَ سَاقُهُ الأَيْمَنُ

الْأَيْمَنِ فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جُریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی داہنی پنڈلی چھل گئی۔

129 -بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

سجدے کی فضیلت

806 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا: لاَ، قَالَ: " فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ القَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: " فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اِسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب آئے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس اُنہیں بُلائے گا اور جہنم کے اُوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس دن یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے

806- صحیح مسلم: 453,450 سنن نسائی: 1139

اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ: أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ، رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ، أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي

کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی دوزخی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور شخص کے تمام اعضا کو آگ کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے۔ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی مانند ہوں گے۔ اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں اُگتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ایک شخص باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ دوزخ کی جانب منہ کر کے کہے گا: اے رب! میرے چہرے کو دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے تو اس کے علاوہ تو کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو چاہے عہد و قرار لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کا منہ دوزخ سے پھیر دے گا جب اُس کا منہ جنت کی جانب ہو جائے گا اور اُس کی تازگی و شگفتگی دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا۔ پھر عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و قرار

الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ، أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ". قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ

نہیں کیا کہ اُس کے علاوہ نہ مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟ عرض کرے گا: اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم، اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اُس کا رب جو چاہے گا عہد و قرار لے کر اُسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اُس میں شادابی اور سامانِ طرب ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا: اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا وعدہ خلاف ہے؟ کیا تو نے یہ پختہ اقرار نہ کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنسے گا۔ پھر اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائے گا اور فرمائے گا: آرزو کر۔ وہ آرزو کرے گا حتیٰ کہ اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہوجائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی۔ اُس کا رب اُسے یاد کروائے گا۔ حتیٰ کہ سب آرزوئیں پوری ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور حضرت ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے

130 - بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

807 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

131 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ القِبْلَةَ

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

132 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

808 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَأَى رَجُلًا لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

133 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

809 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

ہوئے سُنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جُدا ہو

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مُضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہُرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہاتھ اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

پیروں کی اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا

اسے ابوحُمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے طور پر نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حُذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر تم فوت ہوئے تو محمد ﷺ کی سنت پر نہیں مرو گے۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی

-807 راجع الحدیث: 390

-808 راجع الحدیث: 389

-809 انظر الحدیث: 816,815,812,810، صحیح مسلم: 1096,1095، سنن ابو داؤد: 890,889

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، "أُمِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلاَ يَكُفَّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا: الجَبْهَةِ، وَاليَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ"

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

810 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلاَ نَكُفَّ ثَوْبًا وَلاَ شَعَرًا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الخَطْمِيِّ، حَدَّثَنَا البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: "كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ"

آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو غلط بیانی نہیں کرتے تھے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اپنی پیشانی مبارک کو زمین پر رکھ دیتے۔

134 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ

ناک پر سجدہ کرنا

812 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَاليَدَيْنِ

معلیٰ بن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والدِ ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں

سنن ترمذی:273، سنن نسائی:1114,1112، سنن ابن ماجہ:1040,838

810- راجع الحدیث:809

811- راجع الحدیث:690

812- راجع الحدیث:809، صحیح مسلم:1099,1098,1097، سنن نسائی:1097,1096,1095، سنن ابن ماجہ:884

وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ

اور پیروں کی اُنگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

135 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ، وَالسُّجُودِ عَلَى الطِّينِ

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

813 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ فَقُلْتُ: أَلاَ تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ القَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ العَشْرَ الأَوْسَطَ، فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ القَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، وَإِنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ المَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ، فَأُمْطِرْنَا، فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا آپ فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کی: آپ نے نبی کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں جو سُنا ہو، ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی کہ جس چیز کی آپ کو طلب ہے وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف فرمایا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا حضرت جبرئیل پھر حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: جس کی آپ کو طلب ہے وہ آگے ہے بیسویں رمضان کو نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔ یہ علامت آپ

813- راجع الحدیث: 669

کے خواب کی تصدیق تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ الْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ: لَا يَمْسَحُ

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے فرمایا: حمیدی نے اس حدیث سے دلیل پکڑی کے مسح نہ کرے۔

136 - بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا، وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے

814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اُٹھانا حتیٰ کہ مرد سیدھے ہوکر بیٹھ جائیں۔

137 - بَابُ لَا يَكُفُّ شَعَرًا

بالوں کو درست نہ کرنا

815 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

138 - بَابُ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

816 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابوعوانہ وضاح نے، عمرو بن دینار سے بیان کیا، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس سے،

814- راجع الحدیث:632,363

815- راجع الحدیث:809

816- راجع الحدیث:816

وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لاَ أَكُفُّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑے۔

139 - بَابُ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

817 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي " يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

مسدّد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے آپ قرآن مجید کے احکام کی تعمیل کرتے۔

140 - بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان رُکنا

818 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ الحُوَيْرِثِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلاَةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّى صَلاَةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هَذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ،

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے مختصر اوقات کے علاوہ کی بات ہے پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا: پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی مانند نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی

-817 راجع الحديث:794

-818 راجع الحديث:677

رکعت میں بیٹھا کرتے۔

819 - قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

محمد بن عبدالرحیم، ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب مساوی ہوتے۔

821 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ - " كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: قَدْ نَسِيَ "

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کمی نہیں کروں گا کہ تمہیں ایسی نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ خیال ہوتا کہ وہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا خیال ہوتا۔

141 - بَابُ لاَ يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو

819- راجع الحدیث:677,628

820- راجع الحدیث:792

821- راجع الحدیث:800، صحیح مسلم:1060

وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹتے۔

822 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کُتے کی طرح نہ بچھائے۔

142 - بَابُ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو

823 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ہشیم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں خالد حذاء نے خبر دی، ابو قلابہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک کچھ دیر بیٹھ نہ لیتے۔

143 - بَابٌ: كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ؟

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے

824 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں جس طرح تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ ﷺ کو

822- راجع الحديث: 241' صحیح مسلم: 1103,1102' سنن ابوداؤد: 897' سنن ترمذی: 276' سنن نسائی: 1109

823- سنن ابوداؤد: 844' سنن ترمذی: 287' سنن نسائی: 1151

824- راجع الحديث: 677' صحیح مسلم: 1317,1316' سنن ابوداؤد: 1002' سنن نسائی: 1334

وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلاَبَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلاَتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلاَةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ - قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ

کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا۔ اُن کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے۔

144 - بَابٌ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے

اور حضرت ابن زُبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

825 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن حارث سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انہوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کرتے دیکھا۔

826 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ، صَلاَةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي، فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت مطرّف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے ہمیں یہ نماز محمد ﷺ کی نماز کس طرح پڑھائی ہے یا انہوں نے ہمیں محمد ﷺ کی نماز یاد دِلا دی ہے۔

145 - بَابُ سُنَّةِ

تشہد میں

826- راجع الحدیث: 786,784

الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

بیٹھنے کا طریقہ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: تَجْلِسُ فِي صَلاَتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً

اور حضرت اُمِّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

827 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلاَةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ، فَنَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلاَةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى . فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لاَ تَحْمِلاَنِي

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چارزانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی یونہی کیا اور اُن دِنوں میں کم سن تھا تو حضرت عداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو۔ میں نے عرض کی کہ آپ تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھا پاتے۔

828 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ،

یحییٰ بن بکیر لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن صلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء۔

828م - وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

لیث، یزید بن ابوحبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کی خدمت میں حاضر تھے تو نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے پھر پشت مبارک کو جھکا دیتے۔ جب سر اُٹھاتے تو

827- سنن ابو داؤد: 958

828م- سنن ابو داؤد: 963,964,965,966' سنن ترمذی: 304,305' سنن نسائی: 1100,1180,1261, 1038' سنن ابن ماجہ: 803,862,1061

اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ القِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ اليُسْرَى، وَنَصَبَ اليُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ اليُسْرَى، وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنَ ابْنِ عَطَاءٍ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ، وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ، كُلُّ فَقَارٍ

سیدھے ہو جاتے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی انگلیوں کے پورے قبلہ رُو کئے رکھتے۔ جب دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور سُنا لیث نے یزید بن ابوحبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابوصالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر۔ ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابوحبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُلُّ فَقَارٍ بیان کیا۔

146- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الأَوَّلَ وَاجِبًا

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

کیونکہ نبی کریم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

829 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ، مَوْلَى بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الحَارِثِ - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ - وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبدالمطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازدشنوہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب نماز مکمل ہو گئی اور لوگ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے

-829 اطراف الحدیث: 830,1224,1225,1230,6670 صحیح مسلم: 1269,1270,1271 سنن ابوداؤد: 1034,1035 سنن ترمذی: 39 سنن نسائی: 1176,1177,1221,1222,1260 سنن ابن ماجہ: 1206,1207

تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ

تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

147 - بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الأُولَى

پہلے قعدہ میں تشہد

830 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

148 - بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الآخِرَةِ

آخری رکعت میں تشہد

831 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام۔" جب رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" جب تم یوں کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔"

149 - بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلاَمِ

سلام سے پہلے دعا کرنا

830- راجع الحدیث: 829

831- انظر الحدیث: 7381,6328,6265,6230,1202,835، صحیح مسلم: 898، سنن ابو داؤد: 968، سنن نسائی: 1664,1168,1169,1276,1278,1297، سنن ابن ماجہ: 1297

832 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا، وَفِتْنَةِ المَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ" فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ المَغْرَمِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں خطاؤں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔" کسی نے عرض کی کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ شخص جب مقروض ہو تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

833 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

زہری، عُروہ بن زُبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

834 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: "قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ"

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابوحبیب، ابوالخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو۔ پس اپنے کرم سے مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی

832- انظر الحدیث: 7129,6377,6376,6375,6368,2397,833' صحیح مسلم: 1325' سنن ابوداؤد: 880' سنن نسائی: 1308

833- راجع الحدیث: 132

834- انظر الحدیث: 7388,6326' صحیح مسلم: 6809' سنن ترمذی: 3531' سنن نسائی: 1301

بخشنے والا مہربان ہے۔

150 - بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں

835 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ، قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُولُوا السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُو"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام اور اُس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یُوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یُوں کہا کرو۔ ''تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور سب بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔'' جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان۔ اور کہو: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔'' پھر جو دعا چاہے اختیار کر کے اُس کے ذریعے دعا مانگے۔

151 - بَابُ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتَّى صَلَّى

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَأَيْتُ الحُمَيْدِيَّ: يَحْتَجُّ بِهَذَا الحَدِيثِ أَنْ لاَ يَمْسَحَ الجَبْهَةَ فِي الصَّلاَةِ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حُمیدی کو دیکھا کہ اِس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ پونچھے۔

836 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے مروی

835- راجع الحدیث: 831' صحیح مسلم: 898' سنن ابوداؤد: 968' سنن نسائی: 1297,1278,1276,1169, 1168,1164' سنن ابن ماجہ: 899

836- راجع الحدیث: 813,669

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي المَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔

152 - بَابُ التَّسْلِيمِ

سلام پھیرنا

837 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ القَوْمِ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر رُکے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا گمان یہی ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ آپ کا رُکنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں الگ ہو جائیں، اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں موجود پائیں۔

153 - بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ

حضرت ابن عمر اسے مستحب جانتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

838 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سلام پھیرا جب کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

154 - بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلاَمَ عَلَى

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز

837- سنن ابو داؤد:1040' سنن نسائی:1332' سنن ابن ماجہ:932

838- راجع الحدیث:424

الإِمَامِ وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

میں سلام کرنے کو کافی سمجھے

839 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ أَنَّهُ: عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ

محمود بن ربیع جنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے منہ میں کُلّی فرمائی، اُس کنوئیں کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا۔

840 - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ، فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا حَتَّى أَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ: أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ . فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ المَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

اُن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر بنی سالم کے ایک شخص سے سُنا۔ فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میری بصارت کمزور ہوگئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

155 - بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ذکر کرنا

841 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو،

-839 راجع الحدیث: 177

-840 راجع الحدیث: 424

-841 انظر الحدیث: 842، صحیح مسلم: 1318، سنن ابوداؤد: 1003

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ المَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے تھے یہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کا اِسی سے معلوم ہو جاتا جب کہ اِس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سُنتا۔

842 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ عَلِيٌّ: وَاسْمُهُ نَافِذٌ

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی نماز کے مکمل ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

843 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ

ابو صالح سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چند غریب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں پا گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن اُنہیں مالی فضیلت حاصل ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اُس پر عمل کرو تو آگے بڑھ جانے والوں سے جاملو اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے ساتھیوں میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اُسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے

842- راجع الحدیث: 841، صحیح مسلم: 1317,1316، سنن ابو داؤد: 1002، سنن نسائی: 1334

843- صحیح مسلم: 1346

وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ. فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ

بعد سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ انہیں ۳۳، ۳۳ دفعہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ دفعہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ دفعہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ دفعہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا: تم سُبْحَانَ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو، حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ دفعہ ہو جائے۔

844 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا، وَعَنِ الحَكَمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، بِهَذَا، وَقَالَ الحَسَنُ: "الجَدُّ: غِنًى"

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکتوب میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تُو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی کا زور اسے تیرے مقابل نفع نہیں دے گا۔“ شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح مروی کی۔ مروی کیا اسے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اَلْجَدُّ سے مراد مالداری ہے۔

156 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کر لے

845 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابورجاء سے

844- اطراف الحدیث: 7292, 6615, 6473, 6330, 5975, 2408, 1477، صحیح مسلم: 1340, 1339, 1338, 1337، سنن ابو داؤد: 1505، سنن نسائی: 1341, 1340

845- اطراف الحدیث: 7047, 6096, 4674, 3354, 3236, 2791, 2012, 1386, 1143، صحیح مسلم: 5896، سنن ترمذی: 2294

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ مبارک کو ہماری جانب فرمالیا کرتے تھے۔

846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ"

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے رب عزّوجل نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اُس نے فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

847 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں آدھی رات تک دیر کردی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

157 - بَابُ مُكْثِ الإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلاَمِ

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا

846- انظر الحدیث: 7503,4147,1038 'صحیح مسلم: 288 'سنن ابو داؤد: 3906 'سنن نسائی: 1524

847- انظر الحدیث: 572

848 - وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ القَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ لاَ يَتَطَوَّعُ الإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ

اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی جگہ بقیہ نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہ سے جو مرفوعاً نقول ہے کہ امام اُس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ درست نہیں ہے۔

849 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ

ہند بنت حارث نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سلام پھیر لیتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر رُک کے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ نماز سے فارغ ہونے والے مردوں سے عورتیں الگ ہو جائیں۔

850 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ الفِرَاسِيَّةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا - قَالَتْ: كَانَ يُسَلِّمُ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ، فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الفِرَاسِيَّةُ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الفِرَاسِيَّةُ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الحَارِثِ القُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ - وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ المِقْدَادِ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ،

ابنِ ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں واپس لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ واپس لوٹتے۔ ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب سے مروی ہے کہ مجھے ہند قراشیہ نے خبر دی۔ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراشیہ نے زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انہیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم ﷺ

848- سنن ابو داؤد: 1006، سنن ابن ماجہ: 1427

849- راجع الحدیث: 837

850- راجع الحدیث: 737

وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں۔ شعیب، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قریشہ نے۔ ابن ابو عتیق، زہری نے ہند فراشیہ سے روایت کی۔ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

158 - بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے

851 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

ابن ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور فرماتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے۔ لوگوں کو آپ کی سرعت سے تعجب ہوا۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی سرعت پر متعجب ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

159 - بَابُ الِانْفِتَالِ وَالِانْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

نماز کے بعد دائیں یا بائیں طرف رخ کرنا

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى - أَوْ مَنْ يَعْمِدُ - الِانْفِتَالَ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دائیں اور بائیں طرف رخ پھیر لیا کرتے اور جو دانستہ دائیں طرف پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

852 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

851- اطراف الحدیث: 6275,1430,1221 سنن نسائی: 1364

852- صحیح مسلم: 1636 سنن ابو داؤد: 1042 سنن نسائی: 1359 سنن ابن ماجہ: 930

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ نہ رکھے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں طرف پھرنا لازمی ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بارہا بائیں جانب پھرتے دیکھا۔

160 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

لہسن، پیاز اور گندنا کے بارے میں احکام

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے سبب یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

853 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ، وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، إِلَّا نَتْنَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ - وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ، وَأَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ، قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا

عبداللہ بن محمد، ابوعاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں نے (عطاء) عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا مطلب کچا لہسن ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جریج سے مروی کی کہ اس کی بو مراد ہے۔ احمد بن صالح نے ابن وہب سے مروی کی کہ اُتی ببذر۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جب کہ لیث اور ابوصفوان نے یونس

853- انظر الحدیث: 5522,5521,4218,4217,4215 صحیح مسلم: 1248 سنن ابو داؤد: 3825

854- انظر الحدیث: 7359,5452,855 صحیح مسلم: 1255,1254 سنن ترمذی: 1806 سنن نسائی: 706

أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

855 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ" وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ البُقُولِ، فَقَالَ: قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے، یا ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس میں سے بُو آئی تو پوچھا۔ اُس میں جو سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھالو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: بَعْدَ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يُثْبِتُ قَوْلَ يُونُسَ

احمد بن صالح نے حدیث یونس کے بعد فرمایا: وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ قول یونس پر ہیں۔

856 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبْنَا - أَوْ: لاَ يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا -"

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

161 - بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ، وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الغُسْلُ وَالطُّهُورُ، وَحُضُورِهِمُ الجَمَاعَةَ وَالعِيدَيْنِ

بچوں کا وضو اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب

855- صحیح مسلم: 1253، سنن ابو داؤد: 3822

856- انظر الحدیث: 5451

وَالجَنَائِزَ، وَصُفُوفِهِمْ

ہوتی ہے اور اُن کی صفیں

857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سلیمان شیبانی نے شعبی سے مروی کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جدا قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ ﷺ نے اُن کی امامت فرمائی اور انہوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا: اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

858 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

علی بن عبداللہ، سفیان، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

859 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا - يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا - ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَحَوَّلَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يَأْذَنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو فرمایا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح آپ نے کیا تھا اُسی طرح وضو کیا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھر آ کر مجھے اپنے داہنی طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اُس کے ساتھ

-857 صحیح مسلم: 2210,2209,2208 سنن ابوداؤد: 3196 سنن ترمذی: 1037 سنن نسائی: 2023,2022 سنن ابن ماجہ: 1530

-858 صحیح مسلم: 1954 سنن ابوداؤد: 341 سنن نسائی: 1376 سنن ابن ماجہ: 1089

-859 راجع الحدیث: 138,117

فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: "إِنَّ رُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: (إِنِّي أَرَى فِي المَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) (الصافات:102)"

نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا عمرو نے فرمایا کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)

860 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ، فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاليَتِيمُ مَعِي وَالعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری دادی جان حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی جانب گیا جو زیادہ استعمال کے سبب سیاہ پڑ گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

861 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا، اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا لیکن کوئی ایک بھی اِس پر معترض نہ ہوا۔

860- راجع الحدیث:380، صحیح مسلم:1497، سنن ابو داؤد:612، سنن ترمذی:234، سنن نسائی:800

861- راجع الحدیث:76

862 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي العِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ. وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ المَدِينَةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کردی۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہوا اور اہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

863 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ - أَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلاَلٌ البَيْتَ

عبدالرحمٰن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب اُن سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں اور آپ ﷺ سے میری اگر قرابت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب نہ جا سکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے قریب تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو انہیں پند و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

162 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالغَلَسِ

عورتوں کا رات اور تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانا

862- راجع الحدیث: 566، سنن نسائی: 534

863- راجع الحدیث: 98، سنن ابو داؤد: 1146، سنن نسائی: 1585

864 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعَتَمَةِ، حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ العَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کا منتظر نہیں۔ ان دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر اہل مدینہ منورہ اور وہ عشاء کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی شب تک پڑھتے تھے۔

865 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى المَسْجِدِ، فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے مسجد کی جانب جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

163 - بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ الإِمَامِ العَالِمِ

عالم امام کا قیام نماز کے لئے لوگوں کا انتظار کرنا

866 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ المَكْتُوبَةِ، قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ

عبداللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ رسول اللہ ﷺ رکے رہتے اور وہ بھی جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

-864 رجع الحدیث: 862

-866 رجع الحدیث: 837

الرِّجَالُ

867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بے شک جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس لوٹتیں اور تاریکی کے سبب وہ پہچانی نہ جاتی تھیں۔

868 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے طویل کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو دشواری پہنچاؤں۔

869 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو اُنہیں مسجدوں سے ممانعت کر دی جاتی جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو ممانعت کر دی گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا: کیا وہ منع کی گئی تھیں فرمایا، ہاں۔

164 - بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

-867 راجع الحدیث: 372، صحیح مسلم: 1457، سنن ابوداؤد: 423، سنن ترمذی: 153، سنن نسائی: 542

-868 راجع الحدیث: 707

-869 صحیح مسلم: 998، سنن ابوداؤد: 569

870 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: نَرَى - وَاللَّهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زُہری، ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام مکمل ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے سے قبل کچھ دیر اپنی جگہ پر رُکے رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی گمان ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس لوٹ جائیں، اس سے پہلے کہ مرد اُن سے آملیں۔

871 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ سُلیم کے گھر میں نماز ادا فرمائی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُمِّ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

165 - بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي المَسْجِدِ

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد واپس لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا

872 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ المُؤْمِنِينَ لاَ يُعْرَفْنَ مِنَ الغَلَسِ - أَوْ لاَ يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا -

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فُلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں واپس لوٹ جاتیں اور تاریکی کے سبب پہچانی نہ جاتیں یا اُن میں سے ایک دوسری کو پہچان نہ پاتی۔

166 - بَابُ اسْتِئْذَانِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالخُرُوجِ إِلَى المَسْجِدِ

عورت کا اپنے شوہر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا

870- راجع الحدیث:837

871- راجع الحدیث:380، سنن نسائی:868

872- راجع الحدیث:372

873 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْنَعْهَا

مسدد، یزید بن زُریع، معمر، زُہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اُسے نہ روکو۔

167 - بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

مردوں کے پیچھے عورتوں کی نماز کا بیان

874 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری ماں) ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھائی۔ میں اور یتیم مل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ، قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَهُوَ يَمْكُثُ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَتْ: نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں جانے کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے یہ آپ ﷺ اس لئے کرتے تا کہ عورتیں مردوں سے پہلے نکل جائیں۔

☆☆☆☆☆

873- راجع الحديث: 865

874- راجع الحديث: 870

875- راجع الحديث: 871

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

11 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

1 - بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (الجمعة: 9)

876 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ، مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

2 - بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَوْ عَلَى النِّسَاءِ

877 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جمعہ کا بیان

جمعہ کا فرض ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (پ ۲۸، الجمعۃ: ۹)

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم آخری ہیں قیامت میں سب سے پہلے ہیں، بس انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ پھر یہی دن ہے جس میں ان پر فرض کیا گیا لیکن انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں یہودی کل کی جانب اور نصاریٰ پرسوں کی جانب چلے گئے۔

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

-876 راجع الحدیث: 876

-877 انظر الحدیث: 919,894، سنن نسائی: 1375

فائدہ: جمعہ ج اور م کے پیش سے، جُمع سے بنا، بمعنی مجتمع ہونا، اکٹھا ہونا۔ چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع ہوئی کہ تکمیلِ خلق اسی دن ہوئی، نیز حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اس دن ہی جمع ہوئی، نیز اس دن میں لوگ نماز جمعہ جمع ہوکر ادا کرتے ہیں ان وجوہ سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں ہفتہ کے دنوں کے نام حسب ذیل تھے: اوّل، اَہْوَن، جُبار، دبار، مونس، عروبہ، شیاء۔ (اشعہ) نماز جمعہ فرض ہے، شعار اسلام میں سے ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے مگر اس کی فرضیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ چنانچہ یہ نماز مسلمان، مرد، عاقل، بالغ، آزاد، تندرست، شہری پر فرض ہے اس کی ادا کے لیئے جماعت، آزاد جگہ، شہر اور خطبہ شرط ہیں۔ نہ گاؤں والوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ گاؤں میں جمعہ ادا ہو۔ اس کے مکمل دلائل ہمارے "فتاویٰ نعیمیہ" میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۵۸۴)

878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الخُطْبَةِ يَوْمَ الجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ، فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ، فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: وَالوُضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی آئے جو اوّلین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جاسکا کہ اذان کی آواز سُنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کرسکا۔ فرمایا کہ صرف وضو حالانکہ آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

3 - بَابُ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

878- انظر الحديث: 882، راجع الحديث: 877

879- راجع الحديث: 858,857

880 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ، فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا، وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ. وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سُلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ مہیا ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ کو بہتر علم ہے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں یونہی ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام کا علم نہیں ہوسکا۔ یہ مروی کی اُن سے بُکیر بن الاشج اور سعید بن ابو بلال اور بہت سے حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کُنیت ابوبکر اور عبداللہ ہے۔

4- بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت

881 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سُمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسلِ جنابت کرکے پھر جائے (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اُونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے مرغی راہِ خدا میں دی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے انڈا راہِ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے) آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہوجاتے اور وعظ سُنتے ہیں۔

880- راجع الحدیث: 858 صحیح مسلم: 1957 سنن ابو داؤد: 344 سنن نسائی: 1382,1374

881- صحیح مسلم: 1961 سنن ابو داؤد: 351 سنن ترمذی: 499 سنن نسائی: 1387

5- بَابٌ

جمعہ کے دن غسل کرنا

882 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

ابونُعیم، شیبان، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک شخص آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں تاخیر کرتے ہیں؟ اُس شخص نے کہا: میں یہی کر سکا کہ اذان سُنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے جائے تو غسل کر لے۔

6- بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے تیل لگانا

883 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

آدم، ابن ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو۔ پھر نماز پڑھے جو اُس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اُس کے اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

884 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ،

طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو چاہے تم جنابت

-882 راجع الحدیث: 878

-883 انظر الحدیث: 910، راجع الحدیث: 882

-884 انظر الحدیث: 885

وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ. وَأَمَّا الطِّيبُ فَلاَ أَدْرِي

سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

885 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ . فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ: لاَ أَعْلَمُهُ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اُس کے گھر والوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا معلوم نہیں۔

7 - بَابُ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

886 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ اُسے خرید فرمالیں اور جمعہ کے دن زیب تن فرمائیں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِسے (ریشم کو) وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اُن میں سے حُلّے آئے تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلّہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حلۂ عطارد کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کی غرض سے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

885- راجع الحدیث: 884، صحیح مسلم: 1959,1958

886- صحیح مسلم: 5368، سنن ابو داؤد: 1076، سنن نسائی: 1381

اسے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

8 - بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَنُّ

حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسواک کرے۔

887 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتا یا اگر میں لوگوں پر دشوار شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

888 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

ابومعمر، عبدالوارث، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں کافی کچھ بتا دیا ہے۔

889 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف فرمالیا کرتے۔

9 - بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

890 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور اُن کے پاس زیرِ استعمال مسواک تھی۔ رسول

-887 راجع الحدیث: 571

-888 صحیح مسلم: 1953، سنن ابو داؤد: 340، سنن نسائی: 6

-889 راجع الحدیث: 245

-890 انظر الحدیث: 1389، 3100، 3774، 4438، 4446، 4449، 4450، 4451، 5217، 6510

بِهِ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلَى صَدْرِي

اللہ ﷺ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا: اے عبدالرحمٰن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے اُسے توڑا اور چبا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی آپ ﷺ نے اسے استعمال کیا جب کہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

10 - بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

891 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ الأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ

عبدالرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ تلاوت فرماتے۔

11 - بَابُ الجُمُعَةِ فِي القُرَى وَالمُدُنِ

گاؤں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

892 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ القَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ البَحْرَيْنِ

محمد بن مثنی، ابوعامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابوجمرہ ضبعی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پہلا جمعہ جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثی نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

893 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ میں (یونس) اُن دنوں اُن کے

891- انظر الحدیث: 1068، صحیح مسلم: 2032,2031، سنن نسائی: 954، سنن ابن ماجہ: 823

892- انظر الحدیث: 4371، سنن ابو داؤد: 1068

893- انظر الحدیث: 7138,5200,5188,2751,2558,2554,2409، صحیح مسلم: 4704

اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي القُرَى: هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا، وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ - وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ - فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ:- وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ - وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ رُزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا کہ آپ کیا کہتے ہیں کہ کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رُزیق وہاں زمین کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رُزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہاب نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انہیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انہیں بتایا کہ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

12 - بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الجُمُعَةُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

894 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ،

894- راجع الحدیث: 877

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ غسل کر لے۔

895 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

896 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللَّهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ بات بس یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ دن (جمعہ) جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں ہدایت فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔

897 - ثُمَّ قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

پھر خاموش رہ کر فرمایا: ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

898 - رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا

ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو غسل کرے۔

895- صحیح مسلم: 1954' سنن ابوداؤد: 341' سنن نسائی: 1376' سنن ابن ماجہ: 1089

896- صحیح مسلم: 1976,1960' سنن نسائی: 1366

897- انظر الحدیث: 3487,898

898- راجع الحدیث: 897

13- بَاب

899 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

900 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ

باب

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابو اُسامہ، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے کے لیے صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں اُن سے کہا گیا کہ آپ یہ علم رکھتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے روکنے سے سے انہیں کیا رکاوٹ ہے؟ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

14- بَابُ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

901 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ،

بارش کے سبب جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت

مسدّد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے دن اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کہہ لو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اِس پر متعجب ہوئے تو

899- راجع الحدیث: 865، صحیح مسلم: 992,991، سنن ابو داؤد: 568، سنن ترمذی: 570

900- انظر الحدیث: 865

901- راجع الحدیث: 616,610

فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

فرمایا: ایسا اس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ لازمی ہے لیکن میں نے پسند نہ کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

15- بَابٌ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟

لِقَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ (الجمعة: 9) وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (٦٢:٩)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے دن جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا لازمی ہے خواہ تم نے اذان سُنی ہو یا نہ سُنی ہو اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی جمعہ کی نماز نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک جانب دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالعَوَالِيِّ، فَيَأْتُونَ فِي الغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الغُبَارُ وَالعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ العَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عُبید اللہ بن جعفر محمد جعفر بن زُبیر، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے جمعہ کی نماز کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے۔ وہ گرد آلو اور پسینے میں شرابور ہو جاتے کیونکہ اُن کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک شخص اُن میں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا جب کہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کاش! آج تو تم صفائی ستھرائی اختیار کرتے۔

16- بَابٌ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جب سورج ڈھل جائے تو

902- صحیح مسلم: 1955، سنن ابو داؤد: 1078

إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

جمعہ کا وقت ہو گیا

وَ كَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حُریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

903 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ، رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ"

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے جمعہ کے دن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور جب وہ جمعہ کی نماز کے لیے آتے تو اُسی حالت میں اُٹھ کر آ جاتے لہٰذا اُن سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

904 - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

سُریج بن نعمان، فُلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

عبدان، عبداللہ، حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کے وقت جمعہ کی نماز کے لیے چلے جاتے اور جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے۔

17 - بَابُ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو

906 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب شدید سردی ہوتی تو نبی کریم ﷺ نماز جلد ادا فرما لیتے اور جب شدید گرمی ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے

903- صحیح مسلم:1956، سنن ابوداؤد:352

904- سنن ابوداؤد:1084، سنن ترمذی:504,503

905- انظر الحدیث:940

906- سنن نسائی:498

بِالصَّلَاةِ . يَعْنِي الْجُمُعَةَ. قَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ فَقَالَ: بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ. ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ؟

پڑھتے۔ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بِالصَّلٰوۃِ بتایا اور اَلْجُمُعَۃُ کا ذکر نہیں کیا۔ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے۔

18- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز کے لیے چلنا

وَقَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ) (الجمعة: 9) وَمَنْ قَالَ: السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا) (الإسراء: 19) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ'' سعی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اُس وقت خرید وفروخت حرام ہوجاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہوجاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے مروی کی ہے کہ جب جمعہ کے دن مسافر مؤذن کی اذان سُنے تو اُس پر لازم ہے کہ حاضر ہوجائے۔

907 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ، قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبایہ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے جارہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گردآلود ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام فرمادیتا ہے۔

908 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

آدم، ابن ابوذئب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

907- انظر الحديث: 2811، سنن ترمذی: 1632، سنن نسائی: 3116

908م- راجع الحديث: 636

908م - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جب نماز قائم ہوجائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔ پس جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

909 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ

عمرو بن علی، ابوشعبہ، علی بن مبارک، یحیٰی بن کثیر نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت کی اور مجھے تو یہی معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان ضروری ہے۔

19 - بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو

910 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

عبدان، عبداللہ، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد ابن وَدِیعہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

20 - بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ

کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو

909- راجع الحدیث:637

910- راجع الحدیث:882

الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

911 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ، وَيَجْلِسَ فِيهِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا

اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے

نافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

21 - بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

912 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى المِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "الزَّوْرَاءُ: مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ"

جمعہ کے دن کی اذان

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں پہلی اذان اُس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء مدینہ منورہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

22 - بَابُ المُؤَذِّنِ الوَاحِدِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

913 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ المَاجِشُونُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ كَثُرَ أَهْلُ المَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن ہو

ابونُعیم، عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون، زُہری، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن جنہوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہلِ مدینہ کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کا ایک کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں

911- انظر الحدیث: 6270,6269، صحیح مسلم: 5649

912- انظر الحدیث: 916,915,913، سنن ترمذی: 516، سنن ابوداؤد: 1090,1088,1087، سنن نسائی: 1393,1392، سنن ابن ماجہ: 1135

913- راجع الحدیث: 912

وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ

23- بَابٌ: يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

914- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ، حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي

24- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

915- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ

ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے

ابنِ مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابوامامہ بن سہل بن حُنیف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اُس نے کہا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی۔ اُس نے کہا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یونہی سُنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سُنا ہے۔

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ورنہ جمعہ کے دن صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

914- راجع الحدیث: 612، سنن نسائی: 675,674

915- راجع الحدیث: 912

25- بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

916- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ

خطبہ کے وقت اذان کہنا

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زُہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کے دن کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں یہی دستور رہا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا: پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے دستور قرار پا گیا۔

26- بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَقَالَ أَنَسٌ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

917- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ - امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - مُرِي غُلاَمَكِ

منبر پر خطبہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر خطبہ فرمایا۔

ابو حازم بن دینار سے مروی ہے کہ چند لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب علم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے دن رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے دن رسول اللہ ﷺ اس پر رونق افروز ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فلاں انصاری عورت کے لیے پیغام بھیجا۔ حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا۔ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے

916- راجع الحديث: 912

917- راجع الحديث: 377، صحيح مسلم: 1217، سنن ابو داؤد: 1080

النَّجَّارَ، أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ القَهْقَرَى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ المِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي

جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرتا ہو۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگوں! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

918 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ المِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ العِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، یحیٰی بن سعید، ابنِ انس سے مروی ہے کہ انہوں نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سُنی، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا۔ سلیمان، یحیٰی، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے اِسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔

919 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: مَنْ جَاءَ إِلَى الجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ

آدم بن ابو ایاس، ابن ابو ذئب، زُہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کر لے۔

27 - بَابُ الخُطْبَةِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا

918- راجع الحدیث:449

919- راجع الحدیث:877

وَقَالَ أَنَسٌ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے۔

920 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ

عُبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جس طرح تم اب کرتے ہو۔

28 - بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ القَوْمَ، وَاسْتِقْبَالِ النَّاسِ الإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الإِمَامَ

حضرت ابنِ عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کی طرف رُخ کیا کرتے۔

921 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى المِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اطراف میں بیٹھے۔

29 - بَابُ مَنْ قَالَ فِي الخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ: أَمَّا بَعْدُ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی کیا اسے عکرمہ، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

922 - وَقَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز

920- انظر الحدیث: 928، صحیح مسلم: 1991، سنن ترمذی: 506

921- انظر الحدیث: 6427,2842,1465، صحیح مسلم: 2420,2419، سنن نسائی: 2580

922- راجع الحدیث: 86

بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الغَشْيُ، وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَفَتَحْتُهَا، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ: - وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قَالَ -: "مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي القُبُورِ، مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ - فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ: المُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ - فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ، هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ، وَأَمَّا المُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: المُرْتَابُ، شَكَّ هِشَامٌ - فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ" قَالَ هِشَامٌ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ، غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ

پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ اُنہوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ پس سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبی نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ مجھے غشی آ گئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ بعض انصاری عورتیں شور مچانے لگیں تو میں انہیں چپ کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی، حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی دجال کے فتنے جیسی یا اُس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اِس شخص کے بارے میں تجھے کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان یا ایقان والا ہوگا۔ اس میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی اور اِن کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ بھلائی والی نیند سو جاؤ۔ ہم خوب جانتے تھے کہ تو اِن پر ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ ہشام کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے تو صرف لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔ میں نے عرض کی تو ہشام نے کہا: فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اِسے

یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے بارے میں انہوں نے ذکر کیا تھا۔

923 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ - أَوْ سَبْيٍ - فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ، تَابَعَهُ يُونُسُ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی پیش ہوئے جو آپ نے تقسیم فرماتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ جنہیں نہ دیا وہ خوش نہیں ہیں پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا: امابعد خدا کی قسم میں نے ایک شخص کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اُس سے محبوب ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور خواہش دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس غِنا اور بھلائی پر رہنے دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

924 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي المَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ، فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ، فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ المَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ المَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نصف شب کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اسے بیان کیا تو اُن سے زیادہ افراد اکٹھا ہوگئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت بیان کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ شخص اکٹھا ہوگئے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سما سکے

923- انظر الحدیث: 7535,3145

924- راجع الحدیث: 729 صحیح مسلم: 1781 سنن نسائی: 2192

لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تَابَعَهُ يُونُسُ

حتیٰ کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے چھپی نہ تھی مگر مجھے خوف ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے دشواری میں آ جاؤ۔ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

925 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ. تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ

ابوالیمان، شعیب، زہری عروہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ عشاء کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد! متابع کی اس کی ابومعاویہ اور ابواُسامہ، ہشام، اُن کے والدِ ماجد، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اما بعد! اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

926 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابوالیمان، شعیب، زُہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سُنا۔ متابعت کی اس کی زُبیدی نے زُہری سے۔

927 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز

-925 انظر الحدیث: 7197,7174,6979,6636,2597,1500، صحیح مسلم: 4719,4718,4717, 4716,4715، سنن ابوداؤد: 2946

-926 انظر الحدیث: 5278,5230,3767,3729,3714,3110، صحیح مسلم: 6261,6260,6259، سنن ابوداؤد: 2070,2069، سنن ابن ماجہ: 1999

-927 انظر الحدیث: 3800,3628

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ. فَثَابُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الحَيَّ مِنَ الأَنْصَارِ، يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ، فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو دونوں شانوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو قریب آجاؤ۔ لوگ نزدیک ہو گئے۔ پھر فرمایا: اما بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگوں میں اضافہ ہوگا۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا بنے اور کسی کے فائدہ نقصان پر قدرت رکھتا ہو چاہیے کہ ان لوگوں کی اچھائیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کرے۔

30 - بَابُ القَعْدَةِ بَيْنَ الخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

928 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا

مسدد، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ دو خطبے دیا کرتے اور اُن کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔

31 - بَابُ الاِسْتِمَاعِ إِلَى الخُطْبَةِ

خطبہ غور سے سُننا

929 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلاَئِكَةُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً،

عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ پہلے آنے والے کی مثال اُونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ پھر اُس طرح جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی،

928- انظر الحدیث: 920، سنن نسائی: 1415، سنن ابن ماجہ: 1103

929- صحیح مسلم: 1982، سنن نسائی: 1384

ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنا دفتر بند کر کے بغور نصیحت کو بغور سے سنتے ہیں۔

32 - بَابٌ: إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

جب امام کسی کو خطبہ کے دوران آتا دیکھے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے

930 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: پھر تو نماز پڑھ لو۔

33 - بَابُ مَنْ جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے

931 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

عمرو سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص جمعہ کے دن آیا اور نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

34 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ فِي الخُطْبَةِ

خطبہ میں رفع یدین کرنا

932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " بَيْنَمَا النَّبِيُّ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی:

930- انظر الحدیث: 1166,931، صحیح مسلم: 2015، سنن ابوداؤد: 1115، سنن ترمذی: 510، سنن نسائی: 1408

931- راجع الحدیث: 930، صحیح مسلم: 2017، سنن ابن ماجہ: 1112

932- انظر الحدیث: 1016,1017,1018,1019,1021,1029,1033,3582,6093,6342, 933,1013,1014,1015، سنن ابوداؤد: 1174

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: هَلَكَ الْكُرَاعُ، وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا"

گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دونوں مبارک ہاتھ پھیلائے اور دعا فرمائی۔

35- بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا

933 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: هَلَكَ المَالُ وَجَاعَ العِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ المَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الغَدِ وَبَعْدَ الغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الجُمُعَةِ الأُخْرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَ البِنَاءُ وَغَرِقَ المَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ المَدِينَةُ مِثْلَ الجَوْبَةِ، وَسَالَ الوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہو گئے۔ جب نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے مبارک ہاتھ اُٹھائے۔ ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہاتھ اُٹھتے ہی پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے کہ بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے، اُس دن بارش برسی، اگلے دن بھی، اُس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ اگلے جمعہ تک۔ پس وہی دیہاتی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مکانات منہدم ہو گئے اور مال بہہ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے پس آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف میں، ہم پر نہیں۔ پس جس جانب دستِ مبارک سے اشارہ فرماتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گول دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ ایک ماہ تک

933- صحیح مسلم: 2076، سنن نسائی: 1527

بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارشوں کا حال بیان کرتا۔

36 - بَابُ الإِنْصَاتِ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ،

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا

اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے بُری حرکت کی۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جب امام بولے تو خاموش رہے۔

934 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ"

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہو کہ چُپ رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے بُری حرکت کی۔

37 - بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے دن میں ہے

935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک گھڑی ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز طلب کرے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ مختصر گھڑی ہے۔

38 - بَابٌ: إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الإِمَامِ فِي صَلاَةِ الجُمُعَةِ، فَصَلاَةُ الإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے الگ ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے

-934 صحیح مسلم:1963,1962 'سنن ترمذی:1512 'سنن نسائی:1401,1400

-935 صحیح مسلم:1966

936 - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)"

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابوالجعد سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی جانب بھاگے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ:۱۱)

39 - بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

جمعہ کی نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا

937 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دولت خانہ میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

40 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة: 10)

ارشادِ خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۰)

938 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ

سعید بن ابومریم، ابوغسان ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک

-936 انظر الحديث: 4899,2064,2058، صحيح مسلم: 1998,1199,1995,1994، سنن ترمذی: 3311

-937 انظر الحديث: 1180,1172,1165، سنن ابوداؤد: 1252، سنن نسائی: 1426,872

-938 انظر الحديث: 6279,6248,5403,2349,941,939

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا، فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا، فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ

عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر کاشت کرتی۔ جب جمعہ کا روز ہوتا تو وہ چقندر کی جڑوں کو اُکھاڑ کر اُنہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جَو کا آٹا اُس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمیں کھلایا کرتی اور ہم جمعہ کے دن اِس کھانے کی خواہش کیا کرتے تھے۔

939 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، بِهَذَا، وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسی طرح مروی کی اور فرمایا: ہم دوپہر کو قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر جمعہ کی نماز کے بعد۔

41- بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ نَقِيلُ

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حُمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم جمعہ کی نماز جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

941 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

939- راجع الحدیث: 938، صحیح مسلم: 1988، سنن ترمذی: 1525، سنن ابن ماجہ: 1099

940- راجع الحدیث: 905

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

12 - كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

1 - بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا، إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا. وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ، فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ، وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ، وَخُذُوا حِذْرَكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا) (النساء:102)

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر جب وہ سجدے کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لئے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے (پارہ ۵، النسآء: ۱۰۱-۱۰۲)

942 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ - يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف

942- انظر الحدیث: 4535,4133,4132,943، سنن نسائی: 1538

قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ تُصَلِّي وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَاءُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

جہاد کیا۔ ہم نے دشمن کے سامنے صفیں باندھ لیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی رہی اور دوسری دشمن کے مقابل۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ لوگ جماعت کی جانب چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس اُن میں سے ہر جماعت نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

2 - بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا

رَاجِلٌ قَائِمٌ

943 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ: إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا، وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا

راجل سے پیدل مراد ہے۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والدِ ماجد، ابن جریج، موسیٰ بن عُقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونہی روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب لوگوں کا اختلاف ہو جائے تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی کی کہ اگر کفار کی تعداد زیادہ ہو تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

3 - بَابُ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

944 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

نماز میں ایک دوسرے کی محافظت کرنا

عُبید اللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے

943- صحیح مسلم: 1941، سنن نسائی: 1541

944- سنن نسائی: 1533

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ، فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا تو اُن لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنہوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کی تھی اور وہ دوسری جماعت آگئی۔ پس انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب لوگ نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی محافظت بھی کرتے رہے۔

4- بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

قلعوں پر حملہ اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا

وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا، فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا لَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ، وَيُؤَخِّرُوهَا حَتَّى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ " وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: " حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ، وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا، وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

اوزاعی نے فرمایا: جب کہ فتح کا یقین ہو۔ اگر نماز پر قدرت نہ ہو تو ہر ایک اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قدرت نہ ہو تو نماز میں تاخیر کرلیں، حتیٰ کہ لڑائی کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کرلیں۔ اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک تاخیر کرلیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو محاذ گرم ہو گیا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ تھے تو ہمیں فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُس نماز کے عوض ہمیں دنیا اپنے ساز و سامان سمیت بھی خوش نہیں کرسکتی۔

945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: غزوۂ خندق کے دن حضرت

945- راجع الحديث: 596

كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ: فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا

عمر آئے اور کفارِ قریش کو بُرا بھلا کہنے لگے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی اب تک یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اُترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی۔ پھر اُس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

5 - بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

پیچھا کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، فَقَالَ: كَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ: بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور اُن کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ نکل جانے کا خوف ہو اور ولید نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔

000 - باب

باب

946 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا جب کہ غزوہ احزاب سے واپس لوٹے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے کچھ نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو یہیں پڑھیں گے کیونکہ آپ کا منشاء یہ نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی اعتراض نہ کیا۔

6 - بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ،

شب خون اور جنگ کے وقت تکبیر،

946- انظر الحدیث: 4119، صحیح مسلم: 4577

وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الإِغَارَةِ وَالحَرْبِ

947 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَثَابِتٍ البُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ: (فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ - قَالَ: وَالخَمِيسُ الجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَتَلَ المُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا " فَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا أَمْهَرَهَا؟ قَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا، فَتَبَسَّمَ

اندھیرا، صبح اور نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر سوار ہوئے اور کہا: اللہ اکبر خیبر تباہ ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے: محمد اور فوج راوی کا بیان ہے کہ اَلْخَمِیس فوج۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن پر غلبہ پایا۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے اُن سے نکاح فرما لیا اور ان کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔

☆☆☆☆☆

947- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 504

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

13-أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

1 - بَابٌ: فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِ

948 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّكَ قُلْتَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الجُبَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عیدین کا بیان

عیدین اور اُن میں خوشی کے اظہار کا حکم

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ریشمی جُبّہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجیے اور اسے عید اور وفود کی آمد کے وقت پہنا کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصّہ نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٹھہرے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک ریشمی جُبّہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبّہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔

فائدہ: عید عودٌ سے بنا، بمعنی لوٹنا، چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اس لیے نیک فالی کے لیے اسے عید کہا گیا یعنی بار بار لوٹنے والی، اب ہر خوشی کے اجتماع کو عید کہہ دیتے ہیں جیسے عید میلاد، عید معراج، ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

عِيْدٌ وَعِيْدٌ وَعِيْدٌ صِرْنَ مُجْتَمِعًا وَجْهُ الْحَبِيْبِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَالْجُمَعَ

قرآن شریف میں ہے "تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا"۔ نماز عید واجب ہے عید الفطر عبادات رمضان کی توفیق ملنے کے شکریئے کی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ" اور بقر عید حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کے شکریہ میں۔ ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ھ میں جب کہ شعبان میں روزۂ رمضان فرض ہوئے، پہلے نماز عید پڑھی، پھر بقر عید۔ نماز عید کے شرائط جمعہ کے سے ہیں، ہاں خطبۂ جمعہ

948- راجع الحديث:886

شرط ہے اور خطبۂ عید سنت، خطبۂ جمعہ نماز سے پہلے ہے اور خطبۂ عید نماز کے بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کبھی نہ چھوڑی، بقر عید حج میں چھوڑی کیونکہ حاجی پر نماز بقر عید نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۵۲)

2 - بَابُ الحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ العِيدِ

949 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَسَدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا،

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں جنگِ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر آرام فرما ہوئے اور رخ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس شیطانی کام رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اسے رہنے دو۔ جب توجہ نہ رہی تو میں نے لڑکیوں کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔

950 - وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ، يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي

وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا: تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے: اے بنی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ حتیٰ کہ مجھے اکتاہٹ ہونے لگی تو مجھ سے فرمایا: بس؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو جاؤ۔

3 - بَابُ سُنَّةِ العِيدَيْنِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ

951 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

مسلمانوں کے لیے عید کی سُنتیں

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ

949- انظر الحدیث: 3931,3530,2907,987,952، صحیح مسلم: 2062

950- راجع الحدیث: 949,454

951- انظر الحدیث: 6673,5563,5560,5557,5556,5545,983,976,968,965,955

قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا

عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس دن کا آغاز ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

فائدہ: اضحیہ ضحوٌ سے بنا، بمعنی دن چڑھنا اسی لیے نماز چاشت کو ضحیٰ کہا جاتا ہے، چونکہ قربانی بقرعید کے دن شہروں میں قریبًا دوپہر ہی کو ہوتی ہے اس لیے اسے اضحیہ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اضاحی بھی ہے اور ضحایا بھی۔ قربانی صرف بقرعید کے دنوں میں بہ نیتِ عبادت جانور ذبح کرنے کا نام ہے حج کے ذبیحے خواہ ہدی ہو یا قران و تمتع کا خون یا حج کے جرموں کا کفارہ ان میں سے کوئی قربانی نہیں کیونکہ حاجی مسافر ہوتے ہیں اور مسافر پر قربانی نہیں اسی لیے ان ذبیحوں کے نام ہی علیحدہ ہیں: دم قران، دم تمتع، دم جنایت، ہدی وغیرہ، شریعت میں انہیں اضحیہ کہیں نہیں کہا گیا، نیز وہ تمام جانور صرف حرم شریف میں ہی ذبح ہو سکتے ہیں، اور قربانی ہر جگہ حنفیوں کے نزدیک ہر مسلمان آزاد، مالدار مقیم پر قربانی واجب ہے، بعض اماموں کے ہاں سنت مؤکدہ ہے، امام صاحب کے ہاں غنی پر واجب ہے، فقیر پر سنت، مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" یعنی آپ نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ اِنْحَرْ صیغۂ امر ہے جو وجوب کے لیے آتا ہے، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہمیشہ قربانی کی، نیز قربانی نہ کرنے والوں پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا حق یہ ہے کہ قربانی واجب ہے، اس زمانہ کے بعض بے دین ہندونواز مسلمان ہزار حیلہ بہانوں سے پاکستان میں قربانی روکنا چاہتے ہیں کبھی کہتے ہیں قربانی صرف مکہ میں ہے، حالانکہ رب نے فرمایا: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"۔ نماز مکہ سے خاص نہیں تو قربانی مکہ معظمہ سے خاص کیوں ہوگی، کبھی کہتے ہیں کہ اس میں قوم کا پیسہ بہت برباد ہوتا ہے یہ رقم کالجوں، اسکولوں پر خرچ کی جائے، یعنی سینما، شادی بیاہ کی حرام رسوم، پان سگریٹ کے شوق قوم کو برباد نہیں کرتے قربانی کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ یہ بے دین آئندہ اسی بہانہ سے حج بھی بند کرنے لگیں گے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی حکومت گائے کی قربانی بند کر چکی ہے۔ اب اس کا منشاء یہ ہے کہ اصل قربانی جو شعار اسلامی ہے ختم کر دیا جائے، پھر نماز و اذان بند کرنے کی باری آئے گی مگر اپنی بدنامی کے خوف سے اس نے یہ مسئلہ اپنے زرخرید پٹھوؤں کے ذریعہ پاکستان میں اٹھوایا تاکہ اگر یہاں بند ہو جائے تو وہاں آسانی سے بند ہو سکے مگر ان شاء اللہ تعالیٰ دین مصطفوی کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا۔ دیکھو مروان کی کوشش سے خطبہ عید نماز سے پہلے نہ ہو سکا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۷۹)

952 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ

صحیح مسلم: 5042 تا 5049، سنن ابو داؤد: 2800, 2801، سنن ترمذی: 1508، سنن نسائی: 4407, 4406,1580,1569,1562

952- راجع الحدیث: 949، صحیح مسلم: 558، سنن ابن ماجہ: 1897

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور میرے پاس انصار کی دو بچیاں گا رہی تھیں وہ جو انصار نے جنگِ بُعاث میں بہادری دکھائی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے روز کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

4 - بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ الفِطْرِ قَبْلَ الخُرُوجِ

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّأُ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا

محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عید الفطر کے دن رسول اللہ ﷺ اُس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے۔ مرجّی بن رجاء عُبید اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ آپ طاق عدد میں تناول فرمایا کرتے۔

5 - بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن کھانا

954 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نمازِ عید پہلے قربانی کرلے وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اس دن گوشت کی رغبت ہوتی ہے اور

953- سنن ابن ماجہ: 1755

954- انظر الحدیث: 5561,5549,5546,984، صحیح مسلم: 5054,5054,5052، سنن نسائی: 4408,4400، سنن ابن ماجہ: 3151

يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لاَ

اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ عرض کی کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُس کی رخصت عطا فرما دی۔ مجھے علم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

955 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَضْحَى بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَلاَ نُسُكَ لَهُ . فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلاَةَ، قَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی صحیح ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی، یہ سوچتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اُسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے محبوب ہے کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ فرمایا: ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

6- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا

راجع الحدیث: 951

956 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى المُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيرُ المَدِينَةِ - فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا المُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ: قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لاَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلاَةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ

عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو اولاً یہ کام ہوتا کہ نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کے سامنے جلوہ افروز ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اُس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا حتیٰ کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنا چاہا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سنّت کو بدل دیا، خدا کی قسم۔ اُس نے کہا: اے ابوسعید! جو آپ کو معلوم ہے وہ بات چلی گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، مجھے جو معلوم ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو مجھے نہیں معلوم۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اِسے نماز سے پہلے کر دیا۔

7 - بَابُ المَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى العِيدِ، وَالصَّلاَةِ قَبْلَ الخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے

957 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ:

ابراہیم بن مُنذِر حِزامی، انس بن عیاض، عُبید اللہ،

956- راجع الحديث:304

957- انظر الحديث:963

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الأَضْحَى وَالفِطْرِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

958 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الفِطْرِ، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الخُطْبَةِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں ہشام نے بتایا کہ ابن جریج نے انہیں بتایا، انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ آپ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن عیدگاہ تشریف لے گئے تو پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا۔

959 - قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الفِطْرِ، إِنَّمَا الخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک شخص کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے۔

960 - وأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالاَ: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الفِطْرِ وَلاَ يَوْمَ الأَضْحَى

اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے اذان نہیں دی جاتی۔

961 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرَى حَقًّا عَلَى

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آغاز نماز سے فرمایا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی جانب تشریف لائے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں

958- انظر الحديث: 978,961' صحيح مسلم: 2044' سنن ابو داؤد: 1141

960- راجع الحديث: 959

961- راجع الحديث: 958

الإِمَامِ الآنَ: أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ، قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يَفْعَلُوا

نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی یہ امام کے لیے لازم ہے کہ فراغت کے بعد عورتوں کے پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن نجانے انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

8- بَابُ الخُطْبَةِ بَعْدَ العِيدِ

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

962 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الخُطْبَةِ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حاضر ہوا۔ سب ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

963 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُصَلُّونَ العِيدَيْنِ قَبْلَ الخُطْبَةِ

یعقوب بن ابراہیم، ابواُسامہ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

964 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي المَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیدالفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو اُنہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

962- راجع الحدیث: 98، صحیح مسلم: 2041، سنن ابو داؤد: 1147، سنن ابن ماجہ: 2174

963- راجع الحدیث: 958، صحیح مسلم: 2049، سنن ترمذی: 531، سنن ابن ماجہ: 1276

964- انظر الحدیث: 98، صحیح مسلم: 2054، سنن ابو داؤد: 1159، سنن ترمذی: 537، سنن نسائی: 1586، سنن ابن ماجہ: 1291

965 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسْكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس دن جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے آغاز کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اِس میں کوئی حصہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی جس کو ابو بُردہ بن نیاز کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کرلو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

9 - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلاَحِ فِي العِيدِ وَالحَرَمِ

عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے

وَقَالَ الحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلاَحَ يَوْمَ عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

966 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا المُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ، فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ، فَنَزَلْتُ، فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى، فَبَلَغَ الحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ، فَقَالَ الحَجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلاَحَ فِي يَوْمٍ لَمْ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی۔ اُن کا پیر رکاب سے جُڑ گیا تو میں نے اُتر کر الگ کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب یہ اطلاع ہوئی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا: کاش! ہمیں علم ہوتا کہ آپ کو یہ اذیت کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے۔ اُس نے کہا: کیسے؟ فرمایا کہ آپ نے ایسے

-965 راجع الحدیث:951

-966 انظر الحدیث:967

يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ

دن ہتھیار اُٹھائے جس میں اُٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار لے گئے جب کہ حرم میں ہتھیار نہیں لئے جاتے۔

967 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ فَقَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ

سعید بن عمرو سے مروی ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے اذیت پہنچائی؟ فرمایا کہ اُس نے پہنچائی جس نے ایسے روز ہتھیار اُٹھانے کا حکم دیا جس روز اُٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

10 - بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْعِيدِ

نمازِ عید کے لیے جلدی کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ: إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

عبداللہ بن بُسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہوجایا کرتے یعنی اُس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

968 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ، فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: " اجْعَلْهَا مَكَانَهَا - أَوْ قَالَ: اذْبَحْهَا - وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ "

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قربانی کے دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: اِس دن جس کام سے ہم آغاز کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اِسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے جلدی کی اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابوبردہ بن نیاز نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کرلو یا فرمایا کہ اُسے ذبح کرلو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کافی نہ ہوگا۔

-967 راجع الحدیث: 966

-968 راجع الحدیث: 951

11 - بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام میں تشریق کے عمل کی فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ: أَيَّامَ الْعَشْرِ، وَالأَيَّامَ الْمَعْدُودَاتُ: أَيَّامَ التَّشْرِيقِ " وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ، وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ أَيَّامَ الْعَشْرِ اور أَيَّامَ الْمَعْدُودَاتُ سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان دس روز بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ اِن سے سُن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر کہتے۔

969 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ؟ قَالُوا: وَلاَ الْجِهَادُ؟ قَالَ: وَلاَ الْجِهَادُ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عمل ایسا نہیں جو اِن دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی سوائے اس کے جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

12 - بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى، وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے دن عرفات کو جائے

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الأَيَّامَ، وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ، وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ: تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سُن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے حتیٰ کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اُٹھتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور اِن سب دنوں میں اور عورتیں ابان عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہا

969- سنن ابو داؤد: 2438، سنن ترمذی: 757، سنن ابن ماجہ: 1727

کرتیں۔

970 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي المُلَبِّي، لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ المُكَبِّرُ، فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جارہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کہا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اُس پر کوئی منع نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

971 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ العِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ البِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الحُيَّضَ، فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ اليَوْمِ وَطُهْرَتَهُ

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ ہم عید کے دن نکلیں، حتیٰ کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے میں اور حیض والیاں بھی نکلتیں اور ہم لوگوں کے پیچھے رہتیں پس اُن کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور اُن کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی حاصل کرنے کی اُمید پر۔

13 - بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الحَرْبَةِ يَوْمَ العِيدِ

عید کی نماز برچھی کی آڑ میں پڑھنا

972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی نصب کردی جاتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔

14 - بَابُ حَمْلِ العَنَزَةِ أَوِ الحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الإِمَامِ يَوْمَ العِيدِ

عید کے دن امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا

970- انظر الحدیث:1659، صحیح مسلم:3086,3085، سنن نسائی:3001,3000، سنن ابن ماجہ:3008

971- انظر الحدیث:324، صحیح مسلم:2052، سنن ابو داؤد:1138

972- انظر الحدیث:494

973 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى المُصَلَّى وَالعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے آگے نیزہ اُٹھایا ہوا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا پس آپ اُس کی جانب نماز ادا فرماتے۔

15 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالحُيَّضِ إِلَى المُصَلَّى

عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی جانب جانا

974 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ نُخْرِجَ العَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ - حَفْصَةَ، قَالَ: أَوْ قَالَتْ: العَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الخُدُورِ، وَيَعْتَزِلْنَ الحُيَّضُ المُصَلَّى

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح مروی کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے: انہوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے جدا رہا کرتیں۔

16 - بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى المُصَلَّى

بچوں کا عیدگاہ کی جانب جانا

975 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

عبدالرحمٰن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا۔ فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

973- انظر الحدیث: 494، راجع الحدیث: 494

974- صحیح مسلم: 2051، سنن ابو داؤد: 1137,1136، سنن نسائی: 1558، سنن ابن ماجہ: 1308

975- راجع الحدیث: 863,98

17- بَابُ اسْتِقْبَالِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ العِيدِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

976- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى إِلَى البَقِيعِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا، أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ؟ قَالَ: اذْبَحْهَا، وَلاَ تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کی جانب رخ کر کے کھڑے ہوئے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ بقیع کی جانب تشریف لے گئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اس دن ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے آغاز کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے مطابق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی اُس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کرلو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کفایت نہ کرے گا۔

18- بَابُ العَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلَّى

977- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قِيلَ لَهُ: أَشَهِدْتَ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتَّى أَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَوَعَظَهُنَّ،

عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن سے کہا گیا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب شامل نہ پاتا۔ حتیٰ کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال

976- راجع الحدیث: 951

977- راجع الحدیث: 863,98

وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلاَلٌ إِلَى بَيْتِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکاتیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتیں۔ پھر آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

19- بَابُ مَوْعِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ العِيدِ

عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا

978- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الفِطْرِ فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الفِطْرِ، قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ، تُلْقِي فَتَخَهَا، وَيُلْقِينَ، قُلْتُ: أَتُرَى حَقًّا عَلَى الإِمَامِ ذَلِكَ، وَيُذَكِّرُهُنَّ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَهُ؟

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے آغاز کیا۔ پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب آئے تو انہیں نصیحت فرمائی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقۂ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے لازمی ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے۔

979- قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَهِدْتُ الفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے۔ پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ دست مبارک سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر

978- راجع الحدیث: 958

979- راجع الاحادیث: 962,98

حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) (الممتحنة: 12) الآيَةَ، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ؟ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ، - لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ، لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " الفَتَخُ: الخَوَاتِيمُ العِظَامُ كَانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ "

انہیں ہٹاتے ہوئے عورتوں کی جانب پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پارہ ۲۸، الممتحنہ: ۱۲) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ پس اُن میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا: بہت خوب! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ الفتخ بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

20 - بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي العِيدِ

جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے چادر نہ ہو

980 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ العِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ، فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَأَتَيْتُهَا، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، فَقَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى المَرْضَى، وَنُدَاوِي الكَلْمَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، فَلْيَشْهَدْنَ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ» قَالَتْ حَفْصَةُ: فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ فِي

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے دن نکلنے سے منع کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصرِ بنی خلف میں اُتری۔ میں اُس کے پاس گئی تو اُس نے بتایا کہ اُس کے بہنوئی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اُس کی بہن اُس کے ساتھ رہی اُس نے کہا کہ ہم بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مقرر تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے حرج ہے کہ اُس کے پاس چادر نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا کہ اُس کی سہیلی اُسے اپنی چادر میں سے اُڑھا دے، لہٰذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت اُمِّ عطیہ تشریف لائیں تو میں نے

980- راجع الحديث: 324

كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبِي، وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي قَالَ: "لِيَخْرُجِ العَوَاتِقُ ذَوَاتُ الخُدُورِ - أَوْ قَالَ: العَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الخُدُورِ، شَكَّ أَيُّوبُ - وَالحُيَّضُ، وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ المُصَلَّى، وَلْيَشْهَدْنَ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ" قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: الحُيَّضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ، وَتَشْهَدُ كَذَا، وَتَشْهَدُ كَذَا

اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سُنی ہیں؟ فرمایا: ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے جدا رہیں مگر بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی؟ فرمایا، ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں؟

21-بَابُ اعْتِزَالِ الحُيَّضِ المُصَلَّى

حائضہ کا عیدگاہ سے جدا رہنا

981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: "أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الحُيَّضَ، وَالعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الخُدُورِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوِ العَوَاتِقَ ذَوَاتِ الخُدُورِ - فَأَمَّا الحُيَّضُ: فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ"

محمد سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں نکلنے کا حکم ہوا تھا۔ پس ہم نکلتیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابنِ عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شامل ہوتیں اور اُن کی دعاؤں میں لیکن اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک جانب رہتی تھیں۔

22-بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

قربانی کے دن عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

982 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ، أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں نحر یا ذبح فرمایا کرتے۔

23-بَابُ كَلَامِ الإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي

خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور

981- انظر الحدیث: 324، صحیح مسلم: 2051، سنن ابو داؤد: 1137,1136، سنن نسائی: 1558، سنن ابن ماجہ: 1308

982- انظر الحدیث: 5552,5551,1711,1710، سنن نسائی: 1588

خُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ

جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے

983 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ المُعْتَمِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ . فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ اليَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ، وَأَكَلْتُ، وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي، وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحٰی کے دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اُس کی قربانی ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے حضرت ابوبردہ بن نیار نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم، میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کرلی اور مجھے یہی معلوم تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض کی کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کفایت کرجائے گا؟ فرمایا: ہاں لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے کافی کفایت نہیں کرے گا۔

984 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِيرَانٌ لِي - إِمَّا قَالَ: بِهِمْ خَصَاصَةٌ، وَإِمَّا قَالَ: بِهِمْ فَقْرٌ - وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی وہ دوبارہ کرے۔ ایک انصاری شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پڑوسی غریب ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ آپ نے

983- راجع الحديث:951

984- راجع الحديث:954

لَهُ فِيهَا

انہیں اُس کی رخصت عطا فرمادی۔

985 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اُس کے بدلے دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

24 - بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ العِيدِ

جو عید کے دن دوسرے راستے سے واپس لوٹے

986 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فُلَيْحٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ: عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ

محمد، ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح، فُلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید کے دن مختلف راستوں سے تشریف لاتے لے جایا کرتے۔ متابعت کی اِس کی یونس بن محمد، فُلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیثِ جابر زیادہ صحیح ہے۔

25 - بَابٌ: إِذَا فَاتَهُ العِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ، وَمَنْ كَانَ فِي البُيُوتِ وَالقُرَى

جب نمازِ عید فوت ہوجائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا عِيدُنَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلاَهُمْ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ،

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اہلِ اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابوعتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو اُس نے اپنی

985- انظر الحدیث: 7400,6674,5562,5500، صحیح مسلم: 5041,5037، سنن نسائی: 4380,441، سنن ابن ماجہ: 3152

986- سنن ترمذی: 541

وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

بیوی اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ گاؤں والے عید کے دن اکٹھا ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

987 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور ایامِ منیٰ میں دو بچیاں اُن کے پاس دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ نے کپڑے سے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کا ایام اور ایامِ منیٰ ہیں۔

988 - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الأَمْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! امن سے کھیلتے ہو۔

26- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ

ابوالمعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سُنا کہ حضرت ابن عباس عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

989 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر،

987- راجع الحدیث: 949

988- راجع الحدیث: 454

989- راجع الحدیث: 964,98

شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الفِطْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

14-أَبْوَابُ الوِتْرِ

وتر کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي الوِتْرِ

وتر کے بارے میں روایات

990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

نافع اور عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

فائدہ: وتر کے لغوی معنی ہیں طاق عدد جفت یعنی شفع کا مقابل، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ"۔ شریعت میں وتر خاص نماز کا نام ہے جو عشاء کے بعد متصل یا تہجد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ وتر میں علماء کے پانچ اختلاف ہیں: ایک یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب؟ ہمارے ہاں واجب ہیں۔ دوسرے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین؟ ہمارے ہاں تین رکعت۔ تیسرے یہ کہ اگر تین رکعت ہے تو دو سلام سے یا ایک سلام سے؟ ہمارے ہاں ایک سلام سے ہے۔ چوتھے یہ کہ وتر میں دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جائے گی یا صرف رمضان کے آخری پندرہ دن میں؟ ہمارے ہاں ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ خیال رہے کہ اس باب میں وتر کبھی صرف اس ایک رکعت کو کہا جائے گا جو وتر کے آخر میں ہوتی ہے، کبھی پوری تین رکعتوں، کبھی پوری تہجد کو، جہاں ارشاد ہوگا کہ وتر سات یا نو یا گیارہ رکعتیں پڑھیں وہاں پوری تہجد مراد ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں وتر کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں مطالعہ فرماؤ۔ یہاں بھی احادیث کی شرح میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۲)

991 - وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض ضروریات کے لیے حکم دے دیا کرتے۔

992 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ

کُریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

990- راجع الحدیث: 672، صحیح مسلم: 1745، سنن ابو داؤد: 1326، سنن نسائی: 1693

992- راجع الحدیث: 183,117

بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ - فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي . فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بتایا کہ اُنہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی۔ آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ آدھی یا اس کی قریب رات ہوگئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آلِ عمران کی دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کی جانب کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اُسی طرح کیا اور آپ کے برابر میں کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اپنا داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ بس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

993 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ، فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ، وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فراغت چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے میں شعور کو پہنچا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر کشادگی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ کسی طریقے میں بھی حرج نہیں ہوگا۔

993- راجع الحدیث: 472، سنن نسائی: 1691

994 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ المُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اُٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کو مؤذن نماز کی اطلاع دینے حاضر ہو جاتا۔

2- بَابُ سَاعَاتِ الوِتْرِ

وتر کے اوقات

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

995 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا القِرَاءَةَ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الغَدَاةِ وَكَأَنَّ الأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ: أَيْ سُرْعَةً

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی۔ آپ کی رائے کیا ہے کیا میں فجر کی نماز سے پہلی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کر لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

996 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى

عمرو بن حفص، ان کے والدِ ماجد، اعمش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

-994 راجع الحدیث:626

-995 صحیح مسلم:1759,1758، سنن ابن ماجہ:1174,1144

-996 صحیح مسلم:1733، سنن ابو داؤد:1435

السَّحَرِ

3-بَابُ إِيقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

997 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي، فَأَوْتَرْتُ

نبی کریم ﷺ کا وتر کے لیے گھر والوں کو جگانا

ہشام نے اپنے والدِ محترم سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

4-بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِهِ وِتْرًا

998 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

آخری نماز کو وتر بنانا

مسدد، یحییٰ بن سعید، عُبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

5-بَابُ الوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

999 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ، فَنَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

سواری پر وتر ادا کرنا

سعید بن یسار سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ کی راہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں اُترا۔ پس وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض کی کہ مجھے صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو اُترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی حیاتِ مبارک میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ

997- راجع الحدیث: 512

998- صحیح مسلم: 1752، سنن ابو داؤد: 1438

999- انظر الحدیث: 1105,1098,1096,1095,1000، صحیح مسلم: 1613، سنن ترمذی: 472، سنن نسائی: 1687، سنن ابن ماجہ: 1200

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ؛ فَقُلْتُ: بَلَى وَاللهِ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

موجود نہیں؟ میں نے عرض کی: خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ ﷺ اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

6-بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں وتر ادا کرنا

1000 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ، إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

7-بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا

1001 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے کچھ دیر بعد۔

1002 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض کی کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا: فلاں نے تو آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ ﷺ

1000- انظر الحدیث: 999

1001- انظر الحدیث: 7341,6394,4096,4095,4094,4092,4091,4090,4089,4088, 1002,1003,1300,2801,2814,3064,3170، صحیح مسلم: 1545,1544، سنن ابو داؤد: 1444، سنن نسائی: 1070، سنن ابن ماجہ: 1184

1002- راجع الحدیث: 1001، صحیح مسلم: 1549,1548,1547

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ القُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا، إِلَى قَوْمٍ مِنَ المُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ اُن کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی تباہی کے لیے دعا کی۔

1003 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ

ابومجلز سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی تباہی کے لیے دُعا کی۔

1004 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ القُنُوتُ فِي المَغْرِبِ وَالفَجْرِ

مسدّد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی۔

☆☆☆☆☆

1003- راجع الحدیث: 1001، صحیح مسلم: 1545، سنن نسائی: 1069

1004- راجع الحدیث: 798

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

15- أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کا بیان

1- بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا

1005 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر پلٹ لی۔

2- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا کرنا کہ اِن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسا قحط مسلّط فرما

1006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ يَقُولُ: " اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ: وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ " قَالَ ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اُٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما۔ اے اللہ! اُن پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد جیسا قحط مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت عطا فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرمائی۔ ابن ابوالزناد نے اپنے والدِ ماجد سے

1005- انظر الحدیث: 6343,1028,1027,1026,1025,1024,1023,1012,1011، صحیح مسلم: 2070,2076، سنن ترمذی: 556، سنن نسائی: 1519,1518,1511,1510,1509,1504، سنن ابو داؤد: 1164,1163,1162,1161، سنن ابن ماجہ: 1267

1006- انظر الحدیث: 797

أَبِي الزِّنَادِ: عَنْ أَبِيهِ هَذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ

مروی کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

1007 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ. فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الجُلُودَ وَالمَيْتَةَ وَالجِيَفَ، وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ، وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (الدخان: 10) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى، إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان:16) "فَالْبَطْشَةُ: يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ"

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ۔ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! اِن پر حضرت یوسف کے عہد جیسا قحط مسلّط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں ہلاک ہوگئیں حتیٰ کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب اُن میں سے کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو بھوک کے سبب دھواں سا نظر آتا پس ابوسفیان نے آکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کے حکم کی اطاعت اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ آپ کی قوم برباد ہوگئی۔ اُن کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (پارہ ۲۵، الدخان: ۱۰-۱۶) اَلْبَطْشَۃُ یومِ بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیت روم گزر چکیں۔

1007- انظر الحديث: 4763, 4767, 4774, 4809, 4820, 4821, 4822, 4823, 4824, 4825

1020 صحیح مسلم: 6997, 6998 سنن ترمذی: 3254

3-بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الِاسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا

قحط میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے کہنا

1008 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

(البحر الطويل)

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... ثِمَالُ اليَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، اِن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے باران رحمت مانگی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ملجا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

1009 - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... ثِمَالُ اليَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ اُس کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ نیچے تشریف بھی نہ لاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے باران رحمت مانگی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ملجا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

1010 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوعبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب قحط سالی ہوتی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برساتا

1008- انظر الحديث:1009

1009- راجع الحديث:1008

نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

4- بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

1011 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ

1012 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ أَبَاهُ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى المُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الأَذَانِ، وَلَكِنَّهُ وَهْمٌ لِأَنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ المَازِنِيُّ مَازِنُ الأَنْصَارِ"

5- بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهُ

6- بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي المَسْجِدِ الجَامِعِ

1013 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ

تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس اُن پر بارش برسی۔

استسقاء میں چادر کو اُلٹ دینا

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو اپنی چادر پلٹ دی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والدِ محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی جانب تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا فرمائی یعنی قبلے کی جانب رخ کیا، چادر پلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا: ابن عُیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کی غلط فہمی ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

جب حرام کاموں کی حد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

1011- راجع الحديث:1005

1012- راجع الحديث:1005

1013- راجع الحديث:932، صحیح مسلم:2075، سنن ابو داؤد:1175، سنن نسائی:1514،1513،1517

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسُ: وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ، وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ، انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

مروی ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال برباد ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اُس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی مکان یا عمارت تھی۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا جب آسمان کے بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش برسی۔ خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ تک سورج نہ دیکھ سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک شخص اُسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال برباد ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، چٹانوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش برسنا رُک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

7-بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ

جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی جانب

الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

1014 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُغِيثُنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ: وَلاَ وَاللَّهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلاَ قَزَعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلاَ وَاللَّهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ البَابِ فِي الجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ فَقَالَ: مَا أَدْرِي

رُخ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں دارالقضاء کی طرف والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا: اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی عمارت یا مکان تھا۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ دھوپ نہ دیکھ سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک دے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس وہ برسنا بند ہوگئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا: کیا یہ شخص وہی پہلا والا تھا؟ فرمایا کہ مجھے

1014- راجع الحدیث: 1013

علم نہیں۔

8-بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

1015 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَدَعَا فَمُطِرْنَا، فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ: فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

منبر پر بارش کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں تک بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اِسے ہم سے واپس پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دو طرف کو پھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برس رہے تھے۔

9-بَابُ مَنِ اكْتَفَى بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

1016 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَدَعَا، فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا، فَقَامَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جس نے جمعہ کی نماز میں بارش کی دعا کرنے پر اکتفا کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض کی: گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ! پہاڑوں،

1015- راجع الحدیث:932

1016- راجع الحدیث:1013

وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَالأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ المَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

ٹیلوں، چٹانوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بادل مدینہ منورہ کے اُوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

10-بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ المَطَرِ

جب زیادہ بارش کے سبب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا

1017 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ المَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ المَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الجِبَالِ وَالآكَامِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، فَانْجَابَتْ عَنِ المَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

11-بَابُ مَا قِيلَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے چادر پلٹنے کے بارے میں جو کہا گیا ہے

1018 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مال کے برباد ہونے اور اہل و عیال کی

1017- راجع الحديث:932

1018- راجع الحديث:932' صحيح مسلم:2076' سنن نسائی:1527

رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

پریشانی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش کی لیکن راوی نے چادر کے پلٹنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان نہیں کیا۔

12- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو منع نہ کرے

1019 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ، فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

13- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی درخواست کریں

1020 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ

مسروق سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

1019- راجع الحدیث: 1013,832

1020- راجع الحدیث: 1007

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا المَيْتَةَ وَالعِظَامَ. فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ. فَقَرَأَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (الدخان: 10) ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان: 16) يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسُقُوا الغَيْثَ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا، وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ المَطَرِ، قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ، فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

پس وہ قحط سالی کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ صِلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: "انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا۔" (الدخان: ۱۰) پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے" اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس دن ہم سخت گرفت کریں گے۔" وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی مروی کی: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اُن پر بارش برسی اور مسلسل سات دن تو لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی۔ آپ نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اُوپر سے بادل چھٹ گئے اور اِردگرد کے لوگوں پر برسے۔

14-بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ المَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا

1021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ، فَصَاحُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَحَطَ المَطَرُ، وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ البَهَائِمُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ، وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ المِنْبَرِ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو کر آواز بلند کرنے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! قحط اور بارش سے درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو مرتبہ کہا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم، ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسا۔ آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی

1021- راجع الحديث: 932، صحیح مسلم: 2077، سنن نسائی: 1516

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ، فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلاَ تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الإِكْلِيلِ

کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شکایت کی: گھر منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اِسے ہم سے روک دے۔ نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا اور اطراف میں برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ برسی۔ میں مدینہ منورہ کو روشن دیکھ رہا تھا۔

15-بَابُ الدُّعَاءِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر بارش کے لیے دعا کرنا

1022 - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ، فَاسْتَغْفَرَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الأَنْصَارِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ابونعیم، زُہیر، ابواسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انہوں نے بغیر منبر کے اپنے قدموں پر کھڑے ہوکر بارش کے لیے دعا مانگی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تھی۔

1023 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، أَنَّ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اُن کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر پلٹ دی۔ تو اُن پر بارش برسی۔

16-بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت کرنا

1023- انظر الحديث: 1005، صحيح مسلم: 4670،4669

1024 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى القِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاءَةِ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن میں جہری سے قرأت فرمائی۔

17 - بَابٌ: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

نبی کریم ﷺ نے اپنی پُشت مبارک لوگوں کی جانب کس طرح پھیری؟

1025 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاءَةِ"

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جس دن کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کی جانب پُشت مبارک کر لی اور جانب قبلہ ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہری قرأت فرمائی۔

18 - بَابُ صَلاَةِ الاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں

1026 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ

قُتیبہ بن سعید، سُفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔

19 - بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي المُصَلَّى

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی

1027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے

1024- راجع الحديث1005

1025- راجع الحديث:1005

1026- راجع الحديث:1005

1027- راجع الحديث:1005

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ

فرمایا: نبی کریم ﷺ بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی جانب رخ کیا تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دائیں حصّے کو بائیں شانے پر ڈال لیا۔

20-بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا

1028 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى المُصَلَّى يُصَلِّي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ - اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هَذَا مَازِنِيٌّ وَالأَوَّلُ كُوفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ اُنہیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی جانب نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جانب قبلہ ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ ابنِ زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

21-بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الإِمَامِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

1029 - قَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ البَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ المَاشِيَةُ، هَلَكَ العِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ،

ابوایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اُویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جنگلوں میں رہنے والا ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے

1028- راجع الحديث:1005

1029- راجع الحديث:932

فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، يَدْعُو، وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَهُ يَدْعُونَ، قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ

اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کرنے کے لیے مبارک ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے پس ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی پس ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مسافر تنگ آ گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بشق یعنی تنگ آ جانا۔

1030 - وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

اُویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

22-بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا

1031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے بلند نہ فرماتے جتنا کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اتنے بلند فرماتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی۔

23-بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

بارش کے وقت کیا کہے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كَصَيِّبٍ) (البقرة:19): الْمَطَرُ "وَقَالَ غَيْرُهُ: صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ"

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کَصَيِّبٍ سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صاب اور أصاب دونوں يَصُوبُ سے ہیں۔

1031- انظر الحدیث: 6341,3565، صحیح مسلم: 2074، سنن ابو داؤد: 1170، سنن نسائی: 1512، سنن ابن ماجہ: 1180

1032 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ، قَالَ: اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا، متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عُبید اللہ سے اور مروی کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

24-بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ

جو بارش رکا رہے حتیٰ کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں

1033 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَفِي الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اُٹھائے۔ آسمان پر بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں کی طرح بادل آ گئے۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے۔ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس دن، اُس سے اگلے دن بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی دیہاتی یا کوئی دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مکانات منہدم ہو گئے اور مال ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ

1032- سنن ابن ماجہ:3890

1033- راجع الحدیث:1033,932

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلاَ عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتَّى صَارَتِ المَدِينَةُ فِي مِثْلِ الجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الوَادِي، وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس جانب اشارہ فرماتے اُدھر سے چھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ تھال کی طرح ہوگیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اِس بارش کی اچھائی کا ذکر ضرور کرتا۔

25-بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

جب آندھی آئے

1034 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک ہی سے جان لی جاتی۔

26-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی ہے

1035 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی اور قومِ عاد بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔

27-بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلاَزِلِ وَالآيَاتِ

زلزلوں اور فتنوں کے بارے میں جو کہا گیا ہے

1036 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے زلزلوں کی کثرت ہو، وقت ایک دوسرے کے قریب آجائے فتنوں کا ظہور ہو اور ہرج بڑھ

1035- انظر الحديث: 4105,3343,3205 صحيح مسلم: 2084

1036- راجع الحديث: 85

الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ

جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی زیادتی ہوگی کہ وہ اُبل پڑے گا۔

1037 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: قَالَ: هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

محمد بن مثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ فرمایا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے پھر عرض کی: اور ہمارے نجد میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے ظاہر ہوگا۔

28 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ) (الواقعة:82)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (پارہ ۲۷، الواقعہ: ۸۲)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

1038 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " أَصْبَحَ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت لبید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مقامِ حدیبیہ پر بارش والی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم ﷺ نے فراغت پائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو مجھ پر ایمان رکھنے والے

1037- انظر الحدیث:7094، سنن ترمذی:3953

1038- راجع الحدیث:846

مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"

اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی۔ وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

29-بَابٌ: لاَ يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ المَطَرُ إِلَّا اللَّهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پانچ باتوں کو اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں۔

1039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِفْتَاحُ الغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الأَرْحَامِ، وَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ المَطَرُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں یعنی کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ رحموں میں کیا ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو نہیں معلوم کہ کس زمین پر فوت ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ بارش کب ہوگی۔

☆☆☆☆☆

-1039 انظر الحدیث: 7379,4778,4697,4627

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

16-أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

1-بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

1040 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ المَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا، وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ

1041 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَقُومُوا، فَصَلُّوا

1042 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورج گہن کے بارے میں ابواب

سورج گرہن میں نماز پڑھنا

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگئے۔ پس ہم بھی داخل ہوگئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتیٰ کہ وہ صاف ہوجائے۔

قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور نماز پڑھو۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

-1040 سنن نسائی: 1491,1490

-1041 انظر الحدیث: 3204,1057 صحیح مسلم: 2111 سنن نسائی: 1461 سنن ابن ماجہ: 1261

-1042 انظر الحدیث: 3201 صحیح مسلم: 2118 سنن نسائی: 1460

الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا

مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: خسوف یا خسف کے معنی ہیں دھنس جانا، اہل عرب کہتے ہیں "خَسَفَتِ الْعَيْنُ فِي الرَّأْسِ" آنکھ سر میں دھنس گئی اور کہا جاتا ہے "خَسَفَ الْقَارُوْنُ فِي الْأَرْضِ" قارون زمین میں دھنس گیا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ"۔ اب اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف اور سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں کیونکہ اس وقت چاند، سورج دھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں خسوف سے مطلقاً گرہن مراد ہے چاند کا ہو یا سورج کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز بھی پڑھی ہے اور چاند گرہن کی بھی کیونکہ ۵ھ میں چاند گرہن لگا تھا جمادی الآخرہ میں جیسا کہ ابن حبان وغیرہ میں۔ نماز کسوف باجماعت ہوگی اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ یہ دونوں نمازیں سنت ہیں، دو، دو رکعتیں ہیں عام نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی، ہاں ان میں قیام، رکوع وغیرہ بہت دراز ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۴۰۵)

1043 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللَّهَ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابومعاویہ، زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس دن کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آپ کے صاحبزادے) کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

2-بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں صدقہ دینا

1044 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1043- انظر الحديث: 6199,1060، صحيح مسلم: 2119

1044- انظر الحديث: 6631,5221,4624,3203,1212,1066,1065,1064,1058,1056, 1050,1046، صحيح مسلم: 2086، سنن ترمذی: 561، سنن نسائی: ، سنن ابن ماجه: 1473

مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ، فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا

ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ فرمایا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اُسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج چمکنے لگا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

پھر فرمایا: اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جب کہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امتِ محمد! اگر تم علم رکھتے جو میں رکھتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

3 - بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلاَةُ جَامِعَةٌ فِي الكُسُوفِ

سورج گرہن میں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کرنا

1045 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابوسلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، زہری سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

1045- صحیح مسلم: 2110، سنن نسائی: 1478

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ

4- بَابُ خُطْبَةِ الإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1046 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ القِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابنِ شہاب۔ احمد بن صالح عنبسہ یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج چمکنے لگا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان ہے، پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی کے سبب انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اُسی طرح سورج گرہن کے دن حدیث بیان کی جیسے حدیثِ عُروہ بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ میں نے عُروہ

1046- راجع الحدیث: 1044، صحیح مسلم: 2091،2088، سنن ابو داؤد: 1181،1180، سنن نسائی: 1468

عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: "إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتْ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ؟ قَالَ: أَجَلْ، لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ"

سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں غلطی ہوئی۔

5- بَابٌ: هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

سورج گرہن کو کسوف کہا جائے یا خسوف

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَخَسَفَ الْقَمَرُ) (القيامة:8)

اور اللہ تعالیٰ نے وَخَسَفَ الْقَمَرُ ارشاد فرمایا ہے۔

1047- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَقَامَ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور لمبی قرأت فرمائی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھا کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا اور اُسی طرح کھڑے رہے۔ پھر لمبی قرأت فرمائی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو لمبے سجدے فرمائے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی یونہی کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی کے سبب انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔

6- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ عِبَادَهُ بِالكُسُوفِ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے

1047- راجع الحديث:1044

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1048 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الوَارِثِ، وَشُعْبَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ، عَنِ الحَسَنِ، وَتَابَعَهُ مُوسَى، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابوبکرہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

7- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ فِي الكُسُوفِ

سورج گرہن میں عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

1049 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ،

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ سوال کرنے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے خدا کی پناہ۔

1048- راجع الحديث:1040

1049- صحيح مسلم:2096,2095' سنن نسائی:1498,1474

1050 - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

پھر ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس تشریف لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے لمبا قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ فرمایا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

8-بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنا

1051 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُودِيَ: إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے لمبے سجدے نہیں کیے۔

1050- راجع الحدیث:1049

1051- راجع الحدیث:1045

9 - بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

وَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

1052 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا

اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انہیں جمع کیا اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا گویا سورہ البقرہ کی قرأت کے مساوی۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر اُٹھے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم پھر اُٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا اور فارغ ہوگئے تو سورج چمکنے لگا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز پکڑتے دیکھا۔ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے جب تک دنیا باقی رہتی اس وقت تک کھاتے اور مجھے دوزخ دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں اکثر عورتیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کس سبب سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے

1052- راجع الحدیث: 92,29

قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: " يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ "

سبب۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر پوری زندگی احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کمی رہ جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی اچھائی کی ہو۔

10 - بَابُ صَلاَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الكُسُوفِ

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف کا پڑھنا

1053 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ، فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي المَاءَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي القُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبًا مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لاَ أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ - أَوِ المُوقِنُ، لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنہ دجال جیسی یا اُس کے قریب معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا، معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت

1053- راجع الحدیث: 86

وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا. فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ -أَوِ الْمُرْتَابُ لاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ- فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے اِن کی دعوت قبول کی، ان پر ایمان لائے اور پیروی کی اُس سے کہا جائے گا کر آرام سے سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

11 - بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے

1054 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

12 - بَابُ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

1055 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ سوال کرنے کے لیے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس سے خدا کی پناہ۔

1056 - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ،

پھر رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس

1054- راجع الحدیث:86، سنن ابو داؤد:1192

1055- راجع الحدیث:1049

1056- راجع الحدیث:1049,1041

فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الأَوَّلِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اُٹھایا تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھایا تو لمبا سجدہ فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ فراغت پائی تو رسول اللہ ﷺ نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

13- بَابٌ: لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

کسی کی موت یا زندگی کے سبب سورج گرہن نہیں ہوتا

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَالْمُغِيرَةُ، وَأَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اسے حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مروی کیا ہے۔

1057- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّمْسُ وَالقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

1058- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

1057- راجع الحديث: 1041

1058- راجع الحديث: 1044

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَطَالَ القِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ القِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ رُكُوعِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس طویل قرأت فرمائی۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل قرأت فرمائی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔

14 - بَابُ الذِّكْرِ فِي الكُسُوفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

سورج گرہن میں ذکر کرنا

اسے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروی کیا۔

1059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى المَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هَذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ، لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

ابو بُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ یوں خوف کرتے ہوئے لپکے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت ہی طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہ دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کے سبب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا جلدی کرو۔

1059- صحیح مسلم:2114، سنن نسائی:1502

15-بَابُ الدُّعَاءِ فِي الخُسُوفِ

قَالَهُ أَبُو مُوسَى، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1060 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ

سورج گرہن میں دعا کرنا

اسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: جس دن حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) نے وفات پائی تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا یہ ابراہیم کی وفات کے سبب گہن لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ چمکنے لگے۔

16-بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الكُسُوفِ: أَمَّا بَعْدُ

1061 - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: " فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ

امام کا خطبۂ کسوف میں امّا بعد کہنا

ابو اُسامہ، ہشام فاطمہ بنت مُنذِر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو سورج چمک رہا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان ہے۔ پھر فرمایا۔ اَمّا بعد۔

17-بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ القَمَرِ

1062 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ

1060- راجع الحديث:1043

1061- راجع الحديث:86

1062- راجع الحديث:1040

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

نے دو رکعتیں پڑھیں۔

1063 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، وَإِنَّهُمَا لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذَاكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَاكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَاكَ

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے حتیٰ کہ مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو آپ نے اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج چمکنے لگا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، حتیٰ کہ وہ ختم ہوجائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ نے وفات پائی تو کچھ لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

18 - بَابٌ: الرَّكْعَةُ الأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ طویل ہو

1064 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الأَوَّلُ الأَوَّلُ أَطْوَلُ

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں چار رکوع کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ لمبی تھی۔

19 - بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت

1065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

1063- راجع الحديث:1040

1064- راجع الحديث:1044,1046

1065- راجع الحديث:1044 'صحیح مسلم:2090 'سنن ابوداؤد:1190 'سنن نسائی:1493,1496

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَمِرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، " جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ، فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، ثُمَّ يُعَاوِدُ القِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ "

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فراغت پائی تو تکبیر کہی اور رکوع فرمایا۔ جب رکوع سے اُٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے۔

1066 - وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ، وَغَيْرُهُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا: بِالصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ: " مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ، إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ " تَابَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الجَهْرِ

اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو ایک شخص نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ ندا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ سے کہا: آپ کے بھائی جان حضرت عبداللہ بن زُبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں خطاء ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حُسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

☆☆☆☆☆

1066- راجع الحدیث: 1044، صحیح مسلم: 2089، سنن نسائی: 1464,1472

بسم اللہ الرحمن الرحیم

17-أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

1-مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

1067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى - أَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا ". فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

2-بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةُ

1068 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ

3-بَابُ سَجْدَةِ ص

1069 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن کریم میں سجدۂ تلاوت اور اُن کا سنت ہونا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اُسے دیکھا کہ وہ حالتِ کفر میں مارا گیا۔

سورۂ تنزیل میں سجدہ

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھل اتٰی علی الانسان یعنی سورہ الدھر کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

سورہ ص میں سجدہ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

1067- انظر الحدیث: 1070، 3853، 3972، 4863، صحیح مسلم: 1297، سنن ابوداؤد: 1406، سنن نسائی: 958

1068- راجع الحدیث: 891

1069- انظر الحدیث: 3422، سنن ابوداؤد: 1409، سنن ترمذی: 577

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورۂ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

4-بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

سورۂ النجم میں سجدہ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1070 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ، فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ القَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى - أَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا "، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک شخص کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (اُمیہ بن خلف کو) دیکھا کہ حالتِ کفر میں مارا گیا۔

5-بَابُ سُجُودِ المُسْلِمِينَ مَعَ المُشْرِكِينَ وَالمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کرلیا کرتے۔

1071 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَالجِنُّ وَالإِنْسُ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ مروی کیا اِسے ابرہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

1070- راجع الحديث:1067

1071- انظر الحديث:4862' سنن ترمذی:575

6-بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا

1072 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خُصیفہ، ابن قسط، عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حضور سورۂ النجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

1073 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

یزید بن عبداللہ ابن قسیط نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۂ النجم تلاوت کی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

7-بَابُ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۂ انشقاق میں سجدہ

1074 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق تلاوت کی اور سجدہ فرمایا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

8-بَابُ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ القَارِئِ

جس نے قاری کے سجدے کے سبب سجدہ کیا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ - وَهُوَ غُلاَمٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً، فَقَالَ: اسْجُدْ فَإِنَّكَ

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو اس وقت لڑکے تھے اور اُن کے سامنے آیتِ

1072- انظر الحدیث: 1073، صحیح مسلم: 1298، سنن ابوداؤد: 1404، سنن ترمذی: 576، سنن نسائی: 959

1073- راجع الحدیث: 1072

1074- راجع الحدیث: 766، صحیح مسلم: 1300

إِمَامُنَا فِيهَا

سجدہ تلاوت کی اور فرمایا کہ سجدہ کرو کیونکہ تم ہم سے آگے ہو۔

1075 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ ہمارے سامنے ایسی سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

9- بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ السَّجْدَةَ

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کا اژدہام ہو جانا

1076 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا اژدہام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

10- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لاَ يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهَذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لاَ يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ، فَاسْتَقْبِلِ

حضرت عمران بن حُصین سے کہا گیا کہ ایک شخص آیت سجدہ سُنے اور اُس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اُس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اُس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اسی لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اُس پر بھی سجدہ ہے جو اُسے سُنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب

1075- انظر الحدیث: 1079,1076 صحیح مسلم: 1295 سنن ابو داؤد: 1412

1076- راجع الحدیث: 1075

الْقِبْلَةَ. فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ

باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرو۔ اگر تم سوار ہو تو پھر تمہارا رخ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیت سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

1077 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ، فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا، حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ، فَمَنْ سَجَدَ، فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، ابوبکر بن ابوملیکہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی، ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضرِ خدمت ہوئے تو وہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل تلاوت فرما رہے تھے۔ جب آیتِ سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری اپنی مرضی پر ہے۔

11 - بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا

1078 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ انشقاق تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اُن

1078- راجع الحديث:766

فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

سے مل جاؤں۔

12-بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ

اژدہام کے سبب سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے

1079 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، حتیٰ کہ ہم میں سے بعض تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ پاتے تھے۔

☆☆☆☆☆

1079- راجع الحدیث:1075

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

18-أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

1080 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا، وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا

1081 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا"

2-بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

1082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نمازِ قصر کا بیان

قصر کے بارے میں حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُنیس دن قیام فرمایا اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں اُنیس دن تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب دن بڑھ جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ کی جانب روانہ ہوئے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آئے۔ میں نے کہا: آپ نے مکّہ مکرّمہ میں کچھ قیام فرمایا؟ فرمایا کہ اُس میں دس دن ٹھہرے۔

مِنیٰ میں نماز

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

1080- انظر الحدیث: 4299,4298 'سنن ابو داؤد: 1230 'سنن ترمذی: 549 'سنن ابن ماجہ: 1075

1081- انظر الحدیث: 4297 'صحیح مسلم: 1585,1584 'سنن ابو داؤد: 1233 'سنن ترمذی: 548 'سنن نسائی: 1437 'سنن ابن ماجہ: 1077

1082- انظر الحدیث: 1655 'سنن نسائی: 1449

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے شروع میں۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

1083 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

ابوالولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے امن کی حالت میں ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

1084 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ: ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ اِن چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصہ میں آ جاتیں۔

3 - بَابٌ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ؟

نبی کریم ﷺ نے حج کے موقعہ پر کتنے دن قیام فرمایا

1085 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

ابوالعالیہ براء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

1083- انظر الحدیث: 1656، صحیح مسلم: 1597,1596، سنن ابو داؤد: 1965، سنن ترمذی: 882، سنن نسائی: 1445,1444

1084- انظر الحدیث: 1657، سنن ابو داؤد: 1960، سنن نسائی: 1448,1447

1085- انظر الحدیث: 3832,2505,1564، صحیح مسلم: 3000، سنن نسائی: 2871

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ البَرَّاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الهَدْيُ تَابَعَهُ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ چار ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابع کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

4-بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

کتنی نماز کب قصر کرے

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، يَقْصُرَانِ، وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

اور نبی کریم ﷺ نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر قرار دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار بُرد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

1086 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ المَرْأَةُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

اسحاق، ابواُسامہ، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

1087 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُسَافِرِ المَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ متابعت کی اس کی احمد، ابنِ مبارک، عُبید اللہ، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے۔

1088 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں ہے جو اللہ

1086- صحیح مسلم:3246

1087- صحیح مسلم:3245، سنن ابو داؤد:1727

1088- صحیح مسلم:3255، سنن ابو داؤد:1724، سنن ترمذی:1170

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَسُهَيْلٌ، وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اُس کے ساتھ اُس کا محرم نہ ہو۔ متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابو کثیر اور سہیل اور امام مالک، مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

5-بَابُ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

جب اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ، فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ: لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا

حضرت علی بن ابو طالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ جب لوٹے تو اُن سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

1089 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز میں ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

1090 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اولاً دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ سے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح اضافہ کرتی تھیں؟ فرمایا کہ اُنہوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

6-بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

سفر میں مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھے

1091 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

1089- انظر الحدیث:1546,1547,1548,1551,1712,1714,1715,2951,2986' صحیح مسلم:1580' سنن ابو داؤد:1202,1773' سنن ترمذی:546' سنن نسائی:468

1090- انظر الحدیث:350' صحیح مسلم:1570' سنن نسائی:452

1091- انظر الحدیث:1092,1105,1109,1668,1673,1805,3000' سنن نسائی:591

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ المَغْرِبَ، حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ العِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ"

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب میں دیر کرتے حتیٰکہ اُسے اور عشاء کو جمع فرمالیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

1092 - وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَالِمٌ: "كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَجْمَعُ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ" قَالَ سَالِمٌ: وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ المَغْرِبَ، وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلاَةَ، فَقَالَ: سِرْ، فَقُلْتُ: الصَّلاَةَ، فَقَالَ: سِرْ، حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ المَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهَا ثَلاَثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ العِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلاَ يُسَبِّحُ بَعْدَ العِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کرلیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں دیر کی کیونکہ انہیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابوعُبید کی شدید علالت کی خبر پہنچی۔ میں نے اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ پھر اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ حتیٰ کہ دو یا تین میل چل کر اُترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے، سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، حتیٰ کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

7- بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا رُخ کسی جانب ہو

1093 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں

1092- راجع الحدیث: 2091، سنن نسائی: 591

1093- انظر الحدیث: 1097،1104، صحیح مسلم: 1617

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُن کا رُخ کسی جانب ہوتا۔

1094 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ القِبْلَةِ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازیں سواری پر قبلہ کی جانب رخ کیے بغیر بھی پڑھ لیا کرتے۔

1095 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم ﷺ یونہی کرلیا کرتے تھے۔

8-بَابُ الإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

سواری پر اشارے سے نماز

1096 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ يُومِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یونہی کرلیا کرتے تھے۔

9-بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے آنا

1097 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا منہ کسی جانب ہوجاتا

1094- راجع الحدیث:400

1097- راجع الحدیث:1093

عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

اور رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں میں یوں نہیں کیا کرتے تھے۔

1098 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پروانہ کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

1099 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

مُعاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی جانب رخ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اُتر آتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

10 - بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نفل نماز

1100 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ، فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ،

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جب کہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے۔ میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور منہ کسی اور جانب تھا یعنی قبلہ سے بائیں طرف میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کو قبلہ رو ہوئے بغیر نماز پڑھتے

1098- راجع الحديث:999، صحیح مسلم:1616، سنن ابو داؤد:1224، سنن نسائی:743,489

1099- راجع الحديث:400

1100- صحیح مسلم:1618

فَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ "رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔ مروی کیا اِسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

11 -بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلاَةِ وَقَبْلَهَا

جو دوران سفر نماز سے قبل اور بعد نوافل نہ پڑھے

1101 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: " صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ}"

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

1102 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لاَ يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا ہوں آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یونہی کیا کرتے۔

12 -بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ، فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

جس نے سفر میں نماز قبل اور بعد کے نوافل پڑھے

1101- انظر الحدیث:1102، صحیح مسلم:1578,1577، سنن ابو داؤد:1223، سنن نسائی:1457، سنن ابن ماجہ:1071

1102- راجع الحدیث:1101

وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَيِ الفَجْرِ فِي السَّفَرِ

اور نبی کریم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

1103 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

ابن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے بھی نہ بتایا کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکّہ کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی خفیف پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے۔

1104 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سفر میں، رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہو جاتا۔

1105 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

ابوالیمان، شعیب، زُہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پشت پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور حضرت ابنِ عمر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

13 - بَابُ الجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ

دورانِ سفر مغرب اور عشاء جمع کر لینا

1106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے

1103- صحیح مسلم: 1664، سنن ابو داؤد: 1291، سنن ترمذی: 474

1104- راجع الحدیث: 1093

1105- راجع الحدیث: 1091، انظر الحدیث: 6847

1106- صحیح مسلم: 1621، سنن نسائی: 599

سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا: جب آگے پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو نبی کریم ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔

1107 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر کو جمع فرمالیا کرتے اور جب جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمالیا کرتے۔

1108 - وَعَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

حسین، یحییٰ بن ابوکثیر، حفص بن عُبید اللہ بن انس سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سفر میں نماز مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے۔ حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمع فرمائیں۔

14 - بَابٌ: هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

جب مغرب و عشاء کو جمع کیا جائے تو کیا اذان و اقامت بھی کہی جائے؟

1109 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کر لیتے، حتیٰ کہ اُسے اور نمازِ عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی یونہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر

1108- انظر الحديث: 1110

1109- راجع الحديث: 1091

الْمَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ، وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

تھوڑی دیر ٹھہرتے حتیٰ کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور اِن کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نمازِ عشاء کے بعد۔ حتیٰ کہ آدمی رات کو قیام کرتے۔

1110 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

اسحاق، عبدالصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر اِن دونوں نمازوں کو جمع فرمالیا کرتے تھے یعنی مغرب اور عشاء کی نماز کو۔

15 - بَابُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

1111 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب سورج ڈھولنے سے پہلے کوچ کا ارادہ کرتے تو ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

16 - بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہو تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو

1112 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

قتیبہ، مفصل بن فضالہ، عُقیل، ابنِ شہاب سے

1110- راجع الحدیث:1108

1111- انظر الحدیث:1112 'صحیح مسلم:1624,1623 'سنن ابوداؤد:1219 'سنن نسائی:593,585

1112- راجع الحدیث:1111

حَدَّثَنَا المُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ العَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو نماز ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

17-بَابُ صَلَاةِ القَاعِدِ

بیٹھ کر نماز ادا کرنا

1113- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں نماز ادا فرمائی اور عذر کے سبب آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نے فراغت پائی تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

1114- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ - أَوْ فَجُحِشَ - شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قُعُودًا، وَقَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ"

زُہری سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے زمین پر تشریف لے آئے تو آپ کا داہنا پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت بابرکت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو سر اُٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

1113- راجع الحديث:688

1114- راجع الحديث:378، صحيح مسلم:922

1115 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بُریدہ، حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔

1115م - وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ - وَكَانَ مَبْسُورًا - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ: إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ

عبدالصمد، ان کے والدِ ماجد، حسین، ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر کا مرض تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اُسے کھڑا ہونے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب حاصل ہوگا۔

18- بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

1116 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ - وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: نَائِمًا عِنْدِي مُضْطَجِعًا هَاهُنَا

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر کی شکایت تھی اور ایک مرتبہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائماً سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

19- بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے

1115م- انظر الحدیث: 1116، 1117

1116- راجع الحدیث: 1115

صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ، صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

1117 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

تو لیٹ کر پڑھ لے

عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ رُو نہ ہو سکے تو چاہے جدھر رخ کر کے نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے بواسیر کی شکایت تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ اگر اس کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی قوت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

20-بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا، ثُمَّ صَحَّ، أَوْ وَجَدَ خِفَّةً، تَمَّمَ مَا بَقِيَ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا

1118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا، حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ، فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً - أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً - ثُمَّ رَكَعَ

1119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي النَّضْرِ

جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر شدت یا مرض میں کمی پائے تو باقی نماز کو مکمل کر لے

حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد کو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت فرماتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت فرما کر پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عُبید اللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے

1117- راجع الحديث: 1115

1118- انظر الحديث: 4837,1168,1161,1149,1119

1119- راجع الحديث: 1118، صحيح مسلم: 1702، سنن ابو داؤد: 1054، سنن ترمذی: 374، سنن نسائی: 1647

مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ - أَوْ أَرْبَعِينَ - آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ: فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت فرماتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہوجاتے اور انہیں کھڑے ہوکر ادا کرتے پھر رکوع اور سجدہ فرماتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فراغت پاتے تو دیکھتے، اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

19- كِتَابُ التَّهَجُّدِ

1- بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ) (الاسراء: 79)

1120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: " اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - أَوْ: لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ - " قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ عَبْدُ الكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ: وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تہجد کا بیان

رات کو تہجد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور تُو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیرا دیدار حق ہے، تیرا کلام حق ہے، جنت حق ہے دوزخ حق ہے۔ نبی سارے حق ہیں، محمد مصطفی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے لیے جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ پس میری مغفرت فرما دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان،

1120- انظر الحدیث: 7499,7442,7385,6317' صحیح مسلم: 1806' سنن نسائی: 1618' سنن ابن ماجہ: 1355

سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ: سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالکریم ابو اُمیہ: اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابومسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

فائدہ: یہ نماز اسلام میں اولاً سب پر فرض رہی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر تک رہی۔ (اشعہ) تہجد کم از کم دو رکعتیں ہیں زیادہ سے زیادہ بارہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آٹھ پڑھتے تھے کبھی کم و بیش۔ حق یہ ہے کہ تہجد ہمارے لیئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کوئی نہ پڑھے تو سب تارک سنت ہوئے اور اگر ایک بھی پڑھ لے تو سب بری الذمہ ہوئے۔ تہجد کا وقت رات میں سو کر جاگنے سے شروع ہوتا ہے صبح صادق پر ختم مگر آخری تہائی رات میں پڑھنا بہتر ہے اور قبل تہجد عشا پڑھ کر سونا شرط ہے اور بعد تہجد کچھ سونا یا لیٹ جانا سنت ہے۔ چونکہ یہ بہترین نوافل ہیں اسی لیئے ان کا علیحدہ باب ہوا جو شخص تہجد پڑھنا شروع کردے پھر نہ چھوڑے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔

ضروری مسئلہ: تہجد سے پہلے سو لینا ضروری ہے اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اس کے نوافل تہجد نہ ہوں گے۔ جن بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے تیس یا چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم یا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما وہ حضرات رات میں اس قدر اونگھ لیتے تھے جس سے تہجد درست ہوجائے لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں کہ انہوں نے تہجد کیوں نہ پڑھی حضرت ابوالدرداء، ابوذر غفاری وغیرہم صحابہ جو شب بیدار تھے ان کا بھی یہی عمل تھا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۴)

2- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام کی فضیلت

1121 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا، فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي المَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي، فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ،

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں نوعمر لڑکا تھا اور مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے۔ اُس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا: میں جہنم سے

1121: انظر الحدیث: 440، صحیح مسلم: 6321,6320، سنن ابن ماجہ: 3919

فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ.

اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر مجھے ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ نہ ہو۔

1122 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا اور انہوں نے حضور ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو بھی نماز پڑھا کرے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے۔ مگر کچھ دیر۔

3- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

1123 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ

ابوالیمان، شعیب، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور اِس میں اتنے لمبے سجدے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں قرأت کر لے، اِس سے پہلے کہ آپ ﷺ اپنا سر اُٹھائیں اور آپ نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں ادا کرتے اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

4- بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

مریض کا رات کا قیام چھوڑ دینا

1124 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ

ابونُعیم، سفیان، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

1122- انظر الحدیث: 7031،7029،7016،3741،3739،1157، راجع الحدیث: 1121

1123- راجع الحدیث: 994،626

1124- صحیح مسلم: 4634،4632، سنن ترمذی: 3345

1125 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَبَسَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ: (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى:2)

اسود بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت جُندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کچھ دن کا وقفہ کیا تو قریش کی ایک عورت بولی: "اُس کا شیطان اِس سے عاجز آ گیا۔" پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پارہ ۳۰، والضحیٰ: ۱۔۳)

5- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلاَةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

نبی کریم ﷺ کا قیامِ لیل اور نوافل کی ترغیب دِلانا اور بغیر واجب قرار دیئے

وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لَيْلَةً لِلصَّلاَةِ

نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

1126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

ابنِ مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شب بیدار ہوئے تو فرمایا: آج رات کتنے فتنے اتارے گئے ہیں اور کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں۔ ہے کوئی جوانِ حجرے والی عورتوں کو بیدار کرے دنیا میں کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

1127 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شب اُن کے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1125- راجع الحديث:1124

1126- انظر الحديث:115

1127- انظر الحديث:4724، 7347، 7465 صحيح مسلم:1815 سنن نسائي:1610، 1611

أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً، فَقَالَ: أَلاَ تُصَلِّيَانِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف:54)

کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ واپس تشریف لے گئے اور ہماری طرف بالکل توجہ نہ فرمائی۔ پھر میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (پارہ ۱۵، الکھف: ۵۴)

1128 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو کرنا چھوڑ دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو پسند ہوتا، اس خوف سے کہ لوگ اس کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

1129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عُروہ بن زُبیر نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز ادا فرمائی تو لوگ اور بڑھ گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس خدشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا قصہ ہے۔

1128- انظر الحدیث:1177 'صحیح مسلم:1659 'سنن ابوداؤد:1293

1129- راجع الحدیث:729 'صحیح مسلم:1780 'سنن ابوداؤد:1373 'سنن نسائی:1603

رَمَضَانَ

6-بَابُ: قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالفُطُورُ: الشُّقُوقُ (انْفَطَرَتْ) (الانفطار:1): انْشَقَّتْ"

1130 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ - أَوْ سَاقَاهُ - فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

7-بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

1131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

1132 - حَدَّثَنِي عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ

نبی کریم ﷺ کا قیام کہ قدم مبارک سوج جاتے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حتیٰ کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی اَلشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے مبارک قدموں یا پنڈلیوں پر سوجن آ جاتی۔ جب آپ سے کہا جاتا تو فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

جو صبح کے وقت سوئے

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اُوس سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے محبوب روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ آدھی شب تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام فرماتے اور پھر چھٹا حصّہ استراحت فرماتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

مسروق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

1130- انظر الحدیث: 6471,4836، صحیح مسلم: 7056,7055، سنن ترمذی: 412، سنن نسائی: 1643، سنن ابن ماجہ: 1419

1131- صحیح مسلم: 2732,2731، سنن ابو داؤد: 2448، سنن نسائی: 2343,1629، سنن ابن ماجہ: 1712

1132- انظر الحدیث: 6462,6461، صحیح مسلم: 727، سنن نسائی: 1615

شُعْبَةُ، عَنْ اَشْعَثَ، سَمِعْتُ اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی بانگ سنتے۔

1132م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنِ الْاَشْعَثِ، قَالَ: اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى

محمد بن سلام، ابوالاحوص سے مروی ہے کہ اشعث نے فرمایا: آپ جب مرغ کی بانگ سنتے تو کھڑے ہوجاتے اور نماز پڑھتے۔

1133 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: ذَكَرَ اَبِي، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي اِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہ پایا لیکن حالت استراحت میں یعنی نبی کریم ﷺ کو۔

8-بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھی

1134 - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى، فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ اُن کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں تلاوت کرلے۔

1133- سنن ابوداؤد:1318، سنن ابن ماجہ:1197

1134- راجع الحدیث:756,576

9- بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

1135 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1136 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ مستقل کھڑے رہے حتیٰ کہ میں نے بُرا کام سوچا۔ ہم نے کہا کہ کیا کام سوچا؟ فرمایا: میں نے سوچا کیا کہ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرلیا کرتے۔

10- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ؟

1137 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور نبی کریم ﷺ رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

ابو الیمان، شعیب، زُہری، سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنالو۔

1135- صحیح مسلم: 1813,1812، سنن ابن ماجه: 1418

1136- راجع الحديث: 245

1137- راجع الحديث: 472، سنن نسائی: 167

1138 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ

مسدد، یحیٰی، شعبہ، ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

1139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتِي الفَجْرِ

اسحاق عبید اللہ، اسرائیل، ابوحصین، یحیٰی بن وثاب، مسروق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

1140 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الفَجْرِ

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

11- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

نبی کریم ﷺ کا قیام لیل اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا المُزَّمِّلُ، قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا، نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا، أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ القُرْآنَ تَرْتِيلًا، إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا) (المزمل: 2) . (إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وِطَاءً وَأَقْوَمُ قِيلًا) (إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا) (المزمل: 7) وَقَوْلُهُ: (عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بے

1138- صحیح مسلم:1800، سنن ترمذی:442

1140- صحیح مسلم:1724، سنن ابو داؤد:1334

عَلَيْكُمْ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ، وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا، وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "نَشَأَ: قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ (وِطَاءً) قَالَ: مُوَاطَأَةَ الْقُرْآنِ، أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ (لِيُوَاطِئُوا): لِيُوَافِقُوا"

شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں (پارہ ۲۹، المزمل: ۱۔۷) اور ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسّر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے (پارہ ۲۹، المزمل: ۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نَشَأَ حبشہ کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وَطَاءً سے مراد مُوَاطَأَةَ الْقُرْآنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُوَاطِئُوا سے لِيُوَافِقُوا مراد ہے۔

1141- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ

حُمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا موقوف فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس میں سے ایک بھی ترک نہیں کریں گے اور تم اگر آپ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ متابعت کی اس کی

-1141 انظر الحدیث: 3561,1973,1972

سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حُمید سے۔

12- بَابُ عَقْدِ الشَّیْطَانِ عَلٰی قَافِیَةِ الرَّأْسِ اِذَا لَمْ یُصَلِّ بِاللَّیْلِ

جب رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گُدی پر گرہ لگانا

1142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ کُلَّ عُقْدَةٍ عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوِیلٌ، فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاَصْبَحَ نَشِیطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوئے تو شیطان اُس کی گدّی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سوجا، ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ شاداں و فرحاں اور تازہ دم ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت بیزار اور اداس ہوتا ہے۔

1143- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ عُلَیَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرُّؤْیَا، قَالَ: اَمَّا الَّذِی یُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَاِنَّهُ یَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفِضُهُ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوبَةِ

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابورجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب کے متعلق فرمایا: کہ جس کا سر پتھر سے کچلا گیا تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو ادا کئے بغیر سوجاتا ہے۔

13- بَابُ اِذَا نَامَ وَلَمْ یُصَلِّ بَالَ الشَّیْطَانُ فِی اُذُنِهِ

جو بغیر نماز پڑھے سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

1144- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو

مسدّد، ابوالاحوص، منصور، ابووائل سے مروی ہے

1142- انظر الحدیث: 3269، سنن ابو داؤد: 1306

1143- راجع الحدیث: 845

1144- انظر الحدیث: 3270، صحیح مسلم: 1814، سنن نسائی: 1330,1608,1607

الأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک پڑا سویا رہتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

14-بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلاَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) (الذاريات: 17)

أَيْ مَا يَنَامُونَ (وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) (الذاريات: 18)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے (پارہ ۲۶ سورہ الذاریات آیت ۱۷)

یہ مَا يَنَامُونَ کا مترادف ہے۔ "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔"

1145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ اور ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف تجلی فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دُعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دُوں۔

15-بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ

جو رات کے ابتدائی حصے میں سو جائے اور آخری میں بیدار ہو

وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ: قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

حضرت سلمان نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

1145- انظر الحديث: 7494,6321 صحيح مسلم: 1769 سنن ابو داؤد: 4733 سنن ترمذی: 3498

1146 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ المُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ، اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور ﷺ ابتدائی حصے میں استراحت فرماتے اور آخری حصے میں کھڑے ہوکر نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر کی جانب لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اُٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر تشریف لے جاتے۔

16 - بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں قیام لیل

1147 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کی ادائیگی کے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دِل نہیں سوتا۔

1148 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو اُن کے والدِ ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

1146- سنن ترمذی الشمائل: 251، سنن نسائی: 1679

1147- انظر الحدیث: 3569,2013

1148- راجع الحدیث: 1118، صحیح مسلم: 1701

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ

فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں تھوڑی قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر شریف زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت فرمانے لگے اور جب کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو اُنہیں کھڑے ہوکر پڑھتے اور پھر رکوع فرماتے۔

17- بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

شب و روز میں باوضو رہنے کی فضیلت اور شب و روز میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

1149 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: عِنْدَ صَلَاةِ الفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي: أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا، فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال مجھے اپنا وہ اُمید بڑھا تا عمل بتاؤ جو تم نے حالتِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض کی کہ میرے نزدیک تو ایسا کوئی عمل نہیں ہے سوائے اِس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جاچکا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

18- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي العِبَادَةِ

عبادت میں جو شدت مکروہ ہے

1150 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟

1149- صحیح مسلم: 6274

1150- صحیح مسلم: 1829، سنن نسائی: 1642، سنن ابن ماجہ: 1371

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الحَبْلُ؟ قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

لوگوں نے عرض کی کہ یہ رسی زینب کی ہے۔ جب تھک جاتی ہے تو اِس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِسے کھول دو۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تک چاہے بیٹھا رہے۔

1151 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فُلاَنَةُ لاَ تَنَامُ بِاللَّيْلِ، فَذُكِرَ مِنْ صَلاَتِهَا، فَقَالَ: مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا

ہشام بن عُروہ کے والدِ محترم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت موجود تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اُس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ چھوڑ دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں استطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتا تا حتیٰ کہ تم اُکتا نہ جاؤ۔

19 - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

ہمیشہ قیامِ لیل کرنے والے کو اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے

1152 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

عباس بن حسین، مُبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔

1151- راجع الحدیث:43

1152- صحیح مسلم:2725، سنن نسائی:1763,1762، سنن ابن ماجہ:1331

وَقَالَ هِشَامٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

ابن ابوالعشرین، اوزاعی، یحیٰی، عمر بن حکم بن ثوبان سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

20-بَاب

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

1153 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض کی کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری بینائی بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت میں بھی سُستی آئے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور ترک بھی کر دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

21-بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1154 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ

جُنادہ بن ابو اُمیّہ نے حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رات کو بیدار ہوئے اور کہے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے

1153- انظر الحدیث: 1131، صحیح مسلم: 2726, 2730، سنن ابوداؤد: 2376, 2377، سنن نسائی: 2376,2400، سنن ابن ماجہ: 1706

1154- سنن ابوداؤد: 5060، سنن ترمذی: 3414، سنن ابن ماجہ: 3878

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ"

ساتھ۔" پھر کہے: "اے اللہ! میری مغفرت فرما۔" یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

1155۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ

(البحر الطويل)

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ"

ہیثم بن ابوسنان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ واقعات بیان کررہے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کررہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغویات نہیں کہتے مثلاً:

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ (۲) ہمیں جہالت کے بعد راہِ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے جو فرمایا وہ ہوگا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کے پہلو جُدا ہوتے ہیں جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے پڑے رہتے ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متابعت کی اس کی عُقیل نے اور زبیدی، زُہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی۔

1156۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ، فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ، فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک کے اندر خواب دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور وہ مجھے دوزخ کی جانب لے جانے لگے۔ اُنہیں ایک فرشتہ ملا۔ اُس نے کہا: ڈرو نہیں اور اِسے

1156- انظر الحدیث: 440، صحیح مسلم: 6319، سنن ترمذی: 3825

چھوڑ دو۔

1157 - فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

پس حضرت حفصہ نے نبی کریم ﷺ سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ اچھا شخص ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔

1158 - وَكَانُوا لاَ يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ

اور لوگ مسلسل نبی کریم ﷺ کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے بارے میں تمہارے خوابوں میں موافقت ہے۔ پس جو اُسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری عشرے میں ڈھونڈے۔

22- بَابُ المُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی

1159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔

23- بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

1157- انظر الحديث: 1122، صحیح مسلم: 6321,6320، سنن ابن ماجه: 3919

1158- انظر الحديث: 6991,2015

1159- راجع الحديث: 619، سنن ابو داؤد: 1361

1160 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابوایوب، ابوالاسود، عروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

24- بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے

1161 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلاَةِ

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے، حتیٰ کہ نماز کے لیے بُلائے جاتے۔

25- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ: مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ

اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کے فقہاء کو نہیں جانتا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

1162 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1160- راجع الحدیث:626

1161- راجع الحدیث:1118، صحیح مسلم:1729، سنن ابو داؤد:1262، سنن ترمذی:418

1162- انظر الحدیث:7390,6382، سنن ابو داؤد:1538، سنن ترمذی:480، سنن نسائی:3253، سنن ابن ماجہ:1383

الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاِسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ القُرْآنِ، يَقُولُ: " إِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلاَّمُ الغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي - اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي - اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِي " قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بہتر ہے تو اِسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے سہل کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بُرا ہے تو اِسے مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اس سے دُور رکھ اور میرے لیے خیر مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا پھر اپنی حاجت کا نام لے۔

1163 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ المَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زُبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعتیں ادا کر لے۔

1164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ

1163- راجع الحديث:444

1164- راجع الحديث:380

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر واپس تشریف لے گئے۔

1165 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد، دو رکعتیں نماز جمعہ کے بعد، دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد۔

1166 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبے کے لیے نکل آیا ہو، تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

1167 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الكَعْبَةَ، قَالَ: فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلاَلًا عِنْدَ البَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلاَلُ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيْنَ؟ قَالَ:

مجاہد سے مروی ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گھر پر گیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں آیا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا: اے بلال! کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر

1165- راجع الحديث:937

1166- راجع الحديث:930' صحيح مسلم:2019' سنن نسائي:1394

1167- راجع الحديث:397

بَيْنَ هَاتَيْنِ الأُسْطُوَانَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا: اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

26-بَابُ الحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا

1168 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ ذَاكَ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں بیدار ہوئی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا: بعض انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

27-بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا

1169 - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

28-بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

1168- راجع الحدیث: 1118,1668

1169- صحیح مسلم: 1683,1684 سنن ابو داؤد: 1254

1170 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر جب اذان سُنتے تو صبح کی دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے۔

1171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الكِتَابِ؟"

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، اُن کی پھوپھی جان عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعدی، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو خفیف ادا فرماتے حتیٰ کہ میں کہتی: کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

29- بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ المَكْتُوبَةِ

فرض نمازوں کے بعد نوافل

1172 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الجُمُعَةِ، فَأَمَّا المَغْرِبُ وَالعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں نمازِ ظہر سے پہلے، دو رکعتیں نمازِ ظہر کے بعد، دو رکعتیں نمازِ مغرب کے بعد، دو رکعتیں نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نمازِ جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی نماز اپنے کاشانہ اقدس میں۔

1170- راجع الحدیث: 626، سنن ابو داؤد: 1339

1171- صحیح مسلم: 1681، سنن ابو داؤد: 1255

1172- راجع الحدیث: 937، صحیح مسلم: 1695

1173 - وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، بَعْدَ العِشَاءِ فِي أَهْلِهِ، تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، وَأَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ

انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ فجر طلوع ہوجانے کے بعد دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے اور اُس وقت میں نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔

30- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ المَكْتُوبَةِ

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

1174 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا. قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، وَعَجَّلَ العَصْرَ، وَعَجَّلَ العِشَاءَ، وَأَخَّرَ المَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ

ابو الشعثاء جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں نے عرض کی، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی اور عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؟ فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

31- بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا

1175 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ إِخَالُهُ

مَورِق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابوبکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

1173- راجع الحديث:618

1174- انظر الحديث:543

1176 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلاَةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف لے گئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے خفیف نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

32- بَابُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحَى وَرَآهُ وَاسِعًا

جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے

1177 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

آدم، ابنِ ابوذئب، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

33- بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي الحَضَرِ

حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

1178 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ

ابوعثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمتِ دو عالم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ آخر دم تک اُنہیں ترک نہ کرو۔ ہر ماہ تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔

1176- راجع الحدیث: 1103,670

1177- راجع الحدیث: 1128

1178- صحیح مسلم: 1669، سنن نسائی: 1677,1676

فائدہ: ضُحٰی ضُحُوٌ سے بنا، بمعنی دن کی بلندی یا آفتاب کی شعاع، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا"۔ عرف میں نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔ نماز اشراق کا وقت سورج کے چمکنے کے بیس ۲۰ منٹ بعد سے سورج کے چہارم کے چہارم آسمان پر پہنچنے تک اور نماز چاشت کا وقت چہارم دن سے دوپہر یعنی نصف النہار تک ہے، کبھی نماز اشراق کو بھی نماز چاشت کہہ دیا جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں، نماز اشراق مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے اور چاشت گھر میں، اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی چار۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۲)

1179 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ - وَكَانَ ضَخْمًا - لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنِ بْنِ جَارُودٍ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ اليَوْمِ

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، فرمایا کہ انصار میں ایک لحیم شحیم شخص تھا اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک کنارے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں ادا فرمائیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس دن کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

34- بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

1180 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ يُدْخَلُ عَلَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے دس رکعتیں یاد کر رکھیں ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے قبل دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نام سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔

1179- راجع الحديث: 670

1180- راجع الحديث: 937، سنن ترمذی: 433

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا.

1181 - حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

1182 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ

محمد بن منتشر کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے قبل دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابنِ ابوعدی اور عمرو نے شعبہ سے۔

35- بَابُ الصَّلاَةِ قَبْلَ المَغْرِبِ

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

1183 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ المُزَنِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا قَبْلَ صَلاَةِ المَغْرِبِ، قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اِسے سنت قرار نہ دے لیں۔

1184 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ المُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اليَزَنِيَّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلاَ أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ المَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ:

مرثد بن عبداللہ یزنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا آپ کو بنی تمیم کی یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ وہ نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں ہم بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ اب آپ کو کیا چیز مانع ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت

1181- راجع الحدیث: 618

1182- سنن ابوداؤد: 1253، سنن نسائی: 1757

1183- انظر الحدیث: 7368، سنن ابوداؤد: 1281

1184- سنن نسائی: 581

فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ

(روکتی ہے)۔

36- بَابُ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

جماعت سے نوافل پڑھنا

ذَكَرَهُ أَنَسٌ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

1185 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ.

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنویں سے پانی لے کر ان کے منہ میں کی تھی۔

1186 - فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا، أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ،

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے معیت میں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور اُن کے بیچ ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا مشکل ہوجاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میری بینائی کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے بیچ ہے، جب بارشیں ہوتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا مشکل ہوجاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تا کہ اُس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت دے

1185- راجع الحديث:77

1186- راجع الحديث:424

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ، فَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ؟ لاَ أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ ذَاكَ أَلاَ تَرَاهُ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ". فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ، فَوَاللّٰهِ لاَ نَرَى وُدَّهُ وَلاَ حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ" قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا، وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ، فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا قُلْتَ قَطُّ، فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتَّى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ، فَقَفَلْتُ، فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلاَةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ اِس میں نماز ادا فرمائیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جب پڑوسیوں نے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ اُمڈ پڑے حتیٰ کہ گھر میں بھیڑ لگ گئی۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا: مالک کو کیا ہوا کہ وہ دکھائی نہیں دے رہا؟ اُن میں سے دوسرے شخص نے کہا: کیونکہ وہ منافق ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اُس آدمی نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اُس کا میلان اور اُس کی باتیں منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر اُسے حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی شامل تھے، اُس غزوہ کے دوران جس میں انہوں نے وفات پائی، سرزمینِ روم میں اور یزید بن معاویہ اُن پر حاکم تھا حضرت ابو ایوب نے مجھ سے جرح کیا اور کہا: خدا کی قسم، میں خیال نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر شاق

گزری اور میں نے منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے واپس لوٹا تو حضرت عتبان بن مالک سے پوچھوں گا اگر انہیں ان کی قوم کی مسجد میں حیات پایا۔ پس میں لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت عمر رسیدہ اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اُسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

37- بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نوافل پڑھنا

1187 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا تَابَعَهُ عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ

عبدالاعلیٰ بن حماد، وُہیب، ایوب اور عُبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ متابعت کی اِس عبدالوہاب نے ایوب سے۔

☆☆☆☆☆

1187- راجع الحدیث:432

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

20- كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1188- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا، قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - ح

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار دفعہ سُنا۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا۔

1189 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: المَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى "

علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب: (۱) مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) (۲) مسجدِ نبوی ﷺ اور (۳) مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس)۔

1190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عُبید اللہ بن ابوعبداللہ الاغر، ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1188- راجع الحدیث:586

1189- صحیح مسلم:3370،سنن ابو داؤد:2033،سنن نسائی:699

1190- صحیح مسلم:3364,3363،سنن ترمذی:325،سنن نسائی:2899,2693،سنن ابن ماجہ:1404

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

کریم ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام میں نماز کے۔

2- بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قباء کی فضیلت

1191 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ، قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن، ایک جس دن مکّہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اُس میں چاشت کے وقت پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس دن مسجدِ قباء میں جاتے اور اُس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجدوں میں داخل ہوجاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اُس میں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ اس میں سوار ہوکر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔

1192 - قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

وہ فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت ارادہ نہ کرے۔

3- بَابُ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

1193 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل

1191- انظر الحديث: 7326,1194,1193، صحيح مسلم: 3375

1192- راجع الحديث: 1191,582

1193- راجع الحديث: 1191

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے۔

4-بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

1194 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔ ابن نُمیر، عُبید اللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

5-بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبرِ انور اور منبر رسول کے درمیانی حصّے کی فضیلت

1195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصّہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

1196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، خُبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصّہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

1194- راجع الحدیث: 1191، صحیح مسلم: 3376، سنن ابوداؤد: 2040

1196- انظر الحدیث: 7335,6588، راجع الحدیث: 1888

6- بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

1197- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ قَزَعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ: لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلاَ صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى وَمَسْجِدِي

بیت المقدس کی مسجد

قزعہ مولیٰ زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار دفعہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت اچھا اور فرحت انگیز محسوس ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھی جائے یعنی صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور بعد عصر حتیٰ کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

☆☆☆☆☆

1197- راجع الحدیث: 586، صحیح مسلم: 3252,3249,3248، سنن ترمذی: 326، سنن ابن ماجہ: 1410

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

21- كِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز میں عمل کا بیان

1- بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ، إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ: قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ، إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

1198 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ، فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ خَوَاتِيمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

کُریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ انہوں نے اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات بسر کی جو اُن کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے آثار مٹائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی جانب تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آ کر آپ کے برابر میں کھڑا

1198- راجع الحدیث: 183,117

فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

ہوگیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو خفیف رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

2- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

جو کلام نماز میں کرنا منع ہے

1199- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب، نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

1199م- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

ابن نُمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہُریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کی ہے۔

1200- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابوعمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کے اندر ہم نماز میں گفتگو کرلیا کرتے اور ہم میں

1199- انظر الحدیث: 3875,1216 صحیح مسلم: 1201 سنن ابو داؤد: 923

1200- انظر الحدیث: 4534 صحیح مسلم: 1203 سنن ابو داؤد: 949 سنن ترمذی: 2989,405 سنن نسائی: 1218

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ، حَتَّى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ، وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ

سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے ضرورت بیان کردیتا حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی: ''نمازوں کی حفاظت کرو۔'' (۲:۸:۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرمادیا گیا۔

3- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز

1201 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَؤُمُّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتُمْ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيقُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہوگیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: نبی کریم ﷺ کو وہاں ٹھہرنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا: اچھا اگر آپ حضرات کی خواہش ہے پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تصفیح شروع کردی۔ حضرت سہل نے فرمایا: جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ یہ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو توجہ کی اور دیکھا کہ نبی کریم ﷺ صف میں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور پھر پیچھے کی جانب اُلٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

1201- راجع الحديث: 684

4- بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا، أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً، وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو

1202 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ: التَّحِيَّةُ فِي الصَّلاَةِ، وَنُسَمِّي، وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ "

عمرو بن عیسیٰ، ابوعبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد، حُصین بن عبدالرحمٰن، ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کرلیا کرتے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سُنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو: ''تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔'' جب تم نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کرلیا۔ خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

5- بَابُ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

1203 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

1204 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد

1202- راجع الحدیث: 831

1203- صحیح مسلم: 953، سنن ابوداؤد: 919، سنن نسائی: 1216، سنن ابن ماجہ: 1034

1204- راجع الحدیث: 684

سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سُبحَانَ اللہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

6- بَابُ مَنْ رَجَعَ القَهْقَرَى فِي صَلاَتِهِ، أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

جونماز میں پیچھے کی جانب ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے کی طرف بڑھے

رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1205- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ المُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ، فَفَجِئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ، وَهَمَّ المُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلاَتِهِمْ، فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ: أَنْ أَتِمُّوا، ثُمَّ دَخَلَ الحُجْرَةَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، وَتُوُفِّيَ ذَلِكَ اليَوْمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیر کے دن جب مسلمان نمازِ فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا قصد کیا یہ گمان کرتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا قصد کیا خوش ہو کر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ مکمل کرلو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اُسی دن وصال فرمایا۔

7- بَابُ إِذَا دَعَتِ الأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلاَةِ

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے

1206 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو آواز دی کہ اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ

1205- راجع الحدیث: 680

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ المَيَامِيسِ، وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الغَنَمَ، فَوَلَدَتْ، فَقِيلَ لَهَا: مِمَّنْ هَذَا الوَلَدُ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ، قَالَ جُرَيْجٌ: أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي؟ قَالَ: يَا بَابُوسُ، مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الغَنَمِ"

نے کہا: اے جُریج! اُس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز والدہ نے دوبارہ آواز دی: اے جُریج: کہا اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے سہ بارہ آواز دی: اے جُریج اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ جُریج نہ مرے حتیٰ کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اُس نے لڑکا جنا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہاں کہ جُریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے۔ جُریج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ پھر کہا: اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

8- بَابُ مَسْحِ الحَصَا فِي الصَّلاَةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

1207 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

ابونُعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت مُعیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُس آدمی کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک مرتبہ کرے۔

9- بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلاَةِ لِلسُّجُودِ

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

1208 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا غَالِبٌ القَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ

بکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھی جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور

1207- صحیح مسلم: 1220,1219، سنن نسائی: 1191، سنن ابن ماجہ: 1026

1208- انظر الحدیث: 385، راجع الحدیث: 385

أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ

اُس پر سجدہ کرتا۔

10 - بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ العَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کتنا عمل جائز ہے؟

1209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پاؤں نبی کریم ﷺ کے قبلہ کی طرف پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

1210 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً، قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ، فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا، فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَبِّ (هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِيًا" ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: "فَذَعَتُّهُ: بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ، وَفَدَعَّتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ: (يَوْمَ يُدَعُّونَ) (الطور: 13) : أَيْ يُدْفَعُونَ، وَالصَّوَابُ: فَدَعَتُّهُ، إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ، بِتَشْدِيدِ العَيْنِ وَالتَّاءِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور قصد کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں، حتیٰ کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال آیا کہ تو بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸:۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے رسوا کر کے واپس لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فَذَعَتُّهُ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فَدَعَّتُّهُ ارشادِ ربانی يَوْمَ يُدَعُّونَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فَدَعَّتُّهُ ہے کیونکہ یہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

11 - بَابُ إِذَا انْفَلَتَتْ

جب نماز کے دوران

-1209 راجع الحدیث:382

الدَّابَّةُ فِي الصَّلاَةِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلاَةَ

1211 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا بِالأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الحَرُورِيَّةَ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي، وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا - قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ - فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الخَوَارِجِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ - أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ - وَثَمَانِيَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ

کسی کا جانور بھاگ جائے

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو نماز توڑ کر چور کا پیچھا کرے۔

ارزق بن قیس سے مروی ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں وہابیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا: ذرا اس بوڑھے کے کوتک تو دیکھو جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سُنی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چھ، سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور آپ کو آسان پسند دیکھا اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ واپس لوٹا تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے مشکل ہو۔

1212 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا، حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ، لَقَدْ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک طویل سورت پڑھی۔ پھر طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع فرمادی۔ پھر رکوع فرمایا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر ایسے ہی دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اِسے دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ ختم ہو جائے میں نے اس

1211- انظر الحدیث: 6127

1212- انظر الحدیث: 1044، راجع الحدیث: 1046

رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں نے چاہا کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم شروع کی تھی۔

12- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نمازِ کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم ﷺ نے پھونک ماری تھی۔

1213- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ، فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ- أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ-" ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراضی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے نہ بلغم پھینکے۔ پھر اُترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تھوکے۔

1214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں طرف، بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

1213- راجع الحدیث: 406، صحیح مسلم: 1224، سنن ابو داؤد: 479

1214- راجع الحدیث: 412،241

13- بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے بے خبری میں نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

اس کے بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

14- بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ، أَوِ انْتَظِرْ، فَانْتَظَرَ، فَلَا بَأْسَ

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ، حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ ازار چھوٹی ہونے کے سبب اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

15- بَابُ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

1216- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کو سلام کرلیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرمادیتے۔ جب ہم واپس لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

1217 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

عطاء بن ابو رباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

1215- راجع الحديث:362

1216- راجع الحديث:1199

1217- صحيح مسلم:1208,1207

رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ المَرَّةِ الأُولَى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ القِبْلَةِ

نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے روانہ فرمایا۔ میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال گزرا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ اندیشہ لاحق ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے۔

16- بَابُ رَفْعِ الأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

نماز میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا

1218- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے بیچ کچھ چپقلش ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ رُکے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو تو ٹھہرنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے

1218- راجع الحدیث: 684

التَّصْفِيحِ- قَالَ سَهْلٌ: التَّصْفِيحُ: هُوَ التَّصْفِيقُ- قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ: أَنْ يُصَلِّيَ ،فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ" ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِيْحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر ملتفت نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو توجہ کی اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے پیروں پیچھے کی جانب ہٹ گئے، حتیٰ کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات درپیش ہو جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللهِ کہنا چاہیے پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو کس سبب سے تم نے یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ابن ابوقحافہ کے لیے ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

17- بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز کمر پر ہاتھ رکھنا

1219- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هِشَامٌ، وَأَبُو هِلَالٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو النعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دوران نماز کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

1219- انظر الحديث: 1220

1220 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی سرین پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

18 - بَابُ يُفْكِرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز آدمی کا کسی چیز کے بارے میں سوچنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا انتظام کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

1221 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ القَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ - أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا - فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر اتنی سرعت کے سبب تعجب کے آثار دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ وہ ہمارے پاس شام کو ہو یا رات کو ہو چنانچہ میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

1222 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ المُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتیٰ کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب مؤذن خاموش ہو جائے تو پھر آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب وہ خاموش ہو تو پھر آ جاتا ہے اور مسلسل آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات

1220- انظر الحدیث: 1219

1221- راجع الحدیث: 851، سنن نسائی: 1364

كَمْ صَلَّى " قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ، مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی حتیٰ کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرلے اور اِسے سُنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

1223۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَقُولُ النَّاسُ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَلَقِيتُ رَجُلًا، فَقُلْتُ: بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي، فَقُلْتُ: لَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: لٰكِنْ أَنَا أَدْرِي قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابنِ ابوذئب، سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک شخص سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھلی شب نمازِ عشاء میں کون سی سورتیں قرأت کی تھیں؟ اُس نے کہا: مجھے خبر نہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ حاضر نہیں تھے؟ کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں فلاں سورتیں قرأت کی تھیں۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

22- كِتَابُ السَّهْوِ

سہو کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الفَرِيضَةِ

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہوجائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

1224- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائی اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہوگئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ جب نماز مکمل کرلی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

1225- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور ان کے بیچ میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

2- بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

1226- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ایسی ہی

1224- راجع الحدیث: 829

1225- راجع الحدیث: 829

1226- راجع الحدیث: 404,401

الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

3- بَابُ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے طویل

1227- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ - أَوِ العَصْرَ - فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَقَصَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: أَحَقٌّ مَا يَقُولُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ المَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ بن زُبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

4- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے

وَسَلَّمَ أَنَسٌ، وَالحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ

حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

1228- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہوگئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول

1227- راجع الحدیث:715,482

1228- راجع الحدیث:714

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ"

اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ سے بھول ہوئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اُٹھایا۔

1228م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا: کیا سجدہ سہو کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

5- بَابُ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سجدہ سہو کے لیے تکبیر کہے

1229 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی خیال ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اُس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے جھجکے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہوگئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم ﷺ ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، انہوں نے عرض کی: کیا آپ سے بھول ہوئی یا نماز کم ہوگئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام

1229- راجع الحديث:482

رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

1230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الأَسْدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلاَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

حضرت عبداللہ بن بُحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جب کہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اُس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جُریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

6- بَابُ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

جب بھول جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے

1231 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ الأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ المَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ریح خارج ہوتی ہے حتیٰ کہ اذان سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر پھر آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب

1230- راجع الحديث:829

1231- راجع الحديث:608، صحيح مسلم:1267، سنن نسائی:1252

لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ"

تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

7- بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

1232 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے حتیٰ کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو وہ بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

8- بَابُ اِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے

1233 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَرْسَلُوهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَهَا: اِنَّا اُخْبِرْنَا عَنْكِ اَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا، فَقَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى

کُریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں اِن پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ

1232- راجع الحدیث:608، صحیح مسلم:1265، سنن ابوداؤد:1030، سنن نسائی:1251

1233- انظر الحدیث:4370

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ، فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، فَفَعَلَتِ الجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ القَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

پیغام دیا جس کے لیے میں بھیجا گیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت اُمِ سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور اِن کا ارشاد عرض کر دیا۔ اُنہوں نے مجھے حضرت اُمّ سلمہ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر میں نے عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت موجود تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ ﷺ کے برابر میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمِ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو اِن سے منع فرماتے ہوئے سُنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے اسی طرح کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنتِ ابواُمیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے تو میرے پاس عبدالقیس کے لوگ آئے جن کے سبب میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔

9- بَابُ الإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں اشارہ کرنا

قَالَهُ كُرَيْبٌ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کُریب، حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1234 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے

1234- راجع الحدیث: 684، صحیح مسلم: 949، سنن نسائی: 783

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَأْمُرُهُ: أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ، أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا الْتَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ " فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

درمیان کچھ چپقلش ہے تو رسول اللہ ﷺ کچھ اصحاب کو اپنے ساتھ لے کر اُن میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ تو ٹھہرے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے رسول اللہ ﷺ اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اُٹھا کر الحمدللہ کہا اور الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سبحان اللہ کہو، کیونکہ جو بھی سبحان اللہ سُنے گا وہ ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کیا امر مانع ہوا کہ یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ابن ابوقحافہ کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں تھا کہ رسول

وَسَلَّمَ

1235 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ

1236 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا، وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دولت کدے میں نماز پڑھی اور عذر کے سبب بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اِس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو سر اُٹھاؤ۔

☆☆☆☆☆

1235- راجع الحدیث:86

1236- راجع الحدیث:688

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

23- كِتَابُ الجَنَائِزِ

جنازے کے احکام

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الجَنَائِزِ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جنازے کے احکام اور جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو

وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَلَيْسَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِفْتَاحُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ

وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جنت کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن ایسی کوئی چابی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دندانوں والی چابی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

1237 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ، عَنِ المَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ" قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

معرور بن سُوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمت سے جو فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

1238 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو فوت ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1237- انظر الحدیث: 1408,2388,4333,5827,6268,6443,6444,7487 صحیح مسلم: 268

1238- انظر الحدیث: 4497,6683 راجع الحدیث: 1181

2-بَابُ الأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ

1239-حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ القَسَمِ، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ: آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ "

جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم

سُوید بن مقرن سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے کی ممانعت فرمائی یعنی جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے اور سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں کے استعمال، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبراق کے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی۔

1240-حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " حَقُّ المُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلاَمِ، وَعِيَادَةُ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ العَاطِسِ " تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَرَوَاهُ سَلاَمَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ متابعت کی اِس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عُقیل سے۔

3-بَابُ الدُّخُولِ عَلَى المَيِّتِ بَعْدَ المَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

میّت کے پاس جانا جب کہ بعد وفات اُسے کفن پہنا دیا گیا ہو

1241و1242-حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ

1239- انظر الحدیث: 2445,5175,5635,5650,5838,5849,5863,6222,6235,6654، صحیح مسلم: 5356,5360، سنن ترمذی: 1760,2809، سنن نسائی: 3787,5324، سنن ابن ماجہ: 2115,3589

1240- صحیح مسلم: 5614، سنن ابو داؤد: 5030

1241,1242- سنن نسائی: 1840، سنن ابن ماجہ: 1627

عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لاَ يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) " وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَهَا حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ، فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا

مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہوکر آئے، نیچے اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے کلام نہ کیا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنہیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رونے لگے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہوچکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انہوں نے انکار کردیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ حضرت عمر کے پاس سے ہٹ کر ان کے پاس آگئے فرمایا: اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفی ﷺ کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفی ﷺ وفات پاگئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ کبھی نہیں مرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہوچکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۴۴) خدا کی قسم، گویا لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو جس

شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

1243 ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ: لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کے لیے قرعہ ڈالا گیا اور اس کے ذریعے تقسیم ہوئی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن اُنہیں ایک مہلک مرض لاحق ہوگیا جب ان کی وفات ہوئی اور غسل دے کر اُن کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے بارے میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان اور اللہ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہوچکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے خیر کی اُمید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لیکن اپنے آپ تو میں بھی علم نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض کی تو خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

1243م - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ. وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَمَعْمَرٌ

سعید بن عُفیر نے لیث سے اُسی طرح مروی کی اور نافع بن یزید نے عُقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهِ مروی کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

1244 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1243- انظر الحديث: 7018,7004,4005,3929,2687

1244- انظر الحديث: 4080,2816,1293 صحيح مسلم: 6305 سنن نسائی: 1844

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي، وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبْكِينَ أَوْ لاَ تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مروی ہے کہ جب میرے والدِ ماجد شہید کر دیے گئے تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے نہیں روکا فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رو یا نہ رو لیکن فرشتے اپنے پروں سے مسلسل ان پر سایہ فگن رہیں گے حتیٰ کہ تم انہیں اُٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابنِ جُریج نے کہ مجھے ابن المکندر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔

4- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

کسی کی فوتگی کی اُس کے ورثاء کی جانب سے خبر دینا

1245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

اسماعیل، امام مالک، ابنِ شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی دن اطلاع دی جس دن کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی جانب تشریف لے گئے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

1246 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ - ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جھنڈا زید نے ہاتھ میں لے لیا۔ وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح عطا فرما دی،

1245- انظر الحدیث: 1318, 1327, 1328, 1333, 3880, 3881، صحیح مسلم: 2201، سنن ابوداؤد: 3204، سنن نسائی: 1970, 1971

1246- انظر الحدیث: 2798, 3063, 3630, 3757, 6242، سنن نسائی: 1877

الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ

5- بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا آذَنْتُمُونِي

1247 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَمَاتَ بِاللَّيْلِ، فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟ قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا، وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

6- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ) (البقرة:155)

1248 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ، يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

1249 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

گئی۔

جنازے کی خبر دینا

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ اُس کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ وہ رات کو فوت ہوا اور اس رات دفن کردیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا: تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض کی کہ رات کے سبب ہم نے پسند نہ کیا کہ آپ کو زحمت دیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ ﷺ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہوجائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۵)

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہوجائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے سبب۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1247- راجع الحدیث:857

1248- انظر الحدیث:1381، سنن نسائی:1872، سنن ابن ماجہ:1605

1249- راجع الحدیث:101

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ، وَقَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ

ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، ہمارے لیے ایک روز مقرر کر کے وعظ فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔

1250 - وَقَالَ شَرِيكٌ: عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُو صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

شریک ابن اصبہانی، ابو صالح، حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

1251 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَلِجَ النَّارَ، اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مریم: 71)

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو دوزخ کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے کہا: تم میں سے ہر کوئی اُس کے اُوپر سے گزرے گا۔

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اصْبِرِي

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو

1252 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

8- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میّت کو بیری کے پتوں والے پانی سے

1250- راجع الحديث: 102

1251- انظر الحديث: 6656، صحيح مسلم: 6640، سنن ابن ماجه: 1603

1252- انظر الحديث: 7154,1302,1283، صحيح مسلم: 2136، سنن ابو داؤد: 3124، سنن ترمذی: 988، سنن نسائی: 1868

وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ، وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْمُسْلِمُ لاَ يَنْجُسُ حَيًّا وَلاَ مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لاَ يَنْجُسُ

1253 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ

غسل دینا اور وضو کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مُردہ، سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب سمجھو تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس پر اسے لپیٹ دو۔

9- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

1254 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ،

طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار پانچ دفعہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب

1253- صحیح مسلم:2167,2165، سنن ابو داؤد:3142، سنن نسائی:1880, 1885,1886,1889,1892، سنن ابن ماجہ:1459,1458

1254- صحیح مسلم:2169,2168، سنن نسائی:1887,1882، سنن ابن ماجہ:1459

وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ، وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ، وَكَانَ فِيهِ: ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْهَا ، وَكَانَ فِيهِ: أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ

فارغ ہو جائے تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی گئی۔ آپ نے اپنی اِزار عطا کی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے: اسے طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات دفعہ اور اُس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: دائیں طرف اور اعضائے وضو سے ابتداء کرنا اور اُس میں حضرت اُمِّ عطیہ نے فرمایا: ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصّے کر دیئے۔

10- بَابُ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ المَيِّتِ

1255 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْهَا

میّت کے دائیں طرف سے آغاز کرنا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا: دائیں طرف سے آغاز کرنا اور اعضائے وضو سے۔

11- بَابُ مَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنَ المَيِّتِ

1256 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْهَا

میّت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ دائیں طرف اور اعضائے وضو سے آغاز کرنا۔

12- بَابُ هَلْ تُكَفَّنُ المَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

1255- راجع الحدیث:167

1256- راجع الحدیث:167

1257 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ، وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب لگے تو اِس سے بھی زیادہ جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے کمر سے اِزار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

13- بَابُ يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي آخِرِهِ

آخر میں کافور ملانا

1258 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِنَحْوِهِ،

حضرت اُمِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا: اسے تین پانچ مرتبہ غسل دینا یا مناسب لگے تو اِس سے بھی زیادہ اور ہوسکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب، حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیّہ سے اِسی طرح مروی کی ہے۔

1259 - وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ

اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تین، پانچ یا سات مرتبہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیّہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصّے کیے۔

14- بَابُ نَقْضِ شَعَرِ الْمَرْأَةِ

عورت کے سر کے بال کھولنا

1257- سنن نسائی:1893

1258- راجع الحدیث:1254

1259- راجع الحدیث:1254

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعَرُ الْمَيِّتِ

ابن سیرین نے کہا کہ میّت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

1260 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَهُ، ثُمَّ غَسَلْنَهُ، ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

احمد بن، عبداللہ بن وہب، ابن جُریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت اُمِّ عطیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصّوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر اُنہیں تین حصّوں میں تقسیم کیا۔

15- بَابٌ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

میّت کو کیسے لپیٹا جائے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ، وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ

حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سُیرین کے نیچے والا حصّہ باندھا جائے۔

1261 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَيُّوبَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ، يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا، فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: الْفُفْنَهَا فِيهِ، وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ، وَلَا تُؤْزَرَ

ابنِ سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصاری عورت تھیں اور شرف بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اِسے تین یا پانچ یا اِس سے زیادہ دفعہ غسل دینا اور مناسب لگے تو پانی اور بیری کے پتّوں سے اور آخر میں کافور ملانا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ میں نہیں جانتی کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ راوی کا خیال ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور اِزار نہ باندھی جائے۔

1260- راجع الحديث:1254

16-بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ؟

1262- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ الهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَقَالَ وَكِيعٌ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنائی جائیں؟

اُمِّ ہذیل سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ وکیع سے مروی ہے کہ سفیان نے فرمایا: ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں جانب کی۔

17-بَابٌ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

1263 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

عورت کے بال اُس کی پشت کی جانب ڈال دیئے جائیں

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اِسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اِس سے زیادہ مرتبہ اور اگر مناسب لگے تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہماری جانب اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پشت کی طرف ڈال دیا۔

18-بَابُ الثِّيَابِ البِيضِ لِلْكَفَنِ

1264 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ کو تین یمنی سفید کپڑوں کا

1262- سنن ابو داؤد: 3144

1263- صحیح مسلم: 2171، سنن ترمذی: 990، سنن نسائی: 1884

1264- انظر الحدیث: 1387,1273,1272,1271

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ، سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

کفن دیا گیا جو سُوت کے بُنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

19- بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

دو کپڑوں کا کفن

1265- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص جو عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اِس کا سر ڈھانپنا تاکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے۔

20- بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

میّت کو خوشبو لگانا

1266- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ایک شخص رسول ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسے بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اِسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

21- بَابٌ: كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ؟

احرام والے کو کیسے کفن دیا جائے؟

1265- انظر الحدیث: 1266,1267,1268,1839,1849,1850,1851، صحیح مسلم: 2884، سنن ابو داؤد: 3239,3240، سنن نسائی: 2855

1266- راجع الحدیث: 1265

1267 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص کو اُونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

1268 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ - قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرٌو: فَأَقْصَعَتْهُ - فَمَاتَ فَقَالَ: "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَيُّوبُ: يُلَبِّي، وَقَالَ عَمْرٌو: مُلَبِّيًا"

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اُسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اِسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا۔ نہ اِسے خوشبو لگانا اور نہ اِس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اُٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

22- بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ، وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

قمیص کا کفن دینا جو سِلی ہو یا نہ سِلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا

1269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن اُبَی مر گیا تو اُس کے بیٹے نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

1267- راجع الحدیث: 1265، صحیح مسلم: 2890,2889، سنن نسائی: 2857,2845,2712، سنن ابن ماجہ: 3084م

1268- راجع الحدیث: 1265، صحیح مسلم: 2888,2887,2886,2883، سنن ابوداؤد: 3238، سنن ترمذی: 951، سنن نسائی: 2858,2713,1903، سنن ابن ماجہ: 3084

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ، فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: " أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ، قَالَ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ) (التوبة: 80) " فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) (التوبة: 84)

اپنی قمیص عطا فرمائیے کہ اس میں انہیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے خبر کر دینا تاکہ اُس پر نماز پڑھوں۔ پس خبر دی گئی۔ جب آپ نے اُس پر نماز پڑھنے کا قصد فرمایا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو روکا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر باران کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۸۰) پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۸۴)

1270 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ، فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جب کہ اُسے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ نے اُس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنائی۔

23- بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

قمیص کے بغیر کفن دینا

1271 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

ابو نُعیم، سفیان، ہشام، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو تین سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

1270- انظر الحدیث: 5795,3008,1350 صحیح مسلم: 6956 سنن نسائی: 2018,1901,1900

1271- راجع الحدیث: 1264

1272 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

24- بَابُ الْكَفَنِ بِلاَ عِمَامَةٍ

عمامہ کے بغیر کفن دینا

1273 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

25- بَابٌ: الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

میت کے مال سے کفن دینا

وَبِهِ قَالَ: عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ المَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالكَفَنِ، ثُمَّ بِالدَّيْنِ، ثُمَّ بِالوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ القَبْرِ وَالغَسْلِ هُوَ مِنَ الكَفَنِ

عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصّہ ہے۔

1274 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، وَقُتِلَ حَمْزَةُ - أَوْ رَجُلٌ آخَرُ - خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي

سعد نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک دن کھانا رکھا گیا تو فرمایا: حضرت مصعب بن عُمیر شہید کر دیے گئے اور وہ اچھے آدمی تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا شخص جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ مجھے خوف ہے کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا صِلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں

1272- راجع الحدیث: 1264، سنن ابو داؤد: 3151

1273- راجع الحدیث: 1264، سنن نسائی: 1897

1274- انظر الحدیث: 1275، 4045

نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

26- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ ملے

1275 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: "قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ، بَدَتْ رِجْلاَهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاَهُ بَدَا رَأْسُهُ - وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي - ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ"

ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مُصعب بن عُمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا۔ اگر اُن کے سر کو ڈھانپا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو ڈھانپا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا: حضرت حمزہ شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب وسیع کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرما دیا گیا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی صِلہ نہ مل رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

27- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ، أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے

1276 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

شفیق سے مروی ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ اُن میں سے حضرت مصعب بن عُمیر بھی ہیں اور اُن میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں اِن کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر

1275- راجع الحدیث: 1274

1276- انظر الحدیث: 3897، 3913، 3914، 4047، 4082، 6432، 6448، صحیح مسلم: 2174، 2175، سنن ابو داؤد: 2876، سنن ترمذی: 3853، سنن نسائی: 1902

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ

ایک چادر۔ جب اُس سے اِن کا سر ڈھانپتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِن کے سر کو ڈھانپ دیا جائے اور اِن کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔

28- بَابُ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

جس نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر ممانعت نہ فرمائی

1277 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ، فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلاَنٌ، فَقَالَ: اكْسُنِيهَا، مَا أَحْسَنَهَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ، وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ، قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ، مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت نے عرض کی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ لے لی اور آپ کو حاجت بھی تھی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی عمدہ ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ لوگوں نے کہا تم نے ٹھیک نہیں کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس کی حاجت تھی اور پھر تم نے یہ معلوم ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اِسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن بنی۔

29- بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا

1278 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمّ ہُذیل سے مروی

1277- انظر الحدیث: 6036،2093 سنن ابن ماجه: 3555

1278- راجع الحدیث: 313

سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے اور اسے ہمارے لیے لازمی نہیں ٹھہرایا۔

30- بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ منانا

1279 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ، فَتَمَسَّحَتْ بِهِ، وَقَالَتْ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا وفات پا گیا۔ جب تیسرا روز ہوا تو انہوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے۔

1280 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّأْمِ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا، وَذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً، لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حُمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حُمید بن نافع، زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ جب ملک شام سے حضرت ابوسفیان کے وفات پا جانے کی اطلاع آئی تو تیسرے دن حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی حاجت نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

1281 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ

حُمید بن نافع سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت

1279- راجع الحدیث: 313

1280- انظر الحدیث: 1281، 5334، 5339، 5345، صحیح مسلم: 3711، 3712، 3713، 3714، 3709، 3710، سنن ابوداؤد: 2299، سنن ترمذی: 1195، 1197، سنن نسائی: 3535، 3540، 3500، 3501، 3502، 3534، سنن ابن ماجہ: 2014

1281- انظر الحدیث: 1280

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

1282- ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ اَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ بِهِ، ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ اُن کے بھائی کی وفات ہوئی تو انہوں نے خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا: اگرچہ مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

31- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارتِ قبور

1283- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: جائیے۔ آپ کو کیا علم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی اور اِس پر کوئی دربان نہ پایا عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

1282- انظر الحديث: 5335، راجع الحديث: 1280

1283- صحيح مسلم: 2138,2137,2136، سنن ابو داؤد: 3124، سنن ترمذى: 988، سنن نسائى: ، سنن ابن ماجه: 1868

32-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) (التحريم: 6) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) " وَهُوَ كَقَوْلِهِ: (وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ) (فاطر: 18) ذُنُوبًا (إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ) (فاطر: 18) وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میّت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی رائج ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن میں رائج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی کسی دوسرے کا بار نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بُلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

1284 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، وَمُحَمَّدٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ، فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے

1284- انظر الحديث: 7448,7377,6655,5655' صحیح مسلم: 2132' سنن ابو داؤد: 3126' سنن نسائی: 867' سنن ابن ماجہ: 1588

وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ - قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ - فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

افراد تھے۔ بچہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا اور وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ گویا مَشک تھی۔ آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

1285 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى القَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ انہوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

1286 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلاَ تَنْهَى عَنِ البُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ المَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ،

عبداللہ بن عُبید اللہ بن ابومُلیکہ سے مروی ہے کہ مکّہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابنِ عمر و حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں اِن دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے برابر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا

1285- انظر الحدیث:1342

1286- صحیح مسلم:2146' سنن نسائی:1857

ہے۔

1287 ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ، فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلاَءِ الرَّكْبُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ، أَتَبْكِي عَلَيَّ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ المَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ،

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکّہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے میں نے دیکھا تو وہ حضرت صُہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا: اُنہیں میرے پاس لاؤ۔ میں حضرت صُہیب کی جانب گیا اور چلنے کے لیے کہا۔ وہ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صُہیب آئے روتے اور کہتے: ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صُہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میّت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

1288 ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ المُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ القُرْآنُ: (وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر وصال فرما گئے تو اِس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرما دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی (پارہ ۸، الانعام: ۱۶۴) اُس وقت حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ

1287- انظر الحدیث: 1292,1290، صحیح مسلم: 2144,2143

1288- انظر الحدیث: 3978,1289، راجع الحدیث: 1287

اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ ابن ابوملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابنِ عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

1289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا: سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، اِن کے والدِ ماجد عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اُس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اِسے اِس کی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

1290 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

اسماعیل بن خلیل، علی بن مُسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابوبُردہ سے مروی ہے کہ اِن کے والدِ محترم نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صُہیب چلا اُٹھے: ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میّت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

33- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر نوحہ کرنے کی کراہت

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑو، کہ یہ ابوسلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بلند نہ ہو نَقْعٌ سر پر مٹی لَقْلَقَةٌ سے آواز مراد ہے۔

1291 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

1289- راجع الحديث: 1288، صحيح مسلم: 2153، سنن ترمذی: 1006، سنن نسائی: 1855

1290- راجع الحديث: 1287، صحيح مسلم: 2144,2143

1291- صحيح مسلم: 2156,2155,2154

عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا اُس طرح نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

1292 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ: عَنْ شُعْبَةَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ

عبدان، اِن کے والدِ ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیّب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا۔ متابعت کی اِس کی عبدالاعلیٰ، یزید بن زُریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے مروی کی میت کو زندے کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

34-باب

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

1293 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا، فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو - أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو - قَالَ: فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن جب میرے والدِ محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے منع کیا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے روکا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا: یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو یا فرمایا کہ مت روؤ کیونکہ

1292- راجع الحديث: 1287 صحیح مسلم: 2140 سنن نسائی: 1852 سنن ابن ماجه: 1953

1293- انظر الحديث: 6304,1244 سنن نسائی: 1844

بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ

اُٹھائے جانے تک فرشتے مسلسل اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

35- بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

وہ ہم سے نہیں جس نے گریبان چیرا

1294 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

ابونعیم، سفیان، زُبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسا واویلہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

36- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا

1295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: لاَ ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ - أَوْ كَثِيرٌ - إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میرے مرض نے شدت پکڑ لی تھی۔ میں نے عرض کی کہ میں شدید بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں سے مانگتے پھریں۔ تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اُس کا ثواب ملے گا حتیٰ کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو گے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ

1294- اطراف الحدیث: 3519,1298,1297 سنن ترمذی: 999 سنن نسائی: 1861 سنن ابن ماجہ: 1584

1295- راجع الحدیث: 56

يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

گے بلکہ کتنے ہی خیر و بھلائی کے کام کرو گے جن سے مرتبہ اور مقام میں اضافہ ہوگا۔ اگر شاید پیچھے چھوڑ بھی دیئے جاتے تو لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا صدمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔

37- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الحَلْقِ عِنْدَ المُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

1296- وَقَالَ الحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا، فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بُردہ بن ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کی بیماری واپس لوٹ آئی اور اُن پر غشی طاری ہوگی۔ اُن کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے منع نہیں کر سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اُس کام سے میں بھی بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بری تھے۔ رسول اللہ ﷺ چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے بیزار تھے۔

38- بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

1297- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرّہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلہ

1296- صحیح مسلم: 283

1297- راجع الحدیث: 1294، صحیح مسلم: 282,281، سنن نسائی: 1859، سنن ابن ماجہ: 1584

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

39- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت چیخنے چلّانے اور زمانہ جاہلیت کی طرح شور مچانے سے منع فرمایا گیا ہے

1298- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

40- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

جو مصیبت کے وقت اِس طرح بیٹھے کہ غم ظاہر ہو

1299- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ تک ابن حارثہ، جعفر اور ابنِ رواحہ کے شہید ہونے کی اطلاع ہوئی تو آپ غم زدہ ہوکر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی جھری (دراڑوں) سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کردو۔ وہ جاکر دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ وہ نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کردو تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آگئیں۔ فرمایا کہ اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ بات نہ مانی جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمائی پھر بھی تو نے رسول

1298- راجع الحديث: 1297,8294

1299- انظر الحديث: 4263,1305، صحیح مسلم: 2159,2158، سنن ابو داؤد: 3122، سنن نسائی: 1846

الْعَنَاءِ

1300 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ القُرَّاءُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ

اللہ ﷺ کو ان کی کیفیت میں نہ رہنے دیا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِس موقع سے زیادہ رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا۔

41- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

جو مصیبت پر اپنے غم کا اظہار نہ کرے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ القُرَظِيُّ: " الجَزَعُ: القَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ "، وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) (يوسف: 86)

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع و فزع سے مراد بُری باتیں کہنا اور بُرے خیال جمانا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۱۳، یوسف:۸۶)

1301 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: فَمَاتَ، وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا، وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ البَيْتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الغُلاَمُ، قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَبَاتَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا تو وفات پا گیا اور حضرت ابوطلحہ باہر گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی زوجہ نے دیکھا کہ یہ فوت ہوگیا ہے تو کفنا کر گھر کے ایک حصے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس آئے تو کہا: بیٹا کیسا ہے؟ عرض کی کہ وہ سکون سے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا گیا حضرت ابوطلحہ یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا قصد کیا تو خبر دی گئی کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کو بتایا جو دونوں کے درمیان معاملہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ ایک انصاری نے کہا: میں نے

1300- راجع الحدیث: 1002,1001

يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ

دیکھا کہ ان کے گھر نو لڑکے پیدا ہوئے اور سب سے سب قرآنِ مجید کے قاری تھے۔

42- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

صبر وہ ہے جو مصیبت پیش آتے وقت ہو

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نِعْمَ العِدْلاَنِ وَنِعْمَ العِلاَوَةُ: (الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ، وَأُولَئِكَ هُمُ المُهْتَدُونَ) (البقرة: 157) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الخَاشِعِينَ) (البقرة:45)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اچھا انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں صدمہ پہنچے تو کہتے ہیں کہ (بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں) (۲:۱۵۷) اور ارشادِ ربانی ہے: (صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈر والوں پر نہیں) (۲:۴۵)

1302- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے۔

43- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں رنجیدہ ہیں

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْمَعُ العَيْنُ، وَيَحْزَنُ القَلْبُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آنکھ بہتی ہے اور دل غمگین ہے۔

1303- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابو سیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا

1302- راجع الحدیث: 1252، صحیح مسلم: 2137,2136، سنن ابو داؤد: 3124، سنن ترمذی: 988، سنن نسائی: 1868

عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ القَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ، فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ العَيْنَ تَدْمَعُ، وَالقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ رَوَاهُ مُوسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ المُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا شوہر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم کا دم آخر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی۔ فرمایا کہ اے ابنِ عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک آنکھ روتی ہے اور دِل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیرے فراق میں مغموم ہیں۔ مروی کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

44- بَابُ البُكَاءِ عِنْدَ المَرِيضِ

بیمار کے پاس رونا

1304 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى القَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: أَلاَ تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ العَيْنِ، وَلاَ بِحُزْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ علیل ہوئے تو نبی کریم ﷺ اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو ان کے چاروں طرف گھر والوں کو پایا۔ فرمایا: کیا وفات پا گئے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم ﷺ رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا: سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دِل کے غمگین ہونے پر عذاب

1304- صحیح مسلم:2134

الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا، وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ، وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ

نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی اور پتھر سے مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

45- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

نوحہ کرنے چلّانے کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

1305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي - أَوْ غَلَبْنَنَا، الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا: جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہوجانے کی اطلاع پہنچی تو نبی کریم ﷺ غمگین ہوکر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی جھریوں سے معلوم ہوا۔ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یارسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اُنہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہوکر عرض کی: اُنہیں روکا لیکن وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ اُنہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہوکر عرض کی: خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ ﷺ کو غم پہنچانا نہ چھوڑا۔

1306- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ

1305- راجع الحدیث:1299

1306- انظر الحدیث:7215,4892، صحیح مسلم:2160، سنن نسائی:4191

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ البَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ العَلاَءِ، وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ - أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى -

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات پیشِ نظر نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی: اُمِ سُلیم، اُمّ العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتوں ابنت ابوسبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

46- بَابُ القِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

1307 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الجَنَازَةَ، فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الحُمَيْدِيُّ: حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والدِ ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ تم سے دُور چلا جائے۔ سفیان، زہری، سالم، اِن کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقول حُمیدی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ تمہیں چھوڑ جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔

47- بَابٌ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

1308 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جِنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا چاہے تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

1307- انظر الحديث: 1308' صحيح مسلم: 2216,2214' سنن ابو داؤد: 3172' سنن ترمذی: 1042' سنن ابن ماجہ: 1542

1308- راجع الحديث: 1307

1309 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ

سعید مقبری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

48- بَابُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے، اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے

1310 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے رکھ دیا جائے۔

49- بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

1311 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا

عُبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

1309- انظر الحديث: 1310

1310- راجع الحديث: 1309' صحیح مسلم: 2218' سنن ترمذی: 1043' سنن نسائی: 1917,1916,1913

1311- صحیح مسلم: 2219' سنن ابو داؤد: 3174' سنن نسائی: 1921

1312 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالاَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن حُنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہوگئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے ذمّی کافر کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں؟

1313 - وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ، وَسَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالاَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ: يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ

ابوحمزہ اعمش، عمرو، ابن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ زکریا، شعبی، ابنِ ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

50- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجِنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

عورتوں کے بجائے جنازہ مرد اُٹھائیں

1314 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ"

عبدالعزیز بن عبداللہ، سعید مقبری، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جارہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سُن لیں تو بے ہوش ہوجائیں۔

1312- صحیح مسلم: 2223,2222، سنن نسائی: 1920

1313- راجع الحدیث: 1312

1314- انظر الحدیث: 1380,1316، سنن نسائی: 1908

51- بَابُ السُّرْعَةِ بِالجَنَازَةِ

وَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ وَامْشِ بَیْنَ یَدَیْہَا وَخَلْفَہَا، وَعَنْ یَمِیْنِہَا، وَعَنْ شِمَالِہَا وَقَالَ غَیْرُہُ: قَرِیْبًا مِنْہَا

1315 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْرِعُوا بِالْجِنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَہَا، وَاِنْ یَکُ سِوَی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہُ عَنْ رِقَابِکُمْ

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی تقریباً یہی فرمایا ہے۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازے کو سرعت سے لے چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو بُرائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے ہو۔

52- بَابُ قَوْلِ الْمَیِّتِ وَھُوَ عَلَی الجِنَازَۃِ: قَدِّمُوْنِیْ

1316 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّہُ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: " اِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَۃُ، فَاحْتَمَلَہَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَھْلِہَا: یَا وَیْلَہَا اَیْنَ یَذْھَبُوْنَ بِہَا، یَسْمَعُ صَوْتَہَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ"

چار پائی پر میّت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

سعید نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے افسوس کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

53- بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃً عَلَی الجِنَازَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں

1315- صحیح مسلم:2183، سنن ابو داؤد:3181، سنن ترمذی:1015، سنن نسائی:1909، سنن ابن ماجہ:1477

1316- انظر الحدیث:1314، راجع الحدیث:1314

1317 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

54- بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا

1318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

سعید سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سُنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

1319 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو حاضر تھا کہ نبی کریم ﷺ ایک علیحدہ بنی قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

1320 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمَّ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ صُفُوفٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابنِ جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج لشکر کا ایک نیک شخص فوت ہو گیا ہے آؤ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

1317- انظر الحدیث: 3879,3878,3877,1334,1320

1318- راجع الحدیث: 1245، سنن ترمذی: 1022، سنن نسائی: 1971، سنن ابن ماجہ: 1534

1319- انظر الحدیث: 857

1320- صحیح مسلم: 2205، سنن نسائی: 1973,1969

55- بَابُ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

1321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ هَذَا؟ قَالُوا: البَارِحَةَ، قَالَ: أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي؟ قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگوں نے عرض کی کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ عرض کیکہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور پسند نے کیا کہ آپ کو بیدار کریں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں اُنہیں میں تھا اور اُس پر نماز

56- بَابُ سُنَّةِ الصَّلاَةِ عَلَى الجَنَازَةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى الجَنَازَةِ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلاَةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلاَ سُجُودٌ وَلاَ يُتَكَلَّمُ فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ "وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا، وَلاَ يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلاَ غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الحَسَنُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ بِالصَّلاَةِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ، وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ العِيدِ أَوْ عِنْدَ الجَنَازَةِ يَطْلُبُ المَاءَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ وَقَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: التَّكْبِيرَةُ الوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلاَةِ وَقَالَ: (وَلاَ تُصَلِّ عَلَى

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ آپ نے اس کا نام نماز رکھا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہوکر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اِسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ حقدار وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر اُن کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا

1321- راجع الحديث:857

أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ (التوبة: 84) وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ

کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

1322 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ. فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں نے عرض کی کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

57-بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى، ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حُمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت کی حاجت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر واپس لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

1323 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ زیادہ روایتیں کرتے ہیں۔

1324 - فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ

تو حضرت، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

1322- راجع الحديث: 857

1323- راجع الحديث: 47، صحيح مسلم: 2191

1324- راجع الحديث: 1323

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ: ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ"

حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر لیا اور میں نے اللہ کے حکم کو تلف کیا۔

58- بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

جو تدفین تک رُکا رہے

1325 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوذئب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا۔ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہوا تو اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

59- بَابُ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا

1326 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا، فَقَالُوا: هَذَا دُفِنَ - أَوْ دُفِنَتْ - الْبَارِحَةَ، قَالَ

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکیر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ

1325- راجع الحديث: 47، صحيح مسلم: 2186,2187,2188، سنن نسائی: 1993,1994، سنن ابن ماجه: 1539

1326- راجع الحديث: 857

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

60- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى وَالْمَسْجِدِ

نمازِ جنازہ، عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

1327- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی بادشاہِ حبشہ کی وفات کی خبر اُسی دن دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

1328- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

1329- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا، فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

61- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

1327- راجع الحدیث:1245، صحیح مسلم:2202

1328- راجع الحدیث:1245

1329- انظر الحدیث:7543,7332,6841,6819,4556,3635، صحیح مسلم:4415,4414

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً، ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلاَ هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا، فَأَجَابَهُ الآخَرُ: بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا "

جب حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات ہوئی تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر اک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اُٹھیں تو بلند آواز سُنی جو کہہ رہا تھا: کیا جو چیز گم ہوئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا: بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

1330 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ هِلاَلٍ هُوَ الوَزَّانُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا . قَالَتْ: وَلَوْلاَ ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُس مرض میں فرمایا جس کے اندر وصال ہوا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن اندیشہ یہی تھا کہ کہیں اُسے مسجد نہ بنا لیا جائے۔

62-بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے

1331 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

عبد اللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک نفاس والی عورت جت نماز جنازہ پڑھی جو اسی حالت میں فوت ہوگئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

63-بَابٌ: أَيْنَ يَقُومُ مِنَ المَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

1332 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی

1330- راجع الحدیث:436، صحیح مسلم:1184

1331- راجع الحدیث:332

1332- راجع الحدیث:332

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

کریم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی۔ آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

64- بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں

وَقَالَ حُمَيْدٌ: صَلَّى بِنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ

حُمید سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا۔ اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہوکر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

1333 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیّب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی بادشاہ کی وفات کی اُسی دن خبر دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہوگئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

1334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: عَنْ سَلِيمٍ: أَصْحَمَةَ، وَتَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

محمد بن سنان، سُلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سُلیم سے اصحمہ ہی مروی کیا ہے اور اِس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

65- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

1333- راجع الحديث: 1245

1334- صحيح مسلم: 2204

وَقَالَ الْحَسَنُ: "يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا"

حسن بصری نے فرمایا کہ بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنانا۔

1335 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ لوگ جان جائیں کہ یہ سنت ہے۔

66- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

تدفین کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

1336 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں نے عرض کی کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے۔

1337 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا - أَوِ امْرَأَةً - كَانَ يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ

ابورافع سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سیاہ فام شخص یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کو اُس کے فوت ہونے کے بارے میں نہ بتایا گیا۔ ایک دن اُس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس آدمی کا کیا ہوا؟

1335- سنن ابوداؤد: 3198 سنن ترمذی: 1027 سنن نسائی: 1986

1336- راجع الحدیث: 857

1337- راجع الحدیث: 458

يَوْمٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ؟ قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟ فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا - قِصَّتُهُ - قَالَ: فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ: فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو فوت ہوگیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اس کا قصہ یہ ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

67- بَابٌ: الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

1338 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " العَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولاَنِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الكَافِرُ - أَوِ المُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آ کر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: تُو ان شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے۔ وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے علم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے کانوں کے درمیان ضرب لگائی جاتی ہے تو چیختا چلّاتا ہے جس کو قریب والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

69- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

جو کسی مبارک جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے

1338- انظر الحدیث: 1374، صحیح مسلم: 7147،7146، سنن ابو داؤد: 3231، سنن نسائی: 2050،2048

1339 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أُرْسِلَ مَلَكُ المَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ المَوْتَ، فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ المَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ"، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الكَثِيبِ الأَحْمَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور عرض کی تو نے مجھے ایسے بندے کی جانب بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ واپس لوٹا دی اور فرمایا: اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض کی کہ یارب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کردے پتھر کی مار برابر فاصلے پر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک جانب سرخ ٹیلے پر ہے۔

69- بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت دفن کرنا

وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رات میں تدفین کی گئی۔

1340 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: فُلاَنٌ دُفِنَ البَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جس کی رات میں تدفین کی گئی تھی۔ آپ نے اُس کے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا۔ پس اُس کی نماز جنازہ پڑھی۔

70- بَابُ بِنَاءِ المَسْجِدِ عَلَى القَبْرِ

قبر پر مسجد کی تعمیر

1341 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1339- صحیح مسلم:6100، سنن نسائی:2088

1340- راجع الحدیث:857,332

1341- راجع الحدیث:427

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: أُولَئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكِ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو کچھ ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمِّ سلمہ اور حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انہوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

71-بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ المَرْأَةِ

عورت کی قبر میں کون اترے؟

1342- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى القَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا، فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ: قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (لِيَقْتَرِفُوا) (الانعام: 113): أَيْ لِيَكْتَسِبُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اِسے قبر میں اُتارو۔ یہ قبر میں اُترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابنِ مبارک نے فلیح سے الذَّنْبَ مروی کیا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرِفُوا سے مراد لِيَكْتَسِبُوا ہے۔

72-بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نمازِ جنازہ

1343- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک

1342- راجع الحدیث: 1285

1343- انظر الحدیث: 4079,1353,1348,1347,1346,1345، سنن ابوداؤد: 3139,3138، سنن ترمذی: 1036، سنن نسائی: 1954، سنن ابن ماجہ: 1514

عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

کپڑے میں جمع کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ اِن میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو قبر میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں اِن لوگوں کا گواہ ہوں اور ان کی خون آلودہ ہی غسل کے بغیر تدفین کی گئی اور اُن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

1344 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی ملاحظہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے بارے میں خوف نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔

73- بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ

دو یا تین آدمیوں کی ایک ہی قبر میں تدفین

1345 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

عبدالرحمٰن بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا فرما دیا تھا۔

1344- انظر الحدیث: 6590,6426,4085,4042,3596، صحیح مسلم: 5933,5932، سنن ابو داؤد: 3224,3223، سنن نسائی: 1953

1345- راجع الحدیث: 1343

74- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

1346 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ - وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

ابو الولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن فرمایا: انہیں خون آلودہ دفن کرو اور غسل نہ دو۔

75- بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ، وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ (مُلْتَحَدًا) (الكهف: 27) : مَعْدِلًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

1347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ،

لحد میں کون پہلے رکھا جائے

اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور مُلتحدًا کا مطلب ہے ہٹنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اُسے ضَریح کہتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلا رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون آلودہ تدفین کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔

1348 - وَأَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ: أَيُّ هَؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ

اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد کے بارے میں فرماتے: اِن میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک شخص کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت

1346- راجع الحديث: 1343

1347- راجع الحديث: 1343

1348- راجع الحديث: 1343

صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ: فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جابر نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

76- بَابُ الإِذْخِرِ وَالحَشِيشِ فِي القَبْرِ

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

1349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ العَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِلَّا الإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا ، وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرّمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا نہ اِس کی گھاس اُکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اِس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اِذخر کے سوا کہ وہ ہمارے ستاروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: چلو اِذخر کے سوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے مروی کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی طرح سُنا۔ طاؤس نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

77- بَابٌ: هَلْ يُخْرَجُ المَيِّتُ مِنَ القَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ

کسی سبب سے میّت قبر یا لحد سے نکالی جائے

1349- انظر الحدیث: 4313,3189,3077,2825,2783,2433,2090,1834,1833,1587، صحیح مسلم: 4806,3290,3289، سنن ابوداؤد: 2480,2018، سنن ترمذی: 1590، سنن نسائی: 4181,2875,2874، سنن ابن ماجہ: 3109

1350 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اُسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نکالا گیا۔ پس اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اُس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی۔ سفیان سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اُوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کے بیٹے نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنایئے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اُس کے احسان کا عوض ہو جائے۔

1351 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ، غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آ گیا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے رات میں بُلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اُوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر راضی نہ ہوا کہ دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ ایسے ہی تھے جیسے تدفین کے دن تھے صرف ایک کان متاثر ہوا تھا۔

1350- راجع الحديث:1270

1351- انظر الحديث:1352

1352 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والدِ ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔ میرا دل مطمئن نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

78- بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي القَبْرِ

قبر میں لحد اور شق بنانا

1353 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرماتے۔ پھر فرماتے: ان میں قرآنِ مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن میں اِن پر گواہ ہوں۔ آپ نے اُنہیں خون آلودہ دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنہیں غسل نہیں دیا گیا۔

79- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلاَمُ

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

وَقَالَ الحَسَنُ، وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالوَلَدُ مَعَ المُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ المُسْتَضْعَفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ، وَقَالَ: الإِسْلاَمُ يَعْلُو وَلاَ يُعْلَى

حسن بصری اور شریح اور براہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام اونچا رہتا ہے اور نیچا نہیں ہوتا۔

1352- سنن نسائی:2020

1353- راجع الحدیث:1343

1354 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی جانب گئے حتیٰ کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابنِ صیاد قریب البلوغ تھا۔ اُسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابنِ صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابنِ صیّاد نے آپ ﷺ کی جانب دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمّیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیرا کام مِلا جلا ہوگیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھی ہے۔ ابنِ صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہٹ تو اپنی اوقات سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا کیجیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی اچھائی نہیں۔

1355 - وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور

1354- انظر الحدیث: 6618,6173,3055، صحیح مسلم: 7284,7283، سنن ترمذی: 2235

1355- انظر الحدیث: 6174,3056,3033,2638

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ - يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ . وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ: فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، وَعُقَيْلٌ: رَمْرَمَةٌ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْزَةٌ

حضرت اُبَی بن کعب کے اُس باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی راز کی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو درخت کی آڑ میں دیکھ لیا اور ابنِ صیاد سے کہا: اے صاف یہ ابنِ صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد ﷺ ہیں۔ ابنِ صیاد اُٹھ بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَضَهُ رَمْرَمَةٌ أَوْ رَمْزَةٌ کہا جب کہ عقیل نے رَمْرَةٌ اور معمر نے رَمْزَةٌ کہا ہے۔

1356 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت پر مامور تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔

1357 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ

عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شامل تھے میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے۔

1356- انظر الحديث: 5657

1357- انظر الحديث: 4597,4587 'صحیح مسلم: 3114,3113 'سنن ابو داؤد: 1939 'سنن نسائی: 3032

النِّسَاءِ

1358 - حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: یُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى، وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الاِسْلاَمِ، يَدَّعِي اَبَوَاهُ الاِسْلاَمَ، اَوْ اَبُوهُ خَاصَّةً، وَاِنْ كَانَتْ اُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الاِسْلاَمِ، اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَلاَ يُصَلَّى عَلَى مَنْ لاَ يَسْتَهِلُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ، اَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم:30) الآيَةَ

ابن شہاب سے مروی ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا دعویٰ کرتا تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے علاوہ اور دین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلّایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلّایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط پیدا ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر جانور صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا (پارہ ۲۱، الروم: ۳۰)

1359 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ، اَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ) (الروم:30)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی جانور بچہ پیدا کرتا تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اُصول ہے۔ (۳۰:۳۵)

1358- انظر الحدیث: 6599,4775,1385,1359

1359- راجع الحدیث: 1358، صحیح مسلم: 6699

80-بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب مشرک نے بوقتِ موت لا الٰہ الا اللہ کہا

1360 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ: "يَا عَمِّ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ" فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ) (التوبة:113) الآيَةَ

سعید بن مسیب کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابو اُمیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا: اے چچا! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیے۔ میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دُوں گا! ابوجہل اور عبداللہ بن ابو اُمیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کی ملّت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اسے اُن کو دعوت اسلام دیتے رہے اور وہ لوگ اِسی بات کو دُہراتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبدالمطلب کی ملت پر ہوں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں مسلسل آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والی آیت نازل فرمائی۔

81-بَابُ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر ٹہنی گاڑنا

وَأَوْصَى بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ: أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فُسْطَاطًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: انْزِعْهُ يَا غُلاَمُ، فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ

حضرت بُریدہ اسلمی نے وصیّت کی کہ اُن کی قبر پر دو شاخیں نصب کی جائیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اِسے ہٹا دو۔ اِن پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔

1360- انظر الحدیث: 6681,4772,4675,3884، صحیح مسلم: 132,131، سنن نسائی: 2034

شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرٍ، وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ

حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

1361 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ البَوْلِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جن کو عذاب دیا جارہا تھا۔ فرمایا کہ اِن کو عذاب دیا جارہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچا کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ نصب فرما دیا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں کمی رہے جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔

82- بَابُ مَوْعِظَةِ المُحَدِّثِ عِنْدَ القَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

عالِم کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اطراف بیٹھ جانا

(يَخْرُجُونَ مِنَ الأَجْدَاثِ) (القمر: 7) الأَجْدَاثُ: القُبُورُ، (بُعْثِرَتْ) (الانفطار: 4): أُثِيرَتْ، بَعْثَرْتُ حَوْضِي: أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلاَهُ، الإِيفَاضُ: الإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الأَعْمَشُ: (إِلَى نَصْبٍ):

يُخْرِجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعْثِرَتْ اُبھاری جائیں گی بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ یعنی میں نے اُس کے نچلے حصے کو اُوپر کر دیا۔ اَلْاِیْفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے اِلٰی نصب سے مراد

1361- راجع الحديث: 218،216

إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ " وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ (يَوْمُ الْخُرُوجِ) (ق: 42): مِنَ الْقُبُورِ (يَنْسِلُونَ) (الانبياء: 96): يَخْرُجُونَ"

1362 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ العَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى) (الليل: 6) الآيَةَ

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

1363 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلاَمِ كَاذِبًا

إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النُّصْبِ سے واحد اور اَلنَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن يَنْسِلُونَ نکل پڑیں گے۔

ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اُس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں؟ پس جو ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت مندوں والے کاموں میں پڑے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں والے کاموں میں پڑے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جس نے دیا اور ڈرا۔ (۹۲:۵)

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی دانستہ جھوٹی قسم کھائی، وہ ویسا ہی ہے جو اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا

1362- صحیح مسلم: 6676,6674,6673 سنن ابو داؤد: 4694 سنن ابن ماجہ: 78

1363- انظر الحدیث: 6652,6105,6047,4843,4171 صحیح مسلم: 300,299,298 سنن ابو داؤد: 3257 سنن ترمذی: 1527,1543 سنن نسائی: 3822,3780,3779 سنن ابن ماجہ: 2098

مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

اسے جہنم میں اُسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

1364 - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فِي هَذَا المَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللَّهُ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ"

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی۔ پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ خوف ہے حضرت جُندب کبھی نبی کریم ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود اپنی جان لے لی تو میں نے اُس پر جنت حرام کر دی۔

1365 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ

ابو الیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ دوزخ میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

84- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلاَةِ عَلَى المُنَافِقِينَ، وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1366 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبداللہ بن اُبی بن سلول مرا تو اُس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ابن اُبی کی نماز جنازہ پڑھیں گے

1364- انظر الحدیث: 3463، صحیح مسلم: 304,303

1365- انظر الحدیث: 5778

1366- انظر الحدیث: 4671، سنن ترمذی: 3097، سنن نسائی: 1965,245

وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا: كَذَا وَ كَذَا؟ أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٌ: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا) (التوبة: 84) إِلَى قَوْلِهِ (وَهُمْ فَاسِقُونَ) (التوبة: 84) قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حالانکہ اُس نے فلاں دن یہ بات اور فلاں دن یہ بات کہی تھی، جنہیں میں گنا تا رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹو جب میں مُصر کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی اختیار کیا اگر وہ ستر سے زائد مرتبہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ مرتبہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ برأت کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فَاسِقُونَ تک۔ اُس دن میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اُس پر حیرانی ہوئی۔ اس بھید کو اللہ اور اُس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

85- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا

1367 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی اور اس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

1368 - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ،

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ ابوالاسود نے

1367- انظر الحديث: 2642

1368- انظر الحديث: 2643، سنن ترمذی: 1059، سنن نسائی: 1933

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ، فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا مُسْلِمٍ، شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ، قَالَ: وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

فرمایا: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک وبا پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اپنے اُس ساتھی کا تذکرہ بُرائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے اچھا ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کی: اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی ہم نے عرض کی کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

86- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

عذابِ قبر کے بارے میں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ، وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ، اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ﴾ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْهُوْنُ: هُوَ الْهَوَانُ، وَالْهَوْنُ: الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ﴾ (التوبة: 101)، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ. اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (غافر: 46)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔) اَلْهُوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (ہم اُنہیں دو دفعہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔) نیز ارشادِ ربانی ہے: (اور فرعون کے ساتھیوں بُرا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔)

1369 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقْعِدَ المُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ)(ابراهيم:27)"

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عُبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مومن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (پارہ ۱۳، ابراهیم: ۲۷)

1369م حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا - وَزَادَ - (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) (ابراهيم: 27) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ القَبْرِ

محمد بن بشار، غُندر سے مروی ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

1370 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ القَلِيبِ، فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيلَ لَهُ: تَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لاَ يُجِيبُونَ

علی بن عُبید اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والدِ ماجد، صالح، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا۔ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں؟ فرمایا کہ تم اِن سے زیادہ نہیں سُنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

1371 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ

عبد اللہ بن محمد، سفیان، ہشام، بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ (کفار) اب جان گئے ہیں کہ میں جو کہتا تھا وہ سچ ہے اور

1369- انظر الحديث: 4699، صحيح مسلم: 4750، سنن ابو داؤد: 4، سنن ترمذی: 3120

1370- انظر الحديث: 4026,3980، راجع الحديث: 1369

1371- انظر الحديث: 3981,3979

أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل:80)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل:۸۰)

1372 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ غُنْدَرٌ: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور اِن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُن کے لیے عذابِ قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اس میں عذابِ قبر سے پناہ مانگتے۔

1373 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابنِ شہاب، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کے فتنے کا ذکر کیا کہ اُس میں آدمی کو مبتلا کیا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ عذاب قبر کا۔

1374 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے

1372- راجع الحدیث:1049، صحیح مسلم:1322، سنن نسائی:1307

1373- راجع الحدیث:86، سنن نسائی:2061

1374- صحیح مسلم:7147,7146، سنن ابو داؤد:4752,3231، سنن نسائی:2050,2048

بِعَالِهِمْ. أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولاَنِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا المُنَافِقُ وَالكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ"

ہیں: تو اِن شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔ اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی جگہ تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جاتا ہے: تو اِن شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو علم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے: تُو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گُرز سے مارا جاتا ہے تو وہ چیختا چلّاتا ہے جس کو سب نزدیک والے سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

87- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

1375 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَوْنٌ، سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ البَرَاءَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سُنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ نضر، شعبہ، عون، ان کے والدِ ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

1376 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ

معلّی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنتِ خالد بن

1375- صحیح مسلم: 7144، سنن نسائی: 2058

1376- انظر الحدیث: 6364

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

1377 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور عذاب جہنم سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

88-بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

غیبت اور پیشاب کے سبب قبر کا عذاب ہونا

1378 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جارہے، پھر فرمایا، بلکہ اِن میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا خود کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ توڑی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ نصب فرمادیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ سوکھ نہیں جائینگی شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

89-بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

میّت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

1379 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

1377- صحیح مسلم:1327

1378- راجع الحدیث:218,216

1379- انظر الحدیث:6515,3240' صحیح مسلم:7140' سنن نسائی:2071

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ "

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی فوت ہو جائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ جنتی ہو یا جہنمی اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

90- بَابُ كَلاَمِ المَيِّتِ عَلَى الجَنَازَةِ

میّت کا چارپائی پر کلام کرنا

1380 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الإِنْسَانُ لَصَعِقَ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی لے چلو، جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سُنتی ہے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

91- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلاَدِ المُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلاَثَةٌ مِنَ الوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الحِنْثَ، كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1381 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے مسلمان کے تین بچے فوت

1380- راجع الحديث: 1314

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ، يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

1382 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور ﷺ کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

92- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کی اولاد کا حکم

1383 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللّٰهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوالبشر، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

1384 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ابو الیمان، شعیب، زُہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جو وہ کرنے والے تھے اُسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1385 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اُس کے

-1382 انظر الحدیث: 6195,3255

-1383 انظر الحدیث: 6597، صحیح مسلم: 6707، سنن ابو داؤد: 4711، سنن نسائی: 1951,1950

-1384 انظر الحدیث: 6600,6598، صحیح مسلم: 6705,6704، سنن نسائی: 1948

-1385 انظر الحدیث: 1358

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ

والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے مویشی کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹے ہوئے دیکھتے ہو؟

93- باب

1386 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ قُلْنَا: لاَ، قَالَ: لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى: "إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ - أَوْ صَخْرَةٍ - فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلاَ يَرْجِعُ إِلَى هَذَا، حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ، فَضَرَبَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلاَهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا

کچھ گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ مبارک ہماری جانب فرما کر فرماتے: تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارضِ مقدس کی جانب لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے مروی کی کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری جانب کرتا ہے اور پہلا جڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ یونہی کرتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلیے ہم آگے گئے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اُس کے سر پر دستہ یا پتھر لیے کھڑا تھا، جس سے اس کا سر کچلتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے۔ کہا کہ آگے چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اُوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب

1386- راجع الحدیث:845

فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟
قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ
فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ - قَالَ يَزِيدُ،
وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ - وَعَلٰى شَطِّ
النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي
فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي
فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى
فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟
قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ
خَضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ
وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا
لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ
وَشَبَابٌ، وَنِسَاءٌ، وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا
فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ
وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ، وَشَبَابٌ، قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي
اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ، قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي
رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ،
فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ
اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ
بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ
فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا
الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ، فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي
يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَالدَّارُ الْأُولٰى الَّتِي
دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ

اُس میں جوش آتا تو لوگ اوپر کی طرف نکلنے کے قریب
آجاتے اور نرم پڑتی تو نیچے ہو جاتے۔ اُس میں مرد و
عورت سب برہنہ تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا
آگے چلیے۔ ہم آگے گئے حتیٰ کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے
جس کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون
وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا: نہر کے کنارے
پر ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا شخص
جب آگے بڑھتا اور نکلنے کا قصد کرتا تو یہ شخص اُس کے منہ
پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ پر واپس لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ
نکلنے کا قصد کرتا تو اسی طرح اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی
جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا: چلیے
ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک
بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے
تھے جب کہ ایک شخص درخت کے قریب اپنے سامنے
آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ
گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت
اور اعلیٰ تھا، جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا
کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں
نے دیکھا ہے دونوں نے کہا: اچھا جس کو آپ نے دیکھا
کہ اُس کے گال چیرے جا رہے ہیں تو وہ بہت جھوٹا ہے،
جھوٹی باتیں گھڑتا اور لوگ انہیں لے کر دنیا بھر میں
پھیلاتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا
جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر کچلا جا رہا ہے تو اُس
آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود
رات کو سوتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اُس کے ساتھ
قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے
میں دیکھا وہ زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا

الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ"

وہ سُود خور تھا اور جس بوڑھے کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے اِرد گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے نیز میں جبرئیل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اپنا سر مبارک اُٹھائیے۔ میں نے سر اُٹھایا تو میرے اُوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا: یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو مکمل نہیں ہوئی۔ اگر مکمل ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آئینگے۔

94- بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

1387- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ: أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ، فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ، كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ، فَكَفِّنُونِي فِيهَا، قُلْتُ: إِنَّ هَذَا خَلَقٌ، قَالَ: إِنَّ الحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ المَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلاَثَاءِ، وَدُفِنَ

پیر کے دن کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا: تم نے نبی کریم ﷺ کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض کی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس روز وفات پائی۔ انہوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انہوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے۔ پھر اُس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو پرانے ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت زندے نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی حتیٰ کہ منگل کی رات کو حکمِ اجل ہوا

1387- راجع الحديث:1264

قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ

اور صبح ہونے سے پہلے تدفین کردی گئی۔

95- بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ الْبَغْتَةِ

اچانک موت کا بیان

1388 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ، إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میری والدۂ ماجدہ اچانک وفات پا گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ کہتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا، ہاں۔

96- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَأَقْبَرَهُ) (عبس: 21): أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا، وَقَبَرْتُهُ: دَفَنْتُهُ (كِفَاتًا) (المرسلات: 25): يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا

اللہ عزوجل کے ارشاد: **فاقبرہ** سے مراد ہے کہ میں نے اُس شخص کے لیے قبر بنائی جب میں نے اُس کے لیے قبر بنائی تو دفن کردیا۔ کفاتا یعنی زندے اُس کے اوپر رہیں گے اور مُردے اُس میں دفن ہوں گے۔

1389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ، أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي، قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی علالت میں عُذر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے سبب۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض فرمایا جب کہ میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

1390 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

1388- انظر الحديث:2760

1389- راجع الحديث:890

1390- راجع الحديث:1330

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلاَلٍ هُوَ الوَزَّانُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَوْلاَ ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ - أَوْ خُشِيَ - أَنَّ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلاَلٍ، قَالَ: كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي

عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُس مرض میں جس سے رو بہ صحت نہ ہوئے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی خوف تھا کہ وہ مسجد نہ بنالی جائے۔ بلال سے منقول ہے کہ عُروہ بن زُبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

1390م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا

محمد، عبداللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

1390م - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الحَائِطُ فِي زَمَانِ الوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ، أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ، فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لاَ وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہشام بن عروہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ جب ولید بن عبدالملک کے دور میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا۔ لوگ خوف زدہ ہو گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کا پیر مبارک ہے۔ اُنہیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا حتیٰ کہ حضرت عروہ نے کہا: خدا کی قسم، یہ نبی کریم ﷺ کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔

1391 - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لاَ تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لاَ أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا

حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

1392 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو

عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فرمایا:

1391- انظر الحديث: 7327

1392- انظر الحديث: 3052،3162،3700،4888،7207

بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ المُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلاَمَ، ثُمَّ سَلْهَا، أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ اليَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قَالَ: لَهُ مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَالَ: " مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ المَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي، فَادْفِنُونِي، وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ المُسْلِمِينَ، إِنِّي لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، فَسَمَّى عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ، كَانَ لَكَ مِنَ القَدَمِ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ، فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي، أُوصِي الخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ خَيْرًا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ

اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں، پھر پوچھتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کردیا جائے؟ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے اُنہیں اپنے اُوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے؟ عرض کی کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اُٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کردینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ حقدار نہیں جانتا جن سے رسول اللہ ﷺ وصال فرمانے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنالیں وہی خلیفہ ہے، چنانچہ اُس کی بات سُننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ، عثمان، علی، طلحہ، زُبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی دوران میں ایک انصاری نوجوان نے حاضرِ خدمت ہوکر عرض کی کہ اے امیر المومنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور اِن سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش میرے ساتھ مساوی معاملہ ہو کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اوّلین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیّت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو جانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور اُسے انصار

يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ "

کے بارے میں وصیّت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ اُن کے اچھوں کی قدر کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

97- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

1393 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، وَابْنُ عَرْعَرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اُسے پالیا۔ متابعت کی اس کی علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور مروی کیا اِسے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

98- بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

شریر مُردوں کا ذکر

1394 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ) (المسد: 1) "

عمر بن حفص، اِن کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مُرہ، سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: "تو ہمیشہ برباد رہے۔" پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆

1393- انظر الحديث: 6516، سنن نسائی: 1935

1394- انظر الحديث: 4973,4972,4971,4801,4770,3526,3525، صحیح مسلم: 508,507، سنن ترمذی: 3363

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

24- كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکوۃ کا بیان

1- بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

زکوۃ کا وجوب

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 43) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالعَفَافِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو (پارہ ۱، البقرۃ: ۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

1395- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى اليَمَنِ، فَقَالَ: ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.

ابوعاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب روانہ کیا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اِسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں کو دی جائے گی۔

1396- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ

1395- أنظر الحديث: 1458، 1496، 2448، 4347، 7371، 7372، صحيح مسلم: 121، 122، 123، سنن ابو داؤد: 1584، سنن ترمذی: 625، 2014، سنن نسائی: 2134، 2521، سنن ابن ماجه: 1783

1396- انظر الحديث: 5982، 5983، صحيح مسلم: 104، 105، 106، سنن نسائی: 467

رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَا لَهُ. تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو

کی خدمت میں عرض کی: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا اسے کیا ہوگیا، اسے کیا ہوگیا۔ تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والدِ ماجد عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

1397 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اِس آدمی کو دیکھ لے۔

فائدہ: زکوۃ کے لغوی معنی ہیں پاکی اور بڑھنا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى"۔ چونکہ زکوۃ کی برکت سے نفس انسانی بخل کے میل سے پاک وصاف ہوتا ہے، نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوۃ کہتے ہیں۔ زکوۃ کا سبب بڑھنے والا مال ہے اور اسکے شرائط: اسلام، آزادی، عقل، بلوغ اور قرض سے مال کا خالی ہونا ہے لہذا کافر، غلام، بچے اور دیوانے پر زکوۃ فرض نہیں۔ حق یہ ہے کہ زکوۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے آیا اور اس کی تفصیل ۲ھ میں بیان ہوئی لہذا آیات قرآنیہ میں تعارض نہیں۔ کُل چار مالوں میں زکوۃ فرض ہے: سونا چاندی، مالِ تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور، زمینی پیداوار۔ (از مرقاۃ و اشعہ) تفصیلی احکام کتب فقہ میں دیکھو۔ پیداوار کی زکوۃ دسواں یا بیسواں حصہ ہے، باقی مال تجارت و سونے چاندی کا چالیسواں حصہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱)

1397- صحیح مسلم: 107

1397م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

مسدد، یحییٰ، ابوحیان، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

1398 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ، وَشَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ: الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ" وَقَالَ سُلَيْمَانُ، وَأَبُو النُّعْمَانِ: عَنْ حَمَّادٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتایئے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے ہوئے برتن کے استعمال سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد سے مروی کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

1399 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ اُن

1398- راجع الحدیث: 53

1399- صحیح مسلم: 124، سنن ابوداؤد: 1557,1556، سنن ترمذی: 2607، سنن نسائی: 3985,3983, 3981,3980,3093,3092,3091,2442

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ"

1400 - فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا " قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ کہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ لے گا۔

فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے رسّی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور انہوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

2- بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا

(فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (التوبة: 11)

1401 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

"اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں"۔

محمد بن عبداللہ بن نُمیر، ان کے والدِ ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

3- بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے...... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ (۹: ۳۴)

1400- انظر الحدیث: 7285,6925,1456، راجع الحدیث: 1399

1401- راجع الحدیث: 57

فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ) (التوبة:35)

1402 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَقَالَ: وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى المَاءِ قَالَ: "وَلاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلاَ يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹے تازے ہوکر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے کچلیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹی تازی ہوکر آئیں گی جب کہ اُن میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ اُسے پانی پر بھیج کر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن آئے گا کہ بکری اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج میں تیرا مالک نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

1403 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ القَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے دن اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کی سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے دن اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو چبائے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ

1402- انظر الحدیث: 6958,3073,2378 سنن نسائی: 2447

1403- انظر الحدیث: 6957,4659,4565

بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ. ثُمَّ تَلاَ: (لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ) " الآيَةَ

ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۸۰)

4- بَابٌ: مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1404 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ) (التوبة: 34) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ

خالد بن اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی: وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالوں کے پاک کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔

1405 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الحَسَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اِن کے والد ماجد ابوعمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں

1404- سنن ابن ماجہ: 1787

1405- انظر الحدیث: 1447، 1459، 1484، صحیح مسلم: 2260، 2261، 2263، 2264، سنن ابوداؤد: 1558، 1559، سنن ترمذی: 626، 627، سنن نسائی: 2474، 2475، 2483، 2484، 2444، 2472، سنن ابن ماجہ: 1793

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1406- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا؟ قَالَ: " كُنْتُ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: (الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 34) " قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الكِتَابِ، فَقُلْتُ: "نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَاكَ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ: أَنِ اقْدَمِ المَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ ذَاكَ لِعُثْمَانَ " فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ، فَكُنْتَ قَرِيبًا، فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا المَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ یہاں کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ میں اختلاف ہوگیا۔ وہ کہتے کہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ اُن کے اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور اُن کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کی میرے گرد بھیڑ لگ گئی گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میرے قریب مقیم ہو جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اُس کی اطاعت کروں گا۔

1407- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي العَلاَءِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو العَلاَءِ بْنُ الشِّخِّيرِ، أَنَّ

احنف بن قیس سے مروی ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا جس کے لباس اور جسم کی ہیت بے ڈھب تھی۔ وہ اُن کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہا: کافروں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کر کے اُن کے سینے پر رکھا جائے گا تو وہ اُن کے

1406- انظر الحدیث:4660۔

1407- صحیح مسلم:2303,2304

الاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، يَتَزَلْزَلُ، ثُمَّ وَلَّى، فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ، وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: لاَ أُرَى القَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ، قَالَ: إِنَّهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئًا.

کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں پہچانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انہیں عقل نہیں ہے۔

1408 - قَالَ لِي خَلِيلِي، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، أُنْفِقُهُ كُلَّهُ، إِلَّا ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلاَءِ لاَ يَعْقِلُونَ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، لاَ وَاللَّهِ، لاَ أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلاَ أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ

حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر! اُحد کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی جانب دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض کی ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کردوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ پوچھوں گا حتیٰ کہ خدا سے جا ملوں۔

5-بَابُ إِنْفَاقِ المَالِ فِي حَقِّهِ

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

1409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے

1408- راجع الحدیث: 1407,1237

1409- راجع الحدیث: 73

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا "

مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

6- بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

خیرات میں دکھاوا کرنا

لِقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالأَذَى) (البقرة: 264) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الكَافِرِينَ) (البقرة: 264) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: " (وَابِلٌ) (البقرة:264): مَطَرٌ شَدِيدٌ، وَالطَّلُّ: النَّدَى "

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۴) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلۡدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور الطَّلُّ یا شبنم۔

7- بَابٌ: لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلاَ يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

اللہ عزوجل حرام (چوری، خیانت وغیرہ) مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور پاک کمائی سے قبول فرماتا ہے

لِقَوْلِهِ: (قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ) (البقرة: 263)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

8- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

حلال کمائی سے خیرات کرنا

لِقَوْلِهِ: (وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ، وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ، إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ، لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة: 277)

اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۶۔۲۷۷)

1410 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، وَقَالَ وَرْقَاءُ: عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَسُهَيْلٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں دستِ قدرت میں لیتا ہے پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کو پروان چڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پروان چڑھائے، حتیٰ کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابنِ دینار سے اور مروی کیا اِسے ورقاء، ابنِ دینار، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اور مروی کیا اِسے مسلم بن ابومریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

9- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

ردّ ہونے سے پہلے صدقہ دینا

1411 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا اليَوْمَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا"

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج مجھے اس کی حاجت نہیں رہی ہے۔

1410- انظر الحديث: 7430

1411- انظر الحديث: 7120,1424، صحيح مسلم: 2334، سنن نسائی: 2554

1412 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہوجائے گی اور وہ بہتا پھرے گا۔ حتیٰ کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اُس کا صدقہ قبول کرے، حتیٰ کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگا ہے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی حاجت نہیں۔

1413 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو العَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ العِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا العَيْلَةُ: فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

مُحل بن خلیفہ طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو دو شخص آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکّہ مکرمہ کی جانب قافلہ بغیر نگرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اُسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اُس کی ترجمانی کرے۔ پھر اُس سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پھر اپنے بائیں طرف دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا

1412- راجع الحدیث:85

1413- انظر الحدیث:7512,7443,6563,6540,6538,6023,3585,1417 صحیح مسلم:2344

چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

1414 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے گھومے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی کفالت میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔

10 - بَابٌ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، یعنی تھوڑا صدقہ

{وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ} الآيَةَ وَإِلَى قَوْلِهِ {مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ} (البقرة: 266)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے کیا تم میں کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھلوں سے ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۵-۲۶۶)

1415 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي

ابوقدامہ عُبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبداللہ بصری، شعبہ سلیمان، ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1414- صحیح مسلم: 9067

1415- انظر الحدیث: 1416، 2273، 4668، 4669، صحیح مسلم: 3252، 3253، سنن نسائی: 2528، 2529، سنن ابن ماجہ: 4155

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ، كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِي، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هَذَا، فَنَزَلَتْ: (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة:79) " الآيَةَ

جب صدقہ کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک شخص آیا اور بہت سا مال صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا شخص آیا اور ایک صاع صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۷۹)

1416 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ المُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ اليَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ

شقیق سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

1417 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

1418 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ،

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اُس سے کھانا مانگ رہی تھیں۔ میرے پاس اُس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے

-1416 راجع الحدیث:1415

-1417 راجع الحدیث:1413,1412

-1418 انظر الحدیث:5995، صحیح مسلم:6636، سنن ترمذی:1915

فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اِن بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا ہوا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

11- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ) إِلَى (الظَّالِمُونَ) (البقرة:229)، (وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ المَوْتُ) إِلَى آخِرِهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہو (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۵۴)

1419- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الغِنَى، وَلاَ تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی حاجت ہو اور تنگ دستی کا خدشہ ہو اور مالداری کا شوق ہو۔ اتنی تاخیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

000- باب

سخاوت کا بیان

1420- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

1419- انظر الحدیث: 2748، صحیح مسلم: 2381,2380,2379، سنن نسائی: 3613,2541

1420- سنن نسائی: 2540

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر پیمائش کی تو ہم میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں کیونکہ انہیں صدقہ کرنا بہت پسند تھا۔

12- بَابُ صَدَقَةِ العَلاَنِيَةِ

وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً) (البقرة: 274) الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: (وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة:38)

علانیہ صدقہ دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

13- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا، حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ: (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ، وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 271) الآيَةَ

پوشیدہ صدقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پارہ ۳، البقرۃ:۲۷۱)

14- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

1421 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1421- سنن نسائی: 2523,2522

حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ، فَاُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ "

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض کی کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دُوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دُوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے باز آ جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے رک جائے اور مالدار شاید عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

15- بَابُ اِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے علم نہ تھا

1422 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ، اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ، فَاَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبِي يَزِيدُ اَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا، فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والدِ ماجد اور جدِ امجد نے بھی۔ انہوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے معاملہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھوا دیے تھے۔ میں گیا اور اُس سے اُنہیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے

أَخَذْتَ يَا مَعْنُ

اُن سے فرمایا: اے بایزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

16- بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے خیرات کرنا

1423 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسَاجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ "

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ حاکم عدل کرنے والا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پلا بڑھا چڑھا وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو شخص جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے جمع ہوتے اور اُسی کے لیے دور ہوتے ہیں۔ وہ شخص جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو پوشیدہ صدقہ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

1424 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا "

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خیرات کرو کیونکہ جلد تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی حاجت نہ رہی۔

17- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے

1423- راجع الحديث: 660

1424- راجع الحديث: 1411

وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

1425 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

18- بَابُ لاَ صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالعِتْقِ وَالهِبَةِ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلاَفَهَا، أَتْلَفَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ، فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الأَنْصَارُ المُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ المَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ " وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ

اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے

حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فتنہ نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے

جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو۔ پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹایا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال ضائع کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضائع کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے ضائع کردے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کردیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کو تلف کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال تلف کرے۔ حضرت کعب بن مالک نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے

-1425 انظر الحدیث: 2065,1441,1440,1439,1437 صحیح مسلم: 2364,2363,2362,2361 سنن ترمذی: 674 سنن ابن ماجہ: 2294

لَكَ. قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ

سارے مال کو اللہ اور اُس کے رسول کو دے کر اُس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

1426 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

عبدان، عبداللہ، یونس، زُہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں سے شروع کرے۔

1427 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور آغاز اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔

1428 - وَعَنْ وُهَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

وُہیب، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

1429 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے بارے میں فرمایا: اُوپر والا

1426- انظر الحدیث: 1428، 5355، 5356، سنن نسائی: 2543

1428- راجع الحدیث: 1426

1429- صحیح مسلم: 382، سنن ابو داؤد: 1648، سنن نسائی: 2532

الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ، وَالتَّعَفُّفَ، وَالْمَسْأَلَةَ: "الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا: هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: هِيَ السَّائِلَةُ"

ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

19- بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى

لِقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلاَ أَذًى) (البقرة:262) الآيَةَ

دے کر احسان جتانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۲)

20- بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

1430- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَأَسْرَعَ، ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي البَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ، فَقَسَمْتُهُ

جو صدقہ میں جلدی کرنا پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر تیزی سے گھرِ اقدس میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر میں تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا یا پوچھا گیا تو فرمایا: میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اُس کے ساتھ رات بسر کروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

21- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

1431- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيٌّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ فَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي القُلْبَ

صدقہ کی ترغیب اور اس کی سفارش کرنا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن نکالنے لگیں۔

1430- راجع الحديث: 851

1431- راجع الحديث: 964,98

وَالْخُرُصَ

1432 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بُردہ بن عبداللہ بن ابو بُردہ، ابو بُردہ بن ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے: سفارش کروتا کہ تم اجر پاؤ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

1433 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

1433م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدَةَ، وَقَالَ: لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

عثمان بن ابوشیبہ نے عبدہ سے مروی کی کہ فرمایا: شمار نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں شمار میں دے گا۔

22- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

حسبِ استطاعت صدقہ دینا

1434 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ

ابو عاصم، ابنِ جُریج۔ محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابنِ جُریج، ابن ابوملیکہ، عباد بن عبداللہ بن زُبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو فرمایا: بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کرلے گا اور حسبِ استطاعت خیرات کرتی رہا کرو۔

23- بَابُ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ

صدقہ گناہوں کو مٹادیتا ہے

1432- انظر الحدیث:7476,6028,6027' صحیح مسلم:6634' سنن ابوداؤد:5131' سنن ترمذی:2672' سنن نسائی:2555

1433- صحیح مسلم:2372

1434- انظر الحدیث:1433' صحیح مسلم:2375' سنن نسائی:2550

1435 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ: " فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ، وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ، وَالصَّدَقَةُ وَالمَعْرُوفُ - قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ: الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ - وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ "، قَالَ: لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ، قَالَ: فَيُكْسَرُ البَابُ أَوْ يُفْتَحُ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ البَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا، فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کی جرأت رکھتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے: نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طغیانی کی طرح ہوگا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اُس کا کیا خوف جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا! میں نے کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ہم نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کا علم تھا؟ فرمایا: ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں۔

24- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے حالتِ شرک میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوگیا

1436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1435- راجع الحدیث: 525

1436- انظر الحدیث: 5992,2538,2220، صحیح مسلم: 319

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں اسلام مِلا ہے۔

25- بَابُ أَجْرِ الخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

خادم کا بغیر جھگڑا کیے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینے کا اجر

1437 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیوی اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر جھگڑا کیے صدقہ کرے تو اُسے اجر ملے گا اور اسی طرح اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خازن کو بھی۔

1438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الخَازِنُ المُسْلِمُ الأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ المُتَصَدِّقَيْنِ"

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان خزانچی جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا: جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دِلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے حوالے کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

26- بَابُ أَجْرِ المَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ، أَوْ أَطْعَمَتْ، مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

عورت کا فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دینے یا کھانا کھلانے کا اجر

1437- راجع الحديث:1425

1438- انظر الحديث:2319,2260 'صحیح مسلم:2360 'سنن ابو داؤد:1684 'سنن نسائی:2559

1439 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا،

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بیوی اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے۔

1440 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَطْعَمَتِ المَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ

عمرو بن حفص، ان کے والدِ ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے اجر ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کی طرح خازن کو۔ خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

1441 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بیوی فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے اجر ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خازن کو بھی اُتنا ہی اجر ملے گا۔

27- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالحُسْنَى،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو

1439- راجع الحدیث:1425

1441- راجع الحدیث:1425

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (الليل:6)

جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے (پارہ ۳۰، اللیل: ۵۔۱۰)

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا

اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

1442۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے ہوں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو عطا کر۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال روکنے والے کو بربادی دے۔

28- بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

1443۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ وحَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا المُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ، حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا البَخِيلُ فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، سینے سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبّہ وسیع ہوکر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس کی اُنگلیوں اور پیروں کے نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ

1442- صحیح مسلم:2333

1443- انظر الحدیث:5797,5299,2917,1444' صحیح مسلم:2358' سنن نسائی:2547

شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، فِي الجُبَّتَيْنِ،

سے تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں پاتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق۔

1444 - وَقَالَ حَنْظَلَةُ: عَنْ طَاوُسٍ، جُنَّتَانِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ

اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتانِ مروی کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے جُنّتان کا لفظ مروی کیا۔

29- بَابُ صَدَقَةِ الكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ، وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الأَرْضِ) (البقرة: 267) إِلَى قَوْلِهِ (أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ) (البقرة: 267)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۷)

30- بَابٌ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کرے

1445 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

سعید بن ابوبُردہ، اِن کے والدِ ماجد، اِن کے جدِّ امجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ! جو نہ کر سکتا ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کر کے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم کی مدد کرے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کرے اور شر سے رُکے تو اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

1444- راجع الحدیث: 1443

1445- انظر الحدیث: 6022، صحیح مسلم: 2331,2330، سنن نسائی: 2537

31-بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ، وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

زکوٰۃ اور صدقہ سے کس قدر دیا جائے اور جس نے ایک بکری صدقہ کی

1446 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لاَ، إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ، فَقَالَ: هَاتِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نُسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو نُسیبہ کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا: لاؤ کیونکہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ گئی۔

32-بَابُ زَكَاةِ الوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ

1447 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک عمرو بن یحییٰ مازنی، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلّہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1447م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، سَمِعَ أَبَاهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

محمد بن مثنّٰی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یونہی فرماتے ہوئے سُنا۔

33-بَابُ العَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

زکوٰۃ میں سامان لینا

وَقَالَ طَاوُسٌ: قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَهْلِ اليَمَنِ: ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ - أَوْ

حضرت معاذ بن جبل نے اہلِ یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جَو اور مکّی کے بجائے یمنی چادر اور

1446- صحیح مسلم:2487

1447- صحیح مسلم:9395,2393' سنن نسائی:2584

لَبِيسٍ - فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْفَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا، وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ"

دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنے بندے اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

1448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

محمد بن عبداللہ اِن کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُنہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک سالہ اُونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اُونٹ ہو تو وہ لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

1449 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ اُنہیں نصیحت کی اور صدقہ دینے

1448- انظر الحدیث: 6955,5878,3106,2487,1455,1454,1453,1451,1450، سنن ابو داؤد: 1567، سنن نسائی: 2446، 2454، سنن ابن ماجہ: 1800

1449- راجع الحدیث: 98، صحیح مسلم: 2042، سنن ابو داؤد: 1144,1143,1142، سنن نسائی: 1568، سنن ابن ماجہ: 1273

ثَوْبِهٖ فَوَعَظَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ ، فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ وَاَشَارَ اَيُّوْبُ اِلٰى اُذُنِهٖ وَاِلٰى حَلْقِهٖ

کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

34- بَابٌ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

منقول ہے کہ سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح مروی کی ہے۔

1450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہی چیزیں اُن کے لیے لکھیں جو رسول اللہ نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو مِلایا نہ جائے اور جو چیزیں مِلی ہوئی ہوں اُنہیں متفرق نہ کیا جائے۔

35- بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

جب مال دو حصّے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی

وَقَالَ طَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ: اِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا يَجِبُ حَتّٰى يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً، وَلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً

طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو اُن کا مال اکٹھا نہ کیا جائے گا، سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں یہاں تک کہ دونوں حصہ داروں کے پاس چالیس چالیس بکریاں پوری ہو جائیں۔

1451 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

محمد بن عبداللہ، عبداللہ ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ انھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چیزیں لکھ کر بھیجیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرض کی تھیں اس میں یہ بھی شامل تھا کہ جو مال دو حصہ داروں کا ہو وہ زکوٰۃ دینے کے بعد اپنا حصہ مساوی سمجھ لیں۔

1450- راجع الحدیث: 1448، سنن ابوداؤد: 1568، سنن ترمذی: 621

1451- راجع الحدیث: 1451,1448

36- بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جسے حضرت ابوبکر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

1452 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الهِجْرَةِ فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاءٗ بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: افسوس! ہجرت تمہارے لیے دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس طرف عمل جاری رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز ذرا بھی نہیں چھوڑے گا۔

37- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو

1453 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ المُصَدِّقُ

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی لے لی جائے گی اور زیادہ لینے وصول کرنے والا اُسے

1452- انظر الحديث: 6165,3923,2633 صحيح مسلم: 4809 سنن ابو داؤد: 2477

1453- راجع الحديث: 1448

عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ

بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی لے لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی لے لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

38- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ

1454 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا، فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والدِ ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف روانہ کیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق طلب کیا جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو

1454- راجع الحدیث: 1448

وَسَبْعِينَ، فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ، فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ، فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً، فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

نوے تک اُن میں دو دو سالہ اُونٹیاں ہیں۔ جب اکانویں ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں دو تین سالہ اُونٹیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین سالہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو اُن پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سَو میں ایک بکری۔ جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے اس ایک سو نوے درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

39- بَابٌ: لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ، إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے

1455 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

1455- راجع الحديث:1448

40-بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

1456 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا

1457 - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابوالیمان، شعیب، زہری۔لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بات یہ تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

41-بَابُ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

1458 - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ،

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے اعلیٰ مال نہ لیا جائے

اُمیہ بن بُسطام، یزید بن زُرَیع، رَوح بن قاسم اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو فرمایا: تم ایسی قوم کی طرف جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوجائے تو اُنہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ

1456- راجع الحدیث:1400,1399

1457- راجع الحدیث:1399

1458- راجع الحدیث:1395

فَإِذَا فَعَلُوا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا، فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ

ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اِسے بھی مان لیں تو اُن سے لے لینا اور لوگوں کا اعلیٰ مال لینے سے بچنا۔

42-بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

1459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ مازنی اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

43-بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ: (تَجْأَرُونَ) (النحل: 53) تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ

ابوحمید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اُسے پہچان لُوں گا جو بارگاہِ الٰہی میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

1460 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - أَوْ: وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، أَوْ كَمَا حَلَفَ - مَا

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی شخص نہیں جس

1459- راجع الحدیث: 1405 سنن نسائی: 2473

1460- اُنظر الحدیث: 6638 صحیح مسلم: 2298,2297 سنن ترمذی: 617 سنن نسائی: 2455,2439 سنن ابن ماجہ: 1785

مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ غَنَمٌ، لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ القِيَامَةِ، أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاَهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ" .

کے پاس اُونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوۃ نہ دے تو قیامت کے دن وہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور تگڑے ہوں گے۔ وہ اُسے اپنے کھروں سے کچلیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے اُوپر سے گزر جائے گا تو دوبارہ پہلا آجائے گا، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔

1460م - رَوَاهُ بُكَيْرٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی کیا اِسے بکیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔

44- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو زکوۃ دینا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ القَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے دگنا اجر ہے، قرابت کا اور زکوۃ کا۔

1461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف شفاف پانی نوش فرمایا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (پارہ ۴، آل عمران: ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پاسکتے جب تک اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا وہ

1461- اطراف الحدیث: 2318، 2752، 2758، 2769، 4554، 4555، 5611، صحیح مسلم: 2312

حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَاِنِّیْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ. تَابَعَهٗ رَوْحٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاِسْمَاعِيْلُ: عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ

اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے اجر اور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت خوب یہ سودا تو مفید اور نفع دینے والا ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا۔ میرے خیال میں اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اِسی طرح کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحییٰ بن لیلیٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رایح یاء کے ساتھ روایت کی۔

1462- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَعَظَ النَّاسَ، وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوْا، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّیْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ، اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ، مِنْ اِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ اِلَى مَنْزِلِهٖ، جَاءَتْ زَيْنَبُ، امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، تَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهٖ زَيْنَبُ، فَقَالَ: اَیُّ الزَّيَانِبِ؟ فَقِيْلَ: امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: نَعَمْ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! صدقہ دو پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ تعداد میں دیکھا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں تم سے ناقص نہیں دیکھا۔ تم ایک عقل مند شخص کی عقل بھی مار دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے تو اپنے مکانِ عالیشان اقدس کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابنِ مسعود کی زوجہ محترمہ نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابنِ مسعود کی زوجہ۔ فرمایا اچھا اُنہیں اجازت دے

1462- انظر الحدیث: 304

اُدْنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

دو۔ اُنہیں اجازت ملی تو انھوں نے عرض کی: یا نبی اللہ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ جنہیں تم صدقہ دو اُن سے زیادہ وہ اور اُن کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابنِ مسعود نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا اُن سے زیادہ مستحق ہیں جنہیں تم صدقہ دو۔

45- بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

1463 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلاَمِهِ صَدَقَةٌ

آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

46- بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

1464 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى

مسدد، یحییٰ بن سعید، خُثیم بن عراک بن مالک، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔ سلیمان بن حرب، وُہیب بن خالد، خُثیم بن عراک بن مالک، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

1463- انظر الحديث: 1464، صحیح مسلم: 2270، سنن ابو داؤد: 1595,1594، سنن ترمذی: 628، سنن نسائی: 2471,2467,2466، سنن ابن ماجہ: 1812

1464- راجع الحديث: 1463

الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلاَ فِي فَرَسِهِ

47- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

1465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي، مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، وَرَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم آپ کے اِردگرد بیٹھ گئے تو فرمایا: اپنے بعد میں تمہارے بارے میں اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب وزینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اچھائی کے بعد بُرائی آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ اُس شخص سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ پھر آپ نے پسینہ مبارک پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ اچھائی کبھی بُرائی نہیں لاتی۔ مگر فصلِ ربیع ایسی سبز گھاس بھی اُگاتی ہے جو جانور کو ہلاک کر دیتی یا بیمار کر دیتی ہے حتیٰ کہ جب دونوں کوکیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال بھی سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور جو غیر مستحق اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے دن وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

48- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا

1465- صحیح مسلم: 2420,2419، سنن نسائی: 2580

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

1466 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ - امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، ح فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ - بِمِثْلِهِ سَوَاءً - قَالَتْ: كُنْتُ فِي المَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى البَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلاَلٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي، وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لاَ تُخْبِرْ بِنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ القَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والدِ ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ۔ ابراہیم، ابوعُبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم خود پوچھ لو۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نکلی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیجیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہوگا؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا۔ وہ اندر حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں اُن کے لیے دُگنا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

1466- صحیح مسلم: 2316,2315 سنن ترمذی: 636,635 سنن ابن ماجہ: 1834

1467 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے اجر ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ اُن پر خرچ کرو کیونکہ اُن پر خرچ کرنے کا تمہیں اجر ملے گا۔

49- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة:60)

ارشادِ خداوندی ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ: " إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ تَلاَ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) الآيَةَ فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ " وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لاَسٍ، حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اُنہوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے سکتا ہے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اُسے دے سکتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۶۰) ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ کی راہ میں وقف رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں زکوٰۃ کے اُونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے روانہ فرمایا۔

1468 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1467- انظر الحدیث: 5369، صحیح مسلم: 2318,2317

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ: فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَعَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا" تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنِ الأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی بُرا لگا کہ وہ نادار تھا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں، رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ یہ اُن کی زکوٰۃ ہے اور لو اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابو الزناد نے اپنے والد ماجد سے۔ ابنِ اسحاق نے ابوالزناد سے مروی کی هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ ابن جُریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اِسی طرح حدیث بیان کی۔

50- بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ المَسْأَلَةِ

سوال کرنے سے بچنا

1469 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا حتیٰ کہ مال ختم ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے روک کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور کشادگی والا نہیں ہے۔

1470 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1469- صحیح مسلم: 2421، سنن ابو داؤد: 1644، سنن ترمذی: 2024، سنن نسائی: 2587

1470- انظر الحدیث: 1480، 2374،2074، سنن نسائی: 2588

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا، فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لادے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ شخص سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

1471 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

حضرت زُبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے اور اُسے بیچے جس کے سبب اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کی حفاظت کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

1472 - وحَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، اليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى العَطَاءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ

عُروہ زُبیر اور سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے جو اِسے نفس کی بے رغبتی سے لیتا ہے تو اُس میں اُسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دل کے طمع کے سبب لیتا ہے اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا حتیٰ کہ دنیا کو چھوڑ جاؤں۔ حضرت

1471- انظر الحدیث: 2373,2075

1472- انظر الحدیث: 6441,3143,2750، صحیح مسلم: 2384، سنن ترمذی: 2463، سنن نسائی: 2602,2601,2530

اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اِس مال سے حضرت حکیم کو اُن کا حق دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پا گئے۔

51- بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلاَ إِشْرَافِ نَفْسٍ

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور بغیر لالچ دلائے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروموں کا حق ہے

1473- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ جو مجھ سے زیادہ نادار ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اُس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں بغیر لالچ اور بغیر سوال کے ملے اور طمع کے سبب سے نہ لیا کرو۔

52- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

جو مال میں اضافہ کے لیے لوگوں سے مانگے

1474- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی مسلسل لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اِس حال میں پیش ہوگا کہ اُس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ

1473- صحیح مسلم: 2402، سنن نسائی: 2607

1474- صحیح مسلم: 2395,2394,2393

وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ القِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

ہوگی۔

1475 - وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ القِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ العَرَقُ نِصْفَ الأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ البَابِ، فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْأَلَةِ

فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب آجائے گا حتیٰ کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔ عبداللہ، لیث، ابنِ ابوجعفر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، حتیٰ کہ بابِ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا تا کہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔ معلی، وُہیب، نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے سوال کے متعلق مروی کی۔

53- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة:273) وَكَمُ الغِنَى

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۳) غنی کب شمار ہوتا ہے

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ) (البقرة: 273) إِلَى قَوْلِهِ (فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ) (البقرة:215)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کردے۔ ترجمہ کنز الایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے...... تا عَلِيمٌ (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۳)

1476 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت

1475- انظر الحديث: 4718,1474

1476- انظر الحديث: 4539,1479

شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الأُكْلَةُ وَالأُكْلَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى، وَيَسْتَحْيِي أَوْ لاَ يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے مانگتا پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن مانگنے سے حیا کرتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر مانگا نہیں کرتا۔

1477 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، بن عُلیّہ، خالد الحذاء، ابنِ اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سُنی ہو۔ انہوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ بے فائدہ گفتگو، مال ضائع کرنا اور حاجت کے بغیر مانگنا۔

1478 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا؟ قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ

عامر بن شعبہ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی اُن میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن میں سے ایک شخص کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے بہتر تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر انجانہ جزبہ غالب ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ تین مرتبہ عرض کی۔ آپ نے فرمایا

1477- راجع الحديث: 844، صحیح مسلم: 4461,4458

1478- راجع الحديث: 27، صحیح مسلم: 2432,379

مُؤْمِنًا؟ قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا يَعْنِي: فَقَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا، فَقَالَ: فِي حَدِيثِهِ، فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (فَكُبْكِبُوا) (الشعراء: 94) : قُلِبُوا، فَكُبُّوا (مُكِبًّا) (الملك: 22) : أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الفِعْلُ، قُلْتَ: كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ، وَكَبَبْتُهُ أَنَا

کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، مگر اس اندیشے کے تحت دیتا ہوں کہ کہیں وہ اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے۔ اِن کے والد ماجد، صالح، اسماعیل بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مارا اور اُنہیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان رکھ کر فرمایا: سعد! آگے آؤ۔ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا: فَكُبْكِبُوْا اُلٹ دے گئے۔ مُكِبًّا یہ اَكَبَّ الرَّجُلِ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں: كَبَّهُ اللهُ بِوَجْهِهٖ وَ كَبَبْتُهٗ اَنَا۔

1479 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ المِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ المِسْكِينُ الَّذِي لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلاَ يُفْطَنُ بِهِ، فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلاَ يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دولقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے لوگوں کے پاس پھرتا رہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے مستغنی کر دے اور نہ کسی کو اس کا معلوم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے مانگے۔

1480 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ - أَحْسِبُهُ قَالَ:

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور پھر صبح کے وقت۔ میرے خیال میں فرمایا: پہاڑ کی طرف جاکر لکڑیاں لائے اُنہیں

1479- راجع الحديث: 1476 سنن نسائی: 2571

1480- راجع الحديث: 1470

إِلَى الْجَبَلِ - فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ

فروخت کر کے کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

54- بَابُ خَرْصِ الثَّمَرِ

کھجوروں کا تخمینہ لگانا

1481 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا، وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلاَ يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ، وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ، فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي، فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ: هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ

حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تخمینہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں اُن کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا: آج رات بہت شدید آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اُونٹ ہو وہ اُس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دیئے اور شدید آندھی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں اُڑا پھینکا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور ہدیۃً بھیجی۔ آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا: تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا: دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے تخمینہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابنِ بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب اُحد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت

1481- صحیح مسلم: 3358،5907،5908' سنن ابو داؤد: 3079

بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: دُورُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ - أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ - وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ - يَعْنِي - خَيْرًا

رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کون سا بہتر ہے لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔

1482 - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يُقَلْ حَدِيقَةٌ

سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن عزیہ، عباس نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے اطراف میں دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے اطراف میں دیوار نہ ہو اُسے حدیقہ نہیں کہا جاتا۔

55- بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ، وَبِالْمَاءِ الْجَارِي

بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے

وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہیں۔

1483 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ، وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ، وَبَيَّنَ فِي هَذَا، وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ،

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اُس میں عُشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اُس میں نصف عُشر ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابنِ عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے حُفاظ نے مروی

1483- سنن ابو داؤد: 1596، سنن ترمذی: 640، سنن نسائی: 2487، سنن ابن ماجہ: 1817

وَالْمُفَسَّرُ یَقْضِی عَلَی الْمُبْهَمِ، اِذَا رَوَاهُ اَهْلُ الثَّبَتِ کَمَا رَوَی الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ فِی الْکَعْبَةِ وَقَالَ بِلاَلٌ: قَدْ صَلَّی. فَاُخِذَ بِقَوْلِ بِلاَلٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ

کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

56- بَابٌ: لَیْسَ فِیمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

1484- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ فِیمَا اَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِی اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِی اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: هَذَا تَفْسِیرُ الاَوَّلِ اِذَا قَالَ: لَیْسَ فِیمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَیُؤْخَذُ اَبَدًا فِی الْعِلْمِ بِمَا زَادَ اَهْلُ الثَّبَتِ اَوْ بَیَّنُوا

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں، اُونٹ پانچ سے کم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابوعبداللہ نے فرمایا یہ پہلے کی تفسیر ہے اور فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ واجب نہیں۔

57- بَابُ اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، وَهَلْ یُتْرَكُ الصَّبِیُّ فَیَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

کھجوریں اتارتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

1485- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الاَسَدِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتَی بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَیَجِیءُ هَذَا بِتَمْرِهِ، وَهَذَا

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کھجوریں اُتارنے کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کی جاتیں۔ کبھی کوئی پیش کرتا یہ اُس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اُس کی ہیں، حتیٰ کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن

1484- راجع الحدیث: 1459,1405

1485- انظر الحدیث: 3072,1491 صحیح مسلم: 3848

مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں سے کھیلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

58- بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ، أَوْ نَخْلَهُ، أَوْ أَرْضَهُ، أَوْ زَرْعَهُ، وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ العُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ، فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل فروخت کی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل فروخت کرے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ البَيْعَ بَعْدَ الصَّلاَحِ عَلَى أَحَدٍ، وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ"

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ پھل فروخت نہ کرو جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

1486- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَحِهَا قَالَ: حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا کار آمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے کار آمد ہونے کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب اس کا نقصان چلا جائے۔

1487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى

عبد اللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابو رباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو

1486- انظر الحدیث: 2249,2247,2199,2194,2183

1487- انظر الحدیث: 2381,2196,2189

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اُن کا کارآمد ہونا دکھائی دے جائے۔

1488 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ: حَتّٰى تَحْمَارَّ

قتیبہ، امام مالک، حُمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پک جائیں یعنی سُرخ ہو جائیں۔

59- بَابٌ: هَلْ يَشْتَرِي الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ؟

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟

وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ دینے والے کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

1489 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ، إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابنِ شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں خیرات کیا۔ پھر اُسے فروخت ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا قصد کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اِسی لیے حضرت ابنِ عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے صدقہ میں دے دیتے۔

1490 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

زید بن اسلم کے والدِ ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ایک شخص کو جہاد

1488- انظر الحدیث: 2208,2198,2197,2195 صحیح مسلم: 3955 سنن نسائی: 4539

1489- انظر الحدیث: 3002,2971,2775 سنن نسائی: 2616

1490- انظر الحدیث: 3003,2970,2636,2623 صحیح مسلم: 4142,4139 سنن نسائی: 2614 سنن ابن ماجہ: 2390

سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِي، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ العَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

کے لیے گھوڑا دیا تھا۔ اُس نے وہ بے کار کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا قصد کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

60- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

1491 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تھو تھو، تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

61- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا

1492 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ

عُبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اِس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ لوگ نے عرض کی کہ یہ تو مَری ہوئی ہے۔ فرمایا کہ اِس کو کھانا ہی

1491- راجع الحدیث: 1485، صحیح مسلم: 2472,2470

1492- انظر الحدیث: 5532,5531,2221، صحیح مسلم: 808,806,805,804، سنن ابو داؤد: 4121,4120، سنن نسائی: 4248,4247,4246,4245، سنن ابن ماجہ: 3610

بِهِلْدِهَا، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

حرام کیا گیا ہے۔

1493 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقُلْتُ: هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی کہ ولاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو میں نے عرض کی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

62- بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے

1494 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

علی بن عبداللہ، یزید زریع، خالد حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نُسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ تک پہنچ گئی ہے۔

1495 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

1493- راجع الحدیث: 456 سنن نسائی: 2613، 345-

1494- راجع الحدیث: 1446

1495- انظر الحدیث: 2577 صحیح مسلم: 2482 سنن ابو داؤد: 1655 سنن نسائی: 3769

سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

63-بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَتُرَدَّ فِي الفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

1496 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ، فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

64-بَابُ صَلاَةِ الإِمَامِ، وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

وَقَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة:103)

1497 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں

ابومعبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ اُنہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا، جلد تمہارے سامنے اہل کتاب قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو اُنہیں یہ گواہی دینے کی دعوت پیش کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اِس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے اعلیٰ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب اِن کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم اُنھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

1496- انظر الحدیث: 1395

1497- انظر الحدیث: 6359,6332,4166، صحیح مسلم: 2489، سنن ابو داؤد: 1590، سنن نسائی: 2458،

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلاَنٍ، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

مروی ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوتی تو نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والدِ ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آلِ ابو اوفی پر رحم فرما۔

65- بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ البَحْرِ

جو مال سمندر سے نکالا جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ العَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ البَحْرُ وَقَالَ الحَسَنُ فِي العَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ: الخُمُسُ فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي المَاءِ"

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے تو سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔

1498 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي البَحْرِ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً، فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَمَى بِهَا فِي البَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَإِذَا بِالخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَذَكَرَ الحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ المَالَ

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی جانب گیا لیکن کشتی نہ پائی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مِل گیا۔

66- بَابٌ: فِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

رکاز میں سے خمس دینا

وَقَالَ مَالِكٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ: " الرِّكَازُ: دِفْنُ الجَاهِلِيَّةِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الخُمُسُ وَلَيْسَ المَعْدِنُ بِرِكَازٍ " وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

امام مالک اور ابنِ ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، کم ہو یا زیادہ اُس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

سنن ابن ماجہ:1796

1498- انظر الحدیث:6261,2734,2430,2404,2291,2063

وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ: جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ، وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: " الْمَعْدِنُ رِكَازٌ، مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ: أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ: أَرْكَزْتَ، ثُمَّ نَاقَضَ، وَقَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ فَلاَ يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ"

کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دارالحرب میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اُس میں زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اس کا اعلان کیا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ أَرْكَزُ الْمَعْدِنَ کہا جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز لے جائی جائے یا بہت ہی زیادہ منافع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرکزت کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اِسے چھپانے میں کوئی حرج نہیں اور خمس نہ دے۔

1499 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابنِ شہاب، ابن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوپائے کے کچلے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

63- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) (التوبة:60) وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں (پارہ ۱۰، التوبۃ: ٦٠) اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا

1500 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ

1499- انظر الحدیث: 6913,6912,2355 صحیح مسلم: 4441 سنن نسائی: 2496

1500- انظر الحدیث: 925

أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ

حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لیتبہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

68- بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ

زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا

1501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا المَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا، وَأَبْوَالِهَا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ بِالحَرَّةِ يَعَضُّونَ الحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلاَبَةَ، وَحُمَيْدٌ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عُرینہ کے لوگوں کو مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اُونٹوں کے پاس چلے جائیں اور وہاں اُن کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آدمی روانہ کئے جو انہیں لے کر آئے۔ پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ اور ثابت اور حُمید نے حضرت انس سے۔

69- بَابُ وَسْمِ الإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا

1502 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ابراہیم بن مُنذِر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کی تحنیک کروانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی

1501- راجع الحديث:233

1502- صحيح مسلم:5523

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ

خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغ رہے تھے۔

70- بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا فرض ہونا

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ، وَعَطَاءٌ، وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً

ابو العالیہ، عطاء، ابنِ سیرین نے صدقہ فطر کو فرض میں داخل کیا ہے۔

1503 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فطرہ کی زکوٰۃ فرمائی کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور فرمایا کہ اسے لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

71- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے

1504 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

72- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں

1503- انظر الحدیث: 1504،1507،1509،1511،1512، سنن ابو داؤد: 1612، سنن نسائی: 2503

1504- راجع الحدیث: 1503، صحیح مسلم: 2275، سنن ابو داؤد: 2611، سنن ترمذی: 676، سنن نسائی: 2501،2502، سنن ابن ماجہ: 1826

1505 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صدقۂ فطر میں کھانے کے لئے ایک صاع جو دیا کرتے تھے۔

73- بَابٌ: صَدَقَةُ الفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے

1506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ العَامِرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔

فائدہ: فطرہ یا افطار سے ہے یا فطرۃ سے، چونکہ یہ ماہ رمضان گزر جانے اور عید کے دن افطار کرنے پر واجب ہوتا ہے اس لیے فطرہ کہا جاتا ہے یا بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی طرف سے باپ پر ادا کرنا واجب ہوجاتا ہے لہذا فطرہ ہے۔ اصطلاح شریعت میں عید کے دن جو مالدار پر رمضان کا صدقہ واجب ہوتا ہے وہ فطرہ ہے۔ احناف کے ہاں فطرہ واجب ہے، امام شافعی و احمد کے ہاں فرض، امام مالک کے ہاں سنت مؤکدہ، امام شافعی کے ہاں ہر اس امیر و غریب پر جو ایک دن کی روٹی پر قادر ہو فطرہ فرض ہے، امام مالک کے ہاں نصاب پر فطرہ سنت مؤکدہ ہے نصاب نامی یعنی بڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔ نصاب میں احناف کا مذہب بھی یہ ہے۔ فطرہ کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۴۳)

74- بَابُ صَدَقَةِ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں

1507 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

1505- صحیح مسلم: 2284,2280، سنن ابو داؤد: 618,616، سنن ترمذی: 673، سنن نسائی: 2517,2510، سنن ابن ماجہ: 1829

1506- راجع الحدیث: 1505

1507- راجع الحدیث: 1503، صحیح مسلم: 2278، سنن ابن ماجہ: 1825

اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم فرمایا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیئے جائیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اِس کی جگہ دو مُد گندم مقرر کر لی۔

75- بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ

ایک صاع کشمش

1508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ العَدَنِيَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ

عبداللہ بن مُنیر، یزید بن ابوحکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابورح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو مُدوں کے برابر ہے۔

76- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ العِيدِ

صدقہ فطر نمازِ عید سے قبل دینا

1509 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

1510 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

معاذ بن فُضالہ، ابوعمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت

1508- راجع الحدیث: 1505

1509- راجع الحدیث: 1503، صحیح مسلم: 2285، سنن ابو داؤد: 6610، سنن ترمذی: 677، سنن نسائی: 2520

1510- راجع الحدیث: 1506,1505

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالأَقِطُ وَالتَّمْرُ

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری غذا جَو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھی۔

77- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ

زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔

1511- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ، وَالأُنْثَى، وَالْحُرِّ، وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يُعْطِي التَّمْرَ ، فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ، فَأَعْطَى شَعِيرًا ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ، وَالْكَبِيرِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا، وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ

قال ابو عبداللہ بنی یعنی بنی نافع قال کانوا یعطون لیجمع لا للفقراء.

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر یا فرمایا کہ صدقہ رمضان ہر مرد اور عورت آزاد غلام پر فرض ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے نصف صاع گندم کو اِس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کی قلت میں مبتلا ہو گئے تو جَو دیئے اور حضرت ابنِ عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے حتیٰ کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابنِ عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو دن پہلے دے دیا کرتے تھے۔

امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

1511- راجع الحدیث: 1503، صحیح مسلم: 2277، سنن ابو داؤد: 1615، سنن ترمذی: 675، سنن نسائی: 2499

78- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

صدقۂ فطر ہر بچے بڑے پر ہے

1512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر بچے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

☆☆☆☆☆

1512- راجع الحديث:1503، سنن ابو داؤد:1613

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

25- كِتَابُ الحَجِّ

حج کا بیان

1- بَابُ وُجُوبِ الحَجِّ وَفَضْلِهِ

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت

وَقَوْلِ اللّٰهِ: (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ العَالَمِينَ) (آل عمران: 97)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (پارہ ۴، آل عمران: ۹۷)

1513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَشْعَمَ، فَجَعَلَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصْرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ انہیں دیکھنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔ میرے والدِ محترم بہت عمر رسیدہ ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

2- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ) (الحج: 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں

(فِجَاجًا) (الانبیاء: 31): الطُّرُقُ الوَاسِعَةُ

فِجَاجًا کشادہ راستے۔

1513- انظر الحديث: 6228,4399,1855,1854، صحيح مسلم: 3238، سنن ابو داؤد: 1809، سنن نسائی: 2640,2639,2634,2633

1514۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهِلُّ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً

احمد بن عیسیٰ، ابنِ وہب، یونس، ابنِ شہاب سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہوگئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہوجاتی۔

1515۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، اَخْبَرَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ، سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اِهْلَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ اَنَسٌ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ ﷺ کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہوجاتی۔ مروی کیا اِسے حضرت انس اور حضرت ابنِ عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

3۔ بَابُ الحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا

1516۔ وَقَالَ اَبَانُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الحَجِّ فَاِنَّهُ اَحَدُ الجِهَادَيْنِ

ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو اُن کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے انہیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔

1517۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: حَجَّ اَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ

محمد بن ابوبکر، یزید بن زریع، عُروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی موجود تھا۔

1514- راجع الحدیث: 166، صحیح مسلم: 2814، سنن نسائی: 2757

1516- راجع الحدیث: 294

1518 ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، اذْهَبْ بِأُخْتِكَ، فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کرلیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انہوں نے اُونٹنی پر انہیں پیچھے سوار کر کے عمرہ کروایا۔

4۔ بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کی فضیلت

1519 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ بُرائیوں سے پاک حج۔

1520 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لاَ، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

عبدالرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد بُرائیوں سے پاک حج ہے۔

1521 ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی

1518- راجع الحدیث:294

1519- راجع الحدیث:26

1520- انظر الحدیث:2876,2875,2784,1861، سنن نسائی:2627، سنن ابن ماجہ:2901

1521- انظر الحدیث:1820,1819، صحیح مسلم:3280

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

بیہودہ بات ہو اور نہ کوئی گناہ۔ وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

5-بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

1522 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ، وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ، فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الجُحْفَةَ

مالک بن اسماعیل، زُہیر، زید بن جُبیر سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں نصب تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

6-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے

1523 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ أَهْلُ اليَمَنِ يَحُجُّونَ وَلاَ يَتَزَوَّدُونَ، وَيَقُولُونَ: نَحْنُ المُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197) رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکّہ مکرمہ آئے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۹۷) روایت کیا اِسے ابن عُیَینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

7-بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالعُمْرَةِ

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ

1522- راجع الحدیث: 133

1523- سنن ابو داؤد: 1730

1524 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

ابنِ طاؤس نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے قرن المنازل اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری جگہ سے حج اور عمرہ کا قصد کر کے آئیں اور جو وہیں کا رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے حتیٰ کہ مکّہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

8- بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں

1525 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہلِ شام جُحفہ سے، اہلِ نجد قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

9- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّأْمِ

اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ

1526 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور اہلِ یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ اِن کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج

1524- انظر الحدیث: 1845,1530,1529,1526' صحیح مسلم: 9796' سنن نسائی: 2653

1525- راجع الحدیث: 133' صحیح مسلم: 2797' سنن ابو داؤد: 1737' سنن نسائی: 2650' سنن ابن ماجہ: 2914

1526- صحیح مسلم: 2795' سنن ابو داؤد: 1738' سنن نسائی: 2657

يَلَمْلَمَ، فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ، فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

اور عمرہ کے قصد سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں کے رہنے والے ہیں اور حج اور عمرہ کا قصد کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اِسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

10۔ بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

1527۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

علی، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔

1528۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ المَدِينَةِ ذُو الحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّأْمِ مَهْيَعَةُ - وَهِيَ الجُحْفَةُ - وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ: وَمُهَلُّ أَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمُ

احمد، ابن وہب، یونس، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مھیعہ ہے یعنی جحفہ اور اہلِ نجد کا قرن۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے جب کہ میں نے نہیں سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اہلِ یمن کا میقات یلملم ہے۔

11۔ بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ المَوَاقِيتِ

مواقیت کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

1529۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهُنَّ لَهُنَّ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہلِ نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کا قصد

1527- صحیح مسلم:2798'سنن نسائی:2654

1528- راجع الحدیث:133'صحیح مسلم:2799

1529- انظر الحدیث:1524'راجع الحدیث:1526

وَلِمَنْ اَتَی عَلَیْهِنَّ، مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ کَانَ یُرِیدُ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ کَانَ دُونَهُنَّ، فَمِنْ اَهْلِهِ حَتَّی اِنَّ اَهْلَ مَکَّةَ یُهِلُّونَ مِنْهَا

کر کے یہاں سے گزریں اور جو اِن میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے حتیٰ کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

12۔بَابُ مُهَلِّ اَهْلِ الیَمَنِ

اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

1530۔حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ المَدِینَةِ ذَا الحُلَیْفَةِ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ المَنَازِلِ، وَلِاَهْلِ الیَمَنِ یَلَمْلَمَ، هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ، وَلِکُلِّ آتٍ اَتَی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ کَانَ دُونَ ذٰلِكَ، فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَاَ، حَتَّی اَهْلُ مَکَّةَ مِنْ مَکَّةَ

عبداللہ بن طاؤس کے والدِ ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہلِ مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اِن کے لیے ہیں اور اُن دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے قصد سے یہاں سے گزریں گے اور جو اِن میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

13۔بَابٌ: ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ العِرَاقِ

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے

1531۔حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ المِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: یَا اَمِیرَ المُؤْمِنِینَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِیقِنَا، وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَیْنَا، قَالَ: فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِیقِکُمْ، فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگوں نے حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نے عرض کی: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے مشکل ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذاتِ عرق اُن کا میقات مقرر ہوا۔

14۔بَابٌ

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

1530- راجع الحدیث:1524

1532 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اُونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

15 - بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے نکلنا

1533 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجدِ شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

16 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے

1534 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ

حُمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے وادی عقیق کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

1532- راجع الحدیث: 484' صحیح مسلم: 3269' سنن ابوداؤد: 2044' سنن نسائی: 2660

1534- انظر الحدیث: 7343,2337

وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

1535 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ " رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ " وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اُسی جگہ اُونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصداً بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اُترنے کی جگہ تھی اور یہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ اُن کے اور راستے کے بیچ میں ہے۔

17 ۔ بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

1536 ۔ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، قَالَ: " فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صفوان بن یعلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو مجھے دکھانا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے تو ایک نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ! اُس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو! نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا، پھر وحی آ گئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خرّاٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی

1535- راجع الحدیث: 483، صحیح مسلم: 3273,3272، سنن نسائی: 2659

1536- انظر الحدیث: 4985,4329,1847,1789، صحیح مسلم: 2794,2790، سنن ابو داؤد: 1822,1819، سنن ترمذی: 836، سنن نسائی: 2709,2708,2667

وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص کو لایا گیا تو فرمایا: خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جُبّہ اپنے جسم سے اُتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہے جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

18-بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ، وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ، وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ، وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ " وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَأْسًا لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، زیتون کا تیل اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کرسکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالتِ احرام میں طواف کیا اور اُن کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ پاجامہ پہننے میں مضائقہ نہ سمجھتیں۔

1537 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ:

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر زیتون کا تیل لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اِس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اِن کے قول کا کیا کروگے۔

1538 - حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

جب کہ اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے۔

1537- صحیح مسلم:1538، سنن نسائی:2695,2694,2693

1538- راجع الحدیث:271

1539 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

19 - بَابُ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

1540 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے سُنا کہ رسول اللہ تلبیہ کر کے (بالوں کو جما کر) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

20 - بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجدِ ذوالحلیفہ کے قریب تلبیہ کہنا

1541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يَقُولُ: مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے۔ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لبیک کہنا مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب سے شروع کیا۔

21 - بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

احرام والا کیا کپڑے پہنے؟

1539- انظر الحدیث: 5930,5928,5922,1754' صحیح مسلم: 2818' سنن ابوداؤد: 1745' سنن نسائی: 2684

1540- صحیح مسلم: 2806' سنن ابوداؤد: 1747' سنن نسائی: 2746,2682' سنن ابن ماجہ: 3047

1541- صحیح مسلم: 2808,2804' سنن ابوداؤد: 1771' سنن ترمذی: 818' سنن نسائی: 2756

1542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیض عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن اُنہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرلے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

22- بَابُ الرُّكُوبِ وَالِارْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

1543و1544 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، قَالَ: فَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، اِن کے والد ماجد، یونس ایلی، زُہری عُبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اُسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ اُن دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

23- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیسے کپڑے پہن سکتا ہے؟

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا " الثِّيَابَ

حضرت عائشہ نے حالتِ احرام میں رنگا ہوا کپڑا

1542- راجع الحدیث: 134، صحیح مسلم: 2783، سنن ابو داؤد: 1824، سنن نسائی: 2673,2668، سنن ابن ماجہ: 2932,2929

1543,154- انظر الحدیث: 1687,1685,1670,1686

الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، وَقَالَتْ: لاَ تَلَثَّمُ وَلاَ تَتَبَرْقَعُ، وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلاَ زَعْفَرَانٍ " وَقَالَ جَابِرٌ: لاَ أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ، وَالثَّوْبِ الأَسْوَدِ، وَالْمُوَرَّدِ، وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ" وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ

1545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ، وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزْرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ

پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں سمجھتا حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے حرج نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

کُریب سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھا کر کے، تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہوگئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا اور یہ جب کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکّہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اِس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکّہ مکرمہ میں حجون کے پاس اُترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اُس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اُس کی

1545- انظر الحدیث: 1731,1625

بیوی ہو تو وہ اُس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

24- بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1546 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابنِ جُریج، ابن المنکدِر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات بسر فرمائی اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

1547 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ - بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ "

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

25- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

لبیک کہتے وقت آواز بلند کرنا

1548 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں

1546- راجع الحدیث:1089

1547- راجع الحدیث:1089، صحیح مسلم:1579، سنن ابو داؤد:2793,1796، سنن نسائی:476

1548- راجع الحدیث:1547,1079

وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا

پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سُنا۔

26-بَابُ التَّلْبِيَةِ

لبیّک کہنا

1549 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

1550 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ " تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَقَالَ شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ تلبیہ کس طرح کہا کرتے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابومعاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خثیمہ، ابوعطیہ نے اِسے حضرت عائشہ سے سُنا۔

27-بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، قَبْلَ الإِهْلاَلِ، عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنا

1551 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں

1549- راجع الحدیث: 1540، صحیح مسلم: 2803، سنن ابو داؤد: 1812، سنن نسائی: 2748

1551- راجع الحدیث: 1547,1089

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى البَيْدَاءِ، حَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ، فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالحَجِّ، قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هَذَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ

دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب مکہ پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب ایک شخص نے حضرت انس سے مروی کی ہے۔

28- بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

جو اُس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے

1552 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

ابوعاصم، جُریج، صالح بن کیسان، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

29- بَابُ الإِهْلاَلِ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ

قبلہ رخ ہو کر تلبیہ پڑھنے کا باب

1553 - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ، فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ قَائِمًا، ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِذَا صَلَّى الغَدَاةَ اغْتَسَلَ، وَزَعَمَ

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اُس پر سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رُو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے حتیٰ کہ حرم میں پہنچ جاتے۔ پھر رُک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل فرماتے۔ اُن کا

1552- راجع الحديث: 166، صحیح مسلم: 2813، سنن نسائی: 2758

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ. تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ فِي الغَسْلِ

گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اِس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے متعلق میں۔

1554 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِذَا أَرَادَ الخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَبُ، وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، فُلیح، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکّہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا قصد کرتے تو تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہوجاتی تو کھڑے ہوکر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کرتے ہوئے، دیکھا ہے۔

30-بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الوَادِي

وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا

1555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذْ انْحَدَرَ فِي الوَادِي يُلَبِّي

مجاہد سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سُنا لیکن آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب وہ وادی میں اُترتے ہیں تو تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

31-بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں

أَهَلَّ: تَكَلَّمَ بِهِ، وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الهِلاَلَ، كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ، وَاسْتَهَلَّ المَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ، (وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ) (المائدۃ:3) وَهُوَ مِنَ اسْتِهْلاَلِ الصَّبِيِّ

اَهَلَّ گفتگو کرنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، اَهْلَلْنَا اور اَلْهِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یہ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ سے ماخوذ ہے۔

1554- راجع الحدیث:1553، صحیح مسلم:3034، سنن ابو داؤد:1865

1555- انظر الحدیث:5913,3355

1556 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے۔ پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرّمہ پہنچی تو حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی تو فرمایا: اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

32-بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں نبی کریم ﷺ کی طرح احرام باندھا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

1557 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1556- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2902، سنن ابو داؤد: 1781، سنن نسائی: 2763,242

1557- انظر الحدیث: 7367,7230,4352,2506,1785,1651,1570,1568، سنن نسائی: 2743

جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ، وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ

کریم ﷺ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا۔ محمد بن بکر نے ابن جُریج سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

1558۔ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الخَلَّالُ الهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الأَصْفَرَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اليَمَنِ، فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبدالصمد، سُلیم بن حیّان، مروان الاصفر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

1559 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِاليَمَنِ، فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قُلْتُ: أَهْلَلْتُ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لاَ، فَأَمَرَنِي، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ أَمَرَنِي، فَأَحْلَلْتُ، فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي، فَمَشَطَتْنِي - أَوْ غَسَلَتْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ جس چیز کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا میں اپنی قوم کی ایک

1558- صحیح مسلم: 3017,3016 سنن ترمذی: 956

1559- انظر الحدیث: 4397,4346,1795,1724,1565 صحیح مسلم: 2951,2950,2949,2948، سنن نسائی: 2741,2737

رَأْسِي - فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، قَالَ اللَّهُ: (وَأَتِمُّوا الحَجَّ وَالعُمْرَةَ لِلَّهِ) (البقرة: 196) وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الهَدْيَ.

عورت کے پاس آیا تو اُس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کو لیں تو ہدی نحر کرنے تک آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔

33- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (الحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ، فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الحَجَّ فَلاَ رَفَثَ، وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الحَجِّ) (البقرة: 197)

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے

وَقَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ، قُلْ: هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالحَجِّ) (البقرة: 189)

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَشْهُرُ الحَجِّ: شَوَّالٌ، وَذُو القَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الحَجَّةِ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " مِنَ السُّنَّةِ: أَنْ لاَ يُحْرِمَ بِالحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الحَجِّ " وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ

تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

1560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ، وَلَيَالِي الحَجِّ، وَحُرُمِ الحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الهَدْيُ فَلاَ. قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم مقامِ سرف پر اُترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اِسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ نہ آپ کے اصحاب میں سے کچھ نے کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

1560- راجع الحديث: 294

فَالْآخِذُ بِهَا، وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضِيرُكِ، إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى، فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ، حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هَا هُنَا، فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتْ: فَخَرَجْنَا، حَتَّى إِذَا فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرَ، فَقَالَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ "ضَيْرٌ: مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا، وَيُقَالُ: ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا، وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا"

اصحاب میں سے کچھ لوگ طاقت رکھتے تھے اور اُن کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا: اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض کی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سُنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوا؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو اُن کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں عطا کردے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہوگئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصّب میں قیام فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اُترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بُلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضرِ خدمت ہوگئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہوگئے؟ عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی جانب رخ کر کے چل پڑے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا یَضِيْرُ یہ ضَارَ يَضِيْرُ ضَيْرًا سے ہے۔

34۔ بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

حج میں تمتّع، قِران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا

1561 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ، قَالَ: وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ، قَالَ: عَقْرَى حَلْقَى، أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: لاَ بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور یہی خیال تھا کہ یہ حج ہے جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کرلیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور فقط حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکّہ مکرمہ میں پہنچے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا: میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکنے کی جگہ بنوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈانے والی! کیا قربانی کے دن تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مجھے ملے جب کہ آپ مکّہ مکرمہ کی بلندی پر چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

1562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم

1561- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2921، سنن ابو داؤد: 1783، سنن نسائی: 2802

1562- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2909، سنن ابو داؤد: 1780,1779، سنن نسائی: 2715، سنن ابن ماجہ: 2965

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

میں سے کچھ نے عمرہ کا، کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

1563 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ المُتْعَةِ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا، لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھا لیا اور عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی فردِ واحد کے کہنے پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو کیسے چھوڑ دوں۔

1564 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ العُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَا الدَّبَرْ، وَعَفَا الأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الحِلِّ؟ قَالَ: حِلٌّ كُلُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بُرے ترین کاموں میں شامل سمجھتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اُونٹ کی پیٹھ کا زخم مندمل جائے اور داغ ختم ہو جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض کی: یارسول اللہ کس طرح حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

1563- انظر الحدیث: 1569، صحیح مسلم: 2914، سنن نسائی: 2723,2722,2721

1564- راجع الحدیث: 1085، صحیح مسلم: 2999، سنن نسائی: 2812

1565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالحِلِّ

محمد بن مثنیٰ، غُندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

1566 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی کرلوں۔

1567 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ، فَنَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي، فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ

ابوحمزہ نصر بن عمران ضبعی سے مروی ہے کہ میں نے تمتع کا قصد کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کردوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا: یہ کس لیے؟ فرمایا اس لئے کہ تم نے جو خواب دیکھا۔

1565- راجع الحدیث:1559

1566- انظر الحدیث:5916,4398,1725,1697' صحیح مسلم:2978,2975,2974' سنن ابوداؤد:1806' سنن نسائی:2781,2780

1567- انظر الحدیث:1688' صحیح مسلم:1567

1568 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: تَصِيرُ الآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ البُدْنَ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ البَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَلاَلًا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً، فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً، وَقَدْ سَمَّيْنَا الحَجَّ؟ فَقَالَ: افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَوْلاَ أَنِّي سُقْتُ الهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لاَ يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا

ابوشہاب سے مروی ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین دن پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہلِ مکّہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکّی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم معلوم کرنے عطاء کے پاس حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے اور حجِ مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہو جانا۔ حتیٰ کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اُس کا تمتع کرلو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا قصد کیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہٰذا یہی کرو۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابنِ شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

1569 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ، فِي المُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

قُتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مُرہ، سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عسفان کے مقام پر تمتع کے بارے اختلافِ رائے ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ ایسے کام سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رہنے دیجیے۔

1568- راجع الحدیث:1557، صحیح مسلم:2937

1569- راجع الحدیث:1563، صحیح مسلم:2954، سنن نسائی:2954، سنن ابن ماجہ:2732

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

35۔بَابُ مَنْ لَبّٰى بِالحَجِّ وَسَمَّاهُ

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

1570۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِالحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو ہم نے اُسے عمرہ بنالیا۔

36۔بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں تمتع کرنا

1571۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ القُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

مُطرِّف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کہ ایک شخص نے اپنے رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

37۔بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرة:196)

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو

1572۔ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ البَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ البَرَّاءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الحَجِّ، فَقَالَ: أَهَلَّ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مہاجرین و انصار اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم

1570- راجع الحدیث:1557، صحیح مسلم:2940

1571- انظر الحدیث:4518، صحیح مسلم:2968

الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ، وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا إِهْلاَلَكُمْ بِالحَجِّ عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَقَالَ: مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ، فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالحَجِّ، فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ المَنَاسِكِ، جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الهَدْيُ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ) (البقرة: 196): إِلَى أَمْصَارِكُمْ، الشَّاةُ تَجْزِي، فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ، بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ، وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرة: 196) وَأَشْهُرُ الحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: شَوَّالٌ وَذُو القَعْدَةِ وَذُو الحَجَّةِ، فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هَذِهِ الأَشْهُرِ، فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ " وَالرَّفَثُ: الجِمَاعُ، وَالفُسُوقُ: المَعَاصِي، وَالجِدَالُ: المِرَاءُ"

نے بھی۔ جب ہم مکّہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنالو مگر جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ (پارہ ۲، البقرة: ۱۹۶) بکری کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں جمع کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکّہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرفث جماع، گناہ، جھگڑا۔

38۔ بَابُ الِاغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

مکّہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

1573۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الحَرَمِ أَمْسَكَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنا چھوڑ دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات بسر کرتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر

1573- راجع الحديث:1553

عَنِ التَّلْبِيَةِ، ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طِوًى، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ، وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

39- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

مکّہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طِوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

1574 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

40- بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

مکّہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو

1575 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ العُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکّہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا کی جانب سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی طرف سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

41- بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

مکّہ مکرمہ کی کس جانب سے نکلے؟

1576 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ العُلْيَا

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکّہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ

1574- راجع الحدیث: 3033,1553

1575- انظر الحدیث: 1576، سنن ابو داؤد: 1866

1576- راجع الحدیث: 1575، صحیح مسلم: 3030، سنن ابو داؤد: 1866، سنن نسائی: 2865

الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ يُقَالُ هُوَ مُسَدَّدٌ كَاسْمِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ مُسَدَّدًا أَتَيْتُهُ فِي بَيْتِهِ، فَحَدَّثْتُهُ لَاسْتَحَقَّ ذَلِكَ، وَمَا أُبَالِي كُتُبِي كَانَتْ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ

سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مسدد اسم بامسمّٰی تھے (یعنی مسدد کے معنی عربی زبان میں مضبوط اور درست کے ہیں تو حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے) اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قطان سے سنا، وہ کہتے تھے: اگر میں مسدد کے گھر جا کر ان کو حدیث سنایا کرتا تو وہ اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ گویا یحییٰ قطان نے مسدد کی بے حد تعریف کی۔

1577 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

حُمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عُیینہ، ہشام بن عُروہ ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکّہ مکرّمہ تشریف لائے تو اونچے حصّے کی جانب سے اُس میں داخل ہوئے اور نیچے حصّے کی جانب سے باہر تشریف لے گئے۔

1578 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَخَرَجَ مِنْ كُدًا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

محمود، ابواُسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی سے مکّہ مکرّمہ کے بالائی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔

1579 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی جانب یعنی مکّہ مکرّمہ کی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ

1577- اطراف الحدیث: 1578,1579,1580,1581,4290,4291 'سنن ابو داؤد: 1869 'سنن ترمذی: 853

1578- راجع الحدیث: 1577 'صحیح مسلم: 3032 'سنن ابو داؤد: 1868

1579- راجع الحدیث: 1577

هِشَامٌ: وَكَانَ عُرْوَةُ: يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ، وَكُدًا، وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

حضرت عُروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک ہوتا۔

1580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ: اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء سے یعنی مکّہ مکرّمہ کے بلندی والے حصّے سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ اکثر کُدی کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔

1581 - حَدَّثَنَا مُوسٰى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ: يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: كَدَاءٌ وَكُدًا مَوْضِعَانِ

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کدی کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کدی دو جگہیں ہیں۔

42- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

مکّہ مکرّمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: (وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذابِ دوزخ

1580- راجع الحدیث:1577

1581- راجع الحدیث:1577

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) (البقرة: 126)

کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (پارہ ۲، البقرة: ۱۲۵۔۱۲۸)

1582 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابنِ جُریج، عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لیں۔ آپ بے ہوش ہوکر زمین پر آ ئے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

1583 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَوْلَا

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں سے کم کردیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اِسے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر نہیں بنایا

1582- راجع الحدیث: 364، صحیح مسلم: 769

1583- راجع الحدیث: 126، صحیح مسلم: 3230,3229، سنن نسائی: 2900

حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

جاسکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر چھوڑے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ہی بات سُنی میرے خیال میں اِسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اُن دونوں رُکنوں کو بوسہ دینا ترک فرما دیا تھا جو حجرِ اسود کے قریب ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

1584۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكِ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیت اللہ کی دیوار کے بارے میں پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے عرض کی کہ پھر اِسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس رقم کم تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ دروازے کو کیوں بلند کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑی مدت نہ ہوئی ہوتی اور مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ اُن کے دِل قبول نہ کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے مِلا دیا جاتا۔

1585۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑی مدت نہ گزری ہوتی تو میں بیت اللہ کو منہدم کر کے اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اِس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو

1584- راجع الحدیث:126' صحیح مسلم:3236' سنن ابن ماجہ:2955

1585- راجع الحدیث:126' صحیح مسلم:3227' سنن نسائی:2901

لَهُ خَلْفًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا

معاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

1586- حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ . فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى هَدْمِهِ، قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ، وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً، كَأَسْنِمَةِ الإِبِلِ، قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيكَهُ الآنَ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ الحِجْرَ، فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ، فَقَالَ: هَا هُنَا، قَالَ جَرِيرٌ: فَحَزَرْتُ مِنَ الحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا زمانہ نہ گزرا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو مسمار کر کے اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا گیا تھا۔ اور اِس کو زمین کے برابر رکھتا اور اِس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اِسے مسمار پر اکسایا گیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ منہدم کر کے بنا رہے تھے اور حجرِ اسود تک کی جگہ شامل کر لی تھی۔ میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اُونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا: اُس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر کے قریب گیا تو انہوں نے ایک جگہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں میں نے حجر سے پیائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

43- بَابُ فَضْلِ الحَرَمِ

حرم کی فضیلت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ البَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ المُسْلِمِينَ} (النمل: 91) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ

کلام الٰہی میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں (پارہ ۲۰، النمل: ۹۱) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: کیا ہم نے

1586- راجع الحديث: 126، سنن نسائی: 2903

يَعْلَمُونَ) (القصص: 57)

انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں (پارہ ۲۰، القصص: ۵۷)

1587 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

44- بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ، وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ النَّاسَ فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً

مکّہ مکرّمہ کے گھروں کی میراث اور خرید وفروخت نیز خاص طور پر مسجدِ حرام میں سب لوگ برابر ہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالمَسْجِدِ الحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً العَاكِفُ فِيهِ وَالبَادِ، وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ) (الحج: 25)، البَادِي الطَّارِي، (مَعْكُوفًا) (الفتح: 25): مَحْبُوسًا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۵) امام ابوعبداللہ نے فرمایا: **البادِي** سے مراد ہے باہر سے آنے والا **معکوفاً** یعنی محبوس، رُکا ہوا۔

1588 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ

عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مکّہ مکرمہ میں اپنے دولتِ اقدس میں کہاں اُتریں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے؟

1587- راجع الحديث: 1349

فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؛ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) (الانفال:72) الآيَةَ

ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہ ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان میں تاویل کرتے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی اُن میں سے بعض بعض کے ولی ہیں۔ (۸:۷۲)

45-بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کا مکّہ مکرّمہ میں نزولِ اجلال

1589 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: مَنْزِلُنَا غَدًا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ مکّہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

1590 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ بِمِنًى: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَصَّبَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے دوسرے دن آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں، اُسی محصب میں۔ بات یوں تھی کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی

1589- انظر الحدیث: 7479,4285,4284,3882,1590

1590- راجع الحدیث: 1589 صحیح مسلم: 3162 سنن ابو داؤد: 2011

وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَ كِنَانَةَ، تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ: اَنْ لاَّ يُنَاكِحُوهُمْ وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ، حَتّٰى يُسْلِمُوا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سَلاَمَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ، عَنِ الاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالاَ: بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ

مطلّب کے خلاف حلف اُٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی بیاں کریں اور نہ خرید وفروخت۔ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو اُن کے سُپرد کردیں۔ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

46۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

(وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الاَصْنَامَ، رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي، وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْهِمْ) (ابراهيم: 36) الاٰيَةَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اِس شہر کو امان والا کردے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں (پارہ ۱۳، ابراھیم: ۳۵۔۳۷)

47۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

(جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلاَئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والے مہینے اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو یہ اس لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (پارہ ۷، المائدہ: ۹۷)

1591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

علی بن عبداللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بگاڑے گا۔

1592 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، محمد بن ابوحفصہ، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اُس دن کعبہ کو غلاف چڑھایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اِس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

1593 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ . تَابَعَهُ أَبَانُ، وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ يُحَجَّ الْبَيْتُ ، وَالأَوَّلُ أَكْثَرُ، سَمِعَ قَتَادَةُ، عَبْدَ اللّٰهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، أَبَا سَعِيدٍ

احمد بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبداللہ بن ابوعتبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج وماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔ متابعت کی اِس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے۔ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے مروی کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بیت اللہ کا حج رک جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ سعید کے باپ ہیں۔

48- بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو غلاف پہنانا

1591- انظر الحدیث:1596، صحیح مسلم:7234، سنن نسائی:2904

1592- انظر الحدیث:4504,4502,3831,2002,2001,1893

1594 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ، ح وحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الكُرْسِيِّ فِي الكَعْبَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هَذَا المَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ. قُلْتُ: إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلاَ، قَالَ: هُمَا المَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی جانب آیا۔ قبیصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے مروی ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا: میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے تقسیم کر دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے دونوں پہلے والے صاحبوں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

49- بَابُ هَدْمِ الكَعْبَةِ

کعبہ کو ڈھانا

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ

حضرت عائشہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

1595 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الأَخْنَسِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ، يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عُبید اللہ بن اخنس، ابنِ ابومُلیکہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گویا میں اُس کالے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو نکال پھینکے گا۔

1596 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَرِّبُ الكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الحَبَشَةِ

یحییٰ بن بُکیر، لیث، یونس، ابنِ شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

1594- انظر الحدیث: 7275، سنن ابوداؤد: 2031، سنن ابن ماجہ: 3116

1596- راجع الحدیث: 1591، صحیح مسلم: 7235

50-بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجرِ اسود کے بارے میں

1597 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

عابس بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا: مجھے خوب معلوم ہے کہ تو پتھر ہے جو نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

51-بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ، وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے

1598 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کرلیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اِس میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

52-بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1599 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ، مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی جانب چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی جانب پشت کر کے چلتے رہتے حتیٰ کہ ان کے اور سامنے

1597- انظر الحدیث: 1610,1605' صحیح مسلم: 3059' سنن ابو داؤد: 1873' سنن ترمذی: 860' سنن نسائی: 2937

1598- راجع الحدیث: 397

1599- راجع الحدیث: 506

الظَّهْرِ، يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ، فَيُصَلِّي، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اُس جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے حرج نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے۔

53- بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ

حضرت ابنِ عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ ہوتے۔

1600- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ لَا

اسماعیل بن ابو خالد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو طواف فرمایا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اُس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

54- بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

1601- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر جانے سے انکار فرمایا کیونکہ اُس میں بُت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں باہر نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بُت بھی باہر نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ انہیں تباہ کرے، خدا کی قسم انھیں خوب معلوم ہے کہ اُن دونوں نے ہرگز

1600- انظر الحديث: 4255,4188,1791 سنن ابو داؤد: 1902 سنن ابن ماجه: 2990

1601- سنن ابو داؤد: 2027

فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اُس میں نماز نہ پڑھی۔

55۔ بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

رمل کا آغاز کیسے ہوا؟

1602۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ الثَّلاَثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے ضعیف کردیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی نے نہ روکا کہ وہ تمام پھیروں میں ہی دوڑ کر چلیں مگر اُن کی آسانی کے خیال نے۔

56۔ بَابُ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ، وَيَرْمُلُ ثَلاَثًا

جب مکّہ مکرّمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین بار رمل کرے

1603۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ "إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ: يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ"

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکّہ مکرّمہ میں تشریف لائے تو طواف کے پہلے پھیرے میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین پھیروں میں آپ دوڑے۔

57۔ بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

1604۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ

1602- انظر الحدیث: 4256' صحیح مسلم: 3048' سنن ابو داؤد: 1886' سنن نسائی: 2945

1603- انظر الحدیث: 1644,1617,16161,1604' صحیح مسلم: 3039' سنن نسائی: 2942

1604- انظر الحدیث: 1603' سنن نسائی: 2943

بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الحَجِّ وَالعُمْرَةِ "، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلے حج اور عمرہ میں۔ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

1605 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَا وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ ، فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ المُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ

زید بن اسلم کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود سے کہا: خدا کی قسم، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا: ہمارا رمل سے کیا تعلق؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہمیں اسے چھوڑنا پسند نہیں۔

1606 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا . قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلاَمِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دشواری اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا نہیں چھوڑا کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا حضرت ابنِ عمر دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے؟ فرمایا کہ معمول کے مطابق چلتے تاکہ سہولت سے بوسہ دے سکیں۔

58- بَابُ اسْتِلاَمِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

لکڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ دینا

1605- راجع الحدیث: 1597، صحیح مسلم: 3056

1606- انظر الحدیث: 1611، صحیح مسلم: 3053، سنن نسائی: 2952

1607 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ، تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اُونٹ پر سوار ہوکر طواف فرمایا اور حجرِ اسود کو لکڑی کے ذریعے بوسہ دیا۔ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

59- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ اليَمَانِيَيْنِ

جس نے دونوں رکن یمانی کے علاوہ استلام نہیں کیا

1608 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ البَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لاَ يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ البَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

محمد بن بکر، ابن جُریج، عمرو بن دینار، ابو الشعثا نے کہا: کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے خود کو روکے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: تم تو بوسہ نہیں دیتے مگر اِن دونوں رُکنوں کو انہوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

1609 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ البَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ اليَمَانِيَيْنِ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے کسی رُکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رُکنوں کو۔

60- بَابُ تَقْبِيلِ الحَجَرِ

حجرِ اسود کو بوسہ دینا

1610 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم

1607- اطراف الحدیث: 5293,1632,1613,1612، صحیح مسلم: 3062، سنن ابو داؤد: 1877، سنن نسائی: 2954,712، سنن ابن ماجہ: 2948

1609- راجع الحدیث: 166، صحیح مسلم: 3050، سنن ابو داؤد: 1874، سنن نسائی: 2949

1610- راجع الحدیث: 1605,1597

بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

1611 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ، قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ

زُبیر بن عربی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں، فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔

61- بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

جو حجرِ اسود کی جانب اشارہ کرے جب کہ اُس کے نزدیک آئے

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ پر بیت اللہ کا طواف فرمایا اور جب حجرِ اسود کے نزدیک آتے تو ایک چیز کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

62- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

حجرِ اسود کے نزدیک تکبیر کہنا

1613 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر

1611- سنن ترمذی: 861، سنن نسائی: 2946

1612- راجع الحدیث: 1607، سنن ترمذی: 865، سنن نسائی: 2955

1613- راجع الحدیث: 1612,1607

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ

سوار ہو کر فرمایا۔ جب بھی حجرِ اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز کے ذریعے اشارہ کردیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

63-بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف جائے

1614و1615- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ - حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مِثْلَهُ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ، ثُمَّ رَأَيْتُ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي: أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ، وَأُخْتُهَا، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو پہلے وضو سے آغاز کیا، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اِسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے آغاز کیا گیا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ یوں ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے، اُن کی بہن نے، حضرت زُبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بعد احرام کھول دیئے۔

1616- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا

ابراہیم بن مُنذر، ابوضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

1614,1615- انظر الحدیث: 1796,1642,1641 صحیح مسلم: 2991

1616- راجع الحدیث: 1603 صحیح مسلم: 3038 سنن ابو داؤد: 893 سنن نسائی: 2941

وَالمَرْوَةِ

1617 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الأَوَّلَ، يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ، وَيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ المَسِيلِ، إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

64- بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا

1618 - وقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ، قَالَ: كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ؟ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: أَبَعْدَ الحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي، لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ، لاَ تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكِ، وَأَبَتْ، يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ، فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ البَيْتَ، قُمْنَ حَتَّى يَدْخُلْنَ، وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ: وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ، لَهَا غِشَاءٌ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا

عمرو بن علی، ابو عاصم ابن جُریج، عطاء سے مروی ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیوں منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم، میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مردان میں کس طرح مِل ہوجاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ مرد اُن میں نہیں ملتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک جانب رہ کر طواف کرتیں اور اُن نہ ملتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے اُم المؤمنین! چلیے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کردیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں تا کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عُبید بن عُمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں قیام فرما تھیں۔ عرض کی کہ اُن کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قبے میں تھیں، جس پر پردہ تنا ہوا تھا جب کہ اُن کے

1617- راجع الحدیث:1603

اور قبے کے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

1619 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: "وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ"

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا کہا۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کرلینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

65- بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران کلام کرنا

1620 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ - أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ - فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑلو۔

66- بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

جب کوئی طواف کے دورانِ تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے

1621 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

ابوعاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس،

1619- راجع الحدیث:464

1620- انظر الحدیث:6703,6702,1621 سنن ابوداؤد:3302 سنن نسائی:3820,3819

1621- راجع الحدیث:1620

سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ - أَوْ غَيْرِهِ - فَقَطَعَهُ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

67۔ بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

برہنہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے

1622۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حُمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ کیا کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

68۔ بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

طواف میں وقفہ کرنا

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عطاء نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے موقوف ہوا۔ حضرت ابنِ عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

69۔ بَابٌ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ

نبی کریم ﷺ نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن

1622- راجع الحديث: 369

أُمَيَّةَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ: تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

اُمیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں: فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

1623 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي العُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ؟ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ المَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ وَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ).

عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

1624 - قَالَ: وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لاَ يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

70 - بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الكَعْبَةَ، وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الأَوَّلِ

جو کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو

1625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، فَطَافَ

محمد بن ابوبکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے

1623- راجع الحدیث:395

1624- راجع الحدیث:395

1625- راجع الحدیث:1545

وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا، حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

بعد کعبہ کے قریب نہ گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے۔

71- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ المَسْجِدِ

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں

وَصَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَارِجًا مِنَ الحَرَمِ

اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

1626 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الغَسَّانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَأَرَادَ الخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتْ صَلاَةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ . فَفَعَلَتْ ذَلِكَ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ

عُروہ نے زینب سے مروی کی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ عُروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور کوچ کا قصد تھا اور حضرت اُمِ سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: جب نمازِ فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اُونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

72- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ المَقَامِ

جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے

1627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ المَقَامِ

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے ساتھ طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں

1626- راجع الحديث:464

1627- راجع الحديث:395

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب:21)

پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی جانب تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

73-بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالعَصْرِ

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طویٰ میں پڑھیں۔

1628 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى المُذَكِّرِ، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَعَدُوا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلاَةُ، قَامُوا يُصَلُّونَ

عُروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

1629 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

ابراہیم بن مُنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

1630 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

1629- راجع الحديث:582

1631 - قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، - وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زُبیر کو عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی اُن کے حجرے میں تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

74- بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

مریض سوار ہو کر طواف کرے

1632 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجرِ اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز سے اشارہ فرما دیتے جو دستِ اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

1633 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اپنی بیماری کی عرض کی تو فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ایک حصے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے۔ (نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے۔)

75- بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

حاجیوں کو پانی پلانا

1634 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابوضمرہ، عُبید اللہ، نافع

1631- راجع الحدیث:1630,590

1632- راجع الحدیث:1612,1607

1633- راجع الحدیث:464

1634- انظر الحدیث:1745,1744,1743

حَدَّثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَاَذِنَ لَهُ

سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو اُنہیں اجازت دے دی گئی۔

1635 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ اِلَى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: اسْقِنِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ اَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: اسْقِنِي . فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوا فَاِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ، حَتَّى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي: عَاتِقَهُ، وَاَشَارَ اِلَى عَاتِقِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اُن کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا: مجھے پلاؤ، پس اُس میں سے نوش فرمایا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی رہے تھے اور پلا رہے تھے فرمایا کہ کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کررہے ہو۔ اگر تمہارے غالب پانے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اِس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

76۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

زمزم کا بیان

1636 - وَقَالَ عَبْدَانُ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُرِجَ سَقْفِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا، فَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،

عبداللہ، عبداللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی پس جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ واپس سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔

1636- راجع الحدیث:349,163

قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؛ قَالَ: جِبْرِيلُ"

پس جبرئیل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا: کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبرئیل۔

1637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو آبِ زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اُس دن آپ اُونٹ پر تھے۔

77- بَابُ طَوَافِ القَارِنِ

قِران کرنے والے کا طواف

1638 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالحَجِّ وَالعُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا. فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا، أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ. فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالعُمْرَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکّہ مکرّمہ پہنچی تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی جانب بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے واپسی پر دوسری بار طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انہوں نے صرف ایک بار طواف کیا۔

1639 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے

1637- انظر الحدیث: 5617 صحیح مسلم: 5249,5248 سنن نسائی: 2965,2964 سنن ابن ماجہ: 3422

1638- راجع الحدیث: 1556,294

1639- انظر الحدیث: 4185,4184,4183,1813,1812,1810,1808,1807,1806,1729, 1708,1693,1640

اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَكُونَ العَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ البَيْتِ، فَلَوْ أَقَمْتَ، فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} ثُمَّ قَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اِس سال لوگوں میں جنگ کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے۔ لہٰذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ ہوں گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکّہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف فرمایا۔

1640 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الحَجَّ عَامَ نَزَلَ الحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} إِذًا "أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ البَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي، وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ، حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ" وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حجاج حضرت ابن زُبیر کے خلاف معرکہ آراء تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں خوف ہے آپ روکے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کرلیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے قریب پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے۔ اور قُدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے، حتیٰ کہ یوم النحر آ گیا تو قربانی کی اور سر مُنڈایا اور یہی جانا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا

1640- صحیح مسلم:2982، سنن [illegible]:2745

78۔بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

1641 ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ القُرَشِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ حِينَ قَدِمَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَاَيْتُهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَاَيْتُ المُهَاجِرِينَ وَالاَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً، وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلاَ يَسْاَلُونَهُ، وَلاَ اَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى، مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا اَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لاَ يَحِلُّونَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ، لاَ تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ البَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ، ثُمَّ اِنَّهُمَا لاَ تَحِلاَّنِ

طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

باوضو طواف کرنا

محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی نے عُروہ بن زُبیر سے پوچھا تو فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اولاً جس سے آپ نے آغاز فرمایا، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو اولاً جس سے آغاز فرمایا وہ طوافِ بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے یونہی کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ اولاً جس سے اُنہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت زُبیر بن العوام کے ساتھ حج کیا تو اولاً جس سے انہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنہوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ حضرت ابن عمر لوگوں میں مگر ہیں، وہ اِن سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ یعنی طواف بیت اللہ کرتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طواف بیت اللہ کے علاوہ اور کسی چیز سے آغاز نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔

1641- راجع الحدیث:1614

1642 - وَقَدْ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي: اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ اُنہوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زُبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا۔

79- بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

صفا ومروہ کی سعی کا وجوب اور یہ اللہ کی نشانیاں ہیں

1643 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِي، اِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِي الْاَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ اَهَلَّ يَتَحَرَّجُ اَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا اَسْلَمُوا، سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158). الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا

عُروہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے۔" (۲:۱۵۸) تو خدا کی قسم، کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہ بات ہوتی جو تم نے پیش کی تو یوں حکم ہوتا: "اُس پر کوئی گناہ نہیں جو اِن دونوں کا طواف نہ کرے۔" بلکہ یہ حکم انصار کے متعلق نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بُت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ جو مشلّل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف بُرا جانتا جب وہ مسلمان ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بُرا جانتے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو یہ حق نہیں کہ اِن دونوں کے درمیان طواف

1642- راجع الحدیث: 1614

1643- سنن نسائی: 2968

لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ، -إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ- مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ فِي القُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} (البقرة: 158) الآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ، بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

کرنے کو موقوف کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سُنی۔ میں نے متعدد اہلِ علم حضرات سے سُنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برخلاف بیان کرتے کہ جو مَنات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۵۸) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ یہ آیت اُن دونوں جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دورِ جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو بُرا جانتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں اِن کے طواف کو اِس لیے بُرا جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ طوافِ بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

80- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ یہ سعی دارِ بنی عباد سے بنی ابو حسین کے کوچے تک ہے۔

1644 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ،

محمد بن عُبید، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ بن عمر، نافع

1644- انظر الحدیث: 1603

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الأَوَّلَ خَبَّ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ المَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ. فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ اليَمَانِيَ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ، فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے میں (عبید اللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا: نہیں مگر جب رکنِ یمانی کے پاس ازدہام کے سبب رکاوٹ ہوجاتی تو اُسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے لیتے۔

1645 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ المَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ سَبْعًا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21).

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔

1646 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا: اُس کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرلے۔

1647 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ تَلاَ:

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکّہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل

1645- راجع الحدیث: 395

1646- راجع الحدیث: 396,395

1647- راجع الحدیث: 395

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

بہترین نمونہ ہے۔

1648 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة:158)

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو پسند نہیں کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۸)

1649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعْتُ عَطَاءً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حُمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی کے مطابق مروی کی ہے۔

81 - بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حائضہ سارے مناسک پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے

1650 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان اُنہوں نے فرمایا

1648- صحیح مسلم:3073، سنن ترمذی:2966

1649- صحیح مسلم:3049، سنن نسائی:2979

1650- راجع الحدیث:294

وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: یونہی کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو، حتیٰ کہ تم پاک ہو جاؤ۔

1651۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ المُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ اليَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ، وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ المَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الحَجِّ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب۔ خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلّم، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ اِن کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

1651- راجع الحدیث: 1557، سنن ابو داؤد: 1789

1652 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَأَلْنَهَا، - أَوْ قَالَتْ: سَأَلْنَاهَا - فَقَالَتْ: وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، فَقُلْنَا أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَ: لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ - أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ - وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى فَقُلْتُ: الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصرِ بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے عرض کی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلّو اڑھائے رکھے تاکہ وہ نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُمِ عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں: "میرا باپ قربان۔" میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ کہا: ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں میں نے کہا: حائضہ؟ کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

82- بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى

مکہ مکرّمہ میں رہنے والے کا بطحاء وغیرہ دوسری جگہوں سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے

1652- راجع الحدیث: 324

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ؟ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا، حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ، لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مُجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابنِ عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم کے بیٹھ جاتے۔ عبدالملک عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہا ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عُبید بن جُریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ اپنی سواری پر اچھی طرح تشریف فرما نہ ہو جاتے۔

83- بَابٌ: أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟

1653 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى ". قُلْتُ: " فَأَيْنَ صَلَّى العَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ ". ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نے عرض کی کہ مجھے وہ بات بتایئے جو آپ کو نبی کریم ﷺ سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اُسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

1654 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ،

علی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ

1653- صحیح مسلم:3153، سنن ابو داؤد:1912، سنن ترمذی:964، سنن نسائی:2997

1654- راجع الحدیث:1653

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، لَقِيتُ أَنَسًا ح وحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ؟ فَقَالَ: انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ

میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں نے عرض کی کہ آج کے دن نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی، فرمایا کہ دیکھتے رہو، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

84- بَابُ الصَّلاَةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنا

1655 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلاَفَتِهِ

ابراہیم بن مُنذِر، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دورِ خلافت کے آغاز میں بھی۔

1656 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم تعداد میں زیادہ اور امن کی حالت میں تھے۔

1657 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ،

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے طریقے الگ ہوگئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

1655- انظر الحدیث: 1082، سنن نسائی: 145

1656- راجع الحدیث: 1083

1657- راجع الحدیث: 1084

فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

85۔ بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

1658 ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ، شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ

عرفہ کے دن کا روزہ

عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل نے حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوتو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

86۔ بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

1659 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا اليَوْمِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا المُهِلُّ فَلاَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنَّا المُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ

منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹ رہے تھے کہ آج کے دن آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو کوئی نہ روکتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی نہ روکتا۔

87۔ بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

1660 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ المَلِكِ إِلَى الحَجَّاجِ: أَنْ لاَ يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الحَجِّ، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ

عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی

عبدالملک نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج کے بارے میں حضرت ابنِ عمر کی مخالفت نہ کرے اور عرفہ کے دن میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج کو زور سے پکارا، باہر نکلا تو اُس کے اُوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے

1658- انظر الحدیث: 1661,1988,5604,5618,5636، صحیح مسلم: 2627,2630، سنن ابو داؤد: 2441

1659- راجع الحدیث: 970

1660- انظر الحدیث: 1662,1663، صحیح مسلم: 3005,3009

الحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ . قَالَ: هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجُ، فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الوُقُوفَ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: صَدَقَ

ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو کوچ کرو۔ کہا: اسی وقت؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہالوں، پھر چلوں گا۔ یہ اُتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور اباجان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کو دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: سچ کہا ہے۔

88-بَابُ الوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا

1661 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ العَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

عُمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ اُن کے پاس کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اُونٹ پر تھے تو نوش فرمالیا۔

89-بَابُ الجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں دونمازوں کو جمع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا

اور حضرت ابنِ عمر کی نماز جب امام کے ساتھ پڑھنے سے فوت ہوجاتی تو دونوں کو جمع کرلیتے۔

1662 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ الحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ، عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِي المَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ

لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ جس سال حضرت ابنِ زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف جنگ پر اُترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے دن وقوف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر تم سنّت چاہتے ہو تو عرفہ کے دن، دن

1661- راجع الحديث:1658

1662- راجع الحديث:1660

السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالعَصْرِ فِي السُّنَّةِ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ

ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ بے شک وہ حضرات ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ ﷺ نے کیا؟ سالم نے کہا: ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

90-بَابُ قَصْرِ الخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

1663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ المَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، كَتَبَ إِلَى الحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ، فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ أَيْنَ هَذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الرَّوَاحَ فَقَالَ: الآنَ، قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيضُ عَلَيَّ مَاءً، فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ اليَوْمَ فَاقْصُرِ الخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابنِ عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ انھوں نے اُس کے خیمے کے پاس زور سے پکارا: وہ کہاں ہے؟ وہ اِن کی طرف نکلا تو حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی سے؟ فرمایا: ہاں کہا کہ مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے اُوپر پانی بہالوں۔ حضرت ابنِ عمر اُتر آئے، حتیٰ کہ وہ نکلا اور میرے اور والدِ محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پانا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

000-بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى المَوْقِفِ

وقوف میں جلدی کرنا

91-بَابُ الوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں وقوف کرنا

1664 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي ح

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جُبیر بن مُطعم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں اپنے اُونٹ کی تلاش میں تھا۔ مسدّد، سفیان، عمرو، محمد بن جُبیر

1663- راجع الحدیث:1660

1664- صحیح مسلم:2947، سنن نسائی:3013

وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا

سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اُونٹ گم ہوگیا تھا تو میں اُسے ڈھونڈنے عرفہ کے روز گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

1665 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الحُمْسَ، وَالحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، وَكَانَتِ الحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ، يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطِي المَرْأَةُ المَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَيُفِيضُ الحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الحُمْسِ: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة:199)، قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ"

ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عُروہ نے فرمایا: لوگ دورِ جاہلیت میں برہنہ طواف کرتے سوائے حُمس کے اور حُمس یعنی قریش اور اُن کی اولاد، وہ اس میں طواف کرتا لوگوں کو کپڑے دیتے مرد مرد کو کپڑے دیتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حُمس نہ دیتے وہ برہنہ ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حُمس مزدلفہ سے۔ میرے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ یہ آیت حُمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے تھے لہٰذا اُنہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

92- بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

1666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ العَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ: فَوْقَ العَنَقِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ

ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں کس طرح واپس لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیزی کے ساتھ اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز ہو جاتے، ہشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ یہ اَلْعَنَقُ سے تیز ہے فَجْوَةٌ کشادہ

1665- انظر الحدیث:4520

1666- راجع الحدیث:139

اللّٰهِ: "فَجْوَةٌ: مُتَّسَعٌ، وَالجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ، وَكَذَلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ". (مَنَاصٌ): لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

جگہ۔ اس کی جمع فجوۃ اور فجاء ہے جیسے رکوۃ اور رکاۃ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

93- بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا

1667 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَمَامَكَ

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی جانب رخ فرمایا اور رفع حاجت کے بعد وضو کیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

1668 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَدْخُلُ، فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ، وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اِس کے کہ اُس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ ﷺ گئے تھے۔ اُس میں جاکر رفع حاجت کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

1669 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الأَيْسَرَ، الَّذِي دُونَ المُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ، فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلاَةُ يَا رَسُولَ

کُریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نیچے کی جانب ہے، تو سواری کو بٹھایا، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف آئے

1667- راجع الحدیث:139

1668- راجع الحدیث:1091

1669- راجع الحدیث:139، صحیح مسلم:3076

اللّٰہِ؟ قَالَ: الصَّلَاۃُ اَمَامَكَ ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ.

اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بیٹھے۔

1670 - قَالَ كُرَيْبٌ: فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، عَنِ الْفَضْلِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

کُریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ نہیں کہا حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے۔

94- بَابُ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْاِفَاضَةِ، وَاِشَارَتِهِ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

نبی کریم ﷺ کا واپس نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی جانب کوڑے سے اشارہ فرمانا

1671 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْاِبِلِ، فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ، وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيضَاعِ ، "اَوْضَعُوا: اَسْرَعُوا"، (خِلَالَكُمْ) (التوبة: 47) : مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ ، (وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا) (الكهف: 33) : بَيْنَهُمَا

سعید بن جُبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ وہ عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت شور شرابا اور اُونٹوں کی آواز سُنی تو اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے لیے سکون و اطمینان ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں اچھائی نہیں ہے۔ اَوْضَعُوا تیز دوڑنا خِلَالَكُمْ یہ اَلتَّخَلُّل سے ہے یعنی تمہارے درمیان فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمیان جاری کیا۔

95- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں مِلانا

1670- راجع الحديث:1544

1672 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، فَنَزَلَ الشِّعْبَ، فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلاَةُ، فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَمَامَكَ، فَجَاءَ المُزْدَلِفَةَ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى المَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

کُریب نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی جانب اُترے، پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کی: نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نمازِ مغرب پڑھی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

96 - بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

جو دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نوافل پڑھے

1673 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلاَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔ اُن میں سے ہر نماز اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

1674 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الخَطْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ المَغْرِبَ وَالعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابو سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔

97 - بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ

جو اِن میں سے ہر ایک نماز کے لیے

1672- راجع الحديث: 139

1673- راجع الحديث: 1091 'سنن ابوداؤد: 1927

1674- صحیح مسلم: 3096 'سنن نسائی: 3026,604 'سنن ابن ماجہ: 3020

لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

1675۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ - قَالَ عَمْرٌو: لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ - ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ، فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: " هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

اذان و اقامت کہے

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اُس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ اُنہوں نے ایک شخص کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر تناول کیا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زُہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا: بے شک نبی کریم ﷺ اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اِس جگہ پر اور اِس دن حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نمازِ فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

98۔ بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَيَدْعُونَ، وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

جو اپنے ضعیف اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے

1676۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ضعیف اہلِ خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعرِ حرام کے پاس ٹھہرتے اور جب تک چاہتے ذکرِ الٰہی کرتے۔ پھر وہ واپس لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف

1675- انظر الحديث: 1683,1682

1676- صحيح مسلم: 3117

قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلاَةِ الفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے اور وہ لوٹے جس کو اُن میں سے نمازِ فجر کے لیے منیٰ جانا ہو اور اُن میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

1677 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ فرمایا۔

1678 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ المُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

علی سفیان، عُبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اُن میں تھا جن کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ضعیف اہلِ خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

1679 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ المُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، هَلْ غَابَ القَمَرُ؟ ، قُلْتُ: لاَ، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ القَمَرُ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا ، فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا، حَتَّى رَمَتِ الجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ

عبداللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ مزدلفہ کی شب وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک گھڑی کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ روانہ ہو۔ ہم روانہ ہوئے چلتے رہے اور پہنچے تو انہوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے اُن سے کہا: امی جان! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی فرمایا: بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اجازت عطا فرمائی ہے۔

1677- انظر الحدیث:1856,1678 سنن ترمذی:892

1678- راجع الحدیث:1677,1357

1679- صحیح مسلم:3110

1680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً، فَأَذِنَ لَهَا

محمد بن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت سودہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی اور وہ وزن دار تھیں تو اُنہیں اجازت عطا فرما دی گئی۔

1681 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ، أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مزدلفہ میں اُترے تو نبی کریم ﷺ سے حضرت سودہ نے لوگوں کے کوچ کرنے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ آہستہ رفتار والی تھیں تو انہیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کے کوچ کرنے چل دیں اور ہم رُکے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیئے۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو رُکنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔

99- بَابٌ: مَتَى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے

1682 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلاَتَيْنِ: جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا"

عمرو بن حفص بن غیاث، اِن کے والدِ ماجد، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو کوئی نماز اُس کے وقت کے علاوہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مِلایا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

1683 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن رجاء اسرائیل، ابو اسحاق عبدالرحمٰن بن

1680- انظر الحدیث: 1681 صحیح مسلم: 3109 سنن ابن ماجه: 3027

1681- صحیح مسلم: 3106

1682- راجع الحدیث: 1675 صحیح مسلم: 3105, 3104 سنن ابوداؤد: 1936, 1934 سنن نسائی: 3028, 3027, 3010, 607

1683- راجع الحدیث: 1675

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا، فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالعَشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ: طَلَعَ الفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: لَمْ يَطْلُعِ الفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا، فِي هَذَا المَكَانِ، المَغْرِبَ وَالعِشَاءَ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتِمُوا، وَصَلَاةَ الفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ، ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ، فَمَا أَدْرِي: أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یزید سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکّہ مکرّمہ کی جانب چلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک نماز کے لیے اذان و اقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نمازِ فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں چنانچہ لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نمازِ فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ روشنی ہوگئی۔ پھر فرمایا: اگر امیر المومنین اِس وقت چل دیں تو سنت کو حاصل کرلیں گے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہوگئے تھے۔ وہ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ یوم النحر کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

100 - بَابُ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کب واپس ہو

1684 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: "إِنَّ المُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ"

حجاج بن منہال، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا: مشرکین اُس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک سورج نہ نکل آتا اور کہتے: اے ثبیر! چمک۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے۔

101 - بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ، حِينَ يَرْمِي الجَمْرَةَ، وَالِارْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

1684- انظر الحدیث: 3838، سنن ابو داؤد: 1938، سنن ترمذی: 896، سنن نسائی: 3047

1685 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الفَضْلَ، فَأَخْبَرَ الفَضْلُ: أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الجَمْرَةَ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرہ پر کنکریاں مارلیں۔

1686, 1687 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى المُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الفَضْلَ مِنَ المُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، قَالَ: فَكِلاَهُمَا قَالاَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ

زُہیر بن حرب، وہب بن جریر، اِن کے والدِ ماجد، یونس ایلی، زُہری، عُبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ متواتر تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارلیں۔

102 - بَابُ (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرۃ:196)

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو دورانِ حج تین دن کے روزے اور سات روزے واپس لوٹنے پر، یہ پورے دس ہوئے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسجدِ حرام نزدیک نہ رہتا ہو

1688 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ:

ابو جمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے بارے میں پوچھا تو

1685- راجع الحدیث:1544، صحیح مسلم:3077

1686,1687- راجع الحدیث:1544

1688- راجع الحدیث:1567

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْمُتْعَةِ، فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الهَدْيِ، فَقَالَ: فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ، قَالَ: وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقَالَ آدَمُ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَغُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ

انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اُس میں اُونٹ یا گائے یا بکری ہے۔ یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ کچھ لوگ اِسے پسند نہ کرتے تھے تو میں سوگیا اور میں نے خواب میں ایک شخص کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابنِ عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر یہ ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور غُندر نے شعبہ سے مروی کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

103 - بَابُ رُكُوبِ البُدْنِ

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

لِقَوْلِهِ (وَالبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا القَانِعَ وَالمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلاَ دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ المُحْسِنِينَ) (الحج: 37) قَالَ مُجَاهِدٌ: " سُمِّيَتِ البُدْنَ: لِبُدْنِهَا، وَالقَانِعُ: السَّائِلُ، وَالمُعْتَرُّ: الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ، وَشَعَائِرُ: اسْتِعْظَامُ البُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا، وَالعَتِيقُ: عِتْقُهُ مِنَ الجَبَابِرَةِ، وَيُقَالُ: وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو (پارہ ۱۷، الحج: ۳۶۔۳۷) مجاہد نے کہا کہ بُدن نام دینا جسامت کی وجہ سے ہے۔ **اَلْقَانِعُ** سائل **اَلْمُعْتَرُّ** وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے **شَعَائِرُ اللهِ** اُنہیں موٹا رکھے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے **اَلْعَتِيْقُ** جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے سبب۔ **وَجَبَتْ** سے مراد ہے زمین کی طرف

1689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ

کرنا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا: تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

1690 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا ثَلاَثًا

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جارہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ تیسری دفعہ بھی فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔

104 - بَابُ مَنْ سَاقَ البُدْنَ مَعَهُ

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

1691 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الهَدْيَ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، فَسَاقَ الهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کا

1689- انظر الحديث: 6160,2755,1706' صحيح مسلم: 3195' سنن ابو داؤد: 1760' سنن نسائی: 2798

1690- انظر الحديث: 6159,2754' سنن ابن ماجه: 3104

1691- صحيح مسلم: 2973

لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ . فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

جانور لایا ہے اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوتی جو اس میں حرام ہوئی حتیٰ کہ حج مکمل ہوجائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھ لے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو حج کے دوران تین دن روزے رکھے اور سات دن کے روزے جب اپنے گھر والوں میں واپس لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی جانب آئے اور صفا و مروہ کا سات بار طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

1692 - وَعَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اُسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ کی طرف سے خبر دی۔

105 - بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے

1693 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ: أَقِمْ فَإِنِّي لَا

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں نے عرض کی۔ آپ رُکے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے سبب آپ کو بیت اللہ

1693- راجع الحديث:1639

آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21). فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ. فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنَ الدَّارِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ، ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کرلیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قُدید سے قربانی کا جانور خریدا۔ جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور احرام نہ کھولا جب تک کہ دونوں سے فارغ نہیں ہو گئے۔

106- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ أَحْرَمَ

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ، وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قبلہ رُو لٹا کر اُس کے کوہان کے سیدھی طرف چھری مارتے۔

1694و1695- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زُہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن مخترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مروان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ حتیٰ کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

1696- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1694، 1695- انظر الحدیث: 2731، 4158، 4178، 4181، 2711، 2732، 4157، 4179، 4180، 1811، 2712

1696- انظر الحدیث: 1698، 1699، 1700، 1701، 1702، 1703، 1704، 1705، 2317، 5566

الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانور کے لیے قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلادہ پہنایا اور اِشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

107 - بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

اُونٹ اور گائے کے لئے قلاوہ بٹنا

1697 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الحَجِّ

حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہوسکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

1698 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ المَدِينَةِ، فَأَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لاَ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ المُحْرِمُ

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عُروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلاوہ میں بٹتی۔ پھر آپ کسی چیز سے نہ بچتے جن سے کہ ایک احرام باندھنے والا بچتا ہے۔

108 - بَابُ إِشْعَارِ البُدْنِ

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا

وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ المِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالعُمْرَةِ

عُروہ نے حضرت مسور سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا اور اِشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

1699 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حُمید، قاسم سے مروی ہے

صحیح مسلم: 3185، سنن ابو داؤد: 1757، سنن نسائی: 2771,2782، سنن ابن ماجہ: 3098

1697- راجع الحدیث: 1566

1698- راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3181، سنن ابو داؤد: 1758، سنن نسائی: 2774، سنن ابن ماجہ: 3094

1699- راجع الحدیث: 1696

اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، اَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ، وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے بٹا۔ پھر اُس کا اِشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اُسے قلادہ پہنایا۔ پھر اُسے بیت اللہ کی جانب روانہ کر دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

109 - بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ اَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی ذبح کر لے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اس طرح نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنے دستِ مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والدِ محترم کے ساتھ اُسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے، حتیٰ کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

110 - بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

بکریوں کو قلاوے پہنانا

1701 - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (بیت اللہ کی طرف) بکریاں

1700- صحیح مسلم:3192'سنن نسائی:2792

1701- راجع الحدیث:1696' صحیح مسلم:3190' سنن ابو داؤد:1755' سنن نسائی:2787,2785' سنن ابن ماجہ:3096

مَرَّةً غَنَمًا

1702 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ القَلاَئِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُقَلِّدُ الغَنَمَ، وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلاَلًا

1703 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ المُعْتَمِرِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ الغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلاَلًا

1704 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَعْنِي القَلاَئِدَ - قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

111 ۔ بَابُ: القَلاَئِدُ مِنَ العِهْنِ

1705 ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلاَئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي

112 ۔ بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

بھیجیں۔

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلاوے بٹے۔ پس بکریوں کو قلاوے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام کے بغیر رہے۔

ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی بکریوں کے لیے قلاوے بٹا کرتی۔ آپ اُنہیں روانہ فرماتے اور حلال ہونے کی حالت میں رُکے رہتے۔

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانور کے لیے قلاوے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

روئی کے قلاوے بنانا

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اُن کے قلاوے روئی سے بٹے جو میرے پاس موجود تھی۔

جوتے کا ہار بنانا

1702- راجع الحدیث: 1696 'صحیح مسلم: 3190,3188

1704- راجع الحدیث: 1696 'صحیح مسلم: 3194,3193 'سنن نسائی: 2776

1705- راجع الحدیث: 1696 'صحیح مسلم: 3187 'سنن ابو داؤد: 1759 'سنن نسائی: 2779

1706 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا، يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

محمد، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم ﷺ اُس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اِس کی متابع کی ہے۔

1706م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

113 - بَابُ: الجِلاَلُ لِلْبُدْنِ

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لاَ يَشُقُّ مِنَ الجِلاَلِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ، وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلاَلَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ، ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اور حضرت ابنِ عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر لیتے تو جھول ہٹا دیتے، اِس خدشہ سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے صدقہ کر دیتے۔

1707 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلاَلِ البُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا

قبیصہ، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اُس کی جھول اور کھال بھی صدقہ کر دوں۔

114 - بَابُ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور

1706م- راجع الحدیث: 1689

1707- انظر الحدیث: 1716، 1716م، 1717، 1718، 2299، صحیح مسلم: 3167، 3171، سنن ابو داؤد: 1769، سنن ابن ماجہ: 3099

مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

1708۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21) إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ، فَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسے ہار پہنایا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زُبیر کے زمانہ خلافت میں جس سال خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور ﷺ نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا، حتیٰ کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا: حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ حتیٰ کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اِس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اِس میں حرام ہوتی ہیں، حتیٰ کہ یومِ النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی خیال کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا۔

115۔ بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

کسی شخص کا اپنی بیویوں کی جانب سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

1709۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے قصد سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو

1709- صحیح مسلم: 2918,2917 سنن نسائی: 2803,2649

وَسَلَّمَ، لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لاَ نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ: يَحْيَى، فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا: میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کیجانب سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو فرمایا: انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

116-بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا

1710 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي المَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

1711 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الحُرُّ، وَالمَمْلُوكُ

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عُقبہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں روانہ کرتے حتیٰ کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کے مقام پر پہنچ جاتا۔

117-بَابُ مَنْ نَحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

1712 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

1710- راجع الحديث: 982

1711- راجع الحديث: 982

1712- راجع الحديث: 1547,1089

وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ـ وَذَكَرَ الحَدِيثَ ـ قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ساتھ کھڑے ہوئے اُونٹ اپنے دستِ مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

118 - بَابُ نَحْرِ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

1713 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ: شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

زیاد بن جُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اُونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اِس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اِسے زیاد سے مروی کیا ہے۔

119 - بَابُ نَحْرِ البُدْنِ قَائِمَةً

اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (صَوَافَّ) (الحج:36): قِيَامًا

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ **صَوافّ** سے کھڑے ہوئے مراد ہے۔

1714 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَبَاتَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ، فَلَمَّا عَلَا عَلَى البَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا، وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہا جب مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو ابلق مینڈھے سینگوں والے ذبح کیے۔

1713- سنن ابو داؤد:1768

1714- راجع الحدیث:1547,789

1715۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب نے، ایک شخص کے واسطے سے حضرت انس سے مروی کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ حتیٰ کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

120۔ بَابٌ: لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے

1716 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ، فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا، پھر حکم فرمایا تو میں نے اُس کی جھول اور کھال تقسیم کر دی۔

1716 م - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ، وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا

سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہوں اور قصاب کو بطور اجرت میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

121۔ بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

1715- راجع الحدیث: 1547

1716- راجع الحدیث: 1707

1716م- راجع الحدیث: 1707

1717۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا، وَلاَ يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُس کی کھال اور جُھول بھی اور اُس میں سے بطور اجرت کچھ نہ دیا جائے۔

122۔ بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجِلاَلِ البُدْنِ

قربانی کے جانوروں کی جُھولیں صدقہ کی جائیں

1718۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا، فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلاَلِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا

ابو نعیم، سیف بن ابو سلیمان، مجاہد، ابن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سو اُونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو اُن کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

123۔ بَابٌ

باب

{وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لاَ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ. ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ

ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان

1717- راجع الحدیث: 1707

1718- راجع الحدیث: 1707

الْعَتِيقِ ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ) (الحج: 27)

چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۶-۲۹)

124- بَابُ وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ، وَالنَّذْرِ، وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ

عُبید اللہ نے نافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: شکار کی مزدوری اور نذر کی چیز کو نہ کھایا جائے اور ان کے علاوہ کھالیا جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

1719- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا

عطاء نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ میں کی گئی قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور اسے زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم اسے کھاتے اور زادِ راہ بھی بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا: کیا یہ فرمایا کہ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا: نہیں۔

1720- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر رسول اللہ کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے

1719- انظر الحدیث: 5567,5424,2980 صحیح مسلم: 5078

1720- راجع الحدیث: 1709

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انہوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

125 - بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الحَلْقِ

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

1721 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہُشیم، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

1722 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ لاَ حَرَجَ. قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ. قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ: عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَفَّانُ: أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عبدالرحیم رازی، ابنِ خثیم، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطا، حضرت ابن عباس نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ عفان، وُہیب، ابن خثیم، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی

1721- راجع الحدیث:84

وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا۔

1723 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ: لاَ حَرَجَ، قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کرلی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

1724 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: أَحَجَجْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟، قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ، فَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کیا تم حج کر چکے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اُسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اُن (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاتی۔

126 - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَحَلَقَ

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈائے

1725 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ

1723- انظر الحدیث:84' سنن ابو داؤد:1983' سنن نسائی:3067' سنن ابن ماجہ:305

1724- راجع الحدیث:1559

1725- راجع الحدیث:1566,1063

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے اس لئے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

127۔ بَابُ الحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلَالِ

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال کتروانا

1726۔ حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

ابوالیمان، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال منڈوائے۔

1727۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: وَالمُقَصِّرِينَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: رَحِمَ اللّٰهُ المُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، قَالَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: وَالمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اور بال کتروانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے مروی کی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ دوبار رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ کہا۔ عبید اللہ نے نافع سے مروی کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ کہا۔

1728۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کی: اور

1726۔ انظر الحدیث: 4411,4410

1727۔ صحیح مسلم: 3132، سنن ابوداؤد: 1979

1728۔ صحیح مسلم: 3135، سنن ابن ماجہ: 43[illegible]

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَهَا ثَلاَثًا، قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ

بالکتر وانے والوں کی۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ نے عرض کی: اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین دفعہ کہا اور پھر کہا: اور بالکتر وانے والوں کی بھی۔

1729۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

عبداللہ بن محمد بن اسماء جویریہ بن اسماء، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سرِ مبارک منڈایا اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ کچھ نے بال کتر وائے۔

1730۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مُسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

128۔ بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال کتروانا

1731۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کُریب سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی ﷺ اکرم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔

129۔ بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن زیارت کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ

ابوالزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن

1729- راجع الحديث: 1639

1730- صحيح مسلم: 3012,3011

1731- راجع الحديث: 1545

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى

عباس مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زیارت کو رات تک موخر رکھا۔ ابوحسان نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منیٰ نے ایام میں میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے۔

1732 - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ، ثُمَّ يَأْتِي مِنًى، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

ابونعیم سفیان، عُبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی کہ انہوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آئے۔ اِسے عبدالرزاق نے عُبید اللہ سے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

1733 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ، فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ، قَالَ: حَابِسَتُنَا هِيَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ، وَعُرْوَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض شروع ہوگیا اور نبی کریم ﷺ نے وہ قصد کیا تھا جو شخص اپنی بیوی کے بارے میں کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آ گیا۔ فرمایا کہ اُس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طوافِ زیارت کر چکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو۔ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طوافِ زیارت کر چکی تھیں۔

130 - بَابُ إِذَا رَمَى بَعْدَمَا أَمْسَى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے قبل سر منڈا لیا، بھول کر یا بے علمی میں

1734 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

موسیٰ بن اسماعیل، وُہیب، ابن طاؤس، ان کے

1732- صحیح مسلم:3059، سنن ابو داؤد:2000، سنن ترمذی:2920

1733- راجع الحدیث:294، صحیح مسلم:3212

1734- راجع الحدیث:84، صحیح مسلم:3151

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ، وَالحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: لاَ حَرَجَ

والدِ ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کے مقدم و تاخیر کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

1735 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى، فَيَقُولُ: لاَ حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ وَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: لاَ حَرَجَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص سوال کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں اور عرض کی: میں نے شام ہوجانے کے بعد رمی کی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

131 - بَابُ الفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الجَمْرَةِ

جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا

1736 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ. فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ارْمِ وَلاَ حَرَجَ. فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں وقوف فرمایا تو لوگ آپ سے عرض کرنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کیکہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی؟ فرمایا کہ اب رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی حرج نہیں۔

1737 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

1735- راجع الحدیث: 1723,84
1736- راجع الحدیث: 83
1737- راجع الحدیث: 83

حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنْ عِیسَی بْنِ طَلْحَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ: اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ، وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ، فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

عنہ سے مروی ہے کہ وہ وہاں تھے جب کہ نبی کریم ﷺ یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے؟ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات، نبی کریم ﷺ نے اُن سب کے بارے میں فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں اُس روز آپ سے جس بات کے بارے میں بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

1738 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، حَدَّثَنَا اَبِی، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِی عِیسَی بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی نَاقَتِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِیثَ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والدِ ماجد، صالح، ابنِ شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عُبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی اُونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

132 - بَابُ الْخُطْبَةِ اَیَّامَ مِنًی

ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا

1739 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟، قَالُوا: یَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟، قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟، قَالُوا: شَهْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یوم النحر کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے

1738- راجع الحدیث:83

1739- انظر الحدیث:7079

حَرَامٌ "، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: " اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ، فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ "

اس دن کی اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات متعدد بار دُہرائی۔ پھر سر مبارک اُٹھا کر کہا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیّت فرمائی کہ جو حاضر ہے اِسے غیر حاضر تک پہنچا دے اور میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

1740 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سُنی۔ متابعت کی اِس کی ابن عُیینہ نے عمرو سے۔

1741 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٌ - أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تمھیں علم ہے کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے سکوت فرمایا اور ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ نے سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: ضرور۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر

1740- انظر الحدیث: 1812، 1841، 1843، 5804، 5853، صحیح مسلم: 2786، سنن ترمذی: 834، سنن نسائی: 2670، 2671، 2678، 5340، سنن ابن ماجہ: 2931

1741- راجع الحدیث: 67

الحَجَّةِ؟ ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

جانے اور اُس کا رسول۔ آپ سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے۔ جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ جو حاضر ہے اِسے غیر حاضر تک پہنچا دے۔ بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

1742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ ، قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ". وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الغَازِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الجَمَرَاتِ فِي الحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا، وَقَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ یہ دن کون سا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حُرمت والا دن ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ حُرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزت اُسی طرح حرام کی ہے جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اِس شہر کے اندر۔ حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوم النحر کو جمعرات کے درمیان کھڑے ہوئے، جس سال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا

1742- انظر الحدیث: 7077,6868,6785,6166,6043,4403، سنن ابو داؤد: 1945، سنن ابن ماجہ: 3058

هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ یوں کہنے لگے: اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

133- بَابٌ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى؟

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

1743 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

محمد بن عُبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

1744 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح

یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابنِ جُریج، عبید اللہ نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

1745 - وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ العَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَأَبُو ضَمْرَةَ

محمد بن عبد اللہ بن نُمیر، اِن کے والدِ ماجد عُبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو اُنہیں اجازت عطا فرما دی گئی۔ اس کی ابو اُسامہ اور عُتبہ بن خالد اور ابوضمرہ نے متابعت کی ہے۔

134- بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنا

وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد بھی۔

1744- صحیح مسلم: 3165

1745- اطراف الحدیث: 1643 'صحیح مسلم: 3164 'سنن ابو داؤد: 1959 'سنن ابن ماجہ: 3065

1746۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَتَى أَرْمِي الجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ، فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ المَسْأَلَةَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

وبرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا: ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

135۔ بَابُ رَمْيِ الجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي

وادی کی ڈھلان سے کنکریاں مارنا

1747۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا؟ فَقَالَ: وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ البَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، بِهَذَا

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کی ڈھلان سے رمی کی تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ بلائی حصّے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ جگہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی۔ عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اِس حدیث کو اعمش سے مروی کیا ہے۔

136۔ بَابُ رَمْيِ الجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا

ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1748۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں

1746- سنن ابو داؤد: 1972

1747- انظر الحدیث: 1750,1749,1748' صحیح مسلم: 2123,3118' سنن ابو داؤد: 1974' سنن ترمذی: 901' سنن نسائی: 3073,3070' سنن ابن ماجہ: 3030

1748- راجع الحدیث: 1747

الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف اور منیٰ کو داہنی طرف رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اِسی طرح اُس شخصیت نے کنکریاں ماری تھی جس پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

137- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو بیت اللہ کو بائیں طرف رکھے

1749 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

138- بَابُ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کیا ہے۔

1750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا، فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ

اَعمش سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا: وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ پر رمی کی۔ وہ وادی کی ڈھلان میں اُترے، حتیٰ کہ جب درختوں کے سامنے ہوگئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں

1749- راجع الحدیث: 1747

1750- راجع الحدیث: 1747

قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

139 - بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ رکے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

140 - بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ، يَقُومُ وَيُسْهِلُ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو

1751 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ، فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

عثمان بن ابوشیبہ، طلحہ، بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے۔ پھر آگے بڑھتے، حتیٰ کہ نرم جگہ میں قبلہ رُخ ہوکر کھڑے ہوجاتے اور کافی دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں طرف نرم زمین پر جاکر کھڑے ہوجاتے اور قبلہ رُخ ہوکر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرۂ ذاتِ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ رکے۔ پھر واپس آجاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

141 - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

قریبی اور درمیانی جمرہ کے پاس ہاتھوں کو اُٹھانا

1752 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

اسماعیل بن عبداللہ، اُن کے برادرِ محترم، سلیمان،

1751- انظر الحدیث: 1753,1752 سنن نسائی: 3083 سنن ابن ماجہ: 3034

1752- راجع الحدیث: 1751

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ، فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، وَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

یونس بن زید، ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رُخ ہوکر بہت دیر کھڑے رہتے۔ چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اُسی طرح کرتے۔ پھر بائیں طرف کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رُخ ہوکر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اُس کے پاس نہ رکتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اِسی طرح کیا کرتے۔

142- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

1753 - وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ، مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا، عَنْ

محمد بن عثمان بن عمر، یونس زُہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجدِ منیٰ کے قریب والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رُخ ہوکر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں بہت دیر رکتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے قریب بائیں طرف جاتے اور قبلہ رُخ ہوکر ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اُس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے۔ اُس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر واپس لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ رکتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اُسی طرح حدیث

1753- انظر الحديث: 1751

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

بیان کرتے سنا جیسے اُن کے والدِ ماجد نبی کریم ﷺ سے مروی کیا کرتے اور حضرت ابن عمر ایسے ہی کیا کرتے۔

143 - بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

بعد رمی جمار خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے قبل سر کے بال اتروانا

1754 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، وَكَانَ - أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ - يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے یگانہ روزگار والدِ ماجد سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی طواف زیارت سے قبل جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

144 - بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

طوافِ وداع

1755 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ

مسدد، سفیان، ابنِ طاؤس، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

1756 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ . تَابَعَهُ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں استراحت فرمائی۔ پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا۔ متابعت کی اس کی لیث نے۔ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی

1754- راجع الحدیث:1539، سنن ابن ماجہ:2926

1755- راجع الحدیث:329

1756- انظر الحدیث:1764

عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

145 - بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض شروع ہو جائے

1757 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَاضَتْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ: فَلَا إِذًا

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض شروع ہو گیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگوں نے عرض کی کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کچھ نہیں۔

1758 و 1759 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ: تَنْفِرُ، قَالُوا: لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا، فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَسَأَلُوا، فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ، فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ، وَقَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ اہلِ مدینہ نے حضرت ابنِ عباس سے اُس عورت کے بارے میں جس نے طوافِ زیارت کر لیا تھا اور پھر اُسے حیض شروع ہو گیا آپ نے اُن سے فرمایا: وہ چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا۔ جن سے پوچھا اُن میں حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ انہوں نے حدیث صفیہ بیان کی۔ مروی کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

1760 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ،

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہو۔

1757- راجع الحدیث:294

1760- راجع الحدیث:329

1761 - قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اجازت عطا فرمائی ہے۔

1762 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ، فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ، لَيْلَةَ النَّفْرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي، قَالَ: مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا . فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقْرَى حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قُلْتُ: لَا، تَابَعَهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ: لَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے قصد سے نکلے۔ جب نبی کریم ﷺ پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواجِ مطہرات اور صحابہ تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انہیں حیض شروع ہوگیا: ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض شروع ہوگیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بانجھ، سرمنڈی، تم تو ہمیں روک لوگی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی بلندی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ یا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

1761- راجع الحديث:330

1762- راجع الحديث:1561,294

مسدّد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لَا کی متابعت نہیں کی۔

146- بَابُ مَنْ صَلَّى العَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالأَبْطَحِ

جو روانگی کے دن عصر کی نماز ابطح میں پڑھے

1763 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ، عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى العَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اگر آپ کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ چیز یاد ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں اور تم وہی کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

1764 - حَدَّثَنَا عَبْدُ المُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالعَصْرَ، وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى البَيْتِ، فَطَافَ بِهِ

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر و عصر، مغرب اور عشاء پڑھ لی تو کچھ دیر محصب میں استراحت فرمائی پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اُس کا طواف کیا۔

147- بَابُ المُحَصَّبِ

محصّب

1765 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ يَعْنِي بِالأَبْطَحِ

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ جس پر نبی کریم ﷺ ٹھہرتے تاکہ سہولت سے روانہ ہوسکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

1766 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

1763- انظر الحدیث:1653، راجع الحدیث:1653

1764- راجع الحدیث:1756

1766- صحیح مسلم:3159، سنن ترمذی:922

سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا تحصیب کچھ نہیں بلکہ وہ صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے تھے۔

148 - بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الحُلَيْفَةِ، إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکّہ مکرّمہ میں داخل ہونے سے قبل ذی طویٰ میں اُترنا اور مکّہ معظمہ سے واپس لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

1767 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى، بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ المَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ، فَيَأْتِي الرُّكْنَ الأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلاَثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں شب بسر کرتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرنے مکّہ مکرّمہ جاتے تو ثنیۃ کی جانب سے مکّہ معظمہ کے اوپری حصّے میں داخل ہوتے اور اپنی اُونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے قریب۔ پھر داخل ہوتے تو حجرِ اسود سے آغاز کرتے۔ پھر سات طواف کرتے، تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم ﷺ اپنی اُونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

1768 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، قَالَ: سُئِلَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ المُحَصَّبِ، فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُصَلِّي بِهَا - يَعْنِي المُحَصَّبَ - الظُّهْرَ وَالعَصْرَ

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے مروی ہے کہ عُبید اللہ سے محصّب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابنِ عمر بھی۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر یہاں یعنی محصّب میں نمازِ ظہر و عصر پڑھتے۔ میرے خیال میں نمازِ

1767- راجع الحدیث: 491، صحیح مسلم: 3271

اَحْسِبُهُ قَالَ: وَالْمَغْرِبَ . قَالَ خَالِدٌ لاَ اَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغرب کے بارے میں بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے نمازِ عشاء کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً مروی کرتے۔

149۔ بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے لوٹتے وقت وادی طویٰ میں اترنے کا بیان

1769۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ كَانَ إِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى إِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى، وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں شب بسر کرتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو شب بسر کرتے اور صبح تک وہیں رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

150۔ بَابُ التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ، وَالْبَيْعِ فِي اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

ایامِ حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا

1770۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "كَانَ ذُو الْمَجَازِ، وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ، حَتّٰى نَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ"

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام کا دور تو لوگوں نے اُن میں جانا پسند نہ کیا۔ حتیٰ کہ حکم نازل ہوگیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ایامِ حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

151۔ بَابُ الإِدِّلاَجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

مُحصّب سے رات کے آخری حصّے میں روانہ ہونا

1771۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اَبِي،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1769- راجع الحدیث:1553

1770- انظر الحدیث:4519,2098,2050

1771- صحیح مسلم:3216، سنن ابن ماجہ:7073

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي

ہے کہ کوچ کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض شروع ہو گیا۔ عرض کی کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سُر منڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو۔

1772 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَذْكُرُ إِلَّا الحَجَّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا، أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ، حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ، قَالَ: فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا، فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ: مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی نیت کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب کوچ کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حُیَیّ کو حیض شروع ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سر منڈی، بانجھ! میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

☆☆☆☆☆

1772- راجع الحدیث:294

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

26-اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا بیان

1-بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

عمرہ کا وجوب اور فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ) (البقرة:196)

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ کوئی ایک ایسا نہیں جس پر حج وعمرہ نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اِس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

1773- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابو صالح، سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا اجر جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

2-بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا

1774- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ.

ابنِ جُریج سے مروی ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر سے اُسی طرح پوچھا۔

1774م- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ:

عمرو بن علی، ابوعاصم، ابن جُریج، عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

1773- صحیح مسلم:3276، سنن نسائی:2628، سنن ابن ماجہ:2888

1774- سنن ابو داؤد:1986-

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ

عنہما سے اُسی طرح پوچھا۔

3-بَابٌ: كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

1775 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ المَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي المَسْجِدِ صَلاَةَ الضُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلاَتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ " ثُمَّ قَالَ لَهُ: " كَمُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ "

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اور عُروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اُن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر اُن سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ اُن میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات رد کرنے کو پسند نہ کیا۔

1776 - قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ فِي الحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟: قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً، إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

ہم نے حجرے میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سُنی تو عُروہ نے عرض کی: اماں جان اے اُمّ المومنین! کیا آپ سُن رہی ہیں جو حضرت ابوعبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے، جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود نہ ہوں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

1777 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ

ابوعاصم، ابن جُریج، عطاء، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

1775- انظر الحدیث: 4253، صحیح مسلم: 3027، سنن ابوداؤد: 1992، سنن ترمذی: 937

1776- انظر الحدیث: 4254,1777، صحیح مسلم: 3026، سنن ترمذی: 936، سنن ابن ماجه: 2998

1777- راجع الحدیث: 1776

1778 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: " أَرْبَعٌ: عُمْرَةُ الحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي القَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ المُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فِي ذِي القَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ - حُنَيْنٍ " قُلْتُ: كَمْ حَجَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةً

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ اُن سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں نے عرض کی کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

1779 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ القَابِلِ عُمْرَةَ الحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ کیا جب کہ آپ ﷺ کو واپس لوٹایا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

1780 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَقَالَ: اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي القَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ العَامِ المُقْبِلِ وَمِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

ہمام سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ تمام ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حُنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

1781 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا، وَعَطَاءً، وَمُجَاهِدًا، فَقَالُوا: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي القَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، اِن کے والدِ ماجد ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے قبل ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

1778- صحیح مسلم: 3024,3023

1779- راجع الحدیث: 1778

1780- راجع الحدیث: 1779

1781- انظر الحدیث: 4251,3183,2700,2699,2698,1844

وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ

میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے دو دفعہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

4- بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ

1782 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُخْبِرُنَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا -: مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا؟، قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ، فَرَكِبَهُ أَبُو فُلاَنٍ وَابْنُهُ، لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام لیا تھا لیکن میں اُس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اُس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک ہی اُونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

5- بَابُ العُمْرَةِ لَيْلَةَ الحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

محصب کی شب وغیرہ میں عمرہ کرنا

1783 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الحَجَّةِ، فَقَالَ لَنَا: مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالحَجِّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْفُضِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کچھ نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں اُن میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو

1782- انظر الحدیث: 1863، صحیح مسلم: 3028، سنن نسائی: 2109

1783- راجع الحدیث: 294

الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي

اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصّب والی شب آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف روانہ کیا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

6-بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ

1784 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ ، " قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو "

عمرو بن اَوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروالاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے عَمرو سے سُنا۔ اور کتنی ہی بار عَمرو سے سُنا۔

1785 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَلْحَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ ، وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم اور صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطلحہ کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اِسے عمرہ بنالیں۔ بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس ہدی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپکتی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض شروع

1784- انظر الحدیث: 2985' صحیح مسلم: 2928' سنن ترمذی: 934' سنن ابن ماجہ: 999

1785- راجع الحدیث: 1651,1557

تَطُفْ بِالْبَيْتِ، قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الحَجِّ فِي ذِي الحَجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالعَقَبَةِ، وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هَذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ لِلْأَبَدِ

ہو گیا۔ انہوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ اِن کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ تو انہوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم ﷺ سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

7- بَابُ الِاعْتِمَارِ بَعْدَ الحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

1786- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الحَجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ، وَلَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالحَجِّ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَرْدَفَهَا، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض شروع ہو گیا اور عرفہ کے دن میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے اسی طرح کیا۔ جب حصبہ کی شب آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ یہ اُن کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس

1786- راجع الحديث: 294

وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ، وَلاَ صَدَقَةٌ، وَلاَ صَوْمٌ

سے ہدی، صدقہ اور روزے وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

8-بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

1787 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالاَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ؟ فَقِيلَ لَهَا: انْتَظِرِي، فَإِذَا طَهُرْتِ، فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ

عمرہ کا ثواب مشقت کے لحاظ سے ہے

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد۔ ابن عوان، ابراہیم اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ دونوں عبادتیں کر کے واپس لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے واپس ہو رہی ہوں۔ اُن سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف جانا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا لیکن تمہیں تمہارے خرچ اور مشقت کے لحاظ سے اجر ملے گا۔

9-بَابُ المُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ العُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الوَدَاعِ

1788 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الحَجِّ، وَحُرُمِ الحَجِّ، فَنَزَلْنَا سَرِفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلاَ. وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي،

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے چلا جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کفایت کرے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر چلے اور سرف کے مقام پر اُترے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے تو اِسے عمرہ بنالے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ اور صاحبِ استطاعت صحابہ کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ، میں نے سُنا ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ سے کچھ فرمایا جس کے

1787- راجع الحدیث:294

1788- راجع الحدیث:1560,294

فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ: فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ ، قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضِيرُكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِهَا ، قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى، فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا، أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا ‌. فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: فَرَغْتُمَا ‌. قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

سبب میں عمرہ کرنے سے مجبور ہوں۔ فرمایا: کیا بات ہوئی؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی گھاٹا نہیں کہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو اُن کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج پر رہو۔ قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اُسی طرح رہی حتیٰ کہ جب ہم منیٰ سے مُحصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بُلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا: تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے اپنے صحابہ میں روانگی کا اعلان کروا دیا تو لوگ چل پڑے اور وہ بھی جنہوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

10-بَابٌ: يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں

1789 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ - يَعْنِي - عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ - أَوْ قَالَ: صُفْرَةٌ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَقَالَ عُمَرُ: تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ؟ قُلْتُ:

صفوان بن یعلیٰ بن اُمیہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اُس نے جُبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ آپ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ میں نبی کریم ﷺ کو دیکھنا چاہتا تھا جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھیں اور آپ پر وحی نازل ہو رہی

1789- راجع الحدیث: 1536

نَعَمْ، فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ، -وَأَحْسِبُهُ قَالَ: كَغَطِيطِ البَكْرِ - فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ العُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الجُبَّةَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الخَلُوقِ عَنْكَ، وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کپڑے کا ایک حصہ اُٹھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں جب یہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ اپنا جُبہ اُتار دے۔ اِس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالے اور اپنے عمرہ میں اسی طرح کرے جو اپنے حج میں کرتا ہے۔

1790 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ -: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ) (البقرة: 158) اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَلاَ أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: " كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ: كَانَتْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ": (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، زَادَ سُفْيَانُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ، وَلاَ عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

ہشام بن عُروہ کے والد نے ماجد نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں نے عرض کی اور میں (عروہ) اُن دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی: ''ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۵۸)'' لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر اس طرح ہوتی جیسے تم نے کہی تو الفاظ ہوتے فَلَا جُنَاحَ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی مناۃ کے لیے احرام باندھتے اور مناۃ قدید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا جانتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اِس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۵۸)۔ سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ اللہ تعالیٰ نے شخص کے حج اور عمرہ کو پورا شمار نہیں کیا جب کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

1790- راجع الحديث: 1643، سنن ابو داؤد: 1901

11 - بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے

عطاء نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اِسے عمرہ بنالیں۔ چنانچہ طواف کرکے بال ترشوائیں اور عمرہ کھول دیں۔

1791 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟. قَالَ: لاَ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوکر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم آپ کو اہلِ مکہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ مار دے۔ میرے ایک دوست نے اُن سے پوچھا: کیا حضور ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔

1792 - قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ؟ قَالَ: بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ

پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا: خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی خوشخبری دو جس میں نہ شور وغل ہے اور نہ مشقت۔

1793 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: "قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ،

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ

1791- راجع الحديث:1600

1792- انظر الحديث:3819,1600

1793- راجع الحديث:395

ہے۔

1794۔ قَالَ: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کر لے

1795۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ: أَحَجَجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ، حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جہاں آپ قیام فرما تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اِسی کے مطابق فتویٰ دیتا رہا۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر کا زمانہ خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے۔

1796۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ

عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے مروی ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے اور کم تھے۔ ہماری

1794- راجع الحديث: 396

1796- راجع الحديث: 1615

خِفَافٌ قَلِيلٌ، ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا البَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ العَشِيِّ بِالحَجِّ

سواریاں کم اور زادِ سفر مختصر کم تھا۔ میں میری بہن عائشہ، حضرت زُبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت اللہ کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

12-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ أَوِ الغَزْوِ

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

1797 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ پھر اس طرح کہا کرتے۔ "نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود وہ اکیلا ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم لوٹ آنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

13-بَابُ اسْتِقْبَالِ الحَاجِّ القَادِمِينَ وَالثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین شخصوں کا ایک جانور پر سوار ہونا

1798 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ خَلْفَهُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے کتنے ہی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

14-بَابُ القُدُومِ بِالْغَدَاةِ

صبح کے وقت گھر آنا

1797- انظر الحديث: 6385,4116,3084,2995

1798- انظر الحديث: 5966,5965

1799 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَاِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکّہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جاتے تو مسجدِ شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات بسر کرتے۔

15 - بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

شام کے وقت گھر آنا

1800 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَطْرُقُ اَهْلَهُ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً

عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ دولتِ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

16 - بَابُ لاَ يَطْرُقُ اَهْلَهُ اِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

1801 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَهُ لَيْلًا

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

17 - بَابُ مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهُ اِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے

1802 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حُمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سُنا: جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی بلندیوں کو دیکھتے تو اپنی اُونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے

1799- راجع الحدیث:484

1801- راجع الحدیث:443

الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: زَادَ الحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ: حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

1802م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جُدُرَاتِ، تَابَعَهُ الحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ

اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عُمیر نے حُمید سے مروی کی آکہ اُس (مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

قتیبہ، اسماعیل، حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو۔ متابعت کی اس کی حارث بن عُمیر نے۔

18 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) (البقرة:189)

ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو

1803 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا، كَانَتِ الأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا، لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذَلِكَ، فَنَزَلَتْ: (وَلَيْسَ البِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا، وَلَكِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقَى، وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) (البقرة:189)

ابواسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے کی جانب سے آتے۔ انصار میں سے ایک شخص آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اُسے عار دلائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۹)

19 - بَابٌ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

1804 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے، پینے اور سونے

1802م- انظر الحديث:1886

1803- انظر الحديث:4512

1804- انظر الحديث:5429,3001

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ، فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ

سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرے۔

20-بَابُ الْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ يُعَجِّلُ اِلٰى اَهْلِهِ

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے

1805 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہیں حضرت صفیہ بنت ابوعُبید کے سخت علیل ہونے کی خبر ملی، حتیٰ کہ شفق غائب ہونے کے بعد اُترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب میں تاخیر کر کے دونوں کو جمع فرمالیا کرتے۔

☆☆☆☆☆

1805- راجع الحدیث:1091

بسم الله الرحمن الرحيم

27- كِتَابُ الْمُحْصَرِ

000- أَبْوَابُ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) وَقَالَ عَطَاءٌ: الإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (حَصُورًا) (آل عمران: 39): لَا يَأْتِي النِّسَاءَ

1- بَابُ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

1806- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الفِتْنَةِ، قَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ البَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ

1807- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَيَالِيَ نَزَلَ الجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ العَامَ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَقَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محرم کے روکے جانے کا بیان

محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۶)۔ عطاء نے فرمایا کہ اَلْاِحْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اُسے روکے۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب فتنہ کے موقعہ پر عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

عُبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت ابنِ زُبیر پر فوجیں حملہ آور ہوئی تھیں تو اِن دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درخواست کی کہ اگر آپ اِس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ بنیں گے۔ فرمایا کہ ہم

1806- انظر الحدیث: 1639

1807- راجع الحدیث: 1639، سنن نسائی: 2859

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، أَنْطَلِقُ، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ . فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کرلیا اور انشاء اللہ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اُس کے درمیان آڑ ہوئے تو اسی طرح کروں گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا۔ پس احرام نہ کھولا حتیٰ کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے دن ایک طواف نہ کرلے۔

1808 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهَذَا

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کچھ شہزادوں نے عرض کی: کاش آپ اِس سال یہیں رہیں۔

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا

محمد بن، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ نے سر مبارک کے بال منڈوائے۔ اپنی ازواجِ مطہرات سے صحبت فرمائی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے سال عمرہ کیا۔

2- بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

حج سے روکا جانا

1810 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی

1808- راجع الحدیث: 1807,1639

1810- راجع الحدیث: 1639، سنن ترمذی: 942، سنن نسائی: 2769,2768

سَالِمٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الحَجِّ، طَافَ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا، فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا و مروہ اور کا ہر چیز کو حلال کرلے، حتیٰ کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ معمر، زُہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے اِسے اسی طرح مروی کیا ہے۔

3-بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الحَلْقِ فِي الحَصْرِ

روکے جانے کی صورت پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

1811 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ المِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ

محمود، عبدالرزاق، زہری، عُروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بال منڈوانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

1812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ العُمَرِيِّ، قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، وَسَالِمًا، كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ البَيْتِ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ

محمد بن عبدالرحیم، ابوبدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔

4-بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى المُحْصَرِ بَدَلٌ

جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدلہ نہیں

وَقَالَ رَوْحٌ: عَنْ شِبْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّمَا

روح، شبل، ابن ابو نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدلہ اُس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت

1811- راجع الحدیث: 1694

1812- راجع الحدیث: 1740,1639

الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلاَ يَرْجِعُ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ، إِنْ كَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ، وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ، وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ، وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الهَدْيُ إِلَى البَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا، وَلاَ يَعُودُوا لَهُ وَالحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الحَرَمِ

سے ناقص کیا اور جو روکا گیا یا اسے عذر وغیرہ ہو تو احرام کھول دے اور واپس نہ لوٹے اور اگر اُس کے پاس ہدی ہو تو اُسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر کے بال اتروائے اور اُس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے قربانی کی، سر کے بال اتروائے اور ہر چیز سے حلال ہو گئے، طواف کرنے اور قربانی کے اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے ہی۔ پھر اِس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قضا کا کوئی حکم دیا اور نہ وہ اُس کے لیے لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

1813 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الفِتْنَةِ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ البَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الحَجَّ مَعَ العُمْرَةِ، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے موقعہ پر مکّہ مکرّمہ کی طرف عمرہ کرنے چلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کیا۔ حضور ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے خیال کیا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اِسے کافی سمجھا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

5- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو

1813- راجع الحدیث: 1639، صحیح مسلم: 2979

فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) (البقرة:196)
وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی
اور وہ اختیار رکھتا ہے پس وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔

1814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ . قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ بِشَاةٍ

عبداللہ بن یوسف امام مالک، حُمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ صَدَقَةٍ) (البقرة:196) وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

ارشادِ ربانی: أَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

1815 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: " فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، أَوْ - قَالَ: احْلِقْ - ". قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (فَمَنْ كَانَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو یا فرمایا کہ سر منڈا لو۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر

1814- انظر الحديث: 1816، 1817، 1818، 4159، 4190، 4191، 4517، 5665، 5703، 6808

1815 صحیح مسلم: 2869 سنن ابو داؤد: 1856، 1857، 1858، 1859، 1860، 1861 سنن ترمذی: 953، 2973، 2974 سنن نسائی: 2851

1815- راجع الحديث: 1814

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) (البقرة: 196) إِلَى آخِرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ

میں کچھ تکلیف ہے(پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۶) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لینا۔ ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کردینا یا قربانی کرنا جو قدرت میں ہو۔

7-بَابٌ: الإِطْعَامُ فِي الفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الفِدْيَةِ، فَقَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً، حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى الوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - تَجِدُ شَاةً؟ فَقُلْتُ: لاَ، فَقَالَ: فَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ

عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ میں حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور اُن سے فدیہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے لیے نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا: مجھے گمان نہ تھا کہ تمہاری اذیت اس حد تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی اذیت ہوجائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

8-بَابٌ: النُّسُكُ شَاةٌ

بکری کی قربانی

1817- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں پس اُنہیں حکم دیا کہ سر منڈا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ وضاحت نہیں کی تھا کہ اِس سے وہ احرام سے باہر ہوجائیں گے بلکہ وہ پُرامید تھے کہ مکّہ مکرمہ میں داخل

1816- راجع الحديث:1814' صحیح مسلم:2875' سنن ترمذی:2973' سنن ابن ماجه:3079

1817- راجع الحديث:1814

يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔

1818- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ

محمد بن یوسف ورقا، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے چہرے پر جوئیں گرتی دیکھیں۔ آگے اُسی طرح۔

9- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (فَلَا رَفَثَ) (البقرة: 197)

ارشادِ ربانی کہ رَفَثَ نہ ہو

1819- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یُوں واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

10- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ) (البقرة: 197)

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورۃ البقرہ میں) ترجمہ کنز الایمان: حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اِس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یُوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

1819- انظر الحدیث: 1521، صحیح مسلم: 3278، سنن ترمذی: 811، سنن نسائی: 2626، سنن ابن ماجۃ: 2889

1820- راجع الحدیث: 1819,1521

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

28- كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

1- وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ، أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ، أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ. أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ، وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ)،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شکار کے بدلے کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اَب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (پارہ ۷، المائدہ: ۹۶)

2- بَابٌ وَإِذَا صَادَ الْحَلَالُ، فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنَسٌ، بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ، نَحْوُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ، يُقَالُ: عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ، فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ (قِيَامًا) (آل عمران: 191)، قِوَامًا، (يَعْدِلُونَ) (الانعام: 1) يَجْعَلُونَ عَدْلًا

جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے

حضرت ابنِ عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ اُونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہ جانا کہا گیا ہے کہ عَدْلُ ذٰلِكَ سے مراد برابر ہے۔ اگر کسرہ کے ساتھ عِدْلٌ ہو تو مراد ہم وزن ہے قِيَامًا یہاں قِوَامًا کے معنی میں ہے اور يَعْدِلُوْنَ وہ برابر کرتے ہیں۔

1821 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے

1821- انظر الحديث: 1824, 2570, 2854, 2914, 4149, 5406, 5407, 5490, 5491, 5492

صحیح مسلم: 2846، سنن نسائی: 2824, 2825، سنن ابن ماجہ: 3093، 1822, 1823

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ، فَأَثْبَتُّهُ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ؟ فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

سال میرے والدِ محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم ﷺ تشریف لے چلے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو آپس میں ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر حملہ آور ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑ جانے کا خدشہ تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعھن میں چھوڑا سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں، انہیں خدشہ ہے کہ کہیں آپ سے بچھڑ نہ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمایئے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا اضافی گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

3- بَابُ إِذَا رَأَى المُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا، فَفَطِنَ الحَلاَلُ

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے

1822 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ کے صحابہ احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن سے

1822- راجع الحديث: 1821

أُحْرِمْ. فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ، فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ العَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ، فَفَعَلَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ اُن سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور اُس میں سے کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمیں بچھڑ جانے کا خوف تھا۔ میں کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ کہا کہ تعہن میں اور سقیاء میں قیلولہ فرمائیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کے کچھ صحابہ سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور اُنہیں خوف ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا اُن کا انتظار فرمایئے۔ پس یہی کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

4-بَابٌ: لاَ يُعِينُ المُحْرِمُ الحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

1823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقَاحَةِ

نافع مولیٰ ابوقتادہ نے سُنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابومحمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1823- راجع الحدیث: 1821، صحیح مسلم: 2844,2843، سنن ابوداؤد: 1852، سنن ترمذی: 847، سنن نسائی: 2815

مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى ثَلَاثٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ، وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كُلُوهُ حَلَالٌ، قَالَ لَنَا عَمْرٌو، اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا وَغَيْرِهِ، وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَا

ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام میں اور بعض بغیر احرام کے تھے۔ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ گورخر تھا میرا کوڑا گر گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر تنہا پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ کچھ نے کہا کہ کھاؤ اور کچھ نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ آگے تشریف لے جا چکے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اِس کے اور دوسری حدیثوں کے بارے میں پوچھو اور وہ یہاں ہمارے پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

5- بَابٌ: لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تاکہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

1824 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ، فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا، أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ

عبداللہ بن ابوقتادہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ انہوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب واپس لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے کئی گورخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا اور اسے ہمارے

1824- راجع الحدیث: 1821، صحیح مسلم: 2847، سنن نسائی: 2826

مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا. قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھالیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم حالتِ احرام میں تھے اور حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کر کے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کرلیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اُٹھالیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُس پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کھالو۔

6- بَابٌ: إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے

1825 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا اس وقت آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کردیا۔ جب اُن کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو فرمایا: میں اِسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

7- بَابُ مَا يَقْتُلُ المُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

1825- انظر الحدیث: 2596,2573، صحیح مسلم: 2837، سنن ترمذی: 849، سنن نسائی: 2819,2818، سنن ابن ماجہ: 3090

1826 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کچھ گناہ نہیں۔

1826م - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

1827 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

زید بن جُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجۂ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام والا مار دے۔

1828 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ "

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی حرج نہیں: کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کُتا۔

1829 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانوروں میں سے

1826م- انظر الحدیث: 3315، صحیح مسلم: 2864، سنن نسائی: 2828

1827- انظر الحدیث: 1828، صحیح مسلم: 2862

1828- راجع الحدیث: 1827، صحیح مسلم: 2861، سنن نسائی: 2889

1829- انظر الحدیث: 3314، صحیح مسلم: 2859، سنن نسائی: 2888

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يَقْتُلُهُنَّ فِي الحَرَمِ: الغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالفَأْرَةُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ "

پانچ ہیں جو سب کے سب فاسق ہیں جو حرم میں بھی مار دیئے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

1830 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ: وَالمُرْسَلاَتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا ، فَابْتَدَرْنَاهَا، فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں موجود تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلٰت کا نزول ہوا۔ آپ اُس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سُن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اُسی کی تلاوت میں تھے ایک سانپ ہماری جانب بڑھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے مار دو۔ ہم اُس پر پل پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے ضرر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے ضرر سے بچ گئے۔

1831 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْوَزَغِ: فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الحَيَّةِ بَأْسًا

عُروہ بن زُبیر نے نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھپکلی فاسق جانور ہے۔ میں نے نہیں سُنا کہ آپ نے اُس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اِس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے اور انہوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی حرج نہ جانا۔

8-بَابٌ: لاَ يُعْضَدُ شَجَرُ الحَرَمِ

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ

حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔

1830- انظر الحدیث: 4934,4931,4930,3317 صحیح مسلم: 5796 سنن نسائی: 2883

1831- انظر الحدیث: 3306 سنن نسائی: 2886

1832 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ العَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ البُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الفَتْحِ، فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اليَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ" فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ، وَلاَ فَارًّا بِخُرْبَةٍ، خُرْبَةٌ: بَلِيَّةٌ

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا اے امیر! مجھے وہ بات بیان کرنے کی اجازت دیجئے جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے دوسرے دن ارشاد فرمائی اور اُسے میرے کانوں سے سُنا، دل نے یاد رکھا اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حُرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اِس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو اجازت کی دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی تھی اور آج بھی وہ حُرمت اُسی طرح ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو حاضر ہے۔ وہ غیر حاضر تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشُریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اُس نے کہا کہ اے ابو شُریح! مجھے آپ سے بہتر علم ہے۔ حرم کسی گناہ گار، قتل کر کے فرار ہونے والے اور جھگڑا کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَةٌ سے مراد فساد ہے۔

9-بَابٌ: لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُ الحَرَمِ

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے

1833 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس

1832- راجع الحديث:104

1833- راجع الحديث:1349

مِنْ نَهَارٍ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا، إِلَّا لِمُعَرِّفٍ، وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ، لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟ هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

اُکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اِذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے مروی ہے کہ عکرمہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اُس کی جگہ سنبھالنا۔

10- بَابُ: لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

مکّہ مکرّمہ میں قتال حلال نہیں

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا

حضرت ابوشریح نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

1834 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ، فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکّہ کے دن فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو نکلا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس دن کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حُرمت کے سبب تا قیامت حرام ہے اور اس میں قتال کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک گھڑی کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حُرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اِس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا اچھا اِذخر کے سوا۔

1834- راجع الحدیث: 1349

11- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ

1835 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرٌو: أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا

1836 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ

احرام والے کا پچھنے لگوانا

حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو احرام کی حالت میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور آپ حالتِ احرام تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابنِ عباس کی حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انہوں نے دونوں سے ہی سنی ہو۔

خلد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لحی جمل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر کے درمیان میں پچھنے لگوائے۔

12- بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

1837 - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

احرام والے کا نکاح

ابو المغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔

13- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

احرام والے مرد وعورت کے لیے جو خوشبو ممنوع ہے

1835- انظر الحدیث: 1939, 2103, 2278, 2279, 5691, 5694, 5695, 5699, 5700, 5701

1938 صحیح مسلم: 2877 سنن ترمذی: 839 سنن نسائی: 2845, 2846, 2847

1836- انظر الحدیث: 5698 صحیح مسلم: 2878 سنن نسائی: 2850 سنن ابن ماجہ: 3481

1837- انظر الحدیث: 4258, 4259, 5114 سنن نسائی: 2841

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لاَ تَلْبَسِ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

1838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلْبَسُوا القَمِيصَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ البَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلاَنِ، فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلاَ الوَرْسُ، وَلاَ تَنْتَقِبِ المَرْأَةُ المُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ القُفَّازَيْنِ. تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، وَجُوَيْرِيَةُ، وَابْنُ إِسْحَاقَ: فِي النِّقَابِ وَالقُفَّازَيْنِ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَلاَ وَرْسٌ، وَكَانَ يَقُولُ: لاَ تَتَنَقَّبِ المُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ القُفَّازَيْنِ، وَقَالَ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ " لاَ تَتَنَقَّبِ المُحْرِمَةُ، وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ ہمیں احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قمیض، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ متابعت کی اِس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے متعلق۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابو سلیم نے۔

1839 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلُوهُ، وَكَفِّنُوهُ، وَلاَ تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلاَ تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے شخص کا قصہ بیان کیا جس کو اُس کی اُونٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اِسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اِس کا سر نہ چھپانا اور اِسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

14- بَابُ الِاغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا غسل کرنا

1838- راجع الحدیث: 134 سنن ابو داؤد: 1825 سنن ترمذی: 833 سنن نسائی: 2672

1839- راجع الحدیث: 1265 سنن ابو داؤد: 3241 سنن نسائی: 2856

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں داخل ہوسکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی حرج نہیں۔

1840 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھوسکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھوسکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردے کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حُنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے! پس حضرت ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اُسے نیچا کردیا، حتیٰ کہ مجھے اُن کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک شخص سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اُس نے اِن کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

15-بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ہونے کے سبب احرام والے کا موزے پہننا

1841 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

ابو الولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے

1840- صحیح مسلم: 2881' سنن ابو داؤد: 1840' سنن نسائی: 2664' سنن ابن ماجہ: 2934

1841- راجع الحدیث: 1740' صحیح مسلم: 2786' سنن ترمذی: 834' سنن نسائی: 2671,2670' سنن ابن ماجہ: 2931

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ لِلْمُحْرِمِ

مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص احرام کی حالت میں ہو۔

1842 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لاَ يَلْبَسِ القَمِيصَ، وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلاَ وَرْسٌ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن اُنہیں کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے کو ہو جائیں۔

16- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ، فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

اگر اِزار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے

1843 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: جس کے پاس اِزار نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جو جوتے نہ رکھتا ہو وہ موزے پہن لے۔

17- بَابُ لُبْسِ السِّلاَحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا خَشِيَ العَدُوَّ لَبِسَ

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار

1842- راجع الحدیث:134

1843- راجع الحدیث:1841,1740

السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ

پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے اُن کی متابعت نہیں کی۔

1844 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ: لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ"

ابواسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی تعدہ میں عمرہ کیا تو مکّہ والوں نے آپ کو مکّہ مکرّمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، حتیٰ کہ اُنہوں نے فیصلہ کیا مکّہ مکرّمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

18 - بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ، وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

حرم اور مکّہ مکرّمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بغیر احرام داخل ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جس کا قصدِ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام بندھ لے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔

1845 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے اور ہر اُس شخص کے لیے ہیں جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور اِن کے علاوہ دوسرے تو جو جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھ لے حتیٰ کہ مکّہ مکرّمہ والے مکّہ مکرّمہ سے احرام باندھ لیں۔

1846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ مکّہ مکرّمہ میں

1844- راجع الحدیث: 1781، سنن ترمذی: 938

1845- راجع الحدیث: 1524

1846- انظر الحدیث: 5808,4286,3044، صحیح مسلم: 3295، سنن ابو داؤد: 2685، سنن ترمذی: 1693، سنن نسائی: 2868,2867، سنن ابن ماجہ: 2085

اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

داخل ہوئے تو آپ کے سرِ مبارک پر مغفر تھا۔ جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

19- بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

جب بے علمی احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ"

عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگا لے یا بے علمی میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

1847 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ،

صفوان بن یعلیٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک شخص آیا جس نے جُبّہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول ہو تو آپ انہیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت زائل ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

1848 - وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ - يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ - فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اِس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

20- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

احرام والا عرفات میں عوفات پا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا

1849 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

1847- راجع الحدیث:1536

1848- انظر الحدیث:6893,4417,2973,2265' راجع الحدیث:1536

1849- راجع الحدیث:1268,1265

حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَیْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَکَفِّنُوهُ فِی ثَوْبَیْنِ أَوْ قَالَ: ثَوْبَیْهِ وَلاَ تُحَنِّطُوهُ وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهُ یَوْمَ القِیَامَةِ یُلَبِّی"

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص عرفات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اِسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اِس کا سر چھپانا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اِسے اس حال میں اُٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

1850 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَیْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَکَفِّنُوهُ فِی ثَوْبَیْنِ، وَلاَ تَمَسُّوهُ طِیبًا، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهُ یَوْمَ القِیَامَةِ مُلَبِّیًا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اِسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اِسے حنوط ملنا کیونکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ اِسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

21- بَابُ سُنَّةِ المُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

احرام والا فوت ہو جائے تو اُس کے بارے میں سنت

1851 - حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَکَفِّنُوهُ فِی ثَوْبَیْهِ،

سعید بن جُبیر نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالتِ احرام تھا اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اِسے خوشبو نہ لگانا اور

1850- راجع الحدیث:1265

1851- راجع الحدیث:1267

وَلاَ تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ القِيَامَةِ مُلَبِّيًا

نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

22- بَابُ الحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ المَيِّتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ المَرْأَةِ

میّت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا

1852 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالوَفَاءِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں حتیٰ کہ وفات پاگئیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

23- بَابُ الحَجِّ عَمَّنْ لاَ يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر جم نہ سکے

1853 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ امْرَأَةً، ح

ابوعاصم، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک عورت۔

1854 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، ابنِ شہاب، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حاضرِ خدمت ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔

1852- انظر الحدیث: 7315,6699 سنن نسائی: 2631

1853- صحیح مسلم: 3239 سنن ترمذی: 928 سنن نسائی: 5404 سنن ابن ماجہ: 2909

1854- راجع الحدیث: 1513

الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

میرے والدِ ماجد بہت زیادہ بوڑھے ہیں، سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا اُن کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

24- بَابُ حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

1855 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت حاضرِ خدمت ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ اِن کی جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ میرے والدِ ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے زیادہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر جم نہیں سکتے۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

25- بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

بچوں کا حج

1856 - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنِي اَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

ابوالنعمان، حماد بن زید، عبداللہ بن عبداللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا۔

1857 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں قریب البلوغ تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے

1855- راجع الحدیث: 1513

1856- راجع الحدیث: 1357، 1677

1857- راجع الحدیث: 76

أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ، أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا، فَرَتَعَتْ، فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِمِنًى فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

1858 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ

عبدالرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کروایا گیا اور اس وقت میری عمر سات برس تھی۔

1859 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، يَقُولُ: لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جُعید بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

26-بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

عورتوں کا حج

1860 - وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

احمد بن محمد، ابراہیم، اِن کے والدِ ماجد اُن کے جدِ امجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو روانہ کیا۔

1861 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ

عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

1858- سنن ترمذی: 1858

1859- انظر الحدیث: 7330,6712

1861- راجع الحدیث: 1520

بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ غزوات و جہاد میں شریک نہ ہوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی سُن لینے کے بعد میں کبھی حج کو شریک نہیں ہوں۔

1862- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: اخْرُجْ مَعَهَا

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا قصد رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

1863- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حج کر کے واپس تشریف لائے تو حضرت اُمِّ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہ کیا؟ عرض کی کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اُونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ مروی کیا اِسے ابن جُریج عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔ عُبید اللہ، عبد الکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

1862- انظر الحدیث: 5233,3061,3006، صحیح مسلم: 3259

1863- صحیح مسلم: 3029

وَسَلَّمَ

1864 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: - يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: "أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلاَ صَوْمَ يَوْمَيْنِ الفِطْرِ وَالأَضْحَى، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى"

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ غزوات میں حصّہ لیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سُنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور محبوب ہیں کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے اور فجر کے بعد جب تک سورج نکل نہ آئے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی مسجدِ حرام، میری مسجد اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔

فائدہ: مفسّرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: یعنی سواء ان مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف اس لیے سفر کرکے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے، ممنوع ہے۔ جیسے بعض لوگ جمعہ پڑھنے بدایوں سے دہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے، یہ غلط ہے۔ ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اس توجیہ پر حدیث بالکل واضح ہے۔ وہابی حضرات نے اس کے معنیٰ یہ سمجھے کہ سواء ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف سفر ہی حرام ہے لہٰذا عرس، زیارتِ قبور وغیرہ کے لیے سفر حرام۔ اگر یہ مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج، دوستوں سے ملاقات، علمِ دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لیے سفر حرام ہوں گے اور ریلوے کا محکمہ معطّل ہوکر رہ جائے گا اور یہ حدیث قرآن کے خلاف ہی ہوگی اور دیگر احادیث کے بھی۔ ربِّ عزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۱﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرمادو! زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ (صاحبِ) مرقاۃ نے اسی جگہ اور (علامہ) شامی نے زیارتِ قبور میں فرمایا کہ چونکہ ان تین مساجد کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اس لیے اور مسجدوں کی طرف سفر ممنوع ہے اور اولیاء اللہ کی قبریں فیوض و برکات میں مختلف ہیں۔ لہٰذا زیارتِ قبور کے لیے سفر جائز (ہے)۔ کیا یہ (بدمذہب) جہلاء انبیاء کرام کی قبور کی طرف سفر (سے) بھی منع کریں گے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الاوّل، ج۱، ص۴۳۱۔۴۳۲)

1864- راجع الحدیث: 1197,586

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی، شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ہمارے اصحاب شوافع، امام الحرمین اور محققین کے نزدیک یہ (یعنی مزارات وغیرہ کے قصد سے) سفر کرنا نہ حرام ہے، نہ مکروہ، البتہ افضیلت کاملہ ان تین مسجدوں کی طرف سامانِ سفر باندھنے میں ہے۔ (شرح المسلم للنووی، سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، ج۱، ص۴۳۳)

27- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

1865 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: مَا بَالُ هَذَا؟، قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

1866 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَمْشِ، وَلْتَرْكَبْ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو الخَيْرِ لاَ يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

1866م - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی مشقت دینے سے غنی ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم ﷺ سے اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے مجھ سے کہا۔ میں نے حکم پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا: پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابو الخیر کبھی حضرت عقبہ سے الگ نہ ہوتے۔

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

☆☆☆☆☆

1865- انظر الحدیث: 6701، صحیح مسلم: 4223، سنن ابوداؤد: 3301، سنن ترمذی: 1537، سنن نسائی: 3862,3861

1866م- صحیح مسلم: 2227، سنن ابو داؤد: 3299، سنن نسائی: 3823

بسم الله الرحمن الرحيم

29- كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

1- بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

1867- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

1868- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي، فَقَالُوا: لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ، فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ

1869- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فضائل مدینہ کا بیان

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

ابو عبدالرحمٰن، احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے جو اس میں نئی بات پیدا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا: اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبروں کو کھود دیا گیا۔ پھر حکم فرمایا تو کوڑی کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی طرف انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کا درمیانی حصہ میری

1867- انظر الحدیث: 7306، صحیح مسلم: 3310

1868- راجع الحدیث: 428,334

1869- انظر الحدیث: 1873

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي، قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ، فَقَالَ: أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الحَرَمِ، ثُمَّ التَفَتَ، فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ

زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو۔ پھر اطراف میں دیکھ کر فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔

1870 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " المَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَقَالَ: ذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلاَ عَدْلٌ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: " عَدْلٌ: فِدَاءٌ "

ابراہیم تیمی نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس سوائے اللہ کی کتاب اور اِس صحیفہ کے کوئی چیز نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اِس میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا اسکے پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسان کی لعنت نہ اُس کی کوئی فرض عبادت قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر معاملات کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا فرض قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔

2- بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کی چھانٹی کر دیتا ہے

1871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابوحباب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک

1870- صحیح مسلم: 3773,3316,3315,3314 سنن ابو داؤد: 2034 سنن ترمذی: 2127

1871- صحیح مسلم: 3340

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ اُسے یثرب کہا جاتا ہے اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اِس طرح نکال دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

3- بَابٌ: الْمَدِينَةُ طَابَةٌ

مدینہ منورہ طابہ ہے

1872 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ تَبُوكَ، حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت ابوحمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

4- بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے مقام

1873 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک ابنِ شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اُسے خوفزدہ نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اِن دونوں پتھریلی مقام کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

5- بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

1874 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ دو گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جانا چاہیں

1872- راجع الحدیث: 1481 صحیح مسلم: 3358 سنن ابو داؤد: 3079

1873- راجع الحدیث: 1869 صحیح مسلم: 3319 سنن ترمذی: 3921

مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

1875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

حضرت عبداللہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن ابوزُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔ شام فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انہیں علم ہو۔ عراق فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔

6- بَابٌ: الإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

1876 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، عُبید اللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اِس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بِل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

7- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ کو دھوکہ دینے کا گناہ

1875- صحیح مسلم: 3351

1876- صحیح مسلم: 372، سنن ابن ماجہ: 3111

1877 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ، عَنْ جُعَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَكِيدُ أَهْلَ المَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ المِلْحُ فِي المَاءِ

حسین بن حُریث، فضل، جُعید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: نہیں فریب دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اِس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

8- بَابُ آطَامِ المَدِينَةِ

مدینہ منورہ کے مکانات

1878 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ، مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں، جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اِس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

9- بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ المَدِينَةَ

دجال مدینہ منوّرہ میں داخل نہیں ہوگا

1879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، اِن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال کی دہشت مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگی۔ اِس کے اُن دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے موجود ہوں گے۔

1880 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نعیم بن عبداللہ مُجمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے موجود ہیں لہٰذا

1878- انظر الحدیث: 7060,3597,2467، صحیح مسلم: 7175,7174

1879- انظر الحدیث: 7126,7125

1880- صحیح مسلم: 3337

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ

طاعون اور دجال اس میں داخل نہ ہو سکیں۔

1881- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال تباہ و برباد نہیں کرے گا سوائے مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ اِن کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر اہل مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

1882- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: "يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلَا أُسَلَّطُ عَلَيْهِ"

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت طویل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اُترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُس کی جانب ایک شخص جائے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے بارے میں تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے: نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مردِ مومن کہے گا: خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اِسے قتل کر دو لیکن اُس پر غلبہ نہ پا سکے گا۔

1881- انظر الحدیث: 7473,7134,7124، صحیح مسلم: 7316

1882- انظر الحدیث: 7132، صحیح مسلم: 7302,7301

10- بَابٌ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

1883 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَجَاءَ مِنَ الغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى ثَلاَثَ مِرَارٍ، فَقَالَ: المَدِينَةُ كَالكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

مدینہ خبیث کو دُور کر دیتا ہے

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ دوسرے دن آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ بیعت فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار فرمایا اور فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دُور کرتی اور خالص چیز کو رکھ لیتی ہے۔

1884 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لاَ نَقْتُلُهُمْ، فَنَزَلَتْ (فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) (النساء: 88) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الحَدِيدِ

حضرت زید ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُحد کی جانب تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک جماعت واپس لوٹ آئی (اصحاب کی)۔ ایک جماعت نے کہا کہ ہم اُن سے جنگ کریں گے۔ (منافقین کی) دُوسری جماعت (گروہِ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پارہ ۵، النساء: ۸۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ خبیث لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

000- بَابٌ

1885 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضور ﷺ کا مدینہ منوّرہ کے لیے دعا کرنا

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، اِن کے والدِ ماجد، یونس، ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ!

1883- انظر الحدیث: 7322,7216,7211,7209

1884- انظر الحدیث: 4589,4050 صحیح مسلم: 3343 سنن ترمذی: 3028

1885- صحیح مسلم: 3313

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ

مدینہ منورہ میں اُس سے دگنی برکت عطا فرما جتنی تُو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

1886 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

11 - بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

نبی کریم ﷺ نے مدینہ چھوڑنے کو ناپسند فرمایا

1887 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے نزدیک ہی منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند فرمایا اور فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی حاجت نہیں؟ پس وہ وہیں رہ گئے۔

12 - باب

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

1888 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ بن عمر، خُبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

1886- صحیح مسلم: 3441

1887- راجع الحدیث: 655

1888- راجع الحدیث: 1196

1889 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلاَلٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ،

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ،

قَالَ: اللَّهُمَّ العَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الجُحْفَةِ، قَالَتْ: وَقَدِمْنَا المَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہے اور حضرت بلال کا بخار جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے: اے کاش ایک رات میں اُسی وادی میں گزاروں اور میرے اِردگرد اِذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا دن بھی آئے گا کہ میں مجنّہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ دکھائی دیں گے۔ پھر دعا کرتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عُتبہ بن ربیعہ اور اُمیّہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے نکال کر وبائی زمین کی طرف بھیجا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! مکہ جیسی محبت ہمارے دلوں میں مدینہ کے لیے ڈال دے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مُد میں اور اِس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اِس کے بخار کو جُحفہ کی طرف کر دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبائی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان کا بدبودار نالہ آہستہ آہستہ بہتا رہتا تھا۔

1890 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم، اِن کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے دینا۔ ابن زُریع، روح بن قاسم، زید بن

1889- انظر الحدیث: 6372,5677,5654,3926 صحیح مسلم: 3330

ابْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسلم، ان کی والدۂ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا۔ ہشام، زید، ان کے والدِ ماجد، حضرت حفصہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سنا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

30- كِتَابُ الصَّوْمِ

1- بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة:183)

1891 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ فَقَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لاَ أَتَطَوَّعُ شَيْئًا، وَلاَ أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

1892 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

روزے کا بیان

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جس کے سر کے بال پراگندہ تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کی: یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا: مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اُسے اسلام کے احکام بتا دیئے تو وہ عرض گزار ہوا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اِس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اِس نے سچ کہا ہے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھایا

1891- راجع الحدیث:46

1892- انظر الحدیث:4501,2000

قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

1893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے چھوڑ دیا کر دیا حضرت عبداللہ اس کا کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ اُن کے معمول کے دن میں پڑتا۔

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اِس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

2- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

1894 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ"

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ المِسْكِ

يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر ترک کر دیتا ہے لہٰذا اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔

3- بَابٌ: الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

روزہ کفّارہ ہے

1895 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

1893- راجع الحدیث:1592، صحیح مسلم:2636

1894- انظر الحدیث:1904، 5927، 7492، 7538، سنن ابو داؤد:2363

1895- راجع الحدیث:525

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ ، قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لاَ يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ البَابُ؟ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور پڑوسیوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اِس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ اُن سے پوچھیے کہ کیا حضرت عمر کو اُس دروازے کا علم تھا؟ انہوں نے پوچھا تو فرمایا: ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کا علم رکھتا ہے۔

4-بَابٌ: الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

روزہ داروں کے لیے بابِ ریان

1896- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ فِي الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ "

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے (فرشتے) کہ اِس سے اُن کے سوا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہ ہو سکے گا۔

فائدہ: صوم کے لغوی معنے ہیں باز رہنا، قرآن کریم فرماتا ہے: "إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا" یعنی میں نے بات چیت سے باز رہنے کی نذر مانی ہے۔ شریعت میں صبح سے شام تک بہ نیت عبادت صحبت سے اور کسی چیز کے پیٹ یا دماغ میں داخل کرنے سے باز رہنے کو صوم کہا جاتا ہے۔ روزہ کا منشا ہے نفس کا زور توڑنا، دل میں صفائی پیدا کرنا فقرا اور مساکین

1896- انظر الحدیث: 3257، صحیح مسلم: 2703

کی موافقت کرنا، مساکین پر اپنے دل کو نرم بنانا۔ مرقات میں ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانۂ قحط میں پیٹ بھر کھانا نہ کھاتے تھے تاکہ بھوکوں فاقہ مستوں کا حق نہ بھول جائیں۔ لمعات، مرقات اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ ۲ھ ہجری میں تبدیلی قبلہ کے ایک مہینہ بعد ہجرت سے اٹھارھویں مہینہ دسویں شعبان کو روزے فرض ہوئے، روزے کی فرضیت میں چھ قسم کی تبدیلیاں ہوئیں جنہیں ہم نے اپنی "تفسیر نعیمی" پارہ دوم میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۸۲)

1897 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ "، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بُلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بُلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریان سے بُلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بُلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو اِن دروازوں سے بُلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو تمام دروازوں سے بُلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

5- بَابٌ: هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ

صرف رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں درست ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

1898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

قُتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسُہیل، ان کے والدِ

1897- انظر الحديث: 3666,3216,2841' صحیح مسلم: 2368' سنن ترمذی: 3674' سنن نسائی: 3135, 2438,2237

1898- انظر الحديث: 3277,1899' صحیح مسلم: 2492' سنن نسائی: 2102,2101,2100,2099,

جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

1899 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

1900 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، وَيُونُسُ: لِهِلاَلِ رَمَضَانَ

6- بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

1901 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، ابن ابو انس مولیٰ تیمیین، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنا ترک کردو۔ اگر تمہارے اُوپر آسمان ابرآلود ہو تو اِس کا حساب کرلو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عُقیل اور یونس سے مروی کی کہ رمضان کے چاند کے۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے

حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے لوگ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

یحییٰ بن ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

2098,2097,2096

1899- راجع الحديث:1898

1900- انظر الحديث:1907,1906' صحيح مسلم:2501' سنن نسائي:2119

1901- راجع الحديث:35' صحيح مسلم:1778,1750' سنن نسائي:2205

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شب قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی نیت سے قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں:

7- بَابٌ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

نبی کریم ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

1902 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، كَانَ أَجْوَدَ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ لوگوں میں بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت میں اُس وقت اور زیادتی ہو جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے حتیٰ کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ اُنہیں قرآن مجید سناتے اور جب جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

8- بَابٌ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

جو روزے میں جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے

1903 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ

سعید مقبری کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی

1902- راجع الحدیث: 6,5

1903- انظر الحدیث: 6057 'سنن ابو داؤد: 2362 'سنن ابن ماجہ: 1689

بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

چیزیں ترک کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

9- بَابٌ: هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں

1904 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ "

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ

" لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس دن تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بات کرے اور نہ لڑے جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزہ دار ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ شاداں و فرحاں ہوگا۔ کہ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کی سبب خوش ہوگا۔

10- بَابٌ: الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ العُزْبَةَ

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

1905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو عورت کا مہر ادا کرنے پر قادر ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ نظر کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کے لیے محافظ ہے اور جو ایسا

1904- انظر الحدیث: 1894، صحیح مسلم: 2700، سنن نسائی: 2216,2215

1905- انظر الحدیث: 5066,5065، صحیح مسلم: 3384، سنن ابوداؤد: 2046، سنن ترمذی: 1081 تعلیقاً، سنن نسائی: 3211,3208,3207,2241,2240,2239، سنن ابن ماجہ: 1845

لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو ترک کر دو

وَقَالَ صِلَةُ، عَنْ عَمَّارٍ، مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صِلہ نے حضرت عمار سے مروی کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

1906 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے رکھنا نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اُوپر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کر لو۔

1907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کر لو۔

1908 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ

ابوالولید، شعبہ، جلبہ بن سُحیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے اور اِتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تین مرتبہ دبایا۔

1906- راجع الحدیث:1900، صحیح مسلم:2495، سنن نسائی:2120

1907- راجع الحدیث:1900

1908- انظر الحدیث:5302,1913، صحیح مسلم:2506

1909 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو القاسم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے چھوڑ دو اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کر لیا کرو۔

1910 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلا کیا جب اُنتیس دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے گئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے ایک مہینہ تک اِن کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ بلاشبہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

1911 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا اور آپ کی پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔ آپ اُنتیس دن اپنے بالا خانے پر تشریف فرما رہے پھر اُتر آئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

12 - بَابٌ: شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے: اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا: یہ دونوں اکٹھے ناقص نہیں ہوتے۔

1909- صحیح مسلم:2512' سنن نسائی:2117,2116

1910- انظر الحدیث:5202' صحیح مسلم:2520,2519' سنن ابن ماجہ:2061

1911- راجع الحدیث:378

1912 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "شَهْرَانِ لاَ يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ: رَمَضَانُ، وَذُو الْحَجَّةِ"

مسدّد، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسدّد، معتمر، خالد بن الحذاء حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

13- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے

1913 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلاَثِينَ

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری جماعت اُمّیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اِتنے اور اتنے روز کا ہوتا ہے یعنی کبھی اُنتیس روز کا اور کبھی تیس روز کا۔

14- بَابٌ: لاَ يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلاَ يَوْمَيْنِ

رمضان سے ایک دو دِن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں

1914 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

مُسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُس دن کا روزہ رکھ

1912- صحیح مسلم: 2527,2526 سنن ابوداؤد: 2323 سنن ترمذی: 692 سنن ابن ماجہ: 1659

1913- راجع الحدیث: 1908 صحیح مسلم: 2508 سنن ابوداؤد: 2319 سنن نسائی: 2340,2319

1914- صحیح مسلم: 2515 سنن ابوداؤد: 2335

يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ

لے۔

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ:

(أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ) (البقرة: 187)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۷)

1915 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لاَ وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَنَزَلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ میں سے جب کسی روزہ دار کے سامنے افطاری رکھی جاتی اور وہ افطار کرنے سے قبل ہی سو جاتا تو اُس رات اور دوسرے دن شام تک نہ کھا سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ اس دن انہوں نے مزدوری کی تھی لہٰذا نیند کا غلبہ ہوا۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا: ہائے افسوس! جب آدھا دن گزرا تو یہ بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی " ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۷)" اس سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور حکم نازل ہوا: " ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے

1915- انظر الحدیث: 4508، سنن ابو داؤد: 2314، سنن ترمذی: 2968

16- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)

فِيهِ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1916 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) (البقرة: 187) عَمَدْتُ اِلَى عِقَالٍ اَسْوَدَ، وَاِلَى عِقَالٍ اَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

1917 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: " اُنْزِلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ، مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) (البقرة: 187) وَلَمْ يَنْزِلْ (مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)، فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ

ڈورے سے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۷)

ارشادِ ربانی ہے:

''ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۷)''

اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی: ''حتیٰ کہ تمہارے لیے ظاہر ہوجائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے۔'' تو میں نے ایک سیارہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر اُنہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات بھر دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اِس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

سعید بن ابو مریم، ابن ابو حازم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے۔ سعید بن ابو مریم، ابو غسان محمد بن مطرِف، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی: اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہوجائے سیاہ دھاگے میں سے۔'' اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا۔ پس کوئی شخص جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیر میں سفید

1916- انظر الحدیث: 4510,4509 'صحیح مسلم: 2528 'سنن ابو داؤد: 2349 'سنن ترمذی: 2971

1917- انظر الحدیث: 4511 'صحیح مسلم: 2530

رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ: {مِنَ الْفَجْرِ} (البقرة: 187) فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ"

اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر نہ آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے

1918,1919- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ بِلاَلًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الفَجْرُ، قَالَ القَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ اُبن اُمِّ مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ اِن دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اُترتے تھے۔

18- بَابُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا

1920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں میں سحری کیا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

19- بَابٌ: قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلاَةِ الفَجْرِ

سحری اور نمازِ فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو

1921- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن

1918,1919- راجع الحدیث: 622,617

1921- راجع الحدیث: 575

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ " قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری میں کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

20- بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ

کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں سحری کا تذکرہ نہیں۔

1922 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پے در پے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں دشواری ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا: عرض کی کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

1923 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

21- بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِنْ قُلْنَا: لاَ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت اُمِّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء فرماتے: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر کہہ دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے: آج میں روزے سے ہوں اور اِسی طرح حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابنِ

1922- انظر الحدیث: 1962

1924 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ

عباس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے دن روانہ کیا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

22- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

روزہ دار کا حالتِ جنابت میں صبح کرنا

1925 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، ح

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں اور میرے والدِ ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

1926 - وحَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَ مَرْوَانَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَيَصُومُ، وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ، يَوْمَئِذٍ عَلَى المَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلاَ مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ، فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ:

مروان سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے صحبت کے سبب حالتِ جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ کو یہ حدیث صاف صاف سنا دیجیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اِسے پسند نہ کیا۔ پھر اتفاقاً ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے سامنے قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے

1924- انظر الحدیث: 7265,2007، صحیح مسلم: 2663، سنن نسائی: 2320

1926- انظر الحدیث: 1932,1931,1930، صحیح مسلم: 2584، سنن ابو داؤد: 2388، سنن ترمذی: 779

فَقَالَ: كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُنَّ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ، وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ

کبھی نہ بیان کرتا۔ پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُمِ سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم رکھتے تھے اور ہمام، حضرت ابنِ عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ روزہ ترک کرنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

23-بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا مباشرت کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

1927 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ، وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (مَآرِبُ) (طه: 18) : حَاجَةٌ ، قَالَ طَاوُسٌ: (غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ) (النور: 31) : الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حالتِ روزہ بوسہ دیتے اور مباشرت بھی فرمالیا کرتے تھے اور انہیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مارب سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ أُولِي الْإِرْبَةِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

24-بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا بوسہ دینا

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ

حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھ کر انزال ہو گیا تو اپنا روزہ مکمل کرے۔

1928 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حالتِ ر... اپنی

1927- انظر الحدیث:1928

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ ضَحِكَتْ

بعض ازواجِ مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

1929 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَمِيلَةِ، إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ اُن سے والدۂ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض شروع ہوگیا۔ میں خاموش سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض شروع ہوگیا؟ عرض کی، ہاں اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی۔ یہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کرلیا کرتے اور آپ اُنہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

25- بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

روزہ دار کا غسل کرنا

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ القِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الحَسَنُ: "لاَ بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ، وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيهِ، وَأَنَا صَائِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَآخِرَهُ، وَلاَ يَبْلَعُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لاَ أَقُولُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ؟ قَالَ: وَالمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ،

حضرت ابنِ عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا گیلا کرکے اپنے اُوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح اسطرح کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک فرمالیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے آغاز میں خواہ آخر میں مسواک کرسکتا ہے لیکن تھوک نہ

1929- راجع الحدیث: 322,298

وَالْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا

لگے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اُس کے ساتھ کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

1930 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَأَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

عُروہ اور ابوبکر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو فجر ہوتی، احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

1931 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلاَمٍ، ثُمَّ يَصُومُهُ،

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ گیا۔ حتیٰ کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔

1932 - ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَلِكَ

پھر ہم حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

26- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے

1930- صحیح مسلم: 2585

1931- صحیح مسلم: 2584، سنن ابوداؤد: 2388، سنن ترمذی: 779

1932- راجع الحدیث: 1925، 1926، 1931

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَنْثَرَ، فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ، وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں جب کہ اُس پر قدرت نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اُس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اُس پر کچھ نہیں۔

1933- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

27- بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ: يَبْتَلِعُ رِيقَهُ

عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو گن نہیں سکتا۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت کی مشکل کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے اور اُس پر روزہ دار اور دوسروں کا فرق نہیں کیا۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

1934- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

عمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی

1933- انظر الحدیث: 6669

1934- راجع الحدیث: 159

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ، رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُمْنَى إِلَى المَرْفِقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُسْرَى إِلَى المَرْفِقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ اليُمْنَى ثَلاَثًا، ثُمَّ اليُسْرَى ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر کلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا تین تین دفعہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنیں پیر کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر بائیں پیر کو تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اِس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے دوران دل میں کوئی برا خیال نہ آئے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

28- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ المَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق نہیں کیا

وَقَالَ الحَسَنُ: "لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ، إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ، وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ: "إِنْ تَمَضْمَضَ، ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ المَاءِ لاَ يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ، وَلاَ يَمْضَغُ العِلْكَ، فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ العِلْكِ لاَ أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ، وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ، فَإِنِ اسْتَنْثَرَ، فَدَخَلَ المَاءُ حَلْقَهُ لاَ بَأْسَ، لَمْ يَمْلِكْ

حسن بصری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلّی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی حرج نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ لیکن اس سے منع جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اُس پر قدرت نہیں ہے۔

29- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا

حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے

مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلاَ مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالشَّعْبِيُّ، وَابْنُ جُبَيْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ، وَحَمَّادٌ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے ترک کیا تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا نیز سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جُبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

1935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: مَا لَكَ؟، قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى العَرَقَ، فَقَالَ: أَيْنَ المُحْتَرِقُ قَالَ: أَنَا، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهَذَا

عبّاد بن عبداللہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا عرض کیا میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اِسے صدقہ کردو۔

30- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو وہ کفّارہ میں دیدے

1936 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ

1935- انظر الحدیث: 6822، صحیح مسلم: 2596,2597,2598، سنن ابو داؤد: 2394,2595

1936- انظر الحدیث: 1937,2600,5368,6087,6164,6709,6710,6711,6821، صحیح مسلم: 2590,2591,2593,2594,2595، سنن ابو داؤد: 2390,2391,2392، سنن ترمذی: 724، سنن ابن ماجہ: 1671

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ. قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ: لَا. فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا. قَالَ: خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکون فرمایا اور ہم وہیں حاضر تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے عرض کی کہ میں ہوں فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، اِن دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

31- بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ، هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفّارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ ضرورت مند ہوں؟

1937 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بدقسمت روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا؟ فرمایا کہ کیا آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ

1937- راجع الحديث:1936

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَهُوَ الزَّبِيلُ - قَالَ: أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو؟ ان دونوں پتھریلی وادیوں کے درمیان کسی کے گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

32- بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا

1937م - وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعِكْرِمَةُ: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ: احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ، عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمرو بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ کوئی چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ درست ہے۔ حضرت ابنِ عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابنِ عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور وہ رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد حضرت زید بن ارقم اور حضرت اُمِ سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے اُمِ علقمہ سے مروی کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگواتے اور انہوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

1937م - وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ

عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اِسی طرح مروی کی۔ اُن سے کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ سے؟ کہا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

قَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ

1938 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

معلیٰ بن اسد، وُہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

1939 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ابو معمر، عبدالوارث، ابوایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

1940 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ. وَزَادَ شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بُنانی، نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ فرماتے ہیں؟ فرمایا: نہیں مگر کمزوری کے سبب۔ شبابہ نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں۔

33 - بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

1941 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الشَّمْسُ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى

ابو اسحاق شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے ستّو گھولو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستّو گھولو۔ وہ اُترا اور اُس نے آپ کے لیے ستّو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دستِ مبارک سے اِس جانب اشارہ کر کے

1938- راجع الحدیث:1835، سنن ابو داؤد:2372، سنن ترمذی:775

1939- راجع الحدیث:1938,1835

1941- انظر الحدیث:5297,1958,1956,1955، صحیح مسلم:2557,2556,2555,2554، سنن ابو داؤد:2352

بِيَدِهِ هَا هُنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

فرمایا: جب دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابوبکر بن عیاش شیبانی، حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔

1942 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں۔

1943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، -زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عُروہ، اِن کے والدِ ماجد، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا: چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

34- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے

1944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَالكَدِيدُ: مَاءٌ بَيْنَ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور روزہ رکھا۔ جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار کرلیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عُسفان اور قدید کے درمیان۔

1942- انظر الحديث: 1943

1943- انظر الحديث: 1942، سنن نسائی: 1943

1944- انظر الحديث: 1948, 2953, 4275, 4276, 4277, 4278, 4295، صحیح مسلم: 2599, 2600, 2601, 2602، سنن نسائی: 2312

عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ"

35- بَاب

1945 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنِ رَوَاحَةَ

باب

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عُبید اللہ، حضرت اُمِّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، حتیٰ کہ گرمی کی شدّت کے سبب آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابنِ رواحہ کے۔

36- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الحَرُّ لَيْسَ مِنَ البِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

1946 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟»، فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ البِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ»

جس پر گرمی کی شدّت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک جمِ غفیر دیکھا اور ایک شخص جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں عرض کی کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

37- بَابٌ: لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے

1945- صحیح مسلم: 2625، سنن ابو داؤد: 2409

1946- صحیح مسلم: 2609,2608,2607، سنن ابو داؤد: 2407، سنن نسائی: 2261

1947 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى المُفْطِرِ، وَلاَ المُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حُمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہ کرتا تھا۔

38- بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے

1948 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ المَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ "، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکّہ مکرمہ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ عُسفان پہنچے۔ پھر پانی منگایا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور روزہ افطار کرلیا۔ حتیٰ کہ مکّہ مکرمہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابنِ عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

39- بَابُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) (البقرة: 184)

طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے

قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَسَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ القُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الهُدَى وَالفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ اليُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ العُسْرَ، وَلِتُكْمِلُوا العِدَّةَ، وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) (البقرة:

حضرت ابنِ عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اِس آیت سے منسوخ ہے: ترجمہ کنز الایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی

1948- راجع الحدیث: 1944

185)

پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو(پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۵)

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَنَسَخَتْهَا: (وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 184) فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ

ابن نمیر، اعمش، عمرو بن مرّہ، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو انہیں دشواری محسوس ہوئی لہٰذا جو مسکین کو روزانہ کھانا کھلا سکتا وہ روزہ چھوڑ دیتا کیونکہ اُنہیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔ اُسے اس حکم نے منسوخ کیا ترجمہ کنز الایمان: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو(پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۴)۔ پس انہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

1949 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ: (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ

عیاش، عبدالاعلیٰ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت پڑھی: "مسکین کے کھانے کا فدیہ۔" فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

40- بَابٌ: مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرة: 184)" وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ فِي صَوْمِ العَشْرِ: لاَ يَصْلُحُ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: "إِذَا فَرَّطَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ الإِطْعَامَ، إِنَّمَا قَالَ: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرة: 184)"

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پس دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو۔" سعید بن مسیّب کا قول ہے کہ دس روزے رکھنے صحیح نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور اُن پر فدیہ لازم نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا: "ترجمہ کنز الایمان: تو اتنے روزے اور دنوں میں(پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۴)۔

1949- انظر الحديث:4506

1950 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ ، قَالَ يَحْيَى: الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اُوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ میں وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب یا نبی کریم ﷺ سے وابستگی کے سبب۔

41- بَابٌ: الحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلاَةَ

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: " إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلاَفِ الرَّأْيِ، فَمَا يَجِدُ المُسْلِمُونَ بُدًّا مِنَ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلاَ تَقْضِي الصَّلاَةَ

ابوالزناد نے فرمایا: بعض سُنتیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو خلاف عقل کے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے راستہ نہیں مگر یہی کہ اُسی طرح اُن پر عمل کرے جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

1951 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا

ابنِ ابومریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

42- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو وفات پا جائے اور اُس کے اُوپر روزے باقی ہوں

وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلاَثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ

حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

1952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والدِ ماجد، عمرو بن حارث عُبید اللہ بن ابوجعفر، عُروہ نے

1950- صحیح مسلم:3682 سنن ابو داؤد:2399 سنن نسائی:2318 سنن ابن ماجہ:1669

1951- صحیح مسلم:2050,239 سنن نسائی:1578,1575 سنن ابن ماجہ:1288

1952- صحیح مسلم:2687 سنن ابو داؤد:2400

الحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو وفات پا جائے اور اُس پر روزے باقی ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اِس کی ابنِ وہب نے عمرو سے اور مروی کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

1953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ البَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، قَالَ: فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى". قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الحَكَمُ، وَسَلَمَةُ، - وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الحَدِيثِ - قَالاَ: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا، يَذْكُرُ هَذَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الحَكَمِ، وَمُسْلِمٍ البَطِينِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ، وَقَالَ يَحْيَى، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلمہ بطین، سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا اور اُن کے ذمے ایک مہینہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔ سلیمان، حکم اور سلمہ، مسلم، مجاہد نے حضرت ابنِ عباس سے اِسے مروی کیا ہے۔ ابو خالد، اعمش، حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل، سعید بن جُبَیر اور عطاء اور مجاہد نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری بہن فوت ہوگئی ہے۔ یحییٰ اور ابو معاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہوگئی ہیں۔ عُبید اللہ زید بن ابو اُنیسہ، حکم، سعید بن جُبیر نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہوگئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کے روزے باقی ہیں۔ ابو حریز،

1953- صحیح مسلم: 2691,2689,2688 'سنن ترمذی: 7017 'سنن ابن ماجہ: 1758

وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ، وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور اُن کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

43- بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

کس وقت افطار کرنا جائز ہے؟

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

حضرت ابوسعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا دائرہ غائب ہوگیا۔

1954 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حُمیدی، سفیان، ہشام بن عُروہ، اِن کے والدِ ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب، اُن کے والدِ محترم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات اِس جانب سے آرہی ہو اور دن اس جانب سے جارہا ہو اور سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار روزہ افطار کرلے۔

1955 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ القَوْمِ: يَا فُلاَنُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! اُٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یارسول اللہ شام تو ہوجائے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض کی کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اُترا اور اُن کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم ﷺ نے نوش فرمائے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار افطار کرے۔

1954- صحیح مسلم: 2553، سنن ابو داؤد: 2351، سنن ترمذی: 698

1955- راجع الحدیث: 1941

44-بَابٌ: يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ، أَوْ غَيْرِهِ

1956 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کرلے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کررہے تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو فرمایا: اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ وہ اُترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرلے اور اپنی انگشتِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

45-بَابُ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

1957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ

1958 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ؟ قَالَ:

افطار میں جلدی کرنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابوبکر، سلیمان سے مروی ہے۔ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے ستو تیار کرو۔ اس نے عرض کی کہ کاش! آپ شام ہوجانے کا

1956- راجع الحدیث: 1941

1957- سنن ترمذی: 699

1958- راجع الحدیث: 1941، صحیح مسلم: 2554،2555،2556،2557، سنن ابو داؤد: 2352

اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

انتظار فرماتے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستّو تیار کرو اور جب تم رات کو اِس جانب سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔

46- بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جب کوئی روزہ افطار کر لے اور پھر سُورج نظر آ جائے

1959 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: لاَ بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا لاَ أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لاَ

عبداللہ بن ابوشیبہ، ابواُسامہ، ہشام بن عُروہ فاطمہ بنت مُنذر سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے ایک ابرآلودہ دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا راستہ ہے اور معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے علم نہیں کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

47- بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا روزے رکھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ، فَضَرَبَهُ

حضرت عمر نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے مارا۔

1960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيَصُمْ ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ العِهْنِ،

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذاکوان سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح مکمل کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے

1959- سنن ابو داؤد: 2359، سنن ابن ماجہ: 1674

1960- صحیح مسلم: 2664

فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ

اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اُسے دہی دیتے، حتیٰ کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

48- بَابُ الوِصَالِ، وَمَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ

وصال کے روزے جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم ﷺ نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور ان کی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس پر ہمیشگی میں کراہت ہے۔

1961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُوَاصِلُوا قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ، وَأُسْقَى، أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

1962 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الوِصَالِ قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو یہ روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

1963 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ إِذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول

1961- انظر الحديث: 7241

1962- انظر الحديث: 1922، صحيح مسلم: 2558، سنن ابو داؤد: 2360

1963- انظر الحديث: 1967، سنن ابو داؤد: 2361

أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ. قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ

اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

1964 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدٌ قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ

ہشام بن عُروہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے سبب۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رَحْمَةً لَّهُمْ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

49-بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الوِصَالَ

زیادہ روزے رکھنے سے روکنا

رَوَاهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1965 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے ممانعت فرمائی فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب آپ کے روکنے کے باوجود روزے ملانے سے نہ رُکے تو آپ نے ایک روز ملایا پھر اگلا روز ملایا تو چاند نظر آ گیا فرمایا کہ اگر یہ

1964- صحیح مسلم:2567

1965- انظر الحدیث:7299,7242,6851,1966

أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

مؤخر ہو جاتا تو میں تمہارے ساتھ زیادہ ملائے جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رُکے تھے۔

1966 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ العَمَلِ مَا تُطِيقُونَ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اسلئے تم اُتنا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو۔

50- بَابُ الوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

سحری تک مسلسل روزہ رکھنا

1967 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ

عبداللہ بن خباب سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی وصال کے روزے نہ رکھے اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملایا تو سحری تک ملائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

51- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو

1968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي

عون بن ابوجُحیفہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور

1966- راجع الحديث: 1965

1967- راجع الحديث: 1963

1968- انظر الحديث: 6139، سنن ترمذی: 2413

جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ؟ قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: سَلْمَانُ قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

حضرت ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابودرداء سے ملنے گئے تو حضرت اُمِّ درداء کو غمگین دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابودرداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابودرداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء قیام کرنے لگے۔ انہوں نے کہا سوجایے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سوجائیں۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا: اب کھڑے ہو جایئے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے اُن سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

52- بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزے

1969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ"

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ ﷺ کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1969- انظر الحدیث: 6465,1970 'صحیح مسلم: 2714 'سنن ابو داؤد: 2434 'سنن نسائی: 2350

1970 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ" وَكَانَ يَقُولُ: خُذُوا مِنَ العَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اُتنا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم ﷺ کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہیشگی ہو خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اُس پر ہیشگی فرماتے۔

53- بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ

نبی کریم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان

1971 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ "وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ يَصُومُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب چھوڑیں گے نہیں اور رکھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب روزے نہیں رکھیں گے۔

1972 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لاَ تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ خیال کرنے لگتے کہ اب اِس میں روزے نہیں رکھیں گے اور جب روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے

1970- راجع الحدیث:1969، صحیح مسلم:2716، سنن نسائی:2179

1971- صحیح مسلم:2717، سنن ابو داؤد:1711، سنن نسائی:2345

1972- راجع الحدیث:1141

رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسًا فِي الصَّوْمِ

اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ لیتے۔ سلیمان نے حمید سے مروی کی ہے کہ انہوں نے حضرت انس سے روزے کے بارے میں پوچھا تھا۔

1973 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً، وَلَا عَبِيرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی دیباج یا ریشم کو نہیں چھوا۔ جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک وعنبر کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

54- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں مہمان کا حق

1974 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَقُلْتُ: وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ میں نے عرض کی کہ داؤدی روزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

55- بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں جسم کا حق

1975 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

1973- راجع الحدیث: 1141

1974- راجع الحدیث: 1131، صحیح مسلم: 2723,2722، سنن نسائی: 2390

1975- راجع الحدیث: 1974

اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ ، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، فَشَدَّدْتُ، فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَلاَ تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ؟ قَالَ: نِصْفَ الدَّهْرِ ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لو اور اُن سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کی کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے ایام میں حضرت عبداللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم ﷺ کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

56- بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

1976- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَقُولُ: وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: فَإِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ

ہمیشہ روزے رکھنا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ کہتا ہوں کہ میں خدا کی قسم، میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی

1976- صحیح مسلم: 2723,2722,2721 ،سنن ابو داؤد: 2427 ،سنن نسائی: 2391,2390

الشَّهْرِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ .قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ .قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ .فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائینگے۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

57-بَابُ حَقِّ الأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزے کے بارے میں بیوی کا حق

اس سلسلے میں حضرت ابوجُحیفہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

1977 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً، أَنَّ أَبَا العَبَّاسِ الشَّاعِرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ، فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلاَ تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي؟ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، قَالَ: إِنِّي لَأَقْوَى لِذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى، قَالَ: مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ - قَالَ عَطَاءٌ: لاَ أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ

ابوالعباس شاعر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہوا کہ میں دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہوں تو مجھے بلایا میں خود حاضر خدمت ہوا تو فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو، مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے سے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ وہ کس طرح ہیں فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ

1977- راجع الحدیث: 1131 صحیح مسلم: 2725 سنن نسائی: 1763,1762 سنن ابن ماجہ: 1331

صِيَامَ الْأَبَدِ- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ

رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت پیٹھ نہ پھیرتے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے دو دفعہ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اُس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں۔

58- بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا

1978- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ، حَتَّى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ فرمایا تو تین دن میں۔

59- بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

1979- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ- وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ- قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: فَإِنِّي

ابو العباس مکّی سے مروی ہے جو شاعر تھے اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائیگا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے جیسا ہے۔

1978- راجع الحدیث: 1131

1979- راجع الحدیث: 1977,1131

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى

عرض کی ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی قدرت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہ پھیرتے تھے۔

1980- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الأَرْضِ، وَصَارَتِ الوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: خَمْسًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: سَبْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: تِسْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: إِحْدَى عَشْرَةَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ شَطْرَ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور تکیے کو میرے اور اپنے درمیان رکھ لیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی نہیں؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا، پانچ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں پر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

60- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے

1981- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثٍ: صِيَامِ

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ

1980- راجع الحدیث: 1311، صحیح مسلم: 2733، سنن نسائی: 2401

1981- راجع الحدیث: 1178

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ

لینا۔

61- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

1982- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَصَلَّى غَيْرَ المَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: مَا هِيَ؟، قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ البَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت اُمِ سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپّے میں اور کھجوروں کو اُن کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک حلقے میں کھڑے ہوئے تو نفل پڑھے اور حضرت اُمِ سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا صرف میرے لیے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے۔ چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر اس کے لیے دعا فرمائی اور کہا: اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی سبب ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور اُن کی صاحبزادی اُمینہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا: حجاج کے بصرہ آنے سے قبل میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

1982م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے اُسی طرح فرمایا۔

62- بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

مہینے کے آخری ایام میں روزہ رکھنا

1982م- راجع الحدیث: 6380,6378,6344,6334

1983 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلاَنَ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سَأَلَهُ- أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ- فَقَالَ: يَا أَبَا فُلاَنٍ، أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ؟ قَالَ: - أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ- قَالَ الرَّجُلُ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ، لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ: أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ

صلت بن محمد، مہدی، غیلان۔ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمران سُن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے۔ اس شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے أَظُنُّهُ یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبید اللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مُطرِّف، حضرت عمران نے نبی کریم سے مِنْ سُررِ رَمَضَانَ مروی کیا ہے۔

63-بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنا

فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ، يَعْنِي: إِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ، وَلاَ يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ بَعْدَهُ

جب کوئی جمعہ کے دن روزہ رکھ کر صبح کرے تو اُسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

1984 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ، يَعْنِي: أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے روزے سے ممانعت فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ یہی ایک روزہ رکھے۔

1985 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر جب

-1983 صحیح مسلم: 2743,2737 ،سنن ابو داؤد: 2328

-1984 صحیح مسلم: 2677,2676 ،سنن ابن ماجہ: 1724

-1985 صحیح مسلم: 2678 ،سنن ابن ماجہ: 1723

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

1986 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: أَصُمْتِ أَمْسِ؟ ، قَالَتْ: لَا، قَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَأَفْطِرِي ، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الجَعْدِ: سَمِعَ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ، أَنَّ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَتْهُ: فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ایوب، حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کرلو۔ حماد بن الجعد، قتادہ، ایوب، حضرت جویریہ سے مروی ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کرلیا۔

64- بَابٌ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ

کیا روزے کے لیے دن مخصوص ہیں؟

1987 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: "لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

علقمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روزے کے لیے دن مخصوص فرما رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ قدرت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ ﷺ قدرت رکھتے تھے۔

65- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے روز کا روزہ

1988 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ، مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، أَنَّ أُمَّ الفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل، حضرت ام الفضل، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمیر بن عبید اللہ، عمیر مولی عبداللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی کریم

1986- سنن ابو داؤد: 2422

1987- انظر الحدیث: 6466، صحیح مسلم: 1826، سنن ابو داؤد: 1826

1988- راجع الحدیث: 1658

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

ﷺ کے روزے کے بارے میں شبہ ہوا تو کچھ نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

1989 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ - أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے سے متعلق شک کیا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

66- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

عید الفطر کے روز کا بیان

1990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: "هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: " قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ قَالَ: مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ قَالَ: مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ"

ابوعبید مولیٰ ابن ازہر سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اِن دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

1991 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1989- صحیح مسلم: 2631

1990- انظر الحدیث: 5571' صحیح مسلم: 2666' سنن ابوداؤد: 2416' سنن ترمذی: 771' سنن ابن ماجہ: 1722

1991- راجع الحدیث: 367' صحیح مسلم: 2669' سنن ابوداؤد: 2417' سنن ترمذی: 772

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَعَنِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہے۔

1992 - وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالعَصْرِ

نیز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

67- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

1993 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا، قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "يُنْهَى عَنْ صِيَامَيْنِ، وَبَيْعَتَيْنِ: الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالمُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

عطاء بن میناء سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے ممانعت فرمائی گئی ہے یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت ہے۔

1994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا - قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: الاِثْنَيْنِ - فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا اليَوْمِ

زیاد بن جُبیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی شخص نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی اور میرے خیال میں پیر کے دن کی جبکہ اُس دن عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے اسی روز روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

1995 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے تین چار باتیں نبی کریم ﷺ سے ایسی سنی ہیں جو مجھے بہت زیادہ پسند ہیں یعنی کوئی عورت

1992- راجع الحديث:1991,586,368

1993- صحيح مسلم:3784

1994- انظر الحديث:6706,6705، صحيح مسلم:2670

1995- راجع الحديث:1197

ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي، قَالَ: "لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا"

دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا اور نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہوجائے اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی جانب یعنی خانۂ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

68- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایامِ تشریق کے روزے

1996 - وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بِمِنًى، وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا

کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، کو ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایامِ منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان ایام کے والدِ محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

1997 و 1998 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عِيسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایامِ تشریق کے روزوں کی اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

1999 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ، صَامَ أَيَّامَ مِنًى، وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ اُس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اُسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے ورنہ ایامِ منیٰ میں روزے نہ رکھے۔ ابنِ شہاب، عُروہ نے حضرت عائشہ سے اِسی طرح مروی کی ہے اور متابعت کی اِس کی ابراہیم بن سعد نے ابنِ شہاب سے۔

69- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کا روزہ

2000- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

سالم نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو عاشورہ کا روزہ رکھے۔

2001- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

عُروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے سے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھتا اور جو چاہتا تو نہ رکھتا۔

2002- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورے کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کے دن کا روزہ رکھنا ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

2003- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى المِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے دن حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور

2000- راجع الحدیث:1892' صحیح مسلم:2642

2001- راجع الحدیث:1592

2002- راجع الحدیث:1592' سنن ابو داؤد:2442

2003- صحیح مسلم:2650,2649,2648

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ، فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ، فَلْيُفْطِرْ

اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

2004 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَرَأَى اليَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

2005 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ اليَهُودُ عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُومُوهُ أَنْتُمْ

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورہ کو یہودی روز عید تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

2006 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا اليَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ

عبید اللہ بن ابو یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اس دن یعنی روز عاشور کے دن کو اور اس مہینہ یعنی ماہِ رمضان کو۔

2004- انظر الحدیث: 4737,4680,3943,3397 'صحیح مسلم: 2653

2005- انظر الحدیث: 3942 'صحیح مسلم: 2656,2655

2006- صحیح مسلم: 2657 'سنن نسائی: 2369

2007- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ: "أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ اليَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ"

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

2007- راجع الحديث:1924

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

31- كِتَابُ صَلاَةِ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح کا بیان

1-بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

2008- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

2009- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے وصال فرمایا اور یہ بات اُسی طرح رہی۔ پھر حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی یہ بات اِسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف عہد خلافت تک۔

2010- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى المَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلاَتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلاَءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ،

ابنِ شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی جانب نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی جماعت کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے اکھٹا کر دیا جائے تو بہتر ہوگا پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو اکھٹا کر دیا گیا۔

2008- راجع الحديث:35

2009- راجع الحديث:37,35

فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ البِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصّہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصّہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصّے میں قیام کرتے تھے۔

2011 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ

اسماعیل، امام مالک، ابنِ شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں نماز پڑھی۔

2012 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي المَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ المَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ المَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابنِ شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو دوسرے دن اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی زائد گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے حتیٰ کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: امابعد: تمہاری موجودگی

2011- راجع الحديث: 1129,729

2012- انظر الحديث: 845,729، راجع الحديث: 924,845,729

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرُ عَلَى ذَٰلِكَ

مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے تم پر یہ فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آ جانے سے اندیشہ ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے وصال تک اُسی طرح معمول رہا۔

2013 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے بارے نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

☆☆☆☆☆

2013- راجع الحدیث: 1147

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

32- كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

1- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) (القدر:2) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ (مَا أَدْرَاكَ) (الانفطار: 18) ": فَقَدْ أَعْلَمَهُ، وَمَا قَالَ ": (وَمَا يُدْرِيكَ) (الاحزاب: 63) ": فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ"

2014 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ، وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

2- بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک (پارہ ۳۰، القدر:۱۔۵) ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآنِ مجید میں جس کے متعلق مَآ أَدْرٰكَ ہے تو وہ چیز آپ کو بتا دی گئی اور جس کے متعلق وَمَا يُدْرِيكَ فرمایا ہے تو وہ آپ کو نہ بتائی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے تو اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شبِ قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2014- راجع الحديث:1901

2015- انظر الحديث:1158، صحيح مسلم:2753

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُرُوا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي المَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب کو شبِ قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر جمع ہو گئے ہیں لہٰذا جو تم میں سے اِسے تلاش کرنا چاہیے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

فائدہ: شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ قدر کے معنے ہیں اندازہ لگانا، عزت و عظمت و تنگی، چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں، ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے، حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطا ہوتی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ"۔ نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا" اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، نیز اس رات کی عزت و عظمت بہت زیادہ ہے، اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالیٰ کے ہاں عزت پاتا ہے لہٰذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔ بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں، دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں، بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں، بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تیئسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاء اللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں، یہ لفظ سورۂ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے تو تیہ ستائیس ہوتے ہیں، نیز سورۂ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "هي" یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔ (روح البیان) اس کی پوری تحقیق اور اس رات میں کرنے کے اعمال ہماری کتاب "مواعظ نعیمیہ" اور "اسلامی زندگی" میں ملاحظہ کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۱۰)

2016 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ القَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا - أَوْ نُسِّيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الوَتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی دی گئی تو میں اُسے بھول گیا۔ یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں پانی

2016- راجع الحدیث: 669

أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

اور مٹی میں سجدہ کررہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان پر کوئی بدلی نظر نہیں آتی تھی پھر ایک بادل آیا اور برسنے لگا۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا گیا۔

3- بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا

فِيهِ عَنْ عُبَادَةَ

حضرت عُبادہ نے اِس کی مروی کی ہے۔

2017 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ابو سہیل کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

2018 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی لوٹتا۔ ایک ماہِ رمضان ایسا آیا کہ اُس شب بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں واپس لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا: اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن پھر مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف

2017- انظر الحدیث: 2020,2019

2018- راجع الحدیث: 669

النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ العَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ المَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً

کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اُسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر مسجد ٹپکنے لگی۔ وہ اکیسویں شب تھی چنانچہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے واپس لوٹے تو آپ کا چہرۂ انور مٹی اور پانی سے تر تھا۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التَمِسُوا،

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تلاش کرو۔

2020 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

2021 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شبِ قدر نو راتیں باقی رہ جانے پر ہے یا

2019- راجع الحدیث:2017

2020- راجع الحدیث:2017، سنن ترمذی:792

2021- انظر الحدیث:2022، سنن ابو داؤد:1381

رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ

سات باقی رہ جانے پر پانچ باقی رہ جانے پر۔

2022 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، وَعِكْرِمَةَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَعَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ

عبداللہ بن ابوالاسود، عبدالواحد، عاصم، ابومجلز اور عکرمہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزر جانے پر یا سات گزر جانے پر شب قدر ہے۔ عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

4-بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ

شب قدر کی معرفت کا لوگوں کی بھلائی کے لئے اٹھ جانا

2023-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شبِ قدر کی خبر دینے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہٰذا اُسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

5-بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

2024 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

2022- راجع الحدیث:2021

2023- راجع الحدیث:49

2024- صحیح مسلم:2779، سنن ابو داؤد:1376، سنن نسائی:1638، سنن ابن ماجہ:1768

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

33- كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کے مسائل کا بیان

1- بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالِاعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) (البقرة: 187)

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

2025 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

اسماعیل بن عبداللہ، ابنِ وہب، یونس، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

اعتکاف عکف سے بنا بمعنی ٹھہرنا یا قائم رہنا رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ" اور فرماتا ہے: "وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِي الْمَسَٰجِدِ"۔ شریعت میں بہ نیت عبادت مسجد میں خاص ٹھہرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ اعتکاف بڑی پرانی عبادت ہے رب تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ و اسمٰعیل علیہما السلام سے فرمایا تھا: "أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"۔ اعتکاف تین قسم کا ہے: اعتکاف فرض جیسے نذر مانا ہوا اعتکاف، اس میں روزہ شرط ہے اور اس کی مدت کم از کم ایک دن و رات ہے۔ اعتکاف سنت، یہ بیسویں رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک ہے۔ اعتکاف نفل اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ اس کی مدت مقرر جب بھی مسجد میں جائے تو کہہ دے میں نے اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں رہوں۔ حق یہ ہے کہ رمضان کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کسی نے نہ کیا تو سب سنت کے تارک ہوئے اگر ایک نے بھی کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا مرد تو جماعت والی مسجد میں ہی اعتکاف کرسکتا ہے جہاں نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو مگر عورت اپنے گھر میں کوئی جگہ صاف و پاک کرکے وہاں ہی اعتکاف کرلے جسے مسجد خانہ کہتے ہیں (لمعات مرقات) وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۳۲۴)

2025- صحیح مسلم: 3773، سنن ابن ماجہ: 1773

2026 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

عروہ بن زُبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

2027 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي العَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ، وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ المَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ المَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ المَاءِ وَالطِّينِ، مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف فرمایا اور اکیسویں شب آئی جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شبِ قدر دکھائی اور پھر بُھلا دی گئی۔ لہٰذا تم اُسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اُسی شب بارش ہوئی اور مسجد کی چھت لکڑیوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو مٹی اور پانی کا نشان دیکھا۔

2-بَابُ الحَائِضِ تُرَجِّلُ رَأْسَ المُعْتَكِفِ

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

2026- صحیح مسلم:2776، سنن ابوداؤد:2462

2027- راجع الحدیث:669

2028- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف فرمائے ہوئے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

3- بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ البَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے

2029- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ البَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری جانب فرما دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بلا حاجت گھر تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

4- بَابُ غَسْلِ المُعْتَكِفِ

معتکف کا سر دھونا

2030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ،

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

2031- وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ المَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

اور اپنے اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اُسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

5- بَابُ الِاعْتِكَافِ لَيْلًا

ایک رات کا اعتکاف

2032- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2028- راجع الحدیث:295

2029- راجع الحدیث:295' صحیح مسلم:683' سنن ابو داؤد:2468' سنن ترمذی:804' سنن ابن ماجہ:1776

2030- راجع الحدیث:300

2031- راجع الحدیث:295' صحیح مسلم:686' سنن نسائی:385,274

2032- صحیح مسلم:4268

سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت کے اندر منّت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منّت پوری کرو۔

6- بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

عورتوں کا اعتکاف کرنا

2033- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فَأَذِنَتْ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الأَخْبِيَةَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اُس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی اور انہوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح نبی کریم ﷺ نے خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم اِن کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اُس ماہ کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

7- بَابُ الأَخْبِيَةِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

2034- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى المَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ، فَقَالَ: آلْبِرَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ اِن کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا،

2033- صحیح مسلم: 2777، سنن ابو داؤد: 2464، سنن ترمذی: 791، سنن نسائی: 708، سنن ابن ماجہ: 1771

2034- راجع الحدیث: 2033

تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

حتیٰ کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

8-بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

کیا معتکف اپنی حاجت کے لیے مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

2035- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ. فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، حتیٰ کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ اُمِ سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حُیی ہیں۔ دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے لہٰذا مجھے خدشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

9-بَابُ الِاعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

اعتکاف اور نبی کریم ﷺ کا بیسویں کی صبح کو نکلنا

2036 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے

2035- انظر الحدیث: 2038، 2039، 3101، 3281، 6219، 7171، صحیح مسلم: 5643، 5644، سنن ابو داؤد: 2470، 2471، 4994، سنن ابن ماجہ: 1779

2036- راجع الحدیث: 669

هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح باہر نکلنے لگے تو اُس صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی ور نماز بھی کھڑی ہوگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

10- بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

2037- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ، فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ، وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُن کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جنھیں استحاضہ تھا۔ وہ سرخی اور زردی دیکھتیں تو ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

11- بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ

بیوی کا اپنے معتکف

2037- راجع الحدیث: 309

زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ

2038- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ صَفِيَّةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ، وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

شوہر کی زیارت کرنا

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابنِ شہاب، علی بن حسین کو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے اور آپ کی زوجۂ مطہرہ آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور اُن کا حجرہ حضرت اُسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم ﷺ اُن کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو آدمی ملے۔ انہوں نے نبی کریم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُن دونوں سے فرمایا: اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا: یارسول اللہ! سبحان اللہ، فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے خدشہ ہوا کہ مبادا وہ تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

12- بَابٌ: هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ

2039- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، أَخْبَرَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کرسکتا ہے؟

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کو حضرت صفیہ نے بتایا۔ علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں

2038- راجع الحدیث:2035

2039- راجع الحدیث:2035

الزُّهْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا، فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: " تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذِهِ صَفِيَّةُ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ "، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ

تھے۔ جب وہ لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہیں۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

13- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنَ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے

2040- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ح قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ح قَالَ: وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، العَشْرَ الأَوْسَطَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ، فَمُطِرْنَا، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ اليَوْمِ، وَكَانَ المَسْجِدُ عَرِيشًا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ المَاءِ وَالطِّينِ

ابوسلمہ سے ابن ابو لبید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف فرمایا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنے سامان نقل مکانی کرنے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہمارے اس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اُس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصّے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت لکڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات نظر آئے۔

2040- راجع الحديث:669

14- بَابُ الاِعْتِکَافِ فِی شَوَّالٍ

2041- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ، وَإِذَا صَلَّى الغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ، فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا، فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا؟ آلْبِرُّ؟ انْزِعُوهَا فَلاَ أَرَاهَا، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ العَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ لگوا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگوا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے دوسرا خیمہ لگوا لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ صورتحال عرض کی گئی۔ فرمایا کہ یہ انہیں کس بھلائی کی سوجھی؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انہیں ہٹا دو، پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

15- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

2042- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ نَذْرَكَ

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

2041- راجع الحدیث:2033

2042- صحیح مسلم: 4269، سنن ابوداؤد: 3325، سنن ترمذی: 1539، سنن نسائی: 3829، سنن ابن ماجه:2139,1772

فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً

16- بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

2043- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ - قَالَ: أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً: - قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ مجھے گمان ہے کہ انہوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

17- بَابُ الاعْتِكَافِ فِي العَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

2044- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابوصالح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

18- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے بیان کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمائیں گے۔

2043- راجع الحدیث:2032' صحیح مسلم:4269

2044- انظر الحدیث:4998' سنن ابوداؤد:2466' سنن ابن ماجہ:1769

2045- راجع الحدیث:2033

الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ، فَأَذِنَ لَهَا، وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا، فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ، فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ، فَبَصُرَ بِالأَبْنِيَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، وَزَيْنَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا، مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ، فَرَجَعَ، فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انہیں بھی اجازت لے دی جائے۔ تو انہوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فراغت پا کر اپنے خیمے کی جانب واپس لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس طرح نیکی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ واپس لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس دن کا اعتکاف فرمایا۔

19- بَابُ المُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ البَيْتَ لِلْغُسْلِ

معتکف کا سر دھلوانے کے لیے گھر میں داخل کر دینا

2046 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي المَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے قریب کر دیتے۔

☆☆☆☆☆

2046- راجع الحدیث: 296,295

بسم اللہ الرحمن الرحیم

34- كِتَابُ البُيُوعِ

" وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا) (البقرة:275)، وَقَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ) (البقرة:282) "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود (پارہ ۳، البقرۃ:۲۷۵) نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو (پارہ ۳، البقرۃ:۲۸۲)

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ) (الجمعة: 11)، وَقَوْلِهِ: (لاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ) (النساء:29)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا (پارہ ۲۸، الجمعۃ:۱۰-۱۱) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضا مندی کا ہو (پارہ ۵، النسآء:۲۹)

2047 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُونَ مَا بَالُ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابوہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابوہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں حاضر بارگاہ ہوتا ہوں جبکہ وہ

2047- راجع الحدیث:118، صحیح مسلم:6350

يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ ، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ

غیر حاضر ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کاج کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین شخص ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے، حتیٰ کہ جب میں اپنی بات مکمل کروں تب اسے سمیٹے کرے تو اُسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی تھی جو میرے اوپر تھی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے ارشادات مکمل کر چکے تو میں نے اُسے سمیٹ لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اُس وقت سے میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ارشادِ گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

2048 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ، تَزَوَّجْتَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعٍ، قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ ، قَالَ: امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: كَمْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مال دار شخص ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جو آپ کو پسند آئے میں اُس سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ جب حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قنیقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمٰن دوسرے دن اس میں گئے تو پنیر اور مکھن لے آئے۔ پھر اسکے دوسرے دن گئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن حاضرِ خدمت ہوئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نکاح کر لیا ہے؟ عرض

2048- انظر الحديث:3780

سُقْتَ؟ ، قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

گزار ہوئے جی، ہاں۔ فرمایا: کس سے؟ عرض کی کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کا ہو۔

2049- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ المَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا، فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ، فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ، - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - قَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو تقسیم دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اُسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا۔ بات کیا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

2050- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ، أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ، فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ، فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة:198) فِي مَوَاسِمِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے۔ جب دورِ اسلام کا آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے تو آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۸)۔ حضرت ابنِ عباس

2050- راجع الحديث:1770

الحج "قرأها ابن عباس

2- بَابٌ: الحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

2051- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ، كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ، أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ

3- بَابُ تَفْسِيرِ المُشَبَّهَاتِ

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: " مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ

کی قرأت میں فی مواسم الحج بھی ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور اِن دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں

محمد بن مثنیٰ، ابن ابو عدی، ابنِ عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابوفردہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم سے۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابوفردہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابوفردہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ اُمور ہیں جو مشکوک ہیں۔ جو مشکوک کاموں کو ترک کرے گا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشکوک کاموں کو اپنایا تو وہ گناہوں میں بھی مبتلا ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مشتبہات کی تفسیر

حسان بن ابوسنان کا قول ہے کہ ورع میں اس سے آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشتبہ امور کو چھوڑ دو اور انہیں کرو جو مشتبہ نہیں ہیں۔

2051- راجع الحدیث:52

2052 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے چہرہ پھیر لیا اور تبسم فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابواہاب تیمی کی بیٹی تھی۔

2053 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامَ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابووقاص نے سعد بن ابووقاص سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہٰذا اس پر قبضہ کرلینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابووقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبداللہ بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اُن کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت ہے، لہٰذا انہوں نے اللہ

2052- راجع الحديث:88

2053- انظر الحديث:7182,6817,6765,6749,4303,2745,2533,2421,2218

2054 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ، فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ، وَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ؟ قَالَ: لاَ تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ

کی بارگاہ میں جانے تک اُسے نہیں دیکھا۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے تیر کے بارے پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھالو اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اُس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

4- بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

مشتبہ چیزوں سے بچنا

2055 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَكُونَ مِنْ صَدَقَةٍ لَأَكَلْتُهَا ، وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتو اسے کھا لیتا۔ ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

5- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

بعض وسوسوں والی اور مشتبہ چیزوں کی پرواہ نہ کرنا

2056 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم سے شکایت کی گئی کہ ایک شخص کو نماز میں

2054- راجع الحدیث: 175

2055- انظر الحدیث: 2431، صحیح مسلم: 2475

2056- راجع الحدیث: 137

شُکِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یَجِدُ فِی الصَّلَاةِ شَیْئًا اَیَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیحًا وَقَالَ ابْنُ اَبِی حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ: لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِیمَا وَجَدْتَ الرِّیحَ اَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ

خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اِس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابنِ حفصہ نے زہری سے مروی کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

2057 - حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ قَوْمًا قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا یَاْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِی اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَمْ لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللّٰهَ عَلَیْهِ وَكُلُوهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں نہیں جانتے ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھا لیا کرو۔

6-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَیْهَا) (الجمعة:11)

ارشادِ ربانی کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے

2058 - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِیرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا اِلَیْهَا حَتّٰی مَا بَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَیْهَا) (الجمعة: 11)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آ گیا جو غلّہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ:۱۱)۔

7-بَابُ مَنْ لَمْ یُبَالِ مِنْ

جو اس باعث کی پرواہ نہ کرے کہ

2057- انظر الحدیث: 7398,5507

2058- راجع الحدیث: 936

حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

2059 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

مال کہاں سے کمایا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

فائدہ: بیوع بیعٌ کی جمع ہے، بیع بوعٌ یا باعٌ سے بنا بمعنی ہاتھ لمبے کرنا، چونکہ تجارت میں خریدار اور بیوپاری ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے کا مال لیتے ہیں اس لیے اسے بیع کہا جاتا ہے۔ شریعت میں مال کا مال سے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔ کبھی پورے عقد کو بیع کہتے ہیں، کبھی فقط بیچنے کو، کبھی اس کے نتیجہ یعنی ملکیت کو بیع کہا جاتا ہے یہاں پورے عقد کے معنے میں ہے کیونکہ بیع کی بہت اقسام ہیں: بیع مطلق، بیع صرف، بیع مقایضہ، بیع سلم، تولیہ، مرابحہ، وضیعہ وغیرہ اس لیے بیوع جمع فرمایا۔ خیال رہے کہ شرعی احکام چند قسم کے ہیں: خالص حقوق اللہ، خالص حقوق العباد، عقوبات، کفارات وغیرہ مصنف نے خالص حقوق اللہ یعنی عبادات کا ذکر پہلے کیا، اب خالص حق العبد یعنی تجارتوں کا ذکر کیا، چونکہ تجارت کے فضائل براہ راست حدیث میں وارد نہیں ہوئے تھے اس لیے باب الکسب منعقد کر کے اس کے فضائل بیان کر دیئے۔

(مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۳۶۸)

8- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ

وَقَوْلِهِ: (رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور: 37) " وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ، لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ، حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

خشکی میں تجارت کرنا

ارشاد خداوندی ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید وفروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید وفروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

2061و2060 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي

ابو عاصم، ابن جُریج، عمرو بن دینار، ابو منہال سے مروی ہے کہ میں صرافی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت

2059- اطراف الحدیث: 2083، سنن نسائی: 4466

2060,2061- اطراف الحدیث: 2180,2181,2497,2498,3939,3940، صحیح مسلم: 4047، سنن نسائی: 4589,4590,4591

الْمِنْهَالِ، قَالَ: كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وحَدَّثَنِي الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ: أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالاَ: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلاَ يَصْلُحُ

زید بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب، ابومنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اُدھار ہو تو صحیح نہیں ہے۔

9- بَابُ الخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

تجارت کے لیے نکلنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة:10)

اور ارشادِ خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ: اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ هَذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ يَعْنِي الخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انہیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مصروف تھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ واپس لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انہیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ واپس لوٹ گئے۔ پس انہیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی جانب گئے اور پوچھا تو انہوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا، ابوسعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی

2062- سنن ابو داؤد: 5182

تجارت کے لیے نکلنے کے سبب پوشیدہ رہا۔

10- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ

تجارت کی غرض سے بحری سفر کرنا

وَقَالَ مَطَرٌ: لاَ بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ، ثُمَّ تَلاَ: (وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ) (النحل: 14) "وَالْفُلْكُ: السُّفُنُ، الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ، وَلاَ تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ

مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو۔ اَلْفُلْکُ کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔

2063 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ: ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، خَرَجَ إِلَى الْبَحْرِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بِهَذَا

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا وہ بحری سفر پر نکلا اور اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

11- بَابُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) (الجمعة: 11)

"جب [illegible]ت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں"

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور: 37) وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ، لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ، حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ مرد بھی ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انہیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

2064 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک

2063- راجع الحديث: 2063،1498

2064- راجع الحديث: 936

فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا، وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)

قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ اشخاص کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۱)

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) (البقرة: 267)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو

2065- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھریلو اشیائے خورد نوش میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اُسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب اُن میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

2066- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

13- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

جو رزق میں کشادگی چاہے

2067- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ

محمد بن یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں

2065- راجع الحدیث: 1425

2066- انظر الحدیث: 5360,5195,5192 صحیح مسلم: 2367 سنن ابو داؤد: 2458,1687

2067- انظر الحدیث: 5986 صحیح مسلم: 6470 سنن ابو داؤد: 1693

مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں کشادگی یا عمر میں درازی کو محبوب رکھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

14- بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيئَةِ

نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا

2068 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلَم میں رہن کے بارے میں ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلّہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

2069 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ أَبُو اليَسَعِ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ، وَلاَ صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور پُرانی چربی لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہلِ خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔

میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

2068- صحیح مسلم: 4092,4091,4090، سنن نسائی: 4664,4623، سنن ابن ماجہ: 2436

2069- انظر الحدیث: 2508، سنن نسائی: 4624، سنن ابن ماجہ: 2437

15-بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا

2070- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُونَةِ أَهْلِي، وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ المُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا المَالِ، وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مصروف ہو گیا ہوں لہٰذا آلِ ابوبکر اِس مال سے کھائے گی اور وہ اِس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

2071- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ. رَوَاهُ هَمَّامٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خود کماتے تھے اور اُن سے بُو آتی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔ مروی کیا اِسے ہمام، ہشام، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

2072- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ المِقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

2073- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی

2071- راجع الحدیث:903

2073- انظر الحدیث:4713,3417

اَنَّ دَاوُدَ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ، کَانَ لَا یَأْکُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهِ

کمائی سے۔

2074- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ عُقَیْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِی عُبَیْدٍ مَوْلَی عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ یَحْتَطِبَ أَحَدُکُمْ حُزْمَةً عَلَی ظَهْرِهِ، خَیْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ یَسْأَلَ أَحَدًا، فَیُعْطِیَهُ أَوْ یَمْنَعَهُ

ابو عُبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیاں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔

2075- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوسَی، حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِیهِ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ یَأْخُذَ أَحَدُکُمْ أَحْبُلَهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رسّی لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

16- بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِی الشِّرَاءِ وَالبَیْعِ، وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْیَطْلُبْهُ فِی عَفَافٍ

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو پیش نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا

2076- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ المُنْکَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَی، وَإِذَا اقْتَضَی

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے شخص پر رحم فرمائے جب وہ فروخت کرے، خریدے اور معاملہ کرے۔

17- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

جو مالدار کو مہلت دے

2077- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ،

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2074- راجع الحدیث: 1470 صحیح مسلم: 2399 سنن نسائی: 2583

2075- راجع الحدیث: 1471

2076- سنن ابن ماجہ: 2203

2077- انظر الحدیث: 3451,2391 صحیح مسلم: 3970,3969 سنن ابن ماجہ: 2420

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَلَقَّتِ المَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ المُوسِرِ، قَالَ: قَالَ: فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ "، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ: كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى المُوسِرِ، وَأُنْظِرُ المُعْسِرَ، وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ: أُنْظِرُ المُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ، وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ: فَأَقْبَلُ مِنَ المُوسِرِ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا کہ دولت مند کو مہلت دیں اور درگزر کریں۔ پس وہ درگزر کرتے۔ ابو مالک نے ربعی سے مروی کی کہ میں دولت مند کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست کو نظر انداز کر دیتا۔ متابعت کی اس کی شعبہ، عبدالملک، ربعی نے نیز ابوعوانہ، عبدالملک، ربعی نے فرمایا کہ دولت مند کو مہلت دو اور تنگ دست سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابوہند نے ربعی سے مروی کی کہ میں مالدار کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا ہوں۔

18-بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

جو تنگ دست کو ڈھیل دے

2078-حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ "

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا: اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

19-بَابُ إِذَا بَيَّنَ البَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

جب خرید و فروخت کرنے والے صاف بات کریں، کوئی بات مخفی نہ رکھیں اور خیر خواہی کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ العَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ

العداء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ ﷺ نے عدّا ابن

2078- انظر الحدیث: 3480، صحیح مسلم: 3975,3974، سنن نسائی: 4709

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ العَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، بَيْعَ المُسْلِمِ مِنَ المُسْلِمِ، لاَ دَاءَ وَلاَ خِبْثَةَ، وَلاَ غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ: الغَائِلَةُ الزِّنَا، وَالسَّرِقَةُ، وَالإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ، وَسِجِسْتَانَ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ، جَاءَ اليَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ، فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ

خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کی طرح ہے جس میں کوئی عیب، بُرائی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ اَلْغَائِلَۃ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلّال خراسان اور سجستان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انہوں نے اسے بہت برا جانا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو فروخت کرے مگر جب کہ اُسے خرابی بتادی ہو۔

2079 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الحَارِثِ، رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو جُدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا دروغ گوئی کرے تو اُن کی بیع سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

20- بَابُ بَيْعِ الخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

ملی جُلی کھجوریں بیچنا

2080 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الجَمْعِ، وَهُوَ الخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلاَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جُلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے عوض فروخت کردیا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

2079- اطر الحدیث: 2082,2108,2110,2114' صحیح مسلم: 3836' سنن ابو داؤد: 3459' سنن ترمذی: 1246' سنن نسائی: 4469,4476

2080- صحیح مسلم: 4061' سنن ابن ماجہ: 2256

21- بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

2081 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، فَقَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ قَصَّابٍ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الجُوعَ، فَدَعَاهُمْ، فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ. فَقَالَ: لاَ، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ

گوشت فروش اور قصاب کے بارے میں حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کردو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اُن پانچ میں نبی کریم ﷺ کو دعوت دوں، اس لیے کہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ پس انہیں بلایا گیا تو ایک شخص اُن کے ساتھ اور آ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ واپس لوٹ جائے۔ اُس نے کہا: میں نے اُسے اجازت دے دی۔

22- بَابُ مَا يَمْحَقُ الكَذِبُ وَالكِتْمَانُ فِي البَيْعِ

2082 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الخَلِيلِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"

جو جھوٹ مِلائے اور فروخت کے وقت عیب کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا فرمایا حتیٰ کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولے اور صاف گو رہے تو اُن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولا تو اُن کی تجارت سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

اے ایمان والو! بڑھ چڑھ کر سود نہ کھاؤ

2081- انظر الحدیث: 5461,5434,2456 صحیح مسلم: 5277 سنن ترمذی: 1099

2082- راجع الحدیث: 2079

مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (آل عمران:130)

اور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ

2083 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلاَلٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہ کرے گا کہ اُس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

24- بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى:

سود خور اور اس کا گواہ اور لکھنے والا، ارشادِ خداوندی ہے:

(الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا: إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (البقرة:275)

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے (پارہ ۳، البقرۃ:۲۷۵)

2084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۂ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں اُس کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

2083- راجع الحدیث:2059

2084- راجع الحدیث:459

2085- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَا "

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدسہ کی جانب لے گئے۔ ہم چلے حتیٰ کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔ دوسرا اُس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ شخص آگے بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سُود خور ہے۔

25- بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

سُود کھانے والا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کہ مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔

2086- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عون بن ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والدِ محترم نے ایک پچھنے لگانے والے حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم نے کُتے اور

2085- راجع الحدیث:845

2086- انظر الحدیث:5963,5945,5347.2238

وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے، کھلانے والے کی ممانعت فرمائی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

فائدہ: ربو ربوٌ سے بنا بمعنی زیادتی و بڑھ جانا اسی لیے زمین کو جہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہو ربوہ کہتے ہیں، شریعت میں ربوا اس زیادتی کو کہتے جو عوض سے خالی ہو اور نفس عقد میں مشروط ہو، جانبین میں ہم جنس و ہم وزن مال ہوں جیسے ایک سیر گندم دے کر سوا سیر لے لینا، اگر جنس یا وزن میں فرق ہو گیا تو سود نہ ہوا۔ ربو واؤ سے بھی لکھ سکتے ہیں الف سے بھی ی سے بھی مگر قرآن شریف میں صرف واؤ سے لکھا جائے گا کیونکہ قرآن شریف کی تلاوت و کتابت سب کچھ منقول ہے، سیدنا عبداللہ ابن سلام فرماتے ہیں کہ سود ستر گناہ ہیں چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا، ایک درہم سود کا ۳۶ زنا سے بدتر ہے، قرآن شریف میں سود خوار کو اللہ رسول سے جنگ کرنے کا اعلان دیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۱۰)

26-بَابٌ: (يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ) (البقرة: 276)

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا

2087- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قسم مال تو بکوا دیتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی ہے۔

27-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے

2088 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الآيَةَ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اُسے یہ مل رہی ہے حالانکہ اُسے مل نہیں رہی تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو گھیرنے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

2087- صحیح مسلم: 4101، سنن ابو داؤد: 3335، سنن نسائی: 4473

28- بَابُ مَا قِیلَ فِی الصَّوَّاغِ

وَقَالَ طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا. وَقَالَ العَبَّاسُ: إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ، فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ

سنار کے بارے میں روایتیں

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

2089 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ المَغْنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرُسِي

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مالِ غنیمت کے حصے میں سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی شخص کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اُسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

2090- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلاَ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ: إِلَّا الإِذْخِرَ، لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اُکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن

2089- انظر الحدیث: 5793,4003,3091,2375 صحیح مسلم: 5099 سنن ابو داؤد: 2986

2090- راجع الحدیث: 1349

بُيُوتِنَا. فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ . فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؛ هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ. قَالَ عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا

عبدالمطلب نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے یہی کہ اسے سائے سے اُٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا۔ عبدالوہاب نے خالد سے مروی کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

29-بَابُ ذِكْرِ القَيْنِ وَالحَدَّادِ

2091- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تُبْعَثَ . قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا. أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا)

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک کہ تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اُٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو، حتیٰ کہ میں مروں اور اُٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷-۷۸)

30-بَابُ ذِكْرِ الخَيَّاطِ

2092- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2091- انظر الحدیث: 4735,4734,4733,4732,2425,2275، صحیح مسلم: 6993، سنن ترمذی: 3162

2092- انظر الحدیث: 5439,5437,5436,5435,5433,5420,5379، صحیح مسلم: 1850، سنن ابو داؤد: 3782

مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا، فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روٹی اور کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے ہیں اُس دن سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا۔

31-بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ

جولاہے کا بیان

2093- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا البُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْسُنِيهَا. فَقَالَ: نَعَمْ . فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ القَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بردہ لے کر حاضر خدمت ہوئی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ہاں؟ ایسی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھوں بُنی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حاجت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے، اور اس کی ازار بنا لی تھی۔ لوگوں میں سے ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اور نبی کریم ﷺ مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس لوٹے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپکو علم ہے کہ حضور ﷺ سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس دن مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

2093- راجع الحديث: 1277، سنن نسائی: 5336

32- بَابُ النَّجَّارِ

2094 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ، امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ: أَنْ مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ

2095 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا قَالَ: إِنْ شِئْتِ، قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ المِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ

33- بَابُ شِرَاءِ الإِمَامِ الحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ

بڑھئی کا ذکر

ابو حازم سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر آیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اُس پر رونق افروز ہوئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ اس منبر پر رونق افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ شق ہو جاتی۔ پس نبی کریم ﷺ نیچے اُترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح روئی جس کو چُپ کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ اُسے قرار آ گیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

حاجت کی چیزیں خود خریدنا

2094- راجع الحدیث: 448,377

2095- راجع الحدیث: 449

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَفْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ، فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا

حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے مروی ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم ﷺ نے اُس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اُونٹ خریدا۔

2096- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اُدھار غلّہ خرید فرمایا اور اپنی زِرّہ اس کے پاس رہن رکھی۔

34- بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالحُمُرِ، وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ

مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنا یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں فروخت کردو۔

2097- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «جَابِرٌ» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے تاخیر کروا دی کیونکہ تھک گیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! عرض کی: جی حضور ﷺ! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ اونٹ نے تاخیر کروا دی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آکر نیچے

2096- راجع الحدیث:2068

2097- صحیح مسلم:1655

يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَزَوَّجْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: أَفَلاَ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ، فَالكَيْسَ الكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى المَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ، قَالَ: آلْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، فَادْخُلْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلاَلًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلاَلٌ، فَأَرْجَحَ لِي فِي المِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ: الآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

اترے اور اُسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہوجاؤ۔ میں سوار ہوا تو اسے روکنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ نکل جائے۔ فرمایا: تم نے شادی کرلی؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ عرض کی کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے، فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید فرمالیا۔ پس رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں مسجد کی جانب گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ چاندی تول دو پس حضرت بلال نے میرے لیے جھکتی ہوئی تول دی۔ میں واپس جارہا تھا تو فرمایا کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر آپ نے اونٹ واپس کیا تو یہ میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ بات ہوگی۔ فرمایا: کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تمہیں دے دی۔

35- بَابُ الأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الإِسْلاَمِ

جاہلیت کے وہ بازار جن میں زمانہ اسلام کے اندر بھی خرید وفروخت ہوتی تھی

2098 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198)، فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ، قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب عہد اسلام آیا تو مسلمانوں نے اُن میں تجارت کرنا گناہ جانا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۸) یہ حضرت ابنِ عباس کی قرأت ہے۔

36- بَابُ شِرَاءِ الإِبِلِ الهِيمِ، أَوِ الأَجْرَبِ الهَائِمُ: المُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

اَلْهَائِمُ ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری

2099 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: كَانَ هَا هُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَاشْتَرَى تِلْكَ الإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ، فَقَالَ: بِعْنَا تِلْكَ الإِبِلَ فَقَالَ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ قَالَ: مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذَاكَ وَاللَّهِ ابْنُ عُمَرَ، فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا، وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ: فَاسْتَقْهَا، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا، فَقَالَ: دَعْهَا، رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَدْوَى، سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا

عمرو سے مروی ہے کہ نواس نامی آدمی کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اُس کے ایک شریک سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے شریک کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ فروخت کر دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اس طرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم، وہ تو حضرت ابنِ عمر تھے۔ پس اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ میرے شریک نے استسقاء والا اونٹ آپ کے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے علم تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سُنا۔

37- بَابُ بَيْعِ السِّلاَحِ فِي الفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت

2098- راجع الحديث:1770

2099- انظر الحديث:5772,5753,5094,5093,2858

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ

حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

2100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَاهُ - يَعْنِي دِرْعًا - فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابوقتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عنایت فرمائی جس کو فروخت کر کے میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ زمانہ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

38- بَابٌ فِي العَطَّارِ وَبَيْعِ المِسْكِ

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

2101 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالجَلِيسِ السَّوْءِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ المِسْكِ وَكِيرِ الحَدَّادِ لاَ يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ المِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بُردہ بن عبداللہ، ابوبردہ بن ابوموسیٰ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال خوشبو والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم پر کپڑے کو جلائے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

39- بَابُ ذِكْرِ الحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کا بیان

2102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے

2100- انظر الحدیث: 7170,4322,4321,3142' صحیح مسلم: 4543,4542,4541' سنن ابو داؤد: 2717' سنن ترمذی: 1562,1562 تعلیقاً' سنن ابن ماجہ: 2837

2101- انظر الحدیث: 5534' صحیح مسلم: 6635

2102- انظر الحدیث: 5696,2281,2280,2277,2210' سنن ابو داؤد: 3424

عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ

تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک ساع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

2103 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے گئے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

40- بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے

2104 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ، أَوْ سِيَرَاءَ، فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعَهَا

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انہوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تو یہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے نفع حاصل کرو۔

2105 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد

2103- راجع الحدیث: 1835، سنن ابو داؤد: 3423

2104- راجع الحدیث: 886، صحیح مسلم: 5373

2105- انظر الحدیث: 7557,5961,5957,5181,3224، صحیح مسلم: 5500,5499

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ الْمَلاَئِكَةُ

ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس تکیہ کیا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

41- بَابٌ: صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے

2106- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ، وَفِيهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو۔ اسکا کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

42- بَابٌ: كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ

اختیار کب تک ہے؟

2107- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریدنے اور فروخت والے کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو فروخت کرنے والے سے جدا ہوجاتے۔

2108- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2106- راجع الحدیث: 428

2107- انظر الحدیث: 2109,2111,2112,2113,2116، صحیح مسلم: 3832، سنن ترمذی: 1245، سنن نسائی: 4485,4486

2108- راجع الحدیث: 2079

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَزَادَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ، فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ، لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، ہمام، ابوالتیاح سے مروی ہے کہ میں ابوالخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

43- بَابُ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ، هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

جب اختیار کی وضاحت نہ ہوتو کیا بیع جائز ہے

2109- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ، وَرُبَّمَا قَالَ: أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

44- بَابٌ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ، وَطَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ، وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

حضرت ابنِ عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابنِ ابوملیکہ کا یہی قول ہے۔

2110 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے جھوٹ بولا اور عیب چھپایا تو ان کی بیع سے برکت

2109- راجع الحدیث: 2107 صحیح مسلم: 3832 سنن ابوداؤد: 3455 سنن نسائی: 4482,4481

2110- راجع الحدیث: 2079

بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

اُٹھ جاتی ہے۔

2111 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جُدا نہ ہوں مگر جب کہ بیع خیار ہو۔

45- بَابٌ: إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ البَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ البَيْعُ

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی

2112 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلاَنِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ البَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا البَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ البَيْعُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص باہم کوئی سودا کریں تو اُن میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور دونوں نے یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہو گئی اور بیع کے بعد اگر دونوں جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہو گئی۔

46- بَابُ إِذَا كَانَ البَائِعُ بِالخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ البَيْعُ

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی

2113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ بَيِّعَيْنِ لاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الخِيَارِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: کوئی بیع خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

2111- راجع الحدیث: 2107، صحیح مسلم: 3831، سنن ابوداؤد: 3454، سنن نسائی: 4477

2112- صحیح مسلم: 3833، سنن نسائی: 4484,4483، سنن ابن ماجہ: 2181

2113- راجع الحدیث: 2107، سنن نسائی: 4489

2114- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ- ثَلاَثَ مِرَارٍ- فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا، وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا، قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین مرتبہ اختیار ہے۔ اگر وہ سچ اور صاف گوئی کو اپنائیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر دروغ گوئی کریں اور عیب چھپائیں تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ فائدہ پہنچ جائے مگر ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ ہمام، ابو التیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

47- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا، فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا، وَلَمْ يُنْكِرِ البَائِعُ عَلَى المُشْتَرِي، أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

جب کوئی چیز خریدے تو اسی وقت ہبہ کر دے اس سے پہلے کہ وہ دونوں متفرق ہوں اور بائع مشتری کو انکار نہ کرے یا غلام خریدے تو اسے آزاد کر دے

وَقَالَ طَاوُسٌ: فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا، ثُمَّ بَاعَهَا: وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ

طاؤس نے کہا: جس نے مرضی سے سامان خریدا۔ پھر فروخت کر دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔

2115- وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي، فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ القَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر سے مروی ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو ہم پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اُسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ وہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا

2114- راجع الحدیث: 2079

2115- انظر الحدیث: 2611,2610

اللّٰهِ قَالَ: بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ

کہ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خرید فرمالیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اِس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

2116 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقِبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ، رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ، وَسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ لَيَالٍ

امام ابوعبداللہ بخاری، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیبر والی زمین کے بدلے فروخت کردی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں الٹے پاؤں لوٹا اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کردیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُس کی بیع واجب ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ وہ نقصان میں ہیں کہ انہیں قوم ثمود والی زمین کی جانب تین روز کے سفر جتنا پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر جتنا قریب ہوگیا۔

48-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

تجارت میں دھوکا دینا مکروہ ہے

2117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

49-بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

بازاروں کا ذکر

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، لَمَّا قَدِمْنَا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ

2116- انظر الحديث: 2107

2117- انظر الحديث: 2407،2414،6964، سنن ابو داؤد: 3500، سنن نسائی: 4496

الْمَدِينَةَ قُلْتُ: هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ: أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ جواب دیا کہ قینقاع بازار۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے کاروبار نے مشغول رکھا۔

2118 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں اُن کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے فرمایا کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

2119 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ، تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَالْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، وَقَالَ: أَحَدُكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری باجماعت نماز بازار یا گھر کی نماز سے بیس اور چند گنا درجے رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا کوئی اور قصد نہ ہو اور نماز نے ہی اُسے آمادہ کیا ہو تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بدلے اُس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور فرشتہ تمہارے اُس آدمی کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتا ہے جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اے اللہ! اِس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو ٹوٹے اور جب

2119- راجع الحديث:176

فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ"

تک اُس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اُس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

2120 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے تو ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم نبی کریم نے اُس کی جانب توجہ فرمائی تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بُلایا تھا چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

2121 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقیع میں ایک آدمی نے پکارا: اے ابوالقاسم! نبی کریم ﷺ نے توجہ فرمائی تو کہا: میں نے آپ کو نہیں کہا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

2122 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ، وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دن کے کسی وقت نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی، حتیٰ کہ آپ قینقاع بازار تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے محبت فرما اور اُس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبید اللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع

2120- انظر الحدیث: 3537,2121

2121- راجع الحدیث: 2120

2122- انظر الحدیث: 5884، صحیح مسلم: 6206، سنن ابن ماجہ: 142

جُبَيْرٍ، أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ"

بن جبیر ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

2123- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ اُن کے پاس آدمی بھیج کر بیچنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اُس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔

2124- قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ"

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غلّے فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

50- بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

2125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: " أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي القُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا) (الاحزاب: 45)، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ المتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِيظٍ، وَلاَ سَخَّابٍ فِي الأَسْوَاقِ، وَلاَ يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا ".

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ تعریف بتایئے جو توریت میں ہو۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اَن پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے کہ ترش رُو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہو اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف اور درگذر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے پاس نہیں بلائے گا حتیٰ کہ اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھے کر دے اور یہ

2123- انظر الحدیث: 6852,2167,2166,2137,2131

2124- انظر الحدیث: 2136,2133,2126 راجع الحدیث: 2123

2125- انظر الحدیث: 4838

تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلاَلٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ هِلاَلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلاَمٍ غُلْفٌ: كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلاَفٍ، سَيْفٌ أَغْلَفُ، وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ، وَرَجُلٌ أَغْلَفُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا

کہنے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا متابعت کی اِس کی عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطاء، ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ أَغْلَفُ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

51- بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

ناپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ) (المطففين: 3) " يَعْنِي: كَالُوا لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ "، كَقَوْلِهِ: (يَسْمَعُونَكُمْ) (الشعراء: 72): يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: إِذَا بِعْتَ فَكِلْ، وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کریا تول کردیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کردینا جیسے يَسْمَعُونَكُمْ سے مراد يَسْمَعُونَكُمْ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ پوری کرو اور حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم فروخت کرو تو ناپ کردو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

2126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلّہ خریدا تو اس وقت تک بیچے نہ کرے جب تک اُس پر قبضہ نہ کرلے۔

2127 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم ﷺ سے مدد چاہی کہ وہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کردیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور

2126- راجع الحديث: 2124، صحیح مسلم: 3819، سنن ابو داؤد: 3492، سنن نسائی: 4609، سنن ابن ماجہ: 2226

2127- انظر الحديث: 2395,2396,2405,2601,2709,2781,3580,4053,6250، سنن نسائی: 3638,3639,3640

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا، العَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ . فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلاَهُ، أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ . فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ .وَقَالَ هِشَامٌ: عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ

ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ الگ اور عذق الگ۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں تشریف فرما ہو گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انہیں ناپ دیا، حتیٰ کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی کہ وہ ناپتے رہے حتیٰ کہ سب کی ادائیگی کر دی، شام، وہب، حضرت جابر سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کے لیے کھجوریں کاٹ کر انہیں ادا کر دو۔

52- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الكَيْلِ

تول کر لینا مستحب ہے

2128- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے اناج کو تول لیا کرو تمہیں برکت دی جائے گی۔

53- بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ

نبی کریم ﷺ کے صاع اور مُد کی برکت

فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

2129- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ المَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ،

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اُس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُد

2129- صحیح مسلم:3300

وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

2130 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اہلِ مدینہ منورہ کو۔

54- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

غلّے کی تجارت اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

2131 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً، يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلّے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں انہیں مارا جاتا تھا تاکہ اس کے ٹھکانوں پر لے جاکر اُسے فروخت کیا کریں۔

2132 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ "(مُرْجَوْنَ): مُؤَخَّرُونَ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غلّے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گزارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیع ہے اور غلّہ تو پھر دیا جاتا ہے۔

2133 - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ

2130- انظر الحدیث: 7331,6714، صحیح مسلم: 3312

2131- راجع الحدیث: 2123

2132- صحیح مسلم: 3817، سنن ابو داؤد: 3496، سنن نسائی: 4614,4613,4611

2133- راجع الحدیث: 2124

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو غلّہ بیچے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے۔

2134 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ - أَنَّهُ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الغَابَةِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ - سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

زہری سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا: ریزگاری اس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت مالک بن اُوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا، سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ کھجوریں، کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جَو، جَو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

55- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی فروخت اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو

2135 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلاَ أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا وہ غلّہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

2136 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

2134- انظر الحدیث: 2174,2170' صحیح مسلم: 4035' سنن نسائی: 1243' سنن ابن ماجہ: 2260,2253

2135- راجع الحدیث: 2132' صحیح مسلم: 3816,3815' سنن ابو داؤد: 3497' سنن ترمذی: 1291' سنن نسائی: 4612' سنن ابن ماجہ: 2227

2136- راجع الحدیث: 2126

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ، زَادَ إِسْمَاعِيلُ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غلّہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔ اسماعیل کی مروی میں حَتّٰی یَقْبِضَهٗ ہے۔

56- بَابُ مَنْ رَأَى: إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ لاَ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ، وَالأَدَبِ فِي ذَلِكَ

جو دیکھے کہ غلّہ اندازاً بیچا جا رہا ہے اور اُسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ آئے اور اِس کا ادب

2137- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ، يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ، حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ"

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں غلّہ بیچنے پر انہیں مارا جاتا کیونکہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں فروخت کر دیا کرتے تھے۔

57- بَابُ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً، فَوَضَعَهُ عِنْدَ البَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ المُبْتَاعِ

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

2138- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایسے دن کم ہی ہونگے کہ نبی کریم ﷺ صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو

2137- راجع الحدیث:2123، صحیح مسلم:3825

2138- راجع الحدیث:476

اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، فَلَمَّا اُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ اِلَى الْمَدِينَةِ، لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا، فَخُبِّرَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، يَعْنِي عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ، قَالَ: اَشَعَرْتَ اَنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ. قَالَ: الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الصُّحْبَةَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ اِحْدَاهُمَا. قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ

ہمیں اندیشہ ہوا کیونکہ آپ کبھی ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص سبب سے ہے۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اطلاع ہو گئی ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ! میں ساتھ ہوں۔ فرمایا: تم ساتھ ہو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتاً لے لیا۔

58- بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ اَخِيهِ، حَتَّى يَاْذَنَ لَهُ اَوْ يَتْرُكَ

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے

2139 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ اَخِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

2140 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

2139- انظر الحدیث: 5142,2165' صحیح مسلم: 3440' سنن ابوداؤد: 3436' سنن ترمذی: 1292' سنن نسائی: 4515,3238' سنن ابن ماجہ: 2171

2140- انظر الحدیث: 6601,5152,5144,2727,2162,2151,2148' صحیح مسلم: 3803,3444' سنن ابوداؤد: 3438,2080' سنن ترمذی: 1304,1222,1190,1134' سنن ابن ماجہ: 2175,2174,2172,1867

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِي اِنَائِهَا

ہے کہ شہری کی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور ملی بھگت سے بولی نہ دو اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ جو اُس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کر لے۔

59- بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

نیلام کے ذریعے بیچنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: اَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيْمَنْ يَزِيْدُ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مالِ غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔

2141- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ

عطاء بن ابورباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبر کر کے اور وہ محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے لے کر فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبداللہ نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے دی۔

60- بَابُ النَّجْشِ، وَمَنْ قَالَ: لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے

وَقَالَ ابْنُ اَبِي اَوْفٰى: النَّاجِشُ: آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

ابن ابو اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز، اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

2142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی

2141- انظر الحدیث: 2230,2403,2415,2534,6716,6947,7186' صحیح مسلم: 4317

2142- انظر الحدیث: 6963' صحیح مسلم: 3797' سنن ابو داؤد: 4517' سنن ابن ماجہ: 2173

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بولی دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔

61- بَابُ بَيْعِ الغَرَرِ وَحَبَلِ الحَبَلَةِ

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

2143- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ بیع سے ممانعت فرمائی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ پیدا ہونے پر اِس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

62- بَابُ بَيْعِ المُلاَمَسَةِ

بیع ملامسہ

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرمائی ہے۔

2144- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ، أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ، وَالمُلاَمَسَةُ: لَمْسُ الثَّوْبِ لاَ يُنْظَرُ إِلَيْهِ

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منابذہ سے ممانعت فرمائی ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے اُسے الٹ پلٹ اور اُس کی طرف دیکھے بغیر اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی جانب دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

2145- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹے اور پھر اُسے اپنے

2143- انظر الحدیث: 3843,2256، سنن ابوداؤد: 3380، سنن نسائی: 4639

2144- راجع الحدیث: 368 , 367، صحیح مسلم: 3786 , 3785، سنن ابوداؤد: 3379، سنن نسائی: 4526,4523,4522

فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ، ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ"

کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

63- بَابُ بَيْعِ المُنَابَذَةِ

بیع منابذہ

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

2146 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے ممانعت فرمائی ہے۔

2147 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

عطاء بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

64- بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لاَ يُحَفِّلَ الإِبِلَ، وَالبَقَرَ وَالغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ

بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے ہر محفلّۃ

وَالمُصَرَّاةُ: الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ، فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا، وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ المَاءِ، يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ المَاءَ إِذَا حَبَسْتَهُ

اور اَلْمُصَرَّاۃُ وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں جمع کیا جائے اور کئی دن دوہا نہ جائے۔ اَلتَّصْرِیَۃُ اس کی اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے صَرَّیْتُ الْمَاءَ کہا جاتا ہے۔

2148 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2146- راجع الحدیث: 368، صحیح مسلم: 3780، سنن نسائی: 4521

2147- راجع الحدیث: 367، سنن ابوداؤد: 3377، سنن نسائی: 5356,4527,4524، سنن ابن ماجہ: 2559,2170

2148- انظر الحدیث: 2140، صحیح مسلم: 3809، سنن نسائی: 4500

جَعْفَرِ بْنِ رَبِیعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَرُّوا الإِبِلَ وَالغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ أَنْ یَحْتَلِبَهَا: إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ " وَیُذْكَرُ عَنْ أَبِی صَالِحٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالوَلِیدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَمُوسَى بْنِ یَسَارٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَاعَ تَمْرٍ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِیرِینَ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَهُوَ بِالخِیَارِ ثَلاَثًا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ ابْنِ سِیرِینَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. وَلَمْ یَذْكُرْ ثَلاَثًا، وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے اُسے خریدا تو دونوں میں سے اُسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ نیز ابوصالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے مروی کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں مروی کی ہیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

2149- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی، یَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا، فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ " وَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تُلَقَّى البُیُوعُ "

ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اُسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے۔ اور نبی کریم ﷺ نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

2150- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَیْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تُصَرُّوا الغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ أَنْ یَحْتَلِبَهَا، إِنْ رَضِیَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ، نہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خرید لے تو اُسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

65- بَابٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور

2149- انظر الحدیث: 2164، صحیح مسلم: 2149، سنن ترمذی: 1220، سنن ابن ماجہ: 2180

2150- راجع الحدیث: 2140، صحیح مسلم: 3794، سنن ابو داؤد: 3443، سنن نسائی: 4508

الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

کو واپس کردے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

2151- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً، فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

66- بَابُ بَيْعِ العَبْدِ الزَّانِي

زانی غلام کی بیع

وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

شُریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کے سبب لوٹا دے۔

2152- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہوجائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کردے خواہ بالوں کی رسّی کے عوض فروخت ہو۔

2153و2154- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اُس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو غیر شادی

2151- راجع الحدیث:2140' سنن ابو داؤد:3455

2152- انظر الحدیث:2153,2233,2234,2555,6837,6839' صحیح مسلم:4420

2153,2154- انظر الحدیث:2232,2556,6838' صحیح مسلم:4423,4424' سنن ابو داؤد:4469' سنن ترمذی:1433' سنن ابن ماجہ:2565

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ: إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لاَ أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے عوض۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار۔

67- بَابُ البَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

2155- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِي وَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَشِيِّ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2156- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض کی کہ انہوں نے اُسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہمام) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد

2156- انظر الحديث: 6759,6757,6752,2562,2169

فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي

تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

68- بَابٌ: هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ، وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے فروخت کر سکتا ہے اور اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اُسے مشورہ دو۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

2157 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

2158- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور کبھی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابنِ عباس سے عرض کی: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَاد کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اُس کا دلال نہ بنے۔

69- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری کی دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے

2157- راجع الحدیث:57

2158- انظر الحدیث:2274,2163' صحیح مسلم:3804' سنن ابو داؤد:3439' سنن نسائی:4512' سنن ابن ماجہ:2177

2159 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے اور یہی حضرت ابنِ عباس کا قول ہے۔

70- بَابٌ: لاَ يَشْتَرِي حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ، وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ العَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

ابنِ سیرین اور ابراہیم نے اِسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بِعْ لِي ثَوْبًا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

2160 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْتَاعُ المَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

2161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے کہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

71- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت

وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي البَيْعِ، وَالخِدَاعُ لاَ يَجُوزُ

اُس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے جبکہ اِسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

2162 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سعید بن ابوسعید سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

2160- راجع الحدیث: 2140

2161- صحیح مسلم: 3807، سنن ابو داؤد: 3440,3400، سنن نسائی: 4506,4505,4504

2162- راجع الحدیث: 2140

الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ العُمَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے آگے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2163 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ: لاَ يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا

ابن طاؤس سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

2164 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا

ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خرید بیٹھے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي البُيُوعِ

اور نبی کریم ﷺ نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

2165 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جا کر نہ ملے حتیٰ کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

72- بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

آگے جا کر ملنے کی انتہا

2166 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم خریدنے کے لیے قافلے

2163- راجع الحدیث:2163

2164- راجع الحدیث:2163

2165- راجع الحدیث:2139

2166- راجع الحدیث:2123

قَالَ: كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ، فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ، يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ

2167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ، فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ

والوں سے آگے جا ملتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرما دیا حتیٰ کہ غلہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبید اللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا بازار کے اُوپر والے سرے پر کر لیتے اور اُن کے مقام پر پہنچنے پر فروخت دیا کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ کرلیں۔

73- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي البَيْعِ لاَ تَحِلُّ

بیع میں جن شرطوں کا عائد کرنا جائز نہیں ہے

2168 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الوَلاَءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الوَلاَءَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کرلی ہے اور سالانہ ایک اُوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا کردیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انہوں نے انکار کردیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن انہوں نے انکار کردیا مگر جبکہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے سنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ کو بات بتائی۔ فرمایا کہ اُسے خرید لو

2167- انظر الحدیث:2123، سنن ابو داؤد:3494، سنن نسائی:4620

2168- راجع الحدیث:456

فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء اُن کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد، لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

2169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا میں نے ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا نقصان ہے کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

74- بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجوروں کے عوض کھجوروں کی فروخت

2170 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گندم کے عوض گندم سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جَو کے عوض جَو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

75- بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

کشمش کے عوض کشمش اور اناج کے عوض اناج فروخت کرنا

2169- راجع الحدیث: 2156، صحیح مسلم: 3755، سنن ابو داؤد: 2915، سنن نسائی: 4658

2170- راجع الحدیث: 3134

2171 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش فروخت کی جائیں۔

2172 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ: إِنْ زَادَ فَلِي، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر فروخت کی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمے۔

2173 - قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی رخصت دی ہے۔

76- بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

جَو کے عوض جَو کا سودا

2174 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ،

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے سو دینار بُھنانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہو گئے، حتیٰ کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آ جانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے لہٰذا فرمایا: خدا کی قسم، ان سے الگ نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے عوض

2171- انظر الحدیث: 2205,2185,2172 صحیح مسلم: 3870 سنن نسائی: 4548

2172- صحیح مسلم: 3874 سنن نسائی: 4547

2173- انظر الحدیث: 2380,2192,2188,2184 صحیح مسلم: 3855 سنن ترمذی: 1302,1300 سنن نسائی: 4554,4553,4552,4550,4546 سنن ابن ماجہ: 2269,2268

2174- راجع الحدیث: 3134

وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

سونا سود ہے مگر جب کہ نقد ہو۔ گندم کے عوض گندم سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ جَو کے عوض جَو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

77- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

2175 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالفِضَّةَ بِالفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالفِضَّةِ، وَالفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ

سونے کے عوض سونے کی سود

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن عُلیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر مگر سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہو بیچ دیا کرو۔

78- بَابُ بَيْعِ الفِضَّةِ بِالفِضَّةِ

2176 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدِيثًا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالوَرِقُ بِالوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

چاندی کے عوض چاندی کا سودا

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی طرح مروی کی ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مروی کی ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر اُن سے ملے تو کہا: اے حضرت ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا مروی کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید نے بھُنانے کے بارے میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے عوض برابر برابر ہو اور چاندی، چاندی کے عوض برابر برابر ہو۔

2175- انظر الحدیث: 2182، صحیح مسلم: 4050,4049، سنن نسائی: 4593,4592

2176- انظر الحدیث: 2178,2177

2177 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض سونا فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور اُن میں سے ایک دوسرے سے کم و زیادہ نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے عوض نہ بیچو۔

79-بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً

دینار کے بدلے دینار کا اُدھار سودا

2178,2179 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لاَ أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

ابو صالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ دینار کے عوض دینار اور درہم کے عوض درہم۔ میں نے (ابوصالح) ان کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت ابنِ عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا: آپ نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے، ہاں مجھے حضرت اُسامہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں۔

80-بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

چاندی کا سونے کے عوض اُدھار سودا

2180و2181 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ،

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا تو اُن میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ انہیں مجھ سے زیادہ علم ہے اور

2177- راجع الحدیث: 2176 'صحیح مسلم: 4030 'سنن ترمذی: 1241 'سنن نسائی: 4585,4584

2178,2179- انظر الحدیث: 2176 'صحیح مسلم: 4065,4064 'سنن نسائی: 4594

2180,2181- راجع الحدیث: 2061,2060

فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا خَيْرٌ مِنِّي، فَكِلَاهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار فروخت سے منع فرمایا ہے۔

81- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

سونے کا چاندی کے عوض نقد سودا

2182 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

یحییٰ بن ابواسحاق نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے مروی کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے عوض جیسے فروخت کریں اور چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہیں بیچیں۔

82- بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ، وَبَيْعُ الْعَرَايَا

بیع مزابنہ یہ کھجور کے عوض کھجور اور کشمش کے عوض انگور کا سودا ہے اور بیع عرایہ سے

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ

حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

2183 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو کھجوروں کے عوض فروخت نہ کرو۔

2184 - قَالَ سَالِمٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے

2182- راجع الحدیث:2175

2183- راجع الحدیث:1486، صحیح مسلم:3855

2184- راجع الحدیث:2173

وَسَلَّمَ، رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ العَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ، أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ

بیع عریہ کی اجازت عطا فرمائی یعنی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت نہیں دی۔

2185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ، وَالمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے عوض ناپ کر فروخت کرے اور انگوروں کو کشمش کے عوض ناپ کر فروخت کرے۔

2186 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ، وَالمُحَاقَلَةِ، وَالمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابواحمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے ممانعت فرمائی ہے۔ مزابنہ کھجوروں کو درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنا ہے۔

2187 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُحَاقَلَةِ، وَالمُزَابَنَةِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

2188 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ العَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ والے کو اندازے سے بیچنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

83- بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی

2185- راجع الحدیث: 2171

2186- صحیح مسلم: 3911، سنن ابن ماجہ: 2455

2188- راجع الحدیث: 2173

التَّخْلِ بِالذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ

کے عوض فروخت کرنا

2189- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلاَ يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا العَرَايَا

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے معمولی مقدار بھی دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

2190- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ، أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ العَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابوسفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت عطا فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

2191- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرًا، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي العَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي العَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا، قَالَ: هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى: وَأَنَا غُلاَمٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ العَرَايَا فَقَالَ: وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ،

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے عوض کھجور کے سودے سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اُس کے گھر والوں کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اُسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایہ میں اجازت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کو کیسے علم ہوا؟

2189- راجع الحدیث: 1487' سنن ابو داؤد: 3373' سنن ابن ماجہ: 2216

2190- انظر الحدیث: 2382' صحیح مسلم: 3869' سنن ابو داؤد: 3364' سنن ترمذی: 1301' سنن نسائی: 4555

2191- انظر الحدیث: 2384' صحیح مسلم: 3864, 3865, 3866, 3867, 3868' سنن نسائی: 4556, 4557, 4558

فَسَكَتَ، قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. قِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ؟ قَالَ: لاَ

میں نے عرض کی کہ وہ حضرت جابر سے مروی کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے فروخت کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

84- بَابُ تَفْسِيرِ العَرَايَا

وَقَالَ مَالِكٌ: العَرِيَّةُ: أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ، ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ، فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: العَرِيَّةُ: لاَ تَكُونُ إِلَّا بِالكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، لاَ يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: بِالأَوْسُقِ المُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ العَرَايَا: أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ، وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: العَرَايَا: نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا، رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ

عرایا کی تفسیر

امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کھجور کا درخت دے کہ اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے عوض اُسے خرید لے۔ ابنِ ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، نقد اور تخمینے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابوحثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر۔ ابنِ اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابنِ عمر سے مروی کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے مروی کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے عوض چاہے اُسے بیچ دیں۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي العَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالعَرَايَا: نَخَلاَتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ ﷺ نے ناپ کر تخمینہ لگا کر فروخت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مخصوص درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آ کر آپ انہیں خرید لیں۔

2192- راجع الحدیث: 2173

85- بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کی فروخت

2193- وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الأَنْصَارِيِّ، مِنْ بَنِي حَارِثَةَ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ، قَالَ المُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مُرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ: فَإِمَّا لاَ، فَلاَ تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا، فَيَتَبَيَّنَ الأَصْفَرُ مِنَ الأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا حَكَّامٌ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ زَيْدٍ

لیث، ابو الزنا، عروہ بن زبیر، سہل بن ابوحثمہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ پھلوں کو فروخت کر دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دُمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب انہیں نہ بیچا کرو جب تک پک نہ جائیں۔ یہ جھگڑوں کی کثرت کے سبب بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو فروخت نہ کرتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سُرخ کھجوریں ظاہر نہ ہوجاتیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابوالزناد، عروہ سہل نے اسے حضرت زید سے مروی کیا ہے۔

2194- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، نَهَى البَائِعَ وَالمُبْتَاعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید وفروخت سے ممانعت فرمائی ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

2193- سنن ابو داؤد:3372

2194- راجع الحدیث:1486' صحیح مسلم:3840' سنن ابو داؤد:3367

2195- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

2196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَا، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ: وَمَا تُشَقِّحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے تشقیح سے پہلے کھجوروں کو کی فروخت سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ تشقیح کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جاسکیں۔

86- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

پکنے سے پہلے کھجوروں کی فروخت

2197- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ. قِيلَ: وَمَا يَزْهُو؟ قَالَ: يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد ہونا۔

87- بَابُ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ البَائِعِ

جب پکنے سے پہلے کھجوریں فروخت کر دی جائیں اور کوئی مصیبت آجائے تو نقصان بائع پر پڑے گا

2195- راجع الحدیث:1488

2196- راجع الحدیث:1487، صحیح مسلم:3889، سنن ابوداؤد:3370

2197- راجع الحدیث:1488

2198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: حتیٰ کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: ذرا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس چیز کی قیمت لیتے ہو۔

2199- قَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ، كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَلاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

فرمایا کہ ایک شخص پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے۔ پھر اُس پر مصیبت آ پڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو فروخت نہ کرو اور نہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرو۔

88-بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

مدّت طے کر کے غلّہ خریدنا

2200- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے ایک مقررہ مدت پر غلّہ خرید فرمایا اور اپنی زِرّہ اس کے پاس رہن رکھی۔

89-بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

جب کوئی عمدہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرنا چاھے

2198- راجع الحدیث:1488 'صحیح مسلم:3955 'سنن نسائی:4539

2199- راجع الحدیث:1486 'صحیح مسلم:3754 'سنن نسائی:4534

2200- راجع الحدیث:2068

2202 و 2201 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟، قَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی شخص کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ اچھی کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں۔ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے عوض اور دو صاع تین صاعوں کے عوض خریدتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

90- بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی

2203 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ، قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ، فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا، وَكَذَلِكَ العَبْدُ، وَالحَرْثُ، سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَ

امام ابوعبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابوملیکہ، نافع مولیٰ ابنِ عمر سے مروی ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اُسی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اِسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے اُن سے اِن تین چیزوں کے نام لیے۔

2204 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کے پھل پیوند لگانے

2201,2202- انظر الحدیث: 2302,4244,4246,7350,2303,4245,4247,7351 صحیح مسلم: 4075 سنن نسائی: 4567,4568

2203- انظر الحدیث: 2204,2206,2379,2716

2204- راجع الحدیث: 2203 صحیح مسلم: 3878 سنن ابو داؤد: 3434 سنن ابن ماجہ: 2210

مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ

والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار مشروط کرلے۔

91- بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

فصل کو ناپ والے غلّے کے عوض فروخت کرنا

2205 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُزَابَنَةِ: أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے عوض اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے عوض فروخت کرے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلّے کے عوض فروخت کرے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

92- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

درخت سمیت کھجوروں کی فروخت

2206 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا، فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ المُبْتَاعُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا۔ پھر درخت کو فروخت کر دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار مشروط کرلے۔

93- بَابُ بَيْعِ المُخَاضَرَةِ

بیع مخاضرہ

2207 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُحَاقَلَةِ، وَالمُخَاضَرَةِ، وَالمُلاَمَسَةِ، وَالمُنَابَذَةِ، وَالمُزَابَنَةِ

اسحاق بن ابوطلحہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) کی ممانعت فرمائی ہے۔

2208 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2205- راجع الحدیث: 2171 'صحیح مسلم: 3876' سنن ابو داؤد: 2265' سنن نسائی: 4563

2206- راجع الحدیث: 2203 'صحیح مسلم: 3880' سنن نسائی: 4649' سنن ابن ماجہ: 2210م

2208- راجع الحدیث: 1488 'صحیح مسلم: 3954

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ

نبی کریم ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے حضرت انس کی خدمت میں عرض کی کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال کرتے ہو۔

94- بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

گابھے کا سودا اور اُسے کھانا

2209- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک (درخت) مردِ مومن کی طرح ہے۔ میں نے چاہا کہ کہہ دُوں وہ کھجور ہے مگر میں نوعمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

95- بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ: فِي الْبُيُوعِ وَالإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ، وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ

جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عُرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں

وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ: سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ: لاَ بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ، وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى: (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)"

قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے موافق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی حرج نہیں اور خرچ کے عوض نفع لے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے لحاظ سے تمہارے اور تمہاری اولاد کے

2209- راجع الحدیث: 61

وَاكْتَرَى الْحَسَنُ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ: حِمَارًا، فَقَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِدَانَقَيْنِ، فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ: الحِمَارَ الحِمَارَ، فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ

لیے کافی ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے لحاظ سے کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا اور کہا کتنے میں؟ انہوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور کہا کہ گدھے کی حاجت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

2210 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

2211 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند اُمِّ معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے موافق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

2212 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا، فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ

اسحاق، ابن نمیر، ہشام۔ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مال دار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھالے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے بارے میں نازل ہوئی جو اُس کی

2210- راجع الحدیث:2102

2211- انظر الحدیث:7180,7161,6641,5370,5364,5359,3825,2460

2212- انظر الحدیث:4575,2765' صحیح مسلم:7451

كَانَ فَقِيرًا، فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء : 6)، أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ

نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے موافق کھالے۔

96- بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

ایک شریک کا دوسرے شریک سے سودا کرنا

2213- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہوگئیں اور طریقے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

فائدہ: شفعہ شین کے پیش سے ہے شفع سے بنا بمعنی جوڑ نا ملانا اسی لیے جفت عدد کو شفع کہتے ہیں اور طاق کو وتر، رب فرماتا ہے: "وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ" سفارش کو شفاعت اور سفارشی کو شفیع کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے کو ملزم کے ساتھ ملا دیتا ہے، حق قرب کو شفعہ اس لیے کہتے ہیں کہ شفیع دوسری زمین خرید کر اپنی زمین سے ملاتا ہے دیگر اماموں کے ہاں صرف شرکت والے کو حق شفعہ پہنچتا ہے مگر ہمارے امام اعظم کے ہاں پڑوسی کو بھی پہنچتا ہے جسے حق جوار کہتے ہیں، اس پر حدیث صحیحہ وارد ہیں۔ ایک روایت میں امام احمد ابن حنبل بھی امام اعظم کے ساتھ ہیں فریقین کے دلائل کتب فقہ میں دیکھیے، ہم بھی ان شاء اللہ موقعہ پر عرض کریں گے۔ (از اشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۵۵۹)

97- بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّورِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کا سودا

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہوجائیں اور طریقے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔

2214م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

عبدالواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے

2213- سنن ابوداؤد: 3513، سنن ترمذی: 1370، سنن نسائی: 4716، سنن ابن ماجہ: 2213

2214- راجع الحدیث: 2213

بِهٰذَا، وَقَالَ: فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، تَابَعَهُ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فِي كُلِّ مَالٍ، رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبدالرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور مروی کیا اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے۔

98- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے

2215- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَرَجَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ المَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالحِلاَبِ، فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي، كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لاَ تَنَالُ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے افضل ترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو آپ نے کیا ہو۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو اُن کو دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میں اور والدین اسی حال میں تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس قدر محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی خواہش پوری نہیں ہو سکتی جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں

2215- انظر الحدیث: 5974,3465,2333,2272، صحیح مسلم: 6884

فَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ"

نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈریے اور مُہر کو بغیر حق کے نہ توڑیئے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اُسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جوار بو دی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دیدو۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ (پتھر) اُن (کے سامنے) سے ہٹ گیا۔

99-بَابُ الشِّرَاءِ وَالبَيْعِ مَعَ المُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الحَرْبِ

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت

2216- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ - أَوْ قَالَ: - أَمْ هِبَةً"، قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور لمبے قد کا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سودا یا عطیہ؟ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ سودا۔ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی فرمالی۔

2216- اطراف الحدیث: 2618، 5382؛ صحیح مسلم: 5332

100 -بَابُ شِرَاءِ المَمْلُوكِ مِنَ الحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ یا آزاد کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ: كَاتِبْ ، وَكَانَ حُرًّا، فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ، وَسُبِيَ عَمَّارٌ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلاَلٌ " وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ، فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ) (النحل: 71)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کرلو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انہیں فروخت کر دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی تو جنہیں بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں (پارہ ۱۴، النحل: ۷۱)

2217 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ المُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لاَ تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ "، قَالَ الأَعْرَجُ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: " قَالَتْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت فرمائی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا۔ اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم، زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر

-2217 انظر الحدیث: 6950,5084,3358,2635

اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي، فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ "، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً"

مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ پس اسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کیجانب بڑھا۔ انہوں نے کھڑی ہوکر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ وہ دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم، تم نے میرے پاس نہیں بھیجا مگر شیطان کو اسے ابراہیم کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں انعام بھی دیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹی اور کہا: کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

2218 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلاَمٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ، فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے متعلق میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابووقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی صورت دیکھی تو عتبہ سے بالکل واضح مشابہت تھی۔ فرمایا کہ اے

2218- اطراف الحدیث: 2053، صحیح مسلم: 3598، سنن نسائی: 3484

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

2219- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَدَّعِ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ، فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا، وَأَنِّي قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ

سعد نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی جانب اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

2220- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

عُروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں نے صِلہ رحمی کر کے غلام آزاد کر کے اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی پچھلی نیکیوں کے سبب کی ہی مسلمان ہوئے ہو۔

101- بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے قبل

2221 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟ ، قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم ان کے والدِ ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا: اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا صرف کھانا ہی حرام ہے۔

2220- راجع الحدیث:1436

2221- راجع الحدیث:1492

102- بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

خنزیر کو قتل کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خنزیر کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

2222 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

103- بَابٌ: لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ

مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ فروخت کی جائے

رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

2223 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے کہ حضرت عمر کو یہ علم ہوا کہ فلاں نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے، کیا اُسے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر فروخت کر دیتے۔

2224 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ

2222- انظر الحدیث: 3449,3448,2476، صحیح مسلم: 387، سنن ترمذی: 387

2223- انظر الحدیث: 3460، صحیح مسلم: 4027,4026، سنن ابن ماجہ: 3383

2224- صحیح مسلم: 4029

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (قَاتَلَهُمُ اللَّهُ) (التوبة: 30): لَعَنَهُمْ، (قُتِلَ) (الذاريات: 10): لُعِنَ، (الْخَرَّاصُونَ) (الذاريات: 10): الْكَذَّابُونَ

تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالیا کرتے تھے۔

104- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

بے جان چیزوں کی تصویریں فروخت کرنا اور اِس کا مکروہ ہونا

2225- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، هَذَا الوَاحِدَ

سعید بن ابو الحسن سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا: اے ابو العباس! میں ایسا شخص ہوں جس کا ذریعہ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اُس میں جان نہ ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس شخص نے سرد آہ بھری اور اُس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو۔ امام ابوعبداللہ بخاری، سعید بن ابوعروبہ، نضر بن انس سے ایک مرتبہ سُنا۔

105- بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الخَمْرِ

شراب کی تجارت کا حرام ہونا

وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم نے شراب

2225- انظر الحدیث: 7042,5963 صحیح مسلم: 5506

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

2226 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ البَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الخَمْرِ

کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی بیع حرام فرما دی گئی ہے۔

106 - بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

2227 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ "

آزاد آدمی کو فروخت کرنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرے نام پر عہد کرے اور مکر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائے اور تیسرا شخص وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام مکمل کر دے تو اُسے مزدوری نہ دے۔

000 - بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلاَهُمْ

فِيهِ المَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جب آقا ﷺ نے یہود کو جلاوطن فرمایا تو انہیں انکی زمینیں بیع کرنے کا حکم فرمایا جن میں انکی قبریں تھیں

اسے مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

107 - بَابُ بَيْعِ العَبِيدِ وَالحَيَوَانِ بِالحَيَوَانِ نَسِيئَةً

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ

غلام کی بیع اور حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار بیع کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی کے عوض چار اونٹنیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ

2226- راجع الحديث: 459

2227- انظر الحديث: 2270، سنن ابن ماجه: 2442

عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: "لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ: الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ، وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ" وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً

وہ زبدہ میں انہیں سپرد کردیگا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے عوض ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ لے کر ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے عوض دو اور ایک بکری کے عوض دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ ادھار ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے عوض اُدھار ایک۔

2228- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتِ الى دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتِ الى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں۔ پس حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم ﷺ کو ملیں۔

108- بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

لونڈی غلام کی بیع

2229- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا، فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ، فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا آنا لکھا ہے وہ آکر رہے گی۔

109- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبّر غلام کا سودا

2228- انظر الحديث: 371

2229- انظر الحديث: 2542، 4138، 5210، 6603، 7409، صحيح مسلم: 3529، 3530، سنن ابو داؤد: 2172

2230 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ.

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مدبّر غلام کو فروخت فرمایا۔

2231 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ نے اُسے (مدبّر غلام کو) فروخت فرمایا۔

2232و2233 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْأَلُ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ، فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے بیچ دو۔

2234 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الحَدَّ وَلاَ يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الحَدَّ وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہوجائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہوجائے تو اُسے فروخت کردو خواہ بالوں کی رسی کے عوض فروخت ہو۔

110 - بَابٌ: هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے

2230- راجع الحدیث: 2141 'سنن ابو داؤد: 3955 'سنن نسائی: 5433,4668 'سنن ابن ماجہ: 2512

2231- صحیح مسلم: 4315 'سنن ترمذی: 1219 'سنن ابن ماجہ: 2513

2232,2233- راجع الحدیث: 2154,2153,2152

2234- راجع الحدیث: 2152

اَنْ يَسْتَبْرِئَهَا

وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بَأْسًا اَنْ يُقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِذَا وُهِبَتِ الوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ، اَوْ بِيعَتْ، اَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَاْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ، وَلاَ تُسْتَبْرَاُ العَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ: لاَ بَاْسَ اَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الحَامِلِ مَا دُونَ الفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (إِلَّا عَلَى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون:6)

2235- حَدَّثَنَا عَبْدُ الغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى المَدِينَةِ قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ

ساتھ سفر کر سکتا ہے

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس و کنار اور مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اُسے فروخت یا آزاد کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری استبراء نہ کرے۔ عطاء نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے دستِ مبارک پر فتح کروا دیا تو آپ کے خدمت میں صفیہ بنت حُیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا شوہر قتل کر دیا گیا تھا اور وہ حالتِ عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے منتخب فرما لیا اور اُن کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ سدّ الروحاء کے مقام پر پہنچے تو اُن سے زفاف فرمایا۔ پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اطراف کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے مبارک گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

2235- راجع الحدیث: 371، سنن ابو داؤد: 2995

111 - بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

2236 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ . فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: لاَ، هُوَ حَرَامٌ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مردار اور بتوں کی خرید و فروخت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مُردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اُس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے، جب اللہ نے اُن پر چربی کو حرام کیا تو وہ اُسے پگھلا کر بیچ کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ابو عاصم نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا عبدالحمید نے ان سے یزید نے عطا نے لکھا جابر سے سنا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

112 - بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

2237 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

کُتّے کی قیمت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن ابوعبدالرحمٰن نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2238 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

عون بن ابو جُحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے

2236- انظر الحدیث: 4633,4296 صحیح مسلم: 4024 سنن ابو داؤد: 3486 سنن ترمذی: 1297 سنن نسائی: 4683,4267 سنن ابن ماجہ: 2167

2237- انظر الحدیث: 5761,5346,2282 صحیح مسلم: 3986,3985 سنن ابو داؤد: 3481,3428 سنن ترمذی: 4303,1276,1133 سنن ابن ماجہ: 2159

2238- راجع الحدیث: 2086

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا، فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الكَلْبِ، وَكَسْبِ الأَمَةِ، وَلَعَنَ الوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَلَعَنَ المُصَوِّرَ

والدِ ماجد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اِس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور لعنت کی گودنے والی، گدوانے والی، سُود کھانے والے اور اُس کے مؤکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

35- کِتَابُ السَّلَمِ

1- بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

2239 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ، أَوْ قَالَ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ، فَقَالَ: مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ، فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

2239م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، بِهَذَا: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

2- بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ

2240 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بیع سلم کے بیان میں

معیّن ناپ تول میں سلم کرنا

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن عُلیہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، ابن المنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلم کرے تو معیّن تول اور معیّن وزن میں سلم کرے۔

محمد، اسمٰعیل، ابنِ نجیح سے یہ معیّن تول اور معیّن وزن روایت کیا گیا ہے۔

معیّن وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عینیہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں سے کسی چیز میں حکم کرے تو معیّن تول اور معیّن وزن میں معیّن مدت تک کرے۔

2239- صحیح مسلم: 4097,4096,4095,4094، سنن ابو داؤد: 3463، سنن ترمذی: 1311، سنن نسائی: 4630، سنن ابن ماجہ: 2280

2239م- انظر الحدیث: 2253,2241,2240

2240- راجع الحدیث: 2239

2240م - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

علی، سفیان، ابن ابو نجیح نے فرمایا کہ سلم معیّن تول میں معیّن مدت تک کرنی چاہیے۔

2241 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: سلم میں معیّن تول معیّن وزن اور معیّن مدت ہونی چاہیے۔

2243و2242 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، وحَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ، فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى، فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ

ابو الولید، شعبہ، ابن المجالد۔ یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابو المجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابو المجالد سے مروی ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ میں سلم کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفٰی کی جانب بھیجا۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

3- بَابُ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

2245و2244 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

محمد بن ابو المجالد سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن

2241- راجع الحدیث: 2239

2242,2243- انظر الحدیث: 3255,2254,2245,3244' سنن ابو داؤد: 3464' سنن نسائی: 4629,4628'

سنن ابن ماجه: 2282

2244,2245- انظر الحدیث: 2242

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ، قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ؟ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. قُلْتُ: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ: أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا؟.

شداد اور ابو بردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں گندم کے اندر سلم کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جَو اور زیتون میں معیّن تول اور معیّن مدت پر سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ جس کے پاس راس المال ہوتا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی طرف بھیجا تو میں نے اُن سے دریافت کیا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہیں پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

2245م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهَذَا، وَقَالَ: فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ: وَالزَّيْتِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَقَالَ: فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابو مُجالد نے اُسے مروی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جَو میں سلم کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں۔ قتیبہ، جریر، شیبانی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: گندم، جَو اور کشمش میں سلم کیا کرتے تھے۔

2246 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ، وَحَتَّى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ: حَتَّى يُحْرَزَ. وَقَالَ مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو،

ابو البختری طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درختوں کی ممانعت فرمائی ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک شخص نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے برابر والے ایک آدمی نے کہا: جبکہ تخمینہ لگانے کے

2246- اطراف الحدیث: 2250,2248 صحیح مسلم: 3851

قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

قابل ہو جائیں۔ معاذ، شعبہ، عمرو، ابو البختری، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

4- بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

کھجوروں میں سلم کرنا

2248و 2247 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ، أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ

ابو البختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کے بیع سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔

میں نے کھجور کے درخت کی فروخت کے بارے میں حضرت ابنِ عباس سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کی فروخت سے ممانعت فرمائی ہے حتیٰ کھانے یا وزن کرنے کے لائق ہو جائیں۔

2250و 2249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ، أَوْ يُؤْكَلَ، وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ: عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ

ابو البختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے بارے میں پوچھا کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ن ے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی اُدھار سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے لائق نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کس طرح ہوگا؟ اُن کے پاس والے ایک شخص نے کہا کہ تخمینہ کر کے۔

2247,2248- راجع الحدیث: 2246,1486

2249,2250- راجع الحدیث: 2246,1486

5- بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

2251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

سلم میں ضمانت دینا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلّہ ادھار خرید فرمایا اور اپنی لوہے کی زرّہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

6- بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

2252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

سلم میں رہن رکھنا

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک معیّن مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلّہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

7- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَالأَسْوَدُ، وَالحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ بَأْسَ فِي الطَّعَامِ المَوْصُوفِ، بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، مَا لَمْ يَكُ ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلاَحُهُ

معیّن مدت تک سلم کرنا

اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابنِ عباس، حضرت ابوسعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابنِ عمر کا قول ہے کہ غلّے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نرخ اور مدت معیّن کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

2253- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي المِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَهُمْ

ابونعیم، سفیان، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلم کیا

2251- راجع الحدیث: 2068

2252- راجع الحدیث: 2068

2253- انظر الحدیث: 2239

يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ، فَقَالَ: أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ

کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت معیّن کر کے سلم کیا کرو۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح نے فرمایا کہ تول معیّن ہو اور وزن معیّن ہو۔

2254,2255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ، فَقَالاَ: كُنَّا نُصِيبُ المَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّأْمِ، فَنُسْلِفُهُمْ فِي الحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ: قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالاَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ

محمد بن ابو مُجالد سے مروی ہے کہ ابو بُردہ اور عبداللہ بن شدّاد نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ کے پاس سلم کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیں مالِ غنیمت ملتا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم مدت معیّن کر کے گندم، جَو اور کشمش کی سلم کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے بارے میں ہم اُن سے نہیں پوچھتے تھے۔

8- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

اُونٹنی کے بچّہ جننے تک سلم کرنا

2256 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الحَبَلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَسَّرَهُ نَافِعٌ: أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی فروخت کیا کرتے لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرما دی۔ نافع نے اس کی وضاحت کی کہ اونٹنی بچّہ جن لے جو اُس کے پیٹ میں ہے۔

☆☆☆☆☆

2254,2255- راجع الحديث: 2242,2243

2256- راجع الحديث: 2143

بسم الله الرحمن الرحیم

36- كِتَابُ الشُّفْعَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شفعہ کے بیان میں

1- بَابٌ: الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا

2257- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جب حدیں مقرر ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

2- بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ البَيْعِ

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا

وَقَالَ الحَكَمُ: إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ البَيْعِ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُغَيِّرُهَا، فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ

حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع سے اجازت لی تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔ شعبہ کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز فروخت کی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔

2258- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَجَاءَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ، إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ؟

عمرو بن شرید سے مروی ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آ گئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھ لیا اس وقت نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع آ گئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلّے والے میرے دونوں مکان آپ خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: بخدا میں تو نہیں

2257- راجع الحدیث: 2213

2258- انظر الحدیث: 6977,6978,6980,6981' سنن ابو داؤد: 3516' سنن نسائی: 4716' سنن ابن ماجه: 2495,2498

فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا. فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لاَ أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ مُنَجَّمَةً، أَوْ مُقَطَّعَةً. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ. مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ، وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ. فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ

خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خرید لینے چاہئیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ ہرگز نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابورافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں ہرگز نہ دیتا بلکہ جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دیئے۔

3- بَابٌ: أَيُّ الجِوَارِ أَقْرَبُ؟

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

2259 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

حجاج، شعبہ۔ علی بن عبداللہ، شبانہ، شعبہ، ابوعمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

☆☆☆☆☆

2259- انظر الحدیث: 6020,2595، سنن ابو داؤد: 5155

بسم الله الرحمن الرحیم

37- كِتَابُ الإِجَارَةِ

1-بَابُ اسْتِئْجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ) (القصص:26)، وَالخَازِنُ الأَمِينُ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ

2260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخَازِنُ الأَمِينُ، الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ، أَحَدُ المُتَصَدِّقِينَ

2261 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ العَمَلَ، فَقَالَ: لَنْ - أَوْ لاَ - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

2-بَابُ رَعْيِ الغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

2262 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابو بُردہ، اِن کے دادا جان ابُو بردہ، ان کے والدِ ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے موافق دِل کی سچائی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابوبردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری شخص تھے۔ میں نے عرض کی کہ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

چند قیراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2260- راجع الحدیث:1438

2261- انظر الحدیث:3038, 4341, 4343, 4344, 6124, 6923, 7149, 7156, 7157, 7172،
صحیح مسلم:4695، سنن ابو داؤد:3579, 4354، سنن نسائی:4

2262- سنن ابن ماجہ:2149

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے صحابہ نے کہا: کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قراط پر اہل مکہ کی چرائیں۔

3- بَابُ اسْتِئْجَارِ المُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، أَوْ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ

جب کسی مشرک کو بوقت ضرورت مزدوری پر رکھا جائے اور کوئی مسلمان میسر نہ ہو

وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ

اور نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو مزدوری پر رکھا۔

2263 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - الخِرِّيتُ: المَاهِرُ بِالهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ العَاصِ بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلاَثٍ، فَارْتَحَلاَ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک شخص کو اجیر پر رکھا اور پھر بنی عبد بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتی تھا اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اُس پر اعتبار کر کے اُسے اپنی سواریاں دے دیں اور اُس سے وعدہ لیا کہ تین روز کے بعد غارِ ثور پر لے آئے۔ وہ تین روز کے بعد وعدے کے مطابق لے آیا اور اُن کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی چلا جو انہیں ساحل کے راستے لے گیا۔

4- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ، أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ، وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب معیّنہ مدت

2263- راجع الحدیث: 476

الَّذِی اشْتَرَطَاہُ إِذَا جَاءَ الأَجَلُ

آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں

2264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ

عُروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے بنی دِیل کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین روز بعد صبح کے وقت غارِ ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اُس سے وعدہ لیا۔

5- بَابُ الأَجِيرِ فِي الغَزْوِ

غزوہ میں اجیر رکھنا

2265- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ العُسْرَةِ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: "أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ - كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ".

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں جیش العُسرت والا جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابلِ اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک اجیر بھی تھا وہ ایک شخص کے مقابل آیا تو اُن دونوں نے ایک دوسرے کی اُنگلیاں منہ میں دبالیں۔ میں نے کھینچیں تو اُس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا: تاکہ تم اُونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

2266- قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ جَدِّهِ، بِمِثْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ: أَنَّ رَجُلًا

ابن جُریج، عبداللہ ن ابو مُلیکہ، اُن کے دادا جان نے اسی طرح کا واقعہ بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے

2265- راجع الحدیث: 1848، صحیح مسلم: 4343، 4344، 4345، سنن ابوداؤد: 4584، سنن نسائی: 4780 تا 4786

2266- راجع الحدیث: 2265

عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کا ہاتھ کاٹا جس سے اُس کا اگلا دانت گر گیا تو حضرت ابوبکر نے اُس کا قصاص نہ دلایا۔

6- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ العَمَلَ

لِقَوْلِهِ: (إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ) (القصص: 27) إِلَى قَوْلِهِ: (وَاللّٰهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ) (القصص: 28) " يَأْجُرُ فُلاَنًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا، وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: أَجَرَكَ اللّٰهُ "

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتادے لیکن کام نہ بتائے

جیسا قرآن مجید میں ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے اِنشاء اللّٰہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللّٰہ کا ذمّہ ہے (پارہ ۲۰، القصص: ۲۸۔۲۷) تک۔ يَأْجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اِسی سے ہے جو تعزیت کے موقع پر أَجَرَكَ اللّٰهُ کہا جاتا ہے۔

7- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا، عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا، يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

کسی کو یُوں اجرت پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کردے، یہ جائز ہے

2267 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، وَغَيْرُهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ- قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے حضرت اُبَی بن کعب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی

2267- راجع الحدیث:74

كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَانْطَلَقَا، فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ -قَالَ سَعِيدٌ: بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ- فَاسْتَقَامَ"، قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا، قَالَ: "فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ، فَاسْتَقَامَ، (لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا) (الكهف: 77)" قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ

کردی۔ یعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اِس پر اجرت لے لیتے۔ سعید نے کہا: تا کہ اس اجرت سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآنِ مجید میں مذکور ہے)

8- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

دوپہر تک اجرت پر رکھنا

2268- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الكِتَابَيْنِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ اليَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ العَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ؟ فَأَنْتُمْ هُمْ ". فَغَضِبَتِ اليَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا، وَأَقَلَّ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور اہلِ کتاب کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے اجرت پر اجیر رکھے اور کہا: کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط پر سرا کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں اجرت کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

9- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

2269- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک

2268- راجع الحدیث: 557

2269- سنن ترمذی: 2871

قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ"، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ جو جنہوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

10- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الأَجِيرِ

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

2270 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بروز قیامت میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے اجرت نہ دی۔

11- بَابُ الإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

عصر سے شام تک کے لیے اجیر رکھنا

2271 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ، وَالْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی رکھے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں معین اجرت پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اُس کا کام کیا

2270- راجع الحدیث: 2227

2271- راجع الحدیث: 558

اللَّيْلِ، عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، فَقَالَ لَهُمْ: لاَ تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلاً، فَأَبَوْا، وَتَرَكُوا، وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الأَجْرِ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلاَةِ العَصْرِ، قَالاَ: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَيَا، وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ، وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ"

اور کہا کہ ہمیں اجرت کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ اس طرح نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو اور اپنی پوری اجرت لو۔ انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر رکھے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام کرو اور تمہیں وُہی دوں گا جو اُن سے طے کیا تھا۔ انہوں نے کام کیا لیکن جب نمازِ عصر کا وقت ہوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی معیّن اجرت دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا کام مکمل کر لو کیونکہ تھوڑا سا دِن باقی رہ گیا ہے مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا باقی ماندہ دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر رکھا تو انہوں نے کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ پس انہیں دوسرے دونوں جماعتوں کی اجرت بھی ملی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے جنہوں نے اس نور کو قبول کیا۔

12- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ الأَجِيرُ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيهِ المُسْتَأْجِرُ فَزَادَ، أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ، فَاسْتَفْضَلَ

جو اجیر رکھے اور پھر وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے متاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے

2272- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا المَبِيتَ إِلَى غَارٍ، فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الغَارَ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے گر کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اِس پتھر سے بچ نہیں سکتے

2272- راجع الحدیث: 2215، صحیح مسلم: 6886

فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لاَ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا، وَلاَ مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ، أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي، فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ مِنْهَا "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا

مگر اس طرح کہ اپنے کسی نیکی کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا ایک روز مجھے کسی کام کے سبب زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں، حتیٰ فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ کسی قدر سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دوسرا یوں بولا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا، میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے کتراتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے حاجت کے تحت میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اُس پر قدرت پائی تو اُس نے کہا: میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہٰذا بند مُہر کو نہ توڑیئے مگر حق کے ساتھ میں نے اِس بات کو گناہ جانا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے محبوب تھی اور جو سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اِس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ ہٹ گیا مگر وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے عرض کی: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی اجرت پر لگائے تو جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ

عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: اِنِّي لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ"

کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی اجرت کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اجرت ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

13- بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَاُجْرَةِ الْحَمَّالِ

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے کی اُجرت

2273 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ اَلْفٍ قَالَ: مَا تَرَاهُ اِلَّا نَفْسَهُ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی جانب جاتا، بوجھ اُٹھاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شقیق کے نزدیک اِس سے حضرت ابو مسعود کی ذات مراد ہے۔

14- بَابُ اَجْرِ السَّمْسَرَةِ

دلالی کی اُجرت

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَاِبْرَاهِيمُ، وَالْحَسَنُ بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " لَا بَاْسَ اَنْ يَقُولَ: بِعْ هَذَا الثَّوْبَ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا

ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری دلالی کی اُجرت میں حرج نہیں جانتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا کہتے ہیں کوئی خوف نہیں کہ یہ کپڑا

2273- راجع الحدیث: 1415

وَكَذَا، فَهُوَ لَكَ " وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: "إِذَا قَالَ: بِعْهُ بِكَذَا، فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ، أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَلاَ بَأْسَ بِهِ " وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ

اتنے میں فروخت کر دو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے، ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں بیچ اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان آدھا آدھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کی پابندی کریں۔

2274- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ، وَلاَ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ میں نے عرض کی کہ اے ابن عباس لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کے لیے دلالی نہ کرے۔

15- بَابٌ: هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الحَرْبِ

دار الحرب میں اجرت پر کسی مشرک کا کام کرنا

2275- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلاَ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا، وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مریم: 77)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی اجرت جمع ہوگئی تو میں تقاضا کرنے اُس کے پاس گیا۔ اُس نے کہا بخدا میں نہیں دُوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ تم مرجاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا: کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں کہا تو اُس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کردُوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷)۔

2274- راجع الحديث: 2185,2158

2275- راجع الحديث: 2091

16- بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ بدلہ دیا جاتا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لاَ يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ، إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ القَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ: " كَانَ يُقَالُ، السُّحْتُ: الرِّشْوَةُ فِي الحُكْمِ، وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الخَرْصِ "

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اُس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلّم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اُسے قبول کر لے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سُنا جس نے معلّم کی اُجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیئے اور ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اُجرت میں کوئی حرج شمار نہیں جانا اور کہا جاتا تھا السُّحتُ حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ تخمینہ لگانے کی اُجرت دیا کرتے۔

2276- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس قیام کیا۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انہوں نے دوڑ دھوپ کی کر مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کچھ نے کہا کہ اِن لوگوں کے پاس جاؤ۔ جو پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ اے پڑاؤ والو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں بخدا، میں دم کر لیتا ہوں لیکن ہم نے آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان

2276- انظر الحدیث: 5749,5736,5007، صحیح مسلم: 5698,5697، سنن ترمذی: 2064,2063، سنن ابن ماجہ: 2157,2156

بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ: الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لاَ تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، سَمِعْتُ أَبَا المُتَوَكِّلِ، بِهَذَا

نوازی سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے اجرت معیّن نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر متفق ہو گیا۔ پس وہ گئے، اُس پر تھتکارا اور سورۂ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہو گیا جیسے کسی نے رسیاں کھول دی ہوں۔ وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس اُنہوں نے معیّن بکریاں ادا کر دیں۔ کسی نے کہا کہ انہیں بانٹ لیجئے۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کیا تو فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اِس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ تم نے درست کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی رکھنا اور رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ شعبہ، ابوبشر نے ابو المتوکل سے یہ حدیث سُنی۔

17- بَابُ ضَرِيبَةِ العَبْدِ، وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الإِمَاءِ

غلام اور لونڈی کو اُس کی معیّن اجرت دینا

2277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ - أَوْ صَاعَيْنِ - مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے ایک صاع یا دو صاع غلّہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی تو اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

18- بَابُ خَرَاجِ الحَجَّامِ

پچھنے لگانے کی اُجرت

2278- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی

2277- انظر الحدیث: 2102

2278- راجع الحدیث: 1835، صحیح مسلم: 4017، سنن ابن ماجہ: 2162

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الحَجَّامَ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُس کی اجرت دی۔

2279- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اِسے پسند نہ کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

2280- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ

عکرمہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اجرت کے معاملے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

19- بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ العَبْدِ: أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی اجرت کم دیں

2281- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا حَجَّامًا، فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ -أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ- وَكَلَّمَ فِيهِ، فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لڑکے کو بلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک دو مُد دینے کا حکم فرمایا اور بات چیت کر کے اُس کے خراج میں کمی کروائی۔

20- بَابُ كَسْبِ البَغِيِّ وَالإِمَاءِ

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی

وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ، وَالمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى البِغَاءِ، إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا، لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ

ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو

2279- راجع الحدیث: 1835

2280- راجع الحدیث: 2102، صحیح مسلم: 5714

2281- راجع الحدیث: 2102، صحیح مسلم: 4016

غَفُورٌ رَحِيمٌ) (النور: 33) وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءَكُمْ

انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (پارہ ۱۸، النور: ۳۳)۔ فَتَيَاتِكُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

2282- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ

قتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت نیز زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے ممانعت فرمائی ہے۔

2283- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے ممانعت فرمائی ہے۔

21- بَابُ عَسْبِ الفَحْلِ

نر سے جُفتی کروانے کی اُجرت

2284- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الفَحْلِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے نر جفتی کرانے کی اُجرت سے ممانعت فرمائی ہے۔

22- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا، فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الأَجَلِ وَقَالَ الحَكَمُ، وَالحَسَنُ، وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: تُمْضَى الإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

ابنِ سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کی مدت پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اُس کی

2282- راجع الحدیث: 2237,2233

2283- انظر الحدیث: 5348، سنن ابو داؤد: 3425

2284- سنن ابو داؤد: 3429، سنن ترمذی: 1273، سنن نسائی: 4686

أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ، فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ جَدَّدَا الإِجَارَةَ بَعْدَمَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معیّن مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے شروع عہد خلافت میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اِس اجارے کی تجدید کی ہو۔

2285- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ: أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا "، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ المَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ، سَمَّاهُ نَافِعٌ لاَ أَحْفَظُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین انہیں (یہودیوں کو) دی کہ وہ کام اور زراعت کریں اور پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابنِ عمر نے انہیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہ رہا۔

2286- وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ المَزَارِعِ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ

اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ عُبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے اُنہیں جلاوطن کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

2285- انظر الحدیث: 4248,3152,2720,2499,2338,2338,2331,2329,2328

2286- انظر الحدیث: 2722,2344,2332,2327، راجع الحدیث: 2285

بسم اللہ الرحمن الرحیم

38- كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

1-بَابُ الْحَوَالَةِ، وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ، وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ، فَيَأْخُذُ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا دَيْنًا، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

2287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

2-بَابُ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

2288 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

3-بَابُ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حوالہ کے مسائل کا بیان

قرض سپرد کرنے کا بیان اور کیا سپرد کرنے میں رجوع ہوسکتا ہے؟

حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر سپردگی کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں پانے والے میں سے ایک نقد مال اور دوسرا قرضہ لے۔ ایک دیوالیہ ہوگیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیے۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول سے کام لیا کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر

2287- انظر الحدیث: 2288،2400 صحیح مسلم: 3978 سنن ابو داؤد: 3345 سنن نسائی: 4705

2288- راجع الحدیث: 2287 سنن ترمذی: 1308

عَلَى رَجُلٍ جَازَ

2289 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟، قَالُوا: ثَلاَثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

دیا جائے تو جائز ہے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اِس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اِس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

☆☆☆☆☆

2289- اطراف الحدیث: 2295' سنن نسائی: 1960

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

39- كِتَابُ الْكَفَالَةِ

1- بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا

2290- وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ، وَالْأَشْعَثُ، لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: فِي الْمُرْتَدِّينَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ، فَتَابُوا، وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَقَالَ الْحَكَمُ: يَضْمَنُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کفالت کا بیان

قرض اور دین میں کفالت کا بیان

ابوالزناد، محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مُصدق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی شخص کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر پیش کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے متعلق کہا کہ اُن سے توبہ کرایئے اور اُن پر ضامن لیجیے پس انہوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور فوت ہو جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔

2291- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ: فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ،

امام ابو عبداللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہُرمز، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ نبی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار اُدھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے، اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ

2291- راجع الحدیث: 1498

قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ، فَسَأَلَنِي كَفِيلاً، فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ، فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ، قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا"

کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ بحری سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر سوار ہو کر معیّن مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا۔ پھر اُس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا: اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو اُس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا۔ میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم اُس تک پہنچا دوں لیکن کچھ نہ کر پایا۔ میں انہیں تیرے حوالے کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ واپس لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے لے لی کہ گھر والی اِس کا ایندھن بنا لے گی۔ جب اُسے چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم ہیں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آ جاتا۔ قرض خواہ نے کہا: کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اِس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

2-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ)

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنزالایمان: "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں اُن کا حصہ دو"

2292- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء:33)، قَالَ: وَرَثَةً: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: " كَانَ المُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ، يَرِثُ المُهَاجِرُ الأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33) نَسَخَتْ "، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) إِلَّا النَّصْرَ، وَالرِّفَادَةَ، وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ المِيرَاثُ، وَيُوصِي لَهُ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس بھائی چارے کے سبب جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہوگئی۔ پھر فرمایا اَلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کردی جاتی۔

2293- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

عاصم سے مروی ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نے کی ہوا کہ مجھے آپ سے کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا

2292- انظر الحدیث:6747,4580، سنن ابو داؤد:2922

2294- انظر الحدیث:7340,6083، صحیح مسلم:6410، سنن ابو داؤد:2926

قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِي

تھا۔

3- بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

وَبِهِ قَالَ الحَسَنُ

جو کسی میّت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے

حسن بصری کا یہی قول ہے۔

2295 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟، قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ: أَبُو قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا، کیا اِس پر کوئی قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔ نہیں تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا: کیا اِس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

2296 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ مَالُ البَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر بحرین کا مال آگیا تو اُس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے چنانچہ میں نے حاضر ہوکر عرض کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یوں فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی۔ میں نے گنے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

4- بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں

2295- راجع الحدیث: 2289

2296- انظر الحدیث: 4383,3164,3137,2683,2598 صحیح مسلم: 5978,5977

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ

2297- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، فَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ، فَلْيَعْبُدْ

حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے شعور کو پہنچی تو اپنے والدین کو دینِ حق پر عمل پیرا پایا۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام کو رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ اذیت میں مبتلا ہوئے ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے قصد سے حبشہ کی جانب نکلے، حتیٰ کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اسلئے زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروموں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے عاجز کا بوجھ اُٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور حقداروں زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہہ دیجیے کہ

2297- راجع الحدیث: 476

رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ، وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلاَ يُؤْذِينَا بِذَلِكَ، وَلاَ يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا. قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلاَةِ، وَلاَ الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لاَ يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَأَعْلَنَ الصَّلاَةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، فَأْتِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الاِسْتِعْلاَنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لاَ أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ، أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ، وَهُمَا الحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ

وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں ازیت نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابوبکر سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں اور نہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے بیٹے تعجب سے اُن کے پاس آ کھڑے ہوتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سردارانِ قریش کو اندیشہ لاحق ہوا اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ وہ اِن کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں انے رب کی عبادت کریں لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور علانیہ نماز اور قرأت کرنے لگے ہیں جب کہ اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے میں مبتلا نہ ہوجائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار کریں تو اِس کا اعلان کردیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس کردیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے اس شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس

الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؛ قَالَ: نَعَمْ. فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

کر دیں کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ ﷺ اُن دِنوں مکّہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اِس کے بعد کہ وہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی اُمید ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میرے اباجان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اِس کی اُمید ہے؟ فرمایا: ہاں پس رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے رہے اور دو اُونٹ جو اُن کے لیے پاس تھے انہیں چار ماہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

5- بَابُ الدَّيْنِ

قرض کا بیان

2298- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ، هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؛ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال

2298- انظر الحدیث: 6763,6745,6731,5371,4781,2399,2398' صحیح مسلم: 4134' سنن ترمذی: 1070

صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ، قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ".

دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہوجائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

40- کِتَابُ الوَکَالَۃِ

وکالت کا بیان

1- بَابُ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي القِسْمَةِ وَغَيْرِهَا

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا

نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر اُنہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

2299- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلاَلِ البُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ، وَبِجُلُودِهَا

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کے اُونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اُس کی کھال بھی۔

2300- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ أَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے اُنہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اُس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو فرمایا: اُسے ذبح کرلو۔

2- بَابُ إِذَا وَكَّلَ المُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الحَرْبِ، أَوْ فِي دَارِ الإِسْلاَمِ جَازَ

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنالے تو جائز ہے

2301- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اُمیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ

2299- راجع الحدیث: 1707

2300- انظر الحدیث: 5555,5547,2500، صحیح مسلم: 5057، سنن ترمذی: 1500، سنن نسائی: 4391، سنن ابن ماجہ: 3138

2301- انظر الحدیث: 3971

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا، بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ، وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ: لاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ، كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ: عَبْدَ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ، خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرَهُ بِلاَلٌ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ: لاَ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا، خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا، فَلَمَّا أَدْرَكُونَا، قُلْتُ لَهُ: ابْرُكْ فَبَرَكَ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ، فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا، وَإِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ

مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ الرحمٰن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمٰن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو زمانہ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبدِ عمرو لکھا جب غزوۂ بدر کا روز آیا تو میں اسکو بچانے کے لیے ایسے پہاڑ کی جانب لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خوف ہوا کہ ہم سے وہ آملیں گے تو میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تا کہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کر دیا گیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اُوپر گر گیا۔ اُنہوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر میں بھی لگا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

3- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالمِيزَانِ

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا

حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

2302و2303- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

2302,2303- انظر الحديث: 2202,2201، راجع الحديث: 2201

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ: اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا . فَقَالَ: اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا ، وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے عوض فروخت کر دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ ابوعبداللہ نے فرمایا یوسف نے صالح سے سنا اور ابراھیم نے اپنے والد سے۔

4- بَابُ اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِي اَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ، اَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ، ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے خوف سے ذبح یا درست کر دے

2304 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ، فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَاْكُلُوا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ اُرْسِلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْاَلُهُ، وَاَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ، اَوْ اَرْسَلَ، فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَيُعْجِبُنِي اَنَّهَا اَمَةٌ، وَاَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ابنِ کعب بن مالک نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو دیکھا جو قریب المرگ تھی تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اِسے نہ کھاؤ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کرلوں۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبدہ نے عُبید اللہ سے اِس کی متابعت کی ہے۔

5- بَابٌ: وَكَالَةُ الشَّاهِدِ

حاضر یا غائب کی

2304- انظر الحدیث: 5504,5502,5501' سنن ابن ماجہ: 3182

وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

وکالت جائز ہے

وَ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِلٰى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ: أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ اِن کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کر دے۔

2305 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ . فَطَلَبُوا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ . فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کے ذمے ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اِسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اُتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا۔

6- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

2306 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ: أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی۔ آپ کے صحابہ نے اُسے مارنا پیٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اِسے اُتنی ہی عمر کا اُونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے۔ فرمایا۔ وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

7- بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز

2305- انظر الحديث: 2609,2606,2401,2393,2392,2306' صحيح مسلم: 2305' سنن ترمذی: 1317,1316' سنن نسائی: 4707,4632' سنن ابن ماجه: 2423

2306- راجع الحديث: 2305

أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَصِيبِي لَكُمْ

ہبہ کی جائے تو جائز ہے

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب انہوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصّہ دے سکتا ہوں۔

2307,2308- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ"، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ

عُروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہوکر آیا ہوا تھا تو انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو اُن کا انتظار کرتا رہا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ اُن کا طائف سے واپس لوٹتے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے۔ جب اُن پر واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کرکے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں دے دوں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہے وہ یُوں کرلے ورنہ جو چاہے اُس کو اُس کا حصّہ فی کے مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔

2307,2308- انظر الحديث: 2584, 2607, 2608, 3131, 3132, 4318, 4319, 7176, 7177, 2539, 2540, 2583 سنن ابو داؤد: 2693

اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں نہیں جانتے کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ، حتیٰ کہ تمہارے سردار آ کر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

8- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي، فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کتنا دے تو لوگوں کے عرف کے مطابق دے

2309- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَغَيْرِهِ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ ، قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا لَكَ؟ ، قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ، قَالَ: أَمَعَكَ قَضِيبٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطِنِيهِ ، فَأَعْطَيْتُهُ، فَضَرَبَهُ، فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ، قَالَ: بِعْنِيهِ ، فَقُلْتُ: بَلْ، هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ، قَالَ: أَيْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اُونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: کون ہو؟ عرض کی کہ میں جابر بن عبداللہ ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں سُست رفتار اُونٹ پر سوار ہوں فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں نے پیش کردی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں فروخت دو؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں فروخت دو اور میں نے اِسے چار سو دینار میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اِس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ

2309- صحیح مسلم: 4083

تُرِيدُ؟، قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلاَ مِنْهَا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ ، قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلاَ مِنْهَا، قَالَ: فَذَلِكَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، قَالَ: يَا بِلاَلُ، اقْضِهِ وَزِدْهُ ، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَزَادَهُ قِيرَاطًا، قَالَ جَابِرٌ: لاَ تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُنِ القِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی جانب جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیلتی اور تم اُس سے کھیلتے۔ عرض کی کہ میرے والدِ محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا: یہ بات ہے جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس انہوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دیئے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتے۔

9- بَابُ وَكَالَةِ المَرْأَةِ الإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

2310- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے عوض میں نے اِسے تمہارے نکاح میں دیا۔

10- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا، فَتَرَكَ الوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ المُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے

2310- انظر الحديث: 5087, 5121, 5126, 5132, 5135, 5141, 5149, 5150, 5871, 7417, 5029, 5030، سنن ابو داؤد: 2111، سنن ترمذی: 1114، سنن نسائی: 3359

2311 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ البَارِحَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ، أَنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لاَ إِلَهَ

عثمان بن ہیثم ابوعمرو عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اُس نے کہا کہ میں نادار ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے شدید حاجت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنی قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس نے شدید ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں نادار اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس نے شدید ضروت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آکر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے۔ تم ہر

2311- انظر الحدیث: 5010,3275

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255)، حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ البَارِحَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ، قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ) (البقرة: 255)، وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الخَيْرِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ

مرتبہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض کی ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض کی: اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیکیوں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جب کہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

11- بَابٌ: إِذَا بَاعَ الوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا، فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے

2312- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الغَافِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آئی ہیں؟ حضرت بلال نے عرض کی کہ میرے پاس رڈی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ

2312- صحیح مسلم: 4059، سنن نسائی: 4571

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِهِ

دو صاع کے عوض ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اُس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: توبہ توبہ، یہ تو بالکل سُود ہے، یہ تو عین سُود ہے۔ جب تم خریدنے کا قصد کرو تو اپنی فروخت دو اور پھر دوسری خرید لو۔

12- بَابُ الوَكَالَةِ فِي الوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ، وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنی دوست کو کھلائے تو عرف کے مطابق کھائے

2313- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَيْسَ عَلَى الوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا لَهُ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

عمرو سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لوٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی جانب سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اُترتے اہلِ مکّہ کے لیے تحائف بھیجا کرتے تھے۔

13- بَابُ الوَكَالَةِ فِي الحُدُودِ

حدود میں وکالت کرنا

2314و2315- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اے اُنیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

2313- انظر الحدیث: 2737,2764,2772,2773,2777

2315, 2314- انظر الحدیث: 6833,6835,6842,6859,7193,7258,7260,7278, 2695,2724,6633,6827 'صحیح مسلم: 4410 'سنن ابو داؤد: 4445 'سنن ترمذی: 1433 'سنن نسائی: 5425,5426 'سنن ابن ماجہ: 2549

2316 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ، أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ، شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ، وَالْجَرِيدِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اُسے ملیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتوں اور تھپڑوں سے پیٹا۔

14 - بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی نگرانی کرنا

2317 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ، حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر انہیں اپنے والدِ محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کسی چیز کے قلاوے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

15 - بَابُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ: ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ الْوَكِيلُ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اِسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے

2318 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابوطلحہ سب سے مال دار شخص تھے اور اپنے سارے مال میں انہیں بیرحاء

2316- انظر الحدیث: 6775,6774

2317- راجع الحدیث: 1700,1696

2318- راجع الحدیث: 2312,1461

أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورۃ: آل عمران، آیۃ رقم: 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورۃ: آل عمران، آیۃ رقم: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ . قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ: رَابِحٌ

باغ سب سے پسند تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ہوئے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور زادِ راہ چاہتا ہوں۔ پس یارسول اللہ! جہاں مرضی ہو اِسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا۔ میرے خیال میں تم اِسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اُسے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ رابح مروی کیا ہے۔

16- بَابُ وَكَالَةِ الأَمِينِ فِي الخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

2319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَازِنُ الأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِقُ - وَرُبَّمَا قَالَ: الَّذِي يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبًا نَفْسُهُ، إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ المُتَصَدِّقَيْنِ "

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اُسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، بھرپور اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

2319- راجع الحدیث: 1438

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

41- كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

مزارعت کا بیان

1- بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ

کاشتکاری کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ، أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ، لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا) (الواقعة:64)

ارشادِ ربّانی ہے: کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو۔ کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔ (الواقعہ: ٦٤۔٦٦)

2320- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتیبہ بن سعد، ابوعوانہ۔عبدالرحمٰن بن مبارک، ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پھل دار درخت لگاتا یا کاشتکاری کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کیا ہے۔

2- بَابُ مَا يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الِاشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ، أَوْ مُجَاوَزَةِ الحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

آلاتِ زراعت اور کاشتکاری میں حد سے زیادہ مشغول ہو جانا بُرا ہے

2321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الأَلْهَانِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ البَاهِلِيِّ، قَالَ: وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الحَرْثِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

محمد بن زیاد الالہانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ ہل اور زراعت کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے

2320- انظر الحدیث: 6012، صحیح مسلم: 3950، سنن ترمذی: 1382

2321- انظر الحدیث: 2141

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَاسْمُ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ

مگر اُس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

3- بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیت کی نگرانی کے لیے کُتّا رکھنا

2322 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ، وَأَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے کُتّا رکھا اُس کے اعمال میں سے ایک قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کُتّا زراعت یا مویشیوں کی نگرانی کے لیے رکھا ہو۔ ابنِ سیرین اور ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کہ کُتّا بکریوں کاشت اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کُتّا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

2323 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا، وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابوزُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو قبیلہ ازدشنوہ کے ایک فرد اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے ایک تھے کہ جس نے کُتّا پالا اور وہ کاشتکاری یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں نے (سائب) عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے؟ فرمایا، ہاں اِس مسجد کے رب کی قسم۔

4- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

بیل کو کاشتکاری میں استعمال کرنا

2322- انظر الحدیث: 3324 'صحیح مسلم: 4008

2323- انظر الحدیث: 3325 'صحیح مسلم: 4013,4012 'سنن نسائی: 4296 'سنن ابن ماجه: 3206

2324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ "، قَالَ: " آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي "، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اُس کی جانب دیکھ کر کہا: مجھے اِس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اُس کا تعاقب کیا تو بھیڑیے نے کہا: اُن دنوں انہیں کون چھڑوائے گا جب میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

5- بَابُ إِذَا قَالَ: اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو

2325 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: لاَ فَقَالُوا: تَكْفُونَا المَئُونَةَ، وَنَشْرَكْكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انصار نے عرض کی: ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ عرض کی کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

6- بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے۔

2324- صحیح مسلم: 6136، سنن ترمذی: 3677

2325- انظر الحدیث: 3782،2719

2326- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ، وَهِيَ البُوَيْرَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

(البحر الوافر)

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے بارے میں حضرت حسان نے کہا تھا: بنی لوی کے سرداروں کا غالب آنا بویرہ کی آگ نے سہل کر دیا جو بھڑک رہی ہے۔

7- بَابٌ:

ٹھیکے پر زمین دینا

2327- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ المَدِينَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ، قَالَ: فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ، فَنُهِينَا، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اُسے بٹائی پر دیا کرتے تھے، یُوں کہ پیداوار کا ایک حصّہ مالکِ زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا کبھی اِس حصّے پر مصیبت آجاتی اور وہ پچھتاتا اور کبھی اُس زمین پر مصیبت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہٰذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

8- بَابُ المُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کاشتکاری کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَالقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِي بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ: كُنْتُ

اور قیس بن مسلم سے مروی ہے کہ ابوجعفر نے فرمایا: مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر کاشکاری نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک حضرت عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، خاندانِ ابوبکر، خاندان عمر، خاندان علی اور ابن سیرین کاشتکاری کرتے۔ عبدالرحمٰن

2326- انظر الحديث: 4884,4032,4031,3021

2327- انظر الحديث: 2286، صحيح مسلم: 3930,3929,3928، سنن ابو داؤد: 3393,3392، سنن نسائی: 3911,3910,3909,3908، سنن ابن ماجه: 2458

أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ، النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا، فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا، فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَالْحَكَمُ، وَالزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

بن اسود نے کہا کہ میں کاشتکاری میں عبدالرحمٰن بن یزید کا شریک تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اِس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور یہ بیج دیں گے تو نصف اِن کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو اُس سے پیداوار حاصل ہو اُسے دونوں تقسیم کرلیں تو کوئی حرج نہیں اور یہی رائے زہری کی ہے۔ حسن کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے کہ رُوئی آدھی لینے کی شرط پر چُنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت معیّن کر کے تہائی چوتھائی حصے پر مویشی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2328- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور کاشتکاری سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواجِ مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسّی وسق کھجوریں اور بیس وسق جَو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا کہ اُنہیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے چنانچہ اُن میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جب کہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

9- بَابُ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو

2328- انظر الحدیث: 2285

2329 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اُس میں پھلوں اور کاشتکاری سے حاصل ہو۔

10- بَابٌ

بٹائی پر زمین دینا

2330 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ المُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ، أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ، قَالَ: أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش! آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انہیں دیتا ہوں اور انہیں بے نیاز کر دیتا ہوں جب کہ اُن میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت نہیں فرمائی بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اُس کے عوض کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

11- بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

یہود کے ساتھ مزارعت

2331 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ اليَهُودَ، عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اُس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

12- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

مزارعت میں جو

2329- صحیح مسلم: 3939، سنن ابو داؤد: 3408، سنن ترمذی: 1383، سنن ابن ماجہ: 2467

2330- انظر الحدیث: 2634,2342، صحیح مسلم: 3936,3935,3934، سنن ابو داؤد: 3389، سنن ترمذی: 1385، سنن نسائی: 3882، سنن ابن ماجہ: 2464,2456

2331- انظر الحدیث: 4248,2285

الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

2332- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ، فَيَقُولُ: هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شرطیں مکروہ ہیں

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مدینہ میں ہماری زراعت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع ممانعت فرمادی۔

13- بَابُ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ صَلاَحٌ لَهُمْ

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں کاشت کرنا اور اِس سے اُن کے ساتھ بھلائی مقصود ہو

2333- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ، أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہوگیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنی ایسی نیکی کو دیکھئے جو آپ نے کی ہو اور اُس کے وسیلے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹادے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے۔ میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب انہیں دُوہتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہوگئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے اُنہیں جگانا پسند کیا اور اُن سے پہلے

2332- راجع الحدیث: 2327,2286

2333- راجع الحدیث: 2215

أُوقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ، فَرَأَوْا السَّمَاءَ، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ مِنْهَا، فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ، قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرُعَاتِهَا، فَخُذْ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَخُذْ، فَأَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللَّهُ "، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: فَسَعَيْتُ

بچوں کو پلانا بھی بُرا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑگڑا رہے تھے۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اِسے اِتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کرسکتا ہے۔ میں نے اُس سے کچھ غرض طلب کی لیکن اُس نے انکار کردیا جب تک میں اُسے سَو دینار نہ دُوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع کیے اور جب اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ پس میں کھڑا ہوگیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک شخص کو مزدوری پر رکھا۔ جب اُس نے کام مکمل کرلیا تو مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے۔ میں اُسے دینے لگا تو وہ منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ گائیں جمع کرلیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا: اللہ سے ڈریئے۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چراہوں کی طرف جاؤ اور انہیں لے لو۔ کہا اللہ سے ڈریئے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انہیں لے لو۔ پس اُس نے لے لیے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اِسے پوری طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری ابن عقبہ، نافع کی مروی میں لفظ فَسَعَيْتُ ہے۔

14 - بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ، وَمُعَامَلَتِهِمْ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ

2334 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

15 - بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الخَرَابِ بِالكُوفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2335 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کردو تاکہ بک نہ سکے اور اُس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ انہوں نے وہ وقف کردی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اُس کی زمین اُس کے باشندوں میں یوں تقسیم کردیتے جیسے نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے بارے میں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اُسی کی ہوگی۔ حضرت عمرو بن عوف سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اُس میں کسی ظالمانہ رویّہ کا دخل ہو اور اِس بارے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

2334- سنن ابو داؤد: 3020

16- بَابٌ

2336- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. فَقَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیبی جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اُونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی جانب ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

2337- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، وَهُوَ بِالعَقِيقِ، أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الوَادِي المُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اِس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا۔

17- بَابُ إِذَا قَالَ رَبُّ الأَرْضِ: أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللَّهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا، فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور کوئی مدت معیّن نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے

2338- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ

احمد بن مقدام، فُضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

2336- راجع الحدیث: 1535,483

2337- راجع الحدیث: 1534

2338- انظر الحدیث: 2285، صحیح مسلم: 3944

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2338م - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَجْلَى الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا، أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا، وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

عبدالرزاق، ابن جُریج موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلا وطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اُنہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا حتیٰ کہ حضرت عمر نے اُنہیں تیما اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

18- بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے کی کاشتکاری اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے

2339- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ ظُهَيْرٌ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا ظُہیر بن رافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اِس کام سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بُلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہم انہیں

2339- انظر الحدیث: 3926، سنن نسائی: 3933، سنن ابن ماجہ: 2459

وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ ، قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ، وَعَلَى الأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، قَالَ: لاَ تَفْعَلُوا، ازْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمْعًا وَطَاعَةً

چوتھائی بٹائی پر دیتے ہیں چند کھجوروں یا جو کے چند وسق پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کاشت کرو یا کاشت کراؤ یا پڑی رہنے دو۔ رافع نے عرض کی کہ میں نے سنا اور مانا۔

2340 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ تہائی چوتھائی اور نصف حصے پر کھیتی باڑی کیا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔

2341 - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

ربیع بن نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے اور اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

2342 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ، فَقَالَ: يُزْرِعُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا

طاؤس سے مروی ہے کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ معین چیز لینے سے بہتر ہے۔

2343 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت

2340- انظر الحدیث: 2632، صحیح مسلم: 3895، سنن نسائی: 3885، سنن ابن ماجہ: 2451

2341- صحیح مسلم: 3908، سنن ابن ماجہ: 2452

2342- راجع الحدیث: 2330

2343- راجع الحدیث: 2345,2285

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ

عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی زمانہ تک۔

2344 - ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ، وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ

پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ پس حضرت ابنِ عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے یعنی چوتھا حصہ اور کچھ گھاس کے عوض۔

2345 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ خوف زدہ ہوئے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو انھیں معلوم نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

19 - بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

زمین کو سونے چاندی کے عوض ٹھیکے پر دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ: أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ، مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

2346 و2347 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ

2344- انظر الحدیث:2286' راجع الحدیث:2285

2345- راجع الحدیث:2343,2285

2346,2347- انظر الحدیث: 4013' صحیح مسلم: 3918,3917' سنن ابوداؤد: 3396,3395'

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّايَ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الأَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الفَهْمِ بِالحَلاَلِ وَالحَرَامِ، لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ المُخَاطَرَةِ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک چوتھائی حصہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرما دی۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے عوض کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے عوض تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سمجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اُس میں دھوکا ہے۔

20- بَابٌ

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کاشتکاری کرے

2348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ: "أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ. قَالَ: فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ". فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: وَاللهِ لاَ تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا، أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا کہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تو اپنی اِس حالت میں خوش نہیں؟ عرض گزار ہوگا کہ کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کاشتکاری کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا، فصل اُگے گی، بڑی ہوگی اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قرشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جب کہ ہم تو کھیتی باڑی کرتے ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

سنن نسائی: 3904,3905,3906,3907,3918,3919، سنن ابن ماجہ: 2465

2348- انظر الحدیث: 7519

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

2349 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ " إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ - لاَ أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: - لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ، وَلاَ وَدَكٌ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلاَ نَقِيلُ، إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ "

2350 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ، وَاللَّهُ المَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى

درخت لگانے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں چقندر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کیاریوں میں لگایا کرتے تھے۔ پس اُنہیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اُس میں جَو کے چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے علم نہیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ اُس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ لیتے تو اُس کی زیارت کرتے۔ وہ ہمیں عنایت فرماتیں۔ پس اُس کے سبب ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیثیں مروی کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا جب کہ مہاجرین و انصار اُس کے برابر مروی نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مصروف رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی کاشت کاری میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین شخص تھا اور پیٹ بھر جانے پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتا۔ پس وہ غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے حتیٰ کہ میں اپنی بات مکمل کروں پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اُس کے سوا میرے اُوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ حتیٰ کہ

2349- راجع الحدیث:938

2350- راجع الحدیث:118

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا، وَاللّٰهِ لَوْلاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ وَالهُدَى) (البقرة: 159) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ) (البقرة:160)

نبی کریم ﷺ نے اپنا ارشادِ گرامی مکمل فرمالیا۔ پھر میں نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اُس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے ارشادات میں سے اُس دن سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی: بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں...... تا الرَّحِیۡمُ۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

42- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

000- بَابٌ فِي الشُّرْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ) (الانبياء: 30)، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ) (الواقعة: 69) " الأُجَاجُ: المُرُّ، المُزْنُ: السَّحَابُ"

1- بَابٌ فِي الشُّرْبِ، وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً، مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

وَقَالَ عُثْمَانُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

2351- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

پانی پلانے کا بیان

پانی پلانے کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے (پارہ ۱۷، الانبیاء: ۳۰) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (پارہ ۱۸، الواقعہ: ۶۸-۷۰)۔ اَلْاُجَاجُ کڑوا اور اَلْمُزْنُ بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ

حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بئر رومہ کو خرید دے اور اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے داہنی طرف ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں جانب تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں

2351- انظر الحديث: 5620,2605,2602,2451,2366

فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

دیتا۔ پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

2352- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ البِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأَعْطَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القَدَحَ، فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ القَدَحَ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الأَعْرَابِيَّ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک بکری دُوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں جانب حضرت ابوبکر اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر نے اِس اندیشے سے عرض کی کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ فرمادیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو داہنی جانب تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

2- بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ المَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ المَاءِ

جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے حتیٰ کہ وہ سیراب کرلے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اضافی پانی کو نہ روکا جائے

2353- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ المَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الكَلَأُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی اضافی پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے سبب آئندہ گھاس پھونس سے روکنے لگے۔

2354- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2352- انظر الحدیث: 5619,5612,2571

2353- انظر الحدیث: 6962,2354 صحیح مسلم: 3982 سنن ترمذی: 1272

2354- راجع الحدیث: 2353

وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ المَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الكَلَإِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اضافی پانی سے نہ روکو تا کہ اضافی گھاس سے نہ روکنے لگ جاؤ۔

3-بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے

2355- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان میں گرنے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

4-بَابُ الخُصُومَةِ فِي البِئْرِ وَالقَضَاءِ فِيهَا

کنوئیں کے بارے میں تنازعہ اور اُس کا فیصلہ

2356و2357- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الآيَةَ، فَجَاءَ الأَشْعَثُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، فَقَالَ لِي: شُهُودَكَ، قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: فَيَمِينُهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال کھا جائے اور اُس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے اسی حالت میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی: ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔'' پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابوعبدالرحمٰن نے اُس آیت کے بارے میں کیا فرمایا جو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: گواہ لاؤ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے۔ فرمایا تو وہ قسم

2356,2357- انظر الحدیث: 2666, 2669, 2673, 2676, 4549, 6659, 6676, 7183, 7445

صحیح مسلم: 353، 2416, 2515

تَصْدِيقًا لَهُ

کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

5-بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ المَاءِ

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

2358- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ العَصْرِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ " ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت جن کی جانب اللہ تعالیٰ نگاہِ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس اضافی پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے۔ اگر وہ دے تو اُس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد فروخت کرے اور قسم کھا کر کہے کہ اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور دوسرا شخص اُسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بے شک جو اللہ کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

6-بَابُ سَكْرِ الأَنْهَارِ

نہر کا پانی روکنا

2359و2360- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الحَرَّةِ، الَّتِي

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت زبیر سے تنازعہ ہوا، نہری پانی کے بارے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسب منشا آنے دیا

2359,2360- انظر الحدیث: 4585,2708,2362,2361 صحیح مسلم: 6065 سنن ابو داؤد: 3637 سنن ترمذی: 3027,1363 سنن نسائی: 5431 سنن ابن ماجه: 15

يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ المَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: أَسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ. فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

جائے۔ معاملہ نبی کریم کی ﷺ خدمت پیش ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا۔ انصاری کو جوش آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، میرے خیال میں آیت **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ**۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

7- بَابُ شُرْبِ الأَعْلَى قَبْلَ الأَسْفَلِ

بلند زمین کو نشیب سے پہلے سیراب کرنا

2361 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا زُبَيْرُ اسْقِ، ثُمَّ أَرْسِلْ. فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ يَبْلُغُ المَاءُ الجَدْرَ، ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "فَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا تنازعہ ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دینا انصاری نے کہا: چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کر کے روکے رکھنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ** میرے خیال میں اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

8- بَابُ شِرْبِ الأَعْلَى إِلَى الكَعْبَيْنِ

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

2362 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الحَرَّانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ انصار کا ایک شخص حضرت زبیر سے نہری پانی پر جھگڑا جس سے کھجور کے

2361- راجع الحديث: 2360

2362- راجع الحديث: 2360

قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ، يَرْجِعَ المَاءُ إِلَى الجَدْرِ، وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)" قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ: فَقَدَّرَتِ الأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الكَعْبَيْنِ

درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے زُبیر! تم عرف کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا: کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ سیراب کر کے روک لو حتیٰ کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ آیت: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اسی بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابنِ شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد: ''سیراب کرو اور پھر روک لو حتیٰ کہ منڈیروں تک ہو جائے۔'' سے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

9-بَابُ فَضْلِ سَقْيِ المَاءِ

پانی پلانے کی فضیلت

2363- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دِل میں کہا کہ اِسے بھی اُسی طرح لگی ہو گی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اسکی مغفرت فرمادی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اِس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن

2363- راجع الحديث: 173، صحیح مسلم: 5820، سنن ابو داؤد: 2550

زیادہ ہے۔

2364- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: " دَنَتْ مِنِّي النَّارُ، حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ. فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا "

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے قریب کی گئی تو میں نے عرض کی: یارب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اِسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اِس نے باندھ رکھی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی۔

2365 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اُس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکی مرگئی تو یہ جہنم میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھے رکھتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیا کرتی۔

10 - بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الحَوْضِ وَالقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے

2366 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ هُوَ أَحْدَثُ القَوْمِ وَالأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ: يَا غُلاَمُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الأَشْيَاخَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا کہ داہنی طرف کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں جانب تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو نصیب ہو اُس سے بارے میں کسی کو اپنے اُوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے

2364- راجع الحديث:745

2365- انظر الحديث:3482,3318

2366- انظر الحديث:2351' صحيح مسلم:5261

دیا۔

2367- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي، كَمَا تُذَادُ الغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الحَوْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے روکوں کا جیسے اجنبی اُونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تُذَادُانِ روکے جاتے ہیں۔

2368- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا"، وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلاَ حَقَّ لَكُمْ فِي المَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ نہ دیتیں یا پانی میں سے چلّو نہ بھرتے تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جُرہم آئے اور کہا: کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ اِس کے پاس آباد ہو جائیں۔ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

2369- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ: اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے بروز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُن کی جانب نگاہِ رحمت فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مِل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کھا جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اضافی پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو اضافی پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ

2367- صحیح مسلم:5949

2368- انظر الحدیث:3365,3364,3363,3362

2369- راجع الحدیث:2358، صحیح مسلم:295

تَعْمَلْ يَدَاكَ ". قَالَ عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تُو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو ابوصالح نے اِسے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

11- بَابٌ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ، وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کے لیے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

12- بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الأَنْهَارِ

2371- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا، وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ،

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اُس شخص کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا باندھا۔ پس وہ باغ یا چراگاہ میں اُس کی رسّی دراز کر دیتا ہے تو رسّی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اُتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب

2370- انظر الحدیث: 3013، سنن ابو داؤد: 3083

2371- انظر الحدیث: 7356,4963,4962,3646,2860، صحیح مسلم: 2288,2287

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ "

وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: " مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة:8) "

2372- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ المَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

13- بَابُ بَيْعِ الحَطَبِ وَالكَلَإِ

2373- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِيَ

ملے گا۔ دوسرا شخص خود کو مال دار ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور جو شخص فخریہ یا شیخی مارنے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اُس پر بوجھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اِس جامع اور بے مثل آیت کے کہ: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے بارے میں عرض کی تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ گم شدہ اُونٹ کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: تمہیں اُس سے کیا مطلب۔ اُس کا مشکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

ایندھن اور سوکھی گھاس کی خرید و فروخت

حضرت زبیر العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسی

2372- انظر الحدیث: 91

2373- راجع الحدیث: 2373,1471

اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا، فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ، فَيَبِيعَ، فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهِ وَجْهَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ

لے کر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اُسے فروخت کرے کہ اللہ اُس کی عزت کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

2374- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

ابوعُبید مولیٰ عبدالرحمٰن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

2375- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى . فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ، وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ:

(البحر الوافر)

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا،

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مالِ غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اُونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے اُن پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اُس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں جب کہ حضرت حمزہ اُسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور اُن کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اُس نے کہا: اے حمزہ! فربہ اُونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر اُن پر جھپٹے اور اُن کے کوہان اور کولھے کاٹ دیئے، پھر اُن کے کلیجے نکال لیے۔ میں نے ابنِ شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دیئے گئے۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا: میں نے یہ بہت ہی ہیبتناک منظر دیکھا۔ میں نبی

2374- راجع الحدیث: 2074,1470

2375- راجع الحدیث: 2089

وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. - قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، فَذَهَبَ بِهَا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: - قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ، وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي، فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الخَمْرِ

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو قصہ بتایا تو آپ نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نگاہیں اُٹھا کر کہا: شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حُرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

14-بَابُ القَطَائِعِ

جاگیریں لکھنا

2376 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا، قَالَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں لکھنے کا قصد فرمایا۔ انصار نے عرض کی کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

15-بَابُ كِتَابَةِ القَطَائِعِ

جاگیریں لکھ کر دینا

2377 - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دینے کے لیے انصار کو بُلایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس نہ تھے، فرمایا کہ عنقریب تم

2376- انظر الحدیث: 3794,3163,2377

2377- راجع الحدیث: 2376

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

16-بَابُ حَلَبِ الإِبِلِ عَلَى المَاءِ

اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دُوہنا

2378- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ حَقِّ الإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى المَاءِ

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

17-بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

وہ آدمی جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، فَلِلْبَائِعِ المَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ وَكَذَلِكَ رَبُّ العَرِيَّةِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو پیوندکاری کے بعد درخت فروخت کرے تو پھل فروخت کرنے والے کے ہیں اور گزرگاہ اور چشمہ بھی فروخت کرنے والے کا ہے۔ جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

2379- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ، وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي العَبْدِ

سالم بن عبداللہ کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اِسی طرح مروی کی ہے۔

2380- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2378- انظر الحدیث: 1402

2379- راجع الحدیث: 2203، صحیح مسلم: 3882، سنن ترمذی: 1244، سنن ابن ماجہ: 2211

2380- راجع الحدیث: 2173

سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ العَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عرایا میں تخمینہ لگا کر کھجوریں فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

2381- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُخَابَرَةِ، وَالمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ المُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَأَنْ لاَ تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا العَرَايَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کی فروخت سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کیا بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

2382- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ العَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ، فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذَلِكَ

ابوسفیان مولیٰ ابو احمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیع عرایا میں کھجوروں کو تخمینہ لگا کر فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اسمیں داؤد راوی کو شک ہے۔

2384و2383- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ العَرَايَا، فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ اُن کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بُشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

2381- راجع الحدیث: 2487,2183

2382- انظر الحدیث: 2191,2190

2383,2384- راجع الحدیث: 2191

بسم اللہ الرحمن الرحیم

43- كِتَاب فِي الاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرض لینے، قرض ادا کرنے، اختیار روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

1- بَابُ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ، أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

جو کوئی چیز اُدھار خریدے خواہ اُس کے پاس قیمت ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو

2385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا: کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اُونٹ میرے ہاتھوں فروخت کردو۔ میں نے اقرار کیا اور وہ فروخت کردیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اُس کی قیمت عطا فرمائی۔

2386 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

اَعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے مدت معیّن کر کے غلّہ اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

2385- راجع الحدیث: 443، صحیح مسلم: 4076,4075,4074، سنن ابو داؤد: 3505، سنن ترمذی: 1253، سنن نسائی: 4652,4651

2386- راجع الحدیث: 2068

2-بَابُ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ اَدَاءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا

2387 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ

جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہڑپ کرنا ہو

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو ضائع کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے ضائع کرواتا ہے۔

3-بَابُ اَدَاءِ الدَّيْنِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا، وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا) (النساء:58)

قرض ادا کرنا

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے (پارہ۵، النسآء:۵۸)۔

2388 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَبْصَرَ - يَعْنِي اُحُدًا - قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّهُ تَحَوَّلَ لِي ذَهَبًا، يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا دِينَارًا اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْاَكْثَرِينَ هُمُ الْاَقَلُّونَ، اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، - وَاَشَارَ اَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، وَقَالَ: مَكَانَكَ، وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَاَرَدْتُ اَنْ آتِيَهُ،

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے۔ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔ بے شک مالدار زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اِس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابوشہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک آواز سنی۔

2387- سنن ابن ماجہ: 2411

2388- راجع الحدیث: 1237، صحیح مسلم: 2302،2301، سنن ترمذی: 2644

ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ ، فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ؟ - قَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ "، قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: نَعَمْ

میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آ گیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی۔ فرمایا: ہاں میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہو اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا، ہاں۔

2389 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لاَ يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلاَثٌ، وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات نا پسند ہے کہ میرے پاس اُس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اِسے صالح اور عُقیل نے زہری سے مروی کیا ہے۔

4- بَابُ اسْتِقْرَاضِ الإِبِلِ

اُونٹ قرض لینا

2390 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا: لاَ نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: اشْتَرُوهُ، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے مطالبہ کیا اور آپ سے سختی برتی اور آپ کے صحابہ اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اِسے چھوڑو کیونکہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔ اِسے اُسی طرح کا اُونٹ خرید کر دے دو۔ عرض کی کہ وہ نہیں بلکہ اُس سے زیادہ عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

5- بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

اچھے طریقے سے مطالبہ کرنا

2391 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی

2390- راجع الحديث:2305

2391- انظر الحديث:2077

عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ، قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ " قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص مرگیا تو اُس سے کہا گیا: تو کیا کہا کرتا تھا؟ عرض کی کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے اِسے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے۔

6- بَابُ هَلْ يُعْطِي أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جاسکتا ہے

2392- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ. فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں نہیں ملا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس شخص نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دے دو کیونکہ بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

7- بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

2393- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ، فَطَلَبُوا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللّٰهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کی طرف ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم نے فرمایا: اِسے دے دو۔ لوگوں نے اُسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اُس سے زیادہ عمر کا فرمایا: وہی دے دو اُس آدمی نے کہا: آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو

2392- راجع الحديث: 2305

2393- راجع الحديث: 2305

وَسَلَّمَ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

اچھی طرح ادا کرے۔

2394 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضیا للہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقتِ چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا۔ آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

8- بَابٌ: إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے

2395 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي، وَقَالَ: سَنَغْدُو عَلَيْكَ، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا، فَقَضَيْتُهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میرے والدِ محترم غزوۂ اُحد کے دن شہید کر دیئے گئے تھے اور اُن کے اُوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے، اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

9- بَابُ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

جب بات کرے اور قرض کی کھجوروں کے عوض کھجوریں وغیرہ اُسے دے

2394- راجع الحديث: 443

2395- راجع الحديث: 2127

2396-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلاَثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ اليَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، فَمَشَى فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَمَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْفَاهُ ثَلاَثِينَ وَسْقًا، وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي العَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالفَضْلِ، فَقَالَ: أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الخَطَّابِ، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض باقی تھا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے سفارش کرنے کی عرض کی۔ رسول اللہ تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے عوض میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور چہل قدمی فرمائی۔ حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس لوٹنے کے بعد کھجوریں توڑیں۔ اُسے پوری تیس وسق ادا کر دیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضر خدمت ہوئے تو آپ کو نمازِ عصر پڑھتا ہوا پایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ سے باقی بچ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ ابنِ خطاب کو بھی بتا دو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا: میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ اُس میں چہل قدمی فرما رہے تھے کہ اُس میں برکت ہوگی۔

10-بَابُ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

جو قرض سے پناہ مانگے

2397-حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ابو الیمان، شعیب، زہری۔ اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، عُروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا کرتے: اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا

2396- راجع الحدیث: 2127، سنن ابو داؤد: 2884، سنن نسائی: 3642، سنن ابن ماجہ: 2434

2397- راجع الحدیث: 832

يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ . فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

ہوں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ مقروض شخص بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

11- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

مقروض کی نمازِ جنازہ

2398- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اُوپر ہے۔

2399- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) (الاحزاب: 6) فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا، فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ"

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: یہ نبی ایمان والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۶:۳۳) پس جو مسلمان مر جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

12- بَابٌ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ

مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے

2400- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار آدمی کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔

2398- صحیح مسلم: 4138،4137 سنن ابو داؤد: 2955

2399- راجع الحدیث: 2298

2400- راجع الحدیث: 2287

13 - بَابٌ: لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ قَالَ سُفْيَانُ: "عِرْضُهُ يَقُولُ: مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ"

2401 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے

منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مال دار کا لیت ولعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے صحابہ اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اِسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو بولنے کا حق ہے۔

14 - بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ، وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ، لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلاَ بَيْعُهُ وَلاَ شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

2402 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ حقدار ہے

حسن نے فرمایا: جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، خرید و فروخت جائز نہیں۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق سے لے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا میں نے

2401- راجع الحدیث: 2401,2305

2402- صحیح مسلم: 3965,3963، سنن ابو داؤد: 3522,3521,3520,3519، سنن ترمذی: 1262، سنن نسائی: 4691,4690، سنن ابن ماجہ: 2350,2358

ھِشَامٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ بِعَیْنِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ - اَوْ اِنْسَانٍ - قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے مال کو کسی شخص یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہوگیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

15- بَابُ مَنْ اَخَّرَ الْغَرِیْمَ اِلَی الْغَدِ اَوْ نَحْوِہٖ وَلَمْ یَرَ ذٰلِکَ مَطْلًا

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹال مٹول نہ ہو

وَقَالَ جَابِرٌ: اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِیْ حُقُوْقِھِمْ فِیْ دَیْنِ اَبِیْ، فَسَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْبَلُوْا تَمْرَ حَائِطِیْ، فَاَبَوْا، فَلَمْ یُعْطِھِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ یَکْسِرْہُ لَھُمْ، وَقَالَ: سَاَغْدُوْ عَلَیْکَ غَدًا، فَغَدَا عَلَیْنَا حِیْنَ اَصْبَحَ، فَدَعَا فِیْ تَمْرِھَا بِالْبَرَکَۃِ، فَقَضَیْتُھُمْ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو اُن کا میرے والدِ ماجد پر قرض تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں تو انہوں نے انکار کردیا۔ آپ نے انہیں باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز دوسرے دن آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے اُن کا سارا قرض ادا کردیا۔

16- بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ - اَوِ الْمُعْدِمِ - فَقَسَمَہٗ بَیْنَ الْغُرَمَاءِ - اَوْ اَعْطَاہُ - حَتّٰی یُنْفِقَ عَلٰی نَفْسِہٖ

جو مفلس یا دیوالیے کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم کردے یا اُسی کو عطا کردے کہ اپنے اُوپر خرچ کرلے

2403- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلاَمًا لَہٗ عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ یَشْتَرِیْہِ مِنِّیْ؟ ، فَاشْتَرَاہُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، فَاَخَذَ ثَمَنَہٗ، فَدَفَعَہٗ اِلَیْہِ

عطا بن ابو رباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کردیا جس کو مدبر کیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

2403- راجع الحدیث: 2403،2141

17- بَابُ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، أَوْ أَجَّلَهُ فِي البَيْعِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي القَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لاَ بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ، مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي القَرْضِ

2404 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

مقررہ مدّت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مدت معیّن کر کے قرض لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ زیادہ درہم دیئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہُرمز، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے قرض مانگا تو اُس نے معیّن مدت کے وعدے پر دے دیا۔

18- بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ

2405- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ، وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوْا، فَقَالَ: صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَتِهِ، عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ، وَالعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ . فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى، وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ، كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت عبداللہ شہید کر دیئے گئے جنہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ پھر بھی نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کا الگ ڈھیر لگانا یعنی عذق بن زید کا الگ ڈھیر، لین کا الگ اور عجوہ کا الگ۔ پھر انہیں بُلا لینا حتیٰ کہ میں آجاؤں۔ میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور اُن پر تشریف فرما ہوگئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں حتیٰ کہ سارا قرض ادا ہوگیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں باقی بچ

2404- راجع الحدیث:1298

2405- راجع الحدیث:2127

رہیں گویا انہیں ہاتھ ہی نہیں لگایا۔

2406 - وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، فَأَزْحَفَ الجَمَلُ، فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ، فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى المَدِينَةِ، فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَا تَزَوَّجْتَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا"، قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ، وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: ائْتِ أَهْلَكَ، فَقَدِمْتُ، فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الجَمَلِ، فَلاَمَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الجَمَلِ وَالجَمَلَ، وَسَهْمِي مَعَ القَوْمِ

اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانی بھرنے والے اُونٹ پر سوار ہوکر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اُونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کردو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب قریب پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ میرے والدِ ماجد حضرت عبداللہ شہید ہوگئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انہیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ بیچنے کے بارے بتایا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انہیں اُونٹ کے تھک جانے کے بارے میں بتایا اور جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا اونٹ اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو دوسری صبح کو میں اُونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ بھی عطا کردیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصہ دیا۔

19 - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ المَالِ

مال ضائع کرنے کی ممانعت

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ) (البقرة: 205) وَ (لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ المُفْسِدِينَ) (يونس: 81) وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: (أَصَلَوَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ) وَقَالَ: (وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ) (النساء: 5) وَالحَجْرِ فِي ذَلِكَ، وَمَا يُنْهَى عَنِ الخِدَاعِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ فساد سے راضی نہیں (پارہ ۲، بقرۃ: ۲۰۵) ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ اسے باطل کردے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا (پارہ ۱۱، یونس: ۸۱) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو

2406- راجع الحديث: 2127,443

چاہیں نہ کریں (پارہ ۱۲، ھود : ۸۷) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النسآء :۵) اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت۔

2407 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي البُيُوعِ، فَقَالَ: "إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ" فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تجارت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ آدمی یہی کہہ دیا کرتا۔

2408 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور استعمال کی چیزیں نہ دینا اور ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے اگر مگر زیادہ سوال اور مال کو تلف کرنا۔

20- بَابٌ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَلاَ يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اُس کی اجازت سے

2409 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا شوہر اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اس

2407- راجع الحدیث:2117، صحیح مسلم:3839

2408- راجع الحدیث:1477,844

2409- راجع الحدیث:893

عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلاَءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

بارے میں پوچھا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنیں اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

44- كِتَابُ الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

1- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی

2410 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ . قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ قَالَ: لَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کوئی آیت تلاوت کی جب کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے خلاف سُنی تھی۔ پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک ہو گئے تھے۔

2411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں میں تو تکار ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اُس سے یہ بات دریافت فرمائی۔ اُس نے عرض کر دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ بروز

2411- انظر الحدیث: 3408، 3414، 3476، 4813، 5063، 6517، 6518، 7428، 7477، صحیح مسلم: 6103، سنن ابو داؤد: 4671

مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ

قیامت جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

2412 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: يَا أَبَا القَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: مَنْ؟ "، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: ادْعُوهُ ، فَقَالَ: أَضَرَبْتَهُ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ، عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے ابو القاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ فرمایا: کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اِسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اِسے بازار میں قسم کھاتے سُنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوعِ بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اِس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ بروز قیامت بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہو گی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ بے ہوش ہوئے یا ان کا (طور پر) پہلا بے ہوش ہونا ہی شمار ہو گا۔

2413 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان

2412- انظر الحدیث: 7427,6917,6916,4638,3398، صحیح مسلم: 6106,6105، سنن ابو داؤد: 4668

2413- انظر الحدیث: 6885,6884,6879,6877,6876,5295,2746، صحیح مسلم: 4341، سنن ابو داؤد: 4527، سنن ترمذی: 4756، سنن ابن ماجہ: 2665

رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ، أَفُلاَنٌ، أَفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ اليَهُودِيُّ، فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

2- بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ العَقْلِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الإِمَامُ

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى المُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ، ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، وَلَهُ عَبْدٌ لاَ شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ

جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مال واپس دے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک شخص کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اُس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

3- بَابٌ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ، فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ، وَأَمَرَهُ بِالإِصْلاَحِ وَالقِيَامِ بِشَأْنِهِ، فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ "لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ المَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي البَيْعِ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ

جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز فروخت کر کے قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے، اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اُس کا مال نہیں لیا

2414- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ،

عبداللہ بن دینار نے سُنا کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کو تجارت میں دھوکا دے

2414- راجع الحديث: 2117

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي البَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ

دیا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: جب سودا کرو تو کہہ دیا کرنا کہ دھوکا نہ دینا چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

2415۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ: رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ، لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے واپس لوٹا لیا جس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

4- بَابُ كَلاَمِ الخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

فریقین کا ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا

2416 و2417 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ: فَقَالَ الأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ ، قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہوتا کہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال کھا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ ناراض ہوگا حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ میرے بارے میں ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اُس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہڑپ کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

2415- راجع الحديث: 2141

2416,2417- راجع الحديث: 2357,2356

2418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي المَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى: يَا كَعْبُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ - أَيِ الشَّطْرَ - قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابوحدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے دردولت سے سُنا۔ آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے بتایا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! میں نے یہی کردیا۔ فرمایا کہ اُٹھو اور باقی قرض ادا کردو۔

2419 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لِي: أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ، قَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ الفرقان اُس کے خلاف سُنی جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں اُن پر جھپٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی کہ میں نے انہیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھی فرمایا کہ اِسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اِسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآنِ مجید سات قراتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا اُسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

2418- راجع الحدیث:457

2419- انظر الحدیث: 7550,6936,5041,4992' صحیح مسلم: 1898,1897,1896' سنن ابو داؤد: 1475' سنن ترمذی: 2943' سنن نسائی: 937,936,935

5-بَابُ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

2420 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قصد کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دُوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں اُن کے گھر جلا دُوں۔

6-بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

2421 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبِضَهُ، فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے بارے میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

7-بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشَى مَعَرَّتُهُ

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ

جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا

حضرت ابنِ عباس نے قرآن کی تعلیم اور سُنن و

2421- راجع الحدیث: 2053، صحیح مسلم: 3599، سنن ابوداؤد: 2273، سنن نسائی: 2487، سنن ابن ماجہ: 2004

الْقُرْآنِ، وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ

فرائض کے لیے عکرمہ کو مقید رکھنا۔

2422 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ، قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے، جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

8- بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا

وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ

نافع بن عبدالحارث نے مکّہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن اُمیّہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابنِ زبیر نے مکّہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

2423 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ"

سعید بن ابوسعید نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار یمن کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

9- بَابٌ فِي الْمُلَازَمَةِ

مقروض کا پیچھا کرتے رہنا

2424 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن

2422- راجع الحديث:462

2423- راجع الحديث:462

2424- راجع الحديث:457

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ - وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ - قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَقِيَهُ، فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: النِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابوحدآد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تھی پیچھے لگ گئے، دونوں کی بات چیت ہوئی حتیٰ کہ آوازیں بلند ہوگئیں۔ نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! اور ہاتھ سے اشارے کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

10- بَابُ التَّقَاضِي

قرض کا مطالبہ کرنا

2425 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لاَ، وَاللَّهِ لاَ أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا، ثُمَّ أَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مریم: 77) الآيَةَ

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے میں میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس مطالبہ کرنے گیا تو اُس نے کہا: نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کردے میں تب بھی محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو حتیٰ کہ مجھے موت دے کر دوبارہ اُٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷)۔

☆☆☆☆☆

2425- راجع الحدیث: 2091

بسم الله الرحمن الرحیم

45- كِتَاب فِي اللُّقَطَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

1- بَابُ إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

جب مالک صحیح نشانیاں بتادے تو مال اُسے دے دیا جائے

2426- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا، فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا، فَاسْتَمْتَعْتُ، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لاَ أَدْرِي ثَلاَثَةَ أَحْوَالٍ، أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا

محمد بن بشار نے سُوید بن غفلہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سو دیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری بار جب حاضر ہوا تو فرمایا کہ اِن کے برتن، گنتی اور مہر کو یاد رکھنا۔ اگر اِن کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ نفع اٹھاؤ۔ میں نے نفع اٹھایا۔ اِس کے بعد میں اُن سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا: مجھے علم نہیں کہ تین کہ تین سال یا ایک سال۔

2- بَابُ ضَالَّةِ الإِبِلِ

گم شدہ اُونٹ

2427- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی تھیلی اور مہر کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آکر نشانیاں بتائے تو ٹھیک ورنہ

2426- اطرف الحدیث: 2437، صحیح مسلم: 4483,4482,4481، سنن ابوداؤد: 1703,1702، سنن ترمذی: 1374، سنن ابن ماجہ: 2506

2427- راجع الحدیث: 91، صحیح مسلم: 4474,4473، سنن ابوداؤد: 1708,1707,1705,1704، سنن ترمذی: 1372، سنن ابن ماجہ: 2504

احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا، وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ

اُسے خرچ کر لو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ؟ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا تعلق! اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پئے گا اور درخت کھائے گا۔

3- بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

گم شدہ بکری

2428- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً - يَقُولُ يَزِيدُ: "إِنْ لَمْ تُعْرَفِ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا، وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ، قَالَ يَحْيَى: فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ، أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ؟ - ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ - قَالَ يَزِيدُ: وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا - ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَقَالَ: دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُس کی تھیلی اور اُس کی مہر کو پہچان لو، پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ یزید کہتے کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کر لے اور وہ اُس کے پاس امانت ہو گی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں ہے یا کچھ اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اُس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُسے چھوڑ دو کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

4- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا

جب گرے ہوئے مال والا سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے

2428- راجع الحدیث: 91

2429 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، پھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو ٹھیرا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جب کہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

5- بَابُ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

جب دریا مین لکڑی یا کوڑا یا اسکی مثل پایا جائے

2430 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ: فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

6- بَابُ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

جب کوئی راستے میں کھجور پائے

2431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس

2429- راجع الحديث: 2427,91
2430- راجع الحديث: 1498
2431- راجع الحديث: 2055

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا

سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اِسے کھالیتا۔

2432- وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَقَالَ زَائِدَةُ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي، فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً، فَأُلْقِيهَا

یحییٰ، سفیان، منصور۔ زائد، منصور، طلحہ، حضرت انس۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اُٹھالیتا ہوں۔ پھر اندیشہ کرتے ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

7- بَابُ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

اہلِ مکّہ کی گری پڑی چیز کی کس طرح تشہیر کیا جائے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ: عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔

2433- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الإِذْخِرَ، فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اُس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اُس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت

2433- راجع الحديث: 1349، سنن نسائی: 2892

عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

2434- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ، فَقَالَ العَبَّاسُ: إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ - فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ. قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول کو اُس پر غالب کیا اور اہلِ ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے اور نہ اِس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اِس کی گری پڑی چیز حلال ہے مگر تشہیر کرنے کے لیے جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ فدیہ لے یا بدلہ۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ اِسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہلِ یمن سے ابوشاہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا۔

8- بَابٌ لاَ تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے

2434- راجع الحديث: 112، صحيح مسلم: 3292، سنن ابوداؤد: 2017، 3649، 3650، سنن ترمذی: 1405، 2667، سنن نسائی: 4799، 4800، 4801، سنن ابن ماجہ: 2624

2435 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ، فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ، فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دُوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آ کر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اناج کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

9- بَابُ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ، لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے واپس لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے

2436 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا، وَسِقَاؤُهَا، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو۔ پھر اُسے خرچ کرلو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کردو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اُسے پکڑلو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اُونٹ؟ پس رسول اللہ ﷺ خفگی فرمائی حتیٰ کہ رخسارِ مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

2435- سنن ابوداؤد: 2623، سنن ابن ماجہ: 4486

2436- راجع الحدیث: 2427,91

10 - بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلاَ يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لاَ يَأْخُذَهَا مَنْ لاَ يَسْتَحِقُّ

کیا گری پڑی چیز اِس لئے اُٹھائی جائے کہ تلف نہ ہو اور کسی نااہل کے ہاتھ نہ آجائے

2437 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا، فَقَالاَ لِي: أَلْقِهِ، قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ، وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ: فَقَالَ: اعْرِفْ عِدَّتَهَا، وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

سُوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو مجھے ایک کوڑا مِلا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود نفع حاصل کروں گا۔لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں دینار تھے۔ میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ تیسری بار حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال پھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال پھر تشہیر کی پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ تعداد گن لو اور ان کا برتن اور مہر بھی پہچان لو۔ اگر اِن کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

2437م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، بِهَذَا قَالَ: فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لاَ أَدْرِي أَثَلاَثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا

شعبہ نے اسے سلمہ سے مروی کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وہ مجھے مکّہ مکرمہ میں مِلا۔ چنانچہ فرمایا مجھے علم نہیں کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

11 - بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی

2437م- راجع الحدیث: 2426

2438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا، وَوِكَائِهَا، وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا ، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ المَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الغَنَمِ؟ فَقَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اُس کے برتن اور مہر کی پہچان بتائے تو ٹھیک ورنہ اُسے خرچ کرلو۔ گم شدہ اُونٹ کے بارے میں پوچھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو حتیٰ کہ اس کا مالک اُسے پالے۔ گم شدہ بکری کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔

12- باب

چرواہے سے دودھ مانگنا

2439 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي البَرَاءُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟، قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسندوں کے ساتھ مروی ہے۔ میں چلا حتیٰ کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے! کہا، ہاں میں نے اُسے تھنوں کو دھونے اور ہاتھوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا اُس نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ میں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور عرض کی: یارسول اللہ! نوش فرمایئے۔ آپ نے

2438- راجع الحدیث: 2427,91

2439- انظر الحدیث: 5607,3917,3908,3652,3615 صحیح مسلم: 7438,5207,5206

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ

نوش فرمایا کہ میں خوش ہوگیا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

46- كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ) (ابراهيم: 43) رَافِعِي، الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مُهْطِعِينَ) (ابراهيم: 43) مُدِيمِي النَّظَرِ، وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ. (لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ) (ابراهيم: 43) يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ (وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ. فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا: رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ. أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ، وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ، وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ) (ابراهيم: 45) (فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ظلم اور لوٹ مار کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے اَلْمُقْنِعُ اور اَلْمُقْمِحُ ایک ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِينَ سے ٹکٹکی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے۔ وہ آنکھیں نہیں جھپکیں گے۔ هَوَآءٌ وہ جوف جو عقل سے خالی ہوں۔ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے۔ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسول کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم کھائی تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انہوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

1- باب قصاص المظالم

مظالم کا بدلہ

2440 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا. وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بعض مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پُل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اُس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابوالمتوکل سے مروی کیا۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (هود:18)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: "ارے ظالموں پر خدا کی لعنت"

2441 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ،

صفوان بن محرز مازنی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا تو ایک شخص نے اُن کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے سرگوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپائے گا۔ فرمائے گا: کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں حتیٰ کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے بارے میں گواہ کہیں گے: ترجمہ کنز

2440- انظر الحدیث: 6535

2441- انظر الحدیث: 7514،6070،4685' صحیح مسلم: 6946' سنن ابن ماجہ: 183

فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: (هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (هود: 18)"

الایمان: یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پارہ ۱۲، ہود: ۱۸)۔

3- بَابٌ: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے

2442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

4- بَابٌ: أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

2443- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

2444- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض کی کہ ہم مظلوم کی

2442- صحیح مسلم: 6521، سنن ابو داؤد: 4893، سنن ترمذی: 2426

2443- انظر الحدیث: 6952,2444

2444- راجع الحدیث: 2443

مَظْلُومًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا، قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

مدد کس طرح لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

5- بَابُ نَصْرِ المَظْلُومِ

مظلوم کی مدد

2445 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ: عِيَادَةَ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعَ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتَ العَاطِسِ، وَرَدَّ السَّلاَمِ، وَنَصْرَ المَظْلُومِ، وَإِجَابَةَ الدَّاعِي، وَإِبْرَارَ المُقْسِمِ "

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: پس انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

2446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ نے اپنی اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈالیں۔

6- بَابُ الِانْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

ظالم سے بدلہ لینا

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (لاَ يُحِبُّ اللَّهُ الجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ القَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ، وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا) (النساء: 148) (وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ البَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ) (الشورى: 39) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا، فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے (پارہ ۶، النسآء: ۱۴۸) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں (پارہ ۲۵، الشوریٰ: ۳۹)۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلت کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

2445- راجع الحديث:1239

2446- راجع الحديث:481

7-بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا) (النساء: 149) (وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ، وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ، إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ، وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ) (الشورى: 41) . (وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ) (الشورى:44)

مظلوم کا معاف کر دینا

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر و تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے (پارہ ۶، النسآء: ۱۴۹) ترجمہ کنز الایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (پارہ ۲۵، الشورٰی: ۴۰-۴۴)

8-بَابٌ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

2447- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ المَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

ظلم قیامت میں تاریکیوں کی شکل میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں ہوگا۔

9-بَابُ الِاتِّقَاءِ وَالحَذَرِ

مظلوم کی بددعا سے

2447- صحیح مسلم:6520، سنن ترمذی:2030

مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

2448- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب بھیجتے ہوئے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

10- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ

2449- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ: هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ "

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیے کہ آج ہی معافی حاصل کر لے اُس دن سے پہلے جس دن دینار و درہم پاس نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لے لیئے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابواُویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابوسعید ہیں اور اِن کے والدِ ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

11- بَابُ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے

2448- راجع الحدیث: 1395

فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

2450 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فِي هَذِهِ الآيَةِ: (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128) قَالَتْ: "الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ المَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ"

تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنَّ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں یہ آیت اِسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

12- بَابُ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

2451 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ؟ ، فَقَالَ الغُلاَمُ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو بھی اپنے اُوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ (پیالہ) اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

13- بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ

2452 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ

ظلماً زمین دبا لینے کا گناہ

ابو الیمان، شعیب، زُہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ

2450- انظر الحدیث: 5206,4601,2694

2451- انظر الحدیث: 2351، صحیح مسلم: 5260

2452- انظر الحدیث: 3198

الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے ظلماً سے کچھ زمین دبائی تو اُتنی کا ساتویں زمین تک اُسے طوق پہنایا جائے گا۔

2453 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابو کثیر، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ سے مروی ہے کہ اُن کے اور بعض لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبائی تو وہ ساتویں زمین تک اُس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

2454 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ

ابو معمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دبایا تو قیامت کے دن اُسے ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا۔

14- بَابُ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ

جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے

2455 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: إِنَّ

جبلہ سے مروی ہے کہ ہم بعض اہلِ عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابنِ زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے۔

2453- صحیح مسلم: 4114,4113

2454- انظر الحدیث: 3196

2455- انظر الحدیث: 5446,2490,2489 ' صحیح مسلم: 3503,3502,3501 ' سنن ابو داؤد: 3834 ' سنن ترمذی: 1814 ' سنن ابن ماجہ: 3331

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ

رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جب کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

2456 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجُوعَ، فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدِ اتَّبَعَنَا، أَتَأْذَنُ لَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو تا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانچ حضرات کی دعوت کردوں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بلایا شخص آنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے پیچھے آرہا ہے، کیا تم اِسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔

15-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَهُوَ أَلَدُّ الخِصَامِ) (البقرة:204)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے

2457-حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

16-بَابُ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ

جانتے بوجھتے کرنا جائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

2458-حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ

زینب بنت اُمِ سلمہ سے مروی ہے کہ اُنہیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ نے اُن

2456- راجع الحدیث:2081

2457- انظر الحدیث:7188,4523' صحیح مسلم:6722' سنن ترمذی:2976' سنن نسائی:5438

2458- انظر الحدیث:7185,7181,7169,6967,2680' صحیح مسلم:4451,4450,4448' سنن ابوداؤد:3583' سنن ترمذی:1339' سنن نسائی:5437' سنن ابن ماجہ:1317

بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ، فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہوسکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے اچھا بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا جان کر اُس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ تو جس کے لیے میں کسی کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

17- بَابٌ: إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

2459- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا - أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ - حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ "

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اُس میں نفاق کا اُتنا ہی حصہ ہے، حتیٰ کہ اُسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

18- بَابُ قِصَاصِ المَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: " يُقَاصُّهُ، وَقَرَأَ: (وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ) (النحل: 126)

ابنِ سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔

2460- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض

2459- راجع الحديث: 34

2460- راجع الحديث: 2211

قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: لاَ حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

کی کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں، اُن کے مال میں سے اگر اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی حرج تو نہیں؟ فرمایا کہ عرف کے مطابق کھلاؤ تو کوئی حرج نہیں۔

2461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا، فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اُترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے۔ اِس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اُترو تو اُن سے مہمان کے حق کے لیے کہو کہ وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمان کا حق وصول کرو۔

19 - بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

سائبانوں کا بیان

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف فرما ہوئے۔

2462 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ"

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم اُس کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

20 - بَابٌ: لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ

ایک پڑوسی دوسرے کو اپنی دیوار میں

2461- انظر الحدیث: 6137 ' صحیح مسلم: 4488 ' سنن ابو داؤد: 3752 ' سنن ترمذی: 1589 ' سنن ابن ماجہ: 3676

2462- صحیح مسلم: 4395,4394 ' سنن ابو داؤد: 4418 ' سنن ترمذی: 1432 ' سنن ابن ماجہ: 2553

أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

2463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ

21- بَابُ صَبِّ الخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

2464 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كُنْتُ سَاقِيَ القَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرَتْ فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} (المائدة:93) الآيَةَ

22- بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالجُلُوسِ فِيهَا، وَالجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ القُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ

کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنے دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے: میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہٰذا خدا کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور اُن دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: خبردار ہو جائے کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔" حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہادو۔ پس میں نے وہ بہادی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یُوں کہتے تھے جیسے کوئی قوم قتل کردی ہو اور یہ اُن کی پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پارہ ۷، المائدہ: ۹۳)۔

گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت عائشہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور

2463- صحیح مسلم:4106، سنن ابو داؤد:3634، سنن ترمذی:1353، سنن ابن ماجہ:2335

2464- انظر الحدیث:4617,4620,5580,5582,5583,5584,5600,5622,7253، صحیح مسلم:5103، سنن ابو داؤد:3673

عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

قرآنِ مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے اُن کے پاس جمع ہو کر متعجب ہوئے اُن دنوں نبی کریم ﷺ مکّہ مکرمہ میں تھے۔

2465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ المُنْكَرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجلسوں میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔ عرض کی کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، اذیت دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا اچھائی کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

23- بَابُ الآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو

2466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الكَلْبَ مِنَ العَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ البِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ لَأَجْرًا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اُس آدمی نے سوچا کہ اِس کتے کو بھی پیاس اُسی طرح ستا رہی ہوگی جیسے مجھے ستا رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا موزے میں پانی بھرا اور کتّے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟

2465- انظر الحدیث: 6229، صحیح مسلم: 5614,5529,5528، سنن ابو داؤد: 4815

2466- انظر الحدیث: 173

فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

24- بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا

وَقَالَ هَمَّامٌ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

25- بَابُ الغُرْفَةِ وَالعُلِّيَّةِ المُشْرِفَةِ وَغَيْرِ المُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

بالا خانوں میں اونچے اور نیچے جھرو کے اور روشن دان وغیرہ رکھنا

2467- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

2468- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا: (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحریم: 4) فَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ، فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ جستجو تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم ﷺ کی اُن دو ازواجِ مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو (پارہ ۲۸، التحریم: ۴)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے

2467- راجع الحدیث: 1878، صحیح مسلم: 7175،7174

2468- راجع الحدیث: 89

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)؛ فَقَالَ: وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيثَ يَسُوقُهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ اليَوْمِ مِنَ الأَمْرِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي، فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، فَقَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ، فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي، فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَهْلِكِينَ لاَ تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ، وَلاَ تَهْجُرِيهِ، وَاسْأَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن وہ جاتے اور ایک دن میں۔ جب میں جاتا تو اُس دن کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُس نے، جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک پورا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے خسارے میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شام تک پورا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا، وہ تو خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اِس بات سے نڈر ہو کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوں۔ یُوں تم ہلاک ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زیادہ بولتے، آپ کو جواب دینے اور آپ کو ناراض چھوڑنے سے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کا مقابلہ نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے، میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ

صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَنَائِمٌ هُوَ، فَفَزِعْتُ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؛ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قَالَ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ، فَاعْتَزَلَ فِيهَا، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، قُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؛ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ، أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لاَ أَدْرِي هُوَ ذَا فِي المَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ، فَجِئْتُ المِنْبَرَ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ المَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ، حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الغُلاَمَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، فَإِذَا الغُلاَمُ يَدْعُونِي قَالَ: أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتَ

ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ اپنی باری کے روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور دن سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ سور ہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہوگئی ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا، کیا غسانی آ گئے؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے نقصان میں رہی اور مجھے اندیشہ تھا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں داخل ہو گئے جس میں اکیلے رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیوں روتی ہو، کیا میں نے اِن باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بالا خانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالا خانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر کے واپس آیا اور کہا: میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گے۔ دوبارہ رنج والم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اُسی جماعت کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں تیسری بار غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ اس نے اُسی طرح کہا۔ میں واپس لوٹا تو

نِسَاءَكَ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: لاَ. ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا
قَائِمٌ: أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى
قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي،
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ أُخْرَى،
فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي
بَيْتِهِ، فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ
أَهَبَةٍ ثَلاَثَةٍ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ،
فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ، وَأُعْطُوا الدُّنْيَا
وَهُمْ لاَ يَعْبُدُونَ اللهَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَوَفِي
شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ
طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ
اسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى
عَائِشَةَ، وَكَانَ قَدْ قَالَ: مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ عَلَيْهِنَّ، حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ فَلَمَّا
مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا،
فَقَالَتْ لَهُ: عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ
عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
أَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا
وَعِشْرِينَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَتْ: آيَةُ التَّخْيِيرِ
فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ، فَقَالَ: إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا، وَلاَ
عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ، قَالَتْ:

غلام مجھے بُلا رہا تھا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
کو اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ
ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے
درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسمِ
اطہر پر تھے۔ چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی
جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر
کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو
طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے
کے لیے کھڑے کھڑے کہا: یا رسول اللہ! آپ دیکھتے
ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے جب ہم
ایسے لوگوں کے پاس آگئے جن پر اُن کی عورتیں غالب
ہیں۔ پھر باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مُسکرائے۔ پھر میں نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ
فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا: تم
ناراض نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے میری مراد عائشہ
تھیں آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم
ریز دیکھا تو بیٹھ گیا۔ میں نے کاشانۂ اقدس میں دیکھا تو
خدا کی قسم، مجھے تین کھالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ عرض
گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی اُمت پر
وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے کشادگی کر
کے انہیں دنیا دی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں
کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اے
ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی بظاہر
نیکیوں کا صلہ دنیا میں مل رہا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول
اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک راز کی وجہ سے علیحدگی فرمائی ہوئی تھے جو حفصہ

قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَالَ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ) (الاحزاب:28) إِلَى قَوْلِهِ (عَظِيمًا) (النساء:27)"، قُلْتُ: أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

نے عائشہ کو بتا دیا تھا۔ شدت غم کے سبب آپ نے کہا تھا کہ میں ایک ماہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا۔ جب ۲۹ دن گزر رہے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے آغاز فرمایا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ دن ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ کا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے آغاز فرماتے ہوئے فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور جلدی کی حاجت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں: میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۸-۲۹) عرض کی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں تو اللہ، اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں پھر آپ نے باقی ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے حضرت عائشہ کی طرح ہی کہا۔

2469- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ

2469- راجع الحديث:378

أَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا، فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ، فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ

کا ایلا فرمایا اور آپ کے پیر مبارک میں موچ آ گئی تھی، لہٰذا اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عمر نے حاضر ہو کر عرض کی کہ کیا ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک ماہ کا اُن سے ایلا کیا ہے۔ پس اُنتیس دن رہ کر نیچے تشریف لائے اور اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

26-بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلاَطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے

2470 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ، وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلاَطِ، فَقُلْتُ: هَذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ، قَالَ: الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ کر عرض کی کہ یہ آپ کا اونٹ ہے اور اُونٹ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قیمت اور اُونٹ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

27-بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا

2471-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28-بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ، وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي

جو لوگوں کو اذیت دینے والی شاخ کو لے کر راستے سے

2470- راجع الحدیث:443، صحیح مسلم:4080

2471- راجع الحدیث:224

الطَّرِيقِ، فَرَمَى بِهِ

دُور پھینک دے

2472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَذَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے پر جارہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

29- بَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ: وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ، ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ، فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

جب راستہ عام میں اختلاف رائے پیدا ہوجائے اور وہ جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں

2473 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زُبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: جب راستے کے بارے میں تنازعہ ہو تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

30- بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا

وَقَالَ عُبَادَةُ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ نَنْتَهِبَ

حضرت عبادہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔

2474 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ - قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو اُن (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے کہ نبی کریم ﷺ نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2472- راجع الحدیث:652

2474- انظر الحدیث:5516

2475- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .وَعَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے۔

31- بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الخِنْزِيرِ

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

2476 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ مال اِتنا زیادہ ہوجائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔

32- بَابٌ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الخَمْرُ، أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ، فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا، أَوْ صَلِيبًا، أَوْ طُنْبُورًا، أَوْ مَا لاَ يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیئے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بُت صلیب یا طنبور کو توڑ دے یا غیر مفید مال کو لکڑی سے

2475- صحیح مسلم:200,201، سنن ابن ماجہ:3939

2476- راجع الحدیث:2222، صحیح مسلم:388

وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ، فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ

قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انہوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

2477- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: عَلَى مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيرَانُ؟ ، قَالُوا عَلَى الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: اكْسِرُوهَا، وَأَهْرِقُوهَا ، قَالُوا: أَلاَ نُهَرِيقُهَا، وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: اغْسِلُوا ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "كَانَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: الحُمُرِ الأَنْسِيَّةِ بِنَصْبِ الأَلِفِ وَالنُّونِ"

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دو اور اُسے بہا دو۔ ابو عبداللہ نے فرمایا: ابن ابی اویس فرماتے تھے الأَنْسِيَّةِ الف اور نون کے نصب کے ساتھ ہے۔

2478 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الكَعْبَةِ ثَلاَثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: " (جَاءَ الحَقُّ، وَزَهَقَ) (الاسراء: 81) البَاطِلُ " الآيَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے انہیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ ترجمہ کنز الایمان: حق آیا اور باطل مٹ گیا (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۱)

2479- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا لیا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انہوں نے اُس کے دو گدے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

2477- انظر الحدیث: 6891,6331,6148,5497,4196 صحیح مسلم: 4994,4993,4644 سنن ابن ماجہ: 3195

2478- انظر الحدیث: 4720,4287 صحیح مسلم: 4602,4601 سنن ترمذی: 3138

2479- انظر الحدیث: 6109,5955,5954

وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْ مِنْهُ تَمْرَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الهَنْبَتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا

33- بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

2480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

34- بَابُ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

2481 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا، فَكَسَرَتِ القَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، وَقَالَ: كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا، فَدَفَعَ القَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ، وَحَبَسَ المَكْسُورَةَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المؤمنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے کو توڑ دیا۔ آپ نے مِلا کر اُس میں کھانا رکھا اور فرمایا لانے والے اور پیالے کو روک لو۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو درست پیالہ لوٹایا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابومریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید، حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کیا ہے۔

35- بَابٌ: إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے

2480- سنن نسائی: 4098,4097

2481- انظر الحدیث: 5225، سنن ابو داؤد: 3567

2482 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ، فَدَعَتْهُ، فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي، ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ المُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الغُلاَمَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لاَ، إِلَّا مِنْ طِينٍ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو جُریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور دل میں سوچا کہ جواب دُوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا: اے اللہ! اِسے موت نہ دینا حتیٰ کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جُریج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا: جُریج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور غرض بیان کی لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جُریج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو مسمار کر دیا اور اُسے نکال کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا: چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے۔

☆☆☆☆☆

2482- راجع الحدیث: 1206، صحیح مسلم: 6456

بسم اللہ الرحمن الرحیم

47- كِتَابُ الشَّرِكَةِ

1- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالعُرُوضِ

وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً، لَمَّا لَمْ يَرَ المُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا، وَكَذَلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَالقِرَانُ فِي التَّمْرِ

2483- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلاَثُ مِائَةٍ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الجَيْشِ، فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ، فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى البَحْرِ، فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلاَعِهِ، فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ، فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھانے میں شرکت کا بیان

کھانے، توشہ اور سامان میں شرکت

جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں انہیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ تخمینے سے یا مٹھی بھر بھر کے جبکہ مسلمان توشہ میں کوئی حرج نہ جانتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھالے اور دوسرا دوسری چیز کو۔ اِسی طرح سونے اور چاندی کے تخمینے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ساحل کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور حضرت ابوعُبیدہ ابن الجراح کو اُن پر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو کی تعداد میں تھے اور میں بھی اُن میں شامل تھا۔ ہم نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعُبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا توشہ جمع کروادیں۔ پس سارا توشہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یعنی ہمیں نہ ملتی مگر ایک ایک کھجور۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اُس کی اہمیت کی ہمیں تب قدر ہوئی جب وہ بھی ختم ہوگئیں۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اُس میں اٹھارہ دن تک کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اُس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اُونٹ کو نیچے سے گزارنے نے حکم دیا تو وہ اُن سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

2483- انظر الحدیث: 2983، 4360، 4361، 4362، 5493، 5494، صحیح مسلم: 4977، 4978، 4979، سنن ترمذی: 2475، سنن نسائی: 4362، سنن ابن ماجہ: 4159

2484 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ، وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ، فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ، فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور وہ خالی ہاتھ ہو گئے تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اپنے اُونٹ ذبح کریں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمر ملے اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے؟ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اپنے اُونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروا دو کہ اپنا بچا ہوا توشہ لے آئیں چنانچہ ایک دستر خوان بچھا دیا اور اُس پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اُس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کر لے گئے اور سب فارغ ہو گئے آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اُس کا رسول ہوں۔

2485 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَنَنْحَرُ جَزُورًا، فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ابو النجاشی سے مروی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے۔ پھر اُونٹ ذبح کیا جاتا اور اُس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اُسے پکا کر کھا لیا کرتے تھے۔

2486 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى،

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اشعریوں کا جب

2484- انظر الحدیث: 2982

2485- صحیح مسلم: 1415,1414

2486- صحیح مسلم: 6358

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

جہاد میں توشہ ختم ہونے لگتا یا مدینہ منورہ میں اُن کا سامان غذا تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں بانٹ کر لیتے ہیں۔ پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

2-بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

جو مال دو حصّے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کرلیں

2487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ، الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جس مال میں دو حصّے دار ہوں تو دونوں شریک اپنے اپنے حصّوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کرلیں۔

3-بَابُ قِسْمَةِ الغَنَمِ

بکریاں تقسیم کرنا

2488- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ القَوْمِ، فَعَجِلُوا، وَذَبَحُوا، وَنَصَبُوا القُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقُدُورِ،

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے مروی کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم کے ساتھ تھے۔ لوگ بھوک میں مبتلا ہوگئے تو انہوں نے اُونٹ اور بکریاں ذبح کرلیں جب کہ نبی کریم ﷺ پیچھے والے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جلدی سے ذبح کرکے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اُونٹ کے برابر شمار کیا۔ اُن میں سے ایک

2487- راجع الحدیث:1650

2488- صحیح مسلم: 5065, 5066, 5067, 5069، سنن ابوداؤد: 2821، سنن ترمذی: 1491,1492,1600، سنن ابن ماجہ: 3183,3137,3178، راجع الحدیث:2455

فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَلَبُوهُ، فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ قَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ"

اُونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک شخص نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ اِن جانوروں میں کو جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انہیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ آنے والے دن دشمن سے ٹکراؤ ہونے کی توقع اور اندیشہ تھا جب کہ ہمارے پاس چُھری نہیں تھی۔ ہم نے عرض کی کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے کھالو جب کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

4-بَابُ القِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُس کا ساتھی اجازت نہ دے

2489 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا، حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں مِلا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت حاصل نہ کر لے۔

2490 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لاَ تَقْرُنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ

جبلہ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ملاتا نہیں کیونکہ نبی کریم نے دو کھجوریں مِلا کر کھانے سے ممانعت فرمائی

2489- راجع الحديث: 2455

2490- راجع الحديث: 2455

مِنْكُمْ آخَاهُ

ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

5-بَابُ تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا

2491- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ، أَوْ شِرْكًا، أَوْ قَالَ: نَصِيبًا، وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ العَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ "، قَالَ: لاَ أَدْرِي قَوْلُهُ: عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصّہ آزاد کیا اور اس (شخص) کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے معیّن کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "اتنا ہی حصّہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حصّہ ہے۔

2492- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ، فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُوِّمَ المَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مشترک غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کرواتے ہوئے اسے مشقت میں نہیں ڈالا جائے گا۔

6-بَابٌ: هَلْ يُقْرَعُ فِي القِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ

کیا تقسیم کرنے اور حصّہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے

2491- انظر الحدیث: 2525,2524,2524,2522,2521,2503، صحیح مسلم: 4304,3750، سنن ابوداؤد: 3942,3941

2492- انظر الحدیث: 2527,2526,2504، صحیح مسلم: 3754,3753,3752,3751، سنن ابوداؤد: 3939,3934، سنن ترمذی: 1348، سنن ابن ماجہ: 2527

2493 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ القَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ المَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا "

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصّہ تقسیم کرلیا۔ بعض کے حصّے میں اوپر والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصّے میں سوراخ کرلیں اور اوپر والوں کے پاس جانے کی تکلیف سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے پر چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہوجائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو بچ جائیں یا سب بچ جائیں۔

7- بَابُ شَرِكَةِ اليَتِيمِ وَأَهْلِ المِيرَاثِ

یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت

2494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ العَامِرِيُّ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا) (النساء: 3) إِلَى (وَرُبَاعَ) (النساء: 3)، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا،

عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اُویسی، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن شہاب عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ خداوندی ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴ (پارہ ۴، النسآء: ۳) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہیں جو اپنے ولی کی حفاظت میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو۔

2493- انظر الحدیث: 2686 سنن ترمذی: 2173

2494- صحیح مسلم: 7444 سنن ابو داؤد: 2068 سنن نسائی: 3346

بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: "(وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ) (النساء : 127) إِلَى قَوْلِهِ (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) "وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ الآيَةُ الأُولَى، الَّتِي قَالَ فِيهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى، فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الآيَةِ الأُخْرَى: (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء : 127) يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ المَالِ وَالجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا کہ اسے دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمادی گئی، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کرلیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پارہ ۵، النسآء: ۱۲۷) اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے بارے میں ہے کہ ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں (پارہ ۴، النسآء: ۳)۔'' اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔'' یعنی تمہاری رغبت تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے (لہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوائے اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

8- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

زمین وغیرہ میں شرکت

2495 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زمین میں حق شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

9- بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ وَغَيْرَهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلاَ شُفْعَةٌ

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو واپس لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں

2496 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلاَ شُفْعَةَ

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

10- بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے

2497و2498 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الأَسْوَدِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا المِنْهَالِ، عَنِ الصَّرْفِ، يَدًا بِيَدٍ، فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً، فَجَاءَنَا البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ

سلیمان بن ابومسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے نقد تجارت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساجھی نے ایک چیز نقد خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے

2495- راجع الحدیث:2213

2496- راجع الحدیث:2213

2497,2498-راجع الحدیث:2060,2061

بْنَ اَرْقَمَ وَسَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: " مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ

سا بھی حضرت زید بن ارقم نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو نقد ہوا سے لے لو اور جو ادھار ہوا سے چھوڑ دو۔

11- بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

زراعت میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت

2499- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ، أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کاشتکاری کرتے رہیں جس کے بدلے پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

12- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف

2500- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ أَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابۂ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ ایک بچہ باقی بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔

13- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

کھانے وغیرہ میں شرکت

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ، فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شِرْكَةً

منقول ہے کہ ایک شخص نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر اسے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا شریک ہے۔

2501 و 2502- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ،

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِّ امجد حضرت عبداللہ بن

2499- راجع الحدیث: 2285

2500- راجع الحدیث: 2500

2501,2502- انظر الحدیث: 7210

قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سَعِیدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَيَقُولَانِ لَهُ: اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ

ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم عمر ہے پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِّ امجد حضرت عبداللہ ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلّہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دُعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات وہ اونٹ بھر غلّہ نفع کماتے اور پھر اسے گھر بھیج دیتے۔

14- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

لونڈی غلام میں شرکت

2503- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ، اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ، يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کرے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ معیّن کی گئی ہو اور شریکوں کو ان کے حصّے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے۔

2504- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ، اُعْتِقَ كُلُّهُ، اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَاِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔

2503- راجع الحدیث: 2491، سنن ابو داؤد: 3945

2504- راجع الحدیث: 2492

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

15- بَابُ الاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ، وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

2505و2506- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، لاَ يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا، فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ القَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ جَابِرٌ: فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى، وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللَّهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: لاَ، بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ: وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَقَالَ الآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَأَشْرَكَهُ فِي الهَدْيِ

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا اور جب ایک شخص دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ۴ر ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کرلیں تو صحابۂ کرام میں اس بات پر چہ چا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جواب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا پس حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابوطالب آگئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کو لبیک کہتا ہوں جس کا

2505,2506- راجع الحدیث: 1557,1085' صحیح مسلم: 2935' سنن نسائی: 2872

رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرح حج کے لیے لبیک کہتا ہوں پس نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور انہیں قربانی میں شریک کرلیا۔

16 - بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا

2507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا، فَعَجِلَ الْقَوْمُ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا، فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ، ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ، فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا، فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: "اعْجَلْ - أَوْ أَرْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَّا السِّنُّ: فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ: فَمُدَى الْحَبَشَةِ"

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت (پکنے کے لیے) چڑھا دیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھڑسوار کم ہوتے تھے پس ایک شخص نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مویشی بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پاسکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاع کا بیان ہے کہ میرے جدِّ امجد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے ٹکراؤ ہوگا لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھ لو جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو ماسوائے دانت اور ناخن کے اور میں تمہیں اس کا سبب بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

2507- راجع الحدیث: 2488

بسم الله الرحمن الرحيم

48- كِتَاب الرَّهْنِ

1- بَابُ الرَّهْنِ فِي الحَضَرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) (البقرة:283)

2508- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا صَاعٌ، وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ

2- بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

2509- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالقَبِيلَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

3- بَابُ رَهْنِ السِّلاَحِ

2510- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رہن کا بیان

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ دیا ہوا (پارہ ۳، بقرۃ: ۲۸۳)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زرہ جو کے عوض گروی رکھی اور میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جَو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آج کل آلِ محمد ﷺ کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ گھر نو ہیں۔

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور معین مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھیار گروی رکھنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان

2508- راجع الحديث: 2069، سنن نسائی: 2624، سنن ابن ماجه: 1215

2509- راجع الحديث: 2068

2510- انظر الحديث: 4037,3032,3031، صحیح مسلم: 4640، سنن ابو داؤد: 2768

سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا، وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ، أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلاَحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے عوض گروی رکھے گئے ہیں تو ہمارے لیے ندامت کا سبب ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

4- بَابٌ: الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا

وَقَالَ مُغِيرَةُ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ

مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے۔

2511- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

2511- انظر الحدیث: 2512، سنن ابو داؤد: 3526، سنن ترمذی: 1254، سنن ابن ماجہ: 2440

2512 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچہ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

5- بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ اليَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا

2513 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

6- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ، فَالبَيِّنَةُ عَلَى المُدَّعِي، وَاليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدّعیٰ علیہ کی پوزیشن

2514 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ اليَمِينَ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

2516و2515 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ:

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا

2512- راجع الحديث: 2511

2513- راجع الحديث: 2512

2514- انظر الحديث: 4552,2668، صحیح مسلم: 4446,4445، سنن ابوداؤد: 3619، سنن ترمذی: 1342، سنن نسائی: 5440، سنن ابن ماجہ: 2321

2515,2516- راجع الحديث: 2357,2356

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) فَقَرَأَ إِلَى (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)، ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ وَاللّٰهِ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ، قُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى (وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)

حقدار ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔'' سورۂ آل عمران، آیت ۷۷ پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابوعبدالرحمٰن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابووائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک شخص کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں تنازعہ تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کر دو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

49- كِتَابُ العِتْقِ

1- بَابٌ فِي العِتْقِ وَفَضْلِهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَكُّ رَقَبَةٍ، أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ، يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ) (البلد:14)

2517- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ - صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ - قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَعْتَقَهُ

2- بَابٌ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

2518- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلاَهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو (پارہ ۳۰، البلد: ۱۳۔۱۵)

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جس کے عبداللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی کہ کون سے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟

2517- انظر الحدیث: 6715، صحیح مسلم: 3775,3774، سنن ترمذی: 1541

2518- صحیح مسلم: 247,246، سنن نسائی: 3129، سنن ابن ماجہ: 2523

فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؛ قَالَ: تُعِينُ ضَايِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ.؛ قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؛ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ

فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام درست کر دو۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

3- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ العَتَاقَةِ فِي الكُسُوفِ أَوِ الآيَاتِ

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے کے وقت مستحب ہے

2519 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ، تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هِشَامٍ

فاطمہ بنت مُنذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی، دراوردی نے ہشام سے مروی کی ہے۔

2520 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَثَّامٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الخُسُوفِ بِالعَتَاقَةِ

فاطمہ بنت مُنذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

4- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے

2521 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو انصاف سے قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

2519- راجع الحدیث: 1054,86

2520- راجع الحدیث: 1054,86

2521- انظر الحدیث: 2491، صحیح مسلم: 4305، سنن ابو داؤد: 3947

2522 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ العَبْدِ قُوِّمَ العَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ العَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی غلام میں اپنا حصّہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت معیّن کی جائے تو یہ ادا کر سکے۔ اس صورت میں وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصّے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

2523 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے تو پھر اتنا ہی آزاد کر دے جتنا کہ اس نے آزاد کیا۔

2523م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ

مسدّد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو مختصراً مروی کیا ہے۔

2524 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ العَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ: وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الحَدِيثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصّہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصّہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصّہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

2522- راجع الحدیث: 2491' صحیح مسلم: 4301' سنن ابن ماجہ: 2528

2523م- راجع الحدیث: 2491

2524- راجع الحدیث: 2491

2525 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا " أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي العَبْدِ أَوِ الأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ، فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ العَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ المُعْتَقِ " يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ إِسْحَاقَ، وَجُوَيْرِيَةُ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصّے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جاسکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصّے ادا کر سکے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کردے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم ﷺ سے مروی کیا کرتے۔ لیث، ابن ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن نافع۔ حضرت ابن عمر نے اسے مختصراً نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

5- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ العَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ، عَلَى نَحْوِ الكِتَابَةِ

جب کسی نے غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو

2526 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ،

احمد بن ابو رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصّے کا آزاد کیا۔

2525- راجع الحدیث: 2491 صحیح مسلم: 3750 سنن ابو داؤد: 3745,3744

2526- راجع الحدیث: 2492

2527- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكٍ، فَخَلاَصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ، فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ، وَأَبَانُ، وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ، عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ

یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کیا تو اس کے لیے لازم ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن مشقت کے ساتھ نہیں۔ اسی طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے مروی کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ مروی کیا ہے۔

6- بَابُ الخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي العَتَاقَةِ وَالطَّلاَقِ وَنَحْوِهِ، وَلاَ عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللَّهِ

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول آزاد کرنا صرف رضاالٰہی کے لیے ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلاَ نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالمُخْطِئِ"

اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

2528- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ

زرارہ بن ابو اوفیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں وسوسے آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔

2529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

2527- راجع الحدیث: 2504,2492

2528- انظر الحدیث: 6664,5269، صحیح مسلم: 329,328,327، سنن ابو داؤد: 2209، سنن ترمذی: 1183، سنن نسائی: 3415,3434، سنن ابن ماجہ: 2044,2040

2529- راجع الحدیث: 1

التَّیْمِیِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ، وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْیَا یُصِیبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ یَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَیْهِ

فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

7-بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ: هُوَ لِلّٰهِ، وَنَوَى العِتْقَ، وَالإِشْهَادِ فِي العِتْقِ

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا

2530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ، عَنْ قَیْسٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ یُرِیدُ الإِسْلاَمَ، وَمَعَهُ غُلاَمُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَیْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا أَبَا هُرَیْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ قَدْ أَتَاكَ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّی أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ، قَالَ: فَهُوَ حِینَ یَقُولُ:

(البحر الطویل)

یَا لَیْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آ گیا۔ عرض کی کہ میں حضور ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بار شکر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی

2531- حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ، عَنْ قَیْسٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِیِّ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں

2530- اطراف الحدیث: 4393,2532,2531

2531- راجع الحدیث: 2530

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:
(البحر الطویل)
يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ
قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلاَمٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الغُلاَمُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ، فَأَعْتَقْتُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ

کہا۔
غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بار شکر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی
فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام میں نے عرض کی کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابو اسامہ سے آزاد ہے کا لفظ مروی نہیں کیا۔

2532 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَعَهُ غُلاَمُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الإِسْلاَمَ، فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهَذَا، وَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلَّهِ

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے (آزاد) ہے۔

8- بَابُ أُمِّ الوَلَدِ

اُمِّ ولد کا بیان

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّهَا

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

2533- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی قبضہ میں لے لینا۔ حضرت

2532- راجع الحدیث:2530

2533- راجع الحدیث:2053

ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، قَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ) رونق افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

9- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع

2534 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الغُلاَمُ عَامَ أَوَّلَ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر (مرنے کے بعد آزاد) کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بلا کر بیچ دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

10- بَابُ بَيْعِ الوَلاَءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کی فروخت اور اس کا ہبہ کرنا

2534- راجع الحدیث: 2141

2535 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الوَلاَءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔

2536 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الوَلاَءَ لِمَنْ أَعْطَى الوَرِقَ، فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کردیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے شوہر کے بارے میں اسے اختیار دیا اس نے عرض کی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر خاوند رہنا پسند کیا۔

11 - بَابُ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ، أَوْ عَمُّهُ، هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ العَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

2537 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر آپ

2535- انظر الحدیث: 6756، صحیح مسلم: 3768، سنن ابو داؤد: 2919، سنن ترمذی: 1236، سنن نسائی: 4673، سنن ابن ماجہ: 2747

2536- سنن ترمذی: 1256، سنن نسائی: 4656,3449

2537- انظر الحدیث: 4018,3048

اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا، فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا

اجازت عطا فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

12- بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

مشرک غلام کو آزاد کرنا

2538- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰہِ، اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي اَتَبَرَّرُ بِهَا - ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے دور جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ جب یہ دائرہ اسلام میں آئے ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کے متعلق ارشاد فرمایئے کہ میں حالت کفر میں جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

13- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا، فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، فروخت کرنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) (النحل: 75)

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا

2538- راجع الحديث: 1436

ہے چھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (پارہ ۱۴، النحل: ۷۵)

2540و2539 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: " إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا المَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ ". وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبَّاسٌ

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے جب آپ کی بارگاہ میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس لوٹانے کا تقاضہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پسند ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کرلو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان حمد وثناء بیان کر کے فرمایا۔ امابعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے خوشالی سے آزاد کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فئے کا مال سب پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں لہٰذا ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے خوشالی سے آزاد کرنے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والا کا کوئی علم نہیں ہوا لہٰذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے بات چیت کی اور وہ نبی کریم ﷺ

2539,2540- راجع الحدیث: 2308,2307

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشالی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم کی خدمت میں گزارش کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا۔

2541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي المُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى المَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الجَيْشِ

نافع نے ابن عوم کے لیے لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر چڑھائی کی جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا گیا اور حضرت جویریہ اسی دن حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

2542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ العَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا العُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا العَزْلَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ غیر شادی شدہ زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

2543 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے

2541- صحیح مسلم: 4494

2542- راجع الحدیث: 2229

2543- انظر الحدیث: 4366، صحیح مسلم: 6398

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ الحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلاَثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ، قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبد الحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو آزاد کردو کیونکہ یہ اولادِ اسمٰعیل ہے۔

14- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

2544- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی عمدہ انداز سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرلے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

15- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ

2544- راجع الحدیث: 97 صحیح مسلم: 3484 سنن ابو داؤد: 2053 سنن نسائی: 3345

شَيْئًا، وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى، وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا) (النساء : 36) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (ذِي الْقُرْبَى) (النساء : 36) : " الْقَرِيبُ، وَالْجُنُبُ: الْغَرِيبُ، الْجَارُ الْجُنُبُ: يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ "

کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا (پارہ ۵، النسآء: ۳۶) ذِي الْقُرْبَى نسبی قُرب۔ الْجَنْبِ الْقَرِيْبِ قریبی ہمسایہ۔ الْجُنُبُ رفیقِ سفر۔

2545 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

مَعرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری تحویل میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کی تحویل میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا دشوار کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی دشوار کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

16 - بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

جو غلام اپنے رب کی عمدہ عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے

2546 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2545- راجع الحدیث:30

2546- انظر الحدیث:2550، صحیح مسلم:4294، سنن ابو داؤد:5169

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کی بھلائی کا خواہاں رہے اور اپنے رب کی عمدہ انداز سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

2547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَأَعْتَقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے عمدہ طریقے سے ادب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دُگنا اجر ہے۔

2548- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ

سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دُگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور ماں کے ساتھ بھلائی نیکی کرنا نہ ہوتی تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

2549 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ

ابو صالح نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی عمدہ انداز میں عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے۔

17- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ، وَقَوْلِهِ:

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے، نیز عبدی یا امتی

2547- راجع الحدیث:97

2548- صحیح مسلم:4297,4296

عَبْدِی اَوْ اَمَتِی

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ) (النور: 32)، وَقَالَ: (عَبْدًا مَّمْلُوْكًا) (النحل: 75)، (وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ) (یوسف:25)، وَقَالَ: (مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ) (النساء:25) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ وَ (اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ) (یوسف:42) عِنْدَ سَيِّدِكَ، وَمَنْ سَيِّدُكُمْ

کہنے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا (پارہ ۱۸، النور: ۳۲) ترجمہ کنز الایمان: ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک (پارہ ۱۴، النحل: ۷۵) ترجمہ کنز الایمان: دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس مِلا (پارہ ۱۲، یوسف: ۲۵) ترجمہ کنز الایمان: تمہارے ہاتھ کی مِلک میں ایمان والی کنیزیں (پارہ ۵، النسآء: ۲۵) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا (پارہ ۱۲، یوسف: ۴۲) اور تمہارا بادشاہ یا سردار کون ہے؟

2550 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کی خیر خواہی چاہے اور اپنے رب کی عمدہ طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

2551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَمْلُوْكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي اِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ اَجْرَانِ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ غلام جو اپنے رب کی عمدہ طریقے سے عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے عمدہ انداز میں ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

2552 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم

2550- راجع الحدیث: 2546، صحیح مسلم: 4295

2551- راجع الحدیث: 97

2552- صحیح مسلم: 5838

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلاَيَ، وَلاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي"

میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عَبدِی یا اَمتی نہ کہے بلکہ میرا خادم۔ میری خادمہ اور میرا غلام کہنا چاہیے۔

2553- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ العَبْدِ، فَكَانَ لَهُ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ، يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی غلام سے اپنا حصّہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصّہ ہی آزاد ہوگا۔

2554- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس حکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

2555و2556- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ،

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

2553- صحیح مسلم: 4303

2554- راجع الحدیث: 893، صحیح مسلم: 2554

2555,2556- راجع الحدیث: 2153,2154

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، - فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ - بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

جب لونڈی زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ اسے بیچ کردو خواہ ایک رسّی کے بدل فروخت ہو۔

18- بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے

2557 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاَجَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی سبب سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

19- بَابٌ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَالَ إِلَى السَّيِّدِ

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے

اور حضور ﷺ نے مال کی نسبت آقا کی جانب کی ہے۔

2558 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت افراد کے متعلق سوال کیا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے اسکی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

2557- انظر الحديث: 5460

2558- راجع الحديث: 893 انظر الحديث: 2409

وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ . قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلاَءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم ﷺ سے سُنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی تحویل کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

20-بَابُ إِذَا ضَرَبَ العَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الوَجْهَ

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے

2559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلاَنٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الوَجْهَ

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

50- کِتَابُ المکاتب

1- بَابُ المُكَاتِبِ، وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ

وَقَوْلِهِ: (وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا، وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33) وَقَالَ رَوْحٌ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا، أَنْ أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ، قَالَ: لاَ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ، سَأَلَ أَنَسًا، المُكَاتَبَةَ - وَكَانَ كَثِيرَ المَالِ - فَأَبَى، فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَاتِبْهُ فَأَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ " وَيَتْلُو عُمَرُ: (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور:33) فَكَاتَبَهُ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مکاتبت کا بیان

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ

مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے

ارشادِ ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا کہ میں واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ اسے کسی سے مروی کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں نے انکار کر دیا پس انہوں نے درّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی۔ ''ترجمہ کنز الایمان: مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) پس انہوں نے مکاتبت کر لی۔

2560 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ

لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت میں ان سے معاونت کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسطوں میں

2560- راجع الحدیث: 456، صحیح مسلم: 3757

سِنِينَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا: أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ، فَأُعْتِقَكِ، فَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لاَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الوَلاَءُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مُشت ادا کردوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں فروخت کر دیں گے؟ تا کہ میں تمہیں آزاد کردوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں حالانکہ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اور اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ، وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے اور جو ایسی شرط رکھے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے

فِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے مروی کی ہے۔

2561 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تا کہ اپنی مکاتبت میں ان سے تعاون حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں

2561- راجع الحديث: 456، صحيح مسلم: 3756، سنن ابوداؤد: 3929، سنن ترمذی: 2124، سنن نسائی: 4670,4669

عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ، فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي، فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا کردوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن ولاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو مرتبہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لا حاصل ہے کیونکہ اس کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ المُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا قصد کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

3- بَابُ اسْتِعَانَةِ المُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

مکاتب کا تعاون چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا

2563 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں

2562- راجع الحدیث: 2169

2563- راجع الحدیث: 456، صحیح مسلم: 3759، سنن ابو داؤد: 2233، سنن ترمذی: 1154، سنن نسائی: 3451

اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَذَهَبَتْ إِلَى اَهْلِهَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا، إِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَهُمْ. فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَاَلَنِي فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: خُذِيهَا، فَاَعْتِقِيهَا، وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاَءَ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَاَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ اَحَدُهُمْ: اَعْتِقْ يَا فُلاَنُ وَلِيَ الْوَلاَءُ، إِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ"

یک مشت ادائیگی کر کے تمہیں آزاد کردیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاء اس کے لیے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت فرمایا میں نے ساری بات عرض کردی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کردو اور ان کی شرط منظور کرلو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تُو آزاد کردے اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ ولاء اس کے لیے جو آزاد کرے۔

4- بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام کے ذمہ جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی رہے۔

2564 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ اُمَّ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی نیت سے بریرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر

2564- راجع الحدیث:456

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقَالَتْ لَهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً، فَأُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

تمہارے مالک چاہیں تو میں قیمت یک مشت ادا کردوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کردوں بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

5- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ: اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي، فَاشْتَرَاهُ لِذَلِكَ

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کردو اور وہ اسی لیے خریدے

2565 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ، وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيِّ، فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ. فَقَالَتْ: دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَقَالَتْ: اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، فَقَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا: فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، وَأَعْتِقِيهَا، وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا، فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ، فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابولہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں فروخت کر دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کردو۔ انہوں نے ہاں کرلی اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی ضرورت نہیں ہے پس یہ بات نبی کریم ﷺ نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

2565- راجع الحدیث: 456

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

51- كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کا بیان

1- بَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

2566- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے (اور اس کے لیے کچھ بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

2567- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الهِلاَلِ، ثُمَّ الهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، فَقُلْتُ يَا خَالَةُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: " الأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ،

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے۔ رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں نے عرض کی کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول ﷺ کے انصاری پڑوسی تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

2566- انظر الحدیث: 6017

2567- انظر الحدیث: 6459,6458 صحیح مسلم: 7378

فَيَسْقِينَا"

2- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

تھوڑی چیز ہبہ کرنا

2568- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جاتی تو میں پسند کروں گا۔ اگر بطور ہدیہ میرے لیے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کرلوں گا۔

3- بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا

حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَكَانَ لَهَا غُلاَمٌ نَجَّارٌ، قَالَ لَهَا: مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ المِنْبَرِ، فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ، أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءُوا بِهِ، فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کردے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کردیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم ﷺ کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہوگیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ پس لوگ اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور اسے وہاں رکھ دیا گیا جس جگہ آپ حضرات دیکھ رہے ہیں۔

2568- انظر الحدیث: 5178

2569- راجع الحدیث: 377

2570- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، وَالْتَفَتُّ، فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ، فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُهُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ، فَنَزَلْتُ، فَأَخَذْتُهُمَا، ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ العَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ العَضُدَ، فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے قیام فرما تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے اُدھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اُترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ لیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے متعلق شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں عرض کی۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ بازو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پس آپ نے وہ تناول فرمایا حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا اور آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اس کی زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوقتادہ سے۔

2570- صحیح مسلم: 2850، سنن نسائی: 4356

4- بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى

وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِي

2571- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هَذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلاَ فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

جس نے پانی مانگا

حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: پانی لاؤ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں رونق افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی داہنی طرف تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ داہنی جانب والے، داہنی طرف والے والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی دستور ہے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

5- بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

2572 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرّ الظہران کے مقام پر دوڑایا لوگ اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول

2571- راجع الحدیث: 2352، صحیح مسلم: 5259

2572- انظر الحدیث: 5535,5489، صحیح مسلم: 5022، سنن ابوداؤد: 3791، سنن ترمذی: 1789، سنن نسائی: 4322، سنن ابن ماجہ: 3243

فِجَذَبَيْهَا - قَالَ: فَجَذَبَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهُ". قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ

اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔ میں نے عرض کی کہ اس میں سے تناول فرمایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ اسے قبول فرمالیا تھا۔

6- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

2573 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہروں کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ واپس لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

7- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

2574 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ - مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس عمل سے ان کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا حصول ہوتا تھا۔

2575 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت اُمِّ حُفید نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا۔ پس نبی کریم ﷺ نے پنیر اور

2573- راجع الحدیث:1825

2574- انظر الحدیث:3775,2581,2580' صحیح مسلم:6239

2575- انظر الحدیث:7358,5402,5389' صحیح مسلم:5022' سنن ابو داؤد:3791' سنن ترمذی:1789' سنن نسائی:4323' سنن ابن ماجہ:3243

وَسَلَّمَ اَقِطًا وَسَمْنًا وَاَضُبًّا، فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھی میں سے کھایا اور کراہت کے سبب گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر پر نہ کھائی جاتی۔

2576- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ: اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ؟، فَاِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوا، وَلَمْ يَاْكُلْ، وَاِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَكَلَ مَعَهُمْ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرمالیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے صحابہ سے فرماتے کہ کھالو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

2577- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

2578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے لہٰذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے اس کے شوہر کی

2578- صحیح مسلم: 3762,3761,2485، سنن نسائی: 4657,3454,3453

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا، قَالَ: لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ

بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

2579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ، قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ، مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو امِ عطیہ نے اس (بریرہ) کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

8- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجتے وقت اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے

2580- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ، فَذَكَرَتْ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے دن اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

2581- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت

2579- راجع الحدیث:1446

2580- راجع الحدیث:2574، سنن ترمذی:3879

2581- راجع الحدیث: 2574، صحیح مسلم: 6240، 6241، سنن ترمذی: 3879 تعلیقًا، سنن نسائی:3954،3955

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالحِزْبُ الآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبُ الهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا، فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: لاَ تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ، إِلَّا عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ أَلاَ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟، قَالَتْ: بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ،

عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواجِ مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے گھر میں جلوہ فرما ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت امِ سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور ﷺ لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے گھر رونق افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت اُمِ سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے دن انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا حتیٰ کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں اذیت نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں

فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ، فَأَغْلَظَتْ، وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ، هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا، قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ، وَقَالَ: إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ البُخَارِيُّ: الكَلاَمُ الأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ. يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَرَجُلٍ مِنَ المَوَالِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ

سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواجِ مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا: اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضرِ خدمت ہوئیں اور قدرے گرم لہجے میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے اور ان کی آواز اونچی ہوگئی حتیٰ کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں اور انہیں بُرا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی جانب دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ نے بھی کہا اور حضرت زینب کو جواب دیا، حتیٰ کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک شخص، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابومروان، ہشام، عروہ سے مروی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک موالی سے

زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

9- بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے

2582 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ: وَزَعَمَ أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو لوٹایا نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو لوٹایا نہیں فرمایا کرتے تھے۔

10- بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے

2583و2584 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَرْوَانَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں یہ مناسب جانتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے خوش دلی سے ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو فئے کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

2582- سنن ترمذی: 2789، سنن نسائی: 5273

2583,2584- انظر الحدیث: 2308,2307، راجع الحدیث: 2307

11 - بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الهِبَةِ

ہبہ کا بدلہ لینا

2585 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا . لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ، وَمُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ "

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے مروی نہیں کرتے۔

12 - بَابُ الهِبَةِ لِلْوَلَدِ، وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ، حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الآخَرِينَ مِثْلَهُ، وَلاَ يُشْهَدُ عَلَيْهِ

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں حتیٰ کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ فِي العَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ، وَلاَ يَتَعَدَّى " وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ، وَقَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے رواج کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے نہ بڑھا جائے نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

2586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ ، قَالَ: لاَ، قَالَ فَارْجِعْهُ

حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

2585- سنن ابو داؤد:3536' سنن ترمذی:1953

2586- انظر الحدیث:2650,2587' صحیح مسلم:4155,4154,4153' سنن ترمذی:1367' سنن نسائی:3677,3676,3675,3674' سنن ابن ماجہ:2376

13- بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

2587 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟، قَالَ: لاَ، قَالَ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

ہبہ میں گواہ بنانا

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤ۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

14- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: لاَ يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ، قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ، جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا

ابراہیم نے کہا: جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ مرض کی حالت میں حضرت عائشہ کے گھر میں قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کردو۔ پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ

-2587 راجع الحدیث: 2586 صحیح مسلم: 4162,4156 سنن ابو داؤد: 3542 سنن نسائی: 3684,3683, 3682,3681 سنن ابن ماجہ: 2375

نَفْسًا فَكُلُوهُ) (النساء:4)

اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں (پارہ ۴، النسآء: ۴)۔

2588- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ العَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر نڈھالی تشریف لائی اور آپ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے اس حالت میں میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس شخص کا نام معلوم ہے جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

2589- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

15- بَابُ هِبَةِ المَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ،

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا یہ جائز ہے جبکہ عورت

2588- راجع الحدیث:198

2589- انظر الحدیث: 2621، 2622، 6975 صحیح مسلم: 4152 سنن نسائی: 3693، 3703

إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ

احمق نہ ہو اگر عورت احمق ہو تو جائز نہیں ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ) (النساء:5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النسآء: ۵)

2590- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِيَ مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: تَصَدَّقِي، وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ

عباد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دنیا بھی روک لیا جائے گا۔

2591- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرچ کرو اور شمار کر کے نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

2592- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي، قَالَ: أَوَفَعَلْتِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ، وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ

کُریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا روز آیا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو علم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مُضر عمرو، بکیر نے کُریب سے مروی کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

2590- راجع الحدیث:1434

2591- راجع الحدیث:1433

2592- انظر الحدیث:2594، صحیح مسلم:2314

كُرَيْبٍ إِنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ

2593- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

16- بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

کس سے ہدیہ کا آغاز کیا جائے؟

2594- وَقَالَ بَكْرٌ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے اپنی لونڈی آزاد کردی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ- رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میری دو پڑوسن ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ نزدیک ہو۔

17- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ

جو کسی وجہ سے ہدیہ

2593- انظر الحديث: 7545,7500,7370,7369,6679,6662,5212,4757,4750,4749, 4680,4141,4025,2879,2688,2661,2637 سنن ابو داؤد: 2318

2594- راجع الحديث: 2592

2595- راجع الحديث: 2259

الهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

قبول نہ کرے

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: كَانَتِ الهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، وَاليَوْمَ رِشْوَةٌ

عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

2596 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا وڈان کے مقام پر حالتِ احرام میں تھے تو حضور ﷺ نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے سبب جب حضور ﷺ نے میرے چہرے کی حالت ملاحظہ فرمائی تو فرمایا میں تمہارے تحفے کو کبھی منع نہ کرتا لیکن میں احرام کی حالت میں ہوں۔

2597 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو جسے ابن اتبیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیئے ملے ہیں۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ کوئی تمہیں لائے دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر بروز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور

2596- راجع الحدیث:1825

2597- راجع الحدیث:925

بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین دفعہ فرمایا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

18- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ عِدَةً، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے

وَقَالَ عَبِيدَةُ: إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ، وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ، إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ

عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا فوت ہو جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لہٗ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے فوت ہو جائے وہ موہوب لہٗ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

2598- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا - ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین دفعہ فرمایا: وہ مال نبی کریم ﷺ کے وصال تک نہ آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

19- بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے

2598- راجع الحديث:2296

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم ﷺ نے خرید لیا اور فرمایا کہ اسے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔

2599 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور ﷺ کو میرے پاس بلا لاؤ ان کا بیان ہے کہ میں حضور ﷺ کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے ایک قبا تھی فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا۔

20- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کرلیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی

2600 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ ، قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ ، قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ ،

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی طاقت رکھتے ہو کہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو؟

-2599 انظر الحدیث: 6132,5862,5800,3127,2657، صحیح مسلم: 2429,2428، سنن ابو داؤد: 4028، سنن ترمذی: 2818، سنن نسائی: 5339

-2600 راجع الحدیث: 1936

قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالعَرَقُ المِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمھاری استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ عرق کھجوریں ناپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کیا یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان ہم سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں فرمایا تو لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

21- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ: قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي

شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کردے یا معاف کروالے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کرلیں یا میرے باپ کا قرض معاف کردیں۔

2601 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، فَاشْتَدَّ الغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي،

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے تقاضے میں شدت دکھائی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول

2601- راجع الحديث: 2395,2127

وَيُحَلِّلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: اسْمَعْ، وَهُوَ جَالِسٌ، يَا عُمَرُ . فَقَالَ: أَلَا يَكُونُ؟ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ

اللہ ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا دوسرے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد چکر لگائے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں باقی بچ رہیں پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو انہوں نے کی ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں بخدا آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

22- بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ: " وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ لَكُمَا

حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

2602- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے داہنی طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

2602- راجع الحديث: 2351

23- بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ، وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ

نبی کریم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔

2603 - حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید عطا فرمایا۔

2604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مَعِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوران سفر نے نبی کریم ﷺ سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا حتیٰ کہ یوم الحرہ میں اسے اہلِ شام نے چھین لیا۔

2605 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ، فَقَالَ الْغُلاَمُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ یہاں مشروب پیش کیا گیا آپ کے داہنی طرف ایک طرف اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ خدا کی

2603- راجع الحديث: 443

2604- راجع الحديث: 443

2605- راجع الحديث: 2451,2351

2606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا، فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا: إِنَّا لاَ نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: فَاشْتَرُوهَا، فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

قسم آپ سے عطا والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی آدمی کا رسول اللہ پر قرض تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس پر جھپٹنے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو انہوں نے عرض کی کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

24- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں

2607و2608- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: "مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ"، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ،

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہوکر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہٰذا ایک چیز اختیار کرلو، مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا حتیٰ کہ طائف سے واپس لوٹ آئے جب ان پر اچھی طرح واضح ہوگیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں

2606- راجع الحديث: 2305

2607,2608- راجع الحديث: 2308,2307

قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا، وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا

گے تو عرض کی کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ امابعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے تائب ہوکر آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ خوشی سے ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں گے جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا اور وہ ایسا کرے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کرنے پر راضی ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں جانتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی لہٰذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں بتا کر اپنے معروف لوگوں سے بات چیت کی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ بخوشی اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخری قول زہری کا ہے یعنی فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

25- بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ، فَهُوَ أَحَقُّ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ"

بیان کیا گیا ہے کہ ابن عباس سے سے روایت کیا گیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے شریک تھے اور یہ صحیح نہیں۔

2609- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے شدت سے تقاضا کیا۔

2609- راجع الحديث: 2305

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالُوا لَهُ: فَقَالَ: اِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، وَقَالَ: اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے۔

2610- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ اَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لاَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ . فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے توکوئی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے فروخت کردو۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔ پس اس کا جو چاہو کرو۔

26- بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے

2611 - وَقَالَ الحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ . فَابْتَاعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارے لیے ہے۔

27- بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند نہ ہو

2612 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

2610- راجع الحديث: 2115

2611- راجع الحديث: 2115

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَهَا، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: أَكَسَوْتَنِيهَا، وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلّہ مسجد کے دروازے پر فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کی کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے موقعہ پر پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو پھر حُلّے آئے تو رسول اللہ نے حضرت عمر ﷺ کو ان میں سے ایک حُلّہ دیا۔ عرض کی کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلّہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکّہ مکرمہ میں تھا۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ، فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلاَنٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے دنیا سے کیا رغبت۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ اسے اہلِ بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ ضرورت ہے۔

2614 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ،

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم نے میری جانب ایک ریشمی حلّہ ہدیئے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر خفگی کے آثار

2613- سنن ابو داؤد: 4149

2614- انظر الحدیث: 5840,5366' صحیح مسلم: 5390

فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

دیکھے تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

28-بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ " وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضرت کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابوحمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور ﷺ کے لیے سفید خچر کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

2615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سُندس کا جُبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے ممانعت فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے متعجب تھے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رُومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

2616 - وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید، قتادہ نے حضرت انس سے مروی کی ہے کہ دُومہ کے اکیدر نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ بھیجا تھا۔

2617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ،

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ

2615- انظر الحدیث: 3248,2616' صحیح مسلم: 6301

2616- راجع الحدیث: 2615

2617- صحیح مسلم: 5670,5669' سنن ابو داؤد: 4508

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا، قَالَ: لاَ ، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

2618-حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ ؟ ، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟"، قَالَ: لاَ بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللَّهِ مَا فِي الثَّلاَثِينَ وَالمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ القَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى البَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، طویل قامت شخص ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بکری فروخت کرنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی باقی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو حاضر نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے پیٹ بھر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

29-بَابُ الهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے لیے ہدیہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں

2618- راجع الحدیث:2216

دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الممتحنة:8)

تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ: ۸)

2619- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْ هَذِهِ الحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الوَفْدُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا، أَوْ تَكْسُوهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلّہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے دن پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ حلّے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

2620- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کردیا کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صِلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

30- بَابٌ: لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے

2619- انظر الحديث: 886

2620- انظر الحديث: 5979,5978,3183، صحیح مسلم: 2322,2321، سنن ابو داؤد: 1668

2621- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

2622- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتّے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

2623- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّ العَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ سستا فروخت کرنے والا ہے۔ پس میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خرید و خواہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

31- بَابٌ

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے

2624- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ:

ابن جریج نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو

2621- راجع الحدیث: 2589' صحیح مسلم: 4146,4147,4148,4149,4150,4151' سنن ابوداؤد: 3538' سنن نسائی: 3695,3696,3697,3698,3699' سنن ابن ماجہ: 2385,2391

2622- انظر الحدیث: 2589' سنن نسائی: 3700

2623- راجع الحدیث: 1490

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ، ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ، قَالُوا ابْنُ عُمَرَ: فَدَعَاهُ، فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ

گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

32-بَابُ مَا قِيلَ فِي العُمْرَى وَالرُّقْبَى

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى، جَعَلْتُهَا لَهُ، (اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا) (هود:61): جَعَلَكُمْ عُمَّارًا

میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا۔ یہ عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور اِسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

2625 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعُمْرَى، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

2626 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: العُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

2625- صحیح مسلم: 4170,4169,4168,4167,4166,4165,4164، سنن ابوداؤد: 3554, 3553, 3552, 3550، سنن ترمذی: 3148، سنن نسائی: 3751,3750,3749, 3748,3747,3745,3744، سنن ابن ماجہ: 2380

2626- صحیح مسلم: 4179, 4178, 2626, 2470، سنن ابوداؤد: 3548، سنن نسائی: 3762,3759,3757,3732

33- بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الفَرَسَ وَالدَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

2627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ المَنْدُوبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

جس نے لوگوں سے عاریتاً گھوڑا لیا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ سے عاریتاً گھوڑا لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے۔

34- بَابُ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ البِنَاءِ

2628 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ، ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي البَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز عاریتاً لینا

عبدالواحد ابنِ ایمن نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کُرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کُرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے ادھار منگوالیا جاتا تھا۔

35- بَابُ فَضْلِ المَنِيحَةِ

2629 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ المَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

2627- صحیح مسلم: 5963,5962، سنن ابوداؤد: 1988، سنن ترمذی: 1685،

2629م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی مروی میں نعم الصدقۃ ہے۔

2630 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ المُهَاجِرُونَ المَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ - يَعْنِي شَيْئًا - وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمُ العَمَلَ وَالمَئُونَةَ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلاَتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى المَدِينَةِ رَدَّ المُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل لیا کریں اور اس میں محنت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابوطلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولاۃ تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کھیتی باڑی کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب، ان کے والد، یونس نے اسی طرح مروی کی ہے لیکن اس میں مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ ہے۔

2631 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ،

کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

2629م- انظر الحديث: 5608

2630- انظر الحديث: 4120,4030,3128 'صحيح مسلم: 4578

2631- سنن ابوداؤد: 1683

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلاَهُنَّ مَنِيحَةُ العَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ العَنْزِ، مِنْ رَدِّ السَّلاَمِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

نے فرمایا: چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے عمدہ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جوان عادتوں کے مطابق عمل کرے، ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ عادات کو شمار نہیں کر سکے۔

2632 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ، فَقَالُوا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ حضرات کے پاس اضافی زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیے کہ خود زراعت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔

2633 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطار بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا: کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اونٹنی کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے

2632- راجع الحديث: 2340، انظر الحديث: 4340

2633- راجع الحديث: 1452

اس بار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

2634- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا، فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ؟، فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلاَنٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی زمین کی جانب تشریف لے گئے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے معیّن کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

36- بَابُ إِذَا قَالَ: أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الجَارِيَةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

اگر کوئی کہے کہ میں نے رواج کے مطابق خدمت کرنے کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ، فَهُوَ هِبَةٌ"

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

2635- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً "، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

37- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلَى فَرَسٍ، فَهُوَ كَالعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عُمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے

2634- راجع الحديث: 2330

2635- راجع الحديث: 2217

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

2636 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ بک رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔

☆☆☆☆☆

2636- راجع الحدیث:1490

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

متوفی ۲۵۶ھ

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد دوم

بار اول	....	نومبر 2016
پرنٹرز	....	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	1100/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

53۔ كِتَابُ الصُّلْحِ

56۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

60- كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ

61- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

62- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

63-بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

64- کِتَابُ الْمَغَازِی

65- کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

52- كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہی کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

اس کے متعلق کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ، وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ، وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ، فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ، وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ، وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ، وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ، فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ، أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا، وَلاَ تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ، ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَنْ لاَ تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ، فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لاَ تَكْتُبُوهَا، وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ، وَلاَ يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ، وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ، وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ، وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا، فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُوا الْهَوَى، أَنْ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھاک لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے اور جس پر حق آتا ہے لکھا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔ پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی معیاد تک لکھت کرلو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے اور نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا

تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا، فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) (النساء: 135)

ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (سورۂ البقرہ، آیت ۲۸۲)
نیز ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، اللہ کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہرحال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔'' (سورۂ النساء آیت ۱۳۵)

2- بَابُ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ: لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، أَوْ قَالَ: مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

جب کوئی کسی کی حمایت کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلاہی ہی دیکھتا ہوں

2637 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَقَالَ: اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ - قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ: مَا قَالُوا: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَقَالَتْ بَرِيرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ، فَتَأْكُلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ کے متعلق بتایا کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں تاخیر ہوگئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا کردینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت اسامہ نے عرض کی کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے بریرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے معاملے میں مجھے

2637- راجع الحدیث: 2593 صحیح مسلم: 6952,6951

يَعْذِرُنَا فِي رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے فرد کے بارے میں یہ کہا جس کو میں اچھا ہی جانتا ہوں۔

3- بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَقَتَادَةُ: السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَكَانَ الحَسَنُ يَقُولُ: لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ، وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا

عمرو بن حویث نے اسے جائز رکھا اور کہا کہ جھوٹے اور دغا باز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین، علاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ نہیں لیکن ایسا سنا ہے۔

2638 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیّاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کو آپ کی آمد کا معلوم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صیاد! یہ محمد ہیں پس ابن صیاد خاموش ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اسی حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

2639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نے

2638- راجع الحدیث: 1355

2639- انظر الحدیث: 6084,5825,5792,5317,5265,5261,5260، صحیح مسلم: 3512، سنن ترمذی: 1118، سنن ابن ماجہ: 193

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: جَاءَتْ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ. فَطَلَّقَنِي، فَاَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ اِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ: اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلَى رِفَاعَةَ؛ لَا، حَتّٰى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ ، وَاَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلَى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھے طلاق ہو گئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زُبیر سے شادی کر لی اور اُن کے پاس کپڑے کے پھند نے کی طرح ہے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا مذہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابوبکر اُس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سُن رہے ہیں جو نبی کریم کے حضور آواز بلند کر رہی ہے۔

4- بَابُ اِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ، اَوْ شُهُوْدٌ بِشَيْءٍ، وَقَالَ آخَرُوْنَ: مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو معلوم نہیں، ان حالات میں گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا كَمَا اَخْبَرَ بِلَالٌ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ الْفَضْلُ: لَمْ يُصَلِّ فَاَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ " كَذٰلِكَ اِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ، وَشَهِدَ آخَرَانِ بِاَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ"

حُمیدی نے کہا کہ یہ اُسی طرح ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

2640 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِي اِهَابِ بْنِ عُزَيْزٍ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ

عبداللہ بن ابی مُلیکہ نے عقبہ بن حارث سے مروی کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس اُن کے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے عُقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اُسے

2640- راجع الحدیث:88

فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ، وَالَّتِي تَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا پھر انہوں نے ابواہاب والوں کے پاس ایک شخص صورتِ حال جاننے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اُس کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں۔ پس ایک سوار کو مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا گیا اور اُس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اُس عورت کو جُدا کر دیا گیا اور اُس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی۔

5- بَابُ الشُّهَدَاءِ العُدُولِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ) (الطلاق: 2) وَ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282)

2641 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا، أَمِنَّاهُ، وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ، وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ"

انصاف پسند لوگوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو (پارہ ۲۸، الطلاق: ۲) اور ترجمہ کنز الایمان: ایسے گواہ جن کو پسند کرو (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲)۔

عبداللہ بن عُتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے اور اب تمہارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس سے ہمیں اچھائی ظاہر ہوگی تو اُس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کر لیں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہمیں بُرائی ظاہر ہوئی تو اُسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اُس کا باطن اچھا ہے۔

6-بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟

2642 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ، وَلِهَذَا وَجَبَتْ، قَالَ: شَهَادَةُ القَوْمِ المُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ

پارسائی کب ثابت ہوتی ہے؟

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پس لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اِس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی اور اُس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ اہلِ ایمان کی گواہی جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

2643 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: أَتَيْتُ المَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأُثْنِيَ شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ، قُلْنَا: وَثَلاَثَةٌ، قَالَ: وَثَلاَثَةٌ، قُلْتُ: وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الوَاحِدِ

عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اُس کی بدگوئی کی تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں عرض کی کہ اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں معلوم نہیں کیا۔

2642- راجع الحدیث: 1368 صحیح مسلم: 2198 سنن ابن ماجہ: 1491

2643- راجع الحدیث: 1368

7-بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الأَنْسَابِ، وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ، وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

2644 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا الحَكَمُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَقَالَ: أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي، فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ

2645 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: لاَ تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

2646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ

نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا۔ پس انہوں نے کہا کہ میں کے متعلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، اُسے اجازت دے دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک شخص کی آواز سُنی جو حضرت حفصہ کے

2644- انظر الحدیث:6156,5239,5111,5103,4796' صحیح مسلم:3564' سنن نسائی:3318,3301

2645- انظر الحدیث:5100' صحیح مسلم:3569,3568' سنن نسائی:3306,3305' سنن ابن ماجہ:1938

2646- انظر الحدیث:5099,3105' صحیح مسلم:3553' سنن نسائی:3313

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلاَنًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلاَنٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الوِلاَدَةِ

دروازے پر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

2647 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ . تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اِسی طرح ابنِ مہدی نے سفیان سے مروی کی ہے۔

8-بَابُ شَهَادَةِ القَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

تہمت لگانے والے، چوراور زانی کی گواہی

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا) (النور: 5) وَجَلَدَ عُمَرُ، أَبَا بَكْرَةَ، وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَنَافِعًا بِقَذْفِ المُغِيرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ، وَقَالَ: مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں (پارہ ۱۸، النور: ۴-۵) اور حضرت عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری کی جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اُس کی گواہی قبول کرلوں گا۔ اور اسے عبداللہ بن

2647- انظر الحدیث: 5102 'صحیح مسلم: 3591' سنن ابو داؤد: 2059' سنن نسائی: 2312' سنن ابن ماجہ: 1945

وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَعِكْرِمَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، وَشُرَيْحٌ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: الأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ القَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ، فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ، قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ، وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا جُلِدَ العَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِنِ اسْتُقْضِيَ المَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: "لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ القَاذِفِ وَإِنْ تَابَ، ثُمَّ قَالَ: لاَ يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ، فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ، وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ، وَأَجَازَ شَهَادَةَ المَحْدُودِ وَالعَبْدِ وَالأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلاَلِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ: كَلاَمِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً

عتبہ، عمر بن العزیز، سعید بن جُبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زُہری، مُحارِب بن دثار، شُریح اور معاویہ بن قُرّہ نے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالزِّناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے مکر جائے اور اپنے رب کے حضور توبہ کرلے تو اُس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبہ اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے اور اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑے مارے گئے، پھر آزاد کردیا گیا تو اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھنے میں جائز رکھا ہے اور کسی کی توبہ کا کیسے علم ہوگا اور نبی کریم ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت فرمادی تھی، حتیٰ کہ پچاس دن گزر گئے۔

2648- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ

ابنِ شہاب نے عروہ بن زبیر سے مروی کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تو اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ پھر

2648- انظر الحدیث: 6800,6788,6787,4304,3733,3732,3475، صحیح مسلم: 4387، سنن ابو داؤد: 4396، سنن نسائی: 4918,4917

امْرَأَةٌ سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الفَتْحِ، فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اُس نے خوب توبہ نبھائی اور شادی کر لی۔ اِس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آتی تو میں اُس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

2649 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى، وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبِ عَامٍ

عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

9- بَابٌ: لاَ يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے

2650 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ المَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي، فَقَالَتْ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلاَمٌ، فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ المَوْهِبَةِ لِهَذَا، قَالَ: أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأُرَاهُ، قَالَ: لاَ تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والدِ محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا۔ چنانچہ جب اُن کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم ﷺ کو گواہ نہ بنا لیا جائے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتے ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اِس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ کی ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔

-2649 راجع الحديث:2314

-2650 راجع الحديث:2587,2586

2651 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

2652 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ، وَالعَهْدِ

10-بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ) (الفرقان: 72) وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ: (وَلاَ تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) (البقرة: 283) تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ

ابوحریز نے شعبی سے مروی کی ہے کہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اِن کے نزدیک ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ علم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں گے اور امانتدار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ منت مانیں گے لیکن اُسے پوری نہیں کریں گے۔ اُن کے جسموں سے موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو لوگ ان کے نزدیک ہیں، پھر جو لوگ اُن کے نزدیک ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہی اُن کی قسم سے آگے بڑھے گی اور اُن کی قسم اُن کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پیٹا جاتا تھا۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (پارہ ۱۹، الفرقان: ۷۲) اور گواہی چھپانے کے بارے میں فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو

2651- انظر الحدیث: 6695,628,3650، صحیح مسلم: 6423,6422

2652- انظر الحدیث: 6658,6429,3651، صحیح مسلم: 6416، سنن ترمذی: 3859، سنن ابن ماجہ: 2362

جانتا ہے (پارہ ۳، البقرة: ۲۸۳) کے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

2653- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ، وَعَبْدَ المَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكَبَائِرِ، قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، وَأَبُو عَامِرٍ، وَبَهْزٌ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اسی طرح غندر، ابوعامر، بہز، عبدالصمد نے شعبہ سے مروی کی ہے۔

2654 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟ ثَلاَثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ - أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہوجائیں۔ اسمٰعیل بن ابراہیم، جُریری نے عبدالرحمٰن سے اسی طرح مروی کی ہے۔

11- بَابُ شَهَادَةِ الأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ، وَمَا

اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید وفروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں

2653- انظر الحديث: 6871,5977، صحيح مسلم: 257,256، سنن ترمذی: 3018,1207، سنن نسائی: 4882,4021

2654- انظر الحديث: 6919,6274,6273,5976، صحيح مسلم: 2559

يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ

کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں

وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ، وَالحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَالزُّهْرِيُّ، وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الحَكَمُ: رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ، وَيَسْأَلُ عَنِ الفَجْرِ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَعَرَفَتْ صَوْتِي، قَالَتْ: سُلَيْمَانُ ادْخُلْ، فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ

قاسم، حسن، ابنِ سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زُہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابنِ عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رد کردو گے؟ اور ابنِ عباس ایک شخص کو بھیجا کرتے، جب سُورج غروب ہوجاتا تو افطار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہوگئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان اندر آجاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن جندب نے نقاب والی (پردہ پوش) عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

2655- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي المَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآنِ کریم پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس پر رحم فرمائے کہ اِس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے محو ہوگئی تھیں۔ عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ سے جو مروی کی اُس میں یہ اضافہ ہے نبی کریم ﷺ میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سُنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

2655- انظر الحدیث: 6335,5042,5038,5037

2656- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بِلاَلًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ - أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ - ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى، لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال تو رات میں اذان پڑھتا ہے لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، حتیٰ کہ اذان ہو یا فرمایا کہ حتیٰ کہ تم ابنِ اُمِ مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابنِ اُمِ مکتوم نابینا تھے لہٰذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ بتانہ دیں کہ صبح ہوگئی ہے۔

2657- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ، عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ، فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ، هَذَا لَكَ

عبداللہ بن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والدِ محترم حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں چلو شاید آپ اُن میں سے ہمیں بھی عطا فرما دیں۔ میرے والدِ ماجد دروازے پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم نے اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

12- بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ) (البقرة: 282)

عورتوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: "ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲)"۔

2658- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی

2656- راجع الحديث: 617

2657- راجع الحديث: 2599

2658- راجع الحديث: 2658,304

بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ ، قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کمی کے سبب ہے۔

13- بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی

وَقَالَ أَنَسٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ: كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ

حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریح و زرارہ بن اوفیٰ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابنِ سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی جائز ہے، سوائے اِس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

2659- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

ابنِ اُبی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی یا میں نے اُن سے سُنا کہ اُنہوں نے اُمِ یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس اس بات کا نبی کریم ﷺ سے میں نے ذکر کیا تو آپ نے میری جانب سے منہ پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض کی۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرمادیا۔

14- بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

دُودھ پلانے والی کی گواہی

2660 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن

2659- راجع الحديث:88

2660- راجع الحديث:88

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ

حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے اُسے اپنے سے جُدا کر دو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

15- بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

2661- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ آذَنَ

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا

زُہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی کی ہے جبکہ افترا پردازوں نے اُن پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس سے بری فرمایا۔ زُہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصّہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابلِ اعتبار ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو انہوں نے حضرت عائشہ سے مروی کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، لہٰذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ کوچ کے دن آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکمِ پردہ سے بعد کی بات ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اُسی میں اُتارا

لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ العُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ القَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي، فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ، فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ المُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ يَدَهَا، فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي، أَنِّي لاَ أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ

جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اِس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اُٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں رفع حاجت سے بعد اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار کے ٹکڑوں کا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈنے لگی تو اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہودج کو اُٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ سمجھے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اور اُن دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں۔ نہ بھاری ہوتیں اور نہ اُن پر گوشت چڑھتا کیونکہ خوراک بہت کم کھاتی تھیں۔ لہٰذا جب اُن لوگوں نے ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں بوجھ کی کمی کا احساس نہ ہوا، پس انہوں نے ہودج اُٹھا کر رکھ دیا اور اُن دنوں میں نوعمر لڑکی تھی، پس وہ اُونٹ کو اُٹھا کر روانہ ہو گئے مجھے ہار اُس وقت مِلا جب لشکر روانہ ہو گیا۔ میں اُن کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا میں نے اپنی اُسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں میں تھی۔ میرا گمان تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند مجھ پر غالب ہوئی اور میں سو گئی۔ اور حضرت صفوان بن معطل سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اور سوئے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھی تو میرے قریب آئے اور اُنہوں نے پردے کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا تھا اُن کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے میں بیدار ہو گئی۔ انہوں نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اُس کا پیر دبائے رکھا

فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ ، لاَ أَشْعُرُ
بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ
مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا
إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ
بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي
التَّنَزُّهِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ
نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ،
فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ
بَدْرًا، فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهْ، أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا؟
فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا
عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ:
كَيْفَ تِيكُمْ ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي إِلَى أَبَوَيَّ، قَالَتْ:
وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا،
فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ
النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ
الشَّأْنَ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ
عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ، إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا،
فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا،
قَالَتْ: فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ، فَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ،
يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ، فَأَشَارَ
عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ
أُسَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلاَ نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا
خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

تو میں سوار ہوگئی۔ پس وہ سواری کی مُہار پکڑ کر چلتے
رہے حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین ظہر کے وقت
پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا
اور بہتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ بن اُبّی بن
سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور میں
ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات
پھیلتی رہی اور مجھے علالت کے دورانِ شک گزرتا تھا
کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مجھ پر لطف و کرم حسبِ معمول
نہ رہا تھا۔ آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور
فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اِس
بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت میں اُمِ
مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی رفع
حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہمارے گھروں
کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور قدیم اہلِ
عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں یہی دستور
تھا۔ پس میں اور اُمِ مسطح بنت ابو رُہم جا رہی تھیں تو وہ
اپنی چادر میں اُلجھ کر گر پڑیں تو انہوں نے کہا: مسطح کا بُرا
ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بری بات کہی، کیا
آپ اُس شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں
شریک ہوا تھا انہوں نے کہا کہ محترم! کیا تم نے نہیں
سُنا جو انہوں نے کہا؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے
والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری مزید بڑھ گئی۔
جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ
میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا
کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ مجھے میرے والدین
کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے میرا ارادہ اُس
وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق
کردوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا

لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ،
وَسَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ
فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ؟ ، فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لاَ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا
قَطُّ، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ
عَنِ العَجِينِ، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ،
فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعْذُرُنِي
مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ
إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي، فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ
أَعْذُرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ،
وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا،
فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَهُوَ
سَيِّدُ الخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا
وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الحَمِيَّةُ - فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ،
لاَ تَقْتُلُهُ، وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ
حُضَيْرٍ فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ،
فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ المُنَافِقِينَ، فَثَارَ
الحَيَّانِ الأَوْسُ، وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ، فَنَزَلَ،
فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لاَ
يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، فَأَصْبَحَ عِنْدِي
أَبَوَايَ، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ
البُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ

فرمادی تو میں اپنے والدین کے پاس گئی۔ میں نے
اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر رہے ہیں؟
فرمایا کہ بیٹی! باتوں کی پروا نہ کرو۔ خدا کی قسم، کوئی
حسینہ ہو، خاوند بھی اُسے چاہے اور اُس کی سوکنیں ہوں تو
اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: سُبْحَانَ اللہِ، لوگ ایسی
بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے
گزاری کہ آنسو رکتے نہ تھے اور نیند قریب نہ آتی تھی
جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن
ابوطالب اور حضرت اُسامہ بن زید کو بُلایا جبکہ وحی آنے
میں دیر ہوگئی تھی۔ اُن سے اپنی بیوی کو جُدا کر دینے کے
بارے میں مشورہ کرتا تھا۔ حضرت اُسامہ نے ایسا اشارہ
کیا جو ازواجِ مطہرات سے حضور ﷺ کی محبت کا علم
ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ میں خدا کی قسم ہم
اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ رہے حضرت علی بن
ابوطالب تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ
تعالیٰ آپ پر نہیں دشواری کرے گا اور عورتیں اِن کے
سوا بھی بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی
پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بُلایا اور فرمایا: اے
بریرہ! کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے
شُبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم ہے اُس بات
کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے
اِن میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات
صرف اتنی ہے کہ یہ نوعمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اُسے کھا جاتی
ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس
دن عبداللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلے میں مدد طلب
کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو

عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ العَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، لاَ أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ القُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا، وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي

اُس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس شخص کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی اچھائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے پس حضرت سعد بن عُبادہ کھڑے ہوگئے جو خزرج کے سردار تھے اور اِس سے پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیّت نے اُنہیں اُبھارا اور کہنے لگے کہ تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم، تم اُسے قتل نہیں کرسکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اُسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اِسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اُٹھے اور بھڑنے کو تیار ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ منبر سے اُتر آئے اور اُنہیں چُپ کرانے لگے، حتیٰ کہ وہ چُپ ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہوگئے۔ پھر اُس دن بھی میں روتی رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر گیا تھا، میں حتیٰ خیال کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائیگا انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی

نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ، فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا، أَنْ قَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللّٰهَ، فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ. فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) الْآيَاتِ. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) (البقرة: 173) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: يَا زَيْنَبُ، مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا

اجازت مانگی۔ میں نے اُس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے دن سے لے کر آج تک میرے پاس اس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک ماہ گزر گیا تھا کہ آپ کی جانب اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا: اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔ اگر تم سے غلطی ہوگئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اُس کی طرف تائب ہو جاؤ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو رک گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآنِ کریم کا زیادہ حصہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے علم ہوگیا ہے کہ آپ نے وہ بات سُن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں سما گئی ہے اور آپ حضرات نے اُس خبر کو سچی جان لیا ہے۔ اس حالات اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اِس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا آپ سے اعتراف کرلوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اِس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کردیں گے۔ خدا کی قسم، میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی

فُلَيْحٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

مگر حضرت یوسف کے والدِ محترم والی جبکہ انہوں نے کہا تھا: ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پارہ ۱۲، یوسف: ۱۸)'' پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ نے اُس جگہ سے حرکت بھی نہ کی تھی اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی جو نزولِ وحی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح مبارک پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمہیں بری فرما دیا ہے۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اِن کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے خدا کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پارہ ۱۸، النور: ۱۱) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرما دی

تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو اُن کے ساتھ اپنی قرابت کے تعاون مالی کیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کی مالی مدد نہیں دُوں گا، اِس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں (پارہ ۱۸، النور: ۲۲) پس حضرت ابوبکر نے کہا: کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ پس جو وظیفہ یہ مسطح کو دیا کرتے تھے وہ جاری کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش سے بھی میرے بارے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں، میں تو اُن میں اچھائی ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیقہ صدیقہ نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن اُن تقوی کے سبب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بچالیا۔ فلیح، ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے اور عبداللہ بن زُبیر نے اسی کے مثل مروی کی ہے۔ فلیح، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اسی طرح مروی کی۔

16-بَابٌ: إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ، وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ، قَالَ: عَسَى الغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي، قَالَ عَرِيفِي: إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ: كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ

جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے

ابوجمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک لڑکا ملا جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہ بن جائے، گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ عریفی نے کہا کہ یہ تو نیک آدمی ہیں۔ فرمایا یہ بات ہے تو لے

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ

جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہی متعدد بار فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اُس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اُس کے بارے میں کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

17- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الإِطْنَابِ فِي المَدْحِ، وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ، فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ

بُرید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اُس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

18- بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَإِذَا بَلَغَ الأَطْفَالُ مِنْكُمُ الحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا) (النور: 59) وَقَالَ مُغِيرَةُ: احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الحَيْضِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ المَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (پارہ ۱۸، النور: ۵۹)'' اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا

2662- انظر الحدیث: 6061،6162، صحیح مسلم: 7426،7427، سنن ابو داؤد: 4805، سنن ابن ماجہ: 3744

2663- انظر الحدیث: 6060، صحیح مسلم: 7429

(الطلاق: 4) إِلَى قَوْلِهِ (أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً

ارشاد ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں (پارہ ۲۸، الطلاق:۴)'' حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یا دادی ہوگئی تھی۔

2664- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي. قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غزوۂ اُحد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی پھر میں نے اپنے آپ کو غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا، تو مجھے اجازت عطا فرما دی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور اُن سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عُمّال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

2665- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

19- بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَبْلَ الْيَمِينِ

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

2664- انظر الحدیث: 4097، صحیح مسلم: 4814، سنن ابن ماجہ: 2543

2665- راجع الحدیث: 895,858

2667 و 2666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، قَالَ: فَقَالَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہوتا کہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ تو میرے بارے میں ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں تنازعہ تھا۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)''۔

20- بَابٌ: اليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الأَمْوَالِ وَالحُدُودِ

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ المُدَّعِي، فَقُلْتُ: قَالَ اللَّهُ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اُس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابنِ شبرمہ کا بیان ہے کہ ابوالزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں بات کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

2666,2667- راجع الحدیث: 2357,2356

تَعَالَى: (وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى) ، قُلْتُ: إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ المُدَّعِي، فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الأُخْرَى

ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲) میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا حاجت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلائے؟ اصد دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا بنایا جائے گا؟

2668 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِاليَمِينِ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

000- باب

جھوٹی قسم کا وبال

2669 و 2670 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ) (آل عمران: 77) إِلَى (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77) ، ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ صَدَقَ، لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال کھا جانے کے لیے قسم اُٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷) پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ پس ہم نے بیان کر دیا جو اُنہوں نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ

2668- راجع الحدیث: 2514,1514

2669,2670- راجع الحدیث: 2357,2356

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ

سچ کہا، یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی کہ میرے اور ایک شخص درمیان کسی چیز پر تنازعہ تھا تو ہم اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ اُسے تو قسم کھانے میں کوئی جھجک نہ ہوگی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا حقدار بنائے اور وہ اُس قسم میں جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی اور پھر اس آیت کو پڑھا۔

21- بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ، فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ، وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے

2671- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا، يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ يَقُولُ: الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

22- بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد قسم کھانا

2672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2671- انظر الحدیث: 5307,4747 سنن ابو داؤد: 2254 سنن ترمذی: 3179 سنن ابن ماجہ: 2076

2672- انظر الحدیث: 2358 صحیح مسلم: 294 سنن ابو داؤد: 3475 سنن نسائی: 4474

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ، يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا "

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرمائے، نہ اُن کی طرف دیکھے اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اضافی پانی ہو اور وہ اُس کی مسافروں کے لیے ممانعت کردے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کے ہاتھ پر بعیت کرتا ہے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اُسے اتنی قیمت میں مل رہی ہے تاکہ وہ اُس خریدے۔

23- بَابُ يَحْلِفُ المُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ اليَمِينُ، وَلاَ يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لے جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیے

قَضَى مَرْوَانُ بِاليَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى المِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ"

مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اِس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کردیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کو خاص نہیں فرمایا ہے۔

2673- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

ابووائل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایسی قسم کھائے کہ اُس کے ذریعے کسی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اِس پر ناراض ہوگا۔

2673- راجع الحديث: 2357,1515

24-بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي اليَمِينِ

2674- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ، فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي اليَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے پر سبقت کریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ ایک دوسرے پر جلدی کرنے لگے لہٰذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون اُن میں سے قسم کھائے گا۔

25-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)

2675 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا العَوَّامُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا، فَنَزَلَتْ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

ابو اسمٰعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص نے بازو میں اپنا سامان لگایا اور اُس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اُس نے اتنے کی لی ہے حالانکہ اُتنے کی لی نہ تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔'' حضرت ابنِ ابی اوفی نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

2676و2677 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ حَلَفَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہضم کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا

2674- سنن ابو داؤد: 3617

2675- راجع الحدیث: 2088

2676,2677- راجع الحدیث: 2357,2356

عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي القُرْآنِ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)- الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: - (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)، فَلَقِيَنِي الأَشْعَثُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ اليَوْمَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ

کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (۷۷) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کررہے تھے؟ میں نے عرض کردیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔

26- بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالَى: (يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ) (التوبة: 62)، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا)، (وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ) (التوبة: 56) وَ (يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ) (التوبة: 62)، (فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا) (المائدة: 107) يُقَالُ بِاللَّهِ وَتَاللَّهِ وَوَاللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ العَصْرِ وَلاَ يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللَّهِ"

قسم کس طرح لی جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔" نیز ارشاد ہے: "پھر اے محبوب! تمہارے حضور ﷺ حاضر ہوں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا۔" کہا جاتا ہے بِاللہِ وَتَاللہِ وَوَاللہِ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

2678- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پیچھے سے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض کی کہ کیا اِس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض گزار ہوا کہ کیا اِن کے علاوہ

2678- راجع الحدیث:46

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ .قَالَ: وَذَكَرَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ . فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لاَ اَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلاَ اَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اِس میں زیادتی کروں گا اور نہ ان میں سے کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

2679- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، قَالَ: ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ اَوْ لِيَصْمُتْ

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

27- بَابُ مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَاِبْرَاهِيمُ، وَشُرَيْحٌ: اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو اچھے طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شُریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کیے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ حقدار ہے۔

2680- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ اَخِيهِ شَيْئًا، بِقَوْلِهِ: فَاِنَّمَا اَقْطَعُ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے پاس جمع ہوتے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ مستعد ہو، لہٰذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے

2679- انظر الحدیث: 6648,6646,6108,3836

2680- راجع الحدیث: 2458

لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلاَ يَأْخُذْهَا"

رہا ہوں گا۔

28- بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الوَعْدِ

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے

وَفَعَلَهُ الحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلَ: (إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الوَعْدِ) (مريم: 54) وَقَضَى ابْنُ الأَشْوَعِ بِالوَعْدِ وَذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَقَالَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، قَالَ: وَعَدَنِي فَوَفَى لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

2681- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ: أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلاَةِ، وَالصِّدْقِ، وَالعَفَافِ، وَالوَفَاءِ بِالعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

2682- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ"

نافع بن مالک بن ابوعامر نے اپنے والدِ ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے حوالے کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

2683- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ

2681- راجع الحديث: 51,7

2682- راجع الحديث: 33

2683- راجع الحديث: 2296

هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ العَلاَءِ بْنِ الحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَأْتِنَا . قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم ﷺ پر قرض ہو یا جس سے حضور ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا چنانچہ انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

2684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الحِيرَةِ أَيَّ الأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى، قُلْتُ: لاَ أَدْرِي، حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ العَرَبِ فَأَسْأَلَهُ، فَقَدِمْتُ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا، وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ مجھے تو علم نہیں حتیٰ کہ علامہ عرب کی خدمت میں پہنچ کر اُن سے پوچھ نہ لُوں۔ میں نے جا کر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے طویل اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

29- بَابُ لاَ يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ المِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ العَدَاوَةَ وَالبَغْضَاءَ) (المائدة: 14) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ) (البقرة: 136) الآيَةَ"

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے

شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے متعلق جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۱۴) حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ

تکذیب بلکہ یوں کہو ترجمہ کنز الایمان: کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پارہ ۱، البقرۃ: ۱۳۶)۔

2685 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ، تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الكِتَابَ، فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ، وَلاَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ "

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہلِ کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہلِ کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کردی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہی اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اُن کے ذریعے ذلیل پونجی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اُس میں تمہیں اُن سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اُس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

30-بَابُ القُرْعَةِ فِي المُشْكِلاَتِ

دشواری میں قرعہ ڈالنا

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ) (آل عمران: 44) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلاَمُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ: (فَسَاهَمَ) (الصافات: 141): أَقْرَعَ، (فَكَانَ مِنَ المُدْحَضِينَ) (الصافات: 141): مِنَ المَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۴۴) حضرت ابنِ عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم بہاؤ میں رُکا رہا۔ پس حضرت زکریا نے اُن کی پرورش فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۴۱)۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم

-2685 انظر الحدیث: 7523,7522,7363

فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ"

کے لیے فرمایا تو اُن میں سے ہر ایک سبقت کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

2686 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ المُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ، وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلاَهَا، فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلاَهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ، قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلاَ بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کشتی کے بارے میں قرعہ ڈالا تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو انہوں نے اِسے مشقت شمار کرتے ہوئے ایک بسولہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک آدمی سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میرے سبب سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

2687 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ - امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ - قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَاشْتَكَى، فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زُہری نے زید بن خارجہ انصاری سے مروی کی ہے کہ حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا جو اُن کی رشتہ کی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ ڈالا گیا کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے حتیٰ کہ جب اُن کی وفات

2686- راجع الحديث:2493

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؛ ، فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ اليَقِينُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ ،قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، قَالَتْ: فَنِمْتُ، فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَاكِ عَمَلُهُ

ہوگئی تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا انہیں کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے میں نے کہا کہ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، عثمان کی تو وفات ہوگئی اور میں اُن کے لیے بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں لیکن میں بھی خود سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس حادثہ سے مجھ رنج پہنچا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں سوگئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے ایک چشمہ دیکھا جو جاری ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو بتایا تو فرمایا کہ یہ اُن کا عمل ہے۔

2688 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے۔ پس جس کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر زوجہ کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی حاصل کرنا تھا۔

2688- راجع الحديث:2593

2689 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی طریقہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر انہیں علم ہوتا کہ نماز کے لیے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر جلدی کرتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل جانا پڑتا۔

☆☆☆☆☆

2689- راجع الحدیث:915,615

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

53- كِتَابُ الصُّلْح

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ "إِذَا تَفَاسَدُوا"

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ، أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)، وَخُرُوجِ الإِمَامِ إِلَى المَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ"

2690- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلاَلٌ، فَأَذَّنَ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ الصَّلاَةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صُلح کا بیان

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے (پارہ ۵، النساء: ۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لڑائی کی جگہوں پر جانا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں تنازعہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اپنے چند صحابہ کو لے کر اُن کی طرف تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم ﷺ ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آ گئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی چونکہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابوبکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ آ گئے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، حتیٰ کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر

2690- انظر الحديث: 684

فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ القَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلاَتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا التَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَقَالَ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم ﷺ اُن کے پیچھے تھے چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ اُٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے، حتیٰ کہ صف میں آملے اور نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوگئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آجائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ سُبحان اللہ کہے کیونکہ جو اُسے سُنے گا وہ متوجہ ہوجائے گا۔ اے ابوبکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کردیا تھا؟ عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے آگے ہوکر نماز پڑھائے۔

2691- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا، فَانْطَلَقَ المُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ. فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ، فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَشَتَمَهُ، فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالأَيْدِي وَالنِّعَالِ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوکر اُس کی جانب روانہ ہوگئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دیئے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اُس کے نزدیک پہنچے تو اُس نے کہا کہ دُور رہیئے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی بُو تم سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبداللہ کی قوم کا ایک شخص اس پر مشتعل اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے ساتھی اُن

2691- صحیح مسلم: 4637

فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ: (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) (الحجرات:9)

کی حمایت میں اشتعال میں آ گئے اور وہ ڈنڈوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ (پارہ۲۶، الحجرات:۹)۔

2-بَابٌ: لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے

2692 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا

حُمید بن عبدالرحمٰن کو اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں صُلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے، یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

3-بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ: اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ صلح کرائیں

2693 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اہلِ قبا آپس میں جھگڑنے لگے، حتیٰ کہ ایک دوسرے پر پتھر برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ اُن میں صُلح کروائیں۔

4-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَنْ يَصَّالَحَا

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ

2692- صحیح مسلم: 6578,6577,6576، سنن ابو داؤد: 4920، سنن ترمذی: 1938

2693- راجع الحدیث: 684

بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

دونوں آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہتر ہے

2694 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء : 128)، قَالَتْ: هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنَ امْرَأَتِهِ مَا لاَ يُعْجِبُهُ، كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ، فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا ، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ، قَالَتْ: فَلاَ بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پارہ ۵، النسآء: ۱۲۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر و غرور وغیرہ اور اُسے جُدا کرنا چاہے تو عورت اُس سے کہتی ہو اور جو میری چیز آپ چاہیں تقسیم کردیں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

5- بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے

2696 و 2695 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا

عُبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اُس کے مخالف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور لونڈی کی صورت میں ادا کردیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو

2694- انظر الحدیث: 2450

2695,2696- راجع الحدیث: 3315,3314

الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَارْجُمْهَا . فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! تم کل اِس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اُسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اُنیس اُس کے پاس گئے اور اُسے سنگسار کر دیا۔

2697 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اِس دین میں کوئی ایسی جدید بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے۔ اِسے عبداللہ بن جعفر مخزمی اور عبدالواحد ابنِ عون نے سعد بن ابراہیم سے مروی کیا ہے۔

6-بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا: مَا صَالَحَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَفُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے

2698 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ، كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا،

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے اُن کے درمیان صلح نامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نہ لکھو اگر

2697- صحیح مسلم: 4468,4467 'سنن ابو داؤد: 4606 'سنن ابن ماجہ: 14

2698- راجع الحدیث: 1781 'صحیح مسلم: 4606,4605 'سنن ابو داؤد: 1832

فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لاَ تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ، فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلاَحِ؟ فَقَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اِسے مٹادو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اسے کس طرح مٹا سکتا ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اِسے مٹا دیا اور اُن سے اِس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور اُن کے صحابہ تین روز کے لیے (مکّہ مکرمہ میں) داخل ہوسکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پس اُن سے پوچھا گیا کہ جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اُس میں ہو۔

2699 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: لاَ نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: لاَ وَاللّٰهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلاَحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ، إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ، أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ

ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرے کا قصد فرمایا تو آپ کے مکّہ مکرمہ میں داخلے سے اہلِ مکہ رکاوٹ بنے حتیٰ کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین روز ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جارہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسے نہیں مانتے کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو مٹا دو۔ عرض کی کہ کس طرح؟ خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے معاہدے کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا کہ مکّہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی آدمی ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان

2699- راجع الحديث: 1844

عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور معین مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اُسے چچا، اے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔ تو حضرت علی نے لے کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو انہوں نے اُسے سواری پر بٹھا لیا۔ اُس کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر میں تنازعہ ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ مستحق ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے پس نبی کریم ﷺ نے اُس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر کے لیے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مماثلت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہمارے مددگار ہو۔

7- بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے صلح

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَأَسْمَاءُ، وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں حضرت ابوسفیان سے مروی ہے۔ حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی صفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور ﷺ سے مروی کی۔

2700 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ السَّيْفِ وَالقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ، عَنْ سُفْيَانَ: أَبَا جَنْدَلٍ، وَقَالَ: إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلاَحِ"

موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آئے گا اُسے اُن کی جانب واپس لوٹایا جائے اور مسلمانوں میں سے جو آئے گا اُسے لوٹایا نہیں جائے گا اور مکہ مکرمہ میں آئندہ سال داخل ہوں گے، اُس میں تین دن ٹھہر و کرو گے اور اُس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو تھیلے میں ڈال کر، جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑ کھڑاتے ہوئے آ گئے تو انہیں اُن کی جانب واپس لوٹایا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مؤمل نے سفیان سے ابوجندل کا ذکر نہیں کیا اور اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ کہا۔

2701 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ العَامَ المُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سِلاَحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے قصد سے نکلے تو کفارِ قریش اُن کے اور بیت اللہ کے درمیان مانع ہو گئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سر منڈوالیا اور اُن کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اُس میں قیام نہیں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق اُس کے اندر داخل ہوئے۔ جب تین دن گزر گئے تو انہیں نے چلے جانے کے لیے کہا لہٰذا چلے آئے۔

2702 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ

2700- انظر الحدیث: 1781

2701- انظر الحدیث: 4252

2702- انظر الحدیث: 7192,6898,6143,3173' صحیح مسلم: 4320,4319,4318' سنن ابوداؤد: 4523,4521,4520' سنن ترمذی: 1422' سنن نسائی: 4733,4725,4724' سنن ابن ماجہ: 2677

يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے اور اُن کے ساتھ صلح تھی۔

8-بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

دِیت میں صُلح کرنا

2703 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الأَرْشَ، وَطَلَبُوا العَفْوَ، فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُمْ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ القِصَاصُ ، فَرَضِيَ القَوْمُ وَعَفَوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، فَرَضِيَ القَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ

حُمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دِیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے عرض گزار ہوئے تو انہوں نے انکار کردیا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا رُبیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کہتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہوگئے اور معاف کردیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ اُسے سچا کردیتا ہے۔ فزاری، حمید، حضرت انس۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہوگئے۔

9-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

حضور ﷺ نے امام حسن بن علی کے بارے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا

اور ارشادِ ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تو ان

2703- انظر الحدیث: 6894,4611,4500,4499,2806

(الحجرات: 9)"

2704 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ، وَهَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولاَ لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالاَ لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا المَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالاَ: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ، بِهَذَا الحَدِيثِ "

میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات: ۹)۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدِ مقابل کا قلع قمع نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے اُن کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے اِن کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟ لہٰذا اُن کی جانب سے قریش کے بنو عبدِ شمس سے دو شخص عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کُریز بھیجے۔ پس اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور اُنہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے بات چیت کر کے اِس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے، اِن کے پاس پہنچے اور بات چیت کر کے صُلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ اُمّت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اِس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لیے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس انہوں نے اُس سے صُلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پہلو

میں تھے چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

10-بَابٌ: هَلْ يُشِيرُ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ

کیا امام صلح کا اشارہ کرسکتا ہے

2705 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الآخَرَ، وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لاَ أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ المُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ، لاَ يَفْعَلُ المَعْرُوفَ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، آواز بہت اونچی تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کردے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کی جانب نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دیتا ہوں۔

2706 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ، فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ:

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن کا کچھ قرض عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی پر تھا جب یہ انہیں ملے تو انہوں نے انہیں الزام دیا حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں اونچی ہوگئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں

2705- صحیح مسلم:3960

2706- راجع الحدیث:457

النِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَالَهُ عَلَيْهِ، وَتَرَكَ نِصْفًا

نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

11- بَابُ فَضْلِ الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَالعَدْلِ بَيْنَهُمْ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت

2707 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہوجاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔

12- بَابُ إِذَا أَشَارَ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى، حَكَمَ عَلَيْهِ بِالحُكْمِ البَيِّنِ

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کردے

2708 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الزُّبَيْرَ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الحَرَّةِ، كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الجَدْرَ، فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ، فَلَمَّا أَحْفَظَ

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زُبیر! تم پانی پلالو، پھر اپنے پڑوسی کی جانب بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہوکر کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر گیا اور فرمایا کہ پانی پلالینا اور پھر روک لینا اور پھر روک لینا، حتیٰ کہ منڈیروں تک بھر ہوجائے پس اس مرتبہ اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زُبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زُبیر کو ایثار کا حکم دیا تھا، جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔

2707- انظر الحدیث: 2989,2891 صحیح مسلم: 2332

2708- راجع الحدیث: 2362

الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ مَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِي ذٰلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65) الْاٰيَةَ

جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زُبیر کو اُن کا پورا حق دلوایا۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اِسی کے متعلق نازل ہوئی ہے: ''تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔'' (النسآء ٦٥)

13- بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَاَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذٰلِكَ

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ اَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ، فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا، فَاِنْ تَوِيَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اگر دو دیکوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا دیوالیہ ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

2709- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ، فَاَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِي دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے وفات پائی اور اُن پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ لگا ہوا پھل لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر نہ آیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیان میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اُس پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بُلاؤ۔ پس میں نے انہیں پورا حق دیا

2709- راجع الحدیث: 2396,2127

ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ - أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ - فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ، فَقَالَ: ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَخْبِرْهُمَا. فَقَالَا: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ، وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ، وَقَالَ: وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا دَيْنًا، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ

کہ اُن کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں باقی بچ رہیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جا کر ابوبکر و عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اُسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی تھی کہ جلد یہی ہوگا۔ ہشام، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ عصر مروی کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نمازِ عصر مروی کی ہے اور حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے تیس وسق قرضہ چھوڑا تھا ابنِ اسحاق، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ ظہر مروی کی ہے۔

14- بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا

2710 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا، حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: فَقَالَ يَا كَعْبُ. فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ، فَقَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن ابوکعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ انہوں نے ابنِ حدرد سے مسجد میں قرض کا تقاضہ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اُن پر تھا۔ پس اُن دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، حتیٰ رسول اللہ ﷺ نے اُسے سُنا اور آپ در دولت میں رونق افروز تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس باہر تشریف لے آئے، حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دستِ مبارک سے ارشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

2710- راجع الحدیث: 457

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

54- كِتَابُ الشُّرُوطِ

1- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

2711,2712 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ، فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ، فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا ، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يُرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ، لِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ: (إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَامْتَحِنُوهُنَّ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ) (الممتحنة:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شرطوں کا بیان

اسلام، احکام اور تجارت میں کون سی شرطیں جائز ہیں

عُروہ بن زُبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے مروی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن سُہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھوایا اور سُہیل بن عمرو نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری جانب واپس لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اُس کے درمیان منع نہیں ہوگے مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور سُہیل نے اس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسی وجہ سے اُس دن حضرت ابوجندل کو اُس کے باپ سُہیل بن عمرو کی جانب واپس لوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اِس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آتیں اور حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی انہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس اُن کے اہل آئے اور نبی کریم ﷺ سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی جانب نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے

2711,2712- راجع الحديث: 1695,1694

10) إِلَى قَوْلِهِ: (وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ) (الممتحنة: 10).

آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

2713 - قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) (الممتحنة: 10) إِلَى (غَفُورٌ رَحِيمٌ) (البقرة: 173). قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ

عُروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے سبب اُن کا امتحان لیا کرتے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ ﷺ زبانی کلامی اُس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک نے بوقتِ بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا اور اُنہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

2714 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ: وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان خیر خواہ رہوں۔

2715 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

2- بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَةَ

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

2716 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

2713- انظر الحديث: 7214,5288,4891,4182,2733، راجع الحديث: 2711

2714- راجع الحديث: 58,57

2715- راجع الحديث: 57

2716- راجع الحديث: 2204,2203

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اُس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

3-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ

بیع میں شرائط رکھنا

2717- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي اِلَى اَهْلِكِ، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا فَاَبَوْا، وَقَالُوا: اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ، فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: ابْتَاعِي، فَاَعْتِقِي، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

عُروہ بن زُبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بُریرہ اپنی مکاتبت میں معاونت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن تیری ولاء ہماری لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

4-بَابُ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ اِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

جب فروخت کرنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے

2718- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيَا، فَمَرَّ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ

2717- راجع الحدیث: 2561

2718- راجع الحدیث: 443، صحیح مسلم: 4078,4077,3627، سنن نسائی: 4655,4653، سنن ابن ماجہ: 2205

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ. قُلْتُ: لاَ. ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ. فَبِعْتُهُ، فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي، قَالَ: مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ، فَهُوَ مَالُكَ . قَالَ شُعْبَةُ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ: فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ. وَقَالَ عَطَاءٌ، وَغَيْرُهُ: لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ: شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: عَنْ جَابِرٍ: وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ. وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ الأَعْمَشُ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ. وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ. وَهٰذَا يَكُونُ وَقِيَّةً عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ . مُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: وَقِيَّةُ ذَهَبٍ. وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ. وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ، أَحْسِبُهُ قَالَ:

گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اِسے ایک وقیہ میں فروخت کرتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں فروخت ہو؟ پس میں نے اُسے فروخت کر دیا اور اپنے گھر والوں تک اُس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اُونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے ایک شخص بُلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اُونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اُونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے مروی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ منورہ تک اجازت دی۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے مروی کی ہے کہ پھر میں نے اُس کو فروخت کر دیا، اس شرط پر کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سوار رہوں گا۔ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے مروی کی کہ واپس پہنچنے تک اِس کی پیٹھ تمہارے لیے ہے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی کہ تم مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے مروی کی کہ اس پر تم اپنے گھر والوں تک پہنچو۔ عبید اللہ اور ابنِ اسحاق، وہب، حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اُسے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے مروی کی ہے۔ ابن جُریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت جابر سے مروی کی کہ آپ نے مجھ سے اُسے چار دینار میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ کے برابر ہے جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو۔ مغیرہ، شعبی،

بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ، وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ: عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا " وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي " قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر۔ اس مروی میں قیمت مذکور نہیں اور ابن المنکدر اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی۔ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے مروی کی کہ ایک اوقیہ سونا۔ ابواسحاق، سالم، حضرت جابر کی مروی میں دو سو درہم ہیں۔ داؤد بن قیس، عُبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اُسے مجھ سے تبوک کے راستے میں خریدا۔ شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ اسی طرح شرط لگانا بھی زیادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی یہی ہے، یہ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا۔

5-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملات میں شرائط کرنا

2719 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: لاَ، فَقَالَ: تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے انکار فرما دیا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں آپ کی بات قبول ہے۔

2720 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو زمین دی کہ اُس میں کام اور کھیتی باڑی کریں، جس کے بدلہ پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لیے ہوگا۔

6-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ

نکاح کے وقت مہر میں

2719- راجع الحدیث:2325

2720- راجع الحدیث:2285

عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

شرائط رکھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرائط کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے میرے ساتھ نبھایا۔

2721- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شرائط پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

7- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

مزارعت میں شرائط رکھنا

2722- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الأَنْصَارِ حَقْلًا، فَكُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ، وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ"

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اُسے کرائے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہو اور نہ سکّوں سے منع کیا گیا۔

8- بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

جو شرائط نکاح میں جائز نہیں ہیں

2723- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2721- انظر الحدیث: 5151، صحیح مسلم: 3457، سنن ابوداؤد: 2139، سنن ترمذی: 1127، سنن نسائی: 3282,3281، سنن ابن ماجہ: 1954

2722- راجع الحدیث: 2327

2723- انظر الحدیث: 2140، صحیح مسلم: 3446، سنن نسائی: 4519,4514

زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ، وَلاَ تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو اور نہ اُس کی منگنی پر منگنی کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خود وہ سنبھالے۔

9- بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لاَ تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

جو شرائط حدود میں جائز نہیں ہیں

2725 و 2724 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا قَالاَ: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرے فریق نے عرض کی جو اُس سے زیادہ عقلمند تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ل چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اُس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس

2724,2725- راجع الحدیث: 2315,2314

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا .قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَتْ

ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! صبح تم اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ صبح کو یہ اُس کے پاس گئے تو عورت نے اعتراف کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

10-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ

مکاتب کے ساتھ کون سی شرائط جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضا مند ہو

2726 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي، فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي، فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي لاَ يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلاَئِي، قَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ، فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَقَالَ: مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ؟ ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا ، قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتُهَا، فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

عبدالواحد بن ایمن مکّی کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھی اور اُس نے کہا کہ اے اُمّ المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجئے کیونکہ میرے مالک مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہاں کر لی تو اُس نے کہا کہ میرے مالک مجھے اُس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ پھر مجھے تمہاری کیا فروخت ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے یہ بات سُن لی یا کسی نے آپ تک پہنچائی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ ہے پھر فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو اگرچہ وہ لوگ جو چاہیں شرائط رکھیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ پھر میں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا جبکہ اُس کے مالکوں نے اُس کی ولاء کی شرط رکھی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے، اگرچہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

2726- راجع الحديث:2565,456

11- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ، وَعَطَاءٌ: إِنْ بَدَا بِالطَّلَاقِ، أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ

طلاق میں شرائط رکھنا

ابنِ مسیب، حسن بصری، عطاء کا بیان ہے کہ طلاق کا لفظ شروع میں کہا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے مطابق ہوگا۔

2727 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبْتَاعَ المُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ المَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ، وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: نُهِيَ، وَقَالَ آدَمُ: نُهِينَا، وَقَالَ النَّضْرُ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: نَهَى

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قافلے والوں سے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے ممانعت فرمائی ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھے اور یہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے نیز دلالی لینے اور جانور کو بیچنے کے لیے تھنوں میں دودھ چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح مُعاذ، عبدالصمد نے شعبہ سے مروی کی ہے۔ غُندر اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ منع فرمایا گیا ہے۔ آدم نے کہا کہ ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ نضر اور حجاج بن نہال نے کہا کہ ممانعت فرمائی گئی ہے۔

12- بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالقَوْلِ

لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا

2728 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا، قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا (جبکہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا ترجمہ کنزالایمان: میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (

2727- راجع الحدیث: 2140، صحیح مسلم: 3796,3795، سنن نسائی: 4503

2728- راجع الحدیث: 74

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ - فَذَكَرَ الحَدِيثَ - (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) (الكهف: 72) ، كَانَتِ الأُولَى نِسْيَانًا، وَالوُسْطَى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، (قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 73) ، (لَقِيَا غُلاَمًا فَقَتَلَهُ) (الكهف: 74)، فَانْطَلَقَا، فَوَجَدَا (جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقَضَّ، فَاَقَامَهُ) (الكهف: 77) " قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ

پ۱۵، الکھف ۷۲) (درحقیقت موسیٰ علیہ السلام) انہوں نے پہلی مرتبہ بھول کے سبب اعتراض کیا تھا۔ دوسری دفعہ بطور شرط اور تیسری مرتبہ دانستہ اعتراض کیا تھا۔ اِسی لیے تو انھوں نے کہا تھا کہ میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے (اِس ملاقات کے) کام میں دشواری نہ کریں۔ (پھر) دونوں کو ایک لڑکا ملا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی، تو حضرت خضر نے اسے درست حالت میں کھڑا کر دیا۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں (وَرَاءَ هُمْ مَلِكٌ کی جگہ) اَمَامَهُمْ مَلِكٌ ہے۔ (سورۃ الکھف، آیت ۶۰ تا۸۲)

13- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الوَلاَءِ

آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط معیّن کرنا

2729 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ، اُوقِيَّةٌ، فَاَعِينِينِي، فَقَالَتْ: اِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ: فَاَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكِ عَلَيْهِمْ، فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الوَلاَءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الوَلاَءَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے اس طرح نو اوقیہ پر آزاد ہونے کا معاہدہ کیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کروں گی تو آپ اس تعلق سے میری مدد فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ راضی ہو جائیں تو میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ہاتھوں ہاتھ ادا کردوں کہ تمہاری میراث میرے لئے ہو۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر یہ بات کہی تو وہ راضی نہ ہوئے یہ واپس حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں رونق افروز تھے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کہی ہوئی بات

2729- راجع الحدیث: 2168,456

فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

مالکوں سے کہی تو وہ میراث کی شرط ماننے پر راضی نہیں ہوئے۔ چونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن لی۔ اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم بریرہ کو خود خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لئے ہی رہنے دو اس لیے کہ ولاء تو اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ نے اسی طرح کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ آزاد کردہ غلام کی میراث کے بارے میں وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں، حالانکہ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت سچا اور اللہ تعالیٰ کی شرط بہت قوی ہے۔ پس آزاد کردہ غلام کی میراث اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

14- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں

2730 - حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مَرَّارُ بْنُ حَمُّويَهْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اہلِ خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں موڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر قائم رکھے گا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں تھی تو رات میں ان پر یہ ظلم توڑا گیا

2730- سنن ابو داؤد: 3007

عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ، هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلاَءَهُمْ، فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الحُقَيْقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَامَلَنَا عَلَى الأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي القَاسِمِ، قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، فَأَجْلاَهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ، مَالًا وَإِبِلًا، وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ

کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں موڑ دیے گئے۔ اور وہاں یہودیوں کے علاوہ اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شک کریں، چنانچہ میں انہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابو حقیق یہودی کے خاندان سے کسی شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے امیر المومنین! آپ ہمیں کیوں نکال رہے ہیں جبکہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور یہاں کی زمینوں کے متعلق ہم سے معاہدہ کیا تھا اور یہ ہمارے لیے شرط تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان بھول گیا ہوں جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے رات رات بھر گھومے گا۔ وہ کہنے لگا، یہ تو ابوالقاسم (رسولِ خدا) نے ازراہِ تمسخر کہا تھا۔ فرمایا، اے خدا کے دشمن! تم نے جھوٹ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور ان کے میوہ جات، اونٹوں، زرعی آلات، عماریوں اور رسیّوں وغیرہ چیزوں کی قیمت ادا کر دی گئی۔ اس کی حماد بن مسلمہ نے عبید اللہ سے بھی روایت کی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے حضرت عمر سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مختصراً اس کی روایت کی ہے۔

15- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الجِهَادِ وَالمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الحَرْبِ

حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر

وَ كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

2732و 2731 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قَالاَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ، فَخُذُوا ذَاتَ اليَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الجَيْشِ، فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ المَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ

کرنا اور شرائط کا لکھنا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان سے مروی ہے دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ غمیم کے مقام پر خالد بن ولید غمیم کے مقام پر افواج قریش کے مقدمۃ الجیش میں ہیں، تم دائیں طرف سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کچھ پتہ نہیں حتیٰ کہ انہیں ہمارے لشکر کا غبار خبر دے۔ پس ایک شخص قریش کو خوفزدہ کرنے کے لیے چل پڑا، اور نبی کریم آگے چلتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس سے ہو کر لوگ مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو اس پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن وہ زمین پکڑ گئی۔ صحابہ کرام میں قصوا کے بیٹھنے کا چرچہ ہونے لگا تو نبی کریم نے فرمایا: قصوا از خود نہیں بیٹھی۔ اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (ابرہہ کے) ہاتھی کو روکا تھا۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے مطالبہ کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کر دوں گا۔ پھر آپ نے اسے (قصوا کو) للکارا تو وہ اچھل کر پہلے کی طرح چل پڑی۔ حتیٰ کہ حدیبیہ کے بالکل نزدیک ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔ کہ وہ ختم ہو گیا۔

2731,2732- راجع الحدیث: 2711,1695,1694

حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الحُدَيْبِيَةِ، وَمَعَهُمُ العُوذُ المَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ البَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الحَرْبُ، وَأَضَرَّتْ بِهِمْ، فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرْ: فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، وَلَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ". فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، أَلَسْتُمْ بِالوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْتُ بِالوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا قَدْ

لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں پیاس کی عرض کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی دوران بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچھ ایسے اشخاص کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو، جو رسول اللہ ﷺ کے بہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ اس نے عرض کی۔ کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لوئ کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر پڑاؤ ڈالے ہوئے دیکھا، اور ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور کافی زیادہ سامان ہے۔ وہ آپ سے قتال کرنے اور آپ کو خدا کے گھر سے روکنے کے لیے، (وہاں) ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (جواباً) فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ و قتال ہی نے کمزور کیا اور نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہتے ہوں تو میں ان کے ساتھ کوئی مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ آئیں۔ اگر میں غالب آجاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے لوگ داخل ہوئے ہیں، اور دوسری صورت میں اپنی جگہ ڈٹے رہیں اور اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں برابر ان سے لڑتا رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اسے جلد ان لوگوں تک پہنچا دوں گا، پھر وہ چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس

عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ، قَالُوا: ائْتِهِ، فَأَتَاهُ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ العَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ، وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى، فَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى وُجُوهًا، وَإِنِّي لَأَرَى أَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ، أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْلاَ يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ المِغْفَرُ، فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ لَهُ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: أَيْ غُدَرُ، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ؟ وَكَانَ المُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ، وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا الإِسْلاَمَ فَأَقْبَلُ، وَأَمَّا المَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً

شخص کے پاس سے تمہارے یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ احمق کہنے لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی حاجت نہیں لیکن معاملہ شناس لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کر دو (بدیل نے، کہا کہ اس نے فلاں فلاں بات کہی ہے، پس وہ سب کچھ کے بیان کر دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا، اے لوگو! کیا تم میرے لئے اولاد کی مانند نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا۔ کیا میں تمہارے لیے باپ جیسا نہیں ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگمانی ہے لوگوں نے نفی میں جواب دیا، کہا کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ جب میں نے اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لئے بلایا اور انھوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے اطاعت گزار اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس لے گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، ہاں ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص نے تمہارے سامنے نفع بخش بات رکھی ہے، لہٰذا تم اسے مان لو اور مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت دو، لوگوں نے کہا جائیے وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے بات کرنے لگا، نبی کریم نے وہی ارشاد دہرایا جو بدیل سے فرمایا تھا۔ اس پر عروہ نے کہا، اے محمد! اگر بالفرض تم اپنی قوم کی جڑیں کھوکھلی بھی کر ڈالو تو کیا تم نے اپنی ذات سے پہلے کسی عربی کے بارے میں یہ دیکھا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ اور اگر معاملہ برخلاف ہوا، جبکہ خدا کی قسم میں اسی کی علامات دیکھ رہا ہوں کیونکہ مجھے تمہارے ارد گرد بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں

اِلَّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ. فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوا یَقْتَتِلُونَ عَلَی وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا یُحِدُّونَ اِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلَی اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَیْ قَوْمِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَی قَیْصَرَ، وَکِسْرَی، وَالنَّجَاشِیِّ، وَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا یُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوا یَقْتَتِلُونَ عَلَی وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا یُحِدُّونَ اِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیمًا لَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی کِنَانَةَ: دَعُونِی آتِیهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا فُلَانٌ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ یُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ یُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَاَی ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا یَنْبَغِی لِهَؤُلَاءِ اَنْ یُصَدُّوا عَنِ الْبَیْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ اِلَی اَصْحَابِهِ، قَالَ: رَاَیْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ، فَمَا اَرَی اَنْ یُصَدُّوا عَنِ الْبَیْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ یُقَالُ لَهُ مِکْرَزُ بْنُ حَفْصٍ، فَقَالَ: دَعُونِی آتِیهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِکْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَبَیْنَمَا هُوَ یُکَلِّمُهُ اِذْ جَاءَ سُهَیْلُ بْنُ

تو تمہیں تنہا چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے درشت الفاظ میں اسے رد کرتے ہوئے فرمایا، کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور انہیں اکیلا چھوڑ دیں گے؟ اس (عروہ) نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ حضرت ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا ابھی تک میں نے بدلہ نہیں چکایا ہے۔ تو میں تمہیں ضرور جواب دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم سے باتیں کرنے لگا۔ لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے قریب ہی حاضر تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور فرمایا، عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ! کی ریش مبارک سے دور کر لے، عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا، یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں اس نے کہا اے دھوکے باز! کیا تیرا یہ خیال ہے کہ میں تیری غداری کا بدلہ لینے میں کوشاں نہیں ہوں، حضرت مغیرہ نے دورِ جاہلیت میں بعض لوگوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے تھے، پھر انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا تو اس پر نبی کریم نے فرمایا تیرا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے مجھے کوئی مطلب نہیں، پھر عروہ اصحاب رسول کو بغور دیکھنے لگا، راوی کا بیان ہے کہ یہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا، جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی، جب

عَمْرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَاتِبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا الرَّحْمَنُ، فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ البَيْتِ، وَلاَ قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ، وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَطُوفَ بِهِ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لاَ تَتَحَدَّثُ العَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً، وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، قَالَ المُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى المُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ

آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لئے جھپٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے، ہر ایک اس بات پر کوشاں رہتا کہ یہ پانی میں حاصل کروں، جب لوگ آپ کی خدمت میں عرض کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے سبب آپ کی جانب نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے، اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! واللہ! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں، خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے سبب وہ ان کی طرف نگاہ بھر کر دیکھ نہیں سکتے، انہوں نے تمہارے سامنے اچھی تجویز رکھی ہے پس اُسے قبول کر لو، پھر بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا جایئے، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے قریب پہنچا تو رسولِ خدا نے فرمایا: یہ فلاں آدمی ہے اور اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے

سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجِزْهُ لِي، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فَافْعَلْ، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا، أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي، قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ

ہیں، لہٰذا قربانی کے جانور اس کے سامنے سے گزارو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لبیک کہتے ہوئے سُنا تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا، جایئے، جب وہ نزدیک پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے، جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے بات کرنے لگا تو اسی دوران سہیل بن عمرو آ گیا۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور اسے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رحمن کون ہے؟ آپ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوا نکہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے مگر نبی کریم نے فرمایا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ہی لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبداللہ لکھیے، اس پر نبی کریم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ضرور اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔ زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں آپ نے اس لیے منظور فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے

بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ. - قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ -: فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالاً. قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ، اخْرُجْ ثُمَّ لاَ تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا، فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا، ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) (الممتحنة: 10) حَتَّى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ، كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَالأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلاَنُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَاللَّهِ

کہ میں ان کی ہر وہ بات قبول کر لونگا جس میں اللہ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں۔ اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم ہمارے اور بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کر لیں تو سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ قریش مجبور ہو چکے ہیں، ہاں یہ کام آئندہ سال پر رکھ لو، پس یہی لکھ لیا گیا پھر سہیل نے کہا کہ جو بھی آدمی ہم میں سے تمہارے پاس آئے گا خواہ اس نے تمہارا دین قبول کر لیا ہو، لیکن تمہیں وہ ہماری طرف واپس لوٹانا ہوگا، اس پر اہل اسلام بول اٹھے، سبحان اللہ! بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو شخص مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کی طرف واپس لوٹا دیا جائے۔ اسی بات چیت کے دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر بیڑیوں کو کے ساتھ مکہ مکرمہ کی ڈھلان کی طرف سے آکر مسلمانوں کے درمیان آپہنچے۔ سہیل نے کہا، اے محمد! ہماری اس صلح کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ تم اُسے ہمارے حوالے کرو، نبی کریم نے فرمایا کہ ابھی تک صلحنامہ مکمل نہیں ہوا اور وہ مکمل ہو جانے پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ اس (سہیل) نے کہا، تو ہم کسی بھی بات پر آپ سے ہرگز صلح نہیں کرتے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اچھا اس ایک کی مجھے اجازت دے دو، اس نے جواب دیا، میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا، آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کرلو، اس نے جواب دے دیا میں ایسا نہیں کرونگا، مکرز نے کہا، میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں، ابوجندل رضی اللہ عنہ نے صدا لگائی اے صحابِ رسول! کیا تم مجھے مشرکوں کی جانب واپس لوٹا دو گے حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مجھ پر کیا

إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ، ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى المَدِينَةَ، فَدَخَلَ المَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ البَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لاَ يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّأْمِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ، لَمَّا أَرْسَلَ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ البَيْتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "مَعَرَّةٌ العُرُّ: الجَرَبُ، تَزَيَّلُوا: تَمَيَّزُوا، وَحَمَيْتُ القَوْمَ: مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً،

گزری ہے اور راہ خدا میں مجھے کیسی کیسی مصیبتیں اور رنج و آلام پہنچے ہیں؟ پس حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، عرض کی، کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کی، پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم زرا روگردانی نہیں کرتا اور وہ میرا مدد گار رہے۔ انہوں نے عرض کی، کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت اللہ شریف جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے صدیق اکبر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے کہا پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے پس ان کی اطاعت پر پختگی سے قائم رہو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے عرض کی، کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت الحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے عرض کیا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین رکھو تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے، زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھے اس عمل کے کفارے

وَاَحْمَيْتُ الْحِمَى: جَعَلْتُهُ حِمًى لَا يُدْخَلُ، وَاَحْمَيْتُ الْحَدِيدَ وَاَحْمَيْتُ الرَّجُلَ: إِذَا اَغْضَبْتَهُ اِحْمَاءً"

میں بہت کچھ کرنا پڑا ہے، راوی کا بیان ہے کہ صلح نامے سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کر کے اپنے سر منڈاؤ، راوی کا بیان ہے کہ ایک بھی نہ اٹھ پایا حالانکہ آپ نے خدا کی قسم تین دفعہ فرمایا تھا، جب کوئی نہ اٹھا تو آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی یہ حالت ذکر فرمائی، انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے بھی کچھ نہ کہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی کے اونٹ ذبح کر لیے جائیں اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیا جائے۔ پس آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی ایک سے بھی بات نہ کی حتیٰ کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے دی اور حجامت کرنے والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے، قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے کے لیے یوں بھگدڑ مچی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خدشہ ہونے لگا اس کے بعد کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس ایمان لانے والیاں حاضر ہوں تو ان کا امتحان لے لیا کرو تاکہ غلط فہمی میں کہیں کافروں کی عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھ بیٹھو، پس اسی دن حضرت عمر فاروق نے ایسی دو عورتوں کو طلاق دے دی جو ان کے نکاح میں تھیں اور انہیں شرک میں مبتلا پایا گیا ان میں سے ایک کو معاویہ بن ابوسفیان اور دوسری کو صفوان بن امیہ نے اپنی زوجیت میں لے لیا، اس کے بعد نبی کریم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے پس قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نامی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور وہ

مسلمان ہوگیا تھا، کفار مکہ نے اس کے پیچھے دو شخص روانہ کئے تھے اور پیغام بھیجا تھا کہ معاہدے کی رو سے اسے ان آدمیوں کے ساتھ واپس کر دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے، ابوبصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا، خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری تلوار تو بہت بہترین ہے تو اس نے نیام سے نکالی اور کہا کہ خدا کی قسم واقعی یہ بہت بہترین ہے میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا ہے پس ابوبصیر نے فرمایا، ذرا دکھاؤ تو سہی، میں بھی تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار دے دی پس انہوں نے اسے ایک ہی وار میں موت کی نیند سلا دیا، اور دوسرا ساتھی فرار ہوگیا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ کچھ خوفزدہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا، حضور! خدا کی قسم میرا ساتھی تو قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہو چکا ہوتا، پس ابوبصیر بھی آ پہنچے اور عرض گزار کی، یا نبی اللہ! خدا کی قسم آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور مجھے ان (کفار مکہ) کی طرف واپس لوٹا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان (کے شر) سے بچا لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تو تمہاری اس حرکت سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی، جب انہوں نے یہ ارشادِ گرامی سنا تو جان گئے کہ کفار کی جانب پھر واپس لوٹایا جاؤنگا، پس وہ یہاں سے نکل کر دریا کے کنارے چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ادھر ابوجندل بن سہیل بھی کفار کی قید سے بھاگ کر ابوبصیر سے آ ملے۔ اب یوں ہوتا کہ قریش کا جو آدمی بھی اسلام قبول کر کے وہاں

(مکہ مکرمہ) سے بھاگتا وہ ابوبصیر سے آملتا حتیٰ کہ ان کے ساتھیوں کی اچھی خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی قسم، جب بھی وہ سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے، لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ پس قریش نے ایک اپنا نمائندہ نبی کریم کی بارگاہ میں بھیجا، اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیا کہ اسے روکا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے دامن دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم نے ان کو پیغام بھیج دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، (وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی سرزمین میں روک دیئے۔) حتیٰ کہ ان کا تعصب محض بے جا تعصب بن کر رہ گیا اور یہ بے جا تعصب ہی تو تھا کہ وہ آپ کے نبی اللہ ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے پر راضی نہ ہوئے اور مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے۔

2733 - وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمَسِّكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ، أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ، قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ، فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ، وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ، فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ، أَنْزَلَ

اور عقیل نے زہری سے روایت کی کہ عروہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے اور ہمیں یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین مکہ کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائیں تو ان پر جو مشرکین کا خرچ ہوا تھا وادا کر دیا کرو نیز مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ کافروں کی عورتوں کو اپنے پاس نہ روکنا، اس لیے حضرت عمر فاروق نے اپنی ایسی دو بیویوں کو طلاق دے دی تھی ایک قریبہ بنت ابوامیہ اور دوسری جرول

2733- انظر الحدیث:2713

اللّٰهُ تَعَالَى: (وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ) (الممتحنة: 11) وَالعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ، وَمَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ، فَكَتَبَ الأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

خزاعی کی بیٹی۔ قریبہ سے تو معاویہ نے شادی کر لی اور دوسری سے ابوجہم نے۔ جب کافروں نے اس بات کا انکار کیا کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس چلی جائیں گی ان کا خرچ مسلمانوں کے حوالے کرنا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہاری بیویاں کافروں کے پاس چلی جائیں تو تم بھی معاوضہ لے لیا کرو، معاوضہ یہ تھا کہ کافروں کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجاتی تو مسلمان اس کا خرچ ادا کر دیتے تھے۔ اب یہ حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے اہل اسلام کے پاس آئیں تو ان کا جو خرچ ادا کرنا ہے وہ ایسے مسلمانوں کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم ایسی ایک بھی عورت کو نہیں جانتے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو کر کافروں کے پاس گئی ہو، اور ہمیں یہ بھی بات پہنچی ہے کہ ابوبصیر بن اسید الثقفی نے جب اسلام قبول کیا تو ہجرت کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو ان دونوں اخنس بن شریق نے نبی کریم سے ابوبصیرہ کی واپسی کا تحریری مطالبہ کیا تھا پھر پوری حدیث بیان کی۔

16- بَابُ الشُّرُوطِ فِي القَرْضِ

2734 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

قرض میں شرط عائد کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک مقررہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت معتین کرنا جائز

2734- راجع الحدیث: 1498

إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَطَاءٌ: إِذَا أَجَّلَهُ فِي القَرْضِ جَازَ

ہے۔

17- بَابُ المُكَاتَبِ وَمَا لاَ يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي المُكَاتَبِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، أَوْ عُمَرُ: كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

مکاتب پر ناجائز شرائط عائد کرنا جو قرآن کے خلاف ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے لیے شرائط ہیں جو آپس میں طے کی جاتی ہیں، حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط خلاف قرآن ہو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں، امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

2735 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الوَلاَءُ لِي، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے آئی، انہوں نے فرمایا، میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط عائد کرے کہ وہ کتاب اللہ میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ سو شرطیں عائد کرے۔

18- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الإِقْرَارِ، وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ، وَإِذَا قَالَ:

جائز شرطیں لگانا اور اقرار اور شرائط میں استثناء، متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو سے

2735- راجع الحدیث: 2818،456

مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ: أَرْحِلْ رِكَابَكَ، فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ، فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا، وَقَالَ: إِنْ لَمْ آتِكَ الأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ، فَلَمْ يَجِئْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ

سوا سو درہم

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤ اگر میں فلاں اور فلاں تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں سو درہم دوں گا، وہ اس دن نہ گیا۔ شریح نے فرمایا۔ جو آدمی بغیر کسی جبر کے بخوشی کوئی شرط اپنے اوپر عائد کرے، وہ نافذ العمل ہے، ایوب، ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلہ فروخت کیا مشتری کہنے لگا، اگر میں بدھ کے دن تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے دن نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے، پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

2736 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

19- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الوَقْفِ

وقف میں شرائط عائد کرنا

2737 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو وہ مشورہ لینے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے اچھی میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا چاہو تو اس کے درخت اپنے پاس رکھ لو اور پھل صدقہ کر دو، راوی کا بیان ہے

2736- انظر الحدیث: 7392،6410 سنن ابوداؤد: 3507

2737- راجع الحدیث: 2313، صحیح مسلم: 4200، سنن ابوداؤد: 2878، سنن ترمذی: 1375، سنن نسائی: 3601 تا 3603، سنن ابن ماجہ: 2396

قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ، أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ انہیں فروخت کرنا، ہبہ کرنا، ورثے میں دینا ممنوع ہے۔ یہ فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممنوع نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کھائے اور غرباء کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی تو کہنے لگے متولی مال سمیٹنے والا نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

55- كِتَابُ الوَصَايَا

1- بَابُ الوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ المَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا، الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى المُتَّقِينَ، فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ، إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا، فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ، فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ، إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) " جَنَفًا: مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ "

2738 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2739 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الحَارِثِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وصیتوں کا بیان

وصیت کے بارے میں اللہ اور رسول کی ہدایات، حدیث میں ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲، البقرۃ ۱۸۲) جَنَفًا سے کسی کی طرف طبعی میلان رکھنا اور متجانف کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ اس کے پاس قابلِ وصیت مال ہو اور وہ دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2738- سنن نسائی: 3718

2739- انظر الحدیث: 4461,3098,2912,2873، سنن نسائی: 3598,3597,3596

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلاَ دِينَارًا وَلاَ عَبْدًا وَلاَ أَمَةً وَلاَ شَيْئًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ، وَسِلاَحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

مروی ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وقتِ وصال رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں درہم دینار، اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعۂ زمین کے، جو آپ نے صدقہ فرمائی ہوئی تھی۔

2740- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى؟ فَقَالَ: لاَ. فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ

طلحہ بن مصرف سے مروی ہے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (اپنے مال میں) وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے پوچھا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا، یا انہیں وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

2741 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: "مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ، وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي؟ - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدْ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي، فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ"

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا یہ فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا۔ پس آپ نے طشت طلب فرمایا لیکن اس وقت آپ میری گود ہی میں ڈھلک گئے۔ جبکہ مجھے علم نہ ہوسکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ ان حالات میں انہیں وصیت کب فرمائی؟

2-بَابُ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ

وارثوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس

2740- انظر الحدیث: 5022,4460 صحیح مسلم: 4203 سنن ترمذی: 2119 سنن نسائی: 3622 سنن ابن ماجہ: 2696

2741- انظر الحدیث: 4459 صحیح مسلم: 4207 سنن نسائی: 3625,3624 سنن ابن ماجہ: 1626

اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

2742 - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوتَ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؛ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالشَّطْرُ، قَالَ: لَا. قُلْتُ: الثُّلُثُ، قَالَ: فَالثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ، وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ، حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا اِلَى فِي امْرَاَتِكَ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَرْفَعَكَ، فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا ابْنَةٌ

بات سے کہ انہیں لوگوں کے رحم وکرم پر چھوڑا جائے

عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ فوت ہونا، ناپسند فرماتے ہیں جہاں سے ہجرت کی ہو، اسی لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا، نصف کی؟ ارشاد فرمایا، نہیں، میں نے کہا، تہائی کی، فرمایا تہائی کا خوف نہیں، مگر تہائی انتہائی وصیت ہے۔ اگر تم اپنی وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو، وہ بھی صدقہ ہے۔ جلد اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی کردے گا، تو کتنے ہی لوگ تم سے نفع لینگے جبکہ کچھ لوگ نقصان پائیں گے ان دنوں اُن کی صرف ایک ہی بیٹی تھی۔

3- بَابُ الوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

وَقَالَ الحَسَنُ: لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ اِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49)

2743 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

تہائی کی وصیت کرنا

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذمی کے لیے بھی تہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر (پ ۶، المائدہ ۴۹)

عروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2742- راجع الحدیث: 56، صحیح مسلم: 4187، سنن نسائی: 3630,3629

2743- صحیح مسلم: 4194، سنن نسائی: 3636، سنن ابن ماجہ: 2711

سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ

فرمایا: کاش! وصیت کے معاملے میں لوگ چوتھائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی تک کی اجازت عطا فرمائی لیکن تہائی کو کثیر یا کبیر بتایا ہے۔

2744 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ، فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ لاَ يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي، قَالَ: لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا، قُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ، قُلْتُ: أُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ: النِّصْفُ كَثِيرٌ، قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ، قَالَ: فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ، وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! دعا فرمایئے، اللہ تعالیٰ مجھے میری ایڑیوں پر نہ لوٹائے، آپ نے زبان حق ترجمان سے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی سرفرازی عطا فرمائے کہ تمہاری ذات سے کتنے ہی لوگوں کو بھلا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نصف تو زیادہ ہے، عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا تہائی مال کی کردو اگرچہ تہائی بھی کثیر یا کبیر ہے، پس تہائی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہی ان کے لیے جائز ہو گیا۔

4- بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ: تَعَاهَدْ وَلَدِي، وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى

موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے

2745 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ،

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنی تحویل میں رکھنا، جب مکہ مکرمہ فتح ہوا، تو حضرت سعد نے لڑکے کو لیا، اور

2744- راجع الحديث:56

2745- راجع الحديث:2053

اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ اَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: اَخِي، وَابْنُ اَمَةِ اَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْنُ اَخِي كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ اَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَاَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ

فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے۔ اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کی تحویل میں تھی۔ دونوں حضرات اس معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد نے بیان کیا، کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بستر والے کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں، پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی عقبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی پس اس لڑکے نے حضرت ام المومنین کو آخری وقت تک نہیں دیکھا۔

5-بَابُ اِذَا اَوْمَاَ المَرِيضُ بِرَاْسِهِ اِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا

2746- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ، اَفُلاَنٌ اَوْ فُلاَنٌ، حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا، فَجِيءَ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهُ بِالحِجَارَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ فلاں نے؟ حتیٰ کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا، نبی کریم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

2746- راجع الحدیث: 2413، صحیح مسلم: 4341، سنن ابوداؤد: 4535,4527، سنن ترمذی: 1394، سنن نسائی: 4756، سنن ابن ماجہ: 2665

6-بَابٌ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

2747- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

وارث کے لیے وصیت نہیں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی، پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما دیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ معیّن فرما دیا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلایا بیوی کا حق آٹھواں حصہ اور (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) چوتھائی بتایا، جبکہ خاوند کا نصف اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی معیّن فرمایا۔

7-بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ المَوْتِ

2748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الغِنَى، وَتَخْشَى الفَقْرَ، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ

مرتے وقت کی خیرات

ابی زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی جب تو تندرست ہو، مال جمع کرنے کی حرص ہو، مالدار ہونے کی خواہش ہو اور مفلسی سے ڈرتا ہو اور اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق میں پہنچے اور پھر تو کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے وہ تو فلاں فلاں کا خود ہو چکا۔

8-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء: 11)

وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، وَطَاوُسًا، وَعَطَاءً، وَابْنَ أُذَيْنَةَ: أَجَازُوا إِقْرَارَ المَرِيضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الحَسَنُ: أَحَقُّ مَا تَصَدَّقَ بِهِ

ارشاد خداوندی ہے: وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد حصے تقسیم کیے جائیں گے

اور ذکر کیا گیا ہے کہ شریح، عمر بن عبدالعزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اونیز نے اس بات کو جائز کہا ہے کہ مریض قرض کا اقرار کرے۔ امام حسن بصری نے

2747- انظر الحدیث: 6739,4578

2748- راجع الحدیث: 2747

الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالحَكَمُ: إِذَا أَبْرَأَ الوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِءَ وَأَوْصَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ: أَنْ لاَ تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الحَسَنُ: " إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ المَوْتِ: كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ، جَازَ " وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: " إِذَا قَالَتِ المَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا: إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ " وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ، ثُمَّ اسْتَحْسَنَ، فَقَالَ: يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالوَدِيعَةِ وَالبِضَاعَةِ وَالمُضَارَبَةِ " وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ وَلاَ يَحِلُّ مَالُ المُسْلِمِينَ " لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " آيَةُ المُنَافِقِ: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ " وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58) فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلاَ غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا ہے کہ آدمی کو سب سے زیادہ سچا اس وقت سمجھنا چاہیے جب دنیا میں اس کا آخری اور آخرت کا سب سے پہلا دن ہو، اور ابراہیم (نخعی) (حکم ابن عتیبہ) نے فرمایا ہے کہ جب وارث کسی کو قرض سے بری قرار دے تو اسے بری شمار کیا جائے گا اور حضرت رافع بن خدیج نے یہ وصیت فرمائی کہ ان کی بیوی فزاریہ کا (مال لینے) دروازہ نہ کھولا جائے اور امام حسن بصری نے فرمایا ہے کہ کوئی آقا مرتے وقت اپنے غلام سے کہے کہ میں نے تجھے آزاد کیا تو جائز ہے اور شعبی نے فرمایا ہے کہ جب کوئی عورت موت کے وقت یہ کہے کہ میرا خاوند مجھے مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا اقرار جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ وارثوں کی بدگمانی کا سبب ہوگا۔ پھر وہ اسے پسند کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ وویعت، بضاعت، اور مضاربت کا (کوئی بیمار) اقرار کرے تو وہ جائز ہوگا۔ اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور مسلمان کا مال (ناحق کھانا) حلال نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ منافق کی یہ علامت ہے کہ اسے جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النسآء ۵۸) اس حکم میں وارث اور دوسرے کی تخصیص نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

2749- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ منافق کی تین علامات ہیں۔ (۱) جب

2749- راجع الحديث: 33

مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ "

بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

9- بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء: 11)

ارشاد باری تعالیٰ: مِنْ م بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ کی تاویل

وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58) فَأَدَاءُ الأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ يُوصِي العَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

اور ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو، اور ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النساء ۵۸) پس امانت کی ادائیگی وصیت (مقابلے میں) بہت ہی اہم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے سردار کے مال کی حفاظت کرنے والا ہے۔

2750 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے مرحمت فرمایا میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے عطا فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے حکیم! بیشک مال دیکھنے میں دلکش اور ذائقے میں میٹھا ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے رغبتی سے حاصل کرے تو اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کے لالچ کے سبب لے گا، اس کے لیے اس میں برکت

2750- راجع الحديث: 1472

يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ العَطَاءَ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هَذَا الفَيْءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس آدمی کی طرح ہوگا جو کھاتا چلا جائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں سالانہ وظیفہ دینے کے لیے بلایا، تب بھی انکار ہی کیا، حضرت عمر نے اعلان فرمایا، اے مسلمانو! گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے، میں انہیں ان کا حصہ دے رہا ہوں لیکن اپنا حصہ لینے سے وہ خود ہی انکار کر رہے ہیں، غرض حضرت حکیم نے نبی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے مال کا لینا منظور نہ کیا، حتیٰ کہ فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

2751 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور جو اس کے ماتحت ہیں ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ امام بھی نگران ہے اور مقتدیوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اور ان لوگوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور جو چیزیں اس کے قبضے میں ہیں ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، راوی کا بیان ہے کہ غالباً

2751- راجع الحدیث:893

10- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ، وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ، فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الأَبُ الثَّالِثُ، وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ، وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ، إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلاَمِ "

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔

عزیز واقرباء کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز واقرباء کون ہیں؟

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یہ (باغ) اپنے نادار اقرباء کو دے دو، پس انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے دیا اور انصاری ان کے والد ثمامہ سے حضرت انس سے حدیث ثابت کی مثل روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ (باغ) اپنے مفلس اقرباء کو دے دو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو دے دیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے۔ اور حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابوطلحہ سے یوں تھی کہ ان کا نام زید ہے (نسب یوں ہے) زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمر بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ پس یہ دونوں (ابوطلحہ اور حسان) حرام پر جا کر مل جاتے ہیں۔ جو ان کے تیسرے باپ ہیں اور حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی تینوں اپنے چھٹے باپ عمرو بن مالک پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نسب یوں ہے: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس عمرو بن مالک ایسے ہیں جو حضرت حسان، حضرت طلحہ اور حضرت ابی کو جمع کر دیتے ہیں، بعض

2752 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَبَنِي عَمِّهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214) ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214) ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ

حضرات نے فرمایا ہے کہ جب قرابت داری کے لیے وصیت کی جائے تو ان کے مسلمان باپ دادا خود بخود اس میں شامل ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم اِسے (اپنے باغ کو) اپنے اقرباء کو دے دو، حضرت ابوطلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا، پس ابوطلحہ نے وہ اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۴) تو نبی کریم نے قریش کی شاخوں میں سے بنی فہر اور بنی عدی کو پکارا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۴) (اُتری) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ!

11- بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالوَلَدُ فِي الأَقَارِبِ؟

کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں

2753 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214) ، قَالَ: يَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل فرمائی، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ادا فرمایا، تم اپنی جانوں کو بچاؤ، میں اللہ تعالیٰ

2752- راجع الحديث: 1461 صحيح مسلم: 2312

2753- انظر الحديث: 4771,3527 صحيح مسلم: 503 سنن نسائی: 3648

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، اے بنی عبدمناف! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے مقابلے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے رسولِ خدا کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا، اے محمد کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اس حدیث کو اصبغ ابن وھب، یونس، ابن شہاب سے بھی روایت کیا ہے۔

12- بَابٌ: هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟

کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا فائدہ لے سکتا ہے

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ، وَ كَذَلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ، فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ، وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ"

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شرط عائد کی کہ جو انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کبھی کوئی دوسرا شخص انتظام کرتا ہے، جو اونٹ یا کوئی دوسری چیز اللہ کی راہ میں وقف کرے تو وہ بھی دوسروں کی طرح نفع اٹھا سکتا ہے اگرچہ شرط عائد نہ کرے۔

2754- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

2755 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ،

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2754- سنن ترمذی: 911

2755- راجع الحدیث: 1689

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

13- بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے حوالے نہ کرے تب بھی جائز ہے

لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْقَفَ، وَقَالَ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ فَقَالَ: أَفْعَلُ، فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی خوف نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا، نبی کریم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم یہ اپنے اقرباء میں بانٹ دو، انہوں نے عرض کی اسی طرح کرونگا۔ پس اسے اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

14- بَابُ إِذَا قَالَ: دَارِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ، فَهُوَ جَائِزٌ، وَيَضَعُهَا فِي الأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ بیان نہ کرے کہ غریبوں یا دوسروں کے لیے ہے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب انہوں نے بارگاہِ نبوت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے بیرحاء باغ زیادہ محبوب ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے پس نبی کریم نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک بیان نہ کیا جائے کہ کس

15-بَابُ إِذَا قَالَ: أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذَلِكَ

2756-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ المِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ وفات پا گئیں اور وہ اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں، عرض کی پس میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

16-بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ، أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ، أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ، أَوْ دَوَابِّهِ، فَهُوَ جَائِزٌ

2757 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ،

مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا

عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا یا رسول اللہ! میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ ہے کہ راہِ خدا میں اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے سارے مال کو خیرات کر کے اس سے الگ ہو جاؤں آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس روک لو تو

2756- راجع الحديث: 2770,2762' انظر الحديث: 6279

2757- صحيح مسلم: 6948,6947' سنن ابو داؤد: 2202' سنن نسائى: 2423

فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ

تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کی، تو خیبر کی زمین والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

17-بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الوَكِيلُ إِلَيْهِ

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اُسے واپس کر دینا

2758 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، قَالَ: - وَكَانَتْ حَدِيقَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا - فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ، فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخْ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ، وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ، فَاجْعَلْهُ فِي الأَقْرَبِينَ. فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ، قَالَ: وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَقِيلَ لَهُ: تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ، قَالَ: وَكَانَتْ تِلْكَ الحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحا، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک باغ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رونق افروز ہو کر سائے میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے، پس میں اپنے اس باغ کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیش کرتا ہوں، میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں، پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں، جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوطلحہ! یہ تو نفع دینے والا مال ہے، ہم نے تمہاری جانب سے اسے قبول کیا اور اپنی طرف سے تمہیں دیتے ہیں کہ اسے تم اپنے اقرباء میں بانٹ دو، پس ابوطلحہ نے اسے اپنے اقرباء میں بانٹ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو بیچ کر دیا، ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابوطلحہ کے صدقے کو فروخت کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجوروں کو ایک صاع دراہم کے بدلے

کیوں نہ فروخت کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصرِ بنی حدیلہ کے برابر تھا جس کو حضرت معاویہ نے تعمیر کروایا تھا۔

18-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ)

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ترجمہ کنزالایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو (پ ۴، النسآء ۸) کے بارے میں

2759 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نُسِخَتْ، وَلاَ وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ، هُمَا وَالِيَانِ، وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ، وَوَالٍ لاَ يَرِثُ، فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء، آیت: ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہوں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیے، اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے بارے میں حکمِ ربانی ہے کہ ان سے مناسب بات کرو تو ان سے کہہ دینا چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

19-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ المَيِّتِ

میت کی جانب سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب

2760 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں، اگر انہیں کچھ کہتیں

2759- انظر الحدیث: 4576

2760- راجع الحدیث: 1388، سنن نسائی: 3651

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا

تو خیرات کا کہتیں۔ پس کیا میں ان کی طرف سے خیرات کرسکتا ہوں فرمایا، ہاں ان کی طرف سے خیرات کرو۔

2761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کی کہ میری والدہ محترمہ فوت ہوگئیں ہیں اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا، تم ان کی جانب سے پوری کرو۔

20-بَابُ الإِشْهَادِ فِي الوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا

2762 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ المِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

عکرمہ مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بنی ساعدہ کی برادری سے تھے۔ جب ان کی والدہ فوت ہوئیں تو یہ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوکر عرض کی گزارش ہوئے، یا رسول اللہ! میری والدہ میری غیر موجودگی میں وفات پا گئی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

21-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں

(وَآتُوا اليَتَامَى أَمْوَالَهُمْ، وَلاَ تَتَبَدَّلُوا

ترجمہ کنز الایمان: "اور یتیموں کو اُن کے مال دو

2761- انظر الحدیث: 6959,6698، صحیح مسلم: 4212,4211، سنن ابوداؤد: 3307، سنن ترمذی: 1546، سنن نسائی: 3828,3827,3826,3665,3664,3662,3661، سنن ابن ماجہ: 2132

2762- راجع الحدیث: 2756

الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ، وَلاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)

2763 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) (النساء: 127)، قَالَتْ: "فَبَيَّنَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الآيَةِ: أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ، وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا، وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ، فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ"، قَالَ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں،،۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حکم خداوندی ''اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ یتیموں میں انصاف نہ ہو سکے گا تو ان میں سے اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرلو (سورۃ النساء، آیت ۳) کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے زیر سرپرستی ہو لیکن اس کے حسن و جمال اور مال کے سبب ولی کو اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو لیکن دوسری عورتوں سے کم مہر ادا کرنا چاہے۔ تو اس سے نکاح ممنوع کر دیا گیا لیکن یہ کہ انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ اس کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا تو اللہ عزوجل نے دوسری آیت قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) نازل فرمائی، حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور ولی کو اس سے نکاح کرنے کی خواہش ہو، لیکن ناانصافی سے اس کی خاندانی عورتوں کے برابر مہر نہ دینا چاہے، حالانکہ اسی کے پاس اگر مال اور جمال کی کمی ہوتی تو اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرتے۔ فرمایا جب راغب کرنے والی چیزوں کی غیر موجودگی کے باعث اُسے چھوڑ دیتے ہیں تو رغبت دلانے والی چیزوں

2763- راجع الحدیث: 2494

کی موجودگی میں بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتے ماسوائے اس کے کہ اس کا پورا مہر انصاف کے ساتھ ادا کریں جو اس کا حق ہے۔

22-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

(وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ، فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا، وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيبًا، لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ، وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا) (النساء: 7) (حَسِيبًا) (النساء: 6) يَعْنِي كَافِيًا.

ترجمہ کنزالایمان: اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کر دو تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا (پ ۴، النسآء ۶-۷) یہاں حسیباً سے کافی مراد ہے۔

000-بَابُ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ، وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ

وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے مطابق کھانا جائز ہے

2764-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ رسالت میں اپنی ایک زمین وقف کر دی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ اور یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے

2764- راجع الحدیث: 2313

عِنْدِي نَفِيسٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ. فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ، فَصَدَقَتُهُ تِلْكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي القُرْبَى، وَلاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ

جو بڑی عمدہ ہے میں وہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا: اصل زمین کو صدقہ کر دو، تاکہ نہ وہ فروخت کی جا سکے، نہ ہبہ ہو اور نہ ورثہ بن سکے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا یہ صدقہ، گردن چھڑانے والوں، مساکین، مہمانوں، مسافروں اور اقرباء کے لیے تھا نگہبانی کرنے والا بھی اگر رواج کے مطابق وقف میں سے کھائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا اپنے کسی ایسے دوست کو کھلائے۔ جو مالدار نہ ہو۔

2765- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6). قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي اليَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

ہشام کے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ربانی: ترجمہ کنزالایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴، النسآء ۶) کے بارے میں وہ فرماتی ہیں کہ یہ یتیم کے والی کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو تو بقدر ضرورت مال میں سے لے سکتا ہے۔

23- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ اليَتَامَى ظُلْمًا، إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا) (النساء: 10)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

2766- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ المَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ

ابوالغیث، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات ہلاکت خیز گناہوں سے بچتے رہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس جان

2765- راجع الحدیث: 2212، صحیح مسلم: 7450

2766- انظر الحدیث: 6857,5764، صحیح مسلم: 258، سنن ابو داؤد: 2874، سنن نسائی: 3673

النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) کافروں کے مقابلے کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پکدامن اور مسلمان عورت پر کی تہمت لگانا۔

24- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى، قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (البقرة: 220) "لَأَعْنَتَكُمْ: لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ، وَعَنَتِ: خَضَعَتْ"

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے (پ ۲، البقرۃ ۲۲۰) اس آیت میں لَأَعْنَتَكُمْ سے مراد یہ ہے کہ تمہیں حرج اور مشقت میں ڈال دیتا اور لفظ عَنَتْ اسی سے ہے جس کا مطلب ہے جھک گئے۔

2767- وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ، فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَكَانَ طَاوُسٌ: "إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ (وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ) (البقرة: 220) وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ: يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان، حماد، ایوب، نافع سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عمر کو اگر کوئی وصی بناتا تو بالکل انکار نہ فرماتے اور امام محمد بن سیرین کو یہ بات بڑی پسند تھی کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے اس کے خیر خواہ اور دلی اکٹھے ہوں اور اس کی بہتری کے لیے غور و فکر کریں۔ اور طاؤس سے جب کوئی یتیموں کے متعلق پوچھتا تو وہ یہی آیت وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ پڑھ دیتے، عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ یتیم عمر کے لحاظ سے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لیکن ان کا ولی ہر ایک پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرے۔

25- بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ،

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر اور مقصود

وَنَظَرِ الْأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ

2768 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلاَمٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالحَضَرِ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟

جبکہ اس کی بھلائی ہو

عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے کوئی خادم نہیں رکھا ہوا تھا حضرت ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مجھے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے، پھر عرض کی، یا رسول اللہ! انس سمجھ دار لڑکا ہے پس یہ آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کرے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کا شرف میں نے حاصل کیا لیکن جو کام بھی میں نے کیا اس کے متعلق کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا اس کے متعلق کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا۔

26- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ

2769 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92)، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا

زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصار میں سے، کھجوروں کا مال حضرت ابوطلحہ کے پاس سب سے زیادہ تھا اور اپنا بیرحاء باغ انہیں بہت پسند تھا، جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا، نبی کریم وقتاً فوقتاً اس میں تشریف لے جاتے، اور اس کا بہترین پانی بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر عرض

2768- انظر الحدیث: 6911,6038 صحیح مسلم: 5968

2769- راجع الحدیث: 1461 صحیح مسلم: 2312 سنن نسائی: 723

مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ: بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ - شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَفِي بَنِي عَمِّهِ،

کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء باغ سب سے محبوب ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے بارگاہِ الٰہی سے اس سے خیر اور توشہ آخرت کی امید ہے جہاں مناسب ہو آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس اقدام کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش مال ہے یہ پھلنے پھولنے والا مال ہے اس میں ابن مسلمہ راوی کو شک ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے اقرباء میں یہ باغ تقسیم کر دو، عرض کی، یارسول اللہ ایسا ہی کروں گا، پھر ابوطلحہ نے اسے اپنے اقرباء اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا

2769م - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: عَنْ مَالِكٍ: رَايِحٌ

امام مالک سے مروی ہے کہ آپ نے لفظ رائح فرمایا تھا۔

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی، تو میرا مخراف نامی باغ ہے جو میں آپ کو گواہ بنا کر ان کی جانب سے خیرات کرتا ہوں۔

27- بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

اجتماعی طور پر مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے

2771 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2770- انظر الحدیث: 2756، سنن ابو داؤد: 2882، سنن ترمذی: 669، سنن نسائی: 3657,3656

2771- راجع الحدیث: 2314,428

الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا. قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

نبی کریم ﷺ نے (مسجد نبوی) کی تعمیر کا حکم فرمایا، اور ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، بخدا! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔

28- بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ؟

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے؟

2772 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا. فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں زمین کا ایک قطعہ زمین حاصل ہوا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا اچھا مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا، اگر تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا نفع صدقہ کرو۔ تو انہوں نے اسی طرح اسے صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی مفلسوں، اقرباء، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی بقدر ضرورت کھالے یا اپنے کسی نادار دوست کو کھلائے۔

29- بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا

2773- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا. فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین حاصل ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اسے فقراً مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف

2772- انظر الحدیث: 2737,2313

2773- راجع الحدیث: 2737,231

وَالضَّيْفِ

کردو۔

30- بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

2774- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ أَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، وَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا

ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت خدا کے سوا کسی سے نہیں لیں گے۔

31- بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالكُرَاعِ وَالعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجِرُ بِهَا، وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالأَقْرَبِينَ، هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ الأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي المَسَاكِينِ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

جانور، گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں وقف کیں اور اپنے غلام کے حوالے کر دیں جو تجارت کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا نفع محتاجوں اور قرابت داروں کے لیے صدقہ ہے کیا وقف کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ ان ہزار اشرفیوں کے منافع سے خود بھی کھا لے اور خواہ اس نے منافع کو مساکین کے لیے وقف نہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

2775- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کی نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی سوار ہو سکے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ جس گھوڑے کو انہوں نے وقف کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول

2774- راجع الحدیث: 428,334

2775- راجع الحدیث: 1489، صحیح مسلم: 4144

أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهَا، وَلاَ تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ

اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا، نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

32-بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

وقف کی ہوئی جائیداد سے نگران کی اجرت

2776- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے وارث دینار وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

2777- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ، أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ، وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط عائد کی تھی کہ اس کا منتظم خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور اپنے غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

33-بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا، وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ

وقف کی چیز سے خود بھی نفع اٹھانا جائز ہے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ، وَقَالَ: لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلاَ مُضَرٍّ بِهَا، فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان وقف کر دیا تھا مگر جب وہ مدینہ منورہ آتے تو اس میں قیام کرتے تھے، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر وقف کر دیے تھے۔ اور اپنی مطلقہ صاحبزادیوں سے فرمایا تھا کہ ان میں رہیں لیکن نقصان نہ پہنچائیں اور خود تکلیف نہ اٹھائیں۔ اگر کوئی

2776- انظر الحدیث: 6729,3096 صحیح مسلم: 4558 سنن ابو داؤد: 2974

2777- انظر الحدیث: 2313

شوہر کے سبب مستغنی ہو جائے تو اسے ان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مند اولاد کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔

2778 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، وَلاَ أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الجَنَّةُ ؟ فَحَفَرْتُهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ العُسْرَةِ فَلَهُ الجَنَّةُ ؟ فَجَهَّزْتُهُمْ، قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ

ابوعبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین جب محصور کیے گئے تو آپ بالاخانے پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کے کنوئیں کو خریدے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو تنگی والے لشکر کے لیے سامان فراہم کر دے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز وسامان سے بے فکر کر دیا۔ راوی کا بیان ہے تمام اصحاب نے آپ کی تصدیق کی حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط رہ دی کہ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ بھی اس میں سے کھائے، متولی کبھی خود وقف کرنے والا ہوتا ہے اور کبھی دوسرا، اس میں سب کو اجازت ہے۔

34- بَابُ إِذَا قَالَ الوَاقِفُ: لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے

2779 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ ، قَالُوا: لاَ نَطْلُبُ

ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کی مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے

2778- سنن ترمذی:3699، سنن نسائی:3612

2779- راجع الحدیث:428,334

ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ

ہیں۔

35- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ، إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ، أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ، فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ، فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا، وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى، وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ، فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا، فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتُحِقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ، فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ، ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا، أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ، وَاتَّقُوا اللهَ وَاسْمَعُوا وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ) (الْأَوْلَيَانِ) (المائدة: 107) وَاحِدُهُمَا أَوْلَى وَمِنْهُ أَوْلَى بِهِ، عُثِرَ: أُظْهِرَ (أَعْثَرْنَا) (الكهف: 21) أَظْهَرْنَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوتمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کوموت آئے وصیّت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا (پ ۷، المائدہ ۱۰۶-۱۰۸)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا۔ پس ایسے ملک میں سہمی فوت ہو گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے تو سامان میں چاندی کا وہ پیالہ نہ تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

2780 - وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا

2780- سنن ابو داؤد: 3606، سنن ترمذی: 3060

مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ، فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ، فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ، قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) (المائدة: 106)

ان دونوں سے قسم لی اس کے بعد مکہ مکرمہ سے وہ پیالہ مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی بن بدا سے خریدا تھا، بس میت کے اولیاء سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں شخصوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور بیشک یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ان کے متعلق نازل ہوئی۔

36-بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ

ورثہ کی غیر موجودگی میں بھی وصی میت کا قرضہ ادا کرسکتا ہے

2781 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، أَوِ الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الغُرَمَاءُ، قَالَ: اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ أَصْحَابَكَ ، فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے، انہوں نے اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ اور ان کے اوپر کچھ قرض تھا، جب کھجوریں توڑنے کے دن آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو خوب علم ہے کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے، اور انہوں نے کافی قرضہ پیچھے چھوڑا ہے، میری خواہش ہے کہ آپ کھجوروں کے پاس تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر کچھ کمی کردیں گے۔ فرمایا تم جاؤ، اور ہر قسم کی کھجوروں کی علیحدہ ڈھیری لگادو، میں ارشاد کی تعمیل کرکے آپ کو بلایا۔ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر اور بھی سختی سے مطالبہ کرنے لگے۔ آپ نے جب ان کا یہ رویہ ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور اس کے اوپر تشریف فرما ہوگئے اور مجھے حکم دیا کہ

2781- راجع الحدیث:2127

رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلِمَ وَاللَّهِ البَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى البَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " أُغْرُوا بِي: يَعْنِي هِيجُوا بِي، (فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ العَدَاوَةَ وَالبَغْضَاءَ) (المائدة: 14) "

اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ تو آپ خود پیمانہ بھر بھر کر انہیں دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرضہ ادا کر دیا جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرضہ ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں پس خدا کی قسم، نبی مصطفیٰ کے صدقے تمام ڈھیریاں اسی طرح باقی بچ رہیں حتیٰ کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔
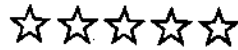
☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

56- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

1- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ، وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ) (التوبة: 111) إِلَى قَوْلِهِ (وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) (البقرة: 223) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحُدُودُ الطَّاعَةُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جہاد اور سیرت رسول عربی

جہاد اور سیرت رسول عربی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۲) ابن عباس نے فرمایا حدود طاعت سے ہے۔

2782- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعَيْزَارِ، ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلاَةُ عَلَى مِيقَاتِهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا، نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض کی کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اس کے بعد میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید عرض کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

2782- راجع الحدیث: 527

سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

فائدہ: جہاد بنا ہے جھدٌ سے جہد جیم کے پیش سے یا فتحہ سے بمعنی مشقت ہے۔ شریعت میں جہاد بالکسر کے معنی ہیں کفار کے مقابلہ میں مشقت کرنا یا تلوار سے لڑ کر غازیوں کی مدد کر کے مال سے یا رائے سے یا ان کے ساتھ جا کر ان کی جماعت بڑھا کر۔ جہاد کا درجہ اسلام میں بہت بڑا ہے عام مؤمن اپنا مال، وقت یا کوشش اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، مجاہد اپنی جان سے دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، جان بڑی پیاری چیز ہے اس لیے مجاہد خدا کو بڑا پیارا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ عبادات الہیہ پر ہمیشگی کرنا بھی جہاد اعظم ہے بلکہ نماز کی پابندی جہاد سے افضل ہے کہ جہاد تو نماز قائم کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ جہاد حسن لغیرہ ہے اور نماز حسن بعینہ ہے۔ (مرقات) حق یہ ہے کہ عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے مگر بعض خصوصی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہوتا ہے، اسی وجہ سے بعض احادیث میں نماز کو جہاد پر مقدم فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں جہاد کو نماز پر مقدم فرمایا گیا۔ اس جگہ اشعۃ اللمعات میں فرمایا ہے کہ عام مردوں کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدوں کی روح کو خود رب تعالیٰ براہ راست قبض فرماتا ہے۔ (اشعہ)

(مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۶۸۳)

2783- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل کر کھڑے ہو جایا کرو۔

2784 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرَى الجِهَادَ أَفْضَلَ العَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے ہیں، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا مگر افضل جہاد تو حج مبرور ہے۔

2785 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

2783- راجع الحدیث: 1349

2784- راجع الحدیث: 1520

2785- سنن نسائی: 3128

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ، أَنَّ ذَكْوَانَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الجِهَادَ؟ قَالَ: لاَ أَجِدُهُ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ المُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلاَ تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلاَ تُفْطِرَ؟، قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ المُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ، فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ

ہو کر عرض کیکہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، پھر ارشاد فرمایا، کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہو۔ اور ذرا نہ ٹھہرو نہ لو، اور برابر روزے رکھتے رہو اور بالکل افطار نہ کرو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور! یہ کون کرسکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کے لیے جتنے قدم اٹھاتا ہے تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

2- بَابٌ: أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ، وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ، ذَلِكَ الفَوْزُ العَظِيمُ} (الصف: 11)

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

2786 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟

عطا بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے، لوگوں نے پھر عرض کی۔ اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا،

2786- انظر الحدیث: 6494

قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

2787 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ، بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے، کہ اگر شہید ہوگیا، تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے گا۔

3- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دُعا کرنا

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

2789 و 2788 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ - وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت امّ حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت امّ حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر رونق افروز ہوئے اور انہوں نے

2787- راجع الحدیث: 36 سنن نسائی: 3124

2789, 2788 - انظر الحدیث: 2877, 2894, 2878, 2895, 2924, 6282, 6283, 7001, 7002, 2799, 2800 صحیح مسلم: 4911 سنن ابوداؤد: 2941, 2942 سنن ترمذی: 1645 سنن نسائی: 3171

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ "، شَكَّ إِسْحَاقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ - كَمَا قَالَ فِي الأَوَّلِ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، فَرَكِبَتِ البَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

کھانا کھلایا اور آپ کا سر مبارک سہلانے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی۔ پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہونگے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ ہے۔ یا اَلْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلے والوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں شامل ہوچکی ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں جہاد پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر پڑی اور جاں بحق ہوگئیں۔

4- بَابُ دَرَجَاتِ المُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُقَالُ: هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذَا

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات (عربی میں) هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اور هٰذَا سَبِيْلِيْ دونوں طرح بولنا

سَبِيلِي

2790- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ، فَاسْأَلُوهُ الفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ وَأَعْلَى الجَنَّةِ - أُرَاهُ - فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الجَنَّةِ

درست ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ حق ٹھہرالیا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا، لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا، کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔

2790م - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ: وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

محمد بن فلیح اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالاَ: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ "

ابورجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آج رات میں نے دو شخصوں کو دیکھا، جو میرے پاس آئے، پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور اعلیٰ گھر میں نے دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا، یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

-2790 انظر الحدیث:7423

-2791 انظر الحدیث:845

5- بَابُ الغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ

صبح وشام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا

2792 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

2793 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ: لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

2794 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّوْحَةُ وَالغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

6- بَابُ الحُورِ العِينِ، وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ، شَدِيدَةُ سَوَادِ العَيْنِ، شَدِيدَةُ

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات، انہیں دیکھ کر آنکھ حیران ہو جائے گی، ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی

2792- انظر الحدیث: 6568,2796

2793- انظر الحدیث: 3253

2794- انظر الحدیث: 6415,3250,2892، صحیح مسلم: 852، سنن نسائی: 3118

بَيَاضِ الْعَيْنِ

(وَزَوَّجْنَاهُمْ) (الدخان:54) بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ

طرح سفیدی بھی

اُن کے بارے میں جو قرآن کریم میں زوجناھم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انکحناھم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کردیا ہے۔

2795 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ، لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ، يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جسے موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس اچھی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے، سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور راہِ خدا میں دوبارہ قتل ہو۔

2796 - قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ غَدْوَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ، أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ - يَعْنِي سَوْطَهُ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جاسکے۔ تو وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت اہلِ زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کی درمیانی فضا روشن ہوجائے اور خوشبو سے بس جائے اور حورعین کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

7- بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ

شہادت کی تمنا کرنا

2797 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات

2795- انظر الحدیث:2817

2796- راجع الحدیث:2792

2797- راجع الحدیث:36 سنن نسائی:3152

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنَّ رِجَالًا مِنَ المُؤْمِنِينَ لاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور یہ مجھ سے نہ ہو سکے کہ ساتھ رکھنے کی خاطر سب کو سوار کردوں میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا اور متواتر راہِ خدا میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری تو یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

2798- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ، وَقَالَ: مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر جعفر نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہوئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہم اس بات پر خوش نہ تھے کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب فرماتے ہیں یا آپ نے یہ فرمایا: کیا یہ بات ان کے لیے باعث خوشی نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔

8- بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ يُدْرِكْهُ المَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) (النساء: 100) "وَقَعَ: وَجَبَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر

2798- راجع الحدیث:1246

2800و 2799 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا البَحْرَ الأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ المُسْلِمُونَ البَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ، نَزَلُوا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَمَاتَتْ

ہوگیا (پ ۵، النسآء ۱۰۰) یہاں وَقَعَ سے وَجَبَ مراد ہے۔ یعنی واجب ہوگا۔

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے نزدیک ہی سو رہے تھے، پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا، مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے دعا کر دی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس مرتبہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب ہوا۔ انہوں نے عرض کی کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے مجھے اس گروہ میں شمار فرمالے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ امّ حرام کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر یہ اس سے گر کر جاں بحق ہوگئیں۔

9- بَابُ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

راہِ خدا میں کسی عضو کو تکلیف پہنچنا

2801 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ، فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عامر کی جانب روانہ فرمایا جن کی تعداد ستر تھی، جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے کہا پہلے میں نزدیک جاتا ہوں، اگر انہوں نے مجھے امان دی تو انہیں رسول خدا کا

2799,2800- صحیح مسلم: 4913,4912 سنن نسائی: 3172

2801- راجع الحدیث: 1001

أَمِّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا، فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ، فَأَنْفَذَهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ، فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ، قَالَ هَمَّامٌ: فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ، فَرَضِيَ عَنْهُمْ، وَأَرْضَاهُمْ . فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا، وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے نزدیک رہنا اور موقع کی مناسبت اقدام کرنا۔ پس ان لوگوں نے انہیں امان دے دی۔ اسی دوران کہ وہ انہیں نبی کریم کا پیغام دے رہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے نیزے کا ایسا وار کیا کہ ان کے سینے سے پار کر دیا۔ ان کی زبان مبارک سے فوراً نکلا: اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم میں نے اپنی مراد پالی، اس کے بعد وہ باقی حضرات پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بھی شہید کر دیا۔ صرف ایک بزرگ ان میں سے بچے جو ٹانگ سے معذور تھے اور پہاڑی پر چڑھ گئے تھے، ہمام راوی فرماتے ہیں کہ میری رائے میں ان کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے۔ پس حضرت جبرئیل نے اس واقعہ کی خبر نبی کریم کو پہنچائی کہ اپنے رب سے جا ملے ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں۔ پس ایک عرصہ تک ہم یہ آیت پڑھتے رہے کہ ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے ہیں ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ نبی ﷺ نے چالیس دن تک قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعا مانگی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

2802- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی ایک انگشت مبارک خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے، جو خون سے آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔

2802- انظر الحدیث: 6146، صحیح مسلم: 4631،4630، سنن ترمذی: 3345

10- بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

2803 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ المِسْكِ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص راہِ خدا میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں راہ میں زخمی ہوا ہے، مگر وہ قیامت کے دن یوں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اور اس کا خون کا رنگ بالکل خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی۔

11- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ) (التوبة: 52) وَالحَرْبُ سِجَالٌ

2804 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّ الحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ العَاقِبَةُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: "تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا" اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ ابوسفیان نے مجھے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ اس (رسول خدا) کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے۔ تم نے بتایا کہ لڑائی چرس اور ڈول کی طرح ہے پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے۔ لیکن آخر کار کامیابی ان کے لیے ہوتی ہے۔

12- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں

2803- راجع الحدیث: 237

2804- راجع الحدیث: 51

اللّٰهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) (الاحزاب: 23)

2805 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا قَالَ: ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ - يَعْنِي أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، - يَعْنِي المُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: "كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الاحراب: 23) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ"

نے سچّا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس پہلی جنگ کے وقت جو آپ نے مشرکین سے لڑی تھی موجود تھا۔ اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور دکھائے گا کہ یہ مشرکوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ جب احد کی جنگ کا دن آیا اور کچھ مسلمان میدانِ جنگ میں ٹھہر نہ سکے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی! الٰہی میں اس حرکت سے بری ہوں جو ہمارے بعض ساتھیوں سے سرزد ہوئی ہے اور اس عملسے بیزار ہوں، جس کے یہ مشرکین مرتکب ہوئے ہیں، پھر انہوں نے پیش قدمی فرمائی، تو حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہوگئی، فرمایا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم، جنت مجھے احد کے اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے، حضرت سعد بارگاہ نبوت میں بیان کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! جو جوانمردی انہوں نے دکھائی وہ میری استطاعت سے باہر ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں شہید ہوتے ہوئے پایا تو ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے، مشرکین نے ان کے کان، ناک وغیرہ کاٹ لیے تھے جس کے سبب کوئی انہیں پہچان نہ سکا جبکہ صرف ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے

2805- انظر الحدیث: 4783,4048

پہچانا، حضرت انس فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا الخ ان کے متعلق اور ان جیسے حضرات ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

2806 - وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَرَضُوا بِالْأَرْشِ، وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ

حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے جن کا نام ربیع تھا، ایک عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تھے، رسول خدا نے قصاص کا حکم دیا، حضرت انس بن نضر نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: یارسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے ایسا ہی ہوا کہ مدعی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ ترک کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔

2807 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) (الاحزاب: 23)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جب مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھے سورۂ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ مجھے وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملی، جن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے دو شخصوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ ۲۱، احزاب ۲۳)

2806- راجع الحدیث: 2805,2703

2807- انظر الحدیث: 7425,7191,4989,4988,4986,4784,4679,4049

13-بَابٌ: عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لاَ تَفْعَلُونَ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا، كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ} (الصف: 3)

جنگ سے قبل نیک عمل کرنا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق کارکردگی دکھاؤ گے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (پ ۲۸، احزاب ۲۔۴)

2808 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالحَدِيدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: أَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ، فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلح شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، اس کے بعد جہاد کرنا، پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے عمل تو کم کئے ہیں لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

14-بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

نامعلوم آدمی کا تیر لگنے سے مر جانا

2809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ البَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَلاَ تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدۂ محترمہ حضرت امّ الربیع بنت براء نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتایئے جو بدر کی لڑائی میں قتل کیا گیا تھا، جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے خلاف ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری

2808- سنن ترمذی:3104

2809- انظر الحدیث:6567,6550,3982

ذَلِكَ، اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الأَعْلَى

کروں؟ ارشاد فرمایا: اے امِ حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے بیٹے نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

15- بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا

2810 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کوئی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی شہرت کے لیے، کوئی اپنی دلیری دکھانے کے لیے، پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہ ہے جو کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے۔

16- بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جس کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہوں

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ) (التوبة: 120) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) (التوبة:120)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۰)

2811 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اسحاق، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یزید بن

2810- راجع الحدیث: 123، صحیح مسلم: 4897,4896، سنن ابو داؤد: 2518,2517، سنن ترمذی: 1646، سنن نسائی: 3136، سنن ابن ماجہ: 2783

2811- راجع الحدیث: 907

الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ

ابومریم، عُبایہ بن رافع، حضرت ابوعبس ابوالرحمٰن بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گردآلود ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

17- بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2812- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ، وَقَالَ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ

اللہ کی راہ میں غبارآلودہ ہونے والے کے سر کو پونچھنا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ اور علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے اور احتبا کی صورت میں تشریف فرما ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی تعمیر ہورہی تھی تو ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودو اینٹیں لاتے تھے جب نبی کریم ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر سے گرد جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کے اس حال پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا یہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں گے اور وہ ان کو جہنم کی جانب۔

18- بَابُ الْغَسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

2813- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

جنگ اور گردآلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

2812- راجع الحديث:447

2813- راجع الحديث:463

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلاَحَ، وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلاَحَ فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ قَالَ هَا هُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگِ خندق سے واپس لوٹے تو آپ نے ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرما لیا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد سے اٹا ہوا تھا۔ پھر عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے حالانکہ میں نے ابھی نہیں اتارے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اب کہاں کا قصہ ہے؟ عرض کی، ادھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی جانب تشریف لے گئے۔

19- بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ) (آل عمران: 170)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

2814- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلاَثِينَ غَدَاةً، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ: أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بئر معونہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کی ہلاکت کے لیے تیس دن تک دعا کی۔ وہ قبیلہ رِعل، ذکوان اور عصیّہ کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی، حضرت انس فرماتے ہیں کہ شہداءِ بئرِ معونہ کے بارے میں قرآنِ کریم کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہوگئی۔ وہ

2814- صحیح مسلم:1543

لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

آیت یہ ہے: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

2815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: اصْطَبَحَ نَاسٌ الخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذَلِكَ اليَوْمِ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا فِيهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ بعض حضرات نے غزوۂ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی تھی، پھر شہید کر دیئے گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا، کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی پی تھی؟ فرمایا، یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

20- بَابُ ظِلِّ المَلاَئِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں

2816 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ المُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو - أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو - فَقَالَ: لِمَ تَبْكِي - أَوْ لاَ تَبْكِي - مَا زَالَتِ المَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ: أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، جن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا، تو میری قوم نے مجھے روکا، اس کے بعد رونے کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حَتّٰی رُفِعَ بھی ہے؟ فرمایا کبھی کبھی (حضرت جابر) یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

21- بَابُ تَمَنِّي المُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا

شہید دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرتا ہے

2817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی ایسا

2815- انظر الحدیث: 4618،4044

2816- راجع الحدیث: 1293،1244

2817- صحیح مسلم: 4845، سنن ترمذی: 1662

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ

نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرے، خواہ اسے دنیا کا سارا مال و متاع دے دیا جائے، ماسوائے شہید کے۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی جانب واپس لوٹے پھر دس مرتبہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کا درجہ دیکھ چکا ہے۔

22- بَابٌ: الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے بتانے سے ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔

2818 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ - وَكَانَ كَاتِبَهُ - قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ . تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، جو ان کے کاتب بھی تھے، فرماتے ہیں کہ ان کے لیے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس کی متابعت اُویسی، ابوالزناد موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

23- بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا

2819 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیٰ نبینا

2818- راجع الحدیث:2735

2819- انظر الحدیث:3424,5242,6639,6720,7469

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ، أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ، يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ "

وعلیہما الصلوٰۃ والسلام۔ نے ایک روز فرمایا: آج رات میں اپنی سَو یا ننانویں، ساری ہی بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار پیدا ہوں جنہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے انشاء اللہ کہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی پورا بچہ نہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے گھوڑوں پر سوار ہو کر سب کے سب اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

24- بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

2820 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ، وَقَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب سے حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے گئے اور فرمایا: ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

2821 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محمد بن جُبَیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرات بھی ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ آپ سے لپٹ کر سوال کرنے لگے، حتیٰ کہ آپ کو کھینچتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم ﷺ نے

2820- انظر الحدیث: 2627، صحیح مسلم: 5961، سنن ترمذی: 1687، سنن ابن ماجہ: 2772

2821- انظر الحدیث: 3148

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلاَ كَذُوبًا، وَلاَ جَبَانًا

وہاں ٹھہر کر فرمایا: میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی بھیڑ بکریاں ہوتیں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل ہرگز نہ پاتے۔

25- بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

بزدلی سے پناہ مانگنا

2822- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الأَوْدِيَّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلاَةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ

عمرو بن میمون الاودی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف واپس لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے تصدیق فرمائی۔

2823- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

معتمر کے والد، حضرت انس بن مالک سے راوی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔

26- بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ

قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ

اپنی جنگی کارکردگی بیان کرنا

ابوعثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں روایت کی ہے۔

2822- انظر الحدیث: 6390,6374,6370,6365، سنن ترمذی: 3567، سنن نسائی: 5462

2823- صحیح مسلم: 6814,6812، سنن ابو داؤد: 1540، سنن نسائی: 5467

2824 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَسَعْدًا، وَالمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت پائی لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے جنگی حالات روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگِ اُحد کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

27- بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ، وَمَا يَجِبُ مِنَ الجِهَادِ وَالنِّيَّةِ

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیّت نیک ہو

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا، وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا، وَسَفَرًا قَاصِدًا لاَتَّبَعُوكَ، وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ) (التوبة: 42) الآيَةَ وَقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ، أَرَضِيتُمْ بِالحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ) (التوبة: 38) إِلَى قَوْلِهِ (عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البقرة: 20) يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (انْفِرُوا ثُبَاتٍ) سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ " يُقَالُ: أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ "

چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے (پ۱۰، التوبۃ ۴۱۔۴۲) نیز فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (پ۱۰، التوبۃ ۳۸۔۳۹) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں نکلنا مراد ہے کہتے ہیں کہ ثُبَاتٌ کا واحد ثُبَةٌ ہے۔

2824- انظر الحديث: 4062

2825- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الفَتْحِ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس فتح کے بعد ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیک نیت موجود ہے۔ پس جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو فوراً نکل آیا کرو۔

28- بَابُ الكَافِرِ يَقْتُلُ المُسْلِمَ، ثُمَّ يُسْلِمُ، فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

کافر مسلمانوں سے قتال کرے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے

2826- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى القَاتِلِ، فَيُسْتَشْهَدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر (اپنی شان کے مطابق) ہنستا ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ہوگا اور دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑ کر قتل ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخش دی اور شہادت پا گیا۔

2827- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَسْهِمْ لِي، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ العَاصِ: لاَ تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ، تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ، يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مالِ غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاص کے بیٹوں میں سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے، میں نے کہا، یہ تو ابن توقل کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب دیا، اس چوپائے پر تعجب ہے جو ابھی ضان پہاڑی کی

2825- راجع الحدیث:1349

2826- سنن نسائی:3166

2827- سنن ابو داؤد:2724,2723

رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ، وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَلاَ أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ.

چوٹی سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت سے سرفراز کیا اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔ عنبسہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں کہ انہیں غنیمت سے حصہ ملا یا نہ ملا۔

2827م - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ السَّعِيدِيُّ هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے سعیدی کا نام ونسب سعیدی عمرو بن بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

29- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

روزے پر جہاد کو ترجیح دینا

2828 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لاَ يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایامِ عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔

30- بَابٌ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں

2829 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں، (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہِ خدا میں شہید ہونے والا۔

2827م- انظر الحدیث: 4239,4238,4237

2829- راجع الحدیث: 653

2830 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

بشر بن محمد، عبداللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت انس بن مالک سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

31- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ، وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللَّهُ المُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى القَاعِدِينَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الحُسْنَى، وَفَضَّلَ اللَّهُ المُجَاهِدِينَ عَلَى القَاعِدِينَ) (النساء : 95) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَحِيمًا) (النساء: 23)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں- اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے (پ۵، النسآء۹۵-۹۶)

2831 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ) (النساء : 95) مِنَ المُؤْمِنِينَ " دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا، وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ، فَنَزَلَتْ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95) "

حضرت براابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا۔ وہ کندھے کی ایک ہڈی لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ لیا اور حضرت ابنِ امِ مکتوب نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا عذر کیا تھا تو یہ آیت اتری: ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں (پ۵، النسآء۹۵)

2832 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، میں سامنے گیا اور ان کے برابر میں جا کر

2830- انظر الحدیث: 5732، صحیح مسلم: 4922,4921

2831- انظر الحدیث: 4990,4594، صحیح مسلم: 4888

2832- انظر الحدیث: 4592، سنن نسائی: 3100,3099، سنن ترمذی: 3033

سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ جَالِسًا فِي المَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ: (لَا يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ) (النساء: 95) (وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (النساء: 95)"، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَسْتَطِيعُ الجِهَادَ لَجَاهَدْتُ - وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95)

بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان سے آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ کی کتابت کروا رہے تھے۔ اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابنِ امّ مکتوم رضی اللہ عنہ بھی حاضرِ خدمت اقدس ہو گئے اور بارگاہ نبوت میں عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں استطاعت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بینائی سے محروم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور آپ کا زانوئے مبارک اس وقت میرے زانو پر تھا۔ میں نے اتنا بوجھ محسوس کیا کہ زانو پھٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا۔ پھر بوجھ ہلکا ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا نزول فرمایا۔

32- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ القِتَالِ

جنگ کے وقت صبر سے کام لینا

2833 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا، جس کو میں نے بھی پڑھا، اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔''

33- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى القِتَالِ

جہاد کی ترغیب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ) (الانفال: 65)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو (پ ۱۰، الانفال ۶۵)

2834 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ صبح سویرے سخت سردی میں

-2833 راجع الحديث: 2735,2818

-2834 انظر الحديث: 2835,2961,3795,3796,4099,4100,6413,7201

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الخَنْدَقِ، فَإِذَا المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالجُوعِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ إِنَّ العَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ، فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی موجود نہیں جو یہ کام کرتے۔ جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ "اے اللہ! آرام و سکون راحت تو آخرت کا آرام و سکون ہے۔ بس میرے انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔" یہ سن کر کرصحابہ کرام نے جواباً عرض کیا: جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

34- بَابُ حَفْرِ الخَنْدَقِ

خندق کھودنا

2835 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ حَوْلَ المَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ، وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ ... فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مشغول تھے اور اپنی پشت پر مٹی لے جاتے وقت یہ شعر پڑھتے تھے: ہیں ہم محمد مصطفی کے ہاتھ پر بک چکے ہیں، اب یہ زندگی ان کی غلامی کے لیے ہے۔ یہ سماعت فرما کر نبی کریم کی زبانِ مبارک پر اپنے صحابہ کے لیے یہ الفاظ جاری ہو گئے: "اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار و مہاجرین میں برکت فرما۔"

2836 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ، وَيَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مٹی اٹھا کر لے جاتے اور زبانِ مبارک پر یہ الفاظ ہوتے: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا۔

2835- راجع الحدیث: 2834

2836- انظر الحدیث: 7236,6620,4106,4104,3034,2837 صحیح مسلم: 4647,4646

2837 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

حضرت براءبن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود بھی مٹی اٹھاتے دیکھا اور مٹی کے غبار کے سبب آپ کے شکم مبارک کی سفید رنگت بھی دکھائی نہ دیتی تھی۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے: اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم راہِ ہدایت نہ پاسکتے۔ نہ صدقہ خیرات کرسکتے تھے اور نہ نمازیں پڑھتے۔ پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرمانا۔ یہ لوگ ہم پر بلا سبب زیادتی کرتے ہیں۔ جب وہ ہمیں فتنہ کی طرف بلاتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

35- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

جو جہاد میں کسی عذر کے سبب شریک نہ ہوا

2838 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی کریم ﷺ کی معیت میں واپس لوٹے۔

2839 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا، مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلاَ وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ العُذْرُ،

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہمیں چھوڑ کر مدینہ میں رہ گئے ہیں، حالانکہ وہ کسی گھاٹی یا وادی میں ہمارا ساتھ چھوڑنے والے نہیں، کسی عذر نے ہی انہیں روکا ہے۔

2839م - وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

موسیٰ سے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی:

2837- راجع الحدیث:2836

2838- انظر الحدیث:4423,2839

2839- راجع الحدیث:2838 سنن ابو داؤد:2508

حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الأَوَّلُ أَصَحُّ

موسیٰ بن انس کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

36- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

راہِ خدا میں روزہ رکھنا

2840- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: راہ خدا میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دے گا۔

37- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

2841- حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ هَلُمَّ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَاكَ الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کی جوڑی خرچ کرے تو جنت کے ہر دروازے کا دربان اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی جانب بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

2842- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: بیشک میں تمہارے بارے میں خوفزدہ ہوں کہ میرے بعد زمین کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہونگی۔

2840- صحیح مسلم: 2704، سنن ترمذی: 1623، سنن نسائی: 2252,2247، سنن ابن ماجہ: 1717

2841- راجع الحدیث: 1897، صحیح مسلم: 2370

2842- راجع الحدیث: 1465

إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ. ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا. فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا. وَثَنَّى بِالأُخْرَى. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْنَا: يُوحَى إِلَيْهِ. وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ. ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ. فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا. أَوَخَيْرٌ هُوَ - ثَلاَثًا - إِنَّ الْخَيْرَ لاَ يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، كُلَّمَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کو ایک کے بعد ایک ذکر فرمایا، تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خیر کے ذریعے شر آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ ہم نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پس تمام حاضرین اس طرح خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چہرۂ مبارک سے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا، جس شخص نے ابھی ابھی سوال کیا تھا وہ کہا ہے! ''کیا وہ مال خیر ہے''؟ یہ تین دفعہ فرمایا۔ (پھر فرمایا، جو مال خیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ بھلائی ہی لاتا ہے۔ جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات جانور کو ہلاک کر دیتا یا موت کے نزدیک کر دیا ہے سوائے رچتا پچتا کھانے والے کے یعنی چرے لیکن جب کوکھ ابھر آئیں تو دھوپ میں چلا جائے۔ جگالی کرے، گوبر اور پیشاب کرنے کے بعد پھر چرنے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میٹھا سبزہ ہے لیکن اچھا مالدار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے اللہ کی راہ میں یتیموں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا، وہ اس کھانے والے کی طرح ہے جو سیر ہی نہیں ہوتا اور اس کا مال بروز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔

38- بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر گیری کرنا

2843 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو راہ خدا میں لڑنے والے کے لیے سامان فراہم کر دے تو گویا اس

2843- صحیح مسلم: 4880,4879 'سنن ابو داؤد: 2509 'سنن ترمذی: 1631,1628 'سنن نسائی: 3181,3180

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

نے خود جہاد کیا اور جس نے راہ خدا میں لڑنے والے کے گھر بار کی اچھی نیت سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

2844 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم اور اپنی ازواجِ مطہرات کے سوا اور کسی کے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی قتل ہو گیا ہے جو میرے ہمراہ تھا۔

39- بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ القِتَالِ

جنگ کے وقت خوشبو لگانا

2845 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: - وَذَكَرَ يَوْمَ اليَمَامَةِ - قَالَ: أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لاَ تَجِيءَ؟ قَالَ: الآنَ يَا ابْنَ أَخِي، وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ - يَعْنِي مِنَ الحَنُوطِ - ثُمَّ جَاءَ، فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ القَوْمَ، مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ . رَوَاهُ حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبو مل رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا، چچا جان! کیا چیز آپ کو ہمارے ساتھ جانے سے مانع ہے؟ فرمایا، اے بھتیجے! ابھی چلتا ہوں اور وہ حنوط کی خوشبو مل رہے تھے۔ پھر وہ جا کر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے سامنے ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس سے مقابلہ و قتال کرتے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح تو نہیں لڑتے تھے تم نے تو دشمنوں کو بُری عادت ڈال دی ہے اس حضرت انس سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

40- بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

جاسوسی کے دستوں کی فضیلت

2846 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

2844- صحیح مسلم: 6269

2846- انظر الحدیث: 7261,4113,3719,2997,2847' صحیح مسلم: 6194' سنن ترمذی: 3745' سنن ابن ماجہ: 122

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ يَوْمَ الأَحْزَابِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ؟، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

کریم ﷺ نے جنگِ احزاب سے کچھ پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے عرض کی آقا، یہ غلام۔ پھر فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر نے عرض کی، آقا! یہ غلام۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

41-بَابٌ: هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ؟

کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے

2847- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ - قَالَ صَدَقَةُ: أَظُنُّهُ يَوْمَ الخَنْدَقِ - فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جنگِ خندق کی بات ہے، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا۔ آپ نے لوگوں سے پھر دریافت فرمایا تو حضرت زبیر نے ہی لبیک کہا۔ آپ نے تیسری مرتبہ دریافت فرمایا تو حضرت زبیر ہی لبیک کہنے والے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

42-بَابُ سَفَرِ الِاثْنَيْنِ

دو کا مل کر سفر کرنا

2848- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٍ لِي: أَذِّنَا، وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے واپس لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا: اذان دینا، تکبیر کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

43-بَابٌ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک

2847- راجع الحدیث: 2846، صحیح مسلم: 6193

2848- راجع الحدیث: 628

الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
کے لیے بھلائی رکھ دی گئی

2849- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر رہے گی۔

2850 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت رکھی دی گئی

2850م - قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

اسے سلیمان نے بھی شعبہ، حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابوالجعد سے اس کی روایت کی گئی ہے۔

2851 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

44- بَابٌ: الْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ
جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ نیک ہو یا بد

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے۔

2849- صحیح مسلم:4822

2850- صحیح مسلم:4830,4826، سنن نسائی:3579,3576، سنن ابن ماجہ:2786

2851- انظر الحدیث:3645، صحیح مسلم:4831، سنن نسائی:3573

2852 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ البَارِقِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے اور ثواب اور مالِ غنیمت۔

45- بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کو پالے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمِنْ رِبَاطِ الخَيْلِ) (الانفال:60)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ترجمہ کنزالایمان: اور جتنے گھوڑے باندھ سکو (پ ۱۰، الانفال ۶۰)۔

2853 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا المَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا رکھا اور یہ اللہ پر ایمان رکھنے اور اپنے وعدے کو سچا کر دکھانے کی نیت سے ہو، تو اس کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب کرنا، قیامت کے دن اس کے میزانِ عمل میں ہوں گے۔

46- بَابُ اسْمِ الفَرَسِ وَالحِمَارِ

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

2854 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الجَرَادَةُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا،

عبداللہ بن ابوقتادہ، اپنے والدِ محترم سے راوی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ابوقتادہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے، جو احرام باندھے ہوئے تھے اور یہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا۔ جب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے، جس کا نام جرادہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر

2852- راجع الحدیث:2850

2853- سنن نسائی:3584

2854- راجع الحدیث:2570,1831

فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ أَكَلَ، فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا، فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟، قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا

کا رانہوں نے خود لیا اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر ان میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور آگے چل پڑے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے پاس اس کی ایک ران ہے پس نبی کریم نے وہ ان سے لے کر تناول فرمائی۔

2855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللُّخَيْفُ "

ابوابن عباس ابن سہل، یہ اپنے والدِ ماجد سے، وہ اپنے والد محترم سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں تھا اور اس کا نام لُحَیف تھا۔

2856 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَ مَنْ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لاَ تُبَشِّرْهُمْ، فَيَتَّكِلُوا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا، جس کو عُفَیر کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہو اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا، یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔

2857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2856- انظر الحدیث:7373,6500,6267,5967، صحیح مسلم:143

2857- راجع الحدیث:2627

غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ (واپسی پر، آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

47- بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں

2858 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ"

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔ گھوڑا، عورت اور گھر۔

2859 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا، اور گھر ہے۔

48- بَابٌ: الْخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ

گھوڑے کے تین مقاصد

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ} (النحل: 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے (پ ۱۴، النحل ۸)

2860 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن میں آدمی کے لیے ثواب ہے۔

2858- انظر الحدیث: 2099- صحیح مسلم: 5770,5767

2859- انظر الحدیث: 5095' صحیح مسلم: 5771' سنن ابن ماجہ: 1994

2860- راجع الحدیث: 2371

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً، وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذَلِكَ " وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ : (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة:8)

دوسرے وہ جس میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔ تیسرے وہ، جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعثِ ثواب ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے رکھا ہو، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ دیا گیا ہو، پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اس کے حساب سے مالک کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رسّی توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو اس کی لید اور قدموں کے مطابق سے گھوڑے والے کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ کسی نہر یا دریا کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اس کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔ جو آدمی غرور یا ریاکاری کے سبب گھوڑا رکھے یا مسلمانوں کی دشمنی میں، تو ایسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸) یہ اس حکم کی جامع ہے۔

49-بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا

2861 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو المُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - قَالَ أَبُو

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ابوعقیل فرماتے ہیں کہ پتہ نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے اہل وعیال کے پاس

2861- انظر الحدیث:443، راجع الحدیث:2470

عَقِيلٍ: لاَ أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً - فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ، وَالنَّاسُ خَلْفِي، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ، فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً، فَوَثَبَ البَعِيرُ مَكَانَهُ، فَقَالَ: أَتَبِيعُ الجَمَلَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ البَلاَطِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ: الجَمَلُ جَمَلُنَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ: اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: الثَّمَنُ وَالجَمَلُ لَكَ

جلدی پہنچنا چاہتا ہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم واپس لوٹنے لگے اور میں اپنے سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا، جس کے جسم پر کوئی داغ نہ تھا۔ لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے اور میں آگے آگے جارہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہوگیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! اسے مضبوطی سے پکڑ لو، پھر آپ نے اس کے جسم پر ایک کوڑا مارا، تو اونٹ اچھل کر چل پڑا۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ اونٹ فروخت کرنا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم اپنے اصحاب کے ساتھ میں مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں بندھ دیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا: یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض کیا، ہاں۔ فرمایا، قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دئے۔

50- بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالفُحُولَةِ مِنَ الخَيْلِ

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ: " كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الفُحُولَةَ، لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ

راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نر جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ نڈر اور دلیر ہوتا ہے۔

2862 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خوف محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

2862- راجع الحدیث: 2627

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا، جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرمایا: ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا۔

51- بَابُ سِهَامِ الفَرَسِ

مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ

2863- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا، وَقَالَ مَالِكٌ: "يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالبَرَاذِينِ مِنْهَا، لِقَوْلِهِ: (وَالخَيْلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا) (النحل: 8)، وَلاَ يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ ملے گا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو (پ ۱۴، النحل ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

52- بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الحَرْبِ

میدانِ جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا

2864- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ، فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ المُسْلِمُونَ عَلَى الغَنَائِمِ، وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگِ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ جواب دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں گئے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیرانداز تھے لیکن جب ہم ان پر حملہ آور ہوئے تو وہ بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دوڑے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور بیشک ابوسفیان بن حارث نے اس

2863- انظر الحديث: 4228

2864- انظر الحديث: 2874، 2930، 3042، 4315، 4316، 4317، صحيح مسلم: 4593

سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

53- بَابُ الرِّكَابِ وَالغَرْزِ لِلدَّابَّةِ

جانور کے رکاب تسمے

2865- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الغَرْزِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الحُلَيْفَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

54- بَابُ رُكُوبِ الفَرَسِ العُرْيِ

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا

2866- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، جس پر زین بھی نہ تھی اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔

55- بَابُ الفَرَسِ القَطُوفِ

سست رفتار گھوڑا

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ المَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ - أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ - فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لاَ يُجَارَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا، یا اس میں سستی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔ پس اس کے بعد سے اس گھوڑے سے کوئی آگے نہ جاسکا۔

2865- انظر الحدیث: 166

2866- راجع الحدیث: 2627

2867- راجع الحدیث: 2627

56- بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

2868 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ سُفْيَانُ: بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ

گھوڑوں کی دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت کیے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ تو الحفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور بغیر سدھائے گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے زریق تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفیاء اور ثنیہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ ثنیہ اور زریق کا فاصلہ ایک میل ہے۔

57- بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ

2869 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَمَدًا: غَايَةً "، (فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ) (الحدید: 16)

دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا سدھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امدا سے مراد غایت، انتہا اور آخری حد ہے، جیسا کہ سورۂ احقاف میں طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ آیا ہے یعنی ان پر انتہا ہوگی۔

58- بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

2870 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ،

گھڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا

نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ

2868- انظر الحديث: 420

2869- راجع الحديث: 420، صحیح مسلم: 4821، سنن نسائی: 3585

2870- راجع الحديث: 2869

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ، فَأَرْسَلَهَا مِنَ الحَفْيَاءِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ - فَقُلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ - وَسَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ " قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا

کروائی۔ ان کے روانہ ہونے کا مقام حفیاء تھا اور پہنچنے کی جگہ ثنیۃ الوداع تھی۔ میں نے موسیٰ سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا چھ یا سات میل اور پھر بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی گئی جو ثنیۃ الوداع سے روانہ کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زُرَیق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: کم وبیش ایک میل۔ حضرت ابنِ عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

59- بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی (قصواء) کا ذکر

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى القَصْوَاءِ وَقَالَ المِسْوَرُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصواء پر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: قصواء اپنی مرضی سے نہیں بیٹھتی۔

2871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا العَضْبَاءُ

حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام عضباء تھا۔

2872 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى العَضْبَاءَ، لاَ تُسْبَقُ - قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ لاَ تَكَادُ تُسْبَقُ - فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ، فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ عضباء سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی، حمید راوی فرماتی ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سوار اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی عضباء سے آگے نکال لی۔ مسلمانوں پر یہ حرکت بڑی ناگوار گزری۔ یہاں تک کہ آپ کو بھی ان

2871- انظر الحدیث: 2872' سنن ابو داؤد: 4802

2872- راجع الحدیث: 2871

يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ناراضگی کا علم ہوا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی کو بلندی دیتا ہے تو پھر اسے نیچے بھی گراتا ہے حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو تفصیلاً بھی روایت کیا ہے۔

60- بَابُ الْغَزْوِ عَلَى الْحَمِيرِ

خچر پر غزوہ کا باب

61- بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید خچر

قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

اس کی حضرت انس نے روایت کی ہے اور ابوحمید فرماتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر بطور تحفہ دیا تھا۔

2873- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ وَسِلاَحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا ماسوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین کے اور انہیں بطور صدقہ چھوڑا تھا۔

2874- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ، وَاللَّهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ پھیری؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ گئے، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں پر رکھ لیا۔ اپنے سفید خچر پر آپ تھے، جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن الحارث نے تھام رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے بار بار یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

2873- انظر الحدیث: 2739

2874- انظر الحدیث: 2864' صحیح مسلم: 4594' سنن ترمذی: 1688

62-بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ

2875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الجِهَادِ، فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الحَجُّ

2875م - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا

2875م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، بِهَذَا،

2876 - وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الجِهَادِ، فَقَالَ: نِعْمَ الجِهَادُ الحَجُّ

63-بَابُ غَزْوِ المَرْأَةِ فِي البَحْرِ

2877و2878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ البَحْرَ الأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ ، فَقَالَتْ: يَا

عورتوں کا جہاد

امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے جہاد کی اجازت کی عرض کی تو آپ نے فرمایا، تمہارا جہاد حج ہے۔

عبداللہ بن الولید، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

قبیصہ، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے جہاد کے متعلق نبی کریم ﷺ سے عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا، عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

عورتوں کا بحری جہاز

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنتِ ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رونق افروز ہوئے تو ٹیک لگائی اور سو گئے پھر ہنسے تو انہوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ عرض کی، یارسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما

2875- راجع الحدیث:1520

2876- راجع الحدیث:1520

2877,2878-انظر الحدیث:2799

رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ . ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ - أَوْ مِمَّ - ذَلِكَ، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، وَلَسْتِ مِنَ الآخِرِينَ . قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ البَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ، فَلَمَّا قَفَلَتْ: رَكِبَتْ دَابَّتَهَا، فَوَقَصَتْ بِهَا، فَسَقَطَتْ عَنْهَا، فَمَاتَتْ

لے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر ہنسے اور پھر اسی طرح عرض کی گئی، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، مجھے اس جماعت میں شمار فرما لے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلی جماعت میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ بنت قرظہ کے ساتھ بحری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

64- بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ

2879 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ

دوسری بیوی کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا

عُروہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبیداللہ بن عبداللہ، نے حدیثِ عائشہ بیان کی یعنی ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کے لیے نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔ اس کو ہمراہ لے جاتے۔ ایک غزوہ میں جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا پس میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نکلی اور یہ پردے کا حکم آجانے کے بعد کی بات ہے۔

65- بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ

عورتوں کا مردوں کے

2879- راجع الحديث: 2637

وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

ساتھ مل کر جہاد کرنا

2880 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ القِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلاَنِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگِ اُحد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ دونوں اپنی ساقوں پر سے کپڑا سمیٹے ہوئے ہیں اور میں ان کے پیروں کی پازیب دیکھ رہا تھا۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

66- بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ القِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا

2881 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ المَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا القِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " تَزْفِرُ: تَخِيطُ "

ثعلبہ بن ابو مالک راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک عمدہ چادر باقی بچ گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ ﷺ کی ان صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے حرم میں ہیں۔ ان کی مراد امِ کلثوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ امِ سلیط زیادہ حقدار ہیں اور امِ سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگِ اُحد میں ہمارے لیے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تَزْفِرُ سے سینا مراد ہے۔

2880- انظر الحدیث: 4064,3811,2902، صحیح مسلم: 4660

2881- انظر الحدیث: 4071

67- بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

2882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا

رُبیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور شہداً کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

68- بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

2883 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَسْقِي الْقَوْمَ، وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جانا

حضرت ربیع بنت مُعوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور قتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔

69- بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

2884 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ

جسم سے تیر نکالنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکالا تو اس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ پس میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صورتِ حال عرض کی، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اپنے بندے ابوعامر کی مغفرت فرما۔

70- بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں

2882- انظر الحدیث:5679,2883

2883- انظر الحدیث:2882

2884- صحیح مسلم:6356

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

2885- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلاَحٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نگرانی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک سفر میں) جاگتے رہے تھے، پس جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا کوئی اچھا ساتھی رات کو میرے لیے پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیاروں کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابو وقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کے لیے پہرا دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ سو گئے۔

2886- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالقَطِيفَةِ، وَالخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمبل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جُحادہ نے ابوحُصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔

2887- وَزَادَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلاَ انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمبل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ ایسا برباد اور پست ہوا۔ جبکہ اسے کانٹا چُبھے تو نہ نکلے۔ مژدہ ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے، بال بکھرے اور قدم

2885- انظر الحدیث: 7231، صحیح مسلم: 6182,6180، سنن ترمذی: 3756

2886- انظر الحدیث: 6435,2887، سنن ابن ماجہ: 4136

2887- راجع الحدیث: 2886

اللّٰهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ ، وَقَالَ فَتَعْسًا: كَأَنَّهُ يَقُولُ: فَأَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ، طُوبَى: فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ، وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ"

غبار آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے، اگر فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پیچھے ہی رہتا ہے، اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ تعساً کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طُوبیٰ فعلیٰ کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاء یہاں واو سے بدل گئی ہے اور یہ یَطِیبُ سے مشتق ہے۔

71- بَابُ فَضْلِ الخِدْمَةِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں مجاہدین کی خدمت وفضیلت

2888 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا، لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں رہا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جس کسی کو دیکھتا ہوں اس کا اکرام کرتا ہوں۔

2889 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى المَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں خیبر کی جانب روانہ ہوا، تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم ﷺ خیبر سے واپس لوٹے اور اُحد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

2888- صحیح مسلم: 6375

2889- راجع الحدیث: 371، صحیح مسلم: 3308، سنن ترمذی: 3922

لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ ہمیں ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

2890- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مُوَرِّقٍ العِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ المُفْطِرُونَ اليَوْمَ بِالأَجْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے کی ہمراہی میں تھے، تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر کا سایہ کئے ہوئے تھا۔ (ہم میں سے) جن حضرات کا روزہ تھا انہوں نے کوئی کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہیں تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت کی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج تو افطار کرنے والے بڑا ثواب کما کر لے گئے۔

72- بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت

2891- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ سُلاَمَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ کا صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے تو یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا نیز نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

73- بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (آل عمران: 200)

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو (پ ۴، آل عمران

2890- صحیح مسلم: 2617، سنن نسائی: 2282

2891- راجع الحدیث: 2707

2892 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

(۲۰۰) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی مل جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

74- بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا

2893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: التَمِسْ غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي، وَأَنَا غُلاَمٌ رَاهَقْتُ الحُلُمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیبر کی طرف نکلے تو حضرت ابوطلحہ مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کی سعادت مجھے حاصل ہوئی جب آپ کسی جگہ فروکش ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم وملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کروا دیا تو بارگاہ نبوت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس

2892- راجع الحدیث:2794

2893- راجع الحدیث:2235

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ، حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ . فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالتِ عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقام صہباء میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوگئیں اور آپ نے انہیں ہم بستری کی سعادت بخشی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے اطراف میں ہوں انہیں کھانے کے لیے بلالاؤ۔ رسول خدا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ انہیں اپنی چادر مبارک اڑھا دیتے، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے بارے میں گھٹنے پر پیر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ہم متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے تو آپ نے کوہِ اُحد کی جانب دیکھا اور فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور کہا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ان کے مدّ اور صاع میں برکت فرما۔''

75- بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

2895و2894- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ

سمندری سفر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی کریم ﷺ ان کے گھر جلوہ افروز ہو کر سوگئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا،

2894,2895- راجع الحدیث:2799

يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الغَزْوِ، فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَوَقَعَتْ، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

میں اپنی امت کی ایک جماعت کو دیکھ کر حیران ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ پس میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرمالے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے آپ نے دو یا تین دفعہ اسی طرح بتایا میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے کہ مجھے اس جماعت میں شامل فرمالے۔ آپ نے فرمایا تم پہلی جماعت میں شامل ہو۔ پھر انہیں حضرت عبادہ بن صامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے اپنی سواری کے نزدیک ہوئیں تو گر پڑیں اور ان کی گردن کچل ہوگئی۔

76- بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الحَرْبِ

لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی معاونت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، "قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ مجھے قیصرِ روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار اس کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب غربا۔ تو رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

2896 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں گمان ہوا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی طور پر کمزور ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاد رکھو،

2896- سنن نسائی: 3178

هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

2897 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ "

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ جوق در جوق جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جو نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ تمہارے ساتھ کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں پس یہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے۔

77- بَابُ لاَ يَقُولُ فُلاَنٌ شَهِيدٌ

یہ نہ کہو کہ فلاں شہید

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہِ خدا میں زخمی ہوا ہے۔

2898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور جنگ و قتال کا بازار گرم ہوا تو رسول

2897- انظر الحدیث: 3649,3594 صحیح مسلم: 6415,6414

2898- انظر الحدیث: 6607,6493,4207,4202 صحیح مسلم: 302

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ، فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کا معائنہ فرمایا اور دوسروں نے اپنی فوج کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا پیچھا کر کے اسے تلوار سے موت کی نیند سلا دیتا تھا۔ حضرت سہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کسی نے کام نہ دکھایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر وہ تو جہنمی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر تلوار پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ پھر وہ واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں آدمی کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں گا۔ پس میں اس کی جانچ کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے بیچ سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص لوگوں کی نظروں میں تو جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے

لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

78- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الانفال:60)

تیر اندازی کی رغبت دلانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں (پ۱۰، الانفال ۶۰)

2899- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر قبیلہ اسلم کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اے بنی اسمٰعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے والا (حضرت اسماعیل) تیر انداز تھے۔ اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے؟ عرض کی ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا تو اب میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

2900- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ

حمزہ بن ابو اُسید، اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبکہ ہم قریش کے خلاف صفیں بنا لیں اور وہ بھی ہمارے خلاف صفیں سیدھی کرلیں، پھر دشمن تمہارے قریب آجائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔

79- بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا

نیزہ بازی کرنا

2899- انظر الحديث: 3507,3373

2900- انظر الحديث: 3985,3984

2901 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ ، وَزَادَ عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: فِي المَسْجِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ حبشی اپنی برچھیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے تو کنکریوں کی طرف جھکے اور اٹھا کر انہیں کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! انہیں رہنے دو۔ عبدالرزاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔

80- بَابُ المِجَنِّ وَمَنْ يَتَّرِسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

ساتھی کی ڈھال سے کام لینا

2902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت ابوطلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر چلاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہدف دیکھا کرتے۔

2903 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: "لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي المِجَنِّ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى المَاءِ كَثْرَةً، عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ، فَرَقَأَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا، آپ کا چہرۂ پُرنور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو (دندانِ مبارک زخمی کر دیے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

2901- صحیح مسلم:2066

2902- راجع الحدیث:2880

2903- راجع الحدیث:243

2904 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ، وَلاَ رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر کا مال ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر ہی اپنے رسول کو عطا فرما دیا، جس کے لیے مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی جنگ کی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہلِ وعیال کو ایک سال کا خرچ عطا فرما دیتے۔ پھر بقیہ مال کو ہتھیاروں، گھوڑوں وغیرہ سامانِ جہاد پر صرف فرماتے۔

2905 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ، ح

عبداللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

2905م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سعد کے علاوہ کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے رسولِ خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، تیر اندازی کر۔

81- بَابُ الدَّرَقِ

ڈھال سے کھیلنا

2906 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: عَمْرٌو، حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الفِرَاشِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کے واقعات گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور رخ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ آئے تو انہوں

2904- انظر الحدیث: 7305,6728,5358,5357,4885,4033,3094

2905- صحیح مسلم: 6184,6183 سنن ترمذی: 3754 سنن ابن ماجہ: 129

2905م- انظر الحدیث: 6184,4059,4058

2906- راجع الحدیث: 949

وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعْهُمَا ، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا، فَخَرَجَتَا،

2907 - قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَيَقُولُ: دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَحْمَدُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: فَلَمَّا غَفَلَ

نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شیطانی باجہ کیسا؟ تو نبی کریم نے ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اس بات کو چھوڑو۔ جب آپ دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا پس دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن تھا، اس دن حبشی ڈھال اور برچھی وغیرہ سے کھیلتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ان کے کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے مبارک رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے: بنی ارفدہ کھیلتے جاؤ، جب میں کھڑے کھڑے تھک گئی تو فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں فرمایا تو چلی جاؤ۔ احمد نے ابن وہب سے جو روایت کی ہے اس میں فَلَمَّا عَمِلَ کی جگہ فَلَمَّا غَفَلَ ہے۔

82- بَابُ الحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالعُنُقِ

2908 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ لَيْلَةً، فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الخَبَرَ، وَهُوَ عَلَى

گردن میں تلوار لٹکانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے حسین و جمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا، تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے کہ صورتِ حال کی خبر بھی لے آئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی

2907- راجع الحديث: 949,454

2908- راجع الحديث: 2820,2627

فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ

پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے: ''خوف کی کوئی بات نہیں ہے'' پھر ارشاد فرمایا: ''ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔'' یا یہ فرمایا: ''تو دریا (کی طرح تیز رفتار) ہے۔''

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ

تلوار پر کام

2909- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ فَتَحَ الفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلاَ الفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ العَلاَبِيَّ وَالآنُكَ وَالحَدِيدَ

سلیمان بن حبیب راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اہلِ اسلام فتوحات پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں کرواتے تھے۔ ان کی تلواروں میں چمڑہ، رانگ اور لوہا ہوتا تھا۔

84- بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ القَائِلَةِ

سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے لٹکانا

2910- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف جہاد کے لیے سفر کیا۔ جب نبی کریم واپس لوٹے تو یہ بھی واپس ہوئے۔ پس ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ نبی کریم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم کچھ ہی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک

2909- سنن ابن ماجه: 2807

2910- انظر الحديث: 4136,4135,4134,2913، صحيح مسلم: 5910,5909

نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: " إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، - ثَلاَثًا - "وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

اعرابی موجود تھا۔ فرمایا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار کھینچی تھی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ جواب دیا: اللہ آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

85- بَابُ لُبْسِ البَيْضَةِ

خود پہننا

2911 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ البَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لاَ يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ اُحد میں نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے سے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندانِ مبارک مجروح کر دیئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا تو حضرت فاطمہ خاتونِ جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو مزید بہہ رہا ہے تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہوگئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنا بند ہوگیا۔

86- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلاَحِ عِنْدَ المَوْتِ

موت کے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں

2912 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلاَحَهُ، وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک خچر سفید اور کچھ زمین کے جسے صدقہ فرما دیا تھا۔

87- بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الإِمَامِ

قیلولہ کے وقت لوگوں کا امام سے جُدا ہو

2911- راجع الحدیث:243

2912- راجع الحدیث:2739

عِنْدَ القَائِلَةِ، وَالِاسْتِظْلاَلِ بِالشَّجَرِ

جانا اور درخت کے سائے میں ہو جانا

2913 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ. أَنَّ جَابِرًا، أَخْبَرَهُ ح

2913م - وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ "، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں متفرق ہو گئے، نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے رونق افروز ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی شخص کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ اس نے میری تلوار تان لی اور کہنے لگا: اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا۔

88- بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

نیزہ بازی کے متعلق

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

2914 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تھے حتیٰ کہ مکہ معظمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے آپ بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض احرام میں

2913م- انظر الحدیث:2910

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الحِمَارِ، فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَعْضٌ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ

تھے اور بعض بغیر احرام کے۔ اسی دوران میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا، تو انہوں نے منع کر دیا، جب اپنا نیزہ مانگا، تب بھی انہوں نے منع کر دیا، تو میں نے خود یہ چیزیں لیں اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ رسولِ اللہ کے صحابہ میں سے بعض حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے منع کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ گئے تو اس کے متعلق میں آپ سے عرض کی گئی۔ ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔

2914م - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: فِي الحِمَارِ الوَحْشِيِّ، مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوقتادہ سے بھی گورخر کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے بچا ہوا کچھ تمہارے پاس ہے؟"

89-بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالقَمِيصِ فِي الحَرْبِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زرہ اور جنگی قمیص

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے: خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

2915 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا، جبکہ آپ ایک قُبہ میں رونق افروز تھے، اے اللہ! میں تیرے حضور، تیرا عہد اور تیرا وعدہ عرض کر رہا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا دستِ مبارک تھام کر عرض کی۔ یا رسول اللہ!

2914م- راجع الحديث: 1821

2915- انظر الحديث: 4877,4875,3953

رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيُهْزَمُ الجَمْعُ، وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ) (القمر: 46). وَقَالَ وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

آپ کے لیے کافی ہے۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے ہیں۔ پس آپ زرہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور وہ پیٹھیں پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۵-۴۶) وھیب کا قول ہے کہ حضرت خالد نے ہیں بتایا کہ یہ یوم بدر کی بات ہے۔

2916 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، بِثَلاَثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بوقتِ وصال رسول اللہ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس سیر جَو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

2916م - وَقَالَ يَعْلَى، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، وَقَالَ: رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

یعلی نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ زرہ لوہے کی تھی۔ مُعلّی نے کہا کہ ہم نے عبدالواحد اور ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ آپ نے لوہے کی زرہ رہن رکھی تھی۔

2917- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ المُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ البَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو شخصوں جیسی ہے جن کے بدن پر لوہے کے تنگ جُبے ہوں، جن کے سبب ان کے ہاتھ گردن کی طرف کھینچے گئے ہوں۔ پس سخی جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو جُبہ اس کے جسم پر اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ نیچے گھسٹنے لگتا ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو جُبہ اور تنگ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا ہر حلقہ ساتھ والے سے مل کر اور تنگی پیدا کر دیتا ہے اور اس کے

2916م- راجع الحديث: 2068

2917- راجع الحديث: 1443

تَرَاقِيهِ ، فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلاَ تَتَّسِعُ

دونوں ہاتھ بالکل گردن سے لگ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سوئے سنا کہ وہ شخص کوشش کرتا ہے کہ جُبّہ کھل جائے لیکن نہیں کھلتا۔

90- بَابُ الجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالحَرْبِ

سفر اور لڑائی میں جُبّہ پہننا

2918- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَقِيتُهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَعَلَى خُفَّيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے خدمتِ اقدس میں پانی پیش کیا۔ اس وقت آپ نے شامی جُبّہ زیب تن کر رکھا تھا۔ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی لیا، چہرۂ مبارک دھویا، پھر اپنے دستِ مبارک آستینوں سے باہر نکالنے چاہے تو تنگ ہونے کے سبب ایسا نہ ہوا اور آپ نے نیچے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔

91- بَابُ الحَرِيرِ فِي الحَرْبِ

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا

2919- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی رخصت عطا فرما دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔

2920- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي القَمْلَ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اور حضرت انس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ رسالت میں جوؤں کی شکایت کی، تو دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی رخصت مل

2918- راجع الحدیث:363,182

2919- انظر الحدیث:5839,2922,2921,2920 صحیح مسلم:5397,5396

2920- راجع الحدیث:2919 صحیح مسلم:5400 سنن ترمذی:1722

فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ

گئی۔ ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

2921 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ فِي حَرِيرٍ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن عوف اور حضرت زبیر عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑے کی رخصت عطا فرمائی۔

2922 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رخصت دی گئی یا خارش کی وجہ سے رخصت دیے گئے۔

92- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

چھری کا ذکر

2923 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ،

جعفر بن عمرو بن اُمیّہ کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔

2923م - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّينَ

ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے چھری رکھ دی۔

93- بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

رومیوں سے قتال

2924 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الأَسْوَدِ العَنْسِيَّ، حَدَّثَهُ - أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ، وَمَعَهُ أُمُّ

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں قیام فرما تھے نیز اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا ان کے پاس تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمِّ حرام کا بیان ہے

2921- راجع الحدیث:2919، صحیح مسلم:5398

2922- راجع الحدیث:2921,2919

2923- راجع الحدیث:208

حَرَامٍ - قَالَ: عُمَيْرٌ، فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ البَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا ، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے سمندری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت امِ حرام نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصرِ روم کے شہر میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

94- بَابُ قِتَالِ اليَهُودِ

یہود سے قتال

2925 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُقَاتِلُونَ اليَهُودَ، حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الحَجَرِ، فَيَقُولُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے قتال کرو گے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر بولے گا، اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کردو۔

2926 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا اليَهُودَ، حَتَّى يَقُولَ الحَجَرُ وَرَاءَهُ اليَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے قتال نہ کرلو۔ یہاں تک کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہوگا وہ پتھر بھی بولے گا، اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کردو۔

95- بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ

ترکوں سے قتال

2927 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات

2925- راجع الحديث:3593

2927- انظر الحديث:3592' سنن ابن ماجه:4098

عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

2928 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کرلو، ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

96- بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

بالوں کے جوتے پہننے والوں سے قتال

2929 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہونگے۔

2929م - قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: صِغَارَ الأَعْيُنِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ، المَجَانُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی

2929- صحیح مسلم: 7241,7239' سنن ابو داؤد: 304' سنن ترمذی: 4097,4096

2929م- راجع الحدیث: 2928

الْمُطَرَّقَةُ

طرح ہیں۔

97-بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ، وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

2930 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ، وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ، وَبَنِي نَصْرٍ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ

ہزیمت کے وقت صف بندی کرنا اور سواری سے اُتر کر اللہ سے مدد مانگنا

حضرت براُبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، اے ابوعُمارہ! کیا آپ نے جنگِ حُنین سے پیٹھ پھیری تھی؟ جواب دیا، خدا کی قسم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا تھا، ہاں آپ کے ساتھیوں میں سے بعض نوعمر اور کمزور دل لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے۔ وہ ایسے تیرانداز لوگوں کے مقابل آ گئے تھے جنہیں ہوازن اور بنی نصر نے انہیں اکٹھا کر لیا تھا اور جن کا نشانہ خطا نہیں کھاتا تھا۔ تو انہوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں کی زد میں لے لیا، پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید خچر پر رونق افروز تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی فرمائی۔

98-بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

2931 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب جنگِ احزاب کا دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ

2930- راجع الحدیث: 2864 صحیح مسلم: 4591

2931- انظر الحدیث: 6396,4533,4111 صحیح مسلم: 1421,1419 سنن ابوداؤد: 409 سنن ترمذی: 2984 سنن نسائی: 472

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

سے بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز تک کا موقع نہ دیا حتیٰ کہ سورج ڈوب ہو گیا۔

2932 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي القُنُوتِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسِنِيِّ يُوسُفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور جیسی قحط سالی نازل کر دے۔

2933 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ عَلَى المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ! کافروں کے گروہوں کو تتر بتر کر دے۔ اے اللہ! انہیں ہزیمت سے دوچار فرما اور ان کے قدم اُکھاڑ دے۔

2934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خانۂ کعبہ کے سایے میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک شخص بھیجا جو اس کی اوجھری سے لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی

2932- راجع الحدیث:797

2933- انظر الحدیث:7489,6392,4115,3025,2965، صحیح مسلم:4520,4518، سنن ابو داؤد:1678، سنن ابن ماجہ:2796

2934- راجع الحدیث:240

فَجَاءُوا مِنْ سَلاَهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ

اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما ابوجہل بن ہشام، عُتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عُتبہ، اُبی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں قتل شدہ پڑا ہوا پایا، ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام مجھے یاد نہ رہا۔ یوسف بن ابواسحاق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اُمیہ بن خلف ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ اُمیہ یا اُبی، لیکن صحیح اُمیہ ہے۔

2935 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ اليَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَعَنْتُهُمْ، فَقَالَ: مَا لَكِ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر موت ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تم پر ہو۔

99- بَابٌ: هَلْ يُرْشِدُ المُسْلِمُ أَهْلَ الكِتَابِ، أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم دینا

2936 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

2935- انظر الحدیث: 6927,6401,6395,6256,6030,6024

2936- انظر الحدیث: 2940

إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ

100- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

2937- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ

تالیف کی غرض سے مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر الدوسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے اور عرض کی، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منہ موڑا تو ان کی ہلاکت کے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں ہدایت پر لا۔

101- بَابُ دَعْوَةِ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ القِتَالِ

2938- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور ان سے کیوں قتال کیا جائے، اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو قتال سے قبل اسلام کی دعوت دی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوبِ گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا! تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ لوگ ایسے خط کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دستِ مبارک میں اب بھی جگمگا رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے۔ محمد رسول اللہ۔

2937- انظر الحدیث: 6397،4392

2938- راجع الحدیث: 65

2939- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى حَرَّقَهُ. - فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ -: فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا تو حکم فرمایا کہ یہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

102- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لاَ يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الكِتَابَ) (آل عمران: 79) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

رسول اللہ ﷺ کا اسلام ونبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو (پ ۳، آل عمران ۷۹)

2940- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا اور اسے اسلام کی دعوت دی اور وہ گرامی نامہ وحیہ کلبی کے ہاتھوں روانہ فرمایا اور آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ یہ حاکم بصرہ کے حوالے کر دیں تاکہ وہ

2939- راجع الحديث: 64

2940- راجع الحديث: 2936

كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ، مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلاَهُ اللَّهُ، فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ قَرَأَهُ: التَمِسُوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ، لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسے قیصر تک پہنچا دیں۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے ایرانی لشکر پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا گیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا کہ ان کی قوم کے کسی شخص کو تلاش کر کے لاؤ تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے کچھ معلوم کروں۔

2941 - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّأْمِ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي المُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ، فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّأْمِ، فَانْطُلِقَ بِي وَبِأَصْحَابِي، حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ، وَعَلَيْهِ التَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا، قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ ابْنُ عَمِّي، وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي، فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوهُ، وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي، فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ لَوْلاَ الحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ ملک شام میں بغرض تجارت موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفارِ قریش کے درمیان صلح کی مدت معیّن ہوئی تھی۔ ابوسفیان نے بتایا کہ ہمیں قیصر کے قاصد نے ملک شام کے کسی مقام پر پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور روم کے بڑے بڑے سردار اس کے اطراف میں موجود تھے اس نے اپنے مترجم سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ ان سب میں نسب کے لحاظ سے کون مدعی نبوت کے زیادہ نزدیک ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا، میں نسب کے لحاظ سے اوروں کی نسبت اس کے زیادہ نزدیک ہوں۔ پوچھا، تمہارے اور ان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت میں بنی عبد مناف میں سے میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے قریب آ جاؤ اور

2941- راجع الحديث: 7,57

يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَلَى الْكَذِبَ، لَكَذَبْتُهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَلَيَّ، فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لاَ. فَقَالَ: كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لاَ. وَنَحْنُ الآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ، نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ، لاَ أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ؟ قُلْتُ: كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا، يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ، وَنُدَالُ عَلَيْهِ الأُخْرَى، قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالعَفَافِ، وَالوَفَاءِ بِالعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ

میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ معلوم کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم اس دن اگر یہ حیا رکاوٹ نہ بنتی کہ ساتھی میری تکذیب کریں گے اگر میں سوالات کے وقت غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرورت جھوٹ بولتا، لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا اس پیروکار قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا، وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا، ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا، کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں لوٹا ہے؟ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پوچھا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں اور ہماری ان کے جنگ نہ کرنے کی ایک مدت معین ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اس کلمے کے علاوہ میرے لیے ایک

يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ، لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ يَغْدِرُونَ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دُوَلاً، وَيُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الأُخْرَى، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا، فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ، لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا

جھوٹا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کیونکہ خوف تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا؟ کیا کبھی تم نے اس سے یا اس نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا تھا؟ میں نے جواب دیا، لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، پس کبھی وہ ہم پر غالب ہو جاتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پرہیز گاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ میرے یہ سب بیان کر دینے کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے کہو: "میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس سے قبل بھی تم میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے آگے والے کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے جواب دیا کہ نہیں تو میں نے جان لیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی لوگوں سے جھوٹ بولنا تو چھوڑ دے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں پس میں نے (اپنے دل میں) کہا، اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا

بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُرِءَ فَإِذَا فِيهِ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الأَرِيسِيِّينَ وَ: (يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا، فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 64) ". قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ، فَلاَ أَدْرِي مَاذَا قَالُوا، وَأُمِرَ بِنَا، فَأُخْرِجْنَا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي، وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، هَذَا مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ يَخَافُهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الإِسْلاَمَ وَأَنَا كَارِهٌ

کہ وہ اس طرح سے اپنے بڑوں کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار امیر لوگ ہیں یا غریب؟ تو تم نے بتایا کہ اس کی پیروی کرنے والے غریب لوگ ہیں اور رسولوں کے پیروی کرنے والے غریب ہی ہوئے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا خاصہ یہی ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہو کر لوٹا ہے؟ تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس ایمان کی خاصیت یہی ہے کہ جب وہ دلوں میں سما جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے ارور تمہاری اور اس کی جنگ ڈول کی طرح رہی ہے، ایک بار وہ تم پر غلبہ پاتا ہے اور دوسری بار تم غلبہ پاتے ہو۔ رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخرکار انہیں کامیابی ملتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا، وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جن کی عبادت تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی تو نبوت کی صفت ہے۔ مجھے بخوبی علم تھا کہ نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ خیال بھی نہ تھا

کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اور جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ درست ہے تو جلد وہ میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی مالک ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ پاؤں گا تو حاضری کی سعادت ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھوتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرامی نامے کو منگوایا۔ وہ پڑھا گیا۔ اس میں لکھا تھا: "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کی طرف ہے۔ سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام قبول کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر رحمت فرمائے گا۔ اگر تم اس بات سے روگردانی کرو تو رعایا کا وبال بھی تمہارے سر ہوگا اور اے اہل کتاب: ایک کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ پس اگر اس بات سے پھریں تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ ابوسفیان نے فرمایا کہ جب وہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو اس کے اطراف میں جو رومی سردار تھے ان کی آوازیں اونچی ہوگئیں اور بڑا شور و غل ہوا۔ لیکن مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں باہر نکل جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ہمیں خلوت ملی تو میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ابی کبشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا درجہ کتنا بلند ہوگیا ہے کہ بنی اصفر (رومیوں) کا بادشاہ

اس سے خوفزدہ ہے۔ ابوسفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دن سے ذلت محسوس کرنے لگا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اس کا دین جلد غالب آکر رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو داخل فرما دیا حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

2942 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟، فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انھوں نے جنگِ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: یہ جھنڈا اب میں اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا، علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا، تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ قیمتی دولت سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

2943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک جنگ کی ابتداء نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز سنتے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی

2942- انظر الحديث:4210,3701,3009، صحيح مسلم:6173

2943- راجع الحديث:371

يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ، فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا،

آواز نہ آتی تو جہاد شروع فرما دیتے۔ اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں رات کے وقت ہی پہنچے تھے۔

2944- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔

2945- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لاَ يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان سے جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسّیاں اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلائے محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر ۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا، خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں اس کی صبح افسردہ شام میں بدل جاتی ہے۔

2946- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ " رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ پس جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

2944- راجع الحدیث: 371

2945- راجع الحدیث: 610

2946- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 3984

103- بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الخُرُوجَ يَوْمَ الخَمِيسِ

جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا

2947 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ: قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن کعب کے گروہ سردار تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسولِ خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے خلاف جہاد کا قصہ فرماتے تو اپنے اصل ہدف کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

2948- وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ، وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کا قصہ فرماتے تو مصلحتاً دوسرا مقام ظاہر فرماتے۔ یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے شدید گرمی میں یہ لمبا سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی بڑی تعداد تھی۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا تاکہ وہ صورتِ حال کے تحت تیاری کر لیں اور اپنا ہدف بھی بتا دیا۔

2949 - وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا

یونس، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لیے

2947- راجع الحديث: 2757

2949- راجع الحديث: 2757

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

روانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

2950 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب ملک اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تھے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

104- بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا

2951 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں ذوالحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ دونوں کا تلبیہ پکار کر ادا کر رہے ہیں۔

105- بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

مہینے کے آخر میں سفر کرنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي القَعْدَةِ، وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الحِجَّةِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔

2952 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول خدا نے

2950- راجع الحديث:1089

2951- راجع الحديث:2757,1547

2952- راجع الحديث:1709,294

وَسَلَّمَ، لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلاَ نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ ، قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ رسولِ خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

106-بَابُ الخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

رمضان شریف میں نکلنا

2953 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ أَفْطَرَ ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَاقَ الحَدِيثَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَإِنَّمَا يُقَالُ بِالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رمضان شریف میں سفر پر روانہ ہوئے مگر آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، عبیداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

107-بَابُ التَّوْدِيعِ

الوداع کہنا

2954 - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا: إِنْ لَقِيتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا - لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا

اور ابن وہب کا قول ہے سلیمان بن یسار۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مشن پر روانہ کیا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو شخصوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا قصد کیا تو

2953- راجع الحدیث: 1944

2954- انظر الحدیث: 3016 سنن ترمذی: 1571 سنن ابو داؤد: 2674

بِالنَّارِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لاَ يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ ہمیں رخصت فرمائیں، تو ارشاد فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا، لہٰذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

108- بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

2955 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ

نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس بات کو مانو۔

109- بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

2956 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الْأَعْرَجَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ، سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب میں آخری اور سب سے آگے ہیں۔''

2957 - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ

اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے

2955- صحیح مسلم: 4741، سنن ابوداؤد: 2626

2956- راجع الحدیث: 238-

2957- انظر الحدیث: 7137، سنن نسائی: 4207

عَصَانِي، وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ

امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور بیشک امام تو ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لڑتے ہیں اور اس کی پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اُسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برخلاف کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

110- بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لاَ يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَلَى الْمَوْتِ

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی بیعت کرنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (الفتح: 18)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (پ۲۶، الفتح ۱۸)

2958- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ، فَسَأَلْتُ نَافِعًا: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى المَوْتِ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

نافع راوی کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پچھلے سال ہم (حدیبیہ سے) واپس لوٹے۔ ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر رحمت تھی۔ پس میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ قبر و استقلال کی بیعت کی تھی۔

2959- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ زَمَنُ الحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى المَوْتِ، فَقَالَ: لاَ أُبَايِعُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ حرۃ میں ایک شخص نے میرے پاس آ کر کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے مرنے پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

2959- انظر الحدیث: 4167، صحیح مسلم: 4801

عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

2960 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ أَلاَ تُبَايِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کر لی۔ پھر میں ایک اور درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا، پھر دوبارہ سہی۔ پس میں نے دوسری مرتبہ بھی بیعت کر لی۔ پس میں نے پوچھا، اے ابو مسلم! آپ حضرات نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

2961 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ الخَنْدَقِ تَقُولُ:

(البحر)

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا،

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ ... فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَهْ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جنگِ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ ہم محمد ﷺ کے ہاتھ بک چکے * اب ابد تک جاری رہے گا اپنا یہ وعدہ جہاد * نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر ان کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے: "اے اللہ! اول آرام تو آخرت کا آرام ہے۔ پس میرے انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔

2962و2963 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو۔ لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے۔

2960- انظر الحدیث: 7208,7206,4169' صحیح مسلم: 4800,4799' سنن ترمذی: 1592' سنن نسائی: 4170

2961- انظر الحدیث: 2834

2962,2963- انظر الحدیث: 4308,4307,4306,4305,3079,3078' صحیح مسلم: 4803

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي، فَقُلْتُ: بَايِعْنَا عَلَى الهِجْرَةِ فَقَالَ: مَضَتِ الهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا. فَقُلْتُ: عَلاَمَ تُبَايِعُنَا؟ قَالَ: عَلَى الإِسْلاَمِ وَالجِهَادِ

فرمایا، دورِ ہجرت کو ختم ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کی، پھر ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام اور جہاد پر۔

111- بَابُ عَزْمِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ

امام کا لوگوں پر طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا

2964- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَتَانِي اليَوْمَ رَجُلٌ، فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا، يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي المَغَازِي، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لاَ نُحْصِيهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ، إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَسَى أَنْ لاَ يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا، فَشَفَاهُ مِنْهُ، وَأَوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن کسی آدمی نے آکر مجھ سے ایسا سوال کیا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ دیکھیں تو سہی کہ ایک شخص مسلح ہو کر اپنی رضا و رغبت سے اپنے امراء کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پس حاکم ہم پر اتنا بوجھ رکھنے لگے جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو آپ ہمیں جس کام کا حکم دیتے تو صرف ایک مرتبہ فرماتے، حتیٰ کہ ہم اسے پورا کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر وہ شخص بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شبہہ پیدا ہو جائے تو متعلقہ آدمی سے بلاواسطہ بات چیت کرے اور وہ اس کو مطمئن کر دے اور جلد تم اس طرح مطمئن کر دینے والوں کو ترس جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دنیا اس حوض کی مثل رہ جائے گی جس کا صاف پانی تو پیا جا چکا اور کیچڑ باقی رہ گئی ہو۔

112- بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ القِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے آغاز نہ فرماتے

2965- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ اور اُن کے منشی

2965- راجع الحدیث: 2735,2933

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَرَأْتُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا، انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ،

فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے مکتوب بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

2966 - ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ . ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! دشمن سے سامنا کرنے کی تمنا نہ کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو اور جب سامنا ہو جائے تو جمے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے'' اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے ہمارے دشمنوں کو شکست دے اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

113- بَابُ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الإِمَامَ

امام سے اجازت مانگنا

لِقَوْلِهِ: {إِنَّمَا المُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ} (النور: 62) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۶۲)

2966- راجع الحدیث: 2735,2818

2967- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَلاَحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، قَدْ أَعْيَا فَلاَ يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ: أَفَتَبِيعُنِيهِ؟ قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ، حَتَّى أَبْلُغَ المَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى المَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ المَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي خَالِي، فَسَأَلَنِي عَنِ البَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلاَمَنِي قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ ، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ، فَلاَ تُؤَدِّبُهُنَّ، وَلاَ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ المُغِيرَةُ هَذَا فِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاقاً میں نبی کریم کے روبرو ہوگیا۔ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکن کے سبب چل نہیں پارہا تھا۔ آپ نے فرمایا، تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پیچھے کی طرف آئے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی۔ تو وہ بہ آسانی دوسرے اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا، اب تم اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اب تو بہتر ہے اسے آپ کی برکت حاصل ہوگئی ہے۔ فرمایا کیا تم اسے بیچنا چاہتے؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی دوسرا اونٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر بھی میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسے فروخت کردو۔ تو میں نے اس شرط پر فروخت کردیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیکہ یارسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے سبب میں آپ سے جلد واپسی کی اجازت کا عرض گزار ہوں تو آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی منورہ منورہ کی طرف چل پڑا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں پہنچ گیا۔ سب سے پہلے مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا تو میں نے جو بات تھی بتادی۔ تو انہوں نے مجھے ملامت کی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیتے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کنوری عورت سے شادی کی ہے۔ یا شادی شدہ سے؟ میں نے

2967- راجع الحدیث: 2385

قَضَائِنَا حَسَنٌ لاَ نَرَى بِهِ بَأْسًا

عرض کیا شادی شدہ سے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو دونوں چار دن کھیلتے۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد محترم کا انتقال ہوگیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ پس میں نے اُن جیسی کنواری لڑکی سے شادی کرنا ناپسند کیا کہ وہ انہیں ادب آداب نہ سکھا سکے گی اور نہ اُن کی نگہداشت کر سکے گی۔ اس سبب سے میں نے ثیبہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے اور آداب سکھائے۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو دوسرے دن میں وہ اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ نے مجھے قیمت عطا فرما دی پھر اونٹ بھی مجھے واپس عنایت فرما دیا۔ حضرت مغیرہ کا قول ہے کہ تجارت میں ایسا کرنا بہت اچھا ہے اور ہمیں اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔

114- بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

فِيهِ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دولہا کا جہاد میں شامل ہونا جس کی ابھی شادی ہوئی ہے

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

115- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الغَزْوَ بَعْدَ البِنَاءِ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہاد میں شبِ زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

116- بَابُ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ عِنْدَ الفَزَعِ

خطرے کے وقت امام کی چستی

2968 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2968- راجع الحديث: 2627

شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی طرف گئے۔ فرمایا، ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے گھوڑے کو دریا جیسا (تیز رفتار) پایا ہے۔

117- بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الفَزَعِ

خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

2969 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ، فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ اليَوْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے تنہا اُدھر تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد دوسرے لوگ بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا! خطرے کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح (تیز رفتار) ہے اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہ نکل سکا۔

118- بَابُ الخُرُوجِ فِي الفَزَعِ وَحْدَهُ

خوف کی حالت میں اکیلے نکل جانے کا بیان

119- بَابُ الجَعَائِلِ وَالحُمْلاَنِ فِي السَّبِيلِ

اللہ کی راہ میں اجرت اور ہبہ کیے ہوئے جانور کا باب

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: الغَزْوَ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي، قُلْتُ: أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيَّ، قَالَ: إِنَّ غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا المَالِ لِيُجَاهِدُوا، ثُمَّ لاَ

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے جہاد میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی میں وسعت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا، تمہاری

2969- راجع الحدیث:2627

يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَهُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ، وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

وسعت ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل وعیال کو دے دو۔

2970 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدِ محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2971 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

2970- راجع الحدیث:1490

2971- راجع الحدیث:1489' صحیح مسلم:4143' سنن ابوداؤد:1593

2972- راجع الحدیث:36' سنن نسائی:3151' صحیح مسلم:4842

يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَهُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ، وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

وسعت ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل وعیال کو دے دو۔

2970 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2971 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

2970- راجع الحدیث:1490

2971- راجع الحدیث:1489، صحیح مسلم:4143، سنن ابوداؤد:1593

2972- راجع الحدیث:36، سنن نسائی:3151، صحیح مسلم:4842

وَسَلَّمَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ، وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ حَمُولَةً، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُتِلْتُ، ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ، ثُمَّ أُحْيِيتُ

میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو سوار کر کے لے چلوں۔ دوسری طرف یہ بات مجھ پر دشوار گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں، ورنہ میری تو خواہش ہے کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور جام شہادت نوش کروں، پھر زندہ کیا جاؤں۔

120- بَابُ الأَجِيرِ

مزدوری کا باب

وَقَالَ الحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ: يُقْسَمُ لِلأَجِيرِ مِنَ المَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ، فَبَلَغَ سَهْمُ الفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ، فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ، وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ

حضرت حسن بصری اور امام سیرین نے فرمایا اجیر کو مال غنیمت میں سے دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا نصف (غنیمت) پر لیا پس ان کے گھوڑے کا حصہ چار سو دینار پہنچا تو انہوں نے دو سو اپنے لئے رکھے اور دو سو اپنے ساتھی کے لئے۔

2973- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ، فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الآخَرَ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا، فَقَالَ: أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ، فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا۔ میں نے ایک آدمی کو جوان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابل وثوق تھا۔ پھر میں نے ایک شخص کو اجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ لیے۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا اور اس کے سامنے والے دانت توڑ ڈالے دوسرا آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر بدلے کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنا دیتا تا کہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا ہے۔

121- بَابُ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

نبی کریم ﷺ کا

2973- راجع الحدیث: 2265,1848

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2974 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ القُرَظِيُّ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ الحَجَّ، فَرَجَّلَ"

پرچم

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا جھنڈا اٹھانے والے تھے جب انہوں نے حج کا قصد کیا تو سر میں کنگھی کی۔

2975 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ - أَوْ قَالَ: لَيَأْخُذَنَّ - غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ "، فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خیبر کے وقت نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پھر حضرت علی روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ صبح یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آملے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھنڈا عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فتح عنایت فرمائی۔

2976 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ العَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَا هُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

-2975 انظر الحدیث: 4209,3702، صحیح مسلم: 6174

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

122- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ: (سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ) (آل عمران: 151) قَالَهُ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمانِ رسالت کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی

نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنزالایمان: کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا (پ ۴، آل عمران ۱۵۱) اس سلسلے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم سے روایت کی ہے۔

2977 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک دن جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور اُن خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

2978 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، فَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ، وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ

عبید اللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے خبر دی کہ انہیں حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے مجھے بلانے کے لیے چند آدمی بھیجے جبکہ وہ ایلیا کے مقام پر تھا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب نامۂ مبارک کو پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس بڑا شور و غوغا ہوا اور آوازیں اونچی ہونے لگیں تو ہم باہر نکل آئے۔ جب ہم باہر نکل رہے تھے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ابو کبشہ کا مقام کتنا بلند ہو گیا ہے جبکہ بنی

2977- انظر الحدیث: 7273,7013,6998

2978- راجع الحدیث: 2978,7

اصفر کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے۔

123- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الغَزْوِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197)

جہاد میں زادِ راہ لے جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے (پ ۲، البقرۃ ۱۹۷)

2979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى المَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ، وَلاَ لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ، فَارْبِطِيهِ: بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت میں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکر کے گھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ تیار کیا۔ لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لیے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم! اسے باندھنے کے لیے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا کہ کمر بند کے دو حصّے کر لو۔ ایک کے ساتھ توشہ باندھ دو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ۔ میں نے ایسا کیا، اِسی سبب سے میرا نام دو کمر بندوں والی پڑ گیا۔

2980 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

2981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی میں سفر پر نکلے جب مقامِ صہباء میں پہنچے جو خیبر کے قریب اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں ادا

2979- انظر الحدیث: 5388,3907

2980- راجع الحدیث: 1719، صحیح مسلم: 5080

2981- راجع الحدیث: 209

وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّوْا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَا، فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضْمَضَ، وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا

کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پیے، اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد نماز پڑھی۔

2982 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں کا زادراہ ختم ہوگیا اور وہ کچھ پاس نہ رہا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ وہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد زندہ کس طرح رہینگے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں اعلان کردو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ پیش کریں۔ پھر آپ نے اس پر برکت کی دعا کی، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کرلے جائیں۔ لوگوں نے بھرنے شروع کیے حتیٰ کہ ان کے تمام برتن بھر گئے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

124- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ

گردنوں پر زادراہ اٹھانا

2983 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلاَثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم راہِ خدا میں تین سو افراد نکلے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا توشہ ختم ہوگیا، حتیٰ کہ ایک شخص روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا: اے ابوعبداللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا

2983- راجع الحديث: 2483

قَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، حَتَّى أَتَيْنَا البَحْرَ، فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ البَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا

تقویت مل سکتی ہے؟ فرماتے ہیں ہمیں ایک ایک کھجور کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب ساری کھجوریں ختم ہوگئیں۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف اچھال دی۔ پس ہم اپنی اپنی خواہش کے مطابق اٹھارہ روز تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

125- بَابُ إِرْدَافِ المَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا

2984 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الحَجِّ؟ فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي، وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج وعمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی، آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمن تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے پھر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ انہیں مقامِ تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کے ایک بلند مقام پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

2985 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤں۔

126- بَابُ الِارْتِدَافِ فِي الغَزْوِ وَالحَجِّ

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آمیوں کا بیٹھنا

2986 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

2984- راجع الحديث: 294

2985- راجع الحديث: 1784

2986- راجع الحديث: 1547,1089

عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الحَجِّ وَالعُمْرَةِ

سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے۔

127-بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الحِمَارِ

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

2987- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

2988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الحَجَبَةِ، حَتَّى أَنَاخَ فِي المَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ البَيْتِ فَفَتَحَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ، فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلاَلًا وَرَاءَ البَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ " أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے اور کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر رونق افروز رہے، پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف بڑھے۔ آپ کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے۔ انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی؟ تو انہوں

2987- انظر الحدیث: 6207,5964,5663,4566 صحیح مسلم: 4635

2988- راجع الحدیث: 397

نے اس مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی، حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پوچھنا یاد ہی نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

128- بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ

رکاب وغیرہ تھامنا

2989- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، سورج نکلتے ہیں۔ دو شخصوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

129- بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

قرآن پاک لے کر دشمنوں کے ملک میں سفر

وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ العَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ القُرْآنَ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے۔

2990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ العَدُوِّ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید لے کر کفار کے ملک میں سفر کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2989- راجع الحديث: 2707

2990- صحیح مسلم: 4816، سنن ابو داؤد: 2610، سنن ابن ماجہ: 2879

130- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الحَرْبِ

2991 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هَذَا مُحَمَّدٌ، وَالخَمِيسُ مُحَمَّدٌ، وَالخَمِيسُ، فَلَجَئُوا إِلَى الحِصْنِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ ، وَأَصَبْنَا حُمُرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، فَأُكْفِئَتِ القُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنْ سُفْيَانَ، رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے کھیتی باڑی کے سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے، محمد اور ان کا لشکر، محمد اور ان کا لشکر، محمد اور ان کا لشکر، پس وہ لوگ قلعہ میں بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو جن کافروں کو ڈرایا گیا ان کی بری صبحیں آجاتی ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا وہ اُلٹ دیا گیا، اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دستِ مبارک بلند فرمایا۔

131- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

2992 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ، هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ

تکبیر میں زیادہ آواز اونچی کرنا مکروہ ہے

ابوعثمان، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لاالٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تو تمہارے ساتھ ہے

2991- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 4352,69، سنن ابن ماجہ: 3196

2992- انظر الحدیث: 7386,6610,6409,6384,4205، سنن ابو داؤد: 1528,1526، سنن ترمذی: 3461، سنن ابن ماجہ: 3824

ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ

اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا نام بہت برکت والا اور اس کی شان بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

132-بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا

2993 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم ڈھلان کی جانب اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

133-بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلاَ شَرَفًا

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا

2994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی جانب چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2995 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ - وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الغَزْوِ - يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ: كَبَّرَ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے اور میرا گمان ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی جانب تشریف لے جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں

2993- انظر الحديث:2994

2994- راجع الحديث:2993

2995- راجع الحديث:1797

الأَحْزَابَ وَحْدَهُ. قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ قَالَ: لاَ

اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے انشاء اللہ کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

134- بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الإِقَامَةِ

مسافر کی عبادت اقامت کی عبادت کے مثل لکھی جاتی ہے

2996 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا العَوَّامُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ، وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرِضَ العَبْدُ، أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

ابراہیم، ابواسمٰعیل السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک مرتبہ یزید بن ابوکبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے کافی دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجائے یا سفر کرے تو اس کے لیے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ اقامت اور صحت میں کرتا تھا۔

135- بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

تنہا چلنا پھرنا

2997 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ: الحَوَارِيُّ: النَّاصِرُ

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر خدمت ہوئے پھر دوسری دفعہ پکارا، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا، تیسری دفعہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر خدمت ہوئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

2996- سنن ابو داؤد: 3091

2997- راجع الحدیث: 2747,2846

2998- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

2998م- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اگر علم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ پھر کوئی آدمی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

136- بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

چلنے میں تیزی

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى المَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ

ابوحمید نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد از جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہیے کہ جلدی تیار ہو جائے۔

2999 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي - عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، قَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ العَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ العَنَقِ

ہشام کے والد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم ﷺ کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں نہیں رہا فرماتے ہیں کہ آپ میانہ چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے۔ عنق درمیانی رفتار اور نص تیز رفتار کو کہتے ہیں جو عنق سے اوپر ہے۔

3000- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ،

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

2998م- سنن ابن ماجہ: 3768، سنن ترمذی: 1673

2999- راجع الحدیث: 1666، صحیح مسلم: 3095,3094، سنن ابوداؤد: 1923، سنن نسائی: 3051,3023، سنن ابن ماجہ: 3017

3000- انظر الحدیث: 1091

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى المَغْرِبَ وَالعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ المَغْرِبَ، وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید کے بارے میں اطلاع پہنچی کہ وہ شدید علیل ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشا بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب وعشاء کو جمع فرما لیتے۔

3001 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کسی کو کوئی حاجت سفر پر مجبور کر دے تو اپنے اہل وعیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

137- بَابُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ

جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھنا

3002 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے فروخت ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

3003 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں۔ کہ میں نے

3001- راجع الحديث:1804

3002- راجع الحديث:2971,1489

3003- راجع الحديث:1490

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ العَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اُسے بکتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا یہ خیال بھی تھا کہ وہ کم داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اسے نہ خریدو خواہ ایک درہم میں بھی ملے کیونکہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے خود کھالیتا ہے۔

138- بَابُ الجِهَادِ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا

3004- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا العَبَّاسِ الشَّاعِرَ، وَكَانَ -لاَ يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ- قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین حیات ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

139- بَابُ مَا قِيلَ فِي الجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الإِبِلِ

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا

3005- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَسِبْتُ

عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اپنے بستروں میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

3004- انظر الحدیث: 5972، صحیح مسلم: 6453,6451، سنن ابو داؤد: 2529، سنن ترمذی: 1671، سنن نسائی: 3103

3005- صحیح مسلم: 5515، سنن ابو داؤد: 2552

أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولًا أَنْ: لاَ يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ قِلاَدَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ

ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

140- بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً، أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد کسی عذر کا آجانا

3006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے فرمایا جاؤ۔

141- بَابُ الجَاسُوسِ

جاسوس

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (الممتحنة: 1) " التَّجَسُّسُ: التَّبَحُّثُ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱) تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

3007 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا

عبید اللہ بن ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے رہنا حتیٰ کہ تم روضۂ خاخ تک جا پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک بوڑھی عورت ملے گی، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے

3006- راجع الحدیث:1862

3007- صحیح مسلم:6351 سنن ابو داؤد:2650 سنن ترمذی:3305

ظَعِينَةٌ، وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا . فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا أَخْرِجِي الكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلاَ ارْتِدَادًا، وَلاَ رِضًا بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ صَدَقَكُمْ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، قَالَ: "إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ". - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا-

تھے، حتیٰ کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑی بی موجود ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔ بالآخر اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابو البلعتہ کی طرف سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حاطبؓ یہ کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ قریش میں آ کر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہو۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہلِ مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے سبب ان کے اہل وعیال اور مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں، کیوں نہ ان پر کوئی احسان کروں، جس کے سبب میرے رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے سبب نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں، فرمایا، یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا خوب ہے۔

142- بَابُ الكِسْوَةِ لِلأُسَارَى

3008 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأَسَارَى، وَأُتِيَ بِالعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا، فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ، فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ، فَلِذَلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

قیدیوں کو لباس پہنانا

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو بعض لوگ قیدی بنا کر لائے گئے جن میں عباس بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبداللہ بن اُبَی کی قمیص تلاش کر کے پیش کی جو ان کے جسم پر پوری آئی۔ نبی کریم ﷺ نے وہی قمیص انہیں پہنائی اور یہ اس لیے تھا کہ عبداللہ بن اُبی کو یہ اپنی قمیص نبی کریم ﷺ ہی نے پہنائی تھی۔ حضرت ابنِ عینیہ کا قول ہے کہ اس کا نبی کریم ﷺ پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

143- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ

3009 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ ، فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟

جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا اس شخص کی فضیلت

ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ جنگِ خیبر کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ رات بھر لوگ اسی انتظار میں رہے کہ دیکھیں جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ دوسرے دن ہر ایک اس کا خواہشمند تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں

3008- راجع الحدیث: 1270

3009- راجع الحدیث: 2942، صحیح مسلم: 6173

فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں اس وقت تک ان سے قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ خاموشی سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

144- بَابُ الأُسَارَى فِي السَّلاَسِلِ

قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا

3010 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ فِي السَّلاَسِلِ

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

145- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابَيْنِ

اہلِ کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والے اہل کتاب کی فضیلت

3011 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الأَمَةُ، فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الكِتَابِ،

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں دُگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو، پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے، پھر آزاد کر کے اسے زوجیت میں لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب میں سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا

3010- انظر الحديث:4557

3011- راجع الحديث:97

الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا، ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ". ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى المَدِينَةِ

آدمی وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیرخواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی صلہ کے تمہیں بتا دی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

146- بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ، فَيُصَابُ الوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ

حملے کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا؟

(بَيَاتًا) (الأعراف: 4) : لَيْلًا ، (لَنُبَيِّتَنَّهُ) (النمل: 49) : لَيْلًا ،يُبَيِّتُ: لَيْلًا

یہاں لِيُبَيِّتُنَّهُ لَيْلًا کا مطلب یہاں يُبَيِّتُ لَيْلًا یعنی رات گزارنا ہے۔

3012 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ابواء یا بودّان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا، وہ بھی تو ان میں سے ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ملکیت ہیں۔

3013 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو، يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

اور زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ مشرکین کے اہلِ وعیال کے متعلق عمرو، ابنِ شہاب، نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ زہری، عبید اللہ، حضرت ابنِ عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

3012- صحیح مسلم: 4526,4525 'سنن ابو داؤد: 2672 'سنن ترمذی: 1570 'سنن ابن ماجہ: 2839

3013- راجع الحدیث: 2370

147- بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

3014 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

جنگ میں بچوں کو قتل کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا گیا، جو قتل کر دی گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

148- بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

3015 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

149- بَابٌ: لاَ يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ

3016 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الخُرُوجَ: إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا، وَإِنَّ النَّارَ لاَ يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب نہیں دینا چاہیے

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک طرف روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

3017 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

3014- صحیح مسلم: 4522، سنن ابو داؤد: 2668، سنن ترمذی: 1569

3015- راجع الحدیث: 3014، صحیح مسلم: 4523

3016- راجع الحدیث: 2954

3017- انظر الحدیث: 6922، سنن ابو داؤد: 4351، سنن ترمذی: 1458، سنن نسائی: 4071، سنن ابن ماجہ: 2525

سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَرَّقَ قَوْمًا، فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

عنہ نے کچھ لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو عذاب نہ دو، لیکن انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو۔

150-بَابُ (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4)

احسان کر کے یا فدیہ لے کر قیدی رہا کرنا

فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ) " يَعْنِي: يَغْلِبَ فِي الأَرْضِ ". (تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا) (الأنفال: 67) الآيَةَ

اس کے متعلق حدیثِ ثمامہ موجود ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۷)

151-بَابٌ: هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الكَفَرَةِ

مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے

فِيهِ المِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

152-بَابٌ: إِذَا حَرَّقَ المُشْرِكُ المُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ

مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

3018 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ قبیلۂ اکل کے آٹھ شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب وہوا کو موافق نہ دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند

3018- راجع الحديث: 233

فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِنَا رِسْلًا، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ، فَانْطَلَقُوا، فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ، فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ، حَتَّى مَاتُوا، قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَعَوْا فِي الأَرْضِ فَسَادًا

اونٹ عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، تمہارے لیے یہ تو میں نہیں کر سکتا، ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پی پی کر تندرست اور فربہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو بھگا لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب پھر گئے۔ جب اس کی فریاد بارگاہِ رسالت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند لوگ روانہ کئے گئے، جو دن چڑھنے سے قبل انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیرو۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے چلاتے رہے لیکن مرتے دم تک پانی نہ پی سکے۔ حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد کی کوشش کی۔

153- بَابٌ

کسی بھی جاندار کو جلانا

3019 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ، فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ کو آگ لگا کر سب کو جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری قوم ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

154- بَابُ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

مکانات اور باغات کو آگ لگانا

3020 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3019- انظر الحدیث: 3319، صحیح مسلم: 5810، سنن ابو داؤد: 5266، سنن نسائی: 4369، سنن ابن ماجہ: 3225

3020- صحیح مسلم: 6317,6316,6315، سنن ابو داؤد: 2772

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ اليَمَانِيَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ، وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذوالخلصہ کے کانٹے کو نکال کر راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں بنی اَحمسِ کے ڈیڑھ سو افراد کو لے کر روانہ ہوگیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا، حتیٰ کہ آپ کی انگشتِ مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور دعا فرمائی، اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرمادے۔ پس ہم اس کی طرف روانہ ہوگئے اور اسے توڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنے اس کام کی خبر دینے کے لیے آدمی روانہ کردیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کی طرف اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش والے اونٹ کی طرح ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے قبیلہ اَحمسِ کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

3021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنونضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے تھے۔

155- بَابُ قَتْلِ المُشْرِكِ النَّائِمِ

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

3022 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کو قتل کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ ان میں سے

3021- انظر الحدیث: 2326، صحیح مسلم: 4528

3022- انظر الحدیث: 3023، 4038، 4039، 4040

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الحِصْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ، فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ، فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ، فَوَجَدُوا الحِمَارَ، فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الحِصْنِ لَيْلًا، فَوَضَعُوا المَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ المَفَاتِيحَ، فَفَتَحْتُ بَابَ الحِصْنِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، فَأَجَابَنِي، فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ، فَصَاحَ، فَخَرَجْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: مَا لَكَ لِأُمِّكَ الوَيْلُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟، قَالَ: لاَ أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ، فَضَرَبَنِي، قَالَ: فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ، ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ العَظْمَ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ، فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ، فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الحِجَازِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْنَاهُ

ایک شخص جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہو گیا اور انہیں یوں ظاہر کیا کہ گویا گدھا تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات ہونے کے سبب سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں چابیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس نے جواب دیا تو میں آواز کی جانب لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا۔ پھر اندر آیا اور اس طرح ظاہر کیا کہ گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا، اے ابورافع! تو اس نے کہا، تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا، تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نہیں پتہ کہ کون اندر گھس آیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت طاری تھی۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں، لیکن میں گر پڑا اور میرے پیر میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا، میں اس وقت تک یہاں سے جاؤں گا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے نہ گیا جب تک اہلِ حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے کی آواز نہ سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا

3023 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ

اور مجھے درد محسوس ہی نہ ہوا، حتیٰ کہ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

156- بَابٌ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ

دشمن سے ٹکرانے کی آرزو نہ کرو

3024 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ اليَرْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، حِينَ خَرَجَ إِلَى الحَرُورِيَّةِ، فَقَرَأْتُهُ، فَإِذَا فِيهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا العَدُوَّ، انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا کاتب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ سے سلامتی مانگو۔ ہاں! جب جنگ چھڑ جائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی 'اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے اے بادلوں کے چلانے والے! اے احزاب (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق کے موقع پر) شکست دینے والے! ہمارے دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔'

3023- راجع الحديث:3022

3024- راجع الحديث:2818

3025 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبید اللہ کا کاتب تھا۔ ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کا خط آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دشمن سے لڑائی لڑنے کی تمنا نہ کرو۔

3026 - وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے (لڑائی) ملاقات کی آرزو مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی آرزو کرو۔ (لیکن) جب آمنا سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔

157- بَابٌ: الحَرْبُ خَدْعَةٌ

جنگ میں چالبازی

3027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَكَ كِسْرَى، ثُمَّ لاَ يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لاَ يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جلد قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے۔

3028 - وَسَمَّى الحَرْبَ خَدْعَةً

اور جنگ کو چالبازی کا نام دیا گیا ہے۔

3029 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بُورُ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَرْبَ خَدْعَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام چال بازی رکھا۔

3025- راجع الحدیث:3024

3026- صحیح مسلم:4516

3027- انظر الحدیث:6630,3618,3120' صحیح مسلم:7258

3028- انظر الحدیث:3029

3029- راجع الحدیث:3028' صحیح مسلم:4515

3030 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الحَرْبُ خَدْعَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ چالبازی ہے۔

158- بَابُ الكَذِبِ فِي الحَرْبِ

جنگ میں جھوٹ بولنا

3031 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ، حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کیا ہوا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔ اس نے کہا، خدا کی قسم تم بھی اسے تنگ کرو۔ جواب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں، اس لیے یہ بات ٹھیک نہیں لگتی کہ اچانک اسے چھوڑ دیں ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں اسی طرح باتیں کرتا رہا، حتیٰ کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

159- بَابُ الفَتْكِ بِأَهْلِ الحَرْبِ

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا

3032 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَأْذَنْ لِي، فَأَقُولَ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کے لیے کون ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی، کیا میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض کی، پھر مجھے اجازت عنایت ہو کہ اس سے جو بات کرنا چاہوں وہ کروں۔

3031- راجع الحدیث: 2510

3032- راجع الحدیث: 2510,343

160-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاحْتِيَالِ وَالحَذَرِ، مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ

3033 - قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ، فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

فرمایا، کرلو۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ میں موجود ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابنِ صیاد اس وقت چادر تان کر پڑا ہوا کچھ گنگنا رہا تھا۔ اچانک ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو پکاری! اے صیاد! یہ محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اسے اس کے حال پر رہنے دیتی تو حقیقت کھل جاتی۔

161-بَابُ الرَّجَزِ فِي الحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الخَنْدَقِ

فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ

3034 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ،

جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت بلند آواز سے حمد و نعت پڑھنا

حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی اینٹیں اٹھا رہے تھے حتیٰ کہ مٹی نے سینۂ بے کینہ کے بال مبارک چھپا لیے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال مبارک کثرت سے تھے اور آپ

3033- انظر الحديث: 1355

3034- انظر الحديث: 2836

وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللَّهِ"

(البحر الرجز)

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

إِنَّ الأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں یوں رجز پڑھ رہے تھے۔

اگر رب ہمیں ہدایت نہ فرماتا: تو ہم کیونکر نماز و زکوٰۃ ادا کر پاتے۔ اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما: کافروں کے مقابلے میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ دشمن ہم پر ظلم ڈھاتے حملہ آور ہوئے: ہم فتنہ پردازوں کی بات ہرگز نہ مانیں گے۔ یہ آپ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

162- بَابُ مَنْ لاَ يَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

3035- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي،

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور پر تبسم پھیل جاتا۔

3036- وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

اور مجھے یہ عذر تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

163- بَابُ دَوَاءِ الجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الحَصِيرِ، وَغَسْلِ المَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ،

زخمیوں کے لیے فوری امداد، ٹاٹ کر جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور

3035- انظر الحدیث: 6090,3822، صحیح مسلم: 6314,6313، سنن ترمذی: 3821,3820، سنن ابن ماجہ: 159

3036- راجع الحدیث: 3035,3020

وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ

3037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ - يَعْنِي فَاطِمَةَ - تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم میں بھری گئی تھی۔

164- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالِاخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ، وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ) (الأنفال: 46) قَالَ قَتَادَةُ: "الرِّيحُ: الْحَرْبُ"

جنگ میں آپس کا تنازعہ و اختلاف پسندیدہ نہیں اور امام کی نافرمانی کا وبال

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی (پ ۱۰، الانفال ۴۶) قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

3038 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

سعید بن ابو بردہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ کرتے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کو آسانی دو اور انہیں مشکل میں نہ ڈالو۔ انہیں خوشی دو اور متنفر نہ کرو۔ ان میں اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

3037- راجع الحدیث: 243

3038- راجع الحدیث: 2264,2261 صحیح مسلم: 4502,4501,5184,5182 سنن ابو داؤد: 4356 سنن نسائی: 5611 سنن ابن ماجہ: 3391

3039 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلاَ تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ، هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا القَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلاَ تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، فَهَزَمُوهُمْ، قَالَ: فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ، فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الغَنِيمَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ المُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ الخَطَّابِ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلاَءِ، فَقَدْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ اُحد کے وقت پچاس پیادہ آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، حتیٰ کہ میں تمہیں واپس بلالوں اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں کچل کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا، جب تک میں تمہیں واپس نہ بلالوں۔ اس کے بعد دشمنوں کو شکست ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں، جس کے ان کی پنڈلیاں کھل گئی تھیں، جھانجنیں بج رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے، پس حضرت عبداللہ بن جُبیر کے ساتھی کہنے لگے۔ مالِ غنیمت، اے ساتھیو! مالِ غنیمت، تمہارے ساتھی تو غالب آگئے، اب تم کس چیز کے منتظر ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا، کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم ہم تو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آگئے تو یکایک جنگ کا نقشہ پلٹ گیا۔ جو بھاگے جارہے تھے وہ سامنے آگئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ''جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔'' پس اس وقت نبی کریم ﷺ کے اطراف صرف چند اصحاب رہ گئے۔ اس کے سبب ہم میں سے ستر حضرات نے جامِ شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر اس جنگِ بدر میں آفت ٹوٹ پڑی تھی، کیونکہ ان کے ستر قید ہوئے اور

3039- انظر الحدیث: 4561,4067,4043,3986 سنن ابو داؤد: 2662

قُتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ. قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي القَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلْ، أُعْلُ هُبَلْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ". قَالَ: إِنَّ لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ؟ . قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ

ستر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ابوسفیان نے تین دفعہ آواز دی، کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس نے تین مرتبہ پھر آواز دی، کیا مسلمانوں میں ابوقحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین دفعہ پکارا، کیا تم میں ابن خطاب ہے وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا، یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا، اے اللہ کے دشمن! اللہ کی قسم تم نے غلط کہا ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ سب سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے۔ وہ کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لے لیا اور جنگ ڈول ہے۔ جلد تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا لیکن منع بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہبل سربلند ہوا، ہبل سربلند ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ! کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ اس نے کہا، بے شک ہمارا عُزّیٰ ہے اور تمہارا کوئی عُزّیٰ نہیں۔ وہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان کا بیان ہے کہ اصحابِ رسول نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

165- بَابُ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

جب رات کو خطرہ محسوس ہو

3040 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر

3040- راجع الحدیث: 2820,2627

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الفَرَسَ

تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کے وقت اہلِ مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کچھ خطرے والی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر تشریف لے گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں سے فرمایا: نہ ڈرو، نہ ڈرو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں پایا ہے۔

166- بَابُ مَنْ رَأَى العَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَاحَاهْ، حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا جیسے بلند آواز سے پکارنا: ''اے ساتھیوں'' حتیٰ کہ لوگ سن لیں

3041- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ المَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الغَابَةِ، لَقِيَنِي غُلاَمٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ مَا بِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلاَثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهْ يَا صَبَاحَاهْ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ... وَاليَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ القَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ، فَقَالَ: " يَا ابْنَ الأَكْوَعِ:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا، تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا، نبی کریم ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑلی گئی ہے، میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا، قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ لے گئے ہیں۔ پھر میں تین دفعہ یا صباحاہ لفظ کے ساتھ زور سے پکارا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی، یہاں تک کہ ان لوگوں کو پالیا۔ پس میں ان کی طرف تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ جلوہ فرما ہوئے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں

3041- انظر الحدیث: 4194، صحیح مسلم: 4653

مَلَكْتَ، فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ "

نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔ ان کے پیچھے کسی کو روانہ فرمایا جائے۔ ارشاد فرمایا اے ابن اکوع! تو نے ان پر غلبہ پایا اب درگزر کر، ان کی قوم انہیں نواز رہی ہوگی۔

167- بَابُ مَنْ قَالَ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلاَنٍ

وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ "

آباؤ اجداد پر فخر کرنا

اگر کوئی کہے اسے پکڑ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور حضرت سلمہ نے فرمایا کہ اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

3042 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ البَرَاءُ، وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ المُشْرِكُونَ نَزَلَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ . قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ

ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ حضرت براء نے فرمایا: جسے میں سن رہا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابوسفیان بن حارث نے آپ کے خچر کی باگ تھام رکھی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ سواری سے نیچے تشریف لے آئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں۔ اس دن کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بہادر نظر نہیں آیا۔

168- بَابُ إِذَا نَزَلَ العَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے آنا

3043 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

3042- راجع الحدیث: 2864

3043- صحیح مسلم: 4572,4571 سنن ابوداؤد: 5216,5215

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ، فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

انہیں بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ وہ نزدیک ہی رہتے تھے۔ پس وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیما کھڑے ہو۔ جب وہ آ کر خدمت اقدس میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں حکم دیتا ہوں، جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور باقی اہلِ وعیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

169- بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ، وَقَتْلِ الصَّبْرِ

قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا

3044 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ اقدس پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

170- بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا اور قتل ہونے سے پہلے دوگانہ پڑھنا

3045 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس افراد پر مشتمل تھا اور حضرت

3044- راجع الحدیث: 1846

3045- انظر الحدیث: 7402,4086,3989، سنن ابو داؤد: 266

زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالهَدَأَةِ، وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ المَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ، وَلاَ نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا، قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ: أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لاَ أَنْزِلُ اليَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ بِالعَهْدِ وَالمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ، وَابْنُ دَثِنَةَ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، وَاللَّهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي فِي هَؤُلاَءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ القَتْلَى، فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ،

عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا، جو عاصم بن عمر کے جدِ امجد ہیں۔ وہ چل پڑے، حتیٰ کہ جب وہ مقامِ ہداۃ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحیان کو ان کا معلوم ہوگیا۔ انھوں نے ان حضرات کے لیے تقریباً دو سو افراد روانہ کیے جو سارے تیر انداز تھے۔ وہ ان حضرات کے قدموں کے نشانات پر چلتے رہے، حتیٰ کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، جن کو یہ مدینہ منورہ سے زادِراہ کے طور پر لائے تھے، ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے ہاتھ میں ہاتھ دے دو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیرِ سریہ حضرت عاصم بن ثابت نے فرمایا، لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کے کہنے پر نہیں اتروں گا، اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور سات حضرات کو شہید کر دیا، جن میں حضرت عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے وعدے پر یقین کر کے نیچے اتر آئے، جن میں حضرت خبیب انصاری، ابنِ دثِنہ اور ایک شخص اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کمانوں کی تانت سے باندھ لیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ وعدہ خلافیکی ابتدا ہے لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جامِ شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کافر

أَنَّ بِنْتَ الحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ: فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا، اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا،

(البحر الطويل)

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا، فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ، وَمَا أُصِيبُوا، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ، لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُولِهِمْ، فَلَمْ

انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر تیار نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور حضرت ابنِ دثنہ کو ساتھ لے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی، کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو قتل کرنے کے لیے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استرا مانگا تا کہ ناپاکی دور کرے۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پکڑ لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے دلی کی حالت جان لی فرمایا تم اس لیے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک دن میں نے انہیں دیکھا کہ کھا رہے ہیں اور انگوروں کا گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت یہ پھل میسر نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں پھر فرمایا، تم کہنے لگتے کہ موت سے ڈر کر ایسا کر رہا ہے ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ! انہیں چن چن کر مارنا۔ پھر حارث کے بیٹے

يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا

نے انہیں قتل کر دیا۔ خبیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان قیدی مرد کے لیے جسے قتل کیا جائے، یہ اچھی رسم جاری فرمائی کہ پہلے دوگانہ پڑھ لے۔ ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے دن مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفارِ قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند شخص بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل پر مطمئن ہوں۔ یہ نفرت اس لیے تھی کہ انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص کو جنگِ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کو مقرر فرما دیا۔ جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے لوگوں سے انہیں محفوظ رکھا اور وہ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

171- بَابُ فَكَاكِ الأَسِيرِ

قیدی کو رہا کرنا

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

3046 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فُكُّوا العَانِيَ، يَعْنِي: الأَسِيرَ، وَأَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیدی کو رہا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

3047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

3046- انظر الحدیث: 7173,5649,5373,5174، سنن ابوداؤد: 3105

3047- راجع الحدیث: 111

زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي القُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے ور جو اس صحیفے میں ہے میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت کے بارے میں ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

172- بَابُ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا فدیہ

3048 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لاَ تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی، انہوں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت عنایت فرمایئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

3049 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ العَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: خُذْ، فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے کچھ عنایت فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

3048- راجع الحدیث:2537

3049- راجع الحدیث:421

3050- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوۂ بدر کے قیدیوں میں سے تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

173- بَابُ الحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الإِسْلاَمِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو

3051- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ المُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ. فَقَتَلَهُ، فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آگیا اور آپ کے صحابہ سے بات چیت کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کرو اور قتل کر ڈالو۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قتل کرنے والے کو دیا گیا۔

174- بَابٌ: يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلاَ يُسْتَرَقُّونَ

ذمیوں کے لیے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

3052- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول ﷺ نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا جائے اور تو ان کے لیے لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

175- بَابُ جَوَائِزِ الوَفْدِ

قاصد کو انعام دینا

3050- راجع الحدیث: 765

3051- سنن ابو داؤد: 2653

3052- راجع الحدیث: 1392

176- بَابٌ: هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ؟

3053- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الحَصْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الخَمِيسِ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا ، فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ ، وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلاَثٍ: أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ ، وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَأَلْتُ المُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ: فَقَالَ مَكَّةُ، وَالمَدِينَةُ، وَاليَمَامَةُ، وَاليَمَنُ، وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ"

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی بھیگ ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ جمعرات ہی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض نے شدت پکڑی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لاکر دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کی وجہ سے تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا حالانکہ خدمت اقدس میں اختلاف نہیں ہونا چاہیے تھا، پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارادہ چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو اور اپنے وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا۔ (۲) قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا تھا۔ (۳) تیسری بات بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے متعلق پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ یمامہ اور یمن۔ یعقوب کا قول ہے کہ عرب کی ابتداء تہامہ سے ہوتی ہے۔

177- بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ

3054 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ

وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے

3053- صحیح مسلم: 4208 سنن ابو داؤد: 2029

3054- انظر الحدیث: 886

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ الحُلَّةَ، فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ، فَقَالَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ

ریشم کا ایک چوغہ بازار میں بکتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ! اسے آپ خرید فرمائیں اور جب عید کے روز اور جب آپ کی بارگاہ میں وفد آئیں تو اسے زیب تن فرمایا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بیشک انہیں وہ پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں، کچھ روز بعد اللہ کے چاہنے سے نبی کریم ﷺ نے دیباج کا ایک جبہ ان کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بیشک ایسے کپڑے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لے بھیجا، پس ارشاد فرمایا، اسے بیچ دو یا اپنی کسی اور حاجت میں صرف کرلو۔

178- بَابٌ: كَيْفَ يُعْرَضُ الإِسْلاَمُ عَلَى الصَّبِيِّ

بچوں پر اسلام پیش کرنے کی کیفیت

3055 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر کسی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں پہچانا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی پیٹھ بھی تھپتھپائی۔ پھر رسول

3055- راجع الحديث: 1354

ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ، فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ،

اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کو دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امیّوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا۔ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ پھر نبی کریم نے فرمایا، میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ الدُّخ ہے۔ نبی کریم نے فرمایا، دور ہٹ جاؤ، تم اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمایئے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے اچھائی نہیں ہے۔

3056- قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ، فَثَارَ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کو خبر نہ ہو۔ تا کہ آپ اس کی کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھ لے۔ ابن صیاد چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنائی دیتی تھی تو ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم کو دیکھ لیا۔ جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اس کی ماں نے ابن صیاد سے

3056- راجع الحدیث: 3055,1355

ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ،

کہا، اے صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اگر یہ عورت اسے اسی حالت میں رہنے دیتی تو صورت حال سامنے آجاتی۔

3057 - وَقَالَ سَالِمٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شایانِ شان ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں کہی وہ یہ کہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ یک چشم نہیں ہے۔

179-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا

قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہود کو دعوت اسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے

مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے اس کی راویت کی ہے۔

180-بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ، وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ، فَهِيَ لَهُمْ

حربی مسلمان ہوجائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے

3058 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہ نبوت میں عرض کی، یارسول اللہ! آپ کہاں قیام فرما

3057- انظر الحدیث: 7408,7127,7123,6175,4402,3439,3337، راجع الحدیث: 3055

3058- راجع الحدیث: 1588

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟ ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ المُحَصَّبِ، حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الكُفْرِ ،وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ، أَنْ لاَ يُبَايِعُوهُمْ، وَلاَ يُؤْوُوهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالخَيْفُ: الوَادِي

ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ہمارے لیے عقیل نے کوئی مکان ہی نہ چھوڑا۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس سبب سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسم لی تھی کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

3059 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الحِمَى، فَقَالَ: "يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ المُسْلِمِينَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ المَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ، وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ، وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ، وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ: إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا، يَأْتِنِي بِبَنِيهِ "، فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لاَ أَبَا لَكَ، فَالْمَاءُ وَالكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ، وَايْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ، إِنَّهَا لَبِلاَدُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلاَمِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ المَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلاَدِهِمْ شِبْرًا

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنّی کو ایک چراگاہ کا ناظم بناتے ہوئے فرمایا: اے ہنّی! مسلمانوں سے بڑی انکساری والا برتاؤ کرنا۔ مظلوم کی بدعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، تھوڑے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا، کیونکہ اگر ان دونوں حضرات کے جانور ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے اہل وعیال کو میرے پاس لاکر فریاد کریں گے۔ اے امیر المومنین تیرا باپ نہ رہے۔ کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا؟ پس پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوٹوں کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! (اگر انہیں روکا گیا) تو وہ یہی خیال کریں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر ان کے ہیں ، دور جاہلیت میں وہ ان کے لیے لڑے ہیں اور زمانۂ اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے ہیں۔ قسم ہے اس ذات

181- بَابُ كِتَابَةِ الإِمَامِ النَّاسَ

3060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ مِنَ النَّاسِ، فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ، فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

3060م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ

3061 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ، قَالَ: ارْجِعْ، فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

182- بَابُ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

3062 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میرے پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت کی جگہ کو بھی چراگاہ بنانا گوارا نہ کرتا۔

امام کا مردم شماری کروانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ داخلِ اسلام ہو گئے ہیں۔ ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے نام لکھ لیے۔ پس ہم نے کہا کہ ہم تا حال خوفزدہ ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم خود کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا ہیں اور حتیٰ کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھتا ہے تو ڈرتا ہے۔

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے انہیں تعداد میں پانچ سو پایا۔ ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

اللہ تعالیٰ فاجر سے بھی دین کی مدد لیتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

3060- صحیح مسلم: 375، سنن ابن ماجہ: 429

3061- راجع الحدیث: 3060

3062- انظر الحدیث: 6606,4204,4203، صحیح مسلم: 301

عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الَّذِي قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ اليَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ. قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ، إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلًا فَنَادَى بِالنَّاسِ: إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

کہ ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کے متعلق جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب قتال زور پر ہوا تو اس آدمی نے قتل و قتال میں آگے بڑھ بڑھ کر کارکردگی دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہِ نبوت میں عرض کی گئی کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، آج کافروں سے جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑا لیکن مر چکا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان سے کچھ لوگوں کا شبہات میں پڑ جانے کا خدشہ تھا۔ اسی دوران کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں۔ بلکہ اسے شدید زخم آیا ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب یہ صورتِ حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرانے کا حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ فاسق و فاجر شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے۔

183- بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ العَدُوَّ

جنگ میں دشمن کے شر سے بچنے کے لیے بغیر بنائے امیر بننا

3063 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا مگر وہ شہید ہو گئے، پھر اسے جعفر بن ابوطالب نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے یہ جھنڈا

3063- راجع الحدیث:1246

ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ، أَنَّهُمْ عِنْدَنَا". وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ

بلند کیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا، پھر یہ علم خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے راحت نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ میں اس پر فرحاں نہیں ہوں کیونکہ وہ ہمارے پاس تھے، حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ فرماتے وقت آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے۔

184-بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ

3064 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، وَعُصَيَّةُ، وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلاَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا، بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ

افرادی مدد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے مدد طلب کی۔ پس نبی کریم نے مدد کی خاطر ستر انصار کو ان کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ہر ایک کو قاری کہا کرتے تھے، پس یہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب بئر معونہ پر پہنچے تو انھوں نے دھوکہ دیا اور ان سب کو شہید کر دیا۔ تو ایک ماہ تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنولحیان کی ہلاکت کے لیے دعا کی گئی، قتادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک مدت تک قرآن میں ہم ان کے بارے میں پڑھتے رہے۔ کاش! ہماری طرف سے کوئی ہماری قوم کو یہ اطلاع پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے، پھر بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔

185-بَابُ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان

3064- راجع الحدیث: 1001

عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

3065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالعَرْصَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ، وَعَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے میدان میں ٹھہرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبدالاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابوطلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

186- بَابُ مَنْ قَسَمَ الغَنِيمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ

وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ

جہاد یا سفر کے دوران مالِ غنیمت کی تقسیم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمیں بکریاں اور اونٹ عنایت فرمائے گئے۔ آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مماثل قرار دیا تھا۔

3066 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا، أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا جہاں آپ نے غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔

187- بَابُ إِذَا غَنِمَ المُشْرِكُونَ مَالَ المُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ المُسْلِمُ

مشرک مسلمانوں کا مال لوٹیں، پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ آجائے

3067- قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَهَبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا چلا گیا جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا پھر

3065- انظر الحدیث: 3976، صحیح مسلم: 7153، سنن ابو داؤد: 2695، سنن ترمذی: 1551

3066- راجع الحدیث: 1778

3067- انظر الحدیث: 3069,3068، سنن ابو داؤد: 2699، سنن ابن ماجہ: 2847

فَرَسٌ لَهُ، فَأَخَذَهُ العَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ المُسْلِمُونَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ المُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسلمانوں نے غلبہ پایا اور انہوں نے اسے ان سے چھین کر میری جانب واپس لوٹا دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کی بات ہے۔ نیز ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جاملا تھا جب مسلمانوں نے رومیوں پر فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید نے وہ غلام انہیں واپس لاکر دے دیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد کا واقعہ ہے۔

3068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ، فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ، فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَارَ مُشْتَقٌّ مِنَ العَيْرِ، وَهُوَ حِمَارُ وَحْشٍ أَيْ هَرَبَ

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جاملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس دے دیا، نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو رومیوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غالب کیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت عبداللہ کو لاکر دے دیا تھا۔

3069 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ المُسْلِمُونَ، وَأَمِيرُ المُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَهُ العَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ العَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے جس دن مسلمانوں کی رومیوں سے سامنا ہوا تھا اور جس دن حضرت خالد بن ولید امیر لشکر تھے۔ جن کو حضرت ابوبکر صدیق نے مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا، جب دشمن کو شکست ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لاکر دے دیا۔

188- بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاخْتِلاَفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ) (الروم: 22)، (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا

3068- راجع الحدیث:3067

3069- راجع الحدیث:3067

رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ) (ابراهيم: 4)

3070 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ

3071 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ -. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْلِي وَأَخْلِفِي ثُمَّ، أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ

3072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخَذَ

اختلاف (پ ۲۱، الروم ۲۲) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا (پ ۱۳، ابراھیم ۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت اقدس میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ایک چھوٹا سا بکرا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پسوایا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق کھودنے والو! جابر نے تمہاری دعوت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ تمہارے لیے کیسی راحت کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنتِ خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَنَہ، سَنَہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حَسَنَہ یعنی اچھی کو سَنَہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہرِ نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا: لباس پرنا کرا اور پھاڑ، پھر پرانا کرا اور پھاڑ، پھر پرانا کرا اور پھاڑ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال

3070- صحیح مسلم: 5283

3071- انظر الحدیث: 5993,5845,5823,3874، سنن ابو داؤد: 4024

3072- انظر الحدیث: 1485، راجع الحدیث: 1491,1485

تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالفَارِسِيَّةِ: كِخْ كِخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

لی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فارسی میں فرمایا، کخ، کخ (یعنی تھو تھو) کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

189- بَابُ الغُلُولِ

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ) (آل عمران: 161)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا (پ ۴، آل عمران ۱۶۱)

3073- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ: " لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ " وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنْ أَبِي حَيَّانَ: فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کہ ممیا رہی ہو، یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمایئے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کہ بلبلا رہا ہو، اور اس وقت کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے تو میں جواب دوں، آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جو اڑ رہے ہوں اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار نہیں۔ میں نے خدا کا حکم

3073- راجع الحدیث: 1402، صحیح مسلم: 4714،4711

190- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ، وَهَذَا أَصَحُّ

3074 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ: كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الكَافِ: وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا "

191- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الإِبِلِ وَالغَنَمِ فِي المَغَانِمِ

3075- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ، فَأَمَرَ بِالقُدُورِ، فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا

تمہیں پہنچا دیا تھا۔ ایوب کا قول ہے کہ فَرَسٌ لَهُ مُحَمْحَمَةٌ ابوسفیان کی روایت میں ہے۔

مالِ غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامان کی حفاظت پر مامور تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ لوگ اس کا سبب تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مالِ غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابنِ سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

مالِ غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں اور ان کے ہاتھ لگ گئیں اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے پکانے میں جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں اوندھا دی جائیں۔ لہٰذا فوراً حکم کی تعمیل کی گئی پھر آپ نے مالِ غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر

3074- سنن ابن ماجہ: 2849

3075- راجع الحدیث: 2488

بَعِيرٌ، وَفِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ: هَذِهِ البَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ، فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو، أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ"

قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے ایک شخص نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ میرے جد امجد نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم پھانسی کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہارے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا تو، اس میں سے کھاؤ، ماسوائے دانت اور ناخن کے۔ میں ان کا سبب بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن سے درندے پھاڑتے ہیں۔

192- بَابُ البِشَارَةِ فِي الفُتُوحِ

3076 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ، وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ، يُسَمَّى كَعْبَةَ اليَمَانِيَةِ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا . فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا، فَكَسَرَهَا

فتح کی بشارت دینا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق میرے دل کو راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خثعم آباد تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے، اے اللہ! اسے جما دے اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا

3076- راجع الحدیث:3020

وَحَرَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ: بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ

دے۔ پھر میں اس کی جانب روانہ ہوگیا اور اُسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک شخص کو بارگاہِ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش والا اونٹ۔ پس آپ نے بنو احمس کے سوراوں کے حق میں پانچ دفعہ برکت کی دعا کی۔ مسدد کا قول ہے کہ وہ گھر بنو خشعم کا بت خانہ تھا۔

193- بَابُ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ

وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ

بشارت دینے والے کو انعام دینا

حضرت کعب بن مالک نے قبولیتِ توبہ کی خوشخبری دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔

194- بَابُ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہوگئی

3077- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا جائے، پس فوراً نکلو۔

3078و3079- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الهِجْرَةِ، فَقَالَ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

3077- راجع الحدیث:1349

3078,3079- راجع الحدیث:2963,2962

3080 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: وَابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ - فَقَالَتْ لَنَا: انْقَطَعَتِ الهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت عطا بن ابی ریاح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، جو کوہِ ثبیر پر مزدلفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انھوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اس وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمایا۔

195 - بَابُ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَالمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ، وَتَجْرِيدِهِنَّ

جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو برہنہ دیکھنے پر مجبور ہو جائے

3081 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، - وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ: وَكَانَ عَلَوِيًّا - إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ: ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا، وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً، أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا، فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ: فَقُلْنَا: الكِتَابَ، قَالَتْ: لَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ، فَقَالَ: لاَ تَعْجَلْ، وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلاَ ازْدَدْتُ لِلْإِسْلاَمِ إِلَّا حُبًّا، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوعبدالرحمٰن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے، ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضۂ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا اس باغ میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی، جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہیں بے لباس کرنے میں بھی تامل نہیں کریں گے۔ اس نے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا۔ پھر حاطب کو بلایا گیا تو انہوں نے عرض کی۔ میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے، میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں زیادتی ہی ہوئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ

3080- انظر الحدیث:4312,3900

3081- راجع الحدیث:3983

وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، فَقَالَ: " مَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ". فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ

کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے جان و مال کی حفاظت فرماتا ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کردوں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی۔ حضرت عمر نے عرض کی، مجھے اجازت عطا دیجیے کہ اس کی گردن مار دوں، کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات خوب جانتا ہے، تو اسی نے ان سے فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ پس اسی بشارت نے اسے دلیر کردیا ہے۔

196-بَابُ اسْتِقْبَالِ الغُزَاةِ

غازیوں کا استقبال کرنا

3082 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں، اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

3083 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

197-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الغَزْوِ؟

جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا کہے

3084 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3082- صحیح مسلم:6217,6216

3083- انظر الحدیث:4427,4426، سنن ابو داؤد:2779، سنن ترمذی:1718

3084- راجع الحدیث:1797

جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلاَثًا، قَالَ: آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جہاد سے واپس آتے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم انشاء اللہ اس حال میں آئے ہیں کہ توبہ کرنیوالے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو شکست دے کر بکھیر دیا۔

3085 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: عَلَيْكَ المَرْأَةَ ، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا، فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے واپس لوٹتے وقت ہم نبی کریم ﷺ کے معیت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حیّ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت ابوطلحہ اپنی سواری سے کود کر لپکے اور عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا، تم عورت کی خبر لو۔ میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے قریب گیا۔ کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو ٹھیک کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اپنے درمیان میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو گئے۔

3086 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور نبی کریم کے ساتھ

3085- راجع الحديث:371

3086- راجع الحديث:371

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ قَالَ: - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ المَرْأَةُ، فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ المَدِينَةِ - أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى المَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنی زوجہ کے ساتھ زمین پر تشریف لے آئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابوطلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی۔ یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کردے، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہیں عورت حضرت صفیہ کی خبر لینا ضروری ہے پس حضرت ابوطلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی طرف بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر انھوں نے آپ کی سواری کے بند وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہو گئے، حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہو گئے۔

198- بَابُ الصَّلاَةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھے

3087- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ قَالَ لِي: ادْخُلِ المَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ، اور دو رکعت نماز پڑھو۔

3087- راجع الحديث: 443

3088- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، ضُحًى دَخَلَ المَسْجِدَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور دو پہر سے پہلے کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

199- بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ القُدُومِ

سفر سے واپسی پر لوگوں کو کھانا کھلانا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس مسافر کو کھانا کھلاتے جسے رات پڑ گئی ہو۔

3089 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔

3089م- زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ، فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ المَسْجِدَ، فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ البَعِيرِ

معاذ عن شعبہ عن محارب کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم کا خریدا اور جب صرار کے مقام پر قدم رنجہ ہوئے تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے تول کر عنایت فرمائی تھی۔

3090 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، "صِرَارٌ: مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں ایک سفر میں واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ صرار مضافاتِ مدینہ منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

3088- راجع الحدیث: 2757، صحیح مسلم: 1656، سنن ابو داؤد: 2773، سنن نسائی: 730

3089م- راجع الحدیث: 443، سنن ابو داؤد: 3747

3090- راجع الحدیث: 443

بسم اللہ الرحمن الرحیم

57- كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

1-بَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

3091 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ المَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ، وَالغَرَائِرِ، وَالحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ المَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا البَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خمس کی فرضیت

خمس کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے حصے میں بدر کے مالِ غنیمت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم ﷺ نے عنایت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شبِ زفاف کا قصد کیا تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سنار کو تیار کرلیا کہ میرے ساتھ چلے تاکہ اذخر لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے فروخت کر کے میں اپنی شادی کے ولیمہ کا انتظام کروں۔ اسی دوران جبکہ میں سامان یعنی کجاوہ، گھاس باندھنے کا جال اور رسی وغیرہ فراہم کرتا رہا تھا تو میری مذکورہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں جب میں حاصل شدہ سامان پہنچا کر واپس لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں۔ ان کے کولھے توڑ دیے گئے ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں ہیں جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہ رکھ سکا میں نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہِ رسالت میں

3091- راجع الحديث:2089

وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُمْ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ، مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ القَهْقَرَى، وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ حاضر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے جان لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے، کوکھے توڑ دیئے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اپنی چادر منگوا کر اوپر لی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے حتیٰ کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے، گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی گئی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی، مگر حضرت حمزہ اس وقت نشہ کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرۂ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس چلے آئے۔

3092 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ - عَلَيْهَا السَّلاَمُ - ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو

3092- انظر الحدیث: 6725,4240,4035,3711

وَسَلَّمَ، سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ،

رسول اللہ ﷺ نے اس مال سے چھوڑا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور مالِ فے عنایت فرمایا تھا۔

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، وَفَدَكٍ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، وَأَمَّا خَيْبَرُ، وَفَدَكٌ، فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى اليَوْمِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ، فَأَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي

حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو جوش آیا اور پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ اور اپنی وفات تک خلیفہ اوّل سے خاموشی اختیار رکھی۔ یہ رسولِ اللہ کے وصال کے بعد چھ ماہ حیات رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر وفدک میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ ﷺ کا عملتھا میں اس میں سے کسی بات کو چھوڑنے کا مختار نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات چھوڑی تو حق سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیا تھا لیکن مالِ خیبر اور فدک کو روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں یہ ان اخراجات کے لئے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور نائبین کو پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں آج کی تاریخ تک اسی طرح چلتے

3093- راجع الحدیث:3092

3094 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ، - ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الحَدِيثِ، فَقَالَ مَالِكٌ - بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ، إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ يَأْتِينِي، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ، إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ، فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: اقْبِضْهُ أَيُّهَا المَرْءُ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَدَخَلاَ، فَسَلَّمَا فَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، قَالَ عُمَرُ: تَيْدَكُمْ

آئے ہیں۔

مالک ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق کا قاصد آیا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں، میں اس کے ساتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی بنی ہوئی چار پائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھایا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیہ سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی، میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا، فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے بعض لوگ آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم وہ مال لے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کی، اے امیر المومنین میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں تو بہتر ہے۔ فرمایا: تم ہی لے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ یرفا دربان نے آکر عرض کی: کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملاقات کے خواہشمند ہیں۔ فرمایا ہاں لے آؤ، دربان نے انہیں بتا دیا، پس وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ابھی یرفا تھوڑی دیر بیٹھا تھا کہ آکر عرض کی۔ کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا، ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے۔ ان دونوں حضرات کا اس مال کے بارے میں نزع تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کی دولت سے عطا فرمایا تھا۔ اس

3094- راجع الحدیث:2904 'صحیح مسلم:4553 'سنن ابو داؤد:2963 'سنن ترمذی:1610 'سنن نسائی:4159

أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ: ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ، أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ) (الحشر: 6)- إِلَى قَوْلِهِ - (قَدِيرٌ) (الحشر: 6)، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ، حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ، فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَكُنْتُ أَنَا وَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، أَعْمَلُ

پر حضرت عثمان کے ساتھیوں اور ان کے ساتھیوں نے کہا، اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ فرما دیجیے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجیے۔ حضرت عمر نے فرمایا، ٹھہریئے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا وارث کوئی نہیں۔ بلکہ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے ساتھیوں نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا، اب میں آپ کے ساتھ اس نزع میں بات کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فے کے مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے (سورۃ الحشر، آیت:٦) پوری تلاوت فرمائی پس یہ (مال فے) خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم، انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا، وہ تمہارے درمیان تقسیم فرماتے رہتے تھے، حتیٰکہ اس میں سے یہی مال باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ رکھ لیتے، پھر باقی کو لے کر صدقے کی مال کی طرح راہِ خدا میں صرف فرما دیتے۔ رسولِ خدا کا آخر تک یہی معمول رہا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ آپ کو معلوم ہے؟ لوگوں نے

فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ، تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هَذَا - يُرِيدُ عَلِيًّا - يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ . فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ: لَتَعْمَلاَنِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا

اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کو یہ بات معلوم ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور حضرت ابوبکر نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول خدا خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں یقیناً سچے تھے اور نیکوکار، راہِ ہدایت پر چلنے والے اور حق و انصاف پر کاربند تھے، پھر حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر کا جانشین میں ہوں، دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے اور پھر جس طرح حضرت ابوبکر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا نیکوکار، ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں۔ پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ہے۔ یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اسی لیے میرے پاس آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کر چکا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے مناسب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس شرط پر کہ اللہ کے عہد و پیمان کو پیش نظر رکھیں گے اور اس کی آمدنی کو اسی طرح خرچ کرو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے

خرچ فرمائی اور جس طرح حضرت ابوبکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خرچ کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجیے۔ ہم ایسا ہی کریں گے تو میں نے وہ آپ کی تحویل میں دے دیا۔ پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا جماعت نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا، ہاں، فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس سے ہٹ کر فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس کے متعلق اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجیے میں اس کی نگرانی کے لیے تنہا کافی ہوں۔

2 - بَابٌ: أَدَاءُ الخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے

3095 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الإِيمَانِ بِاللَّهِ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، - وَعَقَدَ بِيَدِهِ - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفارانِ مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی لوگوں کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا

3095- راجع الحدیث: 3095,53

وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ"

ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، ٹھلیا اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

3 - بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ

3096 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

3097 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک برنی میں ڈال رکھا تھا۔ ایک عرصہ تک اس میں سے کھاتی رہی تھی، لیکن ایک دن انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

3098 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلاَحَهُ وَبَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ،

حضرت عمر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہتھیاروں اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا ہوا تھا۔

3096- راجع الحديث: 2776

3097- انظر الحديث: 6451، صحيح مسلم: 7377، سنن ابن ماجه: 3345

3098- راجع الحديث: 2739

وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةٌ

4 - بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا نُسِبَ مِنَ البُيُوتِ إِلَيْهِنَّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ) (الأحزاب: 33) وَ(لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) (الأحزاب: 53)

ازواج مطہرات کے مکانات کی جگہ اور وہ ان کی جانب ہی منسوب ہوتے تھے

اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (پ ۲۲، الاحزاب ۳۳) نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

3099 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدٌ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض میں اضافہ ہوا تو مرض کی حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

3100 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي نَوْبَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ "، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَأَخَذْتُهُ، فَمَضَغْتُهُ، ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں وصال فرمایا تھا، باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے لعابِ دہن کو ملا دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن آپ کے لیے ایک مسواک لے کر حاضر ہوئے تھے۔ لیکن آپ اسے چبا نہ سکے تو میں نے آپ سے لے کر اسے چبا دیا تو اس کے ساتھ آپ نے مسواک فرمائی۔

3101 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

3099- راجع الحدیث:198

3100- راجع الحدیث:890

3101- راجع الحدیث:2035

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي المَسْجِدِ، فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ المَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِمَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ دروازۂ مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا کاشانہ تھا۔ پس آپ کے پاس سے دو شخص انصار میں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے جانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، ذرا ٹھہرو، یہ میری زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان دونوں نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ ﷺ اور وہ اس بات پر بڑے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

3102 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ القِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت فرما رہے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹ اور شام کی طرف رخ فرمایا ہوا تھا۔

3103 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اور

3102- راجع الحديث:145

3103- راجع الحديث:522

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

دھوپ ابھی ان کے حجرے سے باہر نکلی نہیں تھی۔

3104- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: هُنَا الفِتْنَةُ - ثَلاَثًا - مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اِدھر کی طرف فتنہ ہے۔ تین دفعہ یہ بات دہرائی۔ ادھر نجد وغیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

3105- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلاَنًا - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلاَدَةُ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانہ پر کسی شخص کی آواز سنی گئی جو اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون ہے جو آپ کے کاشانہ میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حفصہ کے رضاعی چچا ہیں۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

5 - بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَصَاهُ، وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ، وَخَاتَمِهِ، وَمَا اسْتَعْمَلَ الخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعَرِهِ،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات: یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور

3104- انظر الحدیث: 7093,7092,5296,3511,3279

3105- راجع الحدیث: 2646

وَنَعْلِهِ، وَآنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

3106 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى البَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللَّهِ سَطْرٌ

3107 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَنِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ البُنَانِيُّ بَعْدُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلاَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3108 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: "أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَقَالَتْ: فِي هَذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". وَزَادَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ: إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِاليَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا المُلَبَّدَةَ

برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف روانہ فرمایا اور ایک مکتوب لکھا جس پر مہر لگا دی، جس پر تین سطریں کندہ تھیں، پہلی سطر لفظ محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن طہمان سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو جوتے دکھائے، جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے، ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدّا کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی اِزار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدّا کہا جاتا ہے۔

3106- راجع الحدیث: 1448، سنن ترمذی: 1748,1747

3107- انظر الحدیث: 5858,5857

3108- انظر الحدیث: 5818، صحیح مسلم: 5411,5409، سنن ترمذی: 2733، سنن ابن ماجہ: 3551

3109 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ، فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ القَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ

3110 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَنَّ الوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لاَ، فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ القَوْمُ عَلَيْهِ، وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ، لاَ يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ، فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلاَلًا، وَلاَ أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ واپس پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو حکم فرمایئے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرما دیں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قوم آپ سے زبردستی چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرما دیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے لے نہیں سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر منبر پر رونق افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس کا دین کسی فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند نسبتی کا ذکر فرمایا، پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے نبھایا اور جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی

3109- انظر الحديث:5638

3110- راجع الحديث:926

وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا

کا عدو اللہ (ابوجہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہوسکیں گی۔

3111 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: " اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا

امام محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس دن تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا تھا۔ پس اپنے گورنروں کو حکم فرمایئے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتاب لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے جواب دیا، اس کی حاجت نہیں ہے میں اسے لے کر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سارا ماجرا سنا دیا، آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔

3112 - قَالَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ، عَنِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي، خُذْ هَذَا الكِتَابَ، فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

دوسری روایت میں امام محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ، کیونکہ اس میں صدقہ کے بارے میں نبی کریم کے احکامات ہیں۔

6- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَسَاكِينِ

اس کی دلیل کہ خمس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مساکین کے لیے ہے

وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالأَرَامِلَ، حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ، وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى: أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ،

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور بیواؤں پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی تکلیف

3112- راجع الحديث: 3111

فَوَكَلَهَا إِلَى اللَّهِ

3113 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تُوَافِقْهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَانَا، وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا. حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ

عرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو اُن کی حاجت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی، پس انہیں خبر ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں تو یہ خادمہ کا سوال کرنے خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں لیکن نبی کریم موجود نہ تھے تو یہ حضرت عائشہ سے ذکر کر آئیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے اور خوابگاہ تک آ پہنچے۔ ہم آپ کی تعظیم میں کوکھڑے ہونے لگے تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا، جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ الحمد اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ یہ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

7- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ) (الأنفال: 41)

يَعْنِي: لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذَلِكَ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ (کے لئے ہے) (پ ۱۰، الانفال ۴۱) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میں تقسیم کرنے والا، خازن ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

3113- انظر الحدیث: 6318,5362,5361,3705، صحیح مسلم: 6854,6853,6852، سنن ابو داؤد: 5062

3114 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَقَتَادَةَ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الأَنْصَارِ غُلاَمٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، - قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ، وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا - قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، عَنْ جَابِرٍ، أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ القَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی۔ تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا: میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ سید عالم نے فرمایا، میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تم میں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ: مجھے اللہ تعالیٰ نے تم میں اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے: حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ: کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بچے کا نام قاسم رکھ لیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

3115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَسَمَّيْتُهُ القَاسِمَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک شخص کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور اس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابوالقاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر

3114- انظر الحديث: 6196,6189,6187,6186,3538,3115 صحيح مسلم: 5559,5553

3115- راجع الحديث: 3114

کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم صرف میں ہوں۔

3116 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ المُعْطِي وَأَنَا القَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

3117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُعْطِيكُمْ وَلاَ أَمْنَعُكُمْ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ذاتی طور پر نہ تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ جہاں جو چیز رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

3118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں تو قیامت کے دن وہ دوزخ میں جائیں گے۔

8-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الغَنَائِمُ

نبی کریم کا فرمان ہے کہ: غنیمت تمہارے لیے حلال فرما دی گئی ہے

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا، فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ) (الفتح: 20) وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے" ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اس لئے کہ ایمان والوں کے لئے نشانی

3116- راجع الحدیث: 71

ہو اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے (پ ۲۶، الفتح ۲۰) نبی کریم نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہے۔

3119 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ البَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ الأَجْرُ، وَالمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

3120 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے۔

3121 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، سَمِعَ جَرِيرًا، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

3122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لِي الغَنَائِمُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا گیا ہے۔

3119- راجع الحديث:285

3120- راجع الحديث:3027

3121- انظر الحديث:6629,3619، صحيح مسلم:7259

3122- راجع الحديث:335

3123 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ، وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جہاد کرتا ہو۔ اسے اللہ کی راہ میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی رہائش گاہ پر واپس لوٹا دے۔

3124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا؛ وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلاَ أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلاَدَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ القَرْيَةِ صَلاَةَ العَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الغُلُولُ، فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الغُلُولُ، فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ، فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا، وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی نے جہاد کا قصد کیا تو اپنی قوم سے فرمایا: میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ مجامعت کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور انتظار میں ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے قریب جا پہنچے۔ تو انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی خدا کا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرما دی۔ پس مالِ غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے چنانچہ ہر قبیلے سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا: خائن تمہارا آدمی ہے، پس تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت

3123- راجع الحدیث:36' سنن نسائی:3422,3122

3124- راجع الحدیث:1757' صحیح مسلم:4530

کرے، تو ان میں سے دو یا تین افراد کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس وہ گائے کے سر کے برابر سونا لائے اور ان کے حضور رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ اس کے بعد اللہ نے ان کے لیے غنیمت حلال فرما دی اور ہماری کمزوری و مجبوری کو دیکھتے ہوئے یہ پہلے ہی ہمارے لیے حلال فرما دی ہے۔

9-بَابٌ: الغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الوَقْعَةَ

غنیمت اس کے لیے ہے جو جہاد میں موجود ہو

3125- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلاَ آخِرُ المُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

10-بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ، هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

جو مالِ غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے

3126 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ، لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ایک شخص غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا شہرت کے لیے، تیسرا اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

11-بَابُ قِسْمَةِ الإِمَامِ مَا يَقْدَمُ

امام کا غنیمت تقسیم کرنا

3125- راجع الحدیث:2334

3126- راجع الحدیث:2810

عَلَيْهِ، وَيُخَبَّأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

3127 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ، فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَامَ عَلَى البَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَأَخَذَ قَبَاءً، فَتَلَقَّاهُ بِهِ، وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا المِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، يَا أَبَا المِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ.

3127م- وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

بَابٌ: كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ

3128 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ،

اور غائب وغیر حاضر کے لیے بچا کر رکھنا

حضرت عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کچھ قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخرمہ بن نوفل کے لیے اٹھا کر رکھ لی۔ جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسور بن مخرمہ بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا، پس نبی کریم ﷺ نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبا ان کے سامنے رکھ کر فرمایا: اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ تکرار اس لیے فرمائی کہ ان کے مزاج میں سختی تھی۔

حضرت مِسوَر بن مخرمہ سے مروی ہے کہ یہ قبائیں نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ان ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور نبی کریم ﷺ کا اپنی حاجت میں خرچ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3127م- راجع الحدیث: 2599

3128- انظر الحدیث: 2630، صحیح مسلم: 4579

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

مروی ہے کہ ایک شخص نے کھجوروں کے کچھ درخت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ جب بنوقریظہ اور بنونضیر فتح ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس لوٹا دیے۔

13-بَابُ بَرَكَةِ الغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا، مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلاَةِ الأَمْرِ

زندگی میں اور بعد وفات غازیوں کی برکتیں

3129- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الجَمَلِ دَعَانِي، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: " يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ اليَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ اليَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا، فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ، وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ - يَعْنِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ - يَقُولُ: ثُلُثُ الثُّلُثِ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ، فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ ". - قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ، قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ، خُبَيْبٌ، وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ، وَتِسْعُ بَنَاتٍ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ، وَيَقُولُ: يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ، فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَةِ مَنْ مَوْلاَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ، إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ فرمایا، اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم یا مظلوم اور مجھے نظر آرہا ہے کہ جلد میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ مجھے سب سے زیادہ تشویش اپنے قرضے کی ہے۔ کیا میرا قرضہ ادا کر کے میرے مال میں سے بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا، بیٹے! میرا مال فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کردو۔ انہوں نے تہائی مال کی میرے لیے وصیت فرمائی اور اس کے تہائی کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں کے لیے۔ وہ فرماتے ہیں تہائی کا تہائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے لیے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور ان کے اس وقت نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی

عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ، مِنْهَا الغَابَةُ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ. قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لاَ وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلاَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ، قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ؟ فَقَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللَّهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ: فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ، فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ، قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا، قَالَ: فَبَاعَ مِنْهَا

وصیت فرماتے رہے اور فرمایا، اے بیٹے! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آجائے تو میرے مولیٰ سے مدد لینا۔ میں نے عرض کی، ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ عزوجل۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جب بھی ان کے قرضے کے مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرض ادا فرما دے، تو ادا ہو جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا، سوائے زمین کے جن میں سے ایک غابہ ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرہ میں، ایک کوفہ میں اور ایک مصر میں ان پر اتنا قرضہ اس لیے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر فرماتے اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ انہوں نے کبھی گورنری قبول نہیں فرمائی اور نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی اور عہدے پر۔ ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتے رہے اور پھر حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب کیا تو دو کروڑ اور دو لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھ سے حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تو تمہارے مال میں اتنی کشادگی نظر نہیں آتی۔ کہ تم ادا کر سکو حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ دو کروڑ دو لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو۔ پس اگر تم اس کی

فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، قَالَ المُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفٌ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: لاَ، وَاللَّهِ لاَ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الثُّلُثَ، فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ، وَمِائَتَا أَلْفٍ

ادائیگی سے عاجز آجاؤ تو مجھ سے مدد لے لینا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آجائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں، تو انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک حصہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک یہ زمین تمہاری ہوگئی غابہ کی زمین سے یہ فروخت کر کے ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہوگیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان، مُنذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار، مُنذر بن زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہوگیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر

فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اسے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، حتیٰ کہ متواتر چار سال حج کے موقعہ پر اعلان کرلوں کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہوتو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں، پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک متواتر منادی کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں، ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رہ گیا۔ وصیت کے مطابق تو ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار ملے۔ یوں زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

14- بَابُ إِذَا بَعَثَ الإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ، أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ

3130 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی سخت بیماری کے سبب جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکتے تھے، جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

15- بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ

خمس مسلمانوں کی

3130- انظر الحديث: 7095,4651,4650,4514,4513,4066,3704,3698

الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ

مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الفَيْءِ وَالأَنْفَالِ مِنَ الخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَمْرَ خَيْبَرَ

3131,3132 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ: فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

حاجات کے لیے ہے

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ جو قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رضاعت وہاں ہونے کے سبب نبی کریم ﷺ سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کروایا اور اسی کے دلائل سے تو ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فَے، غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبداللہ کو خیبر کی کھجوریں عنایت فرمائیں۔

مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب قبیلہ ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کا سوال کیا تو سول اللہ نے ان سے فرمایا: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دو میں سے ایک چیز اختیار کرلو، چاہے اپنے قیدی آزاد کروالو یا اپنا مال لے لو میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں تاخیر کی ہے اور رسول اللہ ﷺ دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس لوٹ آئے۔ جب ان لوگوں پر اچھی طرح کھل گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دو میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی ہم اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں۔ پس آپ نے اپنے صحابہ کے میں جلوہ افروز ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد وثنا بیان کر کے فرمایا: تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ ان کے قیدی واپس کر دوں ،تو جو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی کو بہ رضا و رغبت

3131,3132- انظر الحدیث: 2308,2307، صحیح مسلم: 4533، سنن ابو داؤد: 2744

سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ؟ . فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

آزاد کرنا چاہے تو ضرور کردے اور جو اپنے حصے پر قائم رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے، جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں فے کا مال عنایت فرمائے، پس وہ اس طرح آزاد کردے۔ تمام حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سب واپس لوٹ جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے امراء ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے امراء کو صورتِ حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے ، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بخوشی اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دینے کی اجازت عطا فرمائی قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔

3133 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الكُلَيْبِيُّ، - وَأَنَا لِحَدِيثِ القَاسِمِ أَحْفَظُ - عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، فَأُتِيَ - ذَكَرَ دَجَاجَةً -، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِي، فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لاَ آكُلُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ، وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ؟ ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ

حضرت زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں بھنا ہوا مرغ پیش کیا گیا اس وقت ان کے پاس بنی تیم کا ایک سرخ رنگ والا شخص بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا: میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے کراہیت ہوئی اس لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، آؤ میں اس کے متعلق تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہِ اقدس میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، کیونکہ میرے پاس سواری

3133- صحیح مسلم: 4246,4241 'سنن ترمذی: 1827,1826 'سنن نسائی: 3788,4358,4357

الذَّوْدِ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ لاَ يُبَارَكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا

ہی کوئی نہیں، اسی دوران بارگاہ اقدس میں کئی اونٹ پیش کئے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دیئے جائیں، جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم نے واپس آ کر آپ کی خدمت میں عرض کی۔ ہم نے سواریوں کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا۔ کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھا لوں اور اس کے خلاف میں اچھائی دیکھوں تو اچھے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

3134 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مالِ غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور عنایت فرما دیا تھا۔

3135 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً، سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الجَيْشِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہد کے حصے کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کچھ عنایت فرما دیا کرتے تھے۔

3136 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری سے

-3134 انظر الحدیث: 4338، راجع الحدیث: 3131

-3135 صحیح مسلم: 4540، سنن ابوداؤد: 2746

-3136 انظر الحدیث: 3876,4230,4233، صحیح مسلم: 6360

أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ، أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ - إِمَّا قَالَ: فِي بِضْعٍ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلاَثَةٍ وَخَمْسِينَ، أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي -. فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا، وَأَمَرَنَا بِالإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

روایت کرتے ہیں، کہ جب نبی کریم ﷺ کے تشریف جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی طرف ہجرت کرنے نکلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابورہم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے افراد تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ ترپن یا باون افراد تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا۔ ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی، تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس رک جائیں۔ ہم ان کے پاس رک گئے۔ حتیٰ کہ ہم سب مل کر اس وقت بارگاہِ رسالت میں پہنچے۔ جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک شخص کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہماری کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ عنایت فرمایا۔

3137- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ البَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ، أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آجائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال ہوگیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر قرضہ ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آجائے، میں ان کی

فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَا لِي ثَلاَثًا.- وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ-

خدمت میں حاضر ہوا اور بتا دیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عطا فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں ابن منکدر نے بتایا۔

3137م- وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَسَأَلْتُ، فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ: قُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ،

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی بار حضرت ابوبکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری بار گیا، لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ گیا اور میں نے کہا کہ پہلی مرتبہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا۔ دوسری دفعہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری مرتبہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمایئے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے بارے میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک دفعہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔

قَالَ سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ: عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ، قَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ: وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ

سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے لپ بھر کر سکے دیئے۔ فرمایا، انہیں گنو، گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو دفعہ اور لیجیے۔ ابن منکدر کا قول ہے کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

3138- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ، فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا، انصاف سے کام لیجیے، آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو شقی ہو جاؤں گا۔

3137م- راجع الحديث: 2296

16- بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

3139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ المُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ لینا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے بارے میں کہتا، تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

17- بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الخُمُسَ لِلْإِمَامِ

وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي المُطَّلِبِ، وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ

خمس امام کا حق ہے

وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے تمام بنو مطلب یا تمام بنو ہاشم کو مال عنایت نہیں فرمایا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: " لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذَلِكَ، وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطَى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الحَاجَةِ، وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے اسے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ حاجت کے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی اس سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے سبب انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

3140 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا

حضرت جبیر مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ

3139- انظر الحدیث: 4024 'سنن ابو داؤد: 2689

3140- انظر الحدیث: 4229,3502 'سنن ابو داؤد: 2978 'سنن نسائی: 4147 'سنن ابن ماجہ: 2881

وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ، وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ

نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہیں۔

3140م- قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَلاَ لِبَنِي نَوْفَلٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ، وَهَاشِمٌ وَالمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ

دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جبیر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں سگے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرّہ تھا اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی تھا۔

18- بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الأَسْلاَبَ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ، وَحُكْمِ الإِمَامِ فِيهِ

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے، اس میں خمس بھی نہیں، اور اس کے متعلق امام کا حکم

3141- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلاَمَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ - حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا - فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دوران میں صف میں ذرا دیر بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں طرف دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں گمان گزرا کہ کاش میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں

3141- انظر الحدیث: 3988،3964، صحیح مسلم: 4544

يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا، فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ: أَلاَ إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟، قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟، قَالاَ: لاَ، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: كِلاَكُمَا قَتَلَهُ، سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الجَمُوحِ، وَكَانَا مُعَاذَ ابْنَ عَفْرَاءَ، وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الجَمُوحِ"

اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے الگ نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آجائے۔ میں اس کی بات سن کر ششدر رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے ایسی ہی بات کی۔ کچھ دیر نہ گزری کہ ابوجہل لوگوں میں گھومتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے ہو، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلودہ تلواریں صاف کر لی ہیں، دونوں نے عرض کی جی نہیں، آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموع کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

3142 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ عَلاَ رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ، فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ المَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ المَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي،

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر آزمائش آگئی، میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا۔ اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی جان نکلتی نظر آنے لگی لیکن وہ اچانک مر گیا۔ اور میری جان چھوٹی۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری

3142- راجع الحدیث:2100

فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَاهَا اللَّهِ، إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ. فَأَعْطَاهُ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلَامِ

ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا، فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم ﷺ نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا، تو ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اس اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں مجھ سے راضی کر دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس شخص سے فرمایا: نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے، اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس اس شخص نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے شروع زمانہ کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

19- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي المُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الخُمُسِ وَنَحْوِهِ

تالیفِ قلوب کے لیے رسولِ خدا ﷺ کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا

رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3143 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر عطا

3143- راجع الحدیث: 2542,1472

عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ العَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هَذَا الفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے حکیم! یہ دنیا کا مال ہریالہ اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہ ہوگی، اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام نے عرض کی، یارسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بُلایا تو انہوں نے مال لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا۔ تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا: اے مسلمانو! میں فَے کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی سے بھی نبی کریم ﷺ کے بعد آخری سانس تک کوئی چیز قبول کی۔

3144 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ، قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، انْظُرْ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! دور جاہلیت کا مجھ پر ایک دن کا اعتکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ روای کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد فرما دیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبداللہ! دیکھو یہ کیسا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الجَارِيَتَيْنِ، قَالَ نَافِعٌ: وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

شور وغل عرض کیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی واپس بھیج دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبداللہ سے یہ بات مخفی نہ رہتی۔

3144م-وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مِنَ الخُمُسِ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

3145-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الخَيْرِ وَالغِنَى، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ،

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو مال عنایت فرمایا اور کچھ حضرات کو نہ دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے سبب مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغناء سے بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے بارے میں ارشاد فرمایا یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

3145م- وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا

عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی پیش ہوئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

3146 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

3144م- راجع الحدیث: 2032، صحیح مسلم: 4272,4270، سنن نسائی: 3830

3145م- انظر الحدیث: 923، راجع الحدیث: 923

3146- انظر الحدیث: 7441,6762,5860,4337,4334,4333,4332,4331,3793,3778,

3528,3147، راجع الحدیث: 3528

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ

میں قریش کو اس لیے مال عطا کرتا ہوں، کہ ان کا دورِ جاہلیت ابھی ابھی گزرا ہے۔

3147 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ المِائَةَ مِنَ الإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ . قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُ الأَنْصَارَ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمْ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ ﷺ کے اس سلوک پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے کچھ افراد کو سو سو اونٹ تک عنایت فرما دیئے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مالا مال کرتے ہیں اور ہم پر نظر عنایت نہیں کرتے حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہِ نبوت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا۔ تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں اکھٹا فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک شخص کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ اکھٹا ہو چکے، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری جانب سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھ دار حضرات نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو ہم میں سے سوجھ بوجھ والے ہیں انہوں نے ہرگز ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالا مال کر دیتے ہیں لیکن انصار پر نظر عنایت نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کا زمانۂ کفر زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

3147- راجع الحدیث:3146

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ

رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم، جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم جلد اپنے ساتھ بڑی ناانصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

3148 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ، مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ، عَلِقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلاَ كَذُوبًا، وَلاَ جَبَانًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین سے واپس آ رہے تھے کہ چند اعرابی آپ کو آ کر لپٹ گئے۔ اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی لے لی آپ نے فرمایا: میری چادر دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

3149 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا تھا۔ آپ چوڑے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی مِلا تو اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا۔ حتیٰ کہ میں نے زور سے کھینچنے کے سبب چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک

3148- راجع الحدیث: 2821

3149- انظر الحدیث: 6088,5809، صحیح مسلم: 426، سنن ابن ماجہ: 3553

أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

گردن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمایئے، آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور تبسم فرماتے ہوئے اسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

3150- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو کچھ حضرات کو تقسیم میں ترجیح عطا فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمایئے اور اتنے ہی عیینہ کو عطا کئے۔ اور عرب کے کچھ سرداروں کو بھی اس دن تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو سامنے نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی مطلوب نہیں رہی۔ میں نے کہا: یہ بات میں رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

3151- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا، وہاں سے میں کھجوروں کی گٹھلیوں کی گٹھڑی اپنے سر پر اٹھا لایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عطا فرمایا وہ بنونضیر کی زمین تھی۔

3150- انظر الحدیث: 6336,6291,6100,6059,4336,4335,3405 صحیح مسلم: 2444

3151- انظر الحدیث: 5224 صحیح مسلم: 5656

الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

3152 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ أَجْلَى اليَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ، أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ اليَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ اليَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا العَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ، وَأَرِيحَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح حاصل کی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا قصہ فرمایا، کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسولِ اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا تھا۔ یہود نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے صلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے زمانہ خلافت میں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

20- بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الحَرْبِ

دارالحرب میں غذائی اشیاء ملنے کا حکم

3153 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پس کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک کپی باہر پھینک دی تو میں اسے لینے کے لیے لپکا، لیکن جب پاس ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت نادم ہوا۔

3154 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا العَسَلَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو انہیں کھالیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے وقت کے

3152- راجع الحدیث:2338

3153- انظر الحدیث:5508,4224،صحیح مسلم:4581,4580،سنن ابوداؤد:2703،سنن نسائی:4447

وَالعِنَبِ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ

3155- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتِ القُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْفِئُوا القُدُورَ، فَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْنَا: إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ: وَقَالَ آخَرُونَ: حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ

لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے دوران فتح خیبر کے دن ہمیں شدید بھوک لگی تو ہمیں پالتو گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کرلیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسولِ اللہ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں اُلٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھانا۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے شاید اس سبب سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرمادیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

3155- انظر الحدیث: 4220,4222,4224,5526، صحیح مسلم: 4986,4987، سنن نسائی: 4350، سنن ابن ماجه: 3192
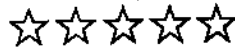
بسم اللہ الرحمن الرحیم

58- كِتَابُ الجِزْيَةِ

1- بَابُ الجِزْيَةِ وَالمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الحَرْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِاليَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) " يَعْنِي: أَذِلَّاءُ، (وَالمَسْكَنَةُ) (البقرة: 61) مَصْدَرُ المِسْكِينِ، فُلاَنٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلاَنٍ: أَحْوَجُ مِنْهُ، وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الجِزْيَةِ مِنَ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَالمَجُوسِ وَالعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ: لِمُجَاهِدٍ، مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّأْمِ، عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَأَهْلُ اليَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ، قَالَ: جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ اليَسَارِ

3156 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ، -سَنَةَ سَبْعِينَ، عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ البَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ -. قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الأَحْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ، فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ المَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الجِزْيَةَ مِنَ المَجُوسِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حربی کافروں سے جزیہ لینا

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کروانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر (پ ۱۰، التوبۃ ۲۹) وہ ذلیل ہیں، اسی لیے یہود و نصاریٰ اور مجوسی اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں نقل ہے کہ اہلِ شام سے چار دینار فی کس، اہلِ یمن سے ایک دینار، یہ ان کی آسانی کے لیے مالی حالت کے پیشِ نظر ہے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے زم زم کی سیڑھیوں کے پاس بیان کیا کہ سن ھجری ۷۰ھ جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہلِ بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں احنف کے چچا جزر بن معاویہ کے پاس منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرامی ان کی وفات سے ایک سال قبل آیا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں الگ کردو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا،

3156- سنن ابو داؤد: 3043، سنن ترمذی: 1587,1586

3157- حَتّٰی شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ"

حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

3158- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح کو بحرین کی جانب جزیہ لانے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ بحرین سے صلح کر کے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ جب حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آ گئے ہیں؟ عرض کی، جیسا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا خوف نہیں، مجھے تو خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر وسیع نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جلن رکھو جیسے اگلے لوگ جلن رکھتے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

3159- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا

حضرت جبیر بن حیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3157- راجع الحدیث:3156

3158- انظر الحدیث:6425,4015 صحیح مسلم:7351 سنن ترمذی:2462 سنن ابن ماجہ:3997

3159- انظر الحدیث:7530

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ المُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الأَمْصَارِ، يُقَاتِلُونَ المُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الهُرْمُزَانُ، فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ المُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلاَنِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ، فَإِنْ كُسِرَ الجَنَاحُ الآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلاَنِ وَالجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ كِسْرَى، وَالجَنَاحُ قَيْصَرُ، وَالجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ، فَمُرِ المُسْلِمِينَ، فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى - وَقَالَ بَكْرٌ، وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ - قَالَ: فَنَدَبَنَا عُمَرُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ العَدُوِّ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَامَ تَرْجُمَانٌ، فَقَالَ: لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَقَالَ المُغِيرَةُ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ؟ قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ العَرَبِ، كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلاَءٍ شَدِيدٍ، نَمَصُّ الجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الجُوعِ، وَنَلْبَسُ الوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالحَجَرَ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرَضِينَ - تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ - إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ حضرات کو مشرکوں سے قتال کے لیے بڑے شہروں کی طرف روانہ فرمایا۔ جب ہُرمزان نے اسلام قبول کرلیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں اس لڑائی کے بارے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی نوچ لیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی طرف بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں بکر اور زیادہ دونوں جُبیر بن حیہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرما دیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین پر پہنچے تو کسریٰ نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرات میں سے کوئی میرے ساتھ بات کرے، حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا، تو تم کون ہو؟ جواب دیا، ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ ہم بدبختی اور بڑی بلا میں مبتلا تھے، بھوک کے سبب چھلکے اور گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس پہنتے تھے۔ درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، اس وقت جب ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت والا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم میں سے

وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الجِزْيَةَ، وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا، أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ،

ہے، ہم اس کے والدین کو جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم کافروں سے قتال کریں حتیٰ کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے ہمیں بتایا کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا۔ وہ جنت میں آرام وسکون کے اندر جائے گا، جس کی مثال ہرگز کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک بن کر رہے گا۔

3160 - فَقَالَ النُّعْمَانُ: رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنَدِّمْكَ، وَلَمْ يُخْزِكَ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ القِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الأَرْوَاحُ، وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ

حضرت نعمان بن مقرن نے کہا، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں اللہ تعالیٰ نے بارہا قتال کا موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی پچھتاوے یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں جنگیں لڑی ہیں، پس جب آپ صبح سویرے جنگ شروع نہ فرماتے حتیٰ کہ خوشگوار ہواؤں اور اوقاتِ نماز کا انتظار فرماتے رہتے۔

2-بَابٌ: إِذَا وَادَعَ الإِمَامُ مَلِكَ القَرْيَةِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ؟

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان تمام لوگوں کی طرف سے ہے

3161 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

3-بَابُ الوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان میں

3160- راجع الحدیث:3159

3161- راجع الحدیث:1872,1862,1481

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "
وَالذِّمَّةُ: العَهْدُ، وَالإِلُّ: القَرَابَةُ "

آنے والوں سے حسن سلوک
ذِمّہ سے مراد عہد ہے اور اِلّ قرابت کو کہتے ہیں۔

3162 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْنَا: أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ

جُوَیریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اے امیر المومنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیّت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل وعیال کا رزق ہے۔

4-بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ البَحْرَيْنِ، وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ البَحْرَيْنِ وَالجِزْيَةِ، وَلِمَنْ يُقْسَمُ الفَيْءُ وَالجِزْيَةُ

فَے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے

3163 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَقَالَ: ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ، يَقُولُونَ لَهُ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار نے عرض کی، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے گا، لیکن وہ اسی بات پر قائم رہے۔ فرمایا جلد تم میرے بعد ضرور ناگوار تقسیم دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

3164 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر

3162- راجع الحديث:1392

3163- راجع الحديث:2376

3164- راجع الحديث:2296

الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي: احْثُهْ. فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي: عُدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور بحران کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کسی سے رسول اللہ ﷺ نے مال کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آ جائے، میں اتنا مال دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اتنے مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے آ جائے تو تجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا لپ بھر لو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے انہیں شمار کیا تو پانچ سو سکے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ سو سکے عنایت فرمائے۔

3165 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، قَالَ: خُذْ، فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: لاَ، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ، فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ، فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خدمت اقدس میں جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہِ نبوت میں جتنی مرتبہ مال پیش ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے مال عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ فرمایا، لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ سکے۔ عرض کی، کسی کو اٹھوانے کا حکم فرمایئے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، تو خود اٹھوا دیجئے، فرمایا! نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر حیران ہوئے نبی کریم کی نگاہیں اس وقت تک ان کا پیچھا کرتی رہیں جب تک وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما رہے حتیٰ

کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

5- بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

3166 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

جرم کے بغیر معاہد کے قتل کرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

6- بَابُ إِخْرَاجِ اليَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ

وَقَالَ عُمَرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ بِهِ

یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم

حضرت عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جب تک اللہ عزوجل تمہیں ٹھہرائے رکھے ہم بھی تمہیں ٹھہرائے رکھیں گے۔

3167 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ فَقَالَ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی کریم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی جانب چلو۔ پس ہم چل پڑے حتیٰ کہ بیتِ مدراس پہنچے۔ پس آپ نے فرمایا، اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، ورنہ اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے۔ ورنہ جان لو بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

3166- انظر الحديث: 6914 سنن ابن ماجه: 2686

3167- انظر الحديث: 7348,6944 صحيح مسلم: 4566 سنن ابو داؤد: 3003

3168 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الأَحْوَلِ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَوْمُ الخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الحَصَى، قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ: مَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا . فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ؟ فَقَالَ: ذَرُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ ، فَأَمَرَهُمْ بِثَلاَثٍ، قَالَ: أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ، إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا، جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اتنا روئے کہ سنگریزے بھی بھیگ گئے۔ پوچھا گیا، اے ابوعباس! کیسا جمعرات کا دن؟ فرمایا، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض نے شدّت اختیار کیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا، مجھے کوئی چیز لاکر دو تاکہ میں کچھ لکھ دوں تاکہ میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو۔ لوگوں کی رائے میں اس بارے میں اختلاف ہوگیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی طرف تم بلاتے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفد آئیں تو انہیں اس طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن یاد نہیں کہ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تھی یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

7- بَابُ إِذَا غَدَرَ المُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے

3169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ رسالت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلالیا گیا۔ پس آپ

3168- راجع الحدیث:114

3169- انظر الحدیث:5777,4249

وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟ ، قَالُوا: فُلاَنٌ، فَقَالَ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ ، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ ، قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ ، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، کیا تم سچ بتا دو گے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا، تمہارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جدِّ اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح جان جائیں گے جیسے ہمارے جدِّ اعلیٰ کے متعلق آپ نے جان لیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں، جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ کے اس میں رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابوالقاسم! ہاں فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے مائل کیا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

8- بَابُ دُعَاءِ الإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا

3170 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع

3170- راجع الحدیث: 1002,1001

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ القُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقُلْتُ: إِنَّ فُلاَنًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ؛ فَقَالَ: كَذَبَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِينَ - أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ - مِنَ القُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلاَءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ

سے پہلے پڑھی جاتی ہے، میں نے عرض کی کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا، آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شبہہ ہے مشرکین کی طرف بھیجا تو انہوں نے معاہدہ توڑ دیا اور انہیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا صدمہ ہوا کہ اتنا کسی اور موقع پر نہیں ہوا تھا۔

9- بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان

3171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلاَنُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَلِكَ ضُحًى

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں فرماتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض کی، میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، مرحبا ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں جائے برادرِ محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی

3171- راجع الحدیث:357,280

کا بیان ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

10-بَابٌ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ

3172 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَقَالَ: فِيهَا الجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الإِبِلِ: وَالمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

مسلمان کا ذمہ لینا دینا گویا ایک بات ہے، ہر مسلمان اس کا لحاظ کرے

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفے کے۔ پھر فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کوہِ عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نیا کام کرتے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفلی عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی یہی وعید ہے۔

11-بَابُ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ كُلَّهَا، وَقَالَ: تَكَلَّمْ لاَ بَأْسَ

کافروں کا یُحْسِنُوا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَانَا کہنے کا بیان

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "خوف نہ کر" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا عالم ہے۔ جس زبان میں چاہے بولے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

3172- راجع الحدیث: 1870,111

12- بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ

وَقَوْلِهِ: (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (الأنفال: 61) الآيَةَ

3173 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَمَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ، أَوْ صَاحِبَكُمْ، قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟ قَالَ: فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ، فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

کافروں سے مال کے عوض معاہدہ یا مصالحت کرنا اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو (پ۱۰، الانفال ۶۱)۔

سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ دوران سفر کچھ دیر کے لیے جدا ہوئے عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔ پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمٰن بات چیت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو۔ چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے اس سبب سے خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں گفتگو کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر قاتل پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض کی، ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا، یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض کیکہ ہم کافر لوگوں کی قسموں پر اعتماد کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

3173- راجع الحدیث: 2702

13-بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

3174 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ، فِي المُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ

ایفائے عہد کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہِ روم نے انہیں دوسرے بعض قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفارِ قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

14-بَابٌ: هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سُئِلَ: أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ قَتْلٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ

3175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے دریافت کیا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہلِ کتاب سے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا، جس کے سبب آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ بعض اوقات یہ خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

15-بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الغَدْرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ} (الأنفال: 62) إِلَى قَوْلِهِ {عَزِيزٌ حَكِيمٌ} (البقرة:

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۲)

3174- راجع الحدیث: 51

3175- انظر الحدیث: 6391,6063,5766,5765,5763,3268

(209

3176- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا"

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں رونق افروز تھے۔ ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو شمار کر لینا (۱) میرا وصال (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) مرگی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی زیادتی کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تو اسے کوئی خوشی نہ ہوگی (۵) فتنہ کہ اہلِ عرب کے گھر میں گھس جائے گا۔ (۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد کا کثیر لشکر۔

16- بَابٌ: كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ: (وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ) (الأنفال: 58) الآيَةَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۸)

3177- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ: الْحَجُّ الْأَصْغَرُ، فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے دن مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی خانۂ کعبہ کا برہنہ ہو کر طواف نہ کرے اور حجِ اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حجِ اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض لوگ عمرہ کو حجِ اصغر کہا

3176- راجع الحدیث: 111، سنن ابو داؤد: 5000، سنن ابن ماجہ: 4095

3177- راجع الحدیث: 369

النَّاسِ فِي ذَلِكَ العَامِ، فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ

کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

17- بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ (الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لاَ يَتَّقُونَ) (الأنفال:56)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۶)

3178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْبَعُ خِلاَلٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں یہ چار عادتیں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، حتیٰ کہ اسے ترک کر دے۔

3179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا القُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلاَ صَرْفٌ، وَذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس صحیفے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہِ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ! فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل

3178- راجع الحديث:34

3179- راجع الحديث:1870

أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ،

کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل ۔

3180 - قَالَ أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا؟ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، قَالُوا: عَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ، وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تمہیں جزیہ کا ایک دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آئندہ کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا: لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذِمّہ اور رسولِ اللہ کا ذِمّہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے دِلوں کو سخت کر دے گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

18- بَابٌ

کافروں سے صلح

3181 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الأَعْمَشَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ - شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ - فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هَذَا

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ جنگِ صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو۔ میں نے ابوجندل والے دن دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم ﷺ کے حکم کو رد کی طاقت ہوتی تو رد کر دیتا لیکن میں نے ایک دشوار کام کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لیں جس کی وجہ سے وہ بات بالکل سہل ہوگئی جسے ہم انہونی سمجھتے تھے۔

3182 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

3181- انظر الحدیث: 7308,4844,4189,3182، صحیح مسلم: 4611,4609

3182- راجع الحدیث: 3181

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ، قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ: بَلَى . فَقَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى ، قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا، أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ

کہ ہم جنگِ صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا: تم اپنی رائے کا حرج سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت دکھائی دیتی تو ہم جنگ کرنے بھی دیر نہ کرتے۔ بلکہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کی، پھر ہم دین کے متعلق ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں دبیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہِ رسالت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۂ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا فتح ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔

3183 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میری والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے اس کا حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے کی غرض سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب مائل بھی ہیں، اس

3183- راجع الحديث:2620

إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا، قَالَ: نَعَمْ صِلِيهَا

صورت میں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

19- بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ

تین دن یا کسی معینہ مدت تک مصالحت کرنا

3184- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلاَثَ لَيَالٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ، وَلاَ يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: أَنَا وَاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَا وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَكَانَ لاَ يَكْتُبُ، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ لاَ أَمْحَاهُ أَبَدًا، قَالَ: فَأَرِنِيهِ، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الأَيَّامُ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا قصد فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہلِ مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک شخص بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر رکھنا ہوگا اور کسی اہلِ مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابوطالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہٰذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبداللہ ہی ہوں اور خدا کی قسم، میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے، چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا: محمد رسول اللہ، کو مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی، خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے دکھا دیئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے مٹا دیا۔ پھر آپ شہر میں داخل ہو گئے۔ جب تین روز گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول

3184- راجع الحدیث: 1781

20-بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ
وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ بِهِ

21-بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ، وَلاَ يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ

3185 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ المَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ، أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ

22-بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ

اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور روانہ ہو گئے۔

غیر مقررہ مدت کے لیے معاہدہ

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے (اہلِ خیبر سے) فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کا لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو گئے جبکہ عقبہ بن ابی مُعَیط نے اونٹنی کی اوجھڑی لا کر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ نے سر نہ اٹھایا، حتیٰکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی، اے اللہ! سردارانِ قریش کو سنبھال لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، اُمیہ بن خلف اور اُبّی بن خلف کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدانِ بدر میں پڑے ہوئے دیکھا تو انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ کھل گئے۔

نیک اور فاجر کو دھوکا

3185- راجع الحديث:240

لِلْبَرِّ وَالفَاجِرِ

دینے کا گناہ

3186,3187 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ، وَقَالَ الآخَرُ: يُرَى يَوْمَ القِيَامَةِ، يُعْرَفُ بِهِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

3188 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کا دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

3189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ، فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ القِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهُ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا نٹا تک نہیں توڑا جائے گا، نہ اس میں جانور کو بدکایا جائے گا

3186,3187- صحیح مسلم: 4511

3188- انظر الحدیث: 7111,6966,6178,6177، راجع الحدیث: 3187,3186

3189- راجع الحدیث: 1349

الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس نے عرض کی یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتے ہیں۔ فرمایا، اذخر کے سوا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

59- كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ) (الروم: 27)

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ، وَالحَسَنُ: كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ، وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ " (أَفَعَيِينَا) (ق: 15) : أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ ، (لُغُوبٌ) (فاطر: 35) النَّصَبُ، (أَطْوَارًا) (نوح: 14) طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مخلوق کی پیدائش کا بیان

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے هَيِّنٌ هَيْنٌ۔ اس کی مثال لَيْنٌ و لَيِّنٌ اور مَيْت و مَيِّت اور ضَيق و ضَيِّق جیسی ہے۔ اَفَعَيِينَا سے مراد ہے ہم پر دشوار نہیں، جب تمہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لُغُوبٌ سے تکان مراد ہے۔ اَطْوَارًا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں عَدَا طَوْرَهٗ سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گر گیا۔

3190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ اليَمَنِ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ اليَمَنِ، اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَبِلْنَا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الخَلْقِ وَالعَرْشِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بنی تمیم کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض کی کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہلِ یمن حاضر ہوئے تو فرمایا: اے اہلِ یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا، عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک شخص نے آکر کہا، اے عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے، وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

3190- انظر الحدیث: 7418،4386،4365،3191

3191 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ، فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا البُشْرَى يَا أَهْلَ اليَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ؟ قَالَ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الحُصَيْنِ، فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ، فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو بنی تمیم کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دو دفعہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر اہلِ یمن سے کچھ لوگ حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے اہلِ یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کی کہ ہم آپ کی خدمت میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کے بارے میں لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت اس پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی اونٹنی بھاگ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی دور چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم، میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔

3192 - وَرَوَى عِيسَى، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الخَلْقِ، حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمانا شروع کیا حتیٰ کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

3193 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3191- راجع الحدیث:3190

3193- انظر الحدیث:4975،4974

أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرَاهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ، أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي"

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے سب شتم کرتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے درست نہیں ہے اور وہ میری تکذیب کرتی ہے جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست نہیں۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور میری تکذیب کرنا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

3194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوحِ محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ

سات زمینوں کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا) (وَالسَّقْفِ المَرْفُوعِ) (الطور: 5): السَّمَاءُ، (سَمْكَهَا) (النازعات: 28): بِنَاءَهَا، (الحُبُكُ) (الذاريات: 7): اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا، (وَأَذِنَتْ) (الانشقاق: 2): سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ، (وَأَلْقَتْ) (الانشقاق: 4) أَخْرَجَتْ، (مَا فِيهَا) (الانشقاق: 4) مِنَ المَوْتَى، (وَتَخَلَّتْ) (الانشقاق: 4): عَنْهُمْ، (طَحَاهَا) (الشمس: 6) دَحَاهَا، (بِالسَّاهِرَةِ) (النازعات: 14): وَجْهُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (پ ۲۸، الطلاق ۱۲) السَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ سے آسمان مراد ہے سَمْكَهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الْحُبُكِ کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا اَذِنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ اَلْقَتْ سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ طَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَةُ کا مطلب زمین کی سطح

3194- انظر الحديث: 7554,7553,7453,7422,7404 صحيح مسلم: 6903

الأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

ہے جس میں جاندار سوتے اور جاگتے ہیں۔

3195 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ، اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا کچھ افراد سے زمین کے بارے میں تنازعہ تھا، تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بالشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا بروز قیامت سات زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

3196 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھوڑی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو بروز قیامت اسے ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

3197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ وَذُو الحِجَّةِ وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ "

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ اسی حالت پر چل رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو ساتھ ساتھ ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الآخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

3198 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

3195- راجع الحدیث:2453

3196- انظر الحدیث:2454

3197- راجع الحدیث:67

3198- راجع الحدیث:2452 صحیح مسلم:4110،4111

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اروئی نامی عورت نے مجھ سے جھگڑا کر کے ایک قطعۂ زمین پر اپنا حق جتایا مروان کے پاس دعویٰ دائر کر دیا حضرت سعید نے مروان کے سامنے فرمایا: میں اس کے حق میں کس طرح کچھ کم کرسکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو کسی کی ایک بالشت زمین بھی زبردستی دبائے گا تو بروز قیامت ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔

3- بَابٌ فِي النُّجُومِ

ستاروں کے بارے میں

وَقَالَ قَتَادَةُ: (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملك: 5) خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلاَثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلاَمَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ، وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (هَشِيمًا) (الكهف: 45) : مُتَغَيِّرًا، وَالأَبُّ مَا يَأْكُلُ الأَنْعَامُ وَالأَنَامُ: الخَلْقُ، (بَرْزَخٌ) (المؤمنون: 100) : حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (أَلْفَافًا) (النبأ: 16) : مُلْتَفَّةً، وَالغُلْبُ: المُلْتَفَّةُ (فِرَاشًا) (البقرة: 22) : مِهَادًا: كَقَوْلِهِ (وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ) (البقرة: 36)، (نَكِدًا) (الأعراف: 58): قَلِيلًا

حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا (پ ۲۹، الملک ۵) تو ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا گیا ہے۔ انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا (۲) شیاطین کو مارنے کے لیے (۳) راستہ معلوم کرنے کی نشانیاں۔ جو ان تین کے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے۔ اپنا حصہ ضائع کرتا ہے اور اس چیز میں جھک مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ هَشِيْمًا سے متغیر، بدلہ ہوا مراد ہے۔ اَلْاَبُّ وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ اَلْاَنَام سے مخلوق مراد ہے۔ بَرْزَخٌ کا مطلب پردہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْفَافًا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور اَلْغُلْبُ کا مطلب لپٹا ہوا ہے۔ فِرَاشًا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا (پ ۱، البقرۃ ۳۶) نَكِدًا

4- بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لاَ يَعْدُوَانِهَا، "حُسْبَانٌ: جَمَاعَةُ حِسَابٍ، مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ" (ضُحَاهَا) (النازعات: 29): ضَوْءُهَا، (أَنْ تُدْرِكَ القَمَرَ) (يس: 40) لاَ يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الآخَرِ، وَلاَ يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ (سَابِقُ النَّهَارِ) (يس: 40): يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ، (نَسْلَخُ) (يس: 37): نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، (وَاهِيَةٌ) (الحاقة: 16): وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا، (أَرْجَائِهَا) (الحاقة: 17): "مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا، فَهُمْ عَلَى حَافَتَيْهَا، كَقَوْلِكَ: عَلَى أَرْجَاءِ البِئْرِ"، (أَغْطَشَ) (النازعات: 29) وَ (جَنَّ) (الأنعام: 76): أَظْلَمَ وَقَالَ الحَسَنُ: (كُوِّرَتْ) (التكوير: 1): تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا، (وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ) (الانشقاق: 17): جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ، (اتَّسَقَ) (الانشقاق: 18): اسْتَوَى، (بُرُوجًا) (الحجر: 16): مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ، (الحَرُورُ) (فاطر: 21): بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَرُؤْبَةُ: الحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ: (يُولِجُ) (الحج: 61): يُكَوِّرُ، (وَلِيجَةً) (التوبة: 16) كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ

کا مطلب تھوڑی دیر ہے۔

سورج و چاند اور ان کی گردش کا بیان

مجاہد کا قول ہے کہ حُسْبَانٍ سے چکی جیسی گردش مراد ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نہ نکل سکیں۔ حُسْبَانٌ حساب کی جمع ہے جیسے شُهْبَانٌ شہاب کی جمع ہے۔ ضُحَاهَا اس کی روشنی، اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندر سمو نہیں سکتی، یہ دونوں میں سے کسی کے بھی بس میں نہیں۔ سَابِقُ النَّهَارَ کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپک رہے ہیں۔ نَسْلَخُ سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں اور ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ وَاهِيَةٌ کا مطلب پھٹ جانا ہے۔ اَرْجَآئِهَا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا نہ ہو اور وہ کناروں پر ہوسکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں، کنوئیں کے کنارے پر۔ اَغْطَشَ وَجَنَّ تاریک ہو جانا ہے۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ كُوِّرَتْ سے مراد ہے اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو وَمَا وَسَقَ آیا ہے، اس سے مراد جانوروں کو اکٹھا کر دینا ہے۔ اِتَّسَقَ سیدھا یا برابر ہونا ہے۔ بُرُوجًا چاند اور سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں۔ اَلْحَرُوْرُ دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حَرُوْرُ رات میں اور سَمُوْمُ دن میں ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ لپیٹ دینے کو يُكَوِّرُ کہا جاتا ہے۔ وَلِيجَةً سے ہر وہ چیز مراد ہے جس کے اندر دوسری چیز داخل کر دی جائے۔

3199 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ العَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ، فَلاَ يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلاَ يُؤْذَنَ لَهَا يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ) (يس: 38)"

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آفتاب غروب ہونے کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بیشک یہ جا کر عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ جلد ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا، پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)۔

3200 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت کے چاند اور سورج دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

3201 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

3199- انظر الحدیث: 7433,7424,4803,4802، صحیح مسلم: 397-400، سنن ابوداؤد: 4002، سنن ترمذی: 3227,2186

3201- راجع الحدیث: 1042

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

3202 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

3203 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَقَامَ كَمَا هُوَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، وَهِيَ أَدْنَى مِنَ القِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت طویل پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا بعدۂ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور کافی لمبی قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا۔ اس کے بعد لمبا سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف رجوع کرو۔

3204 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی

3202- راجع الحديث:29

3203- راجع الحديث:1044

3204- راجع الحديث:1041

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہنائے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ: (وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشُرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ)

ہواؤں کا بیان جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی

(قَاصِفًا) (الإسراء: 69): تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ (لَوَاقِحَ) (الحجر: 22): مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً، (إِعْصَارٌ) (البقرة: 266): رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، (صِرٌّ) (آل عمران: 117): بَرْدٌ، (نُشُرًا): مُتَفَرِّقَةً

قاصِفاً سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی لَوَاقِحَ بمعنی مَلَاقِحَ ہے، جو مُلْقِحَه کی جمع ہے یعنی حاملہ، إِعْصَارٌ تیز ہوا کا بگولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صِرٌّ سے مراد ٹھنڈک اور نُشُراً کا مطلب ہے جدا جدا۔

3205 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد بادِ صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاد قوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

3206 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ، أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ: (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ) (الأحقاف:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے قرار ہو کر کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ جب آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو اطمینان۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ ترجمہ

3205- راجع الحديث: 1035

3206- انظر الحديث: 4829

24) الآيَةَ

کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا (پ۲۶، الاحقاف ۲۴)

6- بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ

فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُّونَ المَلاَئِكَةُ

حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ سے فرشتے مراد ہے۔

3207 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَا أَنَا عِنْدَ البَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ، وَاليَقْظَانِ - وَذَكَرَ: يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ - فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ البَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ البَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ، دُونَ البَغْلِ وَفَوْقَ الحِمَارِ: البُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں خانہ کعبہ کے نزدیک خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، اور دو آمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا تھال لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے لبالب تھا۔ پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک شق کیا گیا۔ پھر پیٹ کو آبِ زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی بُراق، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو مرحبا، کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم

مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى، وَيَحْيَى فَقَالاَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ: قَالَ: يَا رَبِّ هَذَا الغُلاَمُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ،

دوسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہاں ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا: ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرائیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ۔ دریافت، کیا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں

فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ: فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ، فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلاَثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا،

نے فرمایا، مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا، انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے، جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں کہا ان کو مرحبا کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر دوبارہ کبھی باری نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اس پر بیر اتنے بڑے لگے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور دو ظاہری۔ میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو بتایا کہ

باطنی نہریں جنت میں جاتی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ پھر میں واپس لوٹا، حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، میں لوگوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو بہت بار آزمایا ہے، آپ کی امت سے یہ نہیں ہوسکے گا، واپس جا کر اپنے رب سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ میں واپس گیا اور تخفیف کا سوال کیا تو چالیس کردی گئیں۔ پھر یہی کیا تو تیس مقرر کردی گئیں۔ پھر ایسا ہی کیا تو بیس متعین ہوئیں۔ پھر یونہی کیا تو دس کر دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، پانچ مقرر کر دیگئی ہیں۔ انہوں نے حسبِ سابق کہا۔ میں نے جواب دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کرلیا ہے۔ پھر ندا آئی کہ میں نے اپنا فرض نافذ کر دیا، اپنے بندوں پر سہل کر دیا اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا فرماؤں گا۔

3207م- وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فِي البَيْتِ المَعْمُورِ»

ہمام، قتادہ، حسن، ابوہریرہ، نبی کریم سے جو روایت کرتے ہیں اس میں فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ کے الفاظ ہیں۔

3208 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش اپنی والدہ کے بطن میں جمع رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (گوشت کا

3207م- انظر الحدیث: 3887,3430,3393

3208- انظر الحدیث: 7454,6594,3332' صحیح مسلم: 6666,6665' سنن ابوداؤد: 4708' سنن ترمذی: 2137' سنن ابن ماجہ: 76

ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ".

لوتھڑا) کی شکل میں رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی ہے۔ یا سعید، یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

فائدہ: چونکہ مسئلہ تقدیر بہت نازک ہے اور اس میں جبریہ اور قدریہ کے بہت اختلافات رہے ہیں اور یہ مسئلہ عوام کی عقل سے ورا ہے اسی لئے اس کا علیحدہ باب باندھا گیا۔ تقدیر کے لغوی معنیٰ اندازہ لگانا ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ" کبھی بمعنیٰ قضاء اور فیصلہ بھی آتی ہے۔ اصطلاح میں اس اندازے اور فیصلہ کا نام تقدیر ہے جو رب کی طرف سے اپنی مخلوق کے متعلق تحریر میں آچکا۔ تقدیر تین قسم کی ہے: (۱) مبرم، (۲) مشابہ مبرم، (۳) معلق۔ پہلی قسم میں تبدیلی ناممکن ہے، دوسری خاص محبوبوں کی دعا سے بدل جاتی ہے اور تیسری عام دعاؤں اور نیک اعمال سے بدلتی رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ" ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کیلئے دعا کرنے سے روک دیا گیا کیونکہ ان پر دنیوی عذاب کا فیصلہ مبرم ہو چکا تھا۔ آدم علیہ السلام کی دعا سے داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ساٹھ کے سو سال ہوگئی، وہ قضاء مبرم تھی یہ معلق۔ خیال رہے کہ تقدیر کی وجہ سے انسان پتھر کی طرح مجبور نہ ہوگیا ورنہ قاتل پھانسی نہ پاتا اور چور کے ہاتھ نہ کٹتے کیونکہ رب تعالیٰ کے علم میں یہ آچکا کہ فلاں اپنے اختیار سے یہ حرکت کرے گا، دعائیں، دوائیں، ہماری تدبیریں اور اختیارات سب تقدیر میں داخل ہیں۔ اس کی پوری تحقیق ہماری "تفسیر نعیمی" پارہ سوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۷۷)

3209 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

3209م- وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ العَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي الأَرْضِ "

اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابنِ جُریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اہل زمین والوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

3210- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ المَلاَئِكَةَ تَنْزِلُ فِي العَنَانِ: وَهُوَ السَّحَابُ، فَتَذْكُرُ الأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ، فَتُوحِيهِ إِلَى الكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جماعت کی شکل میں یوں اترتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر کچھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے لیے لے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ بہت جھوٹ اپنے پاس سے ملا دیتے ہیں۔

3211 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعۃ المبارک کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آجاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون آیا، پھر کون۔

3209م- انظر الحدیث: 7485,6040

3210- انظر الحدیث: 7561,7213,5762,3288

3211- راجع الحدیث: 929

يَوْمُ الجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ المَسْجِدِ المَلاَئِكَةُ، يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ، وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

جب امام بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی رجسٹر بند کر کے ذکر الٰہی سننے اندر آجاتے ہیں۔

3212 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي المَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گزر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے کہا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کرتے ہیں جبکہ اس کے اندر میں نے ان نبی کریم کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت ابوہریرہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جو میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔

3213 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

حضرت براءبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والوں (مشرکینِ مکہ) کی ہجو کرو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔

3214 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسَى، مَوْكِبَ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس گرد کو دیکھ رہا ہوں جو بنوغنم کی گلی میں اڑ رہی تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبرئیل کے لشکر کی گرد تھی۔

3215 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

3212- راجع الحدیث:453

3213- صحیح مسلم:6338,6337

3215- راجع الحدیث:2

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ، قَالَ: كُلُّ ذَاكَ يَأْتِينِي المَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِي المَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ

مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا، فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی کی مثل آواز آنے لگتی ہے۔ جب وہ مجھ سے الگ ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ وحی مجھ پر بہت شدید ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

3216 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دَعَتْهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ، أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَاكَ الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جو راہِ خدا میں (کسی چیز کا جوڑا) خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے ادھر سے آؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

3217 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ . فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لاَ أَرَى، تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا علیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے دکھائی نہیں دیتے۔

3218 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، قَالَ: ح حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

3216- راجع الحديث: 2841,1897

3217- انظر الحديث: 6253,6249,6201,3768، صحیح مسلم: 6254، سنن ترمذی: 3881، سنن نسائی: 3964

3218- انظر الحديث: 7455,4731، سنن ترمذی: 3158

عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: أَلاَ تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ: (وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا) (مریم: 64) الآيَةَ

سے فرمایا: جتنی مرتبہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ ١٦، مریم ٦٤)

3219 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایک ہی قرأت میں قرآنِ کریم پڑھایا تھا، میں متواتر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قرأت تک بات پہنچ گئی۔

3220 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل حاضرِ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زوروں پر آجاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن کریم کی دہرائی کرواتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت جبرئیل کو دیکھتے تو بھلائی پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

3220م- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ، وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ القُرْآنَ

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ

3219- انظر الحديث: 4991 صحيح مسلم: 1900,1899

3220م- راجع الحديث: 6

3221 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ أَخَّرَ العَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

کے الفاظ ہیں۔

ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز نمازِ عصر میں کچھ تاخیر سے پہنچے۔ عُروہ نے ان سے کہا کہ بیشک حضرت جبرئیل آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عُروہ! غور تو فرمایئے، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے بشیر بن ابومسعود سے سنا، انہوں نے ابومسعود سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جبرئیل آ کر میرے امام بنے، میں ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کرتے ہیں۔

3222 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے کہا کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا جہنم میں نہیں جائے گا بارگاہِ نبوت میں عرض کی گئی، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

3223 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "المَلاَئِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے باری باری آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور وہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے

3221- راجع الحدیث:521

3222- راجع الحدیث:2388,1237

3223- راجع الحدیث:555

وَصَلاَةِ العَصْرِ. ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ"

ہیں جنھوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

7-بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ وَالمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ، آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین کی ان سے موافقت ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے

3224 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ، فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ البَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَا بَالُ هَذِهِ الوِسَادَةِ؟" قَالَتْ: وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا، قَالَ: "أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَقُولُ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھپیوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور رخِ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی خطا سرزد ہوگئی؟ فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر سر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اس میں جان ڈالو۔

3225 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

3224- راجع الحدیث: 2105

3225- انظر الحدیث: 5958,5949,4002,3322,3226 صحیح مسلم: 5483,5482,5481 سنن ترمذی: 2804 سنن نسائی: 5363,5362,4293 سنن ابن ماجہ: 3649

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلَ

کہ میں نے حضرت ابوطلحہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

3226 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الخَوْلاَنِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حِجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الخَوْلاَنِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلاَ سَمِعْتَهُ قُلْتُ لاَ، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ بُسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے زیر تربیت تھے۔ ان دونوں حضرات زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔“ بُسر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد علیل ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کہا تھا کہ سوائے کپڑے کے نقوش کے کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں، کیا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

3227 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلاَ كَلْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

3226- راجع الحدیث: 3225، صحیح مسلم: 5484,5485,5486، سنن ابوداؤد: 4155,4154، سنن نسائی: 5365

3227- انظر الحدیث: 5960، راجع الحدیث: 796

3228 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی۔

3229 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا دَامَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ، وَالمَلاَئِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلاَتِهِ أَوْ يُحْدِثْ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مشغول شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے دوسرے کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اُٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

3230 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ {وَنَادَوْا يَا مَالِكُ} (الزخرف: 77) قَالَ: سُفْيَانُ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ"

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر وَنَادَوْا يَا مَالِكُ (سورۃ الزخرف، آیت: ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں وَنَادَوْا يَامَالِ ہے۔

3231 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔ کیا آپ پر اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا، مجھے تمہاری قوم سے بڑی اذیتیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے شدید دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے خود کو

3228- راجع الحدیث:796

3230- انظر الحدیث:4819,3266' صحیح مسلم:2008' سنن ابو داؤد:3992' سنن ترمذی:508

3231- انظر الحدیث:7389' صحیح مسلم:4629

عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ، قَالَ: "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ العَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلاَلٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ، ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"

عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے ظاہر تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے اس کے اندر جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کافروں کے بارے میں آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یارسول اللہ! آپ کی مرضی پر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

3232 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى. فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) (النجم: 10) قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

ابواسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ o فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ o (سورۃ النجم، آیت: ۹۔۱۰) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

3233 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى) (النجم: 18)، قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ o (سورۃ النجم، آیت:۱۸) کے متعلق فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

3232- انظر الحدیث: 4856، 4857، صحیح مسلم: 431

3233- انظر الحدیث: 4858

أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ

3234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، أَنْبَأَنَا القَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الأُفُقِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ گمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی خطا کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3235- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ الأَشْوَعِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) (النجم: 9) قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ المَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الأُفُقَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے جو آپ کی خدمت میں آدمی کی شکل حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقی ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3236- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالاَ الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

3237 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلاتا ہے اگر وہ انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے

3234- انظر الحدیث: 7531,7380,4855,4612,3235

3235- راجع الحدیث: 3234، صحیح مسلم: 441

3236- راجع الحدیث: 845

3237- انظر الحدیث: 5194,5193، صحیح مسلم: 3526، سنن ابو داؤد: 2141

فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا المَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَأَبُو حَمْزَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ

رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد و ابومعاویہ نے اعمش سے کی ہے۔

3238 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الوَحْيُ فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ، حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ} (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ {وَالرُّجْزَ} (المدثر: 5) فَاهْجُرْ ". قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزُ: الأَوْثَانُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ مدت کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں خوفزدہ ہوگیا حتیٰ کہ زمین پر گرنے لگا، پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاھْجُرْ تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ وَالرِّجْزُ سے بت مراد ہیں۔

3239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الخَلْقِ إِلَى الحُمْرَةِ وَالبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ: {فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، طویل قامت اور گھنگریالے بالوں والے ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد، درمیانہ جسم، سرخ و سفید رنگت والے اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ مدینہ

3239- انظر الحديث: 3396 صحيح مسلم: 418,417

لِقَائِهِ) (السجدة: 23) ، قَالَ أَنَسٌ، وَأَبُو بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْرُسُ المَلاَئِكَةُ المَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ

منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: (مُطَهَّرَةٌ) (البقرة: 25) : مِنَ الحَيْضِ، وَالبَوْلِ، وَالبُزَاقِ ، (كُلَّمَا رُزِقُوا) (البقرة: 25) : أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ ، (قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ) (البقرة: 25) : أُتِينَا مِنْ قَبْلُ ، (وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا) (البقرة: 25) : يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ (قُطُوفُهَا) (الحاقة: 23) : يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا (دَانِيَةٌ) (الأنعام: 99) : قَرِيبَةٌ (الأَرَائِكُ) (الكهف: 31) : السُّرُرُ وَقَالَ الحَسَنُ: النَّضْرَةُ فِي الوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي القَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (سَلْسَبِيلًا) (الإنسان: 18) : حَدِيدَةُ الجِرْيَةِ ، (غَوْلٌ) (الصافات: 47) : وَجَعُ البَطْنِ ، (يُنْزَفُونَ) (الصافات: 47) : لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (دِهَاقًا) (النبأ: 34) : مُمْتَلِئًا ، (كَوَاعِبَ) (النبأ: 33) : نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ: الخَمْرُ التَّسْنِيمُ: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الجَنَّةِ ، (خِتَامُهُ) (المطففين: 26) : طِينُهُ (مِسْكٌ) (المطففين: 26) ، (نَضَّاخَتَانِ) (الرحمن: 66) : فَيَّاضَتَانِ ، يُقَالُ: (مَوْضُونَةٌ) (الواقعة: 15) : مَنْسُوجَةٌ، مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ، وَالكُوبُ: مَا لاَ أُذْنَ لَهُ وَلاَ عُرْوَةَ، وَالأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الآذَانِ وَالعُرَى. (عُرُبًا) (الواقعة: 37) : مُثَقَّلَةً ، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ

ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حوریں، حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہے۔ كُلَّمَا رُزِقُوْا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی پہلے دی گئی۔ وَأُتُوْ بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنی ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوْفُهَا اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں سے۔ دَانِيَةٌ سے قریب مراد ہے۔ اَلْاَرَائِكُ تخت بصورتِ جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّضْرَةُ چہرے کی تازگی اور السُّرُوْرُ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسَبِيْلًا تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ يُنْزَفُوْنَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِهَاقًا سے مراد بھرا ہوا ہے۔ كَوَاعِبَ سے اُبھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔ الرَّحِيْقُ شراب۔ التَّسْنِيْمُ سے مراد اہلِ جنت کی شراب کے اوپر جو ملائی ہوگی۔ خِتَامُهٗ یعنی اس کی مٹی مُشک ہوگی۔ نَضَّاخَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُوْنَةٌ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضِيْنُ النَّاقَةِ یعنی اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ اَلْكُوْبُ وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو الاَبَارِيْقُ ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرُبًا بھاری کو کہتے ہیں، اس کا واحد عَرُوْبٌ ہے جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صِبُرٌ

صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ، وَأَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ، وَأَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (رَوْحٌ) (يوسف: 87) : جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ، وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ، وَالمَنْضُودُ: المَوْزُ، وَالمَخْضُودُ: المُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا: لاَ شَوْكَ لَهُ، وَالعُرُبُ: المُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ، وَيُقَالُ (مَسْكُوبٌ) (الواقعة: 31) : جَارٍ، (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) (الواقعة: 34) : بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، (لَغْوًا) (مريم: 62) : بَاطِلًا، (تَأْثِيمًا) (الواقعة: 25) : كَذِبًا، (أَفْنَانٌ) (الرحمن: 48) : أَغْصَانٌ، (وَجَنَى الجَنَّتَيْنِ دَانٍ) (الرحمن: 54) : مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ، (مُدْهَامَّتَانِ) (الرحمن: 64) : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ "

ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَةَ، اہلِ مدینہ الْغَنِجَةُ اور اہلِ عراق الشَّكِلَةَ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحٌ سے مراد جنت اور فراخ روزی ہے الرَّيْحَان رزق۔ الْمَنْضُوْدُ کیلا، کڑوا۔ الْمَخْضُوْدُ بوجھ سے بھرا ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کانٹا نہ ہو۔ الْعُرُبُ ایسی عورتیں جن کو خاوند پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْكُوْبٌ سے مردا جاری ہے۔ فُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ یعنی اوپر نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَغْوًا باطل، بے کار تَأْثِيمًا جھوٹ سے۔ أَفْنَانٌ ٹہنیاں، شاخیں، جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جاسکیں گے۔ مُدْهَامَّتَانِ جو زیادہ سبز ہونے کے سبب کالے معلوم ہوں۔

3240 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

3241 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں مفلس آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کو ملاحظہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

3240- راجع الحدیث: 1379 'سنن نسائی: 2069

3241- انظر الحدیث: 6546,6449,5198 'سنن ترمذی: 2603

3242- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا القَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں حالت خواب میں تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھا کہ ایک محل کے اندر وضو کررہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

3243- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الجَوْنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلاَثُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لاَ يَرَاهُمُ الآخَرُونَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، وَالحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے ہر گوشے میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنھیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبدالصمد، حارث بن عُبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

3244- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ۲۱، السجدة ۱۷)

3242- انظر الحدیث: 7025,7023,5227,3680، سنن ابن ماجه: 107

3243- انظر الحدیث: 4879، صحیح مسلم: 7089,7087، سنن ترمذی: 2528

3244- انظر الحدیث: 7498,4780,4779، صحیح مسلم: 7063، سنن ترمذی: 763

3245 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، لاَ يَبْصُقُونَ فِيهَا، وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الحُسْنِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے۔ انھیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور رفع حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو دو بیویاں ملیں گی، جن کی پنڈلی کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح سے لطف ولذت پائیں گے۔

3246 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لاَ يَسْقَمُونَ، وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، وَلاَ يَبْصُقُونَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالفِضَّةُ، وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الأَلُوَّةُ - قَالَ أَبُو اليَمَانِ: يَعْنِي العُودَ - وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح دمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل ایک ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔ نہ وہ ان میں بیمار پڑیں گے۔ نہ ناک صاف کرنے کی حاجت پیش آئے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگیٹھیوں

3245- انظر الحدیث:3327,3254,3246

3246- راجع الحدیث:3245 -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الإِبْكَارُ: أَوَّلُ الفَجْرِ، وَالعَشِيُّ: مَيْلُ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ-أُرَاهُ-تَغْرُبَ

میں عود سلگتا ہوگا۔ ابو الیمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک اور اَلْعَشِيُّ سے سورج کا غروب ہونے کے لیے ڈھلنا۔

3247 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ حتیٰ کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

3248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سُندس کا ایک جُبّہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگ اس پر متعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنّت میں سعد بن معاذ کے رُومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

3249 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر حیران تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

3247- انظر الحديث: 6554,6543

3248- راجع الحديث: 2615

3249- انظر الحديث: 6640,5836,3802

3250 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کے رکھنے برابر کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

3251 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ المُؤْمِنِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

3252 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَمْدُودٍ) (الواقعة:30)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو ظِلٍّ مَّمْدُودٍ پڑھ لو۔

3253-وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ"

جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

3254 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمک دار تاروں سے زیادہ چمکیلے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ آپس میں بغض

3252- انظر الحديث:4881

3253- انظر الحديث:2793

3254- راجع الحديث:3245

السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَحَاسُدَ، لِكُلِّ امْرِءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الحُورِ العِينِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ العَظْمِ وَاللَّحْمِ

وحسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حورعین ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

3255 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الجَنَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزدے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک جنت میں اس کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

3256 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الغَابِرَ فِي الأُفُقِ، مِنَ المَشْرِقِ أَوِ المَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِيَاءِ لاَ يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا المُرْسَلِينَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی طرف کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے سبب جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے جاسکتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ جاسکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

9- بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجَنَّةِ فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو راہِ خدا میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی ہے۔

3255- راجع الحدیث: 1382

3256- انظر الحدیث: 6556، صحیح مسلم: 7073

3257- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي الجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لاَ يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ریّان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

10- بَابُ صِفَةِ النَّارِ، وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جاچکی ہے

(غَسَّاقًا) (النبأ: 25) يُقَالُ: غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الجُرْحُ، وَكَأَنَّ الغَسَاقَ وَالغَسْقَ وَاحِدٌ، (غِسْلِينٌ) (الحاقة: 36) كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ، فِعْلِينٌ مِنَ الغَسْلِ مِنَ الجُرْحِ وَالدَّبَرِ " وَقَالَ عِكْرِمَةُ: (حَصَبُ جَهَنَّمَ) (الأنبياء: 98): حَطَبُ بِالحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: (حَاصِبًا) (الإسراء: 68): الرِّيحُ العَاصِفُ، وَالحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ (حَصَبُ جَهَنَّمَ) (الأنبياء: 98): يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الأَرْضِ ذَهَبَ، وَالحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الحِجَارَةِ، (صَدِيدٌ) (إبراهيم: 16): قَيْحٌ وَدَمٌ، (خَبَتْ) (الإسراء: 97): طَفِئَتْ، (تُورُونَ) (الواقعة: 71): تَسْتَخْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ، (لِلْمُقْوِينَ) (الواقعة: 73): لِلْمُسَافِرِينَ، وَالقِيُّ القَفْرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (صِرَاطُ الجَحِيمِ) (الصافات: 23): سَوَاءُ الجَحِيمِ وَوَسَطُ الجَحِيمِ، (لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ) (الصافات: 67): يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالحَمِيمِ، (زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ) (هود: 106): صَوْتٌ شَدِيدٌ، وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ، (وِرْدًا) (مريم:

غَسَّاقًا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید غَسَّاقَ اور غَسَقَ ایک ہیں۔ غِسْلِيْنٌ جو کسی چیز کو دھونے سے نکلتی ہے یعنی دھوون۔ بروزن فِعْلِيْنٌ اور غَسْلِ سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ جَهَنَّمَ میں لفظ حَصَبُ حبشہ کی زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے تیز ہوا پھینکے۔ پس حَاصِبُ وہ جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حَصَبُ جَهَنَّمَ ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کافر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حَصَبُ فِي الْأَرْضِ کہتے ہیں اور حَصَبُ حَصْبَاءَ الْحِجَارَةِ سے مشتق ہے۔ صَدِيْدٌ سے پیپ اور خون مراد ہے۔ خَبَتْ بجھ گئی۔ تُوْرُوْنَ تم نکالنا چاہتے ہو۔ أَوْرَيْتُ میں نے آگ روشن کی۔ لِلْمُقْوِيْنَ یعنی مسافروں کے لیے۔ الْقِيُّ میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ زَفِيْرٌ و شَهِيْقٌ۔ اونچی آواز اور نیچی آواز۔ وِرْدًا پیاسے غَيًّا نقصان میں مجاہد کا قول ہے کہ يُسْجَرُوْنَ سے مراد ہے

3257- راجع الحديث: 1896

86): عِطَاشًا. (غَيًّا) (مريم: 59): خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ (يُسْجَرُونَ) (غافر: 72): تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. (وَنُحَاسٌ) (الرحمن: 35): الصُّفْرُ، يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ. يُقَالُ (ذُوقُوا) (آل عمران: 181): بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الفَمِ. (مَارِجٌ) (الرحمن: 15): خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. (مَرِيجٍ) (ق: 5): مُلْتَبِسٍ، مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ. (مَرَجَ البَحْرَيْنِ) (الفرقان: 53): مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا

کہ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی۔ نُحَاسٌ سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذُوقُوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ۔ یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے مَارِجٌ خالص آگ جیسا کہ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهٗ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مَرِيجٍ مخلوط، جیسا کہ کہتے ہیں مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا بولتے ہیں۔

3258 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الفَيْءُ، يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے و نمازِ ظہر کے لیے آپ نے فرمایا: دوپہر ٹھنڈی کر لو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہے۔

3259 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہوتی ہے۔

3260 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کے حضور صورتِ حال بیان کرتے ہوئے عرض کی کہ

3258- راجع الحديث:535

3259- راجع الحديث:538

3260- راجع الحديث:537

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ"

اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہٰذا اسے دو سانس لینے کی اجازت عنایت فرمائی گئی، ایک سانس سردیوں میں ایک گرمیوں میں۔ اسی کے باعث تم گرمی اور سردی کی سختی دیکھتے ہو۔

3261 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الحُمَّى، فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ - شَكَّ هَمَّامٌ -

حضرت ابو جمرہ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو۔ یہ ہمام راوی کا شک ہے۔

3262 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3263 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی شدت سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

3264 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخار کی وجہ جہنم کی شدت ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3262- انظر الحدیث: 5726، صحیح مسلم: 5724,5723، سنن ترمذی: 2073، سنن ابن ماجہ: 3473

3263- انظر الحدیث: 5725

3264- انظر الحدیث: 5723، صحیح مسلم: 5715

3265 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کی گئی، یارسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے انہتر حصہ زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

3266 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَطَاءً، يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

حضرت یَعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

3267 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلاَنًا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لاَ أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ، إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لاَ أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلاَ أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: " يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ المُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ المُنْكَرِ وَآتِيهِ " رَوَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ

حضرت ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے پاس جا کر بات چیت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا، آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے بات نہیں کی، کیا میں آپ کو سناتا؟ میں تنہائی میں ان سے باتیں کرتا ہوں تاکہ فتنے کا مزید دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی آغاز نہ ہو جائے۔ اور وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سن چکا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ بروز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

3266- راجع الحدیث: 3230

3267- صحیح مسلم: 7409,7408

الْأَعْمَشِ

گھومتا ہے۔ دوسرے جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے۔ تم اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا تم ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائیوں سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا، میں تمہیں نیکیوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائیوں سے روکتا تھا لیکن خود ان میں مبتلا رہا کرتا تھا اس کی غندر، شعبہ، اعمش نے بھی روایت کی ہے۔

11-بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُقْذَفُونَ) (سبأ: 53) يُرْمَوْنَ (دُحُورًا) (الصافات: 9) مَطْرُودِينَ (وَاصِبٌ) (الصافات: 9) دَائِمٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَدْحُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ (مَرِيدًا) (النساء: 117) مُتَمَرِّدًا، بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ (وَاسْتَفْزِزْ) (الإسراء: 64) اسْتَخِفَّ (بِخَيْلِكَ) (الإسراء: 64) الْفُرْسَانُ، وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ. (لَأَحْتَنِكَنَّ) (الإسراء: 62) لَأَسْتَأْصِلَنَّ (قَرِينٌ) (الصافات: 51) شَيْطَانٌ

مجاہد کا قول ہے کہ يُقْذَفُونَ سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دُحُوراً دھتکارے ہوئے۔ وَاصِبٌ دائمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مَدْحُوْرًا راندے ہوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مَرِيْداً سے سرکش مراد ہے۔ بَتَّكَهُ اسے کاٹ ڈالا۔ اِسْتَفْزِزْ ہلکا سمجھنا، خفیف جاننا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں کے ساتھ۔ الرَّجْلُ پیادہ یا پیدل اس کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحْبٍ ہے اور تَاجِرٌ کی تَجْرٍ۔ لَاَحْتَنِكَنَّ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا قَرِيْنٌ سے شیطان مراد ہے۔

3268 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: "أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلَانِ: فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا۔ لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے میرے لیے خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور خوب یاد رکھا اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا جس کے سبب آپ یہ گمان کرتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک دن آپ نے اس کے لیے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا

3268- راجع الحديث: 3175

وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَا ذَا، قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ " فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ البِئْرُ

دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے ایک میرے سر کے پاس آ کھڑا ہوا اور دوسرا پیروں کی جانب۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا، کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، کنگھی، روئی کے گالے اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا، یہ چیزیں کہاں ہیں، دوسرے نے جواب دیا، زروان کے کنوئیں میں۔ پس نبی کریم ﷺ اس کنوئیں پر تشریف گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے کیا وہ چیزیں نکلوا لیں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفایاب کر دیا ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فتنہ برپا نہ ہو جائے۔ اس لیے کنواں ہی بند کروا دیا ہے۔

3269 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اُٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ آدمی ہشاش بشاش ہو کر بطیبِ خاطر صبح گزارتا ہے، ورنہ بددل اور سست رہتا ہے۔

3269- راجع الحدیث: 1142

فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ"

3270 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: " ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور اس آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا رہے فرمایا: ایسے شخص کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

3271 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ عنایت فرمایا جائے گا شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

3272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔

3273 - وَلاَ تَحَيَّنُوا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوِ الشَّيْطَانِ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ، قَالَ

پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز ادا نہ کیا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا شیاطین کے۔ عبدہ فرماتے ہیں

3270- راجع الحديث:1144

3271- راجع الحديث:141

3272- راجع الحديث:582

3273- راجع الحديث:582

هِشَامٌ -

کہ مجھے علم نہیں کہ ہشام نے ان دونوں میں کون سی بات کہی۔

3274 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیے۔ اگر وہ بات نہ مانے تو پھر منع کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

3275 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ الحَدِيثَ - فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس کوئی آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ آخرکار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ متواتر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

3276 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخرکار دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب

3274- راجع الحدیث: 509

3275- راجع الحدیث: 2311

3276- صحیح مسلم: 344,341، سنن ابو داؤد: 4721

خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ"

کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو جھٹک دینا چاہیے۔

فائدہ: وسوسہ کے لغوی معنی ہیں نرم آواز۔ اصطلاح میں برے خیالات، فاسد فکر کو وسوسہ کہتے ہیں اور اچھے خیالات کو الہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، الہام رب کی طرف سے۔ حق یہ ہے کہ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہیں کیونکہ شبہ ہے کہ وہ شیطانی وسوسہ ہو۔ (از مرقات واشعۃ اللمعات) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۱)

3277 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

3278 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ المَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ"

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں (پ ۱۵، الکہف ۶۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

3279 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی

3277- راجع الحديث: 1898

3278- انظر الحديث: 74

3279- راجع الحديث: 3104

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى المَشْرِقِ فَقَالَ: هَا إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا، إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

3280- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ، أَوْ قَالَ: جُنْحُ اللَّيْلِ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا "

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اندھیرا پھیلنے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشا کی پہلی گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کرلو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھادو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کردو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، نہ ملیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

3281- حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالاَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا، أَوْ قَالَ:

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے بات چیت فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس جانے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ اس وقت آپ حضرت اسامہ بن زید کے مکان پر قیام فرما تھے۔ پس انصار میں سے دو شخص پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

3280- انظر الحدیث: 6296,6295,5624,5623,3316,3304 صحیح مسلم: 5218 سنن ابو داؤد: 3721

3281- راجع الحدیث: 2035

شَيْئًا"

مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔

3282 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلاَنِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ" فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہوگیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ ختم ہو جائے۔ اگر کوئی اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہے تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا: کیا مجھے جنون ہے؟

3283 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ، وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ" قَالَ: وَحَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچانا جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ اس پر غالب آسکتا ہے۔ اعمش، سالم، کریب، ابن عباس سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

3284 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلاَةً، فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي، فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آگیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

3282- انظر الحديث: 6115,6048، صحیح مسلم: 6591,6589، سنن ابو داؤد: 4781

3283- راجع الحديث: 141

3284- راجع الحديث: 461

فَذَكَرَهُ

3285 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى لاَ يَدْرِيَ أَثَلاَثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلاَثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی ریح نکلتی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہوتو پھر آموجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدھمکتا ہے، حتیٰ کہ آدمیوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول کے دوسجدے کرے۔ (سجدۂ سہو)

3286 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الحِجَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی شخص کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان کے کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف بردے پر انگلی مار سکا۔

3287 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَا هُنَا؟ قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

علقمہ سے مروی ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے پوچھا کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابودرداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا، کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟

3287م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ: الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا

مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

3285- راجع الحديث:608

3286- انظر الحديث:4548,3431

3287م- انظر الحديث:6278,4944,4943,3761,3743,3742

3288 - قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " المَلاَئِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي العَنَانِ - وَالعَنَانُ: الغَمَامُ -، بِالأَمْرِ يَكُونُ فِي الأَرْضِ، فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الكَلِمَةَ، فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ القَارُورَةُ، فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں چھپ کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان پورے غور سے سنتے ہیں۔ اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو اسے لے دوڑتے ہیں۔ پھر اسے کاہن کے کان میں یوں جا ڈالتے ہیں جیسے شیشی مین قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

3289 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی پوری سعی کرے۔ جب جمائی لینے والا ہاہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

3290 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ: حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوۂ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہوگئی تو شیطان چیخا، ارے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ غلط فہمی میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے یہ پکارتے ہی رہ گئے کہ اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم ہاتھ نہ رُکے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، عُروہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا صدمہ رہا تھا

3288- راجع الحدیث:3210

3289- انظر الحدیث:6226,6223' سنن ابو داؤد:5028' سنن ترمذی:27747

3290- راجع الحدیث:751

کہ وہ مالک حقیقی سے جا ملے۔

3291 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ أَحَدِكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا! یہ اُچک لینا ہے اور شیطان اس طرح تمہاری نماز اُچکتا ہے۔

3292 - حَدَّثَنَا أَبُو المُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابومغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ، ان کے والد محترم نے بھی نبی کریم ﷺ سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

3292م- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہئے کہ بائیں طرف تھتکار دے اور کہے اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

3293 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن شام تک وہ شیطان

3291- راجع الحديث:752

3292م- انظر الحديث:7044,7005,6995,6986,6984,5747

3293- انظر الحديث:6403 صحيح مسلم:6783 سنن ابن ماجه:3798

عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ"

سے محفوظ رہتا ہے۔ اس دن کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کرسکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

3294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلاَ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت آپ کی خدمت میں قریش کی چند عورتیں گفتگو کررہی تھیں اور بلند آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں اور چھپ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرماتے رہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر حیرت ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

3294- انظر الحديث: 6085,3683، صحيح مسلم: 6152

3295 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاَثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان ان کی ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے۔

12-بَابُ ذِكْرِ الجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

جنّات اور ان کے ثواب وسزا کا بیان

لِقَوْلِهِ (يَا مَعْشَرَ الجِنِّ وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي) (الأنعام: 130)- إِلَى قَوْلِهِ - (عَمَّا يَعْمَلُونَ) (البقرة: 144) (بَخْسًا) (الجن: 13): نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ: (وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجِنَّةِ نَسَبًا) (الصافات: 158) قَالَ: " كُفَّارُ قُرَيْشٍ: المَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ، وَأُمَّهَاتُهُنَّ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الجِنِّ ". قَالَ اللَّهُ: (وَلَقَدْ عَلِمَتِ الجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ) (الصافات: 158): سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ. (جُنْدٌ مُحْضَرُونَ) (يس: 75): عِنْدَ الحِسَابِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں (پ ۸، الکھف ۱۳۰-۱۳۲) بَخْسًا سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سردار کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے جُنْدٌ مُحْضَرُونَ سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

3296 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

3295- صحیح مسلم: 563، سنن نسائی: 90

صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریاں لے کر جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ تو جب آپ بکریاں لے کر جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب بلند آواز سے اذان کہیئے گا کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن، انسان اور ہر چیز قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

13-بَابُ قَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ:

(وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الجِنِّ) (الأحقاف: 29)- إِلَى قَوْلِهِ - (أُولَئِكَ فِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ) (الزمر: 22)(مَصْرِفًا) (الكهف: 53): مَعْدِلًا ،(صَرَفْنَا)(الإسراء: 41): أَيْ وَجَّهْنَا

اور اللہ عزوجل کا ارشاد:

ترجمہ کنزالایمان: اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے۔۔۔۔۔۔ تا۔۔۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں (پ ۱۵، الاحقاف ۲۹۔۳۲) مَصْرِفًا لوٹنے کی جگہ۔ صَرَفْنَا متوجہ کرنا، رخ پھیرنا۔

14-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ) (البقرة: 164)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الثُّعْبَانُ الحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا، يُقَالُ: الحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: الجَانُّ وَالأَفَاعِي، وَالأَسَاوِدُ (آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا) (هود: 56): فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. يُقَالُ: (صَافَّاتٍ)(النور: 41): بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ (يَقْبِضْنَ) (الملك: 19): يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ الثُّعْبَانُ سانپ کو کہتے ہیں۔ نر سانپ کو حَيَّاتٌ کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں جیسے پتلا سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا یعنی سب اس کے مُلک اور بادشاہی میں ہیں۔ صَافَّاتٌ اپنے پیروں کو پھیلائے ہوئے۔ يَقْبِضْنَ اپنے پروں کو مارنا۔ پھڑپھڑانا۔

3297 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ خطبہ منبر پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں

3297- انظر الحدیث: 4016,3312,3310

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ

جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

3298- قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس کے بعد آپ نے عوامر نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ جو گھروں میں رہتے ہیں۔

3299- وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَقَالَ صَالِحٌ، وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَابْنُ مُجَمِّعٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ، وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ

عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابوحفصہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

15- بَابٌ: خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے

3300- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ وقت نزدیک ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنھیں لے کر وہ پہاڑوں کے ٹیلوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

3298- انظر الحدیث: 3313,3311

3300- راجع الحدیث: 19

3301- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأْسُ الكُفْرِ نَحْوَ المَشْرِقِ، وَالفَخْرُ وَالخُيَلاَءُ فِي أَهْلِ الخَيْلِ وَالإِبِلِ، وَالفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا سر مشرق کی جانب ہے اور فخر و غرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشتکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون میں وہ ہیں جو بکریوں والے ہیں۔

3302- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ اليَمَنِ فَقَالَ الإِيمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا، أَلاَ إِنَّ القَسْوَةَ وَغِلَظَ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ

حضرت عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یمن کی طرف اٹھا کر فرمایا: ایمان تو ادھر ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ سخت دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضر سے نکلیں گے۔

3303- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

3304- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے

3301- انظر الحدیث: 4390,4389,4388,3499 صحیح مسلم: 183

3302- انظر الحدیث: 5303,4387,3498 صحیح مسلم: 183

3303- صحیح مسلم: 6857 سنن ابو داؤد: 5102 سنن ترمذی: 3459

حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا

تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرلو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔

3304م- قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

عمرو بن دینار بھی جابر بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ نہیں ہے۔

3305- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لاَ أُرَاهَا إِلَّا الفَارَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ لِي مِرَارًا، فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت گم ہوگئی تھی، پتہ نہیں ان کا کیا بنا اور میری رائے تو یہ ہے کہ یہ چوہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا، ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا: اور کیا میں نے توریت میں پڑھا ہے۔

3306- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِلْوَزَغِ الفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو فاسق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

3307- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

3304م- راجع الحدیث: 3280

3305- صحیح مسلم: 7421

3306- راجع الحدیث: 1831، صحیح مسلم: 5806، سنن نسائی: 2886

3307- انظر الحدیث: 3359، صحیح مسلم: 5804,5803، سنن نسائی: 2885

ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

3308- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ البَصَرَ، وَيُصِيبُ الحَبَلَ

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دھاریوں والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

حماد بن سلمہ ابواسامہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

3309- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الأَبْتَرِ وَقَالَ: إِنَّهُ يُصِيبُ البَصَرَ، وَيُذْهِبُ الحَبَلَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لنڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

3310- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ القُشَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ، فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ، فَقَالَ: انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ،

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار دو۔ تو اس لیے میں بھی انھیں مارنے لگا۔

3311- فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقْتُلُوا الجِنَّانَ، إِلَّا

پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ

3308- انظر الحدیث:3309

3309- راجع الحدیث:3308

3310- راجع الحدیث:3297، صحیح مسلم:5787,5786، سنن ابو داؤد:5255,5254,5253,5252

3311- راجع الحدیث:3310,3298

كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الوَلَدَ، وَيُذْهِبُ البَصَرَ فَاقْتُلُوهُ

لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر سانپ کو نہ مارا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو زائل کر دیتا ہے۔ لہٰذا اسے مار دیا کرو۔

3312- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

3313- فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ البُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا

پھر انہیں حضرت ابوالبابہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کو مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو وہ اس سے رُک گئے۔

16- بَابٌ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں

3314 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ: الفَأْرَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالحُدَيَّا، وَالغُرَابُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے: چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

3315- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ: العَقْرَبُ، وَالفَأْرَةُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ، وَالغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی حالتِ احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

3312- راجع الحدیث: 3297

3313- راجع الحدیث: 3310,3298

3314- صحیح مسلم: 2858,2857، سنن ترمذی: 837، سنن نسائی: 2890

3316- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَهُ، قَالَ خَمِّرُوا الآنِيَةَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَأَجِيفُوا الأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ العِشَاءِ، فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفِئُوا المَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ البَيْتِ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ، عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو۔ دروازوں کو بند کرلو اور اپنے بچوں کو عشا کے وقت باہر جانے سے روکو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور ضرر دینے کا وقت ہے اور سوتے وقت چراغ بجھا دو، کیونکہ فاسق کبھی بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والے جل بھن جاتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، عطاء کی روایت میں (فَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ کی جگہ) فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ ہے۔

3317- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، فَنَزَلَتْ (وَالمُرْسَلاَتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا، فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو سورۂ المرسلات نازل ہوئی ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے بڑھ کر اپنے بل میں گھس گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

3317م- وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ: حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے تازگی سیکھ رہے تھے۔ ابوعوانہ، مغیرہ، حفص و ابومعاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

3318- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

3316- راجع الحدیث: 3280، سنن ابو داؤد: 3733، سنن ترمذی: 2857

3317م- راجع الحدیث: 1830

3318- راجع الحدیث: 2365، صحیح مسلم: 6620,5814

الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلّی کے سبب سے جہنم میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

3318م- قَالَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

عبید اللہ، سعید المقبری، ابوہریرہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

3319 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کے ٹھکانے کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سزا ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ دی۔

17- بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الأُخْرَى شِفَاءً

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

3320 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر نکالنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

3319- راجع الحديث:3019

3320- انظر الحديث:5782، سنن ابن ماجه:3505

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً

3321 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ المَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بدکار عورت کی محض اس لیے مغفرت فرمادی گئی کہ وہ ایک ایسے کتے کے پاس سے گزری جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس شدت پیاس کے سبب پڑا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے مرجاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی مغفرت کا سبب ہوگیا۔

3322 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

3323 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الكِلاَبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

3324 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہوتی رہتی ہے سوائے کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت

3321- انظر الحدیث: 3467

3322- راجع الحدیث: 3225

3323- صحیح مسلم: 3992، سنن نسائی: 4288، سنن ابن ماجه: 3202

3324- راجع الحدیث: 2323,2322

يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

والے کتے کے۔

3325 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِ

حضرت سفیان بن ابوزہیر شنئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قراط بھر کمی ہوتی رہے گی۔ سائب نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا، ہاں اس رب کعبہ کی قسم۔

☆☆☆☆☆

3325- راجع الحديث: 2323

بسم الله الرحمن الرحيم

60- كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ

1-بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

(صَلْصَالٍ) (الحجر: 26) : " طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ، فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الفَخَّارُ، وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يُقَالُ: صَرَّ البَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الإِغْلاَقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ ". فَمَرَّتْ بِهِ: اسْتَمَرَّ بِهَا الحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. (أَلَّا تَسْجُدَ) (الأعراف: 12) : أَنْ تَسْجُدَ.

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً) (البقرة: 30) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) (الطارق: 4) : إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. (فِي كَبَدٍ) (البلد: 4) : فِي شِدَّةِ خَلْقٍ. (وَرِيَاشًا) : المَالُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ، (مَا تُمْنُونَ) (الواقعة: 58) : النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ) (الطارق: 8) : النُّطْفَةُ فِي الإِحْلِيلِ، كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالوَتْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ) (التين: 4) : فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ. (أَسْفَلَ سَافِلِينَ) (التين: 5) : إِلَّا مَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق

صَلْصَالٌ اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو، پھر وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبودار مٹی مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ صَلَّ سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صَرَّ الْبَابُ یا کسی تربن کو الٹاتے وقت جو آواز نکلتی ہے تو صَرْ صَرَ کہتے ہیں۔ فَمَرَّتْ بِهٖ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ اَنْ لَّاتَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کروں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں (پ ۱، البقرۃ ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا اِلَّا کے معنی میں ہے فِيْ كَبَدٍ سے مراد سخت پیدائش ہے۔ رِيَاشًا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ مَا تُمْنُوْنَ سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے: اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ۔ سے احلیل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے۔ جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شَفْعٌ جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔ اَلْوَتْرُ اللہ تعالیٰ

آمَنَ . (خُسْرٍ) (النساء : 119) : ضَلاَلٍ ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ . (لاَزِبٍ) (الصافات: 11) : لاَزِمٌ . (نُنْشِئَكُمْ) (الواقعة: 61) : فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ . (نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ) (البقرة: 30) : نُعَظِّمُكَ وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ (فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ) (البقرة: 37) : فَهُوَ قَوْلُهُ: (رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا) (الأعراف: 23) . (فَأَزَلَّهُمَا) (البقرة: 36) : فَاسْتَزَلَّهُمَا وَ (يَتَسَنَّهْ) (البقرة: 259) : يَتَغَيَّرْ ، (آسِنٌ) (محمد: 15) : مُتَغَيِّرٌ، وَالمَسْنُونُ المُتَغَيِّرُ ، (حَمَإٍ) (الحجر: 26) : جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ المُتَغَيِّرُ ، (يَخْصِفَانِ) (الأعراف: 22) : أَخْذُ الخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ ، (سَوْآتُهُمَا) (طه: 121) : كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا . (وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ) (البقرة: 36) : هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، الحِينُ عِنْدَ العَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ (قَبِيلُهُ) (الأعراف: 27) : جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ

3326 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الآنَ"

ہے۔ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ہیں۔ سوائے اہلِ ایمان کے خُسْرٍ سے گمراہی مراد ہے لیکن اہلِ ایمان کا استثناء فرما دیا گیا ہے۔ لَازِبٍ چپکنے والی۔ نُنْشِئَكُمْ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرما دیں۔ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ يَتَسَنَّهْ سے خراب ہو جانا مراد ہے۔ اٰسِنٌ متغیر ہونا۔ اَلْمَسْنُوْنُ تغیر پذیر۔ حَمَاٍ یہ حَمْاَةٍ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ يَخْصِفَانِ یعنی جنت کے پتے لے کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوْاٰتِهِمَا یہ شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ یہ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔ اہلِ عرب حِيْنٍ اس ساعت کو بھی کہتے ہیں جس کو کوئی حد نہ ہو۔ قَبِيْلُهٗ وہ گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان کے جواب کو غور سے سننا کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا: السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انہوں نے رحمۃ اللہ اضافی کہا پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قدر برابر گھٹتا آرہا ہے۔

-3326 انظر الحدیث: 6227، صحیح مسلم: 7092

3327 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لاَ يَبُولُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، وَلاَ يَتْفِلُونَ وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ الأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الحُورُ العِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمک دار تاروں کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمکتے ہیں۔ انہیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے اور پسینہ مُشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عُود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حورِعین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔

3328 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ الغَسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: تَحْتَلِمُ المَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبِمَ يُشْبِهُ الوَلَدُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا پس اگر عورت کو احتلام ہوجائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہوجاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر حضرت اُمِ سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوجاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نہ ہو تو اولاد میں ایک کی مشابہت کیوں ہوتی۔

3329 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا معلوم ہوا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی، میں آپ سے تین ایسی باتیں پوچھتا

-3327 صحیح مسلم:7078' سنن ابن ماجہ:4333

-3328 راجع الحدیث:130

-3329 انظر الحدیث:4480,3938,3919

سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؛ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ؛ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؛ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الوَلَدِ: فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ المَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا " قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَاءَتِ اليَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ البَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا، وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيَرُنَا، وَابْنُ أَخْيَرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا، وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ

چاہتا ہوں جن کا نبی کے سوا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ (۲) وہ کھانا کونسا ہے جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا کر گئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو آدمی کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں، پھر عرض کی، یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے اسلام لانے کے بارے میں علم ہوگیا، اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے، پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ

انہیں اس سے بچائے اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے، وہ ہم میں برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

3330 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

3331 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں سے نیک سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہنا۔

3332 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن اسی طرح رہتا ہے۔ پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ

3330- انظر الحدیث: 3399

3331- انظر الحدیث: 5186,5184، صحیح مسلم: 3632

3332- راجع الحدیث: 3208

يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ، وَأَجَلُهُ، وَرِزْقُهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ

تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک گز کا فیصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر قسمت کا لکھا غالب آجاتا ہے کہ اہلِ جنت جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اہل جنت جیسے کام کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا نافذ ہو جاتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

3333 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ أَذَكَرٌ، يَا رَبِّ أُنْثَى، يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے۔ یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے، یا رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

3334 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، يَرْفَعُهُ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا مال و متاع دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دے گا، ہاں اللہ

3333- راجع الحديث:318

3334- انظر الحديث:6557,6538 صحيح مسلم:7015,7014

سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ"

تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو شرک پر ہی ڈٹا رہا۔

3335 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے سب سے قتل کی ابتدا کی۔

2-بَابٌ: الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں

3336 - قَالَ قَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں۔ جن میں دنیا میں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں محبت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسرے سے اجنبی رہیں وہ یہاں بھی نا آشنا رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

3-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ) (هود: 25)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (بَادِئَ الرَّأْيِ) : مَا ظَهَرَ لَنَا، (أَقْلِعِي) (هود: 44) : أَمْسِكِي ، (وَفَارَ التَّنُّورُ) (هود: 40) : نَبَعَ المَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَجْهُ

ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِيَ الرَّائی سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ اَقْلِعِیْ روک لے فَارَ التَّنُّوْرُ پانی کا پھوٹ پڑنا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ

3335- انظر الحدیث: 7321,6867 صحیح مسلم: 4356,4355 سنن نسائی: 3996 سنن ابن ماجہ: 2616

3336- راجع الحدیث: 318

الأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (الجُودِيُّ) (هود: 44): جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ. (دَأْبٌ) (غافر: 31): مِثْلُ حَالٌ

تنور سے سطح زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ دَابٌ حالت۔

000-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (نوح: 1)- إِلَى آخِرِ السُّورَةِ-

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے (پ ۲۹، نوح ۱) تا آخر سورۂ نوح

(وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ) (يونس: 71)- إِلَى قَوْلِهِ - (مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (يونس: 72)

نیز فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا۔۔۔۔۔۔تا۔۔۔اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (پ ۱۱، یونس ۷۱۔ ۷۲)

3337- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: "إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔ لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ دجّال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔

3338- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو

3337- راجع الحديث: 3057,1354

3338- صحيح مسلم: 7298

وَسَلَّمَ: "أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ، مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الجَنَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ"

نہیں بتائی۔ بیشک دجّال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی۔ اور بیشک میں تمہیں اس کے جال میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

3339- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى، هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ، فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ لاَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ، فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالوَسَطُ العَدْلُ"

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے تک میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا، کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے، حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا: ترجمہ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو (پ ۲، البقرۃ ۱۴۳) اَلْوَسْطُ درمیانی، افضل۔

3340 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ اس میں سے لے کر تناول فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا، میں قیامت

3339- انظر الحدیث: 7349,4487 سنن ترمذی: 2960,2959 سنن ابن ماجہ: 4284

3340- انظر الحدیث: 4712,3361 صحیح مسلم: 479 سنن ترمذی: 1837,2434 سنن ابن ماجہ: 3307

وَقَالَ: " أَنَا سَيِّدُ القَوْمِ يَوْمَ القِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلاَ تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ، إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الجَنَّةَ، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ العَرْشِ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: لاَ أَحْفَظُ سَائِرَهُ

کے روز تمام انسان کا سردار ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک صاف میدان میں جمع فرمائے گا تا کہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے اور سورج ان کے بالکل قریب آجائے گا۔ اس وقت کچھ لوگ کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس آفت میں پھنسے ہو۔ ایسے شخص کو کیوں نہیں ڈھونڈتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے۔ کچھ لوگ کہیں گے، ہم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہٰذا ان کی خدمت میں چلیں، عرض کریں گے، اے ابوالبشر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرح کی روح پھونکی اور فرشتوں سے اس کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا اپنے رب کے حضور آپ ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں مبتلا ہیں،؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے، میرے رب کا آج ایسا اظہارِ غضب ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی ہوا، نہ آئندہ ایسا ہوگا اس نے مجھے ایک درخت سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عَبْدًا شَکُوْرًا رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت کا شکار ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور اپنے ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب کا آج ایسا اظہار ہے کہ

3341 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ العَامَّةِ

نہ پہلے ایسا ہوا اور نہ سندہ ایسا ہوگا۔ مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا فرمایا جائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ سوال کرو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ محمد بن عبیداللہ نے کہا کہ مجھے پوری حدیث یاد نہیں رہی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت : فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ کو عام مشہور قرأت کے مطابق تلاوت فرمایا۔

4- بَابُ (وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلاَ تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الخَالِقِينَ) (الصافات: 124) (اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الأَوَّلِينَ) (فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ. إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ المُخْلَصِينَ. وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِينَ) (الصافات: 127)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو (پ ۸، الاعراف ۶۵) اور ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو (پ ۲۶، الاحقاف ۲۵)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ (سَلاَمٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي المُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا المُؤْمِنِينَ) يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکر خیر کا یوں تذکرہ فرمایا گیا۔ ترجمہ کنزالایمان: سلام ہو الیاس پر بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔

-3341 انظر الحدیث: 4874,4973,4872,4871,4870,4869,3376,3345

5- بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ، وَيُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) (مریم: 57)

3342 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ، قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحْ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ اليَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ

حضرت ادریس علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا (پ۱۶، مریم ۵۷)

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری سے ان کے متعلق روایت ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے مکان کی چھت شق کی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آبِ زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے سی دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب چڑھنے لگے۔ جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرائیل نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا، میں تو جبرئیل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب دیا، میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے داہنی طرف آدمیوں کا ایک ہجوم ہے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم علیہ

3342- راجع الحديث: 349,162

شِمَالِهِ بَكَى، ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ فَفَتَحَ " قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ. وَقَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا، قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ " قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَيَّةَ الأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثُمَّ عُرِجَ بِي، حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ " قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ

السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ پس داہنی جانب والے جنتی ہیں اور بائیں طرف کا ہجوم جہنمیوں کا ہے۔ اسی لیے یہ دائیں جانب دیکھ کر ہنستے اور بائیں طرف دیکھ کر روئے تھے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک جا پہنچے۔ اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے کی طرح جواب و سوال ہوئے، حتیٰ کہ دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ پھر مجھ سے ذکر کیا کہ باقی آسمانوں میں حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ مجھ پر واضح نہیں کہ ان کے مقامات کہاں ہیں سوائے اس کے جو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت آدم کو آسمانِ دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھٹے آسمان پر حضرت انس کا بیان ہے کہ جب جبرئیل کا گزر حضرت ادریس کے پاس سے ہوا، تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، جواب دیا یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب یہ حضرت موسیٰ ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوحیہ انصاری دونوں سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے لے کر

تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِي السِّدْرَةَ المُنْتَهَى، فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا المِسْكُ"

اوپر چڑھے حتیٰ کہ مجھے ایک ہموار جگہ دکھائی دی، جہاں سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابنِ حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں اس حکم کو لے کر واپس لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا انہوں نے پوچھا، آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، اپنے رب کی طرف واپس لوٹیے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب کی طرف واپس لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا، پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی جانب واپس جائیے۔ پھر پہلے کی طرح واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے۔ اپنے رب کے حضور واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں جاتا رہا تو یہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی جانب واپس لوٹا تو کہنے لگے، اپنے رب کے حضور فرمائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیاء آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا کہ موتی اس کے سنگریزے اور مُشک اس کی مٹی ہے۔

6-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ

عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ" (الأعراف: 65)

وَقَوْلِهِ: (إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالأَحْقَافِ) (الأحقاف: 21)- إِلَى قَوْلِهِ - (كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ) (يونس: 13) فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ) (الحاقة: 6): شَدِيدَةٍ. (عَاتِيَةٍ) (الحاقة: 6)

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَتَتْ عَلَى الخُزَّانِ (سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا) (الحاقة: 7) مُتَتَابِعَةً (فَتَرَى القَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ) (الحاقة: 7) أُصُولُهَا (فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ) (الحاقة: 8) بَقِيَّةٍ

3343 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

3344 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

اور ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ۔۔۔۔تا۔۔۔۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو (پ۲۶، الاحقاف ۲۵) اس کے متعلق عطاء سلیمان، عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے (پ۲۹، الحاقہ ۶)

عَتَتْ یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہوگئی۔ وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن برابر چلتی رہی۔ حُسُوْمًا سے مراد لگاتار چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے بَقِيَّةٍ کا معنی ہے جو باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3343- انظر الحدیث: 1035

3344- انظر الحدیث: 3610, 4351, 4667, 5058, 6163, 6931, 6933, 7432, 7562، صحیح مسلم: 2448, 2451، سنن ابو داؤد: 4764، سنن نسائی: 2577, 4112

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَرْبَعَةِ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ المُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ العَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ. فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ فَلاَ تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ - أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ - فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: "إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، أَوْ: فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ"

مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی اقرع بن حابس حنظلی، مجاشی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے۔ علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے، کو عطا فرمایا۔ یہ بات قریش و انصار پر شاق گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تسکین قلوب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص آگے بڑھا، جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار لٹکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈر۔ آپ نے فرمایا: اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہلِ زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا گمان ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

3345 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا۔

3345- راجع الحدیث: 3341

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَقْرَأُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15) "

7- بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قَالُوا (يَا ذَا القَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ) (الكهف: 94) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي القَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا. إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا) (الكهف: 84) . (فَاتَّبَعَ سَبَبًا) - إِلَى قَوْلِهِ - (ائْتُونِي زُبَرَ الحَدِيدِ) : وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ القِطَعُ (حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ) (الكهف: 96) يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الجَبَلَيْنِ، وَالسُّدَّيْنِ الجَبَلَيْنِ (خَرْجًا) (الكهف: 94) : أَجْرًا ، (قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا) (الكهف: 96) : " أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا، وَيُقَالُ الحَدِيدُ، وَيُقَالُ: الصُّفْرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النُّحَاسُ (فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ) (الكهف: 97) " يَعْلُوهُ، اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ، مِنْ أَطَعْتُ لَهُ، فَلِذَلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ "، وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا. (قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا) : أَلْزَقَهُ بِالأَرْضِ، وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لاَ سَنَامَ لَهَا، وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الأَرْضِ مِثْلُهُ، حَتَّى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ. (وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا. وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ) (الكهف: 98) (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) (الأنبياء: 96) قَالَ قَتَادَةُ: "

یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں (پ ۱۶، الکھف ۹۴) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ---تا--- اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ (پ ۱۶، الکھف ۸۳-۹۶) اس کا واحد زُبْرَۃٌ ہے یعنی ٹکڑا۔ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صَدَفَیْنِ اور سَدَّیْنِ سے دو پہاڑ مراد ہیں۔ خَرَجاً اجرت۔ قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کردیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا اُونڈیل دوں (پ ۱۶، الکھف ۹۶) قطر کا معنی بعض رانگ بتاتے ہیں بعض لوہا اور بعض پیتل۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا مراد ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (پ ۱۶، الکھف ۹۶) اِسْتَطَاعُوْا اَطَعْتُ لَہٗ کا باب استفعال ہے، اسی لیے مفتوح ہے یعنی اِسْطَاعَ یَسْطِیْعُ۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور نہ اس میں سوراخ کرسکے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا اسے پاش پاش کردے گا (پ ۱۶، الکھف ۹۷-۹۸) دَکًّا

حَدَبٌ: أَكَمَةٌ " قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ البُرْدِ المُحَبَّرِ، قَالَ: رَأَيْتَهُ

زمین سے ملنا اور دَكَّاءُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کوہان نہ ہو۔ اور دَكْدَاك سے وہ زمین مراد ہے جو ہموار اور سخت ہو۔ ترجمہ کنزالایمان: اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم انہیں چھوڑیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آوے گا (پ ۱۶، الکہف ۹۸۔۹۹) یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حَدَب سے مراد بلندی ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے وہ دیوار (سدِّ سکندری) دیکھی ہے، وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ فرمایا تم نے واقعی دیکھی ہے۔

3346 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

3347 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج و

3346- انظر الحدیث: 7135,7059,3598، صحیح مسلم: 7167,7164، سنن ترمذی: 2187، سنن ابن ماجہ: 3953

3347- انظر الحدیث: 7136، صحیح مسلم: 7168

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ

ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوے کا ہندسہ بنایا۔

3348- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيُّنَا ذَلِكَ الوَاحِدُ؟ قَالَ "أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ" فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ وقدرت میں ہے۔ حکم ہوگا جہنمی جماعت کو دوسروں سے الگ کردو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی جماعت کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا، ہر ہزار میں سے نونو ننانوے یہ سن کر بچے بوڑھے ہوجائیں گے اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس جنت کا چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی ہوں گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہوگے۔ ہم نے پھر اس مرتبہ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان:

3348- انظر الحدیث: 7483,6530,4741 صحیح مسلم: 532,531

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) (النساء: 125)

وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ) (النحل: 120) : وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ) (التوبة: 114) ، وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ

اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بیشک ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار (پ ۵، النسآء ۱۲۵) بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے (پ ۱۱، النسآء ۱۱۴) ابومیسرہ کہتے ہیں کہ أَوَّاہٌ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے الرَّحِیْمُ۔

3349 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104) ، وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ ": (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي) (المائدة: 117)- إِلَى قَوْلِهِ - (العَزِيزُ الحَكِيمُ) (البقرة: 129)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حشر برہنہ جسم اور بغیر ختنے کے ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الانبیآء ۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جارہا ہوگا۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے اور ارتداد کو اختیار کیا۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا۔۔۔۔تا۔۔۔۔تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷، المائدہ ۱۱۸)

3350- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے

3349- انظر الحدیث: 3447,4625,4626,4740,6524,6525,6526، صحیح مسلم: 7130، سنن ترمذی: 2423,3167، سنن نسائی: 2081,2086

3350- انظر الحدیث: 4768,4769

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لاَ تَعْصِنِي، فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَاليَوْمَ لاَ أَعْصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: " إِنِّي حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَى الكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ "

ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے، اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھے رسوا نہیں کروں گا، حالانکہ بد بخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے۔ پھر فرمایا جائے گا، اے ابراہیم! ذرا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو ذبح شدہ جانور خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے۔ پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: فقیہ العصر، حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ علمائے اہلِ سنت کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر آپ علیہ السلام کے چچا کا نام تھا۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج۲، ص۵۶۸) نیز مفسرِ شہیر، حکیم الاُمت، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس فرمانِ باری تعالیٰ "وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ کے تحت تفسیر نعیمی میں تحریر فرماتے ہیں: (آزر) کون تھا؟ اس میں گفتگو ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے "مسالک الحنفاء" میں فرمایا اور "مفرداتِ امام راغب، تفسیرِ کبیر، تفسیرِ روح المعانی" وغیرہ میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا چچا تھا، آزر بت پرست تھا۔ آپ (علیہ السلام) کے والد کا نام "تارخ" ہے، جو مؤمن موحّد تھے۔ "تفسیر ابنِ کثیر" نے بھی یہی کہا۔ بعض نے فرمایا کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کوئی اور خاندانی بزرگ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ عربی میں "اب" اور "والد" دونوں کے معنی ہیں، باپ۔ مگر "اب" عام ہے کہ سگے باپ کو بھی "اب" کہتے ہیں اور سوتیلے باپ، دادا، چچا، بلکہ سارے اصولِ خاندان کو، بلکہ اُستاد کو، بلکہ شیخ کو، بلکہ "مُرَبِّیْ" کو بھی "اب" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ" یہاں "آباء" سے مراد سارے اصول ہیں۔ باپ، دادا، پردادا کہ ان سب کی منکوحہ بیویاں ہم پر حرام ہیں۔ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ یہاں "آباء" میں چچا بھی داخل ہیں۔ حضرت اسمٰعیل جناب یعقوب کے چچا تھے۔ "مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَ نَا" میں "آباء" سے مراد اُستاد بھی ہیں۔ سرکار (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے فرمایا: رُدُّوْا عَلَیَّ اَبِیْ (یعنی) میرے باپ عباس کو میرے پاس لاؤ۔ یہاں "اب" سے مراد چچا ہے۔ بہر حال "اب"

بہت عام ہے مگر "والد" اکثر سگے باپ کو کہتے ہیں، "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔" یونہی لفظ عام ہے سگی ماں۔ سوتیلی ماں، دودھ کی ماں، دادی، نانی، چچی، ساس سب کو "اُمّ" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "اُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ" میں دائی دودھ پلانے والی کو "اُمّ" فرمایا۔ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ" میں سگی ماں، سوتیلی ماں، دادی، نانی کو "اُمّ" فرمایا۔ مگر والدہ کو عموماً سگی ماں کہتے ہیں۔ "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" یا جیسے "وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ۔" جب یہ سمجھ لیا تو سمجھو کہ قرآن کریم نے ہر جگہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "اب" فرمایا ہے، کہیں "والد" نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کا سگا باپ نہ تھا۔" (تفسیر نعیمی، ج ۷، ص ۴۹۵)

3351 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ، فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَصُورَةَ مَرْيَمَ، فَقَالَ أَمَا لَهُمْ، فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن رکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانسہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

3352 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي البَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ بِأَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالأَزْلاَمِ قَطُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا ترک کر دیا، یہاں حتیٰ کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ (تصویر میں) حضرت ابرہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لیا۔

3353 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

3351- راجع الحديث: 398

3352- راجع الحديث: 398

3353- انظر الحديث: 4689,3490,3383,3374 صحيح مسلم: 6111

عَنْهُ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِ؟ خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقُهُوا قَالَ: أَبُو أُسَامَةَ، وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرض کی، ہم ان کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا: تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، وہ بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبیا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کے متعلق بھی آپ سے دریافت نہیں کررہے۔ فرمایا تو تم قبائلِ عرب کے بارے میں پوچھتے ہو۔ جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ اس کو دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

3354 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا، وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کی شب میرے پاس دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک دراز قد آدمی کے پاس پہنچے جن کا طوالت کے سبب میں سر نہیں دیکھا سکتا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

3355 - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ، أَوْ ك ف ر، قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الوَادِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میرے سامنے لوگ دجّال کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یا ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ کہا، میں نے تو یہ نہیں سنا، ہاں حضور سے یہ سنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت موسیٰ تو ان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی طرف اتر رہے ہیں۔

3356 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3354- راجع الحدیث:845

3355- راجع الحدیث:1555

3356م- انظر الحدیث:6298' صحیح مسلم:6093

مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالقَدُّومِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

3356م- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، وَقَالَ بِالقَدُومِ مُخَفَّفَةً. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، تَابَعَهُ عَجْلاَنُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ القَدُومُ کو دال مشدّد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی۔ عجلان نے بھی ابوہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

3357 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلاَثًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے۔

3358 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَّا ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ، ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصافات: 89). وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) (الأنبياء: 63). وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ قَالَ: يَا سَارَةُ: لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے بارے ہیں جبکہ آپ نے فرمایا (۱) میں بیمار ہوں۔ (۲) بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سارہ کو لیے ملک چھوڑ کر جا رہے تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتادیا کہ ایک ایسا شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ایسی عورت ہے جو بہت حسین ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا، یہ میری

3357- انظر الحدیث: 2217، راجع الحدیث: 3356,2217

3358- راجع الحدیث: 2217

مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَا، قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الكَافِرِ، أَوِ الفَاجِرِ، فِي نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آ کر کہنے لگے، اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہٰذا تم مجھے جھوٹا نہ کر دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے دست درازی کا ارادہ کیا تو خدا کی پکڑ میں آ گیا۔ کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ دوسری مرتبہ پھر دست درازی کا ارادہ کیا تو پھر پکڑا گیا، جیسے پہلے پکڑا گیا تھا بلکہ اس سے بھی سخت کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دے دیں۔ پس یہ اس کے پاس پہنچیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کہ کیا گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کافر و فاجر کا فریب اسی کی طرف لوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دلوا دیں۔ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے: اے بنی ماء السماء! یہی تم سب کی ماں ہیں۔

3359- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَوِ ابْنُ سَلاَمٍ عَنْهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَمَرَ بِقَتْلِ الوَزَغِ، وَقَالَ: كَانَ يَنْفُخُ

حضرت اُمِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔

3359- راجع الحدیث:3307

عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ "

3360 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ؛ قَالَ: " لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ (لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) بِشِرْكٍ، أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَابُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام ۸۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ نصیحت نہیں سنی: ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ۲۱، لقمان ۱۳)

9- بَابٌ يَزِفُّونَ النَّسَلاَنُ فِي الْمَشْيِ

تیز چلنا

3361 - بَابٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ القِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيُنْفِذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ، - فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ - فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ، فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى " تَابَعَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز قیامت سب اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کر کے فرمائیں گے، مجھے خود اپنی پڑی ہوئی ہے، مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

3360- راجع الحدیث:32

3361- راجع الحدیث:3340

3362- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْلاَ أَنَّهَا عَجِلَتْ، لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔

3363- قَالَ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ، وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ

انصاری کا بیان ہے کہ ہم سے ابن جُریج نے اسی طرح کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابوسلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ سُنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

3364- وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ المُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ المِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ البَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى المَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جن سے کمر بند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے نزدیک، مسجد کی بالائی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے قریب پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے

3363- راجع الحديث:2368

3364- انظر الحديث:2368' سنن ابو داؤد:2027

مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الوَادِي، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لاَ يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ البَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ {إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ المُحَرَّمِ} (إبراهيم: 37)- حَتَّى بَلَغَ - {يَشْكُرُونَ} (إبراهيم: 37) " وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ المَاءِ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الإِنْسَانِ المَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ المَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى المَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ صَهٍ - تُرِيدُ نَفْسَهَا -، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا،

پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس لوٹنے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر، جس کے اندر کوئی انسان یا چیز نہیں، کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے، لیکن انہوں نے ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے رہے، حتیٰ کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان الفاظ میں دعا کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۂ ابراہیم، آیت: ۳۷) حتیٰ کہ وہ شکرگزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پیتی پلاتی رہیں، حتیٰ کہ مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا، جس کے سبب انہیں اور ان کے فرزند کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے بے قرار ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ نزدیک ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس وہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آکر، دامن سمیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ شخص دوڑتا ہے، حتیٰ کہ وادی کو طے کرلیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر کھڑے ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات دفعہ کیا۔ حضرت

فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ، أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ، حَتَّى ظَهَرَ المَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ المَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا" قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا المَلَكُ: لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللهِ، يَبْنِي هَذَا الغُلاَمُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللهَ لاَ يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ البَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ، مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا، قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ المَاءِ، فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لاَ حَقَّ لَكُمْ فِي المَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الغُلاَمُ وَتَعَلَّمَ العَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ

ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال گزرا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا، پھر کہنے لگیں: تو نے آواز سنائی لیکن کاش! اس آڑے وقت میں کوئی مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی اثناء میں انہوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا، تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا، حتیٰ کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل بنا کر اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا، بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا گمان بھی نہ کرنا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جس کو یہ نونہال اور ان کے والدِ محترم تعمیر کریں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے ٹیلہ کی مانند کچھ بلند تھا سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی تنہائی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا ان کے پاس سے گزر ہوا یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے نیچے کی طرف آکر اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر منڈلا رہے ہوں گے مگر اس وادی

زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ، قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ المَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ. قَالَ: فَهُمَا لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ

سے ہم کئی بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ تمام افراد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے: کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے، بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو غنیمت جانا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سیکھی۔ حضرت اسماعیل انہیں عادت و اطوار کے لحاظ سے بڑے نفیس اور حیران کن نظر آئے تو جوان ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ کا وصال ہو گیا۔ پس حضرت اسماعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت ابراہیم اپنے ان گھر والوں کا حال معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا: وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے اس سے معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس نے جواب دیا: ہم پر بُرے دن آئے ہیں، اور بڑی غربت اور پریشانی میں زندگی گزر رہی ہے، اس نے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے

الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ العَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الوَالِدُ بِالوَلَدِ وَالوَلَدُ بِالوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ البِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127) ، قَالَ: فَجَعَلاَ يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ البَيْتِ وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127)

فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لیے کہہ دینا۔ جب حضرت اسماعیل واپس آئے تو آثار بھی حضرت خلیل اللہ کی تشریف آوری کی کو ظاہر کر رہے تھے۔ بیوی سے پوچھا: کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا: ہاں ایک بوڑھے شخص اس شکل صورت کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری معاشی حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگدستی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ پیغام دُوں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا: وہ میرے والدِ محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں خود سے جدا کر دوں، لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں ہی سے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو اس دفعہ بھی اپنے بیٹے کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ کے پاس جا کر دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا: تمہارا حال کیسا ہے اور ان کے معاشی حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا: ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ دریافت فرمایا: تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا: گوشت، دریافت فرمایا: اور پیتے کیا ہو؟ جواب دیا، پانی۔ کہنے لگے۔ اے اللہ! انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم ان کے لیے اس میں بھی برکت کی دعا کر دیتے۔ پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر مکہ مکرمہ کے سوا اور کسی جگہ گزارا نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل آئے تو دریافت فرمایا کیا کوئی آیا تھا؟ بیوی نے جواب دیا: ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ تشریف لائے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں۔ انہوں نے آپ کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمارے معاشی حالات کے متعلق سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خیروآرام سے وقت گزار رہے ہیں۔ دریافت فرمایا: کیا تمہیں کوئی وصیت بھی فرما گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں وہ آپ کے لیے سلام کہتے تھے اور آپ کے لیے حکم دیتے تھے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ فرمایا: وہ میرے والد محترم ہیں اور چوکھٹ تم ہو۔ گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم ایک مدت ان سے دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیل چارہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے ان تمام تقاضوں کو نبھایا جو ایسے باپ اور ایسے بیٹے کی شان

کے شایان تھے۔ فرمایا اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کی، حضور! جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے۔ فرمایا: مجھے تمہاری مدد چاہیے۔ عرض کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس ابھرے ہوئے ٹیلے اور اس کی حدود کی طرف اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ہوا یوں کہ حضرت اسماعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر فرماتے۔ حتیٰ کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں تو حضرت اسماعیل اس پتھر کو اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، حتیٰ کہ بیت اللہ کے گرد پھرتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷)۔

3365- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان کچھ رنجش ہوئی تو یہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدۂ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتی رہیں

3365- راجع الحدیث: 3362

مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللَّهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ، قَالَ: فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى لَمَّا فَنِيَ المَاءُ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا، فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ المَرْوَةَ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، تَعْنِي الصَّبِيَّ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا، وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَثَقَ المَاءُ، فَدَهَشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ المَاءُ ظَاهِرًا . قَالَ: فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ المَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ، كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ،

تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب مکہ مکرمہ کی سرزمین میں پہنچے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی زوجہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسماعیل کی والدۂ محترمہ ان کے پیچھے پیچھے گئیں اور مقام کدا پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تا کہ کوئی شخص نظر آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے بار بار اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا وہ وادی میں آ گئیں اور دوڑنے لگیں، حتیٰ کہ مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں انہوں نے چند دفعہ اسی طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا: کیوں نہ میں جا کر دیکھو کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ گئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کہلبِ دم ہے۔ اس حالت میں اس کے دل کو بھلا کیسے چین آتا۔ پھر انہوں نے دل میں کہا، کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی شخص نظر آ جائے۔ وہ جا کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ اِدھر اُدھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی نظر نہ آیا، حتیٰ کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا، میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبرئیل علیہ السلام ان کے

فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ. فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ، أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ، فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ. قَالَ: أَنْتِ ذَاكِ، فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ. فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ. فَقَالَتْ: أَلاَ تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ. فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ. فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا، قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ، أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولاَنِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة: 127). قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ، فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ، فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولاَنِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة: 127)

سامنے آ گئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبرئیل نے اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا اُمِ اسماعیل کو اندیشہ ہوا کہ پانی زمین میں بہہ جائے گا، لہٰذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر پانی کو اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ اس وادی سے گزرے تو انہوں نے پرندے دیکھے تو تعجب میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا، تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جا بتایا وہ ان کے پاس آئے اور اُمِ اسماعیل سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس رہائش اختیار کر لیں۔ پھر جب ان کا بچہ بلوغت کو پہنچا تو ان میں کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے ہیں، فرمایا، انہیں میری طرف سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا: وہ چوکھٹ تم ہو، لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں

ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا کہ آپ نیچے تشریف کیوں نہیں لاتے تا کہ کچھ کھا پی سکیں۔ دریافت فرمایا: تم کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ دعا فرمائی، اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہاں کی برکت حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا ان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسماعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے اسماعیل! مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔ عرض کی کہ اپنے رب کا حکم مانیے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم سے مدد لوں۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں اپنے کام پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت اسماعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے: ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی بلند ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقامِ ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسماعیل لا کر دیتے رہے۔ اور دونوں کہتے: ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷)۔

10- باب

3366- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ المَسْجِدُ الأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الفَضْلَ فِيهِ

3367- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3368- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ: لَوْلاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالكُفْرِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:

باب

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔ انہوں نے پھر عرض کی، پھر اس کے بعد؟ فرمایا مسجد اقصیٰ۔ پھر عرض کی، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تم اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کو عبداللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم زوجۂ رسولِ اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ گزرا ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

3366- انظر الحدیث: 3425، صحیح مسلم: 1162,1161، سنن نسائی: 689، سنن ابن ماجہ: 753

3367- راجع الحدیث: 2889,271

3368- راجع الحدیث: 1583,126

لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ البَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ "وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں رکنوں کو جو حجرِ اسود کے قریب ہیں اسی سبب سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں بنایا گیا۔ اسماعیل کا قول ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ابوبکر۔

3369 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یوں کہو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تُو نے درود بھیجی آلِ ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فائدہ: صلوۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلب رحمت۔ جب اس کا فاعل رب ہو تو بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلب رحمت، درود شریف کے فضائل ہماری شمار سے باہر ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار مستحب۔ نماز کے قعدے میں درود شریف امام شافعی کے ہاں فرض ہے، احناف اور دیگر آئمہ کے ہاں سنت مؤکدہ یا واجب، درود شریف صرف نبی یا فرشتوں پر ہوسکتا ہے غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر درود جائز بالاستقلال مکروہ۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴۵)

3370 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الهَمْدَانِيُّ،

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عُجرہ ملے تو میں نے کہا، کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ

3369- انظر الحديث: 6360، صحیح مسلم: 910، سنن ترمذی: 979، سنن نسائی: 188، سنن ابن ماجہ: 905

3370- انظر الحديث: 6357،4797، صحیح مسلم: 909،907، سنن ابوداؤد: 977،976، سنن ابن ماجہ: 904

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى، سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

سے سنا ہے۔ کہنے لگے، ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔ فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، یارسول اللہ! آپ پر اہلِ بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

3371 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: " إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جدّ امجد بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم کیا کرتے۔

11- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ) (الحجر: 52) الآيَةَ لاَ تَوْجَلْ لاَ تَخَفْ، وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى) (البقرة: 260) الآيَةَ

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا۔ نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳، البقرۃ ۲۶۰)

3372 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی

3371- سنن ابو داؤد: 4737 ' سنن ترمذی: 2060 ' سنن ابن ماجہ: 3525

3372- انظر الحدیث: 3375,3387,4537,4694,6992 ' صحیح مسلم: 380 ' سنن ابن ماجہ: 4026

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ "

نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں جبکہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے (پ ۳، البقرة ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے۔ وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے کہ اگر اتنے دن مجھے جیل میں رہنا پڑتا جتنی مدت حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی بات کو مان لیتا۔

12-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الوَعْدِ) (مريم: 54)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا

3373 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ " قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ " . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ، قَالَ: " ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ "

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنو اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حضرت اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور لو میں بھی تم میں سے فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

13-بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ

3373- راجع الحديث: 2899

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

14-بَابُ (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ المَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ) (البقرة: 133) الآيَةَ

3374 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ المُعْتَمِرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا

15-بَابُ

(وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ. أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الغَابِرِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ المُنْذَرِينَ ") (النمل: 55)

نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: جب یعقوب کو موت آئی۔۔۔۔۔تا۔۔۔۔ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معزز کون ہیں؟ فرمایا، ان میں زیادہ باعزت وہ ہیں جو زیادہ متقی ہیں۔ عرض کی گئی، یا نبی اللہ! ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑدادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض کی کہ ہم نے اس بارے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ دور جاہلیت میں بہتر تھا وہی دور اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سوجھ رہے ہو کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا تو کیا ہی بُرا

3374- راجع الحدیث: 3353

3375 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ، إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط کی مغفرت فرمائے، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

16-بَابُ (فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ المُرْسَلُونَ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ) (الحجر: 62)

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے، کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۂ الحجر، آیت ٦١،٦٢)

(بِرُكْنِهِ) (الذاريات: 39): بِمَنْ مَعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ، (تَرْكَنُوا) (هود: 113): تَمِيلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ، (يُهْرَعُونَ) (هود: 78): يُسْرِعُونَ، (دَابِرٌ) (الأنعام: 45): آخِرٌ، (صَيْحَةٌ) (يس: 29): هَلَكَةٌ، (لِلْمُتَوَسِّمِينَ) (الحجر: 75): لِلنَّاظِرِينَ، (لَبِسَبِيلٍ) (الحجر: 76): لَبِطَرِيقٍ

بِرُكْنِهِ وہ افراد جو ان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہوئے ہو فَأَنْكَرَهُمْ، نَكِرَهُمْ، اِسْتَنْكَرَهُمْ کا ایک ہی معنی ہے يُهْرَعُوْنَ وہ دوڑیں۔ وَابِرٌ آخری۔ صَيْحَةٌ ہلاک کرنے والی لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ دیکھنے والوں کے لیے لَبِسَبِيْلٍ راستے میں۔

3376 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا۔

17-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا) (الأعراف: 73)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ کنزالایمان: اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو

(كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ) (الحجر: 80) الحِجْرُ:

نیز فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک حجر والوں

3375- راجع الحديث: 3372

3376- راجع الحديث: 3341

مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا (حَرْثٌ حِجْرٌ) (الأنعام: 138): حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ البَيْتِ حِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَيُقَالُ لِلأُنْثَى مِنَ الخَيْلِ الحِجْرُ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى، وَأَمَّا حَجْرُ اليَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

نے رسولوں کو جھٹلایا (پ ۱۴، الحجر ۸۰) حِجر ثمود قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حَرْثٌ حِجْرٌ کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر ممنوع چیز حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیر وہ حِجْرٌ ہے اسی لیے بیت اللہ کے حطیم نامی حصہ کو حِجْرًا بھی کہتے ہیں، گویا وہ مَحْطُوْمٌ سے مشتق ہے جیسے مَقْتُوْلٍ سے قَتِيْلٍ اور گھوڑی کو بھی حِجْرٌ اور حِجًی کہا جاتا ہے اور حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک منزل ہے۔

3377 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، قَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کا ذکر سنا جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹنی کے لیے وہ آدمی راضی ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور افرادی قوت کے لحاظ سے طاقتور تھا جیسے ابوزمعہ۔

3378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا نَزَلَ الحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَمَرَهُمْ أَنْ لاَ يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا، وَلاَ يَسْتَقُوا مِنْهَا ، فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ العَجِينَ، وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ المَاءَ ، وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، وَأَبِي الشُّمُوسِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ، وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر مقامِ حِجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور مشکیں بھر لی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

3377- انظر الحديث: 6042,5204,4942

3378- انظر الحديث: 3379

3379 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الحِجْرَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا، وَاعْتَجَنُوا بِهِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا، وَأَنْ يَعْلِفُوا الإِبِلَ العَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ البِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ، عَنْ نَافِعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قوم ثمود کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

3380 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالحِجْرِ قَالَ: لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقامِ حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرۂ انور کے اُوپر چادر ڈال لی۔

3381 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظالموں کی قیام گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آجائے۔

18-بَابُ: (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ)

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی

3379- راجع الحديث:3378

3381- راجع الحديث:433

(البقرة:133)

3382- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ-عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

(پ ا، البقرة ۱۳۳)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

19-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) (يوسف: 7)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

3383-حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سب سے باعزت کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے، ہم اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کررہے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں۔ نبی کے بیٹے ہیں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض کی ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی معدنیات کی طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ دورہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

3383م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

3382- انظر الحديث: 4688,3390

بِهَذَا

3384 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، قَالَتْ: إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ، مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ. فَعَادَ فَعَادَتْ. قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے عرض کی۔ بیشک وہ نرم دِل آدمی ہیں۔ کہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور رقت طاری ہو جائے۔ آپ نے پھر یہی فرمایا اور انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

3385 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا، فَقَالَ مِثْلَهُ، فَقَالَتْ مِثْلَهُ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حُسَيْنٌ: عَنْ زَائِدَةَ: رَجُلٌ رَقِيقٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر ایسے شخص ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر یہی گزارش کی۔ فرمایا، ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔ پس حضرت ابوبکر متواتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حُسین بن زائدہ کی روایت میں رَقِيقٌ کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

3386 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو ان کے پنجے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر پر اپنی

3384- راجع الحديث:198

3385- راجع الحديث:678

3386- راجع الحديث:797

اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ! ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے دور میں بھیجے تھے۔

3387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ هُوَ ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی طاقتور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔

3388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ، إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلاَنٍ وَفَعَلَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمَى ذِكْرَ الحَدِيثِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيثٍ؟ فَأَخْبَرَتْهَا. قَالَتْ: فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لِهَذِهِ قُلْتُ: حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ، فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لاَ تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لاَ تَعْذِرُونِي، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، فَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان سے واقعہ افک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آکر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو بلکہ ہو بھی چکی۔ ام رومان نے کہا، تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: کون سی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اس بات کے صدمے سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے بارے میں کی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ اٹھیں تو کہنے لگیں، لوگو! خدا قسم اگر اب میں قسم بھی

3387- راجع الحديث: 3372

مَا أَنْزَلَ، فَأَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللَّهِ لاَ بِحَمْدِ أَحَدٍ

کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت وشہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد وثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی دوسرے کا۔

3389 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ: (حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) أَوْ كُذِبُوا؟ قَالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ، قُلْتُ: فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا، قَالَتْ: "مَعَاذَ اللَّهِ، لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا، وَأَمَّا هَذِهِ الآيَةُ، قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ، وَطَالَ عَلَيْهِمُ البَلاَءُ، وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ، حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "(اسْتَيْأَسُوا) (يوسف: 80) اسْتَفْعَلُوا، مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ، (لاَ تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ) (يوسف: 87) مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ"

حضرت عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آیت مبارکہ: (حَتّٰٓى اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا) (سورۂ یوسف، آیت:۱۱۰) میں كُذِبُوْا ہے یا كُذِّبُوْا؟ فرمایا (تشدید کے ساتھ) ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا، عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنّی نہیں فرمایا، اے عُرَیّہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی: شاید یہاں اَوْ كُذِبُوا ہو؟ فرمایا، معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس آیت میں مرسلینِ عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب عرصۂ دراز مصائب کا شکار رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کی طرف سے تو مایوسی ہوگئی لیکن پیروکاروں کے بارے میں خیال ہوا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ وعدے کو جھوٹ بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اِسْتَيْاَسُوْا يَئِسْتُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے

3389- انظر الحدیث: 4696,4695,4525

یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَا تَايْئَسُوْ مِنْ رَّوْحِ اللہِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔

3390 - أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَرِيمُ، ابْنُ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑ دادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: الكَرِيمُ، ابْنُ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑ دادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

20- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) (الأنبياء: 83) (ارْكُضْ) (ص: 42): اضْرِبْ. (يَرْكُضُونَ) (الأنبياء: 12): يَعْدُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے (پ ۱۷، الانبیآء: ۸۳) اُرْكُضْ مار۔ يَرْكُضُوْنَ دوڑتے ہیں۔

3391 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى، قَالَ بَلَى يَا رَبِّ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن حضرت ایوب غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے پکارا، اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض کی۔ اے رب! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت

3390- راجع الحديث: 3382

3391- راجع الحديث: 279

سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

21- بَابُ

(وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا) ، كَلَّمَهُ، (وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) (مريم: 53)

يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ نَجِيٌّ، وَيُقَالُ: (خَلَصُوا نَجِيًّا) (يوسف: 80) اعْتَزَلُوا: نَجِيًّا، وَالجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چُنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا (پ ۱۶، مریم ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لئے، ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) (پ ۱۶، مریم ۵۳)

واحد کے لیے نَجِيًّا کہتے ہیں جبکہ اس کا تثنیہ اور جمع نَجِيٌّ ہے۔ محاورہ خَلَصُوْا نَجِيًّا ہے کہ وہ مشورہ کرنے ایک جانب چلے گئے اور اس کی جمع اَنْجِيَةٍ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔

22- بَابُ: (وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ) إِلَى قَوْلِهِ: (مُسْرِفٌ كَذَّابٌ)

3392- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ، يَقْرَأُ الإِنْجِيلَ بِالعَرَبِيَّةِ، فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا " النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ"

ترجمہ کنزالایمان: اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان
۔۔۔۔تا۔۔۔۔بڑا جھوٹا ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پھر حضرت خدیجہ کے پاس گھبراہٹ کی حالت میں گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا۔ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا تو پوری پوری مدد کروں گا۔ النَّامُوسِ اس راز دار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر

3392- راجع الحديث:3

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا) (طه:10)- إِلَى قَوْلِهِ- (بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى)

(آنَسْتُ) (طه: 10) : أَبْصَرْتُ، (نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ) (طه:10) الآيَةَ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ: الْمُبَارَكُ، طُوًى: اسْمُ الوَادِي ، (سِيرَتَهَا) (طه: 21) : حَالَتَهَا وَالنُّهَى التُّقَى ، (بِمَلْكِنَا) (طه: 87) : بِأَمْرِنَا ، (هَوَى) (طه: 81) : شَقِيَ ، (فَارِغًا) (القصص: 10) : إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى ، (رِدْءًا) (القصص: 34) : " كَيْ يُصَدِّقَنِي، وَيُقَالُ: مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا، يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ "، (يَأْتَمِرُونَ) (القصص: 20) : يَتَشَاوَرُونَ، وَالجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ . (سَنَشُدُّ) (القصص: 35) : سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ: كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ، (أَزْرِي) (طه: 31) : ظَهْرِي (فَيُسْحِتَكُمْ) (طه: 61) : فَيُهْلِكَكُمْ، (الْمُثْلَى) (طه: 63) : تَأْنِيثُ الأَمْثَلِ، يَقُولُ: بِدِينِكُمْ، يُقَالُ: خُذِ المُثْلَى خُذِ الأَمْثَلَ، (ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا) (طه: 64)، يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ اليَوْمَ، يَعْنِي المُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ، (فَأَوْجَسَ) (طه: 67) : أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الوَاوُ مِنْ (خِيفَةً) (هود:

ظاہر نہیں کیا کرتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ تمہیں موسیٰؑ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی۔۔۔تا۔۔۔ پاک جنگل طوٰی میں ہے (پ ۱۶، طٰہٰ ۹۔۱۲)

اٰنَسْتُ میں دیکھی ہے ایک آگ۔ ترجمہ کنزالایمان: شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں (پ ۱۶، طٰہٰ ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْمُقَدَّس سے مبارک مراد ہے۔ طُوًی وادی کا نام ہے سِیْرَتَھَا اس کی حالت۔ اَلنُّھٰی پرہیزگاری۔ بِمَلْکِنَا اپنی مرضی سے۔ ھَوٰی بدبخت۔ فَارِغًا حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ رِدْءًا تصدیق کرنے والا جو فریاد رس و مددگار بنے یَبْطُشُ، یَبْطِشُ پکڑنا۔ یَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہیں۔ اَلْجِذْوَۃُ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔ سَنَشُدُّ عنقریب ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ تو گویا اس کے بازو ہوگئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کی زبان میں مُکنت ہو اور اٹکتا ہو تو یہ عُقْدَہ ہے۔ اَزْرِیْ میری پیٹھ۔ فَیُسْحِتَکُمْ تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔ اَلْمُثْلٰی اَمْثَل کا مونث ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ خُذِ الْمُثْلٰی اور خُذِ الْاَمْثَلَ بھی کہا جاتا ہے۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا محاورہ ہے جیسے ھَلْ اَتَیْتَ الصَّفَّ الْیَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ آئے؟ فَاَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس کیا، کسرہ

70) لِكَسْرَةِ الخَاءِ. (فِي جُذُوعِ النَّخْلِ) (طه: 71): عَلَى جُذُوعِ. (خَطْبُكَ) (طه: 95): بَالُكَ. (مِسَاسَ) (طه: 97): مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا. (لَنَنْسِفَنَّهُ) (طه: 97): لَنُذْرِيَنَّهُ. الضَّحَاءُ الحَرُّ. (قُصِّيهِ) (القصص: 11): اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقُصَّ الكَلاَمَ. (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ) (يوسف: 3): (عَنْ جُنُبٍ) (القصص: 11): عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ " قَالَ مُجَاهِدٌ: (عَلَى قَدَرٍ) (طه: 40): مَوْعِدٌ، (لاَ تَنِيَا) (طه: 42): لاَ تَضْعُفَا. (يَبَسًا) (طه: 77): يَابِسًا، (مِنْ زِينَةِ القَوْمِ) (طه: 87): الحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ. فَقَذَفْتُهَا: أَلْقَيْتُهَا، (أَلْقَى) (النساء: 94): صَنَعَ، (فَنَسِيَ) (طه: 88): مُوسَى، هُمْ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ (أَلَّا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا) (طه: 89): فِي العِجْلِ

جاریہ کے سبب واو گر کر خِيْفَةً بن گیا۔ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ کو عَلٰی کے معنی میں سمجھیں۔ خَطْبُكَ تمہارا حال۔ مِسَاسَ کا مصدر مَاسَّهٗ مساسًا ہے۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے۔ اَلضُّحٰی گرمی، دھوپ۔ قُصِّيْهِ اس کے پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ، عَنْ جُنُبٍ دور سے جَنَابَةٍ اور اِجْتِنَابٍ کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰی قَدَرٍ سے وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لَا تَنِيَا سست نہ ہونا۔ يَبَسًا خشک مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْقٰی بنایا۔ فَنَسِيَ انہوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ یہ بچھڑے کے متعلق کہا گیا ہے۔

3393 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ " لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الخَامِسَةَ، فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ " تَابَعَهُ ثَابِتٌ، وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شب اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبرئیل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عبّاد بن ابو علی، حضرت انس نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

فائدہ: معراج عروج کا اسم آلہ ہے، عروج کے معنی ہیں چڑھنا، معراج بمعنی چڑھنے کا آلہ یعنی سیڑھی مگر اصطلاح میں بمعنی مصدر آتا جیسے میلاد بمعنی ولادت یا معیاد بمعنی وعدہ "اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" ایسے ہی معراج

3393- راجع الحدیث:3207

بمعنی عروج۔معراج کے متعلق لوگوں کے بہت سے قول ہیں: جسمانی تھی یا خواب میں، بارہویں ربیع الاول میں ہوئی یا ستائیسویں رمضان کو، نبوت سے پہلے ہوئی یا بعد میں، نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی یا کم وبیش۔مگر قوی اور صحیح یہ ہے کہ حضور انور کو بہت بار معراج ہوئی: ایک بار جسمانی باقی خواب میں۔جسمانی معراج نبوت کے گیارہویں سال یعنی ہجرت سے دو سال پہلے ہوئی اور اپنی ہمشیرہ ام ہانی کے گھر سے ہوئی ستائیسویں رجب شب دوشنبہ کو ہوئی، رب فرماتا ہے: "اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ" اگر صرف خواب میں معراج ہوتی تو بعبدہٖ نہ فرمایا جاتا۔عبد کہتے ہیں جسم مع روح کو، نیز پھر لوگوں میں اتنا شور نہ مچتا خواب پر کون اعتراض کرتا ہے۔

بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک کی جسمانی معراج قطعی یقینی ہے، اس کا انکار کفر ہے۔بیت المقدس سے آسمان بلکہ لامکان تک کی معراج کا اگر اس لیے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے پھٹنے کو ناممکن مانتا ہے تو بھی کافر ہے کہ اس میں آیات قرآنیہ کا انکار ہے ورنہ گمراہ ہے۔اس کی پوری بحث یہاں مرقات اور اشعۃ اللمعات اور ہماری کتاب شانِ حبیب الرحمن میں ملاحظہ کرو۔ہم نے کہا ہے کہ آیۃ کریمہ "سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ سے بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ" تک بیت المقدس تک کی معراج کا ذکر ہے اور "لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا" میں آسمانی معراج کا ذکر ہے اور "اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" میں لامکانی معراج کا ذکر ہے۔(مراۃ المناجیح ج۸ ص۱۲۰)

000-بَابٌ

(وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ) (غافر: 28)-إِلَى قَوْلِهِ-(مُسْرِفٌ كَذَّابٌ) (غافر: 28)

باب

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ترجمہ کنز الایمان اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد۔۔۔۔۔۔اس قول تک ۔۔۔۔ اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو۔(پ ۲۴ المؤمن:۲۸)

24-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى) (طه: 9) (وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا) (النساء: 164)

باب

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا (پ ۶، طٰہٰ ۱۶۴)

3394 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: " رَأَيْتُ مُوسَى: وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوء کے ایک فرد ہیں۔اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت

3394- انظر الحديث: 5603,5576,4709,3437 صحيح مسلم: 423 سنن ترمذی: 3130

عِيسَى، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ: فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

ابراہیم کی ساری اولا میں وہ ان کے زیادہ زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبرئیل نے کہا۔ جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

3395 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا العَالِيَةِ، حَدَّثَنَا - ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ، يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ". وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متّٰی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

3396 - وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، فَقَالَ: " مُوسَى آدَمُ، طُوَالٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ " وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجَّالَ

اور نبی کریم ﷺ نے شبِ اسریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ طویل القامت تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور درمیانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی داروغہ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

3397 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا، يَعْنِي عَاشُورَاءَ، فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ، فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ نے ان لوگوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آلِ فرعون کو غرق کیا۔ تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ نزدیک

3395- انظر الحدیث: 7539,4630,3413، صحیح مسلم: 6110، سنن ابو داؤد: 4669

3396- راجع الحدیث: 3239

3397- راجع الحدیث: 2004

فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

25-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ. قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ. قَالَ لَنْ تَرَانِي) (الأعراف: 143)-إِلَى قَوْلِهِ- (وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ) (الأعراف: 143)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰؑ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔۔۔تا۔۔۔میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (پ ۹، الاعراف ۱۴۲۔ ۱۴۳)

يُقَالُ: دَكَّهُ: زَلْزَلَهُ (فَدُكَّتَا) (الحاقة: 14): فَدُكِكْنَ، جَعَلَ الجِبَالَ كَالوَاحِدَةِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا)، وَلَمْ يَقُلْ: كُنَّ، رَتْقًا: مُلْتَصِقَتَيْنِ، (أُشْرِبُوا) (البقرة: 93): ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوغٌ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (انْبَجَسَتْ): انْفَجَرَتْ، (وَإِذْ نَتَقْنَا الجَبَلَ) (الأعراف: 171): رَفَعْنَا

دَكَّهُ زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فَدُكَّتَا حقیقت میں فَدُكِكْنَ ہوتا لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا یہاں آسمانوں کو ایک شمار کیا ہے اسی لیے كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ نہیں فرمایا أُشْرِبُوا رچ گئی جیسے ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ کہتے ہیں۔ ابنِ عباس نے فرمایا کہ اِنْبَجَسَتْ پھوٹ نکلنا۔ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

3398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے

3398- راجع الحديث: 2412

بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

پہلے ہوش میں آئے یا انہیں کوہِ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں باہوش ہی رکھا گیا۔

3399 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

26-بَابُ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ

طوفان اور دیگر عذاب

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الكَثِيرِ طُوفَانٌ، القُمَّلُ: الحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الحَلَمِ، (حَقِيقٌ) (الأعراف: 105) : حَقٌّ، (سُقِطَ) (الأعراف: 149): كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ"

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا اَلْقُمَّلُ چیچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے۔ حَقِيْقٌ سے مراد حق ہے۔ سُقِطَ شرمسار ہوا۔ جو نادم ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

27-بَابُ حَدِيثِ الخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام

3400 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الفَزَارِيُّ، فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عباس اور حضرت حُر بن قیس فزاری کے درمیان حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہوگا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔ ابنِ عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت موسیٰ کے اس ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہے جن سے ملنے کو جانے کے لیے انہوں نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی

3399- صحیح مسلم:3636

3400- راجع الحدیث:74

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ: لاَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجُعِلَ لَهُ الحُوتُ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، فَقَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ) (الكهف: 64)، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ"

اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف لے گئے کہ کسی شخص نے آکر ان سے سوال کیا، آپ کو کسی ایسے شخص علم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا: ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکھف ۶۳) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پا لیا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

3401 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ: أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا: اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم ﷺ سے سُن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا،

3401- راجع الحديث: 74

العِلْمَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى، لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ؟ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ، أَيْ رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ - قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا، فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، حَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، - وَرُبَّمَا قَالَ: فَهُوَ ثَمَّهْ -. وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا، فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الحُوتُ فَخَرَجَ، فَسَقَطَ فِي البَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا، فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الحُوتِ جِرْيَةَ المَاءِ، فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَقَالَ: هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ عَجَبًا) فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا، قَالَ لَهُ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا، حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: يَا مُوسَى: إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لاَ تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ؟ قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا. وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ

لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کی طرف نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا: کیوں نہیں دو دریاؤں کے ملنے پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے رب! مجھے اس بندے تک کون پہنچائے گا۔ کبھی سفیان یوں روایت کرتے: اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا، تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ بندہ وہیں ہوگا۔ کبھی یہ ثَمَّ کی جگہ ثَمَّهْ روایت کرتے۔ خیر انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور وہ نوجوان یوشع بن نون کے ساتھ لے کر چل پڑے، حتیٰ کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ حضرت موسیٰ کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکلی اور دریا میں جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے لیے روک دیا اور طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا راوی نے اشارے سے بتایا کہ ایسا طاق، بہرحال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن متواتر چلتے رہے۔ حتیٰ کہ جب اس سے اگلا دن نے آیا تو نوجوان سے کہنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکن ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا: ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے (پ ۱۵، الکھف ۶۳) مچھلی کے سمندر میں سرنگ بن جانا

تُحِطْ بِهِ خُبْرًا) (الكهف: 68)- إِلَى قَوْلِهِ - (إِمْرًا)
(الكهف: 71) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ
يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا
رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ
السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، قَالَ لَهُ
الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ
اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ
الْبَحْرِ، إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا، قَالَ: فَلَمْ
يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ، فَقَالَ لَهُ
مُوسَى: مَا صَنَعْتَ؟ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ
إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: (أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ
تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 72)، فَكَانَتِ
الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ
مَرُّوا بِغُلاَمٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ
بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا - فَقَالَ لَهُ
مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَهَا فَلاَ تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا،
فَانْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا
يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَشَارَ
سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ، فَلَمْ أَسْمَعْ
سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً - قَالَ: قَوْمٌ

واقعی ان کے لیے تعجب خیز تھا۔ تو حضرت موسیٰ اس سے
کہنے لگے: ترجمہ کنزالایمان: یہی تو ہم چاہتے تھے تو
پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکھف
۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے
واپس پلٹے حتیٰ کہ اسی پتھر کے پاس آپہنچے۔ وہاں دیکھا
کہ ایک شخص کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے
انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا:
آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا، میں
موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا نبی اسرائیل کے حضرت
موسیٰ، فرمایا: ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا
ہوں کہ آپ مجھے اس عمدہ ہدایت میں سے کچھ سکھائیں
جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔ کہا اے
موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو آپ
کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا عنایت فرمایا ہے جسے
آپ جتنا مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے
دریافت کیا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا:
ترجمہ کنزالایمان: کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر
سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا
علم محیط نہیں۔۔۔ تا۔۔ تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ
کروں گا (پ ۱۵، الکھف ۶۷۔۶۹) وہ ساحل سمندر کے
ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو
سوار ہونے کے لیے بات چیت کی۔ کشتی والوں نے
حضرت خضر کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرائے
کے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آکر کشتی
کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں
ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا، اے
موسیٰ! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں
گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر

أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا، عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ، لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا، - قَالَ سُفْيَانُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ " ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ، وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو، أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ؟، فَقَالَ: مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ، وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاَثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ"

دفعتاً حضرت خضر نے کلہاڑی لے کر کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے۔ یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اُجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھا لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی بے کار کر دی تا کہ سواریاں غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر مواخدہ نہ کرو اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب یہ دریا سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرتے جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو میرے ساتھ نہ رہنا بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دہقانوں سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے (پ ۱۶، الکھف ۷۴-۷۷) یعنی جھک گئی ہے۔ سفیان نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک دفعہ سنا ہے۔ کہا، یہ تو ایسے لوگ

ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (پ ۱۶، الکھف ۷۷۔۷۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے اور واقعات بھی اللہ تعالیٰ ہمیں بتا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی قصہ ہمیں بتا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا ○ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَأَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ سفیان نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینا سے دو دفعہ سنی اور حفظ کر لی۔ سفیان سے پوچھا گیا آ نے اس حدیث کو عمرو بن دینا سے سن لینے سے پہلے ہی یاد کر لیا تھا یا اسے کسی اور شخص سے یاد کیا تھا؟ جواب دیا: کیا اس حدیث کو عمرو سے میرے سوا کسی نے روایت کیا ہے جس سے سن کر میں اسے یاد کرتا؟ میں نے یہ حدیث ان سے دو یا تین دفعہ سن کر یاد کی ہے۔

3402 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بے آب و گیاہ اور چٹیل زمین پر بیٹھتے تو اٹھتے ہی وہ سبزہ زار بن جاتی۔

28-باب

3403- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: (ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ) (البقرة: 58) فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ"

3404- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخِلاَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا، لاَ يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ، إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ: إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ: وَإِمَّا آفَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى، فَخَلاَ يَوْمًا وَحْدَهُ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الحَجَرِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا، وَإِنَّ الحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ، فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الحَجَرَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ، وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ، وَقَامَ الحَجَرُ، فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ، وَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ، ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا

بنی اسرائیل کے اعمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ (دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں) (سورۃ البقرہ، آیت:۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بہت باحیاء اور ستر پوش تھے۔ حیا کے سبب کوئی ان کے بدن کا ذرا سا حصہ بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا شروع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے سبب بدن کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں برص ہے یا ان کے خصیے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰ کو بری فرمائے۔ پس ایک دن موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی طرف بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے پتھر کو مارنے کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے، اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، حتیٰ کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے برہنہ حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا

3403- انظر الحدیث: 4641،4479، صحیح مسلم: 7439

3404- انظر الحدیث: 4799

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا"

یہاں نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر رک گیا اور انہوں نے کپڑے لے کر پہن لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کے مارنے کے باعث خدا کی قسم پتھر پر تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے (پ ۲۲، الاحزاب ۶۹)

3405 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

29- بَابُ (يَعْكِفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ) (الأعراف:138)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے

(مُتَبَّرٌ) (الأعراف: 139) : خُسْرَانٌ، (وَلِيُتَبِّرُوا) (الإسراء : 7) : يُدَمِّرُوا، (مَا عَلَوْا) (الإسراء: 7): مَا غَلَبُوا

مُتَبَّرٌ نقصان، لِيُتَبِّرُوْا ہلاک کر دئے جائیں گے، مَاعَلَوْا جب غلبہ پائیں۔

3406 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا، کیا آپ نے

3405- صحیح مسلم:2445

3406- انظر الحدیث:5453، صحیح مسلم:5317

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الكَبَاثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ؟ قَالَ: وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا

بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

30- بَابُ (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً) (البقرة: 67) الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: " العَوَانُ: النَّصَفُ بَيْنَ البِكْرِ وَالهَرِمَةِ، (فَاقِعٌ) (البقرة: 69) : صَافٍ، (لاَ ذَلُولٌ) (البقرة: 71) : لَمْ يُذِلَّهَا العَمَلُ ، (تُثِيرُ الأَرْضَ) (البقرة: 71) : لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الأَرْضَ وَلاَ تَعْمَلُ فِي الحَرْثِ. (مُسَلَّمَةٌ) (البقرة: 71) : مِنَ العُيُوبِ، (لاَ شِيَةَ) (البقرة: 71) : بَيَاضٌ. (صَفْرَاءُ) (البقرة: 69) : إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ، وَيُقَالُ: صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ (جِمَالاَتٌ صُفْرٌ) . (فَادَّارَأْتُمْ) (البقرة: 72) : اخْتَلَفْتُمْ "

ابوالعالیہ کا قول ہے: الْعَوَانُ سے بچھیا اور بوڑھی گائے کے درمیانی عمر والی۔ فَاقِعٌ صاف۔ لَاذَلُوْلٌ مشقت نہیں لی جاتی۔ تُثِيْرُ الْاَرْضِ زراعت کی مشقت ہل وغیرہ جوتنا۔ مُسَلَّمَةٌ عیوب سے۔ لَاشِيَةَ داغ نہیں ہے۔ صَفْرَاءُ اگرچہ سیاہ کو بھی صَفْرَاءُ کہہ سکتے ہیں جیسے جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کہا جاتا ہے۔ فَادّٰرَءْتُمْ تم نے اختلاف کیا۔

31- بَابُ وَفَاةِ مُوسَى وَذِكْرِهِ بَعْدُ

حضرت موسیٰ کا وصال اور اس کے بعد کے حالات

3407- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أُرْسِلَ مَلَكُ المَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ المَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے مُکا مارا۔ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف واپس لوٹے اور عرض کی، تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ فرمایا، پھر جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل پر پھیریئے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے

3407- راجع الحديث: 1339

سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ المَوْتُ، قَالَ: فَالآنَ، قَالَ: فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الكَثِيبِ الأَحْمَرِ

ایک سال مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی۔ اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر موت۔ عرض کی تو ابھی آ جائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے ارضِ مقدس سے اتنا قریب کر دیا جائے جہاں تک پتھر پھینکا جا سکے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبرِ مبارک راستے کے قریب سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔

3407م- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ابو ہریرہ سے یہ دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

3408 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى العَالَمِينَ، فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ، فَرَفَعَ المُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ اليَهُودِيَّ، فَذَهَبَ اليَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ المُسْلِمِ، فَقَالَ: لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں سے چُن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چُنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے انسان بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارے پکڑے ہوں گے مجھے نہیں پتہ کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ فرمایا ہوا ہے۔

3408- راجع الحديث: 2411، صحيح مسلم: 6104

3409 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالاَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ، ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ " فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی بھول نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے مقدر فرما دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا: اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

3410 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا قَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑی جماعت کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم میں ہیں۔

32-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ) (التحريم: 11)-إِلَى قَوْلِهِ-(وَكَانَتْ مِنَ القَانِتِينَ) (التحريم: 12)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی ۔۔۔تا۔۔۔اور فرمانبرداروں میں ہوئی (پ ۹، الاعراف ۱۳۸)

3411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3409- صحیح مسلم: 6687

3410- انظر الحدیث: 6541,6472,5752,5705 صحیح مسلم: 526 سنن ترمذی: 2446

3411- انظر الحدیث: 5418,3769,3433 صحیح مسلم: 6222 سنن ترمذی: 1834 سنن نسائی: 3957 سنن ابن ماجہ: 3280

وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ: إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ "

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

33-بَابُ (إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى) (القصص: 76) الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا

(لَتَنُوءُ) (القصص: 76) : لَتُثْقِلُ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (أُولِي القُوَّةِ) (القصص: 76) لاَ يَرْفَعُهَا العُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. يُقَالُ: (الفَرِحِينَ) (القصص: 76) : المَرِحِينَ، (وَيْكَأَنَّ اللَّهَ) (القصص: 82) : مِثْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ (يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ) (الرعد: 26) : وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ "

لَتَنُوْءُ بھاری ہوتی تھیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ أُولِي الْقُوَّةِ، جنہیں طاقتور جماعت نہ اٹھا سکے۔ فَرِحِيْنَ اترانے والے وَيْكَأَنَّ اللهَ اسی طرح ہے جیسے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ہے یعنی روزی فراخ کرتا اور تنگی فرماتا ہے۔

34-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا) (الأعراف: 85)

ترجمہ کنزالایمان: اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو

إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ، وَمِثْلُهُ (وَاسْأَلِ القَرْيَةَ) (يوسف: 82) : وَاسْأَلِ (العِيرَ) (يوسف: 70) : يَعْنِي أَهْلَ القَرْيَةِ وَأَهْلَ العِيرِ، (وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا) (هود: 92) : لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ: ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا. قَالَ: الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ، (يَغْنَوْا) (الأعراف: 92) : يَعِيشُوا، (تَأْسَ)

مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ اور وَاسْأَلِ الْعِيْرَ ہے۔ مراد ہیں گاؤں والے اور قافلے والے۔ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ جب تم کسی کی حاجت پوری نہ کرو تو کہے گا: میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا لیکن اس نے مجھے نظرانداز کر دیا۔ زہری کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مَكَانَتِهِمْ اور مَكَانِهِمْ کا مفہوم ایک ہے۔

(المائدة: 26) : تَحْزَنْ (آسَى) (الأعراف: 93) : أَحْزَنُ " وَقَالَ الحَسَنُ: (إِنَّكَ لَأَنْتَ الحَلِيمُ) (هود: 87) يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (لَيْكَةُ) الأَيْكَةُ، (يَوْمِ الظُّلَّةِ) (الشعراء: 189) : إِظْلاَلُ الغَمَامِ العَذَابَ عَلَيْهِمْ

يَغْنَوْا زندہ رہے۔ يَأْسَ غمگین ہونا۔ اسی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ جس سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ أَيْكَةَ سائے کا دن عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ افگن ہو جانا۔

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ) (الصافات: 139) إِلَى قَوْلِهِ: (وَهُوَ مُلِيمٌ) (الصافات: 142)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے۔۔۔ تا۔۔۔ وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۲)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " مُذْنِبٌ. المَشْحُونُ: المُوقَرُ. (فَلَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ المُسَبِّحِينَ) (الصافات: 143) الآيَةَ (فَنَبَذْنَاهُ بِالعَرَاءِ) (الصافات: 145) بِوَجْهِ الأَرْضِ (وَهُوَ سَقِيمٌ. وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ) (الصافات: 146) مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ: الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ (وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ. فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ)، (وَلاَ تَكُنْ كَصَاحِبِ الحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ) (القلم: 48): كَظِيمٌ، وَهُوَ مَغْمُومٌ "

مجاہد نے کہا گنہگار۔ الْمَشْحُوْنُ بھری ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ۔ ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر کدّو کا پیڑ اگایا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۵۔۱۴۶) تنے کے بغیر کدّو کی بیل یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔ پس وہ ایمان لے آئے اور فائدہ حاصل کرنا ہے ایک مدت تک۔ اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اسے پکارا تو وہ غمزدہ تھا۔ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ سے بنا ہے یعنی مغموم۔

3412 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، ح حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ " زَادَ مُسَدَّدٌ: يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔ مسدّد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متیٰ سے۔

3412- انظر الحديث: 4804,4603

3413 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کے لیے ہی کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں اور آپ ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

3414 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ، أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبَا القَاسِمِ، إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا، فَمَا بَالُ فُلاَنٍ لَطَمَ وَجْهِي، فَقَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: " لاَ تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَمْ بُعِثَ قَبْلِي،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جارہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں اتنی قیمت میں نہیں بیچوں گا۔ یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہوکر اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا، تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چنا حالانکہ نبی کریم ﷺ ہم میں تشریف فرما ہیں۔ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہد ہوں، فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو جلال آیا اور اس کے آثار چہرۂ پرنور سے ظاہر ہونے لگے۔ پھر فرمایا انبیائے اکرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین اور آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بے ہوش ہو جائے گی، مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہِ طور کی بیہوشی کا بدلہ ہوگا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش

3413- راجع الحديث:3395

3414- صحيح مسلم:6102

میں آ گئے۔

3415 - وَلاَ أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ فلاں نبی حضرت یونس بن متیٰ سے افضل ہے۔

3416 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے افضل ہوں۔

36-بَابٌ

ارشادِ ربانی ہے:

(وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ البَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ) (الأعراف: 163) يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ (إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا) (الأعراف: 163) شَوَارِعَ، (وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ) (الأعراف: 163)- إِلَى قَوْلِهِ - (كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ) (البقرة: 65) (بَئِيسٌ) (الأعراف: 165) شَدِيدٌ

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے دن ان کے پاس مچھلیاں آئیں۔ شُرَّعًا تیرتی ہوئی۔ كُونُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ o تک بَئِيْسٌ سخت۔

37-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی

الزُّبُرُ: الكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ، زَبَرْتُ كَتَبْتُ، (وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ) " قَالَ مُجَاهِدٌ: " سَبِّحِي مَعَهُ (وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ) (سبأ: 11) الدُّرُوعَ (وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ) (سبأ: 11) المَسَامِيرِ وَالحَلَقِ، وَلاَ يُدِقَّ المِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ، وَلاَ يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ (وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

الزُّبُرُ سے مراد کتابیں اور زَبُوْرُ اس کا واحد ہے زَبَرْتُ میں نے لکھا۔ نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زِرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (پ ۲۲، سبا ۱۱) سَرْدِ زرہوں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور

3415- انظر الحديث: 4805,4631,4604,3416، راجع الحديث: 3414

3416- راجع الحديث: 3415، صحيح مسلم: 6109

بَصِيرٌ)(سبأ:11)"

نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (پ ۲۲، سبا ۱۱)

3417 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ القُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ، فَيَقْرَأُ القُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلاَ يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کس جانے سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ " فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ: قَدْ قُلْتُهُ قَالَ: إِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم، میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا؟ میں نے جواب دیا، جی یہی کہا ہے، فرمایا، تم یہ نہ کرسکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہٰذا مہینے میں تین روز کے روزے رکھ لیا کرو، چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض کی، یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا تو ایک دن رکھ کر دو دن خالی چھوڑ دیا کرو۔

3417- راجع الحديث: 2073

3418- راجع الحديث: 1976,1131

ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ " قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

عرض کی، میں سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک روز روزہ رکھو اور دوسرے روز نہ رکھو۔ یہ صوم داؤدی ہے اور ہے بھی معتدل روزہ۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

3419 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ العَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ بِي، - قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً - قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں نے عرض کی۔ ضرور بتایئے۔ فرمایا: اگر واقعی تم ایسا کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ ڈھا بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ عرض کی کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر صوم داؤدی رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔

38- بَابٌ: أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ

نمازِ داؤدی اور صومِ داؤدی اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے، وہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک

3419- راجع الحدیث: 1979

يَوْمًا

قَالَ عَلِيٌّ: وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا

3420 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ

39- بَابُ (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَفَصْلَ الخِطَابِ) (ص:20)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " الفَهْمُ فِي القَضَاءِ. (وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الخَصْمِ) (ص: 21) إِلَى (وَلاَ تُشْطِطْ) (ص: 22) : لاَ تُسْرِفْ، (وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ، إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً) (ص: 23) يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ، وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ. (وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا) مِثْلُ (وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ) ضَمَّهَا، (وَعَزَّنِي) (ص: 23) غَلَبَنِي، صَارَ أَعَزَّ مِنِّي، أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا (فِي الخِطَابِ) (ص: 23) يُقَالُ: المُحَاوَرَةُ. (قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ، وَإِنَّ كَثِيرًا

روز چھوڑ دیا کرتے

حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو صومِ داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک روز روزہ رکھتے اور دوسرے روز چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو نمازِ داؤدی سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے فَصْلَ الْخِطَابِ تک

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ مراد ہے۔ لَا تُشْطِطْ زیادتی نہ کرو۔ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اس میں عورت کو نَعْجَةٌ کہا ہے اور وہ شَاة کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا یہ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا کی طرح ہے۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔ وَعَزَّنِي مجھ پر غالب آیا۔ میری نسبت طاقتور ثابت ہوا۔ أَعْزَزْتُهُ میں نے اسے غالب کر دیا۔ فِي الْخِطَابِ یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کہا تو نے دُنبی کو اپنی دُنبیوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے

3420- راجع الحدیث: 1131

مِنَ الْخُلَطَاءِ) (ص: 24) الشُّرَكَاءِ، (لَيَبْغِي) (ص: 24)- إِلَى قَوْلِهِ- (أَنَّمَا فَتَنَّاهُ) (ص: 24) " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ، بِتَشْدِيدِ التَّاءِ (فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ) (ص: 24)

اور بیشک اکثر شرکاء زیادتی کرتے ہیں۔ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت میں فَتَّنَّاهُ یعنی تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا (پ ۲۳، ص ۲۴)

3421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ العَوَّامَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَسْجُدُ فِي ص؟ فَقَرَأَ: (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ) - حَتَّى أَتَى - (فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ "

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کروں آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الصافات ۹۰) فرماتے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کی پیروی کریں۔

3422 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ لازمی نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ العَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ) الرَّاجِعُ المُنِيبُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: "اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا"، لوٹنے والا، رجوع کرنے والا

وَقَوْلِهِ: (هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ

اور اس کا قول کہ ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی

3421- انظر الحديث: 4807,4806,4632

3422- راجع الحديث: 1069

بَعْدِي) (ص: 35) وَقَوْلِهِ: (وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ) (البقرة: 102) (وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ القِطْرِ) (سبأ: 12) أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الحَدِيدِ (وَمِنَ الجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ) (سبأ: 12) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ مَحَارِيبَ) (سبأ: 13) " قَالَ مُجَاهِدٌ: بُنْيَانٌ مَا دُونَ القُصُورِ (وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ) (سبأ: 13): كَالحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَالْجَوْبَةِ مِنَ الأَرْضِ (وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ المَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الأَرْضِ) : الأَرَضَةُ (تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ) (سبأ: 14) : عَصَاهُ، (فَلَمَّا خَرَّ) (سبأ: 14)- إِلَى قَوْلِهِ - (فِي العَذَابِ المُهِينِ) (سبأ: 14) (حُبَّ الخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي) (ص: 32).. (فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالأَعْنَاقِ) (ص: 33) : يَمْسَحُ أَعْرَافَ الخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا. (الأَصْفَادُ) (إبراهيم: 49)

الوَثَاقُ " قَالَ مُجَاهِدٌ: " (الصَّافِنَاتُ) (ص: 31) صَفَنَ الفَرَسُ: رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الحَافِرِ، (الجِيَادُ) (ص: 31) : السِّرَاعُ. (جَسَدًا) (الأعراف: 148) : شَيْطَانًا، (رُخَاءً) (ص: 36) : طَيِّبَةً (حَيْثُ أَصَابَ) (ص: 36) : حَيْثُ شَاءَ، (فَامْنُنْ) (ص: 39) : أَعْطِ (بِغَيْرِ حِسَابٍ) (البقرة: 212) : بِغَيْرِ حَرَجٍ "

3423- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ

سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) نیز اس کا قول ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں (پ ۱، البقرۃ ۱۰۲) اور ترجمہ کنزالایمان: اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے۔۔۔ تا۔۔۔ اونچے اونچے محل (پ ۲۲، سبا ۱۲۔۱۳)۔ بُنْيَانٌ محلات سے چھوٹی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قُدُوْرٍ الرَّاسِيَاتِ سے الشَّكُوْرُ تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہوگئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاٹھی کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا۔۔۔ الْمُهِيْنِ۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے وان کی کونچیں اور گرنیں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے تھے۔ الْأَصْفَادُ بندھن۔

مجاہد کا قول ہے کہ صَافِنَاتُ مشتق ہے صَفَنَ الْفَرَسِ سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑے ہو جاتا۔ الْجِيَادُ تیز رفتار جَسَدًا شیطان۔ رُخَاءً عمدہ، بہترین۔ حَيْثُ أَصَابَ جہاں چاہا۔ فَامْنُنْ عطا کر دے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر تکلیف اور حرج کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شریر جن

3423- راجع الحدیث: 461

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلاَتِي، فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا (عِفْرِيتٌ) (النمل: 39) مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ، مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ

میرے پاس اچانک آیا تا کہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عِفْرِيتٌ سے مراد سرکش ہے۔ خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زِبْنِيَةٍ اس کی جمع الزَّبَانِيَةِ ہے۔

3424 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا، سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ " قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، پس ہر عورت شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا تو ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب نے ابوالزناد سے **90** بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

3425 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ . قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟، قَالَ: ثُمَّ المَسْجِدُ الأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: "

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کی، ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو

-3424 انظر الحدیث: 2819

-3425 راجع الحدیث: 3366

أَرْبَعُونَ، ثُمَّ قَالَ: حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، وَالأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ"

جائے وہیں نماز پڑھ لیا کر۔ تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

3426 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آ کر گرنے لگے۔

3427 - وَقَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لاَ تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا المُدْيَةَ

پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا، چھری لاؤ، میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا نہ کیجیے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سکّین کا لفظ میں نے اسی دن سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مُدْیَہ کہا کرتے تھے۔

41-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے لقمان کو

3426- انظر الحدیث:6483

3427- انظر الحدیث:6769 سنن نسائی:5417

(لقمان: 12) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ) (لقمان: 18)

(وَلاَ تُصَعِّرْ:) (لقمان: 18) الإِعْرَاضُ بِالوَجْهِ"

3428 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَنَزَلَتْ (لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) (لقمان: 13)"

3429 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

42- بَابُ (وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ القَرْيَةِ)

حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر ۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔۔ کوئی اِتراتا فخر کرتا (پ ۲۱، لقمان ۱۲۔۱۸)

وَلَا تُصَعِّرْ منہ نہ پھیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبَسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کو نہیں ملاتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ۲۱، لقمان ۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبَسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (سورۃ الانعام، آیت:۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان کے لیے گاؤں

3428- انظر الحديث: 32، راجع الحديث: 32

3429- راجع الحديث: 32

(يس: 13) الآيَةَ

(فَعَزَّزْنَا) (يس: 14) : قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ

43- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّاءَ، إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا، قَالَ: رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ: (لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا) (مريم: 7)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلًا، يُقَالُ: رَضِيًّا مَرْضِيًّا، (عُتِيًّا) : عَصِيًّا، عَتَا: يَعْتُو، (قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا) (مريم: 8)- إِلَى قَوْلِهِ- (ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا) (مريم: 10) وَيُقَالُ: صَحِيحًا، (فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) (مريم: 11) فَأَوْحَى: فَأَشَارَ (يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ) (مريم: 12)- إِلَى قَوْلِهِ- (وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا) (مريم: 15) "(حَفِيًّا) (مريم: 47) : لَطِيفًا، (عَاقِرًا) (مريم: 5) الذَّكَرُ وَالأُنْثَى سَوَاءٌ"

والوں کی مثال بیان کرو

مجاہد نے کہا کہ فَعَزَّزْنَا سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے ابن عباس کا قول ہے کہ طَائِرُكُمْ سے تمہاری مصیبتیں مراد ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا۔۔۔۔تا۔۔۔۔ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا (پ ۱۶، مریم ۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ رَضِيًّا مَرْضِيًّا کی طرح ہے۔ عُتِيًّا نافرمان، عَتَا يَعْتُو سے۔ ترجمہ کنز الایمان: عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا۔۔۔۔تا۔۔۔۔تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر (پ ۱۶، مریم ۸-۱۰) اس سے مراد صحیح سالم ہے ترجمہ کنز الایمان: تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو (پ ۱۶، مریم ۱۱) فَأَوْحَى اشارہ کیا ترجمہ کنز الایمان: اے یحییٰ! کتاب مضبوط تھام۔۔۔۔تا۔۔۔۔مردہ اٹھایا جائے گا (پ ۱۶، مریم ۱۲-۱۵)۔ حَفِيًّا مہربان۔ عَاقِرًا اس بارے میں مرد عورت دونوں برابر ہیں۔

3430 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ " ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالاَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ "

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر اوپر چڑھے۔ حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا محمد ﷺ۔ دریافت کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا۔ یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرئیل نے کہا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب کے بعد کہا: بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

44-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذْ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا) (مریم: 16)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی

(إِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ) (آل عمران: 45) (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى العَالَمِينَ) (آل عمران: 33)- إِلَى قَوْلِهِ - (يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (البقرة: 212) " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " وَآلُ عِمْرَانَ المُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَآلِ عِمْرَانَ، وَآلِ يَاسِينَ، وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ) (آل عمران: 68) وَهُمُ المُؤْمِنُونَ، وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ: أَهْلُ يَعْقُوبَ

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی (پ ۳، آل عمران ۴۵) ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ــــــ تک ــــــ بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ ابن عباس نے فرمایا: آل عمران آل ابراہیم میں سے مومن ہیں اور آل عمران آل الیاس اور آل محمد ﷺ آل ابراہیم میں سے ہیں ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ

3430- راجع الحدیث: 3207

فَإِذَا صَغَّرُوا آلَ ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الأَصْلِ قَالُوا: أُهَيْلٌ"

حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے (پ،۳، آل عمران ۶۸) آلِ یعقوب سے حضرت اعقوب کے اہل مراد ہیں۔ اصل میں یہ لفظ اہل ہے۔ تصغیر کے سبب اصل کی طرف لے جاتے ہیں جیسے اُھَیْلٌ۔

3431 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: (وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: 36)"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیختا چلاتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر حضرت ابوہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورۂ آلِ عمران، آیت: ۳۶)

45- بَابٌ

(وَإِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ العَالَمِينَ، يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ. ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ) (آل عمران: 43)

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چُن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

يُقَالُ: يَكْفُلُ يَضُمُّ، (كَفَلَهَا) ضَمَّهَا، مُخَفَّفَةٌ، لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا"

کہتے ہیں کہ یَکْفُلُ ملا لے اور کَفَلَ ملا لیا بغیر تشدید کے لیے۔ اس پر قرض والی کفالت یعنی ضمانت کا شک نہ کیا جائے۔

3431- راجع الحدیث: 3286، صحیح مسلم: 6087

3432 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

46- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

(إِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ) (آل عمران: 45) إِلَى قَوْلِهِ (فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) (البقرة: 117)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم ـــــ تا ـــ تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا! وہ فوراً ہوجاتا ہے

يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ، (وَجِيهًا) (آل عمران: 45) : شَرِيفًا " وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: المَسِيحُ: الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الكَهْلُ الحَلِيمُ، وَالأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلاَ يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمَى

يُبَشِّرُكَ اور يَبْشُرُكِ ہم معنی ہیں۔ وَجِيهًا شرف والا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الْكَهْلُ سے حلم والا مراد ہے، الْأَكْمَهُ جو دن میں دیکھے لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آئے جبکہ دوسروں کا قول ہے کہ مادر زاد اندھے کو کہتے ہیں۔

3433 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الهَمْدَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ، كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ: إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردوں میں تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

3434- وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3432- راجع الحديث: 3815، صحيح مسلم: 6221

3433- راجع الحديث: 3411

3434- انظر الحديث: 5365,5082، صحيح مسلم: 6405

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش کی عورتیں دوسری عورتوں سے بہتر ہیں۔ یہ بچوں سے بہت محبت رکھنے والی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے۔ مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سواری نہیں کی۔ ایسا ہی زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کیا ہے۔

47-بَابُ قَوْلِهِ:

ارشادِ ربانی ہے:

{يَا أَهْلَ الكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الحَقَّ إِنَّمَا المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا}. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: " {كَلِمَتُهُ} (النساء : 171) كُنْ فَكَانَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَرُوحٌ مِنْهُ} (النساء : 171) أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا {وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةٌ} (النساء: 171)"

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز (پ۶، النسآء ۱۷۱) ابوعُبید کا قول ہے کہ کلمہ سے مراد کُنْ فَيَكُوْنُ ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ رُوْحٌ مِنْهُ کا مطلب انہیں زندہ کر کے ذی روح بنا دیا۔ لہٰذا تین خدا نہ کہو۔

3435 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس

3435- صحیح مسلم:139

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ العَمَلِ قَالَ الوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ

کا ایک کلمہ میں جو مریم کی طرف ڈالا گیا اسی کی جانب کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ابوالولید، ابن جابر، عمیر، جُنادہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

48-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) (مریم: 16)

ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی

فَنَبَذْنَاهُ: أَلْقَيْنَاهُ: اعْتَزَلَتْ. (شَرْقِيًّا) (مریم: 16) : مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ، (فَأَجَاءَهَا) (مریم: 23) : أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ، وَيُقَالُ: أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا. (تَسَّاقَطْ) : تَسْقُطْ، (قَصِيًّا) (مریم: 22) : قَاصِيًا، (فَرِيًّا) (مریم: 27) : عَظِيمًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (نِسْيًا) لَمْ أَكُنْ شَيْئًا، وَقَالَ غَيْرُهُ: النِّسْيُ: الحَقِيرُ " وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ: (إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا) (مریم: 18) قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ: " (سَرِيًّا) (مریم: 24): نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ "

نَبَذْنَاهُ ہم نے اسے ڈال دیا۔ وہ ایک طرف ہوگئی۔ شَرْقِيًّا مشرق کی جانب۔ فَأَجَاءَهَا یہ جِئْتُ کا باب افعال ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ أَلْجَأَهَا سے ہے یعنی مجبور و مضطر کر دیا۔ تَسَّاقَطْ گرائے گی قَصِيًّا دُور۔ بعید۔ فَرِيًّا بڑی بات۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نِسْيًا سے کسی چیز کا معدوم ہونا مراد ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَلنِّسْيُ حقیر چیز کو کہتے ہیں۔ ابووائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو یہ علم تھا کہ متقی ہی عقلمند ہے، اسی لیے انہوں نے کہا کہ اگر تو متقی ہے۔ وکیع، اسرائیل، ابواسحاق، براء سے روای ہیں کہ سُریانی زبان میں چھوٹی نہر کو سَرِیًّا کہتے ہیں۔

3436- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي المَهْدِ إِلَّا ثَلاَثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي، جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گہوارے میں تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ، دوسرا وہ کہ بنی اسرائیل میں جُریج نامی ایک شخص تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آ کر اسے آواز دی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں۔ لیکن اس کی والدہ نے

فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الغُلاَمَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا مِنْ طِينٍ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ - قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ - ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ، فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ، وَهٰذِهِ الأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلْ"

کہا، اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دے جب تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے بات کرنے لگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس چلی گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا۔ پھر اس نے لڑکا جنا اور کہنے لگی کہ یہ جُریج کا ہے۔ لوگوں نے آکر اس کے عبادت خانے کو ڈھا دیا۔ اسے نیچے اتار لیا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر لڑکے کے پاس آکر کہنے لگا، اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ جواب دیا چرواہا۔ لوگوں نے کہا، ہم آپ کو عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں، کہا، نہیں تم صرف مٹی کا بنا دو۔ تیسرا وہ جس کو بنی اسرائیل کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا۔ وہ کہنے لگی، یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کی پستان، چھوڑ دی، سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی! اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا، اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا، وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

3437 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3437- راجع الحديث: 3394

هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: " لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ: فَنَعَتَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: - رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي الحَمَّامَ -. وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الفِطْرَةَ، أَوْ أَصَبْتَ الفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ "

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات حضرت موسیٰ سے ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے، طویل القامت، سیدھے بالو والے ایسے شخص ہیں جیسے قبیلہ شنوء ہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو مرغوب ہو لے لیجیے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کا راستہ پایا ہے یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

3438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ المُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى، فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ اور موسیٰ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ زط کے شخص ہیں۔

3439 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلاَ إِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجّال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

3439- راجع الحديث:3057

أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

3440 - وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ فِي المَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: المَسِيحُ الدَّجَّالُ " تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

میں نے آج شب خواب میں ایک آدمی کو کعبہ کے پاس دیکھا، جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا گیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جس کا بال گھنگریالے ہیں اور دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جنھیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہہ ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا گیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ دجّال ہے۔ اسے عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

3441 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ، شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، هَلَكَ فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ایک دن میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا وہ سر سے پانی نچوڑ رہا ہے میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نظر التفات سے دیکھا تو ایک شخص اور نظر آیا، جس کا رنگ سرخ جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟

3440- انظر الحديث: 7128,6999,5902,3441 راجع الحديث: 3439

3441- راجع الحديث: 3440

الجَاهِلِيَّةِ

لوگوں نے بتایا کہ یہ دجّال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطعن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ یہ ابن قطن بنوخزاعہ سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا۔

3442 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں ابنِ مریم کے سب سے قریب ہوں اور تمام انبیاء علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

3443 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے قریب ہوں اور سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں، کیونکہ ان کی والدہ تو الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے۔

3443م- وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے مذکورہ متنِ حدیث)

3444 - وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

3442- انظر الحدیث:3443

3444- صحیح مسلم:6089

فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي"

آپ نے فرمایا: میں خدا پر یقین رکھتا ہوں لہٰذا اپنی آنکھ کو جھوٹی مان لیتا ہوں۔

3445 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تُطْرُونِي، كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ، وَرَسُولُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ مجھے اس قدر نہ بڑھا دینا جس قدر نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، پس تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

3446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى، ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دگنا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے بھی دگنا ثواب ہے۔

3447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تُحْشَرُونَ حُفَاةً، عُرَاةً، غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104) فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اکٹھا کیے جاؤ گے تو برہنہ پا، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الانبیآء ۱۰۴) پھر سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت

3445- راجع الحديث:2462

3446- راجع الحديث:97

3447- راجع الحديث:3349

يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ اليَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ) (المائدة: 118) . قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الفَرَبْرِيُّ، ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: " هُمُ المُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابراہیم ہوں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے...... الحکیم تک (پ ۱۶، مریم ۱۶) محمد بن یوسف، ابوعبداللہ، قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہو نگے جن کو حضرت ابوبکر نے اپنے زمانہ خلافت میں قتل کروایا۔

49- بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول

3448 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: " وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا) (النساء: 159)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جلد تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا (پ ٦، النسآء ١٥٩)

3448- راجع الحدیث:2222

3449 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَالأَوْزَاعِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

50-بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کا ذکر

3450- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

3451 - قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَتَاهُ المَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ، فَأُنْظِرُ المُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ"

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانوں کے ایک شخص کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی تیرے علم میں ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ، کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے

3449- راجع الحديث:2222

3450- انظر الحديث:7130

3451- راجع الحديث:2077

اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

3452 - فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي اليَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ" قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ: وَكَانَ نَبَّاشًا

انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: ایک شخص کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے ناامیدی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس دن تیز ہوا چلے اس دن وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ عزیز و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمر نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

3453,3454 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقتِ آخر آیا تو آپ نے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے رخِ پُرنور سے ہٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیے۔

3455 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فُرَاتٍ القَزَّازِ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے

3452- انظر الحدیث: 6480,3479

3453,3454- راجع الحدیث: 437,436

3455- صحیح مسلم: 4751,4750، سنن ابن ماجہ: 3417

سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں جلد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی، آپ ہمیں ان کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پُرس کرے گا۔

3456 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: اليَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ: فَمَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی اندھی تقلید کرو گے یعنی بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا، اور کون ہوتے۔

3457 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا اليَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلاَلٌ: أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاع نماز کے لیے) لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو کہیں اور اقامت ایک۔

3458 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، " كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ: إِنَّ اليَهُودَ تَفْعَلُهُ " تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کولہے پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرماتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

3456- صحیح مسلم:6723

3457- راجع الحدیث:603

3459 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ، فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ اليَهُودُ، وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مزدوری کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسی نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک کی مثال۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کے اوقاتِ کار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مزدوروں سے کہے، کون ہے جو ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کرے؟ پس یہود نے ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا، کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کرے؟ پس نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے اس نے کہا، کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے؟ پس وہ تم ہو، جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا اور اُجرت میں دو قیراط پائے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا اجر دُگنا ہے۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو کر کہنے لگے۔ ہم نے کام زیادہ کیا مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے، جواب دیا نہیں، فرمایا، یہ تو میرا فضل ہے جسے جس کو جتنا چاہوں دے دوں۔

3460 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلاَنًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَّلُوهَا، فَبَاعُوهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ، وَأَبُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے، کیا اسے علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر بیچ کر دیا کرتے تھے۔ اس کی حضرت جابر نے

3459- انظر الحديث: 5557

3460- راجع الحديث: 2223

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3461- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلاَ حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو دانستہ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

3462- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

3463- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فِي هَذَا المَسْجِدِ، وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا، وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم: "كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ"

حسن سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مسجد میں حدیث بیان کی نہ اس وقت سے ہم بھولے، نہ ہمیں یہ اندیشہ کہ جندب نے رسولِ خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو زخم لگ گیا۔ اس نے مضطرب ہو کر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اتنا بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

51- حَدِيثُ أَبْرَصَ، وَأَعْمَى،

بنی اسرائیل کے کوڑھی،

3461- سنن ترمذی: 2669

3462- انظر الحدیث: 5899

3463- راجع الحدیث: 1364

وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

3464 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الإِبِلُ - أَوْ قَالَ: البَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ: البَقَرُ - فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: البَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ

اندھے اور گنجے کا واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے: (۱) کوڑھی (۲) اندھا (۳) گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب فرشتہ بھیجا، فرشتہ نے کوڑھی کے پاس آکر پوچھا، تجھے کون سی چیز سب سے محبوب ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گابھن اونٹنی دے دی گئی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا، تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا خوبصورت بال اور یہ گنج پن جاتا رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو گنجا پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے دیے پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ جواب دیا، گائے پس اسے گابھن گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا، تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے۔ تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پیارا ہے؟ کہنے لگا، بکری، فرشتے نے اسے گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے

3464- انظر الحدیث: 6653، صحیح مسلم: 7357

النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الحَسَنَ، وَالجِلْدَ الحَسَنَ، وَالمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لاَ أَجْهَدُكَ اليَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ"

جانوروں نے خوب بچے جنے حتیٰ کہ اس کے اونٹوں سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔ عرصہ دراز بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی سابقہ شکل وصورت میں گیا اور کہنے لگا، میں غریب شخص ہوں، مسافری میں زادِ راہ ختم ہو گیا ہے، خدا کے سوا منزل تک کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر میرا کوئی نہیں خدا اور تمہارے سوا میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں مجھے منزل تک پہنچانے کا بندوبست کرو۔ کہنے لگا میں نے بہت سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا، شاید میں تمہیں جانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا، یہ مال تو میرے باپ دادا کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال مسترد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس صورت میں آکر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں۔ سفر میں زادِ راہ ختم ہو گیا، خدا اور تمہارے سوا منزل پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب دیا۔ میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا۔ پس تم جس قدر مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو

تم اللہ کے لیے لوگے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

52-بَابُ (أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الكَهْفِ وَالرَّقِيمِ) (الكهف: 9)

الكَهْفُ: الفَتْحُ فِي الجَبَلِ، وَالرَّقِيمُ: الكِتَابُ، (مَرْقُومٌ) (المطففين: 9) : مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ، (رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ) (الكهف: 14) : أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا، (شَطَطًا) (الكهف: 14) : إِفْرَاطًا، الوَصِيدُ: الفِنَاءُ، وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ، وَيُقَالُ: الوَصِيدُ: البَابُ، (مُؤْصَدَةٌ) (البلد: 20) : مُطْبَقَةٌ، آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ، (بَعَثْنَاهُمْ) (الكهف: 12) : أَحْيَيْنَاهُمْ، (أَزْكَى) (البقرة: 232) : أَكْثَرُ رَيْعًا، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا، (رَجْمًا بِالْغَيْبِ) (الكهف: 22) : لَمْ يَسْتَبِنْ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (تَقْرِضُهُمْ) (الكهف: 17) : تَتْرُكُهُمْ

ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے

جبل اور رقیم پر فتح ہے ترجمہ کنز الایمان وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے۔ (پ۳۰ المطففین:۹) یعنی وہ مہر کی ہوئی تحریر ہے ترجمہ کنز الایمان اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی۔ (پ۱۵ الکھف:۱۴) ہم نے انہیں صبر عطا کیا حد سے گزری ہوئی بات پر (پ۱۵ الکھف:۱۴) زیادہ وصید یعنی فنا اور اس کی جمع صَائِدُ وَوُصُدٌ اور کہا گیا کہ وصید سے مراد دروازہ ہے ترجمہ کنز الایمان اوپر سے بند کردی گئی۔ (پ۳۰ البلد:۲۰) اور اس کا ایک معنی بن کیا ہوا ہے جیسے آصَدَ البَابَ وَاَوْصَدَ ترجمہ کنز الایمان ہم نے انھیں جگایا۔ (پ۱۵ الکھف:۱۲) یعنی ہم نے انہیں زندہ کیا ترجمہ کنز الایمان: زیادہ ستھرا۔ (پ۲ البقرہ:۲۳۲) زیادہ مناسب ہے پس اللہ نے ان کے کانوں پر مہر کر دی تو وہ سو گئے ترجمہ کنز الایمان بے دیکھے اُلاؤ تکّا بات۔ (پ۱۵ الکھف:۲۲) یعنی ان کے لئے ظاہر نہ ہوا اور مجاہد نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان؛ (تو ان سے) کترا جاتا ہے۔ (پ۱۵ الکھف:۱۷) یعنی انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

53-بَابُ حَدِيثِ الغَارِ

3465 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین شخص سفر کررہے تھے کہ بارش

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلاَءِ، لاَ يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الفَرَقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الجُوعِ، فَكُنْتُ لاَ أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي

آ گئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے غار کا منہ ایک پتھر سے بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی، ہم میں سے ہر شخص اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بو دئے۔ ان سے اتنا نفع ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا، یہ گائیں تیری ہیں، انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اسی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے محض تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری مصیبت دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ پس صبح تک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے صرف تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری پریشانی دور فرما دے۔ پس پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا، حتیٰ کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا آدمی کہنے

مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ المِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا"

لگا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی اور میں دل وجان سے اسے چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سو دینار لیے بغیر راضی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے جدوجہد کی تو مطلوبہ دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے حوالے کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا کا خوف کر اور شرعی حق کے بغیر مُہر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی چھوڑ دئے۔ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے ایسا صرف تیرے ڈر سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

54- باب

بعض حالات وواقعات

3466- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لاَ تُمِتِ ابْنِي، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ، وَأَمَّا المَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ دھکے دیتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا۔ اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے بارے میں

3466- راجع الحديث: 1206

کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے میرے لیے اللہ کافی ہے۔

3467- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک کُتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ لگتا تھا کہ جلد پیاس کے سبب مر جائے گا۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا اُدھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

3468- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى المِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر محافظ کے ہاتھوں سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

3469- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماضی میں تم سے پہلی امتوں میں محدّث حضرات ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

3467- راجع الحدیث: 3321' صحیح مسلم: 5822

3468- انظر الحدیث: 5938,5932,3488' صحیح مسلم: 5544,5543' سنن ابوداؤد: 4167' سنن ترمذی: 2781' سنن نسائی: 5260

3469- انظر الحدیث: 3689

3470- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لاَ، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ المَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ العَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا وہ اسی طرح پوچھتا رہا، حتیٰ کہ اس سے ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی جانب وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے قریب ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے دور ہٹ جانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی وفات کی جگہ سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت قریب نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

3471 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلاَةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: " فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ - وَمَا هُمَا ثَمَّ - وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ، فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک شخص اپنے بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا، میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک شخص ریوڑ چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا اس نے کوشش کر کے

3470- صحیح مسلم: 6941,6939 سنن ابن ماجہ: 2622

3471م- راجع الحدیث: 2324

اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا: اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ.

بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے کہا، اس دن بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ حیران ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا، میں اس واقعے کی پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے۔

3471م- وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

اس کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3472- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلاَمٌ، وَقَالَ الآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الغُلاَمَ الجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ خریدار نے فروخت کرنے والے شخص سے کہا کہ اپنا سونا لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا، سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک شخص کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے پوچھا، آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا، میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

3473- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے متعلق جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول

3472- صحیح مسلم:4472

3473- انظر الحدیث:6974,5728' صحیح مسلم:5733' سنن ترمذی:1065

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا، فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لاَ يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں میں۔ جب تم سنو کے فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہِ بھاگنے کے لیے نہ نکلو۔ ابوالنصر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو بھاگنے کے لیے ہی نکلے گا۔

3474 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے نازل فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہلِ ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا نہ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی۔ پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

3475 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ المَرْأَةِ المَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بات کون کرے؟ بعض لوگوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کرسکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں۔ پس اس کے متعلق

3474- انظر الحدیث: 6619،5734

3475- راجع الحدیث: 2648، صحیح مسلم: 4386، سنن ابو داؤد: 4373، سنن ترمذی: 1430، سنن نسائی: 4914، سنن ابن ماجہ: 2547

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا"

حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

3476 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الهِلاَلِيَّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلاَفَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، وَقَالَ: كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ، وَلاَ تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم ﷺ سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں صحیح ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک ہو گئے تھے۔

3477 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے تشدد کر کے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پُرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے: اے اللہ میری قوم کو بخش کیونکہ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں ہیں۔

3478 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغَافِرِ، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے

3476- راجع الحدیث: 2411,2410

3477- صحیح مسلم: 2623,2622، سنن ابن ماجہ: 4025

3478- انظر الحدیث: 7508,6481

أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ، رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ" وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الغَافِرِ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے کثیر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس پر کس چیز نے ابھارا کیا؟ جواب دیا، تیرے ڈرنے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابوسعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3479 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ " إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ المَوْتُ، لَمَّا أَيِسَ مِنَ الحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي، وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي اليَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَوْ رَاحٍ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ، فَغَفَرَ لَهُ " قَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، وَقَالَ: فِي يَوْمٍ رَاحٍ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا، میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک شخص کی جب موت کا وقت قریب آیا وہ اپنی زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے اہل وعیال کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا پس اللہ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: صرف تیرے خوف سے۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ

3479م- راجع الحديث: 3452

بیان کررہے تھے تو میں سن رہا تھا۔ موسیٰ ابوعوانہ، عبدالملک کی روایت میں (مذکورہ حدیث کے اندر) ہے کہ اس نے کہا: جس دن تیز ہوا چلے۔

3480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب شخص سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا، شاید اس کے سبب اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے جب وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

3481 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ المَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنی جان پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پانے کا ارادہ فرمایا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے ابھارا؟ جواب دیا، اے رب! تیرے ڈرنے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ ہے۔

3482 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3480- راجع الحدیث:2078

3481- انظر الحدیث:7506، صحیح مسلم:6916,6915، سنن نسائی:2078، سنن ابن ماجہ:4255

3482- راجع الحدیث:2365، صحیح مسلم:5813

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلاَ سَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلّی کے سبب عذاب دیا گیا۔ اس نے بلّی کو ایسا باندھ کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔ کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

3483 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کلماتِ نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

3484 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے کلماتِ نبوت میں سے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

3485 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الخُيَلاَءِ، خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے تکبّر کی وجہ سے اپنی ازار لٹکائی ہوئی تھی وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

3486 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3483- انظر الحدیث: 3484، 6120 سنن ابو داؤد: 4797 سنن ابن ماجہ: 4183

3484- راجع الحدیث: 3483

3485- سنن نسائی: 5341

3486- راجع الحدیث: 896

وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا اليَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى

3487 - عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ"

3488 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ المَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ، قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ اليَهُودِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہی پچھلے ہیں اور بروز قیامت سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔ آج کا (جمعہ) جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو اگلا روز ملا (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا (اتوار) دن ملا۔

اس دن (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات دن بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھوڈالے۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخری دفعہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی بناتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم ﷺ نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

3487- راجع الحدیث:898

3488- راجع الحدیث:3468، صحیح مسلم:5546,5545

بسم الله الرحمن الرحیم

61- كِتَابُ المَنَاقِبِ

1- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13)

وَقَوْلِهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ، الشُّعُوبُ: النَّسَبُ البَعِيدُ، وَالقَبَائِلُ: دُونَ ذَلِكَ

3489 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا) (الحجرات: 13)، قَالَ: "الشُّعُوبُ: القَبَائِلُ العِظَامُ، وَالقَبَائِلُ: البُطُونُ"

3490 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مناقِب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے (پ۴، النسآء ۱) اور زمانۂ جاہلیت کے دعوی سے کیا چیز منع ہے۔ شُعُوبُ سے دور کا نسب اور قَبَائِلَ سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ شُعُوبَ سے (جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ میں) بڑے قبیلے اور قَبَائِلَ سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟

3490- راجع الحدیث: 3353

قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا، ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

3491 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: "أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ، مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ"

کلیب بن وائل نے نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کو علم ہے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ مُضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مُضر کی اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔

3492 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ، حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ

وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تو نبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے ممانعت فرمائی ہے۔

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیا مُضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

3493 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور تم اچھے شخص کو دیکھو گے کہ عام لوگوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی۔

3491- انظر الحدیث: 3492

3492- راجع الحدیث: 3491

3493- انظر الحدیث: 3588,3496؛ صحیح مسلم: 6575,6402

3494 - وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَيَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ

اور بُرے شخص کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ لے کر ان کے پاس جائے گا اور دوسرا منہ لے کر ان کے پاس۔

3495 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔

3496 - وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ، حَتَّى يَقَعَ فِيهِ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں۔ دور جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرۂ اسلام میں آ گیا۔

000- بَابٌ

قرابت اور کچھ اچھی بری چیزوں کا بیان

3497 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} (الشورى: 23)، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قُربیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو، اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

3494- انظر الحدیث: 7179,6058

3495- صحیح مسلم: 4678

3496- راجع الحدیث: 3495

3497- سنن ترمذی: 3251

تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ"

3498 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ هَا هُنَا جَاءَتِ الفِتَنُ، نَحْوَ المَشْرِقِ، وَالجَفَاءُ وَغِلَظُ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ وَالبَقَرِ، فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: فتنے اس طرف سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور بے وفائی اور سنگ دلی اونی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلاّنا ربیعہ اور مُضر میں ہے۔

فائدہ: عمدۃ القاري'' (۱۶/ ۳۵۸) میں شارحِ بخاری حضرت علاّمہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: نجد من جهة المشرق، یعنی نجد (مدینے سے) مشرق کی جانب ہے۔
ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اللہ عزوجل کی عطا سے قیامت تک ہونے والے واقعات سے باخبر ہیں، اس نوعیت کی احادیث بخاری ومسلم اور دیگر احادیثِ صحاح میں بکثرت ہیں بالخصوص بخاری شریف میں باب علامات النبوۃ فی الإسلام اور "أبواب الفتن" سے مزید احادیث لکھی جاسکتی ہیں، ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جتنا ہمارے حق میں بہتر خیال فرمایا ہمیں مستقبل میں آنے والے فتنوں اور خطروں سے ہماری بھلائی کے لیے خبردار فرمادیا، قیامت کی نشانیاں، قیامت کے روز ہونے والے واقعات، جنّت اور دوزخ کے عذابوں کا تذکرہ یہ سب غیب ہی تو ہے۔

3499 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الفَخْرُ، وَالخُيَلاَءُ فِي الفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ، وَالإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سُمِّيَتِ اليَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الكَعْبَةِ، وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الكَعْبَةِ، وَالمَشْأَمَةُ المَيْسَرَةُ، وَاليَدُ اليُسْرَى الشُّؤْمَى، وَالجَانِبُ الأَيْسَرُ الأَشْأَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فخر وغرور اونی خیمے والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمانی ہے، یمن کا نام اسی لیے یمین الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں طرف ہے۔ اَلْمَشْأَمَةُ بائیں طرف۔ بایاں ہاتھ۔ اَلشُّؤْمِي بائیں طرف سے اَلْأَشْأَمُ بھی کہتے ہیں۔

3499- راجع الحدیث: 3301، صحیح مسلم: 186

2- بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

3500 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ، إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ

3501 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

3502 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ

قریش کے مناقب

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے جلد ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا: بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے دشمنی رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو شخص بھی باقی ہیں۔

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہم پر نظر نہ فرمائی،

3500- انظر الحديث: 7139

3501- انظر الحديث: 7140، صحيح مسلم: 4681

3502- راجع الحديث: 3140

بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی ہیں۔

3503- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند افراد کو لے کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

3504- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جُہینہ، مُزَینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

3505- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لاَ تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ . فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے محبوب حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے خدمت گزار تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں رزق عنایت فرماتا تو اسی کی راہ میں لٹا دیتیں اور اپنے پاس جمع نہ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکتا ہے؟ پس نذر مان لی کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے بہت سے افراد سے سفارش

3503- انظر الحدیث: 6073,3505

3504- انظر الحدیث: 3512، صحیح مسلم: 6386

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الحِجَابَ، فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ

کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی ننہال کے لوگوں سے، لیکن انہوں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ پس زہریون یعنی نبی کریم ﷺ کے ننہال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث اور مِسوَر بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ ہم جب حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں تو تم چھپ جانا۔ پس یہی کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیئے۔ اس کے بعد وہ متواتر بھیجتے رہے حتیٰ کہ چالیس غلام آزاد کیے جا چکے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا: کاش! میں نے قسم کھاتے وقت عمل کا تعین کر دیا ہوتا تو اسے پورا کر کے قسم سے فارغ ہو جاتی۔

3- بَابُ نَزَلَ القُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے

3506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ العَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ القُرَشِيِّينَ الثَّلاَثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ القُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا، پس انہوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں شخصوں سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ بس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

4- بَابُ نِسْبَةِ اليَمَنِ

یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی

3506- انظر الحدیث: 4987,4984 سنن ترمذی: 3104

إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

3507 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ لِأَحَدِ الفَرِيقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلاَنٍ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

جانب ہے

بنی اسلم بن اقصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی ان کے خزاعہ خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کی طرف تشریف لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بازار میں تیر اندازی کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے جدِّ اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا اچھا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

5- بَابٌ

3508 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ - وَهُوَ يَعْلَمُهُ - إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

نسب بدلنا گناہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دانستہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

3509 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ، يَقُولُ:

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی

3507- راجع الحدیث: 2899

3508- انظر الحدیث: 6045، صحیح مسلم: 214

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

3510 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا مِنْ هَذَا الحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالقیس کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں جن کے سبب ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی خدمت میں حاضری سے عاجز ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔ جنھیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (۱) اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (۲) نماز پڑھنے (۳) زکوٰۃ دینے اور (۴) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدوّ کے تو بنوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کریدے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں۔

3511 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: أَلاَ إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيرُ إِلَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آگاہ ہو جاؤ فتنہ اِدھر ہے، مشرق کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے، یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

3510- راجع الحدیث:53

3511- راجع الحدیث:3104

الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

6-بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

3512 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

3513 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلَى المِنْبَرِ: غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی۔ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرما دی، قبیلہ عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

3514 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عنایت فرما دی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما دی۔

3515 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری نظر میں جُہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر

3512- راجع الحدیث:3504

3513- صحیح مسلم:6383

3514- صحیح مسلم:6379

3515- انظر الحدیث:6635,3516 'صحیح مسلم: 6395,6391 'سنن ترمذی:3952

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک شخص نے کہا کہ یہ تو ذلیل وخوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

3516 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الحَجِيجِ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةَ - ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ، وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اسلم غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو ذلیل و خوار ہو گئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شکوہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

3516م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ القِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ"

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

3516- راجع الحدیث: 3516

7-بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

3517 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ، حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

قبیلہ قحطان کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک شخص ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔۔۔۔۔۔

8-بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الجَاهِلِيَّةِ

3518 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ " فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ المُهَاجِرِيِّ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: أَلاَ نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

دور جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے کی معیت میں تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی لوگ آپ کے گرد جمع تھے۔ ایک مہاجر بڑے خوش طبع تھے، انہوں نے خوش طبعی کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر میں مکا مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے۔ انصاری نے آواز دی، اے گروہِ انصار! مہاجد پکارا اے جماعت مہاجرین! پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ کیا کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو۔ فرمایا۔ بتاؤ بات کیا ہوئی ہے؟ پس مہاجر کا انصاری کو مکہ مارنا آپ سے عرض کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں لڑنا چھوڑ دو، یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، یہ ہم پر زیادتی ہے: ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۸) اس پر

3517- انظر الحديث: 7117، صحيح مسلم: 7237

وَسَلَّمَ: لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

حضرت عمر نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل کر دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (ﷺ)۔

3519 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح لوگوں کو لڑنے کے لیے بلائے۔

9- بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

قبیلہ خزاعہ کا ذکر

3520 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا جدِ اعلیٰ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے۔

3521 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: البَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلاَ يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلاَ يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے سے لوگوں کو منع کر دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو کفار اپنے جھوٹے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت

3521- انظر الحديث:4623

گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رقم جاری کی تھی۔

10- بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ

ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ

11- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

آبِ زمزم کا واقعہ

3522 - حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا بَلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ، فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ، فَجَعَلْتُ لاَ أَعْرِفُهُ، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي المَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى المَنْزِلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلاَ أُخْبِرُهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى المَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي، قَالَ: فَقَالَ مَا أَمْرُكَ، وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ البَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ،

ابوجمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟ ہم نے کہا، ضرور بیان فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جا کر اس سے بات کریں اور مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے جب واپس لوٹے تو میں نے حالات پوچھے، انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم، میں نے ایسے شخص کو دیکھا جو اچھائی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے آپ کی اس خبر سے دلی اطمینان حاصل نہیں ہوا تو میں زادِ راہ اور عصا لے نکلا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو وہاں کے کسی فرد سے جان پہچان نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اس لیے زمزم کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں پڑ رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت علی میرے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے: یہ کوئی مسافر لگتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا: میرے ساتھ گھر چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تا کہ ان کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھوں، لیکن کوئی

3522- صحیح مسلم:6312

قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي، ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ، قُمْتُ إِلَى الحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ، فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى المَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ، فَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ، تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارَ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ، فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالأَمْسِ، وَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ"

ایسا شخص نہ آیا جو آپ کے بارے میں کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر دوبارہ حضرت علی کا میرے پاس سے گزر ہوا اور انہوں نے فرمایا: کیا اپنی منزل کا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں لگا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس شہر میں کس لیے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے آپ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا، میں نے کہا، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پس میں نے خود ملنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں لہٰذا آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کی، مجھے اسلام سے آگاہی فرمائیے۔ پس وہ بیان کیا گیا تو میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کو واپس لوٹ جاؤ۔ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آ جانا۔ میں نے عرض کی، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو بہانگ دہل کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی جانب گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے لگے۔ اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور ز رگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ میں گیا اور حسبِ سابق کہا، وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ دن کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کے لیے آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی منزلِ اوّل ہے۔

000-بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

3523 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ"

زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

12-بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

3524 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہلِ عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ العَرَبِ، فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلاَثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الأَنْعَامِ، (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلاَدَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الأنعام: 140) إِلَى قَوْلِهِ (قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) (الأنعام: 140)"

سورۂ الانعام کی آیت ایک سوتیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی: ترجمہ کنزالایمان: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بے شک وہ بھکے اور راہ نہ پائی (پ ۸، الانعام ۱۴۰)

13- بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلاَمِ وَالجَاهِلِيَّةِ

زمانۂ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب ہونا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : إِنَّ الكَرِيمَ، ابْنَ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ البَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

3525 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ :(وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعرآ ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندانِ قریش کی شاخیں۔

3526 - وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ" : لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214 :)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ"

حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کے نام لے کر بلایا۔

-3525 راجع الحديث:1394

-3526 راجع الحديث:1394,1392

3527 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی جانب سے تمہارا ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

14- بَابٌ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

3528 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا۔ پھر ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

15- بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفِدَةَ

حبشیوں کا ذکر اور رسولِ خدا ﷺ کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا

3529 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ، وَتُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ ایام حج کے سبب میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ کپڑا اوڑھ کر آرام فرما تھے۔ حضرت ابوبکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا نبی کریم ﷺ نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر

3527- راجع الحدیث:2753

3528- راجع الحدیث:3146 صحیح مسلم:2436 سنن ترمذی:3901 سنن نسائی:2610

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ. وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى

فرمایا، اے ابوبکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔

3530 - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الأَمْنِ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کپڑے میں چھپا رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو۔

16- بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لاَ يُسَبَّ نَسَبُهُ

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بُرا نہ کہا جائے

3531 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لاَ تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسّان نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا؟ حسّان نے عرض کی۔ میں آپ کے نسب کو یوں ان سے باہر نکال لونگا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسّان کو بُرا کہنے لگے تو انہوں نے فرمایا: حسّان کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا ﷺ کے اسمائے گرامی

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الكُفَّارِ) (الفتح: 29) وَقَوْلِهِ (مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) (الصف: 6)"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (پ ۲۶، الفتح ۲۹) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان

3530- راجع الحدیث: 949

3531- انظر الحدیث: 6150،4145، صحیح مسلم: 6340

3532 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ"

کا نام احمد ہے (پ ۲۸، الصف ۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں: عربی میں اللہ، عبرانی میں ایل۔ حضور انور کے بھی دو نام ذاتی ہیں: محمد، احمد باقی نام صفاتی، چونکہ اللہ رسول کی صفات بہت ہیں، نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجت مند اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مند آوے اسی نام سے پکارے۔ حضور انور سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا، ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہوگا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام محمد ہوا، چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی تعریف فرماتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے تیس نام عطا فرمائے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رسالہ مستقل لکھا ہے۔ عبدالمطلب نے بھی ایک خواب دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ (مرقات، اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں سب نام شریف مشتقات ہیں۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۵)

3533 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر متعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

18- بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا

3534 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3532- انظر الحدیث: 4896، صحیح مسلم: 6060,6058، سنن ترمذی: 2840

3534- صحیح مسلم: 5917,5922، سنن ترمذی: 2864

سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي، وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ"

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان بنایا۔ اسے مکمل کردیا اور بڑا خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور حیرانی سے کہتے کہ کاش! اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

3535 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ "مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کے کی سجاوٹ اور آرائش میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور حیرانی سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

19- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک

3536 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3536م- وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے یہی بتایا ہے۔

بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی کنیت

3537 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

3535- صحیح مسلم:5920

3536م- انظر الحدیث:4466، صحیح مسلم:6045

شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابو القاسم! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہوکر فرمایا: میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

3538 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

3539 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

21-بَابٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی تاثیر

3540 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي

جعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یافتہ ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

22-بَابُ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ

مُہرِ نبوت کا ذکر

3541 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ نے

-3538 راجع الحدیث:3114

-3539 راجع الحدیث:110، صحیح مسلم:5562، سنن ابو داؤد:4965، سنن ابن ماجہ:3735

-3540 راجع الحدیث:190

-3541 راجع الحدیث:190

خَاتِمٌ، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ"

مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جا کر عرض کی۔ یارسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کو وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبید اللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

23- بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا ﷺ کے اوصافِ عالیہ کا ذکر

3542- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لاَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ " وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا: تم رسولِ خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

3543 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الحَسَنُ يُشْبِهُهُ

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل و صورت آپ کی طرح ہے۔

3544 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ:

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی

3542- انظر الحدیث: 3750

3543- انظر الحدیث: 3544، صحیح مسلم: 6035,6034، سنن ترمذی: 282

3544- راجع الحدیث: 3543

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يُشْبِهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: "كَانَ أَبْيَضَ، قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا"

رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تھا۔

3545 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى العَنْفَقَةَ

حضرت جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں چند بال سفید تھے۔

3546 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کو جب آپ نے دیکھا تو عمر رسیدہ ہو گئے تھے؟ فرمایا: آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

3547 - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلاَ بِالقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلاَ آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ، وَلاَ سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں درمیانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی، سر کے موئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال رونق افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے

3545- صحیح مسلم:6033، سنن ابن ماجہ:3628

3547- انظر الحدیث:5900,3548، صحیح مسلم:6042، سنن ترمذی:3623

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ، فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ

ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

3548- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ، وَلاَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالآدَمِ، وَلَيْسَ بِالجَعْدِ القَطَطِ، وَلاَ بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت طویل قامت تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال رونق فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سرِ اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

3549- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صورت میں سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے میں سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

3550- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لاَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا، نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں زرا سفیدی تھی۔

3548- راجع الحدیث: 3547

3549- صحیح مسلم: 6020

3550- انظر الحدیث: 5895,5894 سنن نسائی: 5101

3551 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حُلّے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ کندھوں تک تھے۔

3552 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لاَ بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ فرمایا، نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔

3553 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ، بِالْمَصِّيصَةِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى البَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا المَرْأَةُ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ المِسْكِ

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بطحا کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جُحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر وہ اپنے ہاتھوں کو محبوبِ خدا کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مُشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

3554 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

3551- انظر الحدیث: 5901،5848 صحیح مسلم: 6018 سنن ابو داؤد: 4072،4184 سنن ترمذی: 2811 سنن نسائی: 5247

3553- راجع الحدیث: 187

3554- راجع الحدیث: 6،5

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے آپ کی سخاوت میں جوش آجاتا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضرِ خدمت ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآنِ کریم کا دَور کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھلائی پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

3555 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ المُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ، وَأُسَامَةَ، وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس مسرور حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارے میں کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

3556 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ "

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر جب میں نے حاضرِ خدمت ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ کا پُرنور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب بھی مسرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرہ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کرلیا کرتے تھے۔

3557 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نوعِ انسانی کے

3555- انظر الحديث: 6771,6770,3731 صحيح مسلم: 3605

3556- راجع الحديث: 2757

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا۔ زمانے پر زمانے گزرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں موجود ہوں۔

3558 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہلِ کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہلِ کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا۔ (حکم آنے پر) رسول اللہ ﷺ گیسوئے مشک بار کے دو حصے کرنے لگے۔

3559 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا

حضرت، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فحش گو اور بدکلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

3560 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دُور رہتے۔

3558- انظر الحدیث: 5917,3944' صحیح مسلم: 6016' سنن ابو داؤد: 4188' سنن نسائی: 5253' سنن ابن ماجہ: 3632

3559- انظر الحدیث: 6035,6029,3759' صحیح مسلم: 5987

3560- انظر الحدیث: 6853,6786,6126' صحیح مسلم: 5999' سنن ابو داؤد: 4785

أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے بدلہ نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے اللہ کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

3561 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلاَ دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو نہیں چھوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر کی طرح خوشبودار ہو۔

3562 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیادار تھے۔

3562م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے: جب آپ کسی کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

3563- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

3564 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ،

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحسینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ

3561- راجع الحدیث: 1141

3562- صحیح مسلم: 5986، سنن ابن ماجہ: 4180

3563- انظر الحدیث: 5409، صحیح مسلم: 5451,5348، سنن ابوداؤد: 3763، سنن ترمذی: 2031، سنن ابن ماجہ: 3260,3259

3564- راجع الحدیث: 390

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

3565- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بلند ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استقاء میں، کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3566- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ، خَرَجَ بِلاَلٌ فَنَادَى بِالصَّلاَةِ ثُمَّ دَخَلَ، فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ العَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ، فَرَكَزَ العَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الحِمَارُ وَالمَرْأَةُ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر رونق افروز تھے۔ پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

3565- راجع الحديث: 1031

3566- راجع الحديث: 633,178

3567 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ العَادُّ لَأَحْصَاهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

3568 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلاَ يُعْجِبُكَ أَبُو فُلاَنٍ، جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابوفلاں حیرانی نہیں ہوتی۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ ﷺ اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات جلدی جلدی بولتے ہیں۔

24- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3569 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جب چار رکعتیں پڑھتے تو اُن

3567- سنن ابو داؤد: 4654

3568- صحیح مسلم: 6349، سنن ابو داؤد: 3655

3569- راجع الحدیث: 1147

رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي

کی خوبی اور درازی کے متعلق کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی وطوالت کی کیا ہی بات ہے۔ اس کے بعد تین رکعت پڑھتے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

3570 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ "لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الكَعْبَةِ: جَاءَهُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلاَ تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجدِ حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرئیل کے آنے سے پہلے تین افراد آئے اور آپ مسجدِ حرام کے اندر محوِ خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا، وہ کون ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا، وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، ان کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہو گئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ حتیٰ کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبرئیل آپ کو لے کر آسمان کی جانب چڑھ گئے۔

25- بَابُ عَلاَمَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلاَمِ

اسلام میں علاماتِ نبوت

3571 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے قریب جا کو قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر

3570- انظر الحدیث: 7517,6581,5610,4964 صحیح مسلم: 412

وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لاَ يُوقَظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلاَنُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ المَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ المَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي العَزْلاَوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ المِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوگیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر تھے اور رسول اللہ ﷺ کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا، حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابوبکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم ﷺ بیدار ہوگئے آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص الگ بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا، جنابت نے مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہورہی تھی۔ ہم چلے جارہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی، ایک رات دن کا ہم نے کہا، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس چل۔ کہنے لگی، کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک دکھ دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے تڑپتے ہوئے افراد نے پانی پیا، حتیٰ کہ ہم خوب سیراب ہوگئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے،

ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہر حال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے سبب اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تا کہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دیدی کہ یہ مسلمان ہوگئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

3572 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ القَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلاَثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلاَثِ مِائَةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، آپ کتنے افراد تھے؟ جواب دیا، تین سو یا تین سو کے قریب۔

3573 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، فَالْتُمِسَ الوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا ہے، لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی حاجت ہے لیکن انہیں ملتا نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے

3572- صحیح مسلم:5903

3573- راجع الحدیث:169

الإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے۔

3574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ، حَدَّثَنَا حَزْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّئُونَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الأَرْبَعَ عَلَى القَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَتَوَضَّئُوا فَتَوَضَّأَ القَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الوَضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر کے لیے روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی تھے۔ وہ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہوگیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے افراد تھے۔

3575 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ المَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ المِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي المِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ القَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے قریب تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی لوگ رہ گئے۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے سبب ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا: اسی آدمی تھے۔

3576 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم ﷺ کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آ کر جمع

3576- انظر الحدیث: 5639,4840,4154,4153,4152 صحیح مسلم: 4790,4789 سنن نسائی: 77

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلاَ نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ العُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے پوچھا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کو کفایت کرتا مگر ہم پندرہ سو تھے۔

3577- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ البِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي البِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ، أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے حتیٰ کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی پینے لگے، حتیٰ کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

3578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلاَثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت امّ سلیم سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں نقاہت سی محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جَو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلّے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کر دیا۔ میں

3577- انظر الحديث: 4151،4150

3578- انظر الحديث: 422، راجع الحديث: 422

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا"

روٹیاں لیکر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا آپ کے گرد چند صحابہ بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ فرمایا، کھانا دیکر عرض کی، جی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس نہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ رسولِ اللہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسولِ اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر رونق افروز ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم نے سالن کی جگہ کپّی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسولِ اللہ نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلالو۔ پس انہوں نے سیر ہوکر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا، دس آدمی کھانے کے لیے اور لالو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہوکر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلالو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی سیر ہوکر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح تمام حضرات نے سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ کل

3579 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

مہمان ستر یا اسّی کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو شمار کرتے رہے ہیں جبکہ تم خائف کرنے والے معجزوں کو گننے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی جانب آؤ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارک سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

3580 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلاَ يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لاَ يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد پھرے اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر تشریف فرما ہوگئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ناپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی

3579- سنن ترمذی:3633

3580- راجع الحدیث:2127

3581- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ ثَلاَثَةً، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي، وَلاَ أَدْرِي هَلْ قَالَ: امْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟، قَالَ: أَوَعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ، فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، وَقَالَ: لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، قَالَتْ لاَ وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلاَثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ

کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم نے فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین افراد کو اور نبی کریم ﷺ دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابوعثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نمازِ عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، حتیٰ کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا، کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر روکے رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک جانب چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے بُرا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا، تم لوگ کھاؤ، میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے نبی

3581- راجع الحدیث:602

مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ، قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

فراش کی بہن! عرض کی، قسم میری ٹھنڈی آنکھ کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا، وہ قسم شیطان کی جانب سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہِ رسالت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی میعاد آج ختم ہوگئی۔ بارہ افراد کی ماتحتی میں لشکر تیار کیا گیا۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ کافی لوگ تھے، جن کا شمار اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہاں ان کے ساتھ آدمی روانہ کیے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

3582 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ المَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ، فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ المَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الجُمُعَةِ الأُخْرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ المَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ایک مرتبہ اہلِ مدینہ قحط کا شکار ہو گئے۔ اسی اثناء آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہوگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر اچانک ہوا چلنے لگی بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس اسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر ڈھے رہے ہیں، لہٰذا اللہ سے دعا فرمائیے کہ اسے روک لے۔ آپ نے تبسم مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں چھوڑ کر ہمارے

3582- راجع الحدیث: 932,931

گرد اگرد برسو۔ راوی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں جانب رہے گویا وہ تاج ہیں۔

3583 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلاَءِ، أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلاَءِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ المِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون رونے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔

3583م- وَقَالَ عَبْدُ الحَمِيدِ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ العَلاَءِ، عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کو عبدالحمید بھی عثمان بن عمر و معاذ بن العلاء نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

3584 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ، فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى المِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ، قَالَ: كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم جمعہ کے دن کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے دن آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگایا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

3585 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3584- راجع الحديث:449

3585- راجع الحديث:918

أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم ﷺ کے ایک ستون سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر رونق افروز ہوئے تو میں نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے جا کر اس پر اپنا دستِ شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

3586- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ،

3586م- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اصحاب رسول سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حُذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا: بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل و عیال اس کے مال اور اس کے پڑوسیوں میں ہے، جو اسے نماز، خیرات اچھی بات کہنے اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا، میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے متعلق پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح موج مارے گا۔ عرض کی، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خدشہ ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا: بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا، بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا، پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ ہم نے پوچھا، کیا انہیں دروازے کا علم

تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا، ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بارے میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن خوف کے سبب اس کے بارے ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے بارے میں پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

3587 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری جنگ نہ ہوجائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے جنگ نہ کرو، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں

3588 - وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ،

اور اس وقت تم جس کو بہترین شخص شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا سوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہی زمانہ اسلام میں اچھے ہیں۔

3589 - وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

3590 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے

3587- راجع الحدیث:2928

3588- راجع الحدیث:3587

3589- راجع الحدیث:3587

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

لڑائی نہ کرلو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا ٹپی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔

3591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هَذَا البَارِزُ ". وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ البَازِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال مسلسل رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا۔ مجھے اپنی پچھلی عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس حد تک شوق تھا جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں نے آپ کو دستِ مبارک کا ارشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بازر ہیں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ وہ بازر کے رہنے والے ہیں۔

3592 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چڑے کی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

3593 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ اليَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے تو ان پر غالب آ جاؤ گے، حتیٰ کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دے۔

3591- راجع الحدیث:2928 صحیح مسلم:7243

3592- راجع الحدیث:2927

3593- راجع الحدیث:2925

يَقُولُ الحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ

3594 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دینگے، ہاں۔ پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے مشرف ہوا ہو، وہ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح عطا کی جائیگی۔

3595 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحَكَمِ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ - قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا البِلاَدَ - وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: " كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا وہ حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا ڈر نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہوجائے گا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہوجاؤ گے۔ میں نے عرض کی: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور

3594- راجع الحديث: 2897

3595- راجع الحديث: 1413

وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ " قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ، لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو القَاسِمِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ

دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے لیکن اسے کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک اکیلا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس دن تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کثیر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے داہنی طرف دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا صدقہ دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جا سکے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا ڈر نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر اگر باقی رہی تو نبی کریم القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔

3595م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔

3596- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

-3596 راجع الحدیث:1344

لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے یہ خدشہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے خوف اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

3597 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُطُمٍ مِنَ الآطَامِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ القَطْرِ

حضرت اسامہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے؟ بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

3598 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذَا، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو قریب آ گیا ہے۔ دیوار میں یا جوج و ماجوج نے اتنا شگاف کر لیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں گزار ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی۔

3599 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ

3597- راجع الحديث:1878

3598- راجع الحديث:3346

3599- راجع الحديث:115

الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ

ایک دن نبی کریم ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

3600 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ المَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ، وَتَتَّخِذُهَا، فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَكُونُ الغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ، أَوْ سَعَفَ الجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

3601 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف دیکھے گا فتنے اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے۔

3602 - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابو بکر بن عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک

3600- راجع الحدیث:19

3601- انظر الحدیث:7082,7081، صحیح مسلم:7176

3602- صحیح مسلم:7177

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال ومتاع سب چھن گئے۔

3603 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جلد تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور کچھ ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

3604 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ: مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کردے گا۔ لوگوں نے عرض کی، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے لاتعلق رہتے۔ محمود، ابوداؤد، شعبہ، ابو التیاح نے بھی ابوزرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

3605 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ، يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

3603- انظر الحدیث: 7052، صحیح مسلم: 4752، سنن ترمذی: 2190

3604- انظر الحدیث: 7058,3605، صحیح مسلم: 7255,7254

3605- انظر الحدیث: 3604

3606 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھ سے نہ جڑ جائے۔ پس میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے عرض کی، کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہے تو سہی لیکن اس میں ملاوٹ ہوگی میں نے عرض کی کس چیز کی ملاوٹ کی جائے گی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا اجماع دیکھو گے۔ میں نے عرض کی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں کچھ مبلغ ہوں گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی جانب بلائیں گے۔ جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں بات چیت کریں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے جڑے رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں سے الگ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ، حتیٰ کہ موت آئے اور تم درخت سے وابستہ ہو۔

3607 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ:

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے یحییٰ

3606- انظر الحدیث: 7084,3607 صحیح مسلم: 4761 سنن ابن ماجہ: 3979

3607- راجع الحدیث: 3606

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

بن سعید نے، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا، ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کئے۔

3608 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں لڑ نہ لیں حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

3609 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں جنگ نہ ہوجائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجّال اور کذّاب ظاہر نہ ہوجائیں، جن کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

3610 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس بنی تمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیں۔ آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو،

3608- راجع الحدیث:85

3609- راجع الحدیث:85، صحیح مسلم:7272، سنن ترمذی:2218

3610- راجع الحدیث:3344، صحیح مسلم:2453,2452، سنن ابن ماجہ:169

رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ. -وَهُوَ قِدْحُهُ- فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ

اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا، پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا، جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہوجائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابو طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام علامات دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

3611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا

3611- انظر الحدیث: 6930,5057' صحیح مسلم: 2461,2460,2459' سنن ابوداؤد: 4767' سنن نسائی: 4113

غَفْلَةً، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی طرف کسی بات کو غلط منسوب کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزان عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ حضور کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر ڈالو کیونکہ قیامت کے دن ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

3612 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بطور عرض خدمتِ اقدس میں عرض کی جب کہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیر سایہ رونق افروز تھے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی شخص کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں، لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا حتیٰ کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا ڈر ہوگا لیکن تم جلد

3612- سنن ابو داؤد: 2649

3613 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: " اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ "

3614 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ رَجُلٌ الكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلاَنُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

3615 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الحَسَنِ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ

بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ بُرا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس شخص نے آکر آپ سے عرض کر دیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ شخص بہت بڑی خوشخبری لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآنِ کریم کے سبب ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والدِ محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو

3613- انظر الحدیث: 4846

3614- انظر الحدیث: 5011,4839' صحیح مسلم: 1855,1854' سنن ترمذی: 1885

3615- راجع الحدیث: 2439

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ لاَ يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ، فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ المَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ البَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ المَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ:

تا کہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والدِ ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والدِ محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ تو بتایئے جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ساری رات صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہوگئی تو راستہ سنسان ہوگیا اور کوئی ایک شخص بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس کے قریب اتر گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کردی تا کہ آپ وہاں سو جائیں۔ پس میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! سو جایئے اور میں آپ کے اطراف کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا، اسی دوران ایک چرواہے کو اسی پتھر کی طرف آتے دیکھا، جو اپنی بکریوں کو لے کر اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کررہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟ اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی آدمی کا نام لیا۔ میں نے پوچھا، کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا، کیا تم ہمیں دودھ دوھ دو گے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور ایک بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر اپنے

أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أُرَى - فِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ، - شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا، فَجَعَلَ لاَ يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا، فَلاَ يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَى لَنَا

پیالے میں دودھ دوھ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی کریم ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ساتھ رکھتا تھا۔ پس میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ میں نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال لیا تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور عرض کی، یارسول اللہ! نوش فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے نوش فرمالیا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو ہم چل پڑے کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی دوران ہمارا تعاقب کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کوئی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ فرمایا، خوف مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دُعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس سمیت زمین میں دھنس گیا۔ سطح زمین کے بارے میں زہیر راوی کو شبہہ ہے۔ میرے خیال میں یہ آپ دونوں حضرات نے میری ہلاکت کے لیے دعا کی ہے، اب میری نجات کے لیے دعا کیجئے خدا کی قسم میں آپ کی تلاش میں پھرنے والوں کو واپس لوٹا دوں گا پس نبی کریم نے اس کے لیے دعا کی تو زمین نے اسے چھوڑ دیا۔ پس جو آدمی بھی اسے ملتا تو اس سے کہہ دیتا کہ ادھر میں تلاش کر آیا ہوں پس جو بھی ملتا۔

3616 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ کی مبارک عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: کوئی خوف نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

يَعُودُهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لاَ بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ القُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا

پس نبی کریم ﷺ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہورہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: جی نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا یونہی ہو جائے گا۔

3617 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ البَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورہ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا۔ اور کہتا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا کہنے لگے: یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے مقدور بھر خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھ گئے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی طرف نہیں ہے، پس اسے پڑا رہنے دیا۔ (ﷺ)۔

3618 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3617- صحیح مسلم: 7257

3618- راجع الحدیث: 3027، صحیح مسلم: 7257

اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

3619 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: "إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا: ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

3620 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کرامت میں مسیلمہ کذاب آ کر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ حتیٰ کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں ہلاک کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔

3619- راجع الحدیث: 3121

3620- انظر الحدیث: 7461,7033,4378,4373، صحیح مسلم: 5894، سنن ترمذی: 2292

3621 - فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ، صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگھن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میرے اس خواب کی تعبیر دو کذّاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کے رہنے والا مسلیمہ کذّاب ہے۔

3622 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہلِ ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہلِ ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ اُحد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

3623 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3621- انظر الحدیث: 4374,4375,4379,7034,7037، راجع الحدیث: 3620

3622- انظر الحدیث: 3987,4081,7035,7041، صحیح مسلم: 5893، سنن ابن ماجہ: 3922

3623- صحیح مسلم: 6263,6264، سنن ابن ماجہ: 1621

عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهَا

ہیں کہ حضرت فاطمہ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی صاحبزادی کو خوش آمدید کہا اور اپنے داہنی یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ پس میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی مگر آپ نے نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا قریب کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرسکتی جب نبی کریم کا وصال ہوگیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا۔

3624 - فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي القُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ المُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ

تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک مرتبہ دَور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ پس گمان ہے کہ میرا وقت آخر آپہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ تو اس بات نے مجھے رُلایا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

3625 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس

3624- انظر الحدیث: 6286,4434,3716,2626 'راجع الحدیث: 3623

3625- راجع الحدیث: 3623 'صحیح مسلم: 6262 'سنن ترمذی: 3893

فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔

3626 - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میرا وصال ہوجائے گا تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گا، تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ: اہل بیت کے معنی ہیں گھر والے۔ اہل بیت رسول چند معنی میں آتا ہے: (۱) جن پر زکوۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم عباس، علی، جعفر، عقیل، حارث کی اولاد (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج پاک (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے جانے والے جیسے حضرت زید ابن حارثہ اور جیسے اسامہ ابن زید، یہاں ازواج پاک کے سواء باقی حضرات مراد ہیں یعنی اولاد اور خدام خاص کیونکہ ازواج پاک کے لیے مؤلف نے علیحدہ باب باندھا ہے۔ خیال رہے کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے، رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا "رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ" حضرت صفورہ کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل فرمایا "اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا" حضرت عائشہ صدیقہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا "وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ" اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے، حضور نے جناب فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی خدایا یہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اولاد سب ہی اہل بیت ہے رضی اللہ عنہم۔ خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں: بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت اس لیے اہل بیت بھی تین قسم کے ہیں۔ (از اشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۷۶)

3627 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: یہ علم سے مالا مال ہیں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

3626- راجع الحدیث: 2625

3627- انظر الحدیث: 4970,4969,4430,4294' راجع الحدیث: 2742,2704

(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر : 1)، فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

وَالْفَتْحُ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے آخری وقت کی خبر فرمائی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

3628 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ المِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں وصال فرمایا تھا، باہر تشریف لائے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار کم ہو رہے ہیں حتیٰ کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ تشریف فرما ہوئے۔

3629 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الحَسَنَ، فَصَعِدَ بِهِ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ امام حسن کو لے کر منبر پر رونق افروز ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

3630 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر اور

3628- راجع الحدیث:927

3629- راجع الحدیث:2704

3630- راجع الحدیث:1246

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى جَعْفَرًا، وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ"

حضرت زید کی اطلاع آنے سے پہلے ان کی شہادت کے متعلق خبر دے دی اور آپ کی چشمانِ مبارک سے اشک جاری تھے۔

3631 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الأَنْمَاطُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ، فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ ارشاد فرمایا: یاد رکھو جلد تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے ہٹالو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

3632 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّأْمِ، فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ، لِسَعْدٍ: انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا، وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَلاَحَيَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الحَكَمِ، فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی غرض سے روانہ ہوئے اور امیہ بن خلف ابوصفوان کے ہاں قیام کیا اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ پس امیہ نے کہا کہ ابھی انتظار کیجئے تاکہ دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو ہم چل کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابوجہل آکر کہنے لگا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا، میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا: تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہے۔ جواب دیا، ہاں پس دونوں کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا کہ ابوالحکم سے بلند آواز میں بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی میں بسنے

-3631 انظر الحدیث: 5161، صحیح مسلم: 5417، سنن ترمذی: 2774

أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ، قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ، قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الصَّرِيخُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ، قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ

والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد نے فرمایا: اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی تجارت بالکل ختم کردوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا کہ آواز بلند نہ کرو اور انہیں ہی روکتا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آ گیا اور فرمایا: تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ پوچھا: مجھے؟ فرمایا، ہاں تجھے۔ کہنے لگا: خدا کی قسم، محمد جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے یثربی بھائی نے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: بتایئے کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی، خدا کی قسم، محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے آنے لگے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا: کیا آپ کو اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکرِ قریش میں شامل نہ ہونے کا ارادہ کرلیا لیکن ابوجہل نے اس سے کہا کہ آپ تو اس وادی کے سرداروں میں سے ہیں۔ ایک دو دن کے لیے تو ہمارے ساتھ چلے چلیے۔ پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروادیا۔

3633 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابوبکر اٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔

فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جواں مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح چرس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

3633م- وَقَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

ہمام سے حضرت ابوہریرہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر نے دو ڈول نکالے۔

3634- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

ابوعثمان فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دورانِ خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد نے ابوعثمان سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

26- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الحَقَّ وَهُمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق

3633م- انظر الحدیث: 7020,7019,3682,3676، صحیح مسلم: 6147، سنن ترمذی: 2289

انظر الحدیث: 4980، صحیح مسلم: 6265

يَعْلَمُونَ) (البقرة: 146)

3635 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا. فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ. فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ"

چھپاتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم رجم کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور دُرے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس توریت لا کر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا: اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو اس کے نیچے آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے: اے محمد! آپ نے ٹھیک فرمایا، واقعی تورایت میں رجم کی آیت موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھروں سے بچانے کے لیے سے عورت پر جھک جاتا تھا۔

27- بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

شق القمر کا معجزہ، مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے

3636 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول

3635- راجع الحديث: 1329، صحیح مسلم: 4413، سنن ابو داؤد: 4446، سنن ترمذی: 1436

3636- انظر الحديث: 3869، 3871، 4864، 4865، صحیح مسلم: 7002، 7004، سنن ترمذی: 3285، 3286

مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا۔

3637 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے تھے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

فائدہ: معجزات جمع ہے معجزہ کی، یہ بنا ہے اعجاز سے بمعنی عاجز کرنا، وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے خلق عاجز ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب وغریب خلاف عادت کام ہے جو دعویٰ نبوت کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوا اسے کہتے ہیں ارہاص، بمعنی عمارت کو مضبوط و پختہ بنانا بنیاد مستحکم رکھنا، اس کے ذریعے نبوت کی دیوار کی پختگی کی جاتی ہے۔ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو اسے کہتے ہیں کرامت۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو وہ ہے معونت اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ ظاہر ہو وہ ہے استدراج۔ یہ پانچ قسمیں یاد رکھو: معجزہ، ارہاص، کرامت، معونت، استدراج۔ گذشتہ انبیاء کرام کو ایک یا دو معجزے عطا ہوئے تھے حضور انور کو ہزار ہا معجزے عطا ہوئے، کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ تھا، کسی کے سانس میں، کسی کی آنکھ میں مگر حضور کی شان یہ ہے کہ

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے — ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

نیز سارے نبیوں کے معجزے قصے بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تا قیامت دیکھنے میں آئیں گے ذکر کثیر، محبوبیت قرآن مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ ان کی کرامت حضور کے زندہ معجزے ہیں، مشکوۃ شریف میں چند خصوصی معجزے بیان ہوئے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۲۶)

3638 - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو

3637- صحیح مسلم: 7007
صحیح مسلم: 7010

عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ القَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ٹکڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوئے تھے۔

28- بَابٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر معجزات

3639 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ المِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں وہ دونوں الگ ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ گئے۔

3640 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

3641 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں

3639- راجع الحدیث: 465

3640- انظر الحدیث: 7459,7311، صحیح مسلم: 4928

3641- راجع الحدیث: 71، صحیح مسلم: 4932

3642 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ،

ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا اور بکری و دینار لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی نفع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عُمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے راوی ہیں۔ ہاں شبیب نے بلاواسطہ حضرت عُروہ سے یہ سُنا۔

3643 - وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الخَيْلِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں رکھ دی گئی ہے۔ شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے کاشانہ پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

3644 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک رہے گی۔

3645 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں

3642- سنن ابو داؤد: 3384، سنن ترمذی: 1258

3643- راجع الحدیث: 2850

3644- راجع الحدیث: 2849، صحیح مسلم: 4823، سنن نسائی: 3575، سنن ابن ماجہ: 2787

3645- راجع الحدیث: 2851

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ

سے وابستہ کر دی گئی ہے۔

3646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ" وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہو سکتے ہیں کسی کے لیے باعث ثواب کا سبب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا سبب وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعث ثواب کا باعث ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے ایک لمبی سی رسّی سے باندھ دے تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے نیچے آئے گی اسی قدر اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسّی توڑ کر ایک دو ٹیلے دوڑتا ہوا طے کر جائے تو اس کی لید تک مالک کے لیے ثواب کا باعث ہوگی۔ اگر وہ کسی نہر سے پانی پی لے خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے، پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو بوجھ اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے نہ بھلائے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہوگا۔ اگر تکبر یا رکاری کے سبب گھوڑا رکھا یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اوپر بوجھ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ سے گدھے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں میرے اوپر اب تک کچھ نازل نہیں ہوا سوائے اس آیت کے جو بڑی جامع ہے کہ: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر

3646- راجع الحدیث: 2371

بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۸)

3647 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، وَأَحَالُوا إِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو ''محمد اور ان کا لشکر'' کہتے ہوئے واپس قلعے کی طرف بھاگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہو کر رہتی ہے۔

3648 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے خود سے لگالو۔ پس میں نے لگا لی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

☆☆☆☆☆

3648- راجع الحدیث:119

بسم الله الرحمن الرحيم

62- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ رَآهُ مِنَ المُسْلِمِينَ، فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

3649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فضائلِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

فضائلِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت پائی یا حالت اسلام میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بڑی تعداد میں جمع ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پائی ہو۔ پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوجائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بکثرت جمع ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت کی سعادت

3649- راجع الحديث: 2897

فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

پانے والوں کی صحبت کی سعادت پائی ہو؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے ہاں تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

3650 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ فَلاَ أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا - ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ "

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے فربہ ہوں گے۔

فائدہ: صحابہ جمع ہے صاحب کی یا صحابی کی بمعنی ساتھی۔ شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حضور انور کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے، اگر درمیان میں مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو کر مراتب بھی صحابی ہے جیسے اشعث ابن قیس کے متعلق مشہور ہے۔ (از اشعہ) جنات فرشتے یوں ہی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صحابی نہیں۔ صحابہ کی تعداد ان کے اقسام ہم ابھی کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل، روئے زمین کے سارے ولی غوث قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچتے۔ صحابہ میں خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت افضل ہیں، پھر عشرہ مبشرہ، پھر بدر والے، پھر بیعت رضوان والے، پھر صاحب قبلتین۔ کوئی صحابی فاسق نہیں سب عادل ہیں، رب فرماتا ہے: "وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا" اور فرماتا ہے: "وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ"۔ صحابہ کے متعلق پوری بحث ہماری کتاب امیر معاویہ میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۲۵۲)

3651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں

3650- راجع الحدیث: 2651

3651- راجع الحدیث: 2652

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ

گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔

2- بَابُ مَنَاقِبِ المُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ

مہاجرین کے فضائل ومناقب

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لِلْفُقَرَاءِ المُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ} (الحشر: 8) وَقَالَ اللَّهُ: {إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ} (التوبة: 40) إِلَى قَوْلِهِ {إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا} (التوبة: 40) " قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ

ان میں سے حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابوقحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں (پ ۲۸، الحشر ۸) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔۔۔تا۔۔۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبۃ ۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں حضرت ابوبکر تھے۔

3652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلاَثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ البَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لاَ، حَتَّى تُحَدِّثَنَا: كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ، وَالمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا، أَوْ: سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى

حضرت برا ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے کہا کہ برا سے کہیے کہ کجاوہ کو اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتایں گے کہ آپ نے اور رسول اللہ ﷺ نے کیا انتظام کیا جبکہ آپ مکّہ مکرمہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔

راجع الحدیث: 2439

أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ، فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا، ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى. فَارْتَحَلْنَا وَالقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے مکۂ معظمہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے کہ عین دوپہر کا وقت ہوگیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آجائے تو اس کے نیچے پڑاؤ ڈالیں۔ پس ایک پتھر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ پس میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم ﷺ کے آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! آرام فرمایئے پس نبی کریم ﷺ آرام فرمانے لگے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر اُدھر چل دیا کہ کوئی شخص نظر آئے۔ اسی دوران ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک کر اسی پتھر کی جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا، اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا، فلاں قریشی کا جب اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے پوچھا، کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو میں نے کہا، کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے جواب دیا، ہاں میں نے اس سے دوہنے کے لیے کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی ٹانگیں باندھ دیں۔ میں نے کہا کہ اس کے تھن تو صاف کرلو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں اسے لے کر نبی کریم کی خدمت مین حاضر ہوگیا اور آپ کو بیدار پایا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمالیجئے۔

آپ نے نوش فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا، بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چل دیئے اور قوم ہماری تلاش میں گھوم رہی تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا پتہ نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک جعشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آرہا تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ہماری تلاش میں آپہنچا ہے۔ فرمایا، کوئی غم نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

3653 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا فِي الغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نے عرض کی جبکہ میں غار میں تھا کہ اگر کسی کافر نے اپنے قدموں کی طرف نگاہ کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا: ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

فائدہ: فضائل جمع ہے فضیلت کی، فضیلت وہ خصوصی بزرگی ہے جو حضور انور کو عطا ہوئی آپ کے سوا کسی نبی ولی جن فرشتے کو عطا نہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد خدا تعالیٰ ساری مخلوق سے افضل ہیں، آپ کا مثل رب تعالیٰ نے پیدا ہی نہ فرمایا ؎

دھر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات — قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

حضور کے خصوصی فضائل حد سے وراء شمار سے زیادہ ہیں۔ ان کا شمار ساری مخلوق نہیں کر سکتی جو کوئی کچھ بیان کرتا ہے وہ صرف برکت کے لیے، سمندر کا قطرہ ریگستان کا ذرہ ہی بیان کرتا ہے وہ ایسے ہیں جیسا انہیں رب تعالیٰ ہی جانتا ہے ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی طرح صاحب مشکوۃ نے صرف ایمان تازہ کرنے اپنا نام حضور کے نعت خوانوں میں لکھوانے کے لیے یہ باب باندھا اور یہ فقیر گنہگار احمد یار اپنے نصیب پر ناز کرتا ہے کہ مجھے رب تعالیٰ نے اس باب کی شرح لکھنے کی توفیق بخشی مجھے تو ان کا گنہگار امتی ہونے پر فخر ہے ؎

بریں نازم کہ ہستم امت تو — گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

خیال رہے کہ حضور انور ساری خلقت سے افضل ہیں لہذا آپ نبیوں سے، رسولوں سے، عرش اعظم سے، کعبہ معظمہ سے، کتاب اللہ لفظی قرآن مجید سب سے افضل ہیں کہ یہ سب چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں۔ چنانچہ کعبہ دیکھنے والا حاجی ہے، کوئی نمازی، کوئی غازی، کوئی قاری یا قاضی ہے مگر حضور کو ایمان کے ساتھ دیکھنے والا صحابی ہے جو تمام سے افضل

3653- انظر الحدیث: 4663,3922 صحیح مسلم: 6119 سنن ترمذی: 3096

ہے۔ اسی لیے جب حضور انور نے مکہ معظمہ کو چھوڑا وہاں سے ہجرت کی تو مسلمانوں کو بلاعذر وہاں رہنا حرام ہوگیا حالانکہ کعبہ شریف وغیرہ وہاں موجود تھے، جب فتح مکہ فرمائی تب تا قیامت وہاں رہنا جائز بلکہ ثواب ہوگیا، جب حضور مکی تھے تو آیات قرآنیہ مکی ہوئیں، جب حضور مدنی ہوگئے تو آیات قرآنیہ مدنی ہوگئیں۔ رب نے مکہ کی قسم فرمائی اس لیے نہیں کہ وہاں کعبہ ہے بلکہ اس لیے کہ وہاں حضور ہیں "لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ" حضور کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درجہ ہے پھر موسیٰ علیہ السلام کا، اس کے بعد خاموشی بہتر ہے، دیکھو اشعۃ اللمعات۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱)

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الأَبْوَابَ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3654 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذٰلِكَ العَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ تمام دروازے بند کردو سوائے درِ ابوبکر کے

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کرلے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کرلیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر حیرانی ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو کسی شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا جب ہمیں علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ تو خود اپنے اختیار کے بارے میں فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہوگیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا

3654- راجع الحدیث: 466

ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رستہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے سوائے دروازہ حضرت ابوبکر کے۔

4- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں

3655 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں جب ہم صحابۂ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

5- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

اگر نبی کریم ﷺ کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے۔

3656- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

3657 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

3655- انظر الحديث:3697

3656- راجع الحديث:367

3657- راجع الحديث:466

3657م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

حضرت ایوب سے اسی کی مثل مروی ہے۔

3658 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الجَدِّ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَابَكْرٍ

حضرت عبداللہ بن ابو مُلیکہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بنایا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس شخصیت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

000-باب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دیگر فضائل

3659 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ: المَوْتَ، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَابَكْرٍ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی دن آنا۔ عرض کی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

3660 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ، إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ، وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت ہیں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

3661 - حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت

3659- انظر الحدیث: 7360,7220، صحیح مسلم: 6130,6129، سنن ترمذی: 3676

3660- انظر الحدیث: 3857

3661- انظر الحدیث: 4640

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَثَّمَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لاَ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

ابوبکر بھی اپنی چادر کا کنارا پکڑے ہوئے حاضر ہوئے حتیٰ کہ ان کا گھٹنا ننگا ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آرہے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر میں بعد میں نادم ہوا اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کردیا، لہٰذا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین دفعہ فرمایا: اس کے بعد حضرت عمر نادم ہوکر حضرت ابوبکر کے کاشانہ پر حاضر ہوئے اور ان کے متعلق پوچھا جواب ملا کہ وہ گھر نہیں ہیں۔ پس یہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پُرنور چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور یہ دیکھ کر حضرت عمر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہوکر عرض کی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھ سے بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ یہ دو دفعہ عرض کیا۔ پس نبی کریم نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن اکیلے ابوبکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ پھر دو دفعہ فرمایا کہ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے کسی نے اُف بھی کہنے کی جراٴت نہ کی۔

3662- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، قَالَ: خَالِدٌ الحَذَّاءُ، حَدَّثَنَا

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل

3662- انظر الحدیث: 4358، صحیح مسلم: 6127، سنن ترمذی: 3885

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: "أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا

کے لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی: لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض کی کہ مردوں میں سے؟ فرمایا، ان کے والدِ ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر ان کے بعد؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب اور ان کے بعد کچھ دوسرے حضرات کے نام لیے۔

3663- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ" قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا: اس چیر پھاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان واقعات درست ہونے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

3664- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابنِ ابوقحافہ (ابوبکر) نے ایک یا

3663- راجع الحديث: 2324

3664- انظر الحديث: 7475,7022,7021 صحيح مسلم: 6142

شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

دو ڈول نکالے۔ ان کی پانی کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابنِ خطاب نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح چرس کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ سب کو سیراب کر دیا۔

3665 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلاَءَ قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ " مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ازراہِ تکبر کپڑا گھسیٹے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ کہا ہے؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَہٗ سنا ہے۔

3666 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ - يَعْنِي الجَنَّةَ، - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الرّیان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو ڈر ہی کیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں

3665- سنن ابوداؤد: 4085، سنن نسائی: 5350

3666- راجع الحدیث: 1897

هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

3667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ - قَالَ: إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ، وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ، فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ "فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُذِيقُكَ اللَّهُ المَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ،

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقامِ سخ میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصّہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہوکر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات بیٹھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔ اور ضرور آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، آپ کو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔

3668 - فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، وَقَالَ: (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ

پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے (پ ۲۳، الزمر ۳۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں

3667- راجع الحدیث: 1241

3668- راجع الحدیث: 3667,1242

مَيِّتُونَ) (الزمر: 30) ، وَقَالَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) ، قَالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلاَمًا قَدْ أَعْجَبَنِي، خَشِيتُ أَنْ لاَ يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ، فَقَالَ فِي كَلاَمِهِ: نَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ المُنْذِرِ: لاَ وَاللَّهِ لاَ نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لاَ، وَلَكِنَّا الأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايِعُوا عُمَرَ، أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ".

ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پ ۴، آل عمران ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہہ رہے تھے: میں یہ کبھی نہ کہتا لیکن میرے دل میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا پس میں حضرت ابوبکر تک وہ بات نہ پہنچانے سے ڈرا۔ پھر حضرت ابوبکر نے بات چیت شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔ اس پر حضرت حباب بن مُنذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہ کیجئے، بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزارت آپ کی ہو کیونکہ رہائش کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت ہے اور حسب ونسب کی رُو سے یہی بہترین شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے پس حضرت عمر نے کہا کہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ منظورِ نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات

نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کسی نے کہہ دیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو پھر اللہ نے کیا ہے۔

3669 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، أَخْبَرَنِي القَاسِمُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى ثَلاَثًا، وَقَصَّ الحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ،

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری وقت نبی کریم نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر تین دفعہ فرمایا: رفیق اعلیٰ ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں حضرات کے خطبہ دینے سے اللہ تعالیٰ نے بڑا فائدہ پہنچایا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو نفاق سے ڈرایا تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔

3670 - ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى، وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) "

پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو راہِ ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو آیہ کریمہ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ کی إِلَى الشَّاكِرِيْنَ تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

3671 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر ہیں میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا، پھر حضرت عمر ہیں اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک اور شخص ہے۔

3672 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3669- راجع الحدیث: 1241

3670- راجع الحدیث: 3669

3671- راجع الحدیث: 1242، سنن ابو داؤد: 4629

3672- راجع الحدیث: 334

مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو ڈھونڈنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کن حالات کا شکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تو نے رسول اللہ اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں گھونسے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی ہمیں اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

3673 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر دو تو

3673- صحیح مسلم: 6436,6435,6434' سنن ابو داؤد: 4658' سنن ترمذی: 3861' سنن نسائی: ' سنن ابن ماجہ: 1161

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

3674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ المَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ البَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ البَابِ، فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ البَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي القُفِّ، وَدَلَّى

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقشِ قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے حتیٰ کہ بئرِ اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئرِ اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان، پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، ابو بکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ پھر میں نے جا کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر سے کہا کہ اندر آ جایئے اور رسولِ خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابو بکر آ کر رسول اللہ ﷺ کے داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے،

3674- صحیح مسلم:6164

رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الآخَرِ قَالَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی دوران کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور کہا: حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور اپنی جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری طرف جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیّب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

3675- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ایک دن اُحد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے سبب اسے وجد آگیا۔ آپ نے فرمایا، اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

3676- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا، جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ، قَالَ وَهْبٌ: " العَطَنُ: مَبْرَكُ الإِبِلِ، يَقُولُ: حَتَّى رَوِيَتِ الإِبِلُ فَأَنَاخَتْ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ اَلْعَطَنُ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

3677- حَدَّثَنِي الوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحُسَيْنِ المَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک شخص نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے قوی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور آپ کے دونوں بزرگوں

3675- انظر الحدیث: 3699,3686، سنن ابو داؤد: 4651، سنن ترمذی: 3697

3676- راجع الحدیث: 3633

3677- انظر الحدیث: 3685، صحیح مسلم: 6138,6137، سنن ابن ماجہ: 98

يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو بارہا فرماتے ہوئے سنا کہ میں ابوبکر اور عمر تھے۔ میں ابوبکر اور عمر نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

3678 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ المُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، "فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) (غافر: 28)

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے برا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آ گئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک جو تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

6- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب ابوحفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3679 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المَاجِشُونِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، امْرَأَةِ أَبِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے پیچھے آواز سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے

3678- انظر الحديث: 4815,3856

3679- انظر الحديث: 7024,5226 صحيح مسلم: 6271

طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلاَلٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ " فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ

ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے دریافت کیا، یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔

3680 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: " بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا القَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا". فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی، اس لیے الٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض کی، یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔

3681 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ، يَعْنِي، اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: العِلْمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سورہا تھا کہ دورانِ خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

3682 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ

3680- راجع الحديث: 3242

3681- راجع الحديث: 82

3682- صحيح مسلم: 6146

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ، وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: " الْعَبْقَرِيُّ: عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ " وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَابِيُّ: الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ، (مَبْثُوثَةٌ) (الغاشية: 16): كَثِيرَةٌ

پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن ضعف کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی سے مراد ہے حاشیے اور جھالر والے قالین۔

3683 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ بن مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔

3683م- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں باتیں کر رہی تھیں اور خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کو مسکراتا رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر متعجب ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی

3683- راجع الحديث: 3294

سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

3684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

3685 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا: ہاں آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہو گئے اس وقت سے ہم مسلسل کامیاب ہوتے آ رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک آدمی نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جو مجھے آپ کے جتنا محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بہت مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے۔ میں اور

3684- انظر الحدیث: 3863

3685- راجع الحدیث: 3677

ابوبکر و عمر گئے ہیں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے ہیں اور ابوبکر و عمر تھے۔

3686 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، وَكَهْمَسُ بْنُ المِنْهَالِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: احد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

فائدہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''بخاری شریف'' کی مذکورہ حدیثِ پاک سے اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْيَنُ مِنَ الْاَمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے جبھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر ''ایک نبی'' ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان مراۃ جلد 8 صَفْحہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کے مقبول بندے ساری خَلقت (یعنی شَجَر و حَجَر دریا و پہاڑ بھی) کے محبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، اُنہیں پتھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سب کے اَنجام (یعنی اچھا یا بُرا خاتمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔

(مراۃ ج ۸ ص ۴۰۸)

3687 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال فرما جانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

3686- راجع الحديث: 3675

وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ

3688 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا. قَالَ: لاَ شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ، فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کی، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے، لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ ان کی محبت کے سبب ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان کی طرح کے نہیں۔

3689 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدّث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

3688- انظر الحدیث: 7153,6171,6167 صحیح مسلم: 6655

3689- راجع الحدیث: 3469

3690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي "، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کر کے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے تعاقب کر کے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ چیر پھاڑ کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے حیرانی سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

3691 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الدِّينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر لٹک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟ فرمایا دین۔

فائدہ: رؤیا بنا ہے رؤیت سے بمعنی دیکھنا مگر رؤیت عام ہے رؤیا خاص، رؤیت تو دیکھنے کو کہتے ہیں آنکھ سے دیکھنا ہو یا دل سے دیکھنا مگر رؤیا صرف خواب کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ" الخ ۔رؤیا مصدر ہے بشرہ شورای، سقیا۔ خواب کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسے بیداری میں دل کے خیالات یا الہام الٰہی ہوتے ہیں یا وسوسہ شیطانی یوں ہی خواب سونے والے کے دل کے خیالات ہی سچے خواب الہام الٰہی ہیں، جھوٹے خواب شیطانی وسوسہ، ہمارے خواب نفسیاتی، شیطانی، رحمانی ہر طرح کے ہوتے ہیں مگر حضرات انبیاء کرام کے خواب رحمانی ہی ہوتے ہیں حتی کہ ان کے خوابوں پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں، دیکھو نماز کی اذان حضرات صحابہ کی

3690- راجع الحدیث:2324 صحیح مسلم:6134

3691- راجع الحدیث:23

خواب سے جاری ہوئی، حضور کی تصدیق فرما دینے کی وجہ سے بعض خوابیں بالکل واضح ہوتی ہیں جیسے صحابہ کی اذان کی خواب بعض مجمل جیسے شاہ مصر نے قحط کے سالوں کو گایوں بالیوں کی شکل میں دیکھا۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص ۲۴۸)

3692 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلاَعَ الأَرْضِ ذَهَبًا لاَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا، گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہ وہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ ﷺ کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے خوب فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابۂ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ یہ غم و صدمہ کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحابِ رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین جتنا بھی سونا ہوتا تو عذابِ الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔

3692م- قَالَ: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت

عُمَرَ بِهَذَا

3693 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ المُسْتَعَانُ

میں اس وقت حاضر ہوا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔

3694 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

3693- صحیح مسلم: 6163,6162 ' سنن ترمذی: 3710

3694- انظر الحدیث: 6632,6264

7- بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

حضرت عثمان بن عفان ابوعمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رومہ کنواں کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ بس اسے حضرت عثمان نے کھدوایا اور فرمایا کہ جو تنگی والے لشکر کا سامان مہیا کردے، اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کردیا۔

3695 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس ایک شخص نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی، تو فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔

3695م- قَالَ حَمَّادٌ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، وَعَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ، سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى، بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ

حضرت ابوموسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ

-3695 راجع الحدیث:3693

غَطَّاهَا

3696- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الوَلِيدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ، فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا المَرْءُ - قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ - فَانْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: " إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الوَلِيدِ، قَالَ: أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى العَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الهِجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي

نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا، حتیٰ کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا فائدہ ہے۔ فرمایا: بھلے آدمی آپ کا؟ معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آپہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آ گیا، تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا: آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانی ہجرت کا دو مرتبہ شرف حاصل کیا، رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اکثر لوگ ولید کے طرزِ عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول

3696- انظر الحدیث: 3927,3872

مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ، أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الوَلِيدِ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ"

کی اطاعت اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو دفعہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، حتیٰ کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا: لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھ تک پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے متعلق میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلا کر دُرّے مارنے کا حکم دیا اور اسے اسی درّے مارے گئے۔

3697 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ المَاجِشُونُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک مہد میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیئے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

3698 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ البَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا

عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند افراد کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ

3697- راجع الحدیث: 3655، سنن ابوداؤد: 4627

3698- راجع الحدیث: 3130

جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا هَؤُلاَءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ

قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابنِ عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب عطا فرمایئے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوۂ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہوگا کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غیر حاضر ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: رکھیے میں ان واقعات کی اصلیت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد سے راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوۂ بدر سے غیر حاضر رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی مجاہدین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعتِ رضوان سے غیر حاضر ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ان کی جگہ اسے اہلِ مکہ کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے داہنے دست مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دستِ مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔

3699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کوہِ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آ گیا۔ پس آپ نے فرمایا: ٹھہر جا اُحد! میرا گمان ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

8- بَابُ قِصَّةِ البَيْعَةِ، وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عثمان بن عفان کی بیعت اور اس پر اتفاق اور حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بارے میں

3700 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: " كَيْفَ فَعَلْتُمَا، أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ؟ قَالاَ: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ، قَالَ: قَالاَ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ، لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ العِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، أَوِ

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے کچھ دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے: آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت جو اس کے لیے برداشت سے باہر ہے، آپ کیوں نہ ڈرے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ برداشت کے قابل ہے اور اس میں ہرگز کوئی زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا: غور کر لو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جا سکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مال دُوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج ہی نہ رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے ہی روز آپ کو یہ حادثہ پیش آ گیا۔ عمرو بن

3699- راجع الحديث:3175

3700- راجع الحديث:1392

النَّحْلَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي - أَوْ أَكَلَنِي - الكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ العِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لاَ يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلاَ شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ، حَتَّى طَعَنَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ العِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا نَوَاحِي المَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لاَ يَدْرُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلاَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلاَمُ المُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، - وَكَانَ العَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا؟ قَالَ: كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ، وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ، وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ النَّاسُ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ،

میمون فرماتے ہیں کہ جس دن آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ آواز آئی: مجھے کتے نے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگنے لگا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا، حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا، جن میں سے سات حضرات تو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے اسے دیکھ لیا تو اپنا بڑا سا کپڑا اس کے اوپر ڈال دیا غلام نے دیکھا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے قریب تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو قریب تھے لیکن جو مسجد کے سروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ وہ حضرت عمر کی زبان سے سبحان اللہ، سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابن عباس! ذرا دیکھو تو سہی، مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ یہ تھوڑی دیر دیکھتے رہے، پھر عرض کی کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا، کاریگر نے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے، میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کہی تھی۔ خیر خدا کا شکر

فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ. قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الغُلاَمَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هَذَا المَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلاَمَ، وَلاَ تَقُلْ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ اليَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ السَّلاَمَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ اليَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ، قَالَ: الحَمْدُ لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ المُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ

ہے کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والدِ محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کروں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا: جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دردولتپر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلائی گئی تو وہ زخم کے راستے ہی خارج ہو گئی۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت واضح طور پر نظر آنے لگا۔ پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریفیں کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو خوشخبری ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی کی، جیسا کہ آپ کو علم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا: اے بھتیجے!

الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا
رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً،
وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ، فَسَمِعْنَا
بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ
بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ
تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ
رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ،
وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهُ - فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ
أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ، وَلَا خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ
مِنْ بَعْدِي، بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ
حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ
بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، (الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ)، أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى
عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا،
فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ، وَجُبَاةُ الْمَالِ، وَغَيْظُ
الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ
رِضَاهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ
الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي
أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ
اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى
لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَا
يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ،
فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ:
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ،

کپڑا اونچا رکھا کرو کہ ایسا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا
رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبداللہ بن
عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب
حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔
فرمایا: اس کی ادائیگی کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی
نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بنی
عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی
پورا نہ ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا، لیکن ان
کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا
اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان
سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین
نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض
کرنا عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن
ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے
سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو
دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار کی کہ
حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے
دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے
ہیں۔ فرمایا: میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی
لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔
جب یہ واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر یہ آ گئے۔
فرمایا: مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ
کو بٹھا دیا۔ فرمایا، کیا جواب لائے ہو؟ عرض کی، اے
امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے
دی۔ فرمایا، خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو
اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات
پا جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور
سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب

فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ. فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلاَثَةٍ مِنْكُمْ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ. وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ، فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالإِسْلاَمُ، لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ آلُ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالاَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَدَمُ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ، وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلاَ بِالآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ المِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ، فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

کرتے ہیں۔ اگر اجازت عنایت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر رد فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین۔ حضرت حفصہ تشریف لائیں اور انکے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے اندر داخل ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا: میں اِن چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے نام گنائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ آپ تمام حضرات کے پاس عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی واسطہ نہیں، یہ ان کی تسلّی کے لئے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مِل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے سبب معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے متعلق وصیّت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت وحرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے متعلق میں وصیّت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کرنا۔ میں وصیّت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ

اسلام کے محافظ مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو ضرورت کے علاوہ ہو۔ اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیّت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب کی اصل اور اسلام کا مادّہ ہیں۔ جو مال ان کے امیروں سے لیا جائے وہ ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمّہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی بھی وصیّت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا جائے، اگرچہ ان کے لیے جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے تو حضرت عبداللہ بن عمر نے عائشہ صدیقہ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض گزار ہوئے: کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق میں ہٹتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارا کش ہونے کے لیے کہے گا ہم بارِ خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی) خاموش ہو گئے۔ پھر

حضرت عبدالرحمٰن نے کہا، کیا آپ دونوں حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟ خدا کی قسم میں کبھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا، اور اگر میں حضرت عثمان کے بارے میں فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے لازم ہوگا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کرلی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ امڈ آئے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

9- بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ القُرَشِيِّ الهَاشِمِيِّ أَبِي الحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی ابو الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

ان کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

3701 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح

3701- راجع الحدیث: 2942

وَسَلَّمَ، قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ . فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؛ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

عنایت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اس حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو عنایت فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ آرزو لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا، انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور جوان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

3702 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے لیے حضرت علی آنکھیں دکھنے کے سبب نبی کریم ﷺ کے لشکر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چھوڑ گیا ہوں۔ پس حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یہ

3702- راجع الحدیث: 2975

الرَّايَةَ، غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ " فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جھنڈا میں ضرور ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے حوالے کروں گا، جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح عنایت فرمائی۔

3703 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلاَنٌ، لِأَمِيرِ المَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ المِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ: فِي المَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ " فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ یہ ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم ﷺ نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی خواہش ہوئی اور کہنے لگے، اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علی ایک دن حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے آلودہ ہوگئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو دفعہ فرمایا کہ اے ابو تراب! اٹھو۔

3704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3703- راجع الحديث: 441

3704- راجع الحديث: 3130

حُصَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ"

ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے عثمان کے مرتبے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا: یہ باتیں تجھے بُری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے حضرت علی کے مرتبے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بُری لگی ہوں گی؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جا نکل جا اور مجھے ضرر پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا۔

3705 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا . فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اسا کے متعلق عرض کرنے گئیں لیکن کاشانۂ اقدس پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں آنے کا سبب بتا دیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو، پس آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ

3705- راجع الحديث: 3113

3706 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

3707 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلاَفَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الكَذِبُ

لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا: پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے بارے میں اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

10- بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابو طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

3708 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الجُهَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ، كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لاَ آكُلُ الخَمِيرَ

ان کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے سبب رسول اللہ ﷺ کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی تمنا نہ تھی۔ میں بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔

3706- انظر الحدیث: 4416، صحیح مسلم: 6171، سنن ابن ماجہ: 115

3708- انظر الحدیث: 5432

وَلاَ أَلْبَسُ الحَبِيرَ، وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ، وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ مِنَ الجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ، هِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا العُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابوطالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، حتیٰ کہ وہ ہمارے پاس کُپی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

3709 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الجَنَاحَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

11- بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3710 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ کہا کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

12- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ

رسول اللہ کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

3709- انظر الحدیث: 4264

3710- راجع الحدیث: 1010

عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ

اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

3711 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فئے عنایت فرمایا اور وہ جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، باغ فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔

3712 - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ، يَعْنِي مَالَ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى المَأْكَلِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آلِ محمد اسی مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک زمانہ میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت

3711- راجع الحدیث: 3092، صحیح مسلم: 4557,4556,4555، سنن ابوداؤد: 2970,2969,2968

3712- راجع الحدیث: 3093

اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک کروں۔

3713 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی رضامندی آپ کے اہلِ بیت کی محبت میں ہے۔

3714 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

3715 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا " فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔

3716 - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ "

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہوجائے گا۔ پس میں رونے لگی پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے

3713- راجع الحديث: 3751

3714- راجع الحديث: 926، صحيح مسلم: 6258,6257، سنن ابو داؤد: 2071، سنن ترمذی: 3867

3715- راجع الحديث: 3625

3716- راجع الحديث: 3625,3624

پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

13- بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

3717 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ، قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الحَجِّ، وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسِبُهُ الحَارِثَ -، فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3718 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ مَرْوَانَ، كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ وہ رسولِ اللہ کے حواری تھے اور حواری جگری یار کو کہتے ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کر دی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا شخص آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ چُن دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا: کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت فرمایا، کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان میں بہترین شخص ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ

3717- انظر الحديث:3718

3718- راجع الحديث:3717

اسْتُخْلِفَ، قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلاَثًا

کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم، وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں، یہ تین دفعہ فرمایا۔

3719- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر بن عوام ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3720- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ. فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے ایام میں حضرت عمر بن ابوسلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ میں نے اپنے والدِ محترم، حضرت زبیر کو دو تین دفعہ بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا، میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو بنی قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

3721- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ اليَرْمُوكِ: أَلاَ تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان

3719- انظر الحدیث: 2846

3720- صحیح مسلم: 6196,6195' سنن ترمذی: 3743' سنن ابن ماجہ: 123

3721- انظر الحدیث: 3975,3973

فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ

کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے اِدھر اُدھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

14- بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے وقت بھی ان سے راضی تھے۔

3722,3723- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن جنگوں میں رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

3724 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

15- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی ننہال ہے۔ ان کا اسمِ گرامی سعد بن مالک ہے۔

3725 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم نے غزوۂ اُحد میں میرے

3722,3723- انظر الحدیث: 4061 صحیح مسلم: 6192

3724- سنن ابن ماجہ: 128

3725- صحیح مسلم: 6186,6185 سنن ترمذی: 3753,2830 سنن ابن ماجہ: 130

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

3726 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الإِسْلاَمِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

3727 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي اليَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن میں مسلمان ہوا اس وقت تک دو کے سوا اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات دن اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

3728 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنِّي لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ البَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي"

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے نیزہ چلایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا تو درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے، حتیٰ کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میرے مسلمان ہونے پر تنقید کرتے ہیں، اگر ایسا ہوتا تو میں بڑا بدنصیب ہوتا اور میرے تمام اعمال ضائع ہوجاتے، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

3726- انظر الحدیث: 3858,3727 سنن ترمذی: 3715

3727- راجع الحدیث: 3726 سنن ابن ماجہ: 132

3728- انظر الحدیث: 6453,5412 صحیح مسلم: 7360,7359 سنن ترمذی: 2366,2365 سنن ابن ماجہ: 131

16- بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ أَبُو العَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

3729 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ، فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا العَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الخِطْبَةَ

3729م- وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ، عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نسبتی فرزندوں کا ذِکر، ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک ہیں

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات مجھ سے کی اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکیں گی۔ پس حضرت علی نے وہ منگنی توڑ دی۔

حضرت مسور فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدِ شمس کی رشتہ داری کا ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

3729- راجع الحدیث: 926

17- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ البَرَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

3730 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لشکر تیار فرمایا اور حضرت اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان کی سرداری ہی ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کی والد ماجد کی سرداری ہی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے۔ دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان کے بعد مجھے ان سے اور لوگوں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

3731 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. قَالَ: فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ، فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم ﷺ موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم ﷺ سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی اچھی لگی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

18- بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ

حضرت اسامہ بن زید

3730- انظر الحدیث: 7187,6627,4469,4468,4250

3731- راجع الحدیث: 3555، صحیح مسلم: 3604

بْنِ زَيْدٍ

3732 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ المَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

3733 - وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ حَدِيثِ المَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے قریش کو پریشانی میں ڈال دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کرسکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ ﷺ کو محبت ہے۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی حرکت کے متعلق میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں، ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کون عرض کرے۔ کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا: بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

000- بَابٌ

حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3734 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا

عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ مسجد

3732- راجع الحديث: 3475,2648

3733- راجع الحديث: 2648

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا، وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ المَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ:: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ

نبوی کے گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش! یہ میرے قریب ہوتا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

3735- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: ”اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔“

3736 - وَقَالَ نُعَيْمٌ: عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ "أَنَّ الحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ، أَخَا أُسَامَةَ، لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ"

حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ ٹھیک نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کو لوٹاؤ۔

3737 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ، مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ دَخَلَ الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى،

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدے درست نہیں کیے، تو آپ نے فرمایا کہ نماز کا اعادہ کرو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟

3735- انظر الحديث: 6003,3747

3736- انظر الحديث: 3737

3737- راجع الحديث: 3736

قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ: وحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن امِ ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت امّ ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے کچھ دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ امِ ایمن کو نبی کریم ﷺ نے گود کھلایا تھا۔

19-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

3738- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا أَعْزَبَ، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي المَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ البِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اگر کوئی آدمی خواب دیکھتا تو نبی کریم ﷺ کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں مجرّد لڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر ایسی جہنم کے نزدیک لے گئے جو پیچ در پیچ کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی افراد تھے۔ انہیں پہچان کر میں کہنے لگا: ''میں جہنم سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں جہنم سے پناہ چاہتا ہوں۔'' ان میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ مت ہو۔

3739- فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب

3738- راجع الحديث: 1128,440

3739- راجع الحديث: 1121

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا شخص ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو نہ سوتے مگر تھوڑی دیر۔

3740,3741 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ نیک شخص ہے۔

20-بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

3742 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ، وَالمِطْهَرَةِ، وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ، - يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی اچھا ہمنشین عنایت فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی دوران میں ایک بوڑھا شخص میرے برابر میں آبیٹھا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا، ابودرداء۔ میں نے کہا، بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا سا ہمنشین عنایت فرمائے۔ پس میرے پاس آپ کو بھیج دیا ہے انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا، کیا آپ لوگ کے پاس ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں

3740,3741- راجع الحديث: 1121,440

3742- راجع الحديث: 3742,3287

عَبْدُ لَهُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ

ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر) کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ان رازوں سے بھی واقف تھے جن سے کوئی دوسرا واقف نہیں تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: بتاؤ عبداللہ بن مسعود سورۂ اللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں نے پڑھ کر سنائی: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰي ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰي ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓي ③ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے، گویا اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

3743 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا دَخَلَ المَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّوَاكِ، وَالوِسَادِ، أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: مَا زَالَ بِي هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ ملکِ شام کی جانب گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عنایت فرما۔ پھر یہ حضرت ابودردا کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ بھید جاننے نہیں کہ جن بھیدوں کو دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا: یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعود) میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: عبداللہ بن مسعود وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰي ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰي ② کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓي ③ فرمایا: ہمیشہ یہ لوگ میرے

3743- راجع الحدیث: 3742,3287

پیچھے پڑے رہتے ہیں، حتیٰ کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پڑھا ہے۔

21-بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوعُبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

3744 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابوعبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

3745 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے صحابہ منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

000-بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

مصعب بن عمیر کا ذکر

22-بَابُ مَنَاقِبِ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ

نافع بن جبیر حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

3744- انظر الحدیث: 7255,4382، صحیح مسلم: 6202

3745- انظر الحدیث: 7254,4381,4380، صحیح مسلم: 6205,6204، سنن ترمذی: 3796، سنن ابن ماجہ: 135

3746- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی ان کی جانب۔ چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا۔

3747- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ یا جو کچھ فرمایا۔

3748- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر تنقید کی حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

3749- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ المِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

3746- راجع الحدیث:2704

3747- راجع الحدیث:3735

3749- صحیح مسلم:6209,6208 سنن ترمذی:3783,3782

3750 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسولِ خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

3751 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا آپ کے اہلِ بیت کی محبت میں ہے۔

3752 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسٌ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

3753 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ المُحْرِمِ؟ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

ابنِ ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالتِ احرام کے بارے میں پوچھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق پوچھا تھا۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ اہلِ عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

3750- راجع الحديث:3542

3751- راجع الحديث:3713

3752- سنن ترمذی:3776

3753- انظر الحديث:5994، سنن ترمذی:3770

23-بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ

3754 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا

3755 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ بِلَالًا، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ، فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ، فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللَّهِ

حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے: حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ میں وہ کام کروں جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔

24-بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3756 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، وَقَالَ: عَلِّمْهُ الكِتَابَ ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ، "وَالحِكْمَةُ: الإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

25-مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ

حضرت خالد بن ولید

3756- سنن ترمذی: 3824، سنن ابن ماجہ: 166

الوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3757 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے متعلق لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ حتیٰ کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔

26- بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3758 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: لاَ أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قرآنِ مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

27- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود

3757- راجع الحدیث: 1246

3758- انظر الحدیث: 4999,3808,3806,3760، صحیح مسلم: 6289,6284

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3759 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا

3760 - وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

3761 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، دَخَلْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا، فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ وَالمِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ، فَقَرَأْتُ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى). وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاهُ إِلَى فِيَّ، فَمَا زَالَ هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي

رضی اللہ عنہ کا مناقب

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے تم میں سے وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے۔

اور فرمایا کہ قرآنِ کریم چار آدمیوں سے پڑھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابوحذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی ہمنشین عنایت فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے شخص کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے کہا، امید ہے کہ میری دعا قبول ہوئی۔ بزرگ نے دریافت فرمایا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، کوفے سے۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ میں وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت عمار بن یاسر) نہیں ہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت حذیفہ) نہیں، جو ان بھیدوں سے بھی واقف ہیں جن سے دوسرے واقف نہیں؟ اچھا بتایئے کہ عبداللہ بن مسعود بھلا سورۂ اللیل کو کس

3759- راجع الحدیث: 3758,3559

3760- راجع الحدیث: 3758

3761- راجع الحدیث: 3287

طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں پڑھنے لگا: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم ﷺ نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن یہ لوگ مجھے اس سے ہٹانے پر مُصر ہوئے ہیں۔

3762 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا گیا کہ ہمیں ایسے آدمی کا نام بتایئے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو۔

3763 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ اليَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی عرصہ رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدۂ محترمہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

28-بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

3764 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا المُعَافَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نمازِ عشاء کے بعد وتر

3762- انظر الحدیث: 6097، سنن ترمذی: 3807

3763- انظر الحدیث: 4384، صحیح مسلم: 6278,6276، سنن ترمذی: 3806

مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ العِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آ کر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

3765 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: " هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

3766 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً، لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ ہم نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

29- بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

3767 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

3766- راجع الحدیث:587

3767- راجع الحدیث:3714,936

30- بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3768 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشُ، هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لاَ أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3769 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وحَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

3770 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

3771 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لیکن آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے کامل بہت سے لوگ ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ

3768- راجع الحدیث: 3217

3769- راجع الحدیث: 3411

3770- انظر الحدیث: 5428,5419، صحیح مسلم: 6250,6249، سنن ترمذی: 3887، سنن ابن ماجہ: 3281

3771- انظر الحدیث: 4754,4753

الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

صدیقہ رضی اللہ عنہا علیل ہوئیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے اُمّ المومنین! آپ ایسی جگہ جارہی ہیں جہاں سچے پہنچے یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔

3772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا، وَالحَسَنَ إِلَى الكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

ابووائل فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر راغب کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں رسول ﷺ کی زوجہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان کی پیروی کریں گے یا ان کی۔

3773 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلاَدَةً فَهَلَكَتْ " فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ: أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء سے ہار اُدھار لیا تھا لیکن وہ گم ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہوگیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہوگئی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچ تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہوگئی۔

3774 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ ﷺ کی باری ازواج مطہرات

3772- انظر الحدیث: 7101,7100

3773- راجع الحدیث: 334، صحیح مسلم: 815، سنن ابن ماجہ: 568

3774- صحیح مسلم: 6242

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ، جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ، وَيَقُولُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا، حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ

میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی رغبت کے سبب تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ سکون میں آئے۔

3775 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ، فَمُرِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ، أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لاَ تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن پیش کیا کرتے تھے۔ اس پر تمام ازواجِ مطہرات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اُمِّ سلمہ! خدا کی قسم، لوگ اپنے ہدیے خدمت اقدس میں اس دن پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ مال کی ہمیں بھی اسی طرح حاجت ہے جس طرح عائشہ کو ہے۔ لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ رسول اللہ لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں ہدیے پیش کر دیا کرو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت امِ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کر دیا، تو آپ نے رخ انور پھیر لیا۔ جب انہوں نے دو تین دفعہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے امِ سلمہ! مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

☆☆☆☆☆

3775- راجع الحدیث: 2580,2574

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

63-بَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ

انصار کے مناقب

1-بَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ

انصار کے مناقب

(وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے (پ ۲۸، الحشر ۹)

3776-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الأَنْصَارِ، كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ، فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الأَنْصَارِ، وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ، أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ، فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ نام آپ سب نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے؟ جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نام سے موسوم فرمایا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی طرف کی جانب متوجہ ہوکر فرماتے: آپ کی قوم نے فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

3777-حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ، يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بعاث کے لیے اپنے رسول کی تشریف آوری کا دن مقرر فرمارکھا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ان کی جماعتیں بکھر گئیں اور ان کے کچھ سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر

3776- انظر الحدیث: 3844

3777- انظر الحدیث: 3930,3846

الإِسْلاَمِ

3778 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ العَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ، وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

2-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3779 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الأَنْصَارِ، وَلَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ

فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن کچھ انصار کہنے لگے کہ مال قریش کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے حوالے کیا جارہا ہے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اورتم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک دُرست خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ غنیمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسولِ اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافِ حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار

3778- راجع الحديث: 3146، صحيح مسلم: 2437

3779- انظر الحديث: 7244

الأَنْصَارِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کہی۔

3-بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ

مہاجرین وانصار کی بھائی چارہ قائم فرمانا

3780-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟. قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ-

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ مال کے لحاظ سے میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتایئے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کرلیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اہل وعیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹ تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی طرح دوسرے دن گئے۔ پھر ایک دن جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا، پس نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کرلی ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا گٹھلی جتنا سونا یا وزن میں گٹھلی کے برابر سونا، راوی کو اس میں شک ہے۔

3781-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

3780- راجع الحدیث:2048

3781- راجع الحدیث:2049

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ المَالِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرلیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہوجائے تو آپ اس سے نکاح کرلینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال میں برکت فرمائے۔ اس دن جب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا تو عرض کی: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ پوچھا، مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی: گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی یعنی ڈلی۔ فرمایا۔ ولیمہ بھی کردو خواہ ایک ہی بکری سے میسر آئے۔

3782 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لَا قَالَ: يَكْفُونَنَا المَئُونَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ ہمارے اور ان کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض آپ جو فرمائیں ہم نے مانا۔

3782- راجع الحدیث: 2325

4-بَابُ حُبِّ الأَنْصَارِ

3783 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

3784 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ

5-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

3785 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ

انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یا یہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آرہے تھے، تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوگئے اور تین دفعہ آپ نے فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے محبوب ہو۔

3783- صحیح مسلم:234، سنن ترمذی:3899، سنن ابن ماجہ:163

3784- راجع الحدیث:17

3785- انظر الحدیث:5180

3786 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے محبوب ہو۔ یہ دو دفعہ فرمایا۔

6-بَابُ أَتْبَاعِ الأَنْصَارِ

انصار کی اتباع کا بیان

3787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے لہٰذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیروکاروں میں شمار فرمالے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمرو راوی) نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

3788 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

ابوحمزہ کو انصار میں سے ایک شخص نے فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمالے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما۔ (عمرو راوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: زید نے ایسا ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ

3786- انظر الحدیث: 6645,5234، صحیح مسلم: 6367,6366

3788- راجع الحدیث: 3787

میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

7-بَابُ فَضْلِ دُورِ الأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

3789 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ. فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا؟ فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بنونجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنوساعدہ۔ الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

3789م- وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

3790 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، وَبَنُو الحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

حضرت ابوسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنونجار، بنوعبدالاشہل، بنوحارث اور بنا ساعدہ ہیں۔

3791 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنو

3789- صحیح مسلم: 6368، سنن ترمذی: 3911

3789م- انظر الحدیث: 6053,3807,3790

3790- راجع الحدیث: 3789، صحیح مسلم: 6373,6372، سنن ترمذی: 3910

3791- راجع الحدیث: 1872,1481

وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؛ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الخِيَارِ

عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اُسید نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ تو حضرت سعد یہ سن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

8-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

رسولِ اللہ ﷺ کا انصار سے کلام: صبر کرو، حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

3792 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؛ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر کو اختیار کرنا حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

3793 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا: تم

3792- انظر الحدیث: 7057' صحیح مسلم: 4758,4757' سنن ترمذی: 2189' سنن نسائی: 5398

3793- انظر الحدیث: 3146

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الحَوْضُ

میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کرنا حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہماری ملاقات کا مقام حوضِ کوثر ہے۔

3794 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ البَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لاَ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی جانب جارہے تھے کہ نبی کریم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جائیدادیں لکھ دی جائیں انہوں نے عرض کی کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جائیدادیں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر یہ پسند نہیں تو صبر کرو حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

9-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما

3795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عیش نہیں مگر آخرت کا عیش۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما۔'' حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے، لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: ''پس انصار کی مغفرت فرما۔''

3796 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے وقت انصار یوں کہہ

-3794 انظر الحدیث:2376

-3795 صحیح مسلم:4649

-3796 انظر الحدیث:2834

عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةْ... فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

رہے تھے:

ہم نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی
اور جہادی معرکوں کے لیے اپنی کمر کس لی

آپ نے انہیں جواب دیا، اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے پس انصار اور مہاجرین کو اکرام سے نواز۔

3797 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مشغول تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

10-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9)

آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ کا بیان

3798 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا المَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی ازواج مطہرات کے پاس سے کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ میں۔ پس وہ اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول

3797- انظر الحدیث: 6414,4098' صحیح مسلم: 4648

3798- انظر الحدیث: 4889' صحیح مسلم: 5329,5328,5327' سنن ترمذی: 3304

طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو، چراغ جلا دو اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سُلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو سُلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ دونوں بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تمہارے رات کے معاملے سے اللہ بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں (پ ۲۸، الحشر ۹)

11-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو

3799 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ، وَالعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا یاد آ رہا ہے۔ پس یہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور صورتِ حال عرض کی۔ اس پر نبی

3799- انظر الحدیث: 3801

مِنَّا. فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ المِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ اليَوْمِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے متعلق نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم اسرار ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرنا۔

3800 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الغَسِيلِ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا، أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، حتیٰ کہ ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو قبول کر کے اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرے۔

3801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الأَنْصَارُ كَرِشِي، وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ، وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم راز ہیں۔ دوسرے لوگ جلد بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصور

3800- راجع الحدیث: 927

3801- راجع الحدیث: 3799، صحیح مسلم: 6367، سنن ترمذی: 3907

مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

12-بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3802 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا، أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3803 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ العَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

3803م-وَعَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِجَابِرٍ، فَإِنَّ البَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

والوں سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک حلّہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی ملائمیت پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا: تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی ملائم ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضور ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔

نیز اعمش، ابو صالح، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک آدمی نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان چونکہ کچھ رنجش تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش الٰہی ہل گیا تھا۔

3802- راجع الحدیث:3249، صحیح مسلم:6299,6298

3804 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ، أَوْ سَيِّدِكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ": حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ: بِحُكْمِ المَلِكِ"

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر (بنی قریظہ کے یہودی) قلعہ سے باہر نکل آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیماً کھڑے ہو یا اپنے سردار کے لیے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آ گئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

13-بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مناقب

3805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تاریک رات میں دو شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے الگ ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے ساتھ ہو گیا۔

3805م- وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری حماد، ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس

3804- راجع الحدیث:3043

3805م- راجع الحدیث:465

وَسَلَّمَ

سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

14-بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

3806 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآنِ مجید چار اشخاص سے پڑھو: ابن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

15-بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک شخص تھے۔

3807 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ" : وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ: أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ"

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو فضیلت دی ہے پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

3806- راجع الحدیث:3758

3807- راجع الحدیث:3789

16-بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3808 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

3809 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: " إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ) (البينة: 1) قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآنِ کریم حاصل کرو: چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُبَیّ سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۂ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پڑھ کر سناؤں۔'' عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

17-بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3810- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " جَمَعَ القُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ " قُلْتُ لِأَنَسٍ:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآنِ کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی اُبَیّ، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت انس رضی اللہ

-3808 راجع الحدیث:3758

-3809 انظر الحدیث:4961,4960,4959 صحیح مسلم:6293,1863,1862

-3810 انظر الحدیث:5004,5003,3996 صحیح مسلم:6290 سنن ترمذی:3794

مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ابوزید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

18-بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3811 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ القِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى القَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لاَ تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ القَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تُنْقِزَانِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ، فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاَثًا

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ سے الگ ہو کر دُور نکل گئے تھے تو حضرت ابوطلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن گئے۔ حضرت ابوطلحہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس دن ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: تیروں کو ابوطلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سر مبارک بلند کر کے معائنہ فرمانے لگے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر بلند کر کے نہ دیکھیے، کہیں کافروں کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ حضور آپ پر قربان۔ ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پشت پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جانا اور پانی لے کر آنا یہی ان کا معمول رہا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار گر گئی تھی۔

19-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ

3811- راجع الحدیث: 2880

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

3812 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ" : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ " قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) الآيَةَ، قَالَ: لاَ أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الآيَةَ أَوْ فِي الحَدِيثِ

3813 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ المَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الخُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ، وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ المَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لاَ يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ- ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ، وَأَعْلاَهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلاَهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَ قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلاَهَا، فَأَخَذْتُ بِالعُرْوَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اسْتَمْسِكْ

تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''اور بنی اسرائیل سے ایک آدمی نے گواہی دی۔'' راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ علم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے تعاقب میں چلتا گیا اور میں نے اس سے کہا: ''جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہلِ جنت سے ہے۔'' جواب دیا: خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے متعلق ایسی بات کہیں جس کا ہمیں معلوم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے دورِ نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و کشادہ اور سرسبز و شاداب باغ میں ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے۔ اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس

3812- صحیح مسلم: 6330

3813- صحیح مسلم: 6331

فَاسْتَيْقَظْتُ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلاَمُ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ عُرْوَةُ الوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ

ستون پر چڑھ۔ میں نے کہا: اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک غلام میرے قریب آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا، حتیٰ کہ ستون کے اوپر والے حصّے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا، اسلام کی مضبوط رسّی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

3813م- وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنِ ابْنِ سَلاَمٍ، قَالَ: وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ

حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

3814 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَتَيْتُ المَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلاَ تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا، وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ، فَلاَ تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ البَيْتَ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا، کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ ہم گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی شخص پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی بطور تحفہ دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود میں شمار ہو گی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

20-بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی

3813م- انظر الحدیث: 7014,7010

3814- انظر الحدیث: 4342

وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

3815 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3815م- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

3816 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلاَئِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسبِ حال گوشت بھیجتے۔

3817 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا . قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے

3815- راجع الحدیث:3432

3817- راجع الحدیث:3816

وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

براہِ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے۔

3818 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو الگ الگ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنے والی عورتوں کے لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی منفرد تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

3819 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

حضرت عبداللہ ابن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں نہ شور وغوغا ہوگا اور نہ غم و تکلیف اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

3820 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ" : أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حضرت جبرئیل نے آ کر عرض کی: یارسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور

3818- راجع الحديث:3816' صحیح مسلم:6228' سنن ترمذی:2017

3819- راجع الحديث:1792,1600

3820- انظر الحديث:7497' صحیح مسلم:6223

رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ"

انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے، جس میں کوئی شور یا مشقت نہیں۔

3821 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں نے عرض کی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھی کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں وفات پائے بھی ایک عرصہ گزر گیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا بدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟

21-بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3822 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے منع نہیں کیا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔

3823 - وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ

اور حضرت جریر بن عبداللہ سے بواسطہ قیس مروی ہے کہ دور جاہلیت میں ایک گھر تھا جیسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر

3821- صحیح مسلم:6232

3822- راجع الحدیث:3035

3823- راجع الحدیث:3020

أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے لوگ اس کے نزدیک ملے ان سب کو قتل کر دیا پس ہم نے آکر جب اس معرکہ کی آپ کو خبر دی تو آپ نے ہمارے اور قبیلہ احمس والوں کے لیے دعا کی۔

22-بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ العَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3824- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن جب کافروں کو نمایاں شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والدِ ماجد بھی بعض مسلمانوں کے گھیرے میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد، میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والدِ ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس حادثہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ دکھ رہا حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

23-بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

3825 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت

3824- راجع الحدیث: 3290

3825- راجع الحدیث: 2211

الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: لاَ أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

سے زیادہ عزیز نہ تھی لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یارسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابوسفیان کنجوس شخص ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا میرے رائے میں ضرورت کے مطابق جائز ہے۔

24-بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

3826 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلاَ آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ المَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم ﷺ کے حضور دستر خوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا۔ پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا، پھر تم اسے اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات کو برا جانتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے۔

3827 - قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ " : أَنَّ

یہ دوسری روایت بھی غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام

3826- انظر الحدیث: 5499

3827- راجع الحدیث: 3826

زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ، وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ اليَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ، فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لاَ تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا، وَلاَ نَصْرَانِيًّا، وَلاَ يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَ يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ".

کی جانب گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین حق کی اتباع کریں۔ پس ان کی یہودی عالم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اس کے دین کے متعلق پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اپنالوں۔ وہ کہنے لگا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک قہر الٰہی سے اپنا حصہ نہ پالو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے قہر سے کوسوں دُور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا غضب بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے دینِ حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید نے پوچھا کہ دینِ حنیف کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت ونصرانیت کے علاوہ ہے اور اس میں اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔ پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی۔ اس سے بھی یہی پوچھا تو اس نے کہا: تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور اللہ کی لعنت اور اس کے قہر کو ذرا بھی برداشت کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور دین کے متعلق بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دینِ حنیف کے سوا اور کسی دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ دینِ حنیف کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے

چلے آئے۔ باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دینِ ابراہیمی پر ہوں۔

3828 - وَقَالَ اللَّيْثُ، كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ" : رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ، لاَ تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَهَا مَئُونَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا : إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا"

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پیٹھ لگا کر کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم، میرے سوا تم میں سے کوئی بھی دینِ ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی شخص اپنی لڑکی کو اس طرح قتل کر دینے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہارے بجائے میں اس کی پرورش کرتا رہوں گا۔ پس اسے لے لیتے اور جب وہ بڑی ہوجاتی تو اس کے والد سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو لڑکی تمہیں دے دوں اور اگر چاہو تو حسب سابق اس کی پرورش کرتا رہوں۔

25-بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

تعمیر کعبہ

3829- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ لو تا کہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے تو آپ زمین پر تشریف لے آئے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

3830 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابویزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دور زمانہ

3829- راجع الحدیث:1580,364

يَزِيدَ قَالاَ: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ البَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ البَيْتِ، حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ"

میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر نے اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ جس پر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

26-بَابُ أَيَّامِ الجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کا عہد

3831- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ، فِي الجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لاَ يَصُومُهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

3832 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ العُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ مِنَ الفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَا الدَّبَرْ، وَعَفَا الأَثَرْ، حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الحِلِّ قَالَ: الحِلُّ كُلُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہوجائے گی؟ فرمایا: سب کچھ حلال ہوجائے گا۔

3833 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو

3831- راجع الحديث:1592

3832- راجع الحديث:1564,1085

بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الجَبَلَيْنِ- قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ-

دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت ہی بڑا واقعہ شمار کرتے تھے۔

3834 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، فَرَآهَا لاَ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لاَ تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ المُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَئُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ، يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ دورِ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں۔ کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ فرمایا، قریش سے۔ پوچھا، آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا، ارے سوالات کرنے والی! میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے دورِ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا، جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا، تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور اشرف لوگ ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیتے ہوں تو ان پر خود بھی عمل کرتے ہوں جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، بس وہی لوگ تمہارے امام ہیں۔

3835- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ العَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي المَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عربی کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔ جب وہ اپنے دل کی بات کہہ چکتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔

کیا ہی انوکھی واردات کا دن تھا

وَيَوْمُ الوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا.... أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي، وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الحُدَيَّا، وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي، حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ"

رب عزوجل نے کفر کے اس شہر میں مجھے خلاصی دلوائی

جب اس نے بار بار ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میری ایک آقازادی باہر نکلی جس نے چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ ہار اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل اسے لے اڑی۔ لوگوں نے میرے اوپر تہمت لگائی اور مجھے خوب زدوکوب کیا۔ حتیٰ کہ حد ہی کردی اور میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ ظلم ڈھایا جارہا تھا اور لوگ میرے اطراف میں جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہی ہار اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ ہار انہوں نے لے لیا میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے بری ہوں۔

3836 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلاَ يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباواجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

3837 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ القَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الجَنَازَةِ وَلاَ يَقُومُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ": كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ"

عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دور جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے دو دفعہ یوں کہتے: ”تو اب بھی اپنے اہل وعیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔“

3836- راجع الحدیث: 2679، صحیح مسلم: 2435

3838 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لاَ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ مزدلفہ سے اس وقت واپس لوٹتے جب شبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے ہی مزدلفہ سے واپس لوٹ آئے۔

3839 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: (وَكَأْسًا دِهَاقًا) (النبأ: 34) قَالَ: مَلْأَى مُتَتَابِعَةً

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ گاسا دِھاقا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔

3840 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دور جاہلیت میں ہم کہا کرتے۔ ہمیں لبالب بھرا ہوا جام پلاؤ۔

3841 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ": أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

(البحر الطويل)

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ... وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ: آگاہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصّلت مسلمان ہوجاتا۔

3842 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی

3838- راجع الحدیث:1684

3840- راجع الحدیث:3839

3841- انظر الحدیث:6147،6489 صحیح مسلم:5848،5852 سنن ترمذی:2849 سنن ابن ماجہ:3757

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلاَمٌ يُخْرِجُ لَهُ الخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الغُلاَمُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ"

کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے کھالیا۔ غلام نے عرض کی کہ آپ کو علم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا: کیسی تھی؟ جواب دیا کہ دور جاہلیت میں ایک شخص کو میں آئندہ کی باتیں بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت نہیں جانتا صرف اسے دھوکہ دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو کہانت کی وجہ سے اس نے مجھے یہ چیز دی جو آپ نے ابھی کھائی ہے پس حضرت ابوبکر نے منہ میں انگلی ڈال کر اپنے پیٹ سے سارا کھایا پیا باہر نکال دیا۔

فائدہ: کہانت کاف کے فتحہ سے غیبی خبر دینا اور کہانت کاف کے کسرہ سے اس غیب گوئی کا پیشہ کرنا، بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آ کر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں کہ شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر کاہنوں نجومیوں کو بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عراف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ (مرقات و اشعہ) لفظ کاہن بہت عام ہے۔ نجومی، رمال، عراف سب کو کاہن کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۲۸)

3843 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الحَبَلَةِ، قَالَ: وَحَبَلُ الحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو، پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

3844 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، قَالَ غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الأَنْصَارِ" وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے فلاں دن یہ کیا اور تمہاری قوم نے فلاں دن وہ کیا۔

3843- راجع الحدیث: 2143، صحیح مسلم: 3789، سنن ابو داؤد: 3381

3844- راجع الحدیث: 3776

27-بَابُ القَسَامَةِ فِي الجَاهِلِيَّةِ

3845 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ المَدَنِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ، فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي، لاَ تَنْفِرُ الإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا البَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ المَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ، وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ المَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ، فَإِنْ أَجَابُوكَ، فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّ فُلاَنًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ المُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ، أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟، قَالَ: مَرِضَ، فَأَحْسَنْتُ القِيَامَ عَلَيْهِ، فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكُثَ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى المَوْسِمَ، فَقَالَ يَا آلَ

دورِ جاہلیت کی قسامت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ وہ اس طرح کہ بنی ہاشم کے کسی آدمی کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جا رہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا شخص گزرا، جس کے غلّہ کی بوری کی رسی ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک رسی دے کر میری مدد کرو تا کہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے رسی دے دی اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسّی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو غصّے میں اس نے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا: کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں، ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابوطالب کے بارے میں پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسّی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ مزدور

3845- سنن نسائی: 4720

قُرَيْشٍ، قَالُوا: هٰذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالُوا: هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ؟ قَالُوا: هٰذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً، أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ. فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الخَمْسِينَ، وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ، فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هٰذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا حَالَ الحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ"

مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابوطالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہوگیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم سے اس کے بارے میں یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو عرصہ گزر گیا اور ایک مرتبہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکّہ مکرّمہ آیا جس کو وصیّت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آلِ قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا: اے آلِ بنی ہاشم! لوگوں نے کہا، بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابوطالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا، جس کو ایک رسّی کے سبب قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابوطالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کرلو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ ادا کردو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابوطالب کے پاس ایک ہاشمی عورت آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا، اے ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو پچاس آدمیوں کی قسمیں لینی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کھڑا کر کے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کرلی۔ پھر قاتل کی قوم

سے ایک شخص آ کر کہنے لگا، اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے پس میری قسم کے بدل یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور کر لیے اور اس سے قسم نہ لی۔ اس کے بعد اڑتالیس آدمی آئے اور قسم کھا گئے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، پورا ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

3846- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی تشریف آوری سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں انتشار پھیلا ہوا تھا، ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو پہلے سے مقرر فرما کر ان کے سلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔

3847- وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ": لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الوَادِي بَيْنَ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لاَ نُجِيزُ البَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا"

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے کہ دورِ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم تو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

3848 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر کہے۔ سنے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی

3846- راجع الحدیث: 3777

أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلاَ تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الحِجْرِ، وَلاَ تَقُولُوا الحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگر چہ عہد جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتے یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

3849 - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ، قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا، فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں، میں نے دیکھا کہ بندوں نے اکٹھے ہوکر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے۔

3850 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خِلاَلٌ مِنْ خِلاَلِ الجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالأَنْوَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے سبب سمجھنا ہے۔

28-بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا بیان

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلاَبِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

آپ کا نسب یوں ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

3851 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے۔ پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں

3851- انظر الحدیث: 4979,4465,3903,3902، سنن ترمذی: 3621

الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دس سال جلوہ افروز رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

29-بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

مشرکین مکہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے سلوک

3852 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالاَ: سَمِعْنَا قَيْسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی طرف سے ہم پر ظلم و ستم توڑے جا رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اُٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آرہ ان کے سر پر درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضرموت تک جائے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بھیڑیئے کا بکریوں کے بارے میں خوف نہ ہوگا۔

3853 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا، تو کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو سوائے ایک آدمی کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ

3852- راجع الحدیث:3612

3853- راجع الحدیث:1067

رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ"

3854 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ المَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي البِئْرِ

3855 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى، قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا (وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ) (الأنعام: 151)، (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)

ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کرلیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مار دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ آدمی آپ کے اطراف میں موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لایا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ مستقل سجدے کی حالت میں رہے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا، پھر اس حرکت کرنے والے کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا: اے اللہ! سردارانِ قریش کی گرفت فرما۔ یعنی ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، اُمیہ بن خلف یا اُبی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگِ بدر میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے اُمیہ یا اُبی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ الگ ہوگیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جاسکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب معلوم کروں: (۱) ترجمہ کنز الایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو (پ ۸، الانعام ۱۵۱) (۲) ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے (پ ۵، النساء ۹۳) پس میں نے حضرت ابن عباس سے معلوم کیا تو

3854- راجع الحدیث: 9484,240

3855- انظر الحدیث: 4766,4765,4764,4763,4762,4590' صحیح مسلم: 7460,7459' سنن ابوداؤد: 4273' سنن نسائی: 4878,4013

(النساء 93 :) فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ" : لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الفُرْقَانِ، قَالَ: مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :(إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ) (مريم : 60). الآيَةَ، فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الإِسْلاَمَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ" ، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ

انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۂ الفرقان والی مشرکین مکہ کے بارے میں ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے(پ ۱۶ ،مریم۶۰) پس یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے اور دوسری سورۂ النساء کی آیت اس کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم ہو جائے۔

3856 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ المُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :(أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر : 28) الآيَةَ.

عُروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے پوچھا کہ مشرکین نے جو سب سے شدید سلوک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، مجھے اس کے متعلق بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم ﷺ سے دور کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ العَاصِ،

ابنِ اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ (۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمر (۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص (۳) محمد

3856- راجع الحدیث:3678

وَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ العَاصِ

بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

30-بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3857 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

31-بَابُ إِسْلاَمِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3858 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي اليَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلاَمِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن اور کوئی مسلمان نہیں ہوا بلکہ سات دن تک میں اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

32-بَابُ ذِكْرِ الجِنِّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ) (الجن: 1)

3859 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ

جنات کا ذکر

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کس

3857- راجع الحدیث:3660

3858- راجع الحدیث:3762,132

3859- صحیح مسلم:1011

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا القُرْآنَ؟ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے بارے میں ایک درخت نے بتایا تھا۔

3860 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي، حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ العَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الجِنُّ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لاَ يَمُرُّوا بِعَظْمٍ، وَلاَ بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پیچھے جارہا تھا کہ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ میں ابوہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں پتھر پیش کردیئے جو میں نے پتے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہوگئے تو میں حاضرِ خدمت ہوکر عرض کی: ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

33-بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا

3861 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا المُثَنَّى، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی

3860- راجع الحديث:155

3861- راجع الحديث:3522

جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ، وَكَلاَمًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَأَتَى المَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى المَسْجِدِ، وَظَلَّ ذَلِكَ اليَوْمَ وَلاَ يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى، فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لاَ يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلاَ تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ المَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی جانب جاؤ اور اس شخص کے متعلق معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے مجھے اطمینان نہیں ہوا۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ کی تلاش رہی لیکن آپ کو جانتے نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ تھا۔ اسی تلاش میں رات ہوگئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہوگئے۔ صبح ہوگئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد آگئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آگئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس شخص کو اپنی مطلوبہ منزل نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا۔ پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی نے اس دن بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کا سبب کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا: اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا وعدہ کریں تو میں اپنی آمد کا سبب بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ

وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى المَسْجِدَ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ القَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبَّ العَبَّاسُ عَلَيْهِ

کرلیا، تو انہوں نے سبب بتا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی، واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب خیر سے صبح ہو جائے تو میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ محسوس ہوا تو میں رک جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کرلیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ انہوں نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ حق کا پکار پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں زدوکوب شروع کر دیا، حتیٰ کہ زمین پر لٹا لیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا: تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم کو نہیں معلوم کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک شخص ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزرگاہ ہے اور یہ کہہ کر ان کے چنگل سے چھڑا لیا۔ دوسرے دن بھی انہوں نے اسی طرح اعلان کیا کافروں نے اسی طرح ان پر تشدد کیا اور حضرت عباس نے انہیں بچا لیا۔

34-بَابُ إِسْلاَمِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا

3862 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید

3862- انظر الحدیث: 6942،3867

سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فِي مَسْجِدِ الكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الإِسْلاَمِ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے سبب باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہِ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

35-بَابُ إِسْلاَمِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

3863 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس دن سے ہم مسلسل غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

3864 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ العَاصِ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ" : زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْكَ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ، فَخَرَجَ العَاصِ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الوَادِي، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الخَطَّابِ الَّذِي صَبَا، قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والدِ محترم خائف ہو کر اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جس نے ریشمی حُلّہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سلیم سے تھا جو دورِ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے تمہاری قوم سے خدشہ ہے کہ مسلمان ہونے کے سبب مجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا، تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا، ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا، اسے قتل کرنا اب

3863- انظر الحدیث: 3684

تمہارے لیے ٹھیک نہیں پس وہ لوگ واپس لوٹ گئے۔

3865 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا " : لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ، وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلاَمٌ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ، فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ، فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: العَاصِ بْنُ وَائِلٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ" جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک شخص آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

3866 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ، لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ" بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ، أَوْ: لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ، عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ، جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الجِنَّ وَإِبْلاَسَهَا؟ وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالقِلاَصِ، وَأَحْلاَسِهَا، قَالَ: عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ عِنْدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت شخص کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ آدمی اپنے جاہلیت کے دین پر ہے ورنہ کاہن ہے پس اسے بلا کر یہ بات پوچھی گئی۔ اسنے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا۔ میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے حقیقت نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ دور جاہلیت میں، میں کاہن تھا۔ فرمایا: تیری جن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ وہ میرے

3865- انظر الحدیث:3864

الِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَوَثَبَ القَوْمُ، قُلْتُ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا، ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُمْتُ، فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هَذَا نَبِيٌّ"

پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے کر کے بھگائے گئے ہیں، جس کے سبب وہ خوف زدہ اور مایوس ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔ ایک مرتبہ میں بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک شخص بچھڑا لے کر آیا۔ پھر اسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے ایسی زور دار آواز نکلی کہ ایسی شدید آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ ارے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مقصد حاصل ہو جائے کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر یہی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مقصد پورا ہو کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

3867 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الإِسْلاَمِ، أَنَا وَأُخْتُهُ، وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ، لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا: کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہِ اُحد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

36-بَابُ انْشِقَاقِ القَمَرِ

معجزہ شق القمر

3868 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3867- انظر الحدیث: 3862

3868- راجع الحدیث: 3677,3637

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

ہیں کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے، حتیٰ کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

3869 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَقَالَ: اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری جانب چلا گیا تھا۔

3869م- وَقَالَ: أَبُو الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابوالضحیٰ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا شق ہونا مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابو نجیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3870 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں واقع ہوا تھا۔

3871 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

37-بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

ہجرتِ حبشہ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

3869م- راجع الحديث: 3636

3870- راجع الحديث: 3638

3871- راجع الحديث: 3636

وَسَلَّمَ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ المَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الحَبَشَةِ إِلَى المَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس بعض لوگ براہِ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور کچھ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابوموسیٰ، اسماء نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

3872 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا المَرْءُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ جَلَسْتُ إِلَى المِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِي، فَقَالاَ: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالاَ لِي: قَدِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: "إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے متعلق لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابنِ عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا، وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی دوران کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، حتیٰ کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا۔ یہ فرماتے

3872- راجع الحدیث:3696

الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي، آدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَمَا قُلْتَ: وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَايَعْتُهُ، وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ"

ہیں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کے پاکیزہ طریقے کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بات کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا: اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا: نہیں مگر آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دونوں ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلایا پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت مرحمت فرمائی تو بخدا نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جو ان دونوں حضرات کا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا، تو یہ کیا باتیں ہیں جو

تمہاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے متعلق ابھی ذکر کیا۔ تو انشاء اللہ ہم اس کے متعلق حق کو تھامے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔

3872م- وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

یونس، زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے: کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (بَلاَءٌ مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 49) مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: البَلاَءُ الِابْتِلاَءُ وَالتَّمْحِيصُ، مَنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ أَيِ اسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ. يَبْلُو: يَخْتَبِرُ. (مُبْتَلِيكُمْ) (البقرة: 249): مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: بَلاَءٌ عَظِيمٌ: النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ، وَتِلْكَ مِنَ ابْتَلَيْتُهُ

ابوعبداللہ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام۔ (پ ۱ البقرہ:۴۹) یعنی جس جگہ تمہیں شدت کے ساتھ مبتلاء کیا گیا بلاء سے مراد آزمانا ہے اور پاک کرنا ہے یعنی جسے میں آزماؤں اور ستھرا کروں یعنی میں اس سے میں تم دونوں کو نکالوں، مبتلا کرتا ہے اور آزماتا ہے ترجمہ کنزالایمان تمہیں آزمانے والا ہے۔ (پ ۲ البقرہ:۲۴۹) یعنی تمہیں آزمانے والا ہے اور بہر حال اس قول بَلَاءٌ عَظِيمٌ سے مراد نعمت ہے یعنی میں جسے مبتلاء کروں وہ وہ ہے جسے میں نے مبتلاء کیا۔

3873 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اُمِّ حبیبہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کردیتے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

3873- راجع الحدیث:427

بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔

3874 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الحَبَشَةِ، وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلاَمٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الأَعْلاَمَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي حَسَنٌ، حَسَنٌ

حضرت اُمِّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ عنایت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ ان پر اپنا دستِ مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سَناہ سَناہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

3875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی، یارسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب عنایت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا: نماز میں مشغولیت ہے۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

3876 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاليَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے

3874- انظر الحدیث:5823

3875- راجع الحدیث:1199

3876- [illegible]:3136

مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ

لگے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

38-بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

نجاشی کی وفات

3877 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک شخص وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

3878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

3879 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں (زائد) کہیں۔ اسی کے مثل عبدالصمد نے روایت کی ہے۔

3880 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی شاہِ حبشہ کے وفات

3877- راجع الحدیث: 1320,1317

3878- راجع الحدیث: 1317

3879- راجع الحدیث: 1334,1317

3880- راجع الحدیث: 1245، صحیح مسلم: 2203، سنن نسائی: 2041,1878

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الحَبَشَةِ، فِي اليَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

پانے کی خبر اپنے صحابہ کو اسی دن دے دی تھی، جس دن وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

3881 - وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي المُصَلَّى، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں (زائد) کہیں۔

39-بَابُ تَقَاسُمِ المُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت پر قسمیں کھانا

3882 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا قصد فرمالیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفارِ مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

40-بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

قصہ ابوطالب

3883 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا: کہ اپنے چچا کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت

3881- راجع الحدیث: 3880,1245

3882- صحیح مسلم: 3882

3883- انظر الحدیث: 6572,6208، صحیح مسلم: 511,510,509

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟ فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

3884- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: أَيْ عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالاَ يُكَلِّمَانِهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الجَحِيمِ) (التوبة: 113). وَنَزَلَتْ: (إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص:56)

حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابوجہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! لَا اِلٰہ الا اللہ کہہ دو تا کہ اس کلمہ کے سبب میں آپ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کرسکوں۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ مسلسل یہی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں متواتر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶)

3885- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ

بے شک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید بروز

3884- راجع الحدیث:1360

3885- صحیح مسلم:512

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

قیامت میری شفاعت انہیں کچھ نفع پہنچائے کہ انہیں جہنم کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے، جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے سبب ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

3885م- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا، وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم دراوردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دِمَاغُهُ کی جگہ أُمُّه دِمَاغِهِ (بھیجا) کا لفظ ہے۔

41-بَابُ حَدِيثِ الإِسْرَاءِ

آیت سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ إِلَى المَسْجِدِ الأَقْصَى) (الإسراء 1:)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱)

3886 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الحِجْرِ، فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ المَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی جانب دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

42-بَابُ المِعْرَاجِ

معراج شریف

3887 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم

3885م- انظر الحدیث:6564

3886- انظر الحدیث:4710' صحیح مسلم:427' سنن ترمذی:3133

3887- راجع الحدیث:3207

مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ" : بَيْنَمَا أَنَا فِي الحَطِيمِ، - وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدَّ: قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ البَغْلِ، وَفَوْقَ الحِمَارِ أَبْيَضَ، - فَقَالَ لَهُ الجَارُودُ: هُوَ البُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلاَمَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الخَالَةِ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالاَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ:

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معراج شریف کا واقعہ یوں ارشاد فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک میرا جسم چیرا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے برابر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے زیر ناف تک سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب دیا: ہاں۔ وہ اپنا ایک قدم حدِ نگاہ تک دُور رکھتا تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل پڑے، حتیٰ کہ پہلا آسمان آ گیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد مصطفیٰ ہیں۔ دریافت، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا، یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں سلام کریجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا اور اسے کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ

مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ

ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں کہا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا، صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا کہ کیا

يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ : فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلاَمَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ المُنْتَهَى، فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلاَلِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الفِيَلَةِ، قَالَ : هَذِهِ سِدْرَةُ المُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ : نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ : أَمَّا البَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي البَيْتُ المَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ : هِيَ الفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ : بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ : أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ

انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسے اچھے آنے والے کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف فرما تھے۔ کہا یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید! کیسی اچھے آنے والی کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ رونق افروز تھے۔ کہا، یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا دریافت کیا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی مقابلے میں اس کے امتی زیادہ تعداد میں داخلِ جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو دریافت کیا گیا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا، جبرئیل ہوں۔ پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید، کیسی اچھے آنے والے کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ آپ کے جدِّ امجد ہیں انہیں سلام

يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي"

کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا پھر مجھے سدرۃ المنتہٰی دکھایا گیا تو اس کے پھل مقامِ ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہٰی ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گذر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم! میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس معاملے میں کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کردی گئیں پھر حضرت موسیٰ کی جانب لوٹا اور اسی طرح بات چیت ہوئی اور واپس لوٹا، تو دس اور کم کردی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو پہلے کی طرح بات

چیت ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی بات چیت ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال پیش کیجئے۔ فرمایا، میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا، جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی: میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر کمی بھی فرما دی۔

3888 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) (الإسراء 60 :) قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: (وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ) (الإسراء 60 :)، قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کروائی گئی تھی اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ آیا ہے اس سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

43-بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ

انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ

3889 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے۔

3889م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطُولِهِ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ، حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ ہیں جو (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک کی بینائی چلے جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعتِ عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

3890 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرٌو، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالاَيَ العَقَبَةَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَحَدُهُمَا البَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابنِ عُیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براٗ بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

3891 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَنَا، وَأَبِي، وَخَالِي، مِنْ أَصْحَابِ العَقَبَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں میرے والدِ محترم اور میرے دونوں ماموں رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

3892 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی معیت

3889م- راجع الحدیث: 2757

3890- انظر الحدیث: 3891

3891- راجع الحدیث: 3890

3892- راجع الحدیث: 18

شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ العَقَبَةِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ

میں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اہلِ مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابۂ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ لگاؤ گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی سرزرد ہو اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی واقع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

3893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ نَسْرِقَ، وَلاَ نَزْنِيَ، وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلاَ نَنْتَهِبَ، وَلاَ نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ، إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسولِ خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

44-بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

3893- راجع الحدیث: 18 صحیح مسلم: 4439

وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا

3894 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، لاَ أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي البَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

3895 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا" : أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح اور مدینہ میں رخصتی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے زوجیت کا شرف بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں ٹھہرے ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے سبب میرے سر کے بال بھی گر گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک دن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ماجدہ اُمّ رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ کیوں بلایا گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ میرا سانس پھول رہا تھا، جب کہ کافی دیر بعد سکون آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا، جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت خوفزدہ جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کیا۔ اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں خواب میں دو دفعہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری

3894- انظر الحدیث: 5160,5158,5156,5134,5133,3896، سنن ابن ماجہ: 1876

حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

بیوی ہے۔ جب کپڑا ہٹا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

3896- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال قبل ہو گئی تھی۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش انتظار فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

45-بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کا مدینہ کی طرف ہجرت

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ، أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکّہ مکرّمہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا گمان تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

3897- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ

ابووائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس کچھ تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا

3896- راجع الحدیث:3894، صحیح مسلم:3464

3897- راجع الحدیث:1276

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ، شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے ہم میں سے کچھ وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

3898- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

3899- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ المَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابوعمرو اوزاعی، عبدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

3900 - قَالَ: يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ، كَانَ المُؤْمِنُونَ

عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لیے گیا، تو ان سے ہجرت کا حکم پوچھا۔ فرمایا اس سے پہلے اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کی

3898- راجع الحدیث:1

3899- انظر الحدیث:4311,4310,4309

3900- راجع الحدیث:3080

يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

خاطر اللہ اور اس کے رسول کے لیے بھاگنا پڑتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

3901 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " : أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑتا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں دیس سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔

3901م- وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ "

ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں دیس سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

3902 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3903 - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

3901- راجع الحدیث: 463

3901م- راجع الحدیث: 463

3902- سنن ترمذی: 3621

3903- صحیح مسلم: 6049، سنن ترمذی: 3652

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ

کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور بوقتِ وصال آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3904 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الإِسْلاَمِ، لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ہو کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی کشادگی وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کرلیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔ ہمیں یہ رونا حیران کن نظر آیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے صاحب کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ ﷺ تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی کشادگی عطا فرمادی جائے یا جو اللہ کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔ جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے۔ اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

3905 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی

3904- انظر الحدیث:466

3905- راجع الحدیث:476

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَقَالُوا: لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ

کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جب سے میں شعور کو پہنچی ہوں اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے سرفراز پایا ہے اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ کی صبح وشام دو دفعہ ہمارے پاس تشریف آوری نہ ہوئی ہو۔ جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا، کہنے لگا، اے ابوبکر! کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا، میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے کیونکہ آپ ناداروں کی مدد کرتے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی فرماتے، محتاجوں کی کفالت کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ لیجئے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے وقت تمام سردارانِ قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکال دینا چاہتے ہو جو ناداروں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا، محتاجوں کا بوجھ اٹھاتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کرلیا کریں۔ وہ

الْقُرْآنَ، فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادتِ الٰہی کرتے رہے نہ نماز میں بلند آواز سے قرأت کرتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے۔ پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اس میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑی حیرانی کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر ذرا بھی قابو نہ رہتا تھا۔ سردارانِ قریش اس بات سے بہت پریشان ہوئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے امان دینے کے سبب ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں جس کے سبب ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس انہیں ایسا کرنے سے روکیئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر سکیں تو ٹھیک ورنہ اگر اس سے انکار کریں اور اعلانیہ یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہم نہ تمہاری تذلیل چاہتے ہیں اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الخَبَطُ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ- إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَكَمَنَا فِيهِ ثَلاَثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلاَمٌ شَابٌّ، ثَقِفٌ لَقِنٌ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلاَ يَسْمَعُ أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلاَمُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ

کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اسی وقت حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگے: آپ کو خوب علم ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر ہو سکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجئے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک شخص کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم ﷺ کی امان پر زیادہ راضی ہوں ان دنوں نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ ہی میں رونق افروز تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﷺ کے ساتھ کی خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ

بْنُ فُهَيْرَةَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ، وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ، هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالخِرِّيتُ المَاهِرُ بِالهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ العَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آ کر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا، مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیمتاً لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہو سکا ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ ثور کے ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ

بن ابوبکر ان دنوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی دھوکہ فریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو رات ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چراتا رہتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دَیل کے ایک شخص کو جب بنی عبد بن عدی سے تھا، راستہ بتانے کے لیے اُجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے حوالے کردی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔

3906 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ المُدْلِجِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفارِ قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کے بارے میں یہ اعلان کررہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کرکے لائے تو ہر ایک کے عوض سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آگے بڑھا، ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے

قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الأَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ الأَزْلاَمَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الاِلْتِفَاتَ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ، فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ

ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا گمان ہے کہ وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا، اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزلِ مقصود تک جلد پہنچنے کی غرض سے اسے تیز دوڑایا، حتیٰ تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی بھی پرواہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر کی نظریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ

الزَّادَ وَالمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي، إِلَّا أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آسمان تک چلی گئی گویا کہ دھواں ہے میں نے تیروں سے فال لی اور اس مرتبہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ جب میرے ساتھ یہ کارگزاری ہوئی تو دل میں یہ خیال جم گیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کا دین جلد غالب ہوکر رہے گا۔ پس میں نے عرض کی آپ کی قوم نے سو اونٹ انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے بارے میں جتنے بھی منصوبے بنائے تھے وہ سارے عرض کر دیئے۔ ان کے کھانے پینے کا جو سامان میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں حضرات نے کچھ کہا سوائے اس کے کہ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں نے عرض کی کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔

3906م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ المُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ المُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ،

ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے مکہ معظمہ سے نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے کے لیے مقامِ حرّہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر واپس لوٹ جاتے تھے۔ ایک دن جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے، اپنے

فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ، حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ - مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ، لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ، لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَبَى

گھروں میں پہنچے تو کسی حاجت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی آرہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آرہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار اونچی آواز سے چلا آیا، اے جماعتِ عرب! جن کے تم منتظر تھے وہ آگئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ ﷺ کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ دائیں طرف کا راستہ اختیار فرمایا، حتیٰ کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے یہ دو شبہ کا دن اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ خاموشی سے تشریف فرما ہوگئے اور لوگوں نے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آگئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ ﷺ تو یہ ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ ہی جلوہ فرما رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اسی میں رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جس میں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوروں کا باغ تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر رسول

رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ" : هَذَا الحِمَالُ لاَ حِمَالَ خَيْبَرْ، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الأَجْرَ أَجْرُ الآخِرَهْ، فَارْحَمِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَهْ" فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذَا البَيْتِ

اللہ ﷺ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے باغ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بغیر قیمت کے لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے: اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھ سے کہا کہ احادیث میں ہمیں یہ چیز نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا ہو۔

3907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَا المَدِينَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتَ النِّطَاقِ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا قصد فرمایا۔ فرمایا میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز نہیں رہی ہے۔ فرمایا، اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمر بندوالی پڑ گیا۔

3908 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ" : لَمَّا أَقْبَلَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا

3907- راجع الحديث:3979

3908- راجع الحديث:2439

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ"

تعاقب کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن لے کر اس میں دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

3909 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھے۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو قبا کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جس کی دارالاسلام میں ولادت ہوئی۔ اسی طرح خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کی جانب ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

3910 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا، وہ

3909- صحیح مسلم: 5583,5582,5581

عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلاَكَهَا، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3911 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لاَ يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ، وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا، فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ. فَصَرَعَهُ الفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لاَ تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا. قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ. فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلاَحِ،

عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہِ رسالت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم ﷺ کا مبارک لعاب دہن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جارہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے شخص جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم ﷺ اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہوں۔ پس جو شخص بھی راستے میں ملتا، وہ حضرت ابوبکر سے دریافت کرتا کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا جو قریب آچکا تھا۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ سوار ہمارے نزدیک آپہنچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر اس نے عرض کی: اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمائیں فرمایا۔ تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری طرف کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ صبح کہ وہ نبی کریم ﷺ کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا قلبی خیر خواہ ہوگیا۔ پھر نبی کریم حرہ کے مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ پھر عرض کی کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر سوار ہوجائیں۔ پس نبی کریم ﷺ اور

فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ، يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا ، قَالَ: قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ. فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَيْلَكُمْ، اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَأَسْلِمُوا ، قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ ، قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟

حضرت ابوبکر دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ تشریف لے آئے۔ آپ متواتر چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوایوب کے مکان پر آکر تشریف فرما ہوئے۔ جب آپ اس مکان والوں سے مصروفِ گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی اس تشریف آوری کی خبر سُنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ لیتے آئے، نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور پھر اپنے گھر والوں کی جانب لوٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر نزدیک ہے؟ حضرت ابوایوب نے عرض کی کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جاکر ہمارے آرام کا انتظام کرو۔ عرض کی کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیے۔ جب نبی کریم ﷺ اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام بھی حاضرِ خدمت ہو گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے بارے میں دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی بتائیں گے جو واقعتاً مجھ میں بھی

قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ ، قَالُوا : حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: يَا ابْنَ سَلاَمٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اليَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا۔ جب وہ آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے گروہِ یہود! اس حالت میں تمہاری خرابی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو۔ اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کا تم بھی علم رکھتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے پاس سچا دین لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس کے متعلق اتنا علم نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو تین دفعہ یہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا: اچھا بتاؤ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر کہنے لگے، اللہ نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو پھر؟ کہا، اللہ نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا، اگر تم دیکھ لو کہ واقعی وہ مسلمان ہو گیا ہے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی واقف ہو کہ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک یہ سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی کہنے لگے تو جھوٹ بولتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں باہر بھیج دیا۔

3912 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور ابن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ آپ سے کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ

وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلاَفٍ، فَقَالَ" : إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ"

چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہوسکتا جنھوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

3913 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

3914 - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا نیت صرف رضائے الٰہی تھی لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہوگیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے صلہ میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عُمیر ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں سوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاڑ ڈال دی جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں بھی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اٹھا رہے ہیں۔

3915 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟

حضرت ابوبردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والدِ ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا

3913- راجع الحدیث:1276

3914- راجع الحدیث:1276

قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ " : يَا أَبَا مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلاَمُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ، وَجِهَادُنَا مَعَهُ، وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لاَ وَاللَّهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْنَا، وَصُمْنَا، وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لَكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي"

تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابوموسیٰ! کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی بنیاد پر ہماری نجات ہوجائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والدِ محترم نے میرے والدِ محترم سے کہا: خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی لوگ ہمارے ہاتھوں داخلِ اسلام ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے بدلے کے امید ہے۔ پس میرے والدِ مکرم نے کہا: اس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی بنیاد ہی نجات ہوجائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

3916 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ " : وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى المَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہوجاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے ہیں؟

3916- انظر الحدیث: 4187،4186

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ"

پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی طرف روانہ ہوئے، حتیٰ کہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

3917 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا، فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ": أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ، فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلاَنٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ، قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ ہجرت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت نکلے اور ایک رات دن متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آ گیا جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تُو دودھ دوھ سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کرلو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔

3917- راجع الحدیث:2439

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا"

میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔ پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نوش فرمایئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

3918 - قَالَ البَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براٗ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے در دولت میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والدِ محترم نے ان کے چہرے کا بوسہ لیا اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی مُنّی بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟

3919 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالحِنَّاءِ، وَالكَتَمِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

3920 - وَقَالَ: دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ کے صحابہ میں حضرت ابوبکر سب سے عمر رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش

3918- راجع الحدیث:3917

3919- راجع الحدیث:3339,1096

3920- راجع الحدیث:3919

فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالحِنَّاءِ وَالكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا

مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے سبب اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

3921 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ القَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

(البحر الوافر)

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ القَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الكِرَامِ

تُحَيِّينَا السَّلاَمَةَ أُمُّ بَكْرٍ... وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلاَمِ

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا... وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام اُمِ بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرتبے میں چند شعر کہے تھے:

مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیزیٰ کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے بہتر ہوا کرتے تھے، میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! انہوں نے ہمیں گانے والی لونڈیوں اور اچھے شرابیوں سے محروم کر دیا ام بکر تو مجھے سلامتی کی دعا دیتی رہی لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میرے لئے سلامتی کہاں ہے یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کی خبریں بیان کرتا ہے۔ کہیں الو بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے۔

3922 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ القَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے پاؤں نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا: اے ابوبکر! سکوت کرو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

3923 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3922- راجع الحديث:3653

3923- راجع الحديث:1452

الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے ہجرت کے بارے میں پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا دشوار ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

46-بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ المَدِينَةَ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابہ سمیت مدینہ منورہ میں تشریف آوری

3924 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَبِلاَلٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عُمیر اور حضرت ابن امِ مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

3925 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلاَلٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عُمیر اور حضرت ابن امِ مکتوم ہیں اور یہ دونوں حضرت لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیس صحابہ آئے جو

3925- راجع الحدیث:3924

وَسَلَّمَ، ثُمَّ" قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ المَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ المُفَصَّلِ"

نبی کریم کے بیں صحابہ کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنے خوش ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنے خوش رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئے۔ حتیٰ کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

3926- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلاَلٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے جس کا مفہوم:

آدمی اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش ہوتا ہے
جبکہ موت اس کے قدموں کے قریب ہے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے جس کا مفہوم:

کاش میں ایک رات اپنی بستی میں گزاروں
اور ازخر گھاس کا خوبصورت عجیب نظارہ کروں
کیا کبھی آب مجنہ پر میرا کبھی گزر ہوگا
کیا کبھی طفیل وشامہ کی نظر بھر کر زیارت ہوگی

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورتِ حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکہ سے محبت بخشی

3926- راجع الحديث:1889

بِالْجُحْفَةِ

ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صاع اور مُد میں برکت دے اور اس کے بخار کو جُحفہ کی جانب منتقل فرما دے۔

3927 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ: بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

عبید اللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد ﷺ مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو دفعہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

3928 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَوَجَدَنِي، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلاَمَةِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹے جبکہ وہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبد الرحمان نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موسم ہے، اس موقع پر ہر طرح کے لوگ اکھٹا ہیں، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ

3927- راجع الحدیث:3696

3928- راجع الحدیث:2462

وَتَخَلَّصَ لِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ

میں لوگوں سے خطاب فرمایئے، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہلِ فقہ قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جا کر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

3929 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: لاَ أَدْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ اليَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، فَنِمْتُ، فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكِ عَمَلُهُ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت اِم العلا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصّے میں آئے۔ حضرت اُمِ العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آکر بیمار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کی وفات ہوگئی۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا، اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آ گیا اور بھروسہ اللہ پر ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے بارے میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود سے یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی یقینی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ

3929- راجع الحدیث:1243

مجھے ان کے وفات پانے کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

3930- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ، فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بُعاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو اہلِ مدینہ کی جماعت میں انتشار پھیلا ہوا تھا اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخلے کا باعث بنی۔

3931 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا اليَوْمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بُعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابوبکر نے دو دفعہ فرمایا: یہ شیطانی گانا؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

3932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان

3930- راجع الحدیث:3777

3931- انظر الحدیث:949

3932- راجع الحدیث:428

أَنَسِ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، نَزَلَ فِي عُلْوِ المَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هَذَا فَقَالُوا لاَ وَاللَّهِ، لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ" فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ، فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

کے پاس چودہ دن مقام فرما رہے۔ پھر آپ نے بنو بخار کی جماعت کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہوکر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر رونق افروز ہیں، آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے لوگ ہیں۔ حتیٰ کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، حتیٰ کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کرلی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کے گروہ کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہوگئے تو فرمایا: اے بنی نجّار! تم یہ اپنا باغ مجھے فروخت کردو۔ انہوں نے عرض کی: خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں: وہاں مشرکین کی قبریں تھیں ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کروا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی طرف ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیئے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے شریک تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

47-بَابُ إِقَامَةِ المُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ

حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا

قَضَاءِ نُسُكِهِ

3933 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد صرف تین دن قیام درست ہے۔

48-بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيخَ

3934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ المَدِينَةَ

3935 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلاَةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الأُولَى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کے وصال سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

49-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ

وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کی اپنے صحابی کے لیے دعائے مغفرت

اور ان پر اظہارِ افسوس جو مکہ میں وصال فرما

3933- صحیح مسلم:3288,3284 'سنن نسائی:1454,1453 'سنن ابن ماجہ:1073

3935- راجع الحدیث:350

گئے۔

3936 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَا سَعْدُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ. يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کے قریب ہوگیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار کی یا رسول اللہ ﷺ! میری تکلیف کہاں پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا، نہیں۔ فرمایا، اے سعد! تہائی کی وصیت کر دو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ و تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے چھوڑ جاؤ تو جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاؤں گا۔ فرمایا، تم بچھڑ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں زیادتی ہوتی ہے اور بلندی ملتی ہے اور شاید تم عرصہ دراز تک زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا نفع حاصل ہو اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابلِ افسوس حضرت سعد بن خولہ رہے، جو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے اور رسول اللہ ﷺ کو ان

3936م-وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ

کی وفات کا صدمہ ہی رہا۔

دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

50-بَابٌ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسولِ اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

3937 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ المَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں تقسیم کرنے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمٰن کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے بارے میں بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی چیز فروخت کر کے نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک

3936م- راجع الحديث:56

3937- راجع الحديث:2049

وَلَوْ بِشَاةٍ

انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا، اب ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

51-بَابٌ

3938 - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟، وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ؟، وَمَا بَالُ الوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟، قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ: ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الحُوتِ، وَأَمَّا الوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ المَرْأَةِ نَزَعَ الوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ المَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي، قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلاَمِي، فَجَاءَتِ اليَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ

باب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے کہ کچھ پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت (۲) اہلِ جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کی جانب لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصّہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض کیکہ یا رسول اللہ ﷺ! یہود بڑی فتنہ باز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے بارے میں دریافت فرمایئے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس

3938- راجع الحديث: 3329

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین شخص کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل شخص کا بیٹا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین شخص اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور نقص نکالنے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

3939,3940 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا المِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ، قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَيَصْلُحُ هَذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ، فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا البَيْعَ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ وَالقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ: مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ، وَقَالَ: نَسِيئَةً إِلَى المَوْسِمِ أَوِ الحَجِّ

عبدالرحمٰن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے حیرانی سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حیرانی کی کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم، ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے کسی نے اعتراض نہ کیا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی معلوم کرلیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے

3939,3940- راجع الحدیث: 2061

کئی دفعہ فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسمِ حج کی اُدھار پر۔

52-بَابُ إِتْيَانِ اليَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَدِمَ المَدِينَةَ

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہود کا آنا یعنی جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی

هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ: (هُدْنَا) (الأعراف:156): تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ

هَادُوا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ هُدنا یعنی ہم نے توبہ کی، هاهد سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

3941 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ اليَهُودِ لَآمَنَ بِي اليَهُودُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھ پر دس یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

3942 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ اليَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ، فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم اس روزے کے زیادہ مستحق ہیں لہٰذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

3943 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَجَدَ اليَهُودَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے متعلق دریافت فرمایا پوچھا تو انہوں نے جواب

3941- صحیح مسلم:6989

3942- راجع الحدیث:2005

3943- راجع الحدیث:4680,2004

يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ. ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

دیا کہ اس دن حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

3944 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہلِ کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہلِ کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

3945 - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ، وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ) (الحجر: 91)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

53-بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

3946 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ،

حسن بن شفیق، معتمر، ان کے والد، ابو عثمان،

3944- راجع الحديث:3558

3945- راجع الحديث:4680

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں ایک بعد ایک بدلتے رہے تھے۔

3947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا باسی ہوں۔

3948 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى، وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ، سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، عاصم الاحول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ زمانہ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے درمیان کا زمانہ ہے اس کی مدت چھ سال ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

64- كِتَابُ الْمَغَازِي

1- بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

قَالَ: ابْنُ إِسْحَاقَ: "أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَبْوَاءَ، ثُمَّ بُوَاطَ، ثُمَّ العُشَيْرَةَ

3949 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ" : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ" قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: العُسَيْرَةُ أَوِ العُشَيْرُ" فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: العُشَيْرُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

غزوات کا بیان

غزوۂ عُشیرہ یا عُسیرہ

ابنِ اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے ابوا پھر بواط اور پھر عُشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوات فرمائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کی معیت میں آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں، میں نے پوچھا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عُسیرہ یا عُشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عُشیرہ۔

2- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

3950 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا،

نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے مقتولینِ بدر کا ذکر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکّہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکّہ مکرمہ مین امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا: مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کرسکوں۔ تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے

3949- انظر الحدیث: 4471،4404 صحیح مسلم: 4670،4669،3025 سنن ترمذی: 1676

3950- راجع الحدیث: 3632،2651

فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا، وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ، وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى المَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الحَكَمِ، سَيِّدِ أَهْلِ الوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ ، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ، أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ، قَالَ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أُمَيَّةُ: وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ؛ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ، وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الوَادِي، تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي، فَوَاللَّهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ

وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا اور کہنے لگا، اے ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ اُمیّہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں پس ابوجہل نے حضرتِ سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکّہ مکرّمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے جبکہ تمہارا یہ گمان ہے کہ تم ان کی مدد اور ان سے تعاون کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابوصفوان نہ ہوتے تو تم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح سالم لوٹ کر نہیں جاسکتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے باآواز بلند جواب دیا: خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی دشوار گزرے گی یعنی براستہ مدینہ تجارتِ شام۔ امیّہ نے ان سے کہا: اے سعد! ابوالحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیّہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا، کیا مکّہ مکرّمہ میں؟ جواب دیا، میں اور کچھ نہیں جانتا۔ اُمیّہ اس خبر سے بڑا ڈرا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا، اے امِ صفوان! تمہیں پتہ ہے کہ سعد نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ پوچھا کہ بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مکّہ مکرّمہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔ پس اُمیّہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکّہ معظّمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے

الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا، فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ"

لیے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ لیکن اُمیّہ نے نکلنا پسند نہ کیا پس ابوجہل اس کے پاس آ کر کہنے لگا: اے ابو صفوان! جب تک لوگ تمہیں پیچھے ٹھہرا ہوا دیکھتے رہیں گے تو وہ بھی رکے رہیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابوجہل مسلسل اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا: جب تم نے مجھے مجبور کر دیا تو خدا کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا جس کا مکّہ مکرمہ میں جواب نہ ہو۔ پھر امیّہ نے کہا: اے ام صفوان! میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی: اے ابوصفوان! لگتا ہے کہ آپ اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف کچھ دُور تک ان کا ساتھ دینے لگا ہوں جب امیّہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور متواتر اسی طرح کرتا رہا۔ حتیٰ کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

3- بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

غزوۂ بدر کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ) (آل عمران: 124) وَقَالَ وَحْشِيٌّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لئے اور اسی لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ

بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ) (الأنفال: 7) الآيَةَ. الشَّوْكَةُ: الحَدُّ

دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (پارہ ۴، آل عمران ۱۲۳۔۱۲۷) حضرت وحشی نے فرمایا کہ بدر کے دن حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا، اور ارشاد خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لئے ہے (پارہ ۹، آل عمران ۷)

3951 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ

عبداللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے۔ اور یہ کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا، تو اس میں شامل نہ ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلہ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروادیا۔

4- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ المَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى المَلاَئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

آیت اذ تستغیثون ربکم کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرماوے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے

3951- راجع الحديث: 2757

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ العِقَابِ) (الأنفال:10)

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (پارہ ۹، آل عمران ۹۔ ۱۳)

3952 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي: قَوْلَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے محبوب تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کی: ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی ترجمہ کنز الایمان: آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو (پارہ ۶، آل عمران ۲۴) بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ چمک اٹھا تھا۔

3953 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے: اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابوبکر نے آپ کا دستِ مبارک

3952- انظر الحديث:4609

3953- راجع الحديث:2915

فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ) (القمر: 45)

تھام کر عرض کی، بس اتنا ہی کافی ہے۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پارہ ۲۷، القمر ۴۵)

5-بَابٌ

3954 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ) (النساء: 95) عَنْ بَدْرٍ، وَالخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ"

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔

6-بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

3955 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ،

3956 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ المُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ، وَالأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

3957 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کم عمر شمار کیا گیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنگ بدر کے لیے کم سن شمار کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شمولیت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان

3954- انظر الحدیث:4595

3955- انظر الحدیث:3956

3956- راجع الحدیث:3955

3957- انظر الحدیث:3959,3958

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا : أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ، بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثَ مِائَةٍ قَالَ البَرَاءُ: لاَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

اصحابِ طالوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا۔

3958 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَتَحَدَّثُ: أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثَ مِائَةٍ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد اصحابِ طالوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کے تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

3959 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ،

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔

3959م-وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ" : كُنَّا نَتَحَدَّثُ : أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلاَثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ، بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ"

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحابِ طالوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کہ عبور نہیں کر سکا تھا۔

7-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سردارانِ قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن

3958- راجع الحدیث:3957

3959- سنن ابن ماجہ:2828

هِشَامٍ، وَهَلاَكِهِمْ

3960 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَعْبَةَ، " فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى، قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا "

ہشام وغیرہ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ رو ہوکر قریش کے کچھ افراد کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عُتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدانِ بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ انتہائی گرم دن تھا۔

8-بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

ابوجہل کا قتل

3961-حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " : أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ : أَبُو جَهْلٍ : هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن میں ابوجہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی۔ پس ابوجہل کہنے لگا: جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

3962 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

3962م- وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ . فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفرا کے دونوں بیٹوں نے اتنا زخمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ابوجہل

3960- راجع الحدیث:240

3962- صحیح مسلم:4639,4638

3962م- انظر الحدیث:4020,3963

أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ

ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی روایت میں بھی انت ابو جھل کا لفظ ہے۔

3963 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ. فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے ادھ موا ہو کر سسکیاں لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر فرمایا: تو ہی ابوجہل ہے؟ کہنے لگا جن آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

3963م- حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

ابن المثنی، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

3964 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ

علی بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعاتِ بدر میں حضرت عفرا کے دونوں صاحبزادوں کی کارگزاری کی اسی طرح روایت کی ہے۔

3965 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت کے اپنے پروردگار کے حضور جھگڑے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو

3963- راجع الحدیث:3962

3963م- راجع الحدیث:3962

3964- راجع الحدیث:3141

3965- انظر الحدیث:4744,3967

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19) قَالَ" : هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ، أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ"

زانو بیٹھوں گا قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت "ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

3966 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَزَلَتْ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا) (الحج: 19) فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٍّ، وَحَمْزَةَ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ"

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی، جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

3967 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا، ہم سے یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، ان کا بنی ضبیعہ کے یہاں آنا جانا تھا اور وہ بنی سدوس کے غلام تھے۔

3967م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19)

حضرت قیس بن عُبّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

3968 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ،

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگِ بدر

3966- انظر الحدیث: 4743,3969,3968 صحیح مسلم: 7479,7478 سنن ابن ماجہ: 2835

3967م- راجع الحدیث: 3965

3968- راجع الحدیث: 3966

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ: "لَنَزَلَتْ هَؤُلاَءِ الآيَاتُ، فِي هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ

میں مقابلے پر آنے والے مذکورہ چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

3969 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ: (هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19) نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ، وَعَلِيٍّ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الحَارِثِ، وَعُتْبَةَ، وَشَيْبَةَ، ابْنَيْ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ"

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدانِ بدر میں مقابلے پر آئے تھے۔ یعنی اِدھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور اُدھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

3970 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَأَلَ رَجُلٌ البَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَ: أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ: بَارَزَ وَظَاهَرَ

ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

3971 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلاَلٌ: لاَ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمیّہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا دن آیا تو انہوں نے اُمیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس دن کہہ رہے تھے کہ اگر آج اُمیہ بچ کر نکل گیا تو میری نجات نہیں ہوگی۔

3972 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ اس

3969- راجع الحدیث: 3966

3971- راجع الحدیث: 2301

3972- راجع الحدیث: 1067

بِهَا، وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، فَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا" قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگائی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے حالتِ کفر میں قتل شدہ دیکھا۔

3973- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ: ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَوَاحِدَةً يَوْمَ اليَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ، هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ: صَدَقْتَ،

(البحر الطويل)

بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الكَتَائِبِ

ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس میں اپنی انگلی داخل کردیا کرتا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ دو زخم جنگ بدر میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک میں۔ عُروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کردیا گیا تو عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا، اے عروہ! کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچان لو گے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا، اس کی علامت کیا ہے؟ میں نے کہا، جنگ بدر میں اس کی دھار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا، تم سچ کہتے ہو پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا کہ لڑتے لڑتے ان کی تلواریں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عُروہ کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے بارے میں مشورہ کیا کہ تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک آدمی نے اسے خرید لیا اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں لیتا۔

3974 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا اور حضرت عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا کام ہوا تھا۔

3975- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ

ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ جنگ یرموک کے دن رسول اللہ ﷺ

3973- راجع الحديث: 3721

3975- راجع الحديث: 3721

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَقَالَ": إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا: لَا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ، فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا، فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا

کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ آوار ہوجائیں۔ فرمایا: میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری جانب جانکلے جبکہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور ان کے کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہی جنگ بدر والی ضرب تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا یعنی اپنے لڑکپن میں حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس دن آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔ پس انہوں نے انہیں گھوڑے پر بٹھا کر ایک شخص کے حوالے کر دیا تھا۔

3976 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، وَقَالُوا: مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ

حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن کفارِ قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرما رہے۔ جب میدان بدر میں تیسرا دن آیا تو اپنی سواری کو حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دیئے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت

3976- راجع الحدیث:3065

يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ : يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ، وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ، أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ .قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ، قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا

کے لیے جارہے ہیں، حتیٰ کہ آپ اسی کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈالی، تاکہ وہ سنیں اور آپ کے فرمانِ عبرت سے ان کی توبیخ، ذلت، سزا اور حسرت وندامت ظاہر ہوجائے۔

3977 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :(الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) (إبراهيم : 28). قَالَ: هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ (وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ) (إبراهيم: 28) قَالَ: النَّارَ، يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پارہ ۱۳، ابراھیم ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد یہ ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں جہنم رسید کیا۔

3978 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ

ہشام اپنے والد محترم حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی اس مرفوع

3977- انظر الحديث:4700

3978- راجع الحديث:1288 'صحيح مسلم:2150' سنن ابو داؤد:3119' سنن نسائی:1854

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلَ؟ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الآنَ

روایت کا ذکر ہوا کہ: ''اہلِ وعیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔'' تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے اور اہل و عیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں۔

3979-قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ، ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل: 80)، (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (فاطر: 22) يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بدر پڑے ہوئے تھے، تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ اب یہ جان گئے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل ۸۰) اور ترجمہ کنز الایمان: اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں (پارہ ۲۲، فاطر ۲۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جو گئے ہیں۔

3980,3981-حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمُ الآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پالیا؟'' پھر فرمایا کہ یہ اب میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب خوب علم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک

3979- راجع الحدیث: 1371، صحیح مسلم: 2151

3980,3981-صحیح مسلم: 2151، سنن نسائی: 2075

لَا تُسْمِعُ المَوْتَى) (النمل: 80) حَتَّى قَرَأْتُ الآيَةَ

تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر (پارہ ۲۰، النمل ۸۰)۔

9- بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

اصحابِ بدر کی فضیلت

3982 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلاَمٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُنْ فِي الجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُ الأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ: وَيْحَكِ، أَوَهَبِلْتِ، أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ، إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الفِرْدَوْسِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ نے غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدۂ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو خوب علم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت ہے۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر برعکس ہے تو ملاحظہ فرمائیے کہ میرا کیا حال ہوگیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تو دیوانی ہوئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت ساری ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

3983 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الغَنَوِيَّ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ العَوَّامِ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ المُشْرِكِينَ، مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى المُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: الكِتَابُ، فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابومرثد اور حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ سوار ہوکر جاؤ، حتیٰ کہ جب روضۂ خاخ کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لیے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہوکر جارہی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہرگز غلط نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم

3983- راجع الحدیث: 3007' صحیح مسلم: 6352' سنن ابو داؤد: 2651

فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ، فَلَمَّا رَأَتِ الجِدَّ أَهْوَتِ الى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتْهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ: وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لاَ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ القَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَلاَ تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ" : لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ، أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ، وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

تجھے برہنہ کردیں گے۔ جب اس نے ہماری شدت دیکھی تو اپنے نیفے کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ اس کی گردن ماردوں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم! مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر رکھتا ہوں، میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کردوں تاکہ میرے گھر والوں اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کررہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہٰذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر نے پھر عرض کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس نے جنگِ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اہلِ بدر کے حالات کا علم رکھتے ہوئے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

10-بَابُ فَضْلُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

3984 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ المُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

جنگ بدر کے متعلق ضروری باتیں

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے نزدیک آجائے اس وقت تیراندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

3985 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِي كَثَرُوكُمْ - فَارْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

حضرت ابوسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: جب کافر اکھٹے کر تمہارے قریب آجائیں تو تیراندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔

3986 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ " : جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ المُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا، وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالحَرْبُ سِجَالٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیراندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے ستر افراد شہید ہوئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر آفت ٹوٹی یعنی ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہوگیا اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

3984- راجع الحديث:2900

3985- راجع الحديث:2900

3986- راجع الحديث:3039

3987 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَإِذَا الخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلائی تو وہ ہے جو جنگ اُحد کے بعد ہمیں عطا کی گئی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو جنگِ بدر کے بعد مرحمت فرمایا گیا تھا۔

3988 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ" : إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ التَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ، فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِي الآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن لڑکے نظر آئے، گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں محفوظ جگہ پر نہیں تھا۔ اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپ کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابوجہل تو دیکھا دیجئے میں نے کہا، اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جامِ شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے سے چھپ کر مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی کوئی آرزو نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں لگائیں۔ وہ دونوں حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

3989 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد پر مشتمل سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں

3987- راجع الحدیث: 3623,3622

3988- راجع الحدیث: 3141

3989- راجع الحدیث: 3045

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالهَدَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ، وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ، فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ: أَنْ لاَ نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا القَوْمُ: أَمَّا أَنَا فَلاَ أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ عَلَى العَهْدِ وَالمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، وَاللّٰهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِي بِهَؤُلاَءِ أُسْوَةً، يُرِيدُ القَتْلَى، فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ

تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ لحیان کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات کی تلاش میں تھے، حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا کہ نزدیک آ گئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما، کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے وعدوں پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمانوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی مشکیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی وعدہ خلافی ہے۔ خدا کی قسم، میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقشِ قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر

وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا، وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

(البحر الطويل)

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا... عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلاَةَ، وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ - حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ - أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: ذَكَرُوا مَرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ العَمْرِيَّ، وَهِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ الوَاقِفِيَّ،

آمادہ نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے، حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد پیش آیا حضرت خبیب نے بنو حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا لڑکا حضرت خبیب کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔ جب وہ ان کے پاس آئی اور لڑکے کو ان کی ران پر بیٹھے ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو تاڑتے ہوئے فرمایا: کیا تم اس لیے ڈری ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم، میں نے خبیب سے نیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ انگور کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل مکہ مکرمہ میں تھا ہی نہیں۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں عطا فرمائی جاتی تھی جب بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے (دیر نہ کی کہ تم یہ سمجھنے لگو گے کہ موت سے خوفزدہ ہوں۔ پھر دعا مانگی، اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور کسی ایک کو ان میں سے زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

صدق وصفا کے نام پر مر جاؤں تو کیا غم
راہ خدا میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم
میری جان اے اللہ تیرے سپرد ہے
تو میرے حال کو بابرکت بنا دے

پھر ابو سروعہ، عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب نے مسلمانوں کے لئے یہ رسم رائج فرما دی کہ جب وہ بے بس کر کے قتل کیا جائے تو نماز پڑھے۔ رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے بارے میں سنا کچھ آدمی روانہ کیے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے شخص کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا تاکہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آسکیں اور ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکیں۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک اشخاص تھے اور دونوں نے جنگِ بدر میں شرکت کی تھی۔

3990 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ذُكِرَ لَهُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ، وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ کے دن انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابی ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر روانہ ہوئے حالانکہ سورج انتہائی بلندی پر ہونے کے سبب نماز جمعہ کا وقت نزدیک تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

3991 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے

3991- انظر الحدیث: 5319 صحیح مسلم: 3706 سنن ابوداؤد: 2306 ,2198 سنن نسائی: 3520,3519,3518 سنن ابن ماجہ: 2028

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ: يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ الأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ، تُرَجِّينَ النِّكَاحَ؛ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ البُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا، أَخْبَرَهُ

11- بَابُ شُهُودِ المَلاَئِكَةِ بَدْرًا

3992- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے لیے مکتوب لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو نبی عامر بن لوی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر وفات پا گئے اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے کچھ روز بعد جب بچے کی ولادت ہوگئی اور یہ نفاس سے پاک ہوگئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کرلیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک شخص ابوالسنابل بن کلب آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہوگیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کرلو۔ سُبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرمادیا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہوگئی ہوں اور نکاح کرسکتی ہوں اگر میں چاہوں محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والدِ ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3992- راجع الحدیث: 3994

جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ" : مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ المُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ المَلاَئِكَةِ"

فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کو کیسا جانتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

3993 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ العَقَبَةِ، فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا، بِالعَقَبَةِ قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا"

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جدِّ امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ اپنے صاحبزادے سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بات میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہوا۔

3994 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ، أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَعَنْ يَحْيَى، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الهَادِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس دن حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

3995 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے

3994- راجع الحدیث: 3992

3995- انظر الحدیث: 4041

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جِبْرِيلُ، آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الحَرْبِ

اور ہتھیار پہنے ہوئے ہیں۔

12- بَابٌ

غزوۂ بدر کے بعد کی باتیں

3996 - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا، وَكَانَ بَدْرِيًّا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

3997 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الأَضْحَى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الأَضْحَى بَعْدَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ

حضرت ابوسعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہلِ وعیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ معلوم کر لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع تھا۔

3998 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ، وَهُوَ مُدَجَّجٌ، لاَ يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ، وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الكَرِشِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ، قَالَ هِشَامٌ - : فَأُخْبِرْتُ: أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ - : لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ تَمَطَّأْتُ، فَكَانَ الجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ،

حضرت عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت زبیر نے غزوۂ بدر کے دن دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل لوہے میں چھپا ہوا تھا اور دونوں آنکھوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ وہ کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ پس اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی ماری تو وہ مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے سبب اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے

3996- راجع الحدیث: 3810

3997- انظر الحدیث: 5568، سنن نسائی: 4439،444

فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ، سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ"

ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانگی۔ لہٰذا انہیں دے دی جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے تو یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہی۔

3999 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَايِعُونِي

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

4000 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ولید بن عقبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ عہد جاہلیت میں یہ رواج

3999- راجع الحدیث: 18

4000- انظر الحدیث: 5088

وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :(ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب : 5). فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فَذَكَرَ الحَدِيثَ

تھا کہ جب کوئی کسی کو متبنیٰ بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (پارہ ۲۱، الاحزاب ۵) پس حضرت سہلہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

4001 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ«

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے رُبیع بنت معوذ نے فرمایا، کہ شب زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح رونق افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ لڑکیاں دف بنا کر جنگِ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

4002- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے۔

4002م- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: »لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تصویروں سے یہاں جاندار کی تصویریں مراد ہیں۔

4001- انظر الحدیث:5147، سنن ابو داؤد:4922، سنن ترمذی:897

4002م- راجع الحدیث:3225

يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ

4003 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، ح

4003م- وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا:

[البحر الوافر]

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ،

فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيٌّ:

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے خبر دی۔

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے مالِ فے کے اپنے خمس میں سے اسی دن عطا فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کرلیا کہ نبی کریم ﷺ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا انتظار کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تا کہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں۔ میری نیت یہ تھی کہ اسے فروخت کر کے نکاح کے ولیمہ کا انتظام کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں، ایک لونڈی ان کے پاس گا رہی ہے اور دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں

4003- راجع الحديث:2089

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَأُذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ القَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھتے ہی میری بات سمجھ گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آج جیسا غمناک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈال کر روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیئے، یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم ﷺ مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت پر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ لیکن حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں چور تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر آپ کے کندھوں تک نظر اٹھائی، پھر پُرنور چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے: اچھا، تم لوگ میرے والدِ ماجد کے غلام ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اس وقت یہ ہوش میں نہیں ہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس آ گئے۔

4004 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ، سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ مَعْقِلٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَبَّرَ عَلَى

حضرت ابنِ معقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تکبیریں کہیں کیونکہ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ: »إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا«

4005- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ »خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ« فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا

تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کے اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کردوں؟ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس کے متعلق غور کروں گا۔ یہ کئی دن تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں؟ پس حضرت ابوبکر نے سکوت فرمایا اور مجھے کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرزِ عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ کئی دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا۔ پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات ناروا گزری ہوگی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کے حسبِ منشاء جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے لیے اس کے متعلق مجھ سے مشورہ فرمایا تھا۔ پس

4005- انظر الحدیث: 5145,5129,5122 سنن نسائی: 3259,3248

میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضور یہ ارادہ ترک فرما دیتے تو پھر اسے میں قبول کر لیتا۔

4006 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ البَدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ«

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

4007 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ العَصْرَ، وَهُوَ أَمِيرُ الكُوفَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الأَنْصَارِيُّ، جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: »هَكَذَا أُمِرْتُ« كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ امارت میں مغیرہ بن شعبہ نے نمازِ عصر میں تاخیر کر دی۔ جو امیر کوفہ تھے جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو علم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ ﷺ کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

4008 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ البَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ« . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھ لے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث

4006- راجع الحدیث:55

4007- راجع الحدیث:521

4008- انظر الحدیث:5051,5040,5009,5008، صحیح مسلم:1877,1875، سنن ابو داؤد:1397، سنن ترمذی:2881، سنن ابن ماجہ:1369,1368

فَحَدَّثَنِيهِ

4009 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، «أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».

بیان کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

4010 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ الحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حسین بن محمد سے جو نبی سالم کے شرفا سے تھے، اس حدیث کے متعلق پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

4011 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عُمَرَ «اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى البَحْرَيْنِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ»

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور جن کے والدِ ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4012,4013 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ عَمَّيْهِ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى عَنْ كِرَاءِ المَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قابلِ کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرائے پر

4009- راجع الحديث:424

4010- راجع الحديث:424

4012,4013- راجع الحديث:2339

فَتُكْرِيهَا أَنْتَ؟ قَالَ: »نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ«

دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

4014 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: »رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا«

آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

4015 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ إِلَى البَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ البَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: »أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ« قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ«

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آ گئے جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے بارے میں سنا تو نمازِ فجر میں سب نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: میرا خیال ہے، تم نے یہ سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ذرا بھی خوف نہیں ہے، ہاں اندیشہ تو اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے

4015- راجع الحدیث: 3158

تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

4016- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ كُلَّهَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

4017- حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ البَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ البُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا«

حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

4018 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ: »وَاللَّهِ لاَ تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کتنے ہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض کی کہ ہمیں اجازت عنایت فرمائیے کہ اپنے بھانجے، عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

4019- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ، ح حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الجُنْدَعِيُّ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ المِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ

ابوعاصم، جُریج، زہری، عطا بن یزید، عبید اللہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے: اگر کسی کافر سے میری جنگ ہو اور خوب جم کر

4016- راجع الحديث: 3310,3297

4017- راجع الحديث: 3310

4018- راجع الحديث: 2537

4019- انظر الحديث: 6865، صحیح مسلم: 272,271,270، سنن ابو داؤد: 2644

مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَقْتُلْهُ« فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ«

مقابلہ ہو، حتیٰ کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں، یا رسول اللہ ﷺ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ان حالات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور جو بات اس نے کہی وہ تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

4020 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: »مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ« فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: هَكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ، قَالَ "أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ" قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ: »قَتَلَهُ قَوْمُهُ« قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: »قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي«

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراء کے صاحبزادوں کی ضربوں سے ادھ موا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا: کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا: جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو ابومجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا: کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور مجھے قتل کرتا۔

4021 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا

4020- راجع الحديث: 4638

4021- راجع الحديث: 4021,3462

عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، " لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلاَنِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا " فَحَدَّثْتُ بِهِ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: »هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ«

جب نبی کریم کا وصال ہوگیا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک صالحین تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبیداللہ بن عبداللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4022 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، كَانَ عَطَاءُ البَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلاَفٍ، خَمْسَةَ آلاَفٍ وَقَالَ عُمَرُ: »لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ«

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے حضرات کو دوسرے صحابہ پر ترجیح دیتا ہوں۔

4023 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذَلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الإِيمَانُ فِي قَلْبِي«

محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۂ الطور تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ یہ پہلی بار ہوا کہ ایمان میرے دل میں بس گیا۔

4024 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي أُسَارَى بَدْرٍ: »لَوْ كَانَ المُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى، لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ«

حضرت جُبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کی مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔

4024م- وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الأُولَى -

سعید بن مُسیب سے مروی ہے کہ جب پہلا فتنہ ظاہر ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شاملین بدر

4023- راجع الحدیث: 765

4024- راجع الحدیث: 3962

4024م- راجع الحدیث: 3139

يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، - يَعْنِي الحَرَّةَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ "

میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرّہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک ٹھیل نہ سکا جب تک فہم وفراست والے حضرات موجود رہے۔

4025- حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: «بِئْسَ مَا قُلْتِ، تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا» فَذَكَرَ حَدِيثَ الإِفْكِ

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عُروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عُبید اللہ بن عبداللہ سے سُنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلقہ حدیث کا ایک حصّہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: میں اور امِّ مسطح رفع حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: آپ بدری صحابی کو برا کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

4026 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟»

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بدر کے مقتولین سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے وہ پالیا جس کا تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا؟

4026م- قَالَ مُوسَى: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ کے صحابہ میں سے کئی حضرات نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مُردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

4025- راجع الحديث: 2637,2593

4026م- راجع الحديث: 1370

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا» . وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: «قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ، فَكَانُوا مِائَةً، وَاللَّهُ أَعْلَمُ»

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور جنہیں مالِ غنیمت سے حصّہ ملا ان کی تعداد (۸۱) اکیاسی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا: ان کے حصّے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات سو تھے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

4027- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: «ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ»

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصّے عطا فرمائے گئے تھے۔

13- بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی

فِي الجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ المُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيَاسُ بْنُ البُكَيْرِ، بِلاَلُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ القُرَشِيِّ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ الهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ، حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ القُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ، كَانَ فِي النَّظَّارَةِ، خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ المُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ القُرَشِيُّ، زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ القُرَشِيُّ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ القُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ

جن کو امام بخاری نے بطریقِ تہجی ترتیب دیا ہے:
(۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بکیر (۳) بلال بن رباح مولیٰ ابو بکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابو بلتعہ حلیفِ قریش (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا حال دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حدافہ بن سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ ناصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی (مظہر) (۲۱)

الْأَنْصَارِيُّ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ، خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ، حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوِّذُ ابْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ«

عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم ﷺ اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مالِ غنیمت سے انہیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموع (۳۹) معوذ بن عفرا (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ (۴۶) ہلال بن ابوامیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

14- بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ

وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ عُرْوَةَ: »كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَبْلَ أُحُدٍ« وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول اللہ ﷺ کا دو آدمیوں کی دیت کے معاملے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ ﷺ سے دھوکا بازی کرنا۔

زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوہ اُحد سے پہلے کا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ

الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا} [الحشر: 2] وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَأُحُدٍ

کنز الایمان: وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے (پارہ ۲۸، الحشر ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوۂ احد کا ذکر اس کے بعد کیا ہے۔

4028- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " حَارَبَتِ النَّضِيرُ، وَقُرَيْظَةُ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ المُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى يَهُودَ المَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ المَدِينَةِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے جنگ کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ جنگ کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم ﷺ سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہودی جلاوطن کر دیئے گئے۔

4029- حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: «قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ» تَابَعَهُ هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ

سعید المسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو، ہشیم نے بھی ابو بشر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

4030- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ»

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں نے کھجور کے بعض درخت نبی کریم ﷺ کے لیے خاص کر رکھے تھے، حتیٰ کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت واپس لوٹا دیئے گئے۔

4028- صحیح مسلم:4567، سنن ابو داؤد:3005

4029- انظر الحدیث:4645

4030- راجع الحدیث:3630،3128

4031 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ البُوَيْرَةُ» فَنَزَلَتْ: {مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ} [الحشر: 5]

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے کچھ درخت جلوا دیئے اور کچھ کٹوا دیئے تھے جو بویرہ میں تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا (پارہ ۲۸، الحشر ۵)

4032 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ " قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

[البحر الوافر]

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ

[البحر الوافر]

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ ... وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ ... وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ.....حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

راوی کا بیان ہے کہ ابوسفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ.....وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ.....وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

4033 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ، إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے طلب فرمایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان یرفا نے آکر بتایا کہ حضرت عثمان حضرت

4031- راجع الحدیث: 2326، صحیح مسلم: 4527، سنن ابو داؤد: 2615، سنن ترمذی: 3302,1552، سنن ابن ماجہ: 1844

4032- راجع الحدیث: 2326

4033- راجع الحدیث: 3094

فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ، فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلاَ قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ، وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ} [الحشر: 6]- إِلَى قَوْلِهِ- {قَدِيرٌ} [الحشر: 6]، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا المَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آ گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر ہی گزری تھی کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کے پاس بھیج دوں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، ہاں بھیج دو۔ جب وہ دونوں حضرات آپہنچے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیے ہمارا تنازعہ بنی نضیر کے اس مال کے متعلق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے فئے کے طور پر عنایت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے تا کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: عجلت نہ کریں! میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا۔ میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ وَقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولاَنِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ؛ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ؛ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلاَكُمَا، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي - يَعْنِي عَبَّاسًا - فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ« فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ: لَتَعْمَلاَنِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُنْذُ وَلِيتُ، وَإِلَّا فَلاَ تُكَلِّمَانِي، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ.

ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فئے کے بارے میں خاص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ خصوصیت حاصل نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو غنیمت دلائی اللّٰہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ۔۔۔تا۔۔اور اللّٰہ سب کچھ کرسکتا ہے (پارہ ۲۸، الحشر ۶) یہ صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ پھر خدا کی قسم دوسروں کو اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ ہاں انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ عنایت فرماتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے، حتیٰ کہ اس میں سے صرف یہی مال باقی بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیا کرتے تھے اور جو بچ جاتا اسے راہِ خدا میں خرچ کردیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا آخری وقت تک یہی معمول رہا۔ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابوبکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ حضرات اس کے متعلق ان کا شکوہ کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے بارے میں چہ میگوئیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس کے متعلق وہ سچے، صالح اور سیدھی راہ پر تھے۔ حق کے تابع تھے۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہوگیا تو اب میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پس اپنے دورِ خلافت میں دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح اس مال

کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خرچ کیا کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، صحیح راہ پر اور حق کا پیروکار تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے حوالے کردوں اور اسی مقصد کے تحت آپ نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے پکے وعدے پر کردوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے عہدِ خلافت میں جس طرح خرچ کیا ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے حوالے کردیجئے۔ تو میں نے آپ کے حوالے کردیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کی خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

4034- قَالَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: " أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: مالک بن اوس نے سچ کہا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے

4034- انظر الحديث: 6730،6727، راجع الحديث: 3094

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلاَ تَتَّقِينَ اللَّهَ، أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ« فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ، قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلاَهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلاَنِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

سنا کہ ازواجِ مطہرات، نے مالِ فئے سے آٹھویں حصے کا مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجنا چاہا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور ان سے کہا کہ کیا آپ کو اللہ کا خوف نہیں اور کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اس سے آپ کی مراد اپنی ذات تھی اور محمد مصطفیٰ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی۔ میرے یہ بتانے پر نبی کریم کی ازواجِ مطہرات اپنے ارادے سے رک گئیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یہ مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قابض نہ ہونے دیا۔ پھر امام حسن کے قبضے میں آیا، پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے قبضے میں آیا، پھر علی ابن حسین اور حسن بن حسن رضی اللہ عنہما اس کا باری باری انتظام کرتے رہے اور پھر زید بن حسن رضی اللہ عنہ اس کے منتظم رہے۔ یہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

4035- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، وَالعَبَّاسَ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فدک کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا۔

4036- فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا المَالِ« وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آل محمد اسی مال سے کھائیں گے کیونکہ خدا کی

4035- راجع الحدیث: 3711,3092

4036- راجع الحدیث: 3093

إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

قسم مجھے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

15- بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ

4037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ» . فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . قَالَ: فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: «قُلْ» . فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - وحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ: فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - فَقَالَ: نَعَمِ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ، قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ -

کعب بن اشرف کا قتل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی تھی۔ حضرت محمد بن مُسلمہ نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ مجھے یہ اجازت فرما دیجئے کہ حسبِ ضرورت مناسب یا نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا، جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ یہ شخص تو ہم کو بہت تنگ کرتا ہے۔ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ دست ہیں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ ہمیں قرض ہی دلوا دیجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے پیروکار تو بن گئے اب اچانک چھوڑ دینا مناسب نہیں لیکن موقع کی تلاش میں ہیں، دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں ایک دو وسق کھجوریں قرض دے دیجئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے کئی دفعہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک دو وسق کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دو وسق کھجوروں کا ذکر ہے تو کہنے

4037- راجع الحدیث: 2510

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلاَحَ - فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو، قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ - قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمَّى بَعْضَهُمْ - قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، وَقَالَ: غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ، فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ رِيحًا، أَيْ أَطْيَبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ وَأَكْمَلُ العَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ، قَالَ: دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

لگے کہ میرا گمان ہے اتنی کھجوروں کا ذکر بھی ہے۔ پس کعب نے کہا کہ کچھ رہن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کیا چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کس طرح گروی رکھیں حالانکہ سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے بیٹے کس طرح گروی رکھیں، ایسا کرنے سے ہر کوئی گالی دے سکتا ہے کہ تم ایک دو وسق کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہٰذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم آئے گی، ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے لامۃ کا مطلب السلاح بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر یہ رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابونائلہ بھی تھا۔ اس نے انہیں قلعہ میں بلا لیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابونائلہ سے ملنے۔ عمرو بن دینار کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون ٹپک رہا ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابونائلہ رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی کو رات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو شخص بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام لیا تو تھا لیکن یہی فرمایا کہ ان کے ساتھ دو اور شخص بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام: (۱) ابوعبس بن جبر ا (۲) حارث بن اوس (۳) عباد بن بشر ان کے نام بتائے

ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا کام تمام کر دینا۔ ایک مرتبہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سنگھاؤں گا پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے اترا اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ میں نے آج تک اتنی اعلیٰ خوشبو نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ کعب نے کہا: میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں اور عرب کے اندر حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: کیا میں آپ کا سر سونگھ سکتا ہوں؟ جواب دیا، ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھایا پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کر دیا۔

16- بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ

وَيُقَالُ: سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ، كَانَ بِخَيْبَرَ، وَيُقَالُ: فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: »هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ«

4038- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابورافع عبداللہ بن ابوحقیق کا قتل

اس کو سلام بن ابوحقیق بھی کہتے ہیں۔ خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔ زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

4038- راجع الحدیث: 3022

بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ«

4039 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ اليَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ البَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ البَوَّابُ، يَا عَبْدَ اللَّهِ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ البَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ البَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا، فَفَتَحْتُ البَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلاَلِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ القَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کے لیے انصار سے چند افراد کو روانہ فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ ابو رافع ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتا اور دشمنوں کی معاونت کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھ جائیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس یہ دروازے کے قریب جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے لہٰذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس بالاخانے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی جب قصہ خان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا

4039- راجع الحدیث: 3022

بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ، لاَ أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ، فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ، فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ، فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي، وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى البَابِ، فَقُلْتُ: لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ: أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ: النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «ابْسُطْ رِجْلَكَ» فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

اور جس دروازے کو میں کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا تھا تا کہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا معلوم بھی ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک ابورافع کا کام تمام کر دوں۔ آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل وعیال کے درمیان محوِ خواب تھا۔ گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس وار سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور وہ چیخنے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا: اے ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی ایک شخص نے گھر میں تلوار سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مرا نہ تھا، پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ قتل ہو چکا ہے۔ پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا۔ حتیٰ کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آپہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کی موت کا یقین نہ ہو جائے جب مرغ نے اذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: لوگو! اہل حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان

سے کہا کہ اب یہاں سے نکل جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو جہنم واصل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب اس پر اپنا دستِ مبارک پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

4040- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، فِي نَاسٍ مَعَهُمْ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الحِصْنِ» فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ. قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الحِصْنَ، فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ، قَالَ: فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَجَلَسْتُ كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً، ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ البَابِ، مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ، وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأَتِ الأَصْوَاتُ، وَلاَ أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ البَابِ، حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الحِصْنِ فِي كَوَّةٍ، فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الحِصْنِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے حضرت عبداللہ بن عتیک اور حضرت عبداللہ بن عتبہ کو بھیجا اور چند افراد بھی ان کے ساتھ کر دیئے۔ پس یہ چل پڑے اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دربان سے بات کرنے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کسی تدبیر سے اندر داخل ہو جاؤں، تو اتفاقاً ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا ڈال لیا جیسے میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو اندر آنا چاہتا ہے آ جائے ورنہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں پس میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا پھر رات گئے تک باتیں کرتے رہے، حتیٰ کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح خاموشی چھا گئی اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آ رہی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے

4040- راجع الحدیث:3022

نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى
أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ
صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ، فَإِذَا الْبَيْتُ
مُظْلِمٌ، قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ، فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ،
فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ
نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا،
قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا أَبَا
رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: أَلاَ أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ
الوَيْلُ، دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ:
فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى، فَلَمْ تُغْنِ
شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ
وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ المُغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ
عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ
عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ العَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ
دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ، أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ
مِنْهُ، فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ
أَصْحَابِي أَحْجُلُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ
النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ
النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: فَقُمْتُ
أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ، فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ

قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا تھا،
پس میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تا کہ ان
لوگوں کو اگر میرا معلوم ہو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر
جاسکوں۔ پھر قلعے میں مکانات تھے میں نے باہر سے
ان سب کی کنڈیاں لگا دیں، پھر میں سیڑھی کے ذریعے
ابورافع کے گھر کی جانب گیا۔ دیکھا تو گھر میں اندھیرا
تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ
معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز
دی: اے ابورافع! اس نے کہا: کون ہے؟ میں آگے
بڑھا اور آواز پر بھرپور وار کیا۔ وہ چیخنے لگا اور فائدہ کچھ
بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا گویا کہ
اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا: اے ابورافع! آپ کو
کیا ہو گیا ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا: اس
نے کہا: بڑی عجیب بات ہے، تیری ماں تجھے روئے،
کوئی شخص میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار
سے وار کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی
طرف بڑھا اور کاری ضرب لگائی لیکن پھر کام نہ بنا۔ وہ
چلایا اور اس کے اہل و عیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز
بدل کر اس کا مددگار بن کر پھر گیا تو وہ چت پڑا تھا۔
میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے دباؤ دیا تو
ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر میں گھبرایا ہوا باہر
نکل آیا اور سیڑھی کے راستے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور
میرے پیر کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر
باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس
آپہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو
جا کر یہ خوش خبری سنا دیجئے، کیونکہ میں اس وقت تک
یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک اس کی موت کی خبر نہ
سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے

نے ابورافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے سبب مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ اس سے پہلے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو جا کر خوش خبری سنائی۔

17-بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: {وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّءُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [آل عمران: 121] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ} [آل عمران: 140] وَقَوْلِهِ: {وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ} [آل عمران: 152] تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا {بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} [آل عمران: 152] وَقَوْلِهِ: {وَلَا

غزوہ اُحد کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۲۱) اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے اور کافروں کو مٹا دے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (پ ۴، آل عمران ۱۴۳۔ ۱۳۹) اور ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا) الآيَةَ

بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ اُن سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۲) اور ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۶۹)

4041 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: »هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الحَرْبِ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئے ہیں۔

4042 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ المِنْبَرَ فَقَالَ: »إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا«، قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا تو خدشہ ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے بارے میں تو مجھے دنیاداری کی محبت کا اندیشہ ہے، جس کے سبب تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

4041- راجع الحديث:3995

فائدہ: اس جگہ چند مسائل یاد رکھو: (۱) تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ زیارت قبور سنت ہے کیونکہ اس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہوکر آخرت کی طرف توجہ اور دنیا سے بے توجہی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) زیارت قبور میں زائر کو بھی فائدے ہیں اور میت کو بھی۔ زائر کو ثواب آخرت کی یاد، دنیا سے بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور میت کو زائر سے اُنس اور اس کے ایصال ثواب سے نفع میسر ہوتا ہے۔ (۳) یہ کہ زائر قبر پر پہنچ کر پہلے صاحب قبر کو سلام کرے، پھر قبر کی طرف منہ اور کعبہ کو پشت کرکے کھڑا ہو اور کچھ سورتیں پڑھ کر اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچائے۔ (۴) یہ کہ ساری امت اس پر متفق ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے مدد لینا جائز ہے، غیر انبیاء کی قبروں کے متعلق بعض ظاہر بین علماء نے اختلاف کیا، مگر محققین فقہا اور تمام صوفیاء فرماتے ہیں کہ اولیاء اور علماء کی قبور سے مدد لینا جائز ہے، قبور اولیاء سے تا قیامت دینی و دنیاوی فیوض جاری رہیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم کی قبر قبولیت دعا کے لیے مجرب تریاق ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ جن بزرگوں سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد مانگی جائے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے چار شخصوں کو دیکھا جو زندگی سے زیادہ اپنی قبروں سے دنیا میں تصرف کررہے ہیں، ان میں سے معروف کرخی اور حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی ہیں۔ سید احمد مرزوق فرماتے ہیں کہ زندے کی مدد سے مردے بزرگ کی مدد زیادہ قوی ہے، یہ تو قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ میت اپنے زائرین کو دیکھتی ہے اور ان کا کلام سنتی ہے، ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ بعد وفات روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اکیلی روح ایسے ایسے کام کردیتی ہے جو لاکھوں آدمی نہ کرسکیں۔ چنانچہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق کی روح نے صدہا کافروں کو ایک آن میں تہ تیغ کردیا اور روح جنت میں رہتے ہوئے مشرق و مغرب کو دیکھ لیتی ہے۔ (۵) قبر کے سامنے بلا آڑ نماز پڑھنا حرام، ہاں بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجد بنانا یا وہاں نمازیں پڑھنا، برکت کے لیئے دعائیں مانگنا جائز ہے۔ (۶) حق یہ ہے کہ قبر یعنی تعویذ قبر کو بوسہ نہ دے، نہ وہاں ناک یا پیشانی خاک پر رگڑے کہ یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے، ہاں آستانہ بوسی اور چیز ہے۔ (۷) جمعہ کے اول دن میں زیارت قبور بہت بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ اس دن میت کا علم و ادراک اور توجہ الی الدنیا زیادہ ہوتی ہے۔ (۸) وفات کے بعد سات روز تک برابر صدقہ و خیرات کیا جائے، اس پر تمام علماء متفق ہیں اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔ (۹) بعض روایتوں میں ہے کہ ہر جمعہ کی شب میت کی روح اپنے گھروں میں آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے زندے میرے واسطے کچھ خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ (از لمعات واشعۃ اللمعات) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۸۴)

4043 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ، وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ، وَقَالَ: «لاَ تَبْرَحُوا، إِنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن جب ہماری مشرکین سے سامنا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے تیراندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ بن جُبیر کو امیر مقرر کرکے فرمایا: تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ۔ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آگئے، اور

4043- راجع الحدیث: 3039

رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلاَ تَبْرَحُوا، وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلاَ تُعِينُونَا « فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ، فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الغَنِيمَةَ الغَنِيمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ تَبْرَحُوا، فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ، فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا، وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: »لاَ تُجِيبُوهُ« فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ: »لاَ تُجِيبُوهُ« فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ الخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاَءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: اعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوهُ« قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ " قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوهُ« قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: »قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ« قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي

خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب ہمارا کافروں سے سامنا ہوا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے، پائنچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کے پیروں کا زیور نظر آرہا ہے۔ پس یہ دیکھ کر تیر انداز بھی غنیمت غنیمت کہتے ہوئے مال سمیٹنے آگئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تو ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے رخ بدل گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا، کیا اس جماعت میں ابنِ قحافہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا: کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر خود پر قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا: اے اللہ کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہبل اونچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا، یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ عزی ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عزی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے جواب دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا

آج جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

4044- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «اصْطَبَحَ الخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور جنگ کے وقت شہید کر دیئے گئے۔

4045- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، " أُتِيَ بِطَعَامٍ، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ: إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاَهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ "

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب مالا مال فرمایا گیا۔ خدشہ ہے کہ کہیں اس عطا کے ذریعے ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی نہ کھایا۔

4046- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اُحد کے دن نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یہ فرمایئے کہ اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا؟ جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے رکھ دیں پھر کافروں سے

4044- راجع الحدیث:2815

4045- راجع الحدیث:1274

4046- صحیح مسلم:4890، سنن نسائی:3154

حَتَّى قُتِلَ«

4047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الإِذْخِرَ«، أَوْ قَالَ: »أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الإِذْخِرِ« وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

4048 - أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَهُزِمَ النَّاسُ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، يَعْنِي المُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ المُشْرِكُونَ« فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ

جا کر قتال کرنے لگے اور حتیٰ کے شہید کر دیئے گئے۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا، جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں کبھی یہ شرف ملا تو اللہ تعالیٰ کام دکھا دے گا۔ پس یہ غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان منتشر ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں ان حضرات کے کام میں ساتھ دینے سے مجبور ہیں، اور مشرکین کے اقدام سے اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں، پھر وہ تلوار لے کر کافروں کی طرف بڑھے۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے تو ان سے فرمایا: اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو اُحد کی اس جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پس یہ بڑھتے چلے گئے

4047- راجع الحديث:1276

اور آخر کار شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہ جا سکی بلکہ ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کے باعث انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے (۸۰) اسی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

4049- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: " فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا المُصْحَفَ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ} [الأحزاب: 23] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي المُصْحَفِ"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۂ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کی بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، یعنی: ترجمہ کنز الایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

4050- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةً تَقُولُ: لاَ نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ {فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا} [النساء: 88] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ، تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الفِضَّةِ»

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے کچھ لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسری جماعت ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (پ ۵، النسآء ۸۸) اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے

4049- راجع الحدیث: 2807

4050- راجع الحدیث: 1884

18-بَابٌ

{إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ} [آل عمران: 122]

4051 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا: {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ} [آل عمران: 122] بَنِي سَلِمَةَ، وَبَنِي حَارِثَةَ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122]

4052 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لاَ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ»

جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

آیت اِذ ھمت طائفتانِ منکم کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے (پ ۴، آل عمران ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے بارے میں یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۲) نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی: کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوڑھی عورت تمہارا دل خوش کردیتی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! غزوہ اُحد میں جب میرے والدِ محترم کو شہید کردیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کرلوں، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت

4051- انظر الحدیث: 4558، صحیح مسلم: 6362

4052- راجع الحدیث: 443، صحیح مسلم: 3624

4053 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ، اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الغُرَمَاءُ، فَقَالَ: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ» . فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ» فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ البَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى البَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً

سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے فرمایا تم نے درست کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم کی شہادت غزوۂ اُحد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا اور پیچھے چھ صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور کو علم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت قرض ہے، ان حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ الگ لگانا۔ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا اور پھر آپ کو بلالیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اور بھی ضد بازی کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلالو۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کے دیتے رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والدِ محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والدِ ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریوں کو بچا رکھا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم ﷺ رونق افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

4054 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-4053 انظر الحدیث: 2127

-4054 انظر الحدیث: 5826، صحیح مسلم: 5960,5959

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ القِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ»

فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی جوانمردی سے کام دکھا رہے تھے۔ میں نے ان کو نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی وہ بعد میں نظر آئے۔

4055 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ «ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر نکال کر دیتے ہوئے فرمایا: میرے باپ تم پر قربان، تیر اندازی کرو۔

4056 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: «جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ»

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کریمین کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

4057 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَهُوَ يُقَاتِلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔''

4058 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ»

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے

4056- راجع الحديث:3725

4057- راجع الحديث:3725

4058- راجع الحديث:2905

4059 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو کیونکہ غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیراندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہو۔

4060,4061 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ: «أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ، غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ» عَنْ حَدِيثِهِمَا

ابوعثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

4062 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَالْمِقْدَادَ، وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ: «يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ»

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس کے متعلق کسی کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ اُحد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

4063 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی

4059- راجع الحدیث:2905

4060,4061-راجع الحدیث:3722

4062- راجع الحدیث:2824

4063- راجع الحدیث:3724

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ«

4064 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ، كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: »انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ« قَالَ: وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى القَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لاَ تُشْرِفْ، يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ القَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاَثًا

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر منتشر گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے تیر انداز اور زوردار کمان والے تھے اس دن ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی آدمی ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھایئے، کہیں کافروں کا کوئی تیر نہ آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کی گردن موجود ہے اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کے سبب پنڈلیاں نظر آرہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، چاہے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں، اور حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

4065- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا كَانَ يَوْمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو ابلیس لعین چیخا اے اللہ کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آ گئے،

4064- راجع الحدیث:2880

4065- راجع الحدیث:3290

أُخْرَى هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ " قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ البَصِيرَةِ فِي الأَمْرِ، وَأَبْصَرْتُ: مِنْ بَصَرِ العَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ"

ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی، اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور انہیں شہید کردیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام عمر اس حادثہ کا صدمہ رہا، حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں لفظ بصرت حقیقت میں بصیرہ سے ہے اور ابصرت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور ابصرت دونوں ہم معنی ہیں۔

19- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ التَقَى الجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [آل عمران: 155]

آیت: اِنَّ الذین تولوا منکم کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرمادیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۵)

4066- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ البَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلاَءِ القُعُودُ؟

عثمان بن موہب کا بیان ہے کہ ایک آدمی حج بیت اللہ کی نیت سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟

4066- انظر الحديث: 3130، راجع الحديث: 3698

قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ. فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ، فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبَّرَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ« وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: »هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ - فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ - هَذِهِ لِعُثْمَانَ« اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا: میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں، کہ مجھے آپ حقیقت بتا دیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات...... آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ اُحد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے پر مطلع ہیں کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ذرا ٹھہرو، جو کچھ تم نے ان کے بارے میں پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں۔ غزوۂ اُحد سے فرار ہونے کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں علیل تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے جتنا اجر اور مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعتِ رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ معظمہ جانے کے بعد

20-بَابُ

{إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [آل عمران: 153] "تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ البَيْتِ"

4067 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ "جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ: إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ"

000-بَابُ

{ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الحَقِّ ظَنَّ الجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ

ہوئی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ اب یہ جواب اپنے ساتھ لے کر چلا جا۔

آیت: اذ تصعدون والا تلوون کا بیان

ترجمہ کنزالایمان: جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۵) تُصعدون بلندی پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے دن حضرت عبداللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب کچھ حضرات شکست کھا کر منتشر ہو گئے تو ان کے بارے میں ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی یدعو کم والرسول فی اخرا کم۔

آیت: من بعد الغم امنۃ کا بیان

ترجمہ کنزالایمان: پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے جاہلیت کے سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا

4067- راجع الحديث: 3986

كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ} [آل عمران: 154]

بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جاچکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۴)

4068 - وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد کے دن میں ان لوگوں میں تھا جن پر نیند کا غلبہ تھا۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھالیتا۔ وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھالیتا تھا۔

21-بَابُ

آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کا بیان

{لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ» فَنَزَلَتْ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کو زخمی کردیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کردیا، اس پر آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)۔

4069 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

4068- سنن ترمذی: 3008

4069- انظر الحدیث: 7346,4559,4070 سنن نسائی: 1077

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الفَجْرِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا» بَعْدَ مَا يَقُولُ «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر مبارک اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں ـــــ تا ـــــ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

4070- وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَالحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

حنظلہ بن ابوسفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

22- بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

اُمِ سُلیط کا ذکر

4071 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ المَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ، «وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا

ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے کچھ نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ ﷺ کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے کاشانہ میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت اُم کلثوم بنت علی کی طرف تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُم سُلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سُلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں

4070- راجع الحديث: 4069

4071- راجع الحديث: 2881

كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ

نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ غزوہ اُحد کے دن یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

23-بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

4072- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ، نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ، فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلاَمَ، قَالَ: وَعُبَيْدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ، مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلاَمًا بِمَكَّةَ، فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ، فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلاَمَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلاَ تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلاَيَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ:

جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ہمراہ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر کیا شہادتِ حمزہ کا معاملہ دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپالیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا: اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام اُمِ قتال بن ابوالعیص تھا، اس کے بطن سے مکّہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اُٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس ہو رہا ہے کہ گویا وہی، بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر

فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ، وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ، خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى القِتَالِ، فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سِبَاعُ، يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ البُظُورِ، أَتُحَادُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ، قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ العَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الإِسْلاَمُ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لاَ يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «آنْتَ وَحْشِيٌّ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ» قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الأَمْرِ مَا بَلَغَكَ، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ، قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ،

عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے، کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدانِ بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جُبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کردو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ حنین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عَنین کوہ اُحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان میں نکل کر مبارز طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سباع! اُمّ انمار کے بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اسے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزری ہوئی کل۔ یہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک کر مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہوگیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہلِ طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار

ہوا، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، یہ ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور ہوتا رہا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا۔ جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوۂ اُحد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر بئر معمونہ کے واقع میں اور ستر ہی جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ بئر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ہوا تھا۔

اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا جبکہ مُسیلمہ کذاب سے ٹکر ہوئی تھی۔

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: "فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَتَلَهُ العَبْدُ الأَسْوَدُ"

رسولِ خدا ﷺ کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

24- بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

4073- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

4073- صحیح مسلم: 4624

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ، يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت غضبناک ہے جس نے اپنے نبی دانتوں کو زخمی کیا اپنے سامنے کے دندانِ مبارک کی طرف ارشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضبناک ہے اس شخص، (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

4074- حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ سخت غضب ناک ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ سخت غضب ناک ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک لہولہان کیا تھا۔

000- بَابٌ

باب

4075 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ المَاءَ، وَبِمَا دُووِيَ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ المَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ المَاءَ لاَ يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ، وَجُرِحَ وَجْهُهُ،

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسولِ خدا تو دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہوگیا۔ اور اس دن آپ کے سامنے کے

4074- انظر الحدیث: 4076

4075- راجع الحدیث: 2911,343

وَكُسِرَتِ البَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ"

دندانِ مبارک زخمی کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود توڑ دیا تھا۔

4076 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر سخت غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو خون آلود کیا تھا۔

25-بَابُ {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ} [آل عمران: 172]

آیت: الذین استجابو اللہ والرسول کا بیان

4077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ القَرْحُ} [آل عمران: 172] لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ، قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ، وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ المُشْرِكُونَ، خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: »مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ« فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (پ ۴، آل عمران ۱۷۲) کے بارے میں حضرت عروہ سے فرمایا: اے بھانجے! تمہارے والدِ محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احد میں مشرکین کی طرف سے صدمہ پہنچا تو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ واپس لوٹ آئیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات سے کون خبردار کرے گا؟ پس مسلمانوں میں سے ستر حضرات اس مہم پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

26-بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ المُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

شہیدانِ احد کا بیان

مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، وَاليَمَانُ،

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان،

4076- راجع الحديث: 6170,4074

وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ«

حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

4078- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ " قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ اليَمَامَةِ سَبْعُونَ، قَالَ: »وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَوْمُ اليَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابِ«

قتادہ نے فرمایا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے میں اس عزت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ آدمی شہید ہوئے اور قبیلہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت کے ساتھ اٹھے گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ غزوہ احد میں قبیلہ انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بئر معونہ کے حادثہ میں اس کے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر آدمی شہید ہوئے۔ راوی نے بیان کیا کہ بئر معونہ کا واقعہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پیش آیا تھا اور یمامہ کی جنگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی۔

4079- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: »أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ« فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: »أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ القِيَامَةِ« وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہداء احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کردیا جاتا تو آپ لحد میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ بروز قیامت میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دفن کردیا جائے اور نہ ان پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

4080- وَقَالَ أَبُو الوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،

نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کردیا گیا تو میں رونے لگا

4079- راجع الحديث:1343

4080- راجع الحديث:1244

قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي، وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَبْكِيهِ - أَوْ: مَا تَبْكِيهِ - مَا زَالَتِ المَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ "

اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان پر نہ رُویا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے۔

4081 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أُرَى - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی سانحہ ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد کے دن پیش آیا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح عنایت فرمائی اور ان میں اتحاد پیدا کردیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں اور اس کی تعبیر وہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

4082 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الإِذْخِرَ»

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہوگیا۔ ہم میں سے کچھ حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں چکھ کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر، یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا

4081- راجع الحدیث:3622

4082- راجع الحدیث:1276

أَوْ قَالَ: «أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پر تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف لے رہے ہیں۔

27- بَابٌ: أُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عباس بن سہل ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

4083 - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

4084 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوہ اُحد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکّہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

4085 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے

4083- راجع الحدیث: 371، صحیح مسلم: 3360,3359

4084- راجع الحدیث: 2889,371

4085- راجع الحدیث: 1344

مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا«

خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں خدا کی قسم، مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ ڈر تو اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

28-بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَضَلٍ، وَالقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

غزوۂ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ: »أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ«

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوۂ اُحد سے بعد کی بات ہے۔

4086-حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ« وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لَحْيَانَ، فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ، فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ المَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ القَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ، فَقَالُوا: لَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا، أَنْ لاَ نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحیان والوں کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے قدموں کی تلاش میں تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں لگتی ہیں۔ پس وہ پیروں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ نزدیک آ گئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے

4086- راجع الحدیث:3045

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَعْطَوْهُمُ العَهْدَ وَالمِيثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ العَهْدَ وَالمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي، فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ المُوسَى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ، فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ المَوْتِ لَزِدْتُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ القَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

[البحر الطويل]

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ

کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم ﷺ کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے عہد کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع میں ہی وعدہ خلافی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ بالکل آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے بعد کا ہے، چنانچہ حضرت خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی روز تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ عورت نے استرا دیدیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہوگئی اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت

كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي،

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ

گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کردوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے ایک دن انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا تھا۔ جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ کی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں موت سے خوفزدہ رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! ان ایک ایک کو تباہ کر، چُن چُن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے ۔

صدق ووفا پر مارا جاؤں تو کیا غم
اللہ کی راہ میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم
میری جان کریم رب کے حوالے
اس کے حال کو برکتوں سے بھر دے

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا۔ اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف کچھ افراد بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کا ٹکڑا لائیں جس سے ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو قتل کیا

تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لیجانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

فائدہ: کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم واحترام، اصطلاح شریعت میں کرامت وہ عجیب وغریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بن سکتی ہے سواء اس معجزہ کے جو دلیل نبوت ہو جیسے وحی اور آیاتِ قرآنیہ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں، اہلِ سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صدہا سال تک زندہ رہنا کرامات اولیاء ہیں جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔ (اشعہ) حضور انور کے معجزات بے شمار، سرکار بغداد کے کرامات بے شمار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سب کو عام سرکار بغداد کی ولایت سب کو عام، فرماتے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے آپ کی ولایت تا قیامت جاری ہے ؎

غوث اعظم درمیان اولیاء چوں جنابِ مصطفی در انبیاء

ولایت اور کرامات دین کی حقانیت اور اس کے منسوخ نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب عیسائیوں یہودیوں میں کوئی ولی نہیں کیونکہ وہ نبوتیں منسوخ ہوچکیں۔ آج سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء نہیں دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی، چکڑالوی کسی دین میں ولی نہیں کیونکہ یہ فرقے باطل ہیں۔ جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم نہ رہے وہاں جڑ سے فیض آنا بند ہو جاوے اس شاخ میں پھل پھول نہیں لگتے۔ اسلام کی جڑ ہری ہے کہ اس میں اب بھی اولیاء اللہ اور کرامات پائے جاتے ہیں مگر ان فرقوں کا تعلق جڑ سے نہیں دوسرے دینوں کی جڑیں خشک ہوچکیں لہذا ان میں ولایت نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۹۰)

4087 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: «الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا، هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ»

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام ابوسروعہ ہے۔

4088 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمُ القُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ القَوْمُ: وَاللَّهِ مَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ستر افراد کو ایک حاجت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا۔ چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے

إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَتَلُوهُمْ «فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلاَةِ الغَدَاةِ، وَذَلِكَ بَدْءُ القُنُوتِ، وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ«

نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔ قنوت کا آغاز یہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

4088م- قَالَ عَبْدُ العَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ القُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ القِرَاءَةِ؟ قَالَ: »لاَ بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ القِرَاءَةِ«

عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرات ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا بلکہ قرات ختم کر لینے کے بعد ہے۔

4089 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ العَرَبِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔

4090- حَدَّثَنِي عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ، فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ« قَالَ أَنَسٌ: " فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا، ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیّہ اور بنی لحیان والوں نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد کی عرض کی، آپ نے ستر انصار کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ج ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بِرمعونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیّہ اور قبیلہ بنولحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان کے بارے

4088م- راجع الحديث: 1001

4089- صحیح مسلم: 1552، سنن نسائی: 1077,1076، سنن ابن ماجہ: 1243

بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا"

میں قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہوگئی یعنی "ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔"

4090م- وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لِحْيَانَ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

4090م- زَادَ خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: «أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا كِتَابًا» نَحْوَهُ

خلیفہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بئر معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قُرآناً سے کتاباً مراد ہے۔

4091- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَعَثَ خَالَهُ، أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ، فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا» وَكَانَ رَئِيسَ المُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، خَيَّرَ بَيْنَ ثَلاَثِ خِصَالٍ، فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ المَدَرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ؟ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلاَنٍ، فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ البَكْرِ، فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلاَنٍ، ائْتُونِي بِفَرَسِي، فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ، قَالَ: كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ، وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ، فَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی ماتحتی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ نبوت میں تین شرائط پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہروں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آلیا اور کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے، پس بھاگنے کے لئے گھوڑا منگوایا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہوگیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے

4091- راجع الحدیث: 1001

رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ، وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ، فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ - قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ - حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ، فَلُحِقَ الرَّجُلُ، فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ كَانَ مِنَ المَنْسُوخِ: إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا »فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ، الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

آدمی...... کو ساتھ لیا، پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کردیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں یہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک شخص کی جانب اشارہ کردیا، جس نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبداللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہوگیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہوگیا۔ پھر وہ ان کے ساتھیوں تک بھی پہنچ گئے اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کردیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہوگئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کردیا ہے۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس روز صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیّہ قبائل کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

4092 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ، وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، قَالَ: بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے دن جب حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہا میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ ربِ کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو کامیاب ہوگیا ہوں۔

4092- راجع الحدیث: 1001

4093- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الأَذَى، فَقَالَ لَهُ: أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ« قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، فَنَادَاهُ فَقَالَ: »أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ« فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، فَقَالَ »أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ« فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الصُّحْبَةَ« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا - وَهِيَ الجَدْعَاءُ - فَرَكِبَا، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الغَارَ - وَهُوَ بِثَوْرٍ - فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلاَمًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ، فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ، فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلاَ يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا المَدِينَةَ، فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی طرف سے ایذا رسائی کی حد ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو پرے بھیج دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیکہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ساتھ رہو گے۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لیے تیار کی ہیں پس ان میں سے جدعا نامی اونٹنی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردی اور دونوں حضرات سوار ہو کر غار تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سنجر کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس راز سے کو نہ جانتا تھا۔ جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے دن شہید کردیا گیا

تھا۔

4093م- وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ، وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا؟ فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ، ثُمَّ وُضِعَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ، فَقَالَ: " إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا، وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ " وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو، سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی طرف اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے اُن سے پوچھا کہ یہ کسی کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے ان کو شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے تھے، حتیٰ کہ میں نے ان کو زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر پہنچا دی گئی۔ اس دن شہید ہونے والوں میں عروہ بن اسماء بن الصلت بھی تھے۔ اسی لیے حضرت زبیر نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا اور ان میں منذر بن عمرو بھی تھے لہٰذا انہوں نے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر رکھا۔

4094 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

4093م- راجع الحدیث: 476

4094- راجع الحدیث: 1003،1001

4095- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلاَثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَلَحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ أَنَسٌ: "فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا - أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ - قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے بارے میں قرآنِ کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی کہ۔ ''ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

4096- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ القُنُوتِ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنَّ فُلاَنًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ «إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمْ القُرَّاءُ، وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ، فَظَهَرَ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا، رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں آدمی نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک ماہ تک کیونکہ آپ نے چند اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی طرف روانہ فرمایا، حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان اس سے قبل عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ

4095- راجع الحدیث: 1001، صحیح مسلم: 1543

4096- راجع الحدیث: 1002,1001

29-بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: »كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ«

4097 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَهُ«

4098 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ، وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ«

4099 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ،

ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غزوۂ خندق
یا غزوۂ احزاب

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ ماہ شوال کے مہینے میں ۴ھ میں ہوا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ احد کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے، لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت عنایت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگِ خندق کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت عنایت فرما دی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی

4097- راجع الحدیث: 2664، سنن ابو داؤد: 4406،2957، سنن نسائی: 3431

4098- راجع الحدیث: 3797

4099- راجع الحدیث: 2834

فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالجُوعِ، قَالَ: »اللَّهُمَّ إِنَّ العَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ« فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہنے ۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ کرم پر بک چکے ہیں
اب زندگی بھر جہاد کے لیے کمربستہ رہیں گے

4100 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ حَوْلَ المَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُجِيبُهُمْ:

»اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ ... فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ«

قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ، فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ القَوْمِ، وَالقَوْمُ جِيَاعٌ، وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الحَلْقِ، وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے اطراف خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم دامنِ اسلام میں آئے
اب ہم اس پر قائم رہیں گے

راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم نے اپنے اصحاب کے لیے جواب عنایت فرمایا کہ اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بدمزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اسی کو آپس میں تقسیم کر کے کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق میں پھنستا اور اس سے بو آتی تھی۔

4101 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے

4100- راجع الحدیث: 3834,2835

4101- انظر الحدیث: 3070

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الخَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى البَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحَتِ العَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالبُرْمَةُ بَيْنَ الأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ، قَالَ: «كَمْ هُوَ» فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: «كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لاَ تَنْزِعِ البُرْمَةَ، وَلاَ الخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ: قُومُوا» فَقَامَ المُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلاَ تَضَاغَطُوا» فَجَعَلَ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ البُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: «كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ»

فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین روز سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے کُدال لے کر اس پتھر پر مارا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گھر جانے کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا۔ تھوڑے سے جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے، حتیٰ کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہوگئی۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتاریں اور تنور سے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آجاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے آجاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی! نبی کریم ﷺ تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں پس آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور وغل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ

4102 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لاَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابۂ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ متواتر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھالو اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے ان کے لئے بھی بھیج کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اُس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا، کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جَو کا آٹا ہے پس آپ کچھ حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم نے بآوازِ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا انتظام کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے

4102- راجع الحدیث: 3070

وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

تک ہانڈی نہ اُتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا ڈر تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اُتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، سب نے کھانا کھا لیا حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

4103- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ. وَبَلَغَتِ القُلُوبُ الحَنَاجِرَ} قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الخَنْدَقِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آ گئے (پ ۲۱، الاحزاب ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگِ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

4104- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم ﷺ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے، حتیٰ کہ

4103- صحیح مسلم: 7452

4104- راجع الحدیث: 4103,2836

التُّرَابَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ، أَوْ اغْبَرَّ بَطْنُهُ، يَقُولُ: »وَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا« وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ: »أَبَيْنَا أَبَيْنَا«

آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے:

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا
تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے
ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما
جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم فرما
ان سے ہمیں باخبر فرما
تا کہ ان کے مکر و فریب سے ہم ہوشیار رہیں
اور لفظ ابینا ادا کرتے قوت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے۔

4105 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری پروا ہوا یا بادِ نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قومِ عاد کو گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

4106 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ، وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الخَنْدَقِ، حَتَّى وَارَى عَنِّي الغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعَرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد غبار آلود ہو گئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا

4105- راجع الحديث:1035

4106- راجع الحديث:2836

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا،

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا،

إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا"

قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا

تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے

ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما

جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم فرما

ان سے ہمیں باخبر فرما

تاکہ ان کے مکروفریب سے ہم ہوشیار رہیں

راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

4107- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الخَنْدَقِ»

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

4108- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ: الحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ، قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي، وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگوں نے خلافت کے متعلق جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرمارہی ہیں اگرچہ مجھے بذاتِ خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا، تم لوگوں سے جاکر ملو وہ تمہارا انتظار کررہے ہوں گے اور مجھے خدشہ ہے کہ تمہارے نہ جانے کے سبب ان میں نااتفاقی نہ ہوجائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا جب لوگ منتشر ہوگئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ حقدار ہے جو

مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الجِنَانِ، قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ " قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اُس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسواتھا کی جگہ نوساتھا ہے۔

4109 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »نَغْزُوهُمْ، وَلاَ يَغْزُونَنَا«

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہ کر سکیں گے۔

4110 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: حِينَ أَجْلَى الأَحْزَابَ عَنْهُ: »الآنَ نَغْزُوهُمْ وَلاَ يَغْزُونَنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ«

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے اور ہم ان کی طرف چل کر جایا کریں گے۔

4111 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الخَنْدَقِ: »مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ«

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے سورج غروب ہو جانے تک ہمیں نمازِ عصر نہ پڑھنے دی۔

4109- انظر الحدیث: 4110

4110- راجع الحدیث: 4109

4111- راجع الحدیث: 2931

4112 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ يَوْمَ الخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا« فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى العَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفار قریش کو بُرا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں سورج غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ وادی بطحا میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

4113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ« فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ«. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ« فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر نے عرض کی، میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

4114 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلاَ شَيْءَ بَعْدَهُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

4112- راجع الحدیث:596، سنن ترمذی:596

4113- راجع الحدیث:2846

4114- صحیح مسلم:6848

4115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، وَعَبْدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ: »اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ«

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

4116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الغَزْوِ أَوِ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلاَثَ مِرَارٍ، ثُمَّ يَقُولُ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین دفعہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دے دی۔

30- بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحْزَابِ، وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

4117 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الخَنْدَقِ، وَوَضَعَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہوکر کاشانۂ اقدس کی طرف واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

4115- راجع الحدیث:2932

4116- راجع الحدیث:1797

4117- راجع الحدیث:463

السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَ: "قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ؛ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ: فَإِلَى أَيْنَ؛ قَالَ: هَا هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ "

آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ اِدھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کی طرف تشریف لے گئے۔

4118 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبرئیل کے گھوڑے کی گرد کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گئی تھی جبکہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

4119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ « فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہوگیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے ممانعت نہیں فرمائی گئی۔ اس بات کا جب نبی کریم ﷺ کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

4120 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم ﷺ کی نذر کردیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کرلیا گیا تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ

4118- راجع الحدیث:3214

4119- راجع الحدیث:946

4120- راجع الحدیث:3128

النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْأَلَهُ الَّذِي كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ، فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي، تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ لاَ يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا، أَوْ كَمَا قَالَتْ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَكِ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلَّا وَاللَّهِ، حَتَّى أَعْطَاهَا - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ كَمَا قَالَ

کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تا کہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی آ گئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دوں گی جو مجھے حضور نے عطا فرمائے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو، لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

4121 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ المَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ». فَقَالَ: «هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ». فَقَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: «قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ» وَرُبَّمَا قَالَ: «بِحُكْمِ المَلِكِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا۔ پس وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونے کے لیے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجدِ نبوی کے نزدیک آ گئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کر دو۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکمِ الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ یہ فرماتے کہ حکم فرشتہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

4121- راجع الحديث:3043

4122- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ العَرِقَةِ وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ، مِنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي المَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الغُبَارِ، فَقَالَ: " قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ، وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ " فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ: أَنْ تُقْتَلَ المُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو قریش کے ایک شخص حبان بن عرقہ کا تیر لگ گیا تھا، جو ان کی رگ میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروادیا تھا تا کہ ان کی تیمار داری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے فارغ ہوکر کاشانۂ اقدس کی جانب واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے اس وقت حضرت جبرئیل حاضرِ خدمت ہوئے اور آپ کا سر مبارک سے گرد جھاڑ رہے تھے۔ عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے ان کی طرف تشریف لے چلئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کن کی طرف؟ تو بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے میں اتر آئے کیونکہ فریقین نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم تسلیم کرلیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کردیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں میں تقسیم کردیا جائے۔

4122م- قَالَ هِشَامٌ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے محبوب کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفارِ قریش کے

4122م- راجع الحدیث: 463

قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ، وَفِي المَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ"

درمیان جنگ ختم کردی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تا کہ میں تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرما دے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جو مسجد میں ان کے خیمے سے بنی غفار کی طرف بہہ کر جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو! یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آ رہی ہے؟ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے سبب اپنے شائقِ حقیقی سے جا ملے۔

4123 - حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، أَنَّهُ سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

4124 - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُ المُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

31- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا، وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ، لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ«

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نے نخلستان میں قدم رنجہ فرمایا اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔

4123- راجع الحدیث: 3213

4124- راجع الحدیث: 3213

4125- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ القَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔

4126- وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ: «صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ، وَثَعْلَبَةَ»

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نمازِ خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔

4127- وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، سَمِعْتُ جَابِرًا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ، فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الخَوْفِ " وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سَلَمَةَ، غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ القَرَدِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی جانب گئے، وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے پر رعب ہی ڈالتے رہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے نمازِ خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ قرد میں شرکت کی تھی۔

4128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ، وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ ہم چھ افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا، لہٰذا ہم باری باری سواری ہوتے تھے جس کے سبب ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور

4125- صحيح مسلم: 5911,1947,1946

4127- راجع الحديث: 4125

4128- صحيح مسلم: 4676

وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا «. وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ

ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لیے تھے، اس لیے اس غزوہ کا نام غزوۂ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے یہ واقعہ بیان تو کر دیا لیکن بعد میں انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا نہیں لگتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

4129- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ شَهِدَ " رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلاَةَ الخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ العَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وِجَاهَ العَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ "

صالح بن خوّات نے کسی ایسے صحابی سے جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات الرقاع کے دن نمازِ خوف پڑھائی کہ ایک جماعت آپ کے پیچھے صف بستہ رہی اور دوسری جماعت دشمن سے مقابلہ کرتی رہی، جب پہلی جماعت نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے اور یہ جماعت اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صف آرا ہوگئی۔ پھر دوسری جماعت نے آ کر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تا کہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں۔ پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔

4130- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ، فَذَكَرَ صَلاَةَ الخَوْفِ، قَالَ مَالِكٌ: »وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلاَةِ الخَوْفِ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر انہوں نے نمازِ خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف کے متعلق جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے احسن ہے۔

4129- صحیح مسلم: 1945,1944، سنن ابوداؤد: 1239,1238,1237، سنن ترمذی: 565، سنن نسائی: 1552,1536,1535، سنن ابن ماجہ: 1259

4130- انظر الحدیث: 4125

4131 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: »يَقُومُ الإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ العَدُوِّ، وُجُوهُهُمْ إِلَى العَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلاَءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ«

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف کے لیے امام قبلہ رو کھڑا ہوجائے مسلمانوں میں سے ایک جماعت اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلے پر رہی اور ان کے منہ دشمن کی جانب رہیں، پس جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ کھڑے ہوکر دوسری رکعت خود پڑھیں۔ رکوع کریں اور دونوں سجدے بجالائیں اور اپنی جگہ پر نماز پوری کر کے چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہوگئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کرلیں۔

4131م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوّات، حضرت سہل بن ابوحثمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

4131م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ القَاسِمَ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلٍ: حَدَّثَهُ: قَوْلَهُ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ

محمد بن عبیداللہ، ابن ابوحازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوّات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف غزوۂ بنی انمار میں پڑھی۔

4132 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا العَدُوَّ،

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا، جو نجد کی طرف کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے مقابل ہوئے تو اُن کے لیے صف بندی کرلی۔

-4131 راجع الحدیث: 1129

-4132 راجع الحدیث: 942، صحیح مسلم: 1939، سنن ابو داؤد: 2243، سنن ترمذی: 564، سنن نسائی: 1537

فَصَافَفْنَا لَهُمْ«

4133 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُوَاجِهَةُ العَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ أُولَئِكَ، فَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هَؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو جماعتوں میں سے ایک کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل ڈٹی رہی۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ جماعت آ گئی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

4134 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ: أَنَّهُ »غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نجد کی طرف ایک غزوہ میں شامل ہوئے۔

4135 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ، يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ. قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا نَوْمَةً، ثُمَّ إِذَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا، جو آپ نے نجد کی طرف فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہوگیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ تشریف فرما ہوئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کیکر کے نیچے قیام فرما ہوئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی

4133- راجع الحدیث:4132

4134- راجع الحدیث:2910

4135- راجع الحدیث:2910

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ" ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے مجھ پر تلوار تان لی تو میں بیدار ہوگیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ، پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

4136 - وَقَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ المُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: «لاَ»، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ» فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لیے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا۔ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم ﷺ کی چار رکعتیں ہوگئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو، دو رکعتیں۔ مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔

4137- وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ، فَصَلَّى الخَوْفَ،

ابوالزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ہمراہ تھے تو ہم نے نمازِ

4136- راجع الحديث:2910

4137- راجع الحديث:2910

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلاَةَ الخَوْفِ» وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ"

خوف ادا کی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ساتھ غزوہ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ غزوہ خیبر کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

32- بَابُ غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، مِنْ خُزَاعَةَ، وَهِيَ غَزْوَةُ المُرَيْسِيعِ

غزوہ بنی مصطلق کا بیان، بنی مصطلق بھی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الإِفْكِ فِي غَزْوَةِ المُرَيْسِيعِ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ ھ میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ ۴ ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مریسیع میں ہوا تھا۔

4138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ العَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ العَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا العُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا العَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ»

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آ گئیں۔ ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ خواہش ہم پر غالب آئی ہوئی تھی، لہٰذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی موجودگی پیش نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا حرج کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

4138- راجع الحديث: 2229

4139- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ القَائِلَةُ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، مُخْتَرِطٌ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هَذَا " قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ نجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہوگیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے اِدھر اُدھر بکھر گئے کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہوگئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے قریب آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی پس میں بیدار ہوگیا اور میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوا تان کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

33- بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

غزوۂ انمار کا بیان

4140- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ المَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا»

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

34- بَابُ حَدِيثِ الإِفْكِ

بہتان تراشی کا واقعہ

وَالأَفَكِ، بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ، يُقَالُ: إِفْكُهُمْ، وَأَفْكُهُمْ، وَأَفَكُهُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَفَكَهُمْ، يَقُولُ: صَرَفَهُمْ عَنِ الإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ، كَمَا

افک گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لیے بہتان کو افک کہتے ہیں اس کو ہمزہ کے فتح، کسرہ، اور ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا۔ اور جو ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ایمان

4139- راجع الحدیث: 2910

4140- راجع الحدیث: 400

قَالَ: {يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ} [الذاريات: 9] يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ"

سے پھر جانا ترجمہ کنزالایمان: اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو۔ (پ ٢٦ الذاریات:٩) وہ پھیرا جائیگا جسے پھیرا گیا۔

4141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا: أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، دَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي،

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود یہ چاروں حضرات حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ سے اس واقعہ کے راوی ہیں جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہٰذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی میں شامل کرلیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ہمراہ جاتی۔ چنانچہ ایک غزوہ میں روانہ ہونے سے قبل آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلی، اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ پس میں پردے کے ساتھ ہودے میں سوار کروائی گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو اس منزل سے رسول اللہ ﷺ نے

4141- راجع الحديث: 2637,2592

فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ العُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ القَوْمُ خِفَّةَ الهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الجَمَلَ فَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلاَ مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي، غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ المُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ، وَلاَ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ، قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ، فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ، وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ

رات کے وقت چلنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت کے لیے لشکر سے دور چلی گئی۔ جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خزف یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے سوار کروانے کا کام جن لوگوں کے سپرد تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادا اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان لوگوں کے ہودے کے اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نو عمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت مِلا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ ان کے ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ گمان کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں اِدھر آئیں گے۔ اسی دوران کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی، میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت میرے قریب آئے انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سویا پڑا ہے۔ پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کے الفاظ سُن کر جاگ اُٹھی۔ میں

ثَابِتٍ، وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ، فِي نَاسٍ آخَرِينَ لاَ عِلْمَ لِي بِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى، وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

[البحر الوافر]

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ»، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا، وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا

نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپالیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی بات کی اور نہ میں نے کلماتِ انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے اس کے پیر باندھے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور اس پر سوار ہوگئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے حتیٰ کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر دن چڑھے لشکر میں جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے ہیں مجھے علم ہوا کہ جب اس بدبخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا۔ اِسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور اسے بڑے غور سے سنتا اور بھی بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا ہے۔

میرے ماں باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں

میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت وفا کی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے بارے میں چرچا ہوتا رہا اگرچہ

فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ»، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ، مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا ضَرَائِرُ، إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ، يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلَكَ، وَلاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا رَأَيْتُ

مجھے اس کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہوا لیکن یہ شک میری اذیت میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا لطف کرم بیماری سے پہلے والا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اس طوفان کا مجھے کوئی علم ہی نہ تھا۔ حتیٰ کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لیے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب بیت الخلاء ہمارے گھروں کے نزدیک نہیں بنے تھے اور اہلِ عرب کی شروع سے دستور یہی ہے کہ اس مقصد کے لیے جنگل میں جاتے تھے کیونکہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانا ہمارے لیے اذیت کا سبب ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابو رہم بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب ہے۔ جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی طرف واپس لوٹی تو ام مسطح کا پیر چادر میں اُلجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا مسطح کا بُرا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا خدا کی بندی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو

عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي« . قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لاَ تَقْتُلُهُ، وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ المُنَافِقِينَ، قَالَتْ: فَثَارَ الحَيَّانِ الأَوْسُ، وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ

بیماری بہت ہی بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت عنایت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا۔ امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم، یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب کر گزرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ وحی آئی نہ تھی تا کہ ان دونوں سے اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے متعلق پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح واقف تھے اور ازواج مطہرات کی پاک دامنی کا خود علم رکھتے تھے کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے بارے میں بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ باقی آپ اس

أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ، إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ»، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ: فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ: لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللَّهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ

سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو سچ بتائے گی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ والی ہرگز کوئی بات نہیں دیکھی۔ سوائے اس کے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں حتیٰ کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے پھر عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر رونق افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا، لیکن اس موقع پر پرانی حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔ خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ آپ اُسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ

الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18] ثُمَّ
تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي
حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ
وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا
يُتْلَى، لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ
اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ
بِهَا، فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ البَيْتِ،
حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
البُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ العَرَقِ مِثْلُ
الجُمَانِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ القَوْلِ الَّذِي
أُنْزِلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: »يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ
بَرَّأَكِ« . قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ،
فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لاَ أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ
جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ، ثُمَّ
أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ:
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ
وَفَقْرِهِ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ
الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ
أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ} - إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ رَحِيمٌ}
[البقرة: 173]، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللَّهِ
إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ
النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ
أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ

آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ
کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ
کھڑے ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
کے چچازاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے حضرت سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم
اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق
ہیں اسی لیے تو منافقوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ اس پر
قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے
مقابل کھڑے ہو گئے اور خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ
کہیں آپس میں دست و گریبان نہ ہو جائیں اور رسول
اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز تھے۔ حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ متواتر ان
سب کو خاموش ہونے کے لیے فرماتے رہے حتیٰکہ سب
خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں اس دن بھی سارا
دن آنسو بہاتی رہی۔ نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ
مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے
پریشان تھے۔ مجھے مسلسل روتے ہوئے دو راتیں اور
ایک دن گزرا، نہ مرے آنسو رکے اور نہ مجھے نیند آئی۔
حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اتنا رونے سے میرا
کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی دوران کہ میرے والدین
کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے۔ میں رو رہی تھی
کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی
اجازت مانگی، اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس
بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے
پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ فرماتی
ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ
میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا
نزول بھی بند تھا کہ میرے بارے میں کوئی حکم فرمایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ لِزَيْنَبَ: »مَاذَا عَلِمْتِ، أَوْ رَأَيْتِ« . فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالوَرَعِ. قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ، فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: »فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ« ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: "وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ. قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو جلد اللہ رب العزت تمہیں بری فرمادے گا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرلو، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما چکے تو میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو کوئی جواب دیں۔ والدِ ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے گزارش کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا جواب دیں۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں نے خود عرض کی کہ حالانکہ میں نوعمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم، میرے علم میں بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سُنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اُسے حقیقت سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کرینگے اور اگر میں اس گناہ کا اقرار کرلوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی، پس خدا کی قسم، میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف کے والدِ محترم جیسی ہے، جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور

اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیگا۔ لیکن خدا کی قسم، یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے، کیونکہ میری وقعت اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور تھی کہ اللہ جل مجدہٗ خواب میں رسول اللہ ﷺ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس خدا کی قسم، اسی اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان رونق افروز تھے اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی ثقالت کے سبب سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسرور اور متبسم نظر آ رہے چنانچہ سب سے پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما دیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدۂ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسولِ خدا کا شکریہ ادا کرو۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں اُن کا شکریہ کیوں ادا کروں، میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں ان کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) دس آیتیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے اس بہتان سے پاک

قرار دیا ہے۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت داری کے سبب مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا، کیونکہ وہ غریب تھے۔ پس میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خدا کی قسم، اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی مالی سلوک نہیں کروں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہو گئے تھے۔ پس ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابو بکر کہنے لگے، کیوں نہیں، خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرما دے۔ پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے رہے جس طرح پہلے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے یا اسے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو برائی سے بچانا چاہتی ہوں، میرے علم میں تو ان کی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت زینب ہی میری ہم عمر تھیں تو اللہ نے انہیں ان کی پرہیز گاری کے سبب گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان کی بہن حمنہ اس کے متعلق جھگڑتی رہتی اور تہمت لگانے

والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاکت میں پڑ گئی ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے مذکورہ چاروں حضرات سے پہنچی ہے۔ علاوہ بریں عروہ کا بیان ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بیشک جس شخص کے متعلق یہ بات بنائی گئی وہ ان باتوں کو سنکر تعجب سے کہتے سبحان اللہ! کیونکہ خدا کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے تو کسی عورت کا سر بھی آج تک نہیں کھولا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

4142 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِكَ، أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: " كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَرَاجَعُوهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ: مُسَلِّمًا، بِلاَ شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ، كَانَ فِي أَصْلِ العَتِيقِ كَذَلِكَ"

زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا، ہاں آپ کی قوم کے دو شخص یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے متعلق خاموش رہے تھے۔ پس یہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی رہے تھے، اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور پرانے اصل نسخے میں مسلما ہی کا لفظ ہے۔

4143 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ، إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَتْ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلاَنٍ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت اُم رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کہ اسی دوران ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا حضرت ام رُومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا

قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ، فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مَا شَأْنُ هَذِهِ؟« . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الحُمَّى بِنَافِضٍ، قَالَ: »فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ« ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لاَ تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لاَ تَعْذِرُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ: {وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18] قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا، قَالَتْ: بِحَمْدِ اللَّهِ لاَ بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلاَ بِحَمْدِكَ

واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے فرمایا شاید اس تہمت کے سبب سے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کرو گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت کے متعلق آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ پر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، حتیٰ کہ آپ نے بھی نہیں۔

4144- حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " كَانَتْ تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ، وَتَقُولُ: الوَلْقُ الكَذِبُ " قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: »وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اذ تلقونہ بالسنتکم کو پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ الولق سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، ترجمہ کنز الایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے (پ ۱۸، النور ۱۵)

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ معلوم تھا کیونکہ یہ ان کے بارے میں ہی تو نازل ہوئی تھی۔

4145- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لاَ تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ، قَالَ »كَيْفَ بِنَسَبِي؟« قَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے؟ عرض کی کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

4145م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ، سَمِعْتُ هِشَامًا، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو بُرا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں کے ساتھ ہوتے (رضی اللہ عنہم وارضانا عنہم)

4146- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ: وَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان

4145م- راجع الحديث: 3531

4146- انظر الحديث: 4756،4766 صحيح مسلم: 6342،6341

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النور: 11] فَقَالَتْ: " وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ العَمَى، قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

سے فرمایا۔لیکن آپ ایسے نہیں ہیں مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے) (سورۃ النور، آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہوجانے سے اور کون سا عذاب سخت ہے۔اور یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا مقابلہ کرتے (شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی ہجو کہا کرتے تھے)۔

35- بَابُ غَزْوَةِ الحُدَيْبِيَةِ

غزوہ حدیبیہ (اور بیعتِ رضوان)

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ المُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ} [الفتح: 18]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے) (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

4147 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» . قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي"

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶ ھ) سفر پر نکلے۔تو دورانِ سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں نماز پڑھا دی تو ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا۔کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسائے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی

4147- راجع الحدیث:846

وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

4148 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ قَالَ: " اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلَّهُنَّ فِي ذِي القَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار ہی عمرے فرمائے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کیے سوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں۔ دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ، جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

4149 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ "

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں چلتے رہے۔ دیگر اصحابِ رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

4150 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ »دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو انا فتحنالك فتحاً سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن حدیبیہ کے دن جو بیعتِ رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اِس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر

4148- راجع الحديث: 1779

4149- راجع الحديث: 1826,1821

4150- راجع الحديث: 3577

بَعِيدٍ، ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا«

آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہِ خداوندی میں دعا کی، اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہوگیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہوگئیں۔

4151- حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى البِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: »ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا« . فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: »دَعُوهَا سَاعَةً« . فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کردیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

4152- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا لَكُمْ؟« قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلاَ نَشْرَبُ، إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، قَالَ: »فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کردیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت مبارک سے

4151- راجع الحديث:3577

4152- راجع الحديث:3576

كَأَمْثَالِ العُيُونِ« . قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ اس دن آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لیے کافی ہوجاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

4153 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ: »كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً« . فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: »كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ«

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے دن ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

4153م- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے قرۃ بن خالد نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

4154 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ: »أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ« وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ اليَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الأَعْمَشُ، سَمِعَ سَالِمًا، سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔

4155 - وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

عبید اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4153- صحیح مسلم: 4793,4792

4153م- راجع الحدیث: 3576

4154- راجع الحدیث: 3576، صحیح مسلم: 4788

4155- راجع الحدیث: 4153

اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلاَثَ مِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ، ثُمُنَ المُهَاجِرِينَ"

سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

4156 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الأَسْلَمِيَّ، يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: «يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لاَ يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا»

قیس بن ابوحازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی، کہ قیامت کے قریب نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے اور ان کے بعد صرف ناکارہ لوگ رہ جائیں گے، جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجور یا جَو کا چھلکا اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی کوئی قدر نہیں ہوگی۔

4157,4158 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالاَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا» لاَ أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ، حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ، فَلاَ أَدْرِي، يَعْنِي مَوْضِعَ الإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ، أَوِ الحَدِيثَ كُلَّهُ

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن مخزمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابۂ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جتنی مرتبہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سُنی اسے شمار نہیں کرسکتا، حتیٰ کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

4159 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

4156- انظر الحدیث:6434

4157,4158- راجع الحدیث:1695

4159- راجع الحدیث:1814

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟« قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ، وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ«

رسول اللہ ﷺ نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں نے عرض کی۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوالو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ روکے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

4160,4161 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ، فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَاللَّهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا، وَلاَ لَهُمْ زَرْعٌ وَلاَ ضَرْعٌ، وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الغِفَارِيِّ »وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« . فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا، وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ، فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَكْثَرْتَ لَهَا؟ قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا، قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی، امیر المومنین! میرا خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی انتظام نہیں کہ میں انہیں کھلاؤں۔ نہ ان کی کوئی زرعی زمین ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ پس مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ بھوکے نہ مرجائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والدِ محترم حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا، مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی جانب گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا۔ فی الحال یہ لے جاؤ اور اس

فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ

کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک شخص کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے، خدا کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ عرصہ دراز انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کیے رکھا، پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح کے وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر رہے تھے۔

4162 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا»

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت کو دیکھا ہے جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری مرتبہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

4163 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا، فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هَذَا المَسْجِدُ؟ قَالُوا: هَذِهِ الشَّجَرَةُ، حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي أَبِي " أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ العَامِ المُقْبِلِ نَسِينَاهَا، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا ". فَقَالَ سَعِيدٌ: «إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ»

طارق بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی تھی، جس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے درخت کے نیچے بیعت لی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب تو اس درخت کو بھول

4162- انظر الحدیث: 4165,4164,4163 صحیح مسلم: 4798,4797,4796

4163- راجع الحدیث: 4162

گئے لیکن آپ حضرات کو علم ہے؟ حالانکہ آپ تو آپ ہیں اور ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

4164 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا طَارِقٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، »أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا العَامَ المُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا«

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی جانب گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

4165 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: »وَكَانَ شَهِدَهَا«

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعتِ رضوان ہوئی تھی، تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والدِ محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

4166 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: »اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ«. فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى«

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعتِ رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والدِ محترم نے آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

4167 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الحَرَّةِ، وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى المَوْتِ،

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگِ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول

4164- راجع الحدیث:4162

4165- راجع الحدیث:4162

4166- راجع الحدیث:1497

4167- راجع الحدیث:2959

قَالَ: »لاَ أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الحُدَيْبِيَةَ«

اللہ ﷺ کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

4168 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى المُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: »كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ، وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم نفع پاتے۔

4169 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: " عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ"

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حدیبیہ کے دن آپ حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

4170 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ العَلاَءِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: "طُوبَى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ"

علاء بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کتنے پاکیزہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! تم کیا جانو کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

4171 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلاَّمٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ »بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ«

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

4168- صحیح مسلم:1990,1989، سنن ابو داؤد:1085، سنن نسائی:1390، سنن ابن ماجہ:1100

4169- راجع الحدیث:2960

4171- راجع الحدیث:1363، صحیح مسلم:300,299، سنن ابو داؤد:3257

4172 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1] . قَالَ: الحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَرِيئًا، فَمَا لَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لِيُدْخِلَ المُؤْمِنِينَ وَالمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ} [الفتح: 5] قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الكُوفَةَ، فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ} [الفتح: 1] . فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا، فَعَنْ عِكْرِمَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لك فتحاً مبيناً کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب نے عرض کی کہ یہ مبارک خوشخبری تو آپ کے لیے ہے لیکن ہمارے لیے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں (پ ۲۶، الفتح ۵) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنا لك کی یہ تفسیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور هنيأ مريئاً کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

4173- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ، قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ القِدْرِ بِلُحُومِ الحُمُرِ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ»

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے راوی ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لیے میں نے ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں۔

4174 - وَعَنْ مَجْزَأَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ: «وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً»

مجزاۃ سے مروی ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضرت اہبان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

4175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ

4172- انظر الحدیث:4834

4175- راجع الحدیث:209

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلاَكُوهُ» تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ

عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ستو پی کر گزر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

4176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، هَلْ يُنْقَضُ الوِتْرُ؟ قَالَ: «إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلاَ تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ»

ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شریک تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑنا پھر پڑھنا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔

4177 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ المُسْلِمِينَ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ، لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»

زید بن اسلم اپنے والدِ محترم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کی معیت میں چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری دفعہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ عرض کی تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارش پیش کی لیکن ہر بار تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہوجائے گی۔ کچھ ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ خوفزدہ ہوا کہ

4177- سنن ترمذی: 3262

ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]

شاید میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہوگئی۔ خیر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ۲۶، الفتح۱)

4178,4179 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، حِينَ حَدَّثَ هَذَا الحَدِيثَ، حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالاَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ، قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُّوكَ عَنِ البَيْتِ، وَمَانِعُوكَ، فَقَالَ: «أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ البَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ المُشْرِكِينَ، وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ» ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا البَيْتِ، لاَ تُرِيدُ قَتْلَ

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ایک ہزار سے زیادہ صحابۂ کرام کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص کو قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ فرمایا۔ حتیٰ کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لیے اکھٹے ہورہے ہیں اور انہوں نے آپ کے کے لیے بہت سے لشکر جمع کر لیے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے، بیت اللہ سے روکنے اور سدراہ بننے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال

4178,4179- راجع الحدیث: 1694

أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهَ لَهُ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ. قَالَ: «امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

میں کیا مجھے کافروں کے اہل وعیال پر حملہ کر دینا چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے جنگ سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا ارادہ کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے جنگ کے لیے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی طرف قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے جنگ کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔

4180,4181 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ: يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ المُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ المُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامَّعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے متعلق جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معیّنہ مدت کے لیے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آجائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری جانب واپس لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ ومصالحت کرنے پر تیار ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر شاق گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔

4180,4181- راجع الحدیث: 1695,1694

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، »فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ المُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي المُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ«

چنانچہ اس پر کافی بات چیت ہوتی رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر راضی نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کی طرف اسی دن لوٹا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔ اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں، جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کر کے آئیں اور وہ بالغہ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ اسے ہماری طرف انہیں لوٹا دیا جائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل فرمائی۔

4182- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ »يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ المُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الآيَةِ« : {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة: 12] وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: " بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى المُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ: فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ"

ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا امتحان لیا کرتے تھے، اس ارشادِ خداوندی کے تحت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) ابن شہاب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اُنہیں مشرکین کی طرف وہ خرچہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ۔ پھر اُن کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4182- راجع الحدیث: 2713

4183 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ البَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ أَجْلِ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے دور میں عمرہ کے قصد سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔ پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

4184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ: " إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ " وَتَلاَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب کفارِ قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱)

4185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ العَامَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ تَصِلَ إِلَى البَيْتِ قَالَ: " خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ البَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ، وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ البَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ

عبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض صاحبزادوں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ اس سال عمرے کے لیے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے تھے تو کفارِ قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر

4183- راجع الحديث: 1806,1639

4184- صحيح مسلم: 2980

4185- راجع الحديث: 1807,1639

حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ، صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَسَعْيًا وَاحِدًا، حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا"

منڈائے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کرلیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کرلوں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ کچھ دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کرلیے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی، حتیٰ کہ دونوں کا احرام کھول دیا۔

4186 - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الوَلِيدِ، سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لاَ يَدْرِي بِذَلِكَ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الفَرَسِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ»، قَالَ: فَانْطَلَقَ، فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری عورت سے گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تا کہ حاجت کے وقت اس پر سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت جنگ کے لیے مسلح ہو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیئے اور

4187 - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ العُمَرِيُّ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ

4186- راجع الحديث:3916

4187- راجع الحديث:3916

النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلاَلِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ، فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ پس یہ ہے حقیقت جس کا کچھ بات بنالی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوتے ہوئے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے لیکن درختوں کے سائے میں اِدھر اُدھر منتشر تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا، کہ اے عبداللہ! جاکر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہورہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کررہے ہیں تو میں نے بیعت کرلی۔ جب میں اپنے والدِ ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جاکر بیعت کرلی۔

4188 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ اعْتَمَرَ «فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لاَ يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ»

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہلِ مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو ضرر نہ پہنچا سکے۔

4189 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگِ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کا سبب اور حالات معلوم کرنے کے

4188- راجع الحدیث:1600

4189- راجع الحدیث:3181

سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ، فَقَالَ: »اتَّهِمُوا الرَّأْيَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الأَمْرِ، مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ«

لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابوجندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی دشوار کام کے لیے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ سہل ہو گیا اور اس کا وہی نتیجہ نکلا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے، لیکن اب ہم ایک کونے سے فساد کو دباتے ہیں تو دوسرے کونے سے سر اٹھا لیتا ہے جس کے سبب سمجھ نہیں آتا کہ ہم اس الجھے ہوئے معاملے کو کس طرح سلجھائیں۔

4190 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً« قَالَ أَيُّوبُ: »لاَ أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ«

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈوا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کون سی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

4191 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا

4190- راجع الحدیث: 1814

4191- راجع الحدیث: 4190

بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ، فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196]

تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی کے متعلق تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی (پ ۲، البقرۃ ۱۹۶)

36- بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

عُکل اور عُرینہ قبائل کا واقعہ

4192- حَدَّثَنِي عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا المَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلاَمِ، فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ: إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، »فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا« ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الحَرَّةِ، كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، »فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ« قَالَ قَتَادَةُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ المُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَبَانُ، وَحَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے چند افراد مدینہ منورہ میں آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر انہوں نے اسلام قبول کرلیا پھر عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کاشتکاری کرتے ہیں اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرّہ کے قریب پہنچے تو اسلام سے پھر کر مرتد ہوگئے اور نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کرکے اونٹنیوں کو لے کر بھاگ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی اس حرکت کی خبر ہوئی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لیے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں۔ ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرّہ کے قریب ہی

4192- راجع الحديث: 3064

عُرَيْنَةَ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: وَأَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ

انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے لگے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابوقلابہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4193 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَالحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّأْمِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ القَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: »حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ قَبْلَكَ« قَالَ: وَأَبُو قِلاَبَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي العُرَنِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ، إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عُرَيْنَةَ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ القِصَّةَ

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابورجاء نے حدیث بیان کی جو ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ملک شام میں ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ حق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوقلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے بارے میں حضرت انس کی حدیث کا کیا ہوگا؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

4193- راجع الحدیث:233

37-بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدَ

وَهِيَ الغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ

4194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدَ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلاَمٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلاَثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ، قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ المَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ المَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعْ... وَاليَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

وَأَرْتَجِزُ، حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلاَثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ حَمَيْتُ القَوْمَ المَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ الأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ» قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا المَدِينَةَ

غزوۂ ذات القرد

یہ غزوۂ ان لوگوں سے ہوا جو غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے رسولِ خدا کے کچھ اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ اسی دوران مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صَبَاحَاهُ کہہ کر تین بار خوب بلند آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف لپکا، حتیٰ کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس میں نے تیراندازی شروع کر دیئے اور تیر چلاتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوا۔ آج ہلاکت کا دن ہے، میں یہ رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے آئے اور کتنے ہی حضرات آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس ان کے تعاقب میں کچھ حضرات کو روانہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا

4194- راجع الحدیث: 3041

دیا تو اب اس بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور اسی طرح ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

38- بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

غزوۂ خیبر

4195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ، »صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى المَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ«

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لیے نبی کریم کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم صہبا کے نزدیک پہنچے جو خیبر کے بالکل قریب ہے تو نماز عصر پڑھی۔ پھر آپ نے بچا ہوا زادِ راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس ستوؤں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے ستو گھول لیے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی لہٰذا ہم نے بھی کلی کر لی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

4196- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالقَوْمِ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص نے حضرت عامر سے کہا۔ اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے۔

اے اللہ اگر تو ہدایت نہ فرماتا۔۔۔۔۔تم ہم کس طرح تیرے طاعت گزار بندے بن سکتے تھے

ہم زندگی بھر دین پر قربان ہوتے رہیں

4195- راجع الحدیث:209

4196- راجع الحدیث:3477,2945

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ»، قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» قَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ اليَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ». فَلَمَّا تَصَافَّ القَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ» قُلْتُ لَهُ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ». حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: «نَشَأَ بِهَا»

گے۔۔۔۔۔ہمیں دشمنوں کے مقابل صبر وقرار عطا فرما
اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما۔۔۔۔۔ہم
کافروں کے دین باطل سے خلاف ڈٹے رہیں
ظالم بار بار ہم پر چڑھائی کرتے ہیں

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیکہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ان کے لیے شہادت واجب ہوگئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان سے اور نفع حاصل کر لینے دیتے۔ بہرحال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران زادِراہ کی کمی کے سبب بھوک نے ہمیں پریشان کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح مرحمت فرمائی جس دن ہمیں فتح ہوئی اس دن شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے؟ اس پر تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا، گوشت دریافت فرمایا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ فرمایا۔ چلو اس طرح کر لو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، لہٰذا جنگ کے دوران انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کی پنڈلی پر تھی لیکن اچٹ کر اس کی دھار ان کے اپنے گھٹنے کی چپنی پر آ لگی جس کے باعث یہ شہید ہو گئے حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے رنجیدہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر

قربان، کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اُس نے غلط کہا ہے اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے۔ پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا۔ وہ راہ خدا میں جدوجہد کرنے والا مرد تھا۔ چلنے پھرنے والے عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔ قتیبہ نے حاتم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسا کوئی عربی پیدا نہیں ہوا۔

4197- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ اليَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ، وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177]"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے، جب صبح کے وقت یہودی اپنی کلہاڑی اور زنبیلیں وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر تباہ ہوگیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہوجاتی ہے۔

4198- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً، فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177] " فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر ہمیں صبح ہوئی تو وہاں کے رہنے والے اپنی کلہاڑیاں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد۔ خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہوگیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہوجاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت میسر آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والے

4197- راجع الحديث: 2991,371

4198- راجع الحديث: 2881,371

فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ«

نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

4199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: »إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ« . فَأُكْفِئَتِ القُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس بار بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری بار حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا لی کر ختم بھی کر دیا گیا۔ پس آپ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کردو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

4200 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ قَالَ: " اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177] " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُقَاتِلَةَ، وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلَى دَحْيَةَ الكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے قریب صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا۔ اللہ اکبر، خیبر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یہ سنکر اہل خیبر گلیوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا کہ ابو محمد! آپ نے

4199- صحیح مسلم:4996,4995

ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ

حضرت انس سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلا یا۔

4201 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا» فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: «أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا»

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو قید کیا تھا۔ پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

4202 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَقَى هُوَ وَالمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لاَ يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلاَ فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا اليَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور یہودی مشرکوں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی فوج میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو آنا فانا انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی کارگزاری دیکھ کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لیکن ہے وہ جہنمی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس آدمی کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، یعنی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے

4201- راجع الحدیث: 371

4202- راجع الحدیث: 2887 صحیح مسلم: 6683,302

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ»

سینے کے درمیان میں رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس نگرانی کرنے والے شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، تو یہ بات لوگوں پر بہت شاق گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اسی جستجو میں رہا۔ پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اُس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہی اور ایک شخص بظاہر دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

4203 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ القِتَالِ، حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحَةُ، فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الجِرَاحَةِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فُلاَنٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: «قُمْ يَا فُلاَنُ، فَأَذِّنْ أَنَّهُ لاَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے متعلق فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ جب میدان جنگ گرم ہوا تو اس شخص نے خوب قتال کیا آخر کار سخت زخمی ہو گیا۔ پس چند حضرات کو آپ کے فرمان پر شبہہ لگا لیکن جب اُس شخص کو زخموں کی تکلیف نے مضطرب کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہِ اقدس کی طرف دوڑے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کری ہے آپ نے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو کر

4203- راجع الحدیث: 3062

يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ « تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والا، بیشک اللہ تعالیٰ فاجر شخص کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے اسی طرح معمر، زہری نے متابعت کی ہے۔

4204- وَقَالَ شَبِيبٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: »شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ«

شبیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ساتھ موجود تھے۔

4204م- وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

ابن مبارک، یونس، زہری، سعید ن مسیب نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح، زہری نے متابعت کی ہے۔

4204م- وَقَالَ: الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: »أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ«

زبیدی، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب، عبیداللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شامل تھے۔

4204م- قَالَ لزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری، عبید اللہ بن عبداللہ سعید بن مسیب نے نبی کریم ﷺ سے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

4205- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ارْبَعُوا عَلَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر حملہ فرمایا یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر اونچی آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر آسانی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جب سننے والی اور قریب ہے اور وہ تمہارے

4204- راجع الحدیث: 3062

4205- راجع الحدیث: 2992

أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ «. وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: »يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ «. قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ « قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: »لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ«

ساتھ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا، پھر آپ نے مجھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتایئے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔

4206- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاَثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ«

یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو پوچھا کہ اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا، یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس پر تین دفعہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

4207- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: التَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَاقْتَتَلُوا، فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي المُسْلِمِينَ رَجُلٌ لاَ يَدَعُ مِنَ المُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلاَ فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں جنگ ہوئی تو ہر فریق اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹ گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی ایک مشرک کو بھی زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا تعاقب کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں

4206- سنن ابوداؤد: 3894

4207- راجع الحدیث: 2898، صحیح مسلم: 253,254، سنن ابوداؤد: 2310، سنن ترمذی: 3182، سنن نسائی: 4024

أَجْزَأَ فُلاَنٌ، فَقَالَ: »إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ« ، فَقَالُوا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ، فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ، حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: »وَمَا ذَاكَ« . فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: »إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ«

نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو دوزخی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ دوزخی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ میں حقیقتِ حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ یہ تیز چلے یا آہستہ۔ حتیٰ کہ وہ آدمی زخمی ہوگیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کرلی۔ پس جائزہ لینے والے شخص نے نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کردیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص اہلِ جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ دوزخی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

4208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَرَأَى طَيَالِسَةً، فَقَالَ: »كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ«

ابوعمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کی جانب دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح لگتے ہیں۔

4209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَحِقَ بِهِ، فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوبِ چشم کے سبب نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے دوسرے دن فتح پائی تھی تو

4209- راجع الحديث:2975

الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يُفْتَحُ عَلَيْهِ» فَنَحْنُ نَرْجُوهَا، فَقِيلَ: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ پس آپ نے جھنڈا اُنہیں عطا فرما دیا اور خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

4210 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ»، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ». فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ». فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے قراری کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی آرزو لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں سرے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ قتال کروں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر

4210- راجع الحديث:3009

انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کی وجہ سے ان پر کیا واجب ہے۔ پس خدا کی قسم اگر ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے سبب سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

4211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ، فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ». فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى المَدِينَةِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیبر کو فتح کروا دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا اور جو ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرما لیا۔ پس اُنہیں لے کر چل دیئے حتیٰ کہ ہم سب صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لیے حلال ہو گئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیسا رکھ دیا گیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے اردگرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلالو۔ پس یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لیے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے نزدیک بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہو گئیں۔

4212 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس

4211- راجع الحديث: 2235,371

4212- راجع الحديث: 371 صحيح مسلم: 3381

أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الحِجَابُ«

رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ خیبر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حیی کے پاس تین روز ٹھہرے رہے حتیٰ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ ان عورتوں میں آگئیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

4213- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: »أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ، وَالمَدِينَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ« ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلاَلًا بِالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ، فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الحِجَابَ

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی، جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المومنین میں شامل فرما لیا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہوگا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

4214- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لیے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر

4213- راجع الحديث: 371

4214- راجع الحديث: 3153

فَاسْتَحْيَيْتُ«

شرم آئی۔

4215- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ« نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ »هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ« وَلُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ " عَنْ سَالِمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔ لہسن کے متعلق ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

4216 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ«

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والدِ ماجد سے اور انہوں نے اپنے والدِ محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مُتعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔ (رضی اللہ عنہم)

4217 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ«

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔

4218 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ«

نافع نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

4215- راجع الحدیث: 853، صحیح مسلم: 4984

4216- انظر الحدیث: 6961,5523,5115، صحیح مسلم: 3420,3417، سنن ترمذی: 1794,1121، سنن نسائی: 4346,4345, 3367، سنن ابن ماجہ: 1961

4217- راجع الحدیث: 853

4218- راجع الحدیث: 4215,853

4219 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، وَرَخَّصَ فِي الخَيْلِ»

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

4220 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ القُدُورَ لَتَغْلِي، قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ، فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ شَيْئًا، وَأَهْرِقُوهَا». قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: " فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا البَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ العَذِرَةَ "

حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بھوک ہم پر غالب آئی ہوئی تھی اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہوگئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تا حال خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کو کے کھانے سے مطلقاً منع فرمایا گیا ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

4221,4222 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا، فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْفِئُوا القُدُورَ»

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو انہیں کھانے کے لیے گدھوں کا گوشت میسر آیا تو اسے پکنے کے لیے چڑھا دیا مگر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

4223,4224 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ،

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں

4219- انظر الحدیث: 5524,5520 صحیح مسلم: 4997 سنن ابو داؤد: 3808,3788 سنن ترمذی: 1793 سنن نسائی: 4338

4221,4222- انظر الحدیث: 5526,5525,4226,4224,4225,4223 صحیح مسلم: 4988

4223,4224- راجع الحدیث: 4221,3155,3153

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَابْنَ أَبِي أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ: «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ»

حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے دن جبکہ پکنے کے لیے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

4225- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

4226- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ «أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

4227- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لَا أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے صحیح طور پر یہ علم نہیں رسول اللہ ﷺ نے اس لیے ممانعت فرمائی ہو کہ یہ لوگوں کے بار برداری کے کام آتا ہے۔ پس بار برداری کے کام آنے کے سبب سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے دن آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

4228- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن مالِ غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی تشریح یوں

4225- راجع الحدیث: 4225,4221

4226- راجع الحدیث: 4221 صحیح مسلم: 4991 سنن نسائی: 4349 سنن ابن ماجہ: 3194

4227- صحیح مسلم: 4992

4228- راجع الحدیث: 2863

خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا« قَالَ: فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: »إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ«

فرمائی ہے کہ جس شخص کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

4229 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ، فَقَالَ »إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ« قَالَ جُبَيْرٌ: »وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا«

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ عطا نہیں فرمایا تھا۔

4230 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ، إِمَّا قَالَ: بِضْعٌ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ، أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا، يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ:

حضرت ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی طرف ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابورُہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر بتائی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم کے تھے پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم ﷺ کی

4229- راجع الحديث:3140

4230- راجع الحديث:3136

سَبَقْنَاكُمْ بِالهِجْرَةِ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الحَبَشِيَّةُ هَذِهِ البَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارِ - أَوْ فِي أَرْضِ - البُعَدَاءِ البُغَضَاءِ بِالحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَايْمُ اللَّهِ لاَ أَطْعَمُ طَعَامًا وَلاَ أَشْرَبُ شَرَابًا، حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ، وَاللَّهِ لاَ أَكْذِبُ وَلاَ أَزِيغُ، وَلاَ أَزِيدُ عَلَيْهِ،

خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی طرف بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حبشہ کی طرف سمندری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ ﷺ سے دوسروں کی نسبت زیادہ نزدیک ہیں۔ اس پر حضرت اسماء نے ناراض ہوکر کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم، آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور غافلوں کو نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دور دراز جگہ حبشہ میں تھے اور یہ ساری اذیتیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے اٹھائی جارہی تھیں۔ خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کروں گی یہ کہہ کر ہمیں تکلیف پہنچائی جاتی اور ڈرایا جاتا ہے اور جلد میں اس بات کا نبی

کریم ﷺ سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔

4231 - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »فَمَا قُلْتِ لَهُ؟« قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ - أَهْلَ السَّفِينَةِ - هِجْرَتَانِ« . قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلاَ أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الحَدِيثَ مِنِّي،

پس جب نبی کریم ﷺ خود تشریف لے آئے تو انہوں نے عرض کی، یا نبی اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں اور پوری بات بیان کردی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ پس انہوں نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ اور کوئی میرے نزدیک نہیں۔ ان کی اور دوسرے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں کو دیکھا کہ گروہ در گروہ میرے پاس آئے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث پوچھتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔

ابو بردہ کا قول ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مجھ سے بار بار سنتے تھے

4232 - قَالَ أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الأَشْعَرِيِّينَ بِالقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ، إِذَا لَقِيَ الخَيْلَ، أَوْ قَالَ: العَدُوَّ، قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ "

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اشعری دوستوں کو اُن کی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آواز سے ان کے گھروں کو پہچان لیتا ہوں، جب وہ رات کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں بھی ان کا گھر نہیں دیکھا ہوتا اور ان میں دانشمند حضرات بھی

4231- راجع الحدیث:3136

4232- صحیح مسلم:6357

ہیں اور جب ان کا کسی جماعت یا دشمن سے سامنا ہوتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر ہمارا انتظار کرو۔

4233 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: «قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا، وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الفَتْحَ غَيْرَنَا»

ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیبر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مالِ غنیمت سے حصے عطا فرمائے حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

4234 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ، وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا البَقَرَ وَالإِبِلَ وَالمَتَاعَ وَالحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي القُرَى، وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ العَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ المَغَانِمِ، لَمْ تُصِبْهَا المَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا» فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو مالِ غنیمت میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، مال و متاع اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے اور القریٰ نامی وادی میں آئے تو آپ کے ہمراہ ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا جو آپ کی خدمت میں بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اور وہ اس غلام کو آ کر لگا۔ پس لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بلکہ جو چادر اس نے خیبر کے دن مالِ غنیمت سے تقسیم کے بغیر لے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سُن کر ایک شخص

4233- راجع الحدیث: 3136، سنن ابو داؤد: 2725، سنن ترمذی: 1559

4234- انظر الحدیث: 6707، صحیح مسلم: 306، سنن ابو داؤد: 2711

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »شِرَاكٌ - أَوْ شِرَاكَانِ - مِنْ نَارٍ«

ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک دو تسمے بھی آگ بن جاتے۔

4235- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: »أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ، مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا«

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کی غربت کا خدشہ نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مالِ غنیمت اسی طرح مجاہدین میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال غنیمت بانٹ دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

4236- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »لَوْلاَ آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ«

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مالِ غنیمت میں مجاہدین میں اُسی طرح بانٹ دیتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال بانٹ دیا تھا۔

4237 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لاَ تُعْطِهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ: »وَا عَجَبَاهُ لِوَبْرٍ، تَدَلَّى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ«

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مالِ غنیمت سے اپنا حصّہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصّہ نہ دیا جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلّے پر تعجب ہے جو کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔

4238- وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

4235- راجع الحدیث:2334

4236- راجع الحدیث:2334

4237- راجع الحدیث:2827

4238- راجع الحدیث:2827

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ العَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ المَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا، وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَقْسِمْ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبْرُ، تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَأْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَانُ اجْلِسْ» فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اچھا یہ آپ ہیں۔ بلے ارے بلاّ کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصے مرحمت نہیں فرمائے گئے۔

4239- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: «وَاعَجَبًا لَكَ، وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ»

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ پر تعجب ہے کہ بلاّ کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔

4240,4241 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ

4239- راجع الحدیث: 2827

4240,4241- راجع الحدیث: 3711,3093,3092

بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي هَذَا المَالِ»، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا وَلاَ يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ، كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي، وَاللَّهِ لآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا، حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي

کو بطور فئے عطا فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا اور باغ فدک اور خیبر کے خُمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جوابدیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفی ﷺ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی حصہ دینے سے منع فرمادیا۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا اور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں حیات رہیں۔ جب اُنہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی اُن کی طرف وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی عرض کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام بھیجا کہ

بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَمْوَالِ، فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الخَيْرِ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ العَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ. فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى المِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ البَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَحَدَّثَ: أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلاَ إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذَلِكَ المُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الأَمْرَ المَعْرُوفَ

آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی کو یہ ان دنوں پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے نہیں، خدا کی قسم، آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لیے خدا کی قسم، میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اور رسول کی شہادت دی اور کہا۔ بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس کے متعلق آپ نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے سبب ہمارا بھی اس میں حصہ ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر جب بات چیت شروع ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ حضرات کے درمیان جو اموال کے متعلق اختلاف ہے تو میں نے اس معاملے میں بھلائی کو ترک نہیں کیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس اصول کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ سے دوپہر کے وقت بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابوبکر نماز ظہر ادا کر چکے تو منبر پر رونق افروز ہوئے، اس کے بعد تشہد

پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان فرمائے اور ان کے بیعت نہ کرنے کے عذر بیان کیے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور تشہد پڑھا اور اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کا حق بیان فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جواب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی اس کا یہ سبب نہیں تھا کہ مجھے ان سے حسد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اس کا انکار تھا، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امورِ خلافت میں ہمیں بھی کچھ حق حاصل ہے اور یہ ہمیں نظر انداز کر کے خود مختار بن بیٹھے ہیں۔ پس اس سے ہمارے دلوں میں خیال گزرا۔ اس صاف گوئی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کہنے لگے کہ آپ نے اچھا کیا اور جب یہ اس بات کے قائل ہو گئے جو سب کے نزدیک صحیح تھی اور مسلمان بھی حسب سابق حضرت علی کے قریب ہو گئے۔

4242 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ»

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ اب پیٹ بھر کر کھجوریں کھایا کریں گے۔

4243 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ»

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا۔

39-بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اہلِ خیبر پر عامل مقرر کرنا

4244,4245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

4244,4245- راجع الحدیث: 2201

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا« . فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلاَثَةِ، فَقَالَ: »لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا«

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی اعلیٰ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو درہموں سے خرید لیا کرو۔

4246 - وَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ المَجِيدِ، عَنْ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ، فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا،

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عدی کے انصاری بھائیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

4247- وَعَنْ عَبْدِ المَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

40- بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہلِ خیبر سے معاملہ

4248- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ: أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کاشتکاری کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے عوض پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

4246- راجع الحدیث: 2201

4247- راجع الحدیث: 2201

41- بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ»

خیبر میں نبی کریم کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

42- بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

4250 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ»

غزوۂ زید بن حارثہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ اس پر بعض حضرات کو اعتراض ہوا تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر بننے پر اعتراض کررہے ہو جبکہ اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد مجھے یہ سب لوگوں سے محبوب ہیں۔

43- بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4251 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ

عُمرۃ القضاء کا ذکر

اس کی نبی کریم ﷺ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

4249- راجع الحدیث: 3169

4250- راجع الحدیث: 3730

4251- راجع الحدیث: 4251، سنن ترمذی: 3765,1904,938

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: لَا نُقِرُّ لَكَ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ »أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ« ، ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »امْحُ رَسُولَ اللَّهِ« ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا. فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ، تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ. فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: »الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ« وَقَالَ لِعَلِيٍّ: »أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ« وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: »أَشْبَهْتَ خَلْقِي

ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا قصد فرمایا تو اہلِ مکہ آپ کے داخلے کے راستے میں حائل ہو گئے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین روز یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ ہوا۔ اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی حائل نہ ہوتے، بلکہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی کہ نہیں، خدا کی قسم، میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ لے لیا، حالانکہ آپ خوب نہ لکھتے تھے لیکن آپ نے تحریر فرما دیا کہ یہ محمد بن عبداللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے۔ ماسوائے تلوار کے جو نیام میں ہوگی اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے جب اگلے سال آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تین دن کی مدت پوری ہوگئی تو قریش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہوگئی ہے۔ جب نبی کریم وہاں سے چل دیئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی آ رہی تھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ یہ آپ

وَخُلُقِي « ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: »أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا « ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلاَ تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؛ قَالَ: »إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ«

کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان نزع ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

4252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ العَامَ المُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سِلاَحًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار پہن کر کوئی نہ آئے سوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ

4252- راجع الحديث: 2701

عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا، أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ«

نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین روز گزر گئے تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ تشریف لے آئے۔

4253 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ المَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: »كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟« قَالَ: أَرْبَعًا،

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۂ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنی بار عمرہ کیا تھا؟ فرمایا، چار مرتبہ۔

4254 - ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، فَقَالَتْ: »مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ«

پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے عرض کی: اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابو عبدالرحمٰن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

4255 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ »لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ المُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ، أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ ﷺ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا سکیں۔

4256 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

4253- راجع الحدیث:1775

4254- راجع الحدیث:1775,1776

4255- راجع الحدیث:1600

4256- راجع الحدیث:1602

حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، »وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ، أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ«

جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کا مکّہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے سبب نہیں دیا تھا۔

4256م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ، قَالَ: ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ، وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ

حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہِ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

4257 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی خاطر سعی فرمائی تھی۔

4258- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔

4259- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ،

ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء،

4257- راجع الحدیث:1649

4258- راجع الحدیث:1837، سنن ابو داؤد:1845,1844، سنن ترمذی:843

4259- راجع الحدیث:1837

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ القَضَاءِ«

مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عمرۃ القضا میں نکاح کیا تھا۔

44- بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ

سرزمینِ شام میں غزوۂ موتہ

4260- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلاَلٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: »أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ قَتِيلٌ، فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ، بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ« يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔

4261 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ« قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي القَتْلَى، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ"

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شریک تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب کو تلاش کیا، پس میں نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

4262- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: »أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے بارے میں لوگوں کو خبر دے دی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا

4260- انظر الحدیث: 4261

4261- راجع الحدیث: 4260

فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ« وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: »حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ«

ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابنِ رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عنایت فرما دی۔

4263 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ البَابِ، تَعْنِي مِنْ شَقِّ البَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ« قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَنَاءِ

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب حضرت ابنِ حارثہ، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و صدمہ کے آثار ظاہر تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی پس ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم، انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تم نہ تو انہیں اس کام سے روکنے پر قادر ہوا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

4263- راجع الحديث: 1299

4264 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: »السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الجَنَاحَيْنِ«

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: ''اے دو پروں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔''

4265 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، يَقُولُ: »لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ«

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی باقی رہ سکی تھی۔

4266 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، يَقُولُ: »لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ«

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھوں ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں صحیح سالم رہ سکی تھی۔

4267 - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلاَهْ، وَا كَذَا وَا كَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذَلِكَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ یہ کہہ کر رونے لگیں: ہائے پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے اوصاف بیان کر کے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے بارے میں کچھ کہتیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

4268 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، « قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا فَلَمَّا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کر

4264- راجع الحدیث:3709
4265- انظر الحدیث:4266
4266- راجع الحدیث:4265
4268- راجع الحدیث:4267

مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ"

کے فرمایا کہ ان جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

45- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

حرقات قوم کے لیے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعین، یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے

4269 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا القَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ، قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ اليَوْمِ

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی مہم پر روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے اِن پر حملہ کر کے انہیں شکست دی۔ اسی اثناء میں اور ایک انصاری آدمی ایک کافر کا پیچھا کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا کر گھیرا تو وہ کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ وہ جان بچانے کے لیے کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ مسلسل وہی فرماتے رہے۔ پس میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

4270 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ البُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھے سات غزوات میں شامل ہونے کی سعادت ملی ہے اور آپ نے جو لشکر کسی مہم کے لیے روانہ فرمائے ایسی نو جنگوں میں شرکت کی ہے۔

4269- انظر الحدیث: 6872، صحیح مسلم: 274,273، سنن ابو داؤد: 2643

4270- انظر الحدیث: 4273,4272,4271، صحیح مسلم: 4675,4674

أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ«

چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔

4271 - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً أُسَامَةُ

دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابوعُبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو آپ نے لشکر روانہ فرمائے ایسے نو غزوات میں شامل ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

4272 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا«

یزید بن ابوعبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس غزوہ میں بھی شامل تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر بنایا گیا تھا۔

4273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ " غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَذَكَرَ: خَيْبَرَ، وَالْحُدَيْبِيَةَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ، وَيَوْمَ الْقَرَدِ " قَالَ يَزِيدُ: »وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ«

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سات غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابوعبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

46- بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ

فتح مکہ کا بیان

وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی آمد کی حاطب بن ابو بلتعہ نے کفار مکہ مکرمہ کو خبر پہنچائی تھی۔

4271- راجع الحديث:4270
4272- راجع الحديث:4270
4273- راجع الحديث:4270

4274 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالمِقْدَادَ، فَقَالَ: »انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوا مِنْهَا« قَالَ: فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ المُشْرِكِينَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا حَاطِبُ، مَا هَذَا؟« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيفًا، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلاَ رِضًا بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ«، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روانہ فرمایا کہ روضۂ خاخ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے تیز دوڑ رہے تھے، حتیٰ کہ ہم روضۂ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ نشین عورت کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑوں کی تلاشی لینے پر مجبور ہونگے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ حضرت حاطب ابن ابو بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض مشرکین مکہ کی طرف لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے سبب ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ جبکہ مہاجرین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے جان مال کی حفاظت کرتا ہے چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب میرے قرابت داران کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ لہٰذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد ارتداد یا کفر سے راضی ہونے کے سبب ایسا نہیں کیا۔ رسول

4274- راجع الحدیث: 3007

يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ". فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الحَقِّ} [الممتحنة: 1]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ} [البقرة: 108]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور تمہیں کیا علم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں سے فرمادیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا (پ ۲۸، الممتحنہ ۱)

47- بَابُ غَزْوَةِ الفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

غزوہ فتح مکہ جو ماہ رمضان میں ہوا

4275- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الفَتْحِ فِي رَمَضَانَ»، قَالَ: وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ،

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح مکہ ماہ رمضان میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہ ہی سنا ہے۔

4275م- وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ

عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

4275م- راجع الحدیث: 1944

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: »صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الكَدِيدَ - المَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ - أَفْطَرَ، فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ«

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔

4276 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ المَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلاَفٍ، وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ المَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ، حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ، وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ، وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا« ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: »وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الآخِرُ فَالْآخِرُ«

عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (مکہ) ماہ رمضان میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور آپ کے صحابہ بھی مسلسل روزے رکھتے رہے، حتیٰ کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدیر کے درمیان ایک چشمہ ہے پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو لے کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

4277 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ، أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ المُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ: أَفْطِرُوا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں حنین کی طرف تشریف لے گئے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی کچھ حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ کچھ نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی طرف دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔

4276- راجع الحدیث:1944

4278 - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے۔

4279 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ یہ دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکّہ معظّمہ پہنچنے تک روزے نہ رکھے۔

4279م- قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: »صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ«

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں، تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ سکے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ سکے۔

48- بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الفَتْحِ؟

فتح مکّہ کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا؟

4280 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ، يَلْتَمِسُونَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکّہ کے لیے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو قریش کو بھی آپ کی تشریف آوری کا علم ہوگیا۔ پس ابوسفیان بن حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ باہر نکلے کہ رسول

4278- راجع الحدیث:1944

4279م- راجع الحدیث:1948

الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ، لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ، فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ، فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: »احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الخَيْلِ، حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى المُسْلِمِينَ« . فَحَبَسَهُ العَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ القَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ، قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ، ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمَرَّتْ سُلَيْمُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلاَءِ الأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ، اليَوْمَ يَوْمُ المَلْحَمَةِ، اليَوْمَ تُسْتَحَلُّ الكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ، وَهِيَ أَقَلُّ الكَتَائِبِ، فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: »مَا قَالَ؟« قَالَ: كَذَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق میں صورتِ حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مرّالظہر ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جارہی ہے جیسے عرفہ کے دن جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقا نے کہا کہ یہ آگ بنی عمرو نے جلا رکھی ہوگی۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد تو اس سے بہت کم ہے اسی اثناء میں اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ دستے نے دیکھ کر گرفتار کرلیا، پھر اُنہیں پکڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔ جب لشکرِ روانہ ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکرِ اسلام کی بالکل تنگ گزرگاہ پر لے جا کر کھڑا رکھو تاکہ وہ مسلمانوں کی قوت کا نظارہ کرسکے۔ پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی بات ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی بات ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ حتیٰ کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا، تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔

وَكَذَا، فَقَالَ: «كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الكَعْبَةُ» قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالحَجُونِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن یہ قتال کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابو سفیان کہنے لگے، اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے مختصر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بنفسِ نفیس رونق افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عرض کی کہ کیا یہ آپ کو علم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔

4280م- قَالَ عُرْوَةُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ العَبَّاسَ، يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟

4280م- قَالَ: "وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا، فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلاَنِ: حُبَيْشُ بْنُ الأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جابِرٍ الفِهْرِيُّ

عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے بالائی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مکہ معظمہ میں کداء کی طرف داخل ہوئے تھے۔ اس دن حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر

اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

4281 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ يُرَجِّعُ» . وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرۃ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے اردگرد لوگوں کے اکٹھا ہوجانے کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھنے لگوں جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

4282 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ»

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟

4283 - ثُمَّ قَالَ: «لاَ يَرِثُ المُؤْمِنُ الكَافِرَ، وَلاَ يَرِثُ الكَافِرُ المُؤْمِنَ» قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: «وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ»، قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟» وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: «حَجَّتِهِ وَلاَ زَمَنَ الفَتْحِ»

اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابوطالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں نہ حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

4284 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح

4281- راجع الحديث:7540,5047,5034,4835' صحیح مسلم:1850' سنن ابو داؤد:1467

4282- راجع الحديث:1588

4283- راجع الحديث:1588

4284- راجع الحديث:1589

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْزِلُنَا -إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ- الخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ«

سے نوازا تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

4285- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: »مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ«

ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا قصد فرمایا تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیفِ بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

4286 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ، فَقَالَ: »اقْتُلْهُ« . قَالَ مَالِكٌ: »وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا«

ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دن احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

4287 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ، وَحَوْلَ البَيْتِ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: »جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ، جَاءَ الحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ البَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے اطراف تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ آپ انہیں چھڑی مارتے جو دستِ مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب نئے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

4285- راجع الحدیث:3882,1589

4286- راجع الحدیث:1846

4287- راجع الحدیث:2478

4288- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبَى أَنْ يَدْخُلَ البَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الأَزْلاَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، لَقَدْ عَلِمُوا: مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ". ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي البَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ،

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رُکے رہے کیونکہ اس میں جو جھوٹے معبود رکھے ہوئے تھے آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر دے رکھے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو ہلاک کرے، حالانکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ ان بزرگوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

4288م- وَقَالَ: وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہیب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

49- بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کا مکّہ میں بالائی طرف سے داخلہ

4289- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الحَجَبَةِ، حَتَّى أَنَاخَ فِي المَسْجِدِ،

لیث، یونس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے دن رسول اللہ ﷺ بالائی طرف سے مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، حتیٰ کہ آپ مسجدِ حرام

4288- راجع الحدیث:3364

4289- راجع الحدیث:397

فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ» فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلاَلًا وَرَاءَ البَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

میں داخل ہوگئے پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر قیام فرما رہے، جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر لپکے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کردیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

4290- حَدَّثَنَا الهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ» تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَوُهَيْبٌ، فِي كَدَاءٍ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے جو مکہ مکرمہ کا بلندی والا حصہ ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی طرف سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

4291- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، «دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ»

ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بلندی والے حصہ کدار کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

50- بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فتح کے دن نبی کریم ﷺ کی

4290- راجع الحدیث: 1577

4291- راجع الحدیث: 1578,1577

يَوْمَ الْفَتْحِ

4292 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ: «أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ»، قَالَتْ: «لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ»

قیام گاہ

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی آدمی نہیں بتایا جس نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو پوری طرح ادا فرمائے تھے۔

51- بَابٌ

4293 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

فتح مکہ نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

4294 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا الفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ» قَالَ: فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ: وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدری حضرات کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہماری اولاد کے برابر ہے؟ فرمایا، یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ علماء شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے انہیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی بلایا۔ میری تو یہی

4292- راجع الحدیث:1103

4293- راجع الحدیث:794

4294- راجع الحدیث:3627، سنن ترمذی:3362

وَالفَتْحُ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نَدْرِي، أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ، فَذَاكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. قَالَ عُمَرُ: «مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ»

سمجھ میں آیا کہ مجھے اُس دن اُنہیں دکھانے کے لیے بلایا گیا تھا پس آپ نے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (پ ۳۰، النصر ۳) آخر اس سورت کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے کچھ نے کہا کہ ہمیں اللہ کی حمد بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ کچھ حضرات نے کہا کہ ہمیں کچھ علم نہیں جبکہ کچھ بزرگوں نے اپنی خاموشی نہ توڑی۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ (جب اللہ کی مدد آئی اور فتح) یعنی فتح مکہ۔ آپ کے وصال کی نشانی ہے، لہٰذا پاکی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تمہیں علم ہے مجھے بھی اس سے زیادہ علم نہیں۔

4295- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ العَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ البُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغَدَ يَوْمَ الفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید نے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کر رہا تھا کہ امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور کلام فرماتے وقت

4295- راجع الحديث: 104

عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، لاَ يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اليَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ " فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ، وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الخَرْبَةُ: البَلِيَّةُ

میں نبی کریم کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ بیشک مکّہ مکرّمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور اس کو کسی شخص نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو بھی کچھ دیر کے لیے اجازت دی تھی، پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم ہے۔ پس حاضرین کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں۔ پس حضرت ابوشریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا، اس نے کہا تھا کہ اے ابوشریح! اس بات کا مجھے تم سے زیادہ علم ہے۔ حرم نے کسی گنہگار، خون کر کے بھاگنے والے اور مصیبت سے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الخربہ سے یہاں مصیبت مراد ہے۔

4296- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الفَتْحِ: وَهُوَ بِمَكَّةَ «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکّہ مکرّمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

52- بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى

فتح مکّہ کے وقت

4296- راجع الحدیث: 2236

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ

4297 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: »أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ«

یحییٰ بن ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے۔

4298 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ«

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ مکرمہ میں انیس دن قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

4299 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ، فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا«

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس میں انیس دن تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں میں تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

53- بَابٌ:

فتح مکّہ کے اثرات

4300 - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ

اس کی لیث، یونس، ابنِ شہاب، حضرت عبداللہ بن صغیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکّہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ کرم پھیرا تھا۔

4301 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

زہری نے حضرت سنین ابوجمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4297- راجع الحدیث:1081

4298- انظر الحدیث:1080

4299- راجع الحدیث:1080

4300- انظر الحدیث:6356

هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: «وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الفَتْحِ»

سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے، تو حضرت ابوجمیلہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ کی معیت میں نکلا تھا۔

4302 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ: أَلاَ تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْ: أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الكَلاَمَ، وَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ العَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلاَمِهِمُ الفَتْحَ، فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلاَمِهِمْ، وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلاَمِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا». فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الحَيِّ: أَلاَ تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا،

ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی جب ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو ہم اُن سے لوگوں کے حالات معلوم کرتے اور پوچھتے کہ اس شخص کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے..... تو میں اس کلام کو زبانی یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام لانے کے متعلق نمایاں فتح کے انتظار میں تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور ان کی قوم کو آپس میں نمٹ لینے دو۔ اگر وہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب وہ مسلمان ہو کر پلٹے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم، میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں، پھر بتایا کہ وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک آدمی اذان کہے اور پھر ایک شخص نماز میں امامت کا فریضہ ادا کرے جس کو دوسروں سے قرآن کریم زیادہ یاد ہو۔ ہماری قوم نے جب یہ چیز دیکھی تو اُن میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی

4302- سنن ابو داؤد: 586,587,585

فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ

کو یاد نہ تھا کیونکہ میں قافلے والوں میں سے سیکھ لیا کرتا تھا پس انہوں نے امامت کے لیے مجھے آگے کر دیا جبکہ میری عمر چھ یا سات سال تھی، چونکہ میرے جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی، لہٰذا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر اوپر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے سرین کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص تیار کروا دی۔ مجھے اس قمیص کی جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور چیز کی نہیں ہوئی۔

4303 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔

4303م- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے بوقت وفات اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ میرے بعد زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں رونق افروز تھے، پس جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آ گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان

4303- سنن نسائی: 788,766,635

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ» مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ دیکھا تھا۔

4303م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ» وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ

ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے۔

4304 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا، تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ»، قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ العَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ خَطِيبًا، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ،

حضرت عُروہ بن بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سفارش کے لیے ٹوٹ پڑی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کچھ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا فرمایا، کیا تم مجھ سے اللہ کی حدوں کے متعلق بات کرتے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے۔ شام کے وقت رسول

4303م- راجع الحديث: 2218,2053

4304- راجع الحديث: 2648

ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے شایان ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کرلی اور اس نے نکاح کر کے اپنی ضروریات پوری کرلی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس گاہے بگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

4305,4306 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الفَتْحِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الهِجْرَةِ. قَالَ: «ذَهَبَ أَهْلُ الهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا» . فَقُلْتُ: " عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَالإِيمَانِ، وَالجِهَادِ» فَلَقِيتُ مَعْبَدًا بَعْدُ، وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «صَدَقَ مُجَاشِعٌ»

حضرت مُجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں نے اپنے بھائی کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا میں نے عرض کی، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ اس کے بعد میں ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ مُجاشع نے درست کہا ہے۔

4305,4306- راجع الحدیث: 2962

4307,4308 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الهِجْرَةِ قَالَ: »مَضَتِ الهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالجِهَادِ« فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: »صَدَقَ مُجَاشِعٌ« وَقَالَ خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ، أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ

ابوعثمان نہدی حضرت مجاشع بن مسعود سے راوی کہ میں ابومعبد کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہوگئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں ابومعبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد، ابوعثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔

4309 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّأْمِ، قَالَ: »لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ، فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ، فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ«

مُجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہوگئی، اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں حوصلہ پاؤ تو اسے کرلینا ورنہ خاموش ہو بیٹھنا۔

4310 - وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَقَالَ: »لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« مِثْلَهُ

شعبہ، ابوالبشر مجاہد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی تو انہوں نے فرمایا، کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

4311 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ المَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: »لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ«

اسحاق بن زید، یحییٰ بن حمزہ، ابوعمرو اوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہوجانے کے بعد (دارالاسلام کی حدود وسیع ہوگئی ہیں لہٰذا) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

4307,4308- راجع الحديث: 4305,2962

4309- راجع الحديث: 3899

4310- انظر الحديث: 4309,3899

4311- انظر الحديث: 3899

4312 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَسَأَلَهَا عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: »لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ، كَانَ المُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ، فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ«

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عُبید بن عُمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ قبل ازیں مسلمان اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اللہ اور رسول کی جانب بھاگتے تھے خوف تھا کہ کہیں اُن کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے لہٰذا مومنین جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور نیت موجود ہے۔

4313 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الفَتْحِ فَقَالَ: »إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ، لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ« . فَقَالَ العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ: إِلَّا الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالبُيُوتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: »إِلَّا الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلاَلٌ« وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا، رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد بن جبر نے مرسلاً روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا تھا۔ پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے، سوائے اطلاع دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کی، یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اس کی تو لوہاروں کو اور گھروں کے لیے بڑی ضرورت ہے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا، ہاں اذخر کے سوا، کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابنِ جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

4312- راجع الحدیث:3080

54-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

{وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ. ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ} [التوبة: 26]- إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

غزوۂ حنین کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہوکر تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری ۔۔۔۔ تا ۔۔۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۰، التوبۃ ۲۷)

4314 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ: »ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ« قُلْتُ: شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ حنین میں آیا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ بھی غزوۂ حنین میں شامل تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شریک ہونے لگا تھا۔

4315 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ القَوْمِ، فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، يَقُولُ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ«

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ غزوۂ حنین میں پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، قطعاً نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز پیٹھ نہیں پھیری تھی، ہاں قوم کے کچھ افراد نے عجلت سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیراندازی شروع کردی تھی، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے حضور کے سفید خچر کا سر تھام رکھا تھا اور آپ یہی فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

4316 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قِيلَ لِلْبَرَاءِ: وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ غزوۂ حنین

4315- راجع الحديث: 2874,2864

4316- راجع الحديث: 2864

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ كَانُوا رُمَاةً، فَقَالَ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ«

میں کیا آپ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریم ﷺ نے تو پیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ تیر انداز تھے، لیکن نبی کریم ﷺ یہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

4317 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الغَنَائِمِ، فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الحَارِثِ آخِذٌ بِزِمَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ« قَالَ إِسْرَائِيلُ، وَزُهَيْرٌ: »نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ«

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبیلہ قیس کے کسی شخص نے دریافت کیا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو پیٹھ نہیں دکھائی۔ اہل ہوزن تیر انداز تھے جب ہم نے اُن پر حملہ کیا تو وہ فرار ہو گئے پس ہم مالِ غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے تو ہمارے سامنے سے تیر آئے اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابوسفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

4318,4319 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ، وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں

4317- راجع الحدیث: 2864

4318,4319- راجع الحدیث: 2307

هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ ". وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ» فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کرلو۔ قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا دس دن سے زیادہ انتظار فرمایا تھا حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس لوٹ آئے تھے جب ان پر خوب واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہوکر آئے ہیں میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصّے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ نئے کے مال سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس نے دل سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور بات کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ پھر سرداروں نے حاضرِ خدمت ہوکر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابنِ شہاب کو) ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

4320- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا

ابونعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! (دوسری

رَسُولَ اللَّهِ. ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ، سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافٍ: «فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ» وَقَالَ: بَعْضُهُمْ، حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

4320م- وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سند) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے اعتکاف کی نذر کے متعلق پوچھا جو انہوں نے دورِ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد از ایوب از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی، دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کردیں۔ جملہ چار سندیں ہوگئیں)۔

4321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ قَدْ عَلاَ رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ المَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ المَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے لیے ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہمارا سامنا ہوا تو مسلمان منتشر ہونے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب ہے لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگِ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبوچا کہ گویا موت کے منہ میں پہنچا دیا، لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا، یہ اللہ عزّوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم کرنے تشریف فرما ہوئے تو فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے

4320م- راجع الحديث: 3144,2032

4321- راجع الحديث: 2100

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لاَهَا اللَّهِ إِذًا، لاَ يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ، فَأَعْطِهِ» . فَأَعْطَانِيهِ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ.

گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھر اُسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میرے گواہی کون دے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورتِ حال عرض کر دی ایک آدمی نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، حضور ﷺ اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑے اور اس کا حصہ تمہیں دے دیا جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، لہٰذا ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے زمانہ اسلام میں حاصل ہوا۔

4322 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ، وَآخَرُ مِنَ المُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ، فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا، حَتَّى

دوسری سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک آپس میں لڑنے میں مصروف ہیں، دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے میں اس کی طرف لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ

4322- راجع الحديث: 2100

تَخَوَّفْتُ، ثُمَّ تَرَكَ، فَتَحَلَّلَ، وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ، وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

لیا اور اس زور سے دبوچا کہ موت نظر آنے لگی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور کمزور ہونے لگا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں سے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کافر کو قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لیے میں بیٹھ گیا، پھر میرے دماغ میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ حصہ تو قریش کی ایک چڑیا کو دے دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے جو شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حصہ مجھے دلوا دیا اسے بیچ کر کے میں نے ایک باغ خریدا پس یہ میرا سب سے پہلا مال ہے جو مجھے اسلام کے زمانہ میں حاصل ہوا تھا۔

55- بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ

4323- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ

غزوۂ اوطاس

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو

4323- راجع الحدیث: 2884

أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ، فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلاَ تَسْتَحْيِي، أَلاَ تَثْبُتُ، فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ المَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي. وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكُثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» . وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». فَقُلْتُ: وَلِي فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا» قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَالأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى

آپ نے حضرت ابوعامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اُوطاس کی طرف روانہ فرمایا جب ان کے سردار دُرَید بن صمہ سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس جنگ کے دوران حضرت ابوعامر کے گھٹنے میں ایک تیر آکر لگا جو کسی جشمی نے پھینکا تھا اور وہ تیر ان کے گھٹنے میں پیوست ہوگیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کیا کہ چچا جان! یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے میں اس کی طرف دوڑا اور قریب جا پہنچا۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور تلواروں سے حملہ کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا اور حضرت ابوعامر کو آکر خوشخبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکال دو۔ چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور اس جگہ سے پانی (خون) بہنے لگا۔ پھر فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر حضرت ابوعامر نے مجھے اپنا جانشین مقرر فرما دیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر شہید ہو گئے۔ میں واپس لوٹا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے اپنے کاشانۂ اقدس میں ایسی چارپائی پر آرام فرماتے تھے جس کے بان موٹے تھے اور اوپر برائے نام کپڑا بچھایا ہوا تھا جس کے سبب بانوں کے نشانات آپ کی پشت مبارک اور پہلوئے انور میں نظر آرہے تھے میں نے فتح کی

بشارت اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میری دعائے مغفرت کے لیے حضور سے عرض کر دینا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی: ''اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔'' اس وقت میں آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا اس کے بعد پھر یوں دعا کی: اے اللہ! بروز قیامت اسے کتنے ہی لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا پھر میں عرض گزار ہوا کہ میری بخشش کے لیے بھی دعا کیجئے چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ عبداللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور قیامت کے روز اسے عزت کی جگہ میں داخل کرنا۔ ابو بردہ کا قول ہے کہ پہلی دعا حضرت عامر کے لیے اور دوسری حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تھی۔

56- بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

غزوۂ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں ہوا۔

4324 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، سَمِعَ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلاَنَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ، وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَدْخُلَنَّ هَؤُلاَءِ عَلَيْكُنَّ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: المُخَنَّثُ: هِيتٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پس انہوں نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کل تمہیں طائف والوں پر فتح عطا فرما دے تو بنتِ غیلان کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ اس کے تو چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے آٹھ۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عیینہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس مخنث کا نام ہیت تھا۔

4324- صحیح مسلم:5654، سنن ابو داؤد:4929، سنن ابن ماجہ:2614

4324م- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: بِهَذَا، وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ

محمود، ابواسامہ، ہشام نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس دن وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

4325 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ الشَّاعِرِ الأَعْمَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: »إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ«. فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلاَ نَفْتَحُهُ، وَقَالَ مَرَّةً: »نَقْفُلُ«. فَقَالَ: »اغْدُوا عَلَى القِتَالِ«. فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ: »إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ«. فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً، فَتَبَسَّمَ، قَالَ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الخَبَرَ كُلَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کیے چلے جائیں گے، کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لڑیں گے۔ پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے۔ اب ساتھیوں کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوئی تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے تبسم فرمایا۔ امام بخاری سے حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ ساری حدیث بیان کی۔

4326 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالاَ: سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ«

ابوعثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پر کتنے ہی افراد کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

4325- انظر الحدیث: 7480,6086' صحیح مسلم: 4596

4327- وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَاصِمٌ قُلْتُ: " لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلاَنِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلْ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلاَثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ"

ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ پاک سُنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لیے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیئیسویں ہیں جو قلعہ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4328- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلاَ تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَبْشِرْ» فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلاَلٍ كَهَيْئَةِ الغَضْبَانِ، فَقَالَ: «رَدَّ البُشْرَى، فَاقْبَلاَ أَنْتُمَا» قَالاَ: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا» فَأَخَذَا القَدَحَ فَفَعَلاَ، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: أَنْ أَفْضِلاَ لِأُمِّكُمَا، فَأَفْضَلاَ لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہِ اقدس میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا: کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، خوشخبری قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر صرف یہی فرما دیتے ہیں پس آپ جلال کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو خوشخبری قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں خوشخبری حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل

4327- صحیح مسلم:217,216، سنن ابو داؤد:5113، سنن ابن ماجہ:2610

4328- راجع الحدیث:1818,188

کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آواز دی کہ اس میں سے اپنی ماں کے لیے بھی چھوڑنا پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی حصہ پیش کر دیا۔

4329 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ: أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ، يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ العُمْرَةِ آنِفًا» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ»

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا سائبان تھا جس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں بسا ہوا جُبّہ پہن رکھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جُبّہ پہن رکھا ہو جو وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سائبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سرخ تھا اور سانس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی اس کے بعد آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے متعلق ابھی ایک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے جسم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور اس جُبّے کو اتار دو۔ پھر عمرے میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کئے جاتے ہیں۔

4330- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ

4329- راجع الحديث: 1536

4330- انظر الحديث: 7245، صحيح مسلم: 2443

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي المُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ، وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللَّهُ بِي، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي» كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» . قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: "لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ"

عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حنین کے دن مالِ غنیمت عطا فرمایا تو آپ تقسیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان کا جمانا ضروری تھا۔ لہٰذا آپ نے انصار کو ذرا مال نہ دیا۔ مال کا نہ ملنا بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو ملا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہِ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے درمیان محبت پیدا فرمائی۔ تم تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں غنی فرما دیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا، اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور اُن کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ اَبرا ہیں۔ میرے بعد تم (انصار) دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

4331 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا المِائَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن قبیلے کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے بعض اصحاب کو سَو سَو اونٹ تک عطا فرمائے۔ اس پر انصار سے کچھ حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا اور ہمیں

4331- راجع الحدیث:3146

مِنَ الإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ«. فَقَالَ فُقَهَاءُ الأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الحَوْضِ« قَالَ أَنَسٌ: »فَلَمْ يَصْبِرُوا«

نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کی اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری طرف سے یہ کیسی خلافِ امید بات پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھ دار حضرات نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے ہاں بعض نوعمر لڑکوں نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانۂ کفر بہت قریب ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی ناانصافی دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسول سے جالو۔ کیونکہ میں حوضِ کوثر پر ملوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

4332- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتحِ

4332- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2437

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ، فَغَضِبَتِ الأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -« قَالُوا: بَلَى، قَالَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ«

مکہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرما دیا تو انصار کو اس پر کچھ اعتراض ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں، فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

4333 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، التَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلاَفٍ، وَالطُّلَقَاءُ، فَأَدْبَرُوا، قَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ« . قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ« . فَانْهَزَمَ المُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالُوا، فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: »أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لاَخْتَرْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے تو یہ پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم مستعد، حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس کافروں کو شکست ہوگئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجروں کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک قُبّے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

4334 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع

4333- راجع الحدیث:3146 صحیح مسلم:2445

4334- راجع الحدیث:3528,3146

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ، أَوْ شِعْبَ الأَنْصَارِ»

کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے کچھ ہی عرصہ ہوا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں اور انہیں اسلام سے ملتفت کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

4335 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو شامل نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

4336 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا، أَعْطَى الأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدَ بِهَذِهِ القِسْمَةِ وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سو اونٹ عنایت فرمائے اور اتنے ہی حضرت عُیینہ کو عطا کیے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی عطا فرمائے گئے۔ اس پر ایک شخص کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو شامل نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ

4335- راجع الحدیث: 3150، صحیح مسلم: 2445

4336- راجع الحدیث: 3150، صحیح مسلم: 2444

مِنْ هَذَا فَصَبَرَ«

نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

4337- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَمِنَ الطُّلَقَاءِ، فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ، فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ«. قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ« قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: »أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ« . فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى، وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ« فَسَكَتُوا، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ« قَالُوا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَأَخَذْتُ شِعْبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت مقابلہ میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نومسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس دن آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے داہنی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے پھر نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہوگئی تو اس دن بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نومسلموں میں مال تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب شدت کا وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور مالِ غنیمت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک قبّے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہی کچھ لے کر جائیں جس کے بارے میں تمہاری جانب سے مجھے یک بات پہنچی

4337- راجع الحدیث: 4333,3146

الأَنْصَارِ« وَقَالَ هِشَامٌ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ: »وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ«

ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہِ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کے اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں، تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ ابوحمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

57- بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

نجد کی طرف سریہ بھیجنا

4338- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلاَثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں فی کس بارہ اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

58- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

بنی جذیمہ کا خالد بن ولید کو بھیجنا

4339- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی جذیمہ کی طرف حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ کہنا اچھا نہ سمجھا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قیدی

4338- صحیح مسلم: 4537

4339- انظر الحدیث: 7189

يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلاَ يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ«

بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے قبضے میں ایک قیدی کر دیا۔ ایک دن حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصّے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو بار فرمایا کہ: اے اللہ! میں اس فعل سے بری ہوں، جو خالد نے کیا ہے۔

59-بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ المُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةُ الأَنْصَارِ

سریہ عبداللہ بن حذافہ، حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں

4340- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ، فَمَا زَالُوا حَتَّى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا: امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن پھر ایک دوسرے کو روکنے لگے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم ﷺ

4340- انظر الحدیث: 7257,7145، صحیح مسلم: 4745,4743,4742، سنن ابوداؤد: 2625، سنن نسائی: 4216

حَمَدَتِ النَّارُ، فَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي المَعْرُوفِ»

60-بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذٍ إِلَى اليَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ

4341,4342 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى اليَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلاَفٍ، قَالَ: وَاليَمَنُ مِخْلاَفَانِ، ثُمَّ قَالَ: «يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا»، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى، فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيَّمَ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ، قَالَ: لاَ أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ القُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي،

کی طرف دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابوموسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنا

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے علیحدہ علیحدہ بتا دیئے کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے آپ نے دونوں حضرات کو تنبیہہ فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر شدت نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں چلے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی ملحقہ حدود کے نزدیکی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور دعا سلام کرتے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے نزدیکی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے خچر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے۔ اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا شخص تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس! اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہوگیا ہے فرمایا میں اس وقت تک سواری سے

4341,4342-انظر الحدیث:4345

فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي

نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل کر دینے کا حکم صادر نہیں فرما دیا جائیگا کہا اسے قتل کرنے کے لیے ہی تو لایا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر آئے اور دریافت کیا اے عبداللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور نیند لے کر اُٹھ بیٹھتا ہوں تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اتنا قرآن کریم پڑھتا ہوں چنانچہ اس کے سبب میں اپنی نیند کو ثواب میں شمار کرتا ہوں جیسا کہ جاگنے کو ثواب سمجھتا ہوں۔

4343 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا، فَقَالَ: »وَمَا هِيَ؟« قَالَ: البِتْعُ وَالمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا البِتْعُ؟ قَالَ: نَبِيذُ العَسَلِ، وَالمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ«

حضرت ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم معلوم کیا جو وہاں بنائی جاتی تھیں آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بِتع اور دوسری مزر۔ سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ بِتع کون سی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مزر جَو کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

4343م- رَوَاهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ الوَاحِدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

اس کو جریر، عبدالواحد، شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

4344، 4345 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى

سعید بن ابو بردہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے جدِّ امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

4343- سنن نسائی: 4343

4343م- راجع الحدیث: 2261

وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: »يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا«. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ، وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ، فَقَالَ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ« . فَانْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا، فَجَعَلاَ يَتَزَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ

یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض کرنا نیز دونوں اتفاق سے رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہماری اس سر زمین میں مزر نامی جَو کی شراب ہوتی ہے اور بتع نامی شہد کی شراب آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو یوں کرتا ہوں کہ پہلے سو جاتا ہوں اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح ثواب کا سبب سمجھتا ہوں۔ سرحد پر ایک خیمہ کھڑا کیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے آئے تو ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔

4345م- تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ وَكِيعٌ، وَالنَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

اسی طرح عقدی، وہب، شعبہ سے روایت ہے۔ وکیع، نضر اور ابوداؤد، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، نیز جریر بن عبدالحمید، شیبانی نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

4345م- راجع الحدیث: 4242,3038

4346 - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الوَلِيدِ هُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي، فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالأَبْطَحِ، فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلاَلًا كَإِهْلاَلِكَ، قَالَ: «فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا» قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ، قَالَ: «فَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ». فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، وَمَكُثْنَا بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا۔ جب میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبطح کے مقام پر قیام فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کی کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور پھر احرام کھول دینا، حتیٰ کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے زمانۂ خلافت تک ایسا ہی کرتے رہے۔

4347 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ،

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حکم بنا کر روانہ فرمایا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا

4346- راجع الحدیث:1559

4347- راجع الحدیث:1395

فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعَتْ طَاعَتْ، وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ

سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوّعت، طاعت ہم معنی ہیں، جیسے طعت و طعت و اطعت۔

4348- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ، صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ: "{وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا} [النساء: 125] فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ"

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم بن کر یمن روانہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النسآء ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک شخص کہنے لگا کہ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔

4348م- زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: {وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا} [النساء: 125] قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ

معاذ، شعبہ، حبیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النسآء ۱۲۵) تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

61- بَابُ بَعْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى اليَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ

حضرت علی اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانہ کرنا

4349- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید

إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ إِلَى اليَمَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: »مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ« فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ ملے۔

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الخُمُسَ، وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: »يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »لاَ تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ«

حضرت بُریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خُمس کا مال لینے کے لیے روانہ کیا اور میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا میں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی جانب نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کردی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بُریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خُمس میں اُن کا حصّہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

4351- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اليَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ یعنی عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور

4351- راجع الحديث: 3344

تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حابِسٍ، وَزَيْدِ الخَيْلِ، وَالرَّابِعُ: إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلاَءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلاَ تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً»، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: «وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي» فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ» قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، وَأَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ»

چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اُس کی خبریں تو میرے پاس صبح وشام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہ بند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہلِ زمین سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ کرو۔ شاید یہ نمازی ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی طرف توجہ فرمائی اور وہ پشت پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو اللہ کی کتاب کو عمدگی سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں اُن لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

4352- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ: «أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ».

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔

4352م- زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ: جَابِرٌ، فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِسِعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَأَهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ» . قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا

محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محاصل لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے عرض کی کہ جس طرح نبی کریم ﷺ باندھتے ہیں۔ فرمایا، تم قربانی بھیج دو اور احرام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے لیے بھی قربانی بھیجی تھی۔

4353,4354- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ اليَمَنِ حَاجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ» قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا»

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس ہمارے پاس یمن سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کون سا احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارے اہل و عیال ہمارے ساتھ ہیں

4352م- راجع الحديث: 1557

4353,4354- صحیح مسلم: 2985، سنن نسائی: 2730

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے باندھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی حال میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

62-بَابُ غَزْوَةِ ذِي الخَلَصَةِ

غزوہ ذی الخلصہ کا بیان

4355 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الخَلَصَةِ وَالكَعْبَةُ اليَمَانِيَةُ، وَالكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ»، فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ عہد جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا اور اسے گرا دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم ﷺ کو یہ خبر آسنائی اور آپ نے ہمارے لیے اور احمس والوں کے لیے دعا فرمائی۔

4356 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ». وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ، يُسَمَّى الكَعْبَةَ اليَمَانِيَةَ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا». فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُكَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ خثعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں سکتا تھا۔ پس آپ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی طرف گئے۔ چنانچہ اسے مسکرا کر اس کو نذر آتش کر دیا، پھر رسول

4355- راجع الحديث:3020

4356- راجع الحديث:3020

حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قاصد پہنچا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ دفعہ دعائے برکت کی۔

4357- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ» فَقُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ، قَالَ: وَكَانَ ذُو الخَلَصَةِ بَيْتًا بِاليَمَنِ لِخَثْعَمَ، وَبَجِيلَةَ، فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ، يُقَالُ لَهُ الكَعْبَةُ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا، قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ اليَمَنَ، كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا، فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ: أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ؟ قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے برباد کر کے نہیں دلاؤ گے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں، میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا۔ وہ سارے گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ کے دستِ انور کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے مسمار کر کے آگ لگا دی۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے

4357- راجع الحدیث: 3020

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اُن کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ احمس کے ایک فرد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی تا کہ آپ کو اس کارگزاری کی خوشخبری سنائے۔ جب قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے، جب میں وہاں سے چلا تو اسے اس حال میں چھوڑا تھا جس طرح خارش والا اونٹ ہوتا ہے راوی کا بیان ہے کہ پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیدلوں کی برکت کے لیے پانچ مرتبہ دعا کی۔

63- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ

غزوہ ذات السلاسل کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ، قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلاَدُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي القَيْنِ

اسمٰعیل بن ابوخالد کا بیان ہے کہ یہ لخم وجذام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابنِ اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عُروہ سے روایت کی کہ یہ بلی، عُذرہ اور بنوالقین کے شہر تھے۔

4358 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لیے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر

4358- راجع الحديث: 3662

الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: »عَائِشَةُ« قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: »أَبُوهَا« قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: »عُمَرُ« فَعَدَّدَ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ

فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، حضور آپ کو انسانوں میں سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا۔ عائشہ میں نے عرض کی ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا اُن کے والدِ محترم میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر اس کے بعد چند حضرات کے نام آپ نے اور لیے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہوگیا کہ میرا نام کہیں آخر میں نہ آئے۔

64- بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

4359 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ، فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، ذَا كَلاَعٍ، وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ، وَأَقْبَلاَ مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ، فَقَالُوا: "قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالاَ: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن کی جانب روانگی

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمندری سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو شخص ملے، جن میں سے ایک کا نام ذوکلاع اور دوسرے کا ذوعمرو تھا۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سناتا رہا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا: اپنے جس بزرگ کا آپ ہم سے ذکر فرمارہے ہیں اُن کے وصال کو تین دن ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ جب ہم ابھی راستے میں ہی تھے تو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے، تو ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا اور ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چن لیا ہے، وہ دونوں نیک آدمی کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے بارے میں بتادینا، اگرچہ اب ہم جارہے ہیں اور شاید جلد ہم حاضرِ خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ

تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ

آئے؟ اس کے بعد ذو عمر نے کہا، اے جریر! آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیر وخوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کرلیا کریں گے۔ کیونکہ جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہی اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی بادشاہی۔

65- بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

غزوۂ سیف البحر کا بیان، یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابوعبیدہ تھے

4360 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ» وَهُمْ ثَلاَثُ مِائَةٍ، فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الجَيْشِ، فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى البَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهَا القَوْمُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا ہم چل پڑے اور ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زادِ راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے دو تھیلے بھرے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک کھجور میں کیا کام بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پاس نہ رہا، حتیٰ کہ ہم

4360- راجع الحدیث: 2483

تُصِبْهُمَا

ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑی جیسی مچھلی پڑی ہے تو ہم سارے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابوعُبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے مس ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

4361 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: «بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ» ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذَلِكَ الجَيْشُ جَيْشَ الخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا البَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ، فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: «مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ» قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابوعُبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلہ قریش کی گھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہم نصف مہینے تک ساحلِ سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں شدید بھوک کا سامنا ہوا، حتیٰ کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اسی لئے ہمارے لشکر کا نام پتّوں والا لشکر پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لیے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ دن تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے پس حضرت ابوعُبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے ساتھی کو کھڑا کیا۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک شخص کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر حضرت ابوعُبیدہ نے اسے منع کر دیا۔

4361م- وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو

قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ

4361م- راجع الحديث: 2483، صحیح مسلم: 4976,4975، سنن نسائی: 4363

صَالِحٍ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ قَالَ: نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نُهِيتُ

سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا، پس جب ہمیں بھوک لگی تو میں نے ایک شخص سے کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کر دیئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، تو میں نے ذبح کر دیئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لیے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

4362- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ، يُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والے لشکر میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لیے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ دن تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔

4362م- فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلُوا، رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ

ابوالزُبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی اس سے کھلاؤ۔ پس بعض حضرات نے خدمت میں پیش کر دی تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

66- بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کیا

4363- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

4362م- راجع الحديث: 2483

4363- راجع الحديث: 369

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ »لاَ يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ«

ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حج کے لیے نبی کریم ﷺ نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تا کہ وہ قربانی کے دن لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

4364 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176]

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ براۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ (سورۂ نساء، آیت ۱۷۶)

67- بَابُ وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

بنی تمیم کے وفد کا بیان

4365 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ المَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ«. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَرُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ اليَمَنِ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ« قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے افراد کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوشخبری کو قبول کرو کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں خوشخبری تو دیدی کچھ مال بھی عطا فرمایئے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ انور پر ظاہر تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی آپ نے فرمایا، تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

68- بَابٌ

بنو عنبر پر شب حملے کا بیان

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي العَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا، وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ عُیَینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول اللہ نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے روانہ فرمایا۔ انہوں نے حملہ کر کے مرد قتل کر دیئے اور عورتوں کو قید کر لیا۔

4364- انظر الحدیث: 6744،4654،4605

4366 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلاَثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ» وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ»، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ: "هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ، أَوْ: قَوْمِي"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین باتوں کے سبب میں بنی تمیم کو ہمیشہ محبوب رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجال پر سب سے شدید ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

4367 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُمْ: «أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ القَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلاَفِي، قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا} [الحجرات: 1] حَتَّى انْقَضَتْ

ابن ابی مُلیکہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کردیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میری مخالفت میں رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی، حتیٰ کہ آوازیں اونچی ہوگئیں۔ پس یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۲۶، الحجرات ۱)

4366- راجع الحدیث: 2543

4367- انظر الحدیث: 7302,4847,4845' سنن ترمذی: 3266' سنن نسائی: 5401,526

69-بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

4368 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَبِيذٌ، فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ، إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ، فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ، خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ النَّدَامَى»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ: إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الإِيمَانِ بِاللَّهِ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ»

عبدالقیس کے وفد کا بیان

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کر کے اور ایک آبخورے میں لے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے رسوائی کا خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ ہے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضر کے کفّار حائل ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کی خدمت بابرکت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں کچھ ایسی باتیں بتا دی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، اولاً تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مالِ غنیمت سے خُمس کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدّو کی تونبی، کُریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن اور دغنی برتن ہیں۔

4369 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

4368- راجع الحدیث:53

4369- راجع الحدیث:53

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا، وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: »آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الإِيمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، - وَعَقَدَ وَاحِدَةً - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ«

ہیں، کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم قبیلۂ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ قبیلہ مُضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہٰذا ہمیں چند ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، کرمدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لکھی کے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

4370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَقَالَ: بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا«. قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى

حضرت ابنِ عباس کے آزاد کردہ غلام کُریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابنِ عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق ان سے معلوم کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایسا کرنے والے کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں ان کی

4370- راجع الحدیث: 1233

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: " سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا، وَإِنَّهُ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَصَلَّاهُمَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الخَادِمَ، فَقُلْتُ: قُومِي إِلَى جَنْبِهِ، فَقُولِي: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ؟ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي، فَفَعَلَتِ الجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ القَيْسِ بِالإِسْلاَمِ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ»

خدمت میں حاضر ہوا اور جو پیغام دے کر مجھے بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کرو۔ میں نے یہ بات ان حضرات کو جا بتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا پس حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ آپ نے نمازِ عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حرام کی انصار سے چند عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔ میں نے آپ کی طرف خادمہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ پہلو میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں سے آپ کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ رہے ہیں؟ اگر حضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا، پس لونڈی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ تشریف لے جانے لگے تو فرمایا، اے ابو اُمیہ کی بیٹی! تم نے نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا ہے تو معاملہ یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے چند لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہونے کی غرض سے آئے تھے ان کے سبب میں یہ ظہر کی دو رکعتیں پڑھ نہیں سکا تھا۔

4371 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جو نمازِ جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے

4371- راجع الحدیث: 892

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ، بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ القَيْسِ بِجُوَاثَى، يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ البَحْرَيْنِ

پہلے نمازِ جمعہ قائم کی گئی وہ جواثی میں عبدالقیس کی مسجد ہے۔ جواثی، بحرین کا ایک گاؤں ہے۔

70-بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ

بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

4372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ المَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتَّى كَانَ الغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ المَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ المَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے نجد کی طرف چند سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجدِ نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟ جواب دیا، اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی شخص کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں طلب فرما سکتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا، میں نے عرض کی تھی کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر تشریف لے گئے اور دوسرے دن پھر فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے نزدیک ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اے محمد!

4372- راجع الحديث:462

مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ البِلاَدِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ العُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ، قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ وَاللَّهِ، لاَ يَأْتِيكُمْ مِنَ اليَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ، حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا، لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج یہ مجھے آپ کا دین سب سے محبوب ہے خدا کی قسم، مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کرلیا حالانکہ میں عمرہ کی غرض سے جا رہا تھا اب اس کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکّہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے ایک سے کہا، کیا تم بے دین ہوگئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر مسلمان ہوگیا ہوں۔ خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

4373 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین مقرر کردیں تو میں ان کی پیروی اختیار کرلیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کتنے ہی لوگوں کو لے کر آیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا اور اس کی طرف تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ حتیٰ کہ آپ مسیلمہ کے پاس اپنے صحابہ میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط نہیں ہوسکتا۔ اگر تو نے

4373- راجع الحدیث:3620

لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ، مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

میری طرف سے رخ پھیرا تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کردے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔ آگے میری طرف سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں گے۔

4374- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ». فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي." أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: ''میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔'' کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے پریشانی ہوئی تو خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذّاب مراد لیے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا مُسیلمہ۔

4375- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ اليَمَامَةِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سورہا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن برے لگے۔ پس میری جانب وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی، میں جن کے بیچ میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ) ہے۔

4376- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

4374- راجع الحدیث: 3620

4375- راجع الحدیث: 3621، صحیح مسلم: 5895

سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ العُطَارِدِيَّ، يَقُولُ: " كُنَّا نَعْبُدُ الحَجَرَ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ، وَأَخَذْنَا الآخَرَ، فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الأَسِنَّةِ، فَلاَ نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، وَلاَ سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ".

ابورجاء عطاردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب پہلے سے بہتر کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے اگر پتھر نہ ملتے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اُسی پر بکری دوہتے، پھر اس کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔

4377- وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: «كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا أَرْعَى الإِبِلَ عَلَى أَهْلِي، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابِ»

میں نے ابورجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظہور ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسلیمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

71- بَابُ قِصَّةِ الأَسْوَدِ العَنْسِيِّ

اسود عنسی کا قصّہ

4378 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابَ قَدِمَ المَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الحَارِثِ، وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ، وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَهُوَ الَّذِي

حضرت عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی وہ بیٹی جو عبداللہ بن عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے

4377- راجع الحدیث:4376

4378- راجع الحدیث:3620

يُقَالُ لَهُ: خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الأَمْرِ، ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا القَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ، وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي». فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں حائل نہ ہوں اور مجھے اپنے بعد جانشین نامزد فرمادیں نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

4379- قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ» فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا العَنْسِيُّ، الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِاليَمَنِ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ"

عُبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس ذکر کردہ خواب کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو سونے کے کنگن رکھے گئے ہیں۔ مجھے صدمہ ہوا اور وہ مجھے بُرے لگے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذّاب نکلیں گے۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذّاب ہے۔

72- بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

اہل نجران کا قصّہ

4380- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: جَاءَ العَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سیّد دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان

4379- راجع الحدیث:4378

4380- راجع الحدیث:3745

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلاَعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لاَ تَفْعَلْ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلاَعَنَّا لاَ نُفْلِحُ نَحْنُ، وَلاَ عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالاَ: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلاَ تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا. فَقَالَ «لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ»، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ» فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ»

میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے ساتھ کوئی امین شخص بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امین نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس شرفیاب ہونے والے شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابوعُبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

4381- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ»

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں اہل نجران نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجئے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اس شرفیاب ہونے والے کو دیکھنے کے لیے انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابوعُبیدہ بن الجرّاح کو روانہ فرمایا۔

4382- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں ایک امین ہوا ہی اور اس امت کے امین ابوعُبیدہ بن الجرّاح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

73- بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ

عمان اور بحرین کا

4381- راجع الحديث: 3745

4382- راجع الحديث: 3744

وَالبَحْرَيْنِ

4383 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعَ ابْنُ المُنْكَدِرِ، جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا، وَهَكَذَا» . ثَلاَثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ البَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، قَالَ: جَابِرٌ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا» ثَلاَثًا، قَالَ: فَأَعْطَانِي، قَالَ جَابِرٌ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، فَقَالَ: أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ البُخْلِ، قَالَهَا ثَلاَثًا، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ،

قصہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا یہ تین دفعہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو یوں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم ﷺ پر قرضہ ہو یا انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ یہ تین دفعہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا، لیکن انہوں نے نہ دیا دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے۔ پس مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں پس انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے بارے میں بخل کی بات کیا کہی، بھلا بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے؟ یہ انہوں نے تین دفعہ فرمایا میں نے تمہیں جتنی مرتبہ مال نہیں دیا تو ارادہ دینے کا تھا۔

4383م- وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: " جِئْتُهُ، فَقَالَ

امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

4383م- راجع الحديث: 2296

لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا، فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ"

فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا ان سکوں کو گنو، میں نے گنے تو پانچ سو تھے آپ نے فرمایا کہ اتنے اتنے دو دفعہ اور لے لیجئے۔

74-بَابُ قُدُومِ الأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ اليَمَنِ

اشعریوں اور اہل یمن کی حاضری

وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ»

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

4384 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ اليَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِينًا، مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ، إِلَّا مِنْ أَهْلِ البَيْتِ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے تو رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تھی مگر ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اہل بیتِ نبوی میں شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشانۂ اقدس میں ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

4385 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الحَيَّ مِنْ جَرْمٍ، وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ، وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا، وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لاَ آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

زہدم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اکرام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لیے کہا تو ایک آدمی کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آجاؤ کوئی حرج نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس

4384- راجع الحديث:3763

4385- راجع الحديث:3133

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، لاَ نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا؟ قَالَ: «أَجَلْ، وَلَكِنْ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا»

کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آجاؤ، میں تمہیں قسم کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم اشعریوں کی جماعت نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سواریوں کا سوال کیا۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں۔ حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ یعنی آپ کے پاس مالِ غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرما دیا۔ جو ہم نے لے لیے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم اپنی قسم بھول گئے۔ اس طرح تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم کھالوں اور دیکھوں اور اس کے خلاف میں اچھائی نظر آئے تو جس میں اچھائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

4386 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ المَازِنِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ» قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بنی تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! خوشخبری قبول کرو! کہنے لگے کہ آپ خوشخبری تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو، جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

4386- راجع الحدیث: 4365,3190

4387 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »الإِيمَانُ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى اليَمَنِ، وَالجَفَاءُ وَغِلَظُ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ«

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز بے وفائی اور سنگدلی کسانوں میں ہے، جو اونٹوں کی دُموں کے پاس کھڑے ہوکر چلّاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔ اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضر ہیں۔

4388 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَتَاكُمْ أَهْلُ اليَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالفَخْرُ وَالخُيَلاَءُ فِي أَصْحَابِ الإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالوَقَارُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ« . وَقَالَ: غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جو دل کی نرمی اور رقت قلبی رکھتے ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن میں ہے۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، اطمینان اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »الإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالفِتْنَةُ هَا هُنَا، هَا هُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور فتنہ وفساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے۔

4390 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل

4387- راجع الحدیث: 3302

4388- راجع الحدیث: 3301، صحیح مسلم: 190

4389- راجع الحدیث: 3301

4390- راجع الحدیث: 3301

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ اليَمَنِ، أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الفِقْهُ يَمَانٍ وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ»

یمن آئے ہیں جو کمزور دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی ہے۔

4391 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: "كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَيَسْتَطِيعُ هَؤُلاَءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ، أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ: أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ؟ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ اليَوْمِ، فَأَلْقَاهُ" رَوَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآنِ کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآنِ مجید سے کچھ سنائے؟ جواب دیا، ہاں انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حُدیر کے بھائی زیاد بن حُدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لیے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے عمدہ قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد آپ کو بتا دوں۔ پھر میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا، بہت عمدہ پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے۔ اور وہ پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

75- بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ، وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

دَوس اور طفیل بن عمرو دَوسی کا قصہ

4392 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

4392- راجع الحدیث: 2937

عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ«

کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیکہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا آپ اُن کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دَوس کو ہدایت فرما اور انہیں اس پر قائم فرما۔

4393- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

[البحر الطويل]

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلاَمٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الغُلاَمُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ« فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللَّهِ، فَأَعْتَقْتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں یہ شعر پڑھتا تھا:

گو کہ رات دشوار اور طویل ہے
مگر شکر ہے کہ کفر کے گھر سے نجات ملی

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی اثناء میں جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا، پس وہ غلام بھی آ پہنچا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں نے عرض کی کہ اسے میں اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں۔

76- بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

4394- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ، فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلَى

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک شخص کو اس کا نام لے کر بلانے لگے، میں نے عرض کیکہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ فرمایا کیوں نہیں،

4393- راجع الحدیث: 2530

»أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا«. فَقَالَ عَدِيٌّ: فَلاَ أُبَالِي إِذًا

تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ تم نے مانا جب دوسروں نے انکار کیا اس پر حضرت عدی نے کہا: اب مجھے کیا فکر ہے۔

77- بَابُ حَجَّةِ الوَدَاعِ

حجۃ الوداع

4395 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالحَجِّ مَعَ العُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا«. فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالحَجِّ، وَدَعِي العُمْرَةَ« فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: »هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ«، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الحَجَّ وَالعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اسی لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو، عمرہ کو رہنے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمراہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان

4395- راجع الحديث: 1556,294

سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے ایک ہی دفعہ طواف کیا تھا۔

4396 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى البَيْتِ العَتِيقِ} [الحج: 33] وَمِنْ »أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ«. قُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ المُعَرَّفِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ«

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہوجاتا ہے پس میں نے معلوم کیا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے۔ ترجمہ کنز الایمان: پھران کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک (پ ۱۷، الحج ۳۳) اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں حالتوں میں کھولا جاسکتا ہے۔

4397 - حَدَّثَنِي بَيَانٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: »أَحَجَجْتَ« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »كَيْفَ أَهْلَلْتَ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »طُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا، وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ« فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقام بطحاء پر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، کیسے باندھا؟ میں نے عرض کی کہ لبیک کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ ﷺ باندھتے ہیں۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلو، پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

4396- صحیح مسلم:3010

4397- راجع الحدیث:1559

4398- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: «لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی نہ کرلوں۔

4399 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَالفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت مسئلہ معلوم کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ ان حالات میں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، ہاں۔

4400 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى القَصْوَاءِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، حَتَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے تو اپنی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ

4398- راجع الحديث:1556

4399- راجع الحديث:1513

4400- راجع الحديث:397

أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: »ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ« . فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ، فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلاَلًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: »وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ«

کے قریب پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لیے فرمایا۔ پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم ﷺ اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لیے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ اِن سامنے والے دونوں ستونوں سے اگلے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان دنوں کعبہ کے چھ ستون تھے، گویا دو حصّے چنانچہ پہلے حصّے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی طرف پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی طرف استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ معلوم کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

4401 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَحَابِسَتُنَا هِيَ« فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی زوجہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہوگئیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرچکی ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو

4401- راجع الحدیث: 294

رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلْتَنْفِرْ»

ہمارے ساتھ چلنا چاہیے۔

4402 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلاَ نَدْرِي مَا حَجَّةُ الوَدَاعِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ المَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ، وَقَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ، فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ: أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلاَثًا، إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کررہے تھے اور نبی کریم ﷺ ہمارے بیچھے کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا۔ تم پر اس کی نشانیاں مخفی نہیں ہیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

4403 - أَلاَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ " قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ - ثَلاَثًا - وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ، انْظُرُوا، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں کہا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ پھر فرمایا، ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ بعض بعض کی گردن اتارنے لگ جائے۔

4404 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت

4402- راجع الحدیث: 3057، صحیح مسلم: 222,221، سنن ابوداؤد: 4687، سنن نسائی: 4136، سنن ابن ماجہ: 3943

4403- راجع الحدیث: 4402,1742

4404- راجع الحدیث: 3949

أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الوَدَاعِ» ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: «وَبِمَكَّةَ أُخْرَى»

4405 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ لِجَرِيرٍ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

4406 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا "، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الحِجَّةِ» ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا» . قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ» . قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا» . قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ» . قُلْنَا: بَلَى،

کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہ کیا۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکّہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لیے کہو۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح بعض بعض کی گردن اڑانے لگے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی حالت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جیسے مضر قبیلے کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا خیال یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے، فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں، پھر دریافت فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا، کیا یہ وہی شہر نہیں

4405- راجع الحدیث: 121

4406- راجع الحدیث: 67

قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ". فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ» مَرَّتَيْنِ

ہے۔ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں۔ پھر فرمایا، آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے گمان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور جلد ایک دن تم نے اپنے پروردگار کے حضور جانا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا۔ کیا تم میرے بعد گمراہی کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو گے؟ سن لو! جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرما رہے تھے تو کہنے لگے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا۔ یہ دو بار فرمایا تھا۔

4407 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أُنَاسًا، مِنَ اليَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ اليَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا} [المائدة: 3]. فَقَالَ عُمَرُ:

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو ضرور عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے

4407- راجع الحديث:45

»إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ«

لئے اسلام کو دین پسند کیا (پ ۶، المائدۃ ۳) کے بارے میں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ کس جگہ نازل ہوئی۔ جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

4408 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ »وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ« . فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ أَوْ جَمَعَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ،

عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

4409 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے قریب پہنچا دیا تھا، میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! تکلیف کے سبب میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو

4408- راجع الحدیث:1562

4409- راجع الحدیث:56

»لاَ« قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: »لاَ«. قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟، قَالَ: »وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: »إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ« رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا۔ نہیں میں نے کہا، کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی کہ تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے، بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہوگی اور جس کے سبب تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم کتنے ہی لوگوں کے بعد دنیا میں زندہ رہو، حتیٰ کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو فائدہ پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما دے اور یہ پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکّہ مکرّمہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ ﷺ کو صدمہ رہا۔

4410 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُمْ: »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ«

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوا دیئے تھے۔

4411 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال اتروائے اور آپ کے صحابہ میں

4410- راجع الحدیث:1726، صحیح مسلم:3138، سنن ابوداؤد:1980

4411- راجع الحدیث:4410,1726

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ «

سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

4412 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ »أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ«

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہوکر آرہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوگیا۔

4413 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ؟ فَقَالَ: »العَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی؟ انہوں نے فرمایا کہ میانہ رفتار سے لیکن جب کشادہ جگہ مل جاتی تو رفتار تیز بھی فرما لیتے تھے۔

4414 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الخَطْمِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ »صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ المَغْرِبَ وَالعِشَاءَ جَمِيعًا«

عبداللہ بن یزید خطمی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں۔

78-بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ العُسْرَةِ

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

4415- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

4412- راجع الحديث:76

4413- راجع الحديث:1666

4414- راجع الحديث:1674

4415- صحيح مسلم:4240

أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الحُمْلاَنَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ العُسْرَةِ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ «وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ، وَهُوَ غَضْبَانُ وَلاَ أَشْعُرُ» وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً، إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلًا يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: " خُذْ هَذَيْنِ القَرِينَيْنِ، وَهَذَيْنِ القَرِينَيْنِ - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ، فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ، أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ فَارْكَبُوهُنَّ ". فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ، وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ، حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تاکہ ان کے لیے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لیے جارہے تھے۔ پس میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لیے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاقاً اس وقت آپ حالتِ غضب میں تھے اور میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے انکار فرمانے کے سبب رنج و غم کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور مجھے یہ غم لاحق تھا کہ کہیں نبی کریم ﷺ مجھ سے ناراض نہ ہوجائیں، میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں، جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی چھ اونٹ لے جاؤ۔ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی جانب جاؤ اور ان سے کہہ دینا کہ بیشک اللہ نے یا رسول اللہ ﷺ نے یہ تمہیں سوار ہونے کے لیے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہوجاؤ، پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ یہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ گمان کریں کہ میں نے وہ

مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

بات اپنی طرف سے کہہ دی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے، پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند اشخاص کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرما دیئے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

4416 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: »أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي« ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ مُصْعَبًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی، ماسوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابوداؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابوداؤد، شعبہ، حکم، معصب نے روایت کی۔

4417- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي، قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ، قَالَ عَطَاءٌ:

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ سے راوی ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شرکت میرے نزدیک سب سے قابلِ یقین عمل ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ پھر حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ

4416- راجع الحديث: 3706، صحيح مسلم: 6168

4417- راجع الحديث: 2265,1848

فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ: أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَانْتَزَعَ المَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي العَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا، كَأَنَّهَا فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا«

کھایا۔ عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کا گوشت جدا کر دیا اور دوسرے نے اُس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا قصاص نہیں دلایا۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چباڈالتے۔

79-بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ

4418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ،

عبد اللہ بن کعب بن مالک کے بیٹوں میں سے تھے اور ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکا اور رسول اللہ ﷺ نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شرکت کی سعادت حاصل کی سوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے مگر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کے قصد سے نکلے تھے، حتیٰ تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے ان کا ٹکراؤ کروا دیا حالانکہ میں بیعتِ عقبہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی

4418- راجع الحديث: 2757

حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي: أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فِي تِلْكَ الغَزَاةِ، وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الغَزْوَةُ، غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ، وَلاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيدُ الدِّيوَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ

خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا بیعت عقبہ کی شرکت کی جتنی مجھے غزوۂ بدر کی شرکت بھی پیاری نہیں، حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ رہی غزوۂ تبوک سے بچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے میں اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر تشریف جاتے وقت منزل کی واضح نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت شدید گرمی، طویل سفر راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ارشاد فرما دیا تا کہ وہ سامانِ حرب وغیرہ اچھی طرح لے لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی دفتر وغیرہ میں ان کے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شامل نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خدشہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے محبوب تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کر لی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روز یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا۔ وقت گزرتا رہا اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچنے سوچنے میں دن گزرتے رہے اور لوگوں نے بھرپور کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ

أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ: وَهُوَ جَالِسٌ فِي القَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي، وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الكَذِبَ، وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا، وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي البَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ المُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلاَنِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ المُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ» فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ

ہو گئے اور اہلِ اسلام آپ کے ساتھ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو دن میں تیاری کر کے ان سے جاملوں گا۔ ارادہ تھا کہ ان کے جانے کے دوسرے دن تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا۔ پھر اس سے دوسرے دن بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا متواتر یہی حال رہا۔ حتیٰ کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جاملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے صدمہ ہوتا کہ وہ لوگ ملتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور افراد ملتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا۔ جب تبوک پہنچ کر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے جھرمٹ میں رونق افروز تھے، تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے، حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم تو اسے نیک شخص شمار کرتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آرہا ہے تو میرے دکھ میں اضافہ ہونے لگا۔ غلط خیالات دل میں آنے لگے کہ نہ نکلنے کا یہ عذر بیان کروں گا جس کے سبب کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس کے متعلق اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ علم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے ہیں تو

يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ، أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ» . فَقُلْتُ: بَلَى، إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ، تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ، لاَ وَاللَّهِ، مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى، وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ» . فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ المُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلاَنِ، قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ العَمْرِيُّ، وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي

جھوٹے بہانے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے خوب جان لیا کہ غلط بیانی سے ہرگز آپ کا غصہ دور نہیں ہوگا تو میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہوجاتے، جب آپ وہاں رونق افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہوکر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور اس پر قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرما لیے اور ان کی بیعت قبول فرما لی اور ان کے لیے بخشش مانگی اور ان کے عذر کو اللہ کے سپرد کیا۔ پس میں بھی خدمت میں حاضر ہوگیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی۔ پھر فرمایا، ادھر آؤ۔ پس میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تم کیوں پیچھے رہے، کیا تم نے سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ خدا کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہوجاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی تھی۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر جھوٹ بول کر انہیں راضی کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل آپ کو مجھ سے ناراض کردے گا اور اگر میں سچ سچ عرض کردوں تو خواہ آج آپ ناراض بھی ہوجائیں لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میرے پاس کوئی معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم، جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو قوت اور دولت میں

أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ أَمْ لاَ؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلاَ مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلاَءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ

دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے چونکہ سچ بات کہہ دی لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں اٹھ کر چلا گیا بنی سلمہ کے شخص بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کیے تھے اور اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے اس گناہ کے لیے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، وہ مسلسل مجھے یہی سمجھاتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا، وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لیے جو دونوں غزوۂ بدر میں شرکت فرما چکے تھے۔ مجھے ان کی پیروی اچھی لگی، جب ان دونوں کا ذکر کیا گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے کٹنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں جانتے ہی نہیں گویا دنیا ہی بدل گئی۔ ہم پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا رہا، چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لاَ، بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلاَ تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ، حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هَذَا الأَمْرِ، قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: »لاَ، وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبْكِ« . قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ، مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ، أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں رونق افروز ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر چہرہ مبارک کا نظارہ بھی کرتا۔ جب میں نماز میں مصروف ہوتا تو آپ میری طرف دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیتے۔ اسی حالت میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کے سلوک سے تنگ آ گیا، میں جا کر اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔ جب میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ پس میں نے کہا۔ اے ابوقتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے، میں نے پھر بھی یہی بات دہرائی اور قسم دلائی تب بھی خاموش رہے، تیسری دفعہ جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک کا بیان ہے کہ ایک دن میں مدینہ منورہ کے لیے اناج لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا حتیٰ کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہِ غسان کا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے یہ علم ہوا ہے کہ آپ کے قائد نے

وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفَى عَلَى الجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا، بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ، وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: »أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ« . قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: »لاَ، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ« . وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ« . قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ،

آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے شخص ہیں۔ اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے، جب میں نے اسے پڑھ لیا تو یہ میرے لیے دوسری مصیبت کھڑی ہوگئی۔ میں نے اس خط کو لے کر تنور میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا بذریعہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ حکم ہے؟ جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ علیحدگی رہیے اور قریب نہ جایئے اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے ان حالات میں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناراضگی کا سبب تو نہ ہوگا؟ فرمایا، لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئیں۔ انہوں نے عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، اس بات کی تو انہیں خواہش ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے رات دن روتے ہوئے ہی گزر رہے ہیں، میرے کچھ گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت عطا

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، مَا بَقِيتُ. فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ المُسْلِمِينَ أَبْلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ} [التوبة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلاَمِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا - حِينَ أَنْزَلَ الوَحْيَ - شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ} [التوبة: 95] إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَرْضَى عَنِ القَوْمِ الفَاسِقِينَ} [التوبة: 96]. قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118]. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا پتہ کہ جب میں اجازت مانگوں تو رسول اللہ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں جبکہ ویسے بھی میں جوان آدمی ہوں، پس اس کے بعد اور دس دن میں اسی حالت میں رہا، حتیٰ کہ پورے پچاس دن گزر گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کا منع فرمایا تھا، جب پچاسویں دن صبح کے وقت میں نے نمازِ فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی چھت پر اسی صدمہ کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو ذکر ہوئی تو اس وقت میرا زندہ رہنا دُوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آ گیا ہے اور نمازِ فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہماری توبہ کے بارے میں سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے، پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی خوشخبری دینے لگے۔ ایک سوار گھوڑے کو دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک آدمی دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی کہ مجھے بشارت سنا رہا تھا تو میں نے بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔ خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس دن اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا۔ پس

راستے میں مجھے کثیر لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ قبول ہونے کا آپ کو انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی میں داخل ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں رونق افروز تھے اور صحابہ کرام گرداگرد حاضر تھے، پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر میری طرف لپکے، حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی شخص ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لیے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور خوشی کے سبب کا مبارک چہرۂ مبارکہ چمک رہا تھا، آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی طرف سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کرلیا کرتے تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کیکہ یا رسول اللہ! میں توبہ کی قبولیت کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا کے لیے صدقہ کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کی کہ میں اپنا خیبر والا

حصہ روک لیتا ہوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ علامت ہے کہ باقی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے سبب ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچی بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللّٰہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔ اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۷۔ ۱۱۹) پس خدا کی قسم مجھے اسلام کی طرف ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں وحی کے ذریعے فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو، چنانچہ فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اب تمہارے آ گے اللّٰہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ۔۔۔ تا ۔۔۔ بیشک اللّٰہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا (پ ۱۱، التوبۃ ۹۵۔ ۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے الگ رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حضور قسمیں کھائیں، آپ نے ان کی

بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے قصداً کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا، برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کیے اور ان کے عذر قبول بھی فرما لیے گئے تھے۔

80-بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ حجر میں قیام فرما ہونا

4419 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الوَادِيَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آ جائے جو اُن پر آیا تھا بلکہ یہاں سے روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

4420-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الحِجْرِ: «لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ المُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا، مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔

4419- راجع الحديث:433

4420- راجع الحديث:433

81-بَابٌ

4421 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: »ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ - لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ«

باب

عروہ بن مغیرہ اپنے والدِ محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے لیے پانی ڈالنے لگا کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والدِ محترم نے بتایا کہ یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لیے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے تھے اور انہیں دھویا۔ پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

4422 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ، وَهَذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ"

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

4423 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: »إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلاَ قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ« ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: »وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم طویل سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کررہے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن

4421- راجع الحدیث:182

4422- راجع الحدیث:1481

4423- راجع الحدیث:2838

انہیں عذر نے روکے رکھا۔

82- بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

4424- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ " فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: «فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ»

4425- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الجَمَلِ، بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ، قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى، قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً»

4426- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، يَقُولُ: أَذْكُرُ أَنِّي «خَرَجْتُ مَعَ الغِلْمَانِ إِلَى

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیصر اور کسریٰ کے نام مکتوب

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا مکتوب کسریٰ کے لیے روانہ فرمایا یعنی انہیں حکم دیا کہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے مکتوب پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کلمہ نے جنگ جمل میں بڑا نفع پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا، حالانکہ میں جمل والوں میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ

4424- راجع الحدیث: 4424,64

4425- سنن ترمذی: 2262، سنن نسائی: 5403

4426- راجع الحدیث: 3083

ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً «مَعَ الصِّبْيَانِ«

الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک مرتبہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

4427 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ، أَذْكُرُ أَنِّي »خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ«

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

83-بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علالت اور وصال

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ. ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ} [الزمر: 31]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (پ ۲۳، الزمر ۳۰-۳۱)

4428 - وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: »يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السُّمِّ«

یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم اپنے مرض وصال میں فرماتے، اے عائشہ! ہمیں میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں لگتا ہے کہ اس زہر نے میری رگِ جان کو کاٹ دیا ہے۔

4429 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا

حضرت عبداللہ بن عباس حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

4427- راجع الحديث:3083

4429- راجع الحديث:763

بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ«

4430 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ، ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]. فَقَالَ: »أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ« فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان جیسے ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کے علم کے سبب کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں بھی اتنا ہی علم رکھتا ہوں جتنا تم رکھتے ہو۔

4431- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: »ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا«، فَتَنَازَعُوا وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ، أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ؟ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: »دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ« وَأَوْصَاهُمْ بِثَلاَثٍ، قَالَ: »أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ« وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہائے جمعرات! اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ اس دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لاکر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوسکو۔ کچھ لوگوں میں تنازعہ ہوا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں تنازعہ مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے سبب ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جاکر معلوم کیا تو فرمایا اس بات کو جانے دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلا رہے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ سفیروں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک

4430- راجع الحدیث: 4294,3627

4431- راجع الحدیث: 114

کرنا جیسے میں کرتا تھا، تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

4432- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ« . فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ حَسْبُنَا، كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ البَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلاَفَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قُومُوا« قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الكِتَابَ، لِاخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو کاشانۂ اقدس میں کافی لوگ جمع تھے، اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تا کہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ شدتِ مرض کے سبب ایسا فرما رہے ہیں، جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہلِ بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور تنازعہ ہوا، بعض حضرات کہنے لگے کہ قریب جا کر تحریر لکھوالی جائے تا کہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی، جب یہ اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے اُٹھ جاؤ۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آ پڑی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بے فائدہ بات کر کے رسول اللہ ﷺ اور جس تحریر کو لکھنے کے لیے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

4433,4434- حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں نزدیک بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم

4432- راجع الحدیث: 114

4433,4434- راجع الحدیث: 3625

فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: »سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ«

کیا تو بتایا پہلی دفعہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہوجائے گا۔ اس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

4435 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ: "أَنَّهُ لاَ يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ} [النساء: 69] الآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے مرضِ وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (پ ۵، النسآء ۶۹) اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

4436 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ: »فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے یعنی تو فرمایا کرتے کہ اعلیٰ کی رفاقت میں۔

4437 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، إِنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک

4435- انظر الحدیث: 6509,6348,4586,4463,4437,4436' صحیح مسلم: 6246,6245' سنن ابن ماجہ: 1620

4436- انظر الحدیث: 4435' راجع الحدیث: 4435

4437- انظر الحدیث: 4435

وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ

جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے۔ پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ علیل اور وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آ گئی جب افاقہ ہوا تو اپنی مبارک نگاہیں گھر کی چھت کی طرف فرمالیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

4438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ، وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى». ثَلاَثًا، ثُمَّ قَضَى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن کے پاس گیلی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور پھر صاف کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ جب اس سے فراغت پائی تو کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین دفعہ یہی کہا اور پھر وصال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

4439 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ علیل ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے

4438- انظر الحدیث: 890

4439- انظر الحدیث: 5751,5735,5016، صحیح مسلم: 5680

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ«

جسم مبارک پر اپنا دست اقدس پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں بتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک پر آپ کا دست اقدس پھیرا۔

4440- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی طرف بغور سنا جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

4441- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلاَلٍ الوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: »لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ«، قَالَتْ عَائِشَةُ: »لَوْلاَ ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہوکر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبرِ انور کھول دی جاتی۔

4442- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طبیعت مبارک میں گرانی ہوئی اور علالت میں شدت آنے لگی تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے دورانِ علالت میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو شخصوں کے سہارے وہاں سے تشریف لائے اور آپ کے قدم مبارک زمین

4440- انظر الحدیث:5674' صحیح مسلم:6244,6243' سنن ترمذی:3496

4441- راجع الحدیث:1330

4442- راجع الحدیث:198

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: »هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟« قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ« وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ: »هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ، لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ« فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ، »أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ« قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ

سے گھسٹتے ہوئے آرہے تھے۔ دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے اور دوسرے کوئی اور۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس دوسرے شخص کا علم ہے جس کا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے گھر میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی شدت ہوگئی۔ فرمایا کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ، جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کرسکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا حتیٰ کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے، پس اُنہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔

4443,4444- وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ: »لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ« يُحَذِّرُ مَا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ علالت کے ایام میں رسول اللہ ﷺ چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دل گھبراتا تو چہرۂ انور کو کھول لیتے۔ اور آپ یہی فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی

4443,4444- راجع الحدیث: 436,435

صَنَعُوا"

4445 - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي: أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا، قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا، وَلاَ كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ" رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حرکت سے آپ بچنے کے لیے فرماتے۔

مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض کی میرے دل میں بالکل یہ گمان نہیں تھا کہ لوگ بعد میں آپ کے جانشین سے محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو بے برکت جانیں گے، پس میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں امامت کے لیے کھڑا نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

4446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ المَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا، بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وصال فرمایا تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لیے موت کی سختی مجھے بری نہ لگی۔

4447 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین اشخاص میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں عیادت کر کے باہر نکلے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابو الحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے اچھی ہے۔ پھر

4445- راجع الحديث:198' صحيح مسلم:938

4446- راجع الحديث:890' سنن نسائی:1829

4447- انظر الحديث:6266

وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، " كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا "، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ عَبْدُ العَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ عِنْدَ المَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصَى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لاَ يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اللہ کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبدالمطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور خلافت کا ہمارے لیے سوال کرو۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہوگا تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہوگا تو ہمیں اس کا بھی معلوم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ ﷺ سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لیے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہ دیں گے اور اسی لیے بخدا میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں معلوم نہیں کروں گا۔

4448 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ المُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ» كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلاَةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ «، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیر کے دن نمازِ فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تا کہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ شاید نماز کے لیے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول

4448- راجع الحدیث:680

فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلاَتِهِمْ، فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ»

اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کرلیا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں مکمل کرلو، پھر آپ حجرے میں داخل ہوگئے اور پردہ ڈال دیا۔

4449 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي المَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ» ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

ابو عمر اور ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے روز میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے وصال سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کو ٹیک دیئے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی جانب دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کیا اسے میں آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سرِ مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں نے عرض کیکہ کیا اسے میں آپ کے لیے نرم کردوں؟ آپ نے اثبات میں سرِ مبارک سے اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر نرم کردیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے ج اور فرماتے۔ نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہوتی ہے، پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے۔ اعلیٰ کی

4449- راجع الحدیث:3100

رفاقت میں، حتیٰ کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آ گیا۔

4450 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي اليَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ، فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضِمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار فرماتے تھے، پس آپ کی ازواجِ مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی باری کا روز تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی جانب دیکھنے لگے تو میں نے کہا، اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

4451 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیدار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر

4451- راجع الحديث: 890

فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى»، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا، وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، أَوْ: سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ

اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن ابوبکر آ گئے اوران کے ہاتھ میں ایک سبز لکڑی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ کو اس کی حاجت محسوس ہو رہی ہے۔ پس میں نے وہ ان سے لے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب تسلی سے مسواک کی اور پھر آپ اسے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس دن میرے اور آپ کے لعابِ دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا روز تھا۔

4452,4453 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمُ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: «بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللَّهِ لاَ يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ، فَقَدْ مُتَّهَا»

ابوسلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی رہائش گاہ سے سواری پر آئے۔ جب وہ آ کر اترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے بات نہ کی حتیٰ کہ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ حضور کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرۂ انور کھولا، پھر جھکے، حضور ﷺ کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لیے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔

4454 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ،

زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں

4452,4453- راجع الحدیث: 1242,1241

فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: " أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: {وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ} [آل عمران: 144] إِلَى قَوْلِهِ {الشَّاكِرِينَ} [آل عمران: 144]، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا "

سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ان کی طرف بڑھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفےٰ تو وصال فرما گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔۔۔۔تا۔۔۔۔شکر والوں کو صلہ دے گا (پ ۴، آل عمران ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو یہ علم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی، جب حضرت ابوبکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔

4454م - فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: «وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاَهَا فَعَقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَيَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاَهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے یوں لگا کہ گویا میں نے پہلی بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا، میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں، حتیٰ کہ دھڑام سے زمین پر گر گیا، جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔

4455,4456,4457 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

4454م- راجع الحدیث: 1416,1242

4455,4456,4457- راجع الحدیث: 1242,1241، سنن نسائی: 1839، سنن ابن ماجہ: 1457

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ»

4458 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «أَنْ لاَ تَلُدُّونِي» فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي». قُلْنَا كَرَاهِيَةَ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي البَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا العَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ علالت کے دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرماتے لگے، کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔

4458م - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کی سند یہ ہے ابوالزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

4459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ؟ «لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟»

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لیے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی معلوم نہ ہوا اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتایئے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لیے وصیت کب فرما دی؟

4460 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

طلحہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ

4458م- انظر الحدیث: 6897,6886,5712، صحیح مسلم: 5725

4459- راجع الحدیث: 2741

4460- راجع الحدیث: 2740

مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لاَ، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: «أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ»

4461 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: «مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلاَ دِرْهَمًا، وَلاَ عَبْدًا، وَلاَ أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلاَحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً»

4462 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ اليَوْمِ»، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهْ، مَنْ جَنَّةُ الفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ، فَلَمَّا دُفِنَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

84- بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4463 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے اُنہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدید ہوا اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے میرے بابا جان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارے باباجان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی جب حضور کا وصال ہوگیا تو انہوں نے کہا۔ اے باباجان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ باباجان! آپ تو جنت الفردوس میں تشریف فرما ہیں۔ باباجان! میں اس غم کی خبر حضرت جبرئیل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جاچکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کرلیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام

سعید بن مسیب نے کتنے ہی اہل علم کی موجودگی

4461- راجع الحدیث:2739

4462- سنن ابن ماجہ:1630

4463- راجع الحدیث:4435، صحیح مسلم:6247

اللَّهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرَ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ البَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى» . فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحت یابی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ علیل ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے مبارک نگاہیں گھر کی چھت سے لگالیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیقِ اعلیٰ۔ میں نے عرض کی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ۔

85- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

4464,4465 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ القُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا»

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہورہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

4466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

4466م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی

4464,4465- راجع الحديث: 3851

4466م- راجع الحديث: 3536

بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

86- بَابٌ

4467 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلاَثِينَ»

87- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

4468- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ، فَقَالُوا فِيهِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

4469 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ

اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرضِ وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر بنایا تو کچھ لوگ باتیں کرنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے متعلق بات کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ ان کی امارت پر کچھ حضرات نے اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو اس سے پہلے تم اس کے والدِ ماجد کی امارت پر بھی تو اعتراض کر چکے

4467- راجع الحديث:2068

4468- راجع الحديث:3730

4469- راجع الحديث:3730، سنن ترمذی:3816

اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ«

ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد یہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہے۔

88-بَابٌ

وصال کے بعد ایک واقعہ

4470 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتَى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ اليَمَنِ مُهَاجِرِينَ، فَقَدِمْنَا الجُحْفَةَ، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ لَهُ: الخَبَرَ؟ فَقَالَ: »دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ«، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ القَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلاَلٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ«

ابوالخیر نے صنابحی سے معلوم کیا کہ آپ نے کب ہجرت کی انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا، جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہو گئے جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالخیر نے پوچھا۔ کیا آپ شب قدر کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔

89-بَابٌ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات کی تعداد

4471 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: " كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ"

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

4472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا البَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ«

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

-4471 راجع الحدیث:3949

4473 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً»

ابن بریدہ اپنے والدِ ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

4473- صحیح مسلم:4673

بسم الله الرحمن الرحيم

65- كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ

{الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1]: «اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ، الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، كَالعَلِيمِ وَالعَالِمِ»

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي المَصَاحِفِ، وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلاَةِ، وَالدِّينُ: الجَزَاءُ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " {بِالدِّينِ} [الانفطار: 9]: بِالحِسَابِ، {مَدِينِينَ} [الواقعة: 86]: مُحَاسَبِينَ "

4474 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي المَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الأنفال: 24]. ثُمَّ قَالَ لِي: «لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي القُرْآنِ، قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ». ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، قُلْتُ لَهُ: «أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ»، قَالَ: {الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] «هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرآن کریم کی تفسیر کا بیان

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کا آغاز بھی اسی کی قرأت سے ہوتا ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی، مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی (پ ۹، انفال ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو

4474- انظر الحدیث: 5006,4703,4637، سنن ابو داؤد: 1458، سنن نسائی: 912، سنن ابن ماجہ: 3785

أُوتِيتُهُ»

قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ وہ الحمد شریف ہے۔ یہی سبع ثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

2-بَابُ {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کا بیان

4475- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الإِمَامُ: {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] فَقُولُوا آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

2- سُورَةُ البَقَرَةِ

سورۂ البقرہ

1-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا} [البقرة: 31]

وَعلَّم آدم الاسماء كُلَّها کی تفسیر

4476- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَجْتَمِعُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، آپ کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں

4475- راجع الحدیث: 782

4476- راجع الحدیث: 44، صحیح مسلم: 475، سنن ابن ماجہ: 4312

كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي، ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحِي، فَيَقُولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ، فَيَقُولُ: ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنَ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: {خَالِدِينَ فِيهَا} [البقرة: 162]

ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس مصیبت سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ مجھے اپنی خطا یاد ہے جس کے سبب میں نادم ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہوجاؤ کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا۔ پس اس پر نادم ہوکر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ، یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوسکے گا اور انہوں نے بغیر کسی سبب کے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اللہ کا ایک کلمہ اور اُس کی طرف کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ تم محمد مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤ، وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں کے اور ان کے پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ پس میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑوں گا، حتیٰ کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں

گا تو مجھے اجازت دیدی جائیگی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا، پھر سجدے میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کی مجھے تعلیم فرمائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا، جس کی میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں ایک جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسبِ سابق کروں گا۔ حکم ہوگا کہ شفاعت کرو اور میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں دوسری جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح واپس آؤں گا۔ پھر چوتھی دفعہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اس کے بعد میں کہوں گا اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جس پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے روکنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: ہمیشہ رہیں گے اس میں (پ ۲، البقرۃ ۱۶۲)۔

2- بَابٌ

قَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَى شَيَاطِينِهِمْ} [البقرة: 14] «أَصْحَابِهِمْ مِنَ المُنَافِقِينَ وَالمُشْرِكِينَ» {مُحِيطٌ بِالكَافِرِينَ} [البقرة: 19]: «اللَّهُ جَامِعُهُمْ» {عَلَى الخَاشِعِينَ} [البقرة: 45]: «عَلَى المُؤْمِنِينَ حَقًّا» قَالَ مُجَاهِدٌ: {بِقُوَّةٍ} [البقرة:

سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم

مجاہد کا قول ہے کہ **شیٰطینھم** سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور مشرک ہیں۔ **محیط بالکفرین** یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرنے والا ہے۔ **علی الخاشعین** یعنی حقیقی اہل ایمان پر۔ **بقوۃ** بساط کے مطابق عمل کرنا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ مرض سے

63] : »يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ « وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ: {مَرَضٌ} [البقرة: 10] : »شَكٌّ« {وَمَا خَلْفَهَا} [البقرة: 66] : »عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ « {لاَ شِيَةَ} [البقرة: 71] : »لاَ بَيَاضَ « وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسُومُونَكُمْ} [البقرة: 49] : " يُولُونَكُمْ الوَلاَيَةُ - مَفْتُوحَةٌ - مَصْدَرُ الوَلاَءِ، وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ، إِذَا كُسِرَتِ الوَاوُ فَهِيَ الإِمَارَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُومٌ " وَقَالَ قَتَادَةُ: {فَبَاءُوا} : »فَانْقَلَبُوا « وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْتَفْتِحُونَ} [البقرة: 89] : يَسْتَنْصِرُونَ، {شَرَوْا} [البقرة: 102] : بَاعُوا، {رَاعِنَا} [البقرة: 104] : مِنَ الرُّعُونَةِ، إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحَمِّقُوا إِنْسَانًا، قَالُوا: رَاعِنًا، {لاَ تَجْزِي} [لقمان: 33] : لاَ تُغْنِي، {خُطُوَاتِ} [البقرة: 168] : مِنَ الخَطْوِ، وَالمَعْنَى: آثَارَهُ {ابْتَلَى} [البقرة: 124] : اخْتَبَرَ"

شک مراد ہے۔ صبغتہ دین، وما خلفھا باقی لوگوں کے لیے عبرت۔ لاشیتہ فیھا سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یسومونکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر یہ مفتوح ہو تو اس کا مصدر ولا ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے امارت مراد ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے فوم کہتے ہیں۔ فادراءتم یعنی تم نے اختلاف کیا۔ قتادہ کا قول ہے کہ فباءوا اسے مراد ہے لوٹ گئے۔ یستفتحون مدد مانگتے تھے۔ شروا انہوں نے خریدا۔ راعنا رعونت سے ہے۔ جب کسی شخص کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لاتجزی کچھ کام نہ آئے گی۔ ابتلی آزمائش۔ خطوات یہ الخطو سے بنا ہے جس سے مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

3-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 22]

فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی تفسیر

4477 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: »أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ« . قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ« . قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کی کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض

4477- انظر الحديث: 7532,7520,6861,6811,6001,4761' راجع الحديث: 4207

4-بَابٌ: وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ} [البقرة: 57]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الْمَنُّ: صَمْغَةٌ، وَالسَّلْوَى: الطَّيْرُ "

4478 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ«

5-بَابٌ

{وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ} [البقرة: 58]

4479 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ

کی کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے (پ ۱، البقرۃ ۵۷)

مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھمبی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا---- کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں (پ ۱، البقرۃ ۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا

4478- انظر الحدیث: 5708,4639' صحیح مسلم: 5310,5311,5312,5313,5314,5315,5316' سنن ترمذی: 2067' سنن ابن ماجہ: 3454

4479- راجع الحدیث: 3403

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ} [البقرة: 58]. فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا، وَقَالُوا: حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ"

کہ اِس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انہوں نے حطّة کی جگہ لفظ حبة کہا تھا۔

6-بَابُ {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ} [البقرة: 97]

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرَ وَمِيكَ وَسَرَافِ: عَبْدٌ، إِيلْ: اللَّهُ

عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے مراد اللہ ہے۔

4480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، بِقُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟، وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الجَنَّةِ؟، وَمَا يَنْزِعُ الوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: »أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا« قَالَ: جِبْرِيلُ؟: قَالَ: »نَعَمْ« ، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ} [البقرة: 97]. »أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ المَرْأَةِ نَزَعَ الوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ المَرْأَةِ نَزَعَتْ« . قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس سرزمین میں تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر کہنے لگے۔ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔(۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت کون سی ہے؟ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں۔ پوچھا کہ جبرئیل نے؟ فرمایا، ہاں۔ کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا (پ۱، البقرة ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائے گی (۲) اہل جنت

4480- راجع الحديث: 3329

رَسُولُ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ«. قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، قَالَ: »أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ«. فَقَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا کنارا ہوگا۔ (۳)اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے، آپ کے میرے بارے میں دریافت فرمالینے سے پہلے اگر انہیں میرے اسلام لے آنے کا علم ہوگیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے، جب یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عبداللہ تمہارے اندر کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا شخص ہے اور اچھے شخص کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہوگیا ہے تو؟ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے محفوظ رکھے، پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا شخص ہے اور برے شخص کا بیٹا ہے اور توہین کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسی خوف سے یہ عرض کی تھی۔

7- بَابُ قَوْلِهِ: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا} [البقرة: 106]

4481 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ۔۔۔۔ کی تفسیر

سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

4481- انظر الحديث: 5005

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لاَ أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ". وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا} [البقرة: 106]

عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (پ ۱، البقرۃ ۱۰۶)

8- بَابُ {وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ} [البقرة: 116]

4482 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللَّهُ: «كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لاَ أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ، فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا»

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلا دیا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے برا کہتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا برا کہنا یہ ہے کہ وہ میرے لیے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

9- بَابُ {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

{مَثَابَةً} [البقرة: 125]: يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ

4483 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: " وَافَقْتُ

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر

مَثَابَةً سے يَثُوبُونَ ہے یعنی لوٹتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب

4482- راجع الحدیث:402

4483- راجع الحدیث:402

اللَّهَ فِي ثَلاَثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلاَثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، قُلْتُ: إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ، قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ، حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ) الآيَةَ " وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنْ عُمَرَ

سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی: (۱) میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ (۲) ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس بھلے بُرے سب آتے ہیں، پس آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمادی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکررنجی ہوگئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے آپ سے بہتر خدمت کرنے والی عورتیں بدل دے گا۔ اس پر حضور ﷺ کی ایک زوجۂ مطہرہ فرمانے لگیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ سمجھانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (پ ۲۸، التحریم ۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

10- بَابُ

{وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ} [البقرة: 127]"

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرة ۱۲۷)

4484 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول

4484- راجع الحديث: 1583,126

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوْا الكَعْبَةَ، وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ» . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالكُفْرِ» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: «لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ البَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ»

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروا دیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر تو دیتا اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر قریب نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے قریب والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

11- بَابُ {قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136]

قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا کی تفسیر

4485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136] الآيَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبانوں میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ترجمہ کنز الایمان: ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پ ۱، البقرۃ ۱۳۶)۔

12- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اب کہیں گے بیوقوف لوگ

4485- انظر الحديث: 7532,7362

مَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ [البقرة: 142]

4486 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ البَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى، أَوْ صَلَّاهَا، صَلاَةَ العَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ» فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ المَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ، قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ البَيْتِ، وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى القِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ البَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا، لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾

کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پ ۲، البقرۃ ۱۴۲)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی جانب رخ کر کے سولہ یا سترہ ماہ نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل میں آتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی مسجد قبا کی طرف گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی طرف رُخ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جامِ شہادت نوش فرما گئے تھے کہ اُن کی نمازوں کا کیا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)

13- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: 143]

4487 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ

4486- انظر الحدیث: 40، راجع الحدیث: 40

4487- راجع الحدیث: 3339

جَرِيرٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ: {وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] " وَالوَسَطُ: العَدْلُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لیے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں، پھر اُن کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تم تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ پس کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی بارے میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)۔ اَلْوَسَطُ درمیانی، افضل۔

14- بَابُ قَوْلِهِ:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر

{وَمَا جَعَلْنَا القِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ}

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)

4488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ مسجد قباء میں نمازِ فجر ادا کر رہے تھے تو اس اثناء میں

4488- راجع الحدیث: 403

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ: "أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا: أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الكَعْبَةِ"

ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر کعبہ کی طرف نماز میں رخ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی طرف منہ کرلو۔ پس لوگوں نے کعبہ معظمہ کی طرف اپنے رُخ کرلیے۔

15- بَابُ قَوْلِهِ:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ کی تفسیر

{قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [البقرة: 144] إِلَى: {عَمَّا تَعْمَلُونَ}

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (چہرہ اٹھانا) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔۔۔۔۔ تا۔۔۔ کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

4489 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى القِبْلَتَيْنِ غَيْرِي»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو ان میں سے میرے سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

16- بَابٌ

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر

{وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ} [البقرة: 145] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ۔۔۔۔ تا۔۔۔ تو اس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا (پ ۲ البقرة ۱۴۵)

4490 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، أَلاَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی طرف اپنا رُخ کرلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رُخ شام کی جانب تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی

4490- راجع الحدیث:403

إِلَى الكَعْبَةِ«

طرف کرلیے۔

17- بَابُ

{الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الحَقَّ} [البقرة: 146]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ المُمْتَرِينَ} [البقرة: 147]

اَلَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔۔۔۔تا۔۔۔تو خبردار تو شک نہ کرنا (پ ۲ البقرۃ ۱۴۶۔۱۴۷)

4491 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: »إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کررہے تھے تو اس وقت ان کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم ﷺ پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کیا کریں لہٰذا اس کی طرف منہ کرلیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

18- بَابُ

{وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۴۵)

4492 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی جانب منہ کرکے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

4491- راجع الحدیث:403

4492- راجع الحدیث:40، صحیح مسلم:1177، سنن نسائی:487

الْقِبْلَةِ«

19- بَابٌ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر

{وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ} [البقرة: 149] "شَطْرُهُ: تِلْقَاؤُهُ"

ترجمہ کنز الایمان: اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (پ ۲ البقرۃ ۱۴۹)

4493- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: »أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی جانب منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ اس کی طرف منہ کر لیں اور اس کی جانب پھر جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لیے جبکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

20- بَابٌ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر

{وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ} إِلَى قَوْلِهِ {وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ} [البقرة: 150]

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور۔۔۔تا۔۔۔۔اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۵)

4494 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: »إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو اس دوران ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے

4493- راجع الحديث:403

4494- راجع الحديث:403

قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى القِبْلَةِ»

کہ نمازوں میں کعبے کی جانب منہ کیا کریں، لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا منہ شام کی جانب تھا لیکن وہ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

21- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ کی تفسیر

{إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ} [البقرة: 158] " شَعَائِرُ: عَلاَمَاتٌ، وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الصَّفْوَانُ: الحَجَرُ، وَيُقَالُ: الحِجَارَةُ المُلْسُ الَّتِي لاَ تُنْبِتُ شَيْئًا، وَالوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ، بِمَعْنَى الصَّفَا، وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ "

ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸) شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اُگے۔ اس کا واحد صفوانتہ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

4495- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]. فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: " كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، كَانَتْ: فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا

حضرت عروہ بن زبیر بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے ان دنوں معلوم کیا جبکہ میں کم عمر تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸) میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم سمجھے تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ دراصل یہ آیت انصار

4495- راجع الحدیث: 1643

وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]"

کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہ دور جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے قریب رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے۔ جب زمانۂ اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸)۔

4496 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ فَقَالَ: «كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ} [البقرة: 158] اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

عاصم بن سلیمان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم اسے زمانۂ جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب زمانۂ اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رُک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸)۔

22- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ} [البقرة: 165]

يَعْنِي أَضْدَادًا، وَاحِدُهَا نِدٌّ»

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا کی تفسیر

اضداداً یہ ند کی جمع ہے، اس کے معنی ہے: مدِ مقابل۔

4497 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی اور

4496- راجع الحدیث: 1790,1648

4497- راجع الحدیث: 1238، صحیح مسلم: 264

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهْوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهْوَ لاَ يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الجَنَّةَ

دوسری میں نے کہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہراتا تھا تو دوزخ میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

23- بَابُ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ} [البقرة: 178] إِلَى قَوْلِهِ {عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 10] {عُفِيَ} [البقرة: 178]: تُرِكَ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)۔

4498- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ القِصَاصُ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ». فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الأُمَّةِ: {كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ وَالعَبْدُ بِالعَبْدِ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ} [البقرة: 178] «فَالعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي العَمْدِ» {فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 178] «يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ» {ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ} [البقرة: 178] «مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» {فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸) تو مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ ترجمہ کنز الایمان: (اور قاتل کو چاہئے اچھی طرح ادا (کرے)۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)، یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے ترجمہ کنز الایمان: یہ تمہارے رب کی طرف سے

4498- انظر الحدیث: 6881 سنن نسائی: 4795

أَلِيمٌ} [البقرة: 178] »قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ«

تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸) جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا ترجمہ کنز الایمان: تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)۔

4499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

4500 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا إِلَيْهَا العَفْوَ فَأَبَوْا، فَعَرَضُوا الأَرْشَ فَأَبَوْا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا، إِلَّا القِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ؟ لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ« . فَرَضِيَ القَوْمُ فَعَفَوْا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ اِدھر سے رشتہ داروں نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نضر صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی اثناء میں وہ لوگ معاف کر دینے پر راضی ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُن کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

-4499 راجع الحدیث:2703

-4500 راجع الحدیث:2703

24- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [البقرة: 183]

4501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

4502 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ»

4503 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ الأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: اليَوْمُ عَاشُورَاءُ؟ فَقَالَ: «كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ»

4504 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (پ ۲ البقرۃ ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل روزہ رکھا کرتے تھے، جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ قریب آیئے اور کھانا تناول فرمایئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

4501- راجع الحدیث:1892' صحیح مسلم:2638' سنن ابو داؤد:2443

4502- راجع الحدیث:1592' صحیح مسلم:2634

4503- صحیح مسلم:2646

4504- راجع الحدیث:2002,1592

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الفَرِيضَةَ، وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

تھے اور نبی کریم ﷺ بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے، جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ اب جو چاہے یہ روزے رکھے اور جو چاہے تو یہ روزے نہ رکھے۔

25- بَابُ قَوْلِهِ:

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر

{أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ، فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 184] وَقَالَ عَطَاءٌ: «يُفْطِرُ مِنَ المَرَضِ كُلِّهِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى» وَقَالَ الحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: «فِي المُرْضِعِ أَوِ الحَامِلِ، إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ، وَأَمَّا الشَّيْخُ الكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأَفْطَرَ» قِرَاءَةُ العَامَّةِ: {يُطِيقُونَهُ} [البقرة: 184]: وَهُوَ أَكْثَرُ

ترجمہ کنز الایمان: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہر بیماری میں روزہ ترک کیا جاسکتا ہے، امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی ترک کرسکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب زیادہ بوڑھے ہوگئے تو ایک سال یا دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ يُطِيْقُونَهٗ ہی پڑھا ہے۔

4505- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ

يُطَوَّقُونَهُ فَلاَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الكَبِيرُ، وَالمَرْأَةُ الكَبِيرَةُ لاَ يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا»

بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴)۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کے متعلق ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہوجائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

26- بَابُ {فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ} [البقرة: 185]

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر

4506 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَرَأَ: (فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسَاكِينَ) قَالَ: «هِيَ مَنْسُوخَةٌ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ترجمہ کنز الایمان: بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

4507 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ} [البقرة: 184]. «كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «مَاتَ بُكَيْرٌ، قَبْلَ يَزِيدَ»

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) تو جو چاہتا روزہ ترک کردیتا اور اس کا فدیہ ادا کردیتا، حتیٰ کہ اس کے بعد آیت نازل ہوگئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبداللہ کا یزید سے پہلے انتقال ہوگیا تھا۔

27- بَابُ {أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ} [البقرة: 187]

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو

4506- راجع الحدیث: 1949,1948

4507- صحیح مسلم: 2681,2680' سنن ترمذی: 798' سنن نسائی: 2315

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷)

4508 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لاَ يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ {عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ} [البقرة: 187]

ابواسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوگیا تو رمضان کے پورے ماہ لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷)

28- بَابُ قَوْلِهِ:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ کی تفسیر

{وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ} [البقرة: 187] " إِلَى قَوْلِهِ: {يَتَّقُونَ} [البقرة: 187]، {الْعَاكِفُ} [الحج: 25]: الْمُقِيمُ "

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷) اَلْعَاكِفُ رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

4509 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ، وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادِي عِقَالَيْنِ، قَالَ: «إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ، وَالأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ»

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لیے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنے سرہانے نیچے رکھ لیے تھے۔ آپ نے بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو دن کی

4508- انظر الحدیث: 1915

4509- راجع الحدیث: 1916

4510 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا الخَيْطُ الأَبْيَضُ، مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ أَهُمَا الخَيْطَانِ، قَالَ: «إِنَّكَ لَعَرِيضُ القَفَا، إِنْ أَبْصَرْتَ الخَيْطَيْنِ» ، ثُمَّ قَالَ: «لاَ بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ، وَبَيَاضُ النَّهَارِ»

سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آ گئے۔
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے، ہو دو دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

4511 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} [البقرة: 187] وَلَمْ يُنْزَلْ: {مِنَ الفَجْرِ} [البقرة: 187] "وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلاَ يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ: {مِنَ الفَجْرِ} [البقرة: 187] «فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ»

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷) اور مِنَ الْفَجْرِ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ متواتر کھاتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اس سے مراد رات سے دن ہے۔

29- بَابُ قَوْلِهِ

{وَلَيْسَ البِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [البقرة: 189]

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۸۹)

4510- راجع الحديث: 1916، سنن نسائی: 2168,41

4511- احمد الحديث: 1917

4512 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: «كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا البَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا} [البقرة: 189]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی جانب سے آتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۸۹)

30- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلاَ عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ} [البقرة: 193]

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳)

4513 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَتَاهُ رَجُلاَنِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالاَ: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ «يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي» فَقَالاَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]، فَقَالَ: «قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ».

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش کے دور میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھیے لوگ کیسی بات بنا رہے ہیں، حالانکہ آپ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور نبی کریم ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں، لہٰذا باہر نکل کر حالات کی درستی کرنے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳) فرمایا۔ ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہا تھا اور ایک خدا کی عبادت ہونے لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں قتال کریں، حتیٰ

4512- راجع الحديث:1803

4513- راجع الحديث:3130

کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی عبادت بھی ہونے لگے۔

4514- وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي فُلاَنٌ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو المَعَافِرِيِّ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا، وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللَّهُ فِيهِ، قَالَ: «يَا ابْنَ أَخِي بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ، إِيمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالصَّلاَةِ الخَمْسِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ البَيْتِ» قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَلاَ تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ} [الحجرات: 9] {قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39] قَالَ: "فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الإِسْلاَمُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا قَتَلُوهُ، وَإِمَّا يُعَذِّبُونَهُ، حَتَّى كَثُرَ الإِسْلاَمُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ".

نافع کی دوسری روایت میں یہ زائد ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابوعبدالرحمٰن! اس کا کیا سبب ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا درجہ رکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (پ ۲۶ الحجرات ۹) نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳) آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان اقلیت میں تھے، لہٰذا کفار اُن کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت اذیتیں پہنچاتے تھے، حتیٰ کہ مسلمانوں کی اکثریت ہوگئی اور فتنہ کا خاتمہ ہوگیا۔

4515 - قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟

اُس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان

4514- راجع الحديث:3130

4515- راجع الحديث:4514,8

قَالَ: «أَمَّا عُثْمَانُ فَكَأَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَنُهُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ»

کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور رہے حضرت علی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور نسبتی فرزند ہیں۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُن کا گھر ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

31- بَابُ قَوْلِهِ

{وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُحْسِنِينَ} [البقرة: 195] «التَّهْلُكَةُ وَالهَلاَكُ وَاحِدٌ»

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ ...... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (پ ۲ البقرۃ ۱۹۵) التَّهْلُكَةُ اور وَالْهَلَاكُ ہم معنی ہیں یعنی بربادی اور ہلاکت کے معنوں میں۔

4516 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} [البقرة: 195] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ»

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو (پ ۲ البقرۃ ۱۹۵) یہ خرچ کرنے کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

32- بَابُ قَوْلِهِ {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ} [البقرة: 196]

4517 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا المَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً». قُلْتُ: لاَ، قَالَ: «صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ،

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی اذیت میں ہو۔ کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب

4517- راجع الحدیث: 1816,1814

أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ « فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوالو۔ پس مذکورہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

33- بَابُ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ

4518 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أُنْزِلَتْ آيَةُ المُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ، قَالَ: رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ "

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، حتیٰ کہ آپ وصال فرما گئے۔ اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

34- بَابُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

4519 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي المَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: {لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ} [البقرة: 198]. فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ "

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے ایام میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پ ۲ البقرۃ ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

35- بَابُ {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ

4518- راجع الحديث: 1571، صحيح مسلم: 2970

4519- راجع الحديث: 1770

حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199]

4520 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ العَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ، ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا» فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199]

حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حُمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہلِ عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب زمانۂ اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (پ ۲ البقرة ۱۹۹)

4521 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " يَطَّوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلاَلًا حَتَّى يُهِلَّ بِالحَجِّ، فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الإِبِلِ أَوِ البَقَرِ أَوِ الغَنَمِ، مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ، غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ، وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الأَيَّامِ الثَّلاَثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلاَمُ، ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّرُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا، وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے قبل تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے واپس لوٹیں تو یہ بھی واپس لوٹ آئے اور سب کے ساتھ میں رات گزارے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرے اور صبح تک تکبیر و تہلیل کرتا رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے

4520- راجع الحدیث:1665، صحیح مسلم:2945، سنن ابو داؤد:1910، سنن نسائی:3012

تُصْبِحُوا، ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 199] حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ"

کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۹)

36- بَابُ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

{وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} [البقرة: 201]

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ربّ ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (پ ۲ البقرۃ ۲۰۱)

4522 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

37- بَابُ {وَهُوَ أَلَدُّ الخِصَامِ} [البقرة: 204]

وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر

وَقَالَ عَطَاءٌ: النَّسْلُ: الحَيَوَانُ

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے۔

4523 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، تَرْفَعُهُ قَالَ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

4523م- وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

4522- سنن ابو داؤد: 1519

4523م- راجع الحديث: 2457

38- بَابُ

{أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ البَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ} [البقرة: 214] إِلَى {قَرِيبٌ} [البقرة: 186]

4524- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا} [يوسف: 110] خَفِيفَةً، ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ، وَتَلاَ: {حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ} [البقرة: 214] فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ،

4525- فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: «مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ البَلاَءُ بِالرُّسُلِ، حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ» فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا: (وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) مُثَقَّلَةً

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی پہنچی انہیں سختی اور شدت۔ (پ ۲ البقرة ۲۱۴)

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے اُن سے غلط کہا تھا (پ ۱۲ یوسف ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت: (حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ) کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔

تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے سبب انہیں تشویش ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں۔

39- بَابُ

{نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ} [البقرة: 223] الآيَةَ

نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو

4525- راجع الحديث: 3389

4526 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " إِذَا قَرَأَ القُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَقَرَأَ سُورَةَ البَقَرَةِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ، قَالَ: تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ مَضَى

ایمان والوں کو۔(پ ۲ البقرۃ ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فراغت پانے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے، جب ایک دن میں اُن کے پاس گیا تو وہ سورۂ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے حتیٰ کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے بارے میں ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔

4527 - وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ {فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ} [البقرة: 223]. قَالَ: يَأْتِيهَا فِي.

عبدالصمد، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرۃ ۲۲۳) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4527م- رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

4528 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَتِ اليَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ} [البقرة: 223] "

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی طرف سے عورت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرۃ ۲۲۳)

40- بَابٌ

مطلّقہ کا پہلے خاوند سے نکاح

4526- انظر الحدیث: 4527

4527م- راجع الحدیث: 4526

4528- صحیح مسلم: 3523، سنن ابو داؤد: 2163

{وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہوجائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (پ ۲ البقرۃ ۲۳۲)

4529- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔

4529م- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ح حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، «أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ» فَنَزَلَتْ: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ حتیٰ کہ عدت پوری ہوگئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کردیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں (پ ۲ البقرۃ ۲۳۲)

41- بَابُ

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ کی تفسیر

{وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [البقرة: 234] {يَعْفُونَ} [البقرة: 237]: «يَهَبْنَ»

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں ـــ تا ـــ تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۴) معاف کردیں۔ چھوڑ دیں۔

4530 - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان، اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب

4529م- سنن ابو داؤد: 2087، سنن ترمذی: 2981

4530- انظر الحدیث: 4536

قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ: لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: قَدْ نَسَخَتْهَا الآيَةُ الأُخْرَى، فَلِمَ تَكْتُبُهَا؛ أَوْ تَدَعُهَا؛ قَالَ: »يَا ابْنَ أَخِي لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ«

آیت وَالَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُم وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا۔ دوسری آیت سے منسوخ ہوگئی ہے تو آپ اِسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے ترک کیوں نہیں کیا؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

4531 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: كَانَتْ هَذِهِ العِدَّةُ، تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ} قَالَ: جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ} [البقرة: 240] فَالعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] قَالَ عَطَاءٌ: " إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ} [البقرة: 234] " قَالَ عَطَاءٌ: »ثُمَّ جَاءَ المِيرَاثُ، فَنَسَخَ السُّكْنَى، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَلاَ سُكْنَى لَهَا« وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ

مُجاہد کا قول ہے کہ عہدِ جاہلیت میں جو لوگ فوت ہوجاتے اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل و عیال میں عدّت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرۃ ۲۴۰) ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لیے اگلے سات ماہ اور بیس دن کو وصیّت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیّت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں (پ ۲ البقرۃ ۲۳۴) عدّت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدّت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہوگیا ہے، پس وہ جہاں چاہے عدّت کے دن پورے کرسکتی ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل و عیال میں عدّت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہے اور اگر چاہے تو ارشادِ باری

مُجَاهِدٍ بِهَذَا،

تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرۃ ۲۳۴) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے ایام میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہوگئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔

4531م-وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] " نَحْوَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہوگئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے، اور ارشادِ باری تعالیٰ: غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

4532 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: " جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَلَكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لاَ يَقُولُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الكُوفَةِ، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ، أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي المُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ؟ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: " أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ، وَلاَ تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ القُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى، وَقَالَ

امام محمد بن سیرین بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عُتبہ کی وہ روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے متعلق ہے اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کے چچا تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے متعلق کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم

4531م- انظر الحدیث: 5344، سنن ابو داؤد: 2301، سنن نسائی: 3531

4532- انظر الحدیث: 4910

أَيُّوبُ: عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ

حاملہ عورت پر شدت کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مدِنظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم چھوٹی سورۂ نساء (سورۃ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

42- بَابُ {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى} [البقرة: 238]

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کی تفسیر

4533 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح

عبداللہ ابنِ محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

4533م- وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ الخَنْدَقِ «حَبَسُونَا عَنْ صَلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، أَوْ أَجْوَافَهُمْ -شَكَّ يَحْيَى- نَارًا»

عبدالرحمٰن، یحیٰی بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگِ خندق کے دن فرمایا کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ یحیٰی راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بُیُوْتَهُمْ فرمایا تھا یا اَجْوَافَهُمْ (آیت ۲۳۸)

43- بَابُ {وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] «أَيْ مُطِيعِينَ»

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کی تفسیر، قَانِتِيْن مطیع

4534 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم دورانِ نماز بات کرلیا کرتے تھے یعنی جس کو حاجت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان

4533م- راجع الحديث: 2931

4534- راجع الحديث: 1200

» كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلاَةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ « حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] »فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ«

کر دیا کرتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

44- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

نمازِ خوف کا بیان

{فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ} [البقرة: 239] وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {كُرْسِيُّهُ} [البقرة: 255]: »عِلْمُهُ«، يُقَالُ {بَسْطَةً} [البقرة: 247]: »زِيَادَةً وَفَضْلًا«، {أَفْرِغْ} [البقرة: 250]: »أَنْزِلْ«، {وَلاَ يَئُودُهُ}: »لاَ يُثْقِلُهُ آدَنِي أَثْقَلَنِي، وَالآدُ وَالأَيْدُ القُوَّةُ« السِّنَةُ: »نُعَاسٌ« {يَتَسَنَّهْ} [البقرة: 259]: »يَتَغَيَّرْ«، {فَبُهِتَ} [البقرة: 258]: »ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ«، {خَاوِيَةٌ} [البقرة: 259]: »لاَ أَنِيسَ فِيهَا«، {عُرُوشُهَا} [البقرة: 259]: »أَبْنِيَتُهَا« (نُنْشِرُهَا): »نُخْرِجُهَا«، {إِعْصَارٌ} [البقرة: 266]: »رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {صَلْدًا} [البقرة: 264]: »لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ« وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {وَابِلٌ} [البقرة: 264]: "مَطَرٌ شَدِيدٌ، الطَّلُّ: النَّدَى، وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ المُؤْمِنِ" {يَتَسَنَّهْ} [البقرة: 259]: »يَتَغَيَّرْ«

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۹) ابنِ جُبیر کا قول ہے کہ كُرْسِيُّهٗ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَة سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرِغْ۔ اُتار۔ وَلَا يَؤُدُهٗ اس پر بار نہیں ہے اسی سے اٰدَنِیْ ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْاٰدُوَ اور اَلْاَيْدُ سے قوت مراد ہے اَلسِنَةٌ نیند يَتَسَنَّهْ بگڑنا۔ فَبُهِتَ اس کی دلیل ختم ہوگئی خَاوِيَةٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُرُوْشِهَا اس کی عمارتیں۔ السَّنَةُ نیند نُنْشِزُهَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی جانب عمود کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابنِ عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اَلطَّلُّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہلِ ایمان کے عمل کی طرح ہے يَتَسَنَّهْ بگڑنا، بدلنا، متغیر ہونا۔

4535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الخَوْفِ قَالَ: »يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُصَلِّي

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نمازِ خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے بعض لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں

4535- راجع الحديث: 942

بِهِمُ الإِمَامُ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ العَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلاَ يُسَلِّمُونَ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الإِمَامُ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ، صَلُّوا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا، مُسْتَقْبِلِي القِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا» قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لاَ أُرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور دوسرا گروہ جس نے تاحال نماز نہیں پڑھی، وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد، یوں دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر خوف بہت ہی سخت ہو تو نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر اور کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھیں یا جدھر رخ کر کے میسر آئے۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا: میرے گمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

45- بَابُ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234]

4536 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: هَذِهِ الآيَةُ الَّتِي فِي البَقَرَةِ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] إِلَى قَوْلِهِ {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] قَدْ نَسَخَتْهَا الأُخْرَى، فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: «تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي، لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا کی تفسیر

ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے، تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حُمید راوی کا بیان ہے کہ آپ

4536- راجع الحدیث: 4530

مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ«. قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ نَحْوَ هَذَا

نے معناً ایسا ہی فرمایا تھا۔

46- بَابُ {وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى} [البقرة: 260]

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کی تفسیر

4537 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ«، إِذْ قَالَ: {رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳ البقرۃ ۲۶۰)

47- بَابُ قَوْلِهِ: {أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ} [البقرة: 266] إِلَى قَوْلِهِ: {لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ} [البقرة: 219]

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ کی تفسیر

4538 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَ تَرَوْنَ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ: {أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ} [البقرة: 266] ؟ قَالُوا: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ: »قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لاَ نَعْلَمُ«، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: »يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلاَ تَحْقِرْ نَفْسَكَ«،

عبداللہ بن ابی مُلیکہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی مُلیکہ سے بھی سنا ہے۔ وہ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے معلوم کیا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم میں کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو (پ ۳ البقرۃ ۲۶۶) کے متعلق آپ کیا علم رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا

4537- راجع الحديث: 3372

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: «أَيُّ عَمَلٍ؟» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: «لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ، فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ»

کہ یوں کہیے کہ ہمیں معلوم ہے یا ہمیں معلوم نہیں۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! اس کے بارے میں میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر نہ جانو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ صرف عمل کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ مالدار شخص کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام الٰہی کی تعمیل کرتا ہو پھر اُس پر شیطان غالب آجائے، اور وہ بُرے عمل کرنے لگے، حتیٰ کہ اُس کے نیک اعمال بھی ضائع ہوجائیں۔

48- بَابُ {لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا} [البقرة: 273]

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا کی تفسیر

يُقَالُ: أَلْحَفَ عَلَيَّ، وَأَلَحَّ عَلَيَّ، وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ. {فَيُحْفِكُمْ} [محمد: 37]: يُجْهِدُكُمْ

کہتے ہیں کہ أَلْحَفَ عَلَيَّ اور أَلَحَّ عَلَيَّ یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا لہٰذا اِلْحَافًا لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

4539- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيَّ، قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ المِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلاَ اللُّقْمَةُ وَلاَ اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا المِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ» يَعْنِي قَوْلَهُ: {لاَ

عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے دربدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے (پ ۳ البقرة ۲۷۳)

4539- راجع الحدیث: 1476، صحیح مسلم: 2392,2391، سنن نسائی: 2570

يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا} [البقرة: 273]

49- بَابُ {وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا} [البقرة: 275]

أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر

المَسُّ: الجُنُونُ"

المس جنون۔

4540 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَمَّا نَزَلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي الرِّبَا، قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے متعلق سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۱) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

50- بَابُ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا «يُذْهِبُهُ»

يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا کی تفسیر، یمحق مٹانا

4541 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ الأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلاَهُنَّ فِي المَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت بھی حرام فرما دی گئی۔

51- بَابُ {فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ} [البقرة: 279]: فَاعْلَمُوا

فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ کی تفسیر، فَأْذَنُوا سے مراد آگاہ ہو جاؤ

4542 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، قَرَأَهُنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت بھی حرام

4540- راجع الحديث:459

4541- راجع الحديث:459

4542- راجع الحديث:459

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ«

52- بَابُ

{وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ، وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 280]

4543 - وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ«

53- بَابُ {وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ} [البقرة: 281]

4544 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ »آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا«

54- بَابُ

{وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ، وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [البقرة: 284]

4545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ،

فرمادی گئی۔

وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو (پ ۳ البقرۃ ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے، پھر ان کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود کے بارے میں آیت ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۱)

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (پ ۳ البقرۃ ۲۸۴)

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام میں سے غالبًا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

4543- راجع الحدیث: 459

عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ: " أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ: {وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ} [البقرة: 284] " الآيَةَ

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ فرما دی گئی ہے۔

55- بَابُ {آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ} [البقرة: 285]

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {إِصْرًا} [البقرة: 286]: " عَهْدًا، وَيُقَالُ: {غُفْرَانَكَ} [البقرة: 285]: مَغْفِرَتَكَ "، {فَاغْفِرْ لَنَا} [آل عمران: 16]

ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اصرًا سے عہد، وعدہ مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

4546 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ: {إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ} [البقرة: 284] قَالَ: »نَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا«

مروان اصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص۔ انہوں نے کہا کہ میرے گمان میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۴) یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

3- سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، {صِرٌّ} [آل عمران: 117]: بَرْدٌ {شَفَا حُفْرَةٍ} [آل عمران: 103]: مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ، وَهُوَ حَرْفُهَا، {تُبَوِّئُ} [آل عمران: 121]: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا، المُسَوَّمُ: الَّذِي لَهُ سِيمَاءٌ بِعَلاَمَةٍ، أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ، {رِبِّيُّونَ} [آل عمران: 146]: الجَمِيعُ، وَالوَاحِدُ رِبِّيٌّ {تَحُسُّونَهُمْ} [آل عمران: 152]: تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا، {غُزًّا} : وَاحِدُهَا غَازٍ،

تُقَاةٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تُبَوِّئُ لوگوں کو جہاد پر اُبھارنا۔ اَلْمُسَوِّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رِبِّيُّوْنَ رِبِّيٌّ کی جمع ہے تَحُسُّوْنَهُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، قتل کرنا۔ غُزًّا اس کا واحد غَازٍ ہے سَنَكْتُبُ ہمیں یاد رہے گا۔ نُزُلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں

4546- راجع الحديث:4545

{سَنَكْتُبُ} [آل عمران: 181]: سَنَحْفَظُ. {نُزُلًا} [آل عمران: 198]: ثَوَابًا، وَيَجُوزُ: وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، كَقَوْلِكَ: أَنْزَلْتُهُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَالخَيْلُ المُسَوَّمَةُ} [آل عمران: 14]: «المُطَهَّمَةُ الحِسَانُ» قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى: «الرَّاعِيَةُ المُسَوَّمَةُ» وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {وَحَصُورًا} [آل عمران: 39]: «لاَ يَأْتِي النِّسَاءَ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {مِنْ فَوْرِهِمْ} [آل عمران: 125]: «مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " يُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ: مِنَ النُّطْفَةِ تَخْرُجُ مَيِّتَةً، وَيُخْرِجُ مِنْهَا الحَيَّ، الإِبْكَارُ: أَوَّلُ الفَجْرِ، {وَالعَشِيُّ} [الأنعام: 52]: مَيْلُ الشَّمْسِ -أُرَاهُ- إِلَى أَنْ تَغْرُبَ"

أَنْزَلْتُهُ میں نے اس کو اتارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ نشان زدہ گھوڑے، موٹے گھوڑے، ابن جبیر کا قول ہے کہ حَصُوْرًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ مِنْ فَوْرِهِمْ بدر کے روز ان کے غصّے سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے جان نطفہ سے جاندار پیدا کرنا۔ اَلْإِبْكَارُ صبح سویرے اَلْعَشِيُّ دن ڈھلے سے غروب آفتاب تک۔

1- بَابُ {مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الحَلاَلُ وَالحَرَامُ، {وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7]: يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الفَاسِقِينَ} [البقرة: 26]، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [يونس: 100] وَكَقَوْلِهِ: {وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ} [محمد: 17] {زَيْغٌ} [آل عمران: 7]: شَكٌّ، {ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ} [آل عمران: 7]: المُشْتَبِهَاتِ، {وَالرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ} [آل عمران: 7]: يَعْلَمُونَ {يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ} [آل عمران: 7]: كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ"

مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات، جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۱) ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (پ ۱ البقرۃ ۲۶) (۲) ترجمہ کنز الایمان: اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں (پ ۱۱ یونس ۱۰۰) (۳) ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی (پ ۲۶ محمد ۱۷) زَيْغٌ سے مراد شک ہے اِبْتِغَآءِ الْفِتْنَةِ متشابہات کے پیچھے پڑنا، ان کی پیروی کرنا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب

ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔

4547- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلاَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكِ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ«

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہٰذا ان سے دُور بھاگنا۔

2- بَابُ {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36]

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کی تفسیر

4548- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے سبب چیختا چلّاتا ہے، سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے

4547- صحیح مسلم: 6717، سنن ابو داؤد: 4598، سنن ترمذی: 2994,2993

4548- راجع الحدیث: 3286، صحیح مسلم: 6086

فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا«. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36]

3- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ} [آل عمران: 77]: لاَ خَيْرَ {أَلِيمٌ} [البقرة: 10]: »مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الأَلَمِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ«

4549،4550 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ« فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ« فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ«

کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں اسے ترجمہ کنز الایمان: اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے (پ ۳ آل عمران ۳۶)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) لَاخَلَاقَ لَهُمْ ان کے لیے بھلائی نہیں اَلِیْمٌ اس کا ہم معنی مُؤْلِمٌ ہے یعنی دکھ درد سے بھرپور مؤلِمٌ کی جگہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ یہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا، یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ میرا کنواں میرے چچازاد بھائی کی زمین میں تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ گواہ لے آؤ یا اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ

4549،4550- راجع الحدیث: 2357،2356

تو قسم کھا جائے گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

4551- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا العَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ فِيهَا، لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ، لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ»، فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں لگائی تھی یہ صرف اس لیے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو لے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷)۔

4552- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ، كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الأُخْرَى، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ» ، ذَكِّرُوهَا بِاللَّهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77] فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ»

ابن جُریج نے ابنِ ابی مُلیکہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں بیٹھ کر موزے سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں آر چبھو دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر دعوے کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہٰذا یہ کرو کہ اسے خدا کی خوف سے ڈراؤ اور اس کے سامنے آیت پڑھو۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) چنانچہ جب اسے خوفِ خدا یاد دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا۔ حضرت ابن عباس رضی

4551- راجع الحديث:2088

4552- راجع الحديث:2514

4- بَابُ

قُلْ: يَا {أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ} سَوَاءٍ: قَصْدٍ"

4553 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي المُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ، إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دَحْيَةُ الكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعا علیہ پر قسم ہے۔

یَآاَهْلَ الْكِتٰبِ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کتابیوں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (پ ۳ آل عمران ۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے اپنی زبانی بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح تھی تو میں ملک شام گیا اور اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت دحیہ کلبی نے حاکم بصرہ تک پہنچایا اور حاکم بصرہ نے ہرقل تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا: کیا جس شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قریشی لوگوں لوگوں کے ساتھ بلایا گیا اور ہم ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ دعویٰ نبوت کرنے والے کا تم میں سب کے لحاظ سے سب سے قریبی کون ہے؟ پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے متعلق اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ

4553- راجع الحدیث: 51,7

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللَّهِ، لَوْلاَ أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ، سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ لاَ بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لاَ. ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ

غلط بیانی کرے تو تم اس کی تردید کردینا۔ حضرت ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا داغ لگنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا حسب پوچھو۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا نہیں۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا تم لوگوں نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، پوچھا کہ اس کی اتباع کرنے والے قوم کے امیر لوگ ہیں یا غریب؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ غریب لوگ ہیں اس نے پوچھا، ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ اس نے کہا، کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ میں نے جواب دیا کہ جنگ ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی ہے کبھی ان کا پلہ بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا، کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہماری اور ان کی صلح ہے، ہمیں علم نہیں کہ وہ اس مرتبہ کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہی خلاف حقیقت ایک کلمہ تھا جو میں اپنے جوابات میں شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتادو کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم

الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يُزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لاَ يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ: "فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ، وَ: {يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ} إِلَى

نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ سچ ہے کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی اتباع کرنے والے قوم کے غریب لوگ ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے سمجھ گیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں کے بارے میں تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے اس کی شدت کے سبب یا کسی اور وجہ سے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ واقعی جب ایمان دل میں بس جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھتے ہیں یا کم ہو رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ مکمل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ جنگ کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم تمہاری جنگ ہوتی ہے، اور تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے، کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس

قَوْلِهِ: {اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ} [آل عمران: 64] " فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الكِتَابِ، ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الفَلاَحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ، قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے کہ وعدہ خلافی کرنا رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتو وہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کر رہا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو اس کی نبوت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اگر مجھے یہ علم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں اُن کی زیارت کا شائق ہوں۔ کاش! میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر غسالہ پیا کرتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل شاہِ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو سلامتی میں رہو گے۔ تمہارے مسلمان ہوجانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کردے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو

تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے کتابیوں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (پ ۳ آل عمران ۶۴) جب ہرقل اس گرامی نامے کو پڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں اس کے پاس شور مچ گیا اور عجیب کہرام برباد ہو گیا لہٰذا ہمیں حکم دیا گیا تو ہم باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ (رسولِ خدا) کے مقصد کو تو بڑی تقویت ملتی جارہی ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین ہونے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہو جائیگا حتیٰ کہ میں خود اسلام میں داخل ہو گیا زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا: اے رومیو! اگر تمہیں کامیابی و ہدایت کی تمنا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے تمہارا مقدر بن جائے اور تمہارا ملک بھی ہمیشہ باقی رہے تو ہدایت قبول کرلو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگنے لگے لیکن دروازے بند پائے۔ بادشاہ نے کہا: مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے نزدیک آجاؤ۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے مضبوط ہو پس میں دین پر تمہاری مضبوطی دیکھ کر بہت خوش ہوں اس پر سب نے اسے سجدہ کیا اور راضی ہو گئے۔

5- بَابُ

{لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ}

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے

[آل عمران: 92] إِلَى {بِهِ عَلِيمٌ} [البقرة: 215]

4554 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ» قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: «ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ».

جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے (پ ۴ آل عمران ۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصارِ مدینہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور سارے اپنے باغات میں انہیں بیرحا باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں وقتاً فوقتاً تشریف لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیرحا باغ سب سے محبوب ہے یہ میں راہِ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی کو حاصل کرلوں اور یہ اللہ کے پاس میرا ذخیرۂ آخرت بن جائے۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ رضائے الٰہی کے مطابق جس طرح چاہیں اسے خرچ فرمائیں راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت خوب یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا، عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کی

4554م- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ «مَالٌ رَابِحٌ».

روایت میں ہے کہ یہ مال نفع بخش ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے امام مالک کے سامنے یوں پڑھا کہ یہ فائدہ دینے والا مال ہے۔

4555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصّہ دیا مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا لیکن مجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔

6- بَابُ {قُلْ: فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]

قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاتِہ----- کی تفسیر

4556 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ: «كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟» قَالُوا: نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا، فَقَالَ: «لاَ تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ؟» فَقَالُوا: لاَ نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ، وَمَا وَرَاءَهَا وَلاَ يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الجَنَائِزِ عِنْدَ المَسْجِدِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر بارگاہ رسالت میں سزا دلوانے کے لیے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں زدوکوب کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، ذرا توریت تو لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت

4554م- راجع الحديث: 1461

4555- راجع الحديث: 1461

4556- راجع الحديث: 1325

فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِي عَلَيْهَا يَقِيهَا الحِجَارَةَ

ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لیے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

7- بَابُ {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ} [آل عمران: 110]

4557 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، قَالَ: «خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلاَسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الإِسْلاَمِ»

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ..... کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں (پ ۴ آل عمران ۱۱۰) کے مطابق لوگوں کے لیے بہترین لوگ وہ ہیں جو کافروں کو ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

8- بَابُ {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ} [آل عمران: 122]

4558 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: " فِينَا نَزَلَتْ: {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ، وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122] قَالَ: نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ، وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً - وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ: {وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122]"

اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۲) یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ: اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لیے خوشی کا سبب نہیں کیونکہ اس میں یہ بھی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے (پ ۴ آل عمران ۱۲۲)۔

4557- راجع الحدیث: 3010

4558- راجع الحدیث: 4051

9- بَابُ {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

4559 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الفَجْرِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا، بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128] إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128] رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

4560 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ، قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرُبَّمَا قَالَ: " إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ " يَجْهَرُ بِذَلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلاَتِهِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، لِأَحْيَاءٍ مِنَ العَرَبِ» حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نمازِ فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں ۔۔۔۔تا۔۔۔ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لیے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولی بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مُضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسی خشک سالی مسلط فرما جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں فرمائی تھی اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت فرما، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸)

4559- راجع الحديث: 4051

4560- راجع الحديث: 797

الآيَةَ

10- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ} [آل عمران: 153]

وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً«

4561 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا«

11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَمَنَةً نُعَاسًا}

[آل عمران: 154]

4562- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، قَالَ: "غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ"

12- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ القَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرٰكُمْ کی تفسیر

اُخْرٰکُمْ مؤنث ہے اٰخِرُکُمْ سے۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ پیدل افراد حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے (پ ۴ آل عمران ۱۵۳) اور نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے دن جب کہ ہم میدانِ جنگ میں تھے تو ہم پر نیند طاری ہوگئی، چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے

4561- راجع الحديث: 3986,3039

4562- راجع الحديث: 4068

أَجْرٌ عَظِيمٌ} [آل عمران: 172] {الْقَرْحُ} [آل عمران: 172]: »الجِرَاحُ« ، {اسْتَجَابُوا} [آل عمران: 172]: »أَجَابُوا« ، {يَسْتَجِيبُ} [الأنعام: 36]: »يُجِيبُ«

نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (پ ۴ آل عمران ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم اِسْتَجَابُوْا اسی طرح اَجَابُوْا سے بنا ہے جیسے يُجِيْبُ سے يَسْتَجِيْبُ بنا ہے۔

13- بَابُ {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ} [آل عمران: 173] الآيَةَ

إنَّ النَّاسَ ---- کی تفسیر

4563 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أُرَاهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ، »قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« حِينَ قَالُوا: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ} [آل عمران: 173]

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد ﷺ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز (پ ۴ آل عمران ۱۷۳)

4564- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ ہی اچھا کارساز ہے۔

14- بَابُ

باب

{وَلاَ يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ، بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ، سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} {سَيُطَوَّقُونَ} [آل عمران: 180]: »كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ«

ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل

4563- انظر الحديث: 4564

4564- راجع الحديث: 4563، انظر الحديث: 6456

4565 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ " ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: (وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

عمران ۱۸۰) سَيُطَوَّقُونَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور بروز قیامت وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وراث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۰)

15- بَابُ

{وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)

4566 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا لیا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے

4565- راجع الحديث: 1403

4566- راجع الحديث: 2987

وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ: حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي المَجْلِسِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَاليَهُودِ وَالمُسْلِمِينَ، وَفِي المَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا المَرْءُ إِنَّهُ لاَ أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا فَلاَ تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَاليَهُودُ، حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ: كَذَا وَكَذَا"، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ البُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ بِالحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا

میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جارہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے قبل ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبداللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، جب جانور کے چلنے کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن اُبی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا کہ ہم پر خاک نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا کھڑے ہوگئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآنِ کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جنابِ والا! آپ کی باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ آپ گھر جایئے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنایئے پس حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، کیوں نہیں، یارسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے نفع پہنچایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں، پس مسلمانوں، مشرکوں، اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہوگئی، حتیٰ کہ دست و گریبان تک نوبت آنے لگی تھی، نبی کریم ﷺ نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر تیار کیا۔ پھر نبی کریم جانور پر سوار ہوکر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابوحُباب نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ المُشْرِكِينَ، وَأَهْلِ الكِتَابِ، كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ، وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186] الآيَةَ، وَقَالَ اللَّهُ: {وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ} [البقرة: 109] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ العَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ، حَتَّى أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ فَأَسْلَمُوا

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے دراصل اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر صحابہ گزری جس کے باعث ایسی ناروا حرکتیں کرتا ہے جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶) نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑ دو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (پ ۱ البقرۃ ۱۰۹) نبی کریم متواتر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، حتیٰ کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت عطا فرما دی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفارِ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن اُبی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا

16- بَابُ (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا)

4567- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رِجَالًا مِنَ المُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ، وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا» ، فَنَزَلَتْ: (لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) الآيَةَ

4568- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا، لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ «إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ، بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرِحُوا بِمَا

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا کی تفسیر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں منافقین کا طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد پر جاتے تو یہ پیچھے بیٹھے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح کے عُذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے۔ اور وہ بغیر کچھ کیے اپنی تعریف چاہتے پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو (پ ۴ آل عمران ۱۸۸)

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا، اے رافع! جاؤ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کرو کہ اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کیے اس کی تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا تعلق؟ وہ دعا تو اس کے متعلق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ

4567- صحیح مسلم: 6964

4568- صحیح مسلم: 6965، سنن ترمذی: 3014

أُوتُوا مِنْ كِتَابِهِمْ». ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ} [آل عمران: 187] كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ: {يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا} [آل عمران: 188] تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح

اصل بات کو چھپا گئے اور اس کی جگہ کچھ اور بتا دیا۔ اس کارگزاری پر انہوں نے تمنا کی کہ ان کی تعریف ہو اور اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے۔ پھر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے تو کتنی بری خریداری ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۷) اسی طرح یہ ارشاد کہ ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۸) اسی طرح عبدالرزاق نے ابنِ جریج سے روایت کی ہے۔

4568م - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ: بِهَذَا

نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے یہی کہا تھا۔

17- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ}

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر

4569 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک شب گزاری۔ تو رسول

4568م- راجع الحديث: 4568

4569- راجع الحديث: 117، صحيح مسلم: 1795

عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ}، ثُمَّ »قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً«، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ، »فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ«

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر تو حضرت ام المومنین سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آپ آرام فرمانے لگے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (پ ۴ آل عمران ۱۹۰) پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی، پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر تشریف لائے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

18- بَابُ

{الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ، وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ}

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۹۱)

4570- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ »قَرَأَ الآيَاتِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا، فَأَخَذَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب اپنی خالہ، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک گدا بچھا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر لمبائی کی طرف آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرۂ مبارک سے نیند کا اثر زائل کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی

4570- راجع الحدیث: 183,117

فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ«

لیا، وضوفرمایا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں نے بھی اُسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا پھر میرے کان پکڑ کر مسلے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے

19- بَابٌ

{رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ} [آل عمران: 192]

رَبَّنَا إِنَّكَ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (پ ۴ آل عمران ۱۹۲)

4571 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ »قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ

کُریب مولیٰ عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک شب اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گدے کی چوڑائی کی طرف لیٹ رہا اور لمبائی کی طرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب آدھی رات گزر گئی یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ نے چہرۂ انور کو ملا تاکہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں نے

4571- راجع الحديث: 183,117

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي بِيَدِهِ اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ«

بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جاکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا دستِ اقدس میرے سر پر رکھا، پھر داہنے دستِ اقدس سے میرے کان کو پکڑ کر ملا پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے حتیٰ موذن نے اذان پڑھی۔ پس آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

20- بَابُ {رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ} [آل عمران: 193] الآيَةَ

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (پ ۴ آل عمران ۱۹۳)؛ کی تفسیر

4572 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ " قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ لمبائی کی طرف، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے تو چہرۂ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو زائل کیا۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس

4572- راجع الحديث:183

وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ - ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ"

سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا داہنا دستِ اقدس میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

4- سُورَةُ النِّسَاءِ

سورۂ النساء

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " يَسْتَنْكِفُ: يَسْتَكْبِرُ، قِوَامًا: قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ {لَهُنَّ سَبِيلًا} [النساء: 15]: يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ، وَالجَلْدَ لِلْبِكْرِ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَثْنَى وَثُلاَثَ} [النساء: 3]: «يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلاَثًا وَأَرْبَعًا، وَلاَ تُجَاوِزُ العَرَبُ رُبَاعَ»

ابن عباس کا قول ہے کہ يَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قِوَامًا معاشی سہارا، لَهُنَّ سَبِيلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درّے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ دو دو، تین تین اور چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لیے یوں نہیں بولتے۔

1- بَابُ {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى}

وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کی تفسیر

4573 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا، وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا کیونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا ورنہ اصل میں اسے

4573- راجع الحدیث: 2494

وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ العَذْقِ وَفِي مَالِهِ"

لڑکی سے کوئی محبت نہ تھی۔ چنانچہ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۴ النسآء ۳) ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی اس شخص کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

4574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ " اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127] "، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى: {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] : رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ المَالِ وَالجَمَالِ، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ

حضرت عُروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشادِ باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۴ النسآء ۳) انہوں نے فرمایا، اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس شخص کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ ہو۔ تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرلے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو، جتنا کہ اسے دوسرا شخص دے سکتا ہے۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت کردی گئی جب تک انہیں دوسرے لڑکیوں کی مثل پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند بھی ہوں عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے بارے میں معلوم کیا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں (پ ۴ النسآء ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (بلکہ اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان

4574- راجع الحدیث: 2494

قَلِيلاَتِ المَالِ وَالجَمَالِ"

یتیم لڑکیوں کے متعلق فرمایا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۴ النسآء ۱۲۷) جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب نکاح کرنے کی رغبت نہ ہو، آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب اعراض کیا گیا۔

2- بَابٌ

مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ کی تفسیر

{وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا} [النساء: 6] {وَبِدَارًا} [النساء: 6] «مُبَادَرَةً»، {أَعْتَدْنَا} [النساء: 18]: «أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ العَتَادِ»

ترجمہ کنز الایمان: اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النسآء ۶) بِدَارًا جلدی کرنا۔ أَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ الْعَتَادَ سے باب افعال ہے۔

4575- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ} [النساء: 6] أَنَّهَا «نَزَلَتْ فِي وَالِي اليَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا، أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النسآء ۶) فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے متعلق ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو ضرورت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

3- بَابٌ {وَإِذَا حَضَرَ القِسْمَةَ أُولُو القُرْبَى وَاليَتَامَى وَالمَسَاكِينُ} الآيَةَ

ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں (پ ۴ النسآء ۸) کی تفسیر

4576- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

4575- راجع الحديث: 2212

4576- راجع الحديث: 2759

اللَّهِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {وَإِذَا حَضَرَ القِسْمَةَ أُولُو القُرْبَى وَاليَتَامَى وَالمَسَاكِينُ}، قَالَ: «هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ» تَابَعَهُ سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (پ ۴ النسآء ۸) یہ محکم آیت ہے اور (کسی آیت سے) منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ} [النساء: 11]

يُوصِيكُمُ اللهُ کی تفسیر

4577- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أَعْقِلُ شَيْئًا، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ» . فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَنَزَلَتْ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ} [النساء: 11]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میرے عیادت کے لیے تشریف لائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا اور میرے اوپر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے متعلق کیا کروں؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (پ ۴ النسآء ۱۱)

5- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ} [النساء: 12]

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

4578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ: لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو بات چاہی منسوخ فرمادی اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے (پ ۴ النسآء ۱۱) میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا اور

4577- راجع الحدیث: 194، صحیح مسلم: 4122

4578- راجع الحدیث: 2747

وَالثُّلُثَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ"

تیسرا حصّہ مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لیے آٹھواں یا چوتھا حصّہ اور خاوند کے لیے آدھا یا چوتھائی حصّہ۔

6- بَابُ

{لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] الآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {لاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [النساء: 19] : «لاَ تَقْهَرُوهُنَّ» ، {حُوبًا} [النساء: 2] : «إِثْمًا» ، {تَعُولُوا} [النساء: 3] : «تَمِيلُوا» ، {نِحْلَةً} [النساء: 4] : «النِّحْلَةُ المَهْرُ»

لَا يَحِلُّ لَكُمْ ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (پ ۴ النسآء ۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوْبًا گناہ۔ تَعُوْلُوْا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نِحْلَتًا سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ۔

4579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَذَكَرَهُ أَبُو الحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلاَ أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ، إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] قَالَ: «كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ»

عکرمہ اور ابوالحسن سوائی دونوں حضرات نے علیحدہ علیحدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (پ ۴ النسآء ۱۹) کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ مستحق اس کے وارث ہی شمار کیے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے مستحق شمار کیے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت

4579- انظر الحدیث: 6948، صحیح مسلم: 2089

7- بَابُ قَوْلِهِ:

(وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ، وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا)

وَقَالَ مَعْمَرٌ: "أَوْلِيَاءُ مَوَالِي، وَأَوْلِيَاءُ وَرَثَةٌ، (عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) : هُوَ مَوْلَى اليَمِينِ، وَهُوَ الحَلِيفُ وَالمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ العَمِّ، وَالمَوْلَى المُنْعِمُ المُعْتِقُ، وَالمَوْلَى المُعْتَقُ، وَالمَوْلَى المَلِيكُ، وَالمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ"

4580- حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] ، قَالَ: وَرَثَةً. (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) : »كَانَ المُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ يَرِثُ المُهَاجِرِيُّ الأَنْصَارِيَّ، دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ «، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] نُسِخَتْ، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ المِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ، سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ، إِدْرِيسَ، وَسَمِعَ إِدْرِيسُ، طَلْحَةَ

اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ ----- کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (پ ۵ النسآء ۳۳)

مَوَالِيَ سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو، اَلْحَلِيفُ اور اَلْمَوْلَى کے اور بھی کئی معنی آئے ہیں جیسے چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا ملک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے، وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: (اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنا دیئے۔) یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ: (اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا۔) وہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تھے تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (مہاجرین و انصار) کے درمیان مواخات (بھائی چارا) قائم فرما دیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے ہیں (پ ۵ النسآء ۳۳) تو پہلا دستور منسوخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا (پ ۵ النسآء ۳۳) یعنی مدد، خیر خواہی اور دوستی کا۔ چنانچہ اُن کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن وصیّت اُن کے لیے باقی رہ گئی اسے ابواسامہ نے ادریس سے اور انہوں نے حضرت طلحہ بن مصرف سے سُنا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ} [النساء: 40]

يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ کی تفسیر

ذَرَّۃٍ سے مراد جس میں ذرّے کے برابر وزن ہو۔

4581 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ»، قَالُوا: لاَ، قَالَ «وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟»: قَالُوا: لاَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلاَ يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الأَصْنَامِ وَالأَنْصَابِ، إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ، وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الكِتَابِ فَيُدْعَى اليَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ أَلاَ تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ جب دوپہر کے وقت دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، نہیں فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے لوگوں نے کہا، نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور بروز قیامت تم اللہ عزوجل، کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ بروز قیامت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ

4581- راجع الحدیث: 22' صحیح مسلم: 454،453

كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ، أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لاَ نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا"

کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیز علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے، اور نہ کوئی بیٹا ہے بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے تو اے ہمارے رب! ہمیں پانی پلادے۔ پھر ریت کے ایک میدان کے بارے میں کہا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لیے جائیں گے یعنی وہ سراب ہوگی جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے ہونگے، پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بُلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو اِن سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ ہوا۔ حتیٰ کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جا سکے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حالانکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا جبکہ ان کی بڑی حاجت تھی۔ اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ دو یا تین دفعہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

9- بَابُ

{فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] المُخْتَالُ وَالخَتَّالُ وَاحِدٌ، {نَطْمِسَ وُجُوهًا} [النساء: 47] : نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ، طَمَسَ الكِتَابَ: مَحَاهُ جَهَنَّمَ، {سَعِيرًا} [النساء: 10]: وُقُودًا "

4582 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اقْرَأْ عَلَيَّ« قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: »فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي« فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ: »أَمْسِكْ« فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا...... کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النسآء ۴۱)

اَلْمُخْتَالُ اور اَلْخَتَّالُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔ نَطْمِسَ ہم ان کے منہ گدھے کی طرح برابر کردینگے طَمَسَ الْكِتَابَ اسی سے بنا ہے یعنی لکھا ہوا مٹا دینا سَعِيْرًا ایندھن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمرو بن مُرّہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیکہ حضور! میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے؟ فرمایا مجھے دوسروں کی زبانی سننا بہت پسند ہے۔ پس میں نے آپ کے حضور سورۂ النساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النسآء ۴۱) تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی چشمانِ مبارک سے اشک رواں تھے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الغَائِطِ} [النساء: 43] {صَعِيدًا} [النساء: 43] : »وَجْهَ الأَرْضِ« وَقَالَ جَابِرٌ:

اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى...... کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا (پ ۵ النسآء ۴۳) صَعِيْدًا زمین کی سطح۔ اَلطَّوَاغِيْتُ وہ

4582- انظر الحديث: 5056,5055,5050,5049، صحیح مسلم: 4723، سنن ابوداؤد: 2624، سنن ترمذی: 1762، سنن نسائی: 129

»كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا، فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ، وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ، وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ، كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ« وَقَالَ عُمَرُ: "الجِبْتُ: السِّحْرُ، وَالطَّاغُوتُ: الشَّيْطَانُ" وَقَالَ عِكْرِمَةُ: "الجِبْتُ: بِلِسَانِ الحَبَشَةِ شَيْطَانٌ، وَالطَّاغُوتُ: الكَاهِنُ"

ہیں جن کی جانب کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیل جُہینہ کا اپنا تھا۔ بنی اسلم کا اپنا اور ہر ایک قبیلے کا اپنا اپنا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اَلْجِبْتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوْتُ سے شیطان مراد ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اَلْجِبْتُ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیطان اور اَلطَّاغُوْتُ سے کاہن مراد ہیں۔

4583- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلاَدَةٌ لِأَسْمَاءَ، »فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ« . يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا ہار گم ہو گیا جب میں نے عاریۃً حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لیے انہیں پانی مل بھی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ کی آیت نازل فرمائی۔

11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]

اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

ذَوِي الأَمْرِ

جن کا حکم چلتا ہو۔

4584- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]، قَالَ: »نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (پ ۵ النسآء ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے متعلق نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے

4583- سنن ابو داؤد: 317

4584- صحیح مسلم: 1866,1865,1864 سنن ابو داؤد: 3668 سنن ترمذی: 3025,3024

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ«

انہیں ایک سریہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

12- بَابُ {فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ کی تفسیر

4585 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِنَ الحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ«. فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: »اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ« ، وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الأَنْصَارِيُّ، كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: {فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

حضرت عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک انصاری کا کھیت کے پانی پر تنازعہ ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی طرف چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس لیے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ سُرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اس مرتبہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلا دیا جبکہ آپ نے واضح حکم فرمادیا ورنہ پہلے حکم میں انصاری کے لیے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی طرف اشارہ فرمادیا تھا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں ترجمہ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (پ ۵ النسآء ۶۵) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

13- بَابُ {فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ} [النساء: 69]

فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء (پ ۵ النسآء ۶۹)

4585- راجع الحديث: 2362,2360

4586 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ«، وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ} [النساء: 69] فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کوئی نبی جب بیمار ہوجاتے تو انہیں اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ترجمہ کنز الایمان: جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ (پ ۵ النسآء ۶۹) پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرما لیا ہے۔

14- بَابُ

{وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ} [النساء: 75] الآيَةَ

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں (پ ۵ النسآء ۷۵)

4587 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: »كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ«

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار ضعفاء میں تھا۔

4588 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، تَلاَ {إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ} [النساء: 98]، قَالَ: »كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ« وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ {حَصِرَتْ} [النساء: 90]: ضَاقَتْ، {تَلْوُوا}

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے (پ ۵ النسآء ۹۸) تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حَصِرَت

4586- راجع الحديث: 4435

4587- راجع الحديث: 1357

4588- راجع الحديث: 1357

[النساء: 135] : أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: " المُرَاغَمُ: المُهَاجَرُ، رَاغَمْتُ: هَاجَرْتُ قَوْمِي، {مَوْقُوتًا} [النساء: 103] : مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ "

سے تنگ ہونا مراد ہے۔ تَلْوٗٓا اَلْسِنَتَکُمْ زبان پھیر کر گواہی دینا اُن کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ اَلْمُرَاغَمُ سے مراد جائے ہجرت ہے۔ رَاغَمْتُ میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مُوْقُوْتًا ایک مقررہ وقت پر۔

15- بَابُ {فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا} [النساء: 88]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "بَدَّدَهُمْ. فِئَةٌ: جَمَاعَةٌ"

ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (پ۵ النسآء ۸۸) کی تفسیر

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو توڑ دیا فِئَةٌ سے مراد جماعت ہے۔

4589 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ} [النساء: 88] رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ، وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ: فَرِيقٌ يَقُولُ: اقْتُلْهُمْ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لاَ، فَنَزَلَتْ: {فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ} [النساء: 88] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الفِضَّةِ»

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ۵ النسآء ۸۸) یہ اُس وقت نازل ہوئی جبکہ غزوۂ احد کے لیے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے چنانچہ اُن کے متعلق لوگوں کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا کہ اُن کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کر دینے سے انکار کرتا تھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ۵ النسآء ۸۸) نبی کریم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ تو طیبہ بھی ہے یہ میل کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے چاندی کے میل کو آگ نکال دیتی۔

000- بَابُ {وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الأَمْنِ أَوِ الخَوْفِ

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب اُن کے پاس کوئی

4589- راجع الحدیث: 1884

أَذَاعُوا بِهِ} [النساء: 83] : أَيْ أَفْشَوْهُ {يَسْتَنْبِطُونَهُ} [النساء: 83] : »يَسْتَخْرِجُونَهُ«، {حَسِيبًا} [النساء: 6] : »كَافِيًا«، {إِلَّا إِنَاثًا} [النساء: 117] : »يَعْنِي المَوَاتَ، حَجَرًا أَوْ مَدَرًا، وَمَا أَشْبَهَهُ«، {مَرِيدًا} [النساء: 117] : »مُتَمَرِّدًا«، {فَلَيُبَتِّكُنَّ} [النساء: 119] : »بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ«، {قِيلًا} [النساء: 122] : »وَقَوْلًا وَاحِدٌ«، {طَبَعَ} [النساء: 155] : »خَتَمَ«

بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (پ ۵ النسآء ۸۳) یعنی اسے خوب ہوا دیتے ہیں یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ چاہیے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِيْبًا کافی۔ اِلَّا اِنَاثًا بے جان چیزیں جیسے پتھر مٹی وغیرہ، مَرِیْدًا شرارتی فَلَيُبَتِّكُنَّ یہ بَتَّكَہ سے بنا ہے یعنی اسے کاٹ دیا قِیْلًا اور قَوْلًا ہم معنی ہیں طَبَعَ کا معنی ہے مُہر لگادی۔

16- بَابُ {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93]

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ کی تفسیر

4590 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الكُوفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93] هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ "

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوگیا تو میں سفر کر کے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵ النسآء ۹۳) یہ قتل کے بارے میں سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصّہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

17- بَابُ {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} [النساء: 94]

ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (پ ۵ النسآء ۹۴) کی تفسیر

السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ«

السَّلَمُ اور السَّلَامُ ہم معنی ہیں۔

4591 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عطاء کا بیان ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں

4590- راجع الحدیث: 3855، صحیح مسلم: 7458,7457، سنن ابو داؤد: 4275، سنن نسائی: 4879,4011

4591- صحیح مسلم: 7464، سنن ابو داؤد: 3974

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} [النساء: 94] قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ المُسْلِمُونَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: {تَبْتَغُونَ عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا} [النساء: 94] تِلْكَ الغُنَيْمَةُ " قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلاَمَ

(پ ۵ النسآء ۹۴) کے متعلق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے، اس نے اُن سے السَّلَامُ عَلَيكم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قرأت میں اس آیت کے اندر لفظ اَلسَّلَامُ ہے۔

18- بَابُ

{لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]

لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵)

4592- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ فِي المَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]، فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ أَعْمَى، «فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ» . فَأَنْزَلَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ میری ران

اللَّهُ: (غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ)

پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے بارے میں ہے جنہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

4593 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {لاَ يَسْتَوِي} [النساء: 95] الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ " فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ لکھ دی۔ پھر حضرت ابنِ امِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

4594 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ادْعُوا فُلاَنًا» فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ، أَوِ الْكَتِفُ، فَقَالَ: " اكْتُبْ: {لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95] " وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ، فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا (لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ لکھو: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) اس وقت حضرت ابنِ امِ مکتوم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے

4593- راجع الحدیث: 2831

4594- راجع الحدیث: 2831

4595- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، أَنَّ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] : «عَنْ بَدْرٍ، وَالخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ»

عرض کی کہ یارسول اللہ! میں تو معذور ہوں۔ تو اسی جگہ یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵)

مقسم مولیٰ عبداللہ بن حارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بناء عذر جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ بزرگ ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

19- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا: فِيمَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ، قَالُوا: أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا} الآيَةَ

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ --- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (پ ۵ النسآء ۹۷)

4596- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ المُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَغَيْرُهُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الأَسْوَدِ، قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ المَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَنَّ نَاسًا مِنَ المُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ المُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ المُشْرِكِينَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا، اس کے بعد میں حضرت ابنِ عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس میں شامل ہونے سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں میں کچھ وہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مشرکوں کے ساتھ تھے

4595- انظر الحدیث: 3954

وَسَلَّمَ، يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ، فَيَقْتُلُهُ - أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ« - فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} [النساء: 97] الآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ

اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آ لگتا اور وہ مر جاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (پ ۵ النسآء ۹۷) لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

20- بَابُ

{إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيلًا} [النساء: 98]

4597 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ} [النساء: 98] قَالَ: »كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ«

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ـــــ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں (پ ۵ النسآء ۹۸)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن ضعفاء کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

21- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا} [النساء: 99]

4598 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العِشَاءَ إِذْ قَالَ: " سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَا عَنْهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (پ ۵ النسآء ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ چکے تو سجدہ کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات

4597- راجع الحديث: 1357

4598- راجع الحديث: 797، صحيح مسلم: 1541

رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ نَجِّ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ"

دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! ضعیف مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلّط فرمادے۔

22- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ} [النساء: 102]

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (پ ۵ النسآء ۱۰۲)

4599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى} [النساء: 102] قَالَ: «عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا»

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو (پ ۵ النسآء ۱۰۲) یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے۔

23- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ، وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ} [النساء: 127]

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں (پ ۵ النسآء ۱۲۷)

4600- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127] إِلَى قَوْلِهِ {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] قَالَتْ عَائِشَةُ: «هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ اليَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا، فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے۔۔۔تا۔۔۔انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۵ النسآء ۱۲۷) یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال

4600- راجع الحديث: 2494، صحيح مسلم: 7448

حَتَّى فِي العَذْقِ، فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا، فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ«

میں شریک ہو حتیٰ کہ کھجور کے درخت میں بھی حصہ دار ہو۔ پس وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہوجائے گا اس لیے اسے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

24- بَابُ {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128]

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ۵ النسآء ۱۲۸) کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {شِقَاقٌ} [البقرة: 137]: »تَفَاسُدٌ« ، {وَأُحْضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ} [النساء: 128]: »هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ«، {كَالْمُعَلَّقَةِ} [النساء: 129]: »لاَ هِيَ أَيِّمٌ، وَلاَ ذَاتُ زَوْجٍ«. {نُشُوزًا} [النساء: 128]: »بُغْضًا«

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقٌ سے توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ میں شُحّ سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے كَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ شوہر والی نظر آئے۔ نُشُوزًا۔ عداوت۔

4601 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128] قَالَتْ: " الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ المَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ۵ النسآء ۱۲۸) یہ ایسے شخص کے متعلق ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر الگ کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

25- بَابُ {إِنَّ المُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ}

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " أَسْفَلَ النَّارِ، {نَفَقًا} [الأنعام: 35]: سَرَبًا "

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے میں۔ نَفَقًا زمین دوز راستہ۔

4601- راجع الحدیث: 2450

4602 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ»، قَالَ الأَسْوَدُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {إِنَّ المُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ}، فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ، فَرَمَانِي بِالحَصَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: «عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ، وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ»

ابراہیم اسود سے روایت راوی ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے، حتیٰ کہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے قلوب میں بھی داخل ہوگیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے حیران ہوکر کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں (پ ۵ النسآء ۱۴۵) پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے الگ گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری طرف کنکری پھینکی تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوگیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان کے ہنسنے سے حیران ہوا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان لوگوں میں بھی داخل ہوگیا تھا جو آپ حضرات کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔

26- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} [النساء: 163] إِلَى قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ} [النساء: 163]

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی (پ ۶، النسآء ۱۶۳)

4603 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں

4603- راجع الحدیث: 3412

قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»

حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

27- بَابٌ

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ کی تفسیر

{يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ} [النساء: 176] " وَالكَلاَلَةُ: مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ"

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتوٰی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوٰی دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو (پ ۶ النسآء ۱۷۶)

4605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176]"

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ برأت (سورۂ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہونیوالی آیت ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتوٰی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوٰی دیتا ہے (پ ۶ النسآء ۱۷۶) یہ آیت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

5- سُورَةِ المَائِدَةِ

سورۃ المائدہ

1- باب {حُرُمٌ} [البقرة: 173]: وَاحِدُهَا حَرَامٌ

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے

{فَبِمَا نَقْضِهِمْ} [النساء: 155]:

4604- راجع الحدیث: 3415

4605- راجع الحدیث: 4364، صحیح مسلم: 4129، سنن ابو داؤد: 2888

»بِنَقْضِهِمْ« . {الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ} [المائدة: 21]: »جَعَلَ اللَّهُ« . {تَبُوءَ} [المائدة: 29]: »تَحْمِلُ« . {دَائِرَةٌ} [المائدة: 52]: »دَوْلَةٌ« وَقَالَ غَيْرُهُ: " الإِغْرَاءُ: التَّسْلِيطُ. {أُجُورَهُنَّ} [النساء: 24]: مُهُورَهُنَّ " قَالَ سُفْيَانُ: " مَا فِي القُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ: {لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ} [المائدة: 68] " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَخْمَصَةٍ} [المائدة: 3]: »مَجَاعَةٍ« ، {مَنْ أَحْيَاهَا} [المائدة: 32]: »يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ، حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا« . {شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا} [المائدة: 48]: »سَبِيلًا وَسُنَّةً« ، المُهَيْمِنُ: »الأَمِينُ، القُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ«

فَبِمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث كَتَبَ اللهُ اور جَعَلَ اللهُ ہم معنی ہیں تَبُوْءُ تو اٹھائے دَائِرَةٌ گردشِ زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے اَلْاِغْرَاءُ لگا دینا۔ اُجُوْرَهُنَّ ان کے مہر اَلْمُهَيْمِنُ مراد قرآنِ کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے: ''تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو۔'' مَخْمَصَةٌ بھوک۔ مَنْ اَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام جانا ماسوائے حق کے، گویا سارے افراد اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا راستہ اور طریقہ۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3]

وقال ابن عباس (مخمصة) مجاعة۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر

ابنِ عباس کا قول ہے کہ مَخْمَصَةٌ سے مراد بھوک ہے۔

4606- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَتِ اليَهُودُ لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لاَتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ: يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَشُكُّ - كَانَ يَوْمَ الجُمُعَةِ أَمْ لاَ " {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3]

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے خوب علم ہے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا روز تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب

4606- راجع الحديث: 45

آیت: ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا (پ ٦ المائدہ ٣) نازل ہوئی تو مجھے شبہہ ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا}

[النساء: 43] "تَيَمَّمُوا: تَعَمَّدُوا، {آمِّينَ} [المائدة: 2]: عَامِدِينَ، أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَمَسْتُمُ} وَ {تَمَسُّوهُنَّ} [البقرة: 236] وَ {اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ} [النساء: 23]، "وَالإِفْضَاءُ: النِّكَاحُ"

فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (پ ٦ المائدہ ٦) تَتَيَمَّمُوا تم ارادہ کرو۔ آمِّيْنَ قصد کرنے والے چنانچہ اَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَسْتُمْ تَمَسُّوْهُنَّ وَاللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ الْاِفْضَاءُ۔ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

4607 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلاَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اُس کی تلاش کے سبب ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رہے۔ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سورہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔ جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں

4607- راجع الحديث: 334

يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، «فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا» فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا العِقْدُ تَحْتَهُ

نے میری کوکھ میں ضرب بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

4608 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَقَطَتْ قِلاَدَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ المَدِينَةَ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا، أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلاَدَةٍ فِي المَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ المَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ" فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ} [المائدة: 6] الآيَةَ ". فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی جانب واپس آرہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے مکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تُو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (پ ۶ المائدہ ۶) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے دل ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ}

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ کی تفسیر

4609- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ،

4608- راجع الحدیث: 334

عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ المِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ المِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَا هُنَا قَاعِدُونَ} وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، «فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے۔غزوہ بدر کے وقت خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ: ترجمہ کنز الایمان: آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں (پ ۶ المائدہ ۲۴) آپ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے خوشی ہوئی۔

4609م - وَرَوَاهُ وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، أَنَّ المِقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وکیع، سفیان، مخارق نے اس کی طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہی عرض کیا تھا۔

5- بَابُ

{إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا، أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا} [المائدة: 33] إِلَى قَوْلِهِ {أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ} [المائدة: 33] «المُحَارَبَةُ لِلَّهِ الكُفْرُ بِهِ»

باب

ترجمہ کنز الایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں ۔۔۔تا۔۔۔ یا زمین سے دور کردیئے جائیں (پ ۶ المائدہ ۳۳) اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ اللہ کیساتھ کفر کرنا۔

4610 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا، فَقَالُوا وَقَالُوا، قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ؟

سلمان ابورجا مولیٰ ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ اپنی اپنی رائے دے رہے تھے اور کہا کہ سابقہ خلفاء نے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت ابوقلابہ کی طرف دیکھا جوان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے

4609م- راجع الحديث:3952

4610- راجع الحديث:233

-أَوْ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ؟- قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الإِسْلاَمِ، إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ، قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا: قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الأَرْضَ، فَقَالَ: «هَذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا» ، فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ، وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ، فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلاَءِ؟ قَتَلُوا النَّفْسَ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: تَتَّهِمُنِي؟ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ، قَالَ: وَقَالَ: «يَا أَهْلَ كَذَا، إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ أَوْ مِثْلُ هَذَا»

اور کہا کہ اے عبداللہ بن زید! آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں یا اے ابو قلابہ! آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے قتل کو اسلام میں حلال نہیں جانتا سوائے تین مواقع کے۔ (۱) اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہوکر زنا کرے (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے (۳) اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرے اس پر حضرت عنبسہ بن سعید کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یوں حدیث بیان کی ہے میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر باتیں کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل میں چرنے کے لیے جارہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جانا اور ان کا دودھ، پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے سبب تندرست ہو گئے ایک دن وہ چرواہے پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کردیا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ گئے کیا ایسے لوگوں کے قتل کردینے میں کوئی تردد ہوسکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ ﷺ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی حضرت عنبسہ نے حیران سے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی لیکن اے اہل شام! تم ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک یہ تمہارے اندر موجود ہیں یا ایسے لوگ تمہارے اندر موجود رہیں گے۔

6- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ} [المائدة: 45]

4611 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَطَلَبَ القَوْمُ القِصَاصَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لاَ وَاللَّهِ، لاَ تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ» فَرَضِيَ القَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ»

وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی رُبیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دو دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے پس نبی کریم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم رُبیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس عرصہ میں اس انصاری عورت کے اقربا دِیت لینے پر راضی ہوگئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

7- بَابُ {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67]

4612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ» ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی جانب نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا: ترجمہ کنز الایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا

4611- انظر الحديث: 2703

4612- راجع الحديث: 3234، صحیح مسلم: 438، سنن ترمذی: 3068

مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67] الآيَةَ

کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پ ۶ المائدہ ۶۷)

8- بَابُ قَوْلِهِ: {لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225]

4613- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225] فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ "

4614- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ اليَمِينِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «لَا أَرَى يَمِينًا أُرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ»

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (پ ۷ المائدہ ۸۹) ایسے شخص کے متعلق نازل ہوئی ہے جو قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قسم کھا کر اُس کے خلاف کبھی نہیں کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا جس میں بھلائی ہو۔

9- بَابُ قَوْلِهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

4615- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

4613- انظر الحدیث: 6663

4614- انظر الحدیث: 6621

4615- انظر الحدیث: 5075,5071، صحیح مسلم: 3396

عَنْهُ قَالَ: " كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ المَرْأَةَ بِالثَّوْبِ " ثُمَّ قَرَأَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کرلیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت عطا فرمائی کہ کچھ عرصہ کے لیے کسی عورت سے نکاح کرلیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوحرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (پ ۷ المائدہ ۸۷)

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّمَا الخَمْرُ وَالمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ} [المائدة: 90]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الأَزْلاَمُ: القِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الأُمُورِ، وَالنُّصُبُ: أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا " وَقَالَ غَيْرُهُ: " الزَّلَمُ: القِدْحُ لاَ رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الأَزْلاَمِ وَالاِسْتِقْسَامُ: أَنْ يُجِيلَ القِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ بِهِ، يُجِيلُ: يُدِيرُ، وَقَدْ أَعْلَمُوا القِدَاحَ أَعْلاَمًا، بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا، وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ، وَالقُسُومُ: المَصْدَرُ "

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (پ ۷ المائدہ ۹۰)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اَلْاَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے اَلْاَنْصَابُ اور نُصُبُ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول کہ لِلزَّلَمُ سے بے پَر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَزْلَامُ ہے اَلْاِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور یوں تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قَسَمْتُ اسی سے بنا ہی اور اس کا مصدر اَلْقُسُوْمُ ہے۔

4616- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، وَإِنَّ فِي المَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ العِنَبِ«

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

4617 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

عبدالعزیز بن صُہیب حضرت انس بن مالک رضی

4616- انظر الحدیث: 5579

4617- راجع الحدیث: 2464، صحیح مسلم: 5104

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الفَضِيخَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ، وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، قَالُوا: أَهْرِقْ هَذِهِ القِلاَلَ يَا أَنَسُ، قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلاَ رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ"

اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہوکر حضرت ابوطلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ہمارے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پینے والوں نے نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس! یہ مٹکا بہا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر ملنے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

4618- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الخَمْرَ، فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدانِ جنگ میں قتل ہوکر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

4619- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، وَهْيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنْ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہوچکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد اور جَو کی۔ شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

11- بَابٌ

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} [المائدة: 93] إِلَى قَوْلِهِ: {وَاللَّهُ يُحِبُّ المُحْسِنِينَ}

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا ۔۔۔تا۔۔۔ اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے

4618- راجع الحدیث: 2815

4619- انظر الحدیث: 7337,5589,5588,5581، صحیح مسلم: 7476,7475، سنن نسائی: 5595,5594

4620 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتْ الفَضِيخُ، وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ البِيكَنْدِيُّ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ القَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي: «أَلاَ إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ»، فَقَالَ لِي: اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الفَضِيخَ، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} [المائدة: 93]"

ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جو شراب پھینکی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابونعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس دن حضرت ابوطلحہ کے در دولت پر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہوگئی پھر ایک ندا کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ یہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس دن شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں کے جو لوگ قتل کیے گئے ہیں ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پ ۷ المائدہ ۹۳)

12-بَابُ قَوْلِهِ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101]

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ کی تفسیر

4621 - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو یقیناً تم بہت کم ہنستے اور

4620- راجع الحدیث: 2464

4621- راجع الحدیث: 93، صحیح مسلم: 6072

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: »لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا« ، قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: فُلاَنٌ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101] رَوَاهُ النَّضْرُ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ شُعْبَةَ

بہت زیادہ روتے۔ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱) نضر اور روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے روایت کی ہے۔

4622 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ " فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101] حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے بطور تمسخر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، بتایئے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱)

13- بَابُ

مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ کی تفسیر

{مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلاَ سَائِبَةٍ، وَلاَ وَصِيلَةٍ وَلاَ حَامٍ} [المائدة: 103] {وَإِذْ قَالَ اللَّهُ} [المائدة: 116]: " يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ، وَإِذْ هَا هُنَا صِلَةٌ. المَائِدَةُ: أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ، وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالمَعْنَى: مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مُتَوَفِّيكَ} [آل عمران: 55]: »مُمِيتُكَ«

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چِرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (پ ۷ المائدہ ۱۰۳) وَاِذْ قَالَ اللهُ میں لفظ قَالَ يَقُوْلُ کے معنی میں ہے اور اِذْ بطور صلہ ہے۔ اَلْمَائِدَةُ اصل میں مفعول ہے جیسے، كَعِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور تَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٌ اور اس کا مطلب ہے کہ جو نفع یا بھلائی اس کے ذریعے کسی نے حاصل کی، جیسے کہتے ہیں مَادَنِيْ يُمِيْدُنِيْ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مُتَوَفِّيْكَ سے مراد ہے تجھے وفات دونگا۔

4623- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: " البَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلاَ يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لاَ يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ " قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ» وَالوَصِيلَةُ: النَّاقَةُ البِكْرُ، تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الإِبِلِ، ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِطَوَاغِيتِهِمْ، إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ، وَالحَامِ: فَحْلُ الإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ المَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ، وَأَعْفَوْهُ مِنَ الحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الحَامِيَ " وقَالَ لِي أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدًا، قَالَ: يُخْبِرُهُ بِهَذَا، قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ الهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے بیان فرمایا کہ بحیرہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے۔ سائبہ وہ جانور جس کو کافر اپنے (باطل) خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی سامان نہیں لادتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دوزخ میں دیکھا وہ اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے شروع کی تھی۔ وصیلہ اُس بن بیاہی اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی مرتبہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی، پس ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ مسلسل دوبارہ بچے جنتی اور درمیان میں کوئی نر نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے بارے میں مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے اتنے بچے مطلوب ہیں، جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے سامان ڈھانے کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بھی چیز نہیں لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

4624 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الكَرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

4623- صحیح مسلم:7122

4624- راجع الحدیث:1044

حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ»

اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم رائج کی تھی۔

14- بَابُ

{وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [المائدة: 117]

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

4625- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» ، ثُمَّ قَالَ: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} [الأنبياء: 104] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: " أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [المائدة: 117] فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم روزِ حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے ہوگے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷ الانبیآء ۱۰۴) پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں دوزخ کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا، اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلاتے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا

4625- راجع الحدیث: 3349

15- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ} [المائدة: 118]

4626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {العَزِيزُ الحَكِيمُ} [البقرة: 129] "

بسم الله الرحمٰن الرحیم

6- سُورَةُ الأَنْعَامِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ} [الأنعام: 23]: «مَعْذِرَتُهُمْ» {مَعْرُوشَاتٍ} [الأنعام: 141]: «مَا يُعْرَشُ مِنَ الكَرْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ»، {حَمُولَةً} [الأنعام: 142]: «مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا» {وَلَلَبَسْنَا} [الأنعام: 9]: «لَشَبَّهْنَا»، {لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ} [الأنعام: 19]: «أَهْلَ مَكَّةَ» {يَنْأَوْنَ} [الأنعام: 26]: «يَتَبَاعَدُونَ». {تُبْسَلُ} [الأنعام: 70]: «تُفْضَحُ». {أُبْسِلُوا} [الأنعام: 70]: «أُفْضِحُوا»، {بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ}:

تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷) پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مُرتد ہو گئے تھے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روز حشر اللہ کی بارگاہ میں جمع کر لیے جاؤ گے، اس وقت کچھ لوگوں کو دوزخ کی طرف ہانکا جارہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے نے کہا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا۔۔۔تا۔۔۔غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الانعام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فِتْنَتُهُمْ سے مراد ان کا عذر بیان کرنا ہے۔ مَعْرُوْشَاتٍ وہ بیلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا لیتی ہیں۔ حَمُوْلَةً جن پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وَلَلَبَسْنَا اور ہم ضرور شبہ ڈال دیں گے۔ يَنْأَوْنَ دور رہتے ہیں۔ تُبْسَلُ ذلیل وخوار کرنا۔ اُبْسِلُوْا ذلیل کیے گئے، ہلاک کیے گئے۔ بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔ تُبْسَلُ مراد مارنا ہے اسْتَكْثَرْتُمْ تم نے گمراہ کیا کتنے ہی انسانوں کو۔

4626- راجع الحديث: 3349

«الْبَسْطُ الضَّرْبُ» ، وَقَوْلُهُ: {اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الإِنْسِ} [الأنعام: 128] : «أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا» ، {مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الحَرْثِ"} [الأنعام: 136]: «جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا، وَلِلشَّيْطَانِ وَالأَوْثَانِ نَصِيبًا» ، {أَكِنَّةً} [الأنعام: 25] : «وَاحِدُهَا كِنَانٌ» ، {أَمَّا اشْتَمَلَتْ} [الأنعام: 143] : «يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا؟» {مَسْفُوحًا} [الأنعام: 145] : مُهْرَاقًا، {صَدَفَ} [الأنعام: 157] : "أَعْرَضَ، أُبْلِسُوا: أُويِسُوا "، وَ {أُبْسِلُوا} [الأنعام: 70] : «أُسْلِمُوا» ، {سَرْمَدًا} [القصص: 71] : «دَائِمًا» ، {اسْتَهْوَتْهُ} [الأنعام: 71] : «أَضَلَّتْهُ» ، {تَمْتَرُونَ} [الأنعام: 2] : «تَشُكُّونَ» ، {وَقْرٌ} [فصلت: 5] : " صَمَمٌ، وَأَمَّا الوِقْرُ: فَإِنَّهُ الحِمْلُ "، {أَسَاطِيرُ} [الأنعام: 25]: «وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ، وَهِيَ التُّرَّهَاتُ» ، {البَأْسَاءُ} [البقرة: 177] : «مِنَ البَأْسِ، وَيَكُونُ مِنَ البُؤْسِ» ، {جَهْرَةً} [البقرة: 55] : «مُعَايَنَةً» ، {الصُّوَرُ} [الأنعام: 73] : «جَمَاعَةُ صُورَةٍ، كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ» {مَلَكُوتٌ} [الأنعام: 75] : " مُلْكٌ، مِثْلُ: رَهَبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ، وَيَقُولُ: تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ "، {وَإِنْ تَعْدِلْ} [الأنعام: 70] : «تُقْسِطْ، لاَ يُقْبَلْ مِنْهَا فِي ذَلِكَ اليَوْمِ» ، {جَنَّ} [الأنعام: 76] : «أَظْلَمَ» ، {تَعَالَى} [النحل: 3] : " عَلاَ، يُقَالُ: عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ "، وَيُقَالُ: {حُسْبَانًا} [الأنعام: 96] : «مَرَامِيَ» ، وَ {رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ} [الملك: 5]، {مُسْتَقِرٌّ} [البقرة: 36]

ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ انہوں نے اپنی کھیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ اَكِنَّةً پردہ اس کا مفرد كِنَانٌ ہے۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ یعنی کیا یہ نر اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں؟ پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو؟ مَسْفُوحًا بہتا ہوا۔ صَدَفَ اُس سے منہ پھیرا۔ اُبْسِلُوْا ہلاک کیے گئے۔ ذلیل کیے گئے۔ سَرْمَداً ہمیشہ رہنے والا۔ اسْتَهْوَتْهُ اس کو گمراہ کردیا، اس کو چھینک دیا۔ يَمْتَرُوْنَ تم شک کرتے ہو۔ وَقْرٌ ڈاٹ، ٹینٹ وِقْرٌ وہ بوجھ جو جانور پر لادا جاتا ہے۔ اَسَاطِيْرُ فضول قصے کہانیاں۔ اس کا واحد اُسْتُوْرَةٌ اور اِسْطَارَةٌ ہے۔ اَلْبَاسَاءُ سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ اَلْبُوْمُسِ سے نکلا ہے۔ جَهْرَةً علانیہ، کھلم کھلا۔ اَلصُّوَرُ یہ صُوْرَة کی جمع ہے جیسے صَوْرَةٌ کی جمع سُوَرٌ ہے۔ مَلَكُوْتٌ بادشاہی جیسے رَهْبُوْتٌ رَحْمُوْتٌ سے بہتر ہے اور تُرْهَبُ تُرْحَمُ سے بہتر ہے۔ جَنَّ اندھیرا چھایا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حُسْبَانُ یعنی حساب۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ حُسْبَانُ سے شیطان پر پھینکنے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پیٹھ میں۔ مَسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنْوُ گچھا، خوشہ۔ قِنْوَانٌ اس کی جمع ہے۔ قِنْوَانٌ اسی طرح ہے جیسے صِنْوٌ کی جمع صِنْوَانٌ ہے۔

: »فِي الصُّلْبِ« ، {وَمُسْتَوْدَعٌ} [الأنعام: 98]: »فِي الرَّحِمِ، القِنْوُ العِذْقُ، وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ، وَالجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ« وَ {صِنْوَانٍ} [الرعد: 4]

1- بَابُ {وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ} [الأنعام: 59]

4627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " {مَفَاتِحُ الغَيْبِ} [الأنعام: 59] خَمْسٌ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ} "

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ۲۱ لقمان ۳۴)

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{قُلْ: هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65] الآيَةَ {يَلْبِسَكُمْ} [الأنعام: 65]: »يَخْلِطَكُمْ مِنَ الِالْتِبَاسِ« ، {يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82]: »يَخْلِطُوا« ، {شِيَعًا} [الأنعام: 65]: »فِرَقًا«

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵)
يَلْبِسَكُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کردے۔ يَلْبِسُوْا ملا دے۔ یہ دونوں اِلْتِبَاس سے نکلے۔ شِيَعًا فرقے۔

4628 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ}

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

4627- انظر الحدیث: 1039

4628- انظر الحدیث: 7406,7313 ' راجع الحدیث: 2516

[الأنعام: 65]، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} [الأنعام: 65] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَهْوَنُ- أَوْ هَذَا أَيْسَرُ-»

اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہارے پاؤں کے تلے سے (پ ۷ الانعام ۶۵) تو دعا فرمائی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے (پ ۷ الانعام ۶۵) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ سہل ہے۔

3- بَابُ {وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82]

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

4629- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ: {وَلَمْ يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷ الانعام ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے صحابہ کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو کوئی ناحق بات یا ظلم کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱ لقمان ۱۳)

4- بَابُ قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ، وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى العَالَمِينَ} [الأنعام: 86]

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (پ ۷ الانعام ۸۶) کی تفسیر

4630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ

ابو العالیہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ کسی کسی کو نہیں پہنچتا کہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4629- راجع الحديث: 32

4630- راجع الحديث: 3395

مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى "

4631 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى "

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کونہیں چاہیے کہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی توتم انہیں کی راہ چلو (پ ۷ الانعام ۹۰)

4632 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَفِي ص سَجْدَةٌ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ»، ثُمَّ تَلاَ: {وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ} [الأنعام: 84] إِلَى قَوْلِهِ {فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]، ثُمَّ قَالَ: «هُوَ مِنْهُمْ».

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کئے ۔۔۔تا۔۔ توتم انہیں کی راہ چلو (پ ۷ الانعام ۸۴۔۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے ہیں۔

4632م - زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ العَوَّامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: «نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ»

یزید بن ہارون، محمد بن عبید، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ان انبیائے کرام کے طریقے کی پیروی کا حکم فرمایا گیا۔

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ،

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا

4631- راجع الحدیث: 3416,3415

4632م- راجع الحدیث: 3421

وَمِنَ البَقَرِ وَالغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا} [الأنعام: 146] الآيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كُلَّ ذِي ظُفُرٍ: البَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ. {الحَوَايَا} [الأنعام: 146]: «المَبْعَرُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: " هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: {هُدْنَا} [الأعراف: 156]: تُبْنَا. هَائِدٌ: تَائِبٌ"

ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (پ ۸ الانعام ۱۴۶) ابن عباس کا قول ہے کہ ذِیْ ظُفُرٍ سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ اَلْحَوَایَا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ اُن سے دوسرے کا قول ہے کہ ھَادُوْ سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ ھُدْنَا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ ھَائِدٌ توبہ کرنے والے۔

4633 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَاتَلَ اللَّهُ اليَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوهَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی تجارت کرتے اور کھاتے رہتے۔

4633م - وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

نیز اس کی ابوعاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلاَ تَقْرَبُوا الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأنعام: 151]

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

4634 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ» قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ،

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے اسی لیے اس نے اپنی مدح خود فرمائی ہے۔ میں نے حضرت ابووائل

4633م- راجع الحدیث: 2236، صحیح مسلم: 6925، سنن ترمذی: 3530

4634- انظر الحدیث: 4637، 5220، 7403، صحیح مسلم: 6925، سنن ترمذی: 3530

قُلْتُ: وَرَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، میں نے پوچھا، کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا، ہاں!

8- بَاب {وَكِيلٌ} [الأنعام: 102]: حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ

{قُبُلًا} [الأنعام: 111]: " جَمْعُ قَبِيلٍ، وَالمَعْنَى: أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ، كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ ". {زُخْرُفَ القَوْلِ} [الأنعام: 112]: «كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ، وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ»، {وَحَرْثٌ حِجْرٌ} [الأنعام: 138]: " حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الخَيْلِ: حِجْرٌ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: حِجْرٌ وَحِجًى، وَأَمَّا الحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ البَيْتِ حِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ: قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَأَمَّا حَجْرُ اليَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ "

وَكِيلٌ یہاں حَفِيظٌ اور مُحِيطٌ کے معنی میں ہے

قُبُلًا سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قَبِيلٌ ہے۔ زُخْرُفَ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ حِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی حِجْرٌ کہتے ہیں۔ اَلْحِجْرُ قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی حِجْرٌ ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجْرٌ کہا جاتا ہے گویا وہ مَحْطُوْمٌ سے مشتق ہے جیسے قَتِيلٍ مَقْتُوْلٍ سے، اور حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک مکان کا نام ہے۔

9- بَابُ قَوْلِهِ: {هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ} [الأنعام: 150]

لُغَةُ أَهْلِ الحِجَازِ: هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ "

هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ کی تفسیر

هَلُمَّ اہل حجاز کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

10- بَابُ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا} [الأنعام: 158]

4635- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4635- راجع الحديث: 85، صحيح مسلم: 395، سنن ابو داؤد: 4312، سنن ابن ماجه: 4068

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ} [الأنعام: 158] "

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر تمام ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ مند نہ ہوگا، ترجمہ کنز الایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی (پ۸ الانعام ۱۵۸)

4636- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا» ثُمَّ قَرَأَ الآيَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوجائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (: جس کا ترجمہ کنز الایمان: کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں (پ۸ الانعام ۱۵۸))۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

7- سُورَةُ الأَعْرَافِ

سورۂ الاعراف

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَرِيَاشًا) : «المَالُ» ، {إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ المُعْتَدِينَ} [الأعراف: 55] : «فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ» ، {عَفَوْا} [النساء: 43] : «كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ» ، {الفَتَّاحُ} [سبأ: 26] : «القَاضِي» ، {افْتَحْ بَيْنَنَا} [الأعراف: 89]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رِيْشًا سے مال مراد ہے۔ اَلْمُعْتَدِيْنَ دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عَفَوْا ان کے مال کی کثرت ہوجانا۔ اَلْفَتَّاحُ فیصلہ کرنے والا۔ اِفْتَحْ بَيْنَنَا ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نَتَقْنَا ہم

4635- اخرجہ الحدیث: 85، صحیح مسلم: 395

: «اقْضِ بَيْنَنَا» ، {نَتَقْنَا} [الأعراف: 171] : «الجَبَلَ رَفَعْنَا» ، {انْبَجَسَتْ} : «انْفَجَرَتْ» ، {مُتَبَّرٌ} [الأعراف: 139] : «خُسْرَانٌ» ، {آسَى} [الأعراف: 93] : «أَحْزَنُ» ، {تَأْسَ} [المائدة: 26] : «تَحْزَنْ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ} [الأعراف: 12] : "يَقُولُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ"، {يَخْصِفَانِ} [الأعراف: 22] : «أَخَذَا الخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ، يَخْصِفَانِ الوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ» ، {سَوْآتِهِمَا} [طه: 121] : «كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا» ، {وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ} [البقرة: 36] : «هُوَ هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَالحِينُ عِنْدَ العَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ، الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ» . {قَبِيلُهُ} [الأعراف: 27] : «جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ» . {ادَّارَكُوا} [الأعراف: 38] : "اجْتَمَعُوا. وَمَشَاقُّ الإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمَّى سُمُومًا، وَاحِدُهَا سَمٌّ، وَهِيَ: عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ "، {غَوَاشٍ} [الأعراف: 41] : «مَا غُشُّوا بِهِ» {نُشُرًا} : «مُتَفَرِّقَةً» ، {نَكِدًا} [الأعراف: 58] : «قَلِيلًا» ، {يَغْنَوْا} [الأعراف: 92] : «يَعِيشُوا» ، {حَقِيقٌ} [الأعراف: 105] : «حَقٌّ» ، {اسْتَرْهَبُوهُمْ} [الأعراف: 116] : «مِنَ الرَّهْبَةِ» ، {تَلَقَّفُ} : «تَلْقَمُ» ، {طَائِرُهُمْ} [الأعراف: 131] : «حَظُّهُمْ، طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ، وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الكَثِيرِ الطُّوفَانُ» ، {القُمَّلُ} [الأعراف: 133] : «الحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الحَلَمِ، عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ» ، {سُقِطَ} [الأعراف: 149] : «كُلُّ مَنْ نَدِمَ

نے اٹھایا، بلند کیا۔ اِنْبَجَسَتْ آہستہ آہستہ پھوٹ نکلنا۔ مُتَبَّرٌ نقصان، آسیٰ افسوس کروں۔ تَأْسَ تو نے غم کھایا، افسوس کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ يَخْصِفَانِ پتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوْآتِهِمَا یہ دونوں بزرگوں کی شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ إِلَى حِينٍ یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الرِّيَاشُ ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس قَبِيلُهُ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ اِدَّارَكُوا سب جمع ہوجائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مساموں کو سُمُوْمًا کہتے ہیں اور اس کا واحد سَمٌّ ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔ غَوَاشٍ غلاف۔ نُشُرًا بکھرے ہوئے۔ نَكِدًا تھوڑے۔ يَغْنَوْا زندگی گزاری۔ حَقِيْقٌ حق ہونا۔ اسْتَرْهَبُوْهُمْ ڈر کی وجہ سے۔ تَلْقَفُ لقمہ بنالے گا۔ طَائِرُهُمْ ان کا حصہ، اُن کا نصیب۔ طُوْفَانٌ سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے ہیں۔ اَلْقُمَّلُ چیچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عُرُوْشٌ اور عَرِيْشٌ عمارت۔ سُقِطَ جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں فَقَدْ سَقَطَ فِيْ يَدِهٖ... اَلْاَسْبَاطَ بنی اسرائیل کے قبیلے يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ شُرَّعًا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ بَئِيْسٍ سخت۔ اَخْلَدَ بیٹھا، پیچھے ہٹ گیا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ۔ ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے جو جائے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاَتَاهُمُ اللهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا جِنَّةٌ جنوں سے ہے۔ فَمَرَّتْ بِهٖ۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ يَنْزَغَنَّكَ تجھے بہکائے۔ طَيْفٌ اور

فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ. الأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ» . {يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ} [الأعراف: 163] : «يَتَعَدَّوْنَ لَهُ، يُجَاوِزُونَ تَجَاوُزٌ بَعْدَ تَجَاوُزٍ» ، {تَعْدُ} [الكهف: 28] : «تُجَاوِزْ» ، {شُرَّعًا} [الأعراف: 163] : «شَوَارِعَ» ، {بَئِيسٍ} [الأعراف: 165] : «شَدِيدٍ» ، {أَخْلَدَ} [الأعراف: 176] : «إِلَى الأَرْضِ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ» ، {سَنَسْتَدْرِجُهُمْ} [الأعراف: 182] : «أَيْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ» ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا} [الحشر: 2] ، {مِنْ جِنَّةٍ} [الأعراف: 184] : «مِنْ جُنُونٍ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى خُرُوجُهَا» ، {فَمَرَّتْ بِهِ} [الأعراف: 189] : «اسْتَمَرَّ بِهَا الحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ» ، {يَنْزَغَنَّكَ} [الأعراف: 200] : «يَسْتَخِفَّنَّكَ» ، (طَيْفٌ) : «مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ» ، وَيُقَالُ: {طَائِفٌ} [الأعراف: 201] : «وَهُوَ وَاحِدٌ» ، {يَمُدُّونَهُمْ} [الأعراف: 202] : «يُزَيِّنُونَ» ، {وَخِيفَةً} [الأعراف: 205] : «خَوْفًا، وَخُفْيَةً مِنَ الإِخْفَاءِ» ، {وَالآصَالُ} [الأعراف: 205] : «وَاحِدُهَا أَصِيلٌ، وَهُوَ مَا بَيْنَ العَصْرِ إِلَى المَغْرِبِ» ، كَقَوْلِهِ: {بُكْرَةً وَأَصِيلًا} [الفرقان: 5]

طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ يَمُدُّونَهُمْ ۔وہ خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں۔ خِيفَةً اور خُفْيَةً دونوں الْإِخْفَاءِ سے ہیں بمعنی خوف۔ الْآصَالُ کا واحد اَصِيْلٌ ہے جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأعراف: 33]

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (پ ۸ الاعراف ۳۳)

4637 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا

عمرو بن مرّہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابووائل سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں

4637- راجع الحديث: 4634

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ - وَرَفَعَهُ، قَالَ: «لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ»

نے اثبات میں جواب دیا، اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے تو اس نے ظاہر اور پوشیدہ ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں اسی لیے تو اپنی مدح خود فرمائی ہے۔

2- بَابٌ

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا کی تفسیر

{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ، قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ، قَالَ: لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي، فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ المُؤْمِنِينَ} [الأعراف: 143] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "أَرِنِي: أَعْطِنِي"

ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (پ۹ الاعراف ۱۴۳) ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا عنایت عطا فرما۔

4638 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ، قَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِاليَهُودِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، فَقُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لاَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا وہ کہنے لگا اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری مجھے تھپڑ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا، اسے بلا لاؤ۔ پس وہ اسے بلا لایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ ان انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے چن لیا ہے۔"

4638- راجع الحدیث: 2412

تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ«

میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفےٰ پر بھی فضیلت دے رہا ہے، لہٰذا مجھے غصّہ آیا اور میں نے اس کو تھپڑ رسید کردیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ بروز قیامت جب تمام انسان بیہوش ہوجائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا لیکن دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہونگے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بیہوشی کے بدلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

000- بَابُ {المَنَّ وَالسَّلْوَى}

[البقرة: 57]

4639- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءُ العَيْنِ«

اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کی تفسیر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھُمبی مَنّ کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

3- بَابُ

{قُلْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللهِ وَكَلِمَاتِهِ، وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ}

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (پ ۹ الاعراف ۱۵۸)

4640- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ

4639- راجع الحديث: 4478

4640- راجع الحديث: 3661

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ، فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا، فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ« قَالَ: وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، إِنِّي قُلْتُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "غَامَرَ: سَبَقَ بِالْخَيْرِ"

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان شکر رنجی۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خفا کر دیا۔ حضرت عمر غصّے میں اُن کے پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابوبکر بھی اُن کے پیچھے جا پہنچے اور معافی چاہی۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کو دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا۔ پس حضرت ابوبکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی خدمت میں حاضر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑ کر آئے ہیں راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے اس فعل پر نادم ہوئے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور تمام واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلال آگیا اور حضرت ابوبکر یہی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غَامَرَ سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

4- بَابُ {وَقُولُوا حِطَّةٌ} [البقرة: 58]

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

4641 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ رسول

4641- راجع الحدیث: 3403

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا، وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ} [البقرة: 58]. فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ"

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (پ۱البقرۃ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سُرین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے داخل ہوئے کہ بالی میں دانے۔

5- بَابُ {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ} [الأعراف: 199]

ترجمہ کنز الایمان: اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ۹الاعراف۱۹۹) کی تفسیر

العُرْفُ: المَعْرُوفُ"

اَلْعُرْفُ سے مراد ہے اچھا کام۔

4642 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ القُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا» ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ، قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فَاسْتَأْذَنَ الحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ» ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الجَزْلَ وَلاَ تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الحُرُّ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ}

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے پاس آکر قیام کیا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقربین میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک پہنچ ہے چنانچہ میرے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ جلد میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حُر نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی، جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم، نہ تو آپ ہم پر مال لُٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور نہیں پیٹنے کا۔ قصد تک کیا،

4642- انظر الحدیث:7286

[الأعراف: 199]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الجَاهِلِينَ، »وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلاَهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ«

لیکن حضرت حُر نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حکم سے نہ بڑھے اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب اللہ کے سامنے کھڑے رہ گئے۔

4643 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، {خُذِ العَفْوَ} [الأعراف: 199] وَأْمُرْ بِالعُرْفِ قَالَ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي أَخْلاَقِ النَّاسِ«.

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لیے نازل فرمائی ہے۔

4644 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: »أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ العَفْوَ مِنْ أَخْلاَقِ النَّاسِ، أَوْ كَمَا قَالَ«

دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) یہ لوگوں کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ (أَوْ كَمَا قَالَ)۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

8- سُورَةُ الأَنْفَالِ

سورۂ الانفال

1- بَابُ قَوْلِهِ:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ کی تفسیر

{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ، قُلْ: الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ} [الأنفال: 1] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الأَنْفَالُ: المَغَانِمُ " قَالَ قَتَادَةُ: {رِيحُكُمْ} [الأنفال: 46]: »الحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ«

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو (پ ۹ الانفال ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ الْاَنْفَال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ رِيحُكُمْ لڑائی کہا

4643- انظر الحديث: 4644، سنن ابو داؤد: 4787

4644- راجع الحديث: 4643

4645 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الأَنْفَالِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ» {الشَّوْكَةُ} [الأنفال: 7]: «الحَدُّ». (مُرْدَفِينَ): "فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِي وَأَرْدَفَنِي: جَاءَ بَعْدِي". ذُوقُوا: «بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الفَمِ»، {فَيَرْكُمَهُ} [الأنفال: 37]: "يَجْمَعَهُ شَرِّدْ: فَرِّقْ". {وَإِنْ جَنَحُوا} [الأنفال: 61]: «طَلَبُوا، السِّلْمُ وَالسَّلْمُ وَالسَّلاَمُ وَاحِدٌ»، {يُثْخِنَ} [الأنفال: 67]: «يَغْلِبَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مُكَاءً} [الأنفال: 35]: «إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ». {وَتَصْدِيَةً} [الأنفال: 35]: «الصَّفِيرُ»، {لِيُثْبِتُوكَ} [الأنفال: 30]: «لِيَحْبِسُوكَ»

گیا ہے کہ نَافِلَۃٌ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔
سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اَلشَّوْکَۃُ سے دھار مراد ہے۔ مُرْدِفِیْنَ فوج در فوج۔ رَدِّفَنِیْ میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْ عذاب چکھو، تجربہ کر کے دیکھو۔ یہ منہ سے چکھنے کے بارے میں نہیں ہے۔ فَیَرْکُمَہٗ اس کو جمع کرے۔ شَرِّدْ علیحدہ کر۔ جَنَحُوْا طلب کیا۔ یُثْخِنَ غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُکَآءً کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کر کے سیٹی کی آواز نکالنے کو لِیُثْبِتُوْکَ تاکہ مجھے قید کرلیں۔ تاکہ تجھ محبوس کرلیں۔

000- بَابُ

{إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ البُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [الأنفال: 22]

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ۹ الانفال ۲۲)

4646 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ البُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [الأنفال: 22] قَالَ: «هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ۹ الانفال ۲۲) بنی عبدالدار کے کچھ غلط کار لوگوں کے بارے میں ہے۔

4645- راجع الحدیث: 4029، صحیح مسلم: 7474

2- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ المَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ} [الأنفال: 24] " اسْتَجِيبُوا: أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ

اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے (پ۹ الانفال ۲۴) اِسْتَجِيْبُوْا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيْكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

4647- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: " مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ} [الأنفال: 24] " ثُمَّ قَالَ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ» . فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ،

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں (پ۹ الانفال ۲۴) پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتادوں، اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ ﷺ جانے کے لیے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کروایا۔

4647م- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ حَفْصًا، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ: " هِيَ: الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ السَّبْعُ المَثَانِي "

معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابوسعید بن معلٰی سے یہی سنا، جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے حضور نے اُن سے فرمایا کہ وہ سورۂ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

4647م- راجع الحديث: 4474

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذْ قَالُوا: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [الأنفال: 32] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ العَرَبُ الغَيْثَ»، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يُنَزِّلُ الغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا}

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا (پ ۹ الانفال ۳۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآنِ کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہلِ عرب بارش کو غَيْثُ کہتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر (پ ۲۵ الشوریٰ ۲۸)

4648 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، " فَنَزَلَتْ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [الأنفال: 34] " الآيَةَ

عبدالحمید بن کُردید صاحب الزیادی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "اے اللہ! گر یہ قرآن تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر نازل فرما" اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳-۳۴)

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ} [الأنفال: 33]

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳)

4649 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا

عبدالحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن

4648- انظر الحديث: 4649، صحيح مسلم: 6995

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ، صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ، أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، " فَنَزَلَتْ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ} " الآيَةَ

مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر اور کوئی درد ناک عذاب نازل فرما۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳۔۳۴)

5- بَابُ {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ} [الأنفال: 39]

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ کی تفسیر

4650 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلاَ تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا} [الحجرات: 9] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لاَ تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ؟ فَقَالَ: " يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهَذِهِ الآيَةِ وَلاَ أُقَاتِلُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ، الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93] إِلَى آخِرِهَا "، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «قَدْ فَعَلْنَا عَلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا۔ پھر کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں (پ ۲۶ الحجرات ۹) پس آپ کو کون سی چیز ان کے ساتھ لڑنے سے مانع ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ اے بھتیجے! مجھے اس

4650- راجع الحديث: 3130

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الإِسْلاَمُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُونَهُ وَإِمَّا يُوثِقُونَهُ، حَتَّى كَثُرَ الإِسْلاَمُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ»، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لاَ يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ، قَالَ: «فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟» قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ أَمَّا عُثْمَانُ: فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ: فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - وَهَذِهِ ابْنَتُهُ - أَوْ بِنْتُهُ - حَيْثُ تَرَوْنَ"

آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ محبوب ہے بنسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صاف حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب (پ ۹ الانفال ۳۳۔۳۴) وہ آدمی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم تھی لہٰذا کافران کے دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے حتیٰ کہ مسلمان اکثریت میں آ گئے لہٰذا فتنہ مٹ گیا۔ جب اس آدمی نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرما رہے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے کہا: علی اور عثمان کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ حضرت عثمان کی خطا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے نسبًا چچازاد بھائی اور داماد ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

4651 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا - أَوْ إِلَيْنَا -

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو قتال اور فتنہ برپا ہے اس کے متعلق آپ

4651- راجع الحدیث: 3130

ابْنُ عُمَرَ. فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الفِتْنَةِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الفِتْنَةُ؟ «كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةٌ وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى المُلْكِ»

کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد ﷺ نے مشرکین سے قتال کیا کیونکہ کفار کے قریب جانا فتنہ کا شکار ہونا تھا۔ لہٰذا وہ قتال تخت و سلطنت کے لیے نہ تھا۔

6- بَابُ

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَ يَفْقَهُونَ}

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۰ الانفال ٦٥)

4652 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ}، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ" - فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَنْ لاَ يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ - " ثُمَّ نَزَلَتْ: {الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ} [الأنفال: 66] الآيَةَ. فَكَتَبَ أَنْ لاَ يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ " وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً: نَزَلَتْ: {حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ} [الأنفال: 65]، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: «وَأُرَى الأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ المُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۰ الانفال ٦٥) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی مرتبہ یہ بھی کہا بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی (پ ۱۰ الانفال ٦٦) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں

4652- انظر الحدیث: 4653

7- بَابُ

(الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا) الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ {وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ} [البقرة: 249]

4653 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ} شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ التَّخْفِيفُ "، فَقَالَ: (الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا، فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ) قَالَ: «فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ العِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ»

گے (پ ۱۰ الانفال ٦٦) سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو۔۔۔۔ تا۔۔۔۔ اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے (پ ۱۰ الانفال ٦٦)

یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے (پ ۱۰ الانفال ٦٥) تو مسلمانوں کو اس میں دشواری محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہوگیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد کمی کردی آگئی اور فرمایا گیا: ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے (پ ۱۰ الانفال ٦٦) راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کمی فرما دی تو جس قدر کمی فرمائی گئی اسی حساب سے مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہوگئی۔

9- سُورَةُ بَرَاءَةَ

{وَلِيجَةً} [التوبة: 16] : «كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ» ، {الشُّقَّةُ} [التوبة: 42] : " السَّفَرُ، الخَبَالُ: الفَسَادُ، وَالخَبَالُ: المَوْتُ "، {وَلاَ تَفْتِنِّي} [التوبة: 49] : «لاَ تُوَبِّخْنِي» ، {كَرْهًا}

سورۃ التوبہ

ولیجۃً وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشُّقَّةُ سفر۔ الْخَبَالُ موت۔ وَلَا تَفْتِنِّي مجھے مت جھڑکو۔ كَرْهًا اور كُرْهًا ہم معنی ہیں۔ مُدَّخَلًا داخل ہونے کی جگہ۔ يَجْمَحُونَ دوڑتے

4653- سنن ابو داؤد: 2646

[النساء: 19] وَ{كُرْهًا} [النساء: 19]: «وَاحِدٌ»، {مُدَّخَلًا} [النساء: 31]: «يُدْخَلُونَ فِيهِ»، {يَجْمَحُونَ} [التوبة: 57]: «يُسْرِعُونَ»، {وَالمُؤْتَفِكَاتِ} [التوبة: 70]: "ائْتَفَكَتْ: انْقَلَبَتْ بِهَا الأَرْضُ" {أَهْوَى} [النجم: 53]: «أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ»، {عَدْنٍ} [التوبة: 72]: "خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَيْ أَقَمْتُ، وَمِنْهُ: مَعْدِنٌ، وَيُقَالُ: فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ، فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ". {الخَوَالِفُ} [التوبة: 87]: «الخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي، فَقَعَدَ بَعْدِي، وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الغَابِرِينَ، وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الخَالِفَةِ، وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ»، {الخَيْرَاتُ} [البقرة: 148]: «وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الفَوَاضِلُ» (مُرْجَوْنَ): "مُؤَخَّرُونَ، الشَّفَا: شَفِيرٌ، وَهُوَ حَدُّهُ، وَالجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالأَوْدِيَةِ". {هَارٍ} [التوبة: 109]: "هَائِرٍ، يُقَالُ: تَهَوَّرَتِ البِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ، وَانْهَارَ مِثْلُهُ". {لَأَوَّاهٌ} [التوبة: 114]: "شَفَقًا، وَفَرَقًا، وَقَالَ الشَّاعِرُ:

[البحر الوافر]

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ... تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الحَزِينِ"

جا ئیں، وَالْمُؤْتَفِكَاتِ وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ أَهْوٰی اسے گڑھے میں دھکیل دیا گیا۔ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عَدَنْتُ بِأَرْضٍ میں اس زمین میں رہ گیا۔ مَعْدِنٌ اسی سے نکلا ہے۔ اور مَعْدِنِ صِدْقٍ سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ اَلْخَوَالِف یہ اَلْخَالِفُ کی جمع ہے یعنی وہ جو مجھے چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے۔ يَخْلُفُه فِي الْغَابِرِيْنَ اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مؤنث کے لیے ہو، یوں اس کا واحد اَلْخَالِفَتهِ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف پائے جانے چاہئیں جیسے فَارِسٌ سے فَوَارِسٌ اور هَالِك سے هَوَلكٌ۔ اَلْخَيْرَاتُ اس کا واحد خَيْرَةٌ ہے یعنے بھلائی۔ مُرْجَوْنَ مؤخر کیے گئے۔ اَلشَّفَا کنارا۔ اَلْجُرُوْفُ نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ سے بن جاتی ہیں۔ هَارٍ گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ کنواں گر گیا اور اسی طرح نہرین۔ لَأَوَّاهٌ خدا سے ڈرنے والا، آہ وزاری کرنے والا:

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الحَزِينِ

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ المُشْرِكِينَ} [التوبة: 1] {أُذَانٌ} [التوبة: 3]: «إِعْلَامٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أُذُنٌ} [التوبة: 61]: يُصَدِّقُ، {تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا} [التوبة:

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیزاری کا حکم سناتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے (پ ۱۰ التوبۃ ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی

[103] : " وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ، وَالزَّكَاةُ: الطَّاعَةُ وَالإِخْلاَصُ ". {لاَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ} [فصلت: 7] : «لاَ يَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (يُضَاهُونَ) يُشَبِّهُونَ»

بات سن کر یقین کرے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے ہم معنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزَّكَاةُ اور الطَّاعَةُ اور الْإِخْلَاصُ ۔ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے ۔ يُضَاهِؤُنَ اُسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

4654 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176] وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ"

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتوٰی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوٰی دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (پ ٦ النسآء ١٧٦) اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۂ التوبہ ہے۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَسِيحُوا فِي الأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الكَافِرِينَ} [التوبة: 2] " سِيحُوا: سِيرُوا "

فَسِيحُوا فِي الْاَرْضِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے (پ ١٠ التوبۃ ١) سِيحُوا سیر کرو، چلو پھرو۔

4655 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ

4654- راجع الحديث: 4605,4364

4655- راجع الحديث: 369

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى، أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ «أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ، «وَأَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دینا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر

{وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الحَجِّ الأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ المُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة: 3] " آذَنَهُمْ: أَعْلَمَهُمْ "

ترجمہ کنز الایمان: اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ ۱۰ التوبہ ۳)

4656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي المُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى، أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ حُمَيْدٌ: ثُمَّ «أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ، «وَأَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو روانہ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہوکر

4656- راجع الحديث: 369

خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

4- بَابُ {إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 4]

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

4657- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لاَ يَحُجَّنَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ» فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الحَجِّ الأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے قبل حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد حج اکبر کا دن ہے۔

5- بَابُ {فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ} [التوبة: 12]

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ کی تفسیر

4658 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: «مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الآيَةِ إِلَّا ثَلاَثَةٌ، وَلاَ مِنَ المُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ» . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: إِنَّكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُخْبِرُونَا فَلاَ نَدْرِي، فَمَا بَالُ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلاَقَنَا؟ قَالَ: «أُولَئِكَ الفُسَّاقُ، أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَوْ شَرِبَ المَاءَ البَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ»

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اِس آیت کے مخاطبین سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفےٰ ﷺ کے ساتھی ہیں، لہٰذا آپ کو معلوم ہوگا، ذرا ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتایئے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں اور ایک تو ان میں سے اتنا بوڑھا ہوگیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیئے تو اس کی ٹھنڈک

4657- راجع الحديث: 369

محسوس نہیں کرسکتا۔

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة: 34]

4659 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ»

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ۱۰ التوبۃ ۳۴)

عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال ہوگا وہ بروز قیامت گنجا سانپ بن جائے گا۔

4660 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الأَرْضِ؟ قَالَ: "كُنَّا بِالشَّأْمِ فَقَرَأْتُ: {وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة: 34] " قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هَذِهِ فِينَا، مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: «إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ»

زید بن وہب کا بیان ہے کہ زبدہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے پوچھا کہ ایسی کس چیز نے آپ کو اس جگہ لا کر ٹھہرایا؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ۱۰ التوبۃ ۳۴) اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے متعلق ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے بارے میں ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَنَزْتُمْ

يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں

4659- راجع الحديث: 1403

4660- راجع الحديث: 1406

لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ} [التوبة: 35]

4661- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: «هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ»

اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا (پ ۱۰ التوبۃ ۳۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوگیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

8- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ} {القَيِّمُ} «هُوَ القَائِمُ»

4662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ، مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى، وَشَعْبَانَ "

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں (پ ۱۰ التوبۃ ۳۶) اَلْقَيِّمُ سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ پھیرا کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الآخری وشعبان کے درمیان ہے۔

9- بَابُ قَوْلِهِ:

{ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] «أَيْ نَاصِرُنَا، السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ»

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے ساتھی سے فرماتے تھے: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ السَّكِينَةُ یہ فَعِيلَةٌ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

4661- راجع الحديث: 1404

4662- راجع الحديث: 67

4663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ المُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: »مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا«

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تو عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا: اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

4664 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ: »أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ« . فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِسْنَادُهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا، فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ، وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ

ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے مابین کلام ہوا تو میں نے کہا کہ ان کے والدِ محترم حضرت زبیر، ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ان کے نانا جان حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں، میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی، پھر ایک شخص نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

4665 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: »مَعَاذَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُحِلُّهُ أَبَدًا« . قَالَ: قَالَ النَّاسُ: بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ: " وَأَيْنَ بِهَذَا

ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے راوی ہیں کہ جب دونوں حضرات میں اختلاف رائے ہوا تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے جنت اور کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرا لیں اور خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان

4663- انظر الحدیث: 3922,3653

4664- انظر الحدیث: 4666,4665

4665- راجع الحدیث: 4664

الأَمْرِ عَنْهُ، أَمَّا أَبُوهُ: فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ الزُّبَيْرَ - وَأَمَّا جَدُّهُ: فَصَاحِبُ الغَارِ - يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ - وَأُمُّهُ: فَذَاتُ النِّطَاقِ - يُرِيدُ أَسْمَاءَ - وَأَمَّا خَالَتُهُ: فَأُمُّ المُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَأَمَّا عَمَّتُهُ: فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ خَدِيجَةَ - وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَجَدَّتُهُ - يُرِيدُ صَفِيَّةَ - ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الإِسْلاَمِ، قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ، وَاللَّهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ، فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالأُسَامَاتِ وَالحُمَيْدَاتِ يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ، إِنَّ ابْنَ أَبِي العَاصِ بَرَزَ يَمْشِي القُدَمِيَّةَ - يَعْنِي عَبْدَ المَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ -"

ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ امر ان سے دور نہیں کیونکہ ان کے والدِ محترم تو نبی کریم ﷺ کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیر۔ ان کے نانا حضور کے یارِ غار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ پھر وہ خود پاک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں، خدا کی قسم اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے قرابت دار ہیں۔ لہٰذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں لیکن یہ کیا بات ہے کہ انہوں نے بنی اسد، بنی تویت اور بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر مقدم کیا۔ کیا یہ سوچنے کی بات نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبدالملک بن مروان پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔

4666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: «أَلاَ تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا» . فَقُلْتُ: «لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَلاَ لِعُمَرَ، وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ» . وَقُلْتُ: «ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ،

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر حیران نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لیے کھڑے ہیں میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لیے ایسی کوشش کروں گا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے لیے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی کے

4666- راجع الحدیث: 4664

وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ، وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي، وَلاَ يُرِيدُ ذَلِكَ«. فَقُلْتُ: »مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي، فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا، وَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ«

صاحبزادے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لہٰذا وہ خود کو اتنی بلندی پر اٹھالے گئے اور مجھے قریب رکھنا نہیں چاہتے مجھے گمان بھی نہ تھا کہ وہ مجھ سے اس طرح اعراض کریں گے، لیکن میں بھلائی نہیں چھوڑوں گا اور اپنے چچا کی اولاد کا حاکم ہونا تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ دوسروں کی بیعت کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ} [التوبة: 60] قَالَ مُجَاهِدٌ: »يَتَأَلَّفُهُمْ بِالعَطِيَّةِ«

4667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ، وَقَالَ: أَتَأَلَّفُهُمْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدَلْتَ، فَقَالَ: »يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ«

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ کی تفسیر

تالیفِ قلوب، مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کچھ مال آیا تو آپ نے دو چار افراد کے مابین تقسیم فرما دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: 79] {يَلْمِزُونَ} [التوبة: 79]: »يَعِيبُونَ«، وَ {جُهْدَهُمْ} [التوبة: 79]: " وَجَهْدَهُمْ: طَاقَتَهُمْ "

4668 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ،

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں (پ ۱۰ التوبۃ ۷۹) يَلْمِزُوْنَ عیب لگانا جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

4667- راجع الحديث:1415

4668- راجع الحديث:1415

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: "لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ، فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ المُنَافِقُونَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا، وَمَا فَعَلَ هَذَا الآخَرُ إِلَّا رِئَاءً، فَنَزَلَتْ: {الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ} [التوبة: 79] "الآيَةَ

ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابوعقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر ریا کاری ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پرواہ ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لیے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۱۰ التوبۃ ۷۹)

4669- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ اليَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ. كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ»

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خیرات کرنے کے لیے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی کوشش سے ایک مد چیز لے کر آسکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

12- بَابُ قَوْلِهِ:

{اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80]

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر باران کی معافی چاہو گے (پ ۱۰ التوبۃ ۸۰)

4670- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب

4669- راجع الحديث: 1415

4670- راجع الحديث: 1269، صحيح مسلم: 6158,6157

أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ، وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً} [التوبة: 80]، وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ " قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

عبداللہ بن ابی مر گیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لیے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے عرض کی، تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میرے رب نے تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لیے معافی چاہو یا اس کے لیے معافی نہ چاہو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی معافی چاہو گے۔ چنانچہ میں اس کے لیے ستر مرتبہ سے بھی زائد معافی طلب کرلوں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو منافق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ۱۰ التوبۃ ۸۵)

4671 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، وقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ چلنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کا دامن تھام کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں دن یہ اور فلاں دن وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

4671- راجع الحدیث:1366

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ» فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا» قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا} [التوبة: 84] إِلَى قَوْلِهِ {وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84] قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کردیں تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اے عمر! مجھے نہ روکو! جب میں زیادہ مُصر ہوا تو فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے یہ پہلو اختیار کرلیا ہے، لہٰذا اگر مجھے یہ علم ہوجائے کہ ستر مرتبہ سے زائد مغفرت مانگنے پر اس کی بخشش ہوجائیگی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرونگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب واپس تشریف لائے تو کچھ دُور ہی آئے تھے کہ سورۂ برات کی یہ دونوں آیات نازل ہوگئیں۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے (پ ۱۰ التوبۃ ۸۵) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کو روکنے کی جرأت کی تھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔

13- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ۱۰ التوبۃ ۸۵)

4672 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی رئیس منافقین کی موت واقع ہوئی تو عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز

عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ بِثَوْبِهِ، فَقَالَ: تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ، وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ؛ قَالَ: " إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ - أَوْ أَخْبَرَنِي اللَّهُ - فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ، أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80] فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ " قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84]

جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا (پ ۱۰ التوبہ ۸۰) پھر آپ نے فرمایا کہ میں اس کے لیے ستر سے زیادہ مرتبہ معافی طلب کرلوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی (اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے۔) (آیت ۸۴)

14- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ، فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} [التوبة: 95]

سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے (پ ۱۱ التوبہ ۹۵)

4673 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ: " وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ

عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دینے کے بعد تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت مجھ پر یہ فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

4673- راجع الحديث: 2757

أَكُونَ كَذَّبْتُهُ فَأُهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَّبُوا حِينَ أُنْزِلَ الوَحْيُ: {سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ} [التوبة: 95] إِلَى قَوْلِهِ {الفَاسِقِينَ} [البقرة: 26]"

سچ عرض کر دیا اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (پ ۱۱ التوبۃ ۹۵)

15- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 102]

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۰ التوبۃ ۱۰۲)

4674 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ، وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالاَ: أَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ، فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ "

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی جانب لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ بھی ملے جن کا نصف جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور نصف جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے، جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنتِ عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش گاہ ہے۔ پھر اُن فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا نصف جسم خوبصورت اور نصف بدصورت تھا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔

4674- راجع الحدیث: 845

16- بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 113]

4675- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيْ عَمِّ، قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ". فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ« . فَنَزَلَتْ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى، مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الجَحِيمِ} [التوبة: 113]

أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۳)

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم حضرت مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور اُس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے بارے میں بارگاہِ الٰہی میں کچھ عرض کرسکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے راستے سے منہ پھیر گے؟ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوگئی۔ ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۳)

17- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ العُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ تَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ}

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۸)

4675- راجع الحديث: 1360

4676- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، ح قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فِي حَدِيثِهِ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118] قَالَ: فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ«

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہوجانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں نے عرض کی کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

18- بَابُ

{وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لاَ مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا، إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ} [التوبة: 118]

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۸)

4677- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ، غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ العُسْرَةِ، وَغَزْوَةِ بَدْرٍ -

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والدِ ماجد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ اُن تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے علاوہ اور کسی غزوہ میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہے تھے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بات

4676- راجع الحديث: 2757

4677- راجع الحديث: 2757

قَالَ: فَأَجْمَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى، وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِي، وَكَلاَمِ صَاحِبَيَّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلاَمِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا، فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلاَمَنَا، فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الأَمْرُ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلاَ يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ، وَلاَ يُصَلِّي وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ» قَالَتْ: أَفَلاَ أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ؟ قَالَ: «إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ» حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ القَمَرِ، وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا، حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ، فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ، ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: {يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ،

عرض کر دینے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے آئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور اقامت کا آغاز مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو ممانعت فرما دی اور ہم تینوں کے علاوہ کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت نہیں فرمائی۔ چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے بچنے لگے۔ جب مجھے اس کی حالت میں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تو مجھے یہ صدمہ ستانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھائیں گے اور اللہ نہ کرے رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی رویہ رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ امّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رونق افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ بھلائی اور تعاون کو معمول بنائے رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے امّ سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی۔ انہوں نے عرض کی۔ کیا میں انہیں خوشخبری دینے کے لیے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہوجائے گی تو تمہیں باقی رات آرام میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کرلی تو ہماری توبہ قبول ہوجانے کا اعلان کروایا اور

قُلْ: لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ، وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ} [التوبة: 94] الآيَةَ

جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے لگتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہیں جن کی توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی اور نہ پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جھوٹ بولتے ہوئے اپنے عذر پیش کردیئے تھے لیکن وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہوگا۔ چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہٗ نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے (پ ۱۱ التوبۃ ۹۴)

19- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119]

وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۹)

4678 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ " فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ،

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو سچ بولنے پر اس قدر نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور صحیح بات عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس کے متعلق یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک

4678- اخرجه الحديث: 2757

وَالْأَنْصَارِ} [التوبة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] "

اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۷-۱۱۹)

20- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ، حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} »مِنَ الرَّأْفَةِ«

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (پ ۱۱ التوبۃ ۱۲۸) رَءُوْفٌ یہ الرَّافَۃِ سے ہے یعنی مہربان۔

4679- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الوَحْيَ - قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ اليَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالقُرَّاءِ فِي المَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ تَجْمَعَ القُرْآنَ "، قَالَ أَبُو

ابن سباق حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان معرکہ آرائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگِ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہٰذا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ کر دیئے جائیں۔ اگر اللہ نہ کرے ایسا ہوا تو قرآنِ کریم کا اکثر حصہ ضائع

4679- راجع الحدیث: 2807، سنن ترمذی: 3104

بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: «كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِذَلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لاَ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، وَلاَ نَتَّهِمُكَ، «كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ: «كَيْفَ تَفْعَلاَنِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ القُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالأَكْتَافِ، وَالعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ} [التوبة: 128] إِلَى آخِرِهِمَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا القُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ، وَقَالَ مُوسَى: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ، وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا

ہو جائے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کروالیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس پر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ متفق کرنے پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اتفاق رائے ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ بیٹھے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نوجوان اور ذہین شخص ہو نیز ہم تم پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی ہوتی تو اُسے بھی تم لکھا کرتے تھے، لہٰذا قرآن کریم کو جمع کرنے کی خدمت تم انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآنِ کریم کو جمع کرنے سے وہ کام میرے لیے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کی کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس میں انہیں اپنے ساتھ متفق کرنے پر اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لیے ہمت پکڑی اور قرآن مجید کی تلاش شروع کردی، پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ کے پٹھے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ حتیٰ کہ

إِبْرَاهِيمُ. وَقَالَ: مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ

مجھے سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ملیں اور اُن کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، (یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخری سورت تک) (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآنِ کریم کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے وصال فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے بھی وصال فرمایا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہا۔ (۲) عثمان بن عمرو، لیث، یونس، ابن شہاب (۳) لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ انصاری (۴) موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت ابوخزیمہ (۵) یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد (۶) ابو ثابت، ابراہیم، حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ عنہم۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

10- سُورَةِ يُونُسَ

1- بَابُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ} [يونس: 24]: «فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ» وَ {قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ} [يونس: 68] وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: {أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ} [يونس: 2]: «مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «خَيْرٌ»، يُقَالُ: {تِلْكَ آيَاتُ} [البقرة: 252]: «يَعْنِي هَذِهِ أَعْلاَمُ الْقُرْآنِ»، وَمِثْلُهُ: {حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ} [يونس: 22]: «الْمَعْنَى بِكُمْ»، يُقَالُ: {دَعْوَاهُمْ} [الأعراف: 5] «دُعَاؤُهُمْ»، {أُحِيطَ بِهِمْ} [يونس: 22]: «دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ»،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ یونس

باب

ابن عباس کا قول ہے کہ فَاخْتَلَطَ سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ پانی کی وجہ سے اُگتا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ۔ بے نیاز ہے، پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے کہتے ہیں کہ تِلْكَ اٰيٰتُ سے مراد یہ قرآنی نشانیاں ہیں اور ان کے مانند۔ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ ...... سے مراد بکم ہے۔ دَعْوٰهُمْ سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔ اُحِيْطَ بِهِمْ ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ ...... گناہوں نے اس کو گھیر لیا

{أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ} [البقرة: 81]، فَأَتْبَعَهُمْ: »وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ«، {عَدْوًا} [البقرة: 97]: »مِنَ العُدْوَانِ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالخَيْرِ} [يونس: 11]: "قَوْلُ الإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ: اللَّهُمَّ لاَ تُبَارِكْ فِيهِ وَالعَنْهُ". {لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ} [يونس: 11]: »لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ«، {لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الحُسْنَى} [يونس: 26]: »مِثْلُهَا حُسْنَى«. {وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]: »مَغْفِرَةٌ وَرِضْوَانٌ« وَقَالَ غَيْرُهُ: »النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الكِبْرِيَاءُ المُلْكُ«

فَأَتْبَعَهُمْ اور أَتْبَعَهُمْ ہم معنی ہیں عَدْوًا یہ عُدْوان سے بنا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ ...... اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ ایسے الفاظ انسان اُس وقت منہ سے نکالتا ہے جب اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کوستا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو، اس پر لعنت ہو۔ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ اس کی مدت پوری ہوگئی، جس کو کوسا تھا وہ مر گیا۔ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ سے مراد بخشش ہے۔ دوسرے حضرات نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے۔ الْكِبْرِيَاءُ بادشاہی، حکومت۔

2- بَابٌ

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ کی تفسیر

{وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ البَحْرَ، فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا، حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الغَرَقُ قَالَ: آمَنْتُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ المُسْلِمِينَ} [يونس: 90] {نُنَجِّيكَ} [يونس: 92]: "نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الأَرْضِ، وَهُوَ النَّشَزُ: المَكَانُ المُرْتَفِعُ"

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آ لیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (پ ۱۱ التوبۃ ۹۰) تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامانِ عبرت ہو جائے۔

4680 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَاليَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ، فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: »أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ مستحق ہو، لہٰذا تم روزہ

4680- راجع الحديث: 2004، صحیح مسلم: 2652,2651، سنن ابو داؤد: 2444

رکھا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

11- سُورَةُ هُودٍ

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: " الأَوَّاهُ: الرَّحِيمُ بِالحَبَشِيَّةِ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بَادِئَ الرَّأْيِ} : «مَا ظَهَرَ لَنَا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الجُودِيِّ} [هود: 44] : «جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ» وَقَالَ الحَسَنُ: {إِنَّكَ لَأَنْتَ الحَلِيمُ} [هود: 87] : «يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَقْلِعِي} [هود: 44] : «أَمْسِكِي» . {عَصِيبٌ} [هود: 77] «شَدِيدٌ» . {لاَ جَرَمَ} [هود: 22] : «بَلَى» . {وَفَارَ التَّنُّورُ} [هود: 40] : «نَبَعَ المَاءُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «وَجْهُ الأَرْضِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ہُود

ابو میسرہ کا قول ہے کہ اَلْاَوَّاہُ حبشہ کی زبان میں رَحِیْمُ کو کہتے ہیں۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّاْیِ جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے اَلْجُوْدِیِّ یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ ...... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن عباس کا قول ہے اَقْلِعِیْ ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِیْبٌ شدید، سخت۔ لَاجَرَمَ کیوں نہیں۔ فَارَ التَّنُّوْرُ پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

1- بَابٌ

{أَلاَ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلاَ حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ} [هود: 5] وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَحَاقَ} [هود: 8] : «نَزَلَ» . {يَحِيقُ} [فاطر: 43] : «يَنْزِلُ» . {يَئُوسٌ} : «فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَبْتَئِسْ} [هود: 36] : «تَحْزَنْ» . {يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ} [هود: 5] : «شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الحَقِّ» . {لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ} [هود: 5] : «مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا»

باب

ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (پ ۱۱ھود ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقَ اُترا۔ یَحِیْقُ اترتا ہے۔ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ ...... کے وزن پر ناامید ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَئِسْ غم کھا۔ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ سینوں کو دُوہرا کرنا ستر چھپانے کی غرض سے لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ یعنی اللہ سے چھپائیں بساط بھر۔

4681- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ،

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے

4681 انظر الحدیث: 4683,4682

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: «أَلاَ إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ» قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ: «أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرَھُمْ ...... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے قضائے حاجت اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے حیا کرتے تھے، جس کے سبب آسمان کی جانب سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4682- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ: أَلاَ إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ: يَا أَبَا العَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ؟ قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي» فَنَزَلَتْ: أَلاَ إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرَھُمْ ...... کی تلاوت کی تو میں نے پوچھا کہ اے ابو عباس! یہ سینوں کو دُوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرتے وقت اور حوائج ضروریہ کے وقت حیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت اتری: ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (پ اا ھود ۵)

4683- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَلاَ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ، أَلاَ حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ} [هود: 5]- وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ- {يَسْتَغْشُونَ} [هود: 5]: «يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ» {سِيءَ بِهِمْ} [هود: 77]: «سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ». {وَضَاقَ بِهِمْ} [هود: 77]: «بِأَضْيَافِهِ». {بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ} [هود: 81]: «بِسَوَادٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَيْهِ أُنِيبُ} [هود: 88]: «أَرْجِعُ»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں تلاوت فرمایا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ یَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ۔ حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو جھکا لیتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِھِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے وَضَاقَ بِھِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ رات کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنِیْبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَكَانَ عَرْشُهُ

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى

4682- راجع الحديث: 4681

4683- راجع الحديث: 4681

عَلَى المَاءِ} [هود: 7]

4684 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لاَ تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ المِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ " {اعْتَرَاكَ} [هود: 54] : «افْتَعَلَكَ، مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ أَصَبْتُهُ، وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي» {آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا} [هود: 56]: «أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ»، {عَنِيدٌ} [هود: 59]: «وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ»، {اسْتَعْمَرَكُمْ} [هود: 61]: «جَعَلَكُمْ عُمَّارًا، أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ»، {نَكِرَهُمْ} [هود: 70]: «وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ»، {حَمِيدٌ مَجِيدٌ} [هود: 73]: «كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ»، {سِجِّيلٌ} [هود: 82]: " الشَّدِيدُ الكَبِيرُ، سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ، وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ، وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ:

[البحر البسيط]

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ البَيْضَ ضَاحِيَةً ... ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الأَبْطَالُ سِجِّينَا

اَلْمَآءِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے، جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اٹھائے۔ اِعْتَرٰكَ تجھ پر مار پڑی۔ عَرَوْتَه میں نے اسے پایا يَعْرُوْهُ اور اِعْتَرَانِي اسی سے ماخوذ ہیں۔ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا...... اسی کی بادشاہی اور قبضے میں ہے۔ عَنِيْدٌ اور عَنُوْدٌ اور عَانِدٌ ہم معنی ہیں یعنی زیادہ سرکشی۔ اِسْتَعْمَرَكُمْ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔ اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى ...... یعنی یہ گھر تازیست اسے رہنے کے لیے دیدیا۔ نَكِرَهُمْ، اَنْكَرَهُمْ اور اسْتَنْكَرَهُمْ ہم معنی ہیں۔ حَمِيْدٌ اور مَّجِيْدٌ یہ فَعِيْلٌ کے وزن پر مَّاجِدٍ سے ہے اور مَّحْمُوْدٌ جس کی حمد کی گئی۔ سِجِّيْلٌ سخت اور بڑی چیز۔ سِجِّيْنٌ کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ لام اور میم دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الأَبْطَالُ سِجِّينَا

4684- انظر الحدیث: 7496،7419،7411،5352

3- بَاب

{وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا} [الأعراف: 85]: »أَيْ إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ«، وَمِثْلُهُ {وَاسْأَلِ القَرْيَةَ} [يوسف: 82]: »وَاسْأَلِ العِيرَ، يَعْنِي أَهْلَ القَرْيَةِ وَأَصْحَابَ العِيرِ«، {وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا} [هود: 92]: "يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ: إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِي، وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا، وَالظِّهْرِيُّ هَا هُنَا: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ"، {أَرَاذِلُنَا} [هود: 27]: »سُقَّاطُنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ«، {الفُلْكَ} [الأعراف: 64]: »وَالفَلَكُ وَاحِدٌ، وَهْيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ« (مُجْرَاهَا) "مَدْفَعُهَا، وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ، وَأَرْسَيْتُ: حَبَسْتُ"، وَيُقْرَأُ: (مَرْسَاهَا): »مِنْ رَسَتْ هِيَ« (وَمَجْرَاهَا): »مِنْ جَرَتْ هِيَ«، وَ (مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا): »مِنْ فُعِلَ بِهَا«، {رَاسِيَاتٌ} [سبأ: 13]: »ثَابِتَاتٌ«

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} [هود: 18] »وَيَقُولُ الأَشْهَادُ وَاحِدُهُ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ«

4685 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ

باب

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيْرَ...... یعنی گاؤں والوں اور قافلے والوں سے پوچھو۔ وَرَآءَ کُمْ ظِھْرِیًّا...... ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کی جانب توجہ نہ دے یا کسی کی ضرورت پوری نہ کرے یعنی تو نے میری ضرورت سے پیٹھ پھیر لی یا مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ اَلظِّھْرِیُّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ رکھا جائے اور کام میں اس سے مدد لی جائے۔ اَرَاذِلُنَا ہمارے کمین و ذلیل آدمی۔ اِجْرَامِی یہ اَجْرَمْتُ یا بقول بعض جَرَمْتُ کا مصدر ہے اَلْفُلْكَ اور اَلْفَلَكُ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں سفینے۔ مُجْرَاھَا یہ اَجْرَیْتُ کا مصدر ہے اور اَرْسَیْتُ میں نے روکا یوں بھی پڑھتے ہیں مَرْسَاھَا اس صورت میں یہ رَسَتْ سے ہے اور مَجْرَاھَا جَرَتْ سے ہے اور مُجْرِیْھَا وَمُرْسِیْھَا سے مراد ہے جو لنگر انداز اور ٹھہری ہوئی ہو۔

وَيَقُوْلُ الْاَشْھَادُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ ھود ۱۸) اَلْاَشْھَادُ اسی طرح شَاھِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے اَصْحَابٌ ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک شخص نے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اے ابنِ عمر! کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے

4685- راجع الحديث: 2441

يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ -أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ- سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ - وَقَالَ هِشَامٌ: يَدْنُو الْمُؤْمِنُ - حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ يَقُولُ: أَعْرِفُ، يَقُولُ: رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ، فَيَقُولُ: سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا، وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُونَ - أَوِ الْكُفَّارُ - فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ: {هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} [هود: 18] " وَقَالَ شَيْبَانُ: عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

سرگوشی کے انداز میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل ایمان کو ان کے رب سے بہت قریب کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے قریب ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ آدمی دو دفعہ کہے گا کہ میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور آج اُنہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ: ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ التوبۃ ۱۸) شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ} [هود: 102] {الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ} [هود: 99]: " الْعَوْنُ الْمُعِينُ، رَفَدْتُهُ: أَعَنْتُهُ "، {تَرْكَنُوا} [هود: 113]: »تَمِيلُوا«، {فَلَوْلَا كَانَ} [هود: 116]: »فَهَلَّا كَانَ«، {أُتْرِفُوا} [هود: 116] »أُهْلِكُوا« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ«

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے (پ ۱۲ التوبۃ ۱۰۲) الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفَدْتُّهٗ ...... میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْ لَا كَانَ تم کیوں نہ ہوئے اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِيْرٌ کرخت آواز اور شَهِيْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

4686 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

4686- صحیح مسلم: 6524، سنن ترمذی: 3110، سنن ابن ماجہ: 4018

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ» قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: {وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ القُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ} [هود: 102]

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے (پ ۱۲ التوبۃ ۱۰۲)

6- بَابُ قَوْلِهِ

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کی تفسیر

{وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ} [هود: 114] وَزُلَفًا: سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ المُزْدَلِفَةُ، الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ، وَأَمَّا {زُلْفَى} [سبأ: 37]: فَمَصْدَرٌ مِنَ القُرْبَى، ازْدَلَفُوا: اجْتَمَعُوا، {أَزْلَفْنَا} [الشعراء: 64]: جَمَعْنَا"

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں اور مُزْدَلِفَہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزُّلَفُ سے ایک منزل کے بعد دوسری اور زُلْفٰى مصدر ہے جیسے الْقُرْبٰى اور اِزْدَلَفُوْا سے مراد ہے جمع کیے اَزْلَفْنَا ہم نے جمع کیے۔

4687- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: {وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ} [هود: 114] قَالَ الرَّجُلُ: أَلِيَ هَذِهِ؟ قَالَ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک اجنبی عورت کو بوسہ دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا۔ پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہوگئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو (پ ۱۲ التوبۃ ۱۰۲) وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لیے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

12- سُورَةُ يُوسُفَ

سورۂ یوسف

وَقَالَ فُضَيْلٌ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {مُتَّكَأً} [يوسف: 31]: «الأُتْرُجُّ»، قَالَ فُضَيْلٌ:

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مُتَّكَاً سے مراد لیموں ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو

4687- راجع الحدیث: 526

" الأُتْرُجُّ بِالحَبَشِيَّةِ: مُتْكًا " وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: " مُتْكًا. قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ " وَقَالَ قَتَادَةُ: {لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ} [يوسف: 68]: «عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ» وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: {صُوَاعَ} [يوسف: 72]: «المَلِكِ مَكُّوكُ الفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ، كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الأَعَاجِمُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تُفَنِّدُونِ} [يوسف: 94]: «تُجَهِّلُونِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {غَيَابَةٌ} [يوسف: 10]: «كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ، وَالجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ». {بِمُؤْمِنٍ لَنَا} [يوسف: 17]: «بِمُصَدِّقٍ». {أَشُدَّهُ} [الأنعام: 152]: " قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ، يُقَالُ: بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاحِدُهَا شَدٌّ، وَالمُتَّكَأُ: مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ، وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ: الأُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِي كَلاَمِ العَرَبِ الأُتْرُجُّ، فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ المُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ، فَرُّوا إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ المُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ، وَإِنَّمَا المُتْكُ طَرَفُ البَظْرِ، وَمِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهَا: مَتْكَاءُ وَابْنُ المَتْكَاءِ، فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ المُتَّكَإِ ". {شَغَفَهَا} [يوسف: 30]: " يُقَالُ: بَلَغَ شِغَافَهَا، وَهُوَ غِلاَفُ قَلْبِهَا، وَأَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ المَشْعُوفِ ". {أَصْبُ} [يوسف: 33] «أَمِيلُ، صَبَا مَالَ». {أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ} [يوسف: 44]: " مَا لاَ تَأْوِيلَ لَهُ، وَالضِّغْثُ: مِلْءُ اليَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ، وَمِنْهُ " {وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا} «لاَ مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ، وَاحِدُهَا ضِغْثٌ»، {نَمِيرُ}

حبشہ کی زبان میں مُتَّکَاءًہ کہتے ہیں۔ ابوعیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتَّکَاءً ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُوْعِلْمٍ عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صَوَاعٌ کو فارسی میں مُلوک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں، ابن عباس کا قول ہے کہ تُفَنِّدُوْنِ سے جاہل بتانا مراد ہے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ غَیَابَةٌ سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز کو غائب کردے۔ اَلْجُبُّ کچا کنواں۔ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ہمارا یقین کرنے والے۔ اَشُدَّہٗ جوانی کی عمر، جیسا کہ کہتے ہیں۔ بَلَغَ اَشُدَّہٗ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا۔ بَلَغُوْا اَشُدَّهُمْ ...... وہ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّکَاءَ وہ مسند یا تکیہ جس کا سہارا لے کر کھاتے پیتے یا بات کرتے ہیں اور اس شخص کا رد کیا ہے جس نے اِس کا مطلب ترنج بتایا ہے کیونکہ کلامِ عرب میں اس کا معنی ترنج نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی تکیہ یا مسند تو ہے لیکن ترنج کا ثبوت کیا ہے؟ اس پر اس نے پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ یہ لفظ اَلْمُتْكَ ہے یعنی تاء کے سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اسی لیے ایسے لوگ عورت کو مُتْکَا اور مرد کو ابنُ مُتْکَا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد ہے کہ زلیخا نے عورتوں کو ترنج دیئے تھے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوئے۔ شَغَفَهَا ڈھانپ لینا، دل پر پردہ ڈال دینا اور شَغَفَهَا مَشْغُوْفٍ سے ہے۔ اَصْبُ میں مائل ہوجاؤں گا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پراگندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ اَلضِّغْثُ تنکوں وغیرہ کا مٹھا اور اسی سے یہ ہے خُذْبِيَدِكَ

[يوسف: 65] : «مِنَ المِيرَةِ» ، {وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ} [يوسف: 65] : «مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ» ، أَوَى إِلَيْهِ: «ضَمَّ إِلَيْهِ» ، {السِّقَايَةُ} [يوسف: 70] : «مِكْيَالٌ» ، {تَفْتَأُ} [يوسف: 85] : «لاَ تَزَالُ» ، {حَرَضًا} [يوسف: 85] : «مُحْرَضًا، يُذِيبُكَ الهَمُّ» ، {تَحَسَّسُوا} : «تَخَبَّرُوا» ، {مُزْجَاةٍ} [يوسف: 88] : «قَلِيلَةٍ» ، {غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ} [يوسف: 107] : «عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ» ، {اسْتَيْأَسُوا} [يوسف: 80] : «يَئِسُوا» ، {لاَ تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ} [يوسف: 87] : «مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ» ، {خَلَصُوا نَجِيًّا} [يوسف: 80] : «اعْتَزَلُوا نَجِيًّا، وَالجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالاِثْنَانِ وَالجَمِيعُ نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ»

ضِغْثًا... اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ میں اَضْغَاثُ کا واحد ضِغْثٌ ہے۔ نَمِيْرُ یہ اَلْمِيْرَةُ... سے ہے۔ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اتنا وزن جسے ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے۔ السِّقَايَةُ اناج ناپنے کا پیمانہ۔ اِسْتَايْئَسُوْا مایوس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہیں۔ بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا... انہوں نے علیحدہ ہو کر مشورہ کیا۔ اس کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے۔ يَتَنَاجَوْنَ کا واحد نَجِيٌّ ہے جو تثنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِيٌّ کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے حَرَضًا رنج و غم سے گھل گیا۔ تَحَسَّسُوْا تلاش کرو، خبردار مُزْجَاةٌ تھوڑی، قلیل غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ الله، اللہ کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ کے عذاب نے سب کو ڈھانپ رکھا ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ}

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی (پ ۱۲ یوسف ۶)

4688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الكَرِيمُ ابْنُ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم (عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِيْمَاتِ) ہیں۔

4688- راجع الحديث: 3382

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ} [يوسف: 7]

4689 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِي» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا» تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (پ ۱۲ یوسف ۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے، فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں، فرمایا تو جو جاہلیت میں بہتر تھے زمانہ اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{قَالَ: بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ} [يوسف: 18] "سَوَّلَتْ: زَيَّنَتْ"

4690 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنَا الحَجَّاجُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے (پ ۱۲ یوسف ۱۸) سَوَّلَتْ بنالی سنوار لی۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص، اور عبید اللہ بن عبداللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر

4689- راجع الحديث: 3353

4690- راجع الحديث: 2593

الْأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ». قُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَجِدُ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]، وَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ

بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اِس گناہ سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہاری بریت ظاہر فرما دے گا اور اگر تم سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو حضرت صدیقہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والدِ ماجد کی کہ ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲ یوسف ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ

ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہوسکتا ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔(پ ۱۸ یوسف ۱۱۔۲۱)

4691 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الحُمَّى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ» قَالَتْ: نَعَمْ، وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، {بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]

مسروق بن اجدع حضرت ام رومان رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں اور انہیں بخار آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بات کہی جارہی ہے شاید یہ اسی کے سبب سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض کی کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور اُن کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے کی طلبگار ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ، وَقَالَتْ: هَيْتَ لَكَ} [يوسف:

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے اور دروازے

4691- راجع الحدیث: 3388

23] وَقَالَ عِكْرِمَةُ: "هَيْتَ لَكَ بِالحَوْرَانِيَّةِ: هَلُمَّ" وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: »تَعَالَهُ«.

سب بند کردیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں (پ ۱۲ یوسف ۲۳) عکرمہ کا قول ہے کہ هَيْتَ لَكَ حورانی زبان ہے یعنی ادھر آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آگے آؤ۔

4692- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: {هَيْتَ لَكَ} [يوسف: 23]. قَالَ: »وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا« {مَثْوَاهُ} [يوسف: 21]: »مُقَامُهُ«. {وَأَلْفَيَا} [يوسف: 25]: »وَجَدَا«، {أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ} [الصافات: 69]: »أَلْفَيْنَا« وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: (بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ)

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا هَيْتَ لَكَ اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَثْوَاهُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا اَلْفَيَا پایا، ملا اَلْفَوْا آبَاءَهُمْ اور اَلْفَيْنَا اسی سے ہیں حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں بَلْ عَجِبْتَ اور يَسْخَرُوْنَ۔ (سورۃ الصافات) ہیں۔

4693- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِسْلاَمِ، قَالَ: »اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللَّهُ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10]، قَالَ اللَّهُ: {إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15]، أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَتِ البَطْشَةُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی بات نہ مانی اور اسلام قبول نہ کیا تو آپ نے اُن کے حق میں یوں دعا کی: اے اللہ! انہیں ایسے طویل قحط میں مبتلا فرما جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا۔ چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے سبب ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵ الدخان ۱۰) اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵ الدخان ۱۵)۔ ورنہ قیامت میں تو اُن سے عذاب

4693- راجع الحديث: 1007

5-بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ} [يوسف: 51] وَحَاشَ وَحَاشَى: تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ، {حَصْحَصَ} [يوسف: 51]: وَضَحَ"

4694-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ، وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ: {أَوَلَمْ تُؤْمِنْ، قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]"

6-بَابُ قَوْلِهِ: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} [يوسف: 110]

4695 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

ہٹایا نہیں جائے گا اور دُخان وبطشہ کے واقعات بھی گزر رہے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے (پ ۱۲ یوسف ۵۰) حَاشَ اور حَاشٰی یہ تنزیہ اور استثناء کے لیے آتے ہیں۔ حَصْحَصَ واضح ہوگیا۔ ظاہر ہوگیا۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سخت زبردست پناہ پکڑی تھی اور اگر اتنے دنوں میں قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا...... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم یہ اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳ البقرۃ ۲۶۰)

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَیْــٴَـسَ الرُّسُلُ کی تفسیر

ابن شہاب بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت

4694- راجع الحديث:3372

4695- راجع الحديث:3389

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} [يوسف: 110] قَالَ: قُلْتُ: أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: «كُذِّبُوا» قُلْتُ: فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ؟ قَالَتْ: «أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ» فَقُلْتُ لَهَا: وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا» قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الآيَةُ؟ قَالَتْ: «هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ، وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ البَلاَءُ، وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ»

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: (حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ) کے متعلق پوچھا کہ اس میں لفظ أَكُذِّبُوا ہے یا أَكُذِبُوا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ كُذِّبُوا (تشدید کے ساتھ) ہے، میں نے عرض کی کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظَنَّ کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے میری عمر کی قسم، پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی کہ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟ فرمایا یہ رسولوں کے پیروکاروں کے بارے میں ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ طویل عرصہ تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوتی تو جہاں اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے رسول مایوس ہوتے تھے وہاں انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگتا تھا کہ کہیں یہ پیروکار بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی۔

4696 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ» نَحْوَهُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ كُذِبُوا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

13- سُورَةُ الرَّعْدِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الرعد

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ} [الرعد: 14]: «مَثَلُ المُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللَّهِ

ابن عباس کا قول ہے کہ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مشرک کی مثال جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت

إِلَهًا آخَرَ غَيْرَهُ، كَمَثَلِ العَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي المَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلاَ يَقْدِرُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَخَّرَ} [التوبة: 79] : «ذَلَّلَ» ، {مُتَجَاوِرَاتٌ} [الرعد: 4] : «مُتَدَانِيَاتٌ» ، وَقَالَ غَيْرُهُ: {المَثُلاَتُ} [الرعد: 6] : «وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ، وَهِيَ الأَشْبَاهُ وَالأَمْثَالُ» ،وَقَالَ: {إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا} [يونس: 102] {بِمِقْدَارٍ} [الرعد: 8] : «بِقَدَرٍ» ، يُقَالُ: {مُعَقِّبَاتٌ} [الرعد: 11] : «مَلاَئِكَةٌ حَفَظَةٌ، تُعَقِّبُ الأُولَى مِنْهَا الأُخْرَى، وَمِنْهُ قِيلَ العَقِيبُ، أَيْ عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ» ، {المِحَالِ} [الرعد: 13] : «العُقُوبَةُ» ، {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى المَاءِ} [الرعد: 14] : «لِيَقْبِضَ عَلَى المَاءِ» ، {رَابِيًا} [الرعد: 17] : «مِنْ رَبَا يَرْبُو» ، {أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ} [الرعد: 17] : «المَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ» ، {جُفَاءً} [الرعد: 17] : «يُقَالُ أَجْفَأَتِ القِدْرُ، إِذَا غَلَتْ فَعَلاَهَا الزَّبَدُ، ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلاَ مَنْفَعَةٍ، فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الحَقَّ مِنَ البَاطِلِ» ، {المِهَادُ} [البقرة: 206] : «الفِرَاشُ» ، {يَدْرَءُونَ} : "يَدْفَعُونَ، دَرَأْتُهُ عَنِّي: دَفَعْتُهُ". {سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ} [الأنعام: 54] : «أَيْ يَقُولُونَ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ» ، {وَإِلَيْهِ مَتَابِ} [الرعد: 30] : «تَوْبَتِي» ، {أَفَلَمْ يَيْئَسْ} : «أَفَلَمْ يَتَبَيَّنْ» ، {قَارِعَةٌ} [الرعد: 31] : «دَاهِيَةٌ» ، {فَأَمْلَيْتُ} [الرعد: 32] : «أَطَلْتُ مِنَ المَلِيِّ وَالمِلاَوَةِ، وَمِنْهُ» {مَلِيًّا} [مريم: 46] : «وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الأَرْضِ مَلًى مِنَ الأَرْضِ» ، {أَشَقُّ} [الرعد: 34] : «أَشَدُّ مِنَ المَشَقَّةِ» ،

کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا میں کافی دور پانی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٌ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ الْمَثُلَاتُ اس کا واحد مَثُلَةٌ ہے بمعنی بمثل ونظیر۔ بِمِقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقِّبَاتٌ نگران فرشتے جو باری باری آتے ہیں، جیسا کہ کہتے ہیں عَقَّبْتُ فِيْ اَثَرِهٖ میں اس کے پیچھے آیا۔ الْمِحَالُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِيًا یہ رَبَا يَرْبُوْا سے بنا ہی یعنی بڑھنے والا۔ الْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر اوپر آجاتے ہیں اور ٹھنڈے ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کردی جاتی ہے۔ الْمِهَادُ بچھونا۔ بستر۔ يَدْرَءُوْنَ وہ ہٹائیں یہ دَرَأْتُهٗ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ یعنے فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَيْهِ مَتَابِ میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ يَيْأَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے، کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَةٌ دل ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَيْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ الْمَلِيِّ اور الْمِلَاوَةِ سے بنا ہے اور مَلِيًّا بھی اسی سے ہے، چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًى مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ سخت۔ مشقت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجَوِرَاتٌ قابل کاشت زمین اور بنجر زمین صِنْوَانٌ ملے ہوئے درخت۔ غَيْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو دور، دور ہوں، چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں، اسی

{مُعَقِّبَ} [الرعد: 41] : «مُغَيِّرٌ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مُتَجَاوِرَاتٌ} [الرعد: 4] : «طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ»، {صِنْوَانٌ} [الرعد: 4]: «النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ»، {وَغَيْرُ صِنْوَانٍ} [الرعد: 4] : «وَحْدَهَا»، {بِمَاءٍ وَاحِدٍ} [الرعد: 4] : «كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ، أَبُوهُمْ وَاحِدٌ»، {السَّحَابُ الثِّقَالُ} [الرعد: 12] : «الَّذِي فِيهِ المَاءُ»، {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ} [الرعد: 14] : «إِلَى المَاءِ يَدْعُو المَاءَ بِلِسَانِهِ، وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَلاَ يَأْتِيهِ أَبَدًا» {فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا} [الرعد: 17] : «تَمْلَأُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ» {زَبَدًا رَابِيًا} [الرعد: 17] : «الزَّبَدُ زَبَدُ السَّيْلِ». {زَبَدٌ مِثْلُهُ} [الرعد: 17]: «خَبَثُ الحَدِيدِ وَالحِلْيَةِ»

طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔ السَّحَابُ الثِّقَالُ ...... پانی سے بھرے ہوئے بادل كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ زبان سے پانی مانگنا اور لینے کے لیے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا ...... نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے زَبَدًا رَّابِيًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّيْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ} [الرعد: 8] {غِيضَ} [هود: 44] : «نُقِصَ»

اَللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں (پ ۱۳ الرعد ۸)

4697 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَفَاتِحُ الغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لاَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي المَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کل کیا ہوگا (۲) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ رحموں میں کیا ہے (۳) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ بارش کب آئے گی (۴) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ فلاں شخص کس جگہ مرے گا (۵) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

4697- راجع الحديث: 1039

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

14- سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَادٍ} [الرعد: 7]: »دَاعٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَدِيدٌ} [إبراهيم: 16]: »قَيْحٌ وَدَمٌ« وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ} [المائدة: 20]: »أَيَادِيَ اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ} [إبراهيم: 34] »رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ«، {يَبْغُونَهَا عِوَجًا} [الأعراف: 45]: »يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا«، {وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ} [إبراهيم: 7]: »أَعْلَمَكُمْ، آذَنَكُمْ« {رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ}: »هَذَا مَثَلٌ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ« {مَقَامِي} [يونس: 71]: »حَيْثُ يُقِيمُهُ اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ«، {مِنْ وَرَائِهِ} [إبراهيم: 16]: »قُدَّامَهُ جَهَنَّمُ«، {لَكُمْ تَبَعًا} [إبراهيم: 21]: »وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ«، {بِمُصْرِخِكُمْ} [إبراهيم: 22]: »اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي«، {يَسْتَصْرِخُهُ} [القصص: 18]: »مِنَ الصُّرَاخِ« {وَلاَ خِلاَلٌ}: »مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلاَلًا، وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلاَلٍ«، {اجْتُثَّتْ} [إبراهيم: 26]: »اسْتُؤْصِلَتْ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ابراہیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ هَادٍ ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَدِيدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عُیینہ کا قول ہے کہ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انہیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ كُلِّ مَاسَأَلْتُمُوْهُ...... جن چیزوں کی طرف تم میلان رکھتے ہو۔ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا...... اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ اِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ ......تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ...... نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَائِهٖ سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تَابِعٌ ہے جیسے غیب سے غَائِبٌ۔ بِمُصْرِخِكُمْ اس سے اِسْتَصْرَخَنِيْ اس نے میری فریادرسی، يَسْتَصْرِخُهٗ یہ الصُّرَاخ سے ہے وَلَا خِلَالٌ یہ مصدر ہے خَالَلْتُهٗ کا نیز خِلَالًا بھی ہوسکتا ہے اس کی جمع خُلَّته اور خِلَالٍ ہے۔ اِجْتُثَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

(كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ)

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (پ ۱۳ ابراھیم ۲۴-۲۵)

4698- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم

4698- راجع الحدیث: 61 صحیح مسلم: 7033

أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ: كَالرَّجُلِ المُسْلِمِ لاَ يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا، وَلاَ وَلاَ وَلاَ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ لاَ يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند نہ آیا جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، ابا جان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بولتے ہوئے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا، لہٰذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ار تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

2- بَابُ

{يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ} [إبراهيم: 27]

4699 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "المُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي القَبْرِ: يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ". فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (پ ۱۳ ابراھیم ۲۷)

سعد بن عبیدہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ

4699- راجع الحديث: 1369

آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ} [إبراهيم: 27]

ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (پ ۱۳ ابراھیم ۲۷)

3- بَابٌ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کی تفسیر

{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا} [إبراهيم: 28] أَلَمْ تَرَ: أَلَمْ تَعْلَمْ؟ كَقَوْلِهِ: {أَلَمْ تَرَ كَيْفَ} [إبراهيم: 24]، {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا} [البقرة: 243]، {البَوَارُ} [إبراهيم: 28]: الهَلاَكُ، بَارَ يَبُورُ، {قَوْمًا بُورًا} [الفرقان: 18]: هَالِكِينَ"

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراھیم ۲۸) اس اَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَمُ - اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ- اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا ...... میں ہے۔ اَلْبَوَارُ کا مطلب ہلاکت ہے، یہ بَارَ یَبُوْرُ بَوْراً سے ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا ہلاک ہونے والے لوگ۔

4700 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا} [إبراهيم: 28] قَالَ: «هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ»

عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراھیم ۲۸) وہ مکّہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

15- سُورَةُ الحِجْرِ

سورۂ الحجر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ} [الحجر: 41]: «الحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ»، {لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ} [الحجر: 79]: «عَلَى الطَّرِيقِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَمْرُكَ} [الحجر: 72]: «لَعَيْشُكَ»، {قَوْمٌ مُنْكَرُونَ} [الحجر: 62]: «أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {كِتَابٌ مَعْلُومٌ} [الحجر: 4]: «أَجَلٌ»، {لَوْ مَا تَأْتِينَا} [الحجر: 7]: «هَلَّا تَأْتِينَا»، {شِيَعٌ} [الحجر: 10]: «أُمَمٌ، وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يُهْرَعُونَ} [هود: 78]: «مُسْرِعِينَ».

مجاہد کا قول ہے کہ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ...... سے وہ برحق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی جانب جاتا ہے۔ لِبَا مَامٍ مُبِيْنٍ راستے پر۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَمْرُكَ تمہاری عمر کی قسم۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ مقررہ وقت۔ لَوْمَا تَاْتِيْنَا ...... ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شِيَعٌ اُمتیں اور کبھی اس سے دوست مراد لیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُهْرَعُوْنَ جلدی کرنے والے۔ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ دیکھنے والوں کے لیے۔ سَكِرَتْ

{لِلْمُتَوَسِّمِينَ} [الحجر: 75] : «لِلنَّاظِرِينَ» ، {سُكِّرَتْ} [الحجر: 15] : «غُشِّيَتْ» ، {بُرُوجًا} [الحجر: 16] : «مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالقَمَرِ» ، {لَوَاقِحَ} [الحجر: 22] : «مَلاَقِحَ مُلْقَحَةً» ، {حَمَإٍ} [الحجر: 26] : «جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ، وَهُوَ الطِّينُ المُتَغَيِّرُ، وَالمَسْنُونُ المَصْبُوبُ» ، {تَوْجَلْ} [الحجر: 53] : «تَخَفْ» ، {دَابِرَ} [الأنعام: 45] : «آخِرَ» {لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ} [الحجر: 79] : «الإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ» ، {الصَّيْحَةُ} [هود: 67] : «الهَلَكَةُ»

ڈھانپ دی گئیں۔ بُرُوْجًا سورج اور چاند کی منزلیں۔ لَوَاقِحَ اور مَلَاقِحَ سے مراد ہے ملحقہ کی جگہ۔ حَمَاٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے یعنی کیچڑ مَسْنُوْنَ سیاہ رنگ۔ تَوْجَلْ ڈر۔ دَابِرَ آخری۔ لِبَاِمَامٍ ...... ہر وہ چیز جس کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ الصَّيْحَةُ ہلاکت تباہی۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ} [الحجر: 18]

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

4701 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ، قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ، وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ اليُمْنَى، نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ - فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ المُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پہ مارا جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صَفْوَانٌ کہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرما دیتا ہے۔ جب ان کی دلوں سے کچھ ڈر کم ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری چھپے سننے کے لیے شیطان یوں اوپر تلے رہتے ہیں۔ چنانچہ سفیان نے اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ بعض اوقات تو ایسا

4701- سنن ابوداؤد: 3989، سنن ترمذی: 3223، سنن ابن ماجہ: 194

أَسْفَلَ مِنْهُ، حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الأَرْضِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الأَرْضِ - فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا؟ لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ " حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ»، وَزَادَ «وَالكَاهِنِ».

ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جالگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے، اس سے پہلے کہ وہ اس بات کو اپنے ساتھ والے کو بتائے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے قریب والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آ پہنچتی ہے۔ پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی جانب سے ملاتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں دن ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو صحیح پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سن گئی تھی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں۔

4701م- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، فَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ»، وَقَالَ: «عَلَى فَمِ السَّاحِرِ» قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ: «فُرِّغَ»، قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلاَ أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لاَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا "

چنانچہ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ کے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ المُرْسَلِينَ} [الحجر: 80]

4702 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الحِجْرِ: «لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ القَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نازل نہ ہو یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس میں وہ مبتلا ہو گئے تھے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ المَثَانِي وَالقُرْآنَ العَظِيمَ} [الحجر: 87]

4703 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي، فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟» فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الأنفال: 24] ثُمَّ قَالَ: «أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ» فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ،

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں (پ ۱۴ الحجر ۸۷)

حضرت ابوسعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے عرض کی کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو (پ ۹ ابراهیم ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتادوں، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ پھر نبی

4702- راجع الحديث: 433

4703- راجع الحديث: 4474,1458

فَقَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ. هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ«

کریم ﷺ باہر نکلنے کے لیے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

4704 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُمُّ القُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي وَالقُرْآنُ العَظِيمُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] {المُقْتَسِمِينَ} [الحجر: 90] : »الَّذِينَ حَلَفُوا، وَمِنْهُ« {لاَ أُقْسِمُ} [القيامة: 1] : »أَيْ أُقْسِمُ، وَتُقْرَأُ« {لَأُقْسِمُ}، {وَقَاسَمَهُمَا} [الأعراف: 21] : »حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقَاسَمُوا} [النمل: 49]: »تَحَالَفُوا«

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلامِ الٰہی کو تِکّے بوٹی کرلیا (پ ۱۴ الحجر ۹۱) اَلْمُقْتَسِمِيْنَ وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں۔ اسی سے لَآ اُقْسِمُ ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یہ لَاُقْسِمُ پڑھا جاتا ہے۔ قَاسَمَهُمَا شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَقَاسَمُوْا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

4705 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] قَالَ: »هُمْ أَهْلُ الكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً، فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ«

ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلامِ الٰہی کو تِکّے بوٹی کرلیا (پ ۱۴ الحجر ۹۱) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کے ٹکڑے بنالیے ہیں کہ کچھ حصّے کو مانتے ہیں اور دوسرے کچھ کا انکار کرتے ہیں۔

4706 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: جیسا ہم نے

4704- سنن ابو داؤد:1457، سنن ترمذی:3124

4705- راجع الحدیث:3945

4706- راجع الحدیث:3945

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ} [الحجر: 90] قَالَ: «آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى»

بانٹنے والوں پر اتارا (پ ۱۴ الحجر ۹۰) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الٰہی کے بعض حصے پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی ونصاریٰ ہیں۔

5-بَابُ قَوْلِهِ:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ کی تفسیر

{وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ} [الحجر: 99] قَالَ سَالِمٌ: "الْيَقِينُ: الْمَوْتُ"

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو (پ ۱۴ الحجر ۹۹) سالم کا قول ہے کہ اَلْيَقِيْنُ سے یہاں موت مراد ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

16-سُورَةُ النَّحْلِ

سورۂ النحل

{رُوحُ الْقُدُسِ} [النحل: 102]: «جِبْرِيلُ» {نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ} [الشعراء: 193]، {فِي ضَيْقٍ} [النحل: 127]: "يُقَالُ: أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ، مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيِّنٍ، وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ}: «تَتَهَيَّأُ»، {سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا} [النحل: 69]: «لَا يَتَوَعَّرُ عَلَيْهَا مَكَانٌ سَلَكَتْهُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فِي تَقَلُّبِهِمْ} [النحل: 46]: «اخْتِلَافِهِمْ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَمِيدُ} [النحل: 15]: «تَكَفَّأُ»، {مُفْرَطُونَ} [النحل: 62]: «مَنْسِيُّونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [النحل: 98]: «هَذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ، وَذَلِكَ أَنَّ الِاسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَمَعْنَاهَا الِاعْتِصَامُ بِاللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تُسِيمُونَ} [النحل: 10]: «تَرْعَوْنَ» {شَاكِلَتِهِ} نَاحِيَتِهِ»، {قَصْدُ السَّبِيلِ} [النحل: 9]:

رُوْحُ الْقُدُسِ اور نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ دونوں سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ فِیْ ضَیْقٍ جیسے کہ کہتے ہیں اَمْرٌ ضَیْقٌ چنانچہ ضَیْقٌ اور ضَیِّقٌ اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے هَیْنٍ اور هَیِّنٍ یا لَیْنٍ اور لَیِّنٍ یا مَیْتٍ اور مَیِّتٍ ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ اُن کے اختلاف میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَمِیْدُ جھک جانا۔ مُفْرَطُوْنَ بھلائے گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے ابن عباس کا قول ہے کہ تُسِیْمُوْنَ چراتے ہو۔ شَاکِلَتِهٖ اپنے اپنے طریقے پر قَصْدُ السَّبِیْلِ بیان کرنا۔ الدِّفْءُ وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تُرِیْحُوْنَ شام کو۔ تَسْرَحُوْنَ صبح کو بِشِقِّ یعنی مشقت کے ساتھ عَلٰی تَخَوُّفٍ نقصان اٹھا کر۔ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً یہ

»البَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ« ، {تُرِيحُونَ} [النحل: 6] : »بِالعَشِيِّ« ،وَ {تَسْرَحُونَ} [النحل: 6] : »بِالْغَدَاةِ« ، {بِشِقِّ} [النحل: 7] : »يَعْنِي المَشَقَّةَ« ، {عَلَى تَخَوُّفٍ} [النحل: 47] : »تَنَقُّصٍ« ، {الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً} [النحل: 66] : "وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ، وَكَذَلِكَ: النَّعَمُ الأَنْعَامُ جَمَاعَةُ النَّعَمِ "، أَكْنَانٌ: »وَاحِدُهَا كِنٌّ مِثْلُ حِمْلٍ وَأَحْمَالٍ« ، {سَرَابِيلَ} [النحل: 81] : »قُمُصٌ« . {تَقِيكُمُ الحَرَّ} [النحل: 81] »وَأَمَّا« {سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ} [النحل: 81] : »فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ« ، {دَخَلًا بَيْنَكُمْ} [النحل: 92]: »كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {حَفَدَةً} [النحل: 72] : »مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ، السَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَالرِّزْقُ الحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ« وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، »عَنْ صَدَقَةَ« ، {أَنْكَاثًا} [النحل: 92] : »هِيَ خَرْقَاءُ، كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ« وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »الأُمَّةُ مُعَلِّمُ الخَيْرِ، وَالقَانِتُ المُطِيعُ«

مذکورہ مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی النَّعَمُ اور اس کی جمع الْأَنْعَامُ ہے سَرَابِيل قمیص۔ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ یہ قمیص ہیں اور تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ میں زرہیں ہیں۔ دَخَلًا بَيْنَكُمْ جو چیز درست نہ ہو۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ حَفَدَةً سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ السَّكَرُ جو نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے اور رزقِ حسن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا گیا کہ أَنْكَاثًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتتی اور شام کے وقت توڑ کر پھینک دیتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ الْأُمَّةُ...... سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے والا۔ لْقَانِتُ سے فرمانبردار مراد ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ} [النحل: 70]

4707- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأَعْوَرُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو: »أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ وَالكَسَلِ، وَأَرْذَلِ العُمُرِ، وَعَذَابِ القَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِتْنَةِ المَحْيَا

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے انتہائی عمر سے، عذابِ قبر سے، دجّال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آمین۔

4707- راجع الحديث:2823، صحيح مسلم:6815

وَالمَمَاتِ«

بسم الله الرحمن الرحیم

17- سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

1- بَاب

4708- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفِ، وَمَرْيَمَ: إِنَّهُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي {فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ} " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَهُزُّونَ« وَقَالَ غَيْرُهُ: "نَغَضَتْ سِنُّكَ: أَيْ تَحَرَّكَتْ"

2- بَاب

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ} [الإسراء: 4]: »أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ، وَالقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ« ، {وَقَضَى رَبُّكَ} [الإسراء: 23] : »أَمَرَ رَبُّكَ، وَمِنْهُ الحُكْمُ« . {إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ} [يونس: 93]، " وَمِنْهُ: الخَلْقُ ". {فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ} : »خَلَقَهُنَّ« ، {نَفِيرًا} [الإسراء: 6] : »مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ« . {وَلِيُتَبِّرُوا} [الإسراء: 7] : »يُدَمِّرُوا« . {مَا عَلَوْا} [الإسراء: 7]، {حَصِيرًا} [الإسراء: 8]: "مَحْبِسًا: مَحْصَرًا"، حَقَّ: »وَجَبَ«، {مَيْسُورًا} [الإسراء: 28] : »لَيِّنًا« . {خِطْئًا} [النساء: 92] : »إِثْمًا، وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتَ، وَالخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الإِثْمِ، خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقَ تَقْطَعَ« . {وَإِذْ هُمْ نَجْوَى}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ بنی اسرائیل

باب

آدم، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل الکہف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہیں اور کہ میں نے انہیں زبانی یاد کرلیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُونَ جلد اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔

باب

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ جلد وہ فساد کریں گے اور الْقَضَآءِ کے کئی معنی آئے ہیں یعنی: وَقَضَى رَبُّكَ جیسے فَقَضٰی هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں۔ نَفِيْرًا وہ لوگ جنگ کے لیے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کردیں۔ حَصِيْراً جیل خانہ۔ فَحَقَّ ثابت ہوا۔ واجب ہوا۔ مَيْسُوراً نرم۔ خِطَاءً گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الْخَطَاءُ سے مفوح اسم مصدر ہے بمعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی اَخْطَاتُ ہے۔ تَخْرِقُ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْهُمْ نَجْوٰى یہ نَاجَيْتُ کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایندھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزْ ہلکا کردیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں

4708- انظر الحدیث: 4994،4739

[الإسراء: 47]: " مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ ". {رُفَاتًا} [الإسراء: 49]: »حُطَامًا« . {وَاسْتَفْزِزْ} [الإسراء: 64]: »اسْتَخِفَّ« . {بِخَيْلِكَ} [الإسراء: 64]: " الفُرْسَانِ، وَالرَّجْلُ: وَالرِّجَالُ، الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ، وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ ". {حَاصِبًا} [الإسراء: 68]: " الرِّيحُ العَاصِفُ، وَالحَاصِبُ أَيْضًا: مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ ". وَمِنْهُ: {حَصَبُ جَهَنَّمَ} [الأنبياء: 98]: "يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، وَهُوَ حَصَبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الأَرْضِ ذَهَبَ، وَالحَصَبُ: مُشْتَقٌّ مِنَ الحَصْبَاءِ وَالحِجَارَةِ ". {تَارَةً} [الإسراء: 69]: »مَرَّةً، وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ« . {لَأَحْتَنِكَنَّ} [الإسراء: 62]: " لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ، يُقَالُ: احْتَنَكَ فُلاَنٌ مَا عِنْدَ فُلاَنٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ ". {طَائِرَهُ} [الإسراء: 13]: »حَظَّهُ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »كُلُّ سُلْطَانٍ فِي القُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ« . {وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ} [الإسراء: 111]: »لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا«

سے۔ الرَّجْلِ پیدلوں سے، اس کا واحد رَاجِلٌ ہے، جیسے صَحْبِ آندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمْ...... اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے اور یہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں دھنس گیا اور یہ الحَصْبَاءِ سے بھی مشتق ہے بمعنی پتھر، سنگریزے، تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَاَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دو گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ اَحْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ ...... یعنی فلاں نے فلاں کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لیں۔ طَائِرُهٗ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہی کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ میں سُلْطَانٍ کا لفظ ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ...... کمزوری کے سبب کسی کو دوست بنانا۔

3- بَابُ قَوْلِهِ: {أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [الإسراء: 1]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ معراج

4709 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ

سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ شبِ معراج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اُن دونوں کی طرف توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ

4709- صحیح مسلم: 5208، سنن نسائی: 5673

اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی طرف فطرت رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

4710- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الحِجْرِ فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ المَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ» زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ» نَحْوَهُ. {قَاصِفًا} [الإسراء: 69]: «رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما دیا، پس جو علامات وہ معلوم کرتے اس کی طرف دیکھ کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے متعلق جھٹلایا جو مجھے بیت المقدس تک کروائی گئی تھی، پھر باقی حدیث اُسی طرح بیان کی۔ قَاصِفًا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ} [الإسراء: 70]

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کی تفسیر

«كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ»، {ضِعْفَ الحَيَاةِ} [الإسراء: 75]: «عَذَابَ الحَيَاةِ»، {وَضِعْفَ المَمَاتِ} [الإسراء: 75]: «عَذَابَ المَمَاتِ»، {خِلاَفَكَ} [الإسراء: 76]: «وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ»، {وَنَأَى} [الإسراء: 83]: «تَبَاعَدَ»، {شَاكِلَتِهِ} [الإسراء: 84]: «نَاحِيَتِهِ، وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ»، {صَرَّفْنَا} [الإسراء: 41]: «وَجَّهْنَا»، {قَبِيلًا} [الإسراء: 92]: " مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً، وَقِيلَ: القَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا "، {خَشْيَةَ الإِنْفَاقِ} [الإسراء: 100]: " أَنْفَقَ الرَّجُلُ:

كَرَّمْنَا اور اَكْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَيَاةِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَكَ اور خَلْفَكَ ایک ہیں یعنی تیرے پیچھے۔ شَاكِلَتِهٖ اپنے طریقے پر، یہ شَكْلِهٖ سے ہے صَرَّفْنَا واضح کیا۔ قَبِيلًا سامنے، روبرو، بعض حضرات نے اسے اَلْقَابِلَةُ سے بتایا ہے کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جناتی ہے۔ اَلْاِنْفَاقِ تنگ دست ہوجانا۔ نَفِقَ الشَّيْءُ جب کوئی چیز چلی جائے۔ قَتُوْرًا بخیل، کنجوس۔ لِلْاَذْقَانِ ٹھوڑی، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقَنٌ

4710- راجع الحدیث: 3886

أَمْلَقَ، وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ ". {قَتُورًا} [الإسراء: 100]: »مُقَتِّرًا «، {لِلأَذْقَانِ} [الإسراء: 107]: »مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالوَاحِدُ ذَقَنٌ « وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْفُورًا} [الإسراء: 63]: »وَافِرًا «، {تَبِيعًا} [الإسراء: 69]: »ثَائِرًا « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »نَصِيرًا «، {خَبَتْ} [الإسراء: 97]: »طَفِئَتْ « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لاَ تُبَذِّرْ} [الإسراء: 26]: »لاَ تُنْفِقْ فِي البَاطِلِ «، {ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ} [الإسراء: 28]: »رِزْقٍ «، {مَثْبُورًا} [الإسراء: 102]: »مَلْعُونًا «، {لاَ تَقْفُ} [الإسراء: 36]: »لاَ تَقُلْ «، {فَجَاسُوا} [الإسراء: 5]: " تَيَمَّمُوا، يُزْجِي الفُلْكَ يُجْرِي الفُلْكَ، {يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ} [الإسراء: 107]: »لِلْوُجُوهِ«

ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوراً سے وافر مراد ہے۔ تَبِيْعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَاتُبَذِّرْ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ ابْتِغَاءِ رَحْمَةٍ حلال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوراً لعنت کیا گیا۔ لَاتَقْفُ نہ کہہ۔ فَجَاسُوْا ارادہ کیا۔ يُزْجِيْ الْفُلْكَ...... کشتی کو چلاتا ہے۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ منہ کے بل گرنا۔ (سجدے میں)۔

000- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا} [الإسراء: 16] الآيَةَ

وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہوجاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۶)

4711 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الجَاهِلِيَّةِ: أَمِرَ بَنُو فُلاَنٍ " حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ: »أَمَرَ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت زیادہ ہوجاتے تو ہم کہا کرتے۔ اَمِرَ بَنُو فُلَانٍ... یعنی بنو فلاں بہت زائد ہوگئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی امر ہے۔

5- بَابُ

{ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا} [الإسراء: 3]

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا (پ

۱۵ بنی اسرائیل ۳)

4712 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً، ثُمَّ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يُجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گوشت لایا گیا، چنانچہ ایک دستی اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد ہوا کہ بروز قیامت سب لوگوں کا سردار میں ہوں۔ کیا تم اس کا سبب جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے تمام انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا، جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا نزدیک آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ برداشت سے باہر ہوجائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص دستِ قدرت سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی طرف کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا تھا، لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا

4712- راجع الحدیث: 3340

مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذِبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ، مُوسَى فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ

فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے ہائے میری جان، ہائے میری جان، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عَبْداً شَكُوْراً کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزّ وجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین سچی باتیں ایسی واقع ہوئیں جو خلاف واقعہ تھیں۔ ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے،

سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ، كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ - أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى-"

ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرٰی انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے رب کے حضور شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائیگا۔ بیشک میں نے ایک شخص کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اُس نے حضرت مریم کی طرف القافر فرمایا نیز آپ اس کی طرف کی روح ہیں اور آپ نے پنگوڑے کے اندر بچپن میں لوگوں سے کلام فرمایا تھا۔ لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ جاؤ چنانچہ لوگ محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ میں

حاضر ہوکر عرض کریں گے، اے محمد مصطفےٰ ﷺ ! آپ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ پس میں اس کام کے لیے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمد اور ثنا ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، اے رب! میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا ہمیں حساب نہیں لینا باب الایمن سے جنت میں داخل کردو، جو اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکّہ مکرّمہ اور حُمیر کے درمیان فاصلہ ہے یا مکہ معظمہ سے بصریٰ جتنی دور ہے۔

6- بَابُ قَوْلِهِ: {وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا}

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۵) کی تفسیر

4713- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4713- راجع الحدیث: 3417,3073

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ القِرَاءَةُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ - يَعْنِي - القُرْآنَ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرأت آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ اپنے گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

7- بَابُ {قُلِ: ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلاَ يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلاَ تَحْوِيلًا} [الإسراء: 56]

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۶) کی تفسیر

4714- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ {إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] قَالَ: «كَانَ نَاسٌ مِنَ الإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الجِنِّ، فَأَسْلَمَ الجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلاَءِ بِدِينِهِمْ» زَادَ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ: {قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ} [الإسراء: 56].

ابو معمر نے آیت: وَاِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین پر قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ یہ واقعہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۶) کا شانِ نزول ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] الآيَةَ

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب

4714- انظر الحدیث: 4715، صحیح مسلم: 7470

4715 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي هَذِهِ الآيَةِ: {الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] قَالَ: «كَانَ نَاسٌ مِنَ الجِنِّ يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا»

ڈر کی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷)۔

ابو معمر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷) کے متعلق فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

9- بَابُ

{وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰)۔

4716 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60] قَالَ: "هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: {وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ} [الإسراء: 60]: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ"

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰) کے متعلق انہوں نے فرمایا: یہ سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہے، کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج دکھایا گیا اور شجرِ ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78] قَالَ مُجَاهِدٌ: «صَلاَةَ الفَجْرِ»

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸) مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر

4715- راجع الحديث: 4714

4716- راجع الحديث: 3888

4717 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَضْلُ صَلاَةِ الجَمِيعِ عَلَى صَلاَةِ الوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ» يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَقُرْآنَ الفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78] "

مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نمازِ فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79]

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)۔

4718 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: " إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: يَا فُلاَنُ اشْفَعْ، يَا فُلاَنُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ المَقَامَ المَحْمُودَ "

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔ حتیٰ کہ شفاعت کی بات نبی کریم ﷺ تک آپہنچے گی۔ پس اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا فرمائے گا۔

4719 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اذان سن کر یوں دعا مانگے "اے اللہ! اس مکمل اعلان اور قائم

4717- راجع الحدیث: 176، صحیح مسلم: 1471

4718- راجع الحدیث: 1475

4719- راجع الحدیث: 614

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ " رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفےٰ ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور سب پر فضیلت عطا فرما اور انہیں مقامِ محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔'' ایسا کہنے والے کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اس کی حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

12- بَابُ

{وَقُلْ جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81] "يَزْهَقُ: يَهْلِكُ"

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) يَزْهَقُ ہلاک ہوگیا۔

4720- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَ[حَ]وْلَ البَيْتِ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ [يَطْعُ]نُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: " {جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ [البَ]اطِلُ، إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81]، {جَاءَ الحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ البَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ} [سبأ: 49]"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ ہر بُت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دستِ مبارک میں تھی اور فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) حق آ گیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

13- بَابُ

{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ} [الإسراء: 85]

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

4721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک

4720- انظر الحديث: 2478

4721- راجع الحديث: 125

إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ: مَا رَأْيُكُمْ إِلَيْهِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الوَحْيُ، قَالَ: " {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلْ: الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا} [الإسراء: 85] "

کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سی ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق معلوم کرو، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے معلوم کرنے کی کیا حاجت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، کہیں ایسا جواب نہ دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ معلوم کرنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے، پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

14- بَابُ

{وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰)

4722 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] قَالَ: " نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ المُشْرِكُونَ سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ} [الإسراء: 110] أَيْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰) کے متعلق روایت کی، کہ انہوں نے فرمایا، اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی رونق افروز تھے اور اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الٰہی کے متعلق بدکلامی کیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان

4722- سنن ترمذی: 3146,3145 'سنن نسائی: 1011,1010,320

بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعَ المُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا القُرْآنَ {وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ، {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110]"

سب کے متعلق بدکلامی کیا کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآنِ کریم کی تلاوت بلند آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدکلامی کریں اور نہ اتنی دھیمی آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ اِن دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

4723 - حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ«

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلوٰتِكَ دعا کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

18- سُورَةُ الكَهْفِ

سورۃ الکہف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقْرِضُهُمْ} [الكهف: 17]: »تَتْرُكُهُمْ« (وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ): »ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ« وَقَالَ غَيْرُهُ: »جَمَاعَةُ الثَّمَرِ« {بَاخِعٌ} [الكهف: 6]: »مُهْلِكٌ«، {أَسَفًا} [الأعراف: 150]: »نَدَمًا« {الكَهْفُ} [الكهف: 9]: »الفَتْحُ فِي الجَبَلِ«، وَالرَّقِيمُ: »الكِتَابُ«، {مَرْقُومٌ} [المطففين: 9]: »مَكْتُوبٌ، مِنَ الرَّقْمِ« {رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ} [الكهف: 14]: »أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا«، {لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا} [القصص: 10]، {شَطَطًا} [الكهف: 14]: »إِفْرَاطًا«، الوَصِيدُ " الفِنَاءُ، جَمْعُهُ: وَصَائِدُ وَوُصُدٌ، وَيُقَالُ الوَصِيدُ البَابُ " {مُؤْصَدَةٌ} [البلد: 20]: »مُطْبَقَةٌ، آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ«، {بَعَثْنَاهُمْ} [الكهف: 12]: »أَحْيَيْنَاهُمْ«، {أَزْكَى} [البقرة: 232]: "أَكْثَرُ، وَيُقَالُ: أَحَلُّ، وَيُقَالُ: أَكْثَرُ رَيْعًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (أُكُلَهَا)، {وَلَمْ تَظْلِمْ} [الكهف: 33]:

مجاہد کا قول ہے کہ تَقْرِضُهُمْ کا معنی ہے ان سے کترا جانا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ سونا اور چاندی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پھل مراد ہیں۔ بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا۔ أَسَفًا ندامت ہے۔ الْكَهْفُ پہاڑ کی غار۔ الرَّقِيمُ لکھا ہوا، یہ رقم کرنا ہے۔ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا، جیسے کہتے ہیں اگر ہم اس کے دل میں صبر نہ ڈالتے شَطَطاً حد سے بڑھنا۔ مِرْفَقاً ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں۔ تَزَاوَرُ جھک جانا، یہ الزَّوَرِ سے مشتق ہے اور الْأَزْوَرُ سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ فَجْوَةٌ کشادہ، اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے زَكْوَةٍ اور زَكَاءٍ الْوَصِيْدُ صحن، آنگن، اس کی جمع الْوَصَائِدُ ہے، بعض کہتے ہیں کہ جمع وُصُدٌ ہے اور بتاتے ہیں کہ الْوَصِيْدُ دروازے کو کہتے ہیں، چنانچہ مُؤْصَدَ یعنی دروازہ بند کر دیا گیا۔ بَعَثْنَاهُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا۔ اَزْكٰى زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ

4723- انظر الحديث: 7526,6327

»لَمْ تَنْقُصْ « وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {الرَّقِيمُ} [الكهف: 9] : »اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ، كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ، ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا « وَقَالَ غَيْرُهُ: " وَأَلَتْ تَئِلُ: تَنْجُو " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْئِلًا} [الكهف: 58]: »مَحْرِزًا«، {لاَ يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا} [الكهف: 101]: »لاَ يَعْقِلُونَ«

بہت حلال روزی، بعض کہتے ہیں وہ رزق جو پکانے پر بڑھ جائے۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ اُن کی خوراک۔ وَلَمْ تَظْلِمْ جو کم نہ ہو۔ سعید بن جبیر نے ابنِ عباس کے حوالے سے کہا کہ الرَّقِيمُ سیسے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحابِ کہف کے نام لکھوا کر اپنے خزانے میں رکھ لیے تھے۔ فَضَرَبَ اللهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ ...... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سُلا دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَوْئِلًا یہ اَلَتْ تَئِلُ سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْئِلًا محفوظ مقام، جائے امن۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا سمجھ بوجھ سے عاری۔

1- بَابُ {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

ترجمہ کنز الایمان: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" کی تفسیر

4724 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ: »أَلاَ تُصَلِّيَانِ « {رَجْمًا بِالْغَيْبِ} [الكهف: 22]: »لَمْ يَسْتَبِنْ«، {فُرُطًا} [الكهف: 28] : »يُقَالُ نَدَمًا « ، {سُرَادِقُهَا} [الكهف: 29] : »مِثْلُ السُّرَادِقِ، وَالحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالفَسَاطِيطِ« . {يُحَاوِرُهُ} [الكهف: 34]: »مِنَ المُحَاوَرَةِ« . {لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي} [الكهف: 38] : »أَيْ لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي، ثُمَّ حَذَفَ الأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الأُخْرَى « ، {وَفَجَّرْنَا

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور ایک میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے نماز نہیں پڑھی ہے؟ رَجْمًا بِالْغَيْبِ بغیر دیکھے۔ فُرُطًا ندامت، شرمندگی۔ سُرَادِقُهَا ہر سے گھیرنے والی قناتوں کی طرح۔ يُحَاوِرُهٗ محاورہ سے مشتق ہے۔ لٰكِنَّا هُوَ اللهُ رَبِّيْ ...... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک نون کو دوسرے میں ملا دیا گیا ہے۔ زَلَقًا پھسلنے والی جگہ۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ اس کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ عُقْبًا اور عَاقِبَةً نیز عُقْبٰی اور مُحْشِبَتَه اور قِبَلًا تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ لِيُدْحِضُوْا تاکہ پھسلا دیں، الدَّحْضُ پھسلانا گمراہ کرنا۔

4724- راجع الحديث:1127

خِلاَلَهُمَا نَهَرًا} [الكهف: 33]: "يَقُولُ: بَيْنَهُمَا"، {زَلَقًا} [الكهف: 40]: «لاَ يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ»، {هُنَالِكَ الوَلاَيَةُ} [الكهف: 44]: «مَصْدَرُ الوَلِيِّ»، {عُقُبًا} [الكهف: 44]: «عَاقِبَةٌ وَعُقْبَى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ، وَهِيَ الآخِرَةُ»، {قِبَلًا} [الأنعام: 111]: «وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا»، {لِيُدْحِضُوا} [الكهف: 56]: "لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ: الزَّلَقُ"

2- بَابُ

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ کی تفسیر

{وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ البَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا} [الكهف: 60] «زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ»

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں (پ ۱۵ الکھف ۶۰) مراد طویل مدت ہے، اس کی جمع ہے۔

4725- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الخَضِرِ، لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ، فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ، قَالَ: تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَهُوَ، ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے حضرت موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے اور وہ تم

4725- راجع الحديث: 122

يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا، وَاضْطَرَبَ الحُوتُ فِي المِكْتَلِ، فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي البَحْرِ، {فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا} [الكهف: 61]، وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الحُوتِ جِرْيَةَ المَاءِ، فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالحُوتِ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الغَدِ، قَالَ مُوسَى {لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا} [الكهف: 62]، قَالَ: وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا المَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: {أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ عَجَبًا}، قَالَ: فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا، فَقَالَ مُوسَى: {ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا}، قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، فَقَالَ الخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ، قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا، قَالَ: {إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا}، يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، فَقَالَ مُوسَى: {سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا} [الكهف: 69]، فَقَالَ لَهُ الخَضِرُ: {فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلاَ تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا} [الكهف: 70]، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ

سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ پس جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی، پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ایک نوجوان حضرت یوشع بن نون بھی گئے تھے، حتیٰکہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے، اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور پھر سمندر میں جاگری اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو اس کے لیے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے متعلق بتایا۔ پس وہ باقی دن کا باقی حصہ اور پوری رات چلتے رہے، حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم کو کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس خادم نے ان کی خدمت میں عرض کی: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی (کے ذکر) کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لیے حیران کن تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو

البَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الخَضِرَ فَحَمَلُوهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالقَدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ قَدْ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا {لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} ". قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي البَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الخَضِرُ: مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا العُصْفُورُ مِنْ هَذَا البَحْرِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الخَضِرُ غُلاَمًا يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا} . {قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا} قَالَ: وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الأُولَى، قَالَ: {إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلاَ تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ} [الكهف: 77]- قَالَ: مَائِلٌ- فَقَامَ الخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا، {لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا} [الكهف: 77]، قَالَ: {هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ}

دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس آپہنچے تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا، کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جن کی تمہیں تعلیم دی گی ہے (آیت ٦٦) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (آیت ٦٧) اے موسیٰ! خدا کے علوم میں سے میں ایک ایسا علم سکھایا گیا ہوں جس کا آپ کو علم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ جلد اللہ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ٦٨) اس کے بعد دونوں ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تا کہ کشتی میں ان کو بھی بٹھا لیا جائے۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھا لیا جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر بٹھا لیا، تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تا کہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ بیشک یہ تم نے بُرا کیا ہے (آیت ا٧) کہا، میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں

[الكهف: 78] إِلَى قَوْلِهِ: {ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} [الكهف: 82] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا " قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ)

ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالا (آیت ۷۳) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ میرے اور آپ کے علم کی مثال اللہ کے علم کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل آئے اور ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے جارہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑا، اپنے ہاتھوں گردن مروڑی اور مار دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کردیا بیشک تم نے یہ بُرا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۴، ۷۵) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات پچھلی سے بھی زیادہ سخت تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کردیا (آیت ۷۶، ۷۷)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک طرف

جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے کچھ مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیر ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا (آیت ۷۸ تا ۸۲) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہمیں اور خبریں بھی بیان فرماتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہی کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے: وَمَا كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا۔ اور اسے یوں پڑھتے تھے: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا} [الكهف: 61] »مَذْهَبًا، يَسْرُبُ يَسْلُكُ« ، وَمِنْهُ: {وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ} [الرعد: 10]

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی (پ ۱۵ الکھف ۶۱)

سَرَبًا راستہ۔ يَّسْرُبُ چلنا، چلے اور سَارِبٌ بِالنَّهَارِ اسی سے بنا ہے۔

4726 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ، إِذْ قَالَ: سَلُونِي، قُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ،

یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار سعید بن جبیر سے راوی ہیں کہ اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے علاوہ میں نے اور حضرات سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت کدے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو۔ میں

4726- راجع الحديث: 122,74

بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ: نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي: قَالَ: قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتِ العُيُونُ، وَرَقَّتِ القُلُوبُ، وَلَّى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ فِي الأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لاَ، فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَى اللَّهِ، قِيلَ: بَلَى، قَالَ: أَيْ رَبِّ، فَأَيْنَ؟ قَالَ: بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ - فَقَالَ لِي عَمْرٌو - قَالَ: حَيْثُ يُفَارِقُكَ الحُوتُ - وَقَالَ لِي يَعْلَى - قَالَ: خُذْ نُونًا مَيِّتًا، حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، فَقَالَ لِفَتَاهُ: لاَ أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الحُوتُ، قَالَ: مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ} [الكهف: 60] يُوشَعَ بْنِ نُونٍ - لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ، إِذْ تَضَرَّبَ الحُوتُ وَمُوسَى نَائِمٌ، فَقَالَ فَتَاهُ: لاَ أُوقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ، وَتَضَرَّبَ الحُوتُ حَتَّى دَخَلَ البَحْرَ، فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ البَحْرِ، حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ - قَالَ لِي عَمْرٌو: هَكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ، وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا - {لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا} [الكهف: 62]، قَالَ: قَدْ قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ - لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ - أَخْبَرَهُ - فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا - قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ

نے عرض کیکہ اے حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے نوف کہا جاتا ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل والے نہیں ہیں عمرو بن دینار کی روایت میں ہے کہ: انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ یعلی بن مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت اُبی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اللہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے سامنے ایسا وعظ فرمایا کہ وہ رونے لگے اور قلوب پر رقت طاری ہوگئی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ایک شخص ان سے آکر ملا اور کہنے لگا کہ اے نبی اللہ علیہ السلام! کیا اس وقت روئے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ چنانچہ ان پر عتاب ہوا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی جانب نہیں لوٹایا تھا۔ چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں عرض گزار ہوئے اے رب! وہ کہاں ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی، اے رب! مجھے ایسی نشانی بتا دے کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جس جگہ مچھلی تم سے جدا ہوجائے۔ یعلی بن مسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مردہ مچھلی لے لو، جہاں اُس میں روح پھونک دی جائے پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور خادم سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ کام دیتا ہوں کہ جہاں یہ مچھلی ہمارا ساتھ چھوڑے تو اسی وقت مجھے بتا دینا، خادم نے عرض کی کہ یہ کام کون سا زیادہ ہے؟ چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے

أَبِي سُلَيْمَانَ - عَلَى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ، عَلَى كَبِدِ الْبَحْرِ - قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ - مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ، وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلاَمٍ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا، قَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ، وَأَنَّ الوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى، إِنَّ لِي عِلْمًا لاَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ، وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لاَ يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ، فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ البَحْرِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ البَحْرِ، حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا، تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الآخَرِ، عَرَفُوهُ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ - قَالَ: قُلْنَا لِسَعِيدٍ: خَضِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ - لاَ نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ، فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا، قَالَ مُوسَى: {أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا} [الكهف: 71]- قَالَ مُجَاهِدٌ: مُنْكَرًا - (قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) ، كَانَتِ الأُولَى نِسْيَانًا ،وَالوُسْطَى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، {قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} [الكهف: 73]، لَقِيَا غُلاَمًا فَقَتَلَهُ-قَالَ يَعْلَى: قَالَ سَعِيدٌ: وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلاَمًا كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ - {قَالَ: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ} [الكهف: 74] لَمْ تَعْمَلْ بِالحِنْثِ - وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً (زَاكِيَةً)

اپنے خادم سے کہا (پ ۱۵ الکھف ۶۰) سعید بن جبیر نے یوشع بن نون کا نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں ثریان کے مقام پر ایک پتھر کے سائے میں تھے تو اس وقت مچھلی تڑپنے لگی اور حضرت موسیٰ نیند میں تھے خادم نے سوچا کہ میں انہیں بیدار نہ کروں۔ حتیٰ کہ جب وہ خود بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول گئے کہ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا پہنچی! اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس کے لیے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہوجاتا ہے اور اپنے دونوں انگوٹھوں اور ساتھ والی انگلیوں سے حلقے بنا کر دکھائے۔ ہمیں اس سفر میں دشواری پہنچی ہے۔ خادم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دشواری دُور فرما دی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عثمان بن ابوسلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز زین پوش بچھا کر سطح سمندر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا ایک سرا دونوں پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا اور دوسرا اُن کے سر کے نیچے تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: کیا میرے علاقے میں بھی سلام ہے؟ آپ کون ہیں؟ جواب دیا، میں موسیٰ ہوں، کہا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، پوچھا، آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ جو نیک بات تمہیں سکھائی گئی ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دو۔ کہا اے موسیٰ! کیا یہ آپ

: مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلاَمًا زَكِيًّا - فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، فَأَقَامَهُ - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ. قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ - {لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا} [الكهف: 77]- قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ - {وَكَانَ وَرَاءَهُمْ} [الكهف: 79] وَكَانَ أَمَامَهُمْ - قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ، يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدَ، وَالغُلاَمُ المَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ - {مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا} [الكهف: 79]، فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا، فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالقَارِ - {كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ} وَكَانَ كَافِرًا {فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا} [الكهف: 80] أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ، (فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً) لِقَوْلِهِ: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً} [الكهف: 74] {وَأَقْرَبَ رُحْمًا} [الكهف: 81] هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالأَوَّلِ، الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ - وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ: أَنَّهُمَا أُبْدِلاَ جَارِيَةً، وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: إِنَّهَا جَارِيَةٌ-"

کے لیے کافی نہیں کہ آپ کے پاس توریت مقدس ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟ بیشک میرے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا پوری طرح سیکھنا آپ کی استطاعت میں نہیں اور بیشک آپ کے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا سیکھ لینا میری استطاعت میں نہیں ہے پھر ایک پرندے نے سمندر سے اپنی چونچ بھری تو حضرت خضر نے کہا کہ خدا کی قسم، میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے سامنے ایسے ہیں جیسے اس پرندے نے سمندر سے چونچ میں پانی لیا ہے، یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے۔ یعنی انہوں نے ایک چھوٹی سی کشتی پائی جو لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی جانب لے جاتی تھی۔ پس انہوں نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ہم نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے بارے میں کہا تھا؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہنے لگے کہ ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے، پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ کر اس میں سوراخ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا، کیا یہ تم نے اس لیے چیرا ہے کہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ یہ تم نے بُرا کام کیا (آیت ۷۱) حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات بھول کر ہوئی۔ دوسری بطور شرط اور تیسری دانستہ کر کی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ پر میری بھول کے سبب گرفت نہ کریں اور مجھ پر میرے کام میں دشواری میں نہ ڈال (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو اس بندے نے اسے قتل کر دیا (آیت ۷۴) یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے کھیلتے ہوئے پائے تو ان میں سے ایک کافر اور ہونہار لڑکے کو

پکڑ کر لٹایا اور چھری سے ذبح کردیا۔ حضرت موسیٰ
نے کہا تم نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان
کے بدلے قتل کردیا، ابھی تو یہ گنہگار بھی نہ تھا۔ ابن
عباس کی قرأت میں زَكِيَّةً اور زَاكِيَةً دونوں طرح
ہے جیسے غُلَامًا زَكِيًّا پھر دونوں چل دیئے، حتیٰ کہ
ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو وہ سیدھی کردی
(آیت ۷۷) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے
اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اسے اس طرح سیدھا
کیا تھا، یعلی بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے خیال میں
سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر
وہ سیدھی کھڑی کردی۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم
چاہتے تو اس پر کچھ مزدور لے لیتے۔ سعید بن جبیر نے
کہا کہ اتنی مزدوری جس سے کھانا کھا لیتے اور كَانَ
وَرَآءَهُمْ مَلِكٌ کی جگہ حضرت ابن عباس کی قرأت
میں كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ ہے۔ سعید بن جبیر کے سوا ر
دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام ہُدَد بن بُدَد
ہے اور مقتول لڑکے کا نام جیسور۔ بہر حال وہ بادشاہ ہر
صحیح سالم کشتی کو جبراً چھین لیا کرتا تھا۔ جب یہ کشتی اس
کے پاس سے گزرے گی تو اس کے عیب دار ہونے
کے سبب اسے چھوڑ جائے گا۔ چنانچہ جب وہ گزر جائے
گا تو یہ لوگ اسے ٹھیک کرلیں گے اور اس کے ساتھ نفع
کماتے رہیں گے بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے
سوراخ کو سیسے سے بند کردیا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ
لاکھ سے بند کیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین مومن تھے
اور وہ خود کافر تھا تو ہمیں ڈر ہوا کہ مبادا وہ اُن کو سرکشی
اور کفر پر چڑھا دے (آیت ۸۰) کہ وہ اس کی محبت
سے مجبور ہوکر دین میں اس کی پیروی نہ کرنے لگیں۔
پس ہم نے چاہا کہ اُن دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا

کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ......فرمایا گیا ہے اور مہربانی میں زیادہ قریب عطا کردے۔ (آیت ۸۱) یعنی ان دونوں کے لیے اس پہلے لڑکے سے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا آنے والا رحم میں زیادہ نزدیک ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن اُن کی اگلی اولاد کے متعلق داؤد بن ابو عاصم نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

4- بَابُ

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ کی تفسیر

{فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ} [الكهف: 63] إِلَى قَوْلِهِ {عَجَبًا} [يونس: 2] ، {صُنْعًا} [الكهف: 104] : »عَمَلًا« ، {حِوَلًا} [الكهف: 108] : »تَحَوُّلًا« {قَالَ: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا} [الكهف: 64] ، {إِمْرًا} [الكهف: 71] وَ {نُكْرًا} [الكهف: 74] : »دَاهِيَةً« ، {يَنْقَضَّ} [الكهف: 77] : »يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ« ، (لَتَخِذْتَ) : »وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ« ، {رُحْمًا} [الكهف: 81] : »مِنَ الرُّحْمِ، وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ، وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ، وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا«

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ---تا --- اپنی راہ لی اچنبا ہے۔ (پ ۱۵ الکھف ۶۲) صُنْعًا عمل۔ حِوَلًا پھر جانا۔ ترجمہ کنز الایمان: موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵ الکھف ۶۴) اِمراً برا کام۔ يَنْقَضَّ گرنے والی جیسے دانت گرنے والا ہوتا ہے۔ لَتَّخَذْتَ اور وَاتَّخَذْتَ ہم معنی ہیں رُحْمًا یہ الرُّحِيم سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مبالغہ اور ہمارے خیال میں یہ الرَّحِيم سے ہے۔ جیسے مکہ مکرمہ کو اُمِّ رُحْمٍ کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

4727 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الخَضِرِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ،

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جدا ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ

-4727 راجع الحدیث: 122,74

حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، وَأَوْحَى إِلَيْهِ: بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَاتَّبِعْهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَمَعَهُمَا الحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَنَزَلاَ عِنْدَهَا، قَالَ: فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ، - قَالَ سُفْيَانُ: وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو، قَالَ: وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا: الحَيَاةُ لاَ يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ، فَأَصَابَ الحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ العَيْنِ - قَالَ: فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ المِكْتَلِ، فَدَخَلَ البَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: {آتِنَا غَدَاءَنَا} [الكهف: 62] الآيَةَ، قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ: {أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ} [الكهف: 63] الآيَةَ، قَالَ: فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا، فَوَجَدَا فِي البَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الحُوتِ، فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا، وَلِلْحُوتِ سَرَبًا، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، قَالَ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ، فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا؟ قَالَ لَهُ الخَضِرُ: يَا مُوسَى، إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لاَ

بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو اُن سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے کہا، میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی جانب نہ کی تھی اور ان کی طرف وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اُس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی حتیٰ کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے قریب ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں۔ جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا تھا راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی پھر اچھل کر زنبیل سے باہر نکل گئی اور سمندر میں داخل ہو گئی جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا، ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی۔ بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت

تَعْلَمُهُ، قَالَ: بَلْ أَتَّبِعُكَ، قَالَ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلاَ تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ - يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ - فَرَكِبَا السَّفِينَةَ، قَالَ: وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ فِي البَحْرِ، فَقَالَ الخَضِرُ لِمُوسَى: مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الخَلاَئِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا العُصْفُورُ مِنْقَارَهُ، قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا {لَقَدْ جِئْتَ} [الكهف: 71] الآيَةَ، فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلاَمٍ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ، قَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا} [الكهف: 75] إِلَى قَوْلِهِ {فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ} [الكهف: 77]- فَقَالَ بِيَدِهِ: هَكَذَا - فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ القَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا، {لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} [الكهف: 77]، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا " قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: «وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا، وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا»

۶۴)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے حیران کن تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شخص کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ اُس نے کہا، آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں سکھائی گئی ہے؟ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ! بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور مجھے اس کا علم نہیں اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ کو اس کا علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے متعلق نہ پوچھنا، حتیٰ کہ میں خود اُس کے بارے میں آپ سے ذکر کروں؟ پس وہ دونوں چل دیئے، ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے بلا معاوضہ انہیں بٹھا لیا۔ پس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا، حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر اللہ کے علم کے حضور ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ

میں پانی کی بوند۔ حضرت موسیٰ کو کچھ دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولہ لے کر کشتی میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوراخ کر دیا تا کہ سارے سواروں کو ڈبو دو، یہ تو برا کیا ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں چل دیے، حتیٰ کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا تم نے ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟ بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴) حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے...... گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) حضرت خضر نے کہا: یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو اُن باتوں کا راز بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تا کہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لیے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان واقعہ میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ

5- بَابُ {قُلْ: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103]

4728- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي: {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103]: هُمُ الحَرُورِيَّةُ؟ قَالَ: "لاَ هُمُ اليَهُودُ وَالنَّصَارَى، أَمَّا اليَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا: لاَ طَعَامَ فِيهَا وَلاَ شَرَابَ، وَالحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ"، وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الفَاسِقِينَ

غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا پڑھا کرتے تھے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (پ ۱۶ الکھف ۱۰۳) کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ خوارج کے متعلق ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد ﷺ کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے حرور والے خوارج، تو یہ ان لوگوں میں ہیں: وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۂ البقرہ، آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان کا نام فاسق رکھا تھے۔

6- بَابُ

{أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ} [الكهف: 105] الآيَةَ

4729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ

أُولَئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (پ ۱۶ الکھف ۱۰۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت ایک بہت ہی موٹے شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا، تو اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور

4729- صحیح مسلم: 6976

العَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَقَالَ: اقْرَءُوا، {فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] " وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ

فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (پ ۱۵ الکھف ۱۰۵) اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

19- سُورَةُ مَرْيَمَ

سورۂ مریم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} [مريم: 38] »اللَّهُ يَقُولُهُ، وَهُمُ اليَوْمَ لاَ يَسْمَعُونَ وَلاَ يُبْصِرُونَ«، {فِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ} [الأنعام: 74]: "يَعْنِي قَوْلَهُ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} [مريم: 38]: الكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ". {لَأَرْجُمَنَّكَ} [مريم: 46]: »لَأَشْتِمَنَّكَ«، {وَرِئْيًا} [مريم: 74]: »مَنْظَرًا« وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: »عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ«، حَتَّى قَالَتْ: {إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا} [مريم: 18] وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {تَؤُزُّهُمْ أَزًّا} [مريم: 83]: »تُزْعِجُهُمْ إِلَى المَعَاصِي إِزْعَاجًا« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِدًّا} [مريم: 89] »عِوَجًا« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وِرْدًا} [مريم: 86]: »عِطَاشًا«، {أَثَاثًا} [النحل: 80]: »مَالًا«، {إِدًّا} [مريم: 89]: »قَوْلًا عَظِيمًا«، {رِكْزًا} [مريم: 98]: »صَوْتًا« غَيًّا خُسْرَانًا« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَلْيَمْدُدْ} [مريم: 75]: »فَلْيَدَعْهُ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {بُكِيًّا} [مريم: 58]: »جَمَاعَةُ بَاكٍ« {صِلِيًّا} [مريم: 70]: »صَلِيَ يَصْلَى«، {نَدِيًّا} [مريم: 73]: »وَالنَّادِي وَاحِدٌ مَجْلِسًا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار اپنی ظاہری گمراہی کے سبب نہ خدا کی باتوں کو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ پس ارشاد باری تعالیٰ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ کفار کے بارے میں ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے لَاَرْجُمَنَّكَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کردوں گا۔ رِئْيًا دیکھنے میں، ابووائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو بخوبی علم تھا کہ متقی غیرت والا ہوتا ہے اسی لیے انہوں نے کہا تھا: اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ابن عیینہ کا قول ہے کہ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کا مطلب ہے کہ شیطان ان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِدًّا سے مراد ہیں پیاسے۔ اَثَاثًا مالی لحاظ سے۔ اِدًّا بڑی بات۔ رِكْزًا پست آواز۔ غَيًّا نقصان میں۔ بُكِيًّا یہ بَاكٍ کی جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ صِلِيًّا جلنا، یہ صَلِيَ يَصْلٰى سے ہے۔ نَدِيًّا اور النَّادِيْ دونوں سے مجلس مراد ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ} [مريم: 39]

ترجمہ کنز الایمان: ”اورانہیں ڈرسناؤ پچھتاوے کے دن کا“ کی تفسیر

4730 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا المَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: وهَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا المَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ خُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ} [مريم: 39]، وَهَؤُلاَءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا {وَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ} [مريم: 39]"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا، اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے ذبح کر کے کہا جائے گا۔ اے اہلِ جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے (پ ۱۶ مریم ۳۹) یعنی دنیا کے مشتاق اور ایمان نہیں لاتے۔

2- بَابُ {وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64]

وَمَا نَتَنَزَّلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے (پ ۱۶ مریم ۶۴)۔

4731 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

4730- صحیح مسلم:7110,7111 سنن ترمذی:3156

4731- راجع الحدیث:3218

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا»، فَنَزَلَتْ: {وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64]

سے فرمایا کہ جتنی مرتبہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ۱۶ مریم ۶۴)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77]

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پ۱۶ مریم ۷۷)۔

4732- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، قَالَ: جِئْتُ العَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: «لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ»، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77] رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی اجرت لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں اجرت نہیں دوں گا جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا، اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہوجاؤ تو یہ کام میں پھر بھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، کیا میں مر کر زندہ ہوسکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگی لہٰذا وہیں تمہارا حساب چکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے پ۱۶ مریم ۷۷) ثوری، شعبہ، حفص، ابومعاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

4732- انظر الحدیث: 2091

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا} قَالَ: »مَوْثِقًا«

4733 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ: »لاَ أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ يُحْيِيَكَ«، قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِي اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا، أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا} " قَالَ: " مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ: سَيْفًا وَلاَ مَوْثِقًا "

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ ۱۶ مریم ۷۸)۔ عَهْدًا سے پکا وعدہ مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں مکّہ مکرّمہ کے اندر لوہار کا کام کرتا تھا تو میں نے عاص بن وائل سہمی کے لیے ایک تلوار بنا کر دی تھی جب میں مزدوری لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا۔ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا۔ جب تک تم محمد مصطفےٰ ﷺ کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ موت دے اور دوبارہ زندہ کر دے۔ اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہونگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ ۱۶ مریم ۷۷-۷۸) اس روایت میں مَوْثِقًا کا لفظ ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اُس میں نہ سَيْفًا کا لفظ ہے اور نہ مَوْثِقًا کا۔

5- بَابُ

{كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ العَذَابِ مَدًّا} [مريم: 79]

4734- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۹)۔

مسروق حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت

4733- راجع الحديث: 2091

4734- راجع الحديث: 2091

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ»، قَالَ: فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ، فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77]

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں، میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرا عاص بن وائل پر قرض تھا، جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول ﷺ کا انکار نہ کردو۔ پس میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کردے، میں پھر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، تو میرا پیچھا چھوڑ دو، جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہوجاؤں گا، پھر مجھے مال واولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب چکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۷)

6- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا} [مريم: 80] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الجِبَالُ هَدًّا} [مريم: 90]: «هَدْمًا»

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا (پ ۱۶ مریم ۷۹)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْجِبَالُ هَدًّا سے پہاڑ کا مسمار ہونا مراد ہے۔

4735 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِي: لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: «لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ، ثُمَّ تُبْعَثَ»، قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ المَوْتِ، فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرضہ تھا۔ میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ مر کر دوبارہ زندہ ہوجاؤ تب بھی میں اُن کا انکار نہیں کروں گا اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہوجاؤں گا لہٰذا جلد ہی تمہارا قرضہ ادا کردوں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ اس پر یہ وحی

4735- راجع الحديث: 2091

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا، كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا}

نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: کیاتم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا (پ۱۶ مریم ۷۷۔۸۰)

بسم الله الرحمن الرحيم

الله کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

20- سُورَةُ طه

سورۂ طٰہٰ

قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: " بِالنَّبَطِيَّةِ أَيْ {طَهْ} [طه: 1]: يَا رَجُلُ، يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَلْقَى} [النساء: 94]: «صَنَعَ أَزْرِي ظَهْرِي» {فَيُسْحِتَكُمْ}: «يُهْلِكَكُمْ» {الْمُثْلَى} [طه: 63]: " تَأْنِيثُ الأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ، يُقَالُ: خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الأَمْثَلَ " {ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا} [طه: 64]: " يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ، يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ "، {فَأَوْجَسَ} [طه: 67]: " فِي نَفْسِهِ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ {خِيفَةً} [هود: 70] لِكَسْرَةِ الْخَاءِ " {فِي جُذُوعِ} [طه: 71]: «أَيْ عَلَى جُذُوعِ النَّخْلِ»، {خَطْبُكَ} [طه: 95]: «بَالُكَ»، {مِسَاسَ} [طه: 97]: «مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا»، {لَنَنْسِفَنَّهُ} [طه: 97]: «لَنَذْرِيَنَّهُ»، {قَاعًا} [طه: 106]: «يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الأَرْضِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوْزَارًا} [طه: 87]: «أَثْقَالًا» {مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ} [طه: 87]: «وَهِيَ

ابن جبیر اور ضحاک کا قول ہے کہ حبشہ کی زبان میں طٰہٰ اور مرد اے فلاں کو کہتے ہیں۔ عُقْدَةٌ اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے حروف کی صحیح ادائیگی نہ ہو سکے یا اٹک اٹک کر بات کرے۔ أَزْرِيْ میری پیٹھ۔ فَيُسْحِتَكُمْ تمہیں ہلاک کرے۔ الْمُثْلَى یہ الْمَثَلَ مونث ہے یعنی تمہارا دین، جیسا کہ کہتے ہیں خُذِ الْمُثْلَى یا خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا کہتے ہیں کہ آج وہ صف میں شامل ہوا یعنی اس نے نماز کی جگہ پر آ کر نماز پڑھی۔ فَأَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس کیا، یہاں خاء کے کسرہ کی وجہ سے واؤ حذف ہو گئی۔ جُذُوعِ شاخیں۔ خَطْبُكَ تیرا حال مَسَاسَ مصدر ہے۔ مَاسَّهُ مِسَاسًا سے لَنَنْسِفَنَّهُ ہموار زمین۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ قوم کے زیورات جو فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا پس میں نے ان کو ڈال دیا۔ أَلْقَى ڈالا۔ کیا فَنَسِيَ مُوسٰى وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے غلطی کی۔ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا...... یعنی بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ هَمْسًا پیروں کی چاپ۔

الْحُلِيُّ الَّتِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، وَهِيَ الأَثْقَالُ « {فَقَذَفْنَاهَا} »فَأَلْقَيْنَاهَا « . {أَلْقَى} [النساء: 94] : »صَنَعَ « ، {فَنَسِيَ} [طه: 88] : »مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ « . لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا: »العِجْلُ « ، {هَمْسًا} [طه: 108] : »حِسُّ الأَقْدَامِ « ، {حَشَرْتَنِي أَعْمَى} [طه: 125] : »عَنْ حُجَّتِي « ، {وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا} [طه: 125] : »فِي الدُّنْيَا « قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِقَبَسٍ} [طه: 10] : " ضَلُّوا الطَّرِيقَ، وَكَانُوا شَاتِينَ، فَقَالَ: إِنْ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ " وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {أَمْثَلُهُمْ} [طه: 104] : »أَعْدَلُهُمْ طَرِيقَةً « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَضْمًا} [طه: 112] : »لاَ يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ « ، {عِوَجًا} [آل عمران: 99] : »وَادِيًا « ، {وَلاَ أَمْتًا} [طه: 107] : »رَابِيَةً « ، {سِيرَتَهَا} [طه: 21] : »حَالَتَهَا « ، وَ {النُّهَى} [طه: 54] : »التُّقَى « ، {ضَنْكًا} [طه: 124] : »الشَّقَاءُ « ، {هَوَى} [طه: 81] : »شَقِيَ « ، {بِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ} : »الْمُبَارَكِ « {طُوًى} [طه: 12] : " اسْمُ الوَادِي {بِمَلْكِنَا} : »بِأَمْرِنَا « {مَكَانًا سِوًى} : »مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ « {يَبَسًا} [طه: 77] : »يَابِسًا « {عَلَى قَدَرٍ} [طه: 40] : »مَوْعِدٍ « ، {يَفْرُطَ} [طه: 45] عُقُوبَةً " {لاَ تَنِيَا} [طه: 42] تَضْعُفَا "

حَشَرْتَنِي أَعْمَى یہ میری حجت تھی کہ قَدْ كُنْتُ بَصِيرًا دنیا میں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بِقَبَسٍ جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی تو کہا کہ میں جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتانے والا مل جائے یا تاپنے کے لیے تھوڑی سی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَمْثَلُهُمْ ان کا عقلمند آدمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ هَضْمًا اس پر ظلم نہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں ضائع کردی جائیں۔ عِوَجًا نالہ۔ اَمْتًا ٹیلہ۔ سِيرَتَهَا الْاُوْلٰى ...... پہلی حالت پر۔ النُّهٰى پرہیزگاری۔ ضَنْكًا بدبختی۔ هَوٰى بدبخت ہوا۔ الْمُقَدَّسِ برکت والی۔ طُوًى ایک وادی کا نام ہے۔ بِمَلْكِنَا ہمارے حکم سے۔ مَكَانًا سُوًى ہمارے اور تمہارے درمیان۔ يَبَسًا خشک۔ عَلٰى قَدَرٍ اندازے پر بمطابق وعدہ لَا تَنِيَا کمزوری نہ دکھانا۔

1- بَابُ {وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي} [طه: 41]

ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا (پ۱۶ طٰہٰ ۴۱) کی تفسیر

4736 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4736- راجع الحدیث: 3409

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " التَقَى آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي، قَالَ: نَعَمْ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو دشواری میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چُنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں، کہا تو آپ نے اس پر یہ بات میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی۔ جواب دیا۔ ہاں، تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کردی۔ اَلْیَمُّ سے سمندر مراد ہے۔

2- بَابُ

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى کی تفسیر

{وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي البَحْرِ يَبَسًا لاَ تَخَافُ دَرَكًا وَلاَ تَخْشَى، فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ اليَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى} [طه: 78] «اليَمُّ البَحْرُ»

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی (پ ۱۶ طٰہٰ ۷۷۔۷۹)۔

4737 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَاليَهُودُ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: هَذَا اليَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے، تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب اُن سے اس متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں، لہٰذا تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

4737- راجع الحديث: 2004، 4680

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الجَنَّةِ فَتَشْقَى} [طه: 117]

4738 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " حَاجَّ مُوسَى آدَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ، قَالَ: قَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي - أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي - " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»

فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الجَنَّةِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۱۷)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے سبب تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور دشواری میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرمائی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

21- سُورَةُ الأَنْبِيَاءِ

سورۃ الانبیاء

1- باب

4739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفُ، وَمَرْيَمُ، وَطه، وَالأَنْبِيَاءُ: هُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي، وَقَالَ قَتَادَةُ: {جُذَاذًا} [الأنبياء: 58]:

باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طٰہٰ اور الانبیاء مین نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصاحت والی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذَاذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فِيْ فَلَكٍ تارے اس طرح آسمان

4738- راجع الحديث: 3409 صحيح مسلم: 6688

4739- راجع الحديث: 4708

»قَطَّعَهُنَّ« وَقَالَ الحَسَنُ: {فِي فَلَكٍ} [يس: 40]: »مِثْلِ فَلْكَةِ المِغْزَلِ«، {يَسْبَحُونَ} [يس: 40]: »يَدُورُونَ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {نَفَشَتْ} [الأنبياء: 78]: »رَعَتْ لَيْلًا«، {يُصْحَبُونَ} [الأنبياء: 43]: »يُمْنَعُونَ«، {أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً} [الأنبياء: 92]: "قَالَ: دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ" وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {حَصَبُ} [الأنبياء: 98] »حَطَبُ بِالحَبَشِيَّةِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَحَسُّوا} [الأنبياء: 12]: »تَوَقَّعُوا مِنْ أَحْسَسْتُ«، {خَامِدِينَ} [الأنبياء: 15]: »هَامِدِينَ«، {وَالحَصِيدُ}: »مُسْتَأْصَلٌ، يَقَعُ عَلَى الوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ«، {لاَ يَسْتَحْسِرُونَ} [الأنبياء: 19]: "لاَ يُعْيُونَ، وَمِنْهُ {حَسِيرٌ} [الملك: 4]: وَحَسَرْتُ بَعِيرِي"، {عَمِيقٌ} [الحج: 27]: »بَعِيدٌ«، {نُكِسُوا} [الأنبياء: 65]: »رُدُّوا«، {صَنْعَةَ لَبُوسٍ} [الأنبياء: 80]: »الدُّرُوعُ«، {تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ} [الأنبياء: 93]: »اخْتَلَفُوا، الحَسِيسُ وَالحِسُّ، وَالجَرْسُ وَالهَمْسُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الخَفِيِّ«، {آذَنَّاكَ} [فصلت: 47]: »أَعْلَمْنَاكَ«، {آذَنْتُكُمْ} [الأنبياء: 109]: »إِذَا أَعْلَمْتَهُ، فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ} [الأنبياء: 13]: »تُفْهَمُونَ«، {ارْتَضَى} [الأنبياء: 28]: »رَضِيَ«، {التَّمَاثِيلُ} [الأنبياء: 52]: »الأَصْنَامُ«، {السِّجِلِّ} [الأنبياء: 104]: »الصَّحِيفَةُ«

ہیں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَشَتْ چر گئیں۔ يُصْحَبُونَ رو کے جائیں گے۔ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ حبشہ کی زبان میں حَطَبُ یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ أَحَسُّوا اس سے توقع رکھی یہ أَحْسَسْتُ سے ہے۔ خَامِدِيْنَ بجھے ہوئے۔ حَصِيْدٌ جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا، یہ واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَايَسْتَحْسِرُوْنَ وہ اُکتاتے نہیں اور حَسِيْرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِيْرِيْ میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِيْقٌ دور دراز۔ نُكِسُوْا اٹھائے گئے۔ صَنْعَتَه لَبُوْسٍ زرہیں۔ تَقَطَّعُوْا أَمْرَهُمْ اختلاف کیا۔ الحَسِيْسُ حِس۔ الْجَرْسُ اور الْهَمْسُ ہم معنی ہیں یعنی ہلکی آواز۔ اٰذَنَّاكَ تجھ کو آگاہ کیا۔ اٰذَنْتُكُمْ میں نے تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ...... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضٰى راضی ہوا۔ التَّمَاثِيْلُ بت، اصنام۔ السِّجِلُّ صحیفہ، کتابچہ۔

2- بَابُ {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ}

ترجمہ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا

وَعْدًا عَلَيْنَا} [الأنبياء: 104]

4740 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، شَيْخٌ مِنَ النَّخَعِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} [الأنبياء: 104]، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {شَهِيدٌ} [المائدة: 117] فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ "

تھا (پ ۱۷الانبیاء ۱۱۷) کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بروز قیامت جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب اکٹھا کیا جائے گا تو تم برہنہ پاؤں، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷الانبیاء ۱۱۷) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ جان لو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا چاند چڑھایا تھا؟ پس میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷، المائدہ ۱۱۷) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے تو یہ مرتد ہوکر اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

22- سُورَةُ الحَجِّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الحج

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {المُخْبِتِينَ} [الحج: 34]: «المُطْمَئِنِّينَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " فِي إِذَا تَمَنَّى

ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَلْمُطْمَئِنِّيْنَ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ابن عباس کا قول ہے کہ فِیْ

4740- راجع الحدیث: 3349

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ، إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ، فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ، وَيُقَالُ: أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ ". {إِلَّا أَمَانِيَّ} [البقرة: 78] : »يَقْرَءُونَ وَلاَ يَكْتُبُونَ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَشِيدٌ} [الحج: 45] : »بِالقَصَّةِ جِصٌّ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْطُونَ} [الحج: 72] : »يَفْرُطُونَ، مِنَ السَّطْوَةِ« ، وَيُقَالُ: {يَسْطُونَ} [الحج: 72] : »يَبْطِشُونَ« ، {وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ} [الحج: 24] : »أُلْهِمُوا« وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: إِلَى القُرْآنِ {وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الحَمِيدِ} [الحج: 24] : »الإِسْلاَمِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِسَبَبٍ} [الحج: 15] : »بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ البَيْتِ« ، {ثَانِيَ عِطْفِهِ} [الحج: 9] : »مُسْتَكْبِرٌ« ، {تَذْهَلُ} [الحج: 2] : »تُشْغَلُ«

أُمْنِيَّتِهٖ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا، بعض کے نزدیک یہ اُمْنِیَّتُہٗ ہے یعنی اس کا پڑھنا۔ اِلَّآ اَمَانِیَّ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں، مجاہد کا قول ہے کہ مَشِیْدٌ چونے کے ساتھ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یَسْطُوْنَ زیادتی کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ کرتے ہیں۔ وَھُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ دل میں بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسّی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَذْھَلُ سے مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

1- بَابُ
{وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى} [الحج: 2]

وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں (پ ۱۷، الحج ۲)۔

4741- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ: يَا آدَمُ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ - أُرَاهُ قَالَ - تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الحَامِلُ حَمْلَهَا، وَيَشِيبُ الوَلِيدُ، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو الگ کر دو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی جانب کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے ترجمہ کنزالایمان: اور تو

4741- راجع الحدیث: 3348

عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَبْيَضِ - أَوْ كَالشَّعْرَةِ البَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ - وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ« فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: »ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ« فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: »شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ« فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، {تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى} [الحج: 2]، وَقَالَ: »مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ« وَقَالَ جَرِيرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: (سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى)

لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے (پ ۱۷، الحج ۲) صحابۂ کرام کو اِس کا بڑا غم ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ متغیر ہوگیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج و ماجوج سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ میں پُرامید ہوں کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی، پھر آپ نے فرمایا۔ اہل جنت کا تہائی حصہ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کا نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابواسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ: ترجمہ کنزالایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے (پ ۱۷، الحج ۲) اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانویں۔ جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ: نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

2- بَابُ

وَمِنَ النَّاسِ مَن يعبد الله کی تفسیر

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} [الحج: 11]: شَكٍّ، {فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةَ} [الحج: 11] إِلَى قَوْلِهِ: {ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ البَعِيدُ} [إبراهيم: 18]، {أَتْرَفْنَاهُمْ} [المؤمنون: 33]: »وَسَّعْنَاهُمْ«

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر پڑی منہ کے بل پلٹ گئے دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا یہی ہے صریح نقصان اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے یہی ہے دور کی گمراہی (پ ۱۷، الحج ۱۱-۱۲) عَلٰی حَرْفٍ شک کے ساتھ۔ اَتْرَفْنَاهُمْ ......ہم نے انہیں وسعت دی۔

4742 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الحَارِثِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَمِنَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} [الحج: 11] قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ المَدِينَةَ، فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلاَمًا، وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينٌ صَالِحٌ، وَإِنْ لَمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينُ سُوءٍ "

النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ علی حَرْفٍ کے متعلق فرمایا ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں ایسا بھی آ کر رہا کہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ دین بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین تو بُرا ہے۔

3- بَابُ {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19]

ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، الحج ۱۹) کی تفسیر

4743 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ قَسَمًا " إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ: {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19] نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ، يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ " رَوَاهُ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَوْلَهُ

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، الحج ۱۹) یہ حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے۔ سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے، عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے ابومجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

4744 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: {هَذَانِ خَصْمَانِ

قیس بن عباد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بروز قیامت رحمٰن کے حضور سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ

4743- راجع الحديث:3966

4744- راجع الحديث:3967

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19] قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ"

بدر میں ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے۔ یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

23- سُورَةُ المُؤْمِنُونَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {سَبْعَ طَرَائِقَ} [المؤمنون: 17]: «سَبْعَ سَمَوَاتٍ» {لَهَا سَابِقُونَ} [المؤمنون: 61]: «سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ»، {قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ} [المؤمنون: 60]: «خَائِفِينَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ} [المؤمنون: 36]: «بَعِيدٌ بَعِيدٌ»، {فَاسْأَلِ العَادِّينَ} [المؤمنون: 113]: «المَلاَئِكَةَ»، {لَنَاكِبُونَ} [المؤمنون: 74]: «لَعَادِلُونَ»، {كَالِحُونَ} [المؤمنون: 104]: «عَابِسُونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مِنْ سُلاَلَةٍ} [المؤمنون: 12]: «الوَلَدُ، وَالنُّطْفَةُ السُّلاَلَةُ، وَالجِنَّةُ وَالجُنُونُ وَاحِدٌ، وَالغُثَاءُ الزَّبَدُ، وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ المَاءِ، وَمَا لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ»، {يَجْأَرُونَ} [المؤمنون: 64]: «يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ البَقَرَةُ»، {عَلَى أَعْقَابِكُمْ} [آل عمران: 144]: «رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ»، {سَامِرًا} [المؤمنون: 67]: «مِنَ السَّمَرِ، وَالجَمِيعُ السُّمَّارُ، وَالسَّامِرُ هَا هُنَا فِي مَوْضِعِ الجَمْعِ»، {تُسْحَرُونَ} [المؤمنون: 89]: «تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المومنون

ابن عیینہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَائِقَ سے مراد ہیں سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُونَ سعادت ان کا مقدر ہے۔ قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ ڈرے ہوئے۔ ابنِ عباس کا قول ہے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ دُور، دُور۔ فَاسْأَلِ الْعَادِّيْنَ فرشتوں سے۔ لَنَاكِبُوْنَ سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ كَالِحُوْنَ بدشکل۔ سُلَالَةٍ لڑکا یا نطفہ۔ الْجِنَّةُ اور الْجُنُوْنُ ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ الْغُثَاءِ جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے نفع نہ ہو۔ يَجْأَرُوْنَ گائے کی طرح آواز نکالنا۔ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ واپس لوٹ جانا۔ سَامِراً یہ السَّمَرِ سے ہے اور اس کی جمع السُّمَّارِ ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔ تُسْحَرُوْنَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

24- سُورَةُ النُّورِ

{مِنْ خِلاَلِهِ} [النور: 43]: «مِنْ بَيْنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النور

مِنْ خِلَالِهِ دلوں کے پردوں سے۔ سَنَا

أَضْعَافِ السَّحَابِ«. {سَنَا بَرْقِهِ} [النور: 43]: «وَهُوَ الضِّيَاءُ»، {مُذْعِنِينَ} [النور: 49]: «يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ»، {أَشْتَاتًا} [النور: 61]: «وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا} [النور: 1]: «بَيَّنَّاهَا» وَقَالَ غَيْرُهُ: «سُمِّيَ القُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ، وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الأُخْرَى، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا» وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ: "المِشْكَاةُ: الكُوَّةُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ" وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17]: «تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ»، {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18]: "فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ، فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللَّهُ، وَيُقَالُ: لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ، أَيْ تَأْلِيفٌ، وَسُمِّيَ الفُرْقَانَ، لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الحَقِّ وَالبَاطِلِ، وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ، أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا". وَيُقَالُ فِي (فَرَّضْنَاهَا): «أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً»، وَمَنْ قَرَأَ: {فَرَضْنَاهَا} [النور: 1]: "يَقُولُ: فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا} [النور: 31]: «لَمْ يَدْرُوا، لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ» وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: {أُولِي الإِرْبَةِ} [النور: 31]: «مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ» وَقَالَ طَاوُسٌ: «هُوَ الأَحْمَقُ الَّذِي لاَ حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «لاَ يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ، وَلاَ يَخَافُ عَلَى النِّسَاءِ»

بَرْقِهٖ اس کی بجلی کی روشنی۔ مُذْعِنِیْنَ عاجزی کرنے والے، یہ مُذْعِنٌ کی جمع ہے۔ اَشْتَاتًا، شَتّٰی، شِتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنَاھَا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے الگ ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہوجاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے اَلْمِشْکٰوۃُ طاق، یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ: اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَ قُرْاٰنَہٗ ایک حصّے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَاِذَا قُرْاٰنَہٗ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروادیں تو جیسے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی شاعری نہیں بلکہ حقانیت کا مجموعہ ہے۔ اسے اَلْفُرْقَانُ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطن میں فرق کردیتا ہے۔ عورت کے لیے کہتے ہیں مَاقَرَاَتْ بِسَلًا قُطّ ...... کہ اس نے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔ یہ جو فرمایا فَرَضْنَاھَا تو مراد ہے کہ ہم نے اس میں مختلف فرائض نازل فرمائے اور جس نے اسے فَرَضْنَاھَا پڑھا ہے تو مراد ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر اور بعد میں آنے والوں پر فرض کردیا کہ ان احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَوِالطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا...... جو کم سنی کے سبب مرد و عورت کے معاملے کو نہیں جانتے۔ شعبہ کا قول ہے کہ اُولِی الْاِرْبَۃِ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ ہو اور طاؤس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا احمق ہے جس کو عورت کی حاجت ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول

1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ، فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 6]

4745 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرًا، أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلاَنَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ المَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ القُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلاَعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلاَعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ حَبَسْتُهَا

ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور عورتوں سے ہاتھ لگانے کی تہمت کا انہیں خوف ہی نہ ہو۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (پ ۱۸، النور ۶)۔

زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عویمر بنی عجلان کے سردار حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جو کسی شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا دیکھ لے۔ اگر وہ اسے قتل کردے تو کیا اسے بدلے آپ اسے قتل کردیں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس کے متعلق میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم کر کے بتایئے۔ پس حضرت عاصم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا۔ جب حضرت عویمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور بُرا جانا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھ لوں۔ چنانچہ حضرت عویمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا، اگر وہ اس کو قتل کردے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کردیں

4745- راجع الحدیث: 423

فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا. فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلاَعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ العَيْنَيْنِ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ. فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ

گے؟ ورنہ وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم ملاعنت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان لیا، پھر عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا، لہٰذا میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہوگیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ سانولا رنگ کا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو یہ سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق سچ کہا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہوا تو میں سمجھ لوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس سے حضرت عویمر کی تصدیق ہوگئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی طرف ہی منسوب ہوتا رہا۔

2- بَابُ

{وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الكَاذِبِينَ}

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو (پ ۱۸، النور ۷)۔

4746- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ، فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ

زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، تو اس نے کہا کہ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کردے تو کیا آپ اس کو قتل کرنے کا حکم

4746- راجع الحدیث: 423

يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلاَعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي المِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا

دیں گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے بارے میں لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرمادیا گیا ہے، پس دونوں نے لعان کیا اور اس وقت میں بھی وہاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ پس اس شخص نے عورت کو اپنے سے جدا کردیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرمادیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کردی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے اپنا حمل ہونے سے انکار کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی طرف ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہونگے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

3- بَابُ

{وَيَدْرَأُ عَنْهَا العَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الكَاذِبِينَ} [النور: 8]

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۸)۔

4747- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اُس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت کے گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم ﷺ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حدِ قذف

4747- راجع الحديث: 2671

يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلاَلٌ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ اليَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ العَيْنَيْنِ، سَابِغَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ» ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ»

قائم کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ہلال نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے متعلق کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔ پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۶۔۹) پھر نبی کریم ﷺ نے اِدھر توجہ فرمائی اور مدعی کو بلانے کے لیے آدمی روانہ کیا تو حضرت ہلال حاضرِ خدمت ہو گئے اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جو عورت کھڑی ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے ادا کر دیئے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور گردن جھکا لی، حتیٰ کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر یگی، پھر اس عورت نے کہا کہ کیا میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا کر دوں، پس وہ بھی کہہ گزری۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر یہ سیاہ آنکھوں، بھاری سُرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کی کتاب

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9]

4748 - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَمِّي القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلاَعَنَا، كَمَا قَالَ اللَّهُ، ثُمَّ قَضَى بِالوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ»

میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللّٰہ کا اگر مرد سچا ہو (پ ۱۸، النور ۹)۔

نافع ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے بارے میں بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلایا گیا اور دونوں کے درمیان جدائی کروا دی گئی۔

5- بَابٌ

{إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاَ تَحْسِبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ} {أَفَّاكٌ} [الشعراء: 222]: «كَذَّابٌ»

4749 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ} [النور: 11] قَالَتْ: «عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ»

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) أَفَّاكٌ بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

6- بَابٌ

{لَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ المُؤْمِنُونَ

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے

4748- انظر الحدیث: 5306،5314،5314،5315،6748

وَالمُؤْمِنَاتُ، بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا} [النور: 12] إِلَى قَوْلِهِ: {الكَاذِبُونَ} [النحل: 105]

سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۲) ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۶) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (پ ۱۸، النور ۱۳)

4750 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا نَزَلَ الحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا واقعہ بیان کیا جبکہ الزام لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری قرار دیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ اِن میں بعض کا حافظہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو اپنی ازواجِ مطہرات میں قرعہ ڈالتے کہ اپنے ساتھ کس کو لے جانا ہے۔ چنانچہ غزوۂ بنی مصطلق کے وقت قرعہ اِن کے نام نکلا اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے پس مجھے میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آ پہنچے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم فرما دیا اور میں اس وقت قضائے حاجت

حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ، وَلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ

کے لیے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تھا۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس آنے لگی تو دیکھا کہ ظفار کے نگینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تھا۔ پس میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس تلاش نے مجھے دیر کروادی اور جو حضرات مجھے سوار کروانے پر مقرر تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوئی ہوں اور عورتیں ان دنوں گوشت اور وزن کی ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھاتے وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں تھی بھی کم عمر لڑکی۔ پس انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ مجھے لشکر کے چلے جانے کے بعد ہار ملا۔ پس میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر آگئی لیکن وہاں کوئی پکارنے اور جواب دینے والا بھی نہ تھا، لہٰذا میں جاکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور سوچا کہ جب مجھے لشکر میں نہ پائیں گے تو میری جانب واپس لوٹیں گے۔ اسی اثناء میں جبکہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیند غالب ہوئی میں سوگئی اور حضرت صفوان ابن معطل سلمی ذکوانی جو لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ پھرتے پھراتے صبح کے وقت میری جگہ کے نزدیک آئے اور سوئے ہوئے انسان کا جسم دیکھ کر میرے قریب آئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور میں جاگ گئی۔ پس میں نے اپنا چہرہ اپنے دوپٹے سے چھپا لیا۔ خدا کی قسم، نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور نہ ایک لفظ سنا سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے لفظوں کے۔ حتیٰ کہ

مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي، أَنِّي لاَ أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ، فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ المَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا، وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ العَرَبِ الأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الغَائِطِ، فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي، وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ» فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ

اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے اگلے پیر کو اپنے پیر سے دبائے رکھا تو میں سوار ہوگئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ پیدل چل دیئے، حتیٰ کہ ہم لشکر میں آپہنچے جبکہ دوپہر کے سبب گرمی شدید تھی۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آگئے تو میں بیمار پڑ گئی۔ چنانچہ ایک ماہ تک بیماری اور لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا لیکن دورانِ علالت یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نگاہ لطف و کرم مجھ پر تھی وہ اب نظر نہ آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر تو مجھے شبہے میں مبتلا کرتا تھا ورنہ مجھے اور کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں کچھ تندرست ہوئی تو ام مسطح کے ساتھ مناصع کی جانب رفع حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے اُدھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات میں جاتی تھیں۔ ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی رواج تھا کہ بدبو کے سبب وہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم اذیت محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ ام مسطح تھیں جو ابورُہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور ام مسطح جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو واپس آرہی تھیں تو ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں اُلجھ گیا جس کے سبب وہ

عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ، يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَهْلَكَ وَلاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟» قَالَتْ بَرِيرَةُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: «يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ،

گرنے لگیں، تو انہوں نے کہا کہ مسطح کا برا ہو، میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل ہوا تھا؟ وہ کہنے لگیں، تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں علم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری بیماری میں روز بروز زیادتی ہونے لگی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے، دُور سے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت عطا فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ اُن سے اس خبر کی تصدیق کروں اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آ گئی تو میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا: امی جان! لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا، میری بچی! تُو غم نہ کھا، خدا کی قسم، ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور اُس کا خاوند بھی اسے چاہے تو اس کی سوکنیں عموماً ایسا کیا ہی کرتی ہیں اُن کا بیان ہے کہ میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ اتنی بڑی باتیں کرنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس رات میں صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی حتیٰ کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک عرصہ سے وحی نہیں آ رہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے متعلق مشورہ کیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے رائے دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو یہ اشارہ کیا

إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لاَ تَقْتُلُهُ، وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ المُنَافِقِينَ، فَتَثَاوَرَ الحَيَّانِ الأَوْسُ وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، يَظُنَّانِ أَنَّ البُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ »لَبِثَ « شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: »أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ العَبْدَ إِذَا

کہ وہ اہل بیت کی برأت کا خوب علم رکھتے ہیں اور محبت کے سبب وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ علی بن ابوطالب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر دشواری نہیں فرمائے گا اور عورتیں اِن کے سوا بھی بہت ہیں۔ رہی حقیقت تو وہ اس لونڈی سے پوچھیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (لونڈی) کو بلا کر فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے ان میں کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کے سبب ان پر کوئی لفظ کہوں، ہاں یہ بات ہے کہ وہ کم سن لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا لیتی ہے، پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہوکر فرمایا: اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے متعلق مجھے تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی زوجۂ مطہرہ میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔

اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ»
قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ
قَطْرَةً. فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا
أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ
لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
قَالَتْ: مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ لاَ أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ، حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي
أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ، قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي
بَرِيئَةٌ. وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ،
وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ
بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ
أَبِي يُوسُفَ، قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18] ، قَالَتْ: ثُمَّ
تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا
حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي،
وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي
وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ
يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ
يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ
رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ
أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ
يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ
الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ

حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے
سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور اس سے
پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس
بات پر جوش دلایا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ
آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اُسے قتل نہیں کریں گے
اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچازاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور
سعد بن عبادہ سے کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی
قسم، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، لگتا ہے کہ آپ بھی
منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرفداری پر ہیں۔
اس پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے
ہو گئے اور آپس میں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے اور
رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر بیٹھے ہوئے مسلسل
انہیں خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ
خاموش ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔
حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس دن بھی میری یہی
حالت رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والدین میرے پاس ہی
تھے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر
چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ آنسو رکتے تھے اور ان
دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے
گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے
پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت
نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ پس میں
نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے
ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ
ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت
صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے

الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ» فَقَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاَ تَحْسِبُوهُ} الْعَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا، أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: «يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الإِفْكِ

لے کر آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ پر میرے بارے میں کسی قسم کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے وقت اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی، اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرے، پھر اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو رک گئے حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے خود عرض کی، حالانکہ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآنِ کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک خدا کی قسم، مجھے معلوم ہے کہ لوگوں سے یہ بات سُن کر آپ کے دلوں میں یہ بات سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ سمجھ لیا ہوگا۔ ان حالات میں اگر میں آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا اقرار کرلوں اور خدا جانتا ہے

کہ میں اسے سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے، خدا کی قسم، مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والدِ ماجد جیسی ہے جبکہ انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی وہ فرماتی ہیں کہ میں خوب جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے متعلق اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے، ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے خدا کی قسم، ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوگئی، حسبِ معمول آپ پر وہی حالت طاری ہوگئی۔ چنانچہ آپ کے بدنِ اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی شدت کے باعث تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدۂ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر ان کا شکریہ ادا

کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم میں اِن کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں: ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے (پ

۱۸، النور ۱۱۔۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے سبب مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے بارے میں ناروا بات کہی تھی۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تمہاری فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اِسے نہیں روکوں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرماتے تھے کہ اے زینب! تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا دیکھا ہے، وہ عرض کرتیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو اُن کے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا تقریباً برابر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ سے بچالیا لیکن ان کی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی رہتی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک

ہوئی۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَوْلاَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ} وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَلَقَّوْنَهُ} [النور: 15]: «يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ» {تُفِيضُونَ} [يونس: 61]: «تَقُولُونَ»

4751 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا»

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (پ ۱۸، النور ۱۴) مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْنَهٗ ایک دوسرے سے کہتے پھرتے۔ تُفِيْضُوْنَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدۂ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو بیہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

8- بَابٌ

{إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ} [النور: 15]

4752- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، " تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ "

إِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (پ ۱۸، النور ۱۵)۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

000- بَابُ

{وَلَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} [النور: 16]

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی! پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

4751- راجع الحدیث: 3388

4752- انظر الحدیث: 4144

4753 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: «فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ» وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلاَفَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ وفات سے قبل وہ حالتِ نزع میں تھی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا، اگر پرہیز گار رہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی طہارت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ اِن کے بعد حضرت ابنِ زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔

4754 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نِسْيًا مَنْسِيًّا

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نَسِيًّا مَّنْسِيًّا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

9- بَابٌ

{يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا} [النور: 17]

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا (پ ۱۸، النور ۱۷)۔

4755 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4753- راجع الحديث: 3771

4754- راجع الحديث: 3771

4755- راجع الحديث: 4146

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قُلْتُ: أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا؟ قَالَتْ: »أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ« - قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ - فَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ قَالَتْ: »لَكِنْ أَنْتَ«

راوی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب پہنچا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہوجانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا جس کا مفہوم: سیّدہ پاک دامن سنجیدہ صالحہ کی زبان کبھی غیبت سے آلودہ نہیں ہوسکتی۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

10- بَابُ

{وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ} [النور: 18]

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيٰتِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پ ۱۸، النور ۱۸)۔

4756 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ، وَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ قَالَتْ: »لَسْتَ كَذَاكَ«، قُلْتُ: تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ} [النور: 11] فَقَالَتْ: »وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ العَمَى« وَقَالَتْ: »وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا جس کا مفہوم: پاک دامن سنجیدہ و باوقار سیّدہ اپنی زبان غیبت سے پاک رکھتی ہیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیکہ آپ ایسے شخص کو بھی اپنے پاس آنے کی اجازت فرما دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا (پ ۱۸، النور ۱۱) انہوں نے فرمایا کہ نابینا ہوجانے سے اور کون سا عذاب بڑا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

11- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الفَاحِشَةُ فِي

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ

4756- راجع الحدیث: 4146

الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ، وَلَوْلاَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} {تَشِيعُ} [النور: 19]: »تَظْهَرُ«، وَقَوْلُهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى وَالمَسَاكِينَ وَالمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے (پ ۱۸، النور ۱۹۔۲۰)۔ ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲)

4757 - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: »أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي، وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ، وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلاَ يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلاَ غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي« . فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ، حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الأَوْسِ وَالخَزْرَجِ شَرٌّ فِي المَسْجِدِ، وَمَا عَلِمْتُ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے متعلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ نے اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کی بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنھوں نے میری بیوی پر بہتان لگایا ہے اور خدا کی قسم، مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور جس شخص پر وہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس میں بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اُن سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور حسان بن ثابت کی والدہ اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے

4757- راجع الحدیث: 2593، صحیح مسلم: 6953، سنن ترمذی: 3180

فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ، وَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أُمِّ أَتَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ، فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: وَقَدْ كَانَ هٰذَا، قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا، وَوُعِكْتُ، فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي، فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ، وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ؟ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا، وَقِيلَ فِيهَا: وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قُلْتُ: وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ، فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي، وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ، فَرَجَعْتُ، وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ

کہا آپ غلط کہتے ہیں اگر وہ اس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں جھگڑا ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کچھ معلوم نہ تھا جب اس دن شام کا وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لیے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر اُلجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا بُرا ہو، میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری دفعہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو آپ کی وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے پوچھا کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ اُن کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے بہتان طرازی کا پورا قصہ سنا دیا۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو واپس لوٹی لیکن میں کہاں سے گئی تھی اور کہاں سے آئی مجھے اس کا بھی کچھ ہوش نہ رہا اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے والدِ محترم کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں اُن کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنی والدۂ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والدِ محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدۂ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی! کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا ماجرا اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ کو اس کا اتنا غم نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ خدا کی قسم، ایسا تو ہوتا ہی آیا

عَلَى خَادِمَتِي، فَقَالَتْ: لاَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ، فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا - أَوْ عَجِينَهَا - وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الأَحْمَرِ، وَبَلَغَ الأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي، فَلَمْ يَزَالاَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ» قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلاَ تَسْتَحْيِ مِنْ هَذِهِ المَرْأَةِ، أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا، فَوَعَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَجِبْهُ، قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ، فَقَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ، بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ، مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ، وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا،

ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو بات تم تک پہنچی ہے ایسی باتیں پھیلایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا ابا جان کو اس بات کا معلوم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں میں نے کہا اور رسول اللہ ﷺ کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رونے لگی تو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس بات کا شور ہو رہا ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر ان کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ فرمایا اے بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔ پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے تو میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، نہیں خدا کی قسم، میں تو اِن میں کوئی عیب نہیں پاتی، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر بھول جاتی اور سو جاتی ہیں، حتیٰ کہ بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ کے صحابہ میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتا دے بلکہ اس پر اسے سخت سُست بھی کہا۔ پس اس نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی تک پہنچی جس کے بارے میں بہتان گھڑا گیا تھا، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، جب سے میری بیوی فوت ہوئی ہے میں نے تو کسی عورت کے کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح

وَالتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]، وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ، وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ، وَيَقُولُ: «أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ، فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ»، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا، فَقَالَ لِي أَبَوَايَ: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُهُ وَلاَ أَحْمَدُكُمَا، وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلاَ غَيَّرْتُمُوهُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا، فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ، هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لاَ يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ} إِلَى آخِرِ الآيَةِ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - {وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى وَالمَسَاكِينَ} [النور: 22]: يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ: {أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 22] حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا، إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا، وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ نماز عصر پڑھ لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے کندھے پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے برائی ہوگئی اور تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلو، بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اُس وقت ایک انصاری عورت آئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کی کہ آپ ذکر کرتے وقت اس عورت کا خیال فرما لیتے اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں اپنے والدِ ماجد کی جانب متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں، انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟ جب اُن دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض کی کہ خدا کی قسم، اگر آپ کے حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں سچی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی کیونکہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ کام کیا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ ضرور کہیں گے اس نے خود اقرار کرلیا۔ پس میں اپنی اور آپ کی مثال تلاش کرتی ہوں تو مجھے حضرت یعقوب کا نام نظر آتا ہے۔ پس میں اس کے سوا کیا

کروں کہ حضرت یوسف کے والدِ محترم کی طرح کہوں
جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا: ترجمہ کنزالایمان: تو صبر
اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم
بتارہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) چنانچہ اسی ساعت
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونی شروع ہوگئی،
تو ہم سب خاموش ہوگئے جب وحی نازل ہوچکی تو چہرۂ
انور خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ
اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری
برأت نازل فرمادی ہے اس وقت چونکہ میں غصے میں
تھی کہ میرا اعتبار نہیں کیا گیا تھا، لہٰذا جب
میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا
کرو، تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا
نہیں کرتی اور اس بارے میں نہ اِن کا تعریف کرتی
ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا
بیان کرتی ہوں جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔
آپ حضرات نے جو بات سن لی تھی نہ تو اُس کا انکار کیا
اور نہ اسے مٹایا۔ اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی
پرہیزگاری کے سبب اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا
لیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے علاوہ میرے بارے
میں کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن ان کی بہن حُمنہ دوسرے ہلاک
ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوئی اور اس کا چرچا
کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ
بن ابی تھے۔ یہ شخص جھوٹ گھڑتا اور لوگوں کو جمع کر کے
سناتا تھا اور یہ تہمت لگانے والوں کی سربراہی کررہا تھا
جبکہ ابتدا اس نے اور حمنہ نے کی۔ حضرت صدیقہ فرماتی
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی
مالی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۂ النور کی آیت ۲۲

12-بَابُ {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31]

4758- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ المُهَاجِرَاتِ الأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا"

4759- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] «أَخَذْنَ أُزْرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا»

نازل ہوگئی، اس میں فضیلت اور گنجائش والے سے حضرت ابوبکر مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے مسطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) اِس پر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! اے ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کردے۔ چنانچہ جو مالی امداد یہ کیا کرتے تھے وہ دوبارہ جاری کردی۔

ترجمہ کنزالایمان: "اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"

ابن شبیب، اُن کے والد، یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو اس وقت کی مسلمان عورتوں نے اپنے تہبند ایک طرف سے پھاڑ کر، اس پٹے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

4758- انظر الحديث: 4759

بسم الله الرحمٰن الرحیم

25- سُورَةُ الْفُرْقَانِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَبَاءً مَنْثُورًا} [الفرقان: 23] : «مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ» ، {مَدَّ الظِّلَّ} [الفرقان: 45] : «مَا بَيْنَ طُلُوعِ الفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ» ، {سَاكِنًا} [الفرقان: 45] : «دَائِمًا» ، {عَلَيْهِ دَلِيلًا} [الفرقان: 45] : «طُلُوعُ الشَّمْسِ» ، {خِلْفَةً} [الفرقان: 62] : «مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ، أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ» وَقَالَ الحَسَنُ: {هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ} [الفرقان: 74] : «فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُبُورًا} [الفرقان: 13] : وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ: السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ، وَالتَّسَعُّرُ وَالاضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ، {تُمْلَى عَلَيْهِ} [الفرقان: 5] : " تُقْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ، {الرَّسِّ} [الفرقان: 38] : المَعْدِنُ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ " {مَا يَعْبَأُ} [الفرقان: 77] : " يُقَالُ: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لاَ يُعْتَدُّ بِهِ "، {غَرَامًا} [الفرقان: 65] : هَلاَكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَعَتَوْا} [الأعراف: 77] : طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {عَاتِيَةٍ} [الحاقة: 6] : «عَتَتْ عَنِ الخُزَّانِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الفرقان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا جو غبار ہوا کے ساتھ اڑ کر آتا ہے۔ مَدَّ الظِّلَّ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ سَاكِنًا ہمیشہ۔ عَلَيْهِ دَلِيْلًا سورج کا طلوع ہونا۔ خِلْفَةً جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا جو اللہ کی اطاعت اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں مبتلا دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثُبُوْرًا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السَّعِيْرُ مذکر ہے اور تَسَعُّرٌ سے مشتق ہے۔ الْاِضْطِرَامُ آگ کا خوب بھڑکنا۔ تُمْلٰى عَلَيْهِ ان پر پڑھا جاتا ہے یہ اَمْلَيْتُ یا اَمْلَلْتُ سے ہے الرَّاسُ کان، اس کی جمع۔ رِسَاسٌ ہے۔ مَا يَعْبَأُ کوئی پروا نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں مَا عَبَأْتُ بِهٖ شَيْئًا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غَرَامًا ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَتَوْ سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَاتِيَةٍ حد سے گزرنا جیسے لہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا} [الفرقان: 34]

الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو جہنّم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منھ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ (پ ۱۹، الفرقان ۳۴)۔

4760 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ البَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! کیا کافر کو بروز قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت کی قسم، کیوں نہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ کی تفسیر

{وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} [الفرقان: 68] «العُقُوبَةَ»

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے (پ ۱۹، الفرقان ٦٨) یعنی عذاب۔

4761 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْ سُئِلَ - رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ، قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ» قَالَ: وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ}

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے، میں نے پوچھا کہ پھر کون سا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور

4760- انظر الحديث: 6523، صحيح مسلم: 7018

4761- انظر الحديث: 4477,4207

[الفرقان: 68]

اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

4762 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي القَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: {وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ} [الفرقان: 68] فَقَالَ سَعِيدٌ: قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: «هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ»

قاسم بن ابو بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر (تابعی) سے معلوم کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اُس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۂ النساء کے میں موجود ہے۔

4763 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الكُوفَةِ فِي قَتْلِ المُؤْمِنِ، فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: «نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ»

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: قتل مومن کے متعلق اہل کوفہ کا اختلاف ہے، اس لیے یہ سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

4764 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93] قَالَ: «لاَ تَوْبَةَ لَهُ»، وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68]، قَالَ: «كَانَتْ هَذِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ...... کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ توبہ قبول نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ...... کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ جب ہے جبکہ حالتِ کفر میں ایسا کیا ہو۔

4762- راجع الحديث:3855 صحیح مسلم:7461 سنن نسائی:4880,4012

4763- راجع الحديث:4590

4764- راجع الحديث:3855

3- بَابُ

{يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا} [الفرقان: 69]

4765 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبْزَى: سَلْ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا} [النساء: 93]، وَقَوْلِهِ: {وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} [الفرقان: 68] حَتَّى بَلَغَ {إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ} [مريم: 60] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ، وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَتَيْنَا الفَوَاحِشَ". فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا} [الفرقان: 70] إِلَى قَوْلِهِ {غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 23]

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ (پ ۱۹ الفرقان ۶۹)

سعید بن جبیر ابن ابزیٰ سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵، النسآء ۹۳) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہاں تک کہ ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰) پڑھ کر ان کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰)

4- بَابُ

{إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا، فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [الفرقان: 70]

إِلَّا مَنْ تَابَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰)

4765- راجع الحديث: 3855

4766 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى، أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ» . وَعَنْ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے متعلق معلوم کروں، پہلے ''جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔'' کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری ''کہ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

5- بَابٌ

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کی تفسیر

{فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77] أَيْ هَلَكَةً

ترجمہ کنزالایمان: تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا (پ ۱۹، الفرقان ۷۷) یعنی ھلاکت۔

4767 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: " خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: الدُّخَانُ، وَالقَمَرُ، وَالرُّومُ، وَالبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ ": {فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77]

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ قیامت کی پانچ علامتیں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ (۵) بربادی میں اِسی کا ذکر ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

26- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الشعراء

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَعْبَثُونَ} [الشعراء: 128]: «تَبْنُونَ» ، {هَضِيمٌ} [الشعراء: 148] : " يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ، مُسَحَّرِينَ: المَسْحُورِينَ " «لَيْكَةَ» «وَالأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ» {يَوْمِ الظُّلَّةِ} [الشعراء: 189] : «إِظْلاَلُ العَذَابِ إِيَّاهُمْ» ، {مَوْزُونٍ} [الحجر: 19] :

مجاہد کا قول ہے کہ تَعْبَثُوْنَ تم بناتے ہو۔ هَضِيمٌ جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہوجائے مُسَحَّرِيْنَ جن پر جادو کردیا گیا ہو۔ لَيْكَةُ اور الْأَيْكَةُ دونوں اَيْكَةٍ کی جمع ہیں بمعنی جنگل۔ يَوْمَ الظُّلَّةِ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُوْنَ معلوم۔ كَالطَّوْدِ پہاڑ کی طرح۔ الشِّرْذِمَةُ چھوٹی

4766- راجع الحديث:3855

4767- راجع الحديث:1007' صحيح مسلم:7000,6999

»مَغْلُوبٍ « ، {كَالطَّوْدِ} [الشعراء: 63] : »كَالْجَبَلِ « وَقَالَ غَيْرُهُ: {لَشِرْذِمَةٌ} [الشعراء: 54] : " الشِّرْذِمَةُ: طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ " {فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219] : »المُصَلِّينَ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ} [الشعراء: 129] : " كَأَنَّكُمْ. الرِّيعُ: الأَيْفَاعُ مِنَ الأَرْضِ، وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ، وَاحِدُهُ رِيعَةٌ "، {مَصَانِعَ} [الشعراء: 129] : »كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ« {فَرِهِينَ} : »مَرِحِينَ« ، {فَارِهِينَ} [الشعراء: 149] : " بِمَعْنَاهُ، وَيُقَالُ {فَارِهِينَ} [الشعراء: 149] : حَاذِقِينَ "، {تَعْثَوْا} [البقرة: 60] : »هُوَ أَشَدُّ الفَسَادِ، عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا« {الجِبِلَّةَ} [الشعراء: 184] : " الخَلْقُ، جُبِلَ: خُلِقَ، وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا، وَجُبْلًا: يَعْنِي الخَلْقَ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ"

جماعت۔ فِي السَّاجِدِيْنَ نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ اَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَانِعَ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَةٌ کی جمع ہے۔ فَرِهِيْنَ اتراتے ہوئے۔ یہ فَارِهِيْنَ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فَارِهِيْنَ ماہرین کو کہتے ہیں۔ تَعْثَوْا سخت فساد۔ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا۔ الْجِبِلَّةُ پیدائش۔ جُبِلَ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جُبُلًا اور جُبْلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

1- بَابُ
{وَلاَ تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ} [الشعراء: 87]

وَلاَ تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (پ ۱۹، الشعراء ۸۷)۔

4768- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، عَلَيْهِ الغَبَرَةُ وَالقَتَرَةُ« الغَبَرَةُ هِيَ القَتَرَةُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز قیامت اپنے والد (چچا) کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الْغَبَرَةُ اور الْقَتَرَةُ دونوں ہم معنی ہیں۔

4769- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَخِي، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد (چچا آزر) کو دیکھ کر عرض کریں گے، اے

4769- راجع الحدیث: 3350

قَالَ: " يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: إِنِّي حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَى الكَافِرِينَ "

رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے دن رُسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

قوله: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ} [الشعراء: 215] أَلِنْ جَانِبَكَ

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کردو۔

4770 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]، صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ» - لِبُطُونِ قُرَيْشٍ - حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ} [المسد: 2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) کی تفسیر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخو! حتیٰ کہ تمام لوگ اکھٹا ہو گئے اور جو نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تا کہ آ کر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابولہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ وادی کے اس جانب ایک لشکر جرار ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتا ہی سنا ہے۔ فرمایا تو میں تم لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا: ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا (پ ۱۹، اللھب)

4770- راجع الحدیث:1394

4771 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ المُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا» تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! (اگر تم ایمان نہ لائے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہ آؤں گا۔ اصبغ، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

27- سُورَةُ النَّمْلِ

سورۂ النمل

وَالخَبْءُ: «مَا خَبَأْتَ»، {لاَ قِبَلَ} [النمل: 37]: «لاَ طَاقَةَ»، {الصَّرْحُ} [النمل: 44]: " كُلُّ مِلاَطٍ اتُّخِذَ مِنَ القَوَارِيرِ، وَالصَّرْحُ: القَصْرُ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَلَهَا عَرْشٌ} [النمل: 23]: «سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ، وَغَلاَءُ الثَّمَنِ»، " يَأْتُونِي {مُسْلِمِينَ} [البقرة: 128]: طَائِعِينَ "، {رَدِفَ} [النمل: 72]: «اقْتَرَبَ»، {جَامِدَةً} [النمل: 88]: «قَائِمَةً»، {أَوْزِعْنِي} [النمل: 19]: «اجْعَلْنِي» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {نَكِّرُوا} [النمل: 41]: «غَيِّرُوا»،

الْخَبْءُ چھپی ہوئی چیز لَا قِبَلَ طاقت نہیں۔ الصَّرْحُ محل۔ شیشہ ملایا ہوا گارا یا مسالہ اور اس کی جمع صُرُوحٌ ہے ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَهَا عَرْشٌ بادشاہی تخت۔ كَرِيمٌ کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت مُسْلِمِيْنَ اطاعت گزار ہوکر۔ رَدِفَ قریب آیا۔ جَامِدَةً قائم۔ اَوْزِعْنِيْ مجھے مقرر کردے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نَكِّرُوْا اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا (لیکن کچھ کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ الصَّرْحُ پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں

4771- راجع الحديث: 2753

{وَأُوتِينَا العِلْمَ} [النمل: 42]: «يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ، الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ، ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ، أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ»

سے چھپایا ہوا تھا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

28- سُورَةُ القَصَصِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ القصص

{كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]: " إِلَّا مُلْكَهُ، وَيُقَالُ: إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ {الأَنْبَاءُ} [القصص: 66]: الحُجَجُ "

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی سوائے اس کی بادشاہی کے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے، مجاہد کا قول ہے کہ الْأَنْبَاءُ سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56]

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵٦)

4772 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ المُغِيرَةِ، فَقَالَ: " أَيْ عَمِّ قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ " فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ المَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

سعید بن مسیّب اپنے والدہ ماجد حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ چچا جان! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں تمہارے بارے میں کچھ عرض کرسکوں۔ پس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے کہ کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان پر یہی دعوت پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ راوی کا

4772- راجع الحديث: 1360

لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 113] وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أُولِي القُوَّةِ} [القصص: 76] : «لَا يَرْفَعُهَا العُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ»، {لَتَنُوءُ} [القصص: 76]: «لَتُثْقِلُ»، {فَارِغًا} [القصص: 10]: «إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى»، {الفَرِحِينَ} [القصص: 76] : «المَرِحِينَ»، {قُصِّيهِ} [القصص: 11] : «اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الكَلَامَ»، {نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ} [يوسف: 3]، {عَنْ جُنُبٍ} [القصص: 11]: «عَنْ بُعْدٍ، عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا»، {يَبْطِشُ} [القصص: 19] : «وَيَبْطُشُ» {يَأْتَمِرُونَ} [القصص: 20] : «يَتَشَاوَرُونَ، العُدْوَانُ وَالعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ»، {آنَسَ} [القصص: 29] : " أَبْصَرَ. الجِذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ، وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ، وَالحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ، الجَانُّ وَالأَفَاعِي وَالأَسَاوِدُ"، {رِدْءًا} [القصص: 34]: «مُعِينًا»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يُصَدِّقُنِي» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَنَشُدُّ} [القصص: 35] : " سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا، فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ: مُهْلَكِينَ "، {وَصَّلْنَا} [القصص: 51]: «بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ»، {يُجْبَى} [القصص: 57]: «يُجْلَبُ»، {بَطِرَتْ} [القصص: 58]: «أَشِرَتْ»، {فِي أُمِّهَا رَسُولًا} [القصص: 59]: " أُمُّ القُرَى: مَكَّةُ وَمَا

بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں متواتر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ۱۱، التوبۃ ۱۱۳) اور ابوطالب کے بارے میں حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶) ابن عباس کا قول ہے کہ أُولِي الْقُوَّةِ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں سے نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لَتَنُوءُ بھاری ہوتی تھیں فَارِغًا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الْفَرِحِينَ خوشی سے اتراتے ہوئے۔ قُصِّيهِ اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقُصُّ عَلَيْكَ ہم یہ قصہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ دور سے اور عَنِ اجْتِنَابٍ کا معنی بھی یہی ہے، يَبْطِشُ کو يَبْطُشُ بھی پڑھتے ہیں۔ يَأْتَمِرُونَ مشورہ کررہے ہیں الْعُدْوَانُ، الْعَدَآءُ اور التَّعَدِّيْ ہم معنی ہیں۔ آنَسَ دیکھا۔ جَذْوَةٌ لکڑی کا وہ موٹا سرا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشِّهَابُ لپٹ والی آگ۔ الْحَيَّاتُ سانپ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الْجَانُّ پتلا سانپ، الْأَفْعِيُّ کالا اور زہریلا سانپ، الْاَسَاوِدُ کالا اور بڑا سانپ، رِدْأً ن مددگار سانپ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ يُصَدِّقُنِيْ ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے سَنَشُدُّ عنقریب ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے تو کہتے فَقَدْ جَعَلْتَ کہ

حَوْلَهَا ". {تُكِنُّ} [القصص: 69] : " تُخْفِي، أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ، وَكَنَنْتُهُ: أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ ". {وَيْكَأَنَّ اللَّهَ} [القصص: 82] : " مِثْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ: يُوَسِّعُ عَلَيْهِ، وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ"

عَضُداً واقعی تو نے اس کی مدد کی۔ مَقْبُوحِيْنَ ہلاک کیے گئے۔ وَصَّلْنَا ہم نے اُسے بیان کیا اور پورا کیا۔ يُجْبٰى کھنچے چلے آتے ہیں۔ بَطِرَتْ سرکشی کی۔ اُمِّ الْقُرٰی مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات۔ تُكِنُّ چھپاتی ہے، جیسے کہتے ہیں اَكْنَنْتُ الشَّیْءَ چیز میں نے چھپائی اور كَنَنْتُهٗ میں نے اُسے چھپا لیا۔ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ کا وہی معنی ہے جو اَلَمْ تَرَ کا ہے يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ یعنی جس پر چاہے رزق وسیع کر دے اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

2- بَابُ {إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ القُرْآنَ} [القصص: 85] الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: "بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا" کی تفسیر

4773 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ العُصْفُرِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ} [القصص: 85] قَالَ: «إِلَى مَكَّةَ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو (پ ۲۰، القصص ۸۵) میں یہ اشارہ مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

29- سُورَةُ العَنْكَبُوتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ العنکبوت

قَالَ مُجَاهِدٌ: {وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ} [العنكبوت: 38] : «ضَلَلَةً» وَقَالَ غَيْرُهُ: {الحَيَوَانُ} [العنكبوت: 64] : «وَالحَيُّ وَاحِدٌ» {فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ} [العنكبوت: 3] : «عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللَّهُ» ، كَقَوْلِهِ: {لِيَمِيزَ اللَّهُ الخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ} [الأنفال: 37]، {أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ} [العنكبوت: 13] : «أَوْزَارًا مَعَ أَوْزَارِهِمْ»

مجاہد کا قول ہے کہ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ یعنی گمراہی کو فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ پس اللہ تعالیٰ ضرور بتا دیگا، یہاں یہ تمیز کروانے کی جگہ ہے جیسے فرمایا ہے۔ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ اللہ ناپاک کی تمیز کروا دے گا۔ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

30- بَابُ سُورَةِ الرُّومِ

{فَلاَ يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ} [الروم: 39] : «مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِي أَفْضَلَ مِنْهُ فَلاَ أَجْرَ لَهُ فِيهَا» قَالَ مُجَاهِدٌ: {يُحْبَرُونَ} [الروم: 15] : «يُنَعَّمُونَ»، {يَمْهَدُونَ} [الروم: 44]: «يُسَوُّونَ المَضَاجِعَ» {الوَدْقُ} [النور: 43]: «المَطَرُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} : " فِي الآلِهَةِ، وَفِيهِ {تَخَافُونَهُمْ} [الروم: 28] : أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا "، {يَصَّدَّعُونَ} [الروم: 43] : «يَتَفَرَّقُونَ»، {فَاصْدَعْ} [الحجر: 94] وَقَالَ غَيْرُهُ: {ضُعْفٌ} [الأعراف: 38] : «وَضَعْفٌ لُغَتَانِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {السُّوأَى} [الروم: 10]: «الإِسَاءَةُ جَزَاءُ المُسِيئِينَ»

4774 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ، فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ المُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، يَأْخُذُ المُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَفَزِعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ: لاَ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ}، وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الإِسْلاَمِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الروم

فَلَا يَرْبُو جو نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں ہے۔ مجاہد کا قول ہے يُحْبَرُوْنَ نعمتیں دیئے جائیں گے۔ يَمْهَدُوْنَ اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ الْمَضَاجِعَ بارش۔ ابن عباس کا قول ہے هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی خداؤں سے۔ تَخَافُوْنَهُمْ کہ تمہارے وارث ہوجائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ يَصَّدَّعُوْنَ الگ الگ ہوجائیں گے۔ فَاصْدَعْ کھول کر بیان کردو۔ دوسرے کا قول کہ ضَعْفٌ اور ضُعْفٌ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ السُّوْآی اور الْاِسَاءَةُ برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کررہا تھا کہ بروز قیامت ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہوجائیگا اور اہل ایمان کو اس سے صرف اتنی اذیت پہنچے گی جیسے زکام ہوجاتا ہے۔ یہ سن کر ہم خوفزدہ ہوگئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات کا علم رکھتا ہو تو کہے اور جو نہ رکھتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کا علم نہ ہو تو کہہ دے کہ مجھے علم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں

4774- راجع الحديث: 1007

عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى قَوْلِهِ: {عَائِدُونَ} [الدخان: 15] أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى} [الدخان: 16]: يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا: يَوْمَ بَدْرٍ {الم غُلِبَتِ الرُّومُ} [الروم: 2] إِلَى {سَيَغْلِبُونَ} [الروم: 3]: وَالرُّومُ قَدْ مَضَى

بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳،ص ۸۶) چنانچہ جب قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا مانگی۔ ''اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور اِن پر اپنے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔'' پس انہیں قحط نے گھیر لیا حتیٰ کہ کتنے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور اُس دوران وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی شخص زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا، پس ابوسفیان آپ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ، اے محمد! آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے، دیکھیے تو سہی آپ کی قوم ہلاک ہوگئی، پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے پھر یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵،الدخان ۱۰) تو کیا اِن سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (پ ۲۵،الدخان ۱۶) یہ بدر کا دن ہے اور لِزَامًا سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

1- بَابُ {لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ} [الروم: 30]

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا (پ ۲۱،الروم ۳۰) کی تفسیر

لِدِينِ اللَّهِ "خُلُقُ الأَوَّلِينَ: دِينُ الأَوَّلِينَ، وَالفِطْرَةُ الإِسْلاَمُ"

خَلْقِ اللهِ یعنی اللہ کا دین۔ خَلْقِ الْاَوَّلِیْنَ پہلوں کے دین اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

4775 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

4775- راجع الحديث: 1359

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ» ، ثُمَّ يَقُولُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ} [الروم: 30]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے (پ ۲۱، الروم ۳۰)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

31- سُورَةُ لُقْمَانَ

سورۂ لقمان

1- بَابٌ

باب

{لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: 13]

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

4776 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82] شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: {إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام ۸۲) نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر بڑی دشوار گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

2- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

ترجمہ کنزالایمان: "بیشک اللہ کے پاس

4776- راجع الحديث: 32

السَّاعَةِ} [لقمان: 34]

4777 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: «الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: «الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ» ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: الإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا المَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ المَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الحُفَاةُ العُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ} ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «رُدُّوا عَلَيَّ» فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ»

ہے قیامت کا علم" کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان رونق افروز تھے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اُس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی حضور حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! احسا کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ ذہن رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتا دیتا ہوں، جب لونڈی اپنے آقا کو جننے لگے تو یہ قیامت کی علامت ہے، ان پانچ میں سے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے (پ ۲۱، لقمان ۳۴) پھر وہ شخص چلا گیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ لوگ اُسے بلانے کے لیے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔

4777- راجع الحدیث: 50

وہ حضرت جبرئیل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

4778 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَفَاتِيحُ الغَيْبِ خَمْسٌ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} [لقمان: 34]"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱، لقمان ۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

32- سُورَةُ السَّجْدَةِ

سورۂ حم سجدہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَهِينٍ} [البقرة: 90]: "ضَعِيفٍ: نُطْفَةُ الرَّجُلِ"، {ضَلَلْنَا} [السجدة: 10]: »هَلَكْنَا« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الجُرُزُ} [السجدة: 27]: »الَّتِي لاَ تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لاَ يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا«، {يَهْدِ} [الأعراف: 100]: »يُبَيِّنْ«

مجاہد کا قول ہے کہ مَّهِيْنٍ کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہو گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْجُرُزُ سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ نَهْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} [السجدة: 17]

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ ۲۱، السجدہ ۱۷)۔

4779 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے

4778- راجع الحدیث: 1039

4779- راجع الحدیث: 2244، صحیح مسلم: 7065، سنن ابن ماجہ: 3228

أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} [السجدة: 17] " وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَالَ اللَّهُ» مِثْلَهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: رِوَايَةً؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ

سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خیال گزرا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ۲۱، السجدہ ۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... آگے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اِسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا اور کس سے۔

4780 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: " أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: {فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 17] قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُرَّاتِ أَعْيُنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ جنت کی جن نعمتوں پر تم آگاہ ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا (پ۲۱، السجدہ ۱۷) ابومعاویہ، اعمش ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قُرَّاتِ پڑھا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

33- سُورَةُ الأَحْزَابِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَيَاصِيهِمْ} [الأحزاب: 26]: «قُصُورِهِمْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الاحزاب

مجاہد کا قول ہے کہ صَيَاصِيهِمْ سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

1- بَابُ {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ

ترجمہ کنزالایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا

4780- راجع الحديث: 3244

أَنْفُسِهِمْ} [الأحزاب: 6]

4781 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ} [الأحزاب: 6] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلاَهُ"

2- بَابُ

{ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} [الأحزاب: 5]

4782 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ القُرْآنُ «، {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} [الأحزاب: 5]

3- بَابُ

{فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} [الأحزاب: 23] "نَحْبَهُ: عَهْدَهُ، {أَقْطَارِهَا} [الأحزاب: 14]: جَوَانِبُهَا، {الفِتْنَةَ لَآتَوْهَا} [الأحزاب: 14]: لَأَعْطَوْهَا"

ان کی جان سے زیادہ مالک ہے" کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اسے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۶) پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (پ ۲۱، الاحزاب ۵)۔

سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے، حتیٰ کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوگیا: ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۵)

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) نَحْبَهُ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا فتنے کے کناروں سے لَآتَوْهَا اسے قبول کرلیں۔

4781- راجع الحديث: 2399

4782- صحيح مسلم: 6212، سنن ترمذی: 3813،3209

4783- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نُرَى هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23] "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ۲۱، الاحزاب ۲۳) حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4784- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: «لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي المَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الأَحْزَابِ، كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ»: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23]

خارجہ بن زید والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کررہے تھے تو مجھے سورۂ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ انصاری کے علاوہ اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ یعنی: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ۲۱، الاحزاب ۲۳)

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28] وَقَالَ مَعْمَرٌ: التَّبَرُّجُ: «أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا»، {سُنَّةَ اللَّهِ} [الأحزاب: 38]: «اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا»

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اوراس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (پ۲۱، الاحزاب ۲۸) التَّبَرُّجُ بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةَ اللهِ اسْتَنَّهَا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

4785- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا

4783- راجع الحديث: 2805

4784- راجع الحديث: 2807

4785- انظر الحديث: 4786 صحيح مسلم: 3665 سنن ترمذی: 3204 سنن نسائی: 3439,3201

الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ، فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا، فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ} [الأحزاب: 28] " إِلَى تَمَامِ الآيَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ

کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی ازواجِ مطہرات کو ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیدو۔ چنانچہ آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو اور آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری علیحدگی پسند نہیں کرینگے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ۲۱، الاحزاب ۲۸۔۲۹) میں نے عرض کی کہ اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں بذاتِ خود صرف اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی ہی چاہتی ہوں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا} [الأحزاب: 29] وَقَالَ قَتَادَةُ: {وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالحِكْمَةِ} [الأحزاب: 34]: «القُرْآنِ وَالحِكْمَةُ السُّنَّةُ».

4786- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ۲۱، الاحزاب ۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ سے قرآن و سنت مراد ہیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ازواجِ مطہرات کو ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ

4786- راجع الحديث: 4785

وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي، فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلاَ عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا} [الأحزاب: 28] إِلَى {أَجْرًا عَظِيمًا} [النساء: 40] " قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَبُو سُفْيَانَ المَعْمَرِيُّ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کرلینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ کو یہ بات خوب معلوم تھی کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدہ ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔'' ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸۔۲۹) وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن اعین، معمر، زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ نیز عبدالرزاق، ابوسفیان معمری، معمر، زہری، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

6- بَابُ

{وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ} [الأحزاب: 37]

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷)۔

4787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ: {وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ} [الأحزاب: 37] نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اورتم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ} قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تُرْجِئُ}: «تُؤَخِّرُ» «أَرْجِئْهُ»: «أَخِّرْهُ»

تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) ابن عباس کا قول ہے کہ تُرْجِئُ تم پیچھے ہٹاؤ۔ اسی سے اَرْجِهْ ہے میں پیچھے ہٹاتا ہوں۔

4788 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ المَرْأَةُ نَفْسَهَا؟» فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ} قُلْتُ: مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن عورتوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کردیا تھا مجھے اُن پر رشک آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) اس پر میں نے عرض کی: میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

4789 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

معاذ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4787- انظر الحدیث:7420، سنن ترمذی:3212

4788- انظر الحدیث:5113، صحیح مسلم:3616، سنن نسائی:3199

4789- صحیح مسلم:3667,3666، سنن ابو داؤد:2136

عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ المَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ)" فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لاَ أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، سَمِعَ عَاصِمًا

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے باری والی اپنی بیوی سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہوگئی: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) میں نے عرض کی کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کی خدمت میں یوں عرض کی تھی: ''آپ مجھ سے دریافت فرمارہے ہیں تو میں ہرگز نہیں چاہتی کہ رسول اللہ پر دنیا کی کسی چیز کو ترجیح دوں۔'' اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

{لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا} [الأحزاب: 53] "يُقَالُ: إِنَاهُ: إِدْرَاكُهُ، أَنَى يَأْنِي أَنَاةً فَهُوَ آنٍ". {لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا} [الأحزاب: 63]: "إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ المُؤَنَّثِ قُلْتَ: قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ، نَزَعْتَ الهَاءَ مِنَ المُؤَنَّثِ، وَكَذَلِكَ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) کہا گیا ہے کہ اِنَاہُ پکنے کا انتظار مراد ہے جیسے اَنَا یَأْنِیْ اَنَاۃً میں نے خوب پکالیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ

لَفْظُهَا فِي الوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ، وَالجَمِيعِ، لِلذَّكَرِ وَالأُنْثَى"

تَكُونُ قَرِيبًا اگر قَرِيبًا کو السَّاعَةُ کی صفت قرار دیں تو مؤنث کے باعث قَرِيبَةً پڑھنا ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلے گی بلکہ مؤنث کی ھَا ہٹا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا مؤنث۔

4790 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں بھلے بُرے ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں لہٰذا آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرما دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

4791 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا القَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ، فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ، وَقَعَدَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ} [الأحزاب: 53] الآيَةَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو ولیمہ کے لیے لوگوں کو بلایا۔ چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہ یہیں ٹھہرنے کا تہیہ کر کے آئے ہیں اور کوئی بھی کھڑا نہ ہوتا تھا۔ جب حضور نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد پھر بھی بیٹھے رہے۔ جب نبی کریم ﷺ دوبارہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جا کر نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں

4790- راجع الحدیث:402

4791- صحیح مسلم:3491

میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

4792 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الآيَةِ: آيَةِ الحِجَابِ "لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ مَعَهُ فِي البَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا القَوْمَ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ} [الأحزاب: 53] إِلَى قَوْلِهِ {مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الأحزاب: 53] فَضُرِبَ الحِجَابُ وَقَامَ القَوْمُ"

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا مجھے زیادہ علم ہے۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوتِ ولیمہ کی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے، پس نبی کریم ﷺ باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) پس پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

4793 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ، قَالَ: «ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ» وَبَقِيَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي البَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آئے اور وہ کھا کر چلے گئے پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ حتیٰ کہ اب مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں

4793- انظر الحديث: 4791

فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلاَثَةٌ مِنْ رَهْطٍ فِي البَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الحَيَاءِ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ القَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ، حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ البَابِ دَاخِلَةً، وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الحِجَابِ

کر رہے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ "اے اہل بیت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔" انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجۂ مطہرہ کو کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے بھی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں اب بھی گھر میں موجود باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی حیادار تھے لہٰذا آپ باہر آئے اور آ کر حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس ٹہلنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ پھر میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی۔

4794 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ، وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيَدْعُونَ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوتِ ولیمہ کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ لوگ روٹی گوشت سے شکم سیر ہو گئے۔ پھر آپ اُمہات المومنین کے حجروں کی جانب تشریف لے گئے نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا۔ پس آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ

جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ، فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ، فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ«.

کاشانۂ اقدس کی طرف واپس تشریف لائے تو دو افراد کو وہاں باتیں کرتے ملاحظہ فرمایا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے جب اُن دونوں آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کو دولت اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے نکل گئے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ اُن دونوں کے چلے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر تشریف لائے، حتیٰ کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

4794م- وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

4795- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لاَ تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ، قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ، وَإِنَّ العَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: »إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ کسی حاجت سے باہر نکلیں اور وہ بھاری بدن والی عورت تھیں، جو انہیں جانتا تھا اُس کا انہیں پہچان لینا دشوار نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا۔ اے حضرت سودہ! خدا کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلتی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ یہ سُن کر وہ بارگاہِ اقدس کی طرف واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے پاس رونق افروز ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دستِ مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنی کسی حاجت سے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر نے مجھ سے

4794م- انظر الحدیث: 4791

4795- راجع الحدیث: 147

یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمانی شروع کردی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی اس وقت بھی آپ کے دست مبارک میں تھی اور آپ نے رکھی نہ تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہٰذا اپنی ضرورت کے تحت باہر جا سکتی ہو۔

9- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا کی تفسیر

{إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلاَ أَبْنَائِهِنَّ وَلاَ إِخْوَانِهِنَّ وَلاَ أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلاَ أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلاَ نِسَائِهِنَّ وَلاَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا} [الأحزاب: 55]

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضایقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (پ ۲۲، الاحزاب ۵۴۔۵۵)

4796 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي القُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَقُلْتُ: لاَ آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا القُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِي عَمُّكِ؟»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَقَالَ: «ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ» قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذَلِكَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے تو میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ بیشک ابوالقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کردیا کہ جب تک حضور اجازت عطا نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا کو اجازت دینے

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ»

سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، پس اس نے فرمایا۔ انہیں اجازت دے دینا وہ تمہارے چچا ہیں خاک آلودہ ہاتھ والی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

10- بَابُ

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [الأحزاب: 56] قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: " صَلاَةُ اللَّهِ: ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ المَلاَئِكَةِ، وَصَلاَةُ المَلاَئِكَةِ الدُّعَاءُ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " يُصَلُّونَ: يُبَرِّكُونَ {لَنُغْرِيَنَّكَ} [الأحزاب: 60]: لَنُسَلِّطَنَّكَ "

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۶) ابوالعالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُصَلُّونَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِيَنَّكَ ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔

4797 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ نبوت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

4797- راجع الحديث: 3370

4798- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ " قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: »عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یارسول اللہ! سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابو صالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

4798م- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، وَقَالَ: »كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ«

ابن ابوحازم اور دراوردی یزید بن حماد سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جیسے درود بھیجا تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجا تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى} [الأحزاب: 69]

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (پ ۲۲، الاحزاب ۶۹)۔

4799- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخِلاَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا}

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی حیادار شخص تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے (پ ۲۲،

4798- سنن نسائی: 1292، سنن ابن ماجہ: 903

4798م- انظر الحدیث: 6358

4799- راجع الحدیث: 3404,378

[الأحزاب: 69]"

(الاحزاب ٦٩)

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

34- سُورَةُ سَبَإٍ

سورۂ سبا

يُقَالُ: {مُعَاجِزِينَ} [الحج: 51]: مُسَابِقِينَ، {بِمُعْجِزِينَ} [الأنعام: 134]: بِفَائِتِينَ مُعَاجِزِيَّ: مُسَابِقِيَّ، {سَبَقُوا} [الأنفال: 59]: فَاتُوا، {لاَ يُعْجِزُونَ} [الأنفال: 59]: لاَ يَفُوتُونَ، {يَسْبِقُونَا} [العنكبوت: 4]: يُعْجِزُونَا، وَقَوْلُهُ: {بِمُعْجِزِينَ} [الأنعام: 134]: بِفَائِتِينَ، وَمَعْنَى {مُعَاجِزِينَ} [الحج: 51]: مُغَالِبِينَ، يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ، {مِعْشَارٌ} [سبأ: 45]: عُشْرٌ، يُقَالُ الأُكُلُ: الثَّمَرُ، {بَاعِدْ} [سبأ: 19]: وَبَعِّدْ وَاحِدٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ يَعْزُبُ} [سبأ: 3]: »لاَ يَغِيبُ«، {سَيْلَ العَرِمِ} [سبأ: 16]: " السُّدُّ: مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السُّدِّ، فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ، وَحَفَرَ الوَادِيَ، فَارْتَفَعَتَا عَنِ الجَنْبَيْنِ، وَغَابَ عَنْهُمَا المَاءُ فَيَبِسَتَا، وَلَمْ يَكُنِ المَاءُ الأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ، وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: {العَرِمُ} [سبأ: 16]: »المُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ اليَمَنِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: " العَرِمُ: الوَادِي، السَّابِغَاتُ: الدُّرُوعُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُجَازَى): »يُعَاقَبُ«، {أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ} [سبأ: 46]: »بِطَاعَةِ اللَّهِ«، {مَثْنَى وَفُرَادَى} [سبأ: 46]: »وَاحِدٌ وَاثْنَيْنِ«، {التَّنَاوُشُ} [سبأ: 52]: »الرَّدُّ مِنَ الآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا«، {وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ} [سبأ: 54]: »مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ

کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِيْنَ سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ بِمُعْجِزِيْنَ ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں لَا يُعْجِزُوْنَ وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ بِمُعْجِزِيْنَ دوسری قرأت میں بِمُعَاجِزِيْنَ ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے، ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ مِعْشَارٌ دسواں حصہ۔ الْاُكُلُ پھل۔ بَاعِدْ اور بَعِّدْ دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا يَعْزُبُ غائب نہیں ہوتے۔ الْعَرِمِ رکاوٹ، یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرجیل کا قول ہے کہ الْعَرِمُ یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ الْعَرِمُ سے میدان مراد ہے۔ السَّابِغَاتُ زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُجَازٰی عذاب دیئے جاتے ہیں۔ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اللہ کی اطاعت کرنے کی۔ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى دو دو یا ایک ایک۔ التَّنَاوُشُ آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ مَا يَشْتَهُوْنَ مال و اولاد اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کَالْجَوَابِ زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ الْخَمْطُ پیلو کا درخت۔

زَهْرَةٍ«. {بِأَشْيَاعِهِمْ} [سبأ: 54]: »بِأَمْثَالِهِمْ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَالْجَوَابِ} [سبأ: 13]: " كَالْجَوْبَةِ مِنَ الأَرْضِ. الخَمْطُ: الأَرَاكُ، وَالأَثَلُ: الطَّرْفَاءُ". العَرِمُ: »الشَّدِيدُ«

الْأَثْلُ جھاؤ کا درخت الْعَرِمُ سخت چیز۔

1- بَابُ

{حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ}

حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبا ۲۳)۔

4800 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ، وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - فَيَسْمَعُ الكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی سے یوں پروں کو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار'' یہاں تک کہ جب اذان دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دُور فرمادی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبا ۲۳) پس ان کی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑ اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سُن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، حتیٰ کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آلگتی ہے اور کبھی وہ

4800- راجع الحديث: 4701

چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے سبب اپنی تصدیق کرواتے ہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ} [سبأ: 46]

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سبا ۴۶)

4801 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: «يَا صَبَاحَاهُ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ العَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی: "اے لوگو! پہنچو۔" یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سبا ۴۶) اس پر ابولہب نے کہا: ہلاک ہونے، کیا ہمیں اس لیے جمع کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرما دی کہ ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا (پ ۳۰، الھب ۱-۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

35- سُورَةُ المَلاَئِكَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاطر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: " القِطْمِيرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ،

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْقِطْمِیْرُ کھجور کی گٹھلی کا

4801- راجع الحدیث: 1394,1392

{مُثْقَلَةٌ} [فاطر: 18] : مُثَقَّلَةٌ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {الحَرُورُ} [فاطر: 21] : »بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الحَرُورُ} [فاطر: 21] : »بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ« ، {وَغَرَابِيبُ} [فاطر: 27] : " أَشَدُّ سَوَادٍ، الغِرْبِيبُ: الشَّدِيدُ السَّوَادِ"

چھلکا۔ مُثَقَّلَةٌ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کا اَلْحَرُوْرُ دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْحَرُوْرُ رات کی گرمی اور السَّمُوْمُ دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غَرَابِيْبُ بہت ہی سیاہ الْغِرْبِيْبُ سخت کالی چیز۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

36- سُورَةُ يس

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَعَزَّزْنَا} [يس: 14] : »شَدَّدْنَا« ، {يَا حَسْرَةً عَلَى العِبَادِ} [يس: 30] : »كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ« ، {أَنْ تُدْرِكَ القَمَرَ} [يس: 40] »لاَ يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الآخَرِ، وَلاَ يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ« ، {سَابِقُ النَّهَارِ} [يس: 40] : »يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ« ، {نَسْلَخُ} [يس: 37] : »نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا« ، {مِنْ مِثْلِهِ} [البقرة: 23] : »مِنَ الأَنْعَامِ« (فَكِهُونَ) : »مُعْجَبُونَ« {جُنْدٌ مُحْضَرُونَ} [يس: 75] : »عِنْدَ الحِسَابِ« وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ: {المَشْحُونِ} [الشعراء: 119] : »المُوقَرُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {طَائِرُكُمْ} [النمل: 47] : »مَصَائِبُكُمْ« ، {يَنْسِلُونَ} [الأنبياء: 96] : »يَخْرُجُونَ« {مَرْقَدِنَا} [يس: 52] : »مَخْرَجِنَا« ، {أَحْصَيْنَاهُ} [يس: 12] : »حَفِظْنَاهُ« ، {مَكَانَتِهِمْ} [يس: 67] : »وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ یٰس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فَعَزَّزْنَا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور نہ یہ ان کے لائق ہے۔ سَابِقُ النَّهَارَ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں نَسْلَخُ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ مِنْ مِثْلِهٖ چوپائے۔ فَكِهُوْنَ خوش و خرم جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ حساب کے لیے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ الْمَشْحُوْنَ سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طَآئِرُكُمْ تمہاری مصیبتیں يَنْسِلُوْنَ نکل آئینگے۔ مَرْقَدِنَا اپنے نکلنے کی جگہوں سے اَحْصَيْنَاهُ ہم نے اسے محفوظ کرلیا ہے مَكَانَتِهِمْ اور مَكَانُهُمْ دونوں ہم معنی ہیں۔

1- بَابُ

{وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ} [يس: 38]

4802- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟« قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ العَرْشِ« ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ} [يس: 38] لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ

4803 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} [يس: 38] قَالَ: »مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ العَرْشِ«

بسم الله الرحمٰن الرحیم

37- سُورَةُ الصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ} [سبأ: 53] : »مِنْ كُلِّ مَكَانٍ« ، {وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ} [الصافات: 8] : »يُرْمَوْنَ« ، {وَاصِبٌ} [الصافات: 9] : »دَائِمٌ« ، {لاَزِبٌ} [الصافات: 11] : »لاَزِمٌ« ، {تَأْتُونَنَا عَنِ اليَمِينِ} [الصافات: 28] : »يَعْنِي الحَقَّ، الكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ« ، {غَوْلٌ} [الصافات:

ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس آپ نے فرمایا بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (پ ۲۳، یٰس ۳۸) کے متعلق نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہرنا عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ بَعِيْدٍ اس میں مَكَانٍ بَعِيْدٍ سے مراد ہے ہر جانب سے اور يَقْذِفُوْنَ سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں وَاصِبٌ ہمیشہ لَازِبٌ لازم، ضروری، تَاْتُوْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ یعنی کافر جن جنہیں شیاطین کہا جاتا ہے غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَايُنْزَفُوْنَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِيْنٌ شیطان۔ يُهْرَعُوْنَ تیز

4802- راجع الحدیث: 3199

4803- راجع الحدیث: 3199

47]: «وَجَعُ بَطْنٍ»، {يُنْزَفُونَ} [الصافات: 47]: «لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ»، {قَرِينٌ} [الصافات: 51]: «شَيْطَانٌ»، {يُهْرَعُونَ} [هود: 78]: «كَهَيْئَةِ الهَرْوَلَةِ»، {يَزِفُّونَ} [الصافات: 94]: «النَّسَلاَنُ فِي المَشْيِ»، {وَبَيْنَ الجِنَّةِ نَسَبًا} [الصافات: 158]: "قَالَ: كُفَّارُ قُرَيْشٍ المَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ، وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الجِنِّ"، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَقَدْ عَلِمَتِ الجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ} [الصافات: 158]: «سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَنَحْنُ الصَّافُّونَ} [الصافات: 165]: «المَلاَئِكَةُ»، {صِرَاطِ الجَحِيمِ} [الصافات: 23]، {سَوَاءِ الجَحِيمِ} [الصافات: 55]: «وَوَسَطِ الجَحِيمِ»، {لَشَوْبًا} [الصافات: 67]: «يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ، وَيُسَاطُ بِالحَمِيمِ»، {مَدْحُورًا} [الأعراف: 18]: «مَطْرُودًا»، {بَيْضٌ مَكْنُونٌ} [الصافات: 49]: «اللُّؤْلُؤُ المَكْنُونُ»، {وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِينَ} [الصافات: 78]: «يُذْكَرُ بِخَيْرٍ»، وَيُقَالُ {يَسْتَسْخِرُونَ} [الصافات: 14]: «يَسْخَرُونَ»، {بَعْلًا} [الصافات: 125]: «رَبًّا»

دوڑتے ہیں یَزِفُّوْنَ تیز چلتے ہوں گے بَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ یعنی عنقریب حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ فرشتے۔ صِرَاطَ الْجَحِيْمِ جہنم کے اندر۔ لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا۔ مَدْحُوْرًا بھگایا ہوا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ چمک دار موتی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ ہنسی کرتے ہیں بَعْلًا یمن والوں کی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

1- بَابٌ

{وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ} [الصافات: 139]

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے (پ ۲۳، الصافات ۱۳۹)۔

4804 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

4804- راجع الحدیث: 3412

مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى«

4805 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

عطاء بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

38- سُورَةُ ص

سورہ ص کی تفسیر

1-باب

باب

4806 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ العَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90] »وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا«

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

4807 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنِ العَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص، فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ؟ فَقَالَ: أَوَمَا تَقْرَأُ: {وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ} . {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90] »فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، کیا تم یہ نہیں پڑھتے "اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) پس حضرت داؤد

4805- راجع الحدیث: 4604,3415

4806- راجع الحدیث: 3421,3412

4807- راجع الحدیث: 3421,3412

وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ، فَسَجَدَهَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « {عُجَابٌ} [ص: 5] : " عَجِيبٌ. القِطُّ: الصَّحِيفَةُ هُوَ هَا هُنَا صَحِيفَةُ الحِسَابِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فِي عِزَّةٍ} [ص: 2] : »مُعَازِّينَ« ، {المِلَّةِ الآخِرَةِ} [ص: 7] : " مِلَّةُ قُرَيْشٍ، الإِخْتِلاَقُ: الكَذِبُ "، {الأَسْبَابُ} [البقرة: 166] : »طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا« ، قَوْلُهُ: {جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ} [ص: 11] : »يَعْنِي قُرَيْشًا« ، {أُولَئِكَ الأَحْزَابُ} [ص: 13] : »القُرُونُ المَاضِيَةُ« ، {فَوَاقٍ} [ص: 15] : »رُجُوعٍ« ، {قِطَّنَا} [ص: 16] : »عَذَابَنَا« (اتَّخَذْنَاهُمْ سُخْرِيًّا) : »أَحَطْنَا بِهِمْ« ، {أَتْرَابٌ} [ص: 52] : »أَمْثَالٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الأَيْدُ} [ص: 17] : »القُوَّةُ فِي العِبَادَةِ« ، {الأَبْصَارُ} [ص: 45] : »البَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ« ، {حُبَّ الخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي} [ص: 32] : »مِنْ ذِكْرِ« ، {طَفِقَ مَسْحًا} : »يَمْسَحُ أَعْرَافَ الخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا« ، {الأَصْفَادِ} [إبراهيم: 49] : »الوَثَاقِ«

علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا گیا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ الْقِطَّ صحیفہ یہاں نیکیوں کا نامہ اعمال یعنی کتابچہ مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِيْ عِزَّةٍ سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّة! الْاٰخِرَةِ قوم قریش۔ الْإِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ اَلْاَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ یعنی قریش۔ اُولٰئِكَ الْاَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اتَّخَذْنَاهُمْ سَخْرِيًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَتْرَابٌ ان کے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے اَيْلَةٌ عبادت کی طاقت اَلْاَبْصَارُ حکم الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طِفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ اَلْاَصْفَادُ بیڑیاں۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، إِنَّكَ أَنْتَ الوَهَّابُ}

4808- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ

هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑی دین والا (پ ۲۳، ص ۳۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھلی شب ایک بڑا خبیث جن آکر مجھے چھیڑنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ

4808- راجع الحدیث: 461

الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ، وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: {رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي} ، قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا "

تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے۔ پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ: ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل وخوار ہوکر لوٹ گیا۔

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86]

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶)۔

4809 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الإِسْلاَمِ، فَأَبْطَئُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا المَيْتَةَ وَالجُلُودَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الجُوعِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ}

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا جانتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصّہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے بارے میں کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) اور لیجئے میں تمہیں دھوئیں کے متعلق بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ اس پر تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں بھیجے تھے پس قریش کی تمام چیزیں ختم ہوگئیں، حتیٰ کہ وہ

[الدخان: 11]، قَالَ: فَدَعَوْا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ، أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى، وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ، ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ، وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ، إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا، إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 12] أَفَيُكْشَفُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

مردار اور کھالیں تک بھی کھا گئے چنانچہ جب اُن میں سے کوئی آدمی فضا میں دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۱) راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے دعا کی۔ ترجمہ کنزالایمان: اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ۲۵، الدخان ۱۵۔۱۱) کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائیگا؟ حالانکہ یہ عذاب ہٹایا گیا لیکن پھر وہ اپنے کفر میں اور سخت ہوتے گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں میدانِ بدر میں پکڑا چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ۲۵، الدخان ۱۶)

بسم الله الرحمن الرحيم

39-سُورَةُ الزُّمَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ} [الزمر: 24]: «يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ»، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ القِيَامَةِ} [فصلت: 40]، {غَيْرَ ذِي عِوَجٍ} [الزمر: 28]: «لَبْسٍ»، {وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ} [الزمر:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الزمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ جو منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمَّنْ يَأْتِي آمِنًا چنانچہ امن والا ہی بہتر ہے ذِي عِوَجٍ مشکوک رَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ یہ معبود ان باطل اور خدائے برحق کی

[29] : »مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ البَاطِلِ وَالإِلَهِ الحَقِّ« ، {وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ} [الزمر: 36] : " بِالأَوْثَانِ، خَوَّلْنَا: أَعْطَيْنَا ". {وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33] : »القُرْآنُ« ، {وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33] : " المُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَقُولُ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي، عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُتَشَاكِسُونَ} [الزمر: 29] : " الرَّجُلُ الشَّكِسُ: العَسِرُ لاَ يَرْضَى بِالإِنْصَافِ ". {وَرَجُلًا سِلْمًا} [الزمر: 29] : " وَيُقَالُ: (سَالِمًا) صَالِحًا ". {اشْمَأَزَّتْ} [الزمر: 45] : »نَفَرَتْ« ، {بِمَفَازَتِهِمْ} [الزمر: 61] : »مِنَ الفَوْزِ« ، {حَافِّينَ} [الزمر: 75] »أَطَافُوا بِهِ« ، مُطِيفِينَ: »بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهِ« ، {مُتَشَابِهًا} [البقرة: 25] : »لَيْسَ مِنَ الِاشْتِبَاهِ، وَلَكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ«

مثال ہے وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بتوں سے خَوَّلْنَا ہم نے عطا کیا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید۔ وَصَدَّقَ بِهِ سے مراد مومن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا تو کہے گا کہ تو نے مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ مُتَشَاكِسُونَ یہ الشَّكِسُ سے مشتق ہے یعنی وہ بدمزاج جو انصاف پر راضی نہ ہو۔ رَجُلًا سَلَمًا صحیح سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ اِشْمَأَزَّتْ نفرت کرنے لگتے ہیں بِمَفَازَتِهِمْ یہ الْفَوْزُ سے مشتق ہے حَافِّينَ حلقہ باندھ کر طواف کرنا۔ مُتَشَابِهًا یہ الْاِشْتِبَاهِ سے مشتق نہیں بلکہ يُشْبِهُ سے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، إِنَّهُ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ} [الزمر: 53]

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳)۔

4810- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلَى: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا، مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ افراد نے بڑے قتل اور بہت ہی زنا کیے تھے پس وہ مصطفےٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت بھلی ہیں لیکن ہمیں یہ تو علم ہوجائے کہ ہمارے گناہوں کا کوئی کفّارہ ہوسکتا ہے؟ اس پر یہ اس آیت کا نزول ہوا:

4810- صحیح مسلم: 318، سنن ابو داؤد: 4274، سنن نسائی: 4015

فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ} [الفرقان: 68] وَنَزَلَتْ {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} [الزمر: 53]

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) اور یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳)

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا (پ ۲۴، الزمر ۶۷)۔

4811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ: أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الخَلاَئِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَنَا المَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ}

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! ہم پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے زمینوں کو بھی اپنے انگلی میں درختوں کو بھی اپنے انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنے انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

4811- صحیح مسلم: 6978,6977 سنن ترمذی: 3239,3238

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

4812 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ "

وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے (پ ۲۴، الزمر ٦٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

4-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ}

4813 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الآخِرَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ»

4814 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ،

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہوجائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے (پ ۲۴، الزمر ٦٨)

عامر شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا صُور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اِسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صُور پھونکنے کے بعد ہوش میں آئے۔

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی

4812- انظر الحدیث: 7413,7382,6519

4813- انظر الحدیث: 2411

4814- انظر الحدیث: 4935

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا، قَالَ: «أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ، إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الخَلْقُ»

کریم ﷺ نے فرمایا دونوں مرتبہ صُور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس روز کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس مہینے کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی پر اس کی دوسری پیدائش مرکب فرما دی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

40-سُورَةُ المُؤْمِنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المؤمن کی تفسیر

قَالَ البُخَارِيُّ: " وَيُقَالُ: {حم} [غافر: 1]: مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ، وَيُقَالُ: بَلْ هُوَ اسْمٌ، لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى العَبْسِيِّ

[البحر الطويل]

يُذَكِّرُنِي حاميم وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ ... فَهَلَّا تَلاَ حاميم قَبْلَ التَّقَدُّمِ

{الطَّوْلِ} [التوبة: 86] التَّفَضُّلُ، {دَاخِرِينَ} [النمل: 87] خَاضِعِينَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " {إِلَى النَّجَاةِ} [غافر: 41] الإِيمَانُ، {لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ} [غافر: 43] يَعْنِي الوَثَنَ، {يُسْجَرُونَ} [غافر: 72] تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ، {تَمْرَحُونَ} [غافر: 75] تَبْطَرُونَ "، وَكَانَ العَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطِ النَّاسَ، قَالَ: وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} [الزمر: 53] وَيَقُولُ {وَأَنَّ المُسْرِفِينَ هُمْ

مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰم بطور مجاز ہے جیسے دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابو اوفی عبسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم:

نیزے چلے اور حامیم یاد کروائی گئی، کاش اس یلغار سے پہلے ہی حامیم پڑھ لی جاتی

الطَّوْل احسان کرنا۔ دَاخِرِيْنَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النَّجَاةُ سے مراد ایمان ہے لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے يُسْجَرُوْنَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُوْنَ اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ سے ڈرا رہے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے

أَصْحَابُ النَّارِ} [غافر: 43] وَلَكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِءِ أَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ"

ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳) اور یہ فرماتا ہے ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں (پ ۲۴، المومن ۴۳) اصل آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی خوشخبری پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اس لیے مبعوث فرمایا تھا کہ اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمانی کرنے والوں کو دوزخ سے ڈرائیں۔

4815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ المُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ} [غافر: 28]"

عُروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مجھے یہ بتایئے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے شدید سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو مبارک کندھوں سے پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری قوت کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابوبکر آگے بڑھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے صاف نشانیاں لے کر آیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

41-سُورَةُ حم السَّجْدَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ حمٓ السَّجْدَة کی تفسیر

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا} [فصلت: 11]: أَعْطِيَا، {قَالَتَا

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا اِئْتِيَا طَوْعًا تم دونوں خوشی سے دو اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ

أَتَيْنَا طَائِعِينَ} [فصلت: 11]: أَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَجِدُ فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ، قَالَ: {فَلاَ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلاَ يَتَسَاءَلُونَ} [المؤمنون: 101]، {وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ} [الصافات: 27] {وَلاَ يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا} [النساء: 42]، {وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]، فَقَدْ كَتَمُوا فِي هَذِهِ الآيَةِ؟ وَقَالَ: {أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا} [النازعات: 27] إِلَى قَوْلِهِ: {دَحَاهَا} [النازعات: 30] فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: {أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} [فصلت: 9] إِلَى قَوْلِهِ: {طَائِعِينَ} [فصلت: 11] فَذَكَرَ فِي هَذِهِ خَلْقَ الأَرْضِ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاءِ؟ وَقَالَ: {وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 96]، {عَزِيزًا حَكِيمًا} [النساء: 56]، {سَمِيعًا بَصِيرًا} [النساء: 58] فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى؟ فَقَالَ: {فَلاَ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ} [المؤمنون: 101]: " فِي النَّفْخَةِ الأُولَى، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ: {فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ} فَلاَ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَلاَ يَتَسَاءَلُونَ، ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الآخِرَةِ، {أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ} [الصافات: 27] وَأَمَّا قَوْلُهُ: {مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]، {وَلاَ يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا} [النساء: 42]، فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الإِخْلاَصِ ذُنُوبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: تَعَالَوْا نَقُولُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ، فَخُتِمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ، فَتَنْطِقُ

ہم نے خوشی سے دیا منہال کا قول ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی باتیں پاتا ہوں جو مجھے ایک دوسری سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً: (۱) ترجمہ کنزالایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے (پ ۱۸، المومنون ۱۰۱) (۲) ترجمہ کنزالایمان: تو ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے (پ ۲۳، الصافات ۵۰) (۳) ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے (پ ۵، النسآء ۴۲) (۴) ترجمہ کنزالایمان: ہم مشرک نہ تھے (پ ۷، الانعام ۲۳) اس آیت میں انہوں نے بات چھپائی۔ (۵) اور یہ فرمایا ترجمہ کنزالایمان: آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا اور اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد زمین پھیلائی (پ ۳۰، النازعات ۲۷۔۳۰) تو بتایا کہ زمین کو بنانے سے پہلے آسمان بنایا۔ (۶) پھر فرمایا ترجمہ کنزالایمان: کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی۔۔۔تا۔۔۔پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے (پ ۲۴، فصلت ۹۔۱۱) اس میں بتایا کہ آسمان کو بنانے سے پہلے زمین کو بنایا۔ (۷) اور فرمایا وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ گویا وہ زمانۂ ماضی میں ایسا تھا جو گئی گزری بات ہوئی۔ پس انہوں نے جواباً فرمایا: فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے وقت کی بات

أَيْدِيهِمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللَّهَ لاَ يُكْتَمُ حَدِيثًا، وَعِنْدَهُ: {يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا} [البقرة: 105] الآيَةَ، وَخَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ، ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الأَرْضَ، وَدَحْوُهَا: أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا المَاءَ وَالمَرْعَى، وَخَلَقَ الجِبَالَ وَالجِمَالَ وَالآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {دَحَاهَا} [النازعات: 30]. وَقَوْلُهُ: {خَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} [فصلت: 9]. فَجُعِلَتِ الأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، وَخُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ، {وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 96] سَمَّى نَفْسَهُ ذَلِكَ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلاَ يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ القُرْآنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ"

ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب بیہوش ہوجائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے لہٰذا فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ۔ پھر جب دوسری مرتبہ رفع صور پھونکا جائے گا اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُوْنَ کا سماں ہوگا۔ اور رہا ان کا یہ کہنا کہ وَمَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا کا معاملہ، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی، پس اس وقت يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ آیت کی صورت ہوگی۔ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور انہیں دوسرے دو دن میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چرنے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ ٹیلے، جانور وغیرہ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہیں دوسرے دو دن میں پیدا فرمائے، اسی لیے فرمایا ہے دَحَاهَا اور یہ جو فرمایا ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو کچھ اس میں ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا۔ جبکہ آسمان کو دو روز میں پیدا فرمایا گیا۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یہ اللہ کا ارشاد ہے اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا قصد فرماتا ہے وہ اسی طرح ہوجاتی ہے لہٰذا تمہیں قرآن مجید میں اختلاف نہیں چاہیے کیونکہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔

4815م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ المِنْهَالِ بِهَذَا، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [فصلت: 8]: «مَحْسُوبٍ»، {أَقْوَاتَهَا} [فصلت: 10]: «أَرْزَاقَهَا» {فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا} [فصلت: 12]: «مِمَّا أَمَرَ بِهِ»، {نَحِسَاتٍ} [فصلت: 16]: «مَشَائِيمَ»، {وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ} [فصلت: 25]: «قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ»، {تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ المَلاَئِكَةُ} [فصلت: 30]: «عِنْدَ المَوْتِ»، {اهْتَزَّتْ} [الحج: 5]: «بِالنَّبَاتِ»، {وَرَبَتْ} [الحج: 5]: «ارْتَفَعَتْ»، {مِنْ أَكْمَامِهَا} [فصلت: 47]: «حِينَ تَطْلُعُ»، {لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي} [فصلت: 50]: «أَيْ بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهَذَا» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ} [فصلت: 10]: «قَدَّرَهَا سَوَاءً»، {فَهَدَيْنَاهُمْ} [فصلت: 17]: " دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَقَوْلِهِ: {وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ} [البلد: 10] وَكَقَوْلِهِ: {هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ} [الإنسان: 3]: وَالهُدَى الَّذِي هُوَ الإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ، وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]، {يُوزَعُونَ} [النمل: 17]: يُكَفُّونَ، {مِنْ أَكْمَامِهَا} [فصلت: 47]: قِشْرُ الكُفُرَّى هِيَ الكُمُّ " وَقَالَ غَيْرُهُ: " وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ إِذَا خَرَجَ أَيْضًا كَافُورٌ وَكُفُرَّى، {وَلِيٌّ حَمِيمٌ} [فصلت: 34]: القَرِيبُ، {مِنْ مَحِيصٍ} [إبراهيم: 21]: حَاصَ عَنْهُ أَيْ حَادَ، {مِرْيَةٍ} [هود: 17]: وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ، أَيْ امْتِرَاءٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ} [فصلت: 40]:

اور مجاہد کا قول ہے کہ مَمْنُوْنٌ سے شمار کیا ہوا مراد ہے اَقْوَاتُهَا اس کی روزی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے نَحِسَاتٍ منحوس وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ موت کے وقت ان کے پاس فرشتے آتے ہیں اِهْتَزَّتْ سرسبز ہوئی وَرَبَتْ اونچی ہوئی۔ دوسرے کا قول ہے مِنْ اَكْمَامِهَا اپنے غلاف سے لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ میرے عمل سے سَوَآءً لِلسَّائِلِيْنَ یعنی پوچھنے والوں کے لیے پورا اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتا دیں یعنی بھلائی اور برائی کی یا فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت فرمائی اور ہدایت وہی ہے جو منزل پر پہنچائے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں ہے يُوْزَعُوْنَ روکے جائیں گے اَكْمَامِهَا گابھے کے پوست کو الكُمُّ کہتے ہیں وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قریبی دوست مِنْ مَحِيْصٍ یہ حاص سے مشتق ہے مِرْيَةٍ اور مُرْيَةٍ ہم معنی ہیں یعنی شک وشبہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے ابن عباس کا قول ہے کہ الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ سے غصے کے وقت صبر کرنا مراد ہے اور برائی کے وقت معاف کر دینا اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور دشمن ان کے لیے ایسے نرم ہو جائیں گے جیسے وہ گہرے دوست ہیں۔

»هِيَ وَعِيدٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} [المؤمنون: 96]: »الصَّبْرُ عِنْدَ الغَضَبِ وَالعَفْوُ عِنْدَ الإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللَّهُ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ « {كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ} [فصلت: 34]

1-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ، وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لاَ يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ} [فصلت: 22]

4816 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفَ - أَوْ رَجُلاَنِ مِنْ ثَقِيفَ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ - فِي بَيْتٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ: بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ، فَأُنْزِلَتْ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (پ ۲۴، فصلت ۲۲) کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو شخص اور ان کی سسرال بنی ثقیف کا ایک شخص یا بنی ثقیف کے دو آدم اور ان کی سسرال قریش کا ایک شخص یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے۔ تو ساری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲)

4816- انظر الحدیث: 7521،4817، صحیح مسلم: 6960، سنن ترمذی: 3248

2-بَابٌ

4817 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " اجْتَمَعَ عِنْدَ البَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلاَ يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهَذَا، فَيَقُولُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَوْ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ، ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مِرَارًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ

باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے۔ ان کی توند چربی سے بھری ہوئی تھیں لیکن دل سمجھ بوجھ سے خالی تھے ان میں سے ایک نے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سُنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، جب ہم بلند آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب دھیما بولتے ہیں تو نہیں سُنتا۔ تیسرے نے کہا جب وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو ہلکی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چُھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲) سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن نجیح یا حُمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی مرتبہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

000-باب

4817م- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ

باب

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابومعمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کردہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

4817- راجع الحدیث: 4816

4817م- انظر الحدیث: 4816

کتاب اللہ کے بعد پہلی صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

صحیح بخاری شریف

امیر المؤمنین فی الحدیث

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد سوم

پروگریسو بکس

صحیح بخاری شریف

تصنیف
امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری
سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم
علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد سوم

بار اول .... نومبر 2016
پرنٹرز .... آر۔ آر پرنٹرز
سرورق .... النافع گرافکس
تعداد .... -/1100
ناشر .... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت .... /= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامی کتب گھر
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8854778

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

67-کِتَابُ النِّکَاحِ

68- كِتَابُ الطَّلاَقِ

69- كِتَابُ النَّفَقَاتِ

71- كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

75- كِتَابُ الْمَرْضَى

80- کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

81- كِتَابُ الرِّقَاقِ

82- كِتَابُ الْقَدَرِ

86- کِتَابُ الحُدُودِ

87-کِتَابُ الدِّیَاتِ

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

عنوانات	صفحہ
خارجیوں اور ملحدوں کا حجت قائم کرنے کے بعد قتل	1033
جو خوارج کو تالیف کے لیے قتل نہ کرے اور اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت کرینگے	1035
فرمان نبی ﷺ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا	1036
تاویل کرنے والوں کے متعلق	1036

89- كِتَابُ الإِكْرَاهِ

90- كِتَابُ الحِيَلِ

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

97- كِتَابُ التَّوْحِيدِ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

42- سُورَةُ حم عسق

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {عَقِيمًا} [الشورى: 50]: «الَّتِي لاَ تَلِدُ» {رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا} [الشورى: 52]: «القُرْآنُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ} [الشورى: 11]: «نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ»، {لاَ حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [الشورى: 15]: «لاَ خُصُومَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ»، {مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ} [الشورى: 45]: «ذَلِيلٍ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ} [الشورى: 33]: «يَتَحَرَّكْنَ وَلاَ يَجْرِينَ فِي البَحْرِ»، {شَرَعُوا} [الشورى: 21]: «ابْتَدَعُوا»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الشوریٰ کی تفسیر

ابنِ عباس سے منقول ہے کہ عَقِيمًا وہ عورت جو بچہ نہ جنے۔ رُوْحًا مِنْ اَمْرِنَا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ایک نسل کے بعد دوسری نسل لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا کوئی جھگڑا دشمنی نہیں۔ طَرْفٍ خَفِيٍّ نظر بچا کر۔ دوسرے کا قول ہے فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ چلنا شَرَعُوْا ابتدا کی۔ طرح ڈالی۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} [الشورى: 23]

باب

ترجمہ کنزالایمان: مگر قرابت کی محبت (پ۲۵، الشوریٰ ۲۳)۔

4818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: {إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} [الشورى: 23]- فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: «إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ القَرَابَةِ»

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت ترجمہ کنزالایمان: مگر قرابت کی محبت (پ۲۵، الشوریٰ ۲۳) کے متعلق دریافت کیا گیا تو سعید بن جبیر نے کہا کہ اس سے محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ لہٰذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

4818- راجع الحديث: 3497

بسم الله الرحمٰن الرحیم

43- سُورَةُ حم الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {عَلَى أُمَّةٍ} [الزخرف: 22]: «عَلَى إِمَامٍ»، {وَقِيلِهِ يَا رَبِّ}: «تَفْسِيرُهُ، أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لاَ نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ، وَلاَ نَسْمَعُ قِيلَهُمْ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَلَوْلاَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً} [الزخرف: 33]: «لَوْلاَ أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا، لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الكُفَّارِ» (سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ): «مِنْ فِضَّةٍ، وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرَ فِضَّةٍ» {مُقْرِنِينَ} [إبراهيم: 49]: «مُطِيقِينَ»، {آسَفُونَا} [الزخرف: 55]: «أَسْخَطُونَا»، {يَعْشُ} [الزخرف: 36]: «يَعْمَى» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ} [الزخرف: 5]: «أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالقُرْآنِ، ثُمَّ لاَ تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ؟» {وَمَضَى مَثَلُ الأَوَّلِينَ} [الزخرف: 8]: «سُنَّةُ الأَوَّلِينَ» {وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ} [الزخرف: 13]: «يَعْنِي الإِبِلَ وَالخَيْلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيرَ». (يَنْشَأُ فِي الحِلْيَةِ): «الجَوَارِي، جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا، فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ؟»، {لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ} [الزخرف: 20]: «يَعْنُونَ الأَوْثَانَ»، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ} [الزخرف: 20]: «أَيِ الأَوْثَانُ، إِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ»، {فِي عَقِبِهِ} [الزخرف: 28]: «وَلَدِهِ»، {مُقْتَرِنِينَ} [الزخرف: 53]: «يَمْشُونَ مَعًا»، {سَلَفًا} [الزخرف: 56]: «قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ». {وَمَثَلًا} [النور: 34]: «عِبْرَةً»، {يَصِدُّونَ}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰی اُمَّةٍ یہاں عَلٰی اِمَامٍ کے معنی میں ہے اور پہلی آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی مخفی باتیں، مشورے اور باتوں کو نہیں سنتے؟ ابن عباس کا قول ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہوجائیں (پ۲۵، الزخرف ۳۳) سے یہ مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہوجانے کا خدشہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج وتخت سونے کے ہوتے مُقْرِنِيْنَ زور والے اٰسَفُوْنَا ہمیں غصہ دلایا۔ يَعْشُ اندھا ہورہے مجاہد کا قول ہے اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کہ تم قرآن مجید کو جھٹلاتے رہو اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پہلوں کا طریقہ۔ مُقْرِنِيْنَ جانوروں پر ہم قابو نہ پاتے۔ يَنْشَاُ فِي الْحِلْيَةِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا یہ کیسا حکم چلاتے ہو لَوْشَآءَ الرَّحْمٰنُ مَاعَبَدْنَاهُمْ یعنی بتوں کو۔ مَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ بت کچھ نہیں جانتے۔ فِيْ عَقِبِهٖ اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِيْنَ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں مثلاً سامانِ عبرت۔ يَصِدُّوْنَ غل مچانے لگے۔ مُبْرِمُوْنَ متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ سب سے پہلا ایمان والا اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اہل عرب بَرَآءٌ کو بیزاری اور لاتعلقی کے لیے استعمال کرتے ہیں اَلْبَرَآءُ اور اَلْخَلَآءُ۔ دونوں واحد، تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں بَرَآءٌ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے

[النساء: 61]: «يَضِجُّونَ»، {مُبْرِمُونَ} [الزخرف: 79]: «مُجْمِعُونَ»، {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «أَوَّلُ المُؤْمِنِينَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ} [الزخرف: 26]: " العَرَبُ تَقُولُ: نَحْنُ مِنْكَ البَرَاءُ وَالخَلاَءُ، وَالوَاحِدُ وَالاِثْنَانِ وَالجَمِيعُ، مِنَ المُذَكَّرِ وَالمُؤَنَّثِ، يُقَالُ فِيهِ: بَرَاءٌ، لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ، وَلَوْ قَالَ: بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الاِثْنَيْنِ: بَرِيئَانِ، وَفِي الجَمِيعِ: بَرِيئُونَ " وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «إِنَّنِي بَرِيءٌ» بِاليَاءِ، وَالزُّخْرُفُ: الذَّهَبُ " مَلاَئِكَةً يَخْلُفُونَ: يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا "

کہ یہ مصدر ہے اگر بَرِیْءٌ کہیں تو تثنیہ کے لیے بَرِیْئَانِ اور جمع بَرِیْئُوْنَ ہوگی اور یہ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں بَرِیْءٌ ہے، الزُّخْرُفُ سونا۔ اَلْمَلٰئِكَةُ يَخْلُفُوْنَ فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ، قَالَ: إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ} [الزخرف: 77]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے (پ ۲۵، الزخرف ۷۷)

4819 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ: " {وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ} [الزخرف: 77] " وَقَالَ قَتَادَةُ: {مَثَلًا لِلْآخِرِينَ} [الزخرف: 56]: «عِظَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُقْرِنِينَ} [إبراهيم: 49]: " ضَابِطِينَ، يُقَالُ: فُلاَنٌ مُقْرِنٌ لِفُلاَنٍ ضَابِطٌ لَهُ، وَالأَكْوَابُ الأَبَارِيقُ الَّتِي لاَ خَرَاطِيمَ لَهَا "، {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «أَيْ مَا كَانَ، فَأَنَا أَوَّلُ الآنِفِينَ، وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ» وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: " وَقَالَ الرَّسُولُ: يَا رَبِّ " وَيُقَالُ: {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «الجَاحِدِينَ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ» وَقَالَ قَتَادَةُ: "فِي أُمِّ

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت یوں تلاوت فرماتے ہوئے سنا: يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور قتادہ کا قول ہے کہ مَثَلًا لِلْآخِرِيْنَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے کا قول ہے مُقْرِنِيْنَ قابو میں لانے والے جیسے کہا جاتا ہے کہ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ یعنی فلاں فلاں پر قابو رکھتا ہے اَلْاَكْوَابُ بغیر ٹونٹی کے لوٹے اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ چونکہ خدا کی اولاد ہے نہیں لہٰذا سب سے پہلا انکار کرنیوالا بھی میں ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَابِدٌ اور عَبِدٌ اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یوں ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ يُقَالُ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اس میں الْعَابِدِيْنَ سے مراد انکار کرنے والے ہیں اور یہ عَبِدَ يَعْبُدُ سے ہے قتادہ کا قول ہے کہ اُمُّ الْكِتَابِ سے

4819- انظر الحدیث: 3230

الكِتَابِ: جُمْلَةِ الكِتَابِ أَصْلِ الكِتَابِ"

ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے

2-باب {أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ}

[الزخرف:5]: »مُشْرِكِينَ،

وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ هَذَا القُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هَذِهِ الأُمَّةِ لَهَلَكُوا«. {فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الأَوَّلِينَ} [الزخرف: 8] : »عُقُوبَةُ الأَوَّلِينَ«. {جُزْءًا} [البقرة:260]: »عِدْلًا«

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ میں مُسْرِفِيْنَ سے مراد مشرکین ہیں

خدا کی قسم، جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار کیا تھا، اگر یہ اٹھالیا جاتا تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پہلے لوگوں پر جو عذاب آئے جُزْءً برابر کھڑا کر دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

44-سُورَةُ حم الدُّخَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {رَهْوًا} [الدخان: 24] : »طَرِيقًا يَابِسًا«. وَيُقَالُ: {رَهْوًا} [الدخان: 24] : »سَاكِنًا«. {عَلَى عِلْمٍ عَلَى العَالَمِينَ} [الدخان: 32] : »عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ«. {وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ} [الدخان: 54] : »أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ«. {فَاعْتِلُوهُ} : " ادْفَعُوهُ. وَيُقَالُ أَنْ {تَرْجُمُونِ} [الدخان: 20] : القَتْلُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَالْمُهْلِ} [الكهف: 29] : »أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {تُبَّعٍ} [البقرة: 38] : »مُلُوكُ اليَمَنِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ، وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الدُّخان کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ رَهْوًا سے خشکی کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِيْنَ سے پچھلے تمام لوگ مراد ہیں۔ فَاعْتُلُوْا پرے ہٹاؤ۔ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ یعنی بڑی آنکھوں والی ایسی حوروں سے ہم نے اُن کا نکاح کر دیا جو آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ تَرْجُمُوْنَ قتل کرنا رَهْوًا رہنا سکونت اختیار کرنا۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ كَالْمُهْلِ ایسا سیاہ جو تیل کی چکیٹ کے مانند ہو۔ دوسرے کا قول ہے تُبَّعٍ یمن کے بادشاہ جن میں سے ہر ایک تُبَّع کہلاتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیشرو کے بعد اس کا جانشین ہوتا تھا اور دھوپ کو بھی تُبَّع کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورج کے تابع ہوتی ہے۔

1-بَابٌ

{فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان:10] قَالَ قَتَادَةُ: " فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ "

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵، الدخان ۱۰) قتادہ کا قول ہے فَارْتَقِبْ انتظار کرو۔

4820 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

4820- راجع الحديث: 4767

الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالقَمَرُ، وَالبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ "

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) رومیوں کا مغلوب ہونا (۳) شق القمر (۴) قریش کی پکڑ (۵) اُن کی ہلاکت۔

2-بَابُ

{يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ ۲۵، الدخان ۱۱)

4821- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا، لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ. يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11] قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ» فَاسْتَسْقَى لَهُمْ فَسُقُوا، فَنَزَلَتْ: {إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سالوں کی ان کے لیے دعا مانگی۔ پس وہ قحط اور مصیبت کا ایسے شکار ہوئے کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے بھوک کے سبب زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ ۲۵، الدخان ۱۰-۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے مُضر کے لیے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہوگئے۔ آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو بڑے جری ہو پھر آپ نے بارش کی دعا فرمائی تو ان پر بارش ہوئی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۵) چنانچہ جب ان پر خوشحالی کا دور آگیا تو خوشحالی آتے ہی اپنی پچھلی حالت پر لوٹ گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب

4821- راجع الحديث: 1007

سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۶) یہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بدر کا روز ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ} [الدخان: 12]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۲)

4822 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لاَ تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، قَالَ: "اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا العِظَامَ وَالمَيْتَةَ مِنَ الجَهْدِ، حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الجُوعِ، قَالُوا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ} [الدخان: 12] فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا، فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا، فَانْتَقَمَ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ {إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات بھی علم کا ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تمہیں علم نہ ہو تو اُس کے بارے میں کہہ دو کہ مجھے علم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) بیشک قریش نے جب نبی کریم ﷺ سے سرکشی کی اور آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے اُن کے حق میں دعا مانگی: اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئے پس ان پر قحط مسلط ہو گیا حتیٰ کہ تنگی میں ہڈیاں اور مردار تک کھا گئے اور جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر کرتا تو اسے بھوک کے سبب دھواں نظر آتا تھا اس پر وہ کہنے لگے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے ہم ایمان لے آئیں گے۔" چنانچہ اس کے متعلق فرمایا گیا کہ اگر ہم نے اِن سے عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر جائیں گے۔ بہر حال آپ نے اپنے رب سے دعا کی تو ان سے عذاب دور ہو گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ان

4822- راجع الحدیث:1007

سے بدر کے دن انتقام لیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۶)

4-بَابُ

{أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ} [الدخان: 13] «الذِّكْرُ وَالذِّكْرَى وَاحِدٌ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا (پ۲۵، الدخان ۱۳) الذِّكْرُ اور الذِّكْرَى دونوں ہم معنی ہیں۔

4823 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ، يَعْنِي كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى كَانُوا يَأْكُلُونَ المَيْتَةَ، فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ، ثُمَّ قَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11]، حَتَّى بَلَغَ {إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15]، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: وَالبَطْشَةُ الكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے قریش کو دعوت اسلام پیش کی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پس آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔'' چنانچہ وہ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے گئے حتیٰ کہ (کھانے کی) ہر چیز ختم ہوگئی تو وہ مردار تک کھانے لگے اور جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر کرتا تو تکلیف اور بھوک کے سبب انہیں دھواں نظر آتا تھا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائے گا؟ اور انہوں نے فرمایا کہ بڑی پکڑ سے مراد جنگ بدر ہے۔

5- بَابٌ

{ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا: مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ} [الدخان: 14]

4824 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ وَالجُلُودَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: حَتَّى أَكَلُوا الجُلُودَ وَالمَيْتَةَ، وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: أَيْ مُحَمَّدُ، إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: تَعُودُونَ بَعْدَ هَذَا - فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ - ثُمَّ قَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى {عَائِدُونَ} [الدخان: 15] أَنَكْشِفُ عَنْهُمْ عَذَابَ الآخِرَةِ؟ فَقَدْ مَضَى: الدُّخَانُ، وَالبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ، وَقَالَ أَحَدُهُمْ: القَمَرُ، وَقَالَ الآخَرُ: وَالرُّومُ

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے (پ ۲۵، الدخان ۱۴)

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) پس رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے جا رہے ہیں تو دعا کی: "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔" تو ان پر قحط مسلط کر دیا گیا، حتیٰ کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: "حتیٰ کہ ہڈیاں اور مردار بھی کھا گئے۔" اور انہیں زمین سے دھواں سا نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔ چنانچہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم عذاب ہٹنے کے بعد وعدے سے پھر جاؤ گے۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں۔ ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب۔۔۔ تا۔۔۔ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۰-۱۵) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائے گا؟ پس دھوئیں کی یہ بات زمانہ ماضی کی ہے پکڑ اور ہلاکت بھی ہو چکیں۔ (۴) ایک کا قول

4824- راجع الحديث: 1007

ہے کہ شق القمر بھی (۵) دوسرے نے کہا رومیوں کا واقعہ بھی۔

6-بَابُ

{يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

باب

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ (پ۲۵، الدخان۱۶)

4825 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اللِّزَامُ، وَالرُّومُ، وَالبَطْشَةُ، وَالقَمَرُ، وَالدُّخَانُ "

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: (۱) قریش کی ہلاکت (۲) رومیوں کی فتح (۳) قریش کی پکڑ (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

45-سُورَةُ حم الجَاثِيَةِ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الجاثیہ کی تفسیر

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {نَسْتَنْسِخُ} [الجاثية: 29] : «نَكْتُبُ» ، {نَنْسَاكُمْ} [الجاثية: 34] : «نَتْرُكُكُمْ»

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے مجاہد کا قول ہے: نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے ہیں نَنْسَاكُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

1-بَابُ

{وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ} [الجاثية: 24] الآيَةَ

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ (پ۲۵، الجاثیہ ۲۴)

4826 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: " يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو برا کہہ کر مجھے اذیت پہنچاتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

4825- راجع الحديث: 4767,1007

4826- انظر الحديث: 7491,6171، صحيح مسلم: 5824، سنن ابو داؤد: 5274

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

46-سُورَةُ حم الأَحْقَافِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تُفِيضُونَ} [يونس: 61]: «تَقُولُونَ» وَقَالَ بَعْضُهُمْ: " أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ: بَقِيَّةٌ مِنْ عِلْمٍ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ} [الأحقاف: 9]: «لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَرَأَيْتُمْ} [الأنعام: 46]: " هَذِهِ الأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ، إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لاَ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ، وَلَيْسَ قَوْلُهُ: {أَرَأَيْتُمْ} [الأنعام: 46]: بِرُؤْيَةِ العَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ: أَتَعْلَمُونَ، أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تُفِيضُونَ تم کہتے ہو بعض حضرات کا قول ہے اَثَرَةٍ اُثْرَةٍ اور اَثَارَةٍ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی حصہ ہے ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ سب سے پہلے آنے والا رسول نہیں ہوں دوسرے کا قول ہے اَرَاَيْتُمْ یہ ابتدائی الف وعید کے لیے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو تو جن چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور یہ اَرَاَيْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ کیا تمہیں معلوم ہے؟ کیا تم تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

1-بَابُ

{وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ: أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ القُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ، وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ، فَيَقُولُ: مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ} [الأحقاف: 17]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گذر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں (پ ۲۶، الاحقاف ۱۷)

4827 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ،

ابوبشر نے یوسف بن مالک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر ہوا جسے حضرت معاویہ نے بنایا تھا پس وہ خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تا کہ اس کے والدِ ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اس بات پر اعتراض کیا۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے دولت کدے میں داخل ہو گئے جس کے

{وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي} [الأحقاف: 17] ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الحِجَابِ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عُذْرِي«

باعث وہ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا، یہی وہ آدمی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا (پ۲۶،الاحقاف۱۷) اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآنِ کریم میں ہمارے خلاف کوئی بھی آیت نازل نہیں فرمائی، ماسوائے اس کے جو اللہ نے میری برأت کا اعلان فرمایا۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الأحقاف: 24] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَارِضٌ} [الأحقاف: 24] : »السَّحَابُ«

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (پ۲۶، الاحقاف۱۷) کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول ہے۔ عَارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

4828- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ،

سلیمان بن یسار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا مبارک حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا تھا۔

4829- قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ المَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الكَرَاهِيَةُ،

وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا ہوا کو ملاحظہ فرماتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی ظاہر۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے

4828- انظر الحديث: 6092، صحيح مسلم: 2083، سنن ابو داؤد: 5098

4829- راجع الحديث: 4828،3206

فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ العَذَابَ، فَقَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا"

ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یوں اطمینان نہیں ہوتی کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل تو ہم پر بارش برسائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

47-سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{أَوْزَارَهَا} [محمد: 4]: «آثَامَهَا، حَتَّى لاَ يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ»، {عَرَّفَهَا} [محمد: 6]: «بَيَّنَهَا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا} [محمد: 11]: "وَلِيُّهُمْ. فَإِذَا {عَزَمَ الأَمْرُ} [محمد: 21]: أَيْ جَدَّ الأَمْرُ، {فَلاَ تَهِنُوا} [محمد: 35]: لاَ تَضْعُفُوا" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَضْغَانَهُمْ} [محمد: 29]: «حَسَدَهُمْ»، {آسِنٍ} [محمد: 15]: «مُتَغَيِّرٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ محمد کی تفسیر

اَوْزَارُهَا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے: مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان کا مددگار ہے عَزْمِ الْاَمْرُ ہمت کا کام فَلَا تَهِنُوْا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے اَضْغَانَهُمْ ان کا حسد کرنا۔ اٰسِن رنگ بدل جانا۔

1-بَابٌ

{وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶ محمد ۲۲)

4830 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ الخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، قَالَ: أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَاكِ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو صلۂ رحمی نے کھڑے ہو کر دامنِ رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، ٹھہر، اس نے عرض کی کہ میں اس لیے تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ اس نے عرض کی: اے رب! کیوں نہیں؟ فرمایا، بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا

4830- انظر الحديث: 7502,5987,4832,4831، صحيح مسلم: 6465

الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]"

تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)

4831 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ} [محمد: 22].

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)۔

4832 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي المُزَرِّدِ بِهَذَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ} [محمد: 22]

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابوالمزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)

48-سُورَةُ الفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بُورًا} [الفرقان: 18] : »هَالِكِينَ« ، {سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ} [الفتح: 29] : »السَّحْنَةُ« وَقَالَ مَنْصُورٌ: عَنْ مُجَاهِدٍ، " التَّوَاضُعُ {شَطْأَهُ} [الفتح: 29] : فِرَاخَهُ، {فَاسْتَغْلَظَ} [الفتح: 29]: غَلُظَ، {سُوقِهِ} [الفتح: 29] : السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ " وَيُقَالُ: {دَائِرَةُ السَّوْءِ} [التوبة: 98] كَقَوْلِكَ: رَجُلُ السَّوْءِ، وَدَائِرَةُ السُّوءِ: العَذَابُ {تُعَزِّرُوهُ} [الفتح: 9]

سورۃ الفتح کی تفسیر

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ خوبصورتی و خوشنمائی۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے شَطْأَهُ اپنی سوئی یعنی پٹھا فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوْقِهٖ یہ الساق سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ بھی اسی طرح بولا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے تُعَزِّرُوْهُ تم اس کی مدد کرو شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک

4831- راجع الحديث: 4830

4832- راجع الحديث: 4830

تَنْصُرُوهُ. {شَطْأَهُ} [الفتح: 29] شَطْءُ السُّنْبُلِ، تُنْبِتُ الحَبَّةُ عَشْرًا، أَوْ ثَمَانِيًا، وَسَبْعًا، فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى {فَآزَرَهُ} [الفتح: 29] قَوَّاهُ، وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ، وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ، كَمَا قَوَّى الحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا"

1-بَابٌ

{إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]

4833 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: " لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1] "

دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں اسی لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے فَآزَرَہٗ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پٹھے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ اکیلے راہِ خدا میں نکلے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی گئی جس طرح دانے کو اس پودے سے قوت پہنچتی ہے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ ۲۶، الفتح ۱)

زید بن اسلم نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے تیسری بار سوال کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پس حضرت عمر نے کہا: عمر پر اس کی ماں روئے تو نے تین مرتبہ سوال کیا لیکن کسی بار بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور لوگوں کے آگے جا پہنچا اور مجھے خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن مجید میں کچھ نازل نہ ہو جائے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میرے متعلق قرآن مجید میں کچھ نازل نہ ہو گیا ہو۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج

4833- راجع الحديث: 4177

4834- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]، قَالَ: »الحُدَيْبِيَةُ«

4835- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: »قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، سُورَةَ الفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا«، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورہ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ۲۶، الفتح۱) سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

معاویہ بن قرہ حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن سورۂ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم ﷺ کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کرسکتا ہوں۔

2- بَابُ

{لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا} [الفتح: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے (پ۲۶، الفتح۲)

4836- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ هُوَ ابْنُ عِلاَقَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ المُغِيرَةَ، يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: »أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا«

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ راتوں کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا۔ پس آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

4837- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، سَمِعَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ

4834- راجع الحديث: 4172

4835- راجع الحديث: 4281

4836- راجع الحديث: 1130

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ»

صدیقہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہوگیا تو آپ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہوکر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

3- بَابُ

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [الأحزاب: 45]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (پ۲۶، الفتح ۸)

4838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ الَّتِي فِي القُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [الأحزاب: 45]، قَالَ فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ المُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِيظٍ، وَلاَ سَخَّابٍ بِالأَسْوَاقِ، وَلاَ يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم ﷺ کے متعلق: ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (پ۲۶، الفتح ۸) یہ توریت میں اس طرح ہے: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ بنا کر۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے نہ تم سخت مزاج ہو نہ سخت دل، نہ بازاروں میں چکر لگانے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو لیکن معافی اور درگزر اختیار کرتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے ذریعے بگڑی ہوئی قوم کو سنوار نہ دے اور وہ یہ نہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں، اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے۔

4838- راجع الحدیث: 2125

4-بَابُ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ} [الفتح: 4]

4839 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ، فَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا (پ۲۶، الفتح ۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور وہیں گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا۔ پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

5-بَابُ قَوْلِهِ:

{إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ} [الفتح: 18]

4840 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ»

4841 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ، إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ، «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ».

4842 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ «فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ،

باب

ترجمہ کنزالایمان: جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (پ۲۶، الفتح ۱۸)

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔

عقبہ بن صہبان کا بیان ہے، کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب

4840- راجع الحديث: 4154,3576

4841- انظر الحديث: 6220,5479، صحيح مسلم: 5025، سنن ابو داؤد: 5270، سنن ابن ماجه: 3227

4842- راجع الحديث: 4841

يَأْخُذُ مِنْهُ الْوَسْوَاسُ«

4843- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، »وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ«

کرنے کے بارے میں سنا۔

ابوقلابہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں سے ہیں۔

4844 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ، فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ - يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُشْرِكِينَ - وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الحَقِّ وَهُمْ عَلَى البَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الجَنَّةِ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: »بَلَى« قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ: »يَا ابْنَ الخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا« فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الحَقِّ وَهُمْ عَلَى البَاطِلِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الفَتْحِ

عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو وائل کے پاس پوچھنے گیا تو انہوں نے فرمایا ہم جنگِ صفین میں موجود تھے تو ایک آدمی نے کہا: کیا تم اُن لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی جانب بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس پر سہل بن حُنیف نے اس آدمی سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے اس پر حضرت عمر نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار کی: کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کی کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور کیوں خالی ہاتھ واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا۔ پس حضرت عمر یہاں سے جوش وغضب کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا: اے ابنِ خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول

4843- راجع الحديث: 4171,1363

4844- راجع الحديث: 3181

ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر سورہ الفتح نازل ہوگئی۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

49- سُورَةُ الحُجُرَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ تُقَدِّمُوا} [الحجرات: 1]: «لاَ تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ»، {امْتَحَنَ} [الحجرات: 3]: «أَخْلَصَ»، {وَلاَ تَنَابَزُوا} [الحجرات: 11]: «يُدْعَى بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ»، {يَلِتْكُمْ} [الحجرات: 14]: "يَنْقُصْكُمْ أَلَتْنَا: نَقَصْنَا"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحجرات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے لَا تُقَدِّمُوْا تم رسول اللہ ﷺ سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زبان مبارک سے جواب پورا کروا دے۔ اِمْتَحَنَ خالص کر دیا۔ تَنَابَزُوْا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر نہ کہو یَلِتْکُمْ کم کر دے گا اَلَتْنَا ہم نے کم کر دیا۔

1- بَابُ

{لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ} [الحجرات: 2] الآيَةَ {تَشْعُرُونَ} [البقرة: 154]: «تَعْلَمُونَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (پ۲۶، الحجرات ۲) تَشْعُرُوْنَ تم جانتے ہو اور لفظ الشَّاعِرُ بھی اسی سے مشتق ہے۔

4845 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: " كَادَ الخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ - قَالَ نَافِعٌ لاَ أَحْفَظُ اسْمَهُ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلاَفِي، قَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ} [الحجرات: 2] " الآيَةَ قَالَ

حضرت ابن ابی مُلیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین حضرات ہلاک ہونے کے قریب جا پہنچے تھے ہوا یوں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بلند کر دی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تھے اُن میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی جانب اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور آدمی کی طرف۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس آدمی کا نام یاد نہیں رہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ

4845- راجع الحدیث: 4367

ابْنُ الزُّبَيْرِ: «فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ»

باتیں کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوگئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (پ۲۶، الحجرات ۲) کی تفسیر حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی دھیمی آواز سے بولنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ سن نہ پاتے اور دوبارہ دریافت فرمایا کرتے۔ لیکن انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر کے بارے میں اس بات کا ذکر نہیں کیا۔

4846- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: "اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں، پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اس آدمی نے دریافت کیا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت بُرا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند کردے اس کے عمل رائیگاں ہوجاتے ہیں اور وہ دوزخی ہوجاتا ہے۔ پس وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی خوشخبری لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

2- بَابٌ

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [الحجرات: 4]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں (پ۲۶، الحجرات ۴)

4847 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُ " قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ القَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَى، أَوْ إِلَّا خِلاَفِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا "، فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ} [الحجرات: 1] حَتَّى انْقَضَتِ الآيَةُ

ابنِ ابی مُلیکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب بنی تمیم کے سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اس کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۲۶، الحجرات ۱)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ} [الحجرات: 5]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا (پ ۲۶، الحجرات ۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

50- سُورَةُ ق

سورۂ ق کی تفسیر

{رَجْعٌ بَعِيدٌ} [ق: 3]: «رَدٌّ»، {فُرُوجٍ} [ق: 6]: «فُتُوقٍ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ»، {مِنْ حَبْلِ الوَرِيدِ} [ق: 16]: " وَرِيدَاهُ فِي حَلْقِهِ، وَالحَبْلُ: حَبْلُ العَاتِقِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَا تَنْقُصُ الأَرْضُ} [ق: 4]: «مِنْ عِظَامِهِمْ»، {تَبْصِرَةً} [ق: 8]: «بَصِيرَةً»، {حَبَّ الحَصِيدِ} [ق: 9]: «الحِنْطَةُ»، {بَاسِقَاتٍ} [ق: 10]: «الطِّوَالُ»، {أَفَعَيِينَا} [ق: 15]: «أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا، حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ»، {وَقَالَ قَرِينُهُ}

رَجِيْعٌ بَعِيْدٌ لوٹنا۔ فُرُوْج شگاف، اس کا واحد فَرَجٌ وَرِيْدٌ گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ ان کی ہڈیاں تَبْصِرَةً بصیرت۔ حَبَّ الْحَصِيْدِ گندم بَاسِقَاتٍ لمبی اَفَعَيِيْنَا کیا ہم عاجز ہو جائیں گے۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ سے وہ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا ہوا ہے فَنَقَّبُوْا چلے پھرے۔ اَوْاَلْقَى السَّمْعَ کان لگا کر سُنے اور اِدھر اُدھر توجہ نہ لے جائے حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ جب تمہیں پیدا کیا رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

4847- راجع الحديث: 4367

[ق: 23]: »الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ«، {فَنَقَّبُوا} [ق: 36]: »ضَرَبُوا«، {أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ} [ق: 37]: »لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ«، {رَقِيبٌ عَتِيدٌ} [ق: 18]: »رَصَدٌ«، {سَائِقٌ وَشَهِيدٌ} [ق: 21]: "المَلَكَانِ: كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ"، {شَهِيدٌ} [البقرة: 282]: "شَاهِدٌ بِالْغَيْبِ، مِنْ {لُغُوبٍ} [فاطر: 35]: النَّصَبُ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {نَضِيدٌ} [ق: 10]: "الكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ، وَمَعْنَاهُ: مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ"، {وَإِدْبَارَ النُّجُومِ} [الطور: 49]، {وَأَدْبَارَ السُّجُودِ} [ق: 40]: »كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي ق وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الطُّورِ، وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَوْمَ الخُرُوجِ} [ق: 42]: »يَوْمَ يَخْرُجُونَ إِلَى البَعْثِ مِنَ القُبُورِ«

نگہبان تیار کھڑے، نگران مُستعد سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہی دینے والا شَهِيدٌ قلبی توجہ سے مشاہدہ کرنے والا لُغُوبٌ تھکاوٹ دوسرے کا قول ہے نَضِيدٌ پٹھا، کلی، جب تک وہ اپنے غلاف میں رہے اور تہ برتہ ہوں یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ غلام سے نکل جائے تو اب اسے نَضِيدٌ نہیں کہیں گے۔ فِيْ اَدْبَارِ النُّجُوْمِ (سورۂ طور) اور اَدْبَارِ السُّجُوْد (سورۂ ق) عاصم کی قرأت سورۂ ق والے الف پر زبر اور سورۂ الطور والے الف پر زیر ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے ابنِ عباس کا قول ہے کہ: يَوْمُ الْخُرُوْجِ جب قبروں سے نکلیں گے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ} [ق: 30]

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے (پ۲۶، ق۳۰)

4848 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ، فَتَقُولُ قَطْ قَطْ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی، کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

4849 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى القَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ "يُقَالُ لِجَهَنَّمَ: هَلِ امْتَلَأْتِ، وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان راوی اسے اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ دوزخ سے کہا جائے گا: ''کیا تو بھر گئی؟'' وہ عرض کرے گی۔ ''کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟'' پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

4848- انظر الحديث: 7384,6661

فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ"

4850 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَحَاجَّتِ الجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الجَنَّةُ: مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلاَ تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلاَ يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الجَنَّةُ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم آپس میں بحث کرنے لگیں تو جہنم نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لیے خاص کر دی گئی ہوں۔ جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا۔ اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک تعداد متعین ہے لیکن دوزخ چونکہ نہیں بھرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو پیدا فرمائے گا۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} [ق: 39]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (پ۲۶، ق ۳۹)

4851 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کے دیدار میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا

4850- راجع الحدیث: 4849، صحیح مسلم: 7104

4851- راجع الحدیث: 554

هَذَا لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا « . ثُمَّ قَرَأَ: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} [ق: 39]

4852 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا « . يَعْنِي قَوْلَهُ: {وَإِدْبَارَ السُّجُودِ}

جہاں تک ہو سکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (پ۲۶، ق۳۹)

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (پ۲۶، ق ۴۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

51- سُورَةُ وَالذَّارِيَاتِ

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: " الذَّارِيَاتُ: الرِّيَاحُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَذْرُوهُ} [الكهف: 45] : »تُفَرِّقُهُ« ، {وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلاَ تُبْصِرُونَ} [الذاريات: 21] : »تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ، وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ« ، {فَرَاغَ} [الصافات: 91] : »فَرَجَعَ« ، {فَصَكَّتْ} [الذاريات: 29] : " فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا، فَضَرَبَتْ بِهِ جَبْهَتَهَا، وَالرَّمِيمُ: نَبَاتُ الأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ ". {لَمُوسِعُونَ} [الذاريات: 47] : " أَيْ لَذُو سَعَةٍ، وَكَذَلِكَ {عَلَى المُوسِعِ قَدَرُهُ} [البقرة: 236] : يَعْنِي القَوِيَّ ". {خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ} [الذاريات: 49] : »الذَّكَرَ وَالأُنْثَى، وَاخْتِلاَفُ الأَلْوَانِ، حُلْوٌ وَحَامِضٌ، فَهُمَا زَوْجَانِ« ، {فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ} [الذاريات: 50] : »مَعْنَاهُ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ« ، {وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذاريات: 56] : »مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ« وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الذّاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ: اَلذّٰرِیٰتِ سے ہوائیں مراد ہیں دوسرے کا قول ہے: تَذْرُوْہُ بکھیر دیتی ہیں وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ پس لوٹا۔ فَصَکَّتْ اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ الرَّمِیْمُ وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روند دی گئی ہو۔ لَمُوْسِعُوْنَ طاقت والے اور عَلَی الْمُوْسِعِ میں بھی یہی مراد ہے زَوْجَیْنِ یعنی مرد و عورت رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللہِ یعنی اللہ کی جانب سے اللہ کی جانب ہی دوڑو۔ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لیے، بعض حضرات کا قول ہے کہ رضائے الٰہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس میں قدر یہ فرقے کے لیے کوئی دلیل نہیں الذَّنُوْبُ حرس مجاہد کا قول ہے۔ صَرَّۃٍ چیخ پکار۔ ذَنُوْبًا راستہ۔ الْعَقِیْمُ وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ

»خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا، فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ، وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ القَدَرِ، وَالذَّنُوبُ، الدَّلْوُ العَظِيمُ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَرَّةٍ} [الذاريات: 29]: »صَيْحَةٍ« ، {ذَنُوبًا} [الذاريات: 59] : "سَبِيلًا، العَقِيمُ: الَّتِي لاَ تَلِدُ وَلاَ تُلْقِحُ شَيْئًا " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "وَالحُبُكُ: اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا {فِي غَمْرَةٍ} [المؤمنون: 63] : فِي ضَلاَلَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَوَاصَوْا} [البلد: 17] : "تَوَاطَئُوا، وَقَالَ: {مُسَوَّمَةً} [هود: 83] : مُعَلَّمَةً، مِنَ السِّيمَا قُتِلَ الإِنْسَانُ لُعِنَ"

ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے اَلْحُبُكُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِیْ غَمْرَةٍ اپنی گمراہی میں کھنچے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَةً نشان لگائے ہوئے، یہ السِّیْمَا سے مشتق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

52-سُورَةُ وَالطُّورِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: {مَسْطُورٍ} [الطور: 2] : »مَكْتُوبٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الطُّورُ: الجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ، {رَقٍّ مَنْشُورٍ} [الطور: 3] : صَحِيفَةٍ، {وَالسَّقْفِ المَرْفُوعِ} [الطور: 5] : سَمَاءٌ، {المَسْجُورِ} [الطور: 6] : المُوقَدِ" وَقَالَ الحَسَنُ: »تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلاَ يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَلَتْنَاهُمْ} [الطور: 21] : »نَقَصْنَا« وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَمُورُ} [الطور: 9] : »تَدُورُ« ، {أَحْلاَمُهُمْ} [الطور: 32] : »العُقُولُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {البَرُّ} [البقرة: 177] : »اللَّطِيفُ« ، {كِسْفًا} [الإسراء: 92] : »قِطَعًا« ، {المَنُونُ} [الطور: 30] : »المَوْتُ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَتَنَازَعُونَ} [الكهف: 21] : »يَتَعَاطَوْنَ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الطور کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے: مَسْطُوْرٌ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے: الطُّوْرُ سریانی زبان میں ایک پہاڑ نام ہے رَقٍّ مَنْشُوْرٍ کتابچہ سَقْفِ الْمَرْفُوْعِ آسمان۔ الْمَسْجُوْرُ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تَسْجُرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے اَلَتْنَاهُمْ ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے: تَمُوْرُ گھومے گا۔ اَحْلَامُهُمْ عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے: اَلْبَرُّ مہربان کِسفًا ٹکڑا۔ اَلْمَنُوْنُ موت۔ دوسرے کا قول ہے: یَتَنَازَعُوْنَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

1-باب

4853 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

باب

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

4853- راجع الحدیث: 464

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ البَيْتِ، يَقْرَأُ: بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں سورۃ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

4854 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الآيَةَ: {أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الخَالِقُونَ، أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بَلْ لاَ يُوقِنُونَ، أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ المُسَيْطِرُونَ} " قَالَ: كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَأَمَّا أَنَا، فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي

حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے یا وہی بنانے والے ہیں یا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کیے بلکہ انہیں یقین نہیں یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑے ہیں (پ ۲۷، الطور ۳۵۔ ۳۷) تو قریب تھا کہ میرا دل بند ہو جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے زہری نے انہیں محمد بن جُبیر نے اور اُن سے اُن کے والد حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سُنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سُنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

53-سُورَةُ وَالنَّجْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النجم کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ذُو مِرَّةٍ} [النجم: 6] : «ذُو قُوَّةٍ»، {قَابَ قَوْسَيْنِ} [النجم: 9] : «حَيْثُ الوَتَرُ مِنَ القَوْسِ»، {ضِيزَى} [النجم: 22]: «عَوْجَاءُ»، {وَأَكْدَى} [النجم: 34] : «قَطَعَ عَطَاءَهُ»، {رَبُّ

مجاہد کا قول ہے۔ ذُوْمِرَّةٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَیْنِ دائرے کا وتر دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِیْزٰی ٹیڑھی۔ اَکْدٰی اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرٰی شعریٰ ستارے کا رب، الَّذِیْ وَفّٰی جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ

4854- راجع الحدیث:765

{الشِّعْرَى} [النجم: 49]: «هُوَ مِرْزَمُ الجَوْزَاءِ»، {الَّذِي وَفَّى} [النجم: 37]: «وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ»، {أَزِفَتِ الآزِفَةُ} [النجم: 57]: «اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ»، {سَامِدُونَ} [النجم: 61]: «البَرْطَمَةُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «يَتَغَنَّوْنَ، بِالحِمْيَرِيَّةِ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: {أَفَتُمَارُونَهُ} [النجم: 12]: "أَفَتُجَادِلُونَهُ، وَمَنْ قَرَأَ: (أَفَتَمْرُونَهُ): يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ" وَقَالَ: {مَا زَاغَ البَصَرُ} [النجم: 17]: «بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، {وَمَا طَغَى} [النجم: 17]: «وَمَا جَاوَزَ مَا رَأَى»، {فَتَمَارَوْا} [القمر: 36]: «كَذَّبُوا» وَقَالَ الحَسَنُ: {إِذَا هَوَى} [النجم: 1]: «غَابَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَغْنَى وَأَقْنَى} [النجم: 48]: «أَعْطَى فَأَرْضَى»

الْآزِفَةُ قیامت قریب آگئی۔ سَامِدُوْنَ یہ بُرطمہ نامی ایک کھیل بھی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنُّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے ابراہیم کا قول ہے: اَفَتُمَارُوْنَهٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَهٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر۔ وَمَا طَغٰی اور جو چیز دیکھی اس سے اِدھر اُدھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے: اِذَا هَوٰی جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰی وَاَقْنٰی دیا اور خوش کیا۔

1-بَابٌ

4855 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلاَثٍ، مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الخَبِيرُ} [الأنعام: 103]، {وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الشورى: 51]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ

باب

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا۔ امی جان! کیا سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جو تم نے کہی ہے اگر تم سے کوئی ان تین باتوں میں سے کہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار (پ۷، الانعام ۱۰۳) اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں

4855- راجع الحديث: 4612,3334

فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا} [لقمان: 34]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67] الآيَةَ وَلَكِنَّهُ «رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ»

کہ وہ بشر پر وہ عظمت کے ادھر ہو (پ۲۵، الشوریٰ ۵۱) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات کا علم رکھتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (پ۲۱، لقمان ۳۴) اور جو تمہیں یہ بتائے کہ حضور نے کوئی بات پوشیدہ رکھی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے (پ۶، المائدہ ۶۷) بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ اُن کی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

000- بَابُ

{فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى} [النجم: 9]

«حَيْثُ الوَتَرُ مِنَ القَوْسِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ۲۷، النجم ۹)

4856 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ زِرًّا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} [النجم: 10]، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ «أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ۲۷، النجم ۹) کے متعلق فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبرئیل کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

000- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} [النجم: 10]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (پ۲۷، النجم ۱۰)

4857- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا

ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی

4856- راجع الحديث: 3232

4857- راجع الحديث: 3232

أَوْحَى} [النجم: 10]، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: »أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ«

(پ ۲۷، النجم ۹-۱۰) کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفےٰ ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

000-بَابٌ

{لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى} [النجم: 18]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸)

4858- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى} [النجم: 18] قَالَ: »رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الأُفُقَ«

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸) کے متعلق روایت کی ہے کہ حضور نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔

2-بَابٌ

{أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸)

4859- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، حَدَّثَنَا أَبُو الجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ: {اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19] »كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الحَاجِّ«

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترجمہ کنزالایمان:) تو کیا تم نے دیکھا لات اور عُزّیٰ (پ ۲۷، النجم ۱۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لات ایک آدمی گزرا ہے جو حاجیوں کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا۔

4860- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالعُزَّى،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی بھول کر کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے اور اگر کوئی اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جواء کھیلیں تو اس کو خیرات کرنی چاہیے۔

4858- راجع الحدیث: 3233

4860- انظر الحدیث: 6650,6301,6107' صحیح مسلم: 4237,4236' سنن ابو داؤد: 3247' سنن ترمذی: 1545' سنن نسائی: 3784' سنن ابن ماجہ: 2096

فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"

3- بَابُ

{وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى} [النجم: 20]

4861 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: " إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لاَ يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} [البقرة: 158] فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ " قَالَ سُفْيَانُ: «مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ» وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: «نَزَلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ» وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ - وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ - قَالُوا: «يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لاَ نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس تیسری منات کو (پ ۲۷، النجم ۲۰)

عُروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مناۃِ طاغیہ سے اِحرام باندھا کرتے تھے جو مُشلّل میں ہے اور صفا مروہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں (پ ۲، البقرۃ ۱۵۸) پس رسول اللہ ﷺ اور سارے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے دوسری سند کے ساتھ عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور قبیلہ غسّان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس آکر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بُت تھا جو مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ! ہم منات کی تعظیم کے پیشِ نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

4- بَابُ

{فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا} [النجم: 62]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو (پ ۲۷، النجم ۶۲)

4861- صحیح مسلم: 3070، سنن ترمذی: 2965، سنن نسائی: 2967

4862 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَالجِنُّ وَالإِنْسُ» تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابنِ عُلیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

4863- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ، قَالَ: فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ "، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا، وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۂ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے ان سب نے سجدہ کیا سوائے ایک آدمی کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اُس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

54- سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ القمر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: {مُسْتَمِرٌّ} [القمر: 2]: «ذَاهِبٌ»، {مُزْدَجَرٌ} [القمر: 4]: «مُتَنَاهٍ»، {وَازْدُجِرَ} [القمر: 9]: «فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا»، {دُسُرٍ} [القمر: 13]: «أَضْلاَعُ السَّفِينَةِ»، {لِمَنْ كَانَ كُفِرَ} [القمر: 14]: " يَقُولُ: كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ "، {مُحْتَضَرٌ} [القمر: 28]: «يَحْضُرُونَ المَاءَ» وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {مُهْطِعِينَ} [إبراهيم: 43] " النَّسَلاَنُ: الخَبَبُ السِّرَاعُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَتَعَاطَى} [القمر: 29]: «فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا»،

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکاوٹ اُزْدُجِرَ پاگل کر کے چھوڑا گیا۔ دُسُرٌ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس کے لیے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا۔ دوسرے کا قول ہے: فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ اَلْمُحْتَظِرِ جلی ہوئی باڑ۔ اِزْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے کُفِرَ ہم نے اُس کے اور اُن کے ساتھ یہ اس لیے کیا کہ جو حضرت نوح

4862- راجع الحدیث:1071

4863- راجع الحدیث:1067

{الْمُحْتَظِرِ} [القمر: 31] : »كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ« ، {ازْدُجِرَ} [القمر: 9] : »افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ«، {كُفِرَ} [البقرة: 102] : »فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ« ، {مُسْتَقِرٌّ} [البقرة: 36] : " عَذَابٌ حَقٌّ، يُقَالُ: الأَشَرُ المَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ "

اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ سلوک کیا گیا تھا اس کا بدلہ ہو جائے۔ مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے اَلْاَشَرُ اترانے کو کہتے ہیں اور شیخی دکھانے کو۔

1- بَابُ

{وَانْشَقَّ القَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا} [القمر: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے (پ ۲۷، القمر ۲)

4864 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةً فَوْقَ الجَبَلِ، وَفِرْقَةً دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اشْهَدُوا«

ابو معمر نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دور میں ہوا۔ چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ سے دور۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گواہ رہنا۔

4865 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: »اشْهَدُوا اشْهَدُوا«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

4866 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »انْشَقَّ القَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا۔

4864- راجع الحديث: 3636

4865- راجع الحديث: 3636

4866- راجع الحديث: 3638

4867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً «فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

4868 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «انْشَقَّ القَمَرُ فِرْقَتَيْنِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

2- بَابُ

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ کی تفسیر

{تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] قَالَ قَتَادَةُ: «أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هَذِهِ الأُمَّةِ»

ترجمہ کنزالایمان: ہماری نگاہ کے سامنے بہتی، اس کے صلہ میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا، پس ہے کوئی دھیان کرنے والا (آیت ۱۴، ۱۵) قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے اسے دیکھا۔

4869- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ: " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ فَهَلْ من مُّدَّكِرٍ۔

000- بَابُ

باب

{وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17] قَالَ مُجَاهِدٌ: "يَسَّرْنَا: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ"

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ مجاہد کا قول ہے: يَسَّرْنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

4870 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

4867- راجع الحديث: 3637

4868- راجع الحديث: 2627، صحيح مسلم: 7009

4869- راجع الحديث: 3341

4870- راجع الحديث: 3341

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: "{فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]"

پڑھا کرتے تھے۔

000-بَابُ

{أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ} [القمر: 21]

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان (پ ۲۷، القمر ۲۰۔۲۱)

4871- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، سَأَلَ الأَسْوَدَ: {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] أَوْ (مُذَّكِرٍ)؛ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَؤُهَا: {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] قَالَ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا: «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» دَالًا

کسی شخص نے اسود سے دریافت کیا کہ اس آیت میں مُدَّکِرٍ ہے یا مُذَّکِرٍ؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

3-بَابُ

{فَكَانُوا كَهَشِيمِ المُحْتَظِرِ، وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 32]

باب

ترجمہ کنزالایمان: جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا (پ ۲۷، القمر ۳۱۔۳۲)

4872 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: "{فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]" الآيَةَ

اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

4-بَابُ

{وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ} [القمر: 39] إِلَى {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان (پ ۲۷، القمر ۳۸۔۳۹)

4871- راجع الحديث: 3341

4872- راجع الحديث: 3341

4873 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ: " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] "

اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ کر پڑھا ہے۔

000- بَابُ

{وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 51]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا (پ ۲۷، القمر ۵۱)

4874 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] "

اسود بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اسے فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ پڑھا ہے اور نبی کریم ﷺ بھی اسے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پ ۲۷، القمر ۴۵)

4875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ» فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ،

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کرواتا ہوں، اے اللہ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو...... اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ! یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر

4873- راجع الحدیث: 3341

4874- راجع الحدیث: 3341

4875- راجع الحدیث: 2915

وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: {سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45]

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] «يَعْنِي مِنَ المَرَارَةِ»

4876 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: " لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ، {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] "

4877 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ: «أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ أَبَدًا» فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، وَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: {سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46]

بسم الله الرحمٰن الرحیم

55- سُورَةُ الرَّحْمَنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بِحُسْبَانٍ} [الرحمن: 5] :

تشریف لے آئے: ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پ ۲۷، القمر ۴۵)

باب

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶) کی تفسیر اَمَرُّ یہ اَلْمَرَارَۃِ سے مشتق ہے۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نوعمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد کبھی تیری عبادت ہی نہ ہو...... تو حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ سے آپ کو پکڑ کر عرض کی: یارسول اللہ آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے۔ اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے: ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔

4877- راجع الحدیث: 2915

» كَحُسْبَانِ الرَّحَى « وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَأَقِيمُوا الوَزْنَ} [الرحمن: 9]: " يُرِيدُ لِسَانَ المِيزَانِ، وَالعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذَلِكَ العَصْفُ ". {وَالرَّيْحَانُ} [الرحمن: 12]: »رِزْقُهُ«. {وَالحَبُّ} [الرحمن: 12]: " الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ، وَالرَّيْحَانُ فِي كَلاَمِ العَرَبِ الرِّزْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالعَصْفُ يُرِيدُ: المَأْكُولَ مِنَ الحَبِّ، وَالرَّيْحَانُ: النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ " وَقَالَ غَيْرُهُ: »العَصْفُ وَرَقُ الحِنْطَةِ « وَقَالَ الضَّحَّاكُ: " العَصْفُ: التِّبْنُ " وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: " العَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ، تُسَمِّيهِ النَّبَطُ: هَبُورًا " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " العَصْفُ وَرَقُ الحِنْطَةِ، وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ، وَالمَارِجُ: اللَّهَبُ الأَصْفَرُ وَالأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ مُجَاهِدٍ، {رَبُّ المَشْرِقَيْنِ} [الرحمن: 17]: " لِلشَّمْسِ: فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ، وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ ". {وَرَبُّ المَغْرِبَيْنِ} [الرحمن: 17]: »مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ«. {لاَ يَبْغِيَانِ} [الرحمن: 20]: »لاَ يَخْتَلِطَانِ«. {المُنْشَآتُ} [الرحمن: 24]: »مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ، فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {كَالفَخَّارِ} [الرحمن: 14]: " كَمَا يُصْنَعُ الفَخَّارُ، الشُّوَاظُ: لَهَبٌ مِنْ نَارٍ ". {وَنُحَاسٌ} [الرحمن: 35]: »النُّحَاسُ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيُعَذَّبُونَ بِهِ«. {خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ} [الرحمن: 46]: »يَهُمُّ بِالمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا«. {مُدْهَامَّتَانِ} [الرحمن: 64]: »سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ«. {صَلْصَالٍ} [الحجر: 26]: " طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الفَخَّارُ،

اَلْعَصْفُ کچی فصل جبکہ اُسے پکنے سے پہلے کاٹا جائے اَلرَّیْحَان روزی اَلْحَبُّ دانہ جو کھایا جاتا ہے اہل عرب کی زبان میں اَلرَّیْحَان رزق کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول ہے اَلْعَصْفُ سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور اَلرَّیْحَان وہ رزق ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا دوسرے کا قول ہے اَلْعَصْفُ سے گندم کے پتے مراد ہیں ضحاک کا قول ہے اَلْعَصْفُ سوکھی ہوئی گھاس۔ ابو مالک کا قول ہے۔ اَلْعَصْفُ جو فصل سب سے پہلے اُگے اور جس کو نبطی زبان میں هَبُوراً کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ اَلْعَصْفُ گندم کے پتے۔ اَلرَّیْحَان رزق۔ اَلْمَارِج وہ زرد اور سبز رنگ کے شعلے جو آگ جلانے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا: رَبُّ الْمَشْرِقَیْن دو مشرق اس لیے کہا کہ وہ جہاں سے سردیوں میں سورج نکلتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گرمیوں میں نکلتا ہے۔ لَا یَبْغِیَانِ دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ اَلْمُنْشَآتُ ایسے جہاز مراد ہیں جن کے بادبان بلند کر دیئے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں مُنْشَآةٍ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نُحَاسٌ وہ تانبا جو پگھلا کر اُن کے سروں پر ڈال دیا جائے گا تاکہ یوں عذاب دیے جائیں خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ گناہ کا ارادہ کرنے پر خدا کو یاد کر کے اُس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔ اَلشُّوَاظُ آگ کے شعلے مُدْهَامَّتَانِ گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔ صَلْصَالٍ ریت ملی ہوئی مٹی جو کھنکھناتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد گلی ہوئی مٹی ہے اور اُسے صَلَّ کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند کرتے وقت دروازہ بجتا ہے اس طرح بجتی ہوئی مٹی۔ رباصَرَّ صَرَّ تو وہ کَبْکَبْتُهٗ کی طرح ہے فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بعض کا قول ہے کہ کھجور اور انار میووں میں شمار

وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ: صَلَّ، يُقَالُ: صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ: صَرَّ البَابُ عِنْدَ الإِغْلاَقِ وَصَرْصَرَ، مِثْلُ: كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ ". {فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ} [الرحمن: 68] : " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالفَاكِهَةِ، وَأَمَّا العَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً "، كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى} [البقرة: 238] : " فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَعَادَ العَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا، كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ، وَمِثْلُهَا: {أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ} ثُمَّ قَالَ: {وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ العَذَابُ} [الحج: 18] وَقَدْ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ: {مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ} " وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَفْنَانٍ} [الرحمن: 48] : «أَغْصَانٍ» ، {وَجَنَى الجَنَّتَيْنِ دَانٍ} [الرحمن: 54] : «مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ» وَقَالَ الحَسَنُ: {فَبِأَيِّ آلاَءِ} [النجم: 55] : «نِعَمِهِ» وَقَالَ قَتَادَةُ: {رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ} [الرحمن: 13] : «يَعْنِي الجِنَّ وَالإِنْسَ» وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: {كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ} [الرحمن: 29] : «يَغْفِرُ ذَنْبًا، وَيَكْشِفُ كَرْبًا، وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بَرْزَخٌ} [المؤمنون: 100] : " حَاجِزٌ الأَنَامُ: الخَلْقُ "، {نَضَّاخَتَانِ} [الرحمن: 66] : «فَيَّاضَتَانِ» ، {ذُو الجَلاَلِ} [الرحمن: 27] : «ذُو العَظَمَةِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَارِجٌ} [الرحمن: 15] : " خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ: مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَيُقَالُ: مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ " {مَرِيجٍ} [ق: 5] : «مُلْتَبِسٌ» ، {مَرَجَ

نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی (پ ۲، البقرۃ ۲۳۸) یہاں شروع میں ہر نماز کی حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا تاکید کی غرض سے دوبارہ ذکر فرمایا، پس اِس طرح کھجور اور انار کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں (پ ۱۷، الحج ۱۸) پھر فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا (پ ۱۷، الحج ۱۸) حالانکہ پہلے ارشاد میں عرشی اور فرشی ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے اَفْنَانٍ ٹہنیاں وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ جس پھل کو چاہیں گے نزدیک آجائے گا۔ حسن بصری کا قول ہے: فَبِاَيِّ اٰلَاءِ اُس کی نعمت قتادہ کا قول ہے: رَبِّكُمَا جنوں اور انسانوں کا ابودرداء کا قول ہے كُلَّ يَوْمٍ فِي شَانٍ گناہ کو معاف کرتا اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔ کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گراتا ہے۔ ابنِ عباس کا قول ہے: بَرْزَخٌ پردہ رکاوٹ اَلْاَنَامُ مخلوق نَضَّاخَتَانِ جوش مارنے والے۔ ذُوالْجَلَالُ عظمت والا دوسرے کا قول ہے: مَارِجٌ خالص آگ، کہتے ہیں کہ مَرَجَ الامیرُ رعیتَّته جب حاکم اپنی رعیت کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے چھوڑ دے، تو اِسے مَرَجَ امرُ النَّاسِ کہیں گے مَرِيْجٌ ملا ہوا۔ مَرَجَ دو دریاؤں کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ لفظ اُسی مَرَجْتُ سے نکلا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ ہم ضرور تمہارا ہر چیز کا حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور ہے کہ ایک چیز اُس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف سے نہیں روک سکتی جیسے عربی کا مقولہ ہے کہ میں تیرے لیے ہر بات سے

{البَحْرَيْنِ} [الفرقان: 53]: «اخْتَلَطَ البَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا» ، {سَنَفْرُغُ لَكُمْ} [الرحمن: 31]: "سَنُحَاسِبُكُمْ، لاَ يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلاَمِ العَرَبِ، يُقَالُ: لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ، وَمَا بِهِ شُغْلٌ، يَقُولُ: لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ"

فارغ ہوں گا اور تیری غفلت پر تجھ کو پکڑوں گا۔

1-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ} [الرحمن: 62]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں (پ ۲۷، الرحمٰن ۶۲)

4878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ العَمِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ القَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الكِبْرِ، عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ»

حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں۔ چاندی کی ہونگی، حتیٰ کہ اُن کے برتن اور اُن کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی، حتیٰ کہ اُن کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی سوائے اس کے کہ اُس کے چہرے پر کبریائی کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

2-بَابٌ

{حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الخِيَامِ} [الرحمن: 72] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "الحُورُ: السُّودُ الحَدَقِ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "مَقْصُورَاتٌ: مَحْبُوسَاتٌ، قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، {قَاصِرَاتٌ} [الصافات: 48]: لاَ يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین (پ ۲۷، الرحمٰن ۷۲) ابن عباس کا قول ہے کہ حُوْرٌ سیاہ آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے مَقْصُوْرَاتٌ روکی ہوئی جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے خاوندوں کے لیے وقف کر رکھے ہیں قَاصِرَاتٌ وہ اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی متلاشی نہ ہوں گی۔

4879 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

4878- صحیح مسلم: 447، سنن ترمذی: 2528، سنن ابن ماجہ: 186

4879- راجع الحدیث: 3243

عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي الجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ المُؤْمِنُونَ،

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اُس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اُس کے ہر کونے میں حوریں ہونگی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان اُن کے پاس آئیں گے۔

4880- وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ القَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ»

وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی حتیٰ کہ اُن کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ اُن کی ہر چیز بھی اُن لوگوں کے لیے جنتِ عدن میں اپنے رب کی رویئت پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ اُس کے چہرے پر کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

56- سُورَةُ الوَاقِعَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الواقعہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {رُجَّتْ} [الواقعة: 4]: «زُلْزِلَتْ»، {بُسَّتْ} [الواقعة: 5]: " فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ المَخْضُودُ: المُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا: لاَ شَوْكَ لَهُ" {مَنْضُودٍ} [هود: 82]: «المَوْزُ، وَالعُرُبُ المُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ»، {ثُلَّةٌ} [الواقعة: 13]: «أُمَّةٌ»، {يَحْمُومٍ} [الواقعة: 43]: «دُخَانٌ أَسْوَدُ»، {يُصِرُّونَ} [الواقعة: 46]: «يُدِيمُونَ»، {الهِيمُ} [الواقعة: 55]: «الإِبِلُ الظِّمَاءُ»، {لَمُغْرَمُونَ} [الواقعة: 66]: «لَمَلُومُونَ مَدِينِينَ مُحَاسَبِينَ»، {رَوْحٌ} [يوسف: 87]: «جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ»، {وَرَيْحَانٌ} [الواقعة: 89]: «الرَّيْحَانُ الرِّزْقُ»، {وَنُنْشِئَكُمْ فِيمَا لاَ تَعْلَمُونَ}: «فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَفَكَّهُونَ} [الواقعة: 65]: «تَعْجَبُونَ»، {عُرُبًا} [الواقعة: 37]

مجاہد کا قول ہے: رُجَّت ہلا دی جائے گی۔ بُسَّتْ توڑ کر پینا جیسے ستو پیے جاتے ہیں۔ "المخضود" بوجھ سے لدا ہوا اور اُس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو "منضود" کیلا "عُرُبٌ" اپنے شوہر سے محبت کرنے والی "ثلة" جماعت "یَحْمُوْمٍ" دھواں سیاہ رنگ کا "یُصِرُّوْنَ" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں "ھِیْمُ" پیاسے اونٹ "لمغرمون" الزام دیے گئے "روح" جنت اور خوشحالی "ریحان" روزی "ونشا کم جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے "تفکھون" تم تعجب کرتے ہو "عربا" خوبصورت عورتیں اس کا واحد "عروب" جیسے صبر کا واحد صبور ہوتا ہے، اہل مکہ اسے "عربه" اور اہل مدینہ "غنجه" کہتے ہیں جب کہ اہل عراق "شکله" کہتے ہیں اور "خافضه" کے متعلق کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گراتا اور دوسرے کو جنت کی

4880- راجع الحدیث: 4878

: »مُثَقَّلَةٌ، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ، وَأَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ، وَأَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ« . وَقَالَ فِي {خَافِضَةٌ} [الواقعة: 3] : »لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ« ، وَ {رَافِعَةٌ} [الواقعة: 3] : »إِلَى الجَنَّةِ« ، {مَوْضُونَةٍ} [الواقعة: 15] : "مَنْسُوجَةٍ، وَمِنْهُ: وَضِينُ النَّاقَةِ وَالكُوبُ: لاَ آذَانَ لَهُ وَلاَ عُرْوَةَ وَالأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الآذَانِ وَالعُرَى ". {مَسْكُوبٍ} [الواقعة: 31] : »جَارٍ« ، {وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ} [الواقعة: 34] : »بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ« ، {مُتْرَفِينَ} [الواقعة: 45] : »مُمَتَّعِينَ« ، {مَا تُمْنُونَ} [الواقعة: 58] : »مِنَ النُّطَفِ يَعْنِي هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ« ، {لِلْمُقْوِينَ} [الواقعة: 73] : »لِلْمُسَافِرِينَ، وَالقِيُّ القَفْرُ« ، {بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ} [الواقعة: 75] : " بِمُحْكَمِ القُرْآنِ، وَيُقَالُ: بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ، وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ ". {مُدْهِنُونَ} [الواقعة: 81] : " مُكَذِّبُونَ مِثْلُ {لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ} [القلم: 9]، {فَسَلاَمٌ لَكَ} [الواقعة: 91] : أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ: إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ اليَمِينِ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا، كَمَا تَقُولُ: أَنْتَ مُصَدَّقٌ، مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ: إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ، كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ، إِنْ رَفَعْتَ السَّلاَمَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ ". {تُورُونَ} [الواقعة: 71] : "تَسْتَخْرِجُونَ أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ" {لَغْوًا} [مريم: 62] : »بَاطِلًا« ، {تَأْثِيمًا} [الواقعة: 25] : »كَذِبًا«

طرف اٹھانا مراد ہے ''موضونة'' بنا ہوا اور ''وضین الناقه'' اسی سے مشتق ہے۔ ''الکوب'' وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو ''الاباریق'' ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ ''مسکوب'' بہتا ہوا۔ ''فرش مروعہ'' ایک دوسرے کے اوپر، تہ بہ تہ ''مترفین'' نفع کمانے والے ''ماتمنون'' یہ عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے ''للمقوین'' مسافروں کے لیے۔ ''القی'' چٹیل میدان۔ ''بمواقع النجوم'' قرآن مجید کی آیات محکمہ کی قسم اور بعض نے کہا کہ ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ مراد ہے جب وہ ڈوبتے ہیں نیز ''مواقع اور موقع'' ہم معنی ہیں ''مدھنون'' جھٹلانے والے جیسے ''لوتدھن فیدھنون'' میں ہے ''فسلام لك'' یعنی تیرے لیے سلامتی ہے کیونکہ تو داہنی جانب والوں سے ہے۔ یہاں لفظ ''اِنَّ'' کو محذوف کر کے اس کو معنا برقرار رکھا گیا ہی جیسے کہتے ہیں ''اَنَ مصدق'' مسافر ''عن قلیل'' تمہاری تصدیق کی جاتی ہے کہ عنقریب تم سفر کرو گے جب کہ اُس نے پہلے بتایا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں۔ کبھی یہ دعا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں ''فقیامن الرَّجل'' اگر لفظ ''السلام'' مرفوع ہو تو وہ دعا کے معنی میں ہوتا ہے ''تورون'' تم نکالو گے۔ بھڑکائی گئی۔ جلائی گئی ''لغو'' باطل تاثیما جھوٹ۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَظِلٍّ مَمْدُودٍ} [الواقعة: 30]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں

(پ ۲۷، الواقعہ ۳۰)

4881 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لاَ يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَظِلٍّ مَمْدُودٍ} [الواقعة: 30]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: بیشک جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اُس کے سایے میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں (پ ۲۷، الواقعہ ۳۰)

بسم الله الرحمن الرحيم

57-سُورَةُ الحَدِيدِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحدید کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ} [الحديد: 7]: «مُعَمَّرِينَ فِيهِ»، {مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ} [البقرة: 257]: «مِنَ الضَّلاَلَةِ إِلَى الهُدَى» {فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ} [الحديد: 25]: «جُنَّةٌ وَسِلاَحٌ» {مَوْلاَكُمْ} [آل عمران: 150]: «أَوْلَى بِكُمْ»، {لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ} [الحديد: 29]: "لِيَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ، يُقَالُ: الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَالبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا" {أَنْظِرُونَا}: «انْتَظِرُونَا»

مجاہد کا قول ہے: "جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ" اُس میں رہنے والے۔ "مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ" گمراہی سے ہدایت کی طرف "مَنَافِعُ لِلنَّاسِ" ڈھال اور ہتھیار۔ "مولاکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا خیرخواہ "لئلا یعلم اهل الکتاب" تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے وہ "الظاهر" اور "الباطن" اس لحاظ سے ہے کہ ہر چیز اُس کے علم میں ہے "أنظرونا" ہمارا انتظار کرو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

58-سُورَةُ المُجَادَلَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ المجادلہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يُحَادُّونَ} [المجادلة: 5]: «يُشَاقُّونَ اللَّهَ»، {كُبِتُوا} [المجادلة: 5]: «أُخْزُوا، مِنَ الخِزْيِ»، {اسْتَحْوَذَ} [المجادلة: 19]: «غَلَبَ»

مجاہد کا قول ہے کہ: "یحادون" مخالفت کرتے ہیں "كُبِتُوا" ذلیل کیے گئے یہ "الخزی" سے مشتق ہے۔ "اِسْتَحْوَذَ" غالب آیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

59-سُورَةُ الحَشْرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحشر کی تفسیر

{الجَلاَءَ} [الحشر: 3]: الإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى

"الْجَلَاءَ" ایک علاقے سے دوسرے کی جانب

4881- راجع الحديث: 3252

أَرْضٍ

نکال دینا، جلاوطن کرنا۔

1-باب

4882 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ التَّوْبَةِ، قَالَ: «التَّوْبَةُ هِيَ الفَاضِحَةُ، مَا زَالَتْ تَنْزِلُ، وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ، حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَنْ تُبْقِيَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا» ، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الأَنْفَالِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ» ، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ»

باب

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ذلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اِس کی وہ آیتیں نازل ہوتی رہیں جن میں "ومنهم، ومنهم" ہے تو ہمیں گمان ہوا کہ اُن میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں بچے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے متعلق معلوم کیا تو فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنونضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

4883 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: "قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۂ الحشر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا اسے سورۃ النضیر کہو۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ} [الحشر: 5] «نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً»

باب

ترجمہ کنزالایمان: جو درخت تم نے کاٹے (پ۲۸، الحشر ۵) عجوہ اور برنی کے علاوہ کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو "لینه" کہتے ہیں۔

4884 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ البُوَيْرَةُ» ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے، جن میں بُویرہ باغ بھی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (جو درخت تم نے کاٹے یا اُن کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے

4882- راجع الحدیث: 4645,4029

4883- راجع الحدیث: 4645,4029

4884- راجع الحدیث: 4031,2326

وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ} [الحشر: 5]

تھا اور اس لیے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے) (آیت ۵)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ} [الحشر: 7]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو (پ ۲۸، الحشر ۶)

4885 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالكُرَاعِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

اوس بن حدثان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور فئے عطا فرمایا، کیونکہ مسلمانوں نے اُن پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواجِ مطہرات کو سال بھر کا خرچ عطا فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اُس سے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زرہیں خریدی جاتی تھیں۔

4- بَابُ

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ} [الحشر: 7]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو (پ ۲۸، الحشر ۷)

4886 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُوتَشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ» فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ: وَمَا لِي أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال نوچنے والی اور دانتوں کو جدا کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ جب یہ بات اُمِ یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی تو وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے علم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اُن پر کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب

4885- راجع الحدیث: 2902

4886- صحیح مسلم: 5539,5538، سنن ابو داؤد: 4169، سنن ترمذی: 2782، سنن نسائی: 5267,5114، سنن ابن ماجہ: 1989

اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7] ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُهَا

میں موجود ہے۔ اُس عورت نے نے کہا: میں نے قرآن مجید پڑھا ہے، وہ میرے پاس دو تختیوں میں موجود ہے لیکن اُس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا: اگر تم نے سمجھ کر پڑھا ہوتا تو اُس بات کو ضرور پالیا ہوتا۔ اچھا تم نے یہ تو پڑھا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو (پ ۲۸، الحشر ۷) عورت نے کہا، کیوں نہیں، فرمایا تو بیشک حضور نے اِن باتوں سے روکا ہے۔ اُس عورت نے کہا کہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کو بھی تو ایسا کرتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ فرمایا، اچھا جا کر تو دیکھو پس وہ عورت گئی، اُس نے دیکھا بھالا لیکن اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسی ہوتی تو ہم دونوں کبھی ساتھ نہ رہ سکتے۔

4887- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، حَدِيثَ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ»، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جوڑے چنانچہ عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا۔ جس کو اُمّ یعقوب کہا جاتا تھا۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی حدیث منصور کے مطابق روایت کرتی ہے۔

5- بَابُ

{وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ}

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا (پ ۲۸، الحشر ۹)

4888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أُوصِي

عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں خلیفہ کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے متعلق

4887- انظر الحديث: 4886

4888- انظر الحديث: 1392

الخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ: أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأُوصِي الخَلِيفَةَ بِالأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ "

بھی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی اچھائیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

6-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ} [الحشر: 9] الآيَةَ الخَصَاصَةُ: الفَاقَةُ، {المُفْلِحُونَ} [البقرة: 5] : الفَائِزُونَ بِالخُلُودِ، وَالفَلاَحُ: البَقَاءُ، حَيَّ عَلَى الفَلاَحِ: عَجِّلْ " وَقَالَ الحَسَنُ: {حَاجَةً} [يوسف: 68] : «حَسَدًا»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں (پ ۲۸، الحشر ۹) کی تفسیر ''الخصاصة'' فاقہ کشی 'المفلحون'' جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانی والے۔ ''الفلاح'' حیات جاوید 'حیَّ علی الفلاح' جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے: ''حاجة'' سے مراد حسد ہے۔

4889 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَابَنِي الجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللَّهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ العَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ، وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَقَدْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہے کوئی شخص، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہٰذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اُس محترمہ نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کے کھانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا، جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بہلا کر بچوں کو سلا دینا پھر تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے آ کر اُسے بجھا دینا۔ کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پڑے رہیں گے۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔

4889- راجع الحديث: 3798

عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ ضَحِكَ - مِنْ فُلاَنٍ وَفُلاَنَةَ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ} [الحشر: 9]

جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں (پ۲۸، الحشر۹)

بسم الله الرحمن الرحيم

60-سُورَةُ المُمْتَحِنَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الممتحنہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً} [يونس: 85]: " لاَ تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ، فَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ هَؤُلاَءِ عَلَى الحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا "، {بِعِصَمِ الكَوَافِرِ} [الممتحنة: 10]: «أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ»

مجاہد کا قول ہے "لاتجعلنا فتنۃ" ترجمہ کنزالایمان: ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال (پ۲۸، الممتحنہ۵) پھر وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔ "بعصم الکوافر" نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو حکم دیا گیا کہ جن کی بیویاں کافرہ ہونے کے سبب مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں جدا کردیں۔

1-بَابُ

باب

{لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة:1]

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ۲۸، الممتحنہ۱)

4890 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، كَاتِبَ عَلِيٍّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالمِقْدَادَ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الكِتَابَ،

عبیداللہ بن ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور زبیر و مقداد کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ جب تم روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی۔ جس کے پاس ایک خط ہے، پس وہ خط اُس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے، حتیٰ کہ روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک بڑھیا ملی۔ پس ہم نے اُس سے کہا کہ خط نکال کردے دو۔ اُس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا: خط

4890- راجع الحديث:3007

فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟» قَالَ: لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا، وَلاَ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: "إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" قَالَ عَمْرٌو: وَنَزَلَتْ فِيهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة: 1] قَالَ: «لاَ أَدْرِي الآيَةَ فِي الحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو».

نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے چنانچہ اُس نے اپنی چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اُسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حضرت حاطب بن ابو بلتعہ نے مکّہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا اور اُس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کے بعض کاموں کی انہیں خبر دی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش کے اندر شمار ہوتا ہوں لیکن اُن کے خاندان سے نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکّہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو، جس کے سبب وہ اُن کے اہل و عیال اور مال و اسباب کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری اُن میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہٰذا میں نے چاہا کہ اُن پر کچھ احسان کردوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ یہ میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے سبب نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک تم نے سچی بات بتادی ہے حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ ارشاد فرمایا: ارے یہ تو غزوۂ بدر میں شریک تھا اور کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر باخبر نہ تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱)

4890م- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ: فِي هَذَا فَنَزَلَتْ: {لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے علم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اسے اپنی

4890م- راجع الحدیث: 3007

أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة: 1] الآيَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي

جانب سے بیان کیا ہے۔

2- بَابُ

{إِذَا جَاءَكُمُ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ} [الممتحنة: 10]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰)

4891 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الآيَةِ بِقَوْلِ اللَّهِ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة: 12] إِلَى قَوْلِهِ {غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلاَمًا، وَلاَ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي المُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ: «قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذَلِكِ» تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی جانب ہجرت کر کے آتیں تو آپ اُن کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ ﷺ اُن عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کرلیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہرگز نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی ہوتا کہ فرمادیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کرلیا ہے۔ زہری نے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

4891- راجع الحديث: 4182,2713

3-بَابُ

{إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة:12]

4892 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، «وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ» ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا، فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلاَنَةُ، أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ، فَبَايَعَهَا

4893 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ} [الممتحنة: 12]، قَالَ: «إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ»

4894 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ - وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ: قَرَأَ الآيَةَ - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ،

باب

ترجمہ کنزالایمان: جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پ۲۸، الممتحنہ ۱۲)

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔ پس ایک عورت نے اپنے ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پہلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اُس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آ کر بیعت کر لی۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی (پ۲۸، الممتحنہ ۱۲) کے متعلق فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو عورتوں کی بیعت کے بارے میں ہے۔ سفیان اکثر صرف آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا: پھر جو اپنا عہد پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اور اُس پر حد قائم ہوئی تو اُس کے لیے وہ کفارہ ہوگی۔

4892- انظر الحديث: 1306

4894- راجع الحديث: 18

فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ " تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الآيَةِ

اور جو اِن میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اُسے معاف کردے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اِس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

4895 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ الحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلاَةَ يَوْمَ الفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ، حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلاَلٍ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ يَسْرِقْنَ وَلاَ يَزْنِينَ وَلاَ يَقْتُلْنَ أَوْلاَدَهُنَّ، وَلاَ يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ} [الممتحنة: 12] حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: «أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ - لاَ يَدْرِي الحَسَنُ مَنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» وَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں شامل تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اُس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلا دیا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں

4895- انظر الحدیث: 962,98

چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنی شروع کر دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

61- سُورَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ} [آل عمران: 52] مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَرْصُوصٌ} [الصف: 4] : «مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ» وَقَالَ يَحْيَى: «بِالرَّصَاصِ»

1- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى:

{مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ} [الصف: 6]

4896- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الصف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے؟ ابن عباس کا قول ہے: مَرْصُوْصٌ ایک حصّہ دوسرے سے گتھا ہوا دوسرے کا قول ہے: مَرْصُوْصٌ سیسہ پلائی ہوئی۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے (پ ۲۸، الصف ۶)

حضرت جبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کتنے ہی نام ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حَاشِرُ ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

62- سُورَةُ الجُمُعَةِ

بَابُ قَوْلِهِ:

{وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} [الجمعة: 3] وَقَرَأَ عُمَرُ: «فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ»

4897 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الجمعہ کی تفسیر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (پ ۲۸، الجمعہ ۳) حضرت عمر نے فَامْضُوْۤا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پڑھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

4896- راجع الحدیث: 3532

4897- صحیح مسلم: 6445، سنن ترمذی: 3933,3310

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الجُمُعَةِ: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} [الجمعة: 3] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هَؤُلاَءِ»

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ الجمعہ نازل ہونے لگی یعنی: ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (پ۲۸، الجمعہ ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب عطا نہ فرمایا تو میں نے تین دفعہ سوال کیا اور حضرت سلمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست کرم حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے نزدیک بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص اُسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا۔

4898 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلاَءِ»

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پالیں گے۔

2- بَابُ

{وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا} [الجمعة: 11]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت (یا کھیل) دیکھا (پ۲۸، الجمعہ ۱۱)

4899 - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا} [الجمعة: 11] "

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اُس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پ۲۸، الجمعہ ۱۱)

4898- راجع الحدیث:4897

4899- راجع الحدیث:936

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

63- سُورَةُ المُنَافِقِينَ

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ} [المنافقون: 1] إِلَى {لَكَاذِبُونَ} [الأنعام: 28]

4900 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي البَيْتِ، فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المنافقون

باب

ترجمہ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں (پ۲۸، المنافقون ۱)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن اُبی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ترجمہ کنزالایمان: ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ۲۸، المنافقون ۷-۸) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا یا حضرت عمر سے کردیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کردی۔ آپ نے مجھے بُلایا تو میں نے یہ بات بیان کردی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اُسے سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا دکھ پہنچا کہ اتنا دکھ کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ پس میں اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گیا۔ پس میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں تجھ سے ناراض ہوتے؟ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

4900- انظر الحدیث: 4904،4903،4902،4901' صحیح مسلم: 6955' سنن ترمذی: 3312

2-بَابُ

{اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً} [المجادلة: 16] : يَجْتَنُّونَ بِهَا

4901 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] إِلَى قَوْلِهِ {هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ} [المنافقون: 7] إِلَى قَوْلِهِ {لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ} [المنافقون: 8] فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ»

منافقون نازل فرمائی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر یہ سورت پڑھی اور فرمایا: اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کردیا ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرالیا (پ۲۸، المنافقون ۲) یعنی اس کے ذریعے چھپالیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ پس میں نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں (پ۲۸، المنافقون ۷) اور یہ بھی کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ۲۸، المنافقون ۸) پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کردیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور واقعہ عرض کردیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا دکھ ہوا کہ ایسا دکھ کبھی نہ پہنچا ہوگا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی اور بتایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ۔۔۔تا۔۔ وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ۲۸، المنافقون ۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس سورت کو پڑھا

4901- انظر الحدیث:4900

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَفْقَهُونَ} [المنافقون: 3]

4902 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ القُرَظِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ، أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَمَنِي الأَنْصَارُ، وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى المَنْزِلِ فَنِمْتُ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ، وَنَزَلَ: {هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا} [المنافقون: 7] " الآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

000-بَابُ

{وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسِبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ العَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ}

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مُہر کردی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے (پ ۲۸، المنافقون ۳)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں (پ ۲۸، المنافقون ۷) اور یہ بھی کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۸) میں نے اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت کی کیونکہ عبداللہ بن اُبی قسم کھا گیا کہ اُس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وحی نازل فرمائی ہے۔ (آیت ۷، ۸) ابن ابی زائدہ نے بھی اس کی اعمش، عمرو ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے لگائی ہوئی ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (پ ۲۸،

4902- راجع الحدیث: 4900 سنن ترمذی: 3314

4903- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ، حَتَّى " أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ "، وَقَوْلُهُ: {خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ} [المنافقون: 4] قَالَ: كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ، وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ} «حَرَّكُوا، اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ»

(المنافقون ۴)

حضرت بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو لوگوں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا اس پر عبداللہ بن اُبی نے اپنے ساتھیوں سی کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے گرد ہیں اُن پر خرچ مت کرو حتیٰ کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اُس سے اُس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔'' پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتا دی پس آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلایا اور اُس سے پوچھا تو اُس نے قسم کھا کر کہا کہ اُس نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹی بات کہی ہے۔ پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے دل کو بہت دکھ پہنچا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورۂ منافقون نازل فرما دی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اُن منافقین کو بلایا تا کہ اُن کے لیے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے اپنے سر گھما لیے، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی کڑیاں کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بظاہر بڑے خوبصورت۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (پ ۲۸، المنافقون ۵) کی تفسیر یعنی سروں کو اس طرح حرکت دیتے جس سے نبی کریم ﷺ کا تمسخر اڑانا مطلوب تھا بعض نے لَوَّوْا کو لَوَیْتُ سے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

4903- راجع الحدیث:4900

4904 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ، يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، وَكَذَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ، فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، وَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ} [المنافقون: 1] وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا، وَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ»

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا کہ میں نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ والا ہے وہ ضرور اُس سے اُس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے۔'' میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہہ دی۔ (منافقین کے قسم کھانے پر) آپ نے انہیں سچا کر دیا تو مجھے اتنا دکھ پہنچا کہ جتنا کبھی نہ پہنچا ہوگا میں اپنے گھر میں میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا ملا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اور تم سے ناراض ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے بُلایا پھر آپ نے یہ سورۃ پڑھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الفَاسِقِينَ} [المنافقون: 6]

باب

ترجمہ کنزالایمان: ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا (پ ۲۸، المنافقون ۶)

4905 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ - قَالَ سُفْيَانُ: مَرَّةً فِي جَيْشٍ - فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا بَالُ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ»

حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ فِيْ غَزَاةٍ کی جگہ فِيْ جَيْشٍ کہا مہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ: ''انصار کی مدد کرو'' اور مہاجر نے بھی آواز دی کہ ''مہاجرین کی مدد کرو۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا سُنا تو فرمایا: یہ دورِ جاہلیت کی یاد کیوں دلائی جا رہی ہے لوگوں نے بتایا

4904- انظر الحديث: 4900

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَقَالَ: فَعَلُوهَا، أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ، لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ» وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ المُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ، ثُمَّ إِنَّ المُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ،

کہ یا رسول اللہ! مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر مار دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کی طرح آواز نہیں لگانی چاہیے یہ تو بری بات ہے جب عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہا، یوں کرو اور خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی جانب لوٹ کر گئے تو اُس سے جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا، جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔'' جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں پس رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اس بات کو چھوڑو، لوگوں میں یہ مشہور ہونے لگے گا کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کروا دیتے ہیں جب آپ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔

4905م - قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرًا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے سن کر یاد کیا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

6-بَابُ قَوْلِهِ:

{هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا} [المنافقون: 7]، يَنْفَضُّوا: يَتَفَرَّقُوا {وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَكِنَّ المُنَافِقِينَ لاَ يَفْقَهُونَ}

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں (پ۲۸، المنافقون ۷)

4906 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ،

عبداللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرہ کے واقعے سے مجھے بہت دکھ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن

4905م- راجع الحدیث: 3518، صحیح مسلم: 6526، سنن ترمذی: 3315

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي، يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ» وَشَكَّ ابْنُ الفَضْلِ فِي: «أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ» . فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ لَهُ بِأُذُنِهِ»

ارقم نے میرے لیے خط لکھا کہ مجھے بھی اس کا بہت غم ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور اُن کے بیٹوں کی ابن الفضل راوی کو اس میں شبہ ہے کہ انصار کے پوتوں کے لیے بھی آپ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انس کے پاس تھے اُن میں سے کسی نے اِن کے بارے میں پوچھا تو حضرت انس نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو اللہ تعالیٰ نے سچی قرار دیا ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، وَلِلَّهِ العِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ المُنَافِقِينَ لاَ يَعْلَمُونَ} [المنافقون: 8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (پ ۲۸، المنافقون ۸)

4907 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمَّعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کو ٹھوکر ماردی تو انصاری نے آواز دی: ''انصار کی مدد کرو۔'' اور مہاجر نے بھی آواز دی: ''مہاجرین کی مدد کرو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا: بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماردی تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑو، یہ تو بُری بات ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی

4907- راجع الحدیث: 4905

الأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ، ثُمَّ كَثُرَ المُهَاجِرُونَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَقَدْ فَعَلُوا، وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ»

طرف ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اُس سے ضرور اُسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ چرچا کریں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

64- سُورَةُ التَّغَابُنِ

وَقَالَ عَلْقَمَةُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، {وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ} [التغابن: 11]: «هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "التَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ التغابن کی تفسیر

علقمہ بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو نور ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رضائے الٰہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

65- سُورَةُ الطَّلاَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِنِ ارْتَبْتُمْ} [المائدة: 106]: "إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا: أَتَحِيضُ أَمْ لاَ تَحِيضُ فَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ المَحِيضِ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الطلاق کی تفسیر

اور مجاہد نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اگر تمہیں کچھ شک پڑے (پ ۷، المائدہ ۱۰۶) اگر نہ جانتے ہو اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ اور اس معاملے کا کیا حال ہے اور اس کی جزا کیا ہے۔

1- باب

4908- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

باب

سالم کا بیان ہے کہ (اُن کے والد) حضرت عبداللہ

4908- انظر الحديث: 7160,5333,5332,5264,5253,5252,5251

قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ العِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ»

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُسے واپس لوٹاؤ اور اپنے پاس رکھو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اُس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاکی کی حالت میں دے دو۔ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الٰہی کے مطابق یہی عدت ہے۔

2- بَابُ

{وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ، وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا} [الطلاق: 4] "وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ وَاحِدُهَا: ذَاتُ حَمْلٍ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا (پ ۲۸، الطلاق ۴)۔

4909 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الأَجَلَيْنِ، قُلْتُ أَنَا: {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلاَمَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: «قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا».

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس شخص نے کہا کہ مجھے اس عورت کے متعلق فتویٰ دیجئے جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے دوسری میں نے کہا اور ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (پ ۲۸، الطلاق ۴) حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہ سے متفق ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کُریب کو بھیجا کہ اس کا واقعی حکم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ کر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر شہید ہو گئے تھے اور وہ اُس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے انتقال کے چالیس دن بعد اِن کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا

4909- صحیح مسلم: 3708,3707 'سنن ترمذی: 1194 'سنن نسائی: 3512,3511

4910 - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ، فَذَكَرُوا لَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الأَجَلَيْنِ، فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الكُوفَةِ، فَاسْتَحْيَا وَقَالَ: لَكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ، فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ، وَلاَ تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ القُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]

اور خود رسول اللہ ﷺ نے اُن کا نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ ﷺ نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابو السنابل بھی تھے۔

ایوب سختیانی محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ میں اُس حلقہ میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ تھے اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عدتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عقبہ کے واسطے سے حضرت سُبیعہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبداللہ بن عقبہ پر جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، حالانکہ وہ نواح کوفہ میں رہتے ہیں۔ وہ شرمسار ہو کر کہنے لگے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سبیعہ بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے عبداللہ بن مسعود سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم عورتوں پر سختی کرتے ہو اور اُن کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو حالانکہ عدّت کے کم دنوں والی سورۃ النساء کی آیت عدّت کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی: ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں (پ ۲۸، الطلاق ۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

66- سُورَةُ التَّحْرِيمِ

سورہ تحریم کی تفسیر

1- بَابٌ

باب

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم

4910- راجع الحدیث: 4532

مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۸، التحریم ۱)

4911 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ هُوَ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »فِي الحَرَامِ يُكَفِّرُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: » {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ}«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہوگا۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔

4912 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَلَى، أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، قَالَ: »لاَ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، لاَ تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُمّ المومنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر قیام فرما رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المومنین حفصہ نے آپس میں طے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنتِ جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ بہرحال میں اَب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھالی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

2- بَابُ

باب

{تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ} {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ، وَاللَّهُ مَوْلاَكُمْ وَهُوَ العَلِيمُ الحَكِيمُ} [التحريم: 2]

ترجمہ کنزالایمان: [اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا] (پ ۲۸، التحریم ۱-۲)

4913 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن

4911- انظر الحدیث: 5266، صحیح مسلم: 3661، سنن ابن ماجہ: 2073

4912- انظر الحدیث: 5216، 5267، 5268، 5431، 5599، 5614، 5682، 6691، 6972، صحیح مسلم: 3663، سنن ابو داؤد: 3714، سنن نسائی: 3421، 3804

4913- صحیح مسلم: 3676، 3677

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ، حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ، قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ، إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي: لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا لَكِ، وَلِمَا هَا هُنَا وَفِيمَ تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ، فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللَّهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللَّهِ، وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا بُنَيَّةُ لاَ يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سال تک میں یہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے بارے میں پوچھوں لیکن اُن کے رعب کے باعث مجھے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی، حتیٰ کہ وہ حج کے ارادے سے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا۔ جب ہم آرہے تھے تو وہ ایک پیلو کے درخت کے پاس قضائے حاجت کے لیے گئے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے انتظار میں کھڑا رہا۔ حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔ اُس وقت میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ کون سی دو ہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایک سال سے یہ بات معلوم کرنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کے سبب نہ پوچھ سکا۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ مجھے فلاں بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اس کا علم ہوگا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، دورِ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور اُن کا وہ حق مقرر فرمایا جو بھی مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کسی معاملے میں غور کر رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا: کاش! آپ ایسا اور ایسا کرتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں تم میرے اُس معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو بالکل جواب نہ

إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا، فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَأَخَذَتْنِي وَاللَّهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا، وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالخَبَرِ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ، ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا، فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ، فَإِذَا صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ البَابَ، فَقَالَ: افْتَحِ افْتَحْ فَقُلْتُ: جَاءَ الغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ: بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ، فَقُلْتُ: رَغَمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ، وَغُلاَمٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قُلْ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي، قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا

دیا جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں جس پر پورا ایک دن حضور نے غضب کی حالت میں گزارا۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے، اپنی چادر سنبھالی، حتیٰ کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور اُن سے کہا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو حتیٰ کہ حضور سارا دن حالت غضب میں گزارتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا: خدا کی قسم، ہم تو حضور کو جواب دیتی ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ ﷺ کے غضب سے بچا سکتا ہوں؟ اے بیٹی! جس کا حُسن رسول اللہ کو بھا گیا اور جس سے رسول اللہ ﷺ کو محبت ہے اُس کا معاملہ تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی جانب تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رشتہ داری کے سبب اُمّ سلمہ کے پاس گیا اور اُن سے اس کے متعلقات کی، تو اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ پر حیرانی ہوتی ہے کہ آپ ہر بات میں دخل اندازی کرتے ہیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں رُکتے۔ پس خدا کی قسم انہوں نے ایسی سخت پرسش کیا کہ میرا غصہ رفع ہو گیا پس میں اُن کے پاس سے چلا آیا چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا۔ جب میں خدمت اقدس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ مجھے اُس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جا کر اُسے بتایا کرتا اور اُن دنوں ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خدشہ تھا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لیے روانہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمارے دل اس اندیشے سے گھرے ہوئے تھے جب میرے انصاری دوست نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، پھر

الْآخِرَةُ»

کہا کھولو، کھولو۔ پس میں نے کہا: کیا غسانی آ گیا؟ اُ نے کہا: بلکہ اُس سے بھی سخت معاملہ سامنے آ گیا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمائی ہے۔ پس میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلودہ ہو۔ میں نے اپنا کپڑا لیا پھر باہر نکلا، حتیٰ کہ دولت کدے تک جا پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بالا خانے پر تشریف فرما تھے، جس پر چڑھنے کے لیے سیڑھی لگائی ہوئی تھی اور سیڑھی کے پاس آپ کا ایک سیاہ فام غلام کھڑا تھا میں نے اُس سے کہا کہ میری طرف سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب حاضر ہوا ہے۔ پس مجھے اجازت عطا فرمائی گئی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ جب میں نے حضرت اُمّ سلمہ کی باتیں بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا: اُس وقت حضور ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جبکہ چٹائی اور جسم اطہر کے درمیان کوئی کپڑا بچھایا ہوا نہ تھا اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا سرہانہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ اور مقدس پیروں کے نیچے سلم کے پتے بچھائے ہوئے تھے۔ سرہانے کی طرف چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے پس میں نے حضور کے پہلو میں چٹائی کے نشانات دیکھے تو میں بے اختیار رونے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ بیشک یہ کسریٰ اور قیصر کیسے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دنیا اُن کے لیے ہو اور آخرت ہمارے لیے۔

3-بَابُ

{وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا}

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی

فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ، فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ: مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا؟ قَالَ: نَبَّأَنِيَ العَلِيمُ الخَبِيرُ} فِيهِ عَائِشَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا (پ۲۸، التحریم ۳) اس کے متعلق حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4914- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلاَمِي حَتَّى قَالَ: «عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ»

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا، پس میں نے کہا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دونوں کون سی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

4- بَابُ

باب

{إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا} [التحريم: 4] "صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ: مِلْتُ {لِتَصْغَى} [الأنعام: 113]: لِتَمِيلَ {وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلاَهُ وَجِبْرِيلُ، وَصَالِحُ المُؤْمِنِينَ وَالمَلاَئِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ} [التحريم: 4]: عَوْنٌ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ} [التحريم: 6]: «أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدِّبُوهُمْ»

ترجمہ کنزالایمان: نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو (پ۲۸، التحریم ۴) صَغَوْتُ اور أَصْغَيْتُ میں مائل ہوا لِتَصْغَى تاکہ تم مائل ہو ترجمہ کنزالایمان: ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (پ۲۸، التحریم ۴) سے مراد مددگار ہے تَظَاهَرُونَ وہ مدد کرتے ہیں مجاہد کا قول ہے قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

4915- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج

4914- راجع الحديث: 4913,89

4915- راجع الحديث: 4913

حُنَيْنٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ المَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِالوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالإِدَاوَةِ، فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ المَاءَ، وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا أَتْمَمْتُ كَلاَمِي حَتَّى قَالَ: «عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ»

مطہرات میں سے جن دو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک معاملے میں مشاورت کی اُن کے متعلق معلوم کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے معلوم کرنے کا مناسب موقع ہاتھ نہ آیا۔ حتیٰ کہ میں حج کے لیے اُن کے ساتھ نکلا جب ہم ظہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنا ہے تو میں ایک چھاگل میں پانی لے آیا۔ میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے مناسب موقع نظر آیا چنانچہ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو تھیں جنہوں نے آپس میں مشاورت کی تھی؟ ابھی میں اپنی بات مکمل کرنے بھی نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

قَوْلِهِ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا)

ترجمہ کنزالایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیاہیاں اور کواریاں (پ ۲۸، التحریم ۵)

4916 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ «فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ پر دباؤ ڈالنے کے لیے جمع ہوئیں، تو میں نے کہا کہا گر یہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب انہیں آپ سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔ چنانچہ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہوگئی۔ (آیت ۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

67- سُورَةُ المُلْكِ:

سورۂ الملک کی تفسیر

{تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ} [الملك: 1] "التَّفَاوُتُ: الِاخْتِلاَفُ، وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ

التَّفَاوُتُ اختلاف التَّفَاوُتُ اور التَّفَوُّتُ ہم معنی ہیں تَمَيَّزُ ٹکڑے ٹکڑے ہونا مَنَاكِبِهَا اُس کے گرد

4916- راجع الحدیث:402

وَاحِدٌ، {تَمَيَّزُ} [الملك: 8] : تَقَطَّعُ، {مَنَاكِبِهَا} [الملك: 15]: جَوَانِبِهَا، {تَدَّعُونَ} [الأنعام: 40]: وَتَدْعُونَ وَاحِدٌ، مِثْلُ تَذَّكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ، {وَيَقْبِضْنَ} [الملك: 19] : يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَافَّاتٍ} [النور: 41] : »بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ«، {وَنُفُورٌ} [الملك: 21]: »الكُفُورُ«

تَدَّعُونَ اور تَدْعُونَ اُسی طرح ہیں جیسے تَذَّكَّرُونَ اور تَذْكُرُونَ ہیں۔ يَقْبِضْنَ اپنے پروں کو مارتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے صَافَّاتٍ پروں کا پھیلانا وَنُفُورٌ کفر کرنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

68-سُورَةُ ن وَالقَلَمِ

سورۂ القلم کی تفسیر

وَقَالَ قَتَادَةُ: {حَرْدٍ} [القلم: 25] : »جِدٍّ فِي أَنْفُسِهِمْ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَتَخَافَتُونَ} [طه: 103] : »يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالكَلاَمَ الخَفِيَّ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَضَالُّونَ} [القلم: 26] : »أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا« وَقَالَ غَيْرُهُ: {كَالصَّرِيمِ} [القلم: 20] : " كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ، وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ، وَهُوَ أَيْضًا: كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا: المَصْرُومُ، مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ"

قتادہ کا قول ہے: حَرْدٌ اپنے دلوں میں کوشش کرنا۔ ابنِ عباس کا قول ہے: لَضَالُّونَ ہم بھول گئے کہ ہمارا باغ کہاں ہے دوسرے کا قول ہے: كَالصَّرِيمِ صبح کی طرح جو رات سے جدا ہوجاتی ہے اور رات کی طرح جو دن سے الگ ہوجاتی ہے اور اسی طرح ریت کا ہر ذرّہ جو ٹیلوں سے جدا ہوجاتا ہے اور الصَّرِيمُ بھی اسی طرح اَلْمَصْرُوْمُ سے ہے جیسے قَتِيلٍ سے مَقْتُوْلٍ ہے۔

1-بَابٌ

باب

{عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ} [القلم: 13]

ترجمہ کنزالایمان: درشت خو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (پ۲۹، القلم ۱۳)

4917 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ} [القلم: 13] قَالَ: »رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ«

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: درشت خو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (پ۲۹، القلم ۱۳) قریش کے جس شخص کے متعلق ہے اُس کی اصل میں خطا اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں ہوتی ہے۔

4918 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

4918- انظر الحدیث: 6657,6071، صحیح مسلم: 7116، سنن ترمذی: 2650، سنن ابن ماجہ: 4116

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ، جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ"

بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتادوں؟ ہر سخت خُو، جھگڑالو اور مغرور۔

2-بَابٌ

باب

{يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ} [القلم: 42]

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) (پ۲۹، القلم ۴۲)

4919 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، فَيَبْقَى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی ساق کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورت اُس کے لیے سجدہ ریز ہوجائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو اُن کی کمر تختہ کی طرح ہوجائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

69-سُورَةُ الحَاقَّةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ} [الحاقة: 21]: «يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا»، {القَاضِيَةَ} [الحاقة: 27]: «المَوْتَةَ الأُولَى الَّتِي مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا»، {مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ} [الحاقة: 47]: «أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الوَتِينَ} [الحاقة: 46]: «نِيَاطَ القَلْبِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {طَغَى} [طه: 24]: " كَثُرَ، وَيُقَالُ: {بِالطَّاغِيَةِ} [الحاقة: 5]: بِطُغْيَانِهِمْ، وَيُقَالُ:

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ الرِّضَا سے ہے یعنی پسندیدہ اَلْقَاضِيَةِ پہلی موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ اس میں اَحَدٍ جمع اور واحد دونوں کے لیے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: اَلْوَتِيْنَ رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے: طَغٰی زیادہ ہوجانا، جیسے شدید آندھی کو الطَّاغِيَةِ کہتے ہیں جو طُغْيَانٌ سے ہے اور طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ بھی بولتے ہیں جیسے طَغَى الْمَآءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ۔

4919- راجع الحديث:22

طَغَتْ عَلَى الخُزَّانِ كَمَا طَغَى المَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ"

بسم الله الرحمٰن الرحيم

70- سُورَةُ {سَأَلَ سَائِلٌ} [المعارج: 1]

الفَصِيلَةُ: أَصْغَرُ آبَائِهِ القُرْبَى، إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى، {لِلشَّوَى} [المعارج: 16]: اليَدَانِ وَالرِّجْلاَنِ وَالأَطْرَافُ، وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ، وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى، عِزِينَ وَالعِزُونَ: الحِلَقُ وَالجَمَاعَاتُ، وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ"

بسم الله الرحمٰن الرحيم

71- سُورَةُ نُوحٍ: {إِنَّا أَرْسَلْنَا} [هود: 70]

{أَطْوَارًا} [نوح: 14]: " طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، يُقَالُ: عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ، وَالكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الكِبَارِ، وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً، وَكُبَّارٌ الكَبِيرُ، وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ، وَالعَرَبُ تَقُولُ: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ، مُخَفَّفٌ، وَجُمَالٌ، مُخَفَّفٌ {دَيَّارًا} [نوح: 26]: مِنْ دَوْرٍ، وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ" كَمَا قَرَأَ عُمَرُ: " الحَيُّ القَيَّامُ: وَهِيَ مِنْ قُمْتُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {دَيَّارًا} [نوح: 26]: »أَحَدًا«، {تَبَارًا} [نوح: 28]: »هَلاَكًا« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مِدْرَارًا} [الأنعام: 6]: »يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا«، {وَقَارًا} [نوح: 13]: »عَظَمَةً«

1- بَابُ

{وَدًّا وَلاَ سُوَاعًا، وَلاَ يَغُوثَ وَيَعُوقَ} [نوح: 23]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المعارج کی

تفسیر

اَلْفَصِيْلَةُ جو یتیم کے آباؤاجداد میں اُس کا سب سے قریب ہو لِلشَّوٰی دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شَوَاۃٌ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شَوًی ہیں۔ اَلْعِزُوْنُ جماعتیں، اس کا واحد عِزَّةٌ ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ نوح

کی تفسیر

اَطْوَارًا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طَوْرُہٗ سے اس کی قدر مراد ہے۔ اَلْکُبَّارُ سے بہت ہی بوڑھا مراد ہے، جیسے جَمِیْلٌ سے جَمَّالٌ۔ اس میں اَلْکَبِیْرُ کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تخفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہلِ عرب حُسَّانٌ اور جُمَّالٌ کی جگہ حُسَانٌ اور جُمَالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَیَّارًا یہ دُوْر سے ہے اور اللہ وران سے فَیْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے، جیسے حضرت عمر نے اَلْحَیُّ الْقَیَّامُ پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے: دَیَّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابنِ عباس کا قول ہے: مِدْرَارًا لگاتار۔ وقاراً عزت وعظمت۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: وَدّ اور سُوَاع اور یَغُوث اور یَعوق (پ۲۹، القلم ۱۳)

4920 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي العَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ، عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الكَلاَعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ، أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ العِلْمُ عُبِدَتْ»

عطاء خراسانی یا عطاء بن ابی رباح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وُدٌّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سَوَاعٌ بت بنی ہُذیل کا تھا۔ یَغُوْثُ یہ بنی مراد کا تھا، پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یَعُوْقُ یہ ہمدان کا تھا اور نَسْرٌ یہ ذی الکلاع کی آلِ حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ انتقال کر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ نیک لوگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت میں ایسا کر دیا مگر ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان کی پوجا بھی شروع ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

72-سُورَةُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

سورۃ الجن کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لِبَدًا} [الجن: 19]: «أَعْوَانًا»

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی (پ۲۹، الجن ۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

1-باب

باب

4921 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض صحابہ کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازارِ عکاظ کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی تھی اور ان پر شعلے مارے جاتے تھے۔ شیطان

4921- راجع الحديث:773

السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالَ: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ، فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ، «وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا القُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ» ، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا {إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا} [الجن: 2] " وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ} [الجن: 1] وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الجِنِّ"

جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی ہے اور ہمیں شعلے مارے جاتے ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے تو کوئی نیا نئی بات ظاہر ہوئی ہوگی۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظاہر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے سبب ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تہامہ کی طرف بازارِ عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآنِ کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، اے ہماری قوم! ترجمہ کنزالایمان: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے (پ۲۹، الجن ۱۔۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا (پ۲۹، الجن ۱) اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

73-سُورَةُ المُزَّمِّلِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المزمل کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَتَبَتَّلْ} [المزمل: 8] : «أَخْلِصْ» وَقَالَ الحَسَنُ: {أَنْكَالًا} [المزمل: 12]:

مجاہد کا قول ہے: تَبَتَّلْ اسی کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے: أَنْكَالًا بیڑیاں۔ مُنْفَطِرٌ بِهِ اس کی وجہ سے بھاری

»قُيُودًا«، {مُنفَطِرٌ بِهِ} [المزمل: 18]: »مُثْقَلَةٌ بِهِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَثِيبًا مَهِيلًا} [المزمل: 14]: »الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا«

ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: کَثِیْبًا مَّهِیْلًا اڑتی ہوئی ریت۔ وَبِیْلًا سخت۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

74- سُورَةُ المُدَّثِّرِ

سورۂ المدثر کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَسِيرٌ} [المدثر: 9]: »شَدِيدٌ«، {قَسْوَرَةٌ} [المدثر: 51]: »رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ، وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ« وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: القَسْوَرَةُ: "قَسْوَرٌ الأَسَدُ، الرِّكْزُ: الصَّوْتُ". {مُسْتَنْفِرَةٌ} [المدثر: 50]: »نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: عَسِیْرٌ سخت، مشکل قَسْوَرَةٌ لوگوں کا شور وغل۔ ابو ہریرہ کا قول ہے: کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قَسْوَرَةٌ کہتے ہیں مُسْتَنْفِرَةٌ بدکے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

1- بَاب

باب

4922- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ القُرْآنِ، قَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] قُلْتُ: يَقُولُونَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ: فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ:

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غارِ حرا میں خلوت نشیں تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے

4922- راجع الحديث: 4,3

فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 2]"

کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو (پ۲۹، المدثر ۱۔۳)

2- بَابُ

{قُمْ فَأَنْذِرْ} [المدثر: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ (پ۲۹، المدثر ۲)

4923 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَغَيْرُهُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ» مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں غارِ حرا میں خلوت نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 3]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو (پ۲۹، المدثر ۳)

4924 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ: أَيُّ القُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1]، فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ القُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]، فَقَالَ: لاَ أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَاسْتَبْطَنْتُ الوَادِيَ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں غارِ حرا میں خلوت نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی

4923- راجع الحدیث: 4,3

4924- راجع الحدیث: 3

أَمَامِي وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، وَأُنْزِلَ عَلَيَّ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 2]"

میں آ گیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور داہنی بائیں جانب نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔ میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ اس وقت مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو (پ ۲۹، المدثر ۱۔۴)

4- بَابُ

{وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ} [المدثر: 4]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو (پ ۲۹، المدثر ۴)

4925- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] إِلَى {وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ} قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلاَةُ وَهِيَ الأَوْثَانُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن میں جا رہا تھا جبکہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غارِ حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کمبل اڑھاؤ پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ ۲۹، المدثر ۱۔۵) یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرُّجْزُ سے مراد اوثان (بت) ہیں۔

4925- راجع الحديث: 3

5-بَابُ قَوْلِهِ:

(وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ) "يُقَالُ: الرِّجْزُ وَالرِّجْسُ العَذَابُ"

4926- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ "فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجَئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ} [المدثر: 2] إِلَى قَوْلِهِ {فَاهْجُرْ} [المدثر: 5]- قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزَ الأَوْثَانَ- ثُمَّ حَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۵) بعض کا قول یہ ہے کہ الرُّجْزُ اور الرِّجْسُ سے عذاب مراد ہے۔

ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ موقوف تھا تو میں ایک دن جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تو زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر ہیبت طاری ہوگئی کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آگیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس مجھے کمبل اڑھا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۱-۵) اور ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرُّجْزُ سے بت مراد ہیں پھر وحی کا سلسلہ تیز ہوگیا اور مسلسل وحی آنے لگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

75-سُورَةِ القِيَامَةِ

سورۃ القیامہ کی تفسیر

1-بَابٌ

وَقَوْلُهُ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ} [القيامة: 5]: سَوْفَ أَتُوبُ، سَوْفَ أَعْمَلُ، {لاَ وَزَرَ}

باب

سورہ القیامۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو

4926- راجع الحدیث: 4,3

[القيامة:11]: لَا حِصْنَ سُدًى هَمَلًا

(پ۲۹، القیامہ ۱۱) ابن عباس کا قول ہے: سُدًى آزاد، مہمل- لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ جلدی توبہ کروں گا، جلدی عمل کروں گا- لَا وَزَرَ کوئی بچاؤ نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔

4927 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ - يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ « فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة:16]

سعید بن جُبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبانِ مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے لیے ایسا کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۶۔۱۷)

000-بَابُ

باب

{إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة:17]

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۷)

4928 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة:16] قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة:16] يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ، {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ} [القيامة: 17] وَقُرْآنَهُ، أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ، أَنْ تَقْرَأَهُ {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ} [القيامة: 18] يَقُولُ: أُنْزِلَ عَلَيْهِ: {فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19] أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ"

سعید بن جُبیر کا ارشادِ باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کے متعلق بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ ترجمہ کنزالایمان: قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (پ۲۹، القیامہ ۱۶) اس خدشے کے پیشِ نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھ لیں یعنی وحی نازل کر دیں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان

4927- راجع الحديث:5

4928- راجع الحديث:5

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {قَرَأْنَاهُ} [القيامة: 18] : «بَيَّنَّاهُ»، {فَاتَّبِعْ} [القيامة: 18]: «اعْمَلْ بِهِ»

4929 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16]، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي فِي: لاَ أُقْسِمُ بِيَوْمِ القِيَامَةِ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17] قَالَ: عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ، {وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 17]: فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ، {ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19]: عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. {أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى} [القيامة: 34] تَوَعُّدٌ "

سے بیان کروادینا۔

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (پ۲۹، القیامہ ۱۸) ابن عباس کا قول ہے: قُرانهٗ ہم اسے بیان کردیں فَاتَّبِعْ اس کے مطابق عمل کرو۔

سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (پ۲۹، القیامہ ۱۶) کے متعلق روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب حضرت جبرئیل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ کو دشواری ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: ب جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۶-۱۷) یعنی فرمایا کہ (اس کا تمہارے سینے میں محفوظ کردینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے لہٰذا جب ہماری طرف سے پڑھا جاچکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کرو اور جب ہماری طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کرنا ہماری ذمہ داری کہ تمہاری زبان سے بیان کروا دیں۔) راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو حضرت اس وقت پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ اور کوئی لَكَ فَاَوْلٰى یہ وعید ہے۔

4929- راجع الحديث:5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

76-سُورَةُ هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ"

يُقَالُ: مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ، وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا، وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهَذَا مِنَ الخَبَرِ، يَقُولُ: كَانَ شَيْئًا، فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا، وَذَلِكَ مِنْ حِينِ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ {أَمْشَاجٍ} [الإنسان: 2]: الأَخْلاَطُ، مَاءُ المَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، الدَّمُ وَالعَلَقَةُ، وَيُقَالُ: إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ: خَلِيطٌ، وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ: مَخْلُوطٍ، وَيُقَالُ: (سَلاَسِلًا وَأَغْلاَلًا): وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ، {مُسْتَطِيرًا} [الإنسان: 7]: مُمْتَدًّا البَلاَءُ، وَالقَمْطَرِيرُ: الشَّدِيدُ، يُقَالُ: يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ، وَالعَبُوسُ وَالقَمْطَرِيرُ وَالقُمَاطِرُ وَالعَصِيبُ: أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الأَيَّامِ فِي البَلاَءِ " وَقَالَ الحَسَنُ: «النُّضْرَةُ فِي الوَجْهِ وَالسُّرُورُ فِي القَلْبِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الأَرَائِكِ} [الكهف: 31]: «السُّرُرُ» وَقَالَ البَرَاءُ: {وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا} [الإنسان: 14]: «يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا» وَقَالَ مَعْمَرٌ: {أَسْرَهُمْ} [الإنسان: 28]: «شِدَّةُ الخَلْقِ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ وَغَبِيطٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الدہر کی تفسیر

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے اور لفظ هَلْ کبھی انکار کے لیے اور کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو سہی لیکن نا قابلِ ذکر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا ہونے اور اس میں روح پھونکنے تک کا عرصہ ہے۔ اَمْشَاجٍ عورت کے پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون جب ملیں تو اسے مَشِیْجٌ کہتے ہیں جیسے لفظ خَلِیْطٌ ہے اور مَمْشُوْجٌ گویا مَخْلُوْطٍ کی طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ سَلَاسِلًا اور اَغْلَالًا پڑھنا بعض کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ مُسْتَطِیْرًا طویل مصیبت۔ اَلْقَمْطَرِیْرُ سخت۔ یَوْمٌ قَمْطَرِیْرٌ بھی کہتے ہیں اور یَوْمٌ قُمَاطِرٌ بھی۔ اَلْعَبُوْسَ، اَلْقَمْطَرِیْرُ ، اَلْقَمَاطِرُ اور اَلْعَصِیْبُ ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ مَعْمَر کا قول ہے: اَسْرَهُمْ مضبوط پیدائش اور ہر وہ چیز جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے پالان وغیرہ اس کو مَاْسُوْرٌ کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

77-سُورَةُ وَالمُرْسَلاَتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (جِمَالاَتٌ): «حِبَالٌ»، {ارْكَعُوا} [الحج: 77]: «صَلُّوا»، {لاَ يَرْكَعُونَ} [المرسلات: 48]: «لاَ يُصَلُّونَ» وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لاَ يَنْطِقُونَ} [النمل: 85]، {وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]، {اليَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: جِمَالَاتٌ سے۔ اِرْکَعُوْا نماز پڑھو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لَا يَنْطِقُوْنَ - وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کافروں کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کہ کبھی وہ

أَفْوَاهِهِمْ} [يس: 65] فَقَالَ: «إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ، مَرَّةً يَنْطِقُونَ، وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ»

بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگادی جائے گی۔

1- باب

باب

4930- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: وَالْمُرْسَلاَتِ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَابْتَدَرْنَاهَا، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ ہی رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی جانب لپکے مگر وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ ہو گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

4931- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا. وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ، وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، وَقَالَ حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عبدہ بن عبداللہ یحییٰ بن آدم، اسرائیل منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اسی کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہی روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمٰن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

4931م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: وَالْمُرْسَلاَتِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ ابھی اس کی

4930- راجع الحدیث: 3317,1830

4931- راجع الحدیث: 3317

4931م- راجع الحدیث: 1830

فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا« قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا، قَالَ: فَقَالَ: »وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا«

تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی جانب دوڑے مگر وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالقَصْرِ} [المرسلات: 32]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے جیسے اونچے محل (پ۲۹، المرسلات ۳۲)

4932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، {إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالقَصْرِ} [المرسلات: 32] قَالَ: »كُنَّا نَرْفَعُ الخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ القَصَرَ«

عبد الرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں لیتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم اَلْقَصْر کا نام دیا کرتے تھے۔

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{كَأَنَّهُ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ}

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں (پ۲۹، المرسلات ۳۲)

4933 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالقَصْرِ} [المرسلات: 32]، قَالَ: »كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الخَشَبَةِ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ، فَنُسَمِّيهِ القَصَرَ، {كَأَنَّهُ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ} حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ«

عبد الرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تَرْمِي بِشَرَرٍ کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم اَلْقَصْر کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ یعنی کشتی کے رسّے ہیں اور ہم اتنی جمع کر لیتے کہ ڈھیر درمیانے قد کے شخص کے برابر ہو جاتا۔

4932- انظر الحدیث: 4933

4933- انظر الحدیث: 4932

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{هَذَا يَوْمُ لاَ يَنْطِقُونَ} [المرسلات: 35]

4934 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: وَالمُرْسَلاَتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْتُلُوهَا» فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا» قَالَ عُمَرُ: حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے (پ۲۹، المرسلات ۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اچانک ہمارے نزدیک ایک سانپ آ نکلا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی طرف دوڑے مگر وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

78- سُورَةُ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

قَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ يَرْجُونَ حِسَابًا} [النبأ: 27]: «لاَ يَخَافُونَهُ»، {لاَ يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا} [النبأ: 37]: «لاَ يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ»، {صَوَابًا} [النبأ: 38]: «حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَهَّاجًا} [النبأ: 13]: «مُضِيئًا» وَقَالَ غَيْرُهُ: {غَسَّاقًا} [النبأ: 25]: "غَسَقَتْ عَيْنُهُ، وَيَغْسِقُ الجُرْحُ: يَسِيلُ، كَأَنَّ الغَسَاقَ وَالغَسِيقَ وَاحِدٌ {عَطَاءً حِسَابًا} [النبأ: 36]: جَزَاءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي أَيْ كَفَانِي"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النباء کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا حساب کا انہیں خوف ہی نہ تھا۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا بغیر اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَهَّاجًا روشن، چمکدار عَطَآءً حِسَابًا پورا بدلہ۔ أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي یعنی مجھے پورا صلہ دیا۔

4934- راجع الحدیث: 1830

1-بَابُ

{يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا} [النبأ:18]: زُمَرًا

4935- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: «ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ البَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الخَلْقُ يَوْمَ القِيَامَةِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں (پ۳۰،النبأ ۱۸) گروہ درگروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں مرتبہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے دریافت کیا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کردیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس ماہ کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کردیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کردیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے کہ قیامت کے دن اسی پر انسان کی تخلیق کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

79- سُورَةُ وَالنَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الآيَةَ الكُبْرَى} [النازعات: 20]: " عَصَاهُ وَيَدُهُ، يُقَالُ: النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ، مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ، وَالبَاخِلِ وَالبَخِيلِ" وَقَالَ بَعْضُهُمْ: " النَّخِرَةُ البَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ: العَظْمُ المُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الحَافِرَةِ} [النازعات: 10]: «الَّتِي أَمْرُنَا الأَوَّلُ إِلَى الحَيَاةِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَيَّانَ مُرْسَاهَا} [الأعراف: 187]: «مَتَى مُنْتَهَاهَا، وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي».

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْاٰیَةَ الْکُبْرٰی ان کا عصا اور دستِ مبارک۔ کہتے ہیں النَّاخِرَةُ اور النَّخِرَةُ ہم معنی ہیں جیسے الطَّامِع اور الطَّمِع نیز الْبَاخِل اور الْبَخِیْل۔ بعض کا قول ہے النَّخِرَة بوسیدہ۔ النَّاخِرَةُ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے: الْحَافِرَةِ زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے: اَیَّانَ مُرْسٰهَا انتہا ہوگی اور مُرْسٰی السَّفِیْنَةِ جہاں بیڑہ لنگر انداز ہو۔

4935- انظر الحدیث: 4814، صحیح مسلم: 7340

1-باب

4936 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

باب

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی درمیانی اور انگوٹھے کے قریب والی انگشت مبارک کو اس طرح کرکے فرمایا: مجھے قیامت کے ساتھ اس طرح مبعوث فرمایا گیا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

80-سُورَةُ عَبَسَ

{عَبَسَ وَتَوَلَّى} [عبس: 1]: «كَلَحَ وَأَعْرَضَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُطَهَّرَةٍ} [البقرة: 25]: "لاَ يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، وَهُمُ الْمَلاَئِكَةُ، وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ: {فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا} [النازعات: 5]: جَعَلَ الْمَلاَئِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ، فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا، {سَفَرَةٍ} [عبس: 15]: الْمَلاَئِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ، سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ، وَجُعِلَتِ الْمَلاَئِكَةُ - إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ - كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَصَدَّى} [عبس: 6]: «تَغَافَلَ عَنْهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَمَّا يَقْضِ} [عبس: 23]: «لاَ يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تَرْهَقُهَا} [عبس: 41]: «تَغْشَاهَا شِدَّةٌ»، {مُسْفِرَةٌ} [عبس: 38]: «مُشْرِقَةٌ»، {بِأَيْدِي سَفَرَةٍ} [عبس: 15] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَتَبَةٍ أَسْفَارًا، كُتُبًا {تَلَهَّى} [عبس: 10]: تَشَاغَلَ، يُقَالُ: وَاحِدُ الأَسْفَارِ سِفْرٌ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ عبس کی تفسیر

عَبَسَ تیوری چڑھا کر منہ پھیرنا دوسرے کا قول ہے: مَطَهَّرَةٌ یعنی اس کو نہیں چھوتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں۔ یہ ارشاد ربانی فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہٰذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر فرمائے۔ سَفَرَةٌ فرشتے، اس کا واحد سَافِرٌ ہے۔ سَفَرْتُ میں نے ان کی صلح کروائی اور فرشتے جو اللہ کی وحی لے کر آتے ہیں۔ وہ بھی سفیر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے: تَصَدّٰی اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے: لَمَّا يَقْضِ جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے: تَرْهَقُهَا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گی۔ مُسْفِرَةٌ چمکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ دیکھنے والے۔ أَسْفَارًا کتابیں۔ تَلَهّٰی مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ الْأَسْفَارُ کا واحد سِفْرٌ ہے۔

-4936 انظر الحديث: 6503,5301

4937 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآنِ مجید کو پڑھتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد کرلیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے یاد کرتے ہوئے بڑی دقت کا سامنا ہو، تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

81-سُورَةُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

{انْكَدَرَتْ} [التكوير: 2]: »انْتَثَرَتْ« وَقَالَ الحَسَنُ: {سُجِّرَتْ} [التكوير: 6]: »ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلاَ يَبْقَى قَطْرَةٌ « وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {المَسْجُورُ} [الطور: 6]: »المَمْلُوءُ « وَقَالَ غَيْرُهُ: {سُجِرَتْ} [التكوير: 6]: "أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا، وَالخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا، تَرْجِعُ، وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ"، {تَنَفَّسَ} [التكوير: 18]: »ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَالظَّنِينُ المُتَّهَمُ، وَالضَّنِينُ يَضَنُّ بِهِ « وَقَالَ عُمَرُ: {النُّفُوسُ زُوِّجَتْ} [التكوير: 7]: "يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ قَرَأَ: {احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ} [الصافات: 22]، {عَسْعَسَ} [التكوير: 17]: أَدْبَرَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ التکویر کی تفسیر

اِنْكَدَرَتْ بکھر جائیں گے۔ حسن کا قول ہے: سُجِّرَتْ خشک ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے: اَلْمَسْجُوْرُ بھرا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: سُجِّرَتْ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی سمندر ہوجائے گا۔ اَلْخُنَّس اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والی۔ تَكْنِسُ ہرنی کی طرح چھپ جانا۔ تَنَفَّسَ دن چڑھ گیا۔ الظَّنِيْنُ جس پر تہمت لگائی جاسکے۔ اَلضَّنِيْنُ بخیل۔ عمر کا قول ہے: النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اپنی مثل کے ساتھ جنت یا جہنم میں ملا دیئے جائیں گے، اس کے بعد پڑھا: اُحْشُرُو الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں، عَسْعَسَ پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

82-سُورَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: {فُجِّرَتْ} [الانفطار: 3]: »فَاضَتْ« وَقَرَأَ الأَعْمَشُ، وَعَاصِمٌ: {فَعَدَلَكَ} [الانفطار: 7]: »بِالتَّخْفِيفِ« ، »وَقَرَأَهُ أَهْلُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ انفطار کی تفسیر

ربیع بن خُثَیْم کا قول ہے: فُجِّرَتْ پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فَعَدَلَكَ کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہلِ حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و

4937- صحیح مسلم: 1859,1860، سنن ابو داؤد: 1454، سنن ترمذی: 2904

الحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ» وَأَرَادَ: مُعْتَدِلَ الخَلْقِ، وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي {فِي أَيِّ صُورَةٍ} [الانفطار: 8]: شَاءَ، إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا قَبِيحٌ، أَوْ طَوِيلٌ، أَوْ قَصِيرٌ"

صورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

83-سُورَةُ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ تطفیف کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بَلْ رَانَ} [المطففين: 14]: «ثَبْتُ الخَطَايَا»، {ثُوِّبَ} [المطففين: 36]: «جُوزِيَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «المُطَفِّفُ لاَ يُوَفِّي غَيْرَهُ»

مجاہد کا قول ہے: رَانَ گناہوں کا رنگ چڑھ جانا۔ ثُوِّبَ بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے الْمُطَفِّفُ جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔

1-بَابٌ

باب

{يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6]

ترجمہ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

4938- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6] «حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز تمام انسان پروردگارِ عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

84-سُورَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ انشقاق کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: {كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ} [الحاقة: 25]: «يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ»، {وَسَقَ} [الانشقاق: 17]: «جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ»، {ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ} [الانشقاق: 14]: «لاَ يَرْجِعَ إِلَيْنَا» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يُوعُونَ} [الانشقاق: 23]: «يُسِرُّونَ»

مجاہد کا قول ہے: كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وَسَقَ اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

4938- صحیح مسلم: 7133

1-بَابُ

{فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8]

4939 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

4939م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

4939م - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] قَالَ: «ذَاكَ العَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ هَلَكَ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روای ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہوگیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔'' فرمایا یہ تو نامۂ اعمال دیئے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کے مواخذے میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہوگیا۔

2-بَابُ

{لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق: 19]

4940 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق: 19] «حَالًا بَعْدَ حَالٍ»، قَالَ:

باب

ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے (پ ۳۰، الانشقاق ۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے (پ ۳۰، الانشقاق ۱۹) کے متعلق فرمایا: ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی جانب۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی

4939- صحیح مسلم: 7155,7154 'سنن ترمذی: 3337

4939م- راجع الحدیث: 103 'صحیح مسلم: 7156

»هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

85-سُورَةُ البُرُوجِ

سورۂ البروج کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الأُخْدُودِ} [البروج: 4] : »شَقٌّ فِي الأَرْضِ« ، {فَتَنُوا} [النحل: 110] : »عَذَّبُوا«

مجاہد کا قول ہے: الْأُخْدُوْدُ زمین کی دراڑیں، شگاف فُتِنُوْا عذاب دیئے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

86-سُورَةُ الطَّارِقِ

سورۂ الطارق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ذَاتِ الرَّجْعِ} [الطارق: 11]: »سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ« ، {ذَاتِ الصَّدْعِ} [الطارق: 12]: »تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ«

مجاہد کا قول ہے: ذَاتِ الرَّجْعِ وہ بادل جو بار بار بارش برسائے۔ ذَاتِ الرَّجْعِ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

87-سُورَةُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى

ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے (پ ۳۰، الاعلیٰ ۱)

4941- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلاَ يُقْرِئَانِنَا القُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ، وَبِلاَلٌ، وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ " جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ المَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الوَلاَئِدَ وَالصِّبْيَانَ، يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ، حَتَّى قَرَأْتُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى} [الأعلى: 1] فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن اُمّ مکتوم تشریف لائے۔ یہ دونوں حضرات ہمیں قرآنِ کریم سکھایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمار بن یاسر، حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطاب بیس صحابۂ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ جتنے آپ کی تشریف آوری پر، حتیٰ کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ سب یہی کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول کی تشریف آوری ہوگئی۔'' جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی

4941- راجع الحدیث: 3924

تو میں سورۃ الاعلیٰ اور ایسی چند چھوٹی سورتیں سیکھ چکا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

88- سُورَةُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ} [الغاشية: 3]: «النَّصَارَى» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {عَيْنٍ آنِيَةٍ} [الغاشية: 5]: «بَلَغَ إِنَاهَا، وَحَانَ شُرْبُهَا»، {حَمِيمٍ آنٍ} [الرحمن: 44]: «بَلَغَ إِنَاهُ»، {لاَ تَسْمَعُ فِيهَا لاَغِيَةً} [الغاشية: 11]: " شَتْمًا، وَيُقَالُ: الضَّرِيعُ: نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ، يُسَمِّيهِ أَهْلُ الحِجَازِ: الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ، وَهُوَ سُمٌّ، {بِمُسَيْطِرٍ}: بِمُسَلَّطٍ، وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {إِيَابَهُمْ} [الغاشية: 25]: «مَرْجِعَهُمْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ الغاشیہ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: عَيْنٍ آنِيَةٍ کناروں تک بھرا ہوا اور پینے کا وقت آ گیا۔ حَمِيمٍ آنٍ کناروں تک بھرے ہوئے۔ لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً گالی، بدزبانی۔ الضَّرِيعُ کہتے ہیں جبکہ وہ سوکھ جائے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ بِمُسَيْطِرٍ مسلّط ہونا، یہ ص اور س دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: إِيَابَهُمْ ان کے لوٹنے کی جگہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

89- سُورَةُ وَالفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الوَتْرُ} [الفجر: 3]: «اللَّهُ»، {إِرَمَ ذَاتِ العِمَادِ} [الفجر: 7]: " يَعْنِي القَدِيمَةَ، وَالعِمَادُ: أَهْلُ عَمُودٍ لاَ يُقِيمُونَ "، {سَوْطَ عَذَابٍ} [الفجر: 13]: «الَّذِي عُذِّبُوا بِهِ»، {أَكْلًا لَمًّا} [الفجر: 19]: «السَّفُّ»، وَ {جَمًّا} [الفجر: 20]: «الكَثِيرُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالوَتْرُ: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى " وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَوْطَ عَذَابٍ} [الفجر: 13]: «كَلِمَةٌ تَقُولُهَا العَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ العَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ»، {لَبِالْمِرْصَادِ} [الفجر: 14]: «إِلَيْهِ المَصِيرُ»، {تَحَاضُّونَ} [الفجر: 18]: «تُحَافِظُونَ»، وَ (تَحُضُّونَ): «تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ»، {المُطْمَئِنَّةُ} [الفجر: 27]: «المُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ» وَقَالَ الحَسَنُ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَلْوَتْرُ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پچھلے لوگ، الْعِمَادُ سے ستونوں والے مراد ہیں جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سَوْطَ عَذَابٍ وہ چیز جس کے ساتھ عذاب دیئے گئے۔ أَكْلًا لَّمًّا جو ہاتھ آیا کھا جانا۔ جَمًّا بہت زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا ہے اور اکیلا (اَلْوَتْرُ) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول ہے: سَوْطَ عَذَابٍ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے بولتے ان میں سے سَوْطٌ بھی ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تُحَاضُّونَ تم حفاظت کرتے ہو۔ وَيَحُضُّونَ کھانا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ ثواب کی تصدیق کرنے والی۔ حسن کا قول ہے: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ جب اللہ

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ} [الفجر: 27]: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا، وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا، وَأَدْخَلَهَا اللَّهُ الجَنَّةَ، وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {جَابُوا} [الفجر: 9]: " نَقَبُوا، مِنْ جِيبِ القَمِيصِ: قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ، يَجُوبُ الفَلاَةَ يَقْطَعُهَا، {لَمًّا} [البقرة: 41]: لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ"

تعالیٰ اس کو قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اطمینان بھیجتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: جَابُوْا سوراخ کیا، یہ جِیْبَ الْقَمِیْصُ سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے، اسی طرح یَجُوْبُ الْفَلَاۃُ جنگل کو کاٹنا۔ لَمًّا جیسا کہ کہتے ہیں لَمَمْتُہٗ اَجْمَعُ میں نے اسے آخری حد کو پہنچا کر چھوڑا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

90- سُورَةُ لاَ أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا البَلَدِ} [البلد: 2]: «بِمَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ»، {وَوَالِدٍ} [البلد: 3]: «آدَمَ»، {وَمَا وَلَدَ} [البلد: 3]: «لُبَدًا كَثِيرًا»، وَ{النَّجْدَيْنِ} [البلد: 10]: «الخَيْرُ وَالشَّرُّ»، {مَسْغَبَةٍ} [البلد: 14]: «مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ»، يُقَالُ: {فَلاَ اقْتَحَمَ العَقَبَةَ} [البلد: 11]: «فَلَمْ يَقْتَحِمِ العَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ فَسَّرَ العَقَبَةَ»، فَقَالَ: {وَمَا أَدْرَاكَ مَا العَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ} [البلد: 13]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ البلد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ھٰذَا الْبَلَدِ مکہ مکرمہ جس میں تمہارے اوپر لوگوں کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ وَوَالِدٍ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور وَمَا وَلَدَ سے ان کی اولاد۔ لُبَدًا کثرت سے۔ النَّجْدَیْنِ بھلائی اور برائی۔ مَسْغَبَۃٍ بھوک۔ مَتْرَبَۃٍ گرد آلودہ۔ کہتے ہیں کہ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ سے مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

91- سُورَةُ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بِطَغْوَاهَا} [الشمس: 11]: «بِمَعَاصِيهَا»، {وَلاَ يَخَافُ عُقْبَاهَا} [الشمس: 15]: «عُقْبَى أَحَدٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: بِطَغْوَاھَا اپنے گناہوں کی وجہ سے وَلَا یَخَافُ عُقْبَاھَا کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

4942 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " {إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا} [الشمس: 12] انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ، مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ "وَذَكَرَ النِّسَاءَ، فَقَالَ: »يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ، فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ العَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ« ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: »لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ«

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: جب کہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا (پ ۳۰، الاعلیٰ ۱۲) یعنی ایسا شخص کھڑا ہوا جو طاقت ور، مفسد اور ابوزمعہ قبیلے میں زور آور تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس لٹاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو؟

4942م - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ

ابومعاویہ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

92-سُورَةُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ترجمہ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب چھائے (پ ۳۰، اللیل ۱)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَكَذَّبَ بِالحُسْنَى} [الليل: 9] : »بِالخَلَفِ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَرَدَّى} [الليل: 11] : »مَاتَ«، وَ {تَلَظَّى} [الليل: 14] : »تَوَهَّجُ« وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: »تَتَلَظَّى«

ابن عباس کا قول ہے: بِالْحُسْنٰى صلہ ملنے کا۔ مجاہد کا قول ہے: تَرَدّٰی مر گیا۔ تَلَظّٰی جوش مارتا ہے اور عبید بن عمر کی قرأت میں یہ لفظ تَتَلَظّٰی ہے۔

1-بَابُ {وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى} [الليل: 2]

باب

4943 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

4942م- راجع الحدیث: 3377، صحیح مسلم: 7120، سنن ترمذی: 3342، سنن ابن ماجہ: 1983

4943- صحیح مسلم: 1913، سنن ترمذی: 2939

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّأْمَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَأَتَانَا فَقَالَ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى} [الليل: 2]، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، وَهَؤُلاَءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا

اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے بارے میں سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں انہوں نے فرمایا: اور میں نے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے لیکن یہ لوگ (شامی) ہمارے اس پڑھنے کی صحت کا انکار کرتے ہیں۔

2-بَابٌ
{وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى} [الليل: 3]

4944 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ؟ فَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى} [الليل: 1]؟ قَالَ عَلْقَمَةُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا»، وَهَؤُلاَءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ: {وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى} [الليل: 3] وَاللَّهِ لاَ أُتَابِعُهُمْ

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے (پ ۳۰، الیل ۳)

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابودرداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گئے۔ پس وہ خود ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا: تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا: سب اسی طرح پڑھتے ہیں: فرمایا تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا: جس طرح تم نے ان سے سنا ہے اسی طرح سورۂ واللیل پڑھو۔ پس علقمہ نے اس سورت میں وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى پڑھا۔ حضرت ابودردا نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں وَمَا

4944- راجع الحدیث: 4943,3287

خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى پڑھوں۔ خدا کی قسم، میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی (پ ۳۰، الیل ۵)

4945 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى} [الليل: 6] إِلَى قَوْلِهِ {لِلْعُسْرَى} [الليل: 10].

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ اس کا ٹھکانا جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کے حساب سے آسانی عطا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پ ۳۰، الیل ۵-۱۰)

000-باب

باب

4945م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ نَحْوَهُ

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی۔

4-بَابُ {فَسَنُيَسِّرُهُ}

ترجمہ کنزالایمان: تو بہت جلد ہم اسے

4945- راجع الحديث: 1362

4945م- راجع الحديث: 1362

لِلْيُسْرَى} [الليل: 7]

4946- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الجَنَّةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: " اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى} [الليل: 6] " الآيَةَ. قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ

آسانی مہیا کردیں گے (پ ۳۰، الیل ۷)

ابو عبدالرحمٰن سلمٰی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ ایک لکڑی لے کر آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی جانب آسانی عطا کردی جاتی ہے۔ کیونکہ: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے (پ ۳۰، الیل ۵-۷) شعبہ کا بیان ہے کہ منصور نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کا انکار کیا ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى} [الليل: 8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا (پ ۳۰، الیل ۸)

4947 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «لاَ، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى} [الليل: 5] إِلَى قَوْلِهِ {فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 10]

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اس کے مطابق آسانی عطا کردی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو

4946- راجع الحدیث: 1362

4947- راجع الحدیث: 1362

بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے (پ ۳۰، اللیل ۵۔۱۰)

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى} [الليل: 9]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور سب سے اچھی کو جھٹلایا (پ ۳۰، اللیل ۹)

4948- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً» قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ العَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ»، ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى} [الليل: 6] الآيَةَ

ابوعبدالرحمٰن سُلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرداگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکا لیا اور اپنی اس چھڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہوگا یا جہنم میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم میں سے سعید ہوگا۔ وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعید ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں اور جو شقی ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے۔ (پ ۳۰، اللیل ۵۔۷)۔

7- بَابُ

{فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 10]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا

4948- راجع الحديث: 1362

4949 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الأَرْضَ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ العَمَلَ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ»، ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى} [الليل: 6] الآيَةَ

کردیں گے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمٰی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز لے کر اس کے ساتھ زمین کو کُریدنا شروع کردیا۔ پھر فرمایا، تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں۔ فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کردیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ سعید ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کردیئے جاتے ہیں اور اگر وہ شقی سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کردیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے (پ ۳۰، اللیل ۵۔۷)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

93-سُورَةُ وَالضُّحَى

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِذَا سَجَى} [الضحى: 2]: «اسْتَوَى» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَجَى} [الضحى: 2]: «أَظْلَمَ وَسَكَنَ»، {عَائِلًا} [الضحى: 8]: «ذُو عِيَالٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الضحیٰ

مجاہد کا قول ہے: اِذَا سَجٰی برابر ہوجائے۔ دوسرے کا قول ہے: کہ جب رات تاریک اور پُرسکون ہوجائے۔ عَائِلًا بال بچے دار۔

1-بَابُ

{مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3]

4950-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان

4949- راجع الحديث: 1362

4950- راجع الحديث: 1124

حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثًا -» ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثَةٍ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 2]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ علیل ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا: پس ایک عورت آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:
ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۱۔۳)

2- بَابُ قَوْلِهِ:

باب

{مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3] : «تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ، بِمَعْنًى وَاحِدٍ، مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ»

ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ۔ اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

4951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا البَجَلِيَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ " فَنَزَلَتْ: {مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3] "

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی آپ کے پاس آنے میں تاخیر کرنے لگا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:
ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۳)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

94- سُورَةُ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ الم نشرح کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وِزْرَكَ} [الشرح: 2] : «فِي الجَاهِلِيَّةِ» ، {أَنْقَضَ} [الشرح: 3] : «أَثْقَلَ» ، {مَعَ العُسْرِ يُسْرًا} [الشرح: 5] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: "أَيْ

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا (پ ۳۰، نشرح ۱) مجاہد کا قول ہے: وِزْرَكَ زمانہ جاہلیت میں أَنْقَضَ بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک

4951- راجع الحديث: 1124,175

مَعَ ذَلِكَ العُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ: {هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ} [التوبة: 52] : وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَانْصَبْ} [الشرح: 7] : «فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ» وَيُذْكَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: {أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ} [الشرح: 1]: «شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلاَمِ»

کے ساتھ دوسری چیز، یہ اسی ارشاد ربانی کی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے: فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے ابن عباس سے منقول ہے: أَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

95-سُورَةُ وَالتِّينِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ التین کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " هُوَ التِّينُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ، يُقَالُ: {فَمَا يُكَذِّبُكَ} [التين: 7]: فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ؟ كَأَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالعِقَابِ؟"

مجاہد کا قول ہے: یہ انجیر اور زیتوں وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں: فَمَا يُكَذِّبُكَ جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔

1-باب

باب

4952 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي العِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ» {تَقْوِيمٍ} [التين: 4] : «الخَلْقِ»

عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔ تَقْوِيْم سے مراد پیدائش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

96-سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ علق کی تفسیر

4952م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: " اكْتُبْ فِي المُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الإِمَامِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا " وَقَالَ

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآنِ مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کرو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے بھی۔ مجاہد کا قول ہے: نَادِيَهُ اپنے رشتے دار الزَّبَانِيَةُ فرشتے۔ اور

4952- راجع الحدیث:767

مُجَاهِدٌ: {نَادِيَهُ} [العلق: 17] : »عَشِيرَتَهُ «، {الزَّبَانِيَةَ} [العلق: 18] : »المَلاَئِكَةَ « وَقَالَ مَعْمَرٌ: {الرُّجْعَى} [العلق: 8] : »المَرْجِعُ «، {لَنَسْفَعَنْ} : " قَالَ: لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّونِ وَهِيَ الخَفِيفَةُ، سَفَعْتُ بِيَدِهِ: أَخَذْتُ"

کہا: الرُّجْعٰی لوٹنا۔ لَنَسْفَعَنْ یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سَفَعْتُ بِیَدِہٖ سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

1-باب

باب

4953- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - قَالَ: وَالتَّحَنُّثُ: التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الحَقُّ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ المَلَكُ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا أَنَا بِقَارِئٍ «، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

ابنِ شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما زوجۂ نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز یوں ہوا کہ حالت نیند میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح وہی ظاہر ہو جاتا۔ پھر خلوت نشینی کی رغبت آپ کے دل میں ڈالی گئی۔ چنانچہ آپ غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور اس میں عبادت کرتے رہتے۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زوجۂ مطہرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر اسی طرح کھانے پینے کی ضروری اشیاء لے کر چلے جاتے، حتیٰ کہ جب آپ غار میں تھے تو وحی آ گئی یعنی فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے دوسری مرتبہ دبایا، حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوتی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو

4953- صحیح مسلم: 401

خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ} [العلق: 2]- الآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ- {عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5] " فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: »زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي« ، فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، قَالَ لِخَدِيجَةَ: »أَيْ خَدِيجَةُ، مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي« ، فَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا، ذَكَرَ حَرْفًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟« قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ فَتْرَةً، حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (پ ۳۰، العلق ۱-۵)۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے لوٹے، حتیٰ کہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: مجھے کمبل اُڑھادو، مجھے کمبل اُڑھادو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اُڑھادیا۔ حتیٰ کہ بہت آپ سے دور ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خوف محسوس ہورہا اور پھر سارا واقعہ سُنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا: ایسا ہے تو آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رُسوا نہیں ہونے دے گا کیونکہ خدا کی قسم، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ اٹھاتے ہیں، معذوروں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو اُن کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ دور جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور عربی کتابت کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انجیل سے عربی میں لکھا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہوگئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا: بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا بتادیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا۔ کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اُسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر

4954- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ، قَالَ فِي حَدِيثِهِ: "بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَفَرِقْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي"، فَدَثَّرُوهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ} - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَهِيَ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ - قَالَ: «ثُمَّ تَتَابَعَ الوَحْيُ»

میں آپ کے اُس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہوگیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک موقوف ہوگیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس کا صدمہ محسوس کرنے لگے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی بند ہونے کے دوران کا واقعہ بیان فرما رہے تھے۔ اُس میں آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں جارہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سُنی۔ میں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے مابین ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے گھبرایا، گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کمبل اڑھا دو، پس انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۱۔۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ الرُّجز سے بُت مراد ہیں جن کے دورِ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر برابر وحی آنے لگی۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ} [العلق: 2]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا (پ۳۰، العلق ۲)

4955- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی کا آغاز ہوا۔ پھر فرشتہ آیا اور اُس نے کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی

4954- راجع الحديث:4

4955- راجع الحديث:3

مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ} [العلق: 2] "

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ} [العلق: 3]

4956 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، "أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ المَلَكُ، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ} [العلق: 2] ".

000-باب (الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ)

4957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَذَكَرَ الحَدِيثَ

4-بَابُ

{كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَنْ بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ}

4958 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ الجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ

سب سے بڑا کریم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عُروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کا آغاز ہوا پھر فرشتہ آیا اور اُس نے کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

الذی علم بالقلم کی تفسیر

عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا: مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار (پ ۳۰، العلق ۱۵-۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے کہا: اگر میں محمد کو کعبے کے پاس

4956- راجع الحدیث:3

4957- راجع الحدیث:3

4958- سنن ترمذی:3348

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ المَلَائِكَةُ» تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ

نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا (معاذ اللہ)۔ پس نبی کریم ﷺ وہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو فرشتہ مجھے ضرور پکڑ لیتا۔ عمرو بن خالد، عبید اللہ، عبدالکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

97- سُورَةُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

يُقَالُ: المَطْلَعُ: هُوَ الطُّلُوعُ، وَالمَطْلِعُ: المَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ، {أَنْزَلْنَاهُ} [الأنعام: 92]: الهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ القُرْآنِ، {إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ} [يوسف: 2]: خَرَجَ مَخْرَجَ الجَمِيعِ، وَالمُنْزِلُ هُوَ اللَّهُ، وَالعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الجَمِيعِ، لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ القدر کی تفسیر

الْمَطْلَعُ بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور الْمَطْلِعُ سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ میں ہٗ کی ضمیر قرآنِ مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکیدی بنانے کی غرض سے ایسا لفظ لاتے ہیں جو جمع کا معنی دے اور اُس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

98- سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

{مُنْفَكِّينَ} [البينة: 1]: «زَائِلِينَ»، {قَيِّمَةٌ} [البينة: 3]: «القَائِمَةُ»، {دِينُ القَيِّمَةِ} [البينة: 5]: «أَضَافَ الدِّينَ إِلَى المُؤَنَّثِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ البینہ کی تفسیر

مُنْفَكِّيْنَ دور ہونے والے۔ قَيِّمَةٌ قائم ہونے والی دِيْنُ الْقَيِّمَةِ یہاں دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

1- بَابٌ

4959- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: " إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا} [البينة: 1] " قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَبَكَى

باب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفرو والی سورت پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی: کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں پس یہ رونے لگے۔

4959- راجع الحدیث: 3809

2-بَابٌ

4960 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ القُرْآنَ» قَالَ أُبَيٌّ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اللَّهُ سَمَّاكَ لِي» فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي، قَالَ قَتَادَةُ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ} [البينة: 1]

باب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں حضرت اُبی نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت اُبی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے: مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی تھی۔

4961 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ المُنَادِي، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ القُرْآنَ» قَالَ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ العَالَمِينَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب سے فرمایا بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآنِ مجید سناؤں عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی: کیا میں پروردگارِ عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا، ہاں پس ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

99-سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ زلزال کی تفسیر

1-بَابٌ

قَوْلُهُ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ} [الزلزلة: 7] يُقَالُ: {أَوْحَى لَهَا} [الزلزلة: 5] أَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ

باب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷) اَوْحٰی لَهَا اس کی طرف وحی کی وَحٰی لَهَا اور وَحٰی اِلَيْهَا ہم معنی ہیں۔

4962- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

4960- راجع الحديث: 3809 صحيح مسلم: 6292,1861

4961- راجع الحديث: 3809

4962- راجع الحديث: 2371

مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي المَرْجِ وَالرَّوْضَةِ، كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ "فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، قَالَ: "مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةَ الفَاذَّةَ الجَامِعَةَ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]"

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لیے اجر ہے دوسرے کے لیے پردہ پوشی اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لیے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالا۔ پھر وہ اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسّی سے باندھ دیتا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسّی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو گھوڑے کے ہر قدم اٹھانے اور کودنے کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس شخص کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس غرض کے لیے گھوڑا رکھنا تو اس شخص کے لیے باعث اجر ہے۔ جس شخص نے فائدہ حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا، تو اس غرض کے لیے گھوڑا پالنا اس شخص کے لیے پردہ پوشی ہے جس شخص نے فخر یا امارت دکھانے یا مسلمانوں کے خلاف گھوڑا باندھا، تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں فرمائی ماسوائے اس آیت کے جو عام اور جامع ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸)

2- بَابُ

{وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۔۸)

4963- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: " لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]"

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق معلوم کیا۔ فرمایا، اس کے متعلق تو مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی ماسوائے اس آیت کے جو جامع اور عام ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو جوایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزال ۷-۸)

بسم الله الرحمن الرحيم

100- سُورَةُ وَالعَادِيَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الكَنُودُ: الكَفُورُ، يُقَالُ: {فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا} [العاديات: 4]: رَفَعْنَا بِهِ غُبَارًا، {لِحُبِّ الخَيْرِ} [العاديات: 8]: مِنْ أَجْلِ حُبِّ الخَيْرِ، {لَشَدِيدٌ} [الرعد: 6]: لَبَخِيلٌ، وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ: شَدِيدٌ، {حُصِّلَ} [العاديات: 10]: مُيِّزَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ والعادیات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَلْكَنُوْد ناشکری کرنے والا۔ کہتے ہیں: فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ان کے ذریعے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لِحُبِّ الْخَيْرِ مال کی محبت لَشَدِيْدٌ ضرور بخیل ہے، کیونکہ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ حُصِّلَ کھول دی جائے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

101- سُورَةُ القَارِعَةِ

{كَالْفَرَاشِ المَبْثُوثِ} [القارعة: 4]: «كَغَوْغَاءِ الجَرَادِ، يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ»، {كَالعِهْنِ} [المعارج: 9]: «كَأَلْوَانِ العِهْنِ» وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «كَالصُّوفِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ القارعہ کی تفسیر

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ جس طرح ٹڈیاں ایک دوسری پر گرتی رہتی ہیں اسی طرح آدمی ایک دوسرے پر گر رہے ہونگے كَالْعِهْنِ روئی کی طرح۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں اس کی جگہ كَالصُّوْفِ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

102- سُورَةُ أَلْهَاكُمُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {التَّكَاثُرُ} [التكاثر: 1]: «مِنَ الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ تکاثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: اَلتَّكَاثُرُ مال اور اولاد کی کثرت۔

4963- راجع الحديث: 2371

بسم الله الرحمٰن الرحيم

103-سُورَةُ وَالعَصْرِ

وَقَالَ يَحْيَى: العَصْرُ: الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ العصر کی تفسیر

یحییٰ کا قول ہے: الدَّھْرُ جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

104-سُورَةُ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

{الحُطَمَةُ} [الهمزة: 4]: «اسْمُ النَّارِ»، مِثْلُ: {سَقَرَ} [القمر: 48] وَ {لَظَى} [المعارج: 15]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

اَلْحُطَمَةِ یہ سَقَر اور لَظٰی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

105-سُورَةُ أَلَمْ تَرَ

{أَلَمْ تَرَ} [البقرة: 243]: «أَلَمْ تَعْلَمْ» قَالَ مُجَاهِدٌ: {أَبَابِيلَ} [الفيل: 3]: «مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مِنْ سِجِّيلٍ} [هود: 82]: «هِيَ سَنْكِ وَكِلْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فیل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَبَابِيلَ متواتر اور جھنڈ کے جھنڈ۔

ابن عباس کا قول ہے: مِنْ سِجِّيلٍ یہ سنگ وگل کا معرب ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

106-سُورَةُ لِإِيلاَفِ قُرَيْشٍ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لِإِيلاَفِ} [قريش: 1]: «أَلِفُوا ذَلِكَ، فَلاَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ»، {وَآمَنَهُمْ} [قريش: 4]: «مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {لِإِيلاَفِ} [قريش: 1]: «لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ قریش کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: لِإِيلَافِ اس کی رغبت دی کہ انہیں سردیوں اور گرمیوں میں سفر دشوار نہیں گزرتا۔ اٰمَنَهُمْ اُن کے دشمنوں سے حرم میں ابن عُيَيْنَةِ کا قول ہے: لِإِيلَافِ میری جونعمت قریش پر ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

107-سُورَةُ أَرَأَيْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يَدُعُّ} [المؤمنون: 117]: "يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ، يُقَالُ: هُوَ مِنْ دَعَعْتُ"، {يُدَعُّونَ} [البقرة: 221]: «يُدْفَعُونَ»، {سَاهُونَ} [الذاريات: 11]: «لاَهُونَ»، وَ {المَاعُونَ} [الماعون: 7]: " المَعْرُوفَ كُلَّهُ، وَقَالَ بَعْضُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: يَدُعُّ اس کے حق سے بھگاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ دَعَعْتُ سے ہے، لہٰذا يُدَعُّونَ دھکے دینا، بھگانا، سَاهُوْنَ بھولے ہوئے۔ اَلْمَاعُوْنَ ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہلِ عرب کا قول ہے: اَلْمَاعُوْن پانی۔ عکرمہ کا قول ہے: مالی خرچ میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا

العَرَبِ: المَاعُونُ: المَاءُ " وَقَالَ عِكْرِمَةُ: »أَعْلاَهَا الزَّكَاةُ المَفْرُوضَةُ، وَأَدْنَاهَا عَارِيَّةُ المَتَاعِ«

درجہ فرضیت کے لحاظ سے ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

108-سُورَةُ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الكَوْثَرَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الکوثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {شَانِئَكَ} [الكوثر: 3]: »عَدُوَّكَ«

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: شَانِئَكَ تمہارا دشمن۔

1-بَابٌ

باب

4964- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: " أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الكَوْثَرُ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ کوثر ہے۔

4965 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الكَوْثَرَ} [الكوثر: 1] قَالَتْ: »نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ« رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ، وَأَبُو الأَحْوَصِ، وَمُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح زکریا، ابوالاحوص، مُطرف نے ابواسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

4966- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: " فِي الكَوْثَرِ: هُوَ الخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ". قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک اَلْكَوْثَرَ سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو عطا فرمائی۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر سے معلوم کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن جُبیر

4964- راجع الحديث: 3570

4966- انظر الحديث: 6578

الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ

نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

109-سُورَةُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

يُقَالُ: {لَكُمْ دِينُكُمْ} [الكافرون: 6]: «الكُفْرُ»، {وَلِيَ دِينِ} [الكافرون: 6]: «الإِسْلاَمُ، وَلَمْ يَقُلْ دِينِي، لِأَنَّ الآيَاتِ بِالنُّونِ، فَحُذِفَتِ اليَاءُ»، كَمَا قَالَ: {يَهْدِينِ} [الكهف: 24] وَ {يَشْفِينِ} [الشعراء: 80] وَقَالَ غَيْرُهُ: {لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ} [الكافرون: 2]: «الآنَ، وَلاَ أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي»، {وَلاَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ} [الكافرون: 3]: وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ: {وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا} [المائدة: 64]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الکافرون کی تفسیر

کہتے ہیں لَكُمْ دِيْنُكُمْ یعنی کفر تمہارے لیے اور وَلِيَ دِيْنُ اسلام ہمارے لیے، یہاں دِيْنِيْ نہیں کہا کیونکہ یہ آیتیں نونِ سے شروع ہوئی ہیں جس کے سبب یا حذف ہوگئی ہے جیسا کہ يَهْدِيْنِ اور يَشْفِيْنِ میں ہے دوسرے کا قول ہے لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ یعنی دس وقت عبادت کرتا ہوں اور نہ میں اس بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اور یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْراً مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَّ كُفْراً (سورۃ المائدہ، آیت ۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

110-سُورَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

1-بَابٌ

4967 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1] إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ نصر کی تفسیر

باب

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ نہ پڑھی ہو۔

2-بَابٌ

4968 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

باب

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

4967- راجع الحديث: 794

4968- انظر الحديث: 794

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ»

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں اکثر: سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت: وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجاً کی تعمیل میں تھا۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا} [النصر: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔

4969- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]، قَالُوا: فَتْحُ المَدَائِنِ وَالقُصُورِ، قَالَ: «مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟» قَالَ: «أَجَلٌ، أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ»

سعید بن جُبیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ: إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے وصال کی خبر ہے یا اُس کی اس انداز میں مثال بیان فرمائی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [النصر: 3] «تَوَّابٌ عَلَى العِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (پ ۳۰، النصر ۳) بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی طرف نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

4970- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اِن کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں؟

4969- راجع الحديث: 3627

4970- راجع الحديث: 4294,3627

مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ، فَدَعَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ، فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا، وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ لِي: أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: «هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ»، قَالَ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1] «وَذَلِكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ»، {فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [النصر: 3]، فَقَالَ عُمَرُ: «مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ»

حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کو اس کا سبب معلوم تو ہے چنانچہ حضرت عمر نے ایک دن مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس دن صرف اس لیے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے۔ حضرت عمر نے اُن سے فرمایا: آپ ارشاد باری تعالیٰ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اُن میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا۔ چنانچہ حضرت عمر نے مجھ سے کہا: اے ابن عباس! کیا آپ بھی یہی کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا فرمایا پھر آپ کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگاہ فرمایا چنانچہ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (پ ۳۰، النصر ۱) اور یہ آپ کے وصال کی نشانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (پ ۳۰، النصر ۳) حضرت عمر نے فرمایا: جو تم بیان کر رہے ہو مجھے بھی اس سے زیادہ معلوم نہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

111-سُورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ اللھب کی تفسیر

وَتَبَّ تَبَابٌ: «خُسْرَانٌ»، تَتْبِيبٌ: «تَدْمِيرٌ»

تَبَابٌ خسارہ، نقصان۔ تَتْبِيبٌ ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

4971- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ،

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت: وَأَنْذِرْ

4971- راجع الحديث: 1394

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ المُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ: «يَا صَبَاحَاهْ» فَقَالُوا: مَنْ هَذَا، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ} [المسد: 1] وَقَدْ تَبَّ، هَكَذَا قَرَأَهَا الأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ

عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ المُخْلَصِينَ (سورۂ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے حتیٰ کہ کوہِ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا: یَا صَبَاحَا لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آ کر اکٹھا ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سُنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے (معاذ اللہ)، کیا ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا (پ ۳۰، اللھب ۱) اعمش نے جس روز یہ حدیث سنائی تو وَتَبَّ سے آگے قَدْ تبَّ بھی پڑھا۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ} [المسد: 2]

4972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى البَطْحَاءِ، فَصَعِدَ إِلَى الجَبَلِ فَنَادَى: «يَا صَبَاحَاهْ» فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ العَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا

باب

ترجمہ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا (پ ۳۰، اللھب ۲)

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وادی بطحا کی طرف تشریف لے گئے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور ندا فرمائی: یَا صَبَاحَا تو قریش آپ کے پاس اکٹھا ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ آور ہونے کے لیے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک

4972- راجع الحدیث:1394

لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] "إِلَى آخِرِهَا

ہوجائے (معاذ اللہ) کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمائی۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ} [المسد: 3]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں (پ ۳۰، اللھب ۳)

4973 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ " فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] إِلَى آخِرِهَا "

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ابولہب نے حضور سے کہا: تو ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الحَطَبِ} وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّالَةُ الحَطَبِ: «تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، {فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ} [المسد: 5] : " يُقَالُ: مِنْ مَسَدٍ: لِيفِ المُقْلِ، وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ "

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی۔ مجاہد کا بیان ہے کہ جو بدگوئی کی گٹھڑیاں اٹھائے پھرتی تھی۔ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کے متعلق کہتے ہیں کہ گوندنے کی چھال سے بٹی ہوئی رتی اور یہ وہ زنجیر ہے جو جہنم میں ڈالی جائے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

112- سُورَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ"

يُقَالُ: لاَ يُنَوَّنُ {أَحَدٌ} [البقرة: 102] : أَيْ وَاحِدٌ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الاخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اَحَدٌ پر تنوین نہیں ہے اس کا معنی ہے اکیلا۔

1- بَابٌ

4974 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ،

باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بنی آدم نے مجھے جھٹلایا اور یہ اس کے لیے مناسب نہیں اور میرے لیے بدکلامی کی جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست

4973- راجع الحديث: 1394

4974- راجع الحديث: 3193

وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي، كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُئًا أَحَدٌ"

نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ ہمیں پہلے پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ بنانا میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے دشوار نہیں ہے اور اس کا بدکلامی کرنا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا اور اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{اللَّهُ الصَّمَدُ} [الإخلاص: 2] «وَالعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا الصَّمَدَ» قَالَ أَبُو وَائِلٍ: «هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُودَدُهُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اللہ بے نیاز ہے (پ۳۰، الاخلاص ۲) اہل عرب اپنے سردار کو اَلصَّمَدُ کہتے تھے۔ ابووائل کا قول ہے کہ السَّیِّدُ اسے کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہوتی۔

4975 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں اور میرے لیے بدکلامی کی جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا بدکلامی کرنا یہ ہے کہ جو وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں جو نہ کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابر کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔

000-بَابٌ

{لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ} «كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ كُفُوًا، كَفِيئًا اور كِفَاءً تینوں کا معنی ایک ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

113-سُورَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الفَلَقُ: الصُّبْحُ، وَ {غَاسِقٍ} [الفلق: 3]: اللَّيْلُ، {إِذَا وَقَبَ} [الفلق: 3]: غُرُوبُ الشَّمْسِ، يُقَالُ: أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ، {وَقَبَ} [الفلق: 3]: إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ "

4976 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَعَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ المُعَوِّذَتَيْنِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غَاسِقٌ رات۔ اِذَا وَقَبَ سورج غروب ہونے کا وقت کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فرق سے فَلَقِ زیادہ روشن ہوتی ہے وَقَبَ جب ہر چیز پر اندھیرا چھا جائے۔

زر بن حُبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا پس آپ نے جو مجھ سے فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

114-سُورَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {الوَسْوَاسِ} [الناس: 4]: «إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ، وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللَّهَ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ»

4977 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قُلْتُ: يَا أَبَا المُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الناس کی تفسیر

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اَلْوَسْوَاسِ جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے چھوتا ہے اور جب ذکر الٰہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔

زِر بن حُبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت ابنِ مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: جو مجھے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

4976- انظر الحدیث: 4977

4977- راجع الحدیث: 4976

بسم الله الرحمن الرحیم

66- كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ

1- بَابٌ: كَيْفَ نَزَلَ الوَحْيُ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " المُهَيْمِنُ: الأَمِينُ، القُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ "

4978,4979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: «لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ القُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ»

4980- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هَذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، فَلَمَّا قَامَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ أَبِي: قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرآنِ کریم کے فضائل

وحی نازل ہونے کی کیفیت اور پہلی وحی

ابنِ عباس کا قول ہے: اَلْمُهَيْمِنُ امین، یعنی قرآن کریم تمام پچھلی کتابوں کا امین ہے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نزولِ قرآن کے نزول کے وقت دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔

مُعتمر ابوعثمان سے راوی ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ اس وقت آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت امّ سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ادا فرمایا انہوں نے کہا کہ دِحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو یہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں تو یہی سمجھی تھی حتیٰ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا: آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے یہ بتایا ہے جو کچھ فرمایا میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

4978,4979- راجع الحدیث: 6562,3851

4980- راجع الحدیث: 3634' صحیح مسلم: 6265

4981 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلهُ آمَنَ عَلَيْهِ البَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ القِيَامَةِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری جانب فرمائی۔ پس مجھے امید ہے کہ بروز قیامت کے روز میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔

4982 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ»

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر آپ کے وصال سے قبل برابر وحی کا نزول شروع کر دیا حتیٰ کہ وصال کا وقت قریب آنے پر وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا۔

4983 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: "اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً - أَوْ لَيْلَتَيْنِ - فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 2]"

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ بیمار علیل ہو گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (عورا زوجۂ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے ایسا لگتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۱-۳)

1- بَابُ نَزَلَ القُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالعَرَبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{قُرْآنًا عَرَبِيًّا} [يوسف: 2]، {بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ}

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے، اور ارشادِ باری تعالیٰ:

قرآناً عربیاً سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل

4981- صحیح مسلم:383

4982- صحیح مسلم:7440

4983- راجع الحدیث:1124

مُبِينٍ} [الشعراء: 195]

4984 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: «فَأَمَرَ عُثْمَانُ، زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَسَعِيدَ بْنَ العَاصِ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ»، وَقَالَ لَهُمْ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ القُرْآنِ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ القُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا»

4985 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، وَقَالَ: مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ يَعْلَى، كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظَلَّ عَلَيْهِ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى: أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ، يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ العُمْرَةِ آنِفًا» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ

واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ اکٹھا کریں اور اُن سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے متعلق کوئی اختلاف واقع ہو تو اُس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم اُن کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

صفوان بن یعلیٰ ابنِ امیہ کا بیان ہے کہ حضرت یعلیٰ ابن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی کا نزول ہوا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعر انہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابۂ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں حاضر تھے تو ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس نے جُبّے میں احرام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سُرخ ہو گیا تھا، خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی پھر دور ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق ابھی کچھ پوچھا تھا؟ پس اس شخص کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم کی خدمت

4984- راجع الحدیث: 4679,3506

4985- راجع الحدیث: 1536

الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ«

میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور جُبّہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

3- بَابُ جَمْعِ القُرْآنِ

4986 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ اليَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عِنْدَهُ« . قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِقُرَّاءِ القُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ: » كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ « قَالَ عُمَرُ: هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ، »فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ« ، قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لاَ نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، »فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ« ، قُلْتُ: » كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ « ، قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، "فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَتَتَبَّعْتُ

قرآن مجید کا جمع کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی اُن کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے سبب قرآن مجید کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا، لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمر متواتر اس کے متعلق مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی بھی ہو۔ پس بھرپور کوشش کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو۔ پس خدا کی قسم، اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اُسے اس سے بھاری نہ جانتا جو حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں نے عرض کی کہ آپ وہ کام کیوں کرتے

4986- راجع الحدیث: 4679,2807

الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ العُسُبِ وَاللِّخَافِ، وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ} [التوبة: 128] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"

ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس متواتر میں حضرت ابوبکر سے مباحثہ کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ...... پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم کی تحویل میں رہا۔

4987 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ، وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ العِرَاقِ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلاَفُهُمْ فِي القِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هَذِهِ الأُمَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الكِتَابِ اخْتِلاَفَ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ: «أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي المَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ» ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ العَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ "، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ القُرَشِيِّينَ الثَّلاَثَةِ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہل شام اور اہل عراق کے ساتھ ارمینیہ اور آذربائیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے مضطرب کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی مدد فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عطا فرمائیے، ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس روانہ کر دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت

4987- راجع الحدیث: 3506، سنن ترمذی: 3104

بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ القُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ « فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي المَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ القُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ، أَنْ يُحْرَقَ

سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں تیار کیں۔ حضرت عثمان نے آخر الذکر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے اور زید بن ثابت کے مابین کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔ پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا حکم دیا کہ ان کے خلاف جو کسی کے پاس قرآنِ کریم کے نام سے لکھا ہوا ہے اسے جلا دیا جائے۔

4988 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: "فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا المُصْحَفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي المُصْحَفِ"

ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۂ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللهَ عَلَيه۔ پس ہم نے جمع کردہ نسخہ کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اُسے لکھ دیا۔

4- بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کاتبِ رسول ﷺ

4989 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّبِعِ القُرْآنَ، " فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ

حضرت زید ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بُلا کر فرمایا: بیشک تم رسول اللہ ﷺ کو وحی لکھ کر دیتے رہے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، حتیٰکہ سورۂ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ...... تا

4988- راجع الحديث: 4987,2807

4989- راجع الحديث: 4984,2807

جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ} [التوبة: 128] إِلَى آخِرِهِ"

آخر سورت۔

4990 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {لَا يَسْتَوِي} [النساء: 95] الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ {وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالكَتِفِ - أَوِ الكَتِفِ وَالدَّوَاةِ -» ثُمَّ قَالَ: " اكْتُبْ {لَا يَسْتَوِي القَاعِدُونَ} [النساء: 95] " وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي، فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ البَصَرِ؟ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا: {لَا يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95] {غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ} [النساء: 95]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ...... نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زید بن ثابت کو بلاؤ اور وہ تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ راوی کو شبہ ہے کہ شاید آپ نے شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا آپ نے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اُس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن اُمِ مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو بصارت سے محروم تھے، انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے متعلق کیا حکم ہے جبکہ میں تو بینائی سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵، النسآء ۹۵)

5-بَابُ أُنْزِلَ القُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآنِ کریم سات قراٗتوں میں نازل ہوا ہے

4991- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل نے مجھے ایک قراءت قرآن مجید پڑھایا۔ مگر میں زیادہ قراٗتوں کا مطالبہ کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قراٗتوں تک اجازت مل گئی۔

4992- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اُن سے مسور بن مخرمہ

4990- انظر الحديث: 4594

4991- راجع الحديث: 3219، صحيح مسلم: 1899

4992- راجع الحديث: 2419

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ القَارِيَّ، حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ« فَقَرَأَ عَلَيْهِ القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ«، ثُمَّ قَالَ: »اقْرَأْ يَا عُمَرُ« فَقَرَأْتُ القِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ«

اور عبدالرحمٰن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارک میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے اُس قرأت میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی، جس طرح میں نے تمہاری زبانی سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے جھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تو اور طرح پڑھائی ہے، پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور میں نے عرض کی کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: اے عمر! تم پڑھو، پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اُسی طریقے سے پڑھا کرے۔

6- بَابُ تَأْلِيفِ القُرْآنِ

قرآن مجید کی ترتیب

4993 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

یوسف بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ: أَيُّ الكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ: وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ " قَالَ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، أَرِينِي مُصْحَفَكِ؟ قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُوَلِّفُ القُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ، قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ " إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ المُفَصَّلِ، فِيهَا ذِكْرُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الإِسْلاَمِ نَزَلَ الحَلاَلُ وَالحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ: لاَ تَشْرَبُوا الخَمْرَ، لَقَالُوا: لاَ نَدَعُ الخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ: لاَ تَزْنُوا، لَقَالُوا: لاَ نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ البَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ "، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ لَهُ المُصْحَفَ، فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے کہا: کون سا کفن بہتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے، کفن تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض کی: اے ام المؤمنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھایئے۔ فرمایا: بھلا کس لیے؟ عرض کی تا کہ میں قرآن کریم کی ترتیب ٹھیک کرلوں کیونکہ لوگ خلاف ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال وحرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کودتی تھی اور جب سورۂ البقرہ اور سورۂ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی حضوری میں تھی راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مصحف نکالا اور اسے سورتوں کی ترتیب لکھوادی۔

4994- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفِ، وَمَرْيَمَ، وَطه، وَالأَنْبِيَاءِ: «إِنَّهُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي»

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ الکہف، سورۂ مریم، سورہ طٰہٰ اور سورۂ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور عرصۂ دراز سے میری علم میں ہیں۔

4994- راجع الحدیث: 4739،4708

4995 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

4996 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «لَقَدْ تَعَلَّمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ»، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ، وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ المُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، آخِرُهُنَّ الحَوَامِيمُ: حم الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے۔ جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے اس کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو لمبی ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری حٰم والی سورتیں یعنی الدخان اور عم یتساءلون ہیں۔

7- بَابُ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ القُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جبرئیل، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآنِ کریم کا دورہ کیا کرتے تھے

وَقَالَ مَسْرُوقٌ: عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي»

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبرئیل میرے ساتھ قرآنِ کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرے وصال کا وقت آ گیا ہے۔

4997 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت میں جوش آ جاتا کیونکہ

4995- راجع الحدیث:3924

4996- راجع الحدیث:775، صحیح مسلم:1905-1907، سنن نسائی:1003

4997- راجع الحدیث:6,5

بِالخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ«

حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک برابر حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل حاضرِ خدمت ہوتے تو آپ نفع پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے۔

4998 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اُس سال دو دفعہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔

8- بَابُ القُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں قاری حضرات

4999 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »خُذُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ«

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں متواتر ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

5000 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: »وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شفیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ

4998- راجع الحديث:2044

4999- راجع الحديث:3758

5000- راجع الحديث:6282

بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ «. قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ

میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے نہیں سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

5001 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَحْسَنْتَ« وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الخَمْرَ فَضَرَبَهُ الحَدَّ

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تعریف فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس شخص کے منہ سے شراب کی بدبو آرہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اُس پر حد قائم کی گئی۔

5002 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَلاَ أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ، تُبَلِّغُهُ الإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ«

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے یہ علم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر مجھے علم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

5003 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ القُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: " أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ:

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی

5001- صحیح مسلم:1868,1867

5002- صحیح مسلم:6283

5003- راجع الحدیث:3810، صحیح مسلم:6291

أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ " تَابَعَهُ الفَضْلُ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ

ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزیدؓ رضی اللہ عنہم، فضل، حسین بن واقد، ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5004 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ البُنَانِيُّ، وَثُمَامَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ القُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ " قَالَ: »وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابودرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ اُن (حضرت ابوزید) کے وارث ہم ہیں۔

5005 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحَنِ أُبَيٍّ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ: »أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ« . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا} [البقرة: 106]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا علی ہمارے سب سے بڑے قاضی اور ابی بن کعب ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ہم ان کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور اُبی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہٰذا ایسی چیز کو میں کس طرح ترک کردوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (پ۱، البقرۃ۱۰۶)۔

9- بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

5006 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

حضرت ابوسعید بن المعلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم ﷺ نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ ”ترجمہ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر

5004- راجع الحدیث:3810

5005- راجع الحدیث:4481

5006- راجع الحدیث:4474،1458

كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ؟ ". ثُمَّ قَالَ: «أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ» ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ قُلْتَ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ القُرْآنِ» قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ»

حاضر ہو۔ (پ ۹، الانفال ۲۴)۔" پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تجھے قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔

5007 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلاَثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً - أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ - قَالَ: لاَ، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الكِتَابِ، قُلْنَا: لاَ تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ - أَوْ نَسْأَلَ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ»

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا حالانکہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے۔ پس اس نے دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے کہا، کیا آپ اچھی طرح دم کرنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے کہا، نہیں میں نے دم تو نہیں کیا، سوائے اس کے کہ سورۃ فاتحہ ڑھ دی تھی۔ ہم نے طے کیا کہ اس کے متعلق ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیئے جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معلوم نہ کر لیں۔ پس جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے کیسے علم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے؟ بہر حال بکریاں تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی ہو۔

5007م - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

معمر عبدالوارث، ہشام، محمد بن سیرین نے بھی اس

5007- صحیح مسلم: 5699، سنن ابو داؤد: 3419

5007م- راجع الحدیث: 2276

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا

کی حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

10- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

5008- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ،

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے دو آیتیں پڑھیں۔

5009- وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ».

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔

5010- وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ الحَدِيثَ، فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں مالِ زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور خوراک میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا، تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ضرور پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم سچ کہتے ہو لیکن وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

5008- راجع الحدیث: 408

5009- راجع الحدیث: 4008

5010- راجع الحدیث: 2311

11- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الكَهْفِ

5011 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: »تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالقُرْآنِ«

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ہی دو رسیوں سے ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کی جانب قریب سے قریب تر ہوتا گیا، حتیٰ کہ اس کو گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ سکینہ ہے جس کی تلاوت قرآن کے سبب نزول ہوا۔

12- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الفَتْحِ

5012 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: " لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1] "

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ اپنے ایک سفر میں رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے کوئی بات دریافت کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ عرض کی مگر آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ دریافت کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ تجھے تیری ماں روئے، تین مرتبہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مگر تینوں دفعہ تجھے جواب عطا نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو دوڑایا، حتیٰ کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور مجھے خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت

5011- راجع الحدیث: 3614، صحیح مسلم: 1853

5012- راجع الحدیث: 4177

نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تلاوت فرمائی۔

13-بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

سورۃ اخلاص کی فضیلت

فِيهِ عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اورانہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5013 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

5014 - وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لاَ يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

دوسری روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک آدمی رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۃ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابق۔

5015 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: »أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندر تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرت کو بہت دشوار نظر آئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد

5013- انظر الحدیث: 7374,6643 سنن ابو داؤد: 1461 سنن نسائی: 994

فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «اللَّهُ الوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ القُرْآنِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ، وَعَنِ الضَّحَّاكِ المَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ.

فرمایا کہ سورۃ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو ابو عبداللہ نے ابراہیم سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً روایت کیا ہے۔

14- بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

آخری دو سورتوں کی فضیلت

5016 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب علیل ہوتے تو آپ سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے اپنا ہاتھ پھیرا کرتی۔

5017 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرما کر ان پر سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرتے، پھر انہیں حتیٰ الامقدور اپنے سارے بدن اطہر پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرہ مبارک سے آغاز فرماتے اور جسم انور کے سامنے کے حصے پر غرض تین دفعہ ایسا ہی کرتے۔

15- بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالمَلاَئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ القُرْآنِ

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

5018- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ البَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ

اور لیث بن سعد نے کہا: محمد بن ابراہیم حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ رات کے وقت سورۃ البقرۃ پڑھ رہے تھے اور قریب ہی ان کا گھوڑا

5016- صحیح مسلم: 5679، سنن ابو داؤد: 3902، سنن ابن ماجہ: 3529

5017- سنن ابو داؤد: 5056، سنن ترمذی: 3402، سنن ابن ماجہ: 3875

مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لاَ أَرَاهَا، قَالَ: »وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟«، قَالَ: لاَ، قَالَ: »تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارَى مِنْهُمْ«.

بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر بارہ پڑھنے لگے تو گھوڑے کے نزدیک ان کا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا لہذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی طرف دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو نہ کچل دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا، لہذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں روشن تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ فرمایا تمھیں معلوم ہے وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آئے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی صاف طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔

5018م - قَالَ ابْنُ الهَادِ: وَحَدَّثَنِي هَذَا الحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

اس حدیث کی ابن الہاد نے عبداللہ بن جباب سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں نے حضرت اسید بن حصیر سے بھی روایت کی ہے۔

16- بَابُ مَنْ قَالَ: »لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ«

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ ترک نہیں کیا

5019 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ، عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ: أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى

عبدالعزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ہم دونوں حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی چیز ترک فرمائی؟ انہوں نے فرمایا کہ جو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ» قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ: «مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ»

کچھ قرآن کریم کی صورت میں ہے اس کے سوا حضور نے اور کچھ ترک نہیں فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا تو انہیں نے فرمایا کہ قرآنی مجموعہ کے سوا حضور نے اور کچھ ترک نہیں فرمایا۔

17-بَابُ فَضْلِ القُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الكَلَامِ

قرآن کے ہر کلام پر فضیلت

5020 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلاَ رِيحَ لَهَا "

حضرت انس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحانہ کی طرح ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

5021 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ، وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ العَصْرِ إِلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسی کسی آدمی نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قراط کے عوض دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو تم سے ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر

5020- صحیح مسلم: 4830,1858,1857 سنن ترمذی: 2865 سنن ابن ماجہ: 214

5021- راجع الحدیث: 557

الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: »هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟« قَالُوا: لاَ، قَالَ: »فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ«

تم کام کررہے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے کافی دیر کام کیا اور مزدوری بہت کم ملی ہے۔ مالک نے فرمایا۔ کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، میرا فضل ہے، جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

18-بَابُ الوَصِيَّةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قرآن کے مطابق وصیت کرنا

5022 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: آوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لاَ، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: »أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ«

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا پھر جو لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

19-بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرْآنِ

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ} [العنكبوت: 51]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ (پ۲۱، العنکبوت ۵۱)

5023 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ«، وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اتنی کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی کو سماعت فرماتا ہے جبکہ وہ ہر ایک سے مستغنی ہو کر قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

5024 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت

5022- راجع الحديث: 2740

5023- انظر الحديث: 7544,7482,5024

5024- راجع الحديث: 5023' صحيح مسلم: 1842' سنن ترمذی: 1017

وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ» قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ

فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے یغنی کی تفسیر میں کہا ہے کہ جس کے سبب آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے۔

20-بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القُرْآنِ

قاری پر رشک کرنا

5025- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الكِتَابَ، وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخصوں کے سوا اور کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ شب بھر قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے شب و روز راہ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

5026 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ القُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ، فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا اور کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک اس آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا، پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے۔ پس اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے وہ مجھے بھی ملا ہوتا تو میں بھی یونہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے پس کوئی شخص کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے تو میں بھی یونہی خرچ کرتا جیسے وہ خرچ کر رہا ہے۔

21-بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

بہتر مسلمان وہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے

5027 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، سَمِعْتُ سَعْدَ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو

5027- انظر الحدیث: 5028، سنن ابو داؤد: 1452، سنن ترمذی: 2909,2907، سنن ابن ماجہ: 212

بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». قَالَ: وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ، حَتَّى كَانَ الحَجَّاجُ قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا

قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن علبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت سے حجاج کے دور گورنری تک قرآن مجید پڑھایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ بٹھا رکھا ہے۔

5028 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

5029 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «أَعْطِهَا ثَوْبًا»، قَالَ: لاَ أَجِدُ، قَالَ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَاعْتَلَّ لَهُ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟» قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کی کہ بے شک میں نے اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے پیش کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا تو اسے کپڑے دے دو۔ عرض کی کہ مجھے تو کپڑے میسر نہیں۔ فرمایا پھر کچھ تو دو، خواہ دو لوہے کا چھلہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے اس سے بھی عذر خواہی کی پس آپ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ فرمایا، اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے سبب اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

22- بَابُ القِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ القَلْبِ

5030 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

قرآن کریم یاد کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سہل

5028- راجع الحدیث:5027

5029- صحیح مسلم:3473

5030- صحیح مسلم:3472

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا - عَدَّهَا - قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کردوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور اسے ملاحظہ فرمایا اور سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس جا کر دیکھو کہ کیا تمہیں کوئی چیز ملتی ہے؟ پس وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض کی خدا کی قسم یا رسول اللہ! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا۔ پھر دیکھو، خواہ نہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض کی یا رسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہ بند ہے۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ کیا تہ بند اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تمہارے تہ بند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے باندھو گے تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے گی تو اس میں سے تمہارے لیے کچھ بھی نہیں رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہا، پھر وہ کھڑا ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اور اسے بلا لیا گیا جب وہ حاضر ہوا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور وہ گن کر بتائیں فرمایا۔ کیا یہ تمہیں زبانی

یاد ہیں؟ عرض کی۔ ہاں۔

23- بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ

ہمیشہ تلاوتِ قرآن کریم کرتا رہے

5031 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ القُرْآنِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ المُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید پڑھے ہوئے شخص کی مثال اونٹوں کے مالک جیسی ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی نگرانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

5032 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا القُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا برا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کریم کے خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل کر بھاگنے میں جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

5032م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ، تَابَعَهُ بِشْرٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔ نیز بشر نے ابن المبارک سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی۔ نیز اس کو ابن جریج، عبدہ، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

5033 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »تَعَاهَدُوا القُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل کر بھاگ جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے۔

5031- صحیح مسلم: 1836، سنن نسائی: 941

5032- صحیح مسلم: 1838، سنن ترمذی: 2942، سنن نسائی: 942

5032م- انظر الحدیث: 5039، صحیح مسلم: 1840

5033- صحیح مسلم: 1841

24- بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

5034 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الفَتْحِ«

سواری پر تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

25- بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ

5035 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ المُفَصَّلَ هُوَ المُحْكَمُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، وَقَدْ قَرَأْتُ المُحْكَمَ«

5036 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، »جَمَعْتُ المُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا المُحْكَمُ؟ قَالَ: »المُفَصَّلُ«

بچوں کو قرآن مجید سکھانا

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

26- بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ، وَهَلْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {سَنُقْرِئُكَ فَلاَ تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ}

5037 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ،

قرآن پڑھ کر بھول جانا، کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔ (پ ۳۰، الاعلیٰ ۶-۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

5034- راجع الحديث: 4281

5035- راجع الحديث: 5036

5036- راجع الحديث: 5035

5037- راجع الحديث: 2655

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا» حَدَّثَنَا

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کروادیں۔

5037م - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ: أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو بھلا دی گئی تھیں۔ اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

5038 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو رات کے وقت قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سوتوں کی ہیں یاد کروادی ہیں جو مجھے بھلادی گئی تھیں۔

5039 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلادیا گیا ہوں۔

27- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ: سُورَةُ البَقَرَةِ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا

یوں کہنا کہ سورۃ البقرہ اور فلاں فلاں سورت

5040 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

5038- راجع الحدیث: 2655، صحیح مسلم: 1834

5039- راجع الحدیث: 5032

5040- راجع الحدیث: 4008

5041- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَبْتُهُ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ، الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: «يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا» فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ» فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک حیات میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قرات کو بغور سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں دوران نماز ہی انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ میں نے جو تم سے سنی یہ سورت اس طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان دوسرے طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حلانکہ سورۃ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ہشام اسے پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے عمر! تم پڑھو۔ تو مجھے جس طرح آپ نے پڑھائی تھی میں اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک قرآن مجید سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا جو قرات تمہارے لیے آسان ہو اسی میں پڑھا کرو۔

5041- راجع الحديث: 2419

5042 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورتوں کی فلاں فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد کروادیں۔

28- بَابُ التَّرْتِيلِ فِي القِرَاءَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَرَتِّلِ القُرْآنَ تَرْتِيلًا} [المزمل: 4] وَقَوْلِهِ: {وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ} [الإسراء: 106]، «وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ فِيهَا»، {يُفْرَقُ} [الدخان: 4]: «يُفَصَّلُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَرَقْنَاهُ} [الإسراء: 106]: «فَصَّلْنَاهُ»

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ ۲۹، المزمل ۴) نیز فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ ۱۵، الاسراء ۱۰۶) اور شعر کی طرح اسے جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یفراق جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے۔ فرقناہ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

5043 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: قَرَأْتُ المُفَصَّلَ البَارِحَةَ، فَقَالَ: «هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا القِرَاءَةَ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ القُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ المُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم»

ابووائل کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور کا قرآن مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم ﷺ کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے، چنانچہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو حم کی ہیں۔

5044 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ:

حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ ۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

5042- راجع الحديث:2655

5043- راجع الحديث:775، صحيح مسلم:1908

5044- راجع الحديث:5

{لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16]، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي فِي: {لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ القِيَامَةِ} [القيامة: 1]، {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ} [القيامة: 17] فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ {وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 17] فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ {ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19] " قَالَ: «إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ». قَالَ: «وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ»

رسول اللہ ﷺ پر جب حضرت جبرائیل وحی نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور دونوں لبوں کو حرکت دیا کرتے تھے جبکہ ایسا کرنے سے آپ کو دشواری ہوتی تھی جو دوسروں کو بھی نظر آتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶۔۱۹) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ (اللہ تعالیٰ) بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروادیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل وحی کر آتے تو حضور سر جھکا لیتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اسی طرح پڑھ دیتے جیسا کہ اللہ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

29- بَابُ مَدِّ القِرَاءَةِ

تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

5045 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كَانَ يَمُدُّ مَدًّا»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی قراءت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

5046 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: «كَانَتْ مَدًّا»، ثُمَّ قَرَأَ: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1] يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمٰن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا۔

5045- انظر الحدیث: 5046، سنن ابو داؤد: 1465، سنن نسائی: 1013، سنن ابن ماجہ: 1353

5046- راجع الحدیث: 5045

30-بَابُ التَّرْجِيعِ

5047 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ، وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الفَتْحِ - قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ»

نرمی سے تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

31-بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ

5048 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»

خوش آوازی سے تلاوت کرنا

ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی عطا مرحمت فرمائی گئی ہے۔

32-بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ القُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

5049 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ القُرْآنَ» ، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»

دوسرے کی زبانی قرآن سننا پسند ہونا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''مجھ قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے یہ پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

33-بَابُ قَوْلِ المُقْرِئِ

قاری سے کہنا کہ

5047- راجع الحديث: 4281

5048- سنن ترمذی: 3855

5049- راجع الحديث: 4582

لِلْقَارِءِ حَسْبُكَ

5050 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اقْرَأْ عَلَيَّ«. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: »نَعَمْ« فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الآيَةِ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41]، قَالَ: »حَسْبُكَ الآنَ« فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

بس یہ کافی ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! مین آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا ہاں پس میں نے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔ '' ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ ۵، النسآء ۴۱)'' تو ارشاد فرمایا۔ بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں حضور کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

34- بَابٌ: فِي كَمْ يُقْرَأُ القُرْآنُ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ}

5051 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ: نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ القُرْآنِ، فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ آيَاتٍ، فَقُلْتُ: لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ آيَاتٍ، قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ - وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ - فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ«

قرآن کریم کتنے عرصہ میں ختم کرے؟

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ (پ ۲۹، المزمل ۲۰)

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک شخص کو کم از کم کتنا قرآن مجید کفایت کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی شخص تین آیات سے کم نہ پڑھے۔ علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں تو یہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

5050- راجع الحديث:4582

5051- راجع الحديث:4010

5052- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «الْقَنِي بِهِ»، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَصُومُ؟» قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: «وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟»، قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ، قَالَ: «صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةً، وَاقْرَإِ القُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الجُمُعَةِ»، قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا» قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ، وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً» فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ القُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ، لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى، وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا، فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي ثَلاَثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ "

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ایک حسب ونسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو سے حالات معلوم کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔ وہ تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے لے کر اب تک میرے بستر پر قدم نہیں رکھے اور میرے قریب بھی نہیں آئے۔ کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض کی کہ روزانہ فرمایا۔ قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا پوری رات۔ ہر رات قرآن ختم کر لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ ہر جمعہ کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا داؤدی روزے رکھ لیا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں وہ اپنے گھر والے کو قرآن پاک کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے تا کہ دن کے وقت دُھرا لینے کے باعث رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری

5052- راجع الحديث: 1978,1131

کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم ﷺ سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز ہو جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے بارے میں فرمایا ہے۔

5053 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فِي كَمْ تَقْرَأُ القُرْآنَ؟«

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ "تم کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو"؟

5054 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: وَأَحْسِبُنِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »اقْرَإِ القُرْآنَ فِي شَهْرٍ« قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ: »فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ«

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کی کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات دم میں قرآن کریم پڑھ کرو لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

35-بَابُ البُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ القُرْآنِ

تلاوت کرتے وقت رونا

5055 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمر بن مرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

5055م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ الأَعْمَشُ: وَبَعْضُ الحَدِيثِ،

مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اعمش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ

5053- راجع الحدیث: 1131، صحیح مسلم: 2724، سنن ابو داؤد: 1388

5054- راجع الحدیث: 5053,1131

5055- راجع الحدیث: 4582

5055م- راجع الحدیث: 4582

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ لِي: «كُفَّ - أَوْ أَمْسِكْ -» فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ

سے عمرو بن مرہ نے ابراہیم، ان کے والد، ابوالضحیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۃ النساء پڑھی، یہاں تک کہ جب اسی آیت پر پہنچا ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ ۵ النساء ۴۱) ارشاد فرمایا۔ اب بس کرو یا فرمایا کہ جاؤ۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے اشک جاری تھے۔

5056- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کی کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ القُرْآنِ، أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ، أَوْ فَخَرَ بِهِ

ریا کے لیے تلاوت کرنا یا کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا

5057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کم ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق کے آگے نہیں جائیں

5056- راجع الحدیث: 4582

5057- راجع الحدیث: 3611

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ»

گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ توقتل کر دینا کیونکہ ان کوقتل کرنے والا قیامت کے دن ثواب پائے گا۔

5058 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي القِدْحِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي الفُوقِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے، اپنے روزے کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ تقسیم کرنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔

5059 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " المُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ: كَالأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالمُؤْمِنُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ، وَيَعْمَلُ بِهِ: كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ - أَوْ خَبِيثٌ - وَرِيحُهَا مُرٌّ "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قرآن پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندر ائن (تمہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے۔

5058- راجع الحديث: 3610,3344

5059- راجع الحديث: 5020

37-بَابُ اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ

اطمینانِ قلب سے تلاوت کرنا

5060- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ«

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا موقوف دیا کرو۔

5061- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ« تَابَعَهُ الحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَأَبَانُ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَوْلَهُ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل نہ چاہے ہو جائے تو پڑھنا روک کر کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سعید بن زید نے ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ فرفوعًا نہیں ہے حماد بن سلمہ، ابان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، عبداللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے لیکن حضرت جندب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔

5062- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ« أَكْبَرُ عِلْمِي، قَالَ: »فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَأُهْلِكُوا«

نزال بن سبرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کسی آدمی کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی ٹھیک پڑھتے ہو اور دونوں کا پڑھنا میری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

5060- انظر الحدیث: 7365,7364,5061 صحیح مسلم: 6721,6720,6719

5061- راجع الحدیث: 5060

5062- راجع الحدیث: 2410

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

67- كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

1-بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 3] الآيَةَ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ (پ ۴، النسآء ۳)

5063 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاَ أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجروں کے قریب آئے تا کہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق معلوم کریں۔ جب انہیں بتایا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہماری کیا اوقات کہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کا حال دیکھیں جبکہ ان کے سبب تو ہر اگلی پچھلی لغزش معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ پوری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک دن کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے، حالانکہ خدا کی قسم میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں، اس کے باجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑ تا بھی ہوں، نماز پڑھتا اور سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے منہ پھیر لے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

فائدہ: نکاح نکح سے بنا بمعنی ضم یعنی ملنا، چونکہ نکاح کی وجہ سے دو شخص یعنی خاوند و بیوی دائمی مل کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ نکاح سے عورت و مرد کے خاندان بلکہ نکاح سے کبھی دو ملک مل جاتے ہیں اس لیے اسے نکاح کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ مشترک ہے صحبت وعقد دونوں پر بولا جاتا ہے، نکاح کا رکن زوجین کا ایجاب وقبول ہے، شرط دو گواہ۔ نکاح اور ایمان یہ

دو ایسی عبادتیں ہیں جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی، نکاح بہترین عبادت ہے کہ اس سے نسل انسانی کا بقا ہے یہ ہی صالحین وذاکرین وعابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ نکاح انسان مرد کا صرف انسان عورت ہی سے ہوسکتا ہے نہ جن سے ہوسکتا ہے نہ دریائی انسان سے نہ کسی جانور سے کیونکہ نکاح میں ہم جنس ہونا شرط ہے۔ (درمختار، شامی) جنت میں انسان مردوں کا نکاح حوروں سے یہ وہاں کی خصوصیات سے ہے، ورنہ حوریں انسان یعنی اولاد آدم نہیں اس لیے آدم علیہ السلام کو جب جنت میں رکھا گیا تو انہیں وہاں کے پھل وغیرہ کھانے کی تو اجازت تھی مگر حوروں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ تھی بلکہ ان کی ہم جنس بی بی حوا پیدا فرمائی گئیں، نیز ادریس علیہ السلام اور شہدا کی روحیں جو جنت میں ہیں انہیں وہاں کھانے پینے کی اجازت ہے مگر حوروں کی اجازت نہیں یہ اجازت بعد قیامت ہوگی کیونکہ قیامت سے پہلے نکاح کے لیے جنسیت شرط ہے۔ حسن ابن زیاد کا قول ہے کہ انسان مرد کا نکاح جنی عورت سے جائز ہے اس کے عکس نہیں مگر اس پر فتویٰ نہیں۔ (درمختار) خیال رہے کہ نکاح بحالت سکون سنت ہے اور اندیشہ زنا یعنی زیادتی جوش کی حالت میں فرض اور نامرد پر جرم جو عورت کے خرچہ پر قادر نہ ہو یا جو ظلم کا صحیح اندیشہ کرتا ہو اس کے لیے مکروہ۔ (مرقات، اشعہ، لمعات، و درمختار وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۱)

5064- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ، فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا} [النساء: 3] قَالَتْ: «يَا ابْنَ أُخْتِي اليَتِيمَةُ، تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ»

عروہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ۔ ''ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (پ ۴، النسآء ۳)'' کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا اے بھانجے! جو یتیم لڑکی اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے سبب اس کی طرف میلان رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ تھوڑے سے مہر کے بدلے اس سے نکاح کرلوں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ اس کے سوا جس عورت سے چاہو نکاح کرلو۔

2- بَابُ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ

نکاح کیوں ضروری ہے؟

حضور کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرلے کیونکہ یہ

5064- راجع الحدیث: 2494

لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ» وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لاَ أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ"

نظروں کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو؟

5065 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا، تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ کے مقام پر ان کی ملاقات ، حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا۔'' اے عبدالرحمان ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات علیحدگی میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کردوں کہ آپ کی زندگی کھل اٹھے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انہیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے علقمہ! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے کہ اے جوانو! جو تم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو استطاعت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ خواہش کو کم کرتے ہیں۔

3-بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ البَاءَةَ فَلْيَصُمْ

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والا روزے رکھے

5066 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ، وَالأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لاَ نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ

عبدالرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چند خالی ہاتھ نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس کے لیے

5065- انظر الحديث:1905' راجع الحديث:1905

5066- صحيح مسلم:3888,3387,3386' سنن ترمذی:1081' سنن نسائی:3210,3209,2231,2238

يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

روزے ہیں کیونکہ یہ خواہش کو کم کرتے ہیں۔

4- بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

زائد بیویاں رکھنا

5067 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلاَ تُزَعْزِعُوهَا، وَلاَ تُزَلْزِلُوهَا، وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ «كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ، وَلاَ يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ»

عطا کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام سرف پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انہیں ہلانے سے بچنا اور جنازہ لے کر آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم ﷺ کی نو ازواج مطہرات حیات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک کی باری نہ تھی۔

5068 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ». وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور نو تھیں۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5069 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ اليَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: «فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تم نے شادی کر لی کیونکہ اس امت کا بہتر شخص وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

5- بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ویسا ہی اجر پائے گا

5070 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور

-5067 صحیح مسلم:3618 سنن نسائی:3196

-5068 راجع الحدیث:368,284

-5070 راجع الحدیث:1

الحَارِثِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »العَمَلُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ«

آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہوگی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

6- بَابُ تَزْوِيجِ المُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ القُرْآنُ وَالإِسْلاَمُ

غریب قاری کا نکاح

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔

5071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَسْتَخْصِي؟ »فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ«

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کرلیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے ممانعت فرمادی۔

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ: انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا؟

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

اپنی زوجہ کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

5072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ حضرت سعد انصاری کی دو ازواج تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک زوجہ اور آدھا مال لے لیجئے

5071- راجع الحدیث:4615

5072- راجع الحدیث:2049

فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ، وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ»، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو صرف بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جا کر خرید و فروخت کر کے کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے جبکہ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا بات ہے؟ عرض کی۔ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کیا؟ ایک گٹھلی کی قدر سونا۔ ارشاد ہوا۔ اب ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

8- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالخِصَاءِ

غیر شادی شدہ رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے

5073 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: «رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو غیر شادی شدہ رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت عطا فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

5074- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لاَخْتَصَيْنَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بیشک انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرما دیا تھا۔ اگر انہیں آپ مجرد رہنے کی اجازت عنایت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

5075 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ المَرْأَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کر رہے تھے چونکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہذا عرض کی کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر اس بات کی اجازت عطا فرمائی کہ عورت سے

5073- صحیح مسلم:3390، سنن ترمذی:1083، سنن نسائی:3212، سنن ابن ماجہ:1848

5074- راجع الحدیث:5073

5075- راجع الحدیث:4615

بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ، وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ المُعْتَدِينَ} [المائدة: 87]".

نکاح کرلو خواہ ایک کپڑے کے عوض۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ آیت سنائی۔" ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔۔ (پ ۷، المائدة ۸۷)

5076- وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي العَنَتَ، وَلاَ أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ القَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر میرے پاس ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کرسکوں۔ لیکن حضور نے مجھے کوئی جواب نہ عطا فرمایا۔ میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح عرض کی لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح عرض کی۔ لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ جب میں نے چوتھی مرتبہ اسی طرح عرض کی ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! جو کچھ تمہیں ملا ہے اسے لکھ کر قلم خشک ہو گیا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کرلو یا نہ کرو۔

9- بَابُ نِكَاحِ الأَبْكَارِ

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ: «لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ»

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

5077- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا، وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: «فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا» تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چر لئے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

5078 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے دو دفعہ تمہیں خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ ایسا ہی کردے گا۔

10- بَابُ تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ»

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

5079 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ، فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الإِبِلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ» قُلْتُ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ»، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، قَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس لوٹ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو تیر چبھودیا جس کے سبب میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے تیز رفتا اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض کی کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا، کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا نوعمر لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم جا کر مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور عشاء سے پہلے گھروں میں نہ جاؤ تاکہ جن عورتوں کے شوہر گھروں میں نہیں ہیں وہ کنگھی کرلیں اور ناپاکی دور کردیں۔

5080 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

5078- راجع الحدیث:3895'صحیح مسلم:6234

5079- راجع الحدیث:443'صحیح مسلم:4943,4942,4941,3625'سنن ابو داؤد:2778

5080- راجع الحدیث:443'صحیح مسلم:3622

مُحَارِبٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا» فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ»

میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے فرمایا۔ کیا تمہیں کنواری لڑکیوں اور ان کے کھیل کود سے تعلق نہیں؟ جب میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے نوعمر لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

11-بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الكِبَارِ

کم عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

5081 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: «أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ، وَهِيَ لِي حَلاَلٌ»

عروہ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا۔ تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

12-بَابُ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ، وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ، وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت منتخب کرے گو یہ واجب نہیں

5082 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عفیفہ عورتیں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر ان کی کم سنی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگہبان ہوتی ہیں۔

13-بَابُ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ، وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا

5083 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

ابو بردہ اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

5082- راجع الحدیث:3434

5083- راجع الحدیث:97

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ، فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ« قَالَ الشَّعْبِيُّ: خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى المَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا«

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے، پھر ادب آداب بتائے، پھراسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرلے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرلے او اپنے رب کا حق بھی ادا کرلے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی دقت کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم اہم مضمون کی احادیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابوبکر، ابوحصین، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کردیا پھر اس کا پوا مہر ادا کر دیا۔

5084- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5084م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ: بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ، قَالَتْ: كَفَّ اللَّهُ يَدَ الكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ«

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلاف واقعہ کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے کہ اے آسمانی پانی کی اولاد تمہاری والدہ محترمہ یہ حضرت ہاجرہ ہیں۔

5085- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

5084- راجع الحدیث: 3358،3357

5084م- راجع الحدیث: 2216

5085- راجع الحدیث: 4212،371

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالمَدِينَةِ ثَلاَثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ أُمِرَ بِالأَنْطَاعِ، فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ» فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ «فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ»

کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حیی سے خلوت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت کا انتظام نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور چربی کو چن دیا گیا، بس یہی ان کا ولیمہ تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب امہات المومنین میں شامل ہیں یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کردایا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کروایا گیا تو لونڈیوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

14-بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الأَمَةِ صَدَاقَهَا

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

5086 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَشُعَيْبِ بْنِ الحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

15-بَابُ تَزْوِيجِ المُعْسِرِ

غریب سے شادی

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ} [النور: 32]

ارشاد ربانی ہے ترجمہ کنزالایمان: اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب۔ (پ ۱۸، النور ۳۲)

5087 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب توجہ کی اور اس پر نظر ڈالی پھر آپ نے اپنا سر مبارک

5086- راجع الحدیث: 947

5087- راجع الحدیث: 2310، صحیح مسلم: 3472

طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ». قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا، فَقَالَ: «تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کھڑا ہو کر عرض کی۔ "یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔" ارشاد فرمایا۔ "کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے"؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔" فرمایا۔ "اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے۔" پس وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی۔ "خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی۔" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو تو سہی، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، ہاں یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ آدھا تہبند اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر تہبند نہ رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں حاضر رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا آتا ہے؟ عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور گن کر بتائیں۔ فرمایا کیا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ عرض کی۔ ہاں۔ ارشاد فرمایا۔ "میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے سبب اس عورت کو تمہاری ملکیت میں دے دیا۔"

16- بَابُ الأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

برابری دینداری میں ہے

وَقَوْلُهُ: {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ المَاءِ بَشَرًا،

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جس

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا، وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا} [الفرقان: 54]

5088- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، كَمَا " تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ} [الأحزاب: 5] إِلَى قَوْلِهِ {وَمَوَالِيكُمْ} [الأحزاب: 5] فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ، كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ " فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو القُرَشِيِّ ثُمَّ العَامِرِيِّ - وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ

نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔ (پ۱۹، الفرقان ۵۴)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس وہ شخص تھے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ عہد جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کا بیٹا کہا کرتے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچا زاد۔ (پ۲۱، الاحزاب ۵) تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے فلاں کا آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی کہتے۔ اس کے بعد سہلہ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری نے جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ نے اس کے متعلق حکم نازل فرما دیا جیسا کہ بخوبی آپ کے علم میں ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

5089- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے

5088- راجع الحدیث:4000، سنن نسائی:3223

5089- صحیح مسلم:2894

قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الحَجَّ؟» قَالَتْ: وَاللَّهِ لاَ أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: "حُجِّي وَاشْتَرِطِي، وَقُولِي: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي" وَكَانَتْ تَحْتَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ

گئے اور فرمایا۔ شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو بیماری نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا۔ تم حج کرو اور شرط باندھ کر یوں کہو کہ اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو روک دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

5090 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

5091 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ المُسْلِمِينَ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لاَ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لاَ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لاَ يُسْتَمَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ "تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟" لوگوں نے عرض کی۔ یہ ایسا شخص ہے۔ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے، اگر سفارش کرے تو قبول ہو اور اگر بات کرے تو بغور سنی جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص گزرا تو آپ نے فرمایا۔ تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر سفارش کرے تو منظور نہ ہو اور بات کرے تو کوئی بغور سے نہ سنے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ روئے زمین کے تمام غریبوں سے بہتر ہے۔

17- بَابُ الأَكْفَاءِ فِي المَالِ

مال میں برابری اور غریب کا

5090- صحیح مسلم: 2894

5091- انظر الحدیث: 6447، سنن ابن ماجہ: 4120

وَتَزْوِيجِ المُقِلِّ المُثْرِيَةَ

5092- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} [النساء: 3]، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا «فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ». قَالَتْ: " وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127] إِلَى {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ: أَنَّ اليَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَسُنَّتِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ المَالِ وَالجَمَالِ، تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ " قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا، وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ

مالدار عورت سے نکاح

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے۔ (پ ۴، النساء ۳) کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! یہ ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر پرورش ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مالداری کے سبب اس سے تھوڑے سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرما دی گئی مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے نکاح اور نسب کی جانب مائل ہوتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے ہیں لیکن اگر وہاں مال اور جمال کی کمی ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ناپسندیدہ ٹھہرا کر اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں تو پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر کرنا ہے تو ان کے ساتھ انصاف کریں اور ان کا پورا پورا حق مہر ادا کریں۔

18- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ المَرْأَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلاَدِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ} [التغابن: 14]

5093 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

عورت کی نحوست سے بچنا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۴)

حمزہ اور سالم دونوں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ

5093- راجع الحديث: 2099، صحیح مسلم: 5766,5765، سنن ابو داؤد: 3922، سنن ترمذی: 2824، سنن نسائی: 3571

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الشُّؤْمُ فِي المَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالفَرَسِ«

بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا۔

5094- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ العَسْقَلاَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالمَرْأَةِ، وَالفَرَسِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے۔

5095- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الفَرَسِ وَالمَرْأَةِ وَالمَسْكَنِ«

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، عورت اور مکان میں ہوسکتی ہے۔

5096- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ«

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں کے لیے عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

19- بَابُ الحُرَّةِ تَحْتَ العَبْدِ

آزاد عورت غلام کے نکاح میں

5097- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ، وَقَالَ رَسُولُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ بریرہ کے معاملے میں تین مسئلے ہیں جب وہ آزاد کی گئی تو اسے اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے اور گوشت کی ہانڈی آگ پر

5094- انظر الحدیث:2099

5095- راجع الحدیث:2859

5096- صحیح مسلم:6882,6881,6880' سنن ترمذی:2780' سنن ابن ماجہ:3998

5097- راجع الحدیث:456' صحیح مسلم:3765,2486' سنن نسائی:3447

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ« وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: »أَلَمْ أَرَ البُرْمَةَ« . فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: »هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ«

رکھی ہوئی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت نظر نہیں آتا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشا فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

20- بَابُ لاَ يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ} [النساء: 3] وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: »يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلاَثَ أَوْ رُبَاعَ« وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ} [فاطر: 1]: »يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلاَثَ أَوْ رُبَاعَ«

علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو دو، تین تین اور چار چار مراد ہیں، ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴۔ (پ۲۲ فاطر۱)

5098 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} [النساء: 3] ، قَالَتْ: »اليَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا، فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا، وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا، وَلاَ يَعْدِلُ فِي مَالِهَا، فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا، مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد ربانی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلاَّ تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو پھر وہ اس کے مال کے سبب اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرلے۔

21- بَابُ {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ} [النساء: 23]

وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا

جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں۔

5099 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رونق افروز ہوئے کہ

-5098 راجع الحدیث: 2494

-5099 راجع الحدیث: 2646

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُرَاهُ فُلاَنًا» لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلاَنٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلاَدَةُ»

انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کوئی شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے گمان میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آیا کرتا؟ فرمایا۔ ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

5100 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ اسی طرح بشر بن عمر، شعبہ، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

5101 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: «أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي». قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ»، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں تو میں چاہتی ہوں کہ اپنی اچھی بہن کو اپنے ساتھ شریک کرلوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ ہم نے یہی سنا ہے کہ آپ حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ ابو

5100- راجع الحديث: 2645

5101- انظر الحديث: 5372,5123,5107,5106، صحيح مسلم: 3574,3573,3572,3571، سنن نسائی: 3284 تا 3287، سنن ابن ماجه: 1939

تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ» . قَالَ عُرْوَةُ، وثُوَيْبَةُ مَوْلاَةٌ لِأَبِي لَهَبٍ: كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ

سلمہ کی بیٹی ہے؟ عرض کی، ہاں فرمایا، اگر وہ میری بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا میرے لیے ان کی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثویبہ پہلے ابولہب کی لونڈی تھی۔ جب ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے بُرے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ ابولہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں ہوں ماسوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے سبب مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے۔

22- بَابُ مَنْ قَالَ: لاَ رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ} [البقرة: 233] وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ

ترجمہ کنزالایمان: پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہئے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۳) اور دودھ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

5102- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: «انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ»

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا گویا یہ بات آپ کو ناپسند ہوئی۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ فرمایا، یہ دیکھو بھلا تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ صرف دودھ پر ہو۔

23- بَابُ لَبَنِ الفَحْلِ

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے

5103- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

5102- راجع الحدیث: 2647,2646

5103- راجع الحدیث: 2644' صحیح مسلم: 3556' سنن نسائی: 3316

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَفْلَحَ، أَخَا أَبِي القُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الحِجَابُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ «فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ»

رضی اللہ عنہا سے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا لگتے تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ عرض کر دیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

24- بَابُ شَهَادَةِ المُرْضِعَةِ

دودھ پلانے والی کی شہادت

5104 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، - قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ - قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلاَنَةَ بِنْتَ فُلاَنٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: «كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ» وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى، يَحْكِي أَيُّوبَ

ایوب نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن ابومریم نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے، لیکن ایک حبشی عورت ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں پھر سامنے پیش ہوا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دو اور اسماعیل نے اپنی دو انگلیوں یعنی سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب سختیانی یوں حکایت کرتے ہیں۔

5104- راجع الحدیث: 88

25-بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

حلال اور حرام عورتیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ} [النساء: 23]- إِلَى آخِرِ الآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا} [النساء:11]

ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اُس میں گناہ نہیں بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (پ ۴، النسآء ۲۳۔ ۲۴)

وَقَالَ أَنَسٌ: {وَالمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 24] «ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ الحَرَائِرُ حَرَامٌ» {إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24] «لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ» وَقَالَ: {وَلاَ تَنْكِحُوا المُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ} [البقرة: 221]

حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور خاوندوں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے الگ کر دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ، كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔

5105 - وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ} [النساء: 23] الآيَةَ

سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے حرمت علیکم امہا تکم والی سورۃ النساء کی آیت: ۲۳ پڑھی۔

وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ» وَكَرِهَهُ الحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ»،

حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَجَمَعَ الحَسَنُ بْنُ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ، وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ} [النساء: 24]،

حسن بصری نے ایک مرتبہ اسے مکروہ قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچا زاد بہنوں کو جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے سبب مکروہ قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔ (پ ۴، النسآء ۲۴)

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ» وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبِي جَعْفَرٍ، فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ: «إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلاَ يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ» وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ"

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا یحییٰ ویسے کوئی معروف شخص نہیں ہے اور کوئی دوسرا اس کا ہم خیال نہیں کی۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ» وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَرَّمَهُ «وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اگر کوئی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابونصر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی، جبکہ ابونصر کا ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔

وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالحَسَنِ، وَبَعْضِ أَهْلِ العِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہلِ عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لاَ تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ

اور حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی

بِالأَرْضِ « يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ المُسَيِّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عَلِيٌّ: »لاَ تَحْرُمُ« وَهَذَا مُرْسَلٌ

26-بَابُ {وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ} [النساء: 23]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »الدُّخُولُ وَالمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الجِمَاعُ« وَمَنْ قَالَ: بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ: »لاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ« وَكَذَلِكَ حَلاَئِلُ وَلَدِ الأَبْنَاءِ هُنَّ حَلاَئِلُ الأَبْنَاءِ، وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا

5106 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: »فَأَفْعَلُ مَاذَا؟« قُلْتُ: تَنْكِحُ، قَالَ: »أَتُحِبِّينَ؟« قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي، قَالَ: »إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي« ، قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: »ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ«، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ« وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ: دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ

جب تک اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کا جائز رکھا ہے۔ زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ الدخول، اَلْمَسِيسُ اور اللِّمَاس سے مراد جماع ہے اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں پیش نہ کرو اور انہوں میں پوتے کی بیوی بھی بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ربیبہ دوسرے کی کفالت میں دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بنت ابوسفیان میں کوئی دلچسپی ہے؟ فرمایا، پھر میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی۔ نکاح کر لیجئے فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، تو میں چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی لڑکی کے لیے پیغام دیا ہے؟ فرمایا ام سلمہ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد

5106- راجع الحديث: 5101

کوثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو لیث نے ہشام کے واسطے سے بتایا کہ اس کا نام درّہ بنت ابوسلمہ تھا۔

27- بَابُ {وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ} [النساء: 23]

دو سگی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے

5107- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ»

حضرت زینب ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور مجھے کسی اور کی شرکت سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ شہرہ سنا ہے کہ آپ درّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوں تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

28- بَابُ لاَ تُنْكَحُ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے

5108- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا» وَقَالَ دَاوُدُ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

شعبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن عون نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

5107- راجع الحدیث: 5101

5108- سنن ابوداؤد: 2065، سنن ترمذی: 1126، سنن نسائی: 3296

5109 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ المَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلاَ بَيْنَ المَرْأَةِ وَخَالَتِهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

5110 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا» فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ المَنْزِلَةِ،

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم سسر کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں۔

5111 - لِأَنَّ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ»

کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

29-بَابُ الشِّغَارِ

بدلے کا نکاح

5112 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ» وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مہر نہ رکھا جائے۔

30-بَابُ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ

عورت کا اپنی جان شوہر کو ہبہ کرنا

5113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں

5109- انظر الحدیث:5110، صحیح مسلم:3422، سنن نسائی:3288

5110- صحیح مسلم:3425,3424، سنن ابو داؤد:2066، سنن نسائی:3289

5111- راجع الحدیث:5110,2644

5112- انظر الحدیث:6960، صحیح مسلم:3450، سنن ابو داؤد:2074، سنن ترمذی:1124، سنن نسائی:3337، سنن ابن ماجہ:1883

5113- راجع الحدیث:4788

فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا تَسْتَحِي المَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ " فَلَمَّا نَزَلَتْ: (تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ) قُلْتُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ» رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ المُؤَدِّبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے حیا نہیں آتی؟ جب آیت ترجی من نشاء منھن نازل ہوئی تو میں نے عرض کی۔ یا رسول! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے اس کی ابوسعید، مودب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور ایک نے دوسرے سے کم و پیش بیان کیا ہے۔

31- بَابُ نِكَاحِ المُحْرِمِ

حالتِ احرام میں نکاح

5114 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نکاح فرمایا جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

32- بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ المُتْعَةِ آخِرًا

حضور ﷺ نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا

5115 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، زَمَنَ خَيْبَرَ»

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے غزوہ خیبر کے ایام میں متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

5116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن

5114- راجع الحدیث: 1837، صحیح مسلم: 3437، سنن ترمذی: 844، سنن نسائی: 3272,2838,2837، سنن ابن ماجہ: 1965

5115- راجع الحدیث: 4216

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ »فَرَخَّصَ« ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ: إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الحَالِ الشَّدِيدِ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ؟ أَوْ نَحْوَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »نَعَمْ«

عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے رخصت بتائی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ رخصت شدید حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی کمی وغیرہ تھی۔ ابن عباس نے فرمایا: ہاں!

5117,5118 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالاَ: كُنَّا فِي جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا«

حسن بن محمد حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کرلیا کرو۔

5119- وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا، فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلاَثُ لَيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا، أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا« فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اگر کوئی مرد و عورت تین روز تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس مدت اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

33- بَابُ عَرْضِ المَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

عورت کا صالح شخص سے نکاح کی درخواست کرنا

5120 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا البُنَانِيَّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ، قَالَ أَنَسٌ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ " فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ:

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کی پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے

5117,5118- صحیح مسلم:3399

5120- انظر الحدیث:6123 سنن نسائی:3250,3249 سنن ابن ماجہ:2001

مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، وَا سَوْأَتَاهْ وَا سَوْأَتَاهْ، قَالَ: »هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا«

کہا۔ اس کے پاس حیا کی کس درجہ کی ہے۔ ہائے خرابی، ہائے خرابی، حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہے، اسی لیے تو اس نے خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیش کیا۔

5121 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: »مَا عِنْدَكَ؟« قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: »اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ - قَالَ سَهْلٌ: وَمَا لَهُ رِدَاءٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ« . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ - أَوْ دُعِيَ لَهُ - فَقَالَ لَهُ: »مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟« فَقَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خود کو پیش کیا۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض کی۔ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ تہبند ہے جو آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا۔ اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو بلایا یا وہ حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ حضور! مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جو اس نے گن کر بتا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قرآن کریم جاننے کے سبب تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

34- بَابُ عَرْضِ الإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الخَيْرِ

نیک شخص سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا

5122 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن

5121- راجع الحديث:2310

5122- راجع الحديث:4005

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ »خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ« . فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہوگئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں سوچوں گا۔ میں کچھ دن انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک دن ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھے یہی لگا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا مجھے اس رویہ کے سبب ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا پس کچھ دن ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کا نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ اصل بات یہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے راز کھولنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ یہ خیال چھوڑ دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

5123 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا ام سلمہ کے

5123- راجع الحدیث: 5101

تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ؟ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ»

ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ:

{وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ، أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ} [البقرة: 235]- الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ حَلِيمٌ} [البقرة: 225] {أَوْ أَكْنَنْتُمْ} [البقرة: 235]: «أَضْمَرْتُمْ، وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ»

نکاح کا پیغام دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۵) ہر وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے مکنون کہتے ہیں۔

5124 - وَقَالَ لِي طَلْقٌ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ} [البقرة: 235] يَقُولُ: «إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ» وَقَالَ القَاسِمُ: «يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا، أَوْ نَحْوَ هَذَا» وَقَالَ عَطَاءٌ: "يُعَرِّضُ وَلاَ يَبُوحُ، يَقُولُ: إِنَّ لِي حَاجَةً، وَأَبْشِرِي، وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ، وَلاَ تَعِدُ شَيْئًا، وَلاَ يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا " وَقَالَ الحَسَنُ: {لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا} [البقرة: 235] «الزِّنَا» وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {حَتَّى يَبْلُغَ

ہم سے طلق بن غنام نے کہا: مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فیما عرضتم بہ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آدمی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہے۔ تم تو مجھ پر مہربان ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرنے والا ہے اور ایسے ہی الفاظ۔ عطاء قول ہے کہ تعریض کے طور پر بات کرے اور صاف نہ کہے مثلاً کہے کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے چاہنے والے بہت ہیں اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا ولی بغیر اسے بتائے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عدت کے اندر کے پھر نکاح کر لیا تو

الْكِتَابُ أَجَلَهُ} [البقرة: 235]: «تَنْقَضِيَ العِدَّةُ»

اب ان کے درمیان تفریق نہیں کروائی جائے گی۔ حسن بصری کا قول ہے لاتو عدوھن سرا سے زنا مراد ہے اور حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ الکتاب اجلہ، سے عدت پوری ہونا مراد ہے۔

36-بَابُ النَّظَرِ إِلَى المَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنا

5125 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُكِ فِي المَنَامِ يَجِيءُ بِكِ المَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر ایک فرشتہ تمہیں لے کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

5126 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوئی کہ اپنا نفس آپ کو پیش کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی، بغور ملاحظہ فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں ہے۔ فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں

5125- راجع الحدیث: 3895، صحیح مسلم: 6233

5126- راجع الحدیث: 5087,2310

إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ« فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: »مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟« قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - عَدَّدَهَا - قَالَ: »أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

ملی۔ فرمایا، دیکھو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ آدھا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تم باندھو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا حکم دیا چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ عرض کی فلاں فلاں سورتیں اور وہ گن دیں۔ فرمایا۔ یا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا۔ جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم کے سبب تمہیں اس کا مالک بنا دیا ہے۔

37- بَابُ مَنْ قَالَ: لاَ نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

ولی بغیر نکاح درست نہیں

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ: {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} [البقرة: 221] وَقَالَ: {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ} [النور: 32]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ترجمہ کنزالایمان: تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو۔ (پ ۲، البقرة ۲۳۵) پس اس میں خاوند دیدہ اور کنواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کرواؤ جب تک ایمان نہ لائے اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔ (پ ۱۸، النور ۳۲)

5127 - قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النِّكَاحَ فِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ دور جاہلیت میں نکاح کرنے کے چار طریقے تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کے لیے

5127- سنن ابو داؤد: 2272

الجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ اليَوْمَ: يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ، فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا، وَنِكَاحٌ آخَرُ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: أَرْسِلِي إِلَى فُلاَنٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلاَ يَمَسُّهَا أَبَدًا، حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الوَلَدِ، فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ. وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ العَشَرَةِ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى المَرْأَةِ، كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ، وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ، حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ، فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلاَنُ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ، وَنِكَاحُ الرَّابِعِ: يَجْتَمِعُ النَّاسُ الكَثِيرُ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى المَرْأَةِ، لاَ تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ البَغَايَا، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا، وَدَعَوْا لَهُمُ القَافَةَ، ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ، فَالْتَاطَ بِهِ، وَدُعِيَ ابْنَهُ، لاَ يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ «فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، هَدَمَ نِكَاحَ الجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ اليَوْمَ»

پیغام بھیجتا۔ پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا کہ تم فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے نفع لو۔ چنانچہ خاوند اپنی بیوی سے کنارا کش ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہاتھ نہ لگاتا، حتیٰ کہ جس سے فائدہ اٹھایا اس کا حمل ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو خاوند اپنی بیوی کے پاس آ جاتا، اس کو وہ لوگ نکاح استبضاع کہتے تھے۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم افراد جمع ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جنتی اور بچے کو پیدا ہوئے چند دن گزر جاتے تو ان سب کو پیغام بھیجتی۔ پس ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی۔ آپ اپنا معاملہ معلوم ہے اور میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، پس اے فلاں! یہ آپ کا بیٹا ہے۔ پس جو آپ کو پسند ہو اس کا نام رکھ دیجئے۔ پس وہ بچہ اسی کا شمار ہوتا اور وہ شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے لوگ ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے روکتی نہیں تھی۔ درحقیقت ایسی عورتیں طوائف ہوتی تھیں اور علامت کے لیے اپنے دروازے پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں۔ پس جو چاہتا وہ ان کے پاس جاتا۔ پس جب ان سے کسی کا حمل ٹھہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سارے اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ شناس کو بلاتے اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو دورِ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقہ

5128 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، {وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ، اللَّاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ، وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] قَالَتْ: «هَذَا فِي اليَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ، وَهُوَ أَوْلَى بِهَا، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا، فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا، وَلاَ يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا»

5129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: " لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ " فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، «فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي» فَقَالَ: بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: " فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ "

5130 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ

نکاح رہ گیا جو آج موجود ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) کے متعلق دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا۔ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت ابن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں غور کروں گا۔ میں چند دن تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر حضرت ابو بکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں؟

امام حسین بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ **لا تعضلو هن** والی آیت

5128- راجع الحديث: 2494

5129- راجع الحديث: 4005

5130- راجع الحديث: 4529

الحَسَنِ، {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ، فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا، لاَ وَاللَّهِ لاَ تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا، وَكَانَ رَجُلًا لاَ بَأْسَ بِهِ، وَكَانَتِ المَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآيَةَ: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] فَقُلْتُ: الآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ»

میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا تھا کچھ مدت بعد اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام لے کر آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کا اکرام کیا پھر بھی آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آ پہنچے میں تو خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ بھی نکاح نہیں کروں گا۔ اس شخص میں کوئی خرابی نہ تھی اور میری بہن بھی دوبارہ اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت فلا تعضلوھن والی آیت نازل فرمائی تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اب میں ضرور ایسا ہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی کے ساتھ نکاح کر دو۔

38- بَابُ إِذَا كَانَ الوَلِيُّ هُوَ الخَاطِبَ

وَخَطَبَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا، فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ: «أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: «قَدْ زَوَّجْتُكِ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ، أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا» وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا

جب ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے یہ سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خود تمہیں اپنی زوجیت میں لے لیتا ہوں۔ عطار کا قول ہے کہ گواہ کے سامنے مرد کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا ان سے جو اس کے ولی یا رشتہ دار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنا نفس آپ کو پیش کرتی ہوں ایک شخص نے عرض کی اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

5131 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي قَوْلِهِ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَتْ: «هِيَ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ، قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ، فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ، فَيَحْبِسُهَا، فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) یہ اس یتیمہ کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو کہ اس کے مال میں اس کا حصہ دار ہو لیکن نہ خود اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے دے کہ مبادا دوسرا مال میں حق دار بن جائے گا، اسی لیے روک کے رکھے تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

5132 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ، فَلَمْ يُرِدْهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: «وَلاَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟» قَالَ: وَلاَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ، وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: «لاَ، هَلْ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت نے آکر خود کو حضور ﷺ کے لیے پیش کیا۔ آپ نے نظر اُٹھا کر اسے دیکھا اور کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ عرض کی۔ لوہے کی انگوٹھی تک نہیں، ہاں میری یہ چادر ہے، اس میں سے آدھی اسے عطا فرما دیجئے اور آدھی میں رکھ لوں گا۔ فرمایا نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں قرآن مجید کچھ آتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم جاننے کے سبب اسے تمہارے نکاح میں دے دیا ہے۔

39- بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ} [الطلاق: 4] «فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ البُلُوغِ»

ارشاد ربانی ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی۔ (پ ۲۸، الطلاق ۴) بالغ ہونے سے پہلے عدت تین مہینے ہے۔

5132- راجع الحديث: 2310

5133 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

40- بَابُ تَزْوِيجِ الأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الإِمَامِ

اگر باپ اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرے

وَقَالَ عُمَرُ: «خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ»

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

5134 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ» قَالَ هِشَامٌ: وَأُنْبِئْتُ «أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ»

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام کا بیان ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

41- بَابٌ: السُّلْطَانُ وَلِيٌّ

بادشاہ کا ولی ہونا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے سبب میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

5135 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي، فَقَالَ: «إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لاَ إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا» فَقَالَ: مَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو پیش کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کی۔ حضور ﷺ اگر آپ کو ضرورت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو بس یہی تہبند ہے۔ فرمایا۔ اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تہبند سے محروم ہو جاؤ گے۔ کوئی

5133- راجع الحديث: 3894

5134- راجع الحديث: 3894

5135- راجع الحديث: 2310

أَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ: »التَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« فَلَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: »أَمَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟« قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ: »قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی فرمایا۔ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟ عرض کی۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لیے۔ فرمایا میں نے تمہارے اس قرآن کریم جاننے کے سبب اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

42- بَابُ لاَ يُنْكِحُ الأَبُ وَغَيْرُهُ البِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا

بالغہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا

5136 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: »أَنْ تَسْكُتَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہو؟ فرمایا۔ اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

5137 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ البِكْرَ تَسْتَحِي؟ قَالَ: »رِضَاهَا صَمْتُهَا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! کنواری لڑکی تو اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

43- بَابُ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا

5138 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ، ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ

یزید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد الرحمن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر

5136- انظر الحدیث: 6970,6968 صحیح مسلم: 3458 سنن نسائی: 1954

5137- انظر الحدیث: 6971,6946 صحیح مسلم: 3460 سنن نسائی: 3266

5138- سنن ابو داؤد: 4101 سنن نسائی: 3268 سنن ابن ماجہ: 1873

خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهْيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَرَدَّ نِكَاحَهُ».

دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

5139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ، نَحْوَهُ

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

44- بَابُ تَزْوِيجِ اليَتِيمَةِ "

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا

لِقَوْلِهِ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا} [النساء: 3] وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلاَنَةَ، فَمَكُثَ سَاعَةً، أَوْ قَالَ: مَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا - أَوْ لَبِثَا - ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَهَا، فَهُوَ جَائِزٌ " فِيهِ سَهْلٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ۔ (پ ۴، النسآء ۳) اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں عورت کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے یا پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ بس وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا دونوں رکے ہیں پھر ولی کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5140 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ لَهَا: يَا أُمَّتَاهُ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} [النساء: 3]- إِلَى قَوْلِهِ - {مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 3] قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا «فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اماں جان! آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی کے متعلق بتائیے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے زیر پرورش ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے سبب نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرما دی گئی، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے

5139- راجع الحدیث:5138

5140- راجع الحدیث:2494

فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ « قَالَتْ عَائِشَةُ: " اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الآيَةِ: أَنَّ اليَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ المَالِ وَالجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ " قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ

ورنہ حکم دیا ہے کہ ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ والی آیت نازل فرمادی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے، رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی طرف مائل ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی کمی کے سبب ناپسند ہو تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مائل نہ ہونے کے سبب لوگ اس کا خیال چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کرنے کا حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مہر جو اس کا حق ہے اسے پورا کریں۔

45-بَابُ إِذَا قَالَ الخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلاَنَةَ، فَقَالَ: قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ، وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ: أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ

ولی کا بغیر خاطب کے نکاح کرنا، پیغام دینے والا ولی سے کہے کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کردیجئے، وہ کہے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے تمہارا نکاح کردیا، اگرچہ اس نے خاوند کی رضامندی اور قبولیت معلوم نہ کی ہو

5141- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَ: »مَا لِي اليَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ« فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: »مَا عِنْدَكَ؟« قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: »أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« قَالَ:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو ہبہ کیا۔ فرمایا۔ مجھے تو اب عورتوں کی حاجت نہیں ہے۔ پس ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کردیجئے۔ فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا، اسے کچھ دو خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں۔ عرض کی۔

5141- راجع الحدیث: 5029,2310

مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «فَمَا عِنْدَكَ مِنَ القُرْآنِ؟» قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اتنا فرمایا میں نے تمہارا قرآن مجید جاننے کے سبب اس عورت کا تمہیں مالک بنا دیا۔

46-بَابُ لاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے، حتیٰ کہ پہلا منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے

5142-حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے حتیٰ کہ پہلا منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

5143-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ میں لگو سرگوشی نہ کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔

5144-وَلاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ»

اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے، حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا ارادہ ترک کر دے۔

47-بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الخِطْبَةِ

منگنی چھوڑنا

5145-حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمر نے

5142- راجع الحدیث: 2139، سنن نسائی: 3243

5143- انظر الحدیث: 6724,6066,6064

5144- راجع الحدیث: 5143,2140

5145- راجع الحدیث: 4005

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ، قَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ «خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک (ان کے جواب کا) انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جو آپ نے پیشکش کی تھی اس کے قبول کر لینے میں مجھے کوئی رکاوٹ نہ تھی لیکن یہ بات میرے علم میں تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے اس کا ذکر فرمایا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر کرنے کی جرات نہیں کرسکتا تھا۔ اگر حضور اس ارادے کو ترک فرما دیتے تو میں منظور کر لیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ ابن ابی عتیق نے زہری سے روایت کی ہے۔

48-بَابُ الخُطْبَةِ

خطبہ دینا

5146- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا»

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور انہوں نے خطبہ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک بعض تقریریں سحر انگیز ہوتی ہیں۔

49-بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالوَلِيمَةِ

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا

5147 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، قَالَ: قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا، يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ

خالد بن ذکوان حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر رونق ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔ جب

5146- انظر الحدیث: 5767 سنن ابو داؤد: 5007 سنن ترمذی: 2028

5147- راجع الحدیث: 4001

بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: «دَعِي هَذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ»

ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔ "اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جنہیں کل کی بات کا علم ہے۔" تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بات رہنے دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

50-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً} [النساء: 4]

وَكَثْرَةِ المَهْرِ، وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلاَ تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا} [النساء: 20] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً} [البقرة: 236] وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»

ترجمہ کنزالایمان: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو (پ ۴، النسآء ۴)

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ (پ ۴، النسآء ۲۰) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یا کوئی مہر مقرر کرلیا ہو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۶) اور اس کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

5148 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، " فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ العُرْسِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ " وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے برابر سونے پر ایک عورت سے نکاح کیا۔ جب نبی کریم ﷺ نے ان پر شادی کی علامات ملاحظہ فرمائیں تو ان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے کے بدلے نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی پر نکاح کیا۔

51-بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى القُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

5149 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد

-5148 راجع الحدیث: 2049,694

-5149 راجع الحدیث: 2310' صحیح مسلم: 3473' سنن نسائی: 3280,3200

سُفْيَانُ، سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُولُ: إِنِّي لَفِي القَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْنِيهَا، قَالَ: »هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟« قَالَ: لاَ، قَالَ: »اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« فَذَهَبَ فَطَلَبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: »هَلْ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟« قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: »اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

ساعدی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کہ ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے پیش کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوسری مرتبہ کھڑی ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے پیش کر دیا، آگے آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ کھڑی ہو کر عرض کی کہ میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا، آگے جو آپ کی رائے ہو۔ اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض گزار ہوا کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا۔ "کیا تمہیں کچھ قرآن کریم یاد ہے؟ عرض گزار ہوا مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں فرمایا کہ جاؤ میں نے قرآن مجید کے سبب تمہارا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔

52- بَابُ المَهْرِ بِالعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

لوہے کی انگوٹھی بھی مہر ہو سکتی ہے

5150 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: »تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ«

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ نکاح کرو خواہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

5150- سنن ابن ماجہ: 1889

53-بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ: »مَقَاطِعُ الحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ« وَقَالَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ، قَالَ: »حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي«

5151 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الفُرُوجَ«

54-بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لاَ تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »لاَ تَشْتَرِطِ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا«

5152 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلاَقَ أُخْتِهَا، لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا«

55-بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نکاح کی شرطیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی شرائط پوری کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر انکی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا، جو وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرائط کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے سبب تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

جن شرائط کا نکاح میں عائد کرنا درست نہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اسی کو وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔

دولہا پر زرد نشانات

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو حضور ﷺ سے روایت کیا ہے۔

5151- راجع الحدیث: 2721

5152- راجع الحدیث: 2140

5153 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی، ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کردو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

56- بَابٌ

باب

5154 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ المُسْلِمِينَ خَيْرًا، فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ» لاَ أَدْرِي: آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المؤمنین کے حجروں پر تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہوں نے آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو شخصوں کو بیٹھے دیکھا، پس آپ واپس تشریف لے گئے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ان کے جانے کی میں نے آپ کو خبر دی تھی یا کسی اور نے۔

57- بَابٌ: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا کو دعا دینا

5155 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشانات دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کرلیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، لہٰذا ولیمہ بھی کرلو، خواہ ایک

5153- راجع الحدیث: 2049، سنن نسائی: 3351

5154- راجع الحدیث: 4791

5155- راجع الحدیث: 2049، صحیح مسلم: 3475، سنن ترمذی: 1094، سنن نسائی: 3372، سنن ابن ماجہ: 1907

قَالَ: »بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

بکری ہی میسر آئے۔

58-بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ العَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا

5156- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي البَيْتِ، فَقُلْنَ: عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی زوجیت میں لیا تو میری والدہ ماجدہ مجھے آپ کے کاشانۂ اقدس میں لے کر آئیں۔ اس وقت کاشانہ اقدس میں انصاری کی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

59-بَابُ مَنْ أَحَبَّ البِنَاءَ قَبْلَ الغَزْوِ

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت

5157- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا، وَلَمْ يَبْنِ بِهَا "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا: ”میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کا ارادہ رکھتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

60-بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ، وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا

5158- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا "

عروہ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سال کی تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

5156- راجع الحدیث:3894

5157- راجع الحدیث:3124

5158- راجع الحدیث:3894

61-بَابُ البِنَاءِ فِي السَّفَرِ

5159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالمَدِينَةِ ثَلاَثًا، يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ، أَمَرَ بِالأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ« فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ »فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ«

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حی کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر ان کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ پتہ نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

62-بَابُ البِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلاَ نِيرَانٍ

5160 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى«

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی زوجیت میں لیا تو میری والدہ محترمہ مجھے لے کر آپ کے دولت خانے میں داخل ہوئیں۔ پس مجھے کوئی خوف محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے۔

63-بَابُ الأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

5161 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عورتوں کے لیے نمدے وغیرہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نمدے تیار کر لیے ہیں؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہمارے

5159- راجع الحدیث: 4312,371

5160- راجع الحدیث: 3894

5161- راجع الحدیث: 3631 صحیح مسلم: 5416 سنن ابو داؤد: 4145 سنن نسائی: 3386

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: »إِنَّهَا سَتَكُونُ«

پاس نمدے کہاں۔ فرمایا۔ جلد تمہارے پاس ہوں گے۔

64-بَابُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں

5162 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ«

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری شخص کے ساتھ کروایا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس تو بچیوں کے بجانے کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصار طرب کو پسند کرتے ہیں۔

65-بَابُ الهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

دلہن کو تحفہ دینا

5163 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الجَعْدُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: افْعَلِي، فَعَمَدَتِ الى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لِي: »ضَعْهَا« ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ: »ادْعُ لِي رِجَالًا - سَمَّاهُمْ - وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ« قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي، فَرَجَعْتُ فَإِذَا البَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بنی رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت زینب سے نکاح فرمایا تو حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش! ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں ہانڈی میں ڈال کر حیسہ تیار کیا اور پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں افراد کو بلا لاؤ اور ان کے علاوہ اور جتنے ملیں انہیں بھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ

5163- راجع الحدیث: 4791' صحیح مسلم: 3493' سنن ترمذی: 3218' سنن نسائی: 3387

الحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: »اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ« قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا، فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا، فَرَجَعَ فَدَخَلَ البَيْتَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الحُجْرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ، إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ، وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا، فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ، إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ، وَاللَّهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ} [الأحزاب: 53] قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ: »إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ«

دولت خانہ تو لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ پر اپنا دست مبارک رکھا، جو اللہ نے چاہا وہ اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے دس افراد کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سب افراد کھا چکے۔ چنانچہ اکثر باہر چلے گئے اور چند افراد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر ناگوار گزری۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کا دولت خانے میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبان حق ترجمان سے فرمانے لگے۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) ابو عثمان نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی دس سال سعادت حاصل کی ہے۔

66- بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور عاریتاً لینا

5164 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار

5164- راجع الحديث:3773

اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلاَدَةً فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ» فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ

عاریتاً لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف ایسی نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرما دی اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنا دیا۔

67-بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

مرد اپنی زوجہ کے پاس کیا پڑھے

5165 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے۔" اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے پھر اگر ان کے نصیب میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

68-بَابٌ: الوَلِيمَةُ حَقٌّ

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

5166 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں

5165- راجع الحدیث: 141

5166- راجع الحدیث: 4791

الْمَدِينَةَ، فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: «أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا القَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالُوا المُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ، وَأُنْزِلَ الحِجَابُ»

نے دس سال آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے متعلق جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا اچھی طرح علم ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی۔ چنانچہ جب حالت عروسی میں اگلی صبح کو نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور انہیں کھانا کھلایا تو لوگ کھا کر چلے گئے لیکن کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر کر دی تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ لوگ چلے جائیں۔ پس نبی کریم ﷺ چل دیئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

69- بَابُ الوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

ولیمہ ہو خواہ ایک بکری سے ہو

5167 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَنْ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ، نَزَلَ المُهَاجِرُونَ عَلَى الأَنْصَارِ، فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا، جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ گٹھلی برابر سونا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین نے مدینہ منورہ میں انصار کے پاس قیام کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت سعید بن

5167- راجع الحدیث: 2049

عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي، وَأُنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَتَزَوَّجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے الگ ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر بازار کی طرف چلے گئے کچھ خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا پھر انہوں نے نکاح کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری میسر ہو۔

5168 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ نے ایک بکری سے کیا۔

5169 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

5170 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ بَيَانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: «بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ، فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔

70- بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری بیوی سے زیادہ کرنا

5171 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ

5168- صحیح مسلم:3489، سنن ابو داؤد:3743، سنن ابن ماجہ:1908

5169- راجع الحدیث:371، صحیح مسلم:3483، سنن نسائی:3343

5170- راجع الحدیث:4791، سنن ترمذی:3219

5171- راجع الحدیث:5168,4791

وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ»

مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

71- بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

ایک بکری سے کم کا ولیمہ کرنا

5172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: «أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ»

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کچھ ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

72- بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ، وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلاَ يَوْمَيْنِ

دعوتِ ولیمہ قبول کرنی چاہیئے، سات دن تک ولیمہ کرنے کا حکم

اور حضور ﷺ نے ایک یا دو روز کی مدت معین نہیں فرمائی ہے۔

5173 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیئے کہ چلا جائے۔

5174 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فُكُّوا العَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا المَرِيضَ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

5175 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو

5173- انظر الحدیث:5179 صحیح مسلم:3495 سنن ابوداؤد:3736

5174- راجع الحدیث:3046

5175- انظر الحدیث:1239

أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِبْرَارِ القَسَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَعَنِ المَيَاثِرِ، وَالقَسِّيَّةِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ" تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَالشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ: «فِي إِفْشَاءِ السَّلاَمِ»

جواب دینے قسمیں پوری کرنے، مظلوج کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی چاندی کے برتنوں ریشمی گدوں، ریشمی کپڑوں اور استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابوعوانہ نے بواسفہ شیبانی، اشعث سے سلام پھیلانے کے متعلق میں اسی طرح روایت کی ہے۔

5176 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ العَرُوسُ، قَالَ سَهْلٌ: «تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا أَكَلَ، سَقَتْهُ إِيَّاهُ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ابوسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کو مدعو کیا اور اس دن ان کی اہلیہ حالتِ عروسی میں ان کی خدمت کررہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں علم ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے آپ کو وہی شیرہ پلایا تھا۔

73- بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جس نے دعوت کرنا چھوڑی اس نے اللہ تعالیٰ رسول کی نافرمانی کی

5177 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو دعوت کو ترک کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نافرمانی کی۔

74- بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ

سری پائے کی دعوت قبول کرنا

5178 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

5176- انظر الحدیث: 6685,5597,5591,5183,5182، صحیح مسلم: 5201، سنن ابن ماجه: 1912

5177- صحیح مسلم: 3509,3507، سنن ابو داؤد: 3742، سنن ترمذی:، سنن نسائی:، سنن ابن ماجه: 1913

5178- انظر الحدیث: 2568

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ«

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے سری کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں قبول کرلیتا اور اگر مجھے سری کا ہدیہ دیا جاتا تو میں قبول کرلیتا۔

75- بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي العُرْسِ وَغَيْرِهِ

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا

5179 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا« قَالَ: »وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي العُرْسِ وَغَيْرِ العُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ«

حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرلیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

76- بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى العُرْسِ

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا

5180 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ مُمْتَنًّا، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ«

عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ خوشی میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے محبوب ہو۔

77- بَابٌ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ

دعوت میں بری بات دیکھ کر واپس لوٹ آنا

وَرَأَى أَبُو مَسْعُودٍ، صُورَةً فِي البَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ، فَرَأَى فِي البَيْتِ سِتْرًا عَلَى الجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، فَقَالَ: »مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انصاری کی دعوت کی تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو

5179- راجع الحدیث:5173، صحیح مسلم:3502

5180- راجع الحدیث:3785

عَلَيْكَ، وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا، فَرَجَعَ«

اس بات کا خدشہ تھا لیکن آپ کے بارے میں خطرہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور واپس لوٹ آئے۔

5181 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى البَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟« قَالَتْ: فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ " وَقَالَ: »إِنَّ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ المَلاَئِكَةُ«

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے خفگی کو آپ کے چہرہ انور سے پہچان لیا۔ پس میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس گدے کا کیا حال ہے؟ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوا کریں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب جائیگا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو اور فرمایا جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

78-بَابُ قِيَامِ المَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي العُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

دلہن کا مہمان نوازی کرنا

5182 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلاَ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ، بَلَّتْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب ابو اسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی دعوت کی۔ ان کی دلہن نے ہی کھانا تیار کیا انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجور بھگو دی

5181- راجع الحديث:2105

5182- راجع الحديث:5176، صحيح مسلم:5203

تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ «فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ، تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ«

79- بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لاَ يُسْكِرُ فِي العُرْسِ

5183- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ العَرُوسُ فَقَالَتْ، أَوْ قَالَ: »أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ«

80- بَابُ المُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ«

5184- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ«

81- بَابُ الوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

5185 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي

تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ ایک برتن میں نکال کر نوش فرمانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو سید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس دن ان کی بیوی نے مہمانوں کی خدمت کی حالانکہ وہ عروسی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کی ناز برداری کرنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کر دگے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

عورتوں کے بارے میں وصیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان

5183- راجع الحدیث: 5176، صحیح مسلم: 5202

5184- راجع الحدیث: 3331

5185- انظر الحدیث: 6475,6138,6136,6018

حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ

رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے متعلق میری وصیت قبول کرلو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اگر تم سے سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑے رہو گے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔

5186-فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا«

پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے متعلق میری وصیت قبول کرلو۔

5187- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »كُنَّا نَتَّقِي الكَلاَمَ وَالاِنْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنے اور دل لگی کرنے سے بچتے تھے کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ باتیں اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

82-بَابُ {قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا} [التحريم: 6]

اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچاؤ

5188- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ«

حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام حاکم ہے اور اس سے پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اور اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک حاکم ونگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائیگا۔

83-بَابُ حُسْنِ المُعَاشَرَةِ

اہل وعیال کے ساتھ

5186- راجع الحدیث: 3331

5188- راجع الحدیث: 893، سنن ابن ماجہ: 1632

مَعَ الأَهْلِ

اچھا سلوک کرنا

5189- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لاَ يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا، قَالَتِ الأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ، عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ: لاَ سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلاَ سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ، قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لاَ أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ، قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِيَ العَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ، قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لاَ حَرٌّ وَلاَ قُرٌّ، وَلاَ مَخَافَةَ وَلاَ سَآمَةَ، قَالَتِ الخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلاَ يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ، قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ التَفَّ، وَلاَ يُولِجُ الكَفَّ لِيَعْلَمَ البَثَّ، قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ - أَوْ عَيَايَاءُ - طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ، قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي المَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ العِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ البَيْتِ مِنَ النَّادِ، قَالَتِ العَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ المَبَارِكِ، قَلِيلاَتُ المَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ المِزْهَرِ، أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ، قَالَتِ الحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، وَمَا أَبُو زَرْعٍ، أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں عہد کیا کہ اپنے اپنے شوہر کی کوئی ذرا سی بات بھی نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک رسائی آسان ہو اور نہ وہ اتنا عمدہ جس کے لیے کوئی اتنی مشقت اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کی باتیں بیان کیں تو اسے چھوڑ نہ دوں، ورنہ مجھے اس کی تمام ظاہر اور چھپی ہوئی خامیوں کا پتہ ہے۔ تیسری نے کہا کہ میرا خاوند ایک لمبا آدمی ہے۔ اگر اس کی خامیاں بیان کردوں تو طلاق دے دی جاؤں گی اور اگر بیان نہ کروں تو ٹکی ہوئی ہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند وادی تہامہ کی آب و ہوا کی طرح معتدل ہے، نہ گرم نہ سرد۔ نہ ڈرتا ہے اور نہ اسے اکتاہٹ ہوتی ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر میں چیتے کی طرح اور باہر شیر ہے۔ جو کہتا ہے اس کے متعلق پوچھتا بھی نہیں۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سارا ہی کھا جائے، پینے لگے تو ایک قطرہ نہ رہنے دے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی بستر پر رہتا ہے۔ نہ مجھے چھوتا ہے اور نہ کبھی میرا حال معلوم کرتا ہے۔ ساتویں کہنے لگی کہ میرا خاوند جاہل احمق اور ست انسان ہے۔ میرے اوپر اُلٹا پڑا رہتا ہے۔ دنیا بھر کی ساری خرابیوں کا مجموعہ ہے۔ ذرا سی بات پر سر پھاڑ دے یا ہاتھ توڑ دے اور چاہے تو دونوں ہی کام کر بیٹھے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرے خاوند کا چھونا خرگوش کے چھونے کی مثل ہے مگر اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ

فَبَجَّحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلاَ أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ، أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا، جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، لاَ تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلاَ تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلاَ تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ، قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، «وَلاَ تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ "

میرے خاوند کا گھر اعلیٰ ہے۔ لمبا اور راکھ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے قریب ہی جرگہ گھر ہے دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک ہے کہ وہ ہر بھلائی اور اچھائی والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اونٹ ہیں جو گھر کے اطراف بیٹھے رہتے ہیں۔ مہمانوں کیلئے اونٹ ذبح کرواتا ہے۔ جیسے ہی وہ گھنٹی کی آواز سنتے ہیں تو انہیں اپنے ذبح ہونے کا علم ہوجاتا ہے۔ گیارھویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے۔ ابوزرع کا کیا پوچھنا اس نے زیورات سے میرے کانوں کو بھاری کردیا۔ کھلا پلا کر میرے بازوؤں کو فربہ کردیا کہ مجھے اپنا موٹاپا کو محسوس ہوتا ہے۔ شادی سے پہلے چند بھیڑ بکریوں پر مشکل سے گزارکر رہی تھی لیکن ابوزرع نے مجھے بہت سارے گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنادیا۔ اتنی جائیداد کا مالک ہونے پر بھی مزاج کا بہت اچھا ہے۔ میری باتوں کا وہ کبھی برانہیں مناتا، سوجاؤں تو صبح تک سوتی رہوں لیکن کبھی نہیں جگاتا۔ اپنی مرضی سے کھاتی پیتی ہوں۔ ابوزرع کی ماں یعنی میری ساس کا کیا کہنا۔ اس کے صندوق بھرے ہوئے ہیں اور گھر وسیع ہے۔ ابورع کا بیٹا نہایت دبلا پتلا اور نازک اندام ہے۔ اتنا قلیل الغذا کہ چھوٹی سی بکری کی ایک ہی دستی میں پیٹ بھر جائے۔ ابوزرع کی بیٹی کی کیا بات ہے۔ باپ اور ماں کی لاڈلی اور تابعدار ہے مگر سوکن کے دل کی جلن ہے۔ ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کہنا۔ ہماری باتیں ادھر ادھر نہیں کرتی اور نہ گھر کے کسی راز کو پھیلاتی ہے کوئی چیز چرا کہ نہیں کھاتی اور گھر کی اچھی طرح صفائی رکھتی ہے اور گھر کو صاف ستھرا رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک دن ابوزرع ایسے وقت گھر سے باہر نکلا میں دودھ سے مکھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت ملی جس کے چیتے کے

5190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كَانَ الحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ»، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، تَسْمَعُ اللَّهْوَ

84- بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

5191 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا} [التحريم: 4] حَتَّى حَجَّ

بچوں کی طرح دو بچے تھے جو اس کی بغل میں پستانوں سے کھیلتے ہوئے دودھ پی رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس کے بعد مجبوراً میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھڑسوار اور نیزہ بازی کا شوقین تھا۔ اس نے مجھے بہت سے جانور اور ہر قسم کے سامان سے ایک جوڑا دیا۔ اس نے مجھے اجازت دی کہ جتنا چاہو کھاؤ پیو اور اپنے عزیزوں کو بھی کھلاؤ، لیکن اس نے جتنا مال مجھے دیا اس سے تو ابوزرع کا ایک برتن بھی نہیں بھرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے لیے اسی طرح ہوں جیسے ام ذرع کے لیے ابوزرع تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں ان کا کھیل دیکھتی رہی، حتیٰ کہ اپنی مرضی سے گئی۔ اس سے دیکھ لو کہ ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

باپ کی خاوند کے متعلق بیٹی کو نصیحت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی کریم ﷺ کی ان دونوں ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے روانہ ہوئے اور میں نے بھی ان کے ہمراہ حج کیا۔ راستے میں وہ قضائے حاجت کے لیے ایک جانب گئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر

5190- راجع الحديث:454

5191- راجع الحديث:89

وَحَجَجْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ،
ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ
لَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ مَنِ المَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا}
[التحريم: 4]؟ قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا
عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيثَ
يَسُوقُهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي
أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ، وَكُنَّا
نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا
حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ اليَوْمِ مِنَ الوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ،
وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ
تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ
نِسَاءِ الأَنْصَارِ، فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي،
فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ
أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ اليَوْمَ
حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ
مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَنَزَلْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ،
أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ
وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي؟ لاَ
تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ
تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلاَ تَهْجُرِيهِ، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ،

ادھر چلا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں نے ہاتھ
دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں نے عرض کی۔ اے
امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی وہ دو ازواج کون سی ہیں
جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فرمایا ہے؟
فرمایا اے ابن عباس! تم پر حیرانی ہے، وہ عائشہ اور حفصہ
ہیں۔ پھر حضرت عمر نے مثل سابق حدیث بیان کرتے
ہوئے فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی ہم دونوں
مدینہ منورہ کے عوالی میں قیام پذیر تھے ہم دونوں نبی کریم
ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی خبریں باری باری
حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن وہ حاضر ہوتا اور
ایک دن میں حاضر ہوتا اور واپسی پر اپنے ساتھی کو وحی اور
آپ کے ارشاداتِ عالیہ کے بارے میں بتادیا جاتا۔
چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں یونہی کرتے۔ ہمارے قریشی
حضرات عورتوں پر غالب رہتے تھے لیکن جب ہم یہاں
آئے تو عورتوں کو انصاری حضرات پر غالب پایا۔ چنانچہ
ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا اثر قبول کرنا
شروع کر دیا۔ میں نے ایک مرتبہ اپنی زوجہ کو ڈانٹا تو اس
نے مجھے پلٹ کر کہا کہ آپ جواب دینے کو ناپسند کیوں
ٹھہراتے ہیں جبکہ خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ کی ازواج
مطہرات آپ کو پلٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان میں
سے سارا دن شام تک آپ سے کنارہ کشی کرتی ہے۔ میں
اس بات سے خوفزدہ ہو گیا اور میں نے کہا کہ جو ان میں
سے ایسا کرے وہ تو نقصان میں ہے۔ پھر میں نے اپنے
کپڑے پہنے اور بارگاہ رسالت کی طرف روانہ ہو گیا۔
چنانچہ حفصہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ اے حفصہ! کیا
تمہیں اس بات کا ہوش نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی
ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ
گی لہذا نبی کریم ﷺ سے زیادہ مطالبہ نہ کرو، پلٹ کر

وَلاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الخَيْلَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ اليَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ، أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ - وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ - فَقَالَ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا، أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي المَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى المِنْبَرِ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ المَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الغُلاَمُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلاَمِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ

جواب نہ دو اور آپ سے لاتعلقی نہ کرنا۔ اپنی زائد ضرورت کے لیے مجھ سے مانگ لیا کرو۔ اپنی ہمسائی کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہم میں مشہور تھا کہ غسان کا بادشاہ ہم سے جنگ کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں نعلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی ایک دن اپنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا۔ اس نے بڑے زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ ہیں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا واقعہ ہوگیا۔ میں نے کہا۔ کیا ہوا کیا غسان کا بادشاہ آ گیا؟ اس نے کہا بلکہ اس سے بھی بڑا خطرناک واقعہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ ناکام ہوئی اور نقصان میں رہی، میرا گمان بھی یہی تھا کہ جلد ایسا ہوگا میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے جا کر ایک گوشے میں تشریف فرما ہو گئے اور میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا روتی کیوں ہو کیا میں تمہیں ڈراتا نہ تھا بتاؤ کیا تمہیں نبی کریم ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ علم نہیں لیکن آپ کنارہ کش ہو کر بالا خانے میں تشریف فرما ہیں۔ میں باہر نکلا منبر شریف کی طرف گیا جبکہ وہاں کتنے ہی لوگ تھے اور کچھ رو رہے تھے۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن بے قرار ہو کر نبی کریم ﷺ کے بالا خانے کی جانب چل پڑا۔ میں نے آپ کے حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے

رَجَعَ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الغُلاَمَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، قَالَ: إِذَا الغُلاَمُ يَدْعُونِي، فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: «لاَ» فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ البَصَرَ، غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلاَثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا، وَهُمْ لاَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: «أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ: يَا

نبی کریم ﷺ سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان میں بیٹھا۔ پھر جب پریشانی غالب آئی تو میں نے غلام کے پاس جا کر کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش رہے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو اجازت عطا فرمادی ہے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کوئی کپڑا بچھائے بغیر کھردری چٹائی پر آرام فرما ہیں اور بدن اطہر پر چٹائی کے نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ سرہانے تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے سلام کر کے کھڑے ہی کھڑے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا حضور نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا۔ نہیں۔ پس میں نے تکبیر کہی اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی تا کہ حضور کا دل بہلے کہ یا رسول اللہ! ہم قریش تو عورتوں پر غالب رہتے ہیں لیکن جب سے ہم مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کے حضرات پر عورتوں کو غالب دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ میں نے پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کاش آپ نے دیکھا ہوتا کہ میں حفصہ کے پاس گیا، تو میں نے اس سے کہا کہ اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم ﷺ کو سب سے محبوب ہے۔ میری مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ اب میں آپ کی تبسم ریزی کو دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ دولت خانے میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانہ اقدس میں تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں نے عرض

رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً» فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ، ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

کی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے لیے وسعتی فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لوگوں پر کتنی وسعت فرمائی گئی اور انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔ پس نبی کریم ﷺ اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرما تھے۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی بھلائیوں کا بدلہ دنیا کی زندگی میں جلدی ہی مل جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ اس حدیث کی رو سے نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے انتیس دن کنارا کشی کیے رکھی جبکہ حضرت حفصہ نے راز کی کوئی بات حضرت عائشہ کو بتادی تھی۔ آپ نے حالتِ غضب میں ان سے فرما دیا تھا کہ ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا اور انتیس دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ میں مسلسل شمار کرتی آ رہی ہوں کہ ابھی انتیس دن گزرے ہیں۔ فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی دنوں کا تھا حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار دینے والی آیت نازل فرمائی تو اپنی ازواج مطہرات میں سے آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے۔

85-بَابُ صَوْمِ المَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے

5192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَصُومُ المَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

5192- راجع الحديث: 2066

86- بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

بیوی کا خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کرنا

5193- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

5194- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کر دے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

87- بَابُ لَا تَأْذَنِ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

بیوی کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر خاوند کی اجازت سے

5195- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ» وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو خاوند کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ دار ہوگی۔ ابو الزناد، موسیٰ، ان کے والد نے حضرت ابو ہریرہ سے روزے کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

5193- راجع الحدیث: 3237

5194- راجع الحدیث: 3237، صحیح مسلم: 3524

5195- راجع الحدیث: 2066

88-بَاب

5196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا المَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ»

باب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے اکثر مفلس لوگ تھے اور مالداروں کو روک دیا گیا تھا۔ جبکہ دوزخیوں کو ابھی دوزخ میں جانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

89-بَابُ كُفْرَانِ العَشِيرِ

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الخَلِيطُ، مِنَ المُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاوند کی ناشکری

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر مشتق ہے معاشرہ سے حضرت ابوسعید نے حضور سے اس کی روایت کی ہے۔

5197 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ پس آپ نے لمبا قیام فرمایا، جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، پھر لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے مختصر تھا۔ لمبا رکوع فرمایا اور وہ پہلے سے مختصر تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہوگئے۔ اور کافی دیر تک قیام فرمایا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کچھ مختصر تھا اور لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا اور فارغ ہوگئے اور آفتاب روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالٰی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔

5196- صحیح مسلم:6872

5197- راجع الحدیث:29

فَقَالَ: »إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ«

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: »إِنِّي رَأَيْتُ الجَنَّةَ، أَوْ أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »بِكُفْرِهِنَّ« قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: "يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے دستِ مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے کہا کہ میں نے جنت دیکھی یا مجھے دکھائی گئی تو میں نے انگوروں کے ایک گچھے کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج جیسا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور میں نے اس میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا۔ وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو۔ پھر تم سے ذرا سا کچھ ہوجائے تو کہتی ہے کہ میں نے تم سے کوئی بھلائی کبھی دیکھی ہی نہیں۔

5198 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب میں جنت کی طرف نکلا ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اکثر مفلس لوگ ہیں اور جب میں دوزخ کی طرف نکلا تو دیکھا کہ اس میں اکثر عورتیں ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر نے روایت کی ہے۔

90-بَابٌ: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

بیوی کا شوہر پر حق

قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو جحیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5199- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص

5198- راجع الحديث: 3241

5199- راجع الحديث: 1974,1131

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَلاَ تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ دن میں روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ یارسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا۔ ایسا نہ کرو بلکہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

91- بَابٌ: المَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی خاوند کے گھر کی نگران ہے

5200 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

92- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ} [النساء: 34]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا} [النساء: 34]

ترجمہ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۳۴)

-5200 راجع الحديث:893

5201 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ؟ قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ علیحدہ رہنے کے لیے فرمایا اور اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہو گئے۔ جب آپ انتیس دن کے بعد وہاں سے نیچے تشریف لائے تو عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ الگ رہنے کے لیے فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

93-بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، رَفَعَهُ: «غَيْرَ أَنْ لاَ تُهْجَرَ إِلَّا فِي البَيْتِ» وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

معاویہ بن حیدہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ گھر سے نہ جائے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

5202 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لاَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا؟ قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا»

عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ نے ان کے پاس کی یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے عرض کی گئی کہ اے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

5203 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رو رہی ہیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت

5201- راجع الحدیث:1911

5202- راجع الحدیث:1910

5203- سنن نسائی:3455

عَبَّاسٍ، قَالَ: أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا، فَخَرَجْتُ إِلَى المَسْجِدِ، فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ، فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ. فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا» فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ

بھی۔ پس میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم ﷺ کی جانب اس بالا خانے پر چڑھنے لگے جس میں آپ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں جواب نہ ملا دوسری مرتبہ سلام کیا لیکن جواب نہ آیا۔ تیسری مرتبہ سلام کیا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ فرمایا، نہیں لیکن میں ان سب ایک ماہ کنارا کش رہوں گا۔ پس آپ انتیس دن الگ رہے اور پھر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

94- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

عورت کو کتنی ضرب لگائی جا سکتی ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ: {وَاضْرِبُوهُنَّ} [النساء: 34] : «أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ»

5204 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ العَبْدِ، ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ اليَوْمِ»

فرمان اللہ عزوجل ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں مارو (پ ۵، النسآء ۳۴) یعنی ضرب غیر شدید۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو لونڈی غلاموں کی طرح نہ مارے پیٹے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے مجامعت کرنے بیٹھ جائے۔

95- بَابُ لاَ تُطِيعُ المَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

گناہ میں بیوی کا شوہر کی اطاعت نہ کرنا

5205 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا، فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ اتفاقاً کہ لڑکی کے سر کے بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر

5204- راجع الحدیث: 4942,3377

5205- انظر الحدیث: 5934 صحیح مسلم: 5535,5534,5533 سنن نسائی: 5112

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا، فَقَالَ: «لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ المُوصِلاَتُ»

کے عرض کی کہ لڑکی کا خاوند مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جڑواؤ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ بال جوڑنے جڑوانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

96- بَابُ {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128]

اگر بیوی خاوند کی زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ رکھے

5206 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128] قَالَتْ: " هِيَ المَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لاَ يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا، فَيُرِيدُ طَلاَقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، تَقُولُ لَهُ: أَمْسِكْنِي وَلاَ تُطَلِّقْنِي، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالقِسْمَةِ لِي، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ}

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۸) کے متعلق فرمایا کہ یہ اس عورت کے متعلق ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ وہ اسے زوجیت میں رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے۔ اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں پھر دوسری عورت سے نکاح بھی کر لیں اور میں اپنا نان نفقہ اور باری معاف کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۸)

97- بَابُ العَزْلِ

عزل کرنا

5207 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عطا نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

5208 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ وَالقُرْآنُ يَنْزِلُ»،

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔

5206- راجع الحدیث: 2450

5207- انظر الحدیث: 5209,5208

5208- صحیح مسلم: 3544، سنن ترمذی: 1137، سنن ابن ماجہ: 1927

5209 - وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقُرْآنُ يَنْزِلُ»

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

5210 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا، فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ - قَالَهَا ثَلاَثًا - مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ»

ابن محیریز نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آ کر رہے گی۔

98- بَابُ القُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالنا

5211 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ القُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلاَ تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا، وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے مابین قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی باری آئی جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی جانب آئے جبکہ اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور چل پڑے۔ جب منزل پر اترے تو

5209- راجع الحدیث: 5208,5207

5210- راجع الحدیث: 2229

5211- صحیح مسلم: 6248

عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، وَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا "

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیئے اور کہنے لگیں۔ اے رب! مجھ پر کوئی سانپ مسلط کر دے تاکہ وہ مجھے ڈس لے کیونکہ میں ایک لفظ شکایتاً بھی حضور سے کہنے کی جرأت نہیں رکھتی۔

99-بَابُ المَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ

بیوی کا اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینا

5212 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ «وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ»

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ دی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس خود ان کی اور حضرت سودہ کی باری کے دن تشریف فرما ہوتے تھے۔

100-بَابُ العَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا

{وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ} [النساء: 129]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَاسِعًا حَكِيمًا} [النساء:130]

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے۔ (پ۵، النساء ۱۲۹، ۱۳۰)

101-باب إذا تزوج البكر على الثيب

شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

5213 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ابو قلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے

5212- راجع الحدیث: 2593، صحیح مسلم: 3615

5213- انظر الحدیث: 5214، صحیح مسلم: 3612,3611، سنن ابو داؤد: 2134، سنن ترمذی: 1139، سنن ابن ماجه: 1916

وَلَكِنْ قَالَ: »السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ البِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا«

نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور جب شوہر دیدہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رہے۔

102-بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى البِكْرِ

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا

5214- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ البِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى البِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ثُمَّ قَسَمَ« قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ، قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور پھر باری معین کرے لیکن جب کنواری لڑکی کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین روز رہے اور پھر باریاں مقرر کرلے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ایوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا رفع نبی کریم ﷺ تک ثابت ہے۔

103-بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

جو ایک غسل سے اپنی بیویوں کے پاس جائے

5215- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ »أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ«

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

104-بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي اليَوْمِ

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا

5216- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی

5214- راجع الحديث:5213

5215- راجع الحديث:268,284

5216- صحیح مسلم:3664، سنن ابوداؤد:3715، سنن ترمذی:1831، سنن نسائی:، سنن ابن ماجہ:3323

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ»

ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس کچھ دیر قیام فرمایا لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

105- بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

بیمار اپنی بیویوں کی اجازت سے ایک بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

5217 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي اليَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے سبب آپ پوچھا کرتے تھے، لہذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وصال فرمانے تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رونق افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس دن آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کا وصال میرے گھر میں ہوا، اس وقت آپ میری گود میں گلے اور سینے کے درمیان لگے ہوئے تھے اور اللہ نے میرا اور آپ کا لعاب دہن بھی ملا دیا۔

106- بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

خاوند کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا

5218 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: دَخَلَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھا

5217- راجع الحدیث:890

5218- راجع الحدیث:4913

حَفْصَةَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةِ، لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَتَبَسَّمَ»

جانا جس کا حسن و جمال رسول اللہ ﷺ کو پسند آ گیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ جب میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کی تو آپ تبسم فرمانے لگے۔

107- بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنَ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

کوئی چیز نہ ملے اور سوکن سے فخر کے طور پر کہے کہ ملی ہے

5219 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ»

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اسے اس سے زیادہ نان نفقہ بتایا کروں جو میرا خاوند مجھے دیتا ہے تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کہنا کہ ملی ہے، یہ ایسا ہے جیسے کوئی مکر و فریب کا لباس پہن لے۔

108- بَابُ الْغَيْرَةِ

غیرت کا بیان

وَقَالَ وَرَّادٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي»

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کردوں رسول خدا نے فرمایا۔ لوگو! تمہیں سعد کی بات پر حیرانی ہوتی ہے حالانکہ میں اس سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

5220 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ، وَمَا

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو، اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں

5219- صحیح مسلم: 5550,5549، سنن ابو داؤد: 4997

5220- راجع الحدیث: 4634، صحیح مسلم: 6923

أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ»

ہے جسے مدح وثنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

5221 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے امت محمد! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے امت محمد! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنسے اور ضرور تم زیادہ رویا کرتے۔

5222 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ»

عروہ بن زبیر اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔

5223 - وَعَنْ يَحْيَى، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

5223م - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ المُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن ایسا فعل کرے جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

5224 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ، وَمَا لَهُ فِي الأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلاَ مَمْلُوكٍ، وَلاَ شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي المَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد، مال، لونڈی غلام وغیرہ کوئی چیز نہ تھی، سوائے پانی کھینچنے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں چراتی، پانی پلاتی ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا گوندھتی تھی، البتہ

5221- راجع الحديث:1044

5222- صحیح مسلم:6927، سنن ترمذی:1168

5224- راجع الحديث:3151

أُحْسِنُ أَخْبِزُ، وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي"

میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری انصاری ہمسایہ عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ تعریف کے لائق عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لایا کرتی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عطا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ راستے میں مجھے رسول اللہ ﷺ مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند لوگ تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بیٹھانے کے لیے اونٹ سے اخ اخ کہا۔ پس مجھے لوگوں کے ساتھ چلنے سے حیا آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آ گئی، کیونکہ وہ بڑے غیرت مند انسان ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ میں حیا محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ جسے رسول اللہ ﷺ ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور حضور کے ساتھ آپ کے چند صحابہ تھے آپ نے مجھے بٹھانے کے لیے اونٹ کو ٹھہرایا لیکن مجھے اس بات سے شرم آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، تمہارا گٹھلیاں اٹھا کر لانا حضور کے ساتھ سوار ہونے سے مجھ پر زیادہ گراں ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر نے ہمارے لیے ایک خادم بھیج دیا جس نے میری طرف سے گھوڑے کی ساری ذمہ داری سنبھال لی اور یوں انہوں نے مجھے اس کام سے خلاصی دے دی۔

5225 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک روجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم ﷺ جس روجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس

5225- راجع الحدیث: 2481

الخَادِمِ، فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ» ثُمَّ حَبَسَ الخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ المَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ

سے کابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ پس نبی کریم ﷺ رکابی کے ٹکڑے جمع کرنے لگے اور اس کھانے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا: تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرالیا، حتیٰ کہ جس زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر ان کے گھر واپس بھیجی جن کی رکابی تھی اور ٹوٹی ہوئی رکابی ان کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔

5226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " دَخَلْتُ الجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الجَنَّةَ، فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ " قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

5227 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا " فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي المَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کسی گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا۔ یہ حضرت عمر کے لیے ہے پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض

5226- راجع الحدیث:3679

5227- راجع الحدیث:3242' صحیح مسلم:6150

أَوَعَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ؟

گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

109-بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

عورتوں کی غیرت اور روٹھنا

5228- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى» قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: "أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لاَ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قُلْتِ: لاَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ" قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے خوب معلوم ہو جاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ بات آپ کس طرح جان لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو یہی کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام لینا ہی چھوڑتی ہوں۔

5229- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہ پر میں غیرت آتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی جانب یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دو۔

110-بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الغَيْرَةِ وَالإِنْصَافِ

غیرت و انصاف کے خلاف بات کا اپنی بیٹی سے دور کرنا

5230- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابو طالب کے نکاح میں دے دیں۔

5228- انظر الحديث: 6078 صحيح مسلم: 6235

5229- راجع الحديث: 3816

5230- راجع الحديث: 3714

اسْتَأْذَنُوا أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلاَ آذَنُ، ثُمَّ لاَ آذَنُ، ثُمَّ لاَ آذَنُ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا« هَكَذَا قَالَ

پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا۔ اگر علی بن ابوطالب بھی یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ کیونکہ وہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے ناگوار لگے وہ مجھے بھی ناگوار لگتی ہے اور جو چیز اسے اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

111- بَابُ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَتَرَى الرَّجُلَ الوَاحِدَ، يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ«

حضرت ابوموسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔

5231 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ«

قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی۔ زنا اور شراب نوشی کی کثرت ہوجائے گی۔ مرد کم ہوجائیں گے، عورتیں زیادہ ہوجائیں گی، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی نگرانی ایک مرد پر ہوگی۔

112- بَابُ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى المُغِيبَةِ

آدمی عورت کے پاس تنہائی میں نہیں جاسکتا جبکہ ذی محرم موجود نہ ہو

5232 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

5231- انظر الحديث:80

5232- صحیح مسلم:5638، سنن ترمذی:1171

لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ؟ قَالَ: «الحَمْوُ المَوْتُ»

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تنہا عورت کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیور تو موت ہے۔

5233 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

113- بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں میں مرد کا عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا

5234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلاَ بِهَا، فَقَالَ: «وَاللَّهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصاری کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (لوگ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

114- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ المُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى المَرْأَةِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کو عورتوں کے پاس جانے سے ممانعت

5235 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت

5233- راجع الحديث: 1862

5234- راجع الحديث: 3786

5235- راجع الحديث: 4324

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلاَنَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُنَّ»

ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابو امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالٰی نے آپ حضرات کو طائف پر فتح دی تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ اس کے آگے چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔

115- بَابُ نَظَرِ المَرْأَةِ إِلَى الحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

عورتوں کا حبشیوں کو دیکھنا

5236- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ» ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، الحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حتیٰ کہ دیکھتے دیکھتے میں خود تھک گئی۔ اب دیکھ لیجیے کہ ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شوقین بھی ہو۔

116- بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا

5237- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا، فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قَدْ أَذِنَ اللَّهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے پہچان لیا اور کہا۔ اے حضرت سودہ! آپ ہم سے چھپی ہوئی نہیں۔ پس جب وہ نبی کریم ﷺ کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دستِ مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہوگیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں ضروری حاجت کے

5236- راجع الحديث: 454' سنن نسائي: 1594

5237- صحيح مسلم: 5634م

وقت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

117- بَابُ اسْتِئْذَانِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الخُرُوجِ إِلَى المَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے خاوند سے اجازت لینا

5238 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى المَسْجِدِ فَلاَ يَمْنَعْهَا»

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کیا جائے۔

118- بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا حلال ہے

5239 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَأْذَنِي لَهُ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي المَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الوِلاَدَةِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے تو نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے سے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

119- بَابُ: لاَ تُبَاشِرِ المَرْأَةُ

عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت

5238- راجع الحدیث: 865، صحیح مسلم: 987، سنن نسائی: 705

5239- راجع الحدیث: 2644

الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

5240 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُبَاشِرُ المَرْأَةُ المَرْأَةَ، فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا»

5241 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُبَاشِرِ المَرْأَةُ المَرْأَةَ، فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا»

120- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي

5242 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ المَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ"

121- بَابُ لاَ يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الغَيْبَةَ، مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ

کی خوبیاں بیان نہ کرے

ابو وائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاءاللہ کہہ لیجئے جس کو وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاءاللہ کہہ لیتے تو ان کا قول نہ ٹوٹتا اور حاجت پوری ہو جاتی۔

طویل عرصہ کے بعد سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے تا کہ گھر والوں پر تہمت کا

5240- انظر الحديث: 5241

5241- راجع الحديث: 5240، سنن ابو داؤد: 2150، سنن ترمذی: 2792

5242- راجع الحديث: 2819، صحیح مسلم: 4264، سنن نسائی: 3865

أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

5243 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا»

5244 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الغَيْبَةَ فَلاَ يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا»

موقعہ نہ آئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر سے رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص طویل عرصہ اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

122- بَابُ طَلَبِ الوَلَدِ

5245 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ» قُلْتُ: إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: "أَمْهِلُوا، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ - قَالَ: وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ: أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الحَدِيثِ - الكَيْسَ الكَيْسَ يَا جَابِرُ" يَعْنِي الوَلَدَ

اولاد کی طلب کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز بھگانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے ملا۔۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ فرمایا تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نئی نئی شادی کی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی جو تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ جب ہم پہنچنے ہی والے تھے تو فرمایا۔ ذرا ٹھہر جاؤ کہ رات ہو جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تا کہ بکھرے بالوں والی اپنے بالوں میں کنگھی کرے اور جو خاوند کی غیر حاضری کی وجہ سے زائد بالوں سے پاک نہ ہوئی۔ اس حدیث

5243- راجع الحدیث:1801،443

5244- راجع الحدیث:443 'صحیح مسلم:4944 'سنن ابو داؤد:2777

5245- راجع الحدیث:5079

میں مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضور نے فرمایا کرو۔اے جابر اولاد کی طلب کرو۔

5246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا، فَلاَ تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ، حَتَّى تَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ« قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَعَلَيْكَ بِالكَيْسِ الكَيْسِ« تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الكَيْسِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آنے لگو تو ذرا ٹھہر جایا کرو تا کہ تمہاری عدم موجودگی کی وجہ سے وہ بالوں سے پاک ہولیں اور بکھرے بالوں میں کنگھی کرلیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔تمہیں اولاد کی طلب کرنا چاہیے اولاد کی طلب کے بارے میں ، عبید اللہ ، وہب، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

123- بَابُ تَسْتَحِدُّ المُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ

عورتوں کا زائد بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

5247- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا، كُنَّا قَرِيبًا مِنَ المَدِينَةِ، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: »أَتَزَوَّجْتَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟« قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: »فَهَلَّا بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ« قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: »أَمْهِلُوا، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز دوڑانا شروع کر دیا۔ پس ایک سوار پیچھے سے میرے نزدیک آپہنچا اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا دیا جو اس کے پاس تھا۔ پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے پیچھے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے فرمایا۔تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ انکا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے اور داخل ہونے کو تھے تو فرمایا

5246- راجع الحديث: 5079,443

5247- انظر الحديث: 5079,443

عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ»

کہ ذرا ٹھہر جاؤ حتیٰ کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تا کہ پراگندہ بالوں والی عورتیں کنگھی کر لیں اور زائد بالوں سے پاک ہو جائیں۔

124- بَابُ

{وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ} [النور: 31]- إِلَى قَوْلِهِ - {لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ} [النور: 31]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ (پ ۱۸، النور ۳۱)

5248 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ»

ابو حازم کا بیان ہے کہ لوگوں کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا پس لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا جو مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تنہا رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پس ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور اسکی راکھ آپ کے زخم میں بھری گئی۔

125- بَابُ

{وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الحُلُمَ مِنْكُمْ} [النور: 58]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے۔ (پ ۱۸، النور ۵۸)

5249 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَأَلَهُ رَجُلٌ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھاتے وقت دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں

5248- راجع الحديث: 243

5249- راجع الحديث: 863,98

شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ - قَالَ: «خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلاَ إِقَامَةً، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، يَدْفَعْنَ إِلَى بِلاَلٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلاَلٌ إِلَى بَيْتِهِ»

اور اگر آپ کے ساتھ میری قرابت نہ ہوتی تو کمسنی کے سبب میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا رسول اللہ ﷺ جب باہر تشریف لائے تو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا لیکن انہوں نے اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتیں آئیں اور انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آخرت یاد دلائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس میں نے انہیں دیکھا اور اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ لے جارہی تھیں اور اپنے زیوارت حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال دولت خانے پر آگئے۔

126- بَابُ طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الخَاصِرَةِ عِنْدَ العِتَابِ

اپنے ساتھی سے شب عروسی کے بارے میں گفتگو

5250 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابوبکر کو مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ پر مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆

5250- راجع الحدیث:334

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

68- كِتَابُ الطَّلاَقِ

طلاق کا بیان

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا العِدَّةَ} [الطلاق: 1] {أَحْصَيْنَاهُ} [يس: 12] " حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ، وَطَلاَقُ السُّنَّةِ: أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ "

باب

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔ (پ ۲۸، الطلاق ۱) احیصناہ ہم نے یاد رکھا ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔

5251- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسے رو کے رکھو اور رجوع کرنے کا حکم دو تا کہ ٹھہری رہے حتیٰ کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہو روک لو اور چاہے طلاق دے دو لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

2-بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلاَقِ

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا طلاق شمار ہوگی

5252 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں حیض آرہا

5251- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3637، سنن ابو داؤد: 2179، سنن نسائی: 3390

5252- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3651,3647,3646، سنن ابو داؤد: 2184,2183، سنن ترمذی: 1175، سنن نسائی: 3577,3450,3399، سنن ابن ماجہ: 2022

قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا» قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ؟ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا» قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے میں نے عرض کی کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ خاموش۔ یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اسے روک لو، پھر اسے رجوع کر لینے کا حکم دو۔ میں نے عرض کی کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آجائے یا احمق بن جائے۔

5253 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ پر ایک طلاق شمار ہوگی۔

3- بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

کیا طلاق کے وقت مرد بیوی کی طرف متوجہ ہو

5254 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ ابْنَةَ الجَوْنِ، لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: «لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الحَقِي بِأَهْلِكِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عُرْوَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

اوزاعی کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی کونسی زوجہ نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اس کے قریب ہوئے تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اس سے فرمایا۔ تم نے بہت عظیم ذات کی پناہ لی ہے لہذا اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

5255 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ: لَهُ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے حتیٰ کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

5254- سنن نسائی: 3417، سنن ابن ماجہ: 2050

الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ، فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اجْلِسُوا هَا هُنَا« وَدَخَلَ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ، وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »هَبِي نَفْسَكِ لِي« قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ المَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: »قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ« ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: »يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا«

یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس آپ ایک کھجور والے گھر میں اترے جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا۔ اور اس کے ساتھ اسکی آیا بھی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس داخل ہوئے تو فرمایا۔ خود کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کوئی ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی آئے گئے کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ آپ نے اپنے دست مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کی پناہ لی ہے۔ جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا۔ اے ابو اسید! اسکو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

5256 - وَقَالَ الحُسَيْنُ بْنُ الوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبِي أُسَيْدٍ، قَالاَ: »تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ«

دوسری روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو اسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب اس کے پاس گئے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے اسے ناپسند کیا۔ پس آپ نے ابو اسید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔

5257- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِهَذَا

عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابو وزیر، عبدالرحمٰن، حمزہ، ان کے والد ماجد عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

5258 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ

5257- راجع الحدیث:5255

5258- راجع الحدیث:5252,4908

جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ: «تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، «فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا "، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟»

حائضہ تھی انہوں نے فرمایا۔ کیا تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے رجوع کر لینے کا حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو اس وقت اسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہو گی؟ فرمایا تم دیکھو کہ کوئی عاجز آ گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے۔

4- بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 229] وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ: «لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ» وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: «تَرِثُهُ» وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: " تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ العِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الآخَرُ؟» فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (پ ۲، البقرة ۲۲۹) ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی اور شعبی کا قول ہے کہ وراثت پائے گی ابن شبرمہ نے ان سے دریافت کیا کہ عدت گزر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تو انہوں نے کہا کہ دوسرا خاوند بھی مر جائے تو پھر کیا کرو گے۔ پس شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

5259 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک مرتبہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا۔ اے عاصم ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اسے قتل کر دیتا ہے تو آپ حضرت اسے مجرم ٹھہرا کر اسے قتل کر دیتے ہیں۔ ان حالات وہ شخص کیا کرے؟ اے عاصم! یہ بات مجھے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کر کے بتایئے۔ پس حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے پوچھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایسی باتوں کا پوچھنا نا پسند فرمایا۔ اس کا

5259- راجع الحديث: 423

وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا» قَالَ سَهْلٌ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: «فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ المُتَلاَعِنَيْنِ»

حضرت عاصم کو افسوس ہوا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو ناپسندیدگی کی بات سنائی۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو حضرت عویمر آگئے اور کہا کہ اے عاصم رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کیا جواب دیا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کوئی اچھی بات لے کر نہیں آیا کیونکہ جس بات کے بارے میں میں نے پوچھا تھا اس کا پوچھنا رسول اللہ ﷺ نے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اس کا حکم رسول اللہ ﷺ سے معلوم نہ کرلوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہوگئے۔ حتیٰ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کے درمیان حاضر ہوگئے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اسے قتل کردے تو آپ قصاص میں اسے قتل کردیں گے۔ بتایئے پھر وہ شخص کیا کرے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہوا ہے لہٰذا اسے بلا کر لے آؤ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب دونوں فارغ ہوگئے تو حضرت عمویم نے عرض کیکہ یا رسول اللہ اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا قرار پاؤں گا۔ پس انہوں نے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی حکم فرماتے ابن شہاب کا بیان ہے کہ اس دن سے لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ رائج پایا گیا۔

5260- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی زوجہ: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول

5260- راجع الحديث: 2639

امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ«

اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا ہے جب کہ وہ میرے پاس پھندنے کی طرح ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

5261 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: »لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ«

قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ لیکن اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا گیا کہ کیا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے حتیٰ کہ دوسرا خاوند اس کا ذائقہ نہ چکھ لے جیسا پہلے نے چکھا تھا۔

5- بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

بیویوں کو اختیار دینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸)

5262 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے سبب ہم پر کوئی چیز نہ پڑی۔

5261- راجع الحدیث: 2639، صحیح مسلم: 3517، سنن نسائی: 3412

5262- انظر الحدیث: 5263، صحیح مسلم: 3672، سنن ابوداؤد: 2203، سنن ترمذی: 1179، سنن نسائی: 3202،3444،3445، سنن ابن ماجہ: 2052

5263 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الخِيَرَةِ، فَقَالَتْ: «خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفَكَانَ طَلاَقًا؟» قَالَ مَسْرُوقٌ: «لاَ أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي»

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی مسروق کا قول ہے کہ اس میں مجھے کیا اندیشہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

6- بَابٌ

إِذَا قَالَ: فَارَقْتُكِ، أَوْ سَرَّحْتُكِ، أَوِ الخَلِيَّةُ، أَوِ البَرِيَّةُ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقُ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 49] وَقَالَ: {وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28] وَقَالَ: {فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 229] وَقَالَ: {أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ} [الطلاق: 2] وَقَالَتْ عَائِشَةُ: «قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ»

باب

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا میں نے تجھے رخصت کیا تو اب خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسا لفظ جس سے طلاق مراد لی جا سکے تو اس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو۔ (پ ۲۸، الطلاق ۲) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کو علم تھا کہ حضرت عائشہ کے والدین اسے آپ سے جدا ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

7- بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الحَسَنُ: «نِيَّتُهُ» وَقَالَ أَهْلُ العِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلاَقِ وَالفِرَاقِ، وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، لِأَنَّهُ لاَ يُقَالُ لِطَعَامِ الحِلِّ حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ. وَقَالَ فِي الطَّلاَقِ ثَلاَثًا: لاَ تَحِلُّ لَهُ

جو اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

امام حسن بصری کا قول ہے کہ یہ نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم کا قول ہے کہ جب مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت اس پر حرام ہو گئی اور اسے طلاق و جدائی سے حرام ہونا کہتے ہیں اور یہ کھانے کو حرام کر لینے کی طرح نہیں ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا جبکہ مطلقہ کے لیے

5263- انظر الحدیث: 5262' صحیح مسلم: 3671,3670,3669,3668' سنن ترمذی: 1179' سنن نسائی: 3443,3203

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

کہا جاتا ہے کہ یہ اس مرد پر حرام ہے اور کہا گیا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں ہوتی حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

5264- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا، قَالَ: »لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ«

لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقوں کے بارے میں معلوم کیا گیا تو فرمایا کاش! تم نے ایک دومرتبہ طلاق دی ہوتی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی جب تک تمہارے سوا دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

5265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا، وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الهُدْبَةِ، فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الهُدْبَةِ، فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً، لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ، فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کرلیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی کیونکہ اس کے پاس صرف پھندنا ہی تھا۔ لہذا جو چیز وہ چاہتی تھی وہ اسے نہ مل سکی، اس لیے چند دنوں کے بعد اسے طلاق دے دی۔ پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی ہوئی۔ یارسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا نکاح کرلیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس پھندنا ہی تھا۔ وہ صرف ایک مرتبہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ لے سکا۔ پس کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہوگئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔

8- بَابُ {لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ}

ترجمہ کنزالایمان: تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے

5264- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3638، سنن ابو داؤد: 2180

5265- راجع الحدیث: 2639، صحیح مسلم: 3516

لَكَ} [التحريم: 1]

5266 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: «إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ» وَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]

لیتے ہو (پ ۲۸، التحریم ۱) کی تفسیر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لیے حرام ہے تو اس کا یہ کہنا کچھ نہیں اور فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱)

5267 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «لاَ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ» فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ} [التحريم: 1]- إِلَى - {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ} [التحريم: 4] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ: {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ} [التحريم: 3] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے۔ پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ اور اب کبھی نہیں پیوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ باب ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولی ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے

5266- راجع الحديث: 4911

5267- انظر الحديث: 4912

خبردار نے بتایا نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو۔ (پ ۲۸، التحریم ۱۔۴) یعنی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور ارشاد ربانی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ (پ ۲۸، التحریم ۳) سرگوشی فرمانا یہ ارشاد ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

5268 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ العَسَلَ وَالحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لاَ، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى البَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لاَ» قَالَتْ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ» فَقَالَتْ: جَرَسَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور میٹھی چیزیں پسند تھیں۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے قریب بھی چلے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ بنتِ عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس تشریف فرما رہے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت نے شہد کی ایک کپی بطور ہدیہ بھیجی تھی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے شہد پلایا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی حیلہ کردوں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جلد حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ قریب آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ حضور انکار فرمائیں گے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آرہی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میں نے حفصہ کے پاس سے شہد کا شربت پیا ہے۔ اس وقت کہنا کہ شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پھر میں بھی ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا؟ فرمایا نہیں عرض کی تو پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے محسوس ہو رہی

5268- راجع الحدیث: 5216

نَحْلَهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: »لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ« قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ. قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ انہوں نے کہا تو شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا چنانچہ پھر جب آپ حفصہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو وہی شہد کا شربت نہ پلاؤں فرمایا۔ اب مجھے اس کی حاجت نہیں رہی ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم ہم نے آپ کا شہد چھڑوا دیا ہے میں نے ان سے کہا کہ خاموش رہو۔

9- بَابُ لاَ طَلاَقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ المُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ، فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا، فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 49] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »جَعَلَ اللَّهُ الطَّلاَقَ بَعْدَ النِّكَاحِ« وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَشُرَيْحٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَالقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، وَطَاوُسٍ، وَالحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ، وَعَطَاءٍ، وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، وَالشَّعْبِيِّ: أَنَّهَا لاَ تَطْلُقُ

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اس کے متعلق حضرت علی، سید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبید اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن مرم اور شعبی سے مروی ہے کہ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔

10- بَابُ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هَذِهِ أُخْتِي،

بیوی کو بہن کہہ دینا، اگر کوئی مجبوراً اپنی بیوی کو کہے: یہ میری بہن ہے تو

فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

اس پر کچھ نہیں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے لیے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کی بنا پر ہے۔

11- بَابُ الطَّلَاقِ فِي الإِغْلَاقِ وَالكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ

حالتِ جبر یا نشہ یا جنون یا ایسے ہی اَمر میں طلاق دینا، یا غلطی سے اور بھول کر طلاق یا شرک وغیرہ صادر ہو جانا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» وَتَلَا الشَّعْبِيُّ: {لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} [البقرة: 286] "وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ المُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ: «أَبِكَ جُنُونٌ» وَقَالَ عَلِيٌّ: بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ: «لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ» وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: «لَا يَجُوزُ طَلَاقُ المُوَسْوِسِ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ» وَقَالَ نَافِعٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ البَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ» وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "فِيمَنْ قَالَ: إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا: يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ اليَمِينِ، فَإِنْ

اس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ملے گا۔ شعبی نے اس پر یہ آیت تلاوت کی لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اور بے عقل کا اقرار جائز نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی ایک اقرار کرنے والے سے فرمایا تھا کہ کیا تمہیں جنون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پہلو چیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنے کے لیے حضور تشریف لے گئے۔ دیکھا تو ان کی آنکھیں نشے کے سبب سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔ تم میرے باپ کے غلام لگتے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے جان لیا کہ یہ نشے میں دھت ہیں لہذا آپ واپس تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے اور نشہ والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہوش اور مجبور کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عطا کا قول ہے کہ طلاق دینے لگے تو اس کی شرط ہے۔ نافع کا قول ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی کہ گھر سے نکل جائے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما

سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ، جُعِلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ " وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: " إِنْ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ، نِيَّتُهُ، وَطَلاَقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ " وَقَالَ قَتَادَةُ: " إِذَا قَالَ: إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ " وَقَالَ الحَسَنُ: " إِذَا قَالَ: الحَقِي بِأَهْلِكِ، نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «الطَّلاَقُ عَنْ وَطَرٍ، وَالعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ» وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " إِنْ قَالَ: مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي، نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهُوَ مَا نَوَى " وَقَالَ عَلِيٌّ: " أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلاَثَةٍ: عَنِ المَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ " وَقَالَ عَلِيٌّ: «وَكُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ، إِلَّا طَلاَقَ المَعْتُوهِ»

نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پر جائے گی اور نہ نکلی تو کچھ بھی نہیں زہری کا اس شخص کے متعلق میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں فلاں کام نہ کروں تو میری پر تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اسکی نیت کیا تھی جبکہ اس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی ارادے کا اظہار کرے کہ قسم کھاتے وقت میری نیت یہ تھی تو اس کے دین اور امانت پر بھروسہ کیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے تیری حاجت نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی طلاق اس کی زبان میں ہوتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تو تجھ پر تین طلاقیں ۔تو ہر پاکی میں اس کے ساتھ جماع کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے الگ ہو جائے گی۔ حسن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں دی جاتی ہے اور رضائے الٰہی کیلئے آزاد کیا جاتا ہے زہری کا قول ہے۔ جب کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائیگی ، اگر طلاق کی نیت تو طلاق پر جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علم ہونا چاہیے ، قدرت کا قلم ان شخصوں سے اٹھالیا گیا ہے دیوانہ جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک سن بلوغ کو نہ پہنچے اور سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

5269 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان خیالات کو معاف فرما دیا کہ جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتاد

5269- راجع الحدیث: 2528,2391

أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ « قَالَ قَتَادَةُ: »إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ«

کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

5270- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: »هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أُحْصِنْتَ« قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالحَرَّةِ فَقُتِلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں رونق افروز تھے اس آدمی نے کہا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ حضور ﷺ نے اسکی طرف سے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پس آپ نے جدھر چہرہ انور پھیرا تھا وہ ادھر سامنے آیا اور چار دفعہ اپنی گواہی دی۔ آپ نے اسے پکارتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ اچھا بتاؤ کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو وہ بھاگنے لگا آخر کار حرہ کے مقام پر پکڑ لیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

5271- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الأَخِرَ قَدْ زَنَى - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الأَخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: »هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟« قَالَ: لاَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اذْهَبُوا بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں رونق افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ یہ زنا کر بیٹھا ہے یعنی وہ خود پس آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا پس وہ ادھر ہی سامنے چلا گیا جدھر آپ نے چہرہ انور پھیرا تھا اور کہا۔ یا رسول اللہ یہ بد بخت زنا کر بیٹھا ہے۔ پس آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا تیسری دفعہ وہ اسی جانب چلا گیا جدھر آپ نے چہرہ مبارک کیا تھا اور اس نے وہی بات دہرائی تو آپ نے اعراض فرمالیا۔ چوتھی دفعہ اس نے سامنے آکر یہی کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار دفعہ گواہی دے چکا تو اسے پکارتے ہوئے آپ نے

5270- انظر الحدیث: 7168,6826,6816,6814,5272' صحیح مسلم: 4398' سنن ابو داؤد: 4430' سنن ترمذی: 2429' سنن نسائی: 1955

5271- انظر الحدیث: 7167,6825,6815' صحیح مسلم: 4397

فَارْجُمُوهُ» وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ

فرمایا کیا تم مجنوں ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کردو اور وہ شادی شدہ تھا۔

5272- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: «كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ«

زہری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عیدگاہ میں اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو بھاگنے لگا حتیٰ کہ حرہ کے مقام پر اسے پکڑا اور سنگسار کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

12- بَابُ الخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلاَقُ فِيهِ

خلع میں طلاق دینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ} [البقرة: 229]- إِلَى قَوْلِهِ - {الظَّالِمُونَ} [البقرة: 229] وَأَجَازَ عُمَرُ، الخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ، الخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ: {إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ} [البقرة: 229] فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي العِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ: لاَ يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت اپنا تمام مال دے کر خلع کرے تب بھی جائز ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ اِلَّا اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَاللّٰہِ میں حدود سے مراد وہ فرض ہے جو ایک ساتھ رہنے اور صحبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوفوں جیسی بات نہ کہے کہ وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لیے جنابت کا غسل نہیں کروں گا۔

5273- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

5272- راجع الحدیث: 5270

5273- انظر الحدیث: 5277,5276,5275,5274 سنن نسائی: 3463

الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلاَ دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الكُفْرَ فِي الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْبَلِ الحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «لاَ يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ»

راوی ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس سے ناخوش نہیں ہوں، نہ ان کے اخلاق کی وجہ سے اور نہ ان کے دین سے، لیکن میں مسلمان ہو کر ان کے ساتھ رہنا ناپسند کرتی ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس دینا چاہتی ہو انہوں نے عرض کی۔ ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا باغ دے دو اور ان سے ایک طلاق لے لو۔

5274 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ: بِهَذَا، وَقَالَ: «تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْهَا، وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَطَلِّقْهَا»

خالد حذاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی کی بہن، ہے۔ آگے اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی، انہوں نے عرض کی۔ ہاں۔ پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔

عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔

5275 - وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لاَ أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلاَ خُلُقٍ، وَلَكِنِّي لاَ أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ» قَالَتْ: نَعَمْ

اسی کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسندا روایت کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں ثابت پر ان کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ عرض کی۔ جی ہاں!

5276- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ المُبَارَكِ المُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے نبی

5274- راجع الحديث: 5273

5275- راجع الحديث: 5272

5276- راجع الحديث: 5272

حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلاَ خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الكُفْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ، وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق کی بنا پر ان کے پاس رہنے سے انکار نہیں کرتی بلکہ مجھے کفر کا ڈر ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کا باغ واپس کردو گی؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے اسے الگ ہوجانے کا حکم دیا۔

5277 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ جَمِيلَةَ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

سلیمان، حماد، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جمیلہ۔ آگے گزشتہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

13- بَابُ الشِّقَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ

نا اتفاقی کا باب، کیا ضرورت کے تحت خلع ہوسکتا ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35]- إِلَى قَوْلِهِ- {خَبِيرًا} [النساء: 35]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کردے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (پ۵، النسآء ۳۵)

5278 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي المُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ، فَلاَ آذَنُ»

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا۔

14- بَابُ لاَ يَكُونُ بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقًا

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

5279 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے

5277- راجع الحدیث: 5272، 5275

5278- انظر الحدیث: 926، 3714

5279- انظر الحدیث: 456، راجع الحدیث: 5097

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ البُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ» قَالُوا: بَلَى، وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ»

فرمایا بریرہ کی وجہ سے تین طریقے معلوم ہو گئے۔ پہلا یہ کہ جب اسے آزاد کیا گیا۔ تو شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا گیا۔ دوسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس میں روٹی اور گھر کا سالن تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کی گئی کہ گوشت تو ہے۔ لیکن یہ بریرہ کو بطور صدقہ ملا ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا: صدقہ تو اس کے لیے ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔

15- بَابُ خِيَارِ الأَمَةِ تَحْتَ العَبْدِ

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

5280 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «رَأَيْتُهُ عَبْدًا» يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ

شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے شوہر کو غلام دیکھا۔

5281 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلاَنٍ - يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، يَبْكِي عَلَيْهَا»

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند مغیث جو بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے رو رہا ہے۔

5282 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، عَبْدًا لِبَنِي فُلاَنٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ المَدِينَةِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر کالے رنگ کا غلام تھا اسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے پھر رہا ہے۔

5280- انظر الحدیث: 5283,5282,5281 سنن ابو داؤد: 2232 سنن ترمذی: 1156

5281- راجع الحدیث: 5280 سنن ابو داؤد: 2232 سنن ترمذی: 1156

5282- راجع الحدیث: 5281,5280

16-بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

5283 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعبَّاسٍ: «يَا عَبَّاسُ، أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ» قَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ

بریرہ کے شوہر کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفارش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا جس کو مغیث کہتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے روتا پھر رہا ہے اور آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اے عباس! کیا مغیث کو جو محبت بریرہ سے ہے اور بریرہ کو جو نفرت مغیث سے ہے اس پر تمہیں حیرانی نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کاش تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں۔ فرمایا میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ عرض کی۔ تو مجھے اس کی حاجت ہی نہیں ہے۔

17-بَابٌ

5284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الوَلاَءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ»

5284م - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَزَادَ: فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا

باب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر راضی تھے کہ ولا ان کیلئے ہو۔ حضرت صدیقہ نے اسکا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولا کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا کہ بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

آدم نے شعبہ سے جو روایت کی اس میں اتنا زائد ہے کہ شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا گیا۔

18-بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَنْكِحُوا المُشْرِكَاتِ

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

ترجمہ کنزالایمان: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ

5283- سنن ابو داؤد: 2231، سنن نسائی: 5432، سنن ابن ماجہ: 2075

5284- راجع الحدیث: 1493،456

حَتَّى يُؤْمِنَّ، وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ} [البقرة: 221]

کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ (پ ۲، البقرة ۲۲۱)

5285 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَاليَهُودِيَّةِ، قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ المُشْرِكَاتِ عَلَى المُؤْمِنِينَ، وَلاَ أَعْلَمُ مِنَ الإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ المَرْأَةُ: رَبُّهَا عِيسَى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ اس سے بڑا اور کونسا شرک ہے کہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب عیسیٰ ہے حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

19- بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ المُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت

5286 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج روایت منقول ہے۔

5287- وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، " كَانَ المُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُؤْمِنِينَ: كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ، يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لاَ يُقَاتِلُهُمْ وَلاَ يُقَاتِلُونَهُ، وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ، فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ، وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ - ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ - وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ العَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ "

عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ دو قسم کے مشرکین تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ قتال فرماتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ قتال فرماتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا جب تک وہ حیض آکر پاک نہ ہو جاتی۔ جب وہ پاک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اسے آزاد کر دیا جاتا اور ان کے حقوق بھی مہاجرین کی طرح ہوتے، پھر معاہدہ والے مشرکین کے متعلق میں اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے: اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کرے۔ مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالے نہ کیا جاتا مگر

وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: »كَانَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الفِهْرِيِّ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ«

ان کی قیمت ان مشرکوں کو دی جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابو امیہ اسی طرح حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، تو انہوں نے اسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ابو سفیان کی بیٹی ام الحکم بھی عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو عبد اللہ بن عثمان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

20- بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ المُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الحَرْبِيِّ

جو ذمی یا حربی کے تحت مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا

وَقَالَ عَبْدُ الوَارِثِ: عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: »إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ« وَقَالَ دَاوُدُ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ أَسْلَمَتْ، ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي العِدَّةِ، أَهِيَ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: »لاَ، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: »إِذَا أَسْلَمَ فِي العِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا« وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {لاَ هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ} [الممتحنة: 10]

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے شوہر سے ایک گھڑی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا شوہر مسلمان ہو جائے تو کیا یہ اس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں، مگر وہ چاہے تو مہر دے کر نیا نکاح کر لے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اگر عورت کی عدت کے دوران شوہر اسلام قبول کر لے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰)

000- باب

باب

وَقَالَ الحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا: هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الآخَرُ بَانَتْ، لاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ مِنَ المُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى المُسْلِمِينَ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا} [الممتحنة: 10] قَالَ: "لاَ،

امام حسن بصری اور قتادہ کا مجوسیوں کے متعلق قول ہے کہ مرد عورت دونوں مسلمان ہو جائیں تو ان کا سابقہ نکاح برقرار رہے گا۔ اگر ایک ان میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کر دے تو اس عورت پر مرد کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے مشرکوں کی اس عورت کے متعلق دریافت کیا جو مسلمانوں کے پاس

إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ العَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ

آجائے کہ کیا اس کے شوہر کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰) فرمایا کہ ایسا نہیں ہے یہ تو ان کے بارے میں ہے جن کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا معاہدہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلح میں تھیں جو نبی کریم ﷺ اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

5288- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَتِ المُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِذَا جَاءَكُمُ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ} [الممتحنة: 10] إِلَى آخِرِ الآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» لاَ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالكَلاَمِ، وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ» كَلاَمًا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرنے والی عورتیں جب نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم خداوندی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰) کے مطابق امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مومن عورتوں میں سے جو یہ شرط مان لیتی تو اس کی محنت کا اقرار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی بیعت فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی کا ہاتھ نہیں چھوا مگر صرف ان عورتوں کا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ورنہ جب آپ عورتوں سے بیعت لیتے تو زبانی یہی ارشاد فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔

21- بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے

5288- صحیح مسلم: 4811، سنن ابن ماجہ: 2875

رَحِيمٌ، وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلاَقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} "فَإِنْ فَاءُوا: رَجَعُوا"

پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۶۔۲۲۷)

5289 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: "آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: »الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ«

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، پھر آپ کے پاؤں مبارک میں موچ آگئی۔ پس آپ اپنے بالا خانے میں انتیس دن تک تشریف فرما رہے جب آپ وہاں سے نیچے تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

5290 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ فِي الإِيلاَءِ الَّذِي سَمَّى اللَّهُ: »لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلاَقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ«

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلا نام رکھا ہے اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ عرف کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔

5291-وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، " إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ: يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ، وَلاَ يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلاَقُ حَتَّى يُطَلِّقَ " وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ: عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَائِشَةَ، وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو انتظار کرے حتیٰ کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان حضرت علی، حضرت ابو درداء اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ صحابہ نے ذکر کیا ہے۔

22-بَابُ حُكْمِ المَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

مفقود الخبر کے اہل اور مال کا حکم

وَقَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: »إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ القِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً« وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً، وَالتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً، فَلَمْ يَجِدْهُ، وَفُقِدَ، فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ،

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی جنگ کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال انتظار کرے حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ

5289- راجع الحدیث: 378

وَقَالَ: "اللَّهُمَّ عَنْ فُلاَنٍ فَإِنْ أَبَى فُلاَنٌ فَلِي وَعَلَيَّ، وَقَالَ: هَكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَحْوَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ: "لاَ تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ، وَلاَ يُقْسَمُ مَالُهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ المَفْقُودِ

ملا پس ایک دو درہم لے کر خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے ہیں کہ گری پڑی چیز پائے تب بھی اسی طرح کرے۔ زہری نے اس قیدی کے متعلق کہا جس کا پتہ معلوم ہو کہ نہ اس کی بیوی نکاح کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو مفقود الخبر کے متعلق شرعی طریقہ ہے۔

5292 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الغَنَمِ، فَقَالَ: »خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ« وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: »مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا الحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ المَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا« وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: »اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ« قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا - فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ، هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ

یحییٰ بن سعید نے یزید مولیٰ منبعث سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوئی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ جب کھوئے ہوئے اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں عارض مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا واسطہ؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پیئے گا، درختوں سے کھائے گا کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔ جب گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ تو اس تھیلی اور اس کے سر بند کو پہچان لے، ایک سال تک اس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ کر اسے پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں ملا لے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے ملا۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سوا اور کوئی چیز یاد نہیں رہی۔ پھر میں نے کہا کہ یزید مولیٰ منبعث نے گم شدہ چیز کے متعلق یہ حدیث حضرت زید بن خالد سے روایت کی ہے؟ جواب دیا: ہاں یحییٰ ربیعہ، یزید مولی منبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ سے ملا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا۔

5292- راجع الحدیث: 2427,91

23-بَابُ الظِّهَارِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا} [المجادلة: 4] وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ العَبْدِ، فَقَالَ: نَحْوَ ظِهَارِ الحُرِّ قَالَ مَالِكٌ: »وَصِيَامُ العَبْدِ شَهْرَانِ« وَقَالَ الحَسَنُ بْنُ الحُرِّ: »ظِهَارُ الحُرِّ وَالعَبْدِ مِنَ الحُرَّةِ وَالأَمَةِ سَوَاءٌ« وَقَالَ عِكْرِمَةُ: »إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ« وَفِي العَرَبِيَّةِ: لِمَا قَالُوا: أَيْ فِيمَا قَالُوا، وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا، وَهَذَا أَوْلَى، لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى المُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ"

ظہار کا بیان

ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بیشک بُری اور نِری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۱-۴) ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ آزاد کے ظہار جیسا ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو ماہ، کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام دو ماہ کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے برابر ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ ظہار بیویوں میں ہے اور عربی زبان میں لِمَا قَالُوْا بھی فِيمَا قَالُوْا اور فِي بَعْضِ مَا قَالُوْا کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرماتا۔

24-بَابُ الإِشَارَةِ فِي

طلاق اور دیگر امور کے لیے

الطَّلَاقِ وَالأُمُورِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يُعَذِّبُ اللَّهُ بِدَمْعِ العَيْنِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا» فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ: «خُذِ النِّصْفَ» وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ وَهِيَ تُصَلِّي، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ، أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: «لاَ حَرَجَ» وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: «آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا» قَالُوا: لاَ، قَالَ: «فَكُلُوا»

اشارے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کے سبب عذاب کرے گا اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ کعب بن مالک کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ نصف چیز لے لو حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کوئی علامت ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوقتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کے متعلق فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی جانب اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر تو کھالو۔

5293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ، أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ» وَقَالَتْ زَيْنَبُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ تِسْعِينَ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور جب آپ رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ فرما کر تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ بنایا کہ اتنا۔

5293- راجع الحديث: 1612,1607

5294 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَسَأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ« وَقَالَ بِيَدِهِ، وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصِرِ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا.

محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے صرف کرے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اسے عطا فرمائی جائے گی۔ پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چھنگلی کے وسط میں پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔

5295-وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ، فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا، وَرَضَخَ رَأْسَهَا، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قَتَلَكِ؟« فُلاَنٌ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ: أَنْ لاَ، فَقَالَ: »فَفُلاَنٌ« لِقَاتِلِهَا، فَأَشَارَتْ: أَنْ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا یعنی جو زیورات اس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے جب کہ وہ آخری لحات میں داخل ہو کر خاموش تھی۔ پس رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہیں فلاں آدمی نے قتل کیا ہے؟ چونکہ آپ قاتل کے سوا دوسرے شخص کا نام لیا تھا لہٰذا لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ نفی میں اشارہ کیا راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قاتل کے سوا دوسرے شخص کا نام لے کر پوچھا تو لڑکی نے اشارے سے انکار کر دیا۔ تیسری دفعہ آپ نے قاتل کا نام لے کر پوچھا کہ فلاں شخص نے قتل کیا ہے لڑکی نے اثبات میں اشارہ کیا پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

5296-حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ اس جانب

5294- راجع الحدیث:935 صحیح مسلم:1969

5295- راجع الحدیث:2413 صحیح مسلم:4337 سنن ابو داؤد:4529 سنن نسائی:4793 سنن ابن ماجہ:2666

5296- راجع الحدیث:3104

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »الفِتْنَةُ مِنْ هَا هُنَا« وَأَشَارَ إِلَى المَشْرِقِ

ہے اور آپ نے مشرق (نجد) کی طرف اشارہ فرمایا۔

5297- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ لِرَجُلٍ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، ثُمَّ قَالَ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ« فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى المَشْرِقِ، فَقَالَ: »إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ«

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آفتاب غروب ہوگیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجئے۔ آپ نے دوسری دفعہ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ شام ہونے دیجئے۔ ابھی تو دن موجود ہے۔ تیسری دفعہ فرمانے پر آپ کے لیے گھول دیئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے اور اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو وہی وقت روزہ افطار کرنے کا ہے۔

5298- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلاَلٍ - أَوْ قَالَ أَذَانُهُ - مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّمَا يُنَادِي - أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ - كَأَنَّهُ يَعْنِي - الصُّبْحَ أَوِ الفَجْرَ« وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الأُخْرَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کا ندا کرنا یا فرمایا اذان دینا تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ ندا دیتا یا اذان پڑھتا ہے کہ راتوں کو قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ صبح یا فجر ہوگئی ہے۔ اور یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے اور انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا۔

5299- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں جیسی ہے جنہوں

5297- راجع الحديث: 1941

5298- راجع الحديث: 621

5299- راجع الحديث: 1443

مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا المُنْفِقُ: فَلاَ يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ، حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا البَخِيلُ: فَلاَ يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا، فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ " وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ

نے اپنے سینے پر گلے تک زرہ پہن رکھی ہو۔ چنانچہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل کر اتنی وسیع ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی اور قدم کے نشان کو مٹاتی ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کشادہ ہو جائے لیکن نہیں ہوتی اور انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔

25-بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

- وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ} [النور: 6]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] «فَإِذَا قَذَفَ الأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الإِشَارَةَ فِي الفَرَائِضِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الحِجَازِ وَأَهْلِ العِلْمِ» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا: كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي المَهْدِ صَبِيًّا؟} وَقَالَ الضَّحَّاكُ، {إِلَّا رَمْزًا} [آل عمران: 41] «إِلَّا إِشَارَةً» وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ حَدَّ وَلاَ لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ: أَنَّ الطَّلاَقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلاَقِ وَالقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ: القَذْفُ لاَ يَكُونُ إِلَّا بِكَلاَمٍ، قِيلَ لَهُ: كَذَلِكَ الطَّلاَقُ لاَ يَجُوزُ إِلَّا بِكَلاَمٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلاَقُ وَالقَذْفُ، وَكَذَلِكَ العِتْقُ، وَكَذَلِكَ الأَصَمُّ يُلاَعِنُ " وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَقَتَادَةُ: «إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ، فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ، تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: «الأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلاَقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ» وَقَالَ حَمَّادٌ:

ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے۔ (پ ۱۸، النور ۶) جب گونگا لکھ کر یا اشارے سے یا معروف طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرائض میں اشارے کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اس پر مریم نے بچّے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچّہ ہے۔ (پ ۱۶، مریم ۲۹) ضحاک کا قول ہے کہ اِلَّا رَمْزًا سے اشارہ مراد ہے۔ کچھ لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت میں نہ حد ہے اور نہ لعان اور پھر یہ خیال بھی ہے کہ لکھ کر یا اشارے سے یا مرضیے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح آزاد کرنا ہے۔ ایسا ہی بہرے کا لعان کرتا ہے۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ

»الأَخْرَسُ وَالأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ«

تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارے کے سبب طلاق بائن پڑ جائے گی۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر گونگا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو پڑ جائے گی حماد کا قول ہے کہ گونگا اور بہرا سر کے اشارے سے کہے تو طلاق جائز ہے۔

5300- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ؟« قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ« ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: »وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یعنی بنو عبدالاشہل، پھر جو ان کے قریب ہیں یعنی بنو حارث بن خزرج، پھر جو ان کے قریب ہے یعنی بنو ساعدہ۔ پھر اپنے دستِ مبارک، کے اشارے سے فرمایا اور اپنی مقدس انگلیوں کو بند کر لیا۔ پھر انہیں اپنے دستِ انور سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصار کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔

5301 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ، أَوْ: كَهَاتَيْنِ " وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى

رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت اور قیامت کو اس طرح رکھا گیا ہے جیسے اس انگلی سے یہ انگلی یا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

5302- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:: »الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« - يَعْنِي: ثَلاَثِينَ - ثُمَّ قَالَ: »وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« - يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ تیس دن اور دوسری دفعہ انتیس دن ارشاد فرمائے۔

5300- صحیح مسلم:6370، سنن ترمذی:3910

5302- راجع الحدیث:1908

يَقُولُ: مَرَّةً ثَلَاثِينَ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

5303 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ اليَمَنِ: »الإِيمَانُ هَا هُنَا - مَرَّتَيْنِ - أَلاَ وَإِنَّ القَسْوَةَ وَغِلَظَ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ - حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ - رَبِيعَةَ وَمُضَرَ«

قیس حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دو دفعہ فرمایا کہ ایمان اس طرف ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ قساوت اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ ظاہر ہوتے ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر سے۔

5304 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَأَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا« وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے، پھر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

26- بَابُ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الوَلَدِ

یہ کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے

5305 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وُلِدَ لِي غُلاَمٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: »هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »مَا أَلْوَانُهَا؟« قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: »هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »فَأَنَّى ذَلِكَ؟« قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: »فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ«

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے گھر کالا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی کہ وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی، شاید کسی رگ نے اسے کھینچا ہو فرمایا تو شاید تمہارے بیٹے کو بھی کسی رگ نے اسی طرح کھینچا ہو۔

27- بَابُ إِحْلاَفِ المُلاَعِنِ

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

5306 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی

5303- راجع الحدیث: 3302,3126

5304- انظر الحدیث: 6005 سنن ابو داؤد: 1918,5150

5306- راجع الحدیث: 4748

رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا«

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی اور پھر ان دونوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔

28-بَابُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ

لعان میں آغاز مرد کرے

5307- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَجَاءَ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟« ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے آکر گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی۔

29-بَابُ اللِّعَانِ، وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

لعان کے بعد طلاق

5308 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عویمر عجلانی ایک مرتبہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی آدمی کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ پھر بتائیے وہ کیا کرے؟ اے عاصم! مجھے اس کے متعلق پوچھ کر بتائیے پس حضرت عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا حتیٰ کہ حضرت عاصم کو بھی یہ پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اس کے سبب جو رسول اللہؐ سے سنا جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے، کیوں کہ

5307- راجع الحديث:2671

5308- راجع الحديث:423

وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا« قَالَ سَهْلٌ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلاَعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ سُنَّةَ المُتَلاَعِنَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا۔ ہے اس پر حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اسکا حکم دریافت نہ کرلوں پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھ کر اسے قتل کردے تو آپ اسے قتل کردیں گے۔ پھر وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے اللہ نے حکم نازل فرمایا ہوا ہے، پس جا کر اسے لے آؤ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان دونوں لعان کیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لوگوں کے ساتھ حاضر تھا۔ جب وہ اپنے لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں جھوٹا ہو جاؤں گا لہٰذا میں اسے تین طلاق دیتا ہوں، یہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے سے پہلی ہی کردیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ بعد میں لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

30- بَابُ التَّلاَعُنِ فِي المَسْجِدِ

5309 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ المُلاَعَنَةِ، وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي القُرْآنِ مِنْ أَمْرِ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي

مسجد میں لعان

ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے مجھے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے لعان کرنے والوں کے متعلق سنت طریقہ بتایا کہ انصار میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھ کر آیا اسے قتل کردے یا کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن حکیم میں ذکر فرمایا جس میں لعان کرنے والوں کے لیے حکم ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اور تمہاری

5309- راجع الحدیث:423

امْرَأَتِكَ « قَالَ: فَتَلاَعَنَا فِي المَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلاَعُنِ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلاَعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ، قَالَ: ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الحَدِيثِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلاَ أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَتَيْنِ، فَلاَ أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا « فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى المَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ

بیوی کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں حاضر تھا۔ جب وہ فارغ ہوگئے تو مرد نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا ہو جاؤں گا، پس اس نے تین طلاقیں دے دیں۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اسے کوئی حکم فرماتے۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوگئے تو نبی کریم ﷺ کے حضور اس نے عورت کو الگ کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں میں جدا ہوجانے کا طریقہ مقرر ہوگیا کہ لعان کرنے والوں میں علیحدگی کروادی جاتی۔ وہ عورت حاملہ تھی اور بچہ والدہ کی طرف منسوب کیا گیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر یہ سنت جاری ہوگئی کہ عورت بچے کی میراث پائے گی اور بچہ اس عورت کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حق مقرر فرمایا ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی سے اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پستہ قد بچہ پیدا ہو تو عورت سچی ہے اور اس پر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے اور اگر اس کے سے موٹی موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرین والا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس طرح کا تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

31- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ«

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اگر میں بغیر بیان کے سنگسار کرتا

5310- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ

قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس کے متعلق

5310- انظر الحدیث: 7238,6856,6855,5316 صحیح مسلم: 3737 سنن نسائی: 3471,3470

ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ. وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ. فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هَذِهِ» فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلَامِ السُّوءَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلًا

ایک بات کہہ دی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے بولنے کے سبب اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ ان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی زرد رنگ کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جن کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ اپنی بیوی کے ساتھ جسے دیکھا ہے، وہ موٹی پنڈلیوں والا، گندمی رنگ اور لحیم شحیم تھا پس نبی ﷺ نے دعا فرمائی سچ کو ظاہر فرما پس بچہ اسی کی شکل کا پیدا ہوا جس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے پس نبی کریم نے دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک شخص نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ کیا یہی وہ عورت ہے جس کے بارے میں نبی کریم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا۔ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر کھلے عام برائی کرتی تھی۔ ابوصلح اور عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ اس روایت میں لفظ خدلا ہے۔

32- بَابُ صَدَاقِ المُلَاعَنَةِ

لعان کرنے والی کا مہر

5311 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، فَقَالَ:

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک شخص اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایسے مرد عورت کے درمیان علیحدگی کروا دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کون توبہ کرتا ہے چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ اللہ جانتا ہے کہ تم

5311- انظر الحدیث: 5350,5349,5312 صحیح مسلم: 3728 سنن ابوداؤد: 2258 سنن نسائی: 3475

«اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، إِنَّ فِي الحَدِيثِ شَيْئًا لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ؛ قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِي؛ قَالَ: قِيلَ: «لاَ مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ»

دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، پس تم دونوں میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو تم میں سے کون توبہ کرتا ہے پس دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے اس دونوں کے مابین علیحدگی کروادی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا۔ میرے خیال میں اس حدیث میں ایک ایسی بات ہے جو آپ نے مجھ سے بیان نہیں کی۔ ان کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ میرے مال کا کیا ہوگا راوی کا بیان ہے کہ اس سے کہا گیا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا۔ اگر تم تہمت لگانے میں سچے ہو تو اُس کے ساتھ صحبت کرتے رہو اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا ہرگز کوئی حق نہیں۔

33- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: «إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ»

لعان کرنے والوں سے امام کا یہ کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

5312 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ حَدِيثِ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: مَالِي؛ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ» قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ لے گا لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے اس شخص نے کہا اور میرا مال؟ فرمایا۔ تمہارا مال تمہیں نہیں ملے گا۔ کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اسی کے بعد عورت کی شرمگاہ تمہارے لیے حلال ہوئی تھی اور اگر تم جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر کوئی حق نہیں۔ سفیان کا بیان کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

5312- راجع الحدیث: 5311 صحیح مسلم: 3727 سنن ابو داؤد: 2257 سنن نسائی: 3476

إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى - فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ "، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ " قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ "

سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی پر لعان کیا، پھر اپنی انگلیوں سے بیان کیا اور سفیان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان فاصلہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایک جوڑے میں علیحدگی کروائی اور فرمایا کہ تم میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمر و بن دینار اور ایوب سے یہ حدیث جس طرح یاد کی اسی طرح آپ کے سامنے بیان کردی۔

34- بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں میں تفریق کروادینا

5313 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا، وَأَحْلَفَهُمَا»

نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد عورت میں تفریق کروادی جس نے عورت پر تہمت لگائی اور دونوں سے قسم لی گئی۔

5314 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا»

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور عورت سے لعان کروایا اور ان دونوں کو الگ کر دیا گیا۔

35- بَابٌ يَلْحَقُ الوَلَدُ بِالْمُلاَعِنَةِ

بچہ لعان کرنے والی کا ہے

5315 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ»

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے مابین لعان کروایا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہٰذا ان دونوں میں جدائی کر دی گئی اور بچہ عورت کو دے دیا گیا۔

36- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ

امام کا کہنا کہ اے اللہ! ظاہر کر دے

5316 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

قاسم بن محمد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

5313- راجع الحدیث: 4748

5314- راجع الحدیث: 4748، صحیح مسلم: 3733

5315- صحیح مسلم: 3731، سنن ابو داؤد: 2259، سنن ترمذی: 1203، سنن نسائی: 3477، سنن ابن ماجہ: 2069

5316- راجع الحدیث: 5310

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ المُتَلاَعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، جَعْدًا قَطَطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلاَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ» ؛ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الإِسْلاَمِ

راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بات کہہ دی۔ جب وہ واپس گئے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میری بات کے سبب آزمائش آئی ہے۔ پس اسے لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس آدمی کے متعلق بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا۔ جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ گندمی رنگ موٹی پنڈلیوں والا، زیادہ گوشت اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ سچ ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو اس آدمی کی شکل پر تھا جس کے بارے میں کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے لعان کروایا۔ پس ایک شخص نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر علانیہ برائی کرتی تھی۔

37- بَابُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ العِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَلَمْ يَمَسَّهَا

تین طلاقوں کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا

5317 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

عمرو بن علی یحیٰی، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5317م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ

عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت

5317م- راجع الحديث: 2639

عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ القُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لاَ يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ، فَقَالَ: «لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ»

کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اسے طلاق دے دی۔ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس صرف پھندنا ہے آپ نے فرمایا کہ تم پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتیں جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

38- بَابُ {وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ المَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ} [الطلاق: 4]

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی (پ ۲۸ الطلاق ۴)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لاَ يَحِضْنَ، وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ المَحِيضِ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ: {فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ} [الطلاق: 4]"

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں علم نہ ہو کہ فلاں عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور جن کا حیض آنا بند ہوگیا اور جنہیں آتا ہی نہیں، ان کی عدت تین مہینہ ہے۔

39- بَابُ {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]

باب ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں

5318- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ، كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الأَجَلَيْنِ». فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ، ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «انْكِحِي»

زینب بنت ابوسلمہ کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ بنو سلم کی سبیعہ نامی ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی۔ پس ابوالسنابل بن بعک نے اسے نکاح کا پیغام دیا تو اس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو السنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لیے نکاح کرنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو بھی عدت پوری نہ کرلے۔ چنانچہ ابھی دس دن ہی گزرے تھے۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئی تو آپ نے فرمایا تم نکاح کرلو۔

5319- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ،

یزید بن حبیب کو ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن

5318- راجع الحديث: 4909,3991

5319- راجع الحديث: 3991

عَنْ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ، كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَتْ: «أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ»

عبداللہ نے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبداللہ بن ارقم کے لیے لکھا تھا۔ کہ آپ سبیعہ اسلمیہ سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے کیا فتوی دیا تھا اس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر لینا۔

5320- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، «فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ»

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے فوت ہونے کے کچھ دن بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اسے اجازت عطا فرمادی پس اس نے نکاح کر لیا۔

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مطلقہ تین ماہ تک خودکو روکے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: " فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي العِدَّةِ، فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلاَثَ حِيَضٍ: بَانَتْ مِنَ الأَوَّلِ، وَلاَ تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ " وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: «تَحْتَسِبُ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ» يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ " وَقَالَ مَعْمَرٌ: " يُقَالُ: أَقْرَأَتِ المَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا، وَيُقَالُ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا "

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اس عورت کے متعلق جس نے عدت کے اندر نکاح کر لیا ہو کہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اسے تین حیض آجائیں تو پہلے خاوند سے الگ ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان کو بڑا پسند آیا۔ معمر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آنے والا ہو تو اقرات المرۃ کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والی ہو تو اقرات اور جب عورت کے پیٹ میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو قرأت بسلی قط کہتے ہیں۔

41- بَابُ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

وَقَوْلِ اللَّهِ: {وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لاَ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ، وَلاَ يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ

5320- سنن نسائی: 3507,3506، سنن ابن ماجہ: 2029

مُبَيِّنَةٍ، وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ، وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ، لاَ تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1]، {أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ، وَلاَ تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولاَتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 6]- إِلَى قَوْلِهِ- {بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا} [الطلاق: 7]

نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (پ ۲۸، الطلاق ۱)
ترجمہ کنزالایمان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔ (پ ۲۸، الطلاق ۶۔۷)

5321,5322 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَكَمِ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ المُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، وَهُوَ أَمِيرُ المَدِينَةِ: «اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا» قَالَ مَرْوَانُ - فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ -: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَكَمِ غَلَبَنِي، وَقَالَ القَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: «لاَ يَضُرُّكَ أَنْ لاَ تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ». فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ: إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ، فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن حکم کے لیے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس عورت کو اس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث سلیمان کی رو سے عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد نے عرض کیکہ کیا آپ تک فاطمہ بنتِ قیس کا واقعہ نہیں پہنچا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا ذکر نہ کرو تو تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچے گا مروان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جس نے شر کیا تھا وہی جھگڑا۔ ان دونوں کی جدائی کافی ہے۔

5321,5322- انظر الحدیث: 5328,5327,5326,5325,5324,5323' سنن ابو داؤد: 2295

5323,5324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: »مَا لِفَاطِمَةَ أَلاَ تَتَّقِي اللَّهَ« يَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لاَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس اللہ سے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ رہائش اور نان نفقہ کی حقدار نہیں ہے۔

5325,5326 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلاَنَةَ بِنْتِ الحَكَمِ، طَلَّقَهَا زَوْجُهَا البَتَّةَ فَخَرَجَتْ؟ فَقَالَتْ: »بِئْسَ مَا صَنَعَتْ« قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: »أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الحَدِيثِ« وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَابَتْ عَائِشَةُ، أَشَدَّ العَيْبِ، وَقَالَتْ: »إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ کیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم کی فلاں بیٹی کو طلاق دے دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فرمایا کہ اس واقعے کا ذکر کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت برا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک وحشت والے مکان میں تھیں اور اس میں رہتے ہوئے انہیں خوف خوف آتا تھا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی تھی۔

42- بَابُ المُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا: أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

جب مطلقہ کو شوہر کے گھر میں اندیشہ ہو کہ گھر میں کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے رشتہ داروں سے بدکلامی کا اندیشہ ہو

5327,5328 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، »أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ«

حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کا اس معاملے کی دلیل بننے سے انکار کیا۔

43- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ}

باب ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان

5323,5324- راجع الحدیث: 5321، صحیح مسلم: 3703

5325,5326- راجع الحدیث: 5321، صحیح مسلم: 3704، سنن ابو داؤد: 2292، سنن ابن ماجہ: 2032

5327,5328- انظر الحدیث: 5321

[البقرة: 228] »مِنَ الحَيْضِ وَالحَبَلِ«

5329 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً، فَقَالَ لَهَا: »عَقْرَى أَوْ حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟« قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: »فَانْفِرِي إِذًا«

44- بَابُ {وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ}

[البقرة: 228]

فِي العِدَّةِ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ المَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

5330 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: »زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً«

5331 - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ، كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا، فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] إِلَى آخِرِ الآيَةِ »فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پیٹ میں پیدا کیا (البقرة ۲۲۸)

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج سے فارغ ہو کر واپسی کا قصد فرمایا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر کبیدہ خاطر کھڑی تھیں آپ نے ان سے فرمایا۔ سر منڈی یا ہلاک ہونی کیا تم ہمیں واپس جانے سے روکو گی؟ کیا تم قربانی کے دن ارکان ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے

دورانِ عدت شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں۔

محمد، عبدالوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔ لیکن اس نے ایک طلاق دے دی۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ پس اس نے طلاق دے دی اور اس سے الگ رہا۔ حتیٰ کہ جب عدت پوری ہو گئی تو اس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے اس وقت اس بات کو غیر مناسب جانا اور فرمایا کہ جب وہ اس کے قبضے میں تھی تو الگ رہا اور اب پیغام بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ نے حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو

5329- راجع الحديث: 294، صحيح مسلم: 3215

5330- راجع الحديث: 4529

5331- راجع الحديث: 4529

فَقَرَأَ عَلَيْهِ»، فَتَرَكَ الحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ

اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پ۲، البقرۃ۲۳۲) پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت معقل کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تو انہوں نے اپنی ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کی تابعداری کی۔

5332- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا: «فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: «إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ» وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ، عَنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اسے اپنے پاس روکے رکھو حتیٰ کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور دوبارہ اس سے پاک ہو جائے۔ پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اسے طلاق دے دو لیکن اس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے پس یہی وہ عدت ہے کہ جس کے متعلق اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس کے متعلق دریافت کیا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم تین طلاقیں دے دی ہیں تو عورت تم پر حرام ہو گئی کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں اضافہ کے ساتھ لیث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کاش تم عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اسی طرح فرمایا تھا۔

45- بَابُ مُرَاجَعَةِ الحَائِضِ

حائضہ سے رجوع کرنا

5333 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

5332- راجع الحدیث: 5264,4908

5333- راجع الحدیث: 5252,4908

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: »طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا « قُلْتُ: فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ پس میرے والد ماجد حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ رجوع کر لیا جائے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے اسے طلاق دے دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو عاجز یا احمق ہو جائے۔

46- بَابُ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

شوہر فوت ہو جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لاَ أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ، لِأَنَّ عَلَيْهَا العِدَّةَ

زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متوفی کی کم عمر بیوی بھی خوشبو نہ لگائے کیونکہ عدت اس پر بھی ہے۔

5333م- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلاَثَةَ:

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تین حدیثیں بیان فرمائیں۔

5334- قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا«

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی۔ پھر انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور تھوڑی سی اپنے رخسار پر بھی مل لی اور فرمایا کہ خدا کی قسم۔ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کی موت کا سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

5335- قَالَتْ زَيْنَبُ، فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ

حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا

5334- راجع الحديث: 1280

5335- راجع الحديث: 1282

فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

انتقال ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ عورت کے لیے یہ حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ وہ چار ماہ دس دن ہے۔

5336 - قَالَتْ زَيْنَبُ، وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لاَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ»

اور حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے دو تین دفعہ انکار فرمایا اور ہر مرتبہ آپ فرماتے کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سوگ چار ماہ دس دن ہے حالانکہ دورِ جاہلیت کے اندر تم میں سے عورت ایک سال کے بعد مینگنیاں پھینکتی تھی۔

5337 - قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ، وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: «كَانَتِ المَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ، فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً، فَتَرْمِي، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ» سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: «تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا»

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زینب سے پوچھا کہ سال بعد مینگنیاں پھینکنا کیا ہے؟ حضرت زینب نے فرمایا کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ایک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، خراب سے کپڑے پہن لیتی اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگاتی حتیٰ کہ سال گزر جاتا۔ پھر اس کے پاس گدھا، بکری یا پرندہ وغیرہ کوئی جانور لایا جاتا اور وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تو بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ وہ مر نہ جاتا پھر اُس کے پاس مینگنیاں لائی جاتیں تو وہ انہیں پھینکتی ہوئی چلی جاتی اور اُس کے بعد خوشبو وغیرہ جس چیز کو استعمال کرنا چاہتی کر سکتی تھی۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ لفظ تفتض سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس جانور کو اپنے

5336- راجع الحدیث: 1280

5337- راجع الحدیث: 1280

47- بَابُ الكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

5338 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا، أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الكُحْلِ، فَقَالَ: «لاَ تَكَحَّلْ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ، فَلاَ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ».

5339 - وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

5340 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: «نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ»

48- بَابُ القُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

5341 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ

جسم سے ملتی تھی۔

سوگ والی کا سرمہ لگانا

زینب بنتِ ام سلمہ نے پانی اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور اس کی آنکھ کے لیے بھی خدشہ ہوا تو اس کے رشتہ داروں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اجازت چاہی کی اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دیا جائے؟ آپ نے فرمایا سرمہ نہ لگاؤ۔ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی عورت عدت گزارتی تو خراب گھر میں خراب کپڑے پہن کر رہتی۔ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک کتا گزرتا اور وہ مینگنیاں پھینکتی۔ پس وہ ایسا نہ کرے جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ کو حضرت ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی کے لیے تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔

محمد بن سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہمیں کسی کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے سوائے شوہر کے۔

سوگ والی کا طہر میں قسط استعمال

حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے کہ کسی

-5338 راجع الحديث:5336,1280
-5339 راجع الحديث:1280
-5340 راجع الحديث:1279,313
-5341 راجع الحديث:313

أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: «كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ، وَلاَ نَطَّيَّبَ، وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا، فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ»

میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر شوہر کا چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔ سوائے پہلے سے رنگے ہوئے کپڑوں کے اور ہمیں یہ رخصت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو اظفار کی خوشبو کا استعمال کرلے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

49- بَابُ تَلْبَسُ الحَادَّةُ ثِيَابَ العَصْبِ

سوگ والی کا رنگے ہوئے کپڑے پہننا

5342 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ»

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے شوہر کے۔ پس وہ نہ سرمہ لگائے، نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے مگر جو پہلے سے رنگا ہوا ہو۔

5343 - وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ، «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تَمَسَّ طِيبًا، إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «القُسْطُ وَالكُسْتُ مِثْلُ الكَافُورِ وَالقَافُورِ»

حضرت ام عطیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خوشبو ملنے سے ممانعت فرمائی۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ قسط اور کست مثل کافور اور قافور کرسکتی ہے۔ مگر پاک ہونے کے قریب تھوڑی سے قسط یا اظفار کا استعمال کرسکتی ہیں۔

50- بَابٌ

باب

{وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234]- إِلَى قَوْلِهِ - {بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [البقرة:234]

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہوجائے تو اے والیو تم پر مواخذہ

5342- راجع الحدیث:313

5343- راجع الحدیث:313

5344- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: " كَانَتْ هَذِهِ العِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ} قَالَ: " جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ} [البقرة: 240] فَالعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا " زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] وَقَالَ عَطَاءٌ: " إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا، وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ} [البقرة: 234] قَالَ عَطَاءٌ: »ثُمَّ جَاءَ المِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَلاَ سُكْنَى لَهَا«

نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴)

ابن نجیح نے مجاہد سے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ شوہر والی پر بھی عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرما دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے چلی جائے۔ یہی ارشادِ الٰہی ہے غَيْرَ اِخْرَاجٍ کا مطلب ہے ترجمہ کنزالایمان: بے نکالے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) پس واجب عدت عورت پر وہی مذکورہ ہے، مجاہد کا یہی خیال نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غَيْرَ اِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴) عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا پس عورت جہاں چاہے

5344- راجع الحديث: 4531

عدت گزار سکتی ہے اور اس کے لیے کوئی جگہ خاص نہیں فرمائی گئی ہے۔

5345 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا، دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

زینب بنت ام سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ جب ان کے پاس ان کے والد کے انتقال کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ملی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہ تھی۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لیے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

51- بَابُ مَهْرِ البَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الفَاسِدِ

فاحشہ عورت کا مہر اور نکاح فاسد

وَقَالَ الحَسَنُ: «إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ» ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: «لَهَا صَدَاقُهَا»

حسن کا قول ہے کہ اگر کسی نے بے دھیانی میں محرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور عورت کے لیے وہی مال ہے جو وہ لے چکی اور نہیں ملے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہر مثل ملے گا۔

5346 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ»

ابو بکر عبد الرحمٰن حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

5347 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «لَعَنَ النَّبِيُّ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گودنے اور گدوانے والی

5345- راجع الحدیث:1280

5346- راجع الحدیث:2237

5347- راجع الحدیث:2086

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَكَسْبِ البَغِيِّ، وَلَعَنَ المُصَوِّرِينَ«

عورتوں اور سود کھانے اور سود کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت نیز بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

5348- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ«

ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

52- بَابُ المَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا، وَكَيْفَ الدُّخُولُ، أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالمَسِيسِ

مدخول کا مہر، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینا

5349- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ، وَقَالَ: »اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟« فَأَبَيَا، فَقَالَ: »اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟« فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا - قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الحَدِيثِ شَيْءٌ لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ - قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: »لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایک ایسے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کروادی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے درمیان جدائی کرادی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں آپ کو اس حدیث میں بعض باتیں بیان کرتا ہوا نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا کہ میرے مال کا کیا بنے گا؟ حضور نے فرمایا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اس کے ساتھ صحبت کر چکے اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر کوئی کچھ نہیں۔

5348- راجع الحدیث: 2283

5349- راجع الحدیث: 5311

53-بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ، أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً} [البقرة: 236]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ} [البقرة: 110] وَقَوْلِهِ: {وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ، حَقًّا عَلَى المُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} [البقرة: 242] وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُلاَعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا

اس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۲) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور طلاق والیوں کے لئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۱-۲۴۲) اور نبی کریم ﷺ نے لعان میں متعہ کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ شوہر نے عورت کو طلاق دے دی ہو۔

5350 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي؟ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا»

سعید جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ لے گا مگر تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا۔ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لیے اس کی شرمگاہ حلال رہی اور اگر تم جھوٹے ہو تو اس کے بعد تمہارا مال پر کوئی حق نہ رہا۔

5350- راجع الحدیث: 5312,5311

بسم الله الرحمن الرحیم

69- كِتَابُ النَّفَقَاتِ

1- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ؟ قُلْ: العَفْوَ، كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ} وَقَالَ الحَسَنُ: "العَفْوُ: الفَضْلُ"

5351 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ المُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً»

5352 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ "

5353 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ القَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب النفقات

باب اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۱۹۔۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ العفو۔

عبداللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر حکمِ الٰہی سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لیے تگ و دو کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دن کو روزے رکھنے والا۔

5351- راجع الحدیث: 55

5352- راجع الحدیث: 4684

5353- انظر الحدیث: 6007,6006، صحیح مسلم: 7393، سنن ترمذی: 1969، سنن ابن ماجہ: 2140

5354 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: لِي مَالٌ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: »الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ، يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ«

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم و نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی، آدھے کی؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کردو ویسے تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں غربت کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور ان پر تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے حتیٰ کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو وہ بھی اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس بیماری سے صحتیاب کر کے اٹھا دے کہ کتنے ہی لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور کتنے ہی لوگوں کو تمہاری ذات سے ضرر پہنچے۔

2- بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ وَالعِيَالِ

اہل وعیال کو نفقہ دینے کا وجوب

5355 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ« تَقُولُ المَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ العَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي". فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »لاَ، هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کرو جو تمہارے دست نگر ہیں یہ نہ ہو کہ عورت کہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے بھروسے پر مجھے چھوڑتے ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابوہریرہ اپنے پاس سے کہہ رہا ہے۔

5354- راجع الحديث: 2742,56

5355- راجع الحديث: 1426

هُرَيْرَةَ«

5356- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ«

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری کا قائم رہے اور شروعات ان لوگوں سے کرو جو دستِ نگر ہوں۔

3- بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ العِيَالِ

بیویوں کو ایک سال کی خوراک دینا اور ان کا خرچ

5357 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ، قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ«

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا آدمی سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لیے ایک سال یا اس کے کچھ حصے کے لیے خوراک جمع رکھتا ہو۔ معمر نے کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نبی نضیر کے درختوں کو فروخت فرما دیا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے لیے ایک سال کی خوراک جمع فرما لیا کرتے تھے۔

5358- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا حتیٰ کہ مالک بن اوس کے پاس جا کر اس سے اس کے متعلق معلوم کیا۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میں گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اس وقت ان کے دربان یرفا نے کہا کہ کیا آپ

5356- راجع الحدیث: 1426

5357- راجع الحدیث: 2902

5358- انظر الحدیث: 3094,2904

عَلَى عُمَرَ، إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ: الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ} [الحشر: 6] إِلَى قَوْلِهِ - {قَدِيرٌ} [الحشر: 6]، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی ہی دیر ٹھہرا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور ان کے ساتھی نے کہا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا جلدی نہ کرو، میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ واقعی حضور نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب توجہ کی اور فرمایا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ اب میں آپ حضرات کو اس کی اصلیت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فئے کے مال کی خصوصیت عطا فرمائی تھی جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے

حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ، وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ، لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۱۹۔ ۲۲۰) یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرت کو چھوڑ کر اپنے لیے مال جمع نہیں فرمایا لیکن آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دی۔ بیشک حضور اس میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے اور تقسیم فرماتے رہے حتیٰ کہ صرف یہ مال باقی رہ گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اسے راہ خدا میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں اسی طرح کرتے رہے۔ میں آپکو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہی بات تھی؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ واقعہ یہی ہے؟ دونوں نے کہا، ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ جب حضرت ابو بکر نے وفات پائی تو اس وقت تک وہ بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور آپ دونوں اس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا آپ حضرات کے خیال میں حضرت ابو بکر اس کے متعلق درست نہ تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس کے متعلق سچے، نیکو کار، راہ یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات ابو بکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال سے اپنے قبضے میں رکھا اور اسی طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات

میرے پاس آئے اور دونوں کی بات ایک اور مقصد ایک ہی تھا۔ آپ میرے پاس اس لیے آئے کہ یہ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے والد کا پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر آپ کے حوالے کر دیتا ہوں کہ اس کو اسی طرح خرچ کیا جائے گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا، ورنہ اس کے متعلق مجھ سے بات نہ کی جائے۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیجئے۔ پس میں نے یہ آپ کے حوالے کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال ان دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے وہ مال آپ کے سپرد کر دیا تھا؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا فرمایا کہ اب آپ حضرات مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کروں پس قسم ہے اسی ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں اس مال کا قیامت تک اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کرو گا اگر آپ حضرات اس کے انتظار سے عاجز آ گئے تو مجھے واپس دے دیجئے کیونکہ آپ دونوں کی جگہ میں خود اس کی نگرانی کر لوں گا۔

4- بَابٌ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ} [البقرة: 233]- إِلَى قَوْلِهِ- {بِمَا تَعْمَلُونَ

باب

ارشاد باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہئے اور جس کا بچہ ہے اس پر

بَصِيرٌ) [البقرة: 110] وَقَالَ: {وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاَثُونَ شَهْرًا} [الأحقاف: 15] وَقَالَ: {وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ، وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ} [الطلاق: 7]- إِلَى قَوْلِهِ- {بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا} [الطلاق: 7] وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، " نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ: أَنْ تَقُولَ الوَالِدَةُ: لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً، وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الوَالِدِ وَالوَالِدَةِ، {فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا} [البقرة: 233] بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ " {فِصَالُهُ} [لقمان: 14]: «فِطَامُهُ»

عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔ (پ ۲۸، الطلاق ۶-۷) یونس نے زہری کا قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ والد کو بچے کی وجہ سے اذیت دی جائے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ والدہ کہے کہ میں بچے کی دودھ پلانے والی نہیں ہوں حالانکہ اس کا دودھ بچے کی غذا کیلئے زیادہ مناسب ہے اور دوسری عورتوں سے وہ بچے پر زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ پس عورت کو دودھ پلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خاوند اسے حکم الٰہی کے مطابق نفقہ دے رہا ہو اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والدہ کو اذیت دے کہ اسے دودھ پلانے سے روکے اور اس کا دل دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دودھ

5-بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الوَلَدِ

5359 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: «لاَ، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ»

5360 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ»

6-بَابُ عَمَلِ المَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

5361 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ،

پلائے لیکن دونوں اگر باہمی رضا مندی کے ساتھ دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو والد و والدہ کے لیے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ انہوں نے باہمی رضامندی اور باہمی مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔

اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور بچے کا نفقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! بیشک ابوسفیان بخیل ہیں۔ پس کیا میرے لیے حرج ہے کہ ان کے مال سے اپنے بچوں کو کھلا پلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا نہ کرنا مگر جو عرف کے مطابق ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کر لے تو اسے ایسا کرنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے ان چھالوں کی عرض کریں جو چکی پینے کے سبب ان کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں معلوم ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں غلام آئے ہیں۔

5359- راجع الحديث:2211

5360- راجع الحديث:2066

5361- راجع الحديث:3113

فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ: »عَلَى مَكَانِكُمَا« فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: »أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - فَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ«

لیکن حضور ﷺ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا ذکر کر دیا۔ جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو یہ بات بتائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ پس ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہو جس کی تم دونوں طلب کرتے ہو۔ جب تم اپنی آرام کرنے آؤ یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ تینتیس بار الحمد اللہ ار چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو پس یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔

7- بَابُ خَادِمِ المَرْأَةِ

عورت کے لیے خادمہ رکھنا

5362 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: »أَلاَ أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ« ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ: وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے تم سوتے وقت تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمد اللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات بھی ترک نہیں کیا تھا۔

5362- راجع الحدیث: 3113 صحیح مسلم: 6855

8-بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

5363 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصْنَعُ فِي البَيْتِ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا سَمِعَ الأَذَانَ خَرَجَ»

مرد کا اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنا

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کا اپنے کاشانہ اقدس میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔

9-بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ

5364 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ، فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ، بِالْمَعْرُوفِ»

شوہر اگر اپنی بیوی کو مکمل نفقہ نہ دے تو عورت مرد کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! بیشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو چنانچہ میں ان کی لاعلمی میں کچھ مال لے لیا کرتی ہوں۔ فرمایا۔ صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کفایت کرے۔

10-بَابُ حِفْظِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

5365 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ - وَقَالَ الآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ"

بیوی شوہر کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں سے قریش کی عورتیں بہتر ہیں۔ دوسری مرتبہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور شوہر کا جو مال ان کے سپرد ہو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور

5363- راجع الحدیث: 676

5365- انظر الحدیث: 3434، صحیح مسلم: 6403

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

11- بَابُ كِسْوَةِ المَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

عورتوں کو عرف کے مطابق لباس دینا

5366 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي»

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور کے مبارک چہرے پر خفگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

12- بَابُ عَوْنِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

بچے کے معاملے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

5367 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ» قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ» أَوْ قَالَ: «خَيْرًا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد شہید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں پس میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کرلیا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اسے جابر! تم نے شادی کرلی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا، کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ فرمایا، تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے تم اسے خوش کرتے اور وہ تمہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ جب شہید ہوئے تو کئی صاحبزادیاں چھوڑیں تو ان کی طرح کی عورت کا گھر میں لانا میں نے پسند نہ کیا لہٰذا ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی اور اصلاح کرے۔ پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا یہ دعا دی کہ اللہ تمہارا بھلا "

5366- راجع الحديث: 2614

5367- راجع الحديث: 443 صحیح مسلم: 3623 سنن ترمذی: 1100 سنن نسائی: 3219

کرے۔

13- بَابُ نَفَقَةِ المُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

5368 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «فَأَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهَذَا» قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا»

مفلس کا اہل وعیال کو نفقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا فرمایا کہ ایک غلام آزاد کردو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ فرمایا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لو عرض کی کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلادو۔ عرض کی کہ مجھے یہ بھی میسر نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا یا ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے؟ عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں خیرات کر آؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! خود سے زیادہ ضرورت مند کو دوں؟ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان۔ ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی گھر نہیں، ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے حقدار ہو۔

14- بَابٌ

{وَعَلَى الوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ} [البقرة: 233] وَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ {وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ} [النحل: 76]- إِلَى قَوْلِهِ- {صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [البقرة: 142]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۳) اور کیا اس میں سے عورت کے ذمے بھی کوئی چیز ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کرسکتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے

5368- راجع الحديث: 1936

جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۱۴۲)

5369 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ»

زینب بنت ابوسلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر ابوسلمہ کی اولاد پر میں خرچ کردوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ انہیں اس کس لاچاری کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی۔ کیونکہ وہ میری اولاد بھی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کروگی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

5370 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ؟ قَالَ: «خُذِي بِالْمَعْرُوفِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند نے عرض کی۔ یارسول اللہ! بیشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے پس کیا میرے اوپر مواخذہ ہوگا اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو؟ فرمایا کہ عرف کے مطابق لے سکتی ہو۔

15- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ»

ارشاد نبوی ﷺ: جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے تو ان کا ذمہ مجھ پر ہے

5371 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ المُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الفُتُوحَ، قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ معلوم فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر مال چھوڑا ہے۔ تو نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس اہل ایمان

5369- راجع الحديث: 1467

5371- راجع الحديث: 2298

الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ«

میں سے جو اس حالت میں فوت ہو کہ اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

16-بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

بچہ کو دودھ پلانے کے لیے دایہ کے حوالے کرنا

5372-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: »وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الخَيْرِ أُخْتِي، فَقَالَ: »إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ فَقَالَ: »بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ« فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ« وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: »ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ«

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری دوسری بہن بنت ابوسفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو۔ عرض کی ہاں اور ویسے بھی میں آپ کے پاس تنہا تو نہیں ہوں۔ لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ خیر میں اپنی بہن کو بھی شریک کرلوں۔ فرمایا یہ بات میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تو یہ سن رہے ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہا درہ بنت ابوسلمہ سے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم۔ اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی پھر بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے لیے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب، زہری، عروہ نے فرمایا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

5372- راجع الحديث: 5101

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

70- كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

1- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 57] وَقَوْلِهِ: {أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ} [البقرة: 267] وَقَوْلِهِ: {كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ} [المؤمنون: 51]

ارشاد ربانی ہے: باب اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں۔ (پ ۱۶، طٰہٰ ۸۱) اور فرمایا: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔ (پ ۳، البقرۃ ۲۶۷) اور فرمایا: پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ (پ ۱۸، المومنون ۵۱)

5373 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ، وَفُكُّوا العَانِيَ» قَالَ سُفْيَانُ: "وَالعَانِي: الأَسِيرُ"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

5374 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل نے حضور کے وصال تک کبھی تین دن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

5375 - وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ» فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ شدید بھوک لگی تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور قرآن مجید کی چند آیتیں سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پس وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور میرے لیے دروازہ کھلا رہنے دیا۔ میں کچھ ہی چلا تھا کہ مشقت اور بھوک کے سبب میرے کے بل گر پڑا۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے تھے۔ پس

5373- راجع الحدیث: 3046

5375- انظر الحدیث: 6452,6246

فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: »عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ« فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: »عُدْ« فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: فَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الآيَةَ، وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ

آپ نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور مستعد ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا کر مجھے کھڑا کیا اور میری بھوک کو جانتے ہوئے مجھے اپنے کاشانہ اقدس پر لے گئے۔ پھر مجھے دودھ کے ایک پیالے سے پینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اسے میں سے پی لیا آپ نے حکم فرمایا کہ ابوہریرہ اور پیو میں نے دوبارہ بھی پی لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ پھر پیو۔ پس میں نے پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ ہانڈی کی طرح ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر سے ملا اور ان سے پانی اس حالت کا ذکر کیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے یہ بات آپ کی طرف سے ان کی جانب پھیر دی جو اس کے آپ سے زیادہ حق دار تھے۔ خدا کی قسم میں نے آپ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لیے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم، اگر میں مہمان بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

2- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالأَكْلِ بِالْيَمِينِ

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

5376 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا غُلاَمُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ« فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے لڑکے بسم اللہ پڑھو، داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

5376- انظر الحدیث: 5377، 5378 صحیح مسلم: 5237 سنن ابن ماجه: 3267

3-بَابُ الأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

سامنے سے کھانا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

5377 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ»

وہب بن کیسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر طرف اپنا ہاتھ لے جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

5378 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: «سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»

وہب بن کیسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیبہ عمر بن ابو سلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

4-بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ القَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ، إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

برتن کے ہر طرف سے کھانا جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات نگوار نہ گزرے

5379 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت پیش کی جو اس نے آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس فرماتے

5377- راجع الحدیث:5376

5378- راجع الحدیث:5376

5379- راجع الحدیث:2092' صحیح مسلم:5293' سنن ابو داؤد:3782' سنن ترمذی:1850

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ «يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ»، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش کر کے نکال رہے تھے اس دن سے میں بھی کدو کو حد درجہ پسند کرتا ہوں۔

5-بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الأَكْلِ وَغَيْرِهِ

کھانا اور دوسرے کام داہنے ہاتھ سے کرنا

قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ»

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

5380 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ - وَكَانَ قَالَ: بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا - فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، نعلین مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ ہر کام میں اسی طرح کرتے تھے۔

6-بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

جو پیٹ بھر کر کھائے

5381 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتی ہے۔ گویا یہ بھوک کے سبب سے ہے۔ پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک کونے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر گیا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں رونق افروز ہیں اور گرد دار گرد چند صحابہ حاضر ہیں۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

5380- راجع الحديث:168

5381- راجع الحديث:422

»أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »بِطَعَامٍ؟« قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: »قُومُوا« فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ« فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا

فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کھانا دے کر؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ حضرت ابوطلحہ کے پاس آ پہنچا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا موجود نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خیر مقدم کے لیے چل پڑے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جا پہنچے۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں آگے بڑھے حتیٰ کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا پھر اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو کھانے کی اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے پیٹ بھر کر کھالیا اور چلے گئے پھر فرمایا کہ دس افراد کو اور اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھالیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد افراد کو اور اجازت دی گئی اور اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی۔

5382 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ، أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے

5382- راجع الحدیث:2216

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ» أَوْ قَالَ: «هِبَةٌ» قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ، قَالَ: فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطْنِ يُشْوَى، وَايْمُ اللَّهِ، مَا مِنَ الثَّلاَثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي القَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى البَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

ہم ایک سوتیس افراد تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کس کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع آٹا تھا۔ پس اسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا چوڑا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم فروخت کرنے یا عطیہ اور ہدیہ کے طور پر دینے کے لیے تیار ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سوتیس افراد میں سے ہر ایک کو اس کلیجی سے حصہ مل گیا، جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے اس کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا پس ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور دونوں کونڈوں میں بچا بھی رہا، جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔ یا جس طرح فرمایا۔

5383 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالمَاءِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ہمیں کھجوریں اور پانی دونوں چیزیں وافر ملنے لگی تھیں۔

7- بَابٌ

باب

{لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى المَرِيضِ حَرَجٌ} [النور: 61]- إِلَى قَوْلِهِ- {لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} [البقرة: 73]

ترجمہ کنزالایمان: نہ اندھے پر تنگی۔تا۔کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (پ ۱۸، البقرة ۶۱)

5384 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے۔ جب ہم مقام صہبا پر تھے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ صہبا خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ

5383- صحیح مسلم:7380

5384- راجع الحدیث:2216,209

خَيْبَرَ. فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ" قَالَ سُفْيَانُ: »سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا«

نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے نوش فرمایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے یحیٰی سے سنا کہ حضور نے ستو نوش فرما کر ہاتھ دھوئے اور نہ نوش فرمانے سے قبل۔

8- بَابُ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

پتلی روٹی اور خوان سفر پر کھانا

5385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ، وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ، فَقَالَ: »مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا، وَلاَ شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ«

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا نانبائی حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پتلی روٹی تناول نہیں فرمائی اور نہ بکری کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا، حتیٰ کہ آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

5386 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ - قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ الإِسْكَافُ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ، وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلاَ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ« قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلاَمَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: »عَلَى السُّفَرِ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹی طشتری میں کھایا ہو یا پتلی روٹی کھائی ہو یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دستر خوان پر۔

5387 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا، يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ،

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا تو مسلمانوں کو ان کے ولیمے کے کھانے کی دعوت دی چنانچہ آپ کے حکم سے

5385- انظر الحدیث: 6357,5421 سنن ابن ماجه: 3309

5386- انظر الحدیث: 6540,5415 سنن ابن ماجه: 3292

5387- راجع الحدیث: 4213,371

فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالأَقِطُ وَالسَّمْنُ "وَقَالَ عَمْرٌو: عَنْ أَنَسٍ، »بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ«

دسترخوان بچھایا گیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ زفاف فرمایا پھر دسترخوان پر حیس تیار کیا گیا۔

5388 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُونَ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: »يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ، هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا، وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ« قَالَ: فَكَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ، يَقُولُ: إِيهًا وَالإِلَهِ

(البحر الطويل)

تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

عروہ نے وہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ شامی، حضرت ابن زبیر کو طنزیہ ذات النطاقین کا بیٹا کہا کرتے تھے۔ ان کی والدہ حضرت اسماء نے ان سے فرمایا اے بیٹے! وہ تمہیں دو کمر بندوں والی کا طعنہ دیتے ہیں لیکن تمہیں علم ہے کہ دو کمر بندوں والی بات کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ میں نے اپنے کمر بند کے دو حصے کر دیے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کی تھیلی کا منہ باندھا تھا اور دوسرا اپنے نیفے میں رکھا تھا راوی کا بیان ہے کہ اہل شام جب سے دو کمر بندوں کا طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کو یہ بطور طعن کہتے ہیں وہ میرے لیے باعث شان ہے۔

5389 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، »أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ، خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ، فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ«

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت حفید بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں۔ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گھی پنیر اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی۔ آپ نے عورتوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے دسترخوان پر کھایا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے طبیعت کی نفاست کے سبب اسے نوش نہ فرمایا اور اگر یہ چیز حرام ہوتی تو وہ عورتیں نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

-5388 راجع الحدیث:2979

-5389 راجع الحدیث:2575

9- بَابُ السَّوِيقِ

ستو

5390 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، «فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا، فَلاَكَ مِنْهُ، فَلُكْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مقامِ صہبا پر موجود تھے جو خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ نے ان میں سے کچھ ستو کھائے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی پھانکے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو کلی کی اور پھر نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

10- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ، فَيَعْلَمُ مَا هُوَ

حضور ﷺ اس وقت تک نہیں کھانا تناول نہ فرماتے تھے جب تک یہ علم نہ ہو جاتا کہ کھانا کیا ہے

5391 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ، وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا، قَدْ قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں نے اس کے پاس بھی ہوئی گوہ دیکھی جو ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے بارے میں بتا نہ دیا جاتا۔ اس وقت تک کبھی کبھار ہی اس کی جانب ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف ہاتھ بڑھایا چنانچہ جو عورتیں خدمتِ بابرکت میں حاضر تھیں ان میں سے ایک نے

5390- انظر الحدیث: 209

5391- صحیح مسلم: 5009' سنن ابو داؤد: 3794' سنن نسائی: 4328,4327' سنن ابن ماجہ: 3241

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ

رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ یا رسول اللہ! جو چیز آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین پر نہیں پائی جاتی اس لیے مجھے اس کا کھانا پسند نہیں ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔

11- بَابٌ: طَعَامُ الوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کفایت کرتا ہے

5392 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلاَثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلاَثَةِ كَافِي الأَرْبَعَةِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو افراد کا کھانا تین افراد کے لیے کفایت کرتا ہے اور تین افراد کا کھانا چار افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

12- بَابٌ: المُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5393 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لاَ يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا، فَقَالَ: يَا نَافِعُ، لاَ تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ

واقد بن محمد نافع سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک کھانا تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کسی غریب کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ پس ایک شخص آپ کے ساتھ کھانے کے لیے آیا تو اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا اے نافع! یہ آدمی

5392- صحیح مسلم: 5335 ' سنن ترمذی: 1820

5393- انظر الحدیث: 5395,5394 ' صحیح مسلم: 5342

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »المُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ«

آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

5394- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ المُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الكَافِرَ أَوِ المُنَافِقَ - فَلاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ - يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ« وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عبیداللہ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبیداللہ نے اس میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔ ابن بکیر، مالک، نافع حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5395 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ الكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ« فَقَالَ: فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ابونھیک نامی ایک زیادہ کھانا کھانے والا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بیشک کافر سات آنتوں ہیں کھاتا ہے۔ اس نے کہا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

5396 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَأْكُلُ المُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

5397 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ

-5394 انظر الحدیث:5393

-5395 انظر الحدیث:5393

-5396 انظر الحدیث:5397

-5397 انظر الحدیث:5396 سنن ابن ماجه:3256

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ، فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »إِنَّ المُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ«

مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا۔ پس اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

13- بَابُ الأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

5398- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ آكُلُ مُتَّكِئًا«

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

5399- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: »لاَ آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ«

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا جو آپ کے پاس حاضر تھا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

14- بَابُ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: فَجَاءَ {بِعِجْلٍ حَنِيذٍ} [هود: 69]: »أَيْ مَشْوِيٍّ«

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔ (پ ۱۲، ہود ۶۹) یعنی بھنا ہوا۔

5400 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: »لاَ، وَلَكِنَّهُ لاَ يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ« فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: »بِضَبٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لیے اس کی طرف دستِ مبارک بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لیے میں اپنی طبیعت کو اس کے خلاف پاتا ہوں۔ پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا اور رسول اللہ

5398- انظر الحدیث: 5399، سنن ابو داؤد: 3769، سنن ترمذی: 1830، سنن ابن ماجہ: 3262

5399- انظر الحدیث: 5398

5400- صحیح مسلم: 5009، سنن ابو داؤد: 3794، سنن نسائی: 4327، سنن ابن ماجہ: 3241

مَحْنُوذٍ«

صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظ فرما رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے بصفت محنوذ کے لفظ روایت کیے ہیں۔

15-بَابُ الْخَزِيرَةِ

خزیرہ کھانا

قَالَ النَّضْرُ: "الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ، وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ"

نضر کا قول ہے کہ خزیرہ میدہ سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

5401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، فَقَالَ: »سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ« قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ، ثُمَّ قَالَ لِي: »أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟« فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي البَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ، لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ، أَلاَ تَرَاهُ

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور انصار کی طرف سے غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں بینائی سے محروم ہوں اور قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو وہ ندی بھر جاتی ہے جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان پڑتی ہے اور مسجد میں جا کر ان لوگوں کو نماز پڑھانا میرے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لا کر میرے غریب خانے پر نماز پڑھیں اور اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بناؤں آپ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں جلد ایسا کروں گا۔ عتبان کا بیان ہے کہ اگلے ہی روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو آپکو اجازت دے دی گئی۔ آپ گھر میں جا کر نہ بیٹھے بلکہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی جانب اشارہ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر کہی۔ چنانچہ ہم نے صفیں بنالیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پس ہم نے آپکو خزیرہ کے لیے روک لیا جو گھر میں آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ گھر میں محلّے کے اور بہت سے لوگ بھی

5401- راجع الحدیث: 424

قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟ " قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قُلْنَا: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى المُنَافِقِينَ، فَقَالَ: " فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ، أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ، فَصَدَّقَهُ

جمع ہو گئے پس ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ یہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس کی نیت رضائے الٰہی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا۔ ہم اسکا میلان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا ہے۔ جبکہ وہ اس کے ذریعے رضائے الٰہی چاہتا ہو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس حدیث محمود کے متعلق پوچھا اور وہ بنی سالم کے ایک فرد اور ان لوگوں کے سردار تھے تو انہوں نے بھی اس حدیث کی تصدیق فرمائی۔

16- بَابُ الأَقِطِ

پنیر اور حیس

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا، بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ، فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ: «صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا»

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول اللہ نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا تو دعوت ولیمہ میں کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو بن ابو عمر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ نے حیس تیار کروایا تھا۔

5402- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ، وَشَرِبَ اللَّبَنَ، وَأَكَلَ الأَقِطَ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ پیش کیا۔ پس گوہ آپ کے دستر خوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام ہوتی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ کو نوش فرمایا اور پنیر بھی کھایا۔

5402- راجع الحديث: 2575

17-بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

5403- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: «إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى، وَلاَ نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الجُمُعَةِ، وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلاَ وَدَكٌ»

چقندر اور جو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے دن کی بڑی مسرت ہوتی کیونکہ اس دن ایک بڑھیا ہمارے لیے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکایا کرتی اور اس میں چند دانے بھی ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ ادا کر لیتے تو اس بڑھیا کے پاس چلے جایا کرتے۔ پس وہ اسے ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور اس کے سبب ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم اس میں چربی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی۔

18-بَابُ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

5404 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

گوشت کو نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

5405- وَعَنْ أَيُّوبَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

دوسری روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

19-بَابُ تَعَرُّقِ العَضُدِ

5406- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ المَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ

دستی کا گوشت نوچنا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

5403- راجع الحدیث:938

5405- راجع الحدیث:207

5406- راجع الحدیث:2570,1821

مَكَّةَ«

5407 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ، فَقُمْتُ إِلَى الفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ، فَشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا، وَخَبَأْتُ العَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: »مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟« فَنَاوَلْتُهُ العَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، مِثْلَهُ

دوسری روایت میں حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے اترے ہوئے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا۔ لیکن میں حالت احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا۔ جبکہ اس وقت میں اپنے جوتے کی مرمت میں مشغول تھا۔ انہوں نے مجھے اس کی خبر نہ دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش! میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں اس طرف متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اس پر زین کسی اور سوار ہو گیا۔ میں اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو، تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، ہم آپ کی کسی چیز کے ساتھ مدد نہیں کریں گے مجھے اس پر غصہ آیا۔ پس میں اترا دونوں چیزیں لیں اور سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گورخر پر سخت حملہ کر کے اسے شکار کر لیا اور اسے لے کر آ گیا وہ مر چکا تھا۔ پس میں نے ان کے سامنے ڈال دیا۔ انہوں نے اسے کھالیا پھر انہیں حالت احرام میں اسے کھانے کے بارے میں شک ہوا۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے اپنے پاس چھپالیا تھا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور اس کے متعلق آپ سے معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اسمیں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ بازو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر اسے کھایا حالانکہ حالت احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر، زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار نے بھی حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5407- راجع الحديث: 2570,1821

20-بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

5408- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ «رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

چھری سے گوشت کاٹنا

جعفر بن عمرو بن امیہ کو ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کے بازو کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پھر نماز کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے اسے اور اس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو کیا۔

21-بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

5409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ»

نبی علیہ السلام نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

22-بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

5410- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ قَالَ: «لاَ» فَقُلْتُ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ»

جو کے آٹے میں پھونکنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں میدہ دیکھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے کہا۔ کیا آپ جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اس میں پھونکیں مار لیا کرتے تھے۔

23-بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

5411- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کیا تناول کرتے تھے

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

5408- راجع الحدیث: 208

5409- راجع الحدیث: 3563

5410- انظر الحدیث: 5441

5411- انظر الحدیث: 5441، سنن ترمذی: 2474، سنن ابن ماجہ: 4157

زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي«

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ہر ایک کو سات کھجوریں عطا فرمائیں مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔ لیکن ان میں سے ایک کم اچھی نظر آئی تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

5412 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: »رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الحُبْلَةِ، أَوِ الحَبَلَةِ، حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي«

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سات صحابہ میں سے میں ساتواں تھا اس وقت ہماری غذا درختوں اور ان کے پتوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔ حتیٰ کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکری کی مینگنیوں کی طرح حاجت ہوتی تھی۔ آج بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے ہیں اگر میرا یہی حال ہے تو میں نقصان میں رہا اور میری کوشش ضائع ہوگئی۔

5413 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَقُلْتُ: هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: »مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ، مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ« قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: »مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا، مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ« قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں آپ حضرات کو چھلنی میسر تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ا پکی روح قبض فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ آپ حضرات پھر بغیر چھانے جو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیستے اور پھونکیں مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے، جو باقی بچتا اسے گوندھتے اور پکا کر کھا لیتے تھے۔

5412- راجع الحدیث:3728

5413- انظر الحدیث:5410

5414 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: «خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ»

سعید المقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا۔ لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمانے تک جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

5415 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ، وَلاَ فِي سُكْرُجَةٍ، وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ» قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلاَمَ يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: «عَلَى السُّفَرِ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹی پلیٹوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میز پر اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

5416 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ المَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ البُرِّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد مسلسل تین روز بھی گندم کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ وصال فرمایا۔

24-بَابُ التَّلْبِينَةِ

تلبینہ

5417 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ المَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے لیے عورتیں جمع ہوتیں۔ جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (حریرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اس میں سے کھاؤ کیونکہ

-5415 راجع الحدیث: 5386

-5416 صحیح مسلم: 7369، سنن ابن ماجہ: 3344

-5417 صحیح مسلم: 5730، سنن ترمذی: 3039

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ المَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ«

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور کچھ غموں کو دور کرتا ہے۔

25-بَابُ الثَّرِيدِ

ثرید

5418- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الجَمَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

5419- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

5420- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: »فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ« قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس میں سے کدو قاشیں تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھنے لگا اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا۔

26-بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ،

بھنی ہوئی بکری نیز بازو

5418- راجع الحديث: 3411

5419- راجع الحديث: 3770

5420- راجع الحديث: 2092

وَالكَتِفِ وَالجَنْبِ

اور پہلو کا گوشت

5421- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، قَالَ: كُلُوا، «فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلاَ رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ»

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں آپ کا باورچی بھی کھڑا تھا فرمایا کہ کھاؤ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چپاتی کھائی ہو، حتیٰ کہ خالق حقیقی سے جا ملے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی بھی بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

5422- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے بازو کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری کو ایک طرف رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا تھا۔

27- بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ، مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

اسلاف گھر کے لیے کھانے کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَأَسْمَاءُ: «صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً»

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے توشہ دان بنا رکھا تھا۔

5423 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثٍ؟ قَالَتْ: «مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ،

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ ایسا صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوک سے مر رہے تھے اور مراد یہ تھی کہ مالدار لوگ

5421- راجع الحدیث:5385

5422- راجع الحدیث:208

5423- صحیح مسلم:7372، سنن ترمذی:1511، سنن نسائی:4444، سنن ابن ماجہ:3313

فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الكُرَاعَ، فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ « قِيلَ: مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: »مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ«. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، بِهَذَا

غریبوں کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ ہم بعض وقت بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور انہیں پندرہ دن کے بعد کھاتے پوچھا گیا کہ کس مجبوری کے سبب آپ ایسا کرتے تھے؟ اس پر وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ آلِ محمد نے سالن کے ساتھ کبھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں۔ حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان توری اس حدیث کی عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت کی ہے۔

5424 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: » كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ « تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا المَدِينَةَ قَالَ: »لاَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم قربانی کا گوشت جمع کر لیا کرتے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔ ابن جریج نے عطا سے پوچھا کہ اس سے کیا ہمارا مدینہ طیبہ میں آنا مراد ہے فرمایا کہ نہیں۔

28- بَابُ الحَيْسِ

حیس

5425 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: »التَمِسْ غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي « فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ« فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خدمت کے لیے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ان کا ایک لڑکا طلب فرمایا۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا۔ جب آپ اترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں غم سے عاجزی اور سستی سے، کنجوسی اور بزدلی سے اور قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں متواتر آپ کی خدمت کرتا۔ حتیٰ کہ ہم خیبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو لے کر واپس لوٹے جن کو گرفتار کیا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان کے پیچھے چادر یا کمبل تان رہے تھے۔ حتیٰ

5424- راجع الحديث:2980

5425- راجع الحديث:2235,371

بِكِسَاءٍ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا " ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: »هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ« فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا، مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ«

کہ جب ہم مقام صہبا پر پہنچے تو آپ نے حیس تیار کروا کے دستر خوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے کھانا کھایا یہ ان کے ساتھ شب زفاف گزارنے کے وقت کی بات ہے پھر روانہ ہو گئے حتیٰ کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کی مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

29-بَابُ الأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا

5426- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى: أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ القَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هَذَا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ تَلْبَسُوا الحَرِيرَ وَلاَ الدِّيبَاجَ، وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ«

مجاہد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی طلب فرمایا۔ پس ایک مجوسی پانی لے کر آیا۔ جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اسے ایک دو دفعہ منع نہ کر چکا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

30-بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

کھانے کا بیان

5427- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی طرح ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی

5426- صحیح مسلم: 5361، سنن ابو داؤد: 1878، سنن ابن ماجہ: 3590

5427- راجع الحدیث: 5020

طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ«

مثال کھجور کی طرح ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والے منافق کی۔ مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے۔

5428- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی تمام کھانوں پر۔

5429- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو شخص کو سونے اور کھانے میں مانع ہے لہذا جب کوئی اپنا مقصد پالے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی جانب واپس لوٹ آئے۔

31- بَابُ الأُدْمِ

سبزی

5430 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الوَلاَءُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ« قَالَ: وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى

ربیعہ نے قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ بریرہ کے واقعہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ آپ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ انہیں شرط کرنے دو جبکہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے راوی کا بیان ہے کہ (اسے) آزاد کر دیا گیا اور اپنے خاوند کے پاس رہنے نہ رہنے کا اسے اختیار دیا گیا۔ ایک دن ایسا ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے

5428- راجع الحدیث: 5428,3370

5429- راجع الحدیث: 1804

5430- راجع الحدیث: 5097,456

النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: »أَلَمْ أَرَ لَحْمًا؟« قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: »هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا، وَهَدِيَّةٌ لَنَا«

گھر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور اس وقت چولہے پر رکھی ہانڈی میں جوش آیا ہوا تھا۔ آپ نے کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر کی پکائی ہوئی سبزی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کی رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن وہ صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو دیا گیا اور اس نے ہمیں بطور ہدیہ دے دیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے صدقہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

32- بَابُ الحَلْوَاءِ وَالعَسَلِ

میٹھی چیز اور شہد

5431- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَالعَسَلَ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5432- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: »كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي، حِينَ لاَ آكُلُ الخَمِيرَ وَلاَ أَلْبَسُ الحَرِيرَ، وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ، وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ، وَهِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا العُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تاکہ میرا پیٹ بھرتا رہے۔ جبکہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی لونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا۔ بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور آتے جاتے شخص کو آیت سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابو طالب بہت اچھے شخص تھے۔ کیونکہ اکثر وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو وہ خالی کپی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔

5431- راجع الحدیث: 4912 صحیح مسلم: 3664 سنن ابو داؤد: 3715 سنن ترمذی: 1831 سنن ابن ماجہ: 3323

5432- راجع الحدیث: 3708

33-بَابُ الدُّبَّاءِ

5433- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا: «فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ، فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ». فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس دن سے میں مستقل اسے پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

34-بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

5434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كَانَ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا، أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، يَقُولُ: «إِذَا كَانَ القَوْمُ عَلَى المَائِدَةِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلَكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ المَائِدَةِ أَوْ يَدَعُ»

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل، حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انصاریوں میں ابوشعیب نام کا ایک آدمی تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو قصاب تھا۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لیے کھانا تیار کرتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ افراد کی دعوت کردوں۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ افراد کو بلالیا۔ ان حضرات کے پیچھے پیچھے ایک شخص اور آ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے پانچ افراد کی دعوت کی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ لہذا اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو عرض گزار ہوئے کہ میں نے اسے اجازت دی محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخواں والوں کو کوئی چیز دیں یا لیں، ہاں ایک ہی خوان پر کھانے والوں کو اختیار ہے ایک دوسرے کو چیز دیں یا نہ دیں۔

35-بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ

دوسرے کو دعوت دے کر

5433- راجع الحدیث:2092

5434- راجع الحدیث:2081

وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

5435- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ النَّضْرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنْتُ غُلاَمًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ» قَالَ: «فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ» قَالَ: فَأَقْبَلَ الغُلاَمُ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ أَنَسٌ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ

خود کسی کام میں لگ جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکپن کے دنوں میں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا اور اس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اور کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو تلاش فرمانے لگے۔ ان کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے سامنے انہیں اکٹھا کرنے لگا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں لگ گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں مستقل کدو کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

36- بَابُ المَرَقِ

5436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ»، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ

شوربہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیا۔ پس اس نے جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کی اطراف سے کدو کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اس دن سے میں کدو کو ہمیشہ پسند کرنے لگا ہوں۔

37- بَابُ القَدِيدِ

5437 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

سوکھا ہوا گوشت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی خدمت میں شوربہ

5435- راجع الحدیث: 503

5436- راجع الحدیث: 2092، صحیح مسلم: 5293، سنن ابو داؤد: 3782، سنن ترمذی: 1850

5437- راجع الحدیث: 5436,2092

عَنْهُ قَالَ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا«

پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھانے کے لیے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔

5438- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثًا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا اسی سال کیا جبکہ لوگ غنی ہوں یا فقیر بھوک سے مر رہے تھے ورنہ ہم بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور پندرہ پندرہ روز بعد کھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی برابر تین دن تک نہیں کھائی۔

38- بَابُ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى المَائِدَةِ شَيْئًا

دستر خوان پر اپنے ساتھی کو چیز دینا

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ: »لاَ بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلاَ يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ المَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى«

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دستر خوان پر بعض کا بعض کو چیز دینے میں مضائقہ نہیں لیکن ایک دستر خوان سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

5439- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: »فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ« ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ، وَقَالَ ثُمَامَةُ: عَنْ أَنَسٍ: »فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا۔ پس رسول اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے کی ہر جانب سے کدو تلاش فرما رہے ہیں اس دن سے میں مستقل کدو کو پسند کرتا ہوں ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو اکھٹا کرتا رہا۔

5438- راجع الحدیث: 5423

5439- راجع الحدیث: 5436,2092

39-بَابُ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

5440- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ«

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ککڑی کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

40-باب

5441- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلاَثًا: يُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: »قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ«

5441م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا، فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ: أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي"

باب

عباس جریری کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے بیان فرمایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات دن تک مہمان رہا۔ پس وہ ان کی زوجہ اور ان کا خادم تینوں باری باری رات کو جاگتے چنانچہ ایک نماز پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں جن میں سے ایک کھجور سخت تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ مجھے ان میں سے پانچ کھجوریں ملیں۔ چار پکی ہوئی تھیں اور ایک سخت۔ میں نے یہ سخت کھجور دیکھی کہ وہ مجھ سے دقت سے چبائی گئی۔

41-بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا)

5442- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ سُفْيَانَ،

تر اور خشک کھجوریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔ (پ۱۶، مریم ۲۵)

محمد بن یوسف ہفیان منصور بن صفیہ، ان کی والد،

5440- صحیح مسلم: 5298، سنن ابو داؤد: 3835، سنن ترمذی: 1844، سنن ابن ماجہ: 3325

5441- راجع الحدیث: 5411

5442- راجع الحدیث: 5383

عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالمَاءِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو کھجوروں اور پانی سے ہم شکم سیر ہو جاتے تھے۔

5443 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ، وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الجِدَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ، فَجَلَسَتْ، فَخَلاَ عَامًا فَجَاءَنِي اليَهُودِيُّ عِنْدَ الجَدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ اليَهُودِيِّ» فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اليَهُودِيَّ، فَيَقُولُ: أَبَا القَاسِمِ لاَ أُنْظِرُهُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى، فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «افْرُشْ لِي فِيهِ» فَفَرَشْتُهُ، فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ اليَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ» فَوَقَفَ فِي الجَدَادِ، فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ، فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» عُرُوشٌ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا جو کھجور کی فصل کاٹنے تک مجھ سے بیع سلم کیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی بیئر رومہ کے راستے میں زمین تھی۔ ایک سال اس زمین میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی آ گیا جبکہ مجھے اس زمین سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پس میں نے اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو یہودی سے جابر کے لیے مہلت مانگیں گے۔ جب آپ میرے باغ میں رونق افروز ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو فرمانے لگے۔ پس اس نے کہا اے ابوالقاسم! میں اسے مہلت نہیں دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ملاحظہ فرما کر درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر یہودی کے پاس جا کر اس سے گفتگو فرمانے لگے مگر اس نے انکار کر دیا۔ پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ اے جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ پس میں نے آپ کو بتا دی۔ فرمایا۔ میرے لیے اس میں کوئی چیز بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا۔ آپ اندر داخل ہوئے اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک مٹھی کھجوریں خدمت میں پیش کیں تو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی تو اس نے انکار کیا۔

وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَعْرُوشَاتٍ} [الأنعام: 141]: مَا يُعَرَّشُ مِنَ الكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ: {عُرُوشُهَا} [البقرة: 259]: أَبْنِيَتُهَا

چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ جابر فصل کاٹو اور قرض ادا کرتے جاؤ۔ آپ پھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بھی بچ رہیں۔ پس میں باہر نکلا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کے رسول ہوں۔ ''عروش'' اور ''عریش'' عمارت، مکان اور جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انگوروں سے گھری ہوئی جگہ کو معروشات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عروشھا سے ان کے مکانات مراد ہیں۔

42- بَابُ أَكْلِ الجُمَّارِ

5444 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ المُسْلِمِ» فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ التَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ»

کھجور کا گابھ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گابھ پیش کیا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کر دوں کہ یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کچھ بھی نہیں ہوں کہ کچھ بیان کروں۔ پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

43- بَابُ العَجْوَةِ

5445 - حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عجوہ کھجور

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح سات عجوہ کھجوریں

5444- راجع الحدیث: 61

5445- صحیح مسلم: 5307، سنن ابو داؤد: 3876

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ«

کھالیا کرے تو اس دن اسے کوئی زہر اور جادو نقصان نہ دے گا۔

44- بَابُ القِرَانِ فِي التَّمْرِ

5446 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ، وَيَقُولُ: لاَ تُقَارِنُوا، »فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ القِرَانِ«، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ، قَالَ شُعْبَةُ: »الإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ«

دو کھجوریں ملا کر کھانا

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور میں ایک سال ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو ان دنوں ہمیں صرف کھجوریں میسر تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو کھجوریں ملا کر نہ کھایا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے پھر وہ فرماتے ہیں کہ ماسوائے اس کے کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت طلب کر لے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اجازت کا قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔

45- بَابُ القِثَّاءِ

5447 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ«

ککڑی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

46- بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلِ

5448 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً، تَكُونُ مِثْلَ المُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ«

کھجور کی برکت

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

5446- راجع الحديث:2455

5447- راجع الحديث:5440

5448- راجع الحديث:61

47- بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

5449 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ»

دو کھانے ملا کر کھانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

48- بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً، وَالجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

5450 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ، ح وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ، وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً، وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: «وَمَنْ مَعِي؟» فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ: وَمَنْ مَعِي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ، وَقَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ، هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ"

دس دس افراد کو دسترخوان پر کھانا کھلانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مد جو ڈال کر ان سے دلیہ تیار کیا پھر ان کے پاس کپی تھی اس میں سے گھی نکال کر ڈالا پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ پس میں خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان رونق افروز تھے۔ پس میں نے آپکو دعوت دی۔ فرمایا اور جو میرے ساتھ ہیں؟ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے ساتھ ہیں؟ پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی طرف روانہ ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! ہمارے پاس تو کھانے کو صرف اتنا ہی ہے جو ام سلیم نے آپ کے لیے تیار کیا ہے۔ پس آپ ان کے ساتھ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دس افراد کو بھیجو پس وہ آئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس افراد میرے پاس اور بھیج دو۔ پس وہ داخل ہوئے اور پیٹ بھر کر کھایا پھر فرمایا کہ دس افراد میرے پاس اور بھیجو پس وہ آئے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر

5449- راجع الحديث:5440

5450- راجع الحديث:422

ارشاد ہوا کہ دس افراد کو میرے پاس اور لاؤ حتیٰ کہ چالیس آدمی شمار کئے گئے۔ پھر نبی کریم نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔

49-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالبُقُولِ

لہسن اور بدبودار چیزوں کی کراہت

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

5451- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: قِيلَ لِأَنَسٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہمارے قریب نہ آئے یا ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

5452- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا وہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

50-بَابُ الكَبَاثِ، وَهُوَ تَمْرُ الأَرَاكِ

پیلو کا پھل

5453- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ» فَقَالَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرالظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں ان میں سے کالے پھل چننے چاہیں کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر نے عرض کی کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور ایسا نبی کوئی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

5451- راجع الحديث:854
5452- راجع الحديث:855
5453- راجع الحديث:3406

51-بَابُ المَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

5454- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَأَكَلْنَا، فَقَامَ إِلَى الصَّلاَةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا"

کھانے کے بعد کلی کرنا

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم مقامِ صہبا پر پہنچے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے وہ کھائے پھر آپ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔

5455-قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ بُشَيْرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ: «خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ» قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ، «دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا المَغْرِبَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ» وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى

یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سوید نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقامِ صہبا کی طرف نکلے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔ پس حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جا سکے ہم نے وہ آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ گویا آپ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں۔

52-بَابُ لَعْقِ الأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

5456 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا»

رومال سے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

عطاء، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اس وقت تک پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔

5454- راجع الحديث:209

5455- راجع الحديث:209

5456- صحيح مسلم:5262، سنن ابن ماجه:3269

53-بَابُ المِنْدِيلِ

5457 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ فَقَالَ: »لاَ، قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلاَ نَتَوَضَّأُ«

54-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

5458 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا«

5459 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ - قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مَكْفُورٍ« وَقَالَ مَرَّةً: »الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى، رَبَّنَا«

رومال

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے بعد وضو کرنے کے ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بے شک ۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کھانے کی چیزیں بہت کم میسر تھیں لہٰذا جب ہمیں کھانا میسر ہوتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرات ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنا دسترخوان اٹھاتے زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ، پاکیزہ او برکت والی ۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی ضرورت نہ رہے۔

خالد بن معدان، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک فرمایا کہ جب اپنا دسترخوان اٹھاتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے: سب تعریفیں اس اللہ کیلئے جس نے کھلایا پلایا ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں جو ختم نہ ہوں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔ ایک دفعہ آپ نے یہ دعا بیان کی۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے جو ہمارا رب ہے ایسی

5457- سنن ابن ماجہ:3282

5458- انظر الحدیث:5459، سنن ابو داؤد:5458، سنن ترمذی:3456، سنن ابن ماجہ:3284

5459- راجع الحدیث:5458

تعریفیں جو نہ ختم ہونے والی ہوں، نہ رکنے والی تعریفیں اور ایسی تعریفیں نہیں جسکی حاجت نہ رہے، اے ہمارے رب!

55-بَابُ الأَكْلِ مَعَ الخَادِمِ

خادم کے ساتھ کھانا

5460- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلاَجَهُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا لے کر آئے تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو اسے ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے گرمی اور مشقت سہی ہے۔

56-بَابٌ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

57-بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ: وَهَذَا مَعِي

جس کی دعوت کی جائے وہ کسی کو اپنے ساتھ لے آئے

وَقَالَ أَنَسٌ: «إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لاَ يُتَّهَمُ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ»

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اسکا کھانا کھا سکتے ہو اور اسکا پانی پی سکتے ہو۔

5461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ، فَعَرَفَ الجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ إِلَى غُلاَمِهِ اللَّحَّامِ، فَقَالَ:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک شخص تھا جسکی کنیت ابو شعیب تھی۔ اس کا ایک غلام گوشت فروش تھا۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ نے اپنے صحابہ میں رونق افروز تھے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے بھوک کو پہچان لیا۔ پس وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ میرے لیے پانچ

5460- راجع الحديث: 2557

5461- راجع الحديث: 2081

اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ، إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ

افراد کا کھانا تیار کر دو۔ کیونکہ جب میں نبی کریم ﷺ کو کھانے کیلئے بلاؤں گا تو آپ پانچویں ہوں گے۔ پس وہ کھانا تیار کر کے حضرت شعیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو دعوت دی تو آپ کے پیچھے ایک شخص اور آ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوشعیب! یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

58- بَابُ إِذَا حَضَرَ العَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

شام کا کھانا آ جائے تو نماز عشا کی جلدی نہ کرے

5462- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

جعفر بن عمر بن امیہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عمر بن امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے بازو کا گوشت اپنے دستِ مبارک میں لے کر کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پس نماز کے لیے اذان کہی گئی تو آپ نے اسے رکھ دیا اور جس چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے اسے ایک جانب ڈال دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

5463- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ایوب، نافع حضرت ابن عمر نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5463م- وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

ایوب نے از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما از نبی ﷺ سے اسی طرح منقول ہے۔

5462- راجع الحدیث: 208

5463- راجع الحدیث: 672

5464-وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: »أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً، وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ«

ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک مرتبہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حالانکہ وہ امام کے قرات پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

5465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَحَضَرَ العَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ« قَالَ وُهَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ: »إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ وہیب۔ یحیٰی ابن سعید ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

59-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا} [الأحزاب: 53]

ارشاد الٰہی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جب کھانا کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ (احزاب ۵۳)

5466 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسًا، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ »أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ القَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پردے کے متعلق میں تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے ہی معلوم کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح فرما کر صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کا کھانے کے لیے بلایا۔ پس آپ تشریف فرما ہوگئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے آپ کا خیال تھا کہ وہ چلے گئے ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ لوگ اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ واپس

5464- راجع الحديث: 671

5465- راجع الحديث: 671

5466- راجع الحديث: 4791 صحيح مسلم: 3492

فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الحِجَابُ«

تشریف لے گئے اور میں بھی دوسری مرتبہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

71- كِتَابُ العَقِيقَةِ

1- بَابُ تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ، لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ

5467 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ»، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى

5468 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ المَاءَ»

5469 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ «أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ» وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا نام رکھنا اور تحنیک کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اس کے لیے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابوموسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی۔ بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہادیا۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھے۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور اور قبا میں ٹھہری تو اس کی ولادت قبا میں ہوگئی۔ پس میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئی اور آپ کی گود مبارک میں دے دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اس

5467- صحیح مسلم:5580

5468- راجع الحدیث:222

5469- راجع الحدیث:3909

وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ اليَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلاَ يُولَدُ لَكُمْ

کے لیے دعا کر کے مبارک باد دی یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے سبب مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

5470- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ العَشَاءَ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلاَمًا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر گئے تو لڑکا فوت ہو گیا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ بچے کا حال کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ سکون میں ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے ان سے صحبت فرمائی۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لڑکے کو لے جاؤ۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج یہ تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا اے اللہ! دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا حتیٰ کہ اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جائیں۔ پس وہ بچے کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ چند کھجوریں بھیجی گئیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے بچے کو لے لیا اور فرمایا۔ کیا اس کے ساتھ بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں کھجوریں ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں لے کر چبایا اور پھر اس کے منہ میں رکھ دیں پس اس طرح آپ نے بچے کی تحسنیک فرمائی اور اسکا نام عبداللہ رکھا۔

5470م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

محمد بن مثنیٰ ، ابن ابوزری ، ابن عون، محمد بن سیرین

5470- صحیح مسلم:5520

أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ

نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بلا روایت کی ہے۔

2- بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي العَقِيقَةِ

عقیقہ کر کے بچے کی اذیت دور کرنا

5471- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: «مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ» وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، وَقَتَادَةُ، وَهِشَامٌ، وَحَبِيبٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ

ابونعمان، حماد بن، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے عقیقہ کرنا چاہیے حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی کئی حضرات، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے ان کا ارشاد نقل کیا ہے۔

5472- وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى»

اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔

5472م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ: أَنْ أَسْأَلَ الحَسَنَ: مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ العَقِيقَةِ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ»

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے معلوم کروں کہ انہوں نے عقیقہ کے بارے میں حدیث کس سے سنی ہے؟ جب میں نے ان سے معلوم کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

5471- انظر الحدیث: 5472 سنن ابوداؤد: 2839، 1515، 1516 سنن ابن ماجہ: 316

5472- راجع الحدیث: 5471

5472م- سنن الترمذی: 182م سنن نسائی: 4232

3-بَابُ الفَرَعِ

5473 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ» وَالفَرَعُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ، وَالعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

بتوں کے لیے ذبح کیا جانے والا اونٹنی کا پہلا بچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار بتوں کے لیے ذبح کرتے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

4-بَابُ العَتِيرَةِ

5474 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ» قَالَ: "وَالفَرَعُ: أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ، وَالعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ"

رجب میں بتوں کے نام پر دی جانے والی قربانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

5473- انظر الحديث: 5474، صحيح مسلم: 5088، سنن ابوداؤد: 2831، سنن ترمذی: 1512، سنن نسائی: 4234,4233، سنن ابن ماجه: 3168

5474- راجع الحديث: 5473

بسم الله الرحمٰن الرحیم

72- كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

1- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ} [المائدة: 94]- إِلَى قَوْلِهِ - {عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 10] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ {أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ} [المائدة: 1]- إِلَى قَوْلِهِ - {فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ} [المائدة: 3] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: العُقُودُ: «العُهُودُ، مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ» {إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ} [المائدة: 1]: «الخِنْزِيرُ»، {يَجْرِمَنَّكُمْ} [المائدة: 2]: «يَحْمِلَنَّكُمْ»، {شَنَآنُ} [المائدة: 2]: «عَدَاوَةٌ»، {المُنْخَنِقَةُ} [المائدة: 3]: «تُخْنَقُ فَتَمُوتُ»، {المَوْقُوذَةُ} [المائدة: 3]: «تُضْرَبُ بِالخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ»، {وَالمُتَرَدِّيَةُ} [المائدة: 3]: «تَتَرَدَّى مِنَ الجَبَلِ»، {وَالنَّطِيحَةُ} [المائدة: 3]: «تُنْطَحُ الشَّاةُ، فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ»

5475- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ المِعْرَاضِ، قَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ذبیحہ اور شکار کا بیان

شکار پر اللہ کا نام لینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے ۔۔تا۔۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ۷، المائدۃ۹۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔۔تا۔۔ تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ (پ۷، المائدۃ۱۔۳) ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْعُقُوْدُ سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حِلّت و حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔ خنزیر۔ يَجْرِمَنَّكُمْ تمہیں ابھارے۔ شَنَاٰنُ۔ دشمنی۔ اَلْمُنْخَنِقَةُ جس کو گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ اَلْمَوْقُوْذَةُ جس کو لاٹھی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ اَلْمُتَرَدِّيَةُ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ النَّطِيْحَةُ جس کو بکری وغیرہ سینگ سے مار دیں۔ اگر وہ جانور اپنی دم یا آنکھ ہلاتا ہوا ملے تو ذبح کر کے کھالو۔

حضرت حاتم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شکار کے متعلق معلوم کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے ڈنڈے کی نوک سے زخمی کیا ہے تو کھالو اور اگر

5475- راجع الحديث: 175، صحيح مسلم: 4954، سنن ترمذى: 2171، سنن نسائى: 4319,4285,4280, 4275، سنن ابن ماجه: 3214

أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ « وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ، فَقَالَ: »مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلاَبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ«

چوڑائی کی طرف سے اسے ڈنڈا مارا ہے تو وہ الْمَوْقُوْذَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھالو کیونکہ کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی اور کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ شاید پکڑنے میں یہ بھی ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو، تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

2-بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

غلّہ سے مارا ہوا شکار

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ، وَالقَاسِمُ، وَمُجَاهِدٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَعَطَاءٌ، وَالحَسَنُ، وَكَرِهَ الْحَسَنُ: رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالأَمْصَارِ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو غلیل سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آبادیوں میں غلیل چلانا مکروہ ہے جبکہ آبادیوں سے باہر کوئی مضائقہ نہیں۔

5476 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: »إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ« فَقُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ« قُلْتُ: فَإِنْ أَكَلَ؟ قَالَ: »فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ« قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: »لاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ«

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شکار کے متعلق معلوم کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر [illegible] نوک سے شکار کیا ہو تو کھالو اور اگر ڈنڈا چوڑائی کی طرف سے مارا اور جانور مر گیا تو وہ الْمَوْقُوْذَةُ کے حکم میں ہے لہٰذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں نے عرض کی کہ اگر میں شکار کی جانب اپنا کتا چھوڑوں؟ فرمایا اگر تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ اگر کتا اس میں سے کچھ کھالے۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا کتا شکار کی جانب چھوڑا مگر میں نے اس کے پاس ایک اور کتا بھی پایا۔

5476- راجع الحدیث: 175

ارشاد ہوا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتّے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے پر۔

3- بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

چوڑائی کی طرف سے تیر کے ڈنڈے سے کیا ہوا شکار

5477- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الكِلاَبَ المُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ» قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے ہیں؟ فرمایا اگر تمہارے لیے روک رکھے تو کھالو۔ میں نے عرض کی کہ اگر جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں نے عرض کی کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھالو اور ڈنڈا اگر چوڑائی کی طرف سے مارا ہے تو نہ کھاؤ۔

4- بَابُ صَيْدِ القَوْسِ

کمان سے شکار کرنا

وَقَالَ الحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: «إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا، فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ، لاَ تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: «إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ» . وَقَالَ الأَعْمَشُ: عَنْ زَيْدٍ: «اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ»

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو تو اگر اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے الگ ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو الگ ہوا ہے اور باقی جسم کو کھالو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے اس کی گردن یا جسم کے درمیان تیر مارا تو اسے کھالو۔ اعمش نے زید کے حوالے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی گورخر کا شکار نہ کر سکا تو انھوں نے انھیں حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگائی جا سکے لگاؤ اور جو حصہ جسم سے الگ ہو جائے اسے چھوڑ کر باقی کو کھالو۔

5478- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اہل کتاب کے علاقے

5477- راجع الحدیث: 175، صحیح مسلم: 4949، سنن ابوداؤد: 2847، سنن ترمذی: 1465، سنن نسائی: 4316,4278,4276، سنن ابن ماجہ: 3215

5478- صحیح مسلم: 4960، سنن ابوداؤد: 2855، سنن ترمذی: 8560، سنن نسائی: 4277، سنن ابن ماجہ: 3207

أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي المُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: »أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ، فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ«

میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھالیا کروں اور شکار کی جگہ میں رہتا ہوں جبکہ سدھائے ہوئے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں، پس میرے لیے ان کے متعلق کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ تم نے جو اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھالو اور جو تم نے تیر سے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی تھی تو کھاؤ اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالو اور جو تم نے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھالو۔

5- بَابُ الخَذْفِ وَالبُنْدُقَةِ

پتھر اور گولی سے شکار کرنا

5479 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ - وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ - عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: لاَ تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الخَذْفِ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الخَذْفَ وَقَالَ: »إِنَّهُ لاَ يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ العَيْنَ« ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الخَذْفَ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ لاَ أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو پتھر مارتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ پتھر نہ مار کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پتھر مارنے سے منع فرمایا ہے یا پتھر مارنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے پتھر مارتے ہوئے دیکھا تو اس نے فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بتایا تھا کہ آپ نے پتھر مارنے سے منع فرمایا یا پتھر مارنے کو ناپسند فرمایا ہے اور اس کے باوجود تم مار رہے ہو لہٰذا آئندہ میں تم سے بات نہیں کروں گا۔

6- بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنا

5480 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

5479- راجع الحدیث: 4841، صحیح مسلم: 5023، سنن نسائی: 4830

5480- انظر الحدیث: 5482،5481

عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ، أَوْ ضَارِيَةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ»

تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

5481- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

5482- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، أَوْ ضَارِيًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

7- بَابُ إِذَا أَكَلَ الكَلْبُ

کتا اگر شکار میں سے کھالے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ؟ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ}: «الصَّوَائِدُ وَالكَوَاسِبُ» {اجْتَرَحُوا} [الجاثية: 21]: «اكْتَسَبُوا» {تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ} [المائدة: 4]- إِلَى قَوْلِهِ - {سَرِيعُ الحِسَابِ} [البقرة: 202] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "إِنْ أَكَلَ الكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ} [المائدة: 4] فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے ۔ (پ ۷، المائدۃ ۴) الصَّوَائِدَ کمانے والے۔ اِجْتَرَحُوا تم نے کمایا__ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (پ ۷، المائدۃ ۴) ابن

5481- راجع الحديث:5480، صحیح مسلم:4003، سنن نسائی:4295

5482- راجع الحديث:5480، صحیح مسلم:3999

يَتْرُكَ " وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ: »إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ«

عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے۔ (پ ۷، المائدۃ ۴) ایسے کتے کو مار کر شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے حتیٰ کہ یہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، عطاء کا قول ہے کہ اگر جانور کا خون پیا لیکن گوشت نہیں کھایا تو اسے کھالو۔

5483 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الكِلاَبِ؟ فَقَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الكَلْبُ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ«

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی جانب بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روکے رکھیں، اگرچہ مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے اس میں اندیشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہوا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شامل ہو جائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ۔

8- بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً

جو شکار دو تین دن بعد ملے

5484 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی جانب اپنا کتا بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھ دو، پس وہ شکار کو تمہارے لیے روک رکھے خواہ مار ہی کر ڈالے تو اسے کھالو اور اگر اس میں سے کھالے تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس

5483- صحیح مسلم:4950، سنن ابو داؤد:2848، سنن ابن ماجہ:3208

5484- راجع الحدیث: 175، صحیح مسلم: 4958,4959، سنن ابو داؤد: 2849، سنن ترمذی: 1469، سنن نسائی:4274,4279,4286, 4309,4310، سنن ابن ماجہ:3213

أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلاَبًا، لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي المَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ»

نے اپنے لیے ہی روکا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے تو اس پر تم نے چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ روک رکھے اور شکار کو مار ڈالے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کون سے کتے نے مارا ہے اور اگر تم شکار کو تیر مارو، پھر شکار کو ایک دو دن بعد پاؤ اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

5485 - وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ اليَوْمَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: «يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں، پھر دو تین دن تک اسے تلاش کرتا رہتا ہوں، پھر اسے مرا ہوا پاتا ہوں اور میرا تیر اس کے جسم میں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے کھالو۔

9- بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

جب شکار کے پاس دوسرا کتا پایا جائے

5486 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ» قُلْتُ: إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي، أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ، لاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ؟ فَقَالَ: «لاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ المِعْرَاضِ، فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی جانب بھیجتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتے ہو، پس وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اور اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا کتا چھوڑا اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاؤں جبکہ مجھے علم نہ ہو کہ دونوں میں سے شکار کو کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے تیر کے ڈنڈے کے ساتھ شکار کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ جب تم اس کی نوک کے ساتھ زخمی کرو تو کھالو اور جب تم چوڑائی کی طرف سے ضرب لگاؤ

5485- راجع الحدیث:175، سنن ابو داؤد:2853

5486- راجع الحدیث:175

تو نہ کھاؤ کیونکہ اب وہ الْمَوْقُوْذَةُ کے حکم میں ہے۔

10-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

شکار کے احکام

5487- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الكِلاَبِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو روانہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جبکہ تمہارے لیے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھالے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسری کا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

5488- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: " أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ: فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ: فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تم نے ذکر کیا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اسے کھا لو، اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے

5487- راجع الحديث: 5483,175

5488- راجع الحديث: 5478

اللَّهِ، ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ"

کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھالیا کرو۔

5489 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا، فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، «فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ایک خرگوش کو پایا۔ پس کئی حضرات اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آیا، پھر میں اس کے تعاقب میں دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گیا، پس انہوں نے اس کی رانوں اور سرین کا حصہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

5490 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبکہ آپ کے صحابہ میں سے بعض نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، پھر گورخر پر جھپٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق آپ سے معلوم کیا تو ارشاد فرمایا کہ یہ یقیناً ایسا کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

5491- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

اسماعیل، مالک، زید بن اسلم، عطار بن یسار نے

5489- راجع الحديث: 2572

5490- راجع الحديث: 1823

5491- راجع الحديث: 2570,1821

مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟»

حضرت ابوقتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

11- بَابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الجِبَالِ

پہاڑ پر شکار

5492- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، وَأَبِي صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ، وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الجِبَالِ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: لاَ نَدْرِي، قُلْتُ: هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ، فَقَالُوا: هُوَ مَا رَأَيْتَ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي سَوْطِي، فَقَالُوا: لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ، فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: قُومُوا فَاحْتَمِلُوا، قَالُوا: لاَ نَمَسُّهُ، فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ، فَأَبَى بَعْضُهُمْ، وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الحَدِيثَ، فَقَالَ لِي: «أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «كُلُوا، فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللَّهُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا شوقین تھا۔ اسی دوران لوگ کسی چیز کی طرف پرشوق نظروں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں دیکھنے کے لیے گیا تو وہ وحشی گدھا تھا، میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں علم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گدھا ہے، انہوں نے کہا کہ وہی ہوگا جو آپ نے دیکھا۔ میں اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوڑا مجھے پکڑا دیجیے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لے لیا۔ پھر میں اس کے تعاقب میں لگ گیا اور متواتر پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اسے پچھاڑ لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے اُٹھا کر لے آیئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے اٹھا کر لوگوں کے پاس لے آیا۔ بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھا لیا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ سے آپ کے بارے میں اس کا حکم دریافت کروں گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کی ہاں،

5492- راجع الحديث: 1823,1821

پھر فرمایا، کھاؤ کیونکہ وہ ایسا کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

12-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ} [المائدة: 96]

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَ {طَعَامُهُ} [عبس: 24] : مَا رَمَى بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلاَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ، إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالجِرِّيُّ لاَ تَأْكُلُهُ اليَهُودُ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ» وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَيْءٍ فِي البَحْرِ مَذْبُوحٌ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ» وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "صَيْدُ الأَنْهَارِ وَقِلاَتِ السَّيْلِ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلاَ: {هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا} [فاطر: 12] وَرَكِبَ الحَسَنُ، عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلاَبِ المَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: «لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ» وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «كُلْ مِنْ صَيْدِ البَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ» وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي المُرِي: «ذَبَحَ الخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار (المائدہ ۹۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شکار وہ ہے جس کو کسی حیلے سے پکڑا جائے اور طعام وہ ہے جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دریا میں مرکر تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ طعام سے مراد مرا ہوا دریائی جانور ہے مگر قابلِ نفرت لگے۔ یہود بام مچھلی کو نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کی ہر چیز ذبح کی ہوئی کے حکم میں ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے خیال میں دریا پر اڑنے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیے۔ ابنِ جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور جوہڑوں کا شکار کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا، ہاں اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت۔ (پ ۲۲، فاطر ۱۲) امام حسن دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی زین پر سوار ہوئے، شعبی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتے تو میں نہ کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھالو خواہ نصرانی، یہودی اور آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں وہ شراب نہیں رہتی۔

5493- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر

5493- انظر الحدیث: 4362،2483

جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ، فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ، يُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ»

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہادِ جیش الخبط کیا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پس دریا نے ہماری طرف ایک ایسی مچھلی پھینک دی کہ اس جیسی دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نصف مہینہ تک اسے کھاتے رہے حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

5494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: «بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مِائَةِ رَاكِبٍ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ، نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الخَبَطَ، فَسُمِّيَ جَيْشَ الخَبَطِ، وَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ، حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا» قَالَ: «فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الجُوعُ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیرِ لشکر حضرت ابوعبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی تاک میں تھے۔ پس ہمیں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جہادِ جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر مچھلی کہتے ہیں۔ ہم نصف ماہ تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے حتیٰ کہ ہمارے جسم ٹھیک ہوگئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کر دی تو ایک سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا کہ جب بھوک ہم پر غالب آتی تو وہ تین اونٹ ذبح کر دیتا، پھر اس نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔

13- بَابُ أَكْلِ الجَرَادِ

ٹڈی کھانا

5495- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابویعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شامل

5494- انظر الحدیث: 4361,2483

5495- صحیح مسلم: 5019' سنن ابوداؤد: 3812' سنن ترمذی: 1822,189' سنن نسائی: 4368,4367

وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الجَرَادَ» قَالَ سُفْيَانُ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَإِسْرَائِيلُ: عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: «سَبْعَ غَزَوَاتٍ»

تھے اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سات غزوات مروی ہیں۔

14- بَابُ آنِيَةِ المَجُوسِ وَالمَيْتَةِ

آتش پرستوں کے برتن اور مُردار

5496- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الكِتَابِ، فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ: فَلاَ تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لاَ تَجِدُوا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ: فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ"

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں لہٰذا میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر جبکہ کوئی راستہ نہ ہو یعنی اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھالو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

5497 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ، أَوْقَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلاَمَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ؟» قَالُوا: لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَقَالَ: نُهَرِيقُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ

5496- راجع الحديث: 5478

5497- انظر الحديث: 2477

مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْ ذَاكَ«

لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرلو۔

15-بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ، وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »مَنْ نَسِيَ فَلاَ بَأْسَ« وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ} [الأنعام: 121]: »وَالنَّاسِي لاَ يُسَمَّى فَاسِقًا« وَقَوْلُهُ: {وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ، وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ} [الأنعام: 121]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو بھول جائے تو کچھ نہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔ (پ ۸، الانعام ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔ (پ ۸، الانعام ۱۲۱)

5498- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ، فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا« قَالَ: وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، جب کہ لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اور نبی کریم ﷺ پیچھے والے حضرات کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی پھر ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دو بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے کہ اسے پکڑتے لہٰذا وہ عاجز رہ گئے۔ پس ایک شخص نے اس کی طرف تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان چار پایوں میں بھی بھاگنے والے اور وحشی جانور ہوتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے

5498- راجع الحديث: 2488

لَنَرْجُو، أَوْ نَخَافُ، أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: " مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ "

ساتھ یہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان نے عرض کی کہ ہمیں امید یا خوف ہے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم پھانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو۔ رہے دانت اور ناخن تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

16-بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالأَصْنَامِ

تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا

5499 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ المُخْتَارِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لاَ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلاَ آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل سے آپ کی بلدح کے نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

17-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

ارشاد نبوی ﷺ اللہ کا نام لے کر ذبح کرو

5500- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ البَجَلِيِّ، قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضرات نے نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانیاں ذبح کر دیں۔ جب فارغ ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ انہوں نے نماز سے پہلے

5499- راجع الحدیث:3826

5500- راجع الحدیث:985

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

ہی اپنی قربانیوں کو ذبح کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے پہلے ذبح کر چکا تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔

18- بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ القَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِيدِ

جو چیز خون بہا دے اس سے ذبح کرو

5501 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لاَ تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ - أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ - «فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ - فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا»

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے کے قریب ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا پس حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھاؤ حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت نہ کر لوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر معلوم نہ کر لوں۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیجا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو کھا لینے کا حکم فرما۔

5502 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ، وَهُوَ بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، «فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا»

بنی سلمہ کے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چوٹی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

5503 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ

رافع نے اپنے دادا جان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا

5501- راجع الحدیث:2304

5502- راجع الحدیث:2304

5503- راجع الحدیث:2488

رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ» وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا»

رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں جیسی ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں عاجز کردے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔

19- بَابُ ذَبِيحَةِ المَرْأَةِ وَالأَمَةِ

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ

5504 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، «فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا» وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، مِنَ الأَنْصَارِ: يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ: بِهَذَا

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی۔ پس اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا لیث، نافع، ایک انصاری شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

5505 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا، فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلُوهَا»

انصار کے ایک شخص نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہوگئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو۔

20- بَابُ لاَ يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالعَظْمِ وَالظُّفُرِ

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

5506 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ،

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے

5504- راجع الحدیث:2304

5505- راجع الحدیث:2304

5506- راجع الحدیث:2488

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلْ - يَعْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ»

اس کا ذبیحہ کھا لو سوائے دانت و ناخن سے ذبح کئے ہوئے کے۔

21- بَابُ ذَبِيحَةِ الأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

5507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ المَدَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ، لاَ نَدْرِي: أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ: «سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ» قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ، وَالطُّفَاوِيُّ

اعرابیوں کا ذبیحہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ زمانۂ کفر کے قریب کی بات ہے۔ اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

22- بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الكِتَابِ وَشُحُومِهَا، مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {اليَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ} [المائدة: 5] وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى العَرَبِ، وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللَّهِ فَلاَ تَأْكُلْ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَكَ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ، نَحْوُهُ وَقَالَ الحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: «لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الأَقْلَفِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " طَعَامُهُمْ: ذَبَائِحُهُمْ "

اہلِ کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ

ارشادِ الٰہی ہے: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۵) زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اسے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

5508 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی آدمی نے

5507- راجع الحدیث: 2057

5508- راجع الحدیث: 3153

عَنْهُ قَالَ: »كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ«

ایک تھیلا باہر پھینکا جس کے اندر چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔

23-بَابُ مَا نَدَّ مِنَ البَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الوَحْشِ

بھاگ جانے والا جانور وحشی کے حکم میں ہے

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَا أَعْجَزَكَ مِنَ البَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ، وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ: مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ" وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ، وَابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو جائز کہا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کرلو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی رائے بھی یہی ہے۔

5509 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لاَقُو العَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: " اعْجَلْ، أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ " وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا«

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن سے سامنا اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح جلد یا تیزی سے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک شخص نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ یہی کچھ کرو۔

24-بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

نحر اور ذبح

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: »لاَ ذَبْحَ وَلاَ مَنْحَرَ

ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر

5509- راجع الحدیث:2488

إِلَّا فِي المَذْبَحِ وَالمَنْحَرِ» قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ البَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الأَوْدَاجِ» قُلْتُ: فَيُخَلِّفُ الأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ؟ قَالَ: «لاَ إِخَالُ» وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: «يَقْطَعُ مَا دُونَ العَظْمِ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ» وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً} [البقرة: 67] وَقَالَ: {فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ} [البقرة: 71] وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «الذَّكَاةُ فِي الحَلْقِ وَاللَّبَّةِ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنَسٌ: «إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلاَ بَأْسَ»

ٹھیک نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کردوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا اگر تم نحر کرنے والے جانور کو ذبح کردو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں حتیٰ کہ حرام مغز کٹ جائے؟ فرمایا کہ میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک پہنچا کر چھوڑ دیا کرو حتیٰ کہ جانور مر جائے اور ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ (پ ۱، البقرة ۶۷) اور فرمایا: اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (پ ۱، البقرة ۷۱) سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور لبہ میں ہے۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس کا قول ہے کہ اگر سر کٹ کر الگ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

5510 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ المُنْذِرِ، امْرَأَتِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: «نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ»

ہشام بن عروہ کو ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت مُنذِر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

5511 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، سَمِعَ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: «ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا، وَنَحْنُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو

5510- انظر الحديث: 5519,5512,5511' صحيح مسلم: 5000,4999' سنن نسائي: 4433,4432' سنن ابن ماجه: 3190

5511- راجع الحديث: 5510

بِالْمَدِينَةِ، فَأَكَلْنَاهُ«

ہم نے اسے کھایا۔

5512 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: »نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ« تَابَعَهُ وَكِيعٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ: فِي النَّحْرِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا ــــ نحر کے متعلق وکیع، ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

25- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ المُثْلَةِ وَالمَصْبُورَةِ وَالمُجَثَّمَةِ

مُثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے

5513- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ، عَلَى الحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ، فَرَأَى غِلْمَانًا، أَوْ فِتْيَانًا، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَقَالَ أَنَسٌ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ البَهَائِمُ«

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5514 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلاَمٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا، فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلاَمِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلاَمَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ«

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے حتیٰ کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجیے کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

5515 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی

5512- راجع الحدیث:5510

5513- صحیح مسلم:5030' سنن ابو داؤد:2816' سنن نسائی:4451' سنن ابن ماجہ:3186

5515- صحیح مسلم:5034' سنن نسائی:4454,4453

عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ، أَوْ بِنَفَرٍ، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «مَنْ فَعَلَ هَذَا؟» إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا " تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، عَنْ شُعْبَةَ.

اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب تھا کہ ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے معلوم فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔ سلیمان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5515م - حَدَّثَنَا المِنْهَالُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالحَيَوَانِ» وَقَالَ عَدِيٌّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

5516 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالمُثْلَةِ»

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

26-بَابُ لَحْمِ الدَّجَاجِ

مرغ

5517 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ تناول فرما رہے تھے۔

5518 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ،

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی چارگی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا

5516- راجع الحديث:2474

5517- انظر الحديث:3133

5518- راجع الحديث:3133

وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ، فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: ادْنُ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ آكُلَهُ، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ، أَوْ أُحَدِّثْكَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، قَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ، فَقَالَ: «أَيْنَ الأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ الأَشْعَرِيُّونَ» قَالَ: فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا»

گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے نزدیک نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے سبب مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے۔ اور اسی لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ قریب آ جاؤ تا کہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کروں کہ کچھ اشعری حضرات کے ہمراہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ آپ کی خدمت میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ جلال کی حالت میں تھے اور لوگوں میں صدقے کے جانور تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کروں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کافی اونٹ آ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ عنایت فرمائے، جن کے رنگ سفید اور کوہان بلند تھے۔ ابھی ہم کچھ دور ہی گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو ان کی قسم یاد نہ کروائی تو ہم کبھی فلاح نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں جانور نہ دوں گا، ہمارا گمان ہے کہ آپ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں، ارشاد ہوا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں عطا فرما دیں اور میں خدا کی قسم کسی ایسی بات پر

انشاء اللہ قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی دوسری صورت میں نظر آتی ہے تو بھلائی والی صورت کو اختیار کر لیتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

27-بَابُ لُحُومِ الخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت

5519 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: «نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ»

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

5520 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الخَيْلِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت عنایت فرمائی۔

28-بَابُ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ

پالتو گدھوں کا گوشت

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

5521 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ»

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہمیں پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔

5522 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ» تَابَعَهُ ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے__ اسی طرح عبداللہ بن مبارک، عبداللہ، نافع سے اور ابواسامہ، عبیداللہ نے سالم سے روایت کی

5519- راجع الحديث:5510

5520- راجع الحديث:4219

5521- راجع الحديث:853

5522- راجع الحديث:853

نَافِعٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ

ہے۔

5523 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی۔

5524 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الخَيْلِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت عنایت فرمائی۔

5525,5526 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ، عَنِ البَرَاءِ، وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ«

عدی بن ثابت نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5527 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ، قَالَ: »حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ« تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ مَالِكٌ، وَمَعْمَرٌ، وَالمَاجِشُونُ، وَيُونُسُ، وَابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ«

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے ___ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے ___ مالک، معمر، ماجشون، یونس، ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5523- راجع الحدیث:4216

5524- راجع الحدیث:4219

5525,5526-راجع الحدیث:4221,3155

5527- صحیح مسلم:4983

5528 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُفْنِيَتْ الحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ» فَأُكْفِئَتْ القُدُورُ، وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے آدمی نے آ کر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ گدھے ختم کر دیے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے۔ پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

5529 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الأَهْلِيَّةِ؟» فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الغِفَارِيُّ، عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبَى ذَاكَ البَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَرَأَ: {قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا}

سفیان بن عیینہ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری بھی یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی، ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام۔

(پ۸، الانعام ۱۴۵)

29- بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

دانتوں والے تمام درندے حرام ہیں

5530 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح

-5528 راجع الحدیث: 4199,371

-5529 سنن ابو داؤد: 3810

-5530 صحیح مسلم: 4967,4966,4965' سنن ابو داؤد: 3802' سنن ترمذی: 1477' سنن نسائی: 4353, 4336' سنن ابن ماجہ: 3232

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ » تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَالمَاجِشُونُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

30-بَابُ جُلُودِ المَيْتَةِ

مُردار کی کھال

5531 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: »هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟« قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: »إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا«

ابن شہاب کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ انھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو مردار ہے، فرمایا اس کا کھانا حرام فرمایا گیا ہے۔

5532 - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلاَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: »مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا اس کے مالک کو کیا ہوگیا ہے؟ کاش! وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتا۔

31-بَابُ المِسْكِ

مشک

5533 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے دن اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

5531- راجع الحدیث:1492

5532- راجع الحدیث:1492

5533- راجع الحدیث:237

5534 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مُشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفہ میں تمہیں کچھ دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ اچھی خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ اور بھٹی والا تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

32- بَابُ الأَرْنَبِ

خرگوش

5535 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، "فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا - أَوْ قَالَ: بِفَخِذَيْهَا - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو دوڑایا، کچھ لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن غالب نہ آسکے۔ آخرکار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ کی پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں سرین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے تو آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔

33- بَابُ الضَّبِّ

گوہ

5536 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ»

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

5537 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ خَالِدِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ کے مکان

5534- راجع الحدیث: 2101

5535- راجع الحدیث: 2572

5537- راجع الحدیث: 5400,5391

بْنِ الْوَلِيدِ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

مبارک میں داخل ہوئے، پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا دستِ مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض خواتین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کو کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں پس انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دستِ مبارک ہٹا لیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہٰذا میں اس سے بچتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

34- بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گرنا

5538 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُهُ: عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ» قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے اور اس کے اطراف کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی عبید اللہ، ابن عباس، نبی کریم ﷺ کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

5539 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ، وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الفَأْرَةِ أَوْ

یونس نے زہری سے اس جانور کے متعلق جو روغن، زیتون یا گھی میں گر کر مر جائے اور وہ چیز جمی ہوئی ہو یا پگھلی ہوئی اور جانور چاہے چوہا ہو یا کوئی اور، روایت کی

5538- راجع الحدیث: 235

غَيْرِهَا، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ، فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ، ثُمَّ أُكِلَ» عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کو نکال کر پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ اطراف کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھالیا گیا۔ یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے طریقے پر ہے۔

5540 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ»

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے اس چوہے کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے اطراف کے گھی کو نکال کر باقی کو کھالو۔

35- بَابُ الوَسْمِ وَالعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

چہرے پر داغ یا نشان لگانا

5541 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ» تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا العَنْقَزِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، وَقَالَ: «تُضْرَبُ الصُّورَةُ»

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تُضْرَبَ کی جگہ تَضْرَبُ الصُّوَرَةُ ہے۔

5542- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ، وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ «فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً- حَسِبْتُهُ قَالَ- فِي آذَانِهَا»

ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کروانے کے لیے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ اُونٹوں کے تھان میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے کانوں پر۔

36- بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً، فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا، بِغَيْرِ أَمْرِ

مشترکہ مال غنیمت میں سے اگر ایک شخص کسی جانور کو

5540- راجع الحدیث: 235

5542- صحیح مسلم: 5522,5521، سنن ابو داؤد: 2563، سنن ابن ماجہ: 3565

أَصْحَابِهِمْ، لَمْ تُؤْكَلْ

لِحَدِيثِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَعِكْرِمَةُ: فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: «اطْرَحُوهُ»

5543- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّنَا نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: " مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوهُ، مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلاَ ظُفُرٌ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ " وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الغَنَائِمِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ، ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ القَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ: «إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هَذَا»

ذبح کر لے

ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چوری کے ذبیحہ کو پھینک دو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم ﷺ پیچھے والے لوگوں کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس آگے والے لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھڑسوار نہ تھا۔ پس ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جب کوئی ایسی حرکت کرے تو اسے کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

37- بَابُ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ، فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ، فَأَرَادَ إِصْلاَحَهُمْ، فَهُوَ جَائِزٌ

لِخَبَرِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی شخص تیر سے شکار کرے اگر بھلائی کا ارادہ ہو تو جائز ہے

جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم ﷺ سے

5543- راجع الحدیث: 2488

5544 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الإِبِلِ، قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَكُونُ فِي المَغَازِي وَالأَسْفَارِ، فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلاَ تَكُونُ مُدًى، قَالَ: «أَرِنْ، مَا نَهَرَ - أَوْ أَنْهَرَ - الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفُرَ مُدَى الحَبَشَةِ»

روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کر لیں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کر لو جو خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو، سوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

38- بَابُ إِذَا أَكَلَ المُضْطَرُّ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ، وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ، إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ} [البقرة: 173] وَقَالَ: {فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ} [المائدة: 3] وَقَوْلِهِ: {فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَنْ لاَ تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

حالتِ اضطرار میں کھانا

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو، اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ (پ ۲، البقرۃ ۱۷۲۔ ۱۷۳) اور فرمایا: تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے۔ (پ ٦، المائدہ ۳) اور فرمایا: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا

5544- راجع الحدیث: 2488

بِالْمُعْتَدِينَ﴾ وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مُهْرَاقًا» ﴿أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [الأنعام: 145] وَقَالَ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا، وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ، إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (پ ۸، الانعام ۱۱۸۔۱۱۹) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون۔ (پ ۸، الانعام ۱۴۵) اور ارشاد ہے: تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۱۱۴۔۱۱۵) سور کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ الانعام، آیت ۱۴۵) ارشادِ الٰہی ہے: باب ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ ۷، المائدہ ۹۰)

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

73- كِتَابُ الأَضَاحِيِّ

1- بَابُ سُنَّةِ الأُضْحِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ»

5545- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ الإِيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَقَدْ ذَبَحَ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً، فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» قَالَ مُطَرِّفٌ: عَنْ عَامِرٍ، عَنِ البَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ»

5546- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابو بُردہ بن دینار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے تھے اور عرض کی کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

5545- انظر الحدیث: 951

5546- راجع الحدیث: 954

2-بَابُ قِسْمَةِ الإِمَامِ الأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

5547 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَعْجَةَ الجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الجُهَنِيِّ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ؟ قَالَ: «ضَحِّ بِهَا»

امام کا لوگوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کرنا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کردو۔

3-بَابُ الأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

5548 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ، قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ

مسافروں اور عورتوں کی قربانی

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں قیام تھا اور وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

4-بَابُ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

5549 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ

قربانی کے دن گوشت کھانے کی خواہش

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

5547- راجع الحدیث:2300 'صحیح مسلم:16' سنن ترمذی:1500م' سنن نسائی:4393

5548- راجع الحدیث:294

5549- راجع الحدیث:954

أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ جِيرَانَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَلاَ أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لاَ. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا، أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ایسا روز ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور پڑوسیوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال کا بکرا ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے علم نہیں کہ آپ نے اس کے علاوہ کسی اور کو اجازت دی ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

5- بَابُ مَنْ قَالَ الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ

جس نے کہا: قربانی صرف عید کے دن ہے

5550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ " قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ،

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ اپنی اسی حالت پر گردش کر رہا ہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ رہا مضر کا رجب تو وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج کونسا دن ہے؟ ہم نے

5550- راجع الحدیث: 67

فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ - وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ - أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ "

عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سوچا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ جلد تم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق دریافت فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ تمہیں چاہیے کہ حاضرین یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ محمد بن سیرین جب اس واقعے کو بیان کرتے تو کہتے: نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا۔ دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا۔

6- بَابُ الأَضْحَى وَالمَنْحَرِ بِالْمُصَلَّى

عیدگاہ میں قربانی اور نحر کرنا

5551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: «كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي المَنْحَرِ» قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: «يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم ﷺ نحر فرمایا کرتے تھے۔

5552 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ذبح اور نحر عیدگاہ میں فرمایا کرتے

5551- راجع الحدیث:1710,982

5552- راجع الحدیث:982

عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى«

تھے۔

7-بَابٌ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، قَالَ: »كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ«

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی طریقہ تھا۔

5553 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ«

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دنبوں کی قربانی فرمایا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

5554 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ: »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ« تَابَعَهُ وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دستِ مبارک سے ذبح فرمایا ___ وُہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابنِ سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5555 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ،

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر کار ایک سال کا ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی

5553- انظر الحدیث: 7399,5565,5564,5558,5554

5554- راجع الحدیث: 5553,954

5555- راجع الحدیث: 2300

فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »ضَحِّ أَنْتَ بِهِ«

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی دے دو۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ: »ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعَزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ«

ابوبردہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو کفایت نہیں کرے گی

5556- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ، قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ« فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ المَعَزِ، قَالَ: »اذْبَحْهَا، وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ« ثُمَّ قَالَ: »مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ« تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ، وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ عَاصِمٌ، وَدَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: »عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ« وَقَالَ زُبَيْدٌ، وَفِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: »عِنْدِي جَذَعَةٌ« وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: »عَنَاقٌ جَذَعَةٌ« وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: »عَنَاقٌ جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ«

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خالو حضرت ابوبردہ نے نمازِ عید سے قبل ہی قربانی کرلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کردو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی کامل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پالیا __ اسی طرح عُبَیدہ، شعبی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی __ اسی طرح وکیع، حُرَیث نے شعبی سے __ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عَناقِ لَبَن ہے __ زبیدہ فِراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جذعۃ ہے __ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عَناق جذعۃ ہے __ ابنِ عون کا قول ہے کہ عِناق جذع عِناق لَبَن ہے۔

5557- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَبْدِلْهَا« قَالَ:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے قبل قربانی کرلی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ

5556- راجع الحديث: 951

5557- راجع الحديث: 951، صحيح مسلم: 5051,5050

لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ - قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ - قَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «عَنَاقٌ جَذَعَةٌ»

کا قول ہے کہ میرا گمان ہے انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اس کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کفایت نہ کرے گا __ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ انہوں نے عِنَاقٌ جِذَعَةٌ کہا۔

9- بَابُ مَنْ ذَبَحَ الأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے

5558 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔ بسم اللہ اور تکبیر پڑھی پھر اپنے دستِ اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

10- بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى، بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ

ایک آدمی نے قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مدد کی۔ حضرت ابوموسیٰ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کرو۔

5559 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مقامِ سرف پر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہٰذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا سوائے بیت اللہ کے طواف کے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

5558- راجع الحدیث: 5553، صحیح مسلم: 5061، سنن نسائی: 4427، سنن ابن ماجہ: 3120

5559- راجع الحدیث: 294

11-بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

5560 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ؟ فَقَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ - أَوْ تُوفِيَ - عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ»

نماز کے بعد قربانی کی جائے

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو لیا اور جس نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت بھیجا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ نے عرض کی، یارسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا صرف چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اسی کی قربانی دے دو اور تمہارے بعد ایسا کرنا کسی کو کفایت نہ کرے گا۔

12-بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَعَادَ

5561 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ» فَقَالَ رَجُلٌ: هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، - وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ - فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ؟ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لاَ، ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ، يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا

نماز سے قبل قربانی دی تو دوبارہ دے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی نے عرض کی: اس دن گوشت کی خواہش ہے اور اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسی کا عذر قبول فرمالیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت عنایت فرمادی۔ مجھے علم نہیں کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی پھر آپ دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا: اس کے بعد لوگ اپنے جانوروں کی جانب گئے اور انہیں ذبح کیا۔

5560- راجع الحديث:951

5561- راجع الحديث:954

5562 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ البَجَلِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ»

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کہ ذبح کرے۔

5563 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، فَلاَ يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ» فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَعَلْتُ. فَقَالَ: «هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ» قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ، آذْبَحُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، ثُمَّ لاَ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» قَالَ عَامِرٌ: هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے مگر نماز کے بعد۔ پس حضرت ابو بردہ بن دینار نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ تم نے جلدی کی۔ عرض کیکہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا، ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کفایت نہ کرے گی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

13- بَابُ وَضْعِ القَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ کے پہلو پر پاؤں رکھنا

5564 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

14- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

وقتِ ذبح تکبیر کہنا

5565- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

5562- راجع الحدیث: 985

5563- راجع الحدیث: 951

5564- راجع الحدیث: 5553

5565- راجع الحدیث: 5553، صحیح مسلم: 5060، سنن ترمذی: 1494، سنن نسائی: 399

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا«

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

15-بَابُ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

ذبح کے لیے قربانی بھیجنے کے بعد اس حاجی پر کچھ حرام نہیں

5566 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالهَدْيِ إِلَى الكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي المِصْرِ، فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ، فَلاَ يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ اليَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الحِجَابِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ »كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الكَعْبَةِ، فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ، حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ«

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے ام المومنین! ایک شخص کعبہ کی جانب اپنی قربانی بھیجتا ہے اور اپنے شہر میں بیٹھ رہتا ہے۔ پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد وہ اس وقت تک حالتِ احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی۔ پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہار بٹتی تھی۔ پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی جانب روانہ فرماتے مگر آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوئی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے، حتیٰ کہ لوگ لوٹ آتے۔

16-بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کریں

5567 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ« وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ: »لُحُومَ الهَدْيِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لُحُومَ الأَضَاحِيّ کی جگہ لُحُومَ الهَدْيِ کہا۔

5566- انظر الحديث: 1704,1696

5567- راجع الحديث: 2980,1719

5568 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ، أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ: " أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ، فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ، قَالُوا: هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ: أَخِّرُوهُ لاَ أَذُوقُهُ "، قَالَ: " ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ، حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ، وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ "

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دور کرو، میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابوقتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری بھائی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد ظاہر ہوئی ہے۔

5569 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ« فَلَمَّا كَانَ العَامُ المُقْبِلُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ المَاضِي؟ قَالَ: »كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ العَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے جب اگلا سال آیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم یونہی کریں جیسے پہلے کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کرلو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا کہ اس میں تم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

5570 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: »لاَ تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ« وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ

عمرہ بنت عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے اور اس میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو لیکن یہ حکم تاکیدی نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کا ارادہ تھا، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5571 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

ابوعبیدہ مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عیدالاضحیٰ

5568- راجع الحدیث:3997

5569- صحیح مسلم:5082

5570- راجع الحدیث:5423

5571- راجع الحدیث:1990

اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ: أَنَّهُ شَهِدَ العِيدَ يَوْمَ الأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ العِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ«

کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

5572 - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ العَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ«

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان، بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور وہ دن جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے قبل نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں لہٰذا عوالی والوں سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کرسکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔

5573 - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: »إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ« وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، نَحْوَهُ

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھاؤ___ معمر، زہری نے بھی ابوعبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5574 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قربانی کا گوشت تین روز تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب منیٰ سے لوٹتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود

5572- راجع الحديث:1990

5573- راجع الحديث:1990

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى، مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الهَدْيِ

روغنِ زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

74- كِتَابُ الأَشْرِبَةِ

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا الخَمْرُ وَالمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة:90]

5575 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ»

5576 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، وَلَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ " تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَابْنُ الهَادِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَالزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

5577 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شراب کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: شراب اور جوا اور بت پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ ۷ المائدہ ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر تھے تو آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے فطرت کی طرف آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی __ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر، زبیدی نے بھی زہری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی

5575- صحیح مسلم:5190، سنن نسائی:5687

5576- راجع الحدیث:3394

5577- انظر الحدیث:5231,80

حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ"

علامات میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت ظاہر ہو جائے گی اور علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

5578 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولاَنِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا __ ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے فرماتے: __ حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ملاتے کہ جو شخص کھلے عام ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ زنی کرتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

2-بَابٌ: الخَمْرُ مِنَ العِنَبِ

انگور کی شراب

5579 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لَقَدْ حُرِّمَتِ الخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ»

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

5580 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن

5578- راجع الحدیث:2475، صحیح مسلم:200

5579- راجع الحدیث:4616

5580- راجع الحدیث:2464

الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ - يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ - خَمْرَ الأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا البُسْرُ وَالتَّمْرُ»

مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم ہوا کرتی تھی، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

5581 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ عُمَرُ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: __ اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور کی، کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جو کی۔ خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

3- بَابُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنَ البُسْرِ وَالتَّمْرِ

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی پکی کھجوروں کی ہوتی تھی

5582 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا، فَأَهْرَقْتُهَا "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔

5583 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: " كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الحَيِّ أَسْقِيهِمْ، عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ، الفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا، فَكَفَأْتُهَا " قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: «رُطَبٌ وَبُسْرٌ» فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: «كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس ہم نے وہ پھینک دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی تو حضرت انس نے

5581- راجع الحدیث:4619

5582- راجع الحدیث:2464، صحیح مسلم:5109

5583- راجع الحدیث:2464، صحیح مسلم:5105، سنن نسائی:5556

5584 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ البَرَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ الخَمْرَ حُرِّمَتْ، وَالخَمْرُ يَوْمَئِذٍ البُسْرُ وَالتَّمْرُ»

اس بات سے انکار نہ کیا، میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کوفرماتے سنا ہے کہ ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو ان دنوں پکی اور کچی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

4- بَابٌ: الخَمْرُ مِنَ العَسَلِ، وَهُوَ البِتْعُ

بتع کی شراب

وَقَالَ مَعْنٌ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنِ الفُقَّاعِ، فَقَالَ: «إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلاَ بَأْسَ» وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ: سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: «لاَ يُسْكِرُ، لاَ بَأْسَ بِهِ»

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن الدراوردی کا قول ہے کہ ہم نے اس کے متعلق معلوم کیا تو بتایا گیا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔

5585 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البِتْعِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»

ابوسلمہ بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے متعلق معلوم کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

5586 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البِتْعِ، وَهُوَ نَبِيذُ العَسَلِ، وَكَانَ أَهْلُ اليَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے متعلق معلوم کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور جس کو اہلِ یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

5584- راجع الحديث:2464

5585- راجع الحديث:242

5586- راجع الحديث:5585,343

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»

5587- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَلاَ فِي المُزَفَّتِ» وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا: «الحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں شراب یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر بھی کہا کرتے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الخَمْرَ مَا خَامَرَ العَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کردے

5588 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالعَسَلِ، وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ. وَثَلاَثٌ، وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الجَدُّ، وَالكَلاَلَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا" قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو، فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الأُرْزِ؟ قَالَ: "ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: - عَلَى عَهْدِ عُمَرَ" وَقَالَ حَجَّاجٌ: عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ: «مَكَانَ العِنَبِ الزَّبِيبَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہوچکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کردے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی مکمل وضاحت نہ فرمادیں۔ دادا، کلالہ اور سود کے ذرائع ــــ ابوحیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابوعمر! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں نہ تھی ــــ حجاج، حماد نے ابوحیان سے العنب کی جگہ الزبیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

5589- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: "الخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالعَسَلِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد۔

5588- راجع الحديث:4619

5589- انظر الحديث:4619، راجع الحديث:4619

6-بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

5590 - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ، وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ - يَعْنِي الفَقِيرَ - لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ"

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال جاننا

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں۔

7-بَابُ الِانْتِبَاذِ فِي الأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

5591 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا، يَقُولُ: أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ العَرُوسُ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ»

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابواسید ساعدی حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دعوتِ ولیمہ میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی حالتِ عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند

5590- سنن ابو داؤد: 4039

5591- راجع الحدیث: 5183,5176

کھجوریں بھگودی تھیں۔

8- بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور ﷺ نے رخصت دیدی

5592 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّهُ لاَ بُدَّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ: «فَلاَ إِذًا» وَقَالَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، بِهَذَا،

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ (غربت کے باعث) انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے __ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابوالجعد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

5592م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهَذَا. وَقَالَ فِيهِ: «لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَوْعِيَةِ»

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم ﷺ نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا۔

5593 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَسْقِيَةِ، قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الجَرِّ غَيْرِ المُزَفَّتِ "

حضرت عبداللہ بن عمرو (ابن العاص) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگونے سے ممانعت فرمائی تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی رخصت عطا فرمادی۔

5594 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نَهَى

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کدو کے تونبے اور لوکھی برتن کے استعمال سے ممانعت فرمائی۔

5592- سنن ابو داؤد: 3699، سنن ترمذی: 1870، سنن نسائی: 5672

5593- صحیح مسلم: 5178، سنن ابو داؤد: 3701,3700، سنن نسائی: 5666

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ«

5594م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، بِهَذَا

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

5595 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ لِلأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ، عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: »نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ البَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ« قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الجَرَّ وَالحَنْتَمَ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات معلوم کی کہ کون سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے عرض کی کہ اے ام المومنین! بھلا کن برتنوں میں نبی کریم ﷺ نے نبیذ بنانے سے ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہلِ بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا: میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے سنا وہ بیان کر دیا لیکن جو بات نہیں سنی وہ کس طرح بیان کروں۔

5596 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الجَرِّ الأَخْضَرِ« قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الأَبْيَضِ؟ قَالَ: لاَ

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

9- بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے

5597- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے اپنی دعوت ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ

5594م- صحیح مسلم: 5141,5140، سنن نسائی: 5643

5595- راجع الحدیث: 5594

5596- سنن نسائی: 5638,5637

5597- راجع الحدیث: 5183,5176

لِعُرْسِهِ، فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: «مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ»

حالتِ عروسی میں میزبانی کر رہی تھیں۔ (دلہن نے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کس چیز کا شربت بنایا؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگو دی تھیں۔

10- بَابُ الْبَاذَقِ، وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

باذق کا بیان اور جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا

وَرَأَى عُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذٌ «شُرْبَ الطِّلاَءِ عَلَى الثُّلُثِ» وَشَرِبَ الْبَرَاءُ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ، عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا» وَقَالَ عُمَرُ: «وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ»

شیرہ کے حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عبیداللہ کے منہ سے شراب جیسی بو آئی ہے۔ میں ان سے معلوم کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

5598 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ: «فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ» قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلاَلُ الطَّيِّبُ، قَالَ: «لَيْسَ بَعْدَ الْحَلاَلِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ»

ابوالجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم معلوم کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ باذق کا تو محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے ہی فرما چکے ہیں کہ جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا اور کیا ہے۔

5599 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5598- سنن نسائی: 5703,5622

5599- راجع الحدیث: 5431,4912

11- بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے یعنی دونوں قسم کے عرق ملانا درست نہیں

5600 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ، خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ، إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَذَفْتُهَا، وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ« وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعَ أَنَسًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کچی کھجوروں کی ملی جلی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی۔ پس میں نے اسے پھینک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان میں سب سے کم عمر تھا اور ان دنوں ہم اسے خمر کہتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

5601 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ«

عطار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منقیٰ کے شیرے، پکی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں سے ممانعت فرمائی۔

5602- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ«

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کچی پکی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقیٰ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو الگ رکھا جائے۔

12- بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ} [النحل: 66]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے

5600- راجع الحدیث: 2464، صحیح مسلم: 5107

5601- صحیح مسلم: 5118، سنن نسائی: 5569

5602- صحیح مسلم: 5125,5126,5127,5128,5129، سنن ابوداؤد: 3704,5129، سنن نسائی: 5566,5576,5582,5583، سنن ابن ماجہ: 3397

والوں کے لئے۔ (پ ۱۴، النحل ۶۶)

5603 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ«

سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شب معراج رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

5604 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، سَمِعَ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا، مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ، يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: »شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ«، فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: »شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ« فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ، قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ"

عمیر مولیٰ ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن میں آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرمالیا___ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان کے کہا جاتا کہ کیا یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت اُم الفضل سے مروی ہے۔

5605 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَّا خَمَّرْتَهُ: وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا"

ابوسفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابوحمید نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھکا کیوں نہیں؟ کچھ نہیں تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

5606 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَذْكُرُ، - أُرَاهُ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ، رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابوصالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابوحمید نامی ایک آدمی نقیع سے آیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت

5603- راجع الحدیث: 4709,3394

5604- راجع الحدیث: 1658

5605- انظر الحدیث: 5606، صحیح مسلم: 5213

5606- صحیح مسلم: 5212، سنن ابو داؤد: 3734

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ خَمَّرْتَهُ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا» وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

میں ایک برتن میں دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھکا کیوں نہیں، خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے __ اس کی ابوسفیان نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

5607 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لاَ يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دوہ کر لایا تو رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا حتیٰ کہ میں باغ باغ ہوگیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہوکر ہمارے قریب آ پہنچا۔ آپ نے دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے عرض کی کہ دعا نہ کریں وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

5608 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِآخَرَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

5609 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

5607- راجع الحدیث: 3615,2439

5608- راجع الحدیث: 2629

5609- راجع الحدیث: 211

دَسَمًا»

5610 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ، وَأَمَّا البَاطِنَانِ: فَنَهَرَانِ فِي الجَنَّةِ، فَأُتِيتُ بِثَلاَثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ، فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ، فَقِيلَ لِي: أَصَبْتَ الفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ " قَالَ هِشَامٌ، وَسَعِيدٌ، وَهَمَّامٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الأَنْهَارِ نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرُوا: «ثَلاَثَةَ أَقْدَاحٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں دو ہیں۔ پس مجھے تین پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا ___ ہشام اور سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

13- بَابُ اسْتِعْذَابِ المَاءِ

پانی تلاش کرنا

5611 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصارِ مدینہ میں کھجوروں کے مال کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیر حا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ وقتاً فوقتاً اس میں تشریف لے جا کر اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) حضرت ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

5610- راجع الحدیث: 3570

5611- راجع الحدیث: 1461

صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، أَوْ رَايِحٌ - شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: «رَايِحٌ»

فرماتا ہے اور مجھے بیرحاء باغ سب سے محبوب ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ یارسول اللہ! آپ جیسے چاہیں اسے راہِ خدا میں خرچ فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش یا مال کو بڑھانے والا سودا ہے۔ عبداللہ راوی کو اس میں شک ہے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں یہی کر دیتا ہوں پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل نے یحییٰ بن یحییٰ سے رایح کا لفظ روایت کیا ہے۔

14- بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

دودھ میں پانی ڈال کر پینا

5612 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ البِئْرِ، فَتَنَاوَلَ القَدَحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ»

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو میں نے بکری دوہی اور کنوئیں سے نبی کریم ﷺ کے لیے پانی نکالا۔ پس آپ نے پیالہ لے کر دودھ نوش فرمایا۔ حضور کے بائیں طرف حضرت ابوبکر اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ پس بچا ہوا دودھ آپ نے اعرابی کو عنایت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے۔

5613 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ چلّو سے پی لیں گے اور وہ انصاری

5613- سنن ابو داؤد: 3724، سنن ابن ماجہ: 3432

اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا « قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس انصاری نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس باسی پانی موجود ہے، آپ جھونپڑی کی جانب تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں کچھ پانی ڈال کر اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

15- بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ، لِأَنَّهُ رِجْسٌ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ} [المائدة: 4] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فِي السَّكَرِ: »إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ«

میٹھی چیز اور شہد پینا

زہری کا قول ہے کہ شدید حاجت پیش آنے پر بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں۔ (پ ۶، المائدہ ۴) ابن مسعود کا نشہ آور چیزوں کے متعلق قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

5614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

16- بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

5615 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ، قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ »فَشَرِبَ قَائِمًا« فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ«

کھڑے ہو کر پینا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبۃ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی پیے تو بعض لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5614- راجع الحدیث: 5431,4912

5615- انظر الحدیث: 5616، سنن ابو داؤد: 3718، سنن ترمذی: 200، سنن نسائی: 130

5616 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ «فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ» ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قِيَامًا، «وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ»

عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرۃ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نمازِ ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چبوترے پر بیٹھ گئے، حتیٰ کہ نمازِ عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے۔ شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ جانتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے۔

5617 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ»

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

17- بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

جو اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پیئے

5618 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ: «أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ» زَادَ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ: «عَلَى بَعِيرِهِ»

عمیر مولیٰ ابن عباس حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالے میں دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دستِ مبارک میں لے کر نوش فرمالیا۔ امام مالک نے ابو النضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

5616- راجع الحدیث: 5615

5617- راجع الحدیث: 1637

5618- راجع الحدیث: 1658

18- بَابُ الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

5619 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ»

19- بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الأَكْبَرَ

5620 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ؟» فَقَالَ الغُلاَمُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

20- بَابُ الكَرْعِ فِي الحَوْضِ

5621 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ

پینے میں داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے

ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے۔

داہنی طرف والے کی اجازت سے بڑے آدمی کو پہلے پلانا

ابوحازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر سیدہ شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ میں انہیں دیدوں؟ لڑکے نے عرض کیکہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں اپنے آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے وہ چیز اس کے ہاتھ میں دے دی۔

چُلّو کے ذریعے حوض سے لینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس شخص نے سلام کا

5619- راجع الحدیث:2352، صحیح مسلم:5257، سنن ابوداؤد:3726، سنن ترمذی:1893، سنن ابن ماجہ:3425

5620- راجع الحدیث:2451

5621- راجع الحدیث:5613

لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ، وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ، يَعْنِي المَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، وَإِلَّا كَرَعْنَا» وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ المَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى العَرِيشِ، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

جواب دیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس وقت تو بہت گرمی ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے چلّو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ہمراہ آیا تھا۔

21- بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الكِبَارَ

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

5622 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: " كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الحَيِّ أَسْقِيهِمْ، عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ، الفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقَالَ: اكْفِئْهَا، فَكَفَأْنَا " قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: «رُطَبٌ وَبُسْرٌ» فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ، وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: «كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر میں اپنے چچاؤں کو فضیح شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ جب ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تردید نہیں فرمائی۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان دنوں ان حضرات کی شراب یہی ہوتی تھی۔

22- بَابُ تَغْطِيَةِ الإِنَاءِ

برتنوں کو ڈھک کر رکھنا

5623 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

5622- راجع الحدیث: 5583,2464

5623- راجع الحدیث: 3280

عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ، فَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ»

رات کی تاریکی چھائے یا شام ہوجائے تو اپنے بچوں کو گھر میں روکے رکھو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک ساعت رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کرلو کیونکہ شیاطین بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کردو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو، خواہ چوڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

5624 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَطْفِئُوا المَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دو اور دروازوں کو بند کردو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کردو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو اور شاید آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو۔

23- بَابُ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا

5625 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ» يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ مشک کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

5626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ

5624- راجع الحدیث:3280

5625- انظر الحدیث:7426، صحیح مسلم:5240,5239، سنن ابو داؤد:3720، سنن ترمذی:1890، سنن ابن ماجہ:3418

5626- راجع الحدیث:5625

يَقُولُ: »سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ« قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ مَعْمَرٌ، أَوْ غَيْرُهُ: »هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا«

نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر پانی پینا ہے۔

24-بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا

5627 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ؟ »نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ القِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ«

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔

5628 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ«

عکرمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

5629 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ«

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

25-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا

5630 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلاَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو شرم گاہ کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

5627- راجع الحدیث:2463، سنن ابن ماجہ:3420

5628- راجع الحدیث:5627,2463

5629- سنن ابن ماجہ:3428,3421

5630- راجع الحدیث:153

يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ»

26-بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ

5631 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ، يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَزَعَمَ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا»

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

27-بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

5632-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ، بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ " وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

سونے کے برتن میں پینا

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی طلب فرمایا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیباج نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزوں اُن کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

28-بَابُ آنِيَةِ الفِضَّةِ

5633 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَلاَ تَلْبَسُوا الحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

چاندی کا برتن

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو اور ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں اُن کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

5631- صحیح مسلم:5254، سنن ترمذی:1884م، سنن ابن ماجہ:3416

5632- راجع الحدیث:5426

5633- راجع الحدیث:5426

5634 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ»

عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاندی کے برتن سے پیے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔

5635 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الفِضَّةِ، أَوْ قَالَ: آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَعَنِ المَيَاثِرِ وَالقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کردینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے اور ریشمی گدوں اور پردوں سے اور ریشم، دیباج اور استبرق منع فرمایا۔

29- بَابُ الشُّرْبِ فِي الأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا

5636 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ: أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، «فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ»

عُمیر مولیٰ امّ الفضل نے حضرت امّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے نبی کریم ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا، تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

30- بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ

حضور کے پیالے یا برتن سے

5634- صحیح مسلم: 5355,5354,5353 سنن ابن ماجہ: 3413

5635- راجع الحدیث: 1239

5636- راجع الحدیث: 1658

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: «أَلاَ أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ»

5637 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ العَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: لاَ، قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ» فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا القَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ القَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ

نبی ﷺ کا نوش فرمانا

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم ﷺ نوش فرماتے تھے۔

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے بلاؤ۔ پس انہوں نے اس کی جانب پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گھر میں آٹھہری۔ پس نبی کریم روانہ ہوئے اور اس کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ کلام شروع فرمایا تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ وہاں سے روانہ ہوگئے۔ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں سقیفہ بنی ساعدہ میں رونق افروز ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو پلاؤ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں انہیں پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل وہی پیالہ ہمارے لیے بھی نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس سے پانی پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز

5637- راجع الحدیث: 5256,5204

نے اس پیالے کو ہبہ کرنے کے لیے کہا تو انہیں ہبہ کر دیا گیا۔

5638 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ، قَالَ: وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: »لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا القَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا« قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لاَ تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا، جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کی تاروں سے باندھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت اچھا، چوڑا اور عمدہ لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابوطلحہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس کو تبدیل نہ کرو چنانچہ انہوں نے ارادہ چھوڑ دیا۔

31- بَابُ شُرْبِ البَرَكَةِ وَالمَاءِ المُبَارَكِ

مبارک پانی پینا

5639 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، هَذَا الحَدِيثَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ العَصْرُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ: »حَيَّ عَلَى أَهْلِ الوُضُوءِ، البَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ« فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا، فَجَعَلْتُ لاَ آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا: میں نے نبی کریم کی ہمراہی میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن تھوڑے سے پانی کے سوا کچھ نہ تھا، جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے آئیں اور اللہ کی برکت سے نفع اٹھائیں۔ پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا

5638- راجع الحدیث:3109

5639- راجع الحدیث:3576

مِنْهُ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ. قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ، وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: »خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً« وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرٍ

اور پانی پیا۔ چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر چھوڑی کیونکہ میرے نزدیک وہ پانی متبرک تھا۔ میں نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس دن آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے اور انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

75- كِتَابُ المَرْضَى

مریضوں کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ المَرَضِ

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ} [النساء: 123]

ترجمہ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ (پ۵، النسآء ۱۲۳)

5640 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ المُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' حتیٰ کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو اسے چبھ جائے۔

5641,5642 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ المُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والی کوئی، تکلیف، درد، غم، ملال، اذیت اور دُکھ ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

5643 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ كَالخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ المُنَافِقِ كَالأَرْزَةِ، لاَ تَزَالُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے جنہیں ہوا کبھی جھکاتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی مرتبہ

5641,5642- صحیح مسلم: 6513، سنن ترمذی: 966

5643- صحیح مسلم: 7025

حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً« وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ: حَدَّثَنِي سَعْدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5644 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ، صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً، حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ«

5645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ«

اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہوجاتا ہے یعنی بلا سے بچ جاتا ہے اور بدکار شخص کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابو الحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

2- بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

مرض کی شدت

5646 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

ابو وائل مسروق سے راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ شدائد میں مبتلا ہوا ہو۔

5647 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

5644- انظر الحدیث: 7466

5646- صحیح مسلم: 6502، سنن ابن ماجہ: 1622

5647- انظر الحدیث: 5648,5660,5667، صحیح مسلم: 6504

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: »أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ«

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی علالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کو تو شدید بخار ہے، شاید یہ اس سبب سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

3- بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ

لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء کرام کو مصیبتیں پہنچیں پھر وہ بھی ایک کے بعد تھیں

5648 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا؟ قَالَ: »أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ« قُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: »أَجَلْ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا«

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس کے مطابق ہوگا کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے، فرمایا ہاں ویسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

4- بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ المَرِيضِ

مریض کی عیادت کرنے کا وجوب

5649 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ، وَفُكُّوا العَانِيَ«

ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

5648- راجع الحديث: 5647

5649- راجع الحديث: 5373,3046

5650- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ القَسِّيِّ، وَالمِيثَرَةِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الجَنَائِزَ، وَنَعُودَ المَرِيضَ، وَنُفْشِيَ السَّلاَمَ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی ومیثرہ کپڑوں سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور مریض کی عیادت کرنے اور سلام عام کرنے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

5- بَابُ عِيَادَةِ المُغْمَى عَلَيْهِ

بے ہوش کی عیادت کرنا

5651 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، «فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ» فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ، حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ المِيرَاثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب عنایت نہ فرمایا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

6- بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

ریاحی مرگی کی فضیلت

5652 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ المَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ،

عطا بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا، کیونکہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ رنگ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر بھی

5650- راجع الحدیث: 1239

5651- راجع الحدیث: 194' صحیح مسلم: 4121' سنن ابو داؤد: 2886' سنن ترمذی: 3015,2097' سنن نسائی: 138' سنن ابن ماجہ: 1436

وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ» فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لاَ أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا

کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میری حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرلو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کردوں کہ وہ تمہیں صحت عطا فرما دے؟ اس عورت نے عرض کی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کردی۔

5652م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: «أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ، عَلَى سِتْرِ الكَعْبَةِ»

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے امِ زُفر یعنی مذکورہ عورت کو جو لمبے قد کی اور سیاہ رنگ تھی خانۂ کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

7-بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

نابینا ہونے کی فضیلت

5653- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الجَنَّةَ " يُرِيدُ: عَيْنَيْهِ، تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلاَلٍ هِلاَلٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو دو چیزوں میں مبتلا کرتا تو اس کے عوض میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر، ابوظلال، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

8-بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ، رَجُلًا مِنْ أَهْلِ المَسْجِدِ، مِنَ الأَنْصَارِ

حضرت امِ درداء رضی اللہ عنہا نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

5654- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں قدم رنجہ ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس گئی اور کہا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا

5654- انظر الحديث: 1889

بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

[البحر الرجز]

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

[البحر الطويل]

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ«

کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے: کہ آدمی اپنے اہل وعیال میں خوش ہوتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتوں کے تسموں سے قریب ہوتی ہے۔

اور حضرت بلال کا جب بخار اتر تا تو یوں گویا ہوتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي، هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ،

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات آپ سے عرض کی تو آپ یوں دعا گو ہوئے: اے اللہ! مدینہ سے ہمیں ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی محبت مکہ سے عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت بخش بنا دے اور اس کی مدوصاع میں ہمیں برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔

9- بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا

5655 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ، نَحْسِبُ: أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ، وَيَقُولُ: »إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ« فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابوعثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک شہزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما بھی۔ پیغام یہ تھا کہ میری بچی کا وقتِ آخر ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ جو کچھ لیتا ہے اور جو دیتا ہے وہ سب اسی کا ہے۔ ہر ایک کا اس کے پاس ایک مقررہ وقت ہے، لہٰذا راضی رہ کر صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم

5655- راجع الحديث: 1284

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَجَنَّبُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »هٰذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ«

بھی۔ پس انہوں نے بچی کو نبی کریم ﷺ کی گود میں دیا اور بچی کو رُک رُک کر سانس آ رہا تھا لہٰذا نبی کریم ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہے ڈالتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں فرماتا مگر رحم کرنے والوں پر۔

10-بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

اعرابیوں کی عیادت کرنا

5656 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ: »لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ« قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَنَعَمْ إِذًا«

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: ”کوئی ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔“ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا: آپ اسے پاکی بتاتے ہیں حالانکہ اس بخار نے تو ایک بوڑھے شخص پر یوں حملہ کیا کہ قبر میں پہنچا دے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

11-بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

مشرک کی عیادت کرنا

5657 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ: »أَسْلِمْ« فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کا وقتِ آخر ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

5656- راجع الحديث:3616

5657- راجع الحديث:1356

12-بَابُ إِذَا عَادَ مَرِيضًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

5658- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا، فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: «اجْلِسُوا» فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «إِنَّ الإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ: «هَذَا الحَدِيثُ مَنْسُوخٌ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ»

مریض کی عیادت کے دوران نماز آجائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کرلیں

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ پس آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھالو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوعبداللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

13-بَابُ وَضْعِ اليَدِ عَلَى المَرِيضِ

5659 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الجُعَيْدُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا، قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: «لاَ» قُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ» فَمَا زِلْتُ

مریض پر ہاتھ رکھنا

عائشہ بنت سعد نے اپنے والدِ محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں شدید بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کروں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کردو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر

5658- راجع الحدیث: 688

5659- راجع الحدیث: 56، سنن ابوداؤد: 3104

أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي - فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ - حَتَّى السَّاعَةِ

اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اس کے بعد دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو کامل کر دے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اب بھی یہ خیال آتا ہے تو حضور کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک اپنے جگر میں پاتا ہوں۔

5660 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ» فَقُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَجَلْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا»

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں بے شک مجھے تمہارے دو شخصوں کے برابر بخار ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو دوگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

14- بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ، وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے

5661 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: «أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو آپ کو شدید بخار تھا۔ پس میں نے عرض کی کہ آپ کو تو شدید بخار ہے اور یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا، ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں مگر جب اس کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو اس کے گناہ

5660- راجع الحدیث: 5647

5661- راجع الحدیث: 5647

خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ«

5662- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَقَالَ: »لاَ بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ« فَقَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمَّى تَفُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، كَيْمَا تُزِيرَهُ القُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَنَعَمْ إِذًا«

ایسے گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو ایک بوڑھے پر حملہ آور ہوا ہے کہ قبر میں پہنچا دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی سہی۔

15- بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا، وَرِدْفًا عَلَى الحِمَارِ

مریض کی عیادت کے لیے پیدل یا سوار یا دوسرے کے پیچھے گدھے پر بیٹھ کر جانا

5663- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَفِي المَجْلِسِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَاليَهُودِ، وَفِي المَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ، وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا المَرْءُ، إِنَّهُ لاَ أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلاَ تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈال رکھی تھی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے قبل کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے (ظاہراً) اسلام لانے سے قبل کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب سواری کا غبار مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے سلام کیا، رک گئے، دراز گوش سے نیچے تشریف لائے، انہیں اللہ کی جانب بلایا اور قرآنِ کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! جو کچھ تم

5662- راجع الحدیث:3616

5663- راجع الحدیث:2987

رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَتُوا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ، فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ

کہہ رہے ہو مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ اگر تم حق پر ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں نہ ستاؤ۔ اپنے گھر چلے جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت ابن رواحہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، ہمیں یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تکار ہونے لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم ﷺ وہیں تشریف فرما رہے پھر نبی کریم ﷺ اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے وہ بات سنی جو ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمایئے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے کہ اسے سردار بنائیں مگر اس حق کے سبب جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا، یہ کام نہ ہو سکا تو اب وہ ایسی ہی حرکتیں کرتا رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

5664- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلاَ بِرْذَوْنٍ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

16- بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ: "إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الوَجَعُ"

مریض کہے کہ مجھے تکلیف ہے آہ و بکا کرنا یا کہنا کہ میرا مرض شدید ہو گیا ہے

وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: {أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ

5664- راجع الحدیث: 194، سنن ابو داؤد: 3096، سنن ترمذی: 3851

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ} [الأنبياء: 83]

مجھے تکلیف ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

5665- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ القِدْرِ، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ أَمَرَنِي بِالفِدَاءِ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلوایا جس نے میرا سر مونڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

5666- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَا رَأْسَاهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ، لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ: أَنْ يَقُولَ القَائِلُونَ - أَوْ يَتَمَنَّى المُتَمَنُّونَ - ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ المُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى المُؤْمِنُونَ"

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے سر پھٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں ایسا ہوجاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی۔ ہائے! خدا کی قسم، کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہوگیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے ساتھ ہی گزاریں گے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ میرا سر درد سے پھٹا جارہا ہے لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہدِ خلافت لوں ورنہ کہنے والے جو چاہیں کہیں گے اور تمنا کرنے والے تمنا کریں گے۔ پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کا خلاف نہیں چاہتا اور مسلمان اس کی مخالفت کو ہٹا دیں گے یا اللہ مخالف کو ہٹا دے گا اور مسلمان کسی دوسرے کو قبول نہیں کریں گے۔

5667- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ پس میں نے آپ کے جسمِ اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض کی: آپ کو تو شدید بخار

5665- راجع الحديث:1814

5666- انظر الحديث:7217

5667- راجع الحديث:5647

يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: »أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ« قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: »نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا«

ہے۔ فرمایا، ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے جیسے درخت اپنے پتّوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

5668 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، زَمَنَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: »الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ«

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے ایام میں رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں شدید بیمار ہوگیا تھا۔ میں نے عرض کیکہ میں سخت تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اور اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں پر انحصار کریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرتے ہو مگر تمہیں اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔

17- بَابُ قَوْلِ المَرِيضِ قُومُوا عَنِّي

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے جاؤ

5669 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقت وصال آیا اور کاشانۂ اقدس میں بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لاکر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے سبب میرے بعد کبھی گمراہ

5668- راجع الحديث:56

5669- راجع الحديث:114

الخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ» فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ. فَاخْتَلَفَ أَهْلُ البَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلاَفَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا» قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: «إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الكِتَابَ، مِنَ اخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ»

نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم ﷺ درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآنِ کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہلِ بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا اختلاف اس سبب سے تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا جب نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ بے فائدہ کلام اور اختلاف ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی آفت آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ ﷺ اور اس لکھی جانے والی تحریر کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔

18- بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ المَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

مریض بچے کے لیے دعا کرنے جانا

5670 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الجُعَيْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ، يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، «فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ»

جعید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی سے مجھے پلایا۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے مہرِ نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو حجلہ کے انڈے جیسی تھی۔

19-بَابُ تَمَنِّي المَرِيضِ المَوْتَ

مریض کا موت کی تمنا کرنا

5671 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ البُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ المَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الوَفَاةُ خَيْرًا لِي "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے سبب جو اسے پہنچے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ایسا کرنا ہی پڑے تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے موت دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

5672 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلاَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ» ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ المُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ، إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ»

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہمارے جو ساتھی دنیا سے چلے گئے دنیا نے ان کے ثواب سے کچھ بھی کم نہیں کیا اور ہم نے مال پایا ہے جو زمین میں ہی رکھا جاسکتا ہے اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے سوائے اس کے جو وہ اس مٹی پر لگائے۔

5673 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الجَنَّةَ» قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " لاَ، وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی۔ فرمایا کہ نہیں، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ

5671- راجع الحدیث: 7233,6351 صحیح مسلم: 6756

5672- انظر الحدیث: 7234,6431,6430,6350,6349 صحیح مسلم: 6750,6758 سنن نسائی: 1822

5673- راجع الحدیث: 39 سنن نسائی: 1818

وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ: إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ"

روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو، شاید اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

5674- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا۔

20- بَابُ دُعَاءِ العَائِدِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والے کی مریض کے لیے دعا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا«

عائشہ بنت سعد نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

5675- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: »أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا« قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبِي الضُّحَى: »إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ« وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، وَحْدَهُ، وَقَالَ: »إِذَا أَتَى مَرِيضًا«

مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! اسے شفا عطا فرمادے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ عمرو بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابو الضحیٰ نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا ___ یا جریر منصور، ابو الضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

5674- راجع الحدیث: 4440

5675- انظر الحدیث: 5750,5744,5743 صحیح مسلم: 5675,5674,5673,5672,5671

21-بَابُ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

5676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ: «صُبُّوا عَلَيْهِ» فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: لاَ يَرِثُنِي إِلَّا كَلاَلَةٌ، فَكَيْفَ المِيرَاثُ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الفَرَائِضِ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکا یا فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آ گیا تو میں نے عرض کی: ایک کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے "لہٰذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

22-بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الوَبَاءِ وَالحُمَّى

5677- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

[البحر الرجز]

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

[البحر الطويل]

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی یہاں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے: آدمی اپنے اہل و عیال میں خوش ہوتا ہے جبکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي، هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ
وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات آپ کے حضور عرض کی تو آپ نے فرمایا:

5676- راجع الحديث: 5676

5677- راجع الحديث: 1889

قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ»

اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جیسے تو نے مکہ معظمہ کی محبت عطا فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا دینے والا بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں پہنچا دے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

76- كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

1-بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے

5678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً«

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

فائدہ: طب ط کے فتح سے بھی ہے کسرہ سے بھی پیش سے بھی مگر فتح مشہور ہے اس کے معنی علاج و دوا۔ طب ط کے فتح سے اس کے معنی جادو بھی ہیں اس لیے مسحور کو مطبوب کہتے ہیں۔ علاج کے تین ارکان ہیں: دفع مرض، حصول صحت، دفع اسباب مرض۔ طب جسمانی قرآن اور طب روحانی قرآن سے ہے اس لیے طب کے اوراق جمع فرمائے گئے۔ رقی جمع ہے رقیۃ کی بمعنی جھاڑ پھونک۔ ناجائز یا شرکیہ الفاظ سے دم کرنا حرام یا کفر ہے، جائز دعائیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہے، جس دم جھاڑ پھونک کے معانی معلوم نہ ہوں انہیں نہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں اور علوم بخشے ہیں وہاں علم طب بھی عطا فرمایا بذریعہ وحی کے بھی اور بذریعہ تجربہ وغیرہ کے بھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ہر درخت و گھاس سے پوچھا کرتے تھے کہ تجھ میں کیا تاثیر ہے اگر وہ اچھی تاثیر بتاتی تو اس کی کاشت بھی کراتے تھے اور اس کا نام و فوائد لکھ بھی لیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ طب کی تدوین آپ نے بھی کی۔ واللہ اعلم! (مرقات) (مراۃ المناجیح ج۶ ص ۳۵۵)

2-بَابٌ: هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ المَرْأَةَ أَوِ المَرْأَةُ الرَّجُلَ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے

5679- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: "كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَسْقِي القَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ القَتْلَى وَالجَرْحَى إِلَى المَدِينَةِ"

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا ان کی خدمت کرنا اور شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

5678- سنن ابن ماجہ: 3439

5679- راجع الحدیث: 2882

3- بَابٌ: الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثٍ

5680 - حَدَّثَنِي الحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ الأَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ" رَفَعَ الحَدِيثَ وَرَوَاهُ القُمِّيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي العَسَلِ وَالحَجْمِ»

شفاء تین چیزوں میں ہے

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی لیث، مجاہد۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

5681 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الحَارِثِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ"

محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس ابو الحارث، مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغ لگانا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگانے لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

4- بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَسَلِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ} [النحل: 69]

5682 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ وَالعَسَلُ»

شہد سے علاج

اور ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنز الایمان: جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۶۹)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5683 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان

5680- انظر الحديث: 5681، سنن ابن ماجه: 3491

5681- راجع الحديث: 5680

5682- راجع الحديث: 4912، 5431

5683- انظر الحديث: 5697، 5702، 5704، صحيح مسلم: 5706، 5707

الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - أَوْ: يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ "

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہارے علاج میں کچھ ہے یا تمہارے علاج میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے یعنی جو چیز مرض کے موافق آئے لیکن میں داغ لگوانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

5684 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لہٰذا اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہوگیا۔

5- بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الإِبِلِ

اونٹ کے دودھ سے علاج

5685 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا: إِنَّ المَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: «اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا» فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ جو بیمار تھے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں پناہ دیجئے اور کھانے کا انتظام فرمائیے۔ جب وہ صحتیاب ہوگئے تو کہنے لگے کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل صحتیاب ہوگئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے مقررہ چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ افراد کو ان کے پیچھے بھیجا، چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ میں نے

5684- صحیح مسلم: 5732,5731، سنن ترمذی: 2082

5685- راجع الحدیث: 233

عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الحَسَنَ، فَقَالَ: »وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا«

ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا تھا۔ حتیٰ کہ مر گیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کی: مجھے نبی کریم ﷺ کی وہ سخت ترین سزا بتایئے جو آپ نے کسی کو دی ہو انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ حدیث پہنچی تو فرمایا کہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ یہ حدیث بیان نہ کی جاتی۔

6- بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹ کے پیشاب سے علاج

5686 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي المَدِينَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ - يَعْنِي الإِبِلَ - فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الإِبِلَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ« قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: »أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الحُدُودُ«

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ پس وہ اس چرواہے کے پاس پہنچے۔ پھر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہو گئے تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی روانہ کیے گئے۔ جو انہیں لے کر آ گئے۔ لہٰذا ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ قتادہ کا بیان ہے کہ جب میں نے محمد بن سیرین سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

7- بَابُ الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ دانے (کلونجی)

5687 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ہمراہ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تب بھی وہ بیمار تھے۔ ابن ابی

5686- راجع الحدیث:233 صحیح مسلم:4335

فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ، فِي هَذَا الجَانِبِ وَفِي هَذَا الجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْنِي: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ» قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: المَوْتُ

عتیق ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ کالے دانے استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر رگڑ لیا کریں اور پھر اسے روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ملا کر ناک میں اس جانب ڈالیں اور اس جانب بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ موت۔

5688- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فِي الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ المَوْتُ، وَالحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سیاہ دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

8- بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لیے حریرہ

5689- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ المَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ»

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریض اور ہلاک ہونے والے غمزدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو فرحت پہنچاتا ہے اور غموں کو دور کرتا ہے۔

5690- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرماتیں کہ وہ ناپسندیدہ مگر

5688- صحیح مسلم: 5728، سنن ابن ماجہ: 3447

5689- راجع الحدیث: 5689,5417

5690- انظر الحدیث: 5417

عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: »هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ«

فائدہ مند کھانا ہے۔

9-بَابُ السَّعُوطِ

ناک میں دوا

5691- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »احْتَجَمَ وَأَعْطَى الحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

10-بَابُ السَّعُوطِ بِالقُسْطِ الهِنْدِيِّ وَالبَحْرِيِّ "

ناک میں قسط ہندی ڈالنا یہ دریائی ہوتی ہے

وَهُوَ الكُسْتُ، مِثْلُ الكَافُورِ وَالقَافُورِ، مِثْلُ {كُشِطَتْ} [التكوير: 11] وَقُشِطَتْ: نُزِعَتْ "، وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: »قُشِطَتْ«

اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافو اور قافور یا جیسے کُشِطَتْ نُزِعَتْ اور عبداللہ بن مسعود نے قُشِطَتْ ہی پڑھا ہے۔

5692- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ العُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ "

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں شفا بخش ہے لہٰذا خناق میں سنگھائی جاتی ہے اور میں چبائی جاتی ہے۔

5693 - وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ

وہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیر خوار بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

11-بَابُ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

کس وقت پچھنے لگوائے

وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا

حضرت ابوموسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

5691- راجع الحدیث:2278

5692- انظر الحدیث:5713،5715،5718'صحیح مسلم:5726،5727'سنن ابن ماجہ:3462

5693- راجع الحدیث:223

5694 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ«

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزے سے تھے۔

12- بَابُ الحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ

حالتِ سفر اور احرام میں پچھنے لگوانا

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی حضرت ابن بُحینہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔

5695 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ«

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام میں تھے۔

13- بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

علاج کے لیے پچھنے لگوانا

5696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: »إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ« وَقَالَ: »لاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ العُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالقُسْطِ«

حُمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجام کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور ابوطیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج عطا فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں کمی کر دی۔ اور فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین پچھنے لگوانا اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے دبا کر اذیت نہ دیا کرو اور قسط کو ضرور استعمال کیا کرو۔

5697 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ جَابِرَ

عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقنع کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب

5694- راجع الحديث:1938,1835

5695- راجع الحديث:1835

5696- راجع الحديث:2102

5697- راجع الحديث:5682

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَادَ المُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ شِفَاءً»

تک تم پچھنے نہ لگواؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

14-بَابُ الحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

سر میں پچھنے لگوانا

5698 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ، يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ»

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لحی جمل کے مقام پر جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے، سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

5699- وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سر میں پچھنے لگوائے۔

15-بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

دردِ شقیقہ یا سر درد کے سبب پچھنے لگوانا

5700- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لُحْيُ جَمَلٍ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درد کے سبب احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔

5701- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد

5698- راجع الحدیث:1836
5699- سنن ابوداؤد:1836
5700- راجع الحدیث:5699
5701- راجع الحدیث:5702,1835

شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ»

5702 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الغَسِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ»

شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

16- بَابُ الحَلْقِ مِنَ الأَذَى

اذیت کے سبب سر منڈانا

5703 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ، وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً» قَالَ أَيُّوبُ: لاَ أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حُدیبیہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں فرمایا، کیا یہ ازیت پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کی، ہاں فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھ لو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

17- بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

جو کسی کو داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

5704 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں شفا ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

5702- راجع الحدیث:5638

5703- راجع الحدیث:1814

5704- راجع الحدیث:5683

أُكْتُوِيَ»

5705- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لاَ رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ " ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ القَوْمُ، وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَلاَ يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ»

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، حتیٰ کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی طرف دیکھئے۔ تو ایک ایسی جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی طرف دیکھئے۔ دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بلا حساب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے لہٰذا وہ جماعت ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام میں ہی پیدا ہوئی کیونکہ ہماری پیدائش زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی جب نبی کریم تک یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر کریں، نہ بدشگونی لیں، نہ داغ لگوائیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر حضرت عکاشہ بن محصن نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔

5705- راجع الحديث: 3410

پھر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کی: کیا میں بھی ہوں ان میں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

18- بَابُ الإِثْمِدِ وَالكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

تکلیف کے سبب آنکھ میں سرمہ لگانا

اسے ام عطیہ نے روایت کیا ہے۔

5706 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرُوا لَهُ الكُحْلَ، وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا، فَقَالَ: " لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا، فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا - أَوْ: فِي أَحْلاَسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا - فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَهَلَّا، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا "

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کی آنکھ میں سخت اذیت ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کی کہ اس کے لیے سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں خراب کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں خراب گھر کے اندر پڑی رہتی تھی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تھی۔ کیا اب چار ماہ دس دن رہا نہیں جاتا۔

19- بَابُ الجُذَامِ

جذام

5707 - وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ چھوت کی بیماری ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ الو کا تصور ہے۔ اور نہ صفر کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

20- بَابٌ: المَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

مَنّ میں آنکھ کے لیے شفا ہے

5708 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی بھی مَنّ کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے مفید ہے ___ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن العرانی، عمرو بن حریث،

5706- راجع الحدیث:1280

5707- انظر الحدیث:5775,5773,5770,5757,5717

5708- راجع الحدیث:4478

»الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ« قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي الحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنِ الحَسَنِ العُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ المَلِكِ "

حضرت سعید بن زید نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبدالملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

21- بَابُ اللَّدُودِ

منہ میں دوا رکھ دینا

5709,5910,5911 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ: »أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ«

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔

5712 - قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: »أَنْ لاَ تَلُدُّونِي«. فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: »أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟« قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: »لاَ يَبْقَى فِي البَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا العَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ«

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دورانِ مرض ہم نے حضور ﷺ کے منہ میں دوا رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوا نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوا نہ رکھو۔ ہم نے عرض کی کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت کی طرح سمجھا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے بلکہ سب کے منہ میں دوا ڈالو اور میں دیکھوں گا سوائے عباس کے کیونکہ وہ تمہارے درمیان موجود تھے۔

5713 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

5709,5710,5711- راجع الحدیث: 4457,4456,4455,1242,1241

5712- راجع الحدیث: 4458

5713- راجع الحدیث: 5692

اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ فَقَالَ: " عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذَا العِلاَقِ، عَلَيْكُنَّ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ: يُسْعَطُ مِنَ العُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ " فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا قَالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ، حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ الغُلاَمَ يُحَنِّكُ بِالإِصْبَعِ، وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ، إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا

حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلا دبایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ تم گلے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ خناق میں ناک میں سونگھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہی ہم سے بیان کیں اور پانچ کا بیان نہیں کیا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یاد نہیں رہا کیونکہ یہ أَعْلَقْتُ عَنْهُ ہے جسے میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں سے اس کا گلا دبا دیا گیا تھا اور سفیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لڑکے کا گلا دبا دیا گیا تھا اور انہوں نے أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا نہیں کہا۔

22- باب

5714- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهَا، وَاشْتَدَّ

باب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں اضافہ ہو اور تکلیف بڑھنے لگی تو دورانِ مرض آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی، چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو شخصوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین کے ساتھ گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے درمیان۔ جب میں نے حضرت ابن عباس کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ جواب دیا کہ نہیں وہ حضرت علی

5714- راجع الحدیث:198

بِهِ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ» قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ القِرَبِ، حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ» قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ کا مرض بڑھ جانے اور میرے گھر میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اوپر سات مشکیں پانی بہاؤ جن کے ابھی منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے حضور کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کی لگن میں بٹھایا اور پھر ہم آپ کے اوپر مشکوں سے پانی بہانے لگے، حتیٰ کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کر لیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ چنانچہ نماز پڑھائی اور انہیں خطبہ دیا۔

23- بَابُ العُذْرَةِ

5715- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الأَسَدِيَّةَ، أَسَدَ خُزَيْمَةَ، وَكَانَتْ مِنَ المُهَاجِرَاتِ الأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذَا العِلاَقِ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ» يُرِيدُ الكُسْتَ، وَهُوَ العُودُ الهِنْدِيُّ، وَقَالَ يُونُسُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «عَلَّقَتْ عَلَيْهِ»

خناق

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جسے گلے کی تکلیف تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے۔ جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عود ہندی سے مراد کست (قسط) ہے۔ یونس، اسحاق بن راشد نے جو زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَيْهِ ہے۔

24- بَابُ دَوَاءِ المَبْطُونِ

5716- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

دستوں کا علاج

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی

5715- راجع الحدیث: 5692

5716- راجع الحدیث: 5684

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ: »اسْقِهِ عَسَلًا« فَسَقَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ: »صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ« تَابَعَهُ النَّضْرُ، عَنْ شُعْبَةَ

اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے بھائی کے دست جاری ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور عرض کی کہ میں نے اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسی طرح نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

25-بَابُ لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

صفر نامی پیٹ کے بیماری کوئی نہیں

5717 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ« فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ إِبِلِي، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَأْتِي البَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ: »فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ؟« رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے کہ نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور نہ اُلّو کا تصور ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں؟ ایک خارش زدہ اونٹ آکر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارش زدہ بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ — زہری نے بھی اس کی ابوسلمہ اور سنان بن ابوسنان سے روایت کی ہے۔

26-بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ

5718-حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ،

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت امِ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالٰی عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے

5717- راجع الحدیث:5707، صحیح مسلم:5750

5718- راجع الحدیث:5692

أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلاَدَكُمْ بِهَذِهِ الأَعْلاَقِ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ» يُرِيدُ الكُسْتَ، يَعْنِي القُسْطَ. قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ

کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، جسے خناق کی بیماری کے باعث انہوں نے اس کا تالو دبا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر ازیت کیوں دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ اَلْکُسْت سے مراد اَلْقُسْط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

5719,5920,5921- حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ، مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلاَبَةَ،- مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ، وَكَانَ هَذَا فِي الكِتَابِ- عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ، وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ، وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «أَذِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الحُمَةِ وَالأُذُنِ» قَالَ أَنَسٌ: «كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي»

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابو قلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ احادیث تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابوطلحہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نمونیہ کے سبب مجھے رسول اللہ کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس حضرت ابوطلحہ، حضرت انس بن نصر اور زید بن ابوطلحہ نے لگایا۔

27- بَابُ حَرْقِ الحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا

5722 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: «لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرۂ انور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو دندانِ مبارک زخمی کر دیئے گئے تو حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے رہے اور حضرت فاطمہ آپ کے پُرنور

5722- راجع الحدیث: 2911

عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي المِجَنِّ، وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى المَاءِ كَثْرَةً، عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا، وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَقَأَ الدَّمُ «

چہرے سے خون دھوتی رہیں۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اُس کی راکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں میں بھری تو خون بہنا بند ہوگیا۔

28- بَابُ الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

5723 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ« قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ، يَقُولُ: »اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر کہا کرتے: ہم سے عذاب کو دور فرما۔

5724 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ المَاءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا، قَالَتْ: »وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ«

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی بخار والی عورت کو دعا کروانے کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

5725 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

5726 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ،

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار

5723- راجع الحدیث:3264 صحیح مسلم:5717

5724- صحیح مسلم:5721 سنن ترمذی:2074 سنن ابن ماجہ:3475

5725- راجع الحدیث:3263

5726- راجع الحدیث:3262

عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ»

جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

29- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لاَ تُلاَيِمُهُ

جہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئے وہاں سے باہر نکل جانا

5727- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ: "أَنَّ نَاسًا، أَوْ رِجَالًا، مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلاَمِ، وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الحَرَّةِ، كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ"

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہم مویشی پالنے والے لوگ ہیں، کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں لہٰذا مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ اونٹ اور چرواہا دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے حتیٰ کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو دعویٰ اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ نشانات دیکھتے ہوئے گئے اور انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے قریب ڈال آؤ، حتیٰ کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔

30- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

طاعون کے بارے میں ذکر

5728- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

5727- راجع الحديث: 3064,233

5728- انظر الحديث: 3473، صحيح مسلم: 5740

قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا» فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا، وَلاَ يُنْكِرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ جہاں تم رہتے ہو طاعون پھیلنے لگے تو وہاں سے نہ نکلو۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ وہ حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور انہوں نے انکار نہ کیا ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

5729 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ، وَلاَ نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي الأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ المُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلاَفِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ، فَقَالُوا: نَرَى أَنْ

عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی جانب تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب مقامِ سرغ پر پہنچے تو انہیں اجناد کے اُمرا یعنی حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح اور ان کے اصحاب ملے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ سرزمینِ شام میں وبا پھیلی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا اور ان سے مشاورت کی گئی اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھیلی ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف ہوا بعض حضرات نے کہا کہ ہم ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور اسے مکمل دیئے بغیر واپسی مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کا کہنا تھا کہ کہ آپ کے ساتھ منتخب لوگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں لہٰذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف بڑھا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی مہاجرین کے راستے کو اپناتے ہوئے اسی طرح اختلاف کیا جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس ان کا قریش

5729- انظر الحدیث: 6973,5730 صحیح مسلم: 5747,5746,5745 سنن ابو داؤد: 3103

تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلاَ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ - وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ - فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ« قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

کے بڑوں کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ کے لیے ہجرت کی انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو اشخاص نے بھی اختلاف نہ کیا اور کہا کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر واپس لوٹنا چاہیے اور اس بلا کی جانب بڑھنا مناسب نہیں ہے پس حضرت عمر نے منادی کروا دی کہ کل صبح میں واپسی کے لیے سوار ہو جاؤں گا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کے مقدر کیے ہوئے سے فرار اختیار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں یعنی ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک اجڑا ہوا۔ کیا تم سرسبز میدان میں نہیں چراؤ گے تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے جو اپنی کسی حاجت کے سبب وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ وبا پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے خدا کا شکر ادا کیا پھر واپس لوٹ آئے۔

5730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ - فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام کی جانب نکلے اور مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھیلی ہے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی

5730- انظر الحدیث: 5729، صحیح مسلم: 5748

»إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ«

زمین میں اس کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

5731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمٍ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ، وَلاَ الطَّاعُونُ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

5732 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ، قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ«

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے بھائی، یحییٰ کی وفات کس سبب سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

5733 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »المَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالمَطْعُونُ شَهِيدٌ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دستوں سے مرنے والا شہید اور طاعون کی سے مرنے والا شہید ہے۔

31-بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

طاعون پر صبر کرنے والا کا اجر

5734 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اسے رحمت بنا دیا

5731- راجع الحديث:1880

5732- راجع الحديث:2830

5733- راجع الحديث:653

5734- راجع الحديث:3474

يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ» تَابَعَهُ النَّضْرُ، عَنْ دَاوُدَ

ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

32- بَابُ الرُّقَى بِالقُرْآنِ وَالمُعَوِّذَاتِ

قرآن اور معوذتین پڑھنا

5735 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي المَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا» فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: «كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دَم کیا کرتے تھے۔ جب شدت بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دَم کیا کرتی اور برکت کے سبب آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی ___ میں نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

33- بَابُ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ

سورۂ الفاتحہ پڑھنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

5736 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ، فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا، وَلاَ نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا

ابو المتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ طے

5735- راجع الحدیث: 4439 صحیح مسلم: 5680

5736- راجع الحدیث: 2276

مِنَ الشَّاءِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ القُرْآنِ، وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ، فَقَالُوا: لاَ نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ»

نہ کرلو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا مقرر کیا۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے متاثرہ جگہ پر تھوک لگا دیا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں معلوم نہ کرلیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا ہے؟ خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

34- بَابُ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الغَنَمِ

5737 - حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ البَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ البَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ البَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ، فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ، فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ المَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، إِنَّ فِي المَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلَى شَاءٍ، فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، حَتَّى قَدِمُوا المَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ»

دم کرنے کے لیے بکریاں لینے کی شرط

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک شخص بھیجا اور اس نے کہا: کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے عوض سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ صحت یاب ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ جا پہنچے اور عرض کی: یا رسول اللہ! انہوں نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جن چیزوں کی تم اجرت لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ حصہ رکھتی ہے۔

35- بَابُ رُقْيَةِ العَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا

5738 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: »أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ العَيْنِ«

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا حکم دیا کہ نظر لگنے پر دم کیا کرو۔

5739 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: »اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ« تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابوسلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

36- بَابٌ: العَيْنُ حَقٌّ

نظر لگنا حق ہے

5740 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »العَيْنُ حَقٌّ« وَنَهَى عَنِ الوَشْمِ

معمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے ممانعت فرمائی۔

37- بَابُ رُقْيَةِ الحَيَّةِ وَالعَقْرَبِ

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

5741 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت

-5738 صحیح مسلم:5684، سنن ابن ماجہ:3512

-5739 صحیح مسلم:5689

-5740 انظر الحدیث:5944، صحیح مسلم:5665، سنن ابوداؤد:3879

-5741 صحیح مسلم:5741

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الحُمَةِ، فَقَالَتْ: «رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ»

کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی رخصت عطا فرمائی ہے۔

38- بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کا دم فرمانا

5742- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا»

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابوحمزہ! مجھے تکلیف ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کردوں جو رسول اللہ ﷺ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا عطا فرما جس کے بعد تکلیف نہ رہے۔

5743- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ، يَمْسَحُ بِيَدِهِ اليُمْنَى وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ البَاسَ، اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا» قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا، فَحَدَّثَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، نَحْوَهُ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جب کوئی زوجۂ مطہرہ بیمار ہوتیں تو تعوذ پڑھ کر اپنا دایاں ہاتھ اُن پر پھیرتے اور کہتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! اسے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری باقی نہ رہنے دے ۔۔۔ اسی طرح سفیان، منصور، ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

5742- صحیح مسلم:3890، سنن ترمذی:973

5743- راجع الحدیث:5675

5744 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ: «امْسَحِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لاَ كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دم فرماتے تو کہا کرتے: تکلیف کو دور کردے، اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ تیرے سوا مشکل کشا اور کوئی نہیں۔

5745 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: «بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ذریعے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

5746 - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے تھوک، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

39- بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

دم کرتے وقت تھتکارنا

5747 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ» وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: «وَإِنْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب منجانب اللہ اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ تھتکار دے اور اُس کے شر سے پناہ مانگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں جو

5744- راجع الحدیث:5675

5745- راجع الحدیث:5755' صحیح مسلم:5683' سنن ابو داؤد:3895' سنن ابن ماجہ:3521

5746- راجع الحدیث:5745

5747- راجع الحدیث:3292

كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا»

پہاڑ سے بھی وزنی ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سُنی ہے میں اُس کی کوئی پروانہیں کرتا۔

5748 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ» قَالَ يُونُسُ: كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم فرماتے پھر انہیں اپنے مبارک چہرے پر ملتے اور جہاں تک بدن مبارک پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔۔۔ یونس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

5749 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَرَاقٍ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلے والوں کے پاس پہنچے۔ انہوں نے چاہا کہ ان کی ضیافت کی جائے مگر اُن لوگوں نے انکار کر دیا جب اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو وہ لوگ خوب بھاگ دوڑے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا چنانچہ اُن میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں، تم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید اُن میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگے: ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں ضرور اس کا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم ضیافت

5748- راجع الحدیث: 5017

5749- راجع الحدیث: 2276

الغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ: الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لاَ تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ»

چاہتے تھے مگر تم نے مہمان نوازی سے انکار کردیا تھا لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کرونگا جب تک تم کچھ مقرر نہ کرلو۔ چنانچہ چند بکریوں پر مصالحت ہوگئی اور یہ گئے پس یہ پھونک مارتے اور سورۃ الفاتحہ پڑھتے جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ایسا ہوگیا کہ اس کو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور صحتیاب ہوکر چلنے پھرنے لگا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مصالحت کے مطابق وعدہ پورا کردیا ان میں سے کسی نے کہا کہ انہیں بانٹ لو۔ دم کرنیوالے نے کہا کہ ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر نہ کرلیں اور ہم دیکھ نہ لیں کہ آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم بھی کرتے ہیں؟ تم نے ٹھیک کیا۔ انہیں بانٹ لو اور ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

40- بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الوَجَعَ بِيَدِهِ اليُمْنَى

دم کرنے والے کا متاثرہ جگہ پر دایاں ہاتھ پھیرنا

5750- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ، يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: «أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا» فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِنَحْوِهِ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ پر دم فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ بھی پھیرتے اور کہتے: اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ شفا عطا فرما کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں ہے مگر تیری شِفا۔ ایسی شفا جو بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی حدیث بیان کردی۔

5750- راجع الحدیث:5675

41- بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

5751 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا» فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: «يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ»

عورت کا مرد پر دَم کرنا

عروہ بن زُبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں، معوذات پڑھ کر خود پر دم فرمایا کرتے تھے۔ جب شدت بڑھ گئی تو یہی چیزیں میں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے سبب آپ کا دستِ اقدس پھیرا کرتی۔ میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا کہ آپ دم کس طرح فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے دستِ اقدس پر پھونک مار کر پھر انہیں اپنے مبارک چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

42- بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ

5752 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلاَنِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هَؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ" فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ،

جو دم نہ کرے

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھ پر کچھ اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گزرے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ اُن کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ حتیٰ کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ شاید یہ میری اُمت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور اُن کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ اُفق کی طرف دیکھیے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے اُفق کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بلا حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ لوگ منتشر ہو گئے اور آپ نے یہ ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ اگرچہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں

5751- راجع الحدیث: 5735,4439

5752- راجع الحدیث: 3410

وَلَكِنْ هَؤُلاَءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »هُمُ الَّذِينَ لاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ« فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »نَعَمْ« فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: »سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ«

جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ منتر کریں، نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن لوگوں میں شامل ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور صحابی نے عرض کی: کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا کہ عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

43- بَابُ الطِّيَرَةِ

شگون لینا

5753 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ: فِي المَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالدَّابَّةِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت، گھر اور جانور۔

5754 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الفَأْلُ« قَالُوا: وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: »الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس کے متعلق فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ فال کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سُنے۔

فائدہ: محاورہ عرب میں فال ہر اچھی بری شگون کو کہتے ہیں اور طیرہ عموماً بدفالی کو کہا جاتا ہے۔ طیرہ بمعنی تطیر ہے جیسے خیرۃ اور تخیر اس کے لفظی معنی ہیں اڑانا۔ اہلِ عرب جب کسی کام کو جاتے تو کسی بیٹھے ہوئے پرندے کو اڑاتے اگر داہنی طرف اڑ جاتا تو سمجھتے کہ ہمیں کامیابی ہوگی، اگر بائیں طرف اڑتا تو کہتے کہ ناکامی ہوگی پھر اس کام کو جاتے ہی نہیں، اگر اوپر یا نیچے کی طرف اڑتا تو سمجھتے کہ کام میں دیر لگے گی رکاوٹ ہوگی، پھر اس کا استعمال مطلقاً فال یا بدفالی میں ہوگیا۔ یوں ہی اگر شکاری جانور داہنی طرف نظر پڑتا اسے بروج کہتے اور بائیں طرف نظر آنے کو سنوح، بروج سے نیک فال لیتے، سنوح سے بدفالی، سوانح و بوارح سے

5753- راجع الحدیث: 2099

5754- انظر الحدیث: 5755، صحیح مسلم: 5759

ممانعت کے یہی معنی ہیں۔ خیال رہے کہ نیک فال لینا سنت ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے اور بدفالی لینا ممنوع کہ اس میں رب سے ناامیدی ہے۔ امید اچھی ہے ناامیدی بری، ہمیشہ رب سے امید رکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۱۲)

44- بَابُ الفَأْلِ

فال لینا

5755 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الفَأْلُ» قَالَ: وَمَا الفَأْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال ان میں اچھی چیز ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

5756 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ الصَّالِحُ: الكَلِمَةُ الحَسَنَةُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

45- بَابُ لاَ هَامَةَ

ہامہ کوئی چیز نہیں

5757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الحَكَمِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اڑ کر لگنے والی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، اُلو اور پیٹ کی بیماری کا تصور کوئی چیز نہیں۔

46- بَابُ الكِهَانَةِ

کہانت

5758 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہُذیل سے تھیں جو آپس میں جھگڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اُس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ

5755- راجع الحدیث: 5754 .

5756- انظر الحدیث: 5776، سنن ابو داؤد: 3916، سنن ترمذی: 1615

5758- انظر الحدیث: 5759، 5760، 6740، 6904، 6909، 6910

مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى: أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ المَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ لاَ شَرِبَ وَلاَ أَكَلَ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الكُهَّانِ«

تھی۔ چوٹ کے باعث اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ قاتلہ کے ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چیخا۔ لہٰذا اُس کی تو دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بیشک کاہنوں کا بھائی ہے۔

5759 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسرے پر پتھر مارے۔ چنانچہ ایک کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔

5760 - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ، أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لاَ أَكَلَ وَلاَ شَرِبَ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الكُهَّانِ«

ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس بچے کا فیصلہ فرمایا جسے اُس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اُس نے کہا کہ میں اُس بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی نہ چیخا، یہ تو ایسی بات تھی جو بس ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

5761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ«

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتّے کی قیمت زنا کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5759- راجع الحدیث: 5758، صحیح مسلم: 4365، سنن نسائی: 4833

5760- راجع الحدیث: 5758، صحیح مسلم: 4366، سنن ابو داؤد: 4577، سنن ترمذی: 2111، سنن نسائی: 4832

5761- راجع الحدیث: 2337

5762 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ: «لَيْسَ بِشَيْءٍ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا مِنَ الجِنِّيِّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ» قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مُرْسَلٌ: «الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ» ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو سچ ہوجاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچ ہونے والی بات جنات نے سُنی ہوتی ہے پھر اُسے اپنے دوست کے کان میں ڈالتے ہیں پھر کاہن سو جھوٹ اُس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ کو عبدالرزاق نے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہوگیا کہ انہوں نے یہ موصولاً کہا ہے۔

47-بَابُ السِّحْرِ

جادو کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى المَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ المَرْءِ وَزَوْجِهِ، وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ، وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنْفَعُهُمْ، وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ} [البقرة: 102] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى} [طه: 69] وَقَوْلِهِ: {أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ} [الأنبياء: 3] وَقَوْلِهِ: {يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى} [طه: 66] وَقَوْلِهِ: {وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي العُقَدِ} [الفلق: 4] وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ، {تُسْحَرُونَ} [المؤمنون: 89]: تُعَمَّوْنَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ ۱، البقرة ۱۰۲) اور ارشاد ہے: اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے۔ (پ ۱۶ طہٰ ۶۹) اور ارشاد ہے: کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر۔ (پ ۱۷ الانبیاء ۳) اور ارشاد ہے: ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔ (پ ۱۶ طہٰ ۶۶) اور ارشاد ہے: اور ان عورتوں کے

5762- راجع الحديث: 3210 صحیح مسلم: 5779,5778,5777

شر سے جو گروہوں میں پھونکتی ہیں۔ (پ ۳۰ الفلق ۴) ا۔ جادوگر عورتیں ۲۔ جادو کئے گئے

5763 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: " يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ " فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «قَدْ عَافَانِي اللَّهُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا» فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَأَبُو ضَمْرَةَ، وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ: اللَّيْثُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ: «فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ» يُقَالُ: المُشَاطَةُ: مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ، وَالمُشَاقَةُ: مِنْ مُشَاقَةِ الكَتَّانِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر بنی زُریق کے ایک شخص نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ نے ایک کام کیا نہیں ہوتا تھا۔ آپ کو یہ خیال گزرتا کہ میں نے یہ کام کرلیا ہے۔ جبکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا ایک دن یا کسی رات جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ: کیا تمہیں علم ہے کہ جو کچھ میں جاننا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پیروں کی طرف کھڑا ہوگیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اِن پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے پوچھا کہ کس چیز پر کیا ہے جواب دیا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جُڑے ہوئے بالوں اور کھجور کی جھلی پر۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذروان کنوئیں میں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کو ساتھ لے کر اُس کنویں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا: اے عائشہ! اُس کنویں کا پانی گویا مہندی کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی کھجوریں شیطان کے سروں کی طرح ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکلوا کیوں نہ لیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کردی ہے لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو لوگوں میں عام کروں لہٰذا اُس کے حکم سے انہیں دفن کروا دیا ہے۔ اِسی طرح ابو اُسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عُروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عُیینہ نے ہشام سے روایت کرتے

48-بَابٌ: الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ المُوبِقَاتِ

5764 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اجْتَنِبُوا المُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ "

49-بَابٌ: هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ؟

وَقَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ، أَوْ: يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصْلاَحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ»

5765 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، فَسَأَلْتُ هِشَامًا، عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلاَ يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ

ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر۔ کہتے ہیں کہ اَلْمُشَاطَةُ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور اَلْمُسَاقَةُ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

شرک اور جادو ہلاک کرنے والے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو اور وہ شرک اور جادو ہیں۔

کیا جادو نکال دیا جائے؟

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ جس شخص پر جادو کر دیا جائے یا جسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے، کیا اُس کے لیے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے درستی مراد ہے اور جو چیز نفع بخش ہو اور اُس سے منع نہ کیا گیا ہو اس میں حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ ازواج کے پاس تشریف نہ لائے ہوتے مگر خیال فرماتے کہ میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس ہو آیا ہوں۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہوجائے تو یہ جادو کی شدت ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو چیز میں جاننا

5764- راجع الحدیث:2766

5765- راجع الحدیث:3175

السِّحْرِ، إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا - قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، تَحْتَ رَاعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ" قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ: «هَذِهِ البِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ» قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلاَ؟ - أَيْ تَنَشَّرْتَ - فَقَالَ: «أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا»

چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے اور اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پیروں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس جو میرے سرہانے کھڑا تھا اُس نے دوسرے سے کہا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زُریق کا ایک شخص یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ دریافت کیا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور اُن بالوں پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں پوچھا کہ یہ کہاں کیا گیا ہے جواب دیا کہ تر کھجور کی چھلّی میں لپیٹ کر پتھر کے نیچے ذروان کنوئیں میں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ اُس کنویں پر تشریف لے گئے حتیٰ کہ اُن چیزوں کو نکال لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اُس کنوئیں کا پانی! مہندی کے رس کی طرح تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی طرح تھیں۔ عروہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکلوالیا گیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: آپ نے اس بات کو مشہور کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی، لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کے شر کو لوگوں میں عام کروں۔

50- بَابُ السِّحْرِ

5766 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا

جادو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ ایک کام آپ نے نہ کیا ہوتا مگر خیال گزرتا کہ میں نے کر لیا ہے۔ ایک دن جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں بار بار دعا کی، پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا

5766- راجع الحدیث: 3175، صحیح مسلم: 5668

اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ « قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ اليَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ " قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى البِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: »وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: »لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللَّهُ وَشَفَانِي، وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا« وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

دی ہے جو میں جاننا چاہتا تھا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے تو اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پائنتی کے پاس بیٹھ گیا۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے دریافت کیا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بتایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زُریق سے ہے دریافت کیا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ کہا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر اور نر کھجور کی جھلّی پر۔ دریافت کیا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں۔ عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم ﷺ اُس کنویں کی جانب اپنے بعض صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اسے ملاحظہ فرمایا اور اُس کے اوپر کھجور کا درخت تھا۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: خدا کی قسم اُس کا پانی تو مہندی کے رس جیسا تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی طرح۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا۔ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرستی عطا فرمائی اور شفا عطا فرما دی ہے لہٰذا میں نے خوف محسوس کیا کہ کسی کے شر کو لوگوں میں عام کروں اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

51- بَابٌ: إِنَّ مِنَ البَيَانِ سِحْرًا

جادو کا بیان

5767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلاَنِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ: إِنَّ بَعْضَ البَيَانِ لَسِحْرٌ"

زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت حیران ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات سحر انگیز ہوتے ہیں۔

5767- راجع الحدیث: 5146

52-بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

5768 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ، وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ اليَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: »سَبْعَ تَمَرَاتٍ«

عجوہ کھجور سے جادو کا علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو پورے دن میں چند عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اُس دن رات تک اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

5769-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ اليَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ«

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو صبح سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اُس دن اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔

53-بَابُ لَا هَامَةَ

5770 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ« فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ الإِبِلِ، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيُخَالِطُهَا البَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ«

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں اور پیٹ کی بیماری اور اُلو کا تصور کوئی چیز نہیں پس ایک اعرابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں، پھر اُن میں ایک خارش زدہ اونٹ آملتا ہے اور سب کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟

5771 - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، بَعْدُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سُنا

5768- راجع الحديث: 5445

5769- راجع الحديث: 5445

5770- راجع الحديث: 5707، سنن ابوداؤد: 3911

5771- راجع الحديث: 5774,5770

يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ « وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الأَوَّلِ، قُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ: »لاَ عَدْوَى« فَرَطَنَ بِالحَبَشِيَّةِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ

کہ بیمار اُونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ اور حضرت ابوہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں تو انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوں۔

54- بَابُ لاَ عَدْوَى

چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں

5772- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمْزَةُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ: فِي الفَرَسِ، وَالمَرْأَةِ، وَالدَّارِ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے۔ نحوست تین چیزوں میں ہے، یعنی گھوڑا، عورت اور گھر میں۔

5773- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ عَدْوَى«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔

5774 - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ تُورِدُوا المُمْرِضَ عَلَى المُصِحِّ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔

5775 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ عَدْوَى« فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الإِبِلَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ ملاحظہ فرمائیے کہ اُونٹ ہرنوں کی طرح

5772- راجع الحديث: 5093,2099

5773- راجع الحديث: 5707 صحيح مسلم: 5753,5751

5774- راجع الحديث: 5773,5771

5775- راجع الحديث: 5707,65

تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ، فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ«

ریت میں لیٹتے ہیں پھر اُن میں ایک خارش زدہ اُونٹ آملتا ہے تو سب کو خارش ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

5776- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ« قَالُوا: وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: »كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھی بات۔

55- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کو زہر دیا گیا

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

5777- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ، أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ اليَهُودِ« فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ« . فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ أَبُوكُمْ« قَالُوا: أَبُونَا فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ« فَقَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ: »هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ« فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں ہیں، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور اکٹھا کر دیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اے ابو القاسم! ہاں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا جدِّ اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ سے کام لیا بلکہ تمہارا جدِّ اعلیٰ تو فلاں ہے وہ کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا، اے ابو القاسم! ہاں اور اگر ہم آپ

5776- صحیح مسلم:5762 سنن ابن ماجہ:3538

5777- راجع الحدیث:4249,3169

عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا. قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ» فَقَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: «فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ» قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ» فَقَالُوا: أَرَدْنَا: إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اس طرح معلوم ہو جائیگا جیسے ہمارے مورث اعلیٰ کے متعلق آپ کو علم ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ جہنمی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دن ہم رہیں گے اور پھر ہماری جگہ آپ لوگ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ذلت اٹھانے والو! ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے تیار کیا؟ پس انہوں نے کہا: ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے خلاصی مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

56- بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالخَبِيثِ

زہر پینا اور اُسے علاج بنانا اور اس سے خوف دور کرنا

5778 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ جہنم میں جائے گا، ہمیشہ اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھا کر خود کو ختم کرے تو وہ زہر جہنم میں اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے جہنم میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے خود کو قتل کرے گا تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا۔ جسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس میں رہے گا۔

5779 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان

5778- راجع الحدیث:1365، صحیح مسلم:297، سنن ترمذی:2044، سنن نسائی:1964

5779- راجع الحدیث:5445

بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ اليَوْمَ سُمٌّ، وَلاَ سِحْرٌ»

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی صبح سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

57-بَابُ أَلْبَانِ الأُتُنِ

گدھی کا دودھ

5780 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّأْمَ

حضرت ابوثعلبہ خُشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے شکار کرنے والے ہر جانور کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔ زُہری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات سُنی تھی حتیٰ کہ میں شام گیا۔

5781 - وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الأُتُنِ، أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ، أَوْ أَبْوَالَ الإِبِلِ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ المُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا، فَلاَ يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا، فَأَمَّا أَلْبَانُ الأُتُنِ: فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا، وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلاَ نَهْيٌ، وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ»

لیث نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا ہم گدھی کے دودھ میں وضو کریں اور پی لیں یا درندوں کے پتے کھالیں؟ یا اُونٹ کا پیشاب پی لیں؟ فرمایا کہ مسلمان انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ رہی گدھی کے دودھ کی بات تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی پہنچا ہے کہ آپ نے ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے متعلق حکم یا ممانعت کا کوئی ارشاد ہم تک نہیں پہنچا۔ رہی درندوں کے پتے کی بات تو ہمیں ابن شہاب نے انہیں ابوادریس خولانی نے، انہیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک درندے کا گوشت کھانے سے منع

-5780 انظر الحدیث:5530

-5781 راجع الحدیث:5780,5530

فرمایا ہے۔

58-بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الإِنَاءِ

جب برتن میں مکھی گر جائے

5782- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً، وَفِي الآخَرِ دَاءً«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پوری طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

5782- راجع الحدیث:3320

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

77- كِتَابُ اللِّبَاسِ

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ} [الأعراف: 32] وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلاَ مَخِيلَةٍ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كُلْ مَا شِئْتَ، وَالبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ، أَوْ مَخِيلَةٌ "

5783 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ»

2-بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلاَءَ

5784- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلاَءَ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لباس کا بیان

فرمانِ الٰہی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ۔(پ ۸، الاعراف ۳۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر اسراف اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی اسراف اور تکبر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔

جو تکبر کے بغیر کپڑا گھسیٹے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک کونہ غیر ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہر وقت اودھر متوجہ رہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے سبب ایسا کرتے ہیں۔

5783- راجع الحدیث: 3665، صحیح مسلم: 5420، سنن ترمذی: 1731

5784- راجع الحدیث: 3665

5785- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا، حَتَّى أَتَى المَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، وَقَالَ: »إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا«

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگا اور ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ جلدی سے کپڑا گھسیٹتے ہوئے اُٹھے حتیٰ کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر سورج روشن ہو گیا تو آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، حتیٰ کہ وہ پورا ظاہر ہو جائے۔

3- بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں کو سمیٹنا

5786 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلاَلًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلاَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى العَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ العَنَزَةِ«

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے اقامت پڑھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ حُلّہ پہنے اور اُسے سمیٹے ہوئے تشریف لے آئے اور آپ نے نیزہ کی جانب رخ منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے ہیں مگر نیزہ کے دوسری طرف سے۔

4- بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

ٹخنوں سے نیچے کپڑا دوزخ میں ہے

5787 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

5785- راجع الحدیث: 1040

5786- راجع الحدیث: 376,187

5- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

5788 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا«

5789 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ، تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ«

5790 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ« تَابَعَهُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

5790م - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - عَلَى بَابِ دَارِهِ - فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

5791 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ

جو تکبّر کے سبب کپڑا گھسیٹے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی جانب قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا جو تکبّر کے سبب اپنی چادر کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی یا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص حُلّہ پہن کر اور خود پر خوش ہوکر جارہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کرتا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا، پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص زمین میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا جارہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زُہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر عدالت کی جانب تشریف لے

5789- صحیح مسلم:5433

5790م- راجع الحدیث:3485

5791- راجع الحدیث:3665، صحیح مسلم:5423,5422,5421، سنن نسائی:5343

دِثَارٍ - عَلَى فَرَسٍ، وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ - فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلاَ قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ»

جارہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اُس کی جانب نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے چادر کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ چادر یا قمیص کو خاص نہیں کیا۔ جبلہ بن سحیم زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

6- بَابُ الإِزَارِ المُهَدَّبِ

حاشیہ والی ازار

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: «أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً»

زُہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابو اُسید، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

5792- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ القُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ:

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت رفاعہ قرظی کی زوجہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اُس عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری مدت طلاق پوری ہوگئی تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور بیشک خدا کی قسم، یا رسول اللہ! اُن کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھندنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ جب خالد بن سعید نے اُس کی یہ بات

5792- راجع الحدیث: 2639

فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلاَ تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ وَاللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لاَ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ» فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ

سُنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا: اے ابوبکر! اس عورت کو منع کیوں نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے حضور آواز بلند کررہی ہے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم ریز ہوگئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، ایسا نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہوگیا۔

7- بَابُ الأَرْدِيَةِ

چادر

وَقَالَ أَنَسٌ: «جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی چادر کھینچی۔

5793 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ»

حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ روانہ ہوگئے۔ چنانچہ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، حتیٰ کہ اُس گھر تک جا پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب کی اور انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

8- بَابُ لُبْسِ القَمِيصِ

قمیص پہننا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: {اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا} [يوسف: 93]

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کی حکایت میں فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ (پ ۱۳، یوسف ۹۳)

5794 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

5793- راجع الحديث: 2089

5794- سنن نسائی: 2675

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَلْبَسُ المُحْرِمُ القَمِيصَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ الخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لاَ يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

نے فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

5795- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُس وقت پہنچے جبکہ عبداللہ بن اُبّی کو قبر میں رکھا جاچکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اُس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

5796 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ. فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَقَالَ: «إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا» فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ بِهِ، فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى المُنَافِقِينَ، فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80] فَنَزَلَتْ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84] فَتَرَكَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِمْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبداللہ بن اُبّی فوت ہوا تو اُس کا بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی قمیص عطا فرمایئے تاکہ اپنے باپ کو کفن دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے اور اس کی مغفرت کے لیے دعا کرنا۔ پس آپ نے انہیں قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ جب تم فارغ ہوجاؤ تو ہمیں بتا دینا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا لہٰذا آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لے چلے حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض کی: کیا آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ چنانچہ ارشاد ہوا: ترجمہ کنزالایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہوگے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا۔ (پ ١٠، التوبہ ٨٠) پس یہ آیت نازل ہوئی :

5795- راجع الحديث:1270

5796- راجع الحديث:1269

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔(پ ۱۰، التوبۃ ۸۴) ۔

9- بَابُ جَيْبِ القَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

قمیص کا گریبان سینے پر ہو

5797- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلَ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ المُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ البَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ «هَكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلاَ تَتَوَسَّعُ» تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ: «فِي الجُبَّتَيْنِ» وَقَالَ حَنْظَلَةُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «جُبَّتَانِ» وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الأَعْرَجِ: «جُبَّتَانِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال اُن دو شخصوں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر لوہے کی زرہیں ہوں اور اُن کے دونوں ہاتھ سینے کے ساتھ گلے سے لگے ہوئے ہوں۔ پس خیرات کرنے والا شخص جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اتنی ڈھیلی ہوجاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر چلی جاتی ہے اور انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہوجاتا ہے حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کھولنا چاہتا تو کر نہیں پاتا۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابو الزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فِي الْجُبَّتَيْنِ کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ کو کو جُبَّتَانِ فرماتے ہوئے سُنا۔ جعفر نے اعرج کے حوالے سے جُبَّتَانِ کہا ہے۔

10- بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جُبہ پہنے

5798- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى،

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے

5797- راجع الحديث:1443

5798- راجع الحديث:363,182

قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ: حَدَّثَنِي المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: «انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ، فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ»

تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا چہرہ انور دھویا۔ پھر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا۔ پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

11- بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں اُونی جُبّہ پہننا

5799- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ المُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ سواری سے نیچے تشریف لائے اور چل دیے حتیٰ کہ رات کے اندھیرے میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھاگل سے پانی ڈال کر وضو کروانے لگا۔ چنانچہ آپ نے اپنا چہرہ انور اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اُس وقت صوف کا جُبّہ پہن رکھا تھا، جس سے آپ کلائیوں کو باہر نہ نکال سکے حتیٰ کہ آپ نے جُبّہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلائیوں کو دھویا اور پھر سر کا مسح فرمایا۔ چنانچہ موزے اتارنے کے لیے میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کیونکہ جب میں نے انہیں پہنا تو پاک تھے لہٰذا اُن دونوں پر مسح فرما لیا۔

12- بَابُ القَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ

قبا اور ریشمی فروج پہننا

وَهُوَ القَبَاءُ، وَيُقَالُ: هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

یہ بھی قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا چاک پیچھے ہوتا ہے

5799- راجع الحدیث: 182

5800 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هَذَا لَكَ» قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔ پس حضرت مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں چلو۔ پس میں آپ کے ساتھ گیا تو فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو اُن کے نام سے بلایا تو آپ اُن کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اُوپر ایک قبا تھی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبا میں نے تمہارے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ کی جانب دیکھا تو حضور نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے؟

5801 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: «لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ» تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: «فَرُّوجٌ حَرِيرٌ»

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی فروج پیش کی گئی تو آپ نے اُسے پہن لیا۔ پھر نماز پڑھی۔ جب آپ واپس لوٹے تو اُسے تیزی کے ساتھ اُتار پھینکا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونا ظاہر ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ متقیوں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبداللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی فروج کہا ہے۔

13- بَابُ البَرَانِسِ

ٹوپیاں

5802 - وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: «رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ، بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ»

مسدد، معتمر، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت انس کو ریشم ملی اُونی زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

5803 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا

5800- راجع الحديث: 2599

5801- راجع الحديث: 3750

5803- راجع الحديث: 1542,134

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَلْبَسُوا القُمُصَ، وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ البَرَانِسَ، وَلاَ الخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لاَ يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ الوَرْسُ»

کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن یہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور وہ کپڑے بالکل نہ پہنو جنہیں زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔

14-بَابُ السَّرَاوِيلِ

شلواریں

5804 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو چادر میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

5805 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ قَالَ: «لاَ تَلْبَسُوا القَمِيصَ، وَالسَّرَاوِيلَ، وَالعَمَائِمَ، وَالبَرَانِسَ، وَالخِفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلاَنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو ہمیں لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قمیض، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں اور جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اُسے نہ پہنا کرو۔

15-بَابٌ فِي العَمَائِمِ

عمامے

5806 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام والا قمیص، عمامہ، شلوار ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو

5804- راجع الحدیث: 1841,1740

5805- راجع الحدیث: 134

5806- راجع الحدیث: 134 'صحیح مسلم: 2784' سنن ابو داؤد: 1823' سنن نسائی: 2666

قَالَ: «لاَ يَلْبَسُ المُحْرِمُ القَمِيصَ، وَلاَ العِمَامَةَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ، وَلاَ الخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں اگر جوتے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

16-بَابُ التَّقَنُّعِ

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ» وَقَالَ أَنَسٌ: «عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے سر مبارک پر چادر کا کنارا باندھا۔

5807 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الحَبَشَةِ مِنَ المُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ» قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ

عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میرے والد ماجد آپ پر قربان، کیا آپ کو ہجرت کی اُمید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نے خود کو نبی کریم ﷺ کی ہمراہی کے لیے روکے رکھا اور آپ کے پاس دو سواریاں تھیں انہیں چار مہینے تک سمر کے پتے کھلاتے رہے عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن وہ دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ایسے وقت ہمارے پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان اور میرے ماں باپ، اس وقت حضور کسی خاص سبب سے تشریف لائے ہوں گے۔

بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ» قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِالثَّمَنِ» قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الجِهَازِ، وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَأَوْكَأَتْ بِهِ الجِرَابَ، وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ. ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكُثَ فِيهِ ثَلاَثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلاَمٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلاَ يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلاَمُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ

پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے دی گئی: چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسروں کو بھیج دو عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے ہیں۔ فرمایا تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یارسول اللہ، کیا میں ساتھ رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ان دوسواریوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیمتاً۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضرات کے لیے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں اور ہم نے دونوں کے لیے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے کے تھیلے میں بھر دیا اور حضرت اسماء بنتِ ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک حصہ کاٹ کر اُس تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اور اسی لیے اُن کا لقب ذات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غارِ ثور کہا جاتا ہے اور اُس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ رات کو اِن کے پاس رہتے جو حضرت ابوبکر کے نوجوان صاحبزادے تھے۔ یہ علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اور اس طرح صبح کو اُن کے پاس ہوتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ جب کوئی خاص بات سنتے تو اُسے یاد رکھتے اور رات کو انہیں آکر بتا دیتے جبکہ تاریکی چھا جاتی۔ اور حضرت ابوبکرؓ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیر سارا دن اُن کے قریب بکریاں چراتا عشاء کے وقت اُن کے پاس دودھ دینے آتا جس پر دونوں حضرات رات گزارتے اور صبح منہ اندھیرے وہ مکہ معظمہ سے بکریاں لیکر نکلتا اور چراتا پھرتا غرض ان تین راتوں میں وہ اسی طرح کرتا رہا۔

17- بَابُ الْمِغْفَرِ

5808- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ»

خود کا استعمال

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فتح کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

18- بَابُ البُرُودِ وَالحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ: «شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ»

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ

حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم ایک مرض کی عرض لے کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

5809- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ» . فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، حَتَّى «نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ البُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ». ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ. «فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا گہرا حاشیہ تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اُس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑی شدت سے کھینچا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر اُس کے شدت سے چادر کھینچنے کے سبب رگڑ کا نشان دیکھا پھر اُس نے کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لیے اُس میں سے حکم فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی جانب دیکھا، پھر مسکرائے اور پھر اُسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

5810- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرِي مَا البُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت چادر لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہوتی ہے؟ کہا، ہاں چادر جس کے حاشیے بنائے

5808- راجع الحديث:1846

5809- راجع الحديث:3149

5810- راجع الحديث:3093,1277

مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْسُنِيهَا، قَالَ: «نَعَمْ» فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي المَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ القَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

ہوئے ہوں۔ اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لی اور آپ کو اُس کی حاجت بھی تھی۔ پھر آپ اُسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک شخص نے اُسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا، اچھا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اُس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے یہ چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں علم ہے کہ آپ سائل کو منع نہیں فرماتے۔ اُس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ صرف اس لیے مانگی ہے کہ جس دن فوت ہوں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

5811- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ القَمَرِ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الأَسَدِيُّ، يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہوگی اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہونگے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں شامل فرمالے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں شامل فرمائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

5812- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ

5812- انظر الحديث: 5813، صحیح مسلم: 5407، سنن ابو داؤد: 4060

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا؟ قَالَ: »الحِبَرَةُ«

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ حبرہ چادر۔

5813 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الحِبَرَةَ«

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم ﷺ کو حبرہ چادر پہننا زیادہ زیادہ پسند تھا۔

5814- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ«

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وصال (ظاہری) فرمایا تو آپ کے اوپر حبرہ چادر ڈالی ہوئی تھی۔

19- بَابُ الأَكْسِيَةِ وَالخَمَائِصِ

حاشیہ والی چادریں اور کمبل

5815,5816- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: »لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ« يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی حالت گرنے لگی تو پُرنور چہرے پر کمبل ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ مبارک سے ہٹا دیتے اور اس حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

5817 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

-5813 صحیح مسلم:5408، سنن ترمذی:1787، سنن نسائی:5330

-5814 صحیح مسلم:3120، سنن ابو داؤد:3120

-5815,5816- راجع الحدیث:436,435

-5817 راجع الحدیث:373

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ، مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ»

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمبل پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر اُن نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس کمبل کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ نماز کے دوران اُس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابوجہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اُس کے پاس سے سادہ چادر مجھے لا دو۔

5818 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: «قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ»

حضرت ابوبُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور ایک موٹا تہبند لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

20- بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

کپڑے سے ایک طرف کا حصہ ڈھانپنا

5819 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ، وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مُلامسہ اور مُنابذہ طریقوں پر تجارت سے ممانعت فرمائی اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج چھپ نہ جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے بھی کہ اُس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو اور ایک طرف کپڑا ڈال کر سے بھی ممانعت فرمائی ہے۔

5820- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے ممانعت فرمائی ہے۔ خرید و فروخت میں تو ملامسہ اور منابذہ سے ممانعت

5818- راجع الحدیث: 3108

5819- راجع الحدیث: 584,368

5820- راجع الحدیث: 584

نَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ فِي البَيْعِ « وَالمُلاَمَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلاَ يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ. وَالمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْبِذَ الآخَرُ ثَوْبَهُ، وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلاَ تَرَاضٍ، وَاللِّبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ. وَاللِّبْسَةُ الأُخْرَى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

فرمائی ہے۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگائے اور اس کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ بس یہی اُن کی خرید و فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دستور اور نہ رضامندی کا۔ رہے دو لباس جن کی ممانعت فرمائی تو ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لیے کوئی کپڑا یا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھ جانا کہ اُس کی شرمگاہ پر اُس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

21- بَابُ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ایک ہی کپڑے میں لپٹ جانا

5821 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے ممانعت فرمائی ہے ایک احتباء کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو دوسرا اشتمال کہ کپڑے کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈالنا کہ دوسرے حصے پر کچھ نہ ہو اور ملامسہ و منابذہ طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

5822 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ«

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے سے جسم کے صرف ایک حصے کو ڈھانپنے سے ممانعت فرمائی ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

5821- راجع الحدیث:2146

5822- راجع الحدیث:367

22- بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

5823- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ: »مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ« فَسَكَتَ الْقَوْمُ، قَالَ: »ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ« فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا، وَقَالَ: »أَبْلِي وَأَخْلِقِي« وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: »يَا أُمَّ خَالِدٍ، هَذَا سَنَاهْ« وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت اُمِّ خالد بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اُڑھاؤں۔ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِّ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے تو آپ نے کمبل اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اُن کو اڑھایا اور فرمایا کہ طویل عرصہ تک پہنو حتیٰ کہ پُرانا کر کے پھاڑ دو۔ اس پر سبز یا زرد نقوش بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمِّ خالد: یہ سناہ و سناہ یعنی حبشی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

5824- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ، انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ، فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ، فَغَدَوْتُ بِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی چیز نہ کھلائی پلائی جائے حتیٰ کہ صبح اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جا کر تحنیک کروالی جائے۔ صبح جب میں اُسے لے کر حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے اُوپر حریثیہ کمبل تھا اور اُس جانور کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر سوار ہو کر مکہ معظمہ فتح فرمایا تھا۔

23- بَابُ ثِيَابِ الْخُضْرِ

5825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ

سبز کپڑے

ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اُس سے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قُرظی نے نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ

5823- راجع الحدیث: 3071

5824- راجع الحدیث: 5470

5825- راجع الحدیث: 2639

الْقُرَظِيُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ، فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ، لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ: وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ، إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ: كَذَبَتْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الأَدِيمِ، وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ، تُرِيدُ رِفَاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنْ كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ، أَوْ: لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ" قَالَ: وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ: «بَنُوكَ هَؤُلاَءِ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ، فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الغُرَابِ بِالْغُرَابِ»

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر سبز دوپٹہ تھا اور اُس نے ان سے شکایت کی اور اپنی جلد پر سبز نشان دکھائے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو چونکہ عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی تھیں لہٰذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان عورت پر یوں ظلم ہوتا ہوا نہیں دیکھا اس کی جلد تو اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز ہے جب حضرت عبدالرحمٰن نے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لیکر حاضر خدمت ہو گئے جو دوسری بیوی سے تھے عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کی کوئی خطا نہیں ماسوائے اس کے کہ ان سے میری تسکین نہیں ہوتی۔ پھر اُس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندے کی طرح پکڑا اور کہا کہ جو اِن کے پاس ہے وہ ایسا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: خدا کی قسم یارسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ دیتا ہوں لیکن یہ رفاعہ کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم اُن کیلئے حلال نہیں ہو یا ایسا کرنا ٹھیک نہیں جب تک یہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھ کر فرمایا: یہ تمہارے بیٹے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اصل سبب یہی ہے جس کی وجہ سے عورت ایسی باتیں کر رہی ہے حالانکہ یہ اِن کے ساتھ اُس سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جیسی کوّے کو کوّے سے ہوتی ہے۔

24-بَابُ الثِّيَابِ البِيضِ

سفید کپڑے

5826-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: «رَأَيْتُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف اور داہنی جانب غزوہ اُحد کے دن دو آدمی دیکھے جنہوں

-5826 راجع الحديث: 4054

بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ»

نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

5827 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ " قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ» وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا عِنْدَ المَوْتِ، أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ، وَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ

ابو الاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے زیب تن فرما کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر اسی پر اس کی وفات ہوئی وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ فرمایا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی، ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ بھی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات قریب المرگ ہو یا اُس سے قبل، جب بھی کوئی تائب اور نادم ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

25- بَابُ لُبْسِ الحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ، وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

مرد کے لیے ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

5828 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ، وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنِ الحَرِيرِ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان النہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب آیا جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے ممانعت

5827- راجع الحدیث: 1237 صحیح مسلم: 269

5828- انظر الحدیث: 5835,5834,5830,5829 صحیح مسلم: 5383,5382,5381,5380, 5379,5378 سنن ابو داؤد: 4042 سنن نسائی: 5327 سنن ابن ماجہ: 3593,2820

إِلَّا هَكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ. قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الأَعْلاَمَ "

فرمائی ہے سوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے علم کے مطابق اس سے ان کی مراد نقش و نگار تھے۔

5829- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ»

عاصم کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے مکتوب لکھا۔ جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔ سوائے اتنے کے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے ساتھ ہمیں بتایا۔ زُہیر نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

5830 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُلْبَسُ الحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الآخِرَةِ مِنْهُ»

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لیے حضرت عمر نے مکتوب لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو اُسے آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

5830م - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ: المُسَبِّحَةِ وَالوُسْطَى

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی، پھر ابوعثمان نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

5831 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ، بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الذَّهَبُ وَالفِضَّةُ، وَالحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی طلب کیا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے نہ پھینکتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیباج اُن کے لیے دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

5829- انظر الحدیث: 5828

5830- راجع الحدیث: 5828، انظر الحدیث: 5831

5831- راجع الحدیث: 5426

5832 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ شَدِيدًا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ«

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ انہوں نے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چنانچہ حضور نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

5833 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ«

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسے آخرت میں نہیں ملے گا۔

5834 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ« وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: سَمِعَ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابومعمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، اُمّ عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زُبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی طرح روایت کی ہے۔

5835 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الحَرِيرِ فَقَالَتْ: ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَلْ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور اُن سے دریافت کرو۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے معلوم کرو۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر سے معلوم کیا تو انہوں

5833- سنن نسائی: 5319

5834- راجع الحدیث: 5828، صحیح مسلم: 5377، سنن نسائی: 5320

5835- راجع الحدیث: 5828

الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ« فَقُلْتُ: صَدَقَ، وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ، وَقَصَّ الحَدِيثَ

نے فرمایا کہ مجھے ابوحفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ صحیح فرمایا اور ابوحفص نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا۔ عبداللہ بن رجاء، جریر، یحییٰ سے عمران نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

26- بَابُ مَسِّ الحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ریشم کو بغیر پہنے ہوئے چھونا

اس کی زُبیدی، زہری، حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی۔

5836 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ، فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا«

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ریشمی کپڑا بطور تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اُسے چھونے اور حیران ہونے لگے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرانی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

27- بَابُ افْتِرَاشِ الحَرِيرِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ: »هُوَ كَلُبْسِهِ«

ریشم بچھانا

اور عُبیدہ فرماتے ہیں کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے۔

5837 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ«

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا۔ اور ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

5836- راجع الحدیث: 3249

5837- راجع الحدیث: 5426

28- بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ: لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؛ قَالَ: ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّأْمِ، أَوْ مِنْ مِصْرَ، مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الأُتْرُنْجِ وَالمِيثَرَةُ: كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ، مِثْلَ القَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا " وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: القَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الحَرِيرُ، وَالمِيثَرَةُ: جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي المِيثَرَةِ»

مصری ریشم پہننا

عاصم، ابوبردہ نے حضرت علی سے پوچھا کہ اَلْقَسِیَّۃُ کیا ہوتا ہے فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اُس پر اُترنج کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور اَلْمِیْثَرَۃُ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے زرد چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی روایت میں کہا کہ اَلْقِسِیَّۃُ وہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اور اُس میں ریشم ہوتا ہے اور اَلْمِیْثَرَۃُ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں کہ عاصم نے اَلْمِیْثَرَۃُ کے متعلق میں جو فرمایا اکثر کا یہی قول ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

5838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: «نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المَيَاثِرِ الحُمْرِ وَالقَسِّيِّ»

معاویہ بن سُوید بن مقرن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں میاثر اور قسی کپڑوں کے پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

29- بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی رخصت

5839- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم پہننے کی رخصت عطا فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

5838- راجع الحدیث:1239

5839- راجع الحدیث: 2919، صحیح مسلم: 5460,5457، سنن ابوداؤد: 4225، سنن ترمذی: 1786، سنن نسائی: 5391,5302, 5301,5226، سنن ابن ماجہ: 3648

30- بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

5840 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي«

عورتوں کے لیے ریشم

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سرخ ریشمی حُلّہ پہنایا۔ پس میں جب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر غصّے کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

5841 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالجُمُعَةِ؟ قَالَ: »إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ« وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: »إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا، أَوْ تَكْسُوَهَا«

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حُلّہ فروخت ہو رہا ہے تو عرض کی: یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں تا کہ وفود کے آنے اور جمعہ کے دن زیب تن کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے پہننے کے لیے ایک سرخ ریشمی حُلّہ بھیجا۔ عرض کی کہ آپ مجھے یہ پہنا رہے ہیں حالانکہ میں آپ سے سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں اس لیے بھیجا ہے کہ اِسے فروخت کر دو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

5842 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: »أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ«

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اُن کے اُوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

31- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ

حضور ﷺ کا لباس اور بستر کے

5840- راجع الحدیث:5840,2614

5841- راجع الحدیث:886

اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ

5843 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ، عَنِ المَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ لاَ نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلاَمٌ، فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ؟ قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ؟ فَرَدَّدَتْ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّأْمِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا

متعلق فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک سال تک میں اسی انتظار میں رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُن دو ازواج مطہرات کے متعلق معلوم کروں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں منصوبہ سازی کی تھی مگر مجھے اندیشہ ہوتا رہا۔ ایک مرتبہ وہ ایک منزل پر اُترے اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے اُن سے عرض کی تو فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر فرمایا تو ہمیں علم ہوا کہ اُن کے ہمارے اوپر کچھ حقوق ہیں لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ میری بیوی اور میرے درمیان ایک بات پر بحث ہوئی۔ میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے تو یہ فرماتے ہیں لیکن آپ کی صاحبزادی نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا: بیشک میں تمہیں اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی سے خوف دلاتا ہوں۔ دکھ کے سبب پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت اُمِ سلمہ کے پاس۔ میں نے اُن سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا: اے عمر تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے معاملات میں تو دخل دیتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ اور اُن کی ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی دخل اندازی کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کردی انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول

5843- راجع الحدیث: 4913،89

شَعَرْتُ إِلَّا بِالأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ، أَجَاءَ الغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا البُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا، وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ المَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ، «فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ» فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ»

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوتا اور میں حاضر ہوتا تو اُسے جا کر بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوتا اور وہ ہوتا تو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوتا وہ مجھے آکر بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اطراف کی ریاستوں کو مطیع کر لیا گیا تھا لیکن ملک شام میں صرف غسان کا بادشاہ باقی رہتا تھا اور ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو جائے میں نے دیکھا کہ انصاری آکر کہہ رہا ہے، کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آ گیا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ کیا ہوا، کیا غسانی آ گیا؟ کہا اس سے بھی بڑا حادثہ رونما ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں گیا تو دیکھا کہ تمام حجروں سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے پر تشریف فرما تھے اور بالا خانے کے دروازے پر ایک غلام تھا میں نے اُس کے پاس جا کر کہا کہ مجھے اجازت لے دو اجازت ملنے پر میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، جس کے نشانات آپ کے پہلو میں پڑے ہوئے ہیں اور سر مبارک کے نیچے کھال کا سرہانہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چند کھالیں لٹکی ہوئی تھیں اور گھاس تھی میں نے اس واقعے کا ذکر کیا جو حفصہ اور اُمِ سلمہ سے کہا تھا اور حضرت اُمِ سلمہ نے جو مجھے جواب دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور آپ انتیس دن بالا خانے پر رہے پھر نیچے اتر آئے۔

5844 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ

ہند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک رات یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

5844- راجع الحديث:115

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ، كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: «وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا»

لائق نہیں۔ رات میں کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے نازل ہوئے۔ کون ہے جو اِن حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی لباس پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے دن برہنہ ہوں گی۔ زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے قریب بٹن لگے ہوئے تھے۔

32- بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے؟

5845- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، قَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هَذِهِ الخَمِيصَةَ» فَأُسْكِتَ القَوْمُ، قَالَ: «ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ، وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي» مَرَّتَيْنِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا» وَالسَّنَا بِلِسَانِ الحَبَشِيَّةِ الحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي: أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

سعید بن عمرو نے حضرت اُمِ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کپڑے پیش کیے گئے جن میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اُڑھاؤں؟ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِ خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اُٹھا کر خدمت میں لے گئے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے کمبل اُٹھا کر اُن کے جسم پر ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ طویل عرصہ تک پہنو حتیٰ کہ پرانا کر کے پھاڑو دو دفعہ فرمایا پھر کمبل کے نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے اُمِ خالد! سَنا والسَّنا یہ حبشی زبان میں ہے کہ اچھا ہے اچھا۔ اسحاق کا بیان ہے کہ ہمارے اہل و عیال میں سے ایک عورت نے مجھے بتایا کہ اُس نے اُمِ خالد کو اُسے اوڑھتے دیکھا۔

33- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے زعفرانی رنگ

5846- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ»

مسدّد، عبدالوارث، عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے ممانعت فرمائی۔

5845- راجع الحدیث: 3071

34-بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

5847 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ»

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

35-بَابُ الثَّوْبِ الأَحْمَرِ

5848-حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ»

سرخ رنگ کے کپڑے

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ حلّے میں دیکھا تو مجھے کوئی چیز آپ سے حسین نظر نہ آئی۔

36-بَابُ المِيثَرَةِ الحَمْرَاءِ

5849-حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: عِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالمَيَاثِرِ الحُمْرِ "

سرخ رنگ کے گدے

سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے: بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدے استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

37-بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

5850 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

بغیر بالوں کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ فرمایا: ہاں۔

5848- راجع الحدیث:3551

5849- راجع الحدیث:1239

5850- راجع الحدیث:386

5851 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلَّا اليَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الهِلاَلَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الأَرْكَانُ: "فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا اليَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الإِهْلاَلُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ"

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اے جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ دونوں یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول دیا لیکن آپ نے ترویہ کے روز تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں یمانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور سبتیہ جوتے پہننے کی بات، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرما لیا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا رنگتے ہوئے دیکھا تو میں بھی وہی رنگ چڑھانا پسند کرتا ہوں اور احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اس وقت احرام کھولا ہو جب تک آپ کی سواری نہ چل پڑے۔

5852 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ المُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ. وَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ

5851- راجع الحدیث:166

5852- راجع الحدیث:2665,134

فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

5853 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلاَنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ موزے پہن لے۔

38- بَابُ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ اليُمْنَى

پہلے سیدھی جانب کا جوتا پہنے

5854 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

39- بَابُ يَنْزِعُ نَعْلَهُ اليُسْرَى

پہلے بایاں جُوتا اتارے

5855 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِاليَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِيَكُنِ اليُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے، تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخری رہے۔

40- بَابُ لاَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

5856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

5853- راجع الحدیث: 1841,1740

5854- راجع الحدیث: 168

5855- صحیح مسلم: 5463 سنن ابو داؤد: 4139,4136 سنن ترمذی: 1779,1774

5856- راجع الحدیث: 5855

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا»

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہنے۔

41-بَابُ قِبَالاَنِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو

5857 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نعلینِ مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔

5858 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَنِ فَقَالَ ثَابِتٌ البُنَانِيُّ: «هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے پہن کر تشریف لائے جن میں دو، دو تسمے تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک ہیں۔

42-بَابُ القُبَّةِ الحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

چمڑے کا سُرخ قبہ

5859 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا، أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ»

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبّے میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو مل جاتا وہ اُسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اُس میں سے نہ مِلا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا۔

5860 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی

5857- راجع الحدیث: 3107، سنن ابو داؤد: 4134، سنن ترمذی: 1773,1772، سنن نسائی: 5382، سنن ابن ماجہ: 3615

5858- راجع الحدیث: 3107

5859- راجع الحدیث: 376,187

5860- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2433

الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ«

ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک قبے میں ایک جگہ جمع کیا۔

43-بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

5861 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ حَتَّى كَثُرُوا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ«

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنالیا کرتے اور اُس میں نماز پڑھتے اور دن کے وقت اُسے اکٹھا کر لیتے اور اُس پر رُونق افروز ہوا کرتے۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس اکٹھا ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ اُن کے تعداد کافی بڑھ گئی تو اُن کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تم میں طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر مداومت کی جائے اگرچہ وہ کم ہوں۔

44-بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

سونے کے بٹن

5862-وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ، فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ لِي: يَا بُنَيِّ ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد مخرمہ نے اُن سے فرمایا: اے بیٹے! مجھے علم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضرِ بارگاہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو اُن کے کاشانۂ اقدس پر پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم ﷺ کو میرے پاس بُلا کر لے آؤ۔ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض کی کہ کیا

-5861 راجع الحديث: 730,729

-5862 راجع الحديث: 2599

لَيْسَ بِجَبَّارٍ، فَدَعَوْتُهُ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ، فَقَالَ: «يَا مَخْرَمَةُ، هَذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ» فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں کی طرح نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے مبارک بدن پر دیباج کی ایک قبا تھی جس میں سونے کے بٹن تھے پھر فرمایا کہ مخرمہ! یہ میں نے تمہارے لیے کر رکھی تھی۔ پس وہی قبا انہیں عطا فرما دی۔

45-بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھیاں

5863 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: " نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ " أَوْ قَالَ: " حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الحَرِيرِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ وَالمِيثَرَةِ الحَمْرَاءِ، وَالقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الفِضَّةِ، وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ "

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج، سرخ گدوں، قسی اور چاندی کے برتنوں سے ممانعت فرمائی ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

5864 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ «نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ» وَقَالَ عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ النَّضْرَ: سَمِعَ بَشِيرًا، مِثْلَهُ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشیر بن نہیک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5865 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

5863- راجع الحدیث:1239

5864- صحیح مسلم:5438,5437، سنن نسائی:5438,5289,5288

5865- انظر الحدیث:7298,6651,5876,5873,5867,5866، صحیح مسلم:5441

عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ»

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کردیں، لہٰذا آپ نے وہ اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروالی۔

46-بَابُ خَاتَمِ الفِضَّةِ

5866- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: «لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا». ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَبِسَ الخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا اور اُس کے اندر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پس لوگوں نے بھی اُسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے ہوئے دیکھا تو اپنی انگوٹھی اتار دی اور فرمایا کہ میں اَب اِسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے، حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ اریس کنویں میں گرگئی۔

47-بَابٌ

5867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَبَذَهُ فَقَالَ: «لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

سونے اور چاندی کی انگوٹھی اتار پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر اتار دی اور فرمایا کہ اِسے میں اَب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

5868- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی

5866- راجع الحديث: 5865، سنن ابو داؤد: 4218

5867- راجع الحديث: 5865

5868- صحیح مسلم: 5453، سنن ابو داؤد: 4216، سنن ترمذی: 1739، سنن نسائی: 5294,5292,5212, 5211، سنن ابن ماجه: 3646,3641

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ »أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ« تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ، وَشُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أُرَى: خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ

اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک دن رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

48- بَابُ فَصِّ الخَاتَمِ

انگوٹھی کا نگینہ

5869- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلاَةَ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، قَالَ: »إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا«

حُمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور نے نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کردی پھر آپ ہمارے پاس جلوہ فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو بھی گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اُس وقت تک تم نماز میں ہو۔

5870- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ« وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اُس میں نگینہ بھی تھا، یحییٰ، ایوب، حُمید، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

49- بَابُ خَاتَمِ الحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی

5871- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

5869- راجع الحديث: 847,572

5870- راجع الحديث: 65، سنن نسائی: 5870

5871- راجع الحديث: 5087

يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَنَظَرَ وَصَوَّبَ، فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: لاَ، قَالَ: «انْظُرْ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ» فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ» قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا، قَالَ: «قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

ہو کر عرض کی: میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دوں۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی اور آپ نے اُسے ایک نظر ملاحظہ فرما کر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اُسے کافی دیر ہوگئی تو ایک شخص نے عرض کی: اگر آپ کو اسے اپنی زوجیت میں لینے کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس مہر دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض کی کہ کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جا کر دیکھو پس وہ گیا اور جب لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ اُس نے ازار باندھ رکھی تھی اور اوپر کوئی چادر نہ تھی چنانچہ اُس نے عرض کی کہ میں اپنی ازار اسے مہر میں دے دوں گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ازار اگر اُسے استعمال کرواؤ گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں رہے گی اور اگر تم اِسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ شخص ایک جانب ہو کر بیٹھ گیا پھر نبی کریم ﷺ نے اُسے دیکھا کہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے پس اُسے بلوا کر فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں اور وہ گنیں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن مجید آتا ہے اس کی وجہ سے میں نے تمہیں اس کا مالک بنا دیا ہے۔

50- بَابُ نَقْشِ الخَاتَمِ

انگوٹھی کے نقوش

5872- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ، أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الأَعَاجِمِ» ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لیے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس نبی

5872- راجع الحدیث: 65 سنن ابو داؤد: 4214

عَلَيْهِ خَاتَمٌ، " فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ، أَوْ بِبَصِيصِ الخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ فِي كَفِّهِ "

کریم ﷺ نے چاندی کی ایک مہر تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ گویا میں اُس انگوٹھی کی چمک دمک کو نبی کریم ﷺ کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

5873- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: " اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں۔ حتیٰکہ اِس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی اُس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

51- بَابُ الخَاتَمِ فِي الخِنْصَرِ

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

5874 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، قَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا، فَلاَ يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ» قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہٰذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

52- بَابُ اتِّخَاذِ الخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ، أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کا استعمال یا اہل کتاب وغیرہ کے لیے مہر کردہ مکتوب بھیجنے کے لیے

5875 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ قیصرِ روم کے لیے مکتوب لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں

5873- راجع الحدیث:5865 صحیح مسلم:5443

5874- راجع الحدیث:65 سنن نسائی:5297

5875- راجع الحدیث:65

أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ"

عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اُس پر مہر لگی ہوئی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا میں اُس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

53-بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

5876- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَقِيَ المِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: »إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ، وَإِنِّي لاَ أَلْبَسُهُ« فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلاَ أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: فِي يَدِهِ اليُمْنَى

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اُسے پہنتے تو نگینہ ہتھیلی مبارک کی طرف رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروالیں۔ پس آپ منبر پر رونق فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ بنوائی تھی لیکن اَب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ نے وہ اتار دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہ بھی فرمایا کہ داہنے دست مبارک میں تھی۔

54-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

5877- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَقَالَ: »إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلاَ يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ«

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

5876- راجع الحدیث:5865

5877- راجع الحدیث:65، صحیح مسلم:5877

55-بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ

5878- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، " وَكَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللَّهِ سَطْرٌ "

5879 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ، جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ قَالَ: فَأَخْرَجَ الخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ، قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ، فَنَزَحَ البِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ "

انگوٹھی کے تین سطروں میں نقش

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب تختِ خلافت پر متمکن ہوئے تو میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔

دوسری روایت میں ثمامہ کا بیان ہے حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان بیرِ اریس کنوئیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے انگوٹھی کو نکالا اور گھمانے لگے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عثمان کے ہمراہ تین دن تک اُسے ڈھونڈتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی تک نکال دیا لیکن ہم اُسے نہ پا سکے۔

56-بَابُ الخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ

وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ، خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ

5880 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: «فَأَتَى

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔

طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں نمازِ عید میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے جُریج سے اتنا اور زائد کیا ہے کہ پھر عورتیں آئیں تو وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے

-5878 راجع الحدیث:3106

-5879 راجع الحدیث:5878

-5880 راجع الحدیث:962,98

النِّسَاءِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ»

میں ڈالنے لگیں۔

57- بَابُ القَلاَئِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ

يَعْنِي قِلاَدَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ

5881 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا»

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی وسک کی خوشبو کے ہار پہننا۔

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان سے قبل یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو آپ نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کڑے اور بالیاں خیرات کردیں۔

58- بَابُ اسْتِعَارَةِ القَلاَئِدِ

5882 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «هَلَكَتْ قِلاَدَةٌ لِأَسْمَاءَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ» زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

عاریتاً ہار لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہو گیا جو حضرت اسماء کا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ڈھونڈنے کے لیے کئی لوگ بھیجے۔ چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ باوضو نہ تھے لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں اور نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ ابن نمیر، ہشام، عُروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے عاریتاً لیا تھا۔

59- بَابُ القُرْطِ لِلنِّسَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ»

بالیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے گلوں کی

5881- راجع الحديث: 964,98

5882- راجع الحديث: 334، سنن ابوداؤد: 5882

5883 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «صَلَّى يَوْمَ العِيدِ رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا»

جانب بڑھا رہی ہیں۔

سعید بن جُبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھائیں نہ اُن سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ اُس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت بلال اُن کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں صدقہ کرنے لگیں۔

60- بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

بچوں کے ہار

5884- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ المَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ: «أَيْنَ لُكَعُ - ثَلاَثًا - ادْعُ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ». فَقَامَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ» وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

نافع بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ مُنا کہاں ہے؟ تین دفعہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بُلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور اُن کی گردن میں سخاب تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک پھیلا کر فرمایا کہ ایسے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر کہا کہ ایسے چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اِس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ محبوب نہیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا۔

61- بَابٌ: المُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ، وَالمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے اور مردوں کی مشابہت کرنے والیاں

5885- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5883- راجع الحديث: 964,98

5884- راجع الحديث: 2122

5885- انظر الحديث: 6834,5886، سنن ابو داؤد: 4097، سنن ترمذی: 2785، سنن ابن ماجه: 1904

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: »لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ« تَابَعَهُ عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو زنانی مشابہت اختیار کریں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردانی مشابہت کریں۔ عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

62- بَابُ إِخْرَاجِ المُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ البُيُوتِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

5886 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: »أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ« قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلاَنًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلاَنًا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں سے نکال دیا کرو راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

5887 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي البَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلاَنَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَدْخُلَنَّ هَؤُلاَءِ عَلَيْكُنَّ« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ، يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا، فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ: وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ العُكَنِ الأَرْبَعِ، لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ،

زینب بنتِ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس جلوہ فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا جس نے حضرات اُمِّ سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا: اے عبداللہ! اگر کل تم نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹیاں دکھاؤں گا جو آتی ہے تو سامنے چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو پیچھے آٹھ بل۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو اپنے اندر نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ سے۔ پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ اُن کے ساتھ آتی ہے اور تُدْبِرُ بِثَمَانٍ سے اُن سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مل

5886- انظر الحدیث: 5885' سنن ابو داؤد: 4930' سنن ترمذی: 2785

5887- انظر الحدیث: 4324

وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ، وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ، وَوَاحِدُ الأَطْرَافِ، وَهُوَ ذَكَرٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ"

جاتے ہیں۔ اسی لیے ثَمَانٍ کہا اور ثَمَانِيَةٍ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ نہیں کہتے۔

63-بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

مونچھیں ترشوانا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الجِلْدِ، وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ، يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھیں اتنی ترشوائے کہ جلد نظر آنے لگتی تھی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیانی بال ترشوا دیتے۔

5888 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، ح قَالَ أَصْحَابُنَا: عَنِ المَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنَ الفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کا ترشوانا فطرت میں سے ہے۔

5889 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً: " الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔

64-بَابُ تَقْلِيمِ الأَظْفَارِ

ناخن تراشنا

5890 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الفِطْرَةِ: حَلْقُ العَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرت میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھوں کا کتروانا ہے۔

5891 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فطرت

5888- انظر الحدیث:5890' سنن نسائی:5888

5889- انظر الحدیث:6297,5891' صحیح مسلم:596' سنن ابو داؤد:4198' سنن ابن ماجہ:292

5890- انظر الحدیث:5888

5891- راجع الحدیث:5889

بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الآبَاطِ "

پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں تراشنا ناخن کٹوانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

5892- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ " وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: «إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ مونچھیں ترشواؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زائد ہوتی اُسے ترشوا دیتے۔

65- بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى

داڑھی بڑھانا

{عَفَوْا} [النساء: 43] : «كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ»

ترجمہ کنزالایمان: معاف کرنے والا۔ زیادہ اور بہت زیادہ مال۔

5893- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

66- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

بڑھاپے کے متعلق

5894- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا»

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا نبی کریم ﷺ خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم پہنچے تھے۔

5895- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ، عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّهُ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں

5892- انظر الحدیث:5893' صحیح مسلم:601

5894- راجع الحدیث:3550' صحیح مسلم:6028,6027

5895- انظر الحدیث:3550' صحیح مسلم:6030' سنن ابو داؤد:4209

لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ»

تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو شمار کر سکتا تھا۔

5896- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ - وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلاَثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ - فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اُس پیالی کی طرح بنائیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا۔ چنانچہ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُس کی جانب ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

5897- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، «فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا»

سلاّم کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو وہ ہماری جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔

5898- وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَرَتْهُ «شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ»

لیکن ہم سے ابونعیم، نصیر بن ابو الاشعث نے ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے انہیں نبی کریم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

67- بَابُ الخِضَابِ

خضاب

5899- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

5896- انظر الحدیث: 5898,5897' سنن ابن ماجہ: 3623

5897- راجع الحدیث: 5896

5898- راجع الحدیث: 5896

5899- راجع الحدیث: 3462' صحیح مسلم: 5477' سنن ابو داؤد: 4203' سنن نسائی: 5256,5087' سنن ابن ماجہ: 3621

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ«

بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کیا کرو۔

68- بَابُ الْجَعْدِ

گھنگریالے بال

5900 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: »كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ«

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال رکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو (ظاہری) وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

5901 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: »مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ مَالِكٍ: »إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ« قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: - »سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ - « قَالَ شُعْبَةُ: »شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ«

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے سرخ حُلّے میں کسی شخص کو نبی کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ حضور کے گیسوے مبارک بھی کندھوں تک ہوتے تھے ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے کئی دفعہ انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا اور اسے بیان کرتے ہوئے وہ ہنس پڑتے شعبہ نے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

5902 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

-5900 راجع الحديث:3547

-5901 راجع الحديث:3551، سنن نسائی:5075

-5902 انظر الحديث:3440، صحيح مسلم:424

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ، أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ الدَّجَّالُ "

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات خانہ کعبہ کے پاس مجھے خواب میں ایک شخص دکھایا گیا۔ اُس کی رنگت گندمی تھی اور گندمی رنگ کا کوئی شخص تم نے اتنا خوبصورت نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس کے گیسو تھے اور تم نے گیسوؤں والا کوئی آدمی اتنا خوبصورت نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو شخصوں کا سہارا لیا ہوا تھا یا دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریالے تھے داہنی آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ انگور کی طرح اُبھری ہوئی تھی۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

5903- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حِبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آپ کے مبارک شانوں تک ہوا کرتے تھے۔

5904- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، «كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک شانوں تک ہوتے تھے۔

5905- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلاَ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ مکمل گھنگریالے بلکہ ان کے درمیان میں تھے جو کبھی کان تک

5903- صحیح مسلم:6022، سنن نسائی:5250

5904- راجع الحدیث:5903

5905- انظر الحدیث:5906، صحیح مسلم:6021، سنن نسائی:5068، سنن ابن ماجہ:3634

الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ«

ہوتے اور کبھی کندھوں تک۔

5906 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھ پُر گوشت تھے اور آپ کے بعد میں نے ایسا اور کوئی دوسرا نہیں دیکھا اور نبی کریم ﷺ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

5907 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھ اور دونوں مبارک پاؤں پر گوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی مبارک ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

5908,5909 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک پاؤں پُر گوشت تھے۔ چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا۔

5910 - وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ«

حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں پیر مبارک اور ہتھیلیاں مبارک پُر گوشت تھیں۔

5911,5912 - وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ،

حضرت انس اور حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دونوں ہتھیلیاں مبارک اور دونوں پاؤں مبارک پُر گوشت تھے۔ بعد میں ایسا کوئی

5906- راجع الحدیث:5905

5907- انظر الحدیث:5911,5910,5908

5908,5909-راجع الحدیث:5907

5910- راجع الحدیث:5907

5911,5912-راجع الحدیث:5907

لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبِيهًا لَهُ«

نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو۔

5913- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: »أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ، عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الوَادِي يُلَبِّي«

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابراہیم کو دیکھنا چاہے وہ اپنے صاحب کو دیکھ لے اور حضرت موسیٰ گندمی رنگت کے، گھنگریالے بالوں والے اور سرخ اونٹ پر سوار ہونگے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ وادی میں اُتر کر تلبیہ پڑھیں گے۔

69- بَابُ التَّلْبِيدِ

بالوں کو گوند سے جمانا

5914- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: »مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ، وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ« وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُولُ: »لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: جو بالوں کو گوند سے جمائے اُسے چاہیے کہ سر منڈوا دے اور حالتِ احرام کی تشبیہ اختیار نہ کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے۔

5915- حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: »لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ« لاَ يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گوند سے بال جما کر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہی تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان سے زائد کلمات نہیں کہے تھے۔

5913- راجع الحديث:1555

5914- راجع الحديث:1540

5915- راجع الحديث:1540

5916 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ»

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا سبب ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے اب تک اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو گوند سے جمایا ہوا ہے اور اپنی قربانی کو ہار پہنا دیا ہے لہٰذا جب تک قربانی نہ کرلوں میں احرام نہیں کھول سکتا۔

70- بَابُ الفَرْقِ

مانگ نکالنا

5917 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ المُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ»

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر اس کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے بارے میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم ﷺ اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

5918 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی نبی کریم ﷺ کی مبارک مانگ میں خوشبودار چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاء نے مَفْرِقِ النَّبِيِّ کہا ہے۔

-5916 راجع الحديث:1566

-5917 راجع الحديث:3558

-5918 راجع الحديث:271

71-بَابُ الذَّوَائِبِ

5919 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، ح

5919م - وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ: »فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ« قَالَ: »فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ«

5919م - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: بِهَذَا، وَقَالَ: بِذُؤَابَتِي، أَوْ بِرَأْسِي

گیسو

علی بن عبداللہ از فضل بن عنبسہ از ہشیم از ابو بشر بھی یہ روایت مروی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ یعنی اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری اور اُس رات رسول اللہ ﷺ کی باری اُن کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا اُن کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا۔

عمرو بن محمد ہشیم، ابو بشر نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے گیسوؤں کو پکڑ کر یا میرے سر کو پکڑ کر۔

72-بَابُ القَزَعِ

5920 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: »سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ القَزَعِ« قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: قُلْتُ: وَمَا القَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ، وَتَرَكَ

کچھ بال کاٹنا کچھ چھوڑ دینا

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے بال کچھ بال کاٹنے کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا نافع کا بیان ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ قزع کیا چیز ہے تو عبیداللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈایا جائے اور اس جگہ اور اُس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبید اللہ

5919م- سنن ابو داؤد: 611

5919م- راجع الحدیث: 117

5920- انظر الحدیث: 5921، صحیح مسلم: 5524، سنن ابو داؤد: 4193، سنن نسائی: 5246,5245,5065، سنن ابن ماجہ: 3637

هَا هُنَا شَعَرَةٌ وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا. فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلاَمُ؛ قَالَ: لاَ أَدْرِي، هَكَذَا قَالَ: الصَّبِيِّ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلاَمِ فَلاَ بَأْسَ بِهِمَا، وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا

نے ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں جانب اشارہ کیا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکی اور لڑکے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ دریافت کیا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور اُن کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح اِدھر اُدھر سے آدھے سر کے بال مونڈنا۔

5921 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ»

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ سر کے کچھ بال مونڈے جائیں اور کچھ چھوڑ دیئے جائیں۔

73- بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

5922 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ»

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ آپ حالتِ احرام میں منیٰ میں تھے یعنی واپس لوٹنے سے قبل۔

74- بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

5923 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو میسر آسکتی۔ حتیٰ کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

5921- راجع الحدیث:5920

5922- راجع الحدیث:1539، سنن نسائی:2690,2685

5923- راجع الحدیث:271، صحیح مسلم:2830,2829، سنن نسائی:2700

بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ»

75- بَابُ الاِمْتِشَاطِ

5924- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ: «لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الأَبْصَارِ»

76- بَابُ تَرْجِيلِ الحَائِضِ زَوْجَهَا

5925- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ» حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: مِثْلَهُ

77- بَابُ التَّرْجِيلِ وَالتَّيَمُّنِ

5926- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ»

78- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي المِسْكِ

5927- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

[illegible]

سے روایت [illegible]

کریم [illegible]

[illegible]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث [illegible]

کے مطابق روایت [illegible]

[illegible]

5924- صحيح مسلم:5603

5926- راجع الحديث:168

5927- راجع الحديث:1894

5928- [illegible] 1539 [illegible]

5929- [illegible] 2582 [illegible] 2789

5930- [illegible] 1539 [illegible] 2820

5931- [illegible] 4886

هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ«

عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (حدیث قدسی) بیان فرمائی: بنی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لیے ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بد بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

79- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

بہترین خوشبو لگانا

5928- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: »كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے میسر ہوتی تھی۔

80- بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

جو خوشبو کو منع نہ کرے

5929- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ«

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو منع نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو منع نہیں فرمایا کرتے تھے۔

81- بَابُ الذَّرِيرَةِ

عطر لگانا

5930- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، سَمِعَ عُرْوَةَ، وَالقَاسِمَ، يُخْبِرَانِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالإِحْرَامِ«

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور حالتِ احرام میں۔

82- بَابُ المُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

5931- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-5928 راجع الحدیث: 1539، صحیح مسلم: 2822,2821، سنن نسائی: 2689,2688

-5929 راجع الحدیث: 2582، سنن ترمذی: 2789

-5930 انظر الحدیث: 1539، صحیح مسلم: 2820

-5931 راجع الحدیث: 4886

مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى» مَالِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ} [الحشر: 7]

سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں چہرے کے بال نوچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ لہٰذا مجھے کیا ہوا ہے جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں یہ ہے: ترجمہ کنزالایمان: جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔ (پ۲۸، الحشر ۷)

83- بَابُ الوَصْلِ فِي الشَّعَرِ

بالوں کو جوڑنا

5932 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں: جبکہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لیے ہلاک ہوئے جبکہ اُن کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔

5933- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور جو گودیں یا گدوائیں۔

5934- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہوگئی تو اُس کے بال جھڑنے لگے۔ انہوں نے چاہا کہ اس کے بال جوڑ دیے جائیں۔ لہٰذا انہوں ....

5932- راجع الحديث: 3468

5934- راجع الحديث: 5205

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ المُنْذِرِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الحَصْبَةُ، فَامَّرَقَ شَعَرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالمَوْصُولَةَ»

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کو چیچک نکلی جس کے سبب اُس کے بال جھڑ گئے چونکہ میں نے اُس کا نکاح کر دیا ہے لہٰذا کیا میں اُس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

5942 - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَاشِمَةُ وَالمُوتَشِمَةُ، وَالوَاصِلَةُ وَالمُسْتَوْصِلَةُ» يَعْنِي: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے گودنے گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے۔

5943 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ» مَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی۔ چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں اور مجھے کیا ہوا جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

86-بَابُ الوَاشِمَةِ

گودنے والی

5944 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

-5942 صحیح مسلم:5537
-5943 راجع الحدیث:4886
-5944 راجع الحدیث:5740

»العَيْنُ حَقٌّ« وَنَهَى عَنِ الوَشْمِ

5944م - حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، حَدِيثَ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث منصور کی طرح اسے اُمِ یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔

5945 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي، فَقَالَ: »إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الكَلْبِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَالوَاشِمَةِ وَالمُسْتَوْشِمَةِ«

عون بن ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے خون اور کتّے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔

87- بَابُ المُسْتَوْشِمَةِ

گدوانے والی

5946 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الوَشْمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ تَشِمْنَ وَلاَ تَسْتَوْشِمْنَ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، تم میں سے نبی کریم سے گودنے کے بارے میں کس نے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گدوائے۔

5947 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5944م- راجع الحدیث: 5740,4886

5945- راجع الحدیث: 2086

5946- سنن نسائی: 5121

5947- راجع الحدیث: 5937، صحیح مسلم: 4168، سنن ابوداؤد: 4168، سنن ترمذی: 2783م، سنن نسائی: 5264,5111

تَمَاثِيلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ«

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن تمام لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

5951- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ"

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں اُن میں جان ڈالو۔

90- بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

تصویریں توڑ دینا

5952- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ«

عمران بن حطّان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے کاشانہ اقدس میں تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ دیتے تھے۔

5953- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى أَعْلاَهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً« ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الحِلْيَةِ

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی بنائے تو چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھا دے اور چاہیے کہ ایک ذرّہ ہی بنا کر دکھا دے۔ پھر انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوئے۔ میں نے عرض کی کہ اے حضرت ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے؟ فرمایا کہ میں زیور پہننے کی حد تک دھوتا ہوں۔

5952- سنن ابو داؤد: 4151

5953- راجع الحدیث: 7559 صحیح مسلم: 5510,5509

91-بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

5954 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ» قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

5955 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ»

5956 «- وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ»

92-بَابُ مَنْ كَرِهَ القُعُودَ عَلَى الصُّورَةِ

5957 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: «مَا هَذِهِ

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے جن سے افضل اُن دنوں مدینہ منورہ میں کوئی اور نہ تھا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کر جب رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اُس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے اتار دوں تو میں نے اُسے اتار دیا۔

اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گدّا خریدا جس میں تصویریں تھیں پس نبی کریم ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے عرض کی کہ جو میں نے گناہ کیا اُس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی

5954- راجع الحدیث:2479، صحیح مسلم:5494، سنن نسائی:5371

5955- راجع الحدیث:2479

5956- راجع الحدیث:5955,250

5957- راجع الحدیث:2105

النُّمْرُقَةُ « قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ"

ہوں۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

5958 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ« قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: »إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ« وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ، حَدَّثَهُ بُسْرٌ، حَدَّثَهُ زَيْدٌ، حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن خالد نے رسول اللہ کے ایک ساتھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بُسر کا بیان ہے کہ پھر زید بن خالد علیل ہو گئے تو ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا کہ اُن کے دروازے کے پردے پر تصویریں ہیں۔ میں نے حضرت میمونہ زوجہ، نبی کریم ﷺ کے ربیب عبید اللہ سے کہا کہ کیا زید نے ہمیں پچھلے دن تصویر کے متعلق بتایا نہیں تھا؟ عبید اللہ نے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں سُنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقوش کو مستثنیٰ کیا تھا؟ ابن وہب، عمرو یعنی ابن الحارث، بکیر، بُسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح روایت کی ہے۔

93- بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلاَةِ فِي التَّصَاوِيرِ

بوقتِ نماز تصاویر کا ہونا

5959 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ، سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمِيطِي عَنِّي، فَإِنَّهُ لاَ تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک طرف پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اِسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

5958- راجع الحدیث:3325,3226

5959- راجع الحدیث:374

الْمَلَائِكَةُ»

96-بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

جس نے مصور پر لعنت کی

5962- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ»

97-بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

5963- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ، وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ»

98-بَابُ الِارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

5964- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى

5962- راجع الحديث:2353,2086

5963- راجع الحديث:2225

5964- راجع الحديث:2987

إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ»

99-بَابُ الثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

5965- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ»

100-بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

5966- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: - ذُكِرَ شَرُّ الثَّلاَثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالفَضْلَ خَلْفَهُ، أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ، وَالفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ؟»

101-بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

5967- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ

ایک جانور پر تین شخص سوار

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق مالک کا ہے۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین افراد کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتایئے کہ ان میں سے برا اور اچھا کون ہے۔

حضور ﷺ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور حضور کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔

5965- راجع الحدیث: 1798

5966- راجع الحدیث: 1798

5967- راجع الحدیث: 2856، صحیح مسلم: 142

الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا» ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ»

ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد ارشاد ہوا: اے معاذ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد کہا: اے معاذ بن جبل! عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

102- بَابُ إِرْدَافِ المَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

5968 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَقُلْتُ: المَرْأَةَ، فَنَزَلْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر سے واپس آرہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اُونٹنی پھسل گئی تو میں پکارا کہ عورت، عورت۔ پھر میں اُتر گیا تو رسول اللہ نے فرمایا: یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول

5968- راجع الحديث: 3085,371

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا أُمُّكُمْ» فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَنَا، أَوْ: رَأَى المَدِينَةَ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ»

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم قریب آ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں۔

103- بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الأُخْرَى

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

5969 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَضْطَجِعُ فِي المَسْجِدِ، رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى»

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک قدم مبارک اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

5969- راجع الحدیث:475

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

78- كِتَابُ الأَدَبِ

ادب کا بیان

1- بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا} [العنكبوت: 8]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ (العنکبوت: ۸)

5970 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ، أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا - صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ - عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الوَالِدَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

ابوعمرو شیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اُن کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتا دیتے۔

2- بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

لوگوں میں حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے

5971 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔ اسی

5970- راجع الحدیث: 527

5971- صحیح مسلم: 6449,6448,6447، سنن ابن ماجہ: 2706

»ثُمَّ أَبُوكَ« وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ

طرح ابن شبرمہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

3-بَابُ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ

5972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ، قَالَ: ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ؟ قَالَ: »لَكَ أَبَوَانِ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ«

والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے

مسدّد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حبیب بن ابوثابت۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اُن کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

4-بَابٌ: لاَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

5973 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ« قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: »يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ«

کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ پوچھا گیا۔ کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اُس کے باپ اور اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

5-بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

5974 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آگھیرا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کے غار میں چھپ گئے پہاڑ کے اُوپر سے غار کے منہ پر ایک بہت بڑا

5972- راجع الحديث:3004

5973- صحیح مسلم:260,259، سنن ابوداؤد:5141، سنن ترمذی:1902

يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ المَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ، فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا. فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَظْلِمْنِي

پتھر آ گرا اور وہ بند ہو گئے چنانچہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے محض اللہ کے لیے کیا ہو اور اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہو جائے چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین حیات تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں اُن کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک دن جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ وہ اُس وقت سو چکے تھے میں حسب معمول دودھ لیکر اُن دونوں کے سرہانے آ کھڑا ہوا۔ میں نے نیند سے جگانا پسند نہ کیا اور بچوں کو اُن سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا، حالانکہ بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہونے تک میرے اور اُن کی یہی حالت رہی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہٹا دے تا کہ ہم آسمان تو دیکھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے تھوڑا سا ہٹا دیا کہ اُس میں سے انہیں آسمان دکھائی دینے لگا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی شخص کسی عورت سے کرتا ہو گا۔ میں نے اُس سے اپنی دِلی خواہش کا اظہار کیا تو اُس نے اُس وقت تک کے لیے انکار کیا جب تک اُسے سو دینار نہ دوں۔ میں نے کوشش شروع کر دی حتیٰ کہ سو دینار جمع کر لیے۔ میں انہیں لے کر اُس کے پاس گیا جب میں اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ کھول پس میں اُس کے پاس سے چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے ایسا محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہماری اس مشکل کو آسان

وَأَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ ذَلِكَ البَقَرَ وَرَاعِيَهَا، فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ"

فرما دے۔ پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی تیسرے نے کہا: اے اللہ! بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا کہ ایک فرق چاول دونگا جب وہ کام ختم کر چکا تو اُس نے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا میں نے اجرت اُس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس سے چلا گیا۔ پس میں اُن سے برابر کاشتکاری کرتا رہا حتیٰ کہ غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو، مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے اُس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔ پس وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس تو جانتا ہے۔ اگر میں نے یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے سے وہ پتھر ہٹا دیا۔

6- بَابٌ: عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ مِنَ الكَبَائِرِ

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5975 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المُسَيِّبِ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ"

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے اور عام حاجت کی چیزیں نہ دینے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اُس نے تمہارے لیے فضول گفتگو، سوال کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

5975- راجع الحدیث: 1477,844

5976 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الوَاسِطِيُّ، عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ" فَمَا زَالَ يَقُولُهَا، حَتَّى قُلْتُ: لاَ يَسْكُتُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سکوت نہیں فرمائینگے۔

5977- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَبَائِرَ، أَوْ سُئِلَ عَنِ الكَبَائِرِ فَقَالَ: "الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، فَقَالَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟ قَالَ: قَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ" قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: «شَهَادَةُ الزُّورِ»

عبیداللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میرا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے بارے میں فرمایا۔

7- بَابُ صِلَةِ الوَالِدِ المُشْرِكِ

مشرک باپ سے صلہ رحمی

5978 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

عروہ بن زُبیر کا بیان کہ حضرت اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ کیا اُن کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ

5976- انظر الحدیث: 2654,2653

5977- راجع الحدیث: 2653

5978- راجع الحدیث: 2620

فِيهَا: {لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ} [الممتحنة: 8]

تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔ (پ ۲۸، الممتحنۃ ۸)

8- بَابُ صِلَةِ المَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا

5979 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ ابْنِهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ»

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میری مشرکہ والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر اُن دنوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم ﷺ اور قریش کے درمیان معاہدہ تھا تو میں نے رسول اللہ سے حکم معلوم کرنے کے لیے عرض کی کہ میری غیر مسلم والدہ آئی ہے؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

5980 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالعَفَافِ، وَالصِّلَةِ»

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب ہرقل شاہ روم نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔

9- بَابُ صِلَةِ الأَخِ المُشْرِكِ

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

5981 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْتَعْ هَذِهِ وَالبَسْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الوُفُودُ. قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک سرخ ریشمی حُلّہ فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کی کہ یارسول اللہ! اسے آپ خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد کے وقت اسے پہن لیا کریں فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اُسی طرح کے حُلّے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے

5979- راجع الحديث: 2620

5980- راجع الحديث: 51,7

5981- راجع الحديث: 886

إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؛ قَالَ: »إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا« فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

لیے بھیج دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کرلو یا کسی اور کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے اُس بھائی کے لیے بھیج دیا جو مکّہ مکرمہ میں تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

10-بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

صِلہ رحمی کی فضیلت

5982 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قِيلَ: »يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ«

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کسی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔

5983 - وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ. فَقَالَ القَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَرَبٌ مَا لَهُ« فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، ذَرْهَا« قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ایک حاجت ہے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صِلہ رحمی کرو۔ اب اِسے چھوڑ دو راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

11-بَابُ إِثْمِ القَاطِعِ

قطع رحمی گناہ ہے

5984- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ

محمد بن جبیر بن مُطعم کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ

5982- راجع الحدیث: 1396

5983- راجع الحدیث: 1396

5984- صحیح مسلم: 6468,6467، سنن ابو داؤد: 1696، سنن ترمذی: 1909

مُطْعِمٍ، قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ»

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

12- بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے سبب رزق میں فراخی

5985- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہے کہ اُس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

5986- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو جائے اور اُس کی عمر دراز ہو تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

13- بَابُ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ

جو صلہ رحمی کرے اللہ اُس سے خوش ہو کر ملاقات کرے گا

5987- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الخَلْقَ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ:

سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا اور اُس کی تخلیق ہو گئی تو رشتہ داری نے اُس کی بارگاہ میں عرض کی: یہ مقام اُس کا ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ چاہے۔ ارشاد ہوا ہوں۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اُس سے تعلق توڑ لوں؟

5986- راجع الحديث: 2067، صحيح مسلم: 6471

5987- راجع الحديث: 4830

بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]"

عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تجھے یہ ملا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔ (پ۲۶، محمد ۲۲)

5988 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ "

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک رحم ایک ایسی شاخ ہے جو رحمٰن سے ملی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اُس سے ملوں گا اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اُس سے قطع کروں گا۔

5989 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحم ایک شاخ ہے جو اُس سے ملے گا تو میں اُس سے ملوں گا اور جو اُس سے توڑے گا تو میں اُس سے توڑوں گا۔

14- بَابٌ تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلاَلِهَا

رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے

5990 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ العَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: " إِنَّ آلَ أَبِي - قَالَ عَمْرٌو: فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ - لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ المُؤْمِنِينَ " زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آہستہ نہیں بلند آواز سے سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کی آل۔ عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ تھی میرا کوئی ولی نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں عنبسہ کی روایت میں اتنا زائد ہے جو انہوں نے عبدالواحد، بیان، قیس، حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی

5989- صحیح مسلم:6466

5990- صحیح مسلم:518

عَبْدِ الوَاحِدِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلاَهَا» يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «بِبَلاَهَا كَذَا وَقَعَ، وَبِبَلاَلِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ، وَبِبَلاَهَا لاَ أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا»

کریم ﷺ سے سنا: ہاں میری اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے باعث صِلہ رحمی کرتا ہوں۔

15- بَابٌ: لَيْسَ الوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

بدلہ لینے والا صِلہ رحمی کرنے والا نہیں

5991 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَالحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا»

اعمش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بدلہ لینے والا صِلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صِلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ اُسے جوڑے۔

16- بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے حالت شرک میں صِلہ رحمی کی پھر اسلام لے آیا

5992- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صِلَةٍ، وَعَتَاقَةٍ، وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ» وَيُقَالُ أَيْضًا: عَنْ أَبِي اليَمَانِ: «أَتَحَنَّتُ» وَقَالَ مَعْمَرٌ، وَصَالِحٌ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُن کاموں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو میں دورِ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صِلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا اُن کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں پچھلی بھلائیوں کی وجہ سے ہی اسلام کی دولت ملی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوالیمان سے أَتَحَنَّتُ مروی ہے۔ معمر، صالح،

5991- صحیح مسلم:1697، سنن ترمذی:1908

5992- راجع الحدیث:1436

وَابْنُ الْمُسَافِرِ: «أَتَحَنَّثُ» وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: «التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ» وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ

ابن مسافر نے أَتَحَنَّثُ کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ أَتَحَنَّثُ سے مراد نیکی کرنا ہے۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔

17- بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

دوسرے کے بچے کو کھیلنے سے نہ روکنا، اُسے بوسہ دینا اور اُس کے ساتھ ہنسی کھیل کرنا

5993- حَدَّثَنَا حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَنَهْ سَنَهْ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهَا» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ، يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا

حضرت اُمّ خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے جسم پر زرد رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سَنَهْ سَنَهْ عبداللہ کا بیان ہے کہ یہ حبشہ کی زبان میں حَسَنَةٌ کی جگہ کہتے ہیں یعنی اچھی ہے۔ حضرت اُمّ خالد فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی۔ میرے والد محترم نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کپڑا خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پُرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں باقی رہا۔

18- بَابُ رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ: «أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ»

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔

5994- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ

ابن ابویعقوب کا بیان ہے کہ ابن ابونُعیم نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں

5993- راجع الحديث: 3071

5994- راجع الحديث: 3753

دَمِ البَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ العِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ البَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا«

پوچھا۔ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا کہ میں عراق کا باسی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا اس آدمی کو تو دیکھو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے کو شہید کر دیا تھا اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

5995- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: »مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتاتے ہوئے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر سوال کرنے آئی۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی تو اُس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے تو میں نے آپ سے اُس کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ جو اِن بیٹیوں کو کچھ بھی دے اور ان پر احسان کرے تو اُس کے لیے وہ نیکی جہنم سے آڑ ہو گی۔

5996- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ، قَالَ: »خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي العَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا«

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت امامہ بنت ابوالعاص کو آپ نے اپنے دوش مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

5997- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اُس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی حاضر تھے۔ اقرع نے کہا

5995- راجع الحدیث: 1418

5996- راجع الحدیث: 516، صحیح مسلم: 1212، سنن ابوداؤد: 920,919,918، سنن نسائی: 1204,1203, 710,826

حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ»

میرے تو دس بیٹے ہیں لیکن میں نے تو اُن میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن کی جانب دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

5998 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا: ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

5999 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ» قُلْنَا: لاَ، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: «لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا»

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند قیدی پیش کیے گئے جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اُس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اُسے سینے سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا تمہارے خیال میں کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈالے گی نہیں پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

19-بَابٌ: جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں

6000 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ البَهْرَانِيُّ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں۔ چنانچہ ننانوے حصے رکھ

5999- صحیح مسلم: 6912

6000- انظر الحدیث: 6469

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ«

لیے اور ایک حصّہ زمین پر نازل کیا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اس ایک حصّے میں سے ہے، حتیٰ کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے اُس کے اوپر جو اپنا کھر اٹھائے رکھے وہ بھی اُسی ایک حصّے سے ہے۔

20-بَابُ قَتْلِ الوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گی

6001 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: »أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ« قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ« قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ« وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] الآيَةَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اُس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔ (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

21-بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الحِجْرِ

بچے کو گود میں لینا

6002 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ«

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچے کو گود میں لے کر اُس کی تحنیک فرمائی تو اُس نے پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا۔

22-بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الفَخِذِ

بچے کو اپنی ران پر بٹھانا

6003 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت اُسامہ بن زید

6001- راجع الحدیث: 4477,4207

6003- راجع الحدیث: 3735

عَارِمٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ - يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا« وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ گمان ہوا کہ میں نے ابوعثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سُنی ہیں لیکن یہ حدیث تو نہیں سُنی۔ جب میں نے اپنے مسودے دیکھے تو اُس میں یہ حدیث اُسی طرح لکھی ہوئی دیکھی جیسے سُنی تھی۔

23-بَابٌ: حُسْنُ العَهْدِ مِنَ الإِيمَانِ

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

6004 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلاَثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا«

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال پہلے وصال پا گئی تھیں۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر اُن کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنتی اور حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو اور جب حضور بکری ذبح فرماتے تو اُن کی سہیلیوں کے لیے اُس میں سے بھیجتے۔

24-بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

6005 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا« وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح قریب ہوں گے اور آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعے یہ بات بتائی۔

6004- راجع الحديث:3816، صحيح مسلم:6227

6005- راجع الحديث:5304

25-بَابُ السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ

6006 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ: كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ"

6006م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بیواؤں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا

صفوان بن سُلیم اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے یا اُس آدمی کی طرح جو دن کو ہمیشہ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

اسماعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابوالغیث، مولی ابن مطیع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

26-بَابُ السَّاعِي عَلَى المِسْكِينِ

6007 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» وَأَحْسِبُهُ قَالَ - يَشُكُّ القَعْنَبِيُّ -: «كَالقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لاَ يُفْطِرُ»

مسکین کے لیے کوشش کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ قعنبی کو شک ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شب کو قیام کرنے والے کی طرح ہے جو کبھی سُستی محسوس نہیں کرتا اور اُس روزہ دار کی طرح جو کبھی روزہ ترک نہیں کرتا۔

27-بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالبَهَائِمِ

6008 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ

انسانوں اور جانوروں پر رحم کھانا

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے پاس قیام کیا جب آپ نے یہ محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے

6006- راجع الحدیث:5353

6006م- راجع الحدیث:5353

6007- راجع الحدیث:5353

6008- راجع الحدیث:628

تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ»

ہم سے ہمارے اُن گھر والوں کے متعلق دریافت فرمایا پوچھا جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے۔ چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کردیا۔ چونکہ آپ شفیق و رحیم تھے اس لیے فرمایا: اپ نے گھر والوں کی جانب لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھاؤ اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دو اور نماز اس طرح پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہوا کرے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کرے پھر جوتم میں سب سے بڑا ہو اُسے چاہیے کہ تمہارا امام بن جایا کرے۔

6009- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الكَلْبَ مِنَ العَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ البِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے راستے پر جارہا تھا کہ اسے پیاس کی شدت ہوئی۔ چنانچہ اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس میں اُتر گیا اور پانی پی لیا جب وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کے سبب کے مٹی چاٹ رہا ہے اُس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی اُسی طرح پیاس لگی ہوئی ہوگی جیسے مجھے لگی تھی چنانچہ وہ کنویں کے اندر اُترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور اُس کے منہ میں ڈال دیا۔ کتے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ کچھ کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر تر جگر والے کے ساتھ کا ثواب ہے۔

6010- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلاَ تَرْحَمْ مَعَنَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے نماز کے دوران ایک اعرابی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ

6009- راجع الحدیث: 2363

أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ: «لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا» يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ

کر۔ جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو محدود کر دیا۔ اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

6011- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَى المُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى»

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہونگے۔ جب جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔

6012- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان درخت لگائے، پھر اُس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی جانب سے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

6013- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ»

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

28- بَابُ الوَصَاةِ بِالْجَارِ

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا} [النساء: 36]- إِلَى قَوْلِهِ- {مُخْتَالًا فَخُورًا} [النساء: 36]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔ (پ ۵، النسآء ۳۶)

6014- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت پہنچاتے

6011- صحیح مسلم: 6533،6531،6530،6529

6012- راجع الحدیث: 2320

6013- انظر الحدیث: 7376، صحیح مسلم: 5984

6014- صحیح مسلم: 6627، سنن ابوداؤد: 5151، سنن ترمذی: 1942، سنن ابن ماجہ: 3673

عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»

رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید اُسے اُس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

6015 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں وصیت پہنچاتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ جلد اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

29-بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ

جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے بےخوف نہیں

{يُوبِقْهُنَّ} [الشورى: 34]: يُهْلِكْهُنَّ {مَوْبِقًا} [الكهف: 52]: مَهْلِكًا

يُوْبِقْهُنَّ جو انہیں ہلاک کر دے، مَوْبِقًا جائے ہلاکت۔

6016 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ» قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِي لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ» تَابَعَهُ شَبَابَةُ، وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى، وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سعید نے ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کا پڑوسی اُس کی ایذا رسانی سے بےخوف نہیں۔ اسی طرح شبابہ نے اسد بن موسیٰ سے اس کی روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمرو اور ابوبکر بن عباس اور شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبری نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔

30-بَابٌ: لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

کوئی عورت اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے

6017 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری

6015- صحیح مسلم: 6630

6017- صحیح مسلم: 2376

يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ المُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ»

کے کھر جیسی کیوں نہ ہو۔

31- بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوس کو ایذاء نہ دے

6018- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

6019- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ العَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو میں مصروف تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات مہمانی تین دن تک ہے اور جو اِس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

32- بَابُ حَقِّ الجِوَارِ فِي قُرْبِ الأَبْوَابِ

پڑوسیوں کا حق نزدیکی کے لحاظ سے ہے

6020- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

6018- راجع الحدیث: 5185، صحیح مسلم: 172، سنن ابن ماجہ: 3971

6019- انظر الحدیث: 6476,6135، صحیح مسلم: 4490,4489,4488,174، سنن ترمذی: 1968,1967، سنن ابن ماجہ: 3675

6020- راجع الحدیث: 2259

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: »إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا«

کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں۔ پس میں اُن میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجا کروں؟ فرمایا کہ اُن میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ نزدیک ہے۔

33-بَابٌ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

ہر اچھا کام صدقہ ہے

6021 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ«

حضرت جابر بن عبداللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی کیا جائے وہ صدقہ ہے۔

6022 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ« قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: »فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ« قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: »فَيُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ« قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: »فَيَأْمُرُ بِالخَيْرِ« أَوْ قَالَ: »بِالْمَعْرُوفِ« قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: »فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے خود کو فائدہ پہنچائے، اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ حاجت مند اور محتاج کی مدد کرے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو کہ نیکی کرے یا نیکی کا حکم کرے لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو برائی سے رُکا رہے کیونکہ یہی اُس کے لیے صدقہ ہے۔

34-بَابُ طِيبِ الكَلاَمِ

اچھی بات کہنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

6023 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر فرمایا۔ پھر اُس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ پھر جسم کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو مرتبہ کے متعلق مجھے کوئی شک

6022- راجع الحديث: 1445

6023- راجع الحديث: 1413، صحیح مسلم: 2346، سنن نسائی: 2552

فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ - قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلاَ أَشُكُّ - ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

35-بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

ہر کام میں نرمی کرنا

6024 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ اليَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ"

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کی بات سمجھ گئی اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! رہنے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں شفقت کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ تم پر ہو۔

6025 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي المَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُزْرِمُوهُ» ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے مارنے کے لیے اُٹھے۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ڈول پانی منگوایا اور اُس کے اُوپر بہا دیا گیا۔

36-بَابُ تَعَاوُنِ المُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

6026 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

ابو بُردہ نے اپنے والد محترم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

6024- راجع الحدیث: 2935، صحیح مسلم: 5622

6025- صحیح مسلم: 657، سنن نسائی: 53، سنن ابن ماجہ: 528

6026- راجع الحدیث: 481

أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا« ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشتِ مبارک کو آپس میں پیوست کر کے بتایا۔

6027- وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ، أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: »اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ«

نبی کریم ﷺ رونق افروز تھے کہ ایک شخص سوال کرنے یا کسی حاجت کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری جانب پھیر کر فرمایا: سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا ہے نافذ فرما دیتا ہے۔

37- بَابُ

اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا، وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا، وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا} [النساء: 85] {كِفْلٌ} [النساء: 85]: نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى: {كِفْلَيْنِ} [الحديد: 28]: أَجْرَيْنِ، بِالحَبَشِيَّةِ

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: جو اچھی سفارش کرے اُس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لئے اُس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۵، النسآء ۸۵) کِفْلٌ حصہ۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ کِفْلَیْنِ حبشہ کی زبان میں دوہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

6028- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الحَاجَةِ قَالَ: »اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ«

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے نافذ فرما دیتا ہے۔

38- بَابُ »لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا«

حضور ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے نزدیک جاتے تھے

6029- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی

6027- انظر الحديث: 1432

6028- انظر الحديث: 1432

6029- راجع الحديث: 3559

عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا«

اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے نزدیک جاتے تھے۔ اور ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

6030 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ. قَالَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ وَالفُحْشَ« قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: »أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ«

عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ نے جواب میں کہا کہ تم پر ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ! رہنے دو، شفقت اختیار کرو۔ اور بدخلقی اور بدگوئی سے بچو۔ عرض کی آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے وہی بات ان پر واپس لوٹا دی پس ان کے متعلق میرے الفاظ قبول ہو گئے اور ان کے الفاظ میرے بارے میں مقبول نہیں ہوئے۔

6031 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا، وَلاَ فَحَّاشًا، وَلاَ لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ المَعْتِبَةِ: »مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ«

ہلال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گالی دینے والے فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کی صرف اتنا کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

6032 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

6030- راجع الحدیث: 2935

6031- انظر الحدیث: 6046

6032- صحیح مسلم: 6540,6539، سنن ابو داؤد: 4794، سنن ترمذی: 1996

بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ القَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ، وَبِئْسَ ابْنُ العَشِيرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ، مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ»

سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: رشتہ داروں کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ خندہ پیشانی اور پرجوش ہوکر پیش آئے جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اور پھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور پرجوش ہوکر پیش آئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جسے اس کے شر کے سبب لوگ اسے چھوڑ دیں۔

39- بَابُ حُسْنِ الخُلُقِ وَالسَّخَاءِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ البُخْلِ

حسنِ اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ» وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: «رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور زیادہ ہوجاتی۔ جب ابوذر نے حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سُنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہوکر اسی وادی میں جاؤ اور اس آدمی کی باتیں سُنو۔ جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے عمدہ اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

6033- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ،

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خوف لاحق ہوا تو لوگ خوفناک آواز کی جانب بھاگے تو انہیں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے

6033- راجع الحدیث: 2627، صحیح مسلم: 5961، سنن ترمذی: 1687، سنن ابن ماجہ: 2772

فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا» وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: "لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا. أَوْ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ"

جو سب لوگوں سے پہلے ہی آواز کی جگہ تشریف لے جا چکے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ خوف مت کرو اور آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو کر گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے دریا پایا، یا اس کی روانی تو دریا کی مانند ہے۔

6034 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا"

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

6035 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، يُحَدِّثُنَا، إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا»

مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فحش گو اور فحش گوئی کے نزدیک بھی جانے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

6036 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ، فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكْسُوكَ هَذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک عورت چادر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی غرض سے لائی ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے وہ قبول فرمالی اور آپ کو حاجت بھی تھی اور اسے زیب

6034- صحیح مسلم:5973

6035- راجع الحدیث:3559

6036- راجع الحدیث:1277

هَذِهِ، فَاكْسُنِيهَا. فَقَالَ: «نَعَمْ» فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَمَهُ أَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا، وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ، فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا

پہن فرمانے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے اسے آپ کے جسم اطہر پر دیکھا تو عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ تو بہت عمدہ ہے لہٰذا یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا اچھا جب نبی کریم تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ کو اس کی حاجت بھی ہے، پھر بھی آپ نے وہی مانگ لی اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جب آپ سے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ ان صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کی امید رکھتا ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسمِ منور سے مس ہونے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

6037- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الهَرْجُ؟ قَالَ: «القَتْلُ القَتْلُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زمانہ نزدیک ہوتا چلا جائے گا، عمل کم ہوتا چلا جائے گا، بخل داخل ہو جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔

6038 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعَ سَلاَّمَ بْنَ مِسْكِينٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلاَ: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلاَ: أَلَّا صَنَعْتَ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت پائی مگر آپ نے مجھ سے کبھی اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ کام تم نے کیوں کیا اور کام تم نے کیوں نہ کیا۔

40- بَابٌ: كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسے رہے

6039- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

6037- راجع الحدیث: 85، صحیح مسلم: 6733، سنن ابو داؤد: 4255

6038- انظر الحدیث: 2768، صحیح مسلم: 5967

6039- راجع الحدیث: 676، 6039

عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: «كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ»

رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا کیا معاملہ رہتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھر والوں کے ساتھ کام میں شریک رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

41- بَابُ المِقَةِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

6040 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل بھی اسی سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

42- بَابُ الحُبِّ فِي اللَّهِ

اللہ کے لیے محبت کرنا

6041 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَجِدُ أَحَدٌ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک اس کا کسی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اور جب تک آگ میں ڈال دیا جانا اسے کفر کی طرف واپس جانے سے زیادہ پسند نہ ہو، اس کے بعد کے اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

43- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَسْخَرْ

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے

-6040 راجع الحدیث: 3209

-6041 راجع الحدیث: 16، صحیح مسلم: 164، سنن نسائی: 5003

قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ} [الحجرات: 11]- إِلَى قَوْلِهِ - {فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [البقرة:229]

ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (پ۲۶، الحجرات ۱۱)

6042 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الأَنْفُسِ، وَقَالَ: »بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الفَحْلِ، أَوِ العَبْدِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا « وَقَالَ الثَّوْرِيُّ، وَوُهَيْبٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ: »جَلْدَ العَبْدِ«

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ ریح خارج ہونے پر کوئی شخص ہنسے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں مارتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے پھر ملے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابومعاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی مار۔

6043 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: »أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا « قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا « قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا« قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »شَهْرٌ حَرَامٌ « قَالَ: »فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ کے مقام پر فرمایا۔ کیا تمہیں علم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

44- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ

گالی دینا اور لعنت کرنے

6042- راجع الحديث: 3377

6043- راجع الحديث: 4402,1742

السِّبَابِ وَاللَّعْنِ کی ممانعت

6044 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ« تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6045 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالفُسُوقِ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ«

ابوالاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ منسوب نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہوا تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

6046 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا، وَلاَ لَعَّانًا، وَلاَ سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ المَعْتِبَةِ: »مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ«

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے میں بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا۔ اس کی پیشانی خاک آلود۔

6047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں داخل ہے جس کا نام لیا اور انسان پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس

6044- راجع الحديث: 48، صحيح مسلم: 218، سنن ترمذی: 2635,1983، سنن نسائی: 4124,4123,4122, 4121

6045- راجع الحديث: 6031,3508

6046- راجع الحديث: 6031

6047- راجع الحديث: 1363

الإِسْلاَمِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ«

کی استطاعت سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو بروز قیامت کے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

6048 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ« فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: »تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ« فَقَالَ: أَتُرَى بِي بَأْسٌ، أَمَجْنُونٌ أَنَا، اذْهَبْ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو اشخاص نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا، حتیٰ کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ متغیر ہوگیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے پس اس کی طرف ایک شخص گیا اور اُسے نبی کریم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا: کیا مجھ میں کوئی خرابی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

6049 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ القَدْرِ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ المُسْلِمِينَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ، فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، وَإِنَّهَا رُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالخَامِسَةِ«

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخصوں کو جھگڑتے ہوئے پایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے سبب یہ اجازت اٹھالی گئی اور اس میں تمہارے لیے بہتری ہوگی لہٰذا اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

6050 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری

6048- راجع الحديث:3282

6050- راجع الحديث:30

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ المَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا، وَعَلَى غُلاَمِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً، وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلاَمٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَنِلْتُ مِنْهَا، فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: »أَسَابَبْتَ فُلاَنًا« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ« قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي: هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ؟ قَالَ: »نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ يُكَلِّفُهُ مِنَ العَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ«

رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور ایسی ہی چادر اُن کے غلام نے بھی پہنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور اس شخص کے درمیان ایک معاملہ ہوا کہ اس کی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اس کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میرا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس کی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں نے عرض کی کہ کیا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی۔ فرمایا: ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو خود کھائے اس میں سے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اس میں سے اسے پہنائے اور اسے ایسے کام کا فر کہے جو وہ کر نہ سکے اور اگر کوئی دشوار کام کروائے تو چاہیے کہ خود بھی اس کی مدد کرے۔

45- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ، نَحْوَ قَوْلِهِمْ: الطَّوِيلُ وَالقَصِيرُ

لوگوں کا ذکر کس طرح کرنا چاہیے، لمبا یا ٹھگنا نہ کہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا يَقُولُ ذُو اليَدَيْنِ« وَمَا لاَ يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا یا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی کا ارادہ ہو۔

6051 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ المَسْجِدِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِي القَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا:

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر سجدہ کے آگے ایک لکڑی پر دست مبارک رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی حاضر تھے۔ لیکن یہ بھی بات کرنے سے خوف کرتے رہے۔ جلدی کرنے والے

6051- راجع الحديث:1229

قَصُرَتِ الصَّلاَةُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؛ فَقَالَ: »لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ« قَالُوا: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ« فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز کم ہوگئی ہے اور لوگوں میں وہ شخص بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہاتھوں والا کہا کرتے تھے۔ اُس نے کہا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا دو ہاتھوں والے نے ٹھیک کہا۔ پس آپ کھڑے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

46- بَابُ الْغِيبَةِ

غیبت کی برائی

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ. وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ} [الحجرات: 12]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات ۱۲)

6052 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا: فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا: فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ" ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا، وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: »لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا«

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اِن دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں ایک تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اُس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں کمی رہے۔

6052- راجع الحدیث: 218

47-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ«

6053- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ«

حضور ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے بنو بخار ہیں

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو بخار ہیں۔

48-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اغْتِيَابِ أَهْلِ الفَسَادِ وَالرِّيَبِ

6054- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ، أَوِ ابْنُ العَشِيرَةِ« فَلَمَّا دَخَلَ أَلاَنَ لَهُ الكَلاَمَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الكَلاَمَ؟ قَالَ: »أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ، اتِّقَاءَ فُحْشِهِ«

فسادیوں اور مشکوک لوگوں کی غیبت جائز ہے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو لیکن وہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو اس کے بارے میں یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں میں سب سے بُرا وہ شخص ہے جسے لوگ اس کی بری باتوں کے سبب چھوڑ دیں یا ترک تعلق کر لیں۔

49-بَابٌ: النَّمِيمَةُ مِنَ الكَبَائِرِ

6055- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ المَدِينَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ: »يُعَذَّبَانِ،

چغلی کبیرہ گناہوں میں سے ہے

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا

6053- راجع الحديث: 3790,3789

6054- راجع الحديث: 6032

6055- راجع الحديث: 216

وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ البَوْلِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ« ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ، فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا، وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا، فَقَالَ: »لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا«

اگر چہ وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا غیبت کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کیے تو ایک حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

50-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کی برائی

وَقَوْلِهِ: {هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ} [القلم: 11] {وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ} [الهمزة: 1]: يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: وَيَعِيبُ وَاحِدٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔(پ ۲۹، القلم ۱۱) اور فرمایا: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔(پ ۳۰، الھمزہ ۱)

6056 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَتَّاتٌ«

ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ان سے کہا گیا کہ ایک شخص فلاں حدیث کا رفع حضرت عثمان تک پیش کرتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

51-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ} [الحج: 30]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔(پ ۱۷، الحج ۳۰)

6057 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ وَالجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ« قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے۔ امام احمد کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھے اس کی سند سمجھائی۔

6056- صحیح مسلم: 287، سنن ابو داؤد: 4871، سنن ترمذی: 2026

6057- انظر الحدیث: 1903

52-بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الوَجْهَيْنِ

6058 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ»

دوغلی بات کرنے والے کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم بروز قیامت دوغلی بات کرنے والے کو اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے برا دیکھو گے، جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور۔

53-بَابُ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ

6059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

کسی کی بات اپنے ساتھی کو بتا دینا

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں محمد مصطفےٰ نے رضائے الٰہی کو پیش نظر نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرۂ مبارک سُرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

54-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

6060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي المِدْحَةِ فَقَالَ: " أَهْلَكْتُمْ، أَوْ: قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ "

کون سی تعریف ناپسندیدہ ہے

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

6058- راجع الحدیث:3494

6059- راجع الحدیث:4305,3150

6060- راجع الحدیث:2663

6061 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَيْحَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ - يَقُولُهُ مِرَارًا - إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسِيبُهُ اللَّهُ، وَلاَ يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا " قَالَ وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ: «وَيْلَكَ»

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ نے کئی مرتبہ دہرائی۔ اگر تم میں سے کسی کے لیے دوسرے کی تعریف کرنا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔ وہب نے خالد سے وَيْلَكَ کا لفظ روایت کیا ہے۔

55- بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو معلوم ہے

وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ»

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے ماسوائے حضرت عبدالرحمٰن بن سلام کے۔

6062 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الإِزَارِ مَا ذَكَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ»

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب اِزار کے متعلق فرمایا جو بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری ازار ایک طرف سے لٹک جاتی ہے؟ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔

56- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالعَدْلِ وَالإِحْسَانِ، وَإِيتَاءِ ذِي القُرْبَى، وَيَنْهَى عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع

6061- راجع الحدیث: 2662

6062- راجع الحدیث: 3665

الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ} [النحل: 90] وَقَوْلِهِ: {إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ} [يونس: 23] {ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ} [الحج: 60] وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۰) نیز فرمایا: تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔ (پ ۱۱، یونس ۲۳) پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ (پ ۱۷، الحج ۶۰) فساد کو بھڑکنے سے روکنا خواہ مسلمان کے خلاف ہو یا کافر کے۔

6063 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلاَ يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: "يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ: أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، يَعْنِي مَسْحُورًا، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ" فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَذِهِ البِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ» فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا، تَعْنِي تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا» قَالَتْ: وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، حَلِيفٌ لِيَهُودَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ چند دن اسی کیفیت میں رہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ میں فلاں زوجہ کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے آئے نہ ہوتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتادی ہے یعنی میرے پاس دو شخص آئے تو ان میں سے ایک میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس۔ یعنی جو قدموں کے پاس تھا وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس تھا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پوچھا کہ کس چیز پر؟ جواب دیا کہ سر کے بالوں کو تر کھجور کے چھلکے میں جو کنگھی اور کتان کے تار میں ہیں انہیں ذروان کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ اس کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر اور اس کا پانی مہندی کے پانی جیسا ہے پس نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال لی گئیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کے باوجود آپ نے اس بات کا ذکر کیوں

6063- راجع الحدیث: 3175

نہیں فرمایا؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی تو میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لبید بن اعصم کا تعلق بنی زریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

57- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

حسد اور پیٹھ پیچھے باتوں سے روکا گیا ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ} [الفلق: 5]

ترجمہ کنز الایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ (پ ۳۰، الفلق ۵)

6064- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب نہ ڈھونڈو، تجسس نہ کرو حسد نہ کرو اور بغض و کینہ نہ رکھو اور اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

6065- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ»

زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔

58- بَابٌ

باب

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلاَ تَجَسَّسُوا} [الحجرات: 12]

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو۔ (پ ۲۶، الحجرات ۱۲)

6064- راجع الحديث: 5143

6065- راجع الحديث: 6076

6066 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور عیب نہ ڈھونڈو، تجسس نہ کرو۔ دھوکا نہ دو، کسی سے حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح رہو۔

59- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے

6067 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا أَظُنُّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا« قَالَ اللَّيْثُ: »كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ المُنَافِقِينَ«.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گمان میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے لیث کا بیان ہے کہ وہ دونوں شخص منافقین کی جماعت سے تھے۔

6068 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، بِهَذَا وَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، وَقَالَ: »يَا عَائِشَةُ، مَا أَظُنُّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں یہ گمان نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے متعلق جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

60- بَابُ سَتْرِ المُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

مومن اپنے گناہ چھپائے

6069 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا المُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ المُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے گناہ بخشش دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی لغو بات ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کیے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ

6066- صحیح مسلم: 6482، سنن ابو داؤد: 4917

6067- انظر الحدیث: 6068

6068- راجع الحدیث: 6067

فَيَقُولَ: يَا فُلاَنُ، عَمِلْتُ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ"

ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالٰی کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

6070- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: " يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ"

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوجائے گا۔ پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں اور کہے گا کیا تو نے فلاں فلاں کام کیے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں پھر اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا، پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

61- بَابُ الكِبْرِ

تکبر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ثَانِيَ عِطْفِهِ} [الحج: 9]: "مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ، عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ"

مجاہد کا قول ہے کہ ثانی عطفه اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ عطفه اس کی گردن۔

6071 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ القَيْسِيُّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الخُزَاعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ. أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ»

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ کمزور اور گمنام شخص کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر اکھڑ، بد اخلاق اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

6072 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: «إِنْ كَانَتِ الأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ المَدِينَةِ، لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ»

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔

6070- راجع الحديث: 2441

6071- راجع الحديث: 4918

62- بَابُ الْهِجْرَةِ

وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ»

6073,6074,6075 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الحَارِثِ، - وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا - أَنَّ عَائِشَةَ، حُدِّثَتْ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ، أَنْ لاَ أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا. فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا، حِينَ طَالَتِ الهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا، وَلاَ أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، كَلَّمَ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لاَ يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي. فَأَقْبَلَ بِهِ المِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالاَ: السَّلاَمُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا، قَالُوا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلاَ تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ المِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ، وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولاَنِ:

قطع کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھے۔

ابن الحارث جو والدہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی بیع یا اس عطیہ کے متعلق کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ اگر حضرت عائشہ ان باتوں سے نہ رکیں تو میں ان ترک ملاقات کرلوں گا۔ انہوں نے کہا کیا اس نے یوں کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ مجھ پر یہ اللہ کے لیے نذر ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ بات نہ کروں جب ترکِ ملاقات کے دن بڑھتے گئے تو حضرت ابن زبیر نے ان کی طرف سفارشیں بھیجیں انہوں نے کہا کہ میں اس کے متعلق کبھی کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور نہ اپنی نذر کی قسم توڑوں گی۔ جب حضرت ابن زبیر پر زیادہ ترکِ ملاقات کے دن گزرے تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لیے حلال نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کے لیے نذر مانیں۔ پس حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن انہیں اپنی چادروں میں چھپا کر لے چلے حتیٰ کہ حضرت عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا۔ آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا آجاؤ۔ عرض کی ہوئے۔ کیا سب لوگ؟ فرمایا۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الهِجْرَةِ، فَإِنَّهُ: «لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ» فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالاَ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا

ہاں سب آ جاؤ۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر ہیں۔ جب یہ اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردے میں گھس گئے۔ حضرت عائشہ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ دینے او رونے لگے۔ حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن بھی واسطے دینے لگے کہ ان سے بات کیجئے اور ان کی معافی قبول فرمایئے۔ اور دونوں حضرات کہتے رہے کہ نبی کریم ﷺ نے قطع کلام سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو خوب معلوم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ ترکِ تعلق رکھے، جب انہوں نے حضرت عائشہ کو سمجھانے اور اصرار کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تو انہوں نے رو کر اُن دونوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر مُصر رہے تو انہوں نے حضرت ابن زبیر سے کلام فرما لیا اور اپنی نذر کے بدلے میں چالیس لونڈی غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد جب وہ اپنی نذر کو یاد کرتیں تو بے اختیار رونے لگتیں حتیٰ کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جایا کرتا تھا۔

6076 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق رکھے۔

6077 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن

6076- راجع الحديث: 6065، صحیح مسلم: 6473، سنن ابو داؤد: 4910

6077- راجع الحديث: 6237، صحیح مسلم: 6478، سنن ابو داؤد: 4911، سنن ترمذی: 1932

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ"

سے زیادہ ترک ملاقات رکھے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

63- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

نافرمانی کرنے والے سے قطع تعلق

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا، وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً»

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے بیٹھ رہے تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا اور انہوں نے پچاس روز کا ذکر کیا۔

6078 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ» قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لاَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ" قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری رضامندی اور ناراضگی کو میں پہچان لیتا ہوں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ اس بات کو کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ اس وقت بھی میں صرف آپ کا نام لینا ہی ترک کرتی ہوں۔

64- بَابٌ: هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح وشام ملا کرے

6079 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب سے مجھے شعور آیا تو اپنے والدین کو دین کی دولت دین سے سرفراز پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر دن

6078- راجع الحدیث: 5228، صحیح مسلم: 6236

6079- راجع الحدیث: 476

لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَ: »إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالخُرُوجِ«

کے دونوں حصوں میں یعنی صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے۔ ایک بالکل دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص سبب سے ہوئی ہوگی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

65-بَابُ الزِّيَارَةِ، وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ

ملنے جانا اور ان کے گھر کھانا کھانا

وَزَارَ سَلْمَانُ، أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

6080 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ البَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ«

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے مکان میں رونق افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر والوں کو کچھ جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی چھڑک کر فرش بچھا دیا گیا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا کی۔

66-بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

وفود کے لیے آرائش اختیار کرنا

6081 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: -مَا الإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے دریافت کیا کہ استبرق کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ موٹے اور کھردرے ریشمی کپڑے کو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے

6080- راجع الحديث: 670، سنن ابو داؤد: 657

6081- صحيح مسلم: 7375، سنن نسائی: 5315

مِنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ، فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ. فَقَالَ: »إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ« فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: »إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا« فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ العَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الحَدِيثِ

سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اسے خرید فرما اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت زیب تن فرمایا کیجئے۔ فرمایا کہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ جب اس بات کو کافی عرصہ گزر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے ایک حلہ ارسال فرمایا۔ یہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے یہ میرے لیے ارسال فرمایا جبکہ آپ نے ایسے کپڑوں سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے یہ اس لیے بھیجا کہ اس سے کچھ پیسے حاصل کرلو۔ پس اس حدیث کی بنیاد پر حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

67- بَابُ الإِخَاءِ وَالحِلْفِ

اخوت اور دوستی کا عہد کرنا

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: »آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ« وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: »لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ«

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔

6082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری ہو۔

6082- راجع الحدیث: 2049

6083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ« فَقَالَ: »قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِي«

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

68-بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

مسکرانا ہنسنا

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: »أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى«

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

6084 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ القُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلاَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الهُدْبَةِ، لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلاَ تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، ثُمَّ قَالَ:

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی۔ جب طلاق کی مدت پوری ہوگئی تو اس کے بعد انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرلیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یارسول اللہ! میں حضرت رفاعہ کے پاس تھی لیکن انہوں نے طلاق دیدی، حتیٰ کہ تینوں طلاقیں پوری ہوگئیں اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کرلیا۔ لیکن بیشک خدا کی قسم ان کے پاس نہیں ہے یارسول اللہ! مگر اس پھندنے کی طرح اور اس نے اپنی چادر کے کونے کا پھندنا بنا کر دکھایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اجازت کے انتظار میں حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت خالد نے

6083- راجع الحدیث:2294

6084- راجع الحدیث:2639، صحیح مسلم:113، سنن ابو داؤد:3409

»لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ«

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ اے ابوبکر! اس عورت کو منع کیوں نہیں کرتے جو رسول اللہ ﷺ کے حضور بلند آواز سے بات کر رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ اس پر صرف مسکرائے پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہیں چکھ لیتا۔

6085 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ فَقَالَ: »عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الحِجَابَ« فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِيهٍ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ«

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس ازواجِ مطہرات میں سے قریشی عورتیں حاضر تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات عطیات میں اضافہ کیا جائے اور وہ بلند آواز سے بات کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم ﷺ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر حیرانی ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے خوف رکھا جائے پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن خطاب! سنو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ

6085- راجع الحديث: 3294

لے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دے گا۔

6086 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ، قَالَ: »إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ« فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَاغْدُوا عَلَى القِتَالِ« قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا، وَكَثُرَ فِيهِمُ الجِرَاحَاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ« قَالَ: فَسَكَتُوا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: بِالخَبَرِ كُلِّهِ

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے کوچ کر جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کر لیں ہم یہاں سے حرکت نہیں کریں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو میدان جنگ خوب گرم ہوا اور کتنے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

6087 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: »أَعْتِقْ رَقَبَةً« قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: »فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ« قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: »فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا« قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: العَرَقُ المِكْتَلُ - فَقَالَ: »أَيْنَ السَّائِلُ، تَصَدَّقْ بِهَا« قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي، وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: »فَأَنْتُمْ إِذًا«

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیکہ میں ہلاک ہو گیا۔ رمضان المبارک میں میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو عرض کی کہ میرے پاس غلام کہاں؟ فرمایا کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کیکہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ اس کی استطاعت بھی نہیں۔ پھر ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے اَلْعَرَقُ ایک پیمانہ ہے حضور نے فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ انہیں خیرات کر آئے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو؟ خدا کی قسم ان دونوں وادیوں

6086- راجع الحديث: 4325

6087- راجع الحديث: 1936

کے درمیان کوئی گھر ہم سے زیادہ غریب نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ مسکرانے لگے حتیٰ کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے مستحق ہو۔

6088 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ»، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: «فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ»، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، «فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ»

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ پر ایک نجرانی چادر تھی، جس کے حاشیے گہرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا، جس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر سختی سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے دوش مبارک پر دیکھا تو سختی سے کھینچنے کے سبب حاشیہ چادر کے نشانات بن گئے تھے۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، تبسم فرماتے ہوئے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

6089 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي،

قیس کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا تو چہرۂ انور کو مسکراتا ہی دیکھا۔

6090 - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»

اور ایک مرتبہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور کہا۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

6091 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت

6088- راجع الحدیث:3149

6089- راجع الحدیث:3035,3030

6090- راجع الحدیث:3036,3035

6091- راجع الحدیث:130

عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ، هَلْ عَلَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؛ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ» فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ المَرْأَةُ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَبِمَ شَبَهُ الوَلَدِ»

کی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ اظہار حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا۔ ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا۔ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ کے مشابہ نہ ہوسکتا۔

6092- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا، حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ»

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

6093- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ المَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ المَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الجُمُعَةِ المُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا،

محمد بن محبوب، ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جمعہ کے دن اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ چنانچہ اس نے عرض کی کہ بارش نہ ہونے کے سبب قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے پانی طلب کیجئے۔ پس آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا، آپ نے بارش طلب کی تو بادل کے ٹکڑے آکر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی، حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش مسلسل اگلے جمعہ تک ہوتی رہی۔ پھر وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑے ہوکر عرض کی جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ ہم تو ڈوبنے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم

6092- راجع الحديث:4828

6093- راجع الحديث:932

فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ المَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلاَ يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ

سے روک لے چنانچہ آپ تبسم مسکرائے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے اطراف برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا یہ دو یا تین مرتبہ کیا۔ پس بادل چھٹنے اور مدینہ منورہ کے دائیں بائیں جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اطراف بارش ہونے لگی اور ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔

69- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] وَمَا يُنْهَى عَنِ الكَذِبِ

سچوں کے ساتھ رہو

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۹) اور جسے جھوٹ سے منع کیا گیا ہے۔

6094 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى البِرِّ، وَإِنَّ البِرَّ يَهْدِي إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الفُجُورِ، وَإِنَّ الفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک سچائی بھلائی کی جانب ہدایت کرتی ہے اور بھلائی جنت کی جانب لے جاتی ہے اور آدمی متواتر سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاریوں کی جانب لے جاتا ہے اور بدکاریاں دوزخ میں پہنچاتی ہیں اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔

6095 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا۔

6096 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

6094- صحیح مسلم:6581,6580
6095- راجع الحدیث:6095,33
6096- راجع الحدیث:845

جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، قَالاَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يَكْذِبُ بِالكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ "

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ بہت جھوٹا شخص ہے۔ ایسی جھوٹی بات کہتا تھا کہ اس کا جھوٹ عالم میں پھیل جاتا تھا پس قیامت تک اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

70-بَابٌ فِي الهَدْيِ الصَّالِحِ

نیک اطوار

6097 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمُ الأَعْمَشُ: سَمِعْتُ شَقِيقًا، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: «إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَبْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لاَ نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلاَ»

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب لوگوں میں سے انداز و اطوار و عادات کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابن اُمِّ عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، گھر سے باہر آنے سے لے کر گھر میں واپس جانے تک لیکن یہ مجھے علم نہیں کہ جب وہ گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

6098- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِقٍ، سَمِعْتُ طَارِقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «إِنَّ أَحْسَنَ الحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین اطوار محمد مصطفےٰ ﷺ کے عادات و اطوار ہیں۔

71-بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الأَذَى

اذیت پر صبر

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ} [الزمر: 10]

ترجمہ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ ۲۳، الزمر ۱۰)

6099 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَيْسَ أَحَدٌ، أَوْ: لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ حلم والا ہو۔ لوگ اس کے لیے بیٹا قرار دیتے ہیں لیکن پھر بھی وہ ان سے درگزر

6097- راجع الحدیث:3762

6098- انظر الحدیث:7277

6099- انظر الحدیث:7378، صحیح مسلم:7011

عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ"

فرماتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

6100 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا، يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، قُلْتُ: أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ، حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ»

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری شخص نے کہا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا میں نے کہا۔ یہ بات میں تو نبی کریم ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان رونق افروز تھے میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم ﷺ کو یہ بات ناگوار خطر ہوئی اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ناراض ہوئے، یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا۔ کاش! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

72- بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالعِتَابِ

جو غصے کے سبب لوگوں کی جانب متوجہ نہ ہو

6101 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً»

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت عطا فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو نبی کرتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کا زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ خوف رکھتا ہوں۔

6100- راجع الحدیث:4305,3150

6101- صحیح مسلم:6064,6063,6062

6102 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ»

عبداللہ یعنی ابن ابی عتبہ مولیٰ انس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ پسند خاطر نہ ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرہ مبارکہ سے لگایا کرتے تھے۔

73- بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

جو اپنے بھائی کو بغیر تاویل کافر کہے تو وہ خود اسی کے مطابق ہے جو کہا

6103 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا». وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحییٰ عبداللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6104 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کہے گا تو وہ کفران میں سے ایک کی جانب ضرور لوٹے گا۔

6105 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلاَمِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ،

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ

6102- راجع الحدیث:3562

6104- سنن ترمذی:2637

6105- راجع الحدیث:1363

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ المُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ»

خودکشی کی تو وہ دوزخ کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

74- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

جو تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے سبب کافر نہ کہے

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب کے لیے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے ہر بات سے خبردار ہوتے ہوئے اہل بدر سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

6106- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلاَةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ البَقَرَةَ، قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا البَارِحَةَ، فَقَرَأَ البَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ - ثَلاَثًا - اقْرَأْ: وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَنَحْوَهَا "

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے۔ پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک مرتبہ انہوں نے نماز میں سورہ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک آدمی نے الگ ہو کر ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اسی شخص کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ہاتھ سے کام کرنے والے اور پانی زمینوں کو پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے ہمیں طویل نماز پڑھائی اور سورہ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔ اس پر انہوں نے گمان کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ یہ تین دفعہ فرمایا تم سورۃ والشمس اور سورہ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا

6106- انظر الحدیث:700

کرو۔

6107 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو المُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی لات و عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔

6108 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلاَ، إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ«

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، لہٰذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

75- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ

اللہ کے حکم میں غضب اور شدت جائز ہے

وَقَالَ اللَّهُ: {جَاهِدِ الكُفَّارَ وَالمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ} [التوبة: 73]

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۷۳)

6109 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ«

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا، پھر اس پردے کو پھاڑ دیا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

6107- راجع الحدیث: 4860

6108- راجع الحدیث: 2679، صحیح مسلم: 4233

6109- راجع الحدیث: 2479، صحیح مسلم: 5493,5492,5491، سنن نسائی: 5372

6110 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الغَدَاةِ، مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ المَرِيضَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ»

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں فلاں آدمی کی وجہ سے عشاء کی نماز میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دورانِ وعظ اس دن سے زیادہ حالتِ غضب میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! بعض تم میں سے لوگوں کو بھگانے والے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو لوگ نماز پڑھائیں تو ہلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

6111 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، رَأَى فِي قِبْلَةِ المَسْجِدِ نُخَامَةً، فَحَكَّهَا بِيَدِهِ، فَتَغَيَّظَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ حِيَالَ وَجْهِهِ، فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلاَةِ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھی تو اسے اپنے دستِ مبارک سے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔ لہٰذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے۔

6112 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» قَالَ:

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کی مُہر اور ظرف کو پہچان کر خرچ کرو۔ اگر اس کا مالک، کبھی آ جائے تو اپنے پاس سے ادا کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ کھوئی ہوئی بکری ملے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے ہے

6110- راجع الحدیث:90

6111- راجع الحدیث:406

6112- راجع الحدیث:2427

يَارَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَالَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا»

یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے، حتیٰ کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہوگئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا تمہیں اس سے کیا تعلق؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

6113 - وَقَالَ المَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً، أَوْ حَصِيرًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا، فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا البَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلاَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلاَةِ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ»

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ کھجور کی شاخوں یا ٹاٹ سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لیے نکلے تو لوگوں نے بھی آپ کی پیروی کی اور آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں دیر کر دی اور آپ باہر تشریف نہ لائے۔ لوگوں نے آوازیں اونچی کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس حالت غضب میں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اگر تم مسلسل اسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے گمان میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

76- بَابُ الحَذَرِ مِنَ الغَضَبِ

غصے سے بچنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الإِثْمِ وَالفَوَاحِشَ، وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ} [الشورى: 37] وَقَوْلِهِ: {الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالكَاظِمِينَ الغَيْظَ، وَالعَافِينَ عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں۔ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۷) اور فرمایا: وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی

6113- راجع الحديث: 731,91

النَّاسِ، وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} [آل عمران: 134]

میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ ۴، آل عمران ۱۳۴)

6114 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ»

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھ سکے۔

6115 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ، مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ " فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلاَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دو شخصوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں حاضر تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں پاگل نہیں ہوں۔

6116 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ»

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے بار بار یہی عرض کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے نہ کیا کرو۔

-6114 صحیح مسلم: 6586

-6115 راجع الحدیث: 3282

-6116 راجع الحدیث: 3282

77-بَابُ الحَيَاءِ

حیاء

6117 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ العَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ» فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: "مَكْتُوبٌ فِي الحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الحَيَاءِ وَقَارًا، وَإِنَّ مِنَ الحَيَاءِ سَكِينَةً" فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: «أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ»

ابوالسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقا ہے اور حیا میں دل کا سکون ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی کتاب سے سنا رہے ہو۔

6118 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ، يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي، حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ، فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ»

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک باحیا شخص کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے سبب تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

6119 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ - سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، يَقُولُ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا»

عبداللہ بن ابوعتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

78-بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تجھ میں حیا نہ رہے

تو جو چاہے کر

6120 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

6117- صحیح مسلم:155

6118- راجع الحدیث:24

6119- راجع الحدیث:3562

6120- راجع الحدیث:3484

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ "

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو پہلے بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

79- بَابُ مَا لاَ يُسْتَحْيَا مِنَ الحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

دینی بات سمجھنے میں حیا نہ کرے

6121 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ، فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ»

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی دیکھے۔

6122 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ، لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلاَ يَتَحَاتُّ» فَقَالَ القَوْمُ: هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» وَعَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مِثْلَهُ، وَزَادَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں نے ارادہ کیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان لڑکا تھا اس لیے میں نے شرم محسوس کی۔ پس حضور نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے۔ شعبہ۔ خبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی، لیکن یہ زائد ہے کہ پھر حضرت عمر سے میں نے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت ساماں ملنے سے محبوب ہوتی۔

6121- راجع الحدیث:130

6122- راجع الحدیث:3038,61

6123 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ، سَمِعْتُ ثَابِتًا: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، فَقَالَ: «هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا»

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لیے خود کو پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کی کتنی قلت تھی؟ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر ہے کیونکہ اس نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے پیش کیا۔

80- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا»

وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَاليُسْرَ عَلَى النَّاسِ

نبی ﷺ کا فرمان ہے آسانی اختیار کرو دشواری کو نہیں

اور آپ لوگوں کے لیے تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

6124- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ لَهُمَا: «يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا» قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ العَسَلِ، يُقَالُ لَهُ البِتْعُ، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ، يُقَالُ لَهُ المِزْرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے فرمایا۔ آسانی پیدا کرنا دشواری میں نہ ڈالنا، خوشخبری دینا۔ نفرت نہ دلانا اور تعاون کرنا۔ حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم ایسی جگہ میں رہتے ہیں جہاں شہد سے تبع نامی شراب اور جو سے مزر نامی شراب بنائی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

6125 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آسانی کرو، دشواری نہیں لوگوں کو اطمینان دلاؤ نفرت نہ دلاؤ۔

6123- راجع الحدیث:5120

6124- راجع الحدیث:4343

6125- راجع الحدیث:69

6126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: «مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلَّهِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسانی کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے بچتے اور رسول اللہ ﷺ نے کسی بات میں اپنی ذات کا ہرگز کبھی انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی اللہ کی حرمت میں رخنہ ڈالتا تو اس سے اللہ کے لیے انتقام لیتے۔

6127 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالأَهْوَازِ، قَدْ نَضَبَ عَنْهُ المَاءُ، فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ، فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ، فَانْطَلَقَتِ الفَرَسُ، فَتَرَكَ صَلاَتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا، فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلاَتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، تَرَكَ صَلاَتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ «قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ»

حماد بن زید کا بیان ہے کہ ازرق بن قیس نے فرمایا ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھنے لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا تو یہ نماز چھوڑ کر اس کے پیچھے دوڑے حتیٰ کہ اسے پکڑ لیا اور پھر آ کر نماز ادا کر لی ہم میں ایک شخص نکتہ چین تھا، وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو تو دیکھو جس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی۔ انہوں نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں، مجھ سے ایسی ناگوار بات کسی اور نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی دور واقع ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو جانے دیتا تو اپنے گھر والوں میں رات تک نہ پہنچ سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے ہیں۔

6128 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی

6126- راجع الحدیث:3560
6127- راجع الحدیث:1211
6128- راجع الحدیث:220

شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ»

نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ مارنے کے لیے اس کی جانب دوڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا ایک چرس پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنایا گیا ہے سختی کرنے والا نہیں۔

81- بَابُ الِانْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

لوگوں سے مسرت کے ساتھ ملنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الأَهْلِ»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دین کو پیش نظر رکھتے ہوئے لوگوں سے گھل مل کر رہو اور اہل خانہ کے ساتھ ان سے کنارہ کشی نہ کرو۔

6129- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ»

ابو التیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب ملنے کے لیے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی ابوعمیر سے فرماتے کہ نغیر کا کیا کیا؟

6130- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، «فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہتی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

82- بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

لوگوں سے خاطر داری برتنا

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: «إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ»

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کی ہم خاطر داری کرتے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

6129- انظر الحدیث: 6203، صحیح مسلم: 5971,5587,1498، سنن ترمذی: 1989,333، سنن ابن ماجہ: 3720

6131 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: »ائْذَنُوا لَهُ، فَبِئْسَ ابْنُ العَشِيرَةِ - أَوْ بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ -« فَلَمَّا دَخَلَ أَلاَنَ لَهُ الكَلاَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ مَا قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي القَوْلِ؟ فَقَالَ: »أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ - أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ - اتِّقَاءَ فُحْشِهِ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو، یہ قبیلے کا برا بیٹا یا قبیلے کا برا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ پس ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برے کاموں کے سبب لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے ترک ملاقات کر لیں۔

6132 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ، فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: »قَدْ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ« قَالَ أَيُّوبُ: »بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ« رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ

ایوب نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دیباج کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت مخرمہ کے لیے اُٹھا کر رکھ لی۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لیے رکھ لی تھی۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ کپڑے میں چھپا کر صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی آپ کے اخلاق میں سے ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند قبائیں پیش کی گئیں۔

83- بَابٌ: لاَ يُلْدَغُ المُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: »لاَ حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ«

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔

6131- راجع الحدیث: 6032,2599

6132- راجع الحدیث: 2599

6133 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لاَ يُلْدَغُ المُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

84- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

حقِ مہمانی

6134 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «فَلاَ تَفْعَلْ، قُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ، وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ» قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ» قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ» قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ»

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا مجھے تمہاری خبر نہیں کہ تم ہمیشہ راتوں کو قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ قریب ہے کہ تم لمبی عمر کو پاؤ، لہٰذا تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے لہٰذا یہ تمہارے ہمیشہ کے روزے ہو جائیں گے انکا بیان ہے کہ میں سخت عبادت کا عادی ہو چکا تھا اس لیے عرض کیکہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو انکا بیان ہے کہ میں نے اس میں اضافہ چاہا اور عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی اللہ کے نبی داؤد کے روزے کیسے ہیں؟ فرمایا کہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

6133- صحیح مسلم: 7423، سنن ابو داؤد: 4862، سنن ابن ماجہ: 3982

6134- راجع الحدیث: 2131

85- بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ، وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

مہمان کی عزت اور خدمت کرنا

وَقَوْلِهِ: {ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ المُكْرَمِينَ} [الذاريات: 24] قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "يُقَالُ: هُوَ زَوْرٌ، وَهَؤُلاَءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ، وَمَعْنَاهُ أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ، لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ، مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ. يُقَالُ: مَاءٌ غَوْرٌ، وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ، وَمِيَاهٌ غَوْرٌ. وَيُقَالُ: الغَوْرُ الغَائِرُ لاَ تَنَالُهُ الدِّلاَءُ، كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ (تَزَّاوَرُ) : تَمِيلُ، مِنَ الزَّوَرِ، وَالأَزْوَرُ الأَمْيَلُ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔ (پ ۲۶، الذریٰت ۲۴) ابوعبداللہ نے فرمایا کہا گیا اس سے مراد ملاقات کے لئے آنے والا ہے اور یہ ملاقات کے لئے آنے والے اور مہمان ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں اس کے مہمان اور اس کی ملاقات کے لئے آنے والے اس لے کے یہ مصدر ہے مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ اور جیسے کہا جاتا ہے مَاءٌ غَوْرٌ، وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ، وَمِيَاهٌ غَوْرٌ اور کہا جاتا ہے الغَوْرُ الغَائِرُ لاَ تَنَالُهُ الدِّلاَءُ، كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ (تَزَّاوَرُ) یعنی ملاقات کرنے کے لئے آنا اور ملاقات کرنا کسی کی طرف جانا ہے۔

6135 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ».

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے، تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے صدقہ ہے۔ کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

6135م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ: مِثْلَهُ، وَزَادَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں اتنا زائد ہے کہ جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

6135- راجع الحدیث: 6019

6135م- راجع الحدیث: 6019

6136- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

6137- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنَا، فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلاَ يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ«

ابوالخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم ایسی قوم کے پاس اتریں جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہم سے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا اترو اور وہ تمہارے ساتھ وہی حکم کریں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کرلو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے لے لو۔

6138- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ«

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

86- بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

مہمان کے لیے پر تکلف کھانے تیار کرنا

6139- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد حضرت

6136- راجع الحدیث: 5185

6137- راجع الحدیث: 2461

6138- راجع الحدیث: 5185، سنن ابو داؤد: 5154، سنن ترمذی: 2500

6139- راجع الحدیث: 1968

بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، قَالَ: فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ سَلْمَانُ» أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ: وَهْبُ الخَيْرِ

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بنا دیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو شکستہ حال دیکھ کر دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بھائی درداء کو دنیا سے غرض نہیں رہی۔ جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آ گئے تو انکے لیے کھانا تیار کیا گیا اور کہا کہ کھائیے کیونکہ میں تو روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہ کھائیں چنانچہ انہوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہوگئی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ جب آخری رات ہوئی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے، لہٰذا ہر حق والے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔ ابو جحیفہ کا لقب وہب السوائی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

87- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الغَضَبِ وَالجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

مہمان کے سامنے غصہ اور دکھ کا اظہار کرنا ناپسندیدہ ہے

6140 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6140- راجع الحدیث:602

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: »دُونَكَ أَضْيَافَكَ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ«، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ، فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: »يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ«. فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ: »يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ«. فَسَكَتُّ، فَقَالَ: »يَا غُنْثَرُ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ«، فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ، قَالَ: »فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي، وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ«. فَقَالَ الآخَرُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: »لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ، وَيْلَكُمْ، مَا أَنْتُمْ؟ لِمَ لاَ تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ«. فَجَاءَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ: »بِاسْمِ اللَّهِ، الأُولَى لِلشَّيْطَانِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا«

نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دینا کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جارہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھانا کھلا کر فارغ ہو جانا۔ پس حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مہمانوں کو لے آئے اور کھانا کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہا ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے کھانا قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری مصیبت ہوگی۔ پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے جان لیا کہ انہیں مجھ پر غصہ آئے گا۔ جب وہ تشریف لے آئے تو میں ایک جانب ہوگیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا ہے؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ کہہ سنایا۔ انہون نے کہا! اے عبدالرحمٰن میں چپ رہا انہوں نے پھر کہا اے عبدالرحمٰن! میں چپ رہا، انہوں نے پھر کہا اے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری آواز سنکر میرے سامنے کیوں نہیں آتے؟ چنانچہ میں نے باہر نکل کر عرض کی کہ مہمانوں سے معلوم کر لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا تھا فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ خدا کی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤنگا۔ ان لوگوں نے کہا تو جب تک آپ نہیں کھاتے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ انہوں نے کہا افسوس! میں نے ایسی بری رات نہیں دیکھی۔ آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟ خیر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن کھانا لے آئے اور انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں ہاتھ ڈال دیا اور کہا پہلی حالت شیطان کے

88- بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ: لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6141 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ، فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَتْ لَهُ أُمِّي: احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ - أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ - اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهِمْ - فَأَبَوْا - أَوْ فَأَبَى - فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ، فَسَبَّ وَجَدَّعَ، وَحَلَفَ لاَ يَطْعَمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ المَرْأَةُ لاَ تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الأَضْيَافُ، أَنْ لاَ يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، فَجَعَلُوا لاَ يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: «وَقُرَّةِ عَيْنِي، إِنَّهَا الآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا»

لیے تھی پس انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھالیا۔

مہمان کا میزبان سے کہنا کہ جب تک آپ نہیں کھاتے میں بھی نہیں کھاؤں گا

اس کے متعلق حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لائے پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت چلے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ نے عرض کی کہ آج رات آپ نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں تاخیر کروادی۔ فرمایا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کے یا ان کے سامنے کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور برا بھلا کہنے لگے اور کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ میں چھپ گیا تو آپ نے کہا۔ اے جاہل! پس والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ کھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا لہذا انہوں نے بھی کھایا۔ چنانچہ یہ جب لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ کھانا تو اس سے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھانے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے کھالیا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

6141- راجع الحدیث:602

89- بَابُ إِكْرَامِ الكَبِيرِ، وَيَبْدَأُ الأَكْبَرُ بِالكَلاَمِ وَالسُّؤَالِ

6142,6143 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى الأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ القَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَبِّرِ الكُبْرَ» - قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي: لِيَلِيَ الكَلاَمَ الأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ - أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ. فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الإِبِلِ، فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا، قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ: قَالَ يَحْيَى: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ، وَحْدَهُ

کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ پھر بتایا کہ حضور ﷺ نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کی عزت کرنا، کلام اور سوال میں بڑا پہل کرے

بشیر بن یسار مولی انصار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں خیبر گئے وہاں باغ میں دونوں الگ ہوگئے تو حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن سہل، حضرت حویصہ و حضرت محیصہ یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے یہ تینوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق عرض کی۔ چنانچہ گفتگو کا آغاز حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کیا جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔ یحییٰ راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے متعلق گفتگو کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پچاس لوگ قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے مستحق ہو سکتے ہو؟ عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی برات ثابت کر دیں گے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ لوگ تو کافر ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے لیا تو وہ اپنے ریوڑ میں جا گھسی اور اس نے مجھے لات ماری۔ لیث، یحییٰ بشیر نے حضرت سہل سے اس کی

6142,6143- راجع الحدیث:2702

روایت کی۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں (بشر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ۔ ابن عیینہ۔ یحییٰ، بشیر نے اکیلے حضرت سہل سے روایت کی ہے۔

6144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ المُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، وَلاَ تَحُتُّ وَرَقَهَا» فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» . فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا، لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلاَ أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے۔ میرے دل میں گمان ہوا کہ وہ کھجور ہے لیکن میں نے بولنا اچھا نہ سمجھا کیونکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس بات نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ محبوب ہوتی۔ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابو بکر کو بولتے نہ دیکھا، لہٰذا اپنا بولنا اچھا نہ لگا۔

90-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

کیا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے

وَقَوْلِهِ: {وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ، وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا، وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ}

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں

6144- راجع الحدیث: 61

[الشعراء: 225] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ«

ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (پ ۱۹، التوبۃ ۲۲۴۔۲۲۷) ان عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں سر کھپاتے ہیں۔

6145- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً«

مروان بن حکم کو عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

6146- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ، فَعَثَرَ، فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: »هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ... وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ«

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک پتھر ملا جس سے آپ لڑکھڑائے اور قدم مبارک کی ایک انگلی سے خون مبارک بہنے لگا تو فرمایا:
"هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ"

6147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

[البحر الطويل]

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ "

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں:

سوائے حق تعالیٰ کے سب کو مٹ جانا ہے

اور امیہ بن صلت اسلام قبول کر لینے کے قریب تھا۔

6148- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

یزید بن ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع

6145- سنن ابو داؤد: 5010، سنن ابن ماجہ: 3755

6146- راجع الحدیث: 2802

6147- راجع الحدیث: 3841

6148- راجع الحدیث: 2477

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الأَكْوَعِ: أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالقَوْمِ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءٌ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ، حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ اليَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النِّيرَانُ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ» فَلَمَّا تَصَافَّ القَوْمُ، كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ،

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہٰذا سواری سے اتر پڑے اور حدی خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءٌ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹوں کو کون ہانک رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا عامر کے لیے تو جنت واجب ہوگئی۔ یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور نفع اٹھانے دیجئے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیبر جا پہنچے اور ہم نے ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا لیکن ہمیں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے دن جب شام ہوئی تو لوگوں نے بڑی آگ سلگائی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز کے گوشت کے لیے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے نبی ﷺ نے فرمایا ہانڈیوں کو الٹ دو اور ان کو توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں الٹا کر دھو نہ لیں؟ فرمایا چلو ایسا کر لو جب لوگوں نے صف بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی پر ضرب لگانے کے لیے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آ لگی اور اسی زخم سے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا

فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا، فَقَالَ لِي: «مَا لَكَ» فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ: «مَنْ قَالَهُ»، قُلْتُ: قَالَهُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ»

۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کے خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا کون کہتا ہے؟ نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری کہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ اس کے لیے تو دگنا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ وہ تو جاہد اور مجاہد تھا۔ عرب میں ایسے جوانمرد کی مثال نہیں۔

6149 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالقَوَارِيرِ» قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ، لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ: «سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ»

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا۔ اے انجشہ! تیرے خرابی ہو، شیشے والی سواری کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اور کہتا تو لوگوں کو ناگوار ہوتا چنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سواری۔

91- بَابُ هِجَاءِ المُشْرِكِينَ

مشرکین کی ہجو

6150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَكَيْفَ بِنَسَبِي» فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت مانگی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟ عرض کی میں آپ کے نسب کو آٹے سے بال کی طرح کھینچ نکالوں گا۔

6149- انظر الحدیث: 6211,6210,6209,6202,6161 صحیح مسلم: 5990

6150- راجع الحدیث: 4145,3531

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: «لاَ تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے جواب دیا کرتے تھے۔

6151- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَخًا لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ» يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ، قَالَ:

[البحر الطويل]

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالكَافِرِينَ المَضَاجِعُ

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بات ذکر کرتے ہوئے بتائی کہ فرمایا، تمہارا یہ بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَالأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

زبیدی زہری، سعید اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6152- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ: يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔ اے حسان! اللہ کے رسول کی جانب سے جواب دو۔

6151- راجع الحديث: 2155

6152- راجع الحديث: 453

«يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

6153 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ: "اهْجُهُمْ - أَوْ قَالَ: هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ"

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہجو کہو یا فرمایا کہ ان کی ہجو کہو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔

92- بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الغَالِبَ عَلَى الإِنْسَانِ الشِّعْرُ، حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالعِلْمِ وَالقُرْآنِ

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو ذکر اللہ علم دین اور قرآن کریم پر غالب آجائے

6154 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

6155 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا»

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

93- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرِبَتْ يَمِينُكِ، وَعَقْرَى حَلْقَى»

نبی ﷺ کے فرمان: دائیں ہاتھ خاک آلود اور سر منڈی

6156 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی نے مجھ سے اندر آنے کی

6153- راجع الحدیث: 3213

6155- صحیح مسلم: 5853، سنن ابوداؤد: 3759

6156- راجع الحدیث: 2644

بَعْدَ مَا نَزَلَ الحِجَابُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: «ائْذَنِي لَهُ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ» قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُولُ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ»

اجازت مانگی سو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ عروہ کا بیان ہے کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ان رشتوں کو حرام سمجھو جسے نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

6157 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، لِأَنَّهَا حَاضَتْ، فَقَالَ: «عَقْرَى حَلْقَى - لُغَةُ لِقُرَيْشٍ - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا» ثُمَّ قَالَ: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ» - يَعْنِي الطَّوَافَ - قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا»

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے واپسی کا قصد فرمایا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر افسردہ کھڑی تھیں کیونکہ انہیں حیض آگیا تھا۔ آپ نے قریشی محاورے کے لحاظ سے فرمایا کہ سرمنڈی کیا تم ہمیں روکنے والی ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم قربانی کے دن والا واپسی کا طواف کر چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

94- بَابُ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا

لفظ زَعَمُوا کے متعلق

6158 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابو طالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہو میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا کہ

-6157 راجع الحديث: 5329,294

-6158 راجع الحديث: 280

فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ» قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى

کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مرحبا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! والدہ کی طرف سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے فلاں بن ہبیرہ کو جو پناہ دی ہے میں اس کو قتل کرنیوالا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

95- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

لفظ وَيْلَكَ کہنے کے بارے میں

6159- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ سواری کا اونٹ ہے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ تم پر افسوس۔

6160- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لیے جارہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سوار ہو جاؤ۔

6161- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

ثابت بنانی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن

6159- راجع الحدیث:1690

6161- راجع الحدیث:6149

ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ غُلاَمٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالقَوَارِيرِ»

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک سیاہ غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو آہستہ چلا۔

6162 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ - ثَلاَثًا - مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلاَنًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ "

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگرچہ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پاک نہ ٹھہرائے۔

6163 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالضَّحَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا، فَقَالَ ذُو الخُوَيْصِرَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ، مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ» فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: «لاَ، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ

ابوسلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی آدمی نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے اجازت عطا فرمایئے۔ کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھ اور بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے سامنے میں اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہونگے جیسے کمان سے تیر۔ پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور

6162- راجع الحديث: 2662

6163- راجع الحديث: 3610,3344

سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي القَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کی تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس علامت کا شخص مل گیا جو نبی کریم ﷺ نے بتائی تھی۔

6164 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، قَالَ: «وَيْحَكَ» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ، فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا بَيْنَ طُنُبَيِ المَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «خُذْهُ» تَابَعَهُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: «وَيْلَكَ»

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا فرمایا کہ تیری خرابی ہوکیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کردو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں۔ فرمایا تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت بھی نہیں۔ پس آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے لیکر صدقہ کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں۔ نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، فرمایا کہ تم لے لو، اسی طرح یونس زہری، عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے ویلك کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

6165 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عطاء بن یدیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ

6164- راجع الحديث:1936

6165- راجع الحديث:1452

حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَ الهِجْرَةِ شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا»

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے ہجرت کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ ہجرت بڑا دشوار کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں فرمایا کہ کیا تم اسے صدقے کرنے کے لیے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس جانب کام کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ فرمائے گا۔

6166 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ - قَالَ شُعْبَةُ: شَكَّ هُوَ - لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ " وَقَالَ النَّضْرُ، عَنْ شُعْبَةَ: «وَيْحَكُمْ» وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: «وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ»

واقد بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے یا تمہاری خرابی ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے یا تمہاری خرابی ہے۔

6167 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا، فَمَرَّ غُلاَمٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي، فَقَالَ: «إِنْ أُخِّرَ هَذَا، فَلَنْ يُدْرِكَهُ الهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم پر افسوس ہے، کیا تم نے اس کے لیے تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں فرمایا کہ تم تو اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ پس ہم نے عرض کی کیا ہمارا معاملہ بھی یہی ہے؟ فرمایا۔ ہاں اس دن ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ پھر مغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے

6166- راجع الحدیث: 4402,1742

6167- صحیح مسلم: 7338,6659

سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

96- بَابُ عَلاَمَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لِقَوْلِهِ: {إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ} [آل عمران: 31]

اللہ عزوجل سے محبت کی علامت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ ۳، آل عمران ۳۱)

6168 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

6169 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قرم، ابوعوانہ، اعمش، ابووائل۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6170 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ القَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اس سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے

6168- انظر الحديث: 6169، صحيح مسلم: 6660، 6661

6169- راجع الحديث: 6168

6170- صحيح مسلم: 6662

أَحَبَّ» تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

6171 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاَةٍ وَلاَ صَوْمٍ وَلاَ صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت سے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کی ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

97- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

آدمی کا آدمی سے کہنا کہ دور ہو جاؤ

6172 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا، فَمَا هُوَ؟» قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ»

ابو رجاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ الدخ۔ فرمایا کہ دور ہو جا۔

6173 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ: انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا حضرت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، حتیٰ کہ اسے پالیا جبکہ وہ بنی مغالہ کے محلے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ اسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی جانب دیکھا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں پڑھو کے رسول

6171- راجع الحدیث: 3688، صحیح مسلم: 6658,6657

6173- راجع الحدیث: 2638,1354

أَيِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: »آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ« ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: »مَاذَا تَرَى« قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ« قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا« قَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ: »اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ« قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنْ يَكُنْ هُوَ لاَ تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ«.

ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا کام خلط ملط ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں پوشیدہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہو۔ تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لیے اچھائی نہیں۔

6174 - قَالَ سَالِمٌ: فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ، يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، أَوْ زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهُ - هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ«

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ حضرت ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کی کوئی بات سنیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے اور ابن صیاد چادر اوڑھے لیٹا کچھ گنگنا رہا تھا۔ پس ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف! محمد آگئے۔ ابن صیاد نے چُپ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت میں رہنے دیتی تو معاملہ کھلتا۔

6174- راجع الحديث:2638

6175 - قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "خَسَأْتُ الكَلْبَ: بَعَّدْتُهُ {خَاسِئِينَ} [البقرة: 65]: مُبْعَدِينَ"

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اسکے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا ہونے سے پاک ہے۔

98- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَرْحَبًا

کسی سے مرحبا کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، میری بیٹی مرحبا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ اے ام ہانی! مرحبا۔

6176 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالوَفْدِ، الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: "أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَلاَ تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ

ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ مرحبا ایسے وفد کو جو ہمارے پاس ذلت اور ندامت کے بغیر آئے۔ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمارا قبیلہ ربیعہ ہے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلہ ہے لہٰذا ہم صرف کسی حرمت والے مہینے میں ہی آسکتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں کوئی ایسی مضبوط بات بتا دیجئے کہ جس کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اس کی جانب ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ چار چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں

6175- راجع الحديث: 3057,2638

6176- راجع الحديث: 53

وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ"

سے خمس ادا کر دیا کرو اور کدو کے تو بنے، سبز لاکھی۔ برتن لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتن میں پینے سے بچو۔

99- بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

لوگوں کو اُن کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

6177 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

6178 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ"

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

100- بَابُ لاَ يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا

6179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس بُرا ہو گیا ہے۔

6180 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس برا ہو گیا ہے اس

6177- راجع الحدیث: 3128، صحیح مسلم: 4504

6178- راجع الحدیث: 3188، سنن ابو داؤد: 2756

6180- صحیح مسلم: 5841، سنن ابو داؤد: 4978

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي» تَابَعَهُ عُقَيْلٌ

طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

101-بَابٌ: لاَ تَسُبُّوا الدَّهْرَ

زمانے کو برا نہ کہو

6181- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کی اولاد زمانے کو برا کہتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

6182 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تُسَمُّوا العِنَبَ الكَرْمَ، وَلاَ تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ "

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ خود ہی زمانہ ہے۔

102-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا الكَرْمُ قَلْبُ المُؤْمِنِ«

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کرم، مومن کا دل ہے

وَقَدْ قَالَ: »إِنَّمَا المُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ القِيَامَةِ « كَقَوْلِهِ: »إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ« كَقَوْلِهِ: »لاَ مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ« فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ المُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ المُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: {إِنَّ المُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا} [النمل: 34]

اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو روزِ قیامت مفلس ہوگا جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کسی کی بادشاہی بے انتہا نہیں انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں۔

6183 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

-6181 راجع الحديث: 4826، صحيح مسلم: 5823

-6182 انظر الحديث: 6183

-6183 راجع الحديث: 6182، صحيح مسلم: 5829

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيَقُولُونَ الكَرْمُ، إِنَّمَا الكَرْمُ قَلْبُ المُؤْمِنِ»

لوگ کرم کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

103-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فِيهِ الزُّبَيْرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کا کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان

اس کے متعلق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ اور کسی کے لیے نہیں سنا۔ فرماتے ہیں میرے ماں باپ تم پر قربان تیر چلاؤ۔ میرے خیال میں یہ غزوہ احد کی بات ہے۔

104-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا»

آدمی کا کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

6185 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ، مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آرہے تھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی کریم ﷺ اور آپ کی زوجہ مطہرہ دونوں زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرے گمان میں اپنے اونٹ کے اوپر سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت

6184- راجع الحديث: 2905

6185- راجع الحديث: 3085,371

وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ» فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ المَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ المَدِينَةِ - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى المَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سنبھالو چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف بڑھے۔ پھر ان کے اوپر ان کا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر ان کے کجاوے کو ٹھیک کر دیا تو دونوں سوار ہو گئے۔ اور روانہ ہو گئے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، آپ متواتر یہی کہتے رہے حتیٰ کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

105- بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام

6186- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ فَقُلْنَا: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ وَلاَ كَرَامَةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام قاسم رکھا۔ پس ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ابو قاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا درست نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

106- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

قَالَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

6187- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

6186- راجع الحدیث: 3114، صحیح مسلم: 5560

6187- راجع الحدیث: 3114، 3014

حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالُوا: لاَ نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے، جب تک نبی کریم ﷺ سے معلوم نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت رکھا کرو۔

6188 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

6189 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالُوا: لاَ نَكْنِيكَ بِأَبِي القَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ»

ابو المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں گے اور نہ اس سے آپ کی آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

107- بَابُ اسْمِ الحَزْنِ

حزن نام رکھنا

6190 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: لاَ أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: «فَمَا زَالَتِ الحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ»

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔ کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد سے حزن ہمارے خاندان کا ہو کر رہ گیا۔

6188- راجع الحدیث: 3539,110

6189- راجع الحدیث: 6186,3114

6190- سنن ابو داؤد: 4956

6190م - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمَحْمُودٌ هُوَ ابْنُ غَيْلاَنَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا

علی بن عبداللہ اور محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

108- بَابُ تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

نام کو اچھے نام سے بدلنے کا باب

6191 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ، فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «مَا اسْمُهُ» قَالَ: فُلاَنٌ، قَالَ: «وَلَكِنْ أَسْمِهِ المُنْذِرَ» فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ المُنْذِرَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ منذر بن ابو اسید جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مصروف ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے بھجوا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منذر ہے۔ پس اس دن سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

6192 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ"

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم خود کو پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

6193 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ

عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن المسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا

6190م- انظر الحدیث: 6193

6191- صحیح مسلم: 5586

6192- صحیح مسلم: 5572، سنن ابن ماجہ: 3717

6193- راجع الحدیث: 6190

الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَحَدَّثَنِي: أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مَا اسْمُكَ« قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: »بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ« قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: »فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ«

حزن کے متعلق بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن ہمارے گھر کا ہوکر رہ گیا۔

109-بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے

وَقَالَ أَنَسٌ: »قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي ابْنَهُ«

نبی کریم ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا یعنی اپنی صاحبزادے کو۔

6194- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ«

اسمٰعیل کا بیان ہے: میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ فرمایا کہ وہ کم سنی ہی میں وفات پاگئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کے صاحبزادے حیات رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

6195 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ«

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

6196 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »سَمُّوا بِاسْمِي

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے

6194- سنن ابن ماجہ:1510

6195- راجع الحدیث:1382

6196- راجع الحدیث:3114

وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ « وَرَوَاهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اس کو حضرت انس نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6197 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ «

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

6198 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ «. وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لیے دعائے برکت کی اور پھر اسے میرے حوالے کر دیا اور یہ حضرت ابوموسیٰ کے سب سے بڑا ابڑے بیٹے تھے۔

6199 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: »انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ « رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

110- بَابُ تَسْمِيَةِ الوَلِيدِ

ولید بن ولید کا نام

6200 - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ،

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی

6197- راجع الحدیث:110

6198- راجع الحدیث:5467

6199- راجع الحدیث:1043

6200- راجع الحدیث:797 صحیح مسلم:1539 سنن ابن ماجہ:1244

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: »اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ«

اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا فرما۔ قبیلہ مضر کی شدید پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسی قحط سالی مسلط فرما دے۔

111- بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنَ اسْمِهِ حَرْفًا

اپنے کا نام گھٹا کر لینا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَبَا هِرٍّ«

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بلی والے۔

6201- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا عَائِشَ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ« قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لاَ نَرَى

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائش! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

6202- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ، وَأَنْجَشَةُ غُلاَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَنْجَشُ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ«

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوار تھیں اور نبی کریم ﷺ کا غلام انجشہ سواریوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انجش! اپنی شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

6201- راجع الحدیث: 3217

6202- راجع الحدیث: 6149

112- بَابُ الكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

6203 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ - قَالَ: أَحْسِبُهُ - فَطِيمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ» نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلاَةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا، فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ، ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا

ولادت سے قبل بچے کی کنیت رکھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے عمدہ اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا اور میرا خیال ہیں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لائے تو فرماتے۔ اے ابو عمیر! نغیر کا کیا ہوا؟ وہ نغر کے ساتھ کھیلتے تھے۔ کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے، چنانچہ آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے۔

113- بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

6204 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الجِدَارِ إِلَى المَسْجِدِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ»

ایک کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا۔ جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا نام ابو تراب نبی کریم ﷺ نے رکھا تھا۔ کہ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شکر رنجی ہوئی تو باہر نکل آئے اور مسجد میں دیوار کے ساتھ لیٹ گئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ پیچھے تشریف لائے تو راوی بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے کہ اے ابو تراب!

6203- راجع الحدیث:6129

6204- راجع الحدیث:441

اٹھو۔

114-بَابُ أَبْغَضِ الأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

6205 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْنَى الأَسْمَاءِ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الأَمْلاَكِ»

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا نام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام ملک الملک رکھا ہوگا۔

6206 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، - رِوَايَةً - قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ» - وَقَالَ سُفْيَانُ: غَيْرَ مَرَّةٍ -: «أَخْنَعُ الأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الأَمْلاَكِ» قَالَ سُفْيَانُ: " يَقُولُ غَيْرُهُ: تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ "

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام سفیان نے کئی بار کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔

115-بَابُ كُنْيَةِ المُشْرِكِ

وَقَالَ مِسْوَرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ»

مشرک کی کنیت رکھنا

حضرت مسور رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابو طالب ارادہ کرے۔

6207- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ، قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَا حَتَّى مَرَّا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دراز گوش پر سوار ہوئے، جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی جانب سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے چلے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے قبل کی بات ہے۔ آپ تشریف لے گئے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن

6205- انظر الحدیث: 6206، صحیح مسلم: 5575، سنن ابو داؤد: 4961، سنن ترمذی: 2837

6206- راجع الحدیث: 6205

6207- راجع الحدیث: 2987

بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ

سلول بھی تھا اور یہ عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے قبل کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کا غبار پڑا تو ابن ابی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر دھول نہ اڑاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے۔ پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا۔ جناب! آپ کی یہ بات مجھے پسند نہیں۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں ازیت نہ دیا کریں جو آپ کے پاس جائے اسے یہ قصے سنا دیا کریں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے الجھ جاتے لیکن رسول اللہ ﷺ انہیں مسلسل چپ کراتے رہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے جانور پر سوار ہو کر تشریف لے گئے حتیٰ کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات سنی؟ عبداللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے والد آپ پر فدا ہوں، آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سردار بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے مسترد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو جھلا

وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ} [آل عمران: 186] الآيَةَ. وَقَالَ: {وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ} [البقرة: 109] فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي العَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ، مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الكُفَّارِ، وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَسْلَمُوا

کر وہ ایسا کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرمادیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں سے بہت کچھ برا سنو گے ۔(پ ۴، آل عمران ۱۸۶) اور فرمایا: بہت کتابیوں نے چاہا۔ (پ ۱، البقرۃ ۱۰۹) چنانچہ رسول اللہ ﷺ برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے حتیٰ کہ ان سے درگزر کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ غزوہ بدر میں اللہ نے کفار کے سرگروہوں اور قریش کے سرداروں کو آپ کے ذریعے چن چن کر قتل کروایا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کامیاب ہوکر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرکردوں اور قریش کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سلول اور اس کے ساتھ مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اب اسلام کو غلبہ حاصل ہوگیا ہے لہٰذا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر اسلام کی بیعت کر لی اور خود کو مسلمان ظاہر کیا۔

6208 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، لَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ جو آپ کی پشت پناہی کرتے اور غضبناک ہوتے پہنچایا؟ فرمایا، ہاں وہ اب ہلکی آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

116-بَابٌ: المَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ

وضاحت نہ کرنا

6208- راجع الحدیث:3883

عَنِ الكَذِبِ

جھوٹ نہیں

وَقَالَ إِسْحَاقُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: كَيْفَ الغُلاَمُ؛ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَدَأَ نَفَسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ. وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا فوت ہوگیا انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اب اس کی جان سکون میں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

6209- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَحَدَا الحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ، وَيْحَكَ بِالقَوَارِيرِ»

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے اور ہانکنے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انخشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

6210- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ غُلاَمٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ» قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ

ثابت اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے اور انخشہ نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انجشہ! ان شیشوں کی سواری کو آہستہ لے کر چل۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ یعنی عورتوں کو۔

6211- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لاَ تَكْسِرِ القَوَارِيرَ» قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے اونٹ ہانکنے والے کا نام انجشہ تھا اور اس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! آہستہ چلا، شیشوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ یعنی نازک خواتین کو۔

6209- راجع الحدیث: 6149

6210- صحیح مسلم: 5991,5990

6211- راجع الحدیث: 6149، صحیح مسلم: 5994

6212 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی کمی نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

117- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

آدمی کا کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ سچ نہیں ہے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ: «يُعَذَّبَانِ بِلاَ كَبِيرٍ، وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ»

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور حالانکہ وہ بڑا گناہ ہے۔

6213 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ»

یحییٰ بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کبھی وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچ بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیا کرتا ہے۔

118- بَابُ رَفْعِ البَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

آسمان کی طرف نظر کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {أَفَلاَ يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ} [الغاشية: 18]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا۔ (

6212- راجع الحديث: 2627

6213- راجع الحديث: 5762,3210

وَقَالَ أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

پ ۳۰، الغاشیہ ۱۷۔۱۸) ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا۔

6214- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الوَحْيُ، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی کا نزول کچھ دنوں کے لیے موقوف ہو گیا تو ایک دن میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

6215- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَرَأَ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ}"

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تھے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی جانب دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۹۰)

119- بَابُ نَكْتِ العُودِ فِي المَاءِ وَالطِّينِ

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا

6216- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے

6214- راجع الحدیث: 4,3

6215- راجع الحدیث: 4569,117

6216- راجع الحدیث: 3693,3674

وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ المَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ« فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: »افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ« فَإِذَا عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: »افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ« فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ، فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللَّهُ المُسْتَعَانُ

پانی اور مٹی میں مارتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں گیا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پس میں نے انکے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ اور اسے جنت کی خوشخبری دو لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی یا اسکے لیے ہوگی میں گیا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دے کر وہ بات بتائی جو حضور ﷺ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

120- بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا

6217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ الأَرْضَ بِعُودٍ، فَقَالَ: »لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟

6217- راجع الحديث: 1362

مَقْعَدِهِ مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ » فَقَالُوا: أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: " اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] " الآيَةَ

فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ ۳۰، الیل ۵)

121- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت تکبیر تسبیح

6218- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجَرِ - يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ» وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے کہا۔ سبحان اللہ! کتنے خزانے اور کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو حجروں والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواجِ مطہرات تھیں تا کہ وہ نماز پڑھیں بہت سے کپڑے پہننے والی عورتیں بروز قیامت میں برہنہ ہونگی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی۔ کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے کہا: اللہ اکبر۔

6219- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي المَسْجِدِ فِي العَشْرِ الغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ العِشَاءِ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ المَسْجِدِ الَّذِي

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں معتکف تھے۔ پس وہ عشا کے وقت کچھ دیر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لیے کھڑی ہو گئیں تو چھوڑنے کے لیے نبی کریم ﷺ بھی کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے قریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا مکان عالیشان

6218- راجع الحديث: 115

6219- راجع الحديث: 2035

عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِمَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا»

تھا تو پاس سے دو انصاری گزرے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا پھر وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے عرض کی۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب لگی فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے خدشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ نہ ڈال دے۔

122- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الخَذْفِ

کنکری پھینکنے کی ممانعت

6220 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لاَ يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلاَ يَنْكَأُ العَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ العَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ»

عقبہ بن صہبان ازدی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کنکری پھینکنے سے ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو ضرب پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوڑتی یا دانت توڑتی ہے۔

123- بَابُ الحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

چھینکنے والا الحمد اللہ کہے

6221 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: «هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ»

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دو شخصوں نے چھینکا تو ایک کے جواب میں آپ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے جواب میں نہ کہا۔ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد اللہ کہا اور دسرے نے الحمد اللہ نہیں کہا۔

124- بَابُ تَشْمِيتِ العَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

چھینک کر الحمد للہ کہنے والے کو جواب

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

6220- راجع الحدیث: 4841

6221- انظر الحدیث: 6225، صحیح مسلم: 7411، سنن ابو داؤد: 5039، سنن ترمذی: 2742، سنن ابن ماجہ: 3713

6222 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ، وَالمَيَاثِرِ "

مروی ہے۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں ممانعت فرمائی ہے۔ ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، نیز ریشم دیباج۔ سندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

125- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ العُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

چھینک کے وقت کیا مستحب ہے اور جمائی کے وقت کیا مکروہ ہے

6223- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ العُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد اللہ کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہیے اور جمائی لینے والا جب ہاہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

126- بَابُ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

چھینکنے والے کو کیا جواب دے؟

6224- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں

6222- راجع الحدیث:1239

6223- راجع الحدیث:3289

6224- سنن ابو داؤد:5033

دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"

سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد اللہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ یرحمک اللہ کہے اور جب یرحمك الله کہے تو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم بھی کہے۔

127- بَابُ لَا يُشَمَّتُ العَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

اگر چھینکنے والا الحمد اللہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے

6225 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي، قَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ»

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ اس نے الحمد اللہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔

128- بَابُ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

جب جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے

6226- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ العُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد اللہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس سے یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ مقدور بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

☆☆☆☆☆

6225- راجع الحدیث: 6221

6226- راجع الحدیث: 3289

بسم اللہ الرحمن الرحیم

79- كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ

1-بَابُ بَدْءِ السَّلاَمِ

6227 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اجازت مانگنا

سلام میں پہل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ میٹر تھا۔ جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یعنی فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کو صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

2-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا، وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلاَ تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ، وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ، لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ} [النور: 28] وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الحَسَنِ، لِلْحَسَنِ: إِنَّ نِسَاءَ العَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ

فرمانِ الٰہی ہے:

ارشاد باری تعالی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ (پ

6227- راجع الحدیث: 3326

وَرُءُوسَهُنَّ؛ قَالَ: «اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ». قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ} [النور: 30] وَقَالَ قَتَادَةُ: " عَمَّا لاَ يَحِلُّ لَهُمْ {وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ} [النور: 31] {خَائِنَةَ الأَعْيُنِ} [غافر: 19]: مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ " وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لاَ يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ، مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الجَوَارِي الَّتِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

۲۹، النور ۲۷-۲۹) سعید بن ابوالحسن نے حسن بصری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (پ ۲۹، النور ۳۰) قتادہ کا بیان ہے کہ یہ ان کے لیے حلال نہیں ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ (پ ۲۹، النور ۳۱) نظر کی خیانت اسی کو کہتے ہیں کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے متعلق زہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسے دیکھنا درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ عطائے نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے جو مکہ مکرمہ میں فروخت ہونے کے لیے آتی ہیں سوائے اس کے جسے خریدنے کا ارادہ ہو۔

6228- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ الفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ، وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الفَضْلِ، فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ

سلیمان یسار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک خوبصورت شخص تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہوگئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ معلوم کرنا تھا۔ پس حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور انہیں اس کے حسن نے متاثر کیا۔ جب نبی کریم ﷺ اس عورت کی جانب متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی طرف دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک پیچھے کیا اور حضرت فضل

6228- راجع الحدیث: 1513

اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تھوڑی پکڑ کر منہ دوسری جانب کر دیا تا کہ اسے نہ دیکھیں۔ اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور سواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ تو کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

6229- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ: «إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ» قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیکہ یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، ازیت دینے والی چیز کو ہٹا دینا، سلام کو جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

3- بَابٌ: السَّلاَمُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے

{وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا} [النساء: 86]

جب کوئی تہنیت دے تو اسے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

6230- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلاَمُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو، جب نبی کریم ﷺ فارغ ہوئے تو چہرہ مبارک ہماری جانب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے،

6229- راجع الحدیث: 2495

6230- راجع الحدیث: 831

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الكَلاَمِ مَا شَاءَ "

جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اختیار ہے کہ جو چاہو دعا مانگے۔

4- بَابُ تَسْلِيمِ القَلِيلِ عَلَى الكَثِيرِ

کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

6231 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الكَبِيرِ، وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کیا کریں۔

5- بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى المَاشِي

سوار پیدل کو سلام کرے

6232 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي، وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کیا کریں۔

6- بَابُ تَسْلِيمِ المَاشِي عَلَى القَاعِدِ

پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

6233 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ

6231- انظر الحدیث: 6234,6233,6232، سنن ترمذی: 6231

6232- راجع الحدیث: 6231، صحیح مسلم: 5611، سنن ترمذی: 5199

6233- راجع الحدیث: 6232,6231

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي، وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

7-بَابُ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الكَبِيرِ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

6234 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الكَبِيرِ، وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

8-بَابُ إِفْشَاءِ السَّلاَمِ

سلام کو پھیلانا

6235 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ المَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ. وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ المَيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ"

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا: بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا کرنا، اس کے علاوہ چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم دیباج۔ قسی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

9-بَابُ السَّلاَمِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ المَعْرِفَةِ

جاننے والا اور انجان کو سلام کرنا

6236 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6234- راجع الحدیث:6231

6235- راجع الحدیث:1239

6236- راجع الحدیث:12

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ»

سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اسلام میں کیا بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام میں کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

6237 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ" وَذَكَرَ سُفْيَانُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے تین دفعہ زہری سے سنا ہے۔

10- بَابُ آيَةِ الحِجَابِ

پردے کی آیت

6238 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، «أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا القَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا، وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا المُكْثَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ کی ظاہری حیات مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی لہٰذا مجھے پردہ کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ اس کا حکم کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہل نازل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم ﷺ حالتِ عروسی میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی۔ چنانچہ لوگ کھانا کھا کر باہر نکل گئے لیکن کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ

6237- راجع الحدیث: 6077

6238- راجع الحدیث: 4791

وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا، فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَأُنْزِلَ آيَةُ الحِجَابِ، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا»

کھڑے ہوئے اور باہر نکل گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ کے حجرے کے دروازے پر جا پہنچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہونگے چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا، حتیٰکہ حضرت زینب کے گھر آگئے لیکن وہ بیٹھے ہوئے تھے اور اب تک نہیں گئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے۔ پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہونگے لہذا آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ چلے گئے تھے چنانچہ اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی لہذا آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

6239- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ، دَخَلَ القَوْمُ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ القَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ القَوْمِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ، فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ} [الأحزاب: 53] الآيَةَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "فِيهِ مِنَ الفِقْهِ: أَنَّهُ

ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو لوگ آئے، کھانا کھایا اور کچھ حضرات بیٹھے باتیں کرتے رہے آپ نے یوں ظاہر کہ گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوگئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ پیچھے بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم ﷺ جب اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہوکر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوگئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان

6239- راجع الحديث: 4791،4205

لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ، وَفِيهِ: أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا"

والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)

6240 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ، قَالَتْ: فَلَمْ يَفْعَلْ، " وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ المَنَاصِعِ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ وَهُوَ فِي المَجْلِسِ، فَقَالَ: عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الحِجَابُ " قَالَتْ: »فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الحِجَابِ«

عروہ زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اپنی ازواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لیے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک دن حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں اور وہ طویل قامت عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرف اس غرض سے کہا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ اللہ عزوجل نے پردے کی آیت نازل فرما دی۔

11-بَابٌ: الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ البَصَرِ

نظر پڑ جانے کے سبب اجازت لینے کا حکم

6241 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، -حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا -عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: »لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ البَصَرِ«

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حجروں میں سے ایک حجرے میں جھانکا۔ نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک میں اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر مبارک کھجا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مارتا۔ اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

6242 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ،

عبید اللہ بن ابوبکر نے حضرت انس بن مالک رضی

6240- راجع الحدیث:146، صحیح مسلم:5636

6241- راجع الحدیث:5924

6242- انظر الحدیث:6900,6889، صحیح مسلم:5606، سنن ابو داؤد:5171

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، أَوْ: بِمَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ»

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تیر کا پھل یا کئی پھل لے کر گئے اور گویا یا آپ اسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیر ماردیں۔

12-بَابُ زِنَا الجَوَارِحِ دُونَ الفَرْجِ

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا

6243 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ»

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے زیادہ لَمم سے مشابہہ اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو لَمم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرمایا دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کردیتی ہے۔

13-بَابُ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلاَثًا

سلام کرنا اور تین مرتبہ اجازت لینا

6244 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا»

ثمامہ بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے۔

6245 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود

6243- انظر الحدیث:6612، صحیح مسلم:6695، سنن ابو داؤد:2152

6244- راجع الحدیث:94

6245- راجع الحدیث:2062

سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ، إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لاَ يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ القَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ القَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، بِهَذَا

تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔ پس میں واپس لوٹ آیا کہا گیا کہ آپ کو کھڑا رہنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کو اس کی دلیل پیش کرنا۔ کہ آیا ہم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کی گواہی وہی دیگا جو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ وہاں موجود لوگوں میں سب سے کم عمر میں تھا۔ پس میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن بسر نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

14- بَابُ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ

جب کسی شخص کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت مانگے

قَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هُوَ إِذْنُهُ»

سعید، قتادہ، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے لیے وہی اجازت ہے۔

6246- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ، الحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ انہیں بلا کر لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت مانگی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی

6246- راجع الحدیث: 5375، سنن ترمذی: 2477

فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

15-بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا

6247 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ« وَقَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ«

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا عمل یہی تھا۔

16-بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کا سلام کرنا

6248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: »كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الجُمُعَةِ« قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: "كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ، تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ - قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ - فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ، فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا، وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا، فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلاَ نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الجُمُعَةِ"

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جمعہ کے دن کی بہت خوشی مناتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کس سبب سے؟ فرمایا ہمارے پاس ایک بڑی بی تھیں جو ہمیں بضاعہ کی جانب بھیجتی تھیں۔ ابن مسلم کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چقندر کی جڑیں لے لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں جو کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر واپس لوٹتے اور اسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش کرتی جس کے سبب ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

6249 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں

-6247 صحیح مسلم:5628، سنن ترمذی:2696

-6248 راجع الحدیث:938

-6249 راجع الحدیث:3217

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ» قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، تَرَى مَا لاَ نَرَى، تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَقَالَ يُونُسُ، وَالنُّعْمَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَبَرَكَاتُهُ

سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ مراد تھے شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس نعمان، زہری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روایت میں وبرکاتہ بھی ہے۔

17- بَابٌ إِذَا قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

جب کوئی کہے کہ کون؟ تو جواب میں کہے کہ میں!

6250 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ البَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: «أَنَا أَنَا» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس قرضے کے سلسلے حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسند گزرا۔

18- بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلاَمُ

جواب میں عَلَيْكَ السَّلَامُ کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: «وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَدَّ المَلاَئِكَةُ عَلَى آدَمَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

6251 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ المَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ،

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں رونق افروز تھے۔ پس اُس نے نماز پڑھی، پھر سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔ پھر واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی

6250- راجع الحدیث: 2127، صحیح مسلم: 5600,5601,5602، سنن ابو داؤد: 5187، سنن ترمذی: 2711، سنن ابن ماجہ: 3709

6251- راجع الحدیث: 757، صحیح مسلم: 884، سنن ابو داؤد: 885، سنن ترمذی: 2692، سنن ابن ماجہ: 3695،

فَقَالَ: »وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، فَارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ« فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: »إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا« وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الأَخِيرِ: »حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا«.

ہے۔ دوسری بار یا تیسری دفعہ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو حتیٰ کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جایا کرے، پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھا لو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابو اسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

6252 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

19-بَابُ إِذَا قَالَ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے

6253 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: »إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ« قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

20-بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک کا اختلاط ہو

6254 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن

6252- راجع الحديث: 757

6253- راجع الحديث: 3217' صحیح مسلم: 6253,6251' سنن ترمذی: 2880,2693' سنن ابن ماجه: 3696

6254- راجع الحديث: 2987

الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَاليَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي المَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا المَرْءُ، لاَ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلاَ تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَاليَهُودُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ البَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُونَهُ بِالعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنائی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی جانب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے روانہ ہوئے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر سے قبل کا واقعہ ہے۔ آپ روانہ ہوگئے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی موجود تھے ان میں عبداللہ بن ابی سلول بھی موجود تھا اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں تھے جب مجلس پر سواری کی دھول پڑی تو ابن اُبی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر دُھول نہ اڑاؤ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہوگئے۔ پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن اُبی بن سلول رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب! آپ کا یہ عمل مجھے پسند نہیں۔ اگر یہ پیغام حق ہے تو مجسلوں میں آکر ہمیں تنگ نہ کیا کرو بلکہ جو آپ کے پاس جائے اُسے یہ قصّے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تکرار ہونے لگی حتیٰ کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑ پڑنے پر آمادہ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں برابر خاموش کراتے رہے، پھر اپنے جانور پر سوار ہوکر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا، اے سعد! تم نے سنا جو ابو حُباب نے کہا۔ اس سے عبداللہ بن اُبی مراد تھا اور اُس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ انہوں نے عرض گزار کی کہ یا رسول اللہ! اُسے معاف فرما دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا بیشک اس شہر کے لوگ اس بات پر متفق ہوگئے تھے

کہ اُسے اپنا سردار بنا کر اس کی تاجپوشی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس حق کے ذریعے جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات سے وہ تکو گیا ہے اور اسی لیے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا۔

21-بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا، وَلَمْ يَرُدَّ سَلاَمَهُ، حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ، وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ العَاصِي

جو اس وقت تک گناہ گار شخص کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ گناہوں سے تائب نہ ہو جائے

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: «لاَ تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الخَمْرِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

6255- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: "يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ أَمْ لاَ؟ حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً، وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الفَجْرَ"

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت فرما دی تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور میرے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ یہاں تک کہ اسی حالت میں پورے پچاس دن گزر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ قبول ہونے کا مژدہ سنایا۔

22-بَابٌ: كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلاَمُ

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

6256- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول

6255- راجع الحديث: 2757

6256- راجع الحديث: 2935

عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ اليَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ"

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُن کی بات سنی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے تو میں نے وَعَلَيْكُمْ یعنی تم پر بھی ہو، کہہ دیا تھا۔

6257 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ اليَهُودُ، فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ"

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کریں تو اُن کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو۔

6258 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ"

عبیدہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو اُن کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

23-بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى المُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

مسلمانوں کے خلاف لکھی ہوئی تحریر دیکھنا جو حالات کی خبر دینے کے لیے لکھی گئی ہو

6259 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ العَوَّامِ وَأَبَا

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہما کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ، حتیٰ کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک

6257- انظر الحديث:6928

6258- انظر الحديث:6926' صحيح مسلم:5617

6259- راجع الحديث:3983

مَرْثَدٍ الغَنَوِيَّ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ، فَقَالَ: »انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ « ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ المُشْرِكِينَ، مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى المُشْرِكِينَ، قَالَ: فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْنَا: أَيْنَ الكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا، فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، قَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ: قُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَتِ الجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتِ الكِتَابَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ« قَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَا غَيَّرْتُ وَلاَ بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ القَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: »صَدَقَ، فَلاَ تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا« قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: فَقَالَ: "يَا عُمَرُ، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ " قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی جانب جارہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اُس سے کہا کہ وہ خط دیدو جو تمہارے پاس ہے۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بیانی نہیں کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں برہنہ کردوں گا ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری طرف سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی طرف بڑھایا جبکہ اس نے ازار کی جگہ کمبل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دیدیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اِس پر کس چیز نے ابھارا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تبدیلی آئی اور نہ میں بدل گیا ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے صحابہ میں سے وہاں میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ کہا، ان سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑادوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عمر! تمہیں کیا معلوم کہ اللہ

تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشکبار ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

24-بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ الكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ

اہلِ کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے؟

6260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ، فَأَتَوْهُ - فَذَكَرَ الحَدِيثَ - قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ، فَإِذَا فِيهِ: »بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الهُدَى، أَمَّا بَعْدُ«

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی کے لیے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اُس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہِ رُوم کے لیے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

25-بَابٌ: بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الكِتَابِ

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے؟

6261 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ« . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَجَرَ خَشَبَةً، فَجَعَلَ المَالَ فِي جَوْفِهَا،

عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اُس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار رکھے، پھر اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اُس میں رکھ دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے لکڑی کھولی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اس کے لیے رکھا کہ یہ فلاں

6260- راجع الحدیث: 7,5

6261- راجع الحدیث: 1498

وَ كَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً: مِنْ فُلاَنٍ إِلَى فُلاَنٍ"

کی جانب سے فلاں کے لیے ہے۔

26-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ

6262- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ، فَقَالَ: " قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ: خَيْرِكُمْ " فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ المَلِكُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ أَبِي الوَلِيدِ، مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ: «إِلَى حُكْمِكَ»

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتر آئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا کہ اپنے میں بہتر شخص کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لیے اترے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اِن کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں اُنہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابوالولید کے واسطے سے حضرت ابوسعید کے بیان میں عَلٰی حُكْمِكَ کی جگہ مجھے إِلٰى حُكْمِكَ بتایا ہے۔

27-بَابُ المُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ، وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ» وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: «دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری طرف بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

6262- راجع الحدیث: 3043

6263- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ المُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں مصافحہ کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

6264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: «كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ»

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابوعقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدّ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

28- بَابُ الأَخْذِ بِاليَدَيْنِ

دونوں کا ہاتھ پکڑنا

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ابْنَ المُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

6265- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ، التَّشَهُّدَ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ القُرْآنِ: «التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا: السَّلاَمُ - يَعْنِي - عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابومعمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے میں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر مجھے اس طرح تشہد سکھایا۔ جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے یعنی تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں چونکہ اس وقت آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے السلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

6263- سنن ترمذی: 2729

6264- راجع الحدیث: 3694

6265- راجع الحدیث: 831، صحیح مسلم: 899، سنن نسائی: 1170

فائدہ: لغت میں تشہد کے معنی ہیں گواہ بننا یا گواہی دینا۔ عرف میں کلمۂ شہادت پڑھنا، مگر شریعت میں التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ التحیات اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا، اولاً حضور نے عرض کیا: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ" رب کی طرف سے ارشاد ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابًا عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ" ان دونوں قسموں کے کلاموں کو نمازی ادا کر کے اللہ کی توحید حضور کی رسالت کی گواہی دیتا ہے لیکن نمازی التحیات پڑھتے وقت معراج کی اس گفتگو کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ خود بارگاہ الٰہی میں تحیۃ اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کی نیت کرے (شامی) جیسے تکبیر تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل، حضرت اسماعیل کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے، ادھر خلیل اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے تھے تو اوپر سے پکارا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر بحکم پروردگار حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیت قربانی کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا: لِلّٰهِ الْحَمْدُ مگر اب تکبیر تشریق کہنے والا وہاں کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے ذکر الٰہی کی نیت کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۲)

29- بَابُ الْمُعَانَقَةِ، وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ

6266 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا» فَأَخَذَ بِيَدِهِ العَبَّاسُ فَقَالَ: أَلاَ تَرَاهُ، أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الثَّلاَثِ

معانقہ کرنے اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اُس مرض میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوالحسن رسول اللہ ﷺ کے مزاج کیسے ہیں؟ فرمایا، اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ تین دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے۔ خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھ لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جلد اس بیماری میں وصال فرما جائیں

6266- راجع الحدیث: 4447

عَبْدُ الْعَصَا، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ: فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا. قَالَ عَلِيٌّ: »وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا، وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا«

گے کیونکہ میں نے بنی عبدالمطلب نے چہرے وفات کے وقت دیکھے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی عرض کریں کہ خلافت کن کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہوجائے گا اور اگر ہمارے سوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لیے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرمادیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہٰذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا۔

30- بَابُ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

جو جواب میں لبیک وسعدیک کہے

6267 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلاَثًا: »هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ« قُلْتُ: لاَ، قَالَ: »حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا« ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، فَقَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: "هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ: أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ"

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک۔ اسی طرح تین دفعہ کہنے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے، یہی کہ اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے، یہی کہ جب وہ ایسا کریں تو انہیں عذاب نہ دے۔

6267م - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

ہدبہ، ہمام، قتادہ، حضرت انس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

6268 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ، بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم سے ربذہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں عشاء

6267- راجع الحديث: 5967

6267م- راجع الحديث: 2856

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ المَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ، عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» وَأَرَانَا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَقَلُّونَ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا» ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لاَ تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ» فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَبْرَحْ» فَمَكُثْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُ صَوْتًا، خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ لِزَيْدٍ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ. قَالَ الأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، نَحْوَهُ، وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ: «يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلاَثٍ»

کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور اُحد پہاڑ ہمارے سامنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر! اگر میرے پاس کوہ اُحد جتنا بھی سونا آئے اور ایک رات یا تین راتیں گزر جانے کے بعد میرے پاس ایک اشرفی بھی باقی رہ جائے تو یہ مجھے پسند نہیں ہے مگر یہ کہ کسی کا قرض ادا کرنا ہو، ورنہ اللہ کے بندوں پر یوں یوں اور یوں خرچ کر دوں اور ہمیں اپنے دستِ مبارک کے اشارے سے منظر دکھایا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ وافر مال والے قیامت میں قلاش ہوں گے۔ مگر جو اللہ کے بندوں پر یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر فرمایا کہ تم اُس وقت تک اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آجاؤں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے حتیٰ کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر میں نے ایک آواز سنی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آ گیا۔ میں پتہ کرنے کے لیے جانا چاہتا تھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد یاد آ گیا کہ جگہ سے نہ ہٹنا، لہٰذا میں ٹھہرا رہا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آ گیا۔ مجھے حضور کا ارشاد یاد آ گیا تو میں ٹھہرا رہا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرائیل تھے جنہوں نے آکر مجھے بتایا کہ میرا جو اُمتی اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے۔ میں نے زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کی راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے ربذہ میں یہ حدیث حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی۔ اعمش، ابوصالح نے بھی حضرت ابوذر

غفاری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوشہاب نے اعمش سے جو روایت کی اُس میں ہے کہ وہ میرے پاس تین روز سے زیادہ ٹھہرے۔

31-بَابٌ: لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

کوئی آدمی کسی آدمی کو اُس کی جگہ سے نہ اُٹھائے

6269- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اُس کی نشست سے اٹھا کر پھر خود وہاں نہ بیٹھے۔

32-بَابٌ

باب

{إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي المَجَالِسِ، فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا} الآيَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ۲۸، المجادلہ ۱۱)

6270 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ «يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو اٹھا کر اُس کی نشست پر بیٹھے، بلکہ جگہ دیا کرو اور کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اُس کی نشست سے اٹھا کر اُس کی جگہ پر بیٹھے۔

33-بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ، أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

بغیر اجازت مجلس سے یا گھر میں کھڑے ہو جانا یا اس لیے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اُٹھ کھڑے ہوں گے

6271 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

6270- راجع الحدیث: 911

6271- راجع الحدیث: 4791,4205

مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ، طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ» قَالَ: «فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلاَثَةٌ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا» قَالَ: «فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ» وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ} [الأحزاب: 53]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا} [الأحزاب: 53]

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح فرمایا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں ظاہر کیا کہ گویا اُٹھنے والے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہ اُٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ اُٹھ کھڑے ہوئے لہٰذا کچھ لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین شخص باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم ﷺ کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی اندر داخل ہونے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)

34- بَابُ الِاحْتِبَاءِ بِاليَدِ، وَهُوَ القُرْفُصَاءُ

گھٹنوں کو ہاتھوں کے گھیرے میں لے کر بیٹھنا

6272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے گھیرے لے کر

عَنْهُمَا، قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ« هٰكَذَا

تشریف فرما تھے۔

35- بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

قَالَ خَبَّابٌ: " أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، قُلْتُ: أَلاَ تَدْعُو اللهَ، فَقَعَدَ"

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے میں نے عرض کی کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ تو آپ اُٹھ بیٹھے۔

6273- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ« قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: »الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ«

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

6274- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، مِثْلَهُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: »أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ« فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

مسدّد نے بشر سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچنا۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش! آپ سکوت فرمائیں۔

36- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے

6275- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ قَالَ: »صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ«

ابنِ ابی مُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی اور پھر تیزی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

6273- راجع الحدیث: 2654

6274- راجع الحدیث: 2654

6275- راجع الحدیث: 851

37-بَابُ السَّرِيرِ

6276 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، تَكُونُ لِي الحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ، فَأَنْسَلُّ انْسِلاَلًا»

تخت

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی ضرورت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا پسند نہ کرتی اور آہستہ آہستہ ایک طرف ہوجاتی تھی۔

38-بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

6277 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو المَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الأَرْضِ وَصَارَتِ الوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «خَمْسًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «سَبْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «تِسْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «إِحْدَى عَشْرَةَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "لاَ صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرَ الدَّهْرِ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ"

جس کو تکیہ پیش کیا جائے

ابو الملیح کا بیان ہے میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم ﷺ کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کردیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس کے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضور ﷺ زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور تکیہ آپ کے اور میرے درمیان رہا۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے ہر ماہ تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ داؤدی روزوں پر نفلی روزوں پر فوقیت نہیں ہیں کہ ایک روز روزہ رکھنا اور دوسرے دن روزہ نہ رکھنا۔

6278 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ،

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام کی

6276- راجع الحدیث: 514

6277- راجع الحدیث: 1980,1131

6278- راجع الحدیث: 3287

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ - أَنَّهُ قَدِمَ الشَّأْمَ - ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَأَتَى المَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا، فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ؛ قَالَ: " أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ - يَعْنِي حُذَيْفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ كَانَ فِيكُمْ - الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي عَمَّارًا - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالوِسَادِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى} [الليل: 1] قَالَ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى " فَقَالَ: مَا زَالَ هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي، وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی جلیس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابودرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عرض کی کہ کوفے کا۔ پوچھا کہ کیا تم میں وہ آدمی موجود نہیں ہے جس کے سوا ایک راز کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت حذیفہ کیا تم میں وہ آدمی نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے بچایا ہوا ہے یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود آیت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا کہ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى فرمایا کہ یہ لوگ مجھے مسلسل شک میں ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت یونہی سنی ہے۔

39-بَابُ القَائِلَةِ بَعْدَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد قیلولہ

6279 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: «كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الجُمُعَةِ»

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ اور کھانا جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

40-بَابُ القَائِلَةِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں قیلولہ

6280 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے بڑھ کر اپنا کوئی اور نام پسند نہیں تھا۔ جب اُنہیں اس نام سے بلایا جاتا تو بہت خوش ہوتے ایک رسول

6279- راجع الحدیث: 938، سنن ابو داؤد: 1086

6280- راجع الحدیث: 441

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي البَيْتِ، فَقَالَ: »أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ« فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ: »انْظُرْ أَيْنَ هُوَ« فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي المَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: »قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ«

اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی بات ہوگئی ہے لہٰذا وہ غصے میں باہر چلے گئے ہیں اور یہاں نہیں ٹھہرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آ کر عرض کیکہ یا رسول اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور اُس وقت بھی وہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ اُن کی چادر ان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اس لیے وہ مٹی سے اٹ گئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اُن کے جسم سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے: ابو تراب کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتُراب کھڑے ہو جاؤ۔

41-بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم میں گیا اور وہاں قیلولہ کیا

6281 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: »أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ« قَالَ: »فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ، فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ« قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الوَفَاةُ، أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ، قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ

ثُمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے حضرت اُمّ سُلیم چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ اُسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سو جاتے تو میں آپ کا معطر پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتا اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتا۔ ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو اُن کے کفن کو لگائی جائے اُن کا بیان ہے کہ وہی خوشبو اُن کے کفن کو لگائی گئی۔

فائدہ: سبحان اللہ! مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کیا مہکی مہکی بات بتا رہی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سرتاپا بے مثال ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص مبارکہ ہوں یا ظاہری سراپا ہر حالت ہر کیفیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکتا و لاثانی ہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مثل ہو ہی نہیں سکتا دیکھئے حدیث مبارکہ میں صراحتاً مذکور ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ریشم یا دیباج ایسا نہیں چھوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و ملائم ہو گویا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ریشم و دیباج جو اپنی ملائمیت میں مثال نہیں رکھتے اس سے زیادہ نرم و ملائم تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی خوشبو ایسی نہیں سونگھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار ہو یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارکہ بھی اپنی مثال آپ تھا کہ کوئی خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اب وہ لوگ جو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی یہی پٹی پڑھانے میں لگے ہوئے ہیں خوب غور کر لیں کہ اگر ان کے پاس سے پسینہ خارج ہونے لگے تو اس کی بدبو سے پاس بیٹھنا دوبھر ہو جائے بلکہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی ملائمیت اور خوشبو کا تو یہ عالم ہے کہ کوئی ریشم اور کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ایسی بے مثل بشریت کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جن کے لئے جہنم کی آگ دہکائی جا چکی ہے۔

6282,6283 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ، يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ قَالَ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ " - شَكَّ إِسْحَاقُ - قُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ " فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ» فَرَكِبَتِ البَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب ہجرت کر کے قبا تشریف لے گئے تو حضرت اُمّ حرام بنت مِلحان رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرے جو آپ کو کھانا کھلایا کرتیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں چنانچہ ایک دن جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حرام کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے میرے کچھ اُمتی دکھائے گئے جو اس سمندر پر سوار ہو کر اس طرح راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر میری اُمت کے کچھ اور لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس سمندر پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں کی طرح میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا

6282,6283- راجع الحدیث: 2788

یکیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرمالے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ کے دور میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

42-بَابُ الجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ

جس طرح آسانی ہو اُس طرح بیٹھنا

6284 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالمُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ " تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عطا بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے ممانعت فرمائی ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء ہیں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبداللہ بن بُدیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

43-بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ، فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

جو لوگوں کے درمیان سرگوشی کرے اور جو اپنے دوست کا راز نہ کھولے بلکہ اُس کی وفات کے بعد بتائے

6285,6286 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَمْشِي، لاَ وَاللَّهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا

مسروق کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور خدا کی قسم اُن کی چال رسول اللہ ﷺ مبارک چال سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: میری بیٹی مرحبا! پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر اُن کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب

6284- راجع الحدیث: 4147

6285,6286- راجع الحدیث: 3624,3623

سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ. فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ: خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ. فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا: عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ: أَمَّا الآنَ فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِي، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الأَمْرِ الأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أَرَى الأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ» قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ، أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ»

انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو اُن کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی۔ اس مرتبہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے راز کے لیے ہم میں سے تمہیں منتخب فرمایا، پھر بھی تم روتی ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھ گئے تو میں نے اُن سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرسکتی۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں نے اُن سے کہا کہ میں تمہیں اُس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتادو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اَب بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی مرتبہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو دفعہ دور کیا ہے۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آگیا۔ لہٰذا اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور میں تم سے آگے جانے والا ہوں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر میرے غم کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو۔

44- بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ

6287 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى»

چت لیٹنا

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے عم محترم حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک قدم مبارک دوسرے قدم مبارک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

6287- راجع الحديث: 475

45-بَابُ لاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلاَ تَتَنَاجَوْا بِالإِثْمِ وَالعُدْوَانِ، وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى} -إِلَى قَوْلِهِ - {وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ المُؤْمِنُونَ} [آل عمران: 122] وَقَوْلُهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [المجادلة: 12]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [آل عمران: 153]

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۹۔۱۰) اور ارشاد فرمایا: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۱۲۔۱۳)

6288 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةٌ، فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں۔

46-بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

راز کی محافظت

6289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ

معتمر بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی

6288- صحیح مسلم:5658

6289- صحیح مسلم:6329

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: «أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ»

کریم ﷺ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی حتیٰ کہ میری والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ سُلیم نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی۔

47- بَابٌ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَلاَ بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں مضائقہ نہیں

6290 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً فَلاَ يَتَنَاجَى رَجُلاَنِ دُونَ الآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ»

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے افراد کے ساتھ مل نہ جائے، ورنہ یہ بات اُسے دکھ پہنچائے گی۔

6291 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، قُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى، أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

48- بَابُ طُولِ النَّجْوَى

طویل سرگوشی کرنا

وَقَوْلُهُ: {وَإِذْ هُمْ نَجْوَى} [الإسراء: 47]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ

نَجْوٰی یہ نَاجَیْتُ کا مصدر ہے یہ اُن کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں۔

6292- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک شخص

6290- صحیح مسلم:5660

6291- راجع الحدیث:4305,3150

6292- راجع الحدیث:642، صحیح مسلم:832

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى«

رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کر رہا تھا۔ وہ مسلسل سرگوشی کرتا رہا حتیٰ آپ کے اصحاب میں سے کئی سو گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

49-بَابٌ: لاَ تُتْرَكُ النَّارُ فِي البَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑو

6293- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ«

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑو۔

6294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ«

ابوبُردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں ایک گھر کو رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی۔ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اُن کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

6295- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ كَثِيرٍ هُوَ ابْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَمِّرُوا الآنِيَةَ، وَأَجِيفُوا الأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا المَصَابِيحَ، فَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ البَيْتِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا بتی کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

50-بَابُ إِغْلاَقِ الأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

رات کو دروازے بند کر لینا

6296- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات میں جب تم سونے لگو تو

6293- صحیح مسلم: 5225، سنن ترمذی: 1813، سنن ابن ماجہ: 3769

6294- صحیح مسلم: 5226، سنن ابن ماجہ: 3770

6295- راجع الحدیث: 3316،3280

6296- راجع الحدیث: 5624،3280

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَطْفِئُوا المَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ - قَالَ هَمَّامٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَوْ بِعُودٍ يَعْرُضُهُ "

چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشک کو منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو ہمام کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ لکڑی کے ساتھ۔

51- بَابُ الخِتَانِ بَعْدَ الكِبَرِ وَنَتْفِ الإِبْطِ

بڑا ہونے پر ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

6297 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الفِطْرَةُ خَمْسٌ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ "

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام فطرت ہیں یعنی ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں پست کرنا اور ناخن کاٹنا۔

6298 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالقَدُومِ» مُخَفَّفَةً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کے بعد قدوم آلے سے اپنا ختنہ کیا۔

6298م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَقَالَ: «بِالقَدُّومِ وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ»

قتیبہ، مغیرہ، ابوالزناد نے کہا کہ یہ القَدُّوْمُ دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

6299 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَنَا

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اُن دنوں آدمی کا ختنہ اُس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن بلوغ کو نہ

6297- راجع الحدیث: 5891,5889

6298م- راجع الحدیث: 3356

6299- راجع الحدیث: 6300

يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ» قَالَ: وَكَانُوا لاَ يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ

پہنچ جائے۔

6300- وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ»

ابن اویس، ان کے والد، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو میرے ختنے ہو چکے تھے۔

52- بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

وہ تمام کھیل باطل ہیں جو اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ ہوں اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ} [لقمان: 6]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔

6301- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللاَّتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"

حُمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات و عُزیٰ کی قسم تو اُسے چاہیے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

53- بَابُ مَا جَاءَ فِي البِنَاءِ

عمارتوں کے بارے میں

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ البَهْمِ فِي البُنْيَانِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے۔

6302- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ المَطَرِ،

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے محفوظ رکھتا ہے اُس کی تعمیر میں اللہ

6300- راجع الحديث: 6299

6301- راجع الحديث: 4860

6302- سنن ابن ماجه: 4162

وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ»

کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی۔

6303 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ، وَلاَ غَرَسْتُ نَخْلَةً، مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى. قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پودا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اُن کے ایک گھر والوں کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

80- كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} [غافر: 60]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔ (پ ۲۴، المومن ۶۰)

1-بَابٌ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو مقبول ہوتی ہے

6304 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الآخِرَةِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اُٹھا رکھوں جو آخرت میں میری اُمت کی شفاعت ہو۔

6305- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: قَالَ مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا» أَوْ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ القِيَامَةِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے سوال کرنے کے لیے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو بروز قیامت اپنی اُمت کے شفاعت قرار دے لیا ہے۔

2-بَابُ أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ

افضل استغفار

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا، يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا، وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ، وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ، وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا} [نوح: 11] {وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شرائے کا مینھ بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔ (پ ۲۹، نوح ۱۰۔ ۱۲) اور فرمایا: اور وہ کہ جب

6304- انظر الحدیث: 7474

6305- صحیح مسلم: 496

وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ} [آل عمران: 135]

کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑنہ جائیں۔ (پ ۴، آل عمران ۱۳۵)

6306 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ العَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ»

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سیّد الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے وعدہ کیا اس پر اپنے مقدور بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا اُن کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

فائدہ: استغفار کے معنی ہیں گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنا اور توبہ کی حقیقت ہے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کر لینا یا زبان سے گناہ نہ کرنے کا عہد استغفار ہے اور دل سے عہد توبہ۔ استغفار غفر سے بنا، بمعنی چھپانا یا چھلکا و پوست، چونکہ استغفار کی برکت سے گناہ ڈھک جاتے ہیں اس لیے اسے استغفار کہتے ہیں۔ توبہ کے معنے رجوع کرنا، اگر یہ حق تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں ارادۂ عذاب سے رجوع فرما لینا اور اگر یہ بندے کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں گناہ سے اطاعت کی طرف، غفلت سے ذکر کی طرف، غیبت سے حضور کی طرف لوٹ جانا۔ توبہ صحیح یہ ہے کہ بندہ گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے اور جس قدر ہو سکے اسی قدر گزشتہ گناہوں کا عوض اور بدلہ کر دے۔ نمازیں ہوں تو قضا کرے، کسی کا قرض رہ گیا ہے تو ادا کر دے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ توبہ کا کمال یہ ہے کہ دل لذت گناہ بلکہ گناہ بھول جائے۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۷ ۵۴)

3- بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

نبی ﷺ کا دن اور رات میں استغفار کرنا

6307 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم،

6306- انظر الحديث: 6323، سنن نسائی: 5537

قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي اليَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً«

میں روزانہ ستر دفعہ سے زیادہ بارگاہ الٰہی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

4- بَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کرنا

قَالَ قَتَادَةُ: {تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا} [التحريم: 8]: »الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ«

قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی پکی نفع بخش توبہ کرنی چاہیے۔

6308 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: »إِنَّ المُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ« فَقَالَ بِهِ هَكَذَا، قَالَ أَبُو شِهَابٍ: بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: " لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الحَرُّ وَالعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ " تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَجَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الحَارِثَ، وَقَالَ شُعْبَةُ، وَأَبُو مُسْلِمٍ اسْمُهُ عُبَيْدُ اللَّهِ كُوفِيٌّ قَائِدُ الأَعْمَشِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ

حارث بن سُوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور دوسرا اُن کا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی شخص پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ خوف کرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجر شخص اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اُوپر سے مکھی گزرتی ہوئی چلی گئی اور فرمایا کہ اس طرح ابوشہاب نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزرنا بتایا۔ پھر حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ہلاکت خیز منزل پر ٹھہرے اور اُس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اُس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت اُسے بے قرار کرتی ہے یا جو اللہ نے چاہا۔ اُس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور سو جاتا ہے۔ جب سر اٹھاتا ہے تو اُس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اُسامہ، اعمش، عمارہ نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابومسلم، اعمش،

6308- صحیح مسلم: 6890،6891،6892 سنن ترمذی: 2497،2498

بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابراہیم، تیمی نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ ابومعاویہ، اعمش، عمارہ اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا۔ ابراہیم تیمی، حارث بن سُوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

6309- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وحَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ، سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلاَةٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اُسے مل جائے۔

5- بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ

داہنی کروٹ لیٹنا

6310- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، حَتَّى يَجِيءَ المُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو خفیف رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا۔

6- بَابُ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ

جو حالتِ طہارت میں رہے

6311- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، وَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنی پناہ بنالیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے تیرے سوا کوئی

6309- صحیح مسلم:6896

6310- راجع الحدیث:626

6311- راجع الحدیث:247

نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ " فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. قَالَ: لاَ، »وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ«

جائے پناہ اور ٹھکانہ نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اُس پر ایمان لایا اور تیرے اُس نبی پر جو تُو نے بھیجا۔" پھر اگر تو مر بھی جائے تو فطرت پر مرے گا۔ ان کلمات کو اپنے ہر کلام سے بعد میں رکھا کر میں نے کہا کہ کیا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ کہہ لیا کروں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ کہا کرو۔

7- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

سوتے وقت کیا پڑھے

6312- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: »بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا« وَإِذَا قَامَ قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ«

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔" جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

6313- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا، ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا، فَقَالَ: " إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ"

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنے بستر پر میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور میں تیری طرف متوجہ ہوگیا اور میں نے تجھے اپنی پناہ بنا لیا، تیری طرف رغبت ہونے کے سبب تیرے سوا جائے پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" پھر اگر تم مر بھی گئے تو فطرت پر مروگے۔

6312- انظر الحدیث: 7394,6324,6314، سنن ابو داؤد: 5049، سنن ترمذی: 3417، سنن ابن ماجہ: 3880

6313- راجع الحدیث: 247، صحیح مسلم: 6824

8- بَابُ وَضْعِ اليَدِ اليُمْنَى تَحْتَ الخَدِّ الأَيْمَنِ

6314 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

داہنے ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت جب بستر مبارک پر جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔'' جب بیدار ہوئے تو کہتے: ''خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی جانب لوٹنا ہے۔

9- بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ

6315 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا العَلاَءُ بْنُ المُسَيِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ» {اسْتَرْهَبُوهُمْ} [الأعراف: 116]: مِنَ الرَّهْبَةِ. {مَلَكُوتٌ} [الأنعام: 75]: مُلْكٌ، مَثَلُ: رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ، تَقُولُ: تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ

داہنی کروٹ سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو داہنی کروٹ پر سوتے تھے، پھر کہتے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کی اور تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور تجھے اپنی پناہ بنایا، تیری طرف رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اُس رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا اسْتَرْهَبُوهُمْ مشتق ہے الرَّهْبَةُ سے اور مَلَكُوتٌ مُلْكٌ سے، مثل مشہور ہے رَهَبُوتٌ (ڈرنا) بہتر رَحَمُوتٌ (مہربانی) سے اور کہتے ہیں: تَرْهَبُ (ڈرنا) بہتر ہے ترحم (رحم کرنا) سے۔

6314- راجع الحديث: 6312

6315- راجع الحديث: 247

10-بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

6316 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى القِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلاَتُهُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا» قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ العَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

رات کو بیدار ہو تو یہ دعا مانگے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ وضو فرمایا یعنی تھوڑا یا زیادہ پانی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر تاخیر کر کے اُٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا پس میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا چنانچہ آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے داہنی طرف کھڑا کر لیا۔ آپ نے پوری تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سو گئے، حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعائیں کہہ رہے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے، اور میری نگاہ میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور رکھ۔ کُریب کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا تو اُس نے اِن کا ذکر کر کے عصبی ولحمی ودمی، شعری اور بشری کا ذکر کیا نیز دو چیزیں اور بیان کیں۔

6316- راجع الحدیث: 117، صحیح مسلم: 1794,1793,1791,1785,996، سنن ابو داؤد: 5043، سنن نسائی: 1120، سنن ابن ماجہ: 508

6317 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: " اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ: لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ "

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت تہجد پڑھتے تو کہتے: ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور قابل تعریف تو ہے، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ اُن میں ہے، تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری بات سچی ہے تیرا دیدار سچ ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، قیامت سچ ہے سارے نبی سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری جانب میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد کے سہارے اور میں نے اپنا فیصلہ تیرے سپرد کیا۔ پس جو میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں اُسے معاف فرما دے اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے تھا اور تو ہی سب کے بعد ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

11- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ المَنَامِ

سوتے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

6318 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ أَقُومُ، فَقَالَ: «مَكَانَكِ» فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: «أَلاَ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُن چھالوں کی بابت جو چکی پیسنے کے سبب اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور ﷺ سے عرض کی چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی حضرت

6317- راجع الحدیث: 1120

6318- راجع الحدیث: 3113

أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ» وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ»

علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم لیٹنے لگو یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ، خالد، ابن سیرین نے فرمایا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ کہنا۔

12- بَابُ التَّعَوُّذِ وَالقِرَاءَةِ عِنْدَ المَنَامِ

سوتے وقت تعوذ اور کچھ قرأت کرنا

6319- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ»

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جانے لگتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھوں پر دم فرماتے اور پھر اُنہیں اپنے جسم انور پر مل لیا کرتے تھے۔

13- بَابٌ

باب

6320- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ:

ابوسعید مُقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی ازار کے اگلے زائد حصے سے جھاڑے کیونکہ اُسے کیا معلوم کہ اُس کے بعد کیا چیز اندر آ گئی۔ پھر کہے: ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر

6319- راجع الحدیث: 5017

6320- انظر الحدیث: 7393، صحیح مسلم: 6831,6830، سنن ابو داؤد: 5050

بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ " تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَالَ يَحْيَى، وَبِشْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے لگاتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری روح قبض فرمائے تو اُس پر رحم کرنا اور اُس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔'' اسی طرح ابوضمرہ، اسمٰعیل بن زکریا نے عُبید اللہ سے روایت کی۔ یحیٰی، بشر، عبید اللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

14-بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

آدھی رات کے وقت کی دعا

6321 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "

ابو عبد اللہ اعز اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان و دنیا کی جانب اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے ''کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اُس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا تاکہ میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اُس کی مغفرت کردوں۔''

15-بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الخَلاَءِ

بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا

6322 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ»

عبد العزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء داخل ہونے لگتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6321- راجع الحدیث: 1145

6322- راجع الحدیث: 142

16-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

6323- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيِّدُ الاِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الجَنَّةَ - أَوْ: كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ - وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ"

جب صبح کرے تو کیا پڑھے

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ سیّد الاستغفار یہ ہے: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد وعدہ کیا تھا اُس پر مقدور بھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوا یا اہل جنت سے ہو گیا اور اگر صبح کے وقت پڑھے اور دن فوت ہو جائے تب بھی جنت میں داخل ہو گا۔

6324- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

6325- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: ''خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

6323- راجع الحديث:6306
6324- راجع الحديث:6312

17- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

6326- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الخَيْرِ، إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6327- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] «أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ»

6328- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلاَةِ: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ - إِلَى قَوْلِهِ - الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ صَالِحٍ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ"

نماز میں دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: ''اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' عمرو، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰) یہ دعا کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نمازوں میں یوں سلام کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو۔ پس ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اُسے چاہیے کہ یوں کہے: ''التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ سے الصَّالِحِين تک۔'' جب اس طرح کہے گا تو آسمان و زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا۔ پھر کہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس

6326- راجع الحديث: 834

6327- راجع الحديث: 4723

6328- راجع الحديث: 831، صحيح مسلم: 895، سنن نسائی: 1168، 1169، 1276، سنن ابن ماجه: 899

کے رسول ہیں۔" پھر جو چاہے دعا کرے۔

18- بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد دعا

6329 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ. قَالَ: «كَيْفَ ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا، وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ. قَالَ: «أَفَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ، وَلاَ يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ؟ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا» تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُمَيٍّ، وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سُمَيٍّ، وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں سبقت لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کس طرح؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا وافر مال راہ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ عبید اللہ بن عمر نے سمی سے اسی طرح روایت کی ہے ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیات سے روایت کی۔ جریر، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ سُہیل، اُن کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

6330 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ المُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ إِذَا سَلَّمَ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے لیے خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

6329- راجع الحدیث: 843

6330- راجع الحدیث: 844

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ» وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُسَيَّبَ

اے اللہ جوتو عطا فرمائے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جوتو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے شعبہ نے منصور سے اس کی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیّب سے سُنا۔

19- بَابُ

جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَصَلِّ عَلَيْهِمْ} [التوبة: 103] وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے لیے دعا کیجیے۔ فرمان اللہ عزوجل ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۱۰۳) اور جس نے اپنے علاوہ اپنے بھائی کو دعا میں یاد رکھا۔

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ»

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! عبید اللہ بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف فرما۔''

6331- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ:

[البحر الرجز]

تَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا، وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْلاَ مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا صَافَّ القَوْمَ قَاتَلُوهُمْ، فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا

یزید بن ابوعُبید مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خیبر کی جانب تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے کہا: ''اے عامر! کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں۔'' پس یہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم راہ ہدایت نہ پاتے اور اس کے علاوہ کئی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ ہمیں ان سے نفع اٹھانے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب اُن کا وصال ہوگیا۔

6331- راجع الحدیث: 2477

أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النَّارُ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ» قَالُوا: عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا» قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»

شام کے وقت لوگوں نے بڑی کثرت سے آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کے لیے جلائی جارہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے لیے۔ فرمایا کہ جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اُسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہانڈی دھونہ لیں فرمایا کہ چلو کہ ایسا کرلو۔

6332 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلاَنٍ» فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے: اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ اسی طرح میرے والد حاضرِ بارگاہ ہوئے تو کہا: ''اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔

6333 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ» وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ، يُسَمَّى الكَعْبَةَ اليَمَانِيَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَصَكَّ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الجَمَلِ الأَجْرَبِ، فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے غم سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پوجا کرتے اور اُسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس آدمی سے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی: یا اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت دینے والا نیز ہدایت یافتہ بنا اُن کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی لیکر نکلا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا۔ چنانچہ میں اُن کے پاس پہنچا اور اُسے جلا دیا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، میں نے اُسے اس حالت میں چھوڑا ہے جیسے خارش زدہ اُونٹ۔

6332- راجع الحديث:1497

6333- راجع الحديث:3020

چنانچہ آپ نے احمس اور اُس کے سواروں کے لیے دعا کی۔

6334 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت اُمّ سُلیم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ انس تو آپ کا خادم ہے آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔

6335 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے کہ اُس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد کروا دیں جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

6336 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ، حَتَّى رَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، وَقَالَ: «يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتادی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ میں نے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

20- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

دُعا میں الفاظ کو سجانا پسندیدہ نہیں

6337 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ أَبُو حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک مرتبہ واعظ

6334- راجع الحدیث:1982 صحیح مسلم:6323

6335- راجع الحدیث:2655 صحیح مسلم:1835

6336- راجع الحدیث:4305,3150

الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الخِرِّيتِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلاَثَ مِرَارٍ، وَلاَ تُمِلَّ النَّاسَ هَذَا القُرْآنَ، وَلاَ أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي القَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ، فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ، فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلَكِنْ أَنْصِتْ، فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ، فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ»، فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لاَ يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لاَ يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ

سناؤ، اگر زیادہ کی خواہش ہو تو دو مرتبہ اور اگر بہت زیادہ تمنا ہو تو تین مرتبہ اور ایسا نہ کرنا کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ خوش طبعی میں لگے ہوں تو تم اُن کی بات کاٹ کر اپنی تقریر شروع کردو کہ وہ پریشان جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اگر وہ تم سے بیان کرنے کو کہیں تو تقریر کرو لیکن اُن کی خواہش کو دیکھ کر دعا میں سجی ہوئی عبارت سے بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

21- بَابُ لِيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ

عزم کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اس پر کسی کا زور نہیں

6338 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، وَلاَ يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اُسے چاہیے کہ عزم کے ساتھ سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر زور دینے والا کوئی نہیں ہے۔

6339 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے: ”اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔“ بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اس پر زور دینے والا کوئی نہیں۔

6338- صحیح مسلم: 6752

6339- انظر الحدیث: 7477، سنن ابو داؤد: 1483، سنن ترمذی: 3497

22-بَابُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

6340 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي "

جلدی نہ کرے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے

ابوعبید مولیٰ ابن ازہر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اُس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے قبول نہ فرمائی۔

23-بَابُ رَفْعِ الأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ: «دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ»

دعا میں ہاتھوں کا اُٹھانا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: ''اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔''

6341 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ: سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

24-بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ القِبْلَةِ

بغیر قبلہ رو ہوئے دعا کرنا

6342 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے عرض کی کہ ''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے۔'' تو آسمان

6340- صحیح مسلم: 6870,6869' سنن ابوداؤد: 1484' سنن ترمذی: 3387' سنن ابن ماجہ: 3853

6341- راجع الحدیث: 1031

6342- راجع الحدیث: 1015,933

أَنْ يَسْقِيَنَا، فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا، حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الجُمُعَةِ المُقْبِلَةِ، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا» فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ المَدِينَةِ، وَلاَ يُمْطِرُ أَهْلَ المَدِينَةِ

ابر آلود ہوگیا اور بارش ہونے لگی حتیٰ کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا دشوار ہوگیا۔ چنانچہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو اسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہوکر عرض کی: "اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے ہٹا لے کیونکہ ہم تو ڈوب گئے۔" چنانچہ آپ نے دعا کی: "اے اللہ! ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا۔" چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے اطراف چلے گئے اور مدینہ طیبہ پر بارش بند ہوگئی۔

25-بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ

6343 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا المُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَدَعَا وَاسْتَسْقَى، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ»

قبلہ رُو ہوکر دعا کرنا

یحییٰ بن عُباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عیدگاہ کی جانب تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی۔ پھر قبلہ رو ہوگئے اور آپ نے اپنی چادر الٹ دی۔

26-بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ العُمُرِ، وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

6344 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَادِمُكَ أَنَسٌ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

حضور ﷺ کا اپنے خادم کے لیے بھی عمر اور مال بڑھنے کا دعا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری والدہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اپنے خادم انس کے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی: "اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کردے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔"

27-بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الكَرْبِ

6345 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

تکلیف میں دعا

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

6343- راجع الحديث:1005

6344- راجع الحديث:6334,1982

6345- انظر الحديث:7431,6346'صحيح مسلم:6859,6858'سنن ترمذى:3435'سنن ابن ماجه:3883

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الكَرْبِ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ»

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تکلیف میں یوں دعا کیا کرتے: ''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔

6346 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الكَرْبِ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ» وَقَالَ وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف میں یوں دعا کیا کرتے: ''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

28- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ

سخت بلا سے پناہ مانگنا

6347 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ» قَالَ سُفْيَانُ: «الحَدِيثُ ثَلاَثٌ، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لاَ أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ»

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت بلا، بدبختی کے آنے، بُری تقدیر اور دشمنوں کے طعن وتنقید سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہوگیا۔ لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ وہ ایک کون سی ہے۔

29- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

نبی ﷺ کی دعا ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا''

6348- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عُروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ

6346- راجع الحدیث: 6345

6347- انظر الحدیث: 6616' صحیح مسلم: 6816' سنن نسائی: 5507,5506

6348- راجع الحدیث: 4463,4435

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: »لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ« فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى« قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا. وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: »اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى«

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حالتِ صحت میں نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کس نبی کی اُس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی حتیٰ کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ علیل ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور لحہ بھر بیہوشی رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کو دیکھا اور کہا: "اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ۔" میں نے عرض کی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے: "اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔"

30- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

موت اور زندگی کی دعا

6349 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا، قَالَ: »لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ«

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

6350 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: »لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ«

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔

6351 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے سبب موت کی آرزو نہ

6349- راجع الحدیث: 5672

6350- راجع الحدیث: 5672

6351- راجع الحدیث: 5671، صحیح مسلم: 6755، سنن ترمذی: 971، سنن نسائی: 1820

وَسَلَّمَ: "لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ المَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الوَفَاةُ خَيْرًا لِي"

کرے جو اُسے پہنچے اور اگر موت کی تمنا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو یوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جبکہ موت میرے لیے بہتر ہو۔

31- بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ، وَمَسْحِ رُءُوسِهِمْ

بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور اُن کے سر پر ہاتھ پھیرنا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: «وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ»

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے اُس کے لیے برکت کی دُعا فرمائی۔

6352 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ الجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، «فَمَسَحَ رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ»

جُعد بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا پھر میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو حجلہ کے انڈے کی مثل تھی۔

6353 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ - أَوْ: إِلَى السُّوقِ - فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ عُمَرَ، فَيَقُولاَنِ: «أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ» فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى المَنْزِلِ

سعید بن ابو ایوب نے ابو عُقیل سے روایت کی ہے کہ میرے جدّ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بازار سے یا بازار کی جانب لے جاتے اور غلّہ خریدتے تو اُن کی حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوتی۔ چنانچہ وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجیے کیونکہ آپ کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعائے برکت کی تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ سواری پر لدا ہوا غلّہ جتنا لے جاتے اتنا ہی گھر

6352- راجع الحديث: 190

6353- راجع الحديث: 2502,2501

واپس آجاتا۔

6354 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَهُوَ الَّذِي «مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلاَمٌ مِنْ بِئْرِهِمْ»

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے محمود بن ربیع نے بتایا کہ جن کے چہرہ پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کے کنوئیں کا پانی لے کر کلی کی جبکہ وہ بچے تھے۔

6355 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا کرتے چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کردیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہادیا اور اُسے نہ دھویا۔

6356- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ "وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ"

زُہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن پر رسول اللہ ﷺ نے دستِ مبارک پھیرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

32-بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ پر درود بھیجنا

6357 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ

6354- راجع الحديث:77
6355- راجع الحديث:222
6356- راجع الحديث:4300
6357- راجع الحديث:3370

نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے درود بھیجی حضرت ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اور آل محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

6358 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا السَّلاَمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ "

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برکت دے اور آل محمد کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم کو برکت دی۔

33- بَابُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور ﷺ کے سوا دوسروں پر درود بھیجے

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ} [التوبة: 103]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔ (پ۱۱، التوبۃ ۱۰۳)

6359 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ» فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے: "اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔" چنانچہ میرے والد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا: اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔"

6358- راجع الحدیث: 4798

6359- راجع الحدیث: 1497

6360 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

عمرو بن سُلیم زرقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد مصطفےٰ ﷺ پر اُن کی ازواج مطہرات اور اولاد پر درود نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفےٰ ﷺ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

34- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً»

حضور ﷺ کا قول مبارک: جسے میں نے اذیت پہنچائی اُسے کفارہ اور رحمت بنادے

6361 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جس مومن کے لیے میں نے برا کہا ہو تو بروز قیامت اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنادینا۔

35- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ

6362 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ، فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: «لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ» فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لاَفٌّ رَأْسَهُ فِي

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، حتیٰ کہ سوالات کا سلسلہ طویل ہو گیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر ایک کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا

6360- راجع الحدیث: 3369

6361- صحیح مسلم: 6566

6362- راجع الحدیث: 93، صحیح مسلم: 6077

ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لاَحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «حُذَافَةُ» ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَأَيْتُ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ كَاليَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الجَنَّةُ وَالنَّارُ، حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الحَائِطِ» وَكَانَ قَتَادَةُ، يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الحَدِيثِ هَذِهِ الآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101]

تھا۔ چنانچہ ایک آدمی نے جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف نسبت کرتے تھے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر حضرت عمر نے عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے رُسول ہونے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنّت اور دوزخ دکھائی گئیں، حتیٰ کہ میں نے اُنہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔ (پ ۷، المآئدۃ ۱۰۱)

36- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

6363 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: «التَمِسْ لَنَا غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي» فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ، وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ» فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ،

لوگوں کے غلبے سے پناہ

عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اُن کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کے لیے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر نکلے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ اترتے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنتا: "اے اللہ! میں غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" پس میں مسلسل آپ کی خدمت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ جب ہم خیبر سے واپس آرہے تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیّی کو ساتھ لے رکھا تھا۔ جنہیں آپ نے اپنے لیے منتخب فرما لیا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ

6363- راجع الحدیث: 2235,371

حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا " ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا، مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ»

نے چادر یا کمبل سے اپنے پیچھے اُن کے لیے ایک دائرہ سا بنا دیا تھا۔ حتیٰ کہ جب ہم مقامِ صہباء پر پہنچے تو آپ نے ایک چمڑے کے دستر خوان پر ملیدہ تیار کروایا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی اُن کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے تشریف لے گئے حتیٰ کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکّہ مکرمہ کو حرم بنایا اے اللہ اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

37- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

6364 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ، قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ»

6365 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ مُصْعَبٍ: كَانَ سَعْدٌ، يَأْمُرُ بِخَمْسٍ، وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا - يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ»

6366 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عذابِ قبر سے پناہ

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمّ خالد بنتِ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے نہیں سُنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ طلب فرما رہے تھے۔

عبدالملک بن عُمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم ﷺ اِن کا حکم فرمایا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور بزدلی سے اور بہت ضعیفی کی عمر تک پہنچنے سے اور دنیا کے فتنے سے ہوں یعنی دجّال کے فتنے سے اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

6364- راجع الحديث: 1376

6365- راجع الحديث: 2822، سنن ترمذی: 3567، سنن نسائی: 5460، 5493، 5511

6366- راجع الحديث: 1049، صحیح مسلم: 1321، سنن نسائی: 2065

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ المَدِينَةِ، فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ القُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا، وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: »صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ البَهَائِمُ كُلُّهَا« فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلاَةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو اُن دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور اُن کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں نے سچ کہا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جاتا ہے اور سارے حیوانات اُس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے۔

38- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ

6367 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ«

معتمر نے اپنے والد کو اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے: ''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

39- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ

گناہ اور قرض سے پناہ

6368- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَعَذَابِ

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے: ''اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ، قرض، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ دوزخ، عذاب دوزخ اور امیری کے فتنے سے اور میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا

6367- راجع الحديث:2823

6368- راجع الحديث:832

الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ«

ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا اور میرے اور خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ہے۔

40-بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الجُبْنِ وَالكَسَلِ كُسَالَى وَكَسَالَى وَاحِدٌ

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

6369 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ«

عمرو بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

41-بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ البُخْلِ

البُخْلُ وَالبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الحُزْنِ وَالحَزَنِ

بخل سے پناہ

الْبُخْلُ اور الْبَخَلُ ایک ہیں جیسے الْحُزْنِ اور الْحَزَنِ۔

6370 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلاَءِ الخَمْسِ: وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب قبر سے

6369- راجع الحدیث: 371، سنن ابو داؤد: 1541، سنن ترمذی: 3484، سنن نسائی: 5518,5491,5465

6370- راجع الحدیث: 6365,2822

الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ«

تیری پناہ چاہتا ہوں۔

42- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ

بہت ضعیفی کی عمر سے پناہ

{أَرَاذِلُنَا} [هود: 27]: أَسْقَاطُنَا

اَرَاذِلُنَا ہمارے کمینے لوگ۔

6371 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ«

عبدالعزیز بن صُہَیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ پناہ مانگتے ہوئے کہا کرتے: "اے اللہ! میں سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

43- بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الوَبَاءِ وَالوَجَعِ

دعا وبا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

6372 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الجُحْفَةِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا«

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دُعا کی: "اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

6373 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ: »الثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے سبب میں موت کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔

6371- راجع الحديث: 2823

6372- راجع الحديث: 1889

6373- راجع الحديث: 56

وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ« قُلْتُ: أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي، قَالَ: »إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ« قَالَ سَعْدٌ: رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

میں نے عرض کیا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ انہیں کنگال چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم رضائے الٰہی کے لیے جو کچھ خرچ کرتے ہو اُس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اُس کا بھی۔ میں نے عرض کی کہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم جدا نہیں ہو گے بلکہ تم رضائے الٰہی کے لیے کام کرو گے جس کے سبب تمہارے مرتبے اور عزّت میں اضافہ ہوگا اور شاید تم طویل عمر پاؤ جس کے سبب کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ میرے ساتھیوں کی ہجرت کامل فرما دے اور انہیں واپس نہ لوٹانا لیکن حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا افسوس رہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات کا افسوس رہا کہ اُن کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوگئی۔

44- بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

بہت ضعیفی کی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ

6374- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الحُسَيْنُ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ«

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن الفاظ میں پناہ مانگا کرو جن کے ساتھ نبی کریم ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6375- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا

6374- راجع الحدیث: 6365,2822

6375- راجع الحدیث: 832، صحیح مسلم: 6811، سنن ابن ماجہ: 3838

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَغْرَمِ وَالمَأْثَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ«

کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی کی عمر، قرض کے بوجھ اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، فتنۂ جہنم، عذابِ قبر، امیری کے فتنہ کے شر، غربت کے فتنہ کے شر اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا گندگی سے پاک کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

45- بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الغِنَى

6376 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ«

امیری کے فتنے سے پناہ طلب کرنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنۂ جہنم اور عذاب دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور امیری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور غریبی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

46- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ

6377 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ

غریبی کے فتنے سے پناہ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں فتنۂ جہنم، عذابِ جہنم، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ امیری کے شر، فتنۂ غریبی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری

6376- راجع الحدیث: 832

6377- راجع الحدیث: 832، صحیح مسلم: 6811

فِتْنَةِ الغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ»

پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کی خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور میری خطاؤں اور میرے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ اے اللہ! میں سستی، گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

47- بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ المَالِ مَعَ البَرَكَةِ

مال کی کثرت اور برکت کی دعا

6378,6379- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ» وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، مِثْلَهُ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی۔ "اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اُس میں اسے برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔" ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

000- باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة

اولاد کی کثرت اور برکت کی دعا

6380,6381 - حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: انس آپ کا خادم ہے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور اُس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

48- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ

استخارہ کے وقت دعا

6382 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي المَوَالِ، عَنْ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمیں استخارے کی تعلیم یوں

6378,6379- راجع الحدیث: 1982، صحیح مسلم: 6322، سنن ترمذی: 3829

6380,6381- راجع الحدیث: 6334,1982

6382- راجع الحدیث: 1662

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: " إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ، وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ "

دیا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت کی۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو: ''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق چاہتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم رکھتا ہے جبکہ میں علم نہیں رکھتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم کے مطابق میرے لئے دینی، معاشی اور اُخروی طور پر بہتر ہے یا حال اور مال میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقرر فرما دے اور اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیاوی اور اُخروی طور پر بُرا ہے یا یہ فرمایا کہ حال اور مال کے طور پر بُرا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھنا اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا مقدر فرما دے، پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کر دینا اور اپنی حاجت عرض کرے۔

49- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے وقت دعا

6383 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ»

ابو بُردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا کی۔: ''اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما'' اور میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دعا کی: اے اللہ! روزِ قیامت اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

50- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلاَ عَقَبَةً

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

6384 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ

6383- راجع الحديث: 2884

6384- راجع الحديث: 2992

مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا» ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ" أَوْ قَالَ: «أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ؛ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! خود پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں اپنے دل میں لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

51- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

وادی میں اترتے وقت دعا

اس کے متعلق حضرت جابر کی حدیث ہے۔

52- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ

سفر کا قصد کرتے وقت اور واپسی پر دعا

یحییٰ بن ابو اسحاق از انس نے اسے روایت کیا ہے۔

6385 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں گویا ہوتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اس کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اُس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

6385- راجع الحدیث:1797

53- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

6386- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: «مَهْيَمْ، أَوْ مَهْ» قَالَ: قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

دولہا کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشانات دیکھے تو فرمایا: کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

6387- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ» قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ» لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو: «بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد محترم کا وصال ہو گیا اور پیچھے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ یا یہ فرمایا کہ تم اس کو ہنساتے اور وہ تمھیں۔ میں نے عرض کیکہ میرے والد فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑی ہیں پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان جیسی لڑکی لے آؤں لہٰذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے۔ ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

54- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

6388- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

بیوی کے پاس آ کر کیا دعا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی زوجہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا

6386- راجع الحديث: 2884,2049

6387- راجع الحديث: 5367

6388- انظر الحديث: 141

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا"

کرے۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ کیونکہ اگر اس سے ان دونوں کے مقدر میں کوئی اولاد ہے تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

55- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً«

نبی ﷺ کا قول "اے رب! دنیا میں بھلائی عطا فرما"

6389- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ«

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

56- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنہ سے پناہ

6390- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الكِتَابَةُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ«

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ یہ کلمات ہمیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے تمہیں لکھنا سکھایا جاتا ہے: اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بہت نکمی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

57- بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

دعا میں تکرار

6391- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے متعلق گمان

6389- راجع الحديث: 4523,4041

6390- راجع الحديث: 6365,2822

6391- راجع الحديث: 3175

وَسَلَّمَ طُبَّ، حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: »أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ« فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي ذَرْوَانَ" - وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ - قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: »وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ« قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ البِئْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: »أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا« زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا وَدَعَا« وَسَاقَ الحَدِيثَ

فرماتے کہ کر لیا ہے، لیکن کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو شخص آئے۔ پس ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے قدموں کے پاس چنانچہ ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز سے؟ جواب کہ کنگھی، کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کی چھال سے۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان میں۔ ذروان بنی زریق کا کنواں تھا حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کنویں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے تو فرمایا: خدا کی قسم، اس کا پانی تو مہندی کے دھوون کی طرح ہے اور اس کی کھجوریں گویا شیاطین کے سر ہیں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے واپس آکر کنویں کے متعلق بتایا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے نکلوایا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی تو میں نے ناپسند کیا کہ برائی کو لوگوں میں پھیلاؤں کروں۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے جو روایت ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ نے بار بار دعا کی باقی بیان حدیث مذکورہ کی طرح۔

58- بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ

مشرکین کے خلاف دعا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« وَقَالَ: »اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ« وَقَالَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما اور دعا کی: اے اللہ

ابْنُ عُمَرَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: »اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا« حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

ابوجہل کو سنبھال۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دعا کی: "اے اللہ فلاں فلاں پر لعنت فرما" حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا: ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔ (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

6392- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ«

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی فوج کے خلاف دعا کی: اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کفار کی فوجوں کو شکست دے اور اُن کے قدم اکھاڑ دے۔

6393 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ العِشَاءِ قَنَتَ: »اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ«

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آخری رکعت کے اندر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد قنوت پڑھی۔ "اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مُضر پر اپنی گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ اُن پر حضرت یوسف جیسے سال مسلط فرما۔

6394- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ القُرَّاءُ فَأُصِيبُوا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَقَنَتَ

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان حضرات کو قاری کہا جاتا ہے پس وہ شہید کر دیے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر اس حادثے کا رنج ہوا اس قدر میں نے کسی اور واقعے پر نہیں دیکھا۔ چنانچہ

6392- راجع الحدیث:2932

6393- راجع الحدیث:797

6394- راجع الحدیث:1002,1001

شَهْرًا فِي صَلَاةِ الفَجْرِ، وَيَقُولُ: »إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ«

آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور کہتے: بیشک عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

6395 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اليَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ، فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ« فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: " أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَنِّي أَرُدُّ ذَلِكِ عَلَيْهِمْ، فَأَقُولُ: وَعَلَيْكُمْ "

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے: "تم پر موت ہو۔" حضرت عائشہ ان کی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جانے دو۔ اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرمایا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: "تم پر ہو۔"

6396 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، فَقَالَ: »مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ« وَهِيَ صَلاَةُ العَصْرِ

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے کہا: "اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنھوں نے ہمیں صَلٰوۃُ الْوُسْطٰہ سے روکے رکھا۔" حتیٰکہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

59- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے لیے دعا

6397 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلے نے نافرمانی کی اور حق کا انکار کیا لہٰذا ان کے لیے ہلاکت کی دعا کیجئے۔" لوگوں نے گمان کیا کہ اُن

6395- راجع الحديث: 2935 صحیح مسلم: 5622

6396- راجع الحديث: 2931

6397- راجع الحديث: 2937

يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ«

کے خلاف دعا کی جائے گی۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج۔"

60-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ«

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعا "میرے پہلے اور بعد کے کیے کو معاف فرما دے"

6398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: »رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ« وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، وَحَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! میری خطا، جہل اور تمام کام میں کی گئی زیادتی کو معاف فرما دے۔ جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو پوشیدہ رکھا اور جو ظاہر کیا۔ سب کو معاف فرما دے تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔" عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابواسحاق، ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

6399 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي بُرْدَةَ، أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي

ابوبکر بن ابوموسیٰ اور ابوبردہ نے میرے خیال میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میری خطائیں، جہل اور کام میں کی گئی زیادتی کو معاف فرما دے جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! مذاق میں کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے۔ بھول کر کیے اور قصداً کی ہوئی خطاؤں کو معاف فرما دے کیونکہ وہ

6398- انظر الحدیث: 6399 صحیح مسلم: 6839

6399- راجع الحدیث: 6398

وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي«

سب میری طرف سے ہیں۔''

61- بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا

6400- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ« وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا، يُزَهِّدُهَا

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہوکر نماز پڑھتے ہوئے اسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اسے عطا فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا کہ اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کررہی ہے۔

62- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يُسْتَجَابُ لَنَا فِي اليَهُودِ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا«

حضور ﷺ کا فرمان کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

6401- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ اليَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ: »وَعَلَيْكُمْ« فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ، أَوِ الفُحْشَ« قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: »أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ«

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: ''تم پر موت ہو۔'' آپ نے جواب دیا: ''اور تم پر ہو۔'' حضرت عائشہ نے کہا: ''تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو اور سختی اور بری بات سے بچوں۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو جواب دیا وہ ان کے لیے قبول ہوا اور انہوں نے جو میرے بارے میں کہا وہ قبول نہیں ہوا۔

6400- راجع الحدیث: 935، صحیح مسلم: 1967، سنن نسائی: 1431

6401- راجع الحدیث: 2935

63- بَابُ التَّأْمِينِ

6402 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَاهُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ القَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ المَلاَئِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

آمین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ کیونکہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں۔ تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

64- بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

6403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ".

لَا اِلٰهَ اِلَّا الله، کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" جو دن میں دس دفعہ یہ کہے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن شام تک یہ عمل اس کے لیے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو ایسا یا اس سے زیادہ عمل کرے۔

6404 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: «مَنْ قَالَ عَشْرًا، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ» قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، مِثْلَهُ. فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ عَمْرِو

عبد اللہ بن محمد، عبد الملک بن عمرو، عمر بن ابو زائدہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اُس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابو زائدہ، عبد اللہ بن ابو السفر، شعبی، ربیع بن خثیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے ۔۔۔ میں نے ربیع سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن میمون سے، پس میں عمرو بن میمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے

6402- راجع الحدیث:780

6403- راجع الحدیث:3293

6404- صحیح مسلم:1785، سنن ترمذی:3553

بْنِ مَيْمُونٍ، فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ، قَوْلَهُ. وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ هِلاَلَ بْنَ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَوْلَهُ. وَقَالَ الأَعْمَشُ، وَحُصَيْنٌ: عَنْ هِلاَلٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَوْلَهُ. وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «وَالصَّحِيحُ قَوْلُ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عَمْرٍو»

دریافت کیا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابوایوب انصاری سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں __ ابراہیم بن یوسف، ابواسحاق، عمرو میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا __ اسماعیل، شعبی، ربیع نے بھی یہی کہا __ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اس کی روایت کی __ اعمش، حُصین، ہلال، ربیع نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اِسے روایت کیا __ ابومحمد حضرمی، حضرت ابوایوب انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

65-بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

6405 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں سبحان اللہ وبحمدہٖ سو دفعہ کہا۔ اُس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

6405- راجع الحدیث: 3293

6406 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان میزان میں بھاری اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں یعنی: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

66-بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

6407 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ»

ابو بُردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

6408 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ " قَالَ: «فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا» قَالَ: " فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ " قَالَ: " فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ " قَالَ: " فَيَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو پکاتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں پھر اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ خدا کی قسم تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے

6406- صحیح مسلم: 6786، سنن ترمذی: 3467، سنن ابن ماجہ: 3806

6407- صحیح مسلم: 6407

6408- صحیح مسلم: 6780

وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا " قَالَ: " يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ " قَالَ: »يَسْأَلُونَكَ الجَنَّةَ « قَالَ: " يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا " قَالَ: " يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ " قَالَ: " يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا " قَالَ: " يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً " قَالَ: " فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ " قَالَ: " يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ المَلاَئِكَةِ: فِيهِمْ فُلاَنٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الجُلَسَاءُ لاَ يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ " رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرمائے گا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ اے رب! خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ ایسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمائے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ جہنم سے؟ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمائے گا کہ گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو اپنی حاجت کے سبب آیا تھا۔ فرمائے گا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔ شعبہ میں اعمش سے اس کو روایت کیا لیکن غیر مرفوع۔ سہیل اُن کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا۔

67- بَابُ قَوْلِ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہنا

6409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ - أَوْ قَالَ: فِي ثَنِيَّةٍ - قَالَ: فَلَمَّا عَلاَ عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى، فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لاَ

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی ٹیلے یا پہاڑی پر تشریف لے جانے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی نے بلند آواز سے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول

6409- انظر الحدیث: 2992

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا» ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ - أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الجَنَّةِ" قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

اللہ ﷺ اس وقت خچر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

68- بَابٌ: لِلَّهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ

اللہ تعالیٰ کے نام

6410 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً، قَالَ: «لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا، لاَ يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ، وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الوَتْرَ»

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

69- بَابُ المَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

وعظ وقفے وقفے سے ہوں

6411 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ، إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْنَا: أَلاَ تَجْلِسُ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الخُرُوجِ إِلَيْكُمْ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الأَيَّامِ، كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا»

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن یزید کوئی آ گئے، ہم نے ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارے ساتھی کو لیکر آتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: مجھے تمہاری موجودگی کا علم تھا۔ لیکن مجھے تمہاری طرف جانے سے یہ بات مانع ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں مقررہ دنوں میں واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، کیونکہ آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ ہم اکتا جائیں۔

☆☆☆☆☆

6410- راجع الحدیث: 2736، صحیح مسلم: 6750، سنن ترمذی: 3508

6411- راجع الحدیث: 68

بسم اللہ الرحمن الرحیم

81- كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رِقّت کے متعلق

1- بَابٌ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ

عیش تو آخرت کا عیش ہے

6412 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ" قَالَ عَبَّاسٌ العَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔ عباس عنبری، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن سعید بن ابو ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

6413 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ»

معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے انصار و مہاجرین میں مصالحت فرما۔

6414 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَنْدَقِ، وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَيَمُرُّ بِنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ»

تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہ کھدائی فرما رہے تھے اور ہم مٹی دوسری جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے: اے اللہ عیش تو آخرت کا عیش ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔
حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6412- سنن ترمذی: 2304، سنن ابن ماجہ: 4170

6413- راجع الحدیث: 3795,2834

6414- راجع الحدیث: 3797، سنن ترمذی: 3856

2-بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {أَنَّمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ، وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ، وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الكُفَّارَ نَبَاتُهُ، ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا، ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا، وَفِي الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ، وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ، وَمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ} [الحديد: 20]

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (پ ۲۷، الحدید ۲۰)

6415 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح وشام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

3-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ»

حضور ﷺ کا فرمان نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب یا مسافر کی طرح رہو

6416 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو المُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُولُ: «إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ المَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسے ایک غریب یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت میں بیماری کے لیے اور زندگی میں موت کے لیے تیاری کرلو۔

6415- راجع الحديث: 2794، صحیح مسلم: 4851

6416- سنن ترمذی: 2333، سنن ابن ماجہ: 4114

لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ«

4- بَابٌ فِي الأَمَلِ وَطُولِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ، وَأُدْخِلَ الجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ} [آل عمران: 185] وَقَوْلِهِ: {ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا، وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ} [الحجر: 3] وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: »ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ، وَلاَ تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ اليَوْمَ عَمَلٌ وَلاَ حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلاَ عَمَلٌ « {بِمُزَحْزِحِهِ} [البقرة: 96]: »بِمُبَاعِدِهِ«

لمبی امیدیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۸۵) اور فرمایا: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔ (پ ۱۴، الحجر ۳) حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں، بِمُزَحْزِحِهِ سے مراد اُس سے دور کرنے والا۔

6417 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الوَسَطِ، وَقَالَ: " هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ: قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الخُطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا"

ربیع بن خثیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطوط کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اُس سے باہر نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں چھوٹے خطوط کچھ اُس کے اس طرف کھینچے اور کچھ اس طرف اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اسے گھیرا ہوا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا۔ خط اس کی تمنا ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے پکڑا اور اگر دوسری سے بچا تو تیسری نے پکڑ لیا۔

6418 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا، فَقَالَ: »هَذَا الأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ اس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ قریبی خط

6417- سنن ترمذی: 2454، سنن ابن ماجہ: 4231

الخَطُّ الأَقْرَبُ«

سے موت آجاتی ہے۔

5-بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً، فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي العُمُرِ

لِقَوْلِهِ: {أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ} [فاطر: 37] : »يَعْنِي الشَّيْبَ«

جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہ فرمائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔ (پ ۲۲، فاطر ۳۷)

6419 - حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ، حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً« تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ، وَابْنُ عَجْلاَنَ، عَنِ المَقْبُرِيِّ

ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول نہیں فرماتا جس کی عمر وہ دراز کر دے حتیٰ کہ وہ ساٹھ سال تک جا پہنچے۔ ابوحازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6420 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لاَ يَزَالُ قَلْبُ الكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الأَمَلِ " قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بوڑھے کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے یعنی: دنیا کی محبت اور لمبی امیدوں میں_لیث، یونس، ابن وہب، یونس ابن شہاب نے سعید اور ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

6421 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوں جوں ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اسی قدر اُس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور لمبی امید___ شعبہ نے بھی قتادہ سے

6420- صحیح مسلم:2408

6421- صحیح مسلم:2411

الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ " رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

اسے روایت کیا ہے۔

6- بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ

فِيهِ سَعْدٌ

رضائے الٰہی کے لیے کیا گیا عمل

اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

6422 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ - وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ، كَانَتْ فِي دَارِهِمْ -

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر کلّی فرمائی، یعنی حضور نے ڈول سے پانی لیکران پر کلّی کی تھی جو اُن کے گھر میں تھا۔

6423 - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ "

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ بروز قیامت جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا ہوتو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا۔

6424 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي المُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ، إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الجَنَّةُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اپنے بندۂ مومن کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں جبکہ میں اُس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے۔

7- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهَرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

دنیا کی آرائش اور اس پر فریفتہ ہونے سے بچنا

6425 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ

6422- راجع الحدیث: 77

6423- راجع الحدیث: 424

6425- راجع الحدیث: 3168

حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ إِلَى البَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ البَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ، فَوَافَتْهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ: «أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ»

نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے تھے انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ کو روانہ فرمایا کہ جزیہ لے کر آئیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر کے ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ بحرین کا مال لے کر واپس آئے اور انصار نے ان کی واپسی کے متعلق سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ کر شریک ہو گئے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو سب سامنے آ گئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میرے خیال میں تم نے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق سن لیا ہے کہ وہ کچھ لائے ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوشی پہنچائے، لیکن خدا کی قسم مجھے تمہاری غربت کا کوئی خوف نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں یہ خوف ہے کہ تم پر دنیا وسیع کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کر دی گئی تھی اور اس پر ایسے ہی فریفتہ ہونے لگو۔ جیسا پہلے لوگ ہوئے اور یوں تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

6426 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی جانب تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں اپنے حوض کو اَب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین

6426- راجع الحدیث: 1344

الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا«

کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے خوف ہے کہ تم دنیا پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔

6427 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ« قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الأَرْضِ؟ قَالَ: »زَهْرَةُ الدُّنْيَا« فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ، فَقَالَ: »أَيْنَ السَّائِلُ؟« قَالَ: أَنَا - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ - قَالَ: »لاَ يَأْتِي الخَيْرُ إِلَّا بِالخَيْرِ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الخَضِرَةِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ. وَإِنَّ هَذَا المَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ المَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ تمہارے بارے میں جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی ایک آدمی نے آپ سے عرض کی کہ کیا برائی کے ساتھ بھلائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں گمان گزرا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ یہ جان کر ہم نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال تر و تازہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصلِ ربیع جو کچھ اگاتی ہے وہ چارہ یا تو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور ہری بھری گھاس چرے اور پیٹ بھرے دھوپ میں جا کھڑا ہو، جگالی کرے گوبر اور پیشاب کرے پھر دوبارہ آ کر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ دنیا کا مال شیریں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل کیا تو وہ ایسے آدمی کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

6428 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: سب سے بہتر

6427- راجع الحديث: 1465,921

6428- راجع الحديث: 2651

زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ "

میرا زمانہ ہے پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد کے بعد اسے دو مرتبہ دہرایا یا تین دفعہ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا، منت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

6429 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لیتی پھریں گی۔

6430 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: «لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ»

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس دن انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا مانگنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفےٰ ﷺ کے اصحاب دنیا کو چھوڑ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اُس کے رکھنے کے لیے ہم مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں پاتے۔

6431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمارے جو ساتھی وفات پا گئے۔ دنیا

6429- راجع الحدیث: 2652

6430- راجع الحدیث: 5672

6431- راجع الحدیث: 5672

الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا، لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ»

ان کے ثواب کو ذرا بھی کم نہیں کر سکتی اور ہم نے اُن کے بعد کچھ مال پایا تو ہمیں اس کو رکھنے کے لیے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔

6432 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَصَّهُ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت خبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔

8- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ، فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الحَيَاةُ الدُّنْيَا، وَلاَ يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الغَرُورُ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا، إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ} [فاطر: 6] " جَمْعُهُ: سُعُرٌ " قَالَ مُجَاهِدٌ: " الغَرُورُ: الشَّيْطَانُ "

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔ (پ ۲۲، فاطر ۵۔۶) السَّعِيْر کی جمع سُعُرٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

6433 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ القُرَشِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى المَقَاعِدِ، فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا المَجْلِسِ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ، ثُمَّ أَتَى المَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَغْتَرُّوا»

معاذ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اِسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

6432- راجع الحديث:1276

6433- راجع الحديث:159، صحيح مسلم:548، سنن نسائی:855

9-بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

وَيُقَالُ: الذِّهَابُ المَطَرُ

6434 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ»

نیک لوگوں کا اٹھ جانا

اور کہا جاتا ہے بارش لے گئی۔

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر خراب حصہ باقی رہ جائے گا جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پروا نہ فرمائے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُفَالَة خراب حصے کو کہتے ہیں۔

10-بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ المَالِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15]

جو مال کے فتنے سے بچالیا گیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۵)

6435 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالقَطِيفَةِ، وَالخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دینار و درہم کے بندے اور ریشمی چادروں اور اُونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں عطا کردی جائیں تو راضی ہو گئے اور عطا نہ کی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

6436 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لاَبْتَغَى ثَالِثًا، وَلاَ يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے بھری دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6434- راجع الحديث:4156

6435- راجع الحديث:2886

6436- انظر الحديث:6437، صحيح مسلم:2415

6437- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ «فَلَا أَدْرِي مِنَ القُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا». قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى المِنْبَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔

6438 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الغَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، عَلَى المِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْئًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر خطبہ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم ﷺ یہ فرمایا کرتے: اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی عطا فرمادی جائے تو وہ تمنا کرے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا۔ اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6439 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو تمنا کرے گا کہ اُس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اُس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6440- وَقَالَ لَنَا أَبُو الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: " كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ القُرْآنِ، حَتَّى نَزَلَتْ: {أَلْهَاكُمُ

ابو الولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ

6437- راجع الحدیث:6436

6439- سنن ترمذی:2337

التَّكَاثُرُ} [التكاثر: 1]"

11-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَذَا المَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ«

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالبَنِينَ وَالقَنَاطِيرِ المُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَالخَيْلِ المُسَوَّمَةِ، وَالأَنْعَامِ وَالحَرْثِ، ذَلِكَ مَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا} [آل عمران: 14] قَالَ عُمَرُ: »اللَّهُمَّ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ«

6441 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: »هَذَا المَالُ« - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي - »يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى«

12-بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

6442 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ،

التکاثر نازل ہوگئی۔

حضور ﷺ کا فرمان کہ مال میں تازگی اور مٹھاس ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی: اے اللہ! ہم میں طاقت نہیں مگر یہی کہ جن چیزوں سے ہمارے دلوں کو مزین کیا ہے اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کروں جہاں خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مال کا سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرما دیا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے عنایت فرما دیا۔ تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال کبھی سفیان نے یوں روایت کی: مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال تازہ اور میٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں اُسے برکت کی جاتی ہے اور جو اسے لالچ سے لے گا تو اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

جو راہِ خدا میں آگے بھیج دیا وہی مال اپنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایسا

6441- راجع الحدیث: 2542,1472

6442- سنن نسائی: 3614

عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ: «فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ»

کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارث کا مال ہے۔

13- بَابٌ: المُكْثِرُونَ هُمُ المُقِلُّونَ

زیادہ مال جمع والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {مَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا، وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ، وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا، وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [هود: 16]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔ (پ ۱۲، ھود ۱۶)

6443 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ القَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا» قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ» قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ المُكْثِرِينَ هُمُ المُقِلُّونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا»

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف لے جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی شخص نہیں تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو کسی کا ساتھ چلنا ناپسند ہو۔ پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آ جاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک گھڑی چلتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اس کے ذریعے نیکی کمائے۔

قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَا هُنَا» قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ

حضرت ابوذر کا بیان ہے کہ پھر میں ایک ساعت آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ وہ

6443- راجع الحديث: 2388

لِي: «اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الحَرَّةِ حَتَّى لاَ أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ، وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ: " ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ " قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الخَمْرَ» قَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، وَالأَعْمَشُ، وَعَبْدُ العَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، مُرْسَلٌ لاَ يَصِحُّ، إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ» ، قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: " حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لاَ يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ " وَقَالَ: " اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا: إِذَا مَاتَ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عِنْدَ المَوْتِ "

فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس آپ پتھریلی زمین کی جانب چلے گئے حتیٰ کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے چنانچہ آپ نے کافی دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لاتے ہوئے فرما رہے تھے: ''اگرچہ اس نے چوری کی یا زنا کیا''۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض کی: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پتھریلی زمین میں آپ کس کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا؟ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دینا کہ جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا، ہاں۔ میں نے کہا، خواہ اُس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نضر شعبہ، حبیب بن ابوثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ابوصالح نے جو حدیث حضرت ابودرداء سے روایت کی وہ مرسل ہے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے بایں وجہ بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابوذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابودرداء سے تو عطا بن یسار نے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح۔ حدیث ابوذر ہے نیز فرمایا کہ حضرت ابودرداء کی حدیث پر یہ اضافہ کر لو کہ جب کوئی مرے اور مرتے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے۔

14- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ

وَسَلَّمَ: »مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا«

6444- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ المَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا، تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ مَشَى فَقَالَ: »إِنَّ الأَكْثَرِينَ هُمُ الأَقَلُّونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ« ثُمَّ قَالَ لِي: »مَكَانَكَ لاَ تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ« ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي: »لاَ تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ« فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: »وَهَلْ سَمِعْتَهُ« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ"

آپ کے پاس کوہ اُحد جتنا سونا ہوتا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں پتھریلی زمین میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہمارے سامنے اُحد پہاڑ تھا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ اُحد جتنا سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اس میں سے ایک دینا بھی بچا رہے، البتہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کرتا رہوں یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے پھر چلتے رہے کہ آپ نے فرمایا: زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کریں۔ مگر ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ اوجھل ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے اونچی آواز سنی پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو تو کچھ حادثہ پیش نہیں آ گیا۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے فرمانِ عالی یاد آ گیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئے میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور خوف ہوا مگر مجھے حضور کا فرمانِ عالی یاد آ گیا فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں نے عرض کی: ہاں فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے میرے پاس آئے اور کہا: جو آپ کا اُمتی اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا: خواہ

6444- راجع الحدیث: 2388,1237

اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو؟ جواب دیا کہ خواہ اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو۔

6445 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِي أَنْ لاَ تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلاَثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ»

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس کوہ اُحد جتنا بھی سونا ہوتو یہ بات مجھے ناپسند ہے کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور کچھ بھی اس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔

15- بَابٌ الغِنَى غِنَى النَّفْسِ

تونگری دِل کی تونگری ہے

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {أَيَحْسِبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ} - إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - {مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ} [المؤمنون: 63] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «لَمْ يَعْمَلُوهَا، لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کررہے ہیں مال اور بیٹوں سے ۔۔تا۔۔ ان کاموں سے جدا ہیں جنہیں وہ کررہے ہیں۔ (پ ۱۸، المومنون ۶۳) ابن عینیہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں ضرور کر کے رہیں گے۔

6446 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الغِنَى عَنْ كَثْرَةِ العَرَضِ، وَلَكِنَّ الغِنَى غِنَى النَّفْسِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تونگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ تونگری تو دل کی تونگری ہے۔

16- بَابُ فَضْلِ الفَقْرِ

فقر کی فضیلت

6447 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک

6445- راجع الحديث:2389

6446- سنن ترمذی:2373

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا» فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ المُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لاَ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لاَ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لاَ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا»

شخص سے دریافت فرمایا کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو نیک لوگوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک شخص گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو غریب مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش منظور نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی بات نہ سنے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ساری دنیا جتنا سونا ملنے سے بہتر ہے۔

6448 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا، فَقَالَ: «هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا»

ابو وائل کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الٰہی کے لیے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو چھوڑ گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا، جن میں سے حضرت مصعب بن عُمیر ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک چادر چھوڑی تھی۔ جس کے ساتھ اُنکے سر کو چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چادر سے چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر ڈال دی جائے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لگائے پودے کے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

6449 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

6448- راجع الحدیث: 1276

6449- راجع الحدیث: 3241، صحیح مسلم: 6873، سنن ترمذی: 2602

زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ، وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر غریب لوگ نظر آئے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس میں عورتیں زیادہ نظر آئیں ۔ ایوب اور عوف اعرابی نے بھی اس کو روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابورجاء نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔

6450 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا حتیٰ کہ وفات پائی اور تادمِ آخر کبھی چپاتی نہیں کھائی۔

6451 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ، حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ«

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے مگر اس وقت ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کٹھلیا میں تھے جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

17- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے الگ تھلگ رہ کر زندگی بسر فرمائی تھی

6452 - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ - بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الحَدِيثِ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُولُ: أَللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الأَرْضِ مِنَ الجُوعِ،

مجاہد کا بیان ہے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بھوک کے سبب میں زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کے باعث اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک دن میں

6450- راجع الحدیث: 5386 سنن ترمذی: 2363 سنن ابن ماجہ: 3293

6451- راجع الحدیث: 3097

6452- راجع الحدیث: 6246,5375

وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: »يَا أَبَا هِرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »الحَقْ« وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: »مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟« قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلاَنٌ أَوْ فُلاَنَةُ، قَالَ: »أَبَا هِرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »الحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي« قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الإِسْلاَمِ، لاَ يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلاَ مَالٍ وَلاَ عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ البَيْتِ، قَالَ: »يَا أَبَا هِرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »خُذْ فَأَعْطِهِمْ« قَالَ: فَأَخَذْتُ القَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ

لوگوں کے عام راستے پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر گزرے تو میں نے اُن سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی۔ میں نے سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت عمر گزرے تو میں نے ان سے بھی کتاب الٰہی کی ایک آیت پوچھی اور اُن سے بھی کھانے کے سبب سوال کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس حضرت ابوالقاسم ﷺ گزرے اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا کیونکہ آپ میری خواہش اور چہرے کی حالت کو جان گئے تھے۔ چنانچہ فرمایا: اے ابوہر! عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ آگے آؤ اور آپ چل دیئے تو میں بھی آپ کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی اجازت عطا فرمائی پس میں اندر داخل ہوا۔ چنانچہ آپ نے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ آپ کے لئے پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابوہرؓ! عرض کی کہ یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صُفّہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ اہلِ صُفّہ اسلام کے مہمان تھے، اہل ان کے اہل و مال نہ تھے اور نہ یہ کسی کے پاس جاتے تھے۔ جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو ان کے لئے بھیج دیتے اور خود اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اس میں اہلِ صُفّہ کو بھی شامل فرما لیتے۔ مجھے یہ بات دشوار لگی اور اپنے دل میں کہا کہ اس دودھ سے اہلِ صُفّہ کا کیا بنے گا؟ جبکہ اس کا زیادہ مستحق میں ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما دیا جائے اور میں اِسے پی لوں تو کچھ جان آ جائے۔ پس جب وہ لوگ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو غالب گمان

فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ القَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ القَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ» قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اقْعُدْ فَاشْرَبْ» فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ» حَتَّى قُلْتُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرِنِي» فَأَعْطَيْتُهُ القَدَحَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الفَضْلَةَ

ہے کہ یہ دودھ مجھ تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی راہ نہیں۔ پس میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور وہ گھر میں آ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا کہ اے ابوہرؔ: عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ یہ انہیں دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک شخص کو دیا۔ چنانچہ جب وہ شکم سیر ہو گیا تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر دوسرے نے پیالہ مجھے دے دیا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور اصحابِ صُفّہ سب شکم سیر ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے پیالہ لے لیا اور اسے اپنے دستِ کرم پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے ابوہرؔ! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اَب میں اور تم باقی رہ گئے میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا پھر فرمایا کہ پیو۔ لہٰذا میں نے پھر پیا۔ آپ مسلسل یہی فرماتے رہے کہ اور پیو حتیٰ کہ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے اب کوئی گنجائش نہیں لگتی فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ چنانچہ میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

6453 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: «إِنِّي لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الحُبْلَةِ، وَهَذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اس وقت جہاد کرتے دیکھا جبکہ حُبلہ کے پتوں اور اِس سمر درخت کے سوا ہمیں کوئی اور غذا میسر نہ تھی ہم میں سے

6453- راجع الحدیث: 3728

لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي»

کسی کو قضائے حاجت ہوتی تو بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتی جس میں تری کا نشان تک نہ ہوتا۔ پھر بنو اسد مجھے اسلام پر ملامت کرنے بیٹھے ہیں اگر صورتِ حال یہی ہے تو میں بدبخت ہوا اور میری تمام کوششیں ضائع گئیں۔

6454 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ المَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ»

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل نے مدینہ منورہ میں آ کر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں لگاتار تین دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

6455 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الأَزْرَقُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلاَلٍ الوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ»

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے ایک دن میں دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر اُن میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتیں۔

6456 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ، وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ»

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا ہوتا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

6457 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، وَقَالَ: «كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلاَ رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ»

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کا نانبائی بھی کھڑا تھا اور فرمایا کہ تم کھاؤ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پتلی چپاتی کھائی ہو۔ حتیٰ کہ حق سے جا ملے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

6454- راجع الحديث: 5416

6455- صحيح مسلم: 7374

6457- راجع الحديث: 5385

6458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ«

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم پر ایسا ماہ بھی گزرتا جس میں آگ نہ جلائی گئی ہو جبکہ کھجوریں اور پانی پر ہی خوراک کا دارومدار ہوتا ماسوائے اس گوشت کے جو ہمیں دیا جاتا۔

6459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: »ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الهِلاَلِ ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ« فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: »الأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عُروہ بن زبیر سے فرمایا: اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، حتیٰ کہ دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں نے عرض کی کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور پانی ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

6460 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! آلِ محمد کو اتنا رزق دے جس سے وہ قوت پائیں۔

18- بَابُ القَصْدِ وَالمُدَاوَمَةِ عَلَى العَمَلِ

عمل میں قصد اور ہیشگی ہو

6461 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو۔ مسروق کا بیان

6458- راجع الحدیث:2567

6459- راجع الحدیث:2567

6460- صحیح مسلم:7368,7367,7366,2424' سنن ترمذی:2361' سنن ابن ماجہ:4139

6461- راجع الحدیث:1132

الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: «الدَّائِمُ» قَالَ: قُلْتُ: فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ»

ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور تہجد کے لئے کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہوا کرتے۔

6462- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «كَانَ أَحَبُّ العَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ»

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے محبوب وہ عمل تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

6463 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالقَصْدَ القَصْدَ تَبْلُغُوا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہٰذا درستی، میانہ روی اختیار کرکے صبح و شام اور رات کے آخری حصے میں کچھ کرتے رہو حتیٰ کہ مقصود تک پہنچ جاؤ۔

6464 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اعمال میں درستی میانہ روی پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلو تم میں سے کسی کے عمل اُسے جنت میں داخل نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ قلیل ہو۔

6465 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو اور فرمایا کہ اعمال کی مقدور بھر پابندی کیا

6462- راجع الحدیث:1132

6463- راجع الحدیث:39

6464- انظر الحدیث:6467' صحیح مسلم:7054,7053

6465- صحیح مسلم:1825

قَالَ: »أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ« وَقَالَ: »اكْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ«

کرو۔

6466 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ المُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، قُلْتُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ؟ قَالَتْ: »لاَ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ«

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ اُمّ المومنین: نبی کریم ﷺ کا عمل کیسا تھا؟ کیا کوئی کام کسی دن کے لیے خاص تھا فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم ﷺ کرتے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

6467 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لاَ يُدْخِلُ أَحَدًا الجَنَّةَ عَمَلُهُ« قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ« قَالَ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا« قَالَ مُجَاهِدٌ: {قَوْلًا سَدِيدًا} [النساء: 9]: "وَسَدَادًا: صِدْقًا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درستی و میانہ روی اپناؤ۔ اور قرب حاصل کرو اور خوش ہو جاؤ کہ اپنے عمل کے ذریعے کوئی آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ کیا آپ بھی۔ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے: میرے خیال میں اسے ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدادًا اور سدیدًا سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

6468 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

بلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی الہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول الہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی جانب اشارہ کرتے

6466- راجع الحديث:1987

6467- راجع الحديث:6464

6468- راجع الحديث:419,93

لَنَا يَوْمًا الصَّلاَةَ، ثُمَّ رَقِيَ المِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: «قَدْ أُرِيتُ الآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلاَةَ، الجَنَّةَ وَالنَّارَ، مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ»

ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار سے ہٹ کر جنت اور دوزخ کو ان کی مثالی شکل میں دیکھا ہے میں نے بھلائی و برائی کو کسی دن ایسا نہیں دیکھا جیسا بھلائی و برائی کو آج دیکھا ہے۔

19-بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الخَوْفِ

خوف کے ساتھ

وَقَالَ سُفْيَانُ: " مَا فِي القُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ: {لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ} [المائدة: 68] "

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے جتنا ڈر نہیں آتا کہ ترجمہ کنزالایمان: تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا۔ (پ ۶، المآئدہ ۶۸)

6469 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ المُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ العَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننا وے حصے میں سے ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لیے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان لے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔

20-بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں پر صبر

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ} [الزمر: 10] وَقَالَ عُمَرُ: «وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ ۲۳، الزمر ۱۰)

6470- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید

6469- راجع الحدیث: 6000

6470- راجع الحدیث: 1469

الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ: «مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لاَ أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ»

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھا کرتا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور جو مستغنی ہونا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی۔

6471- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ، أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: «أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا»

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھا کرتے کہ آپ کے مبارک پیروں پر ورم آ جاتا اور سوج جاتے تو آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

21- بَابٌ: {وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ} [الطلاق: 3]

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: «مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ»

ربیع بن خثیم کا قول ہے: جو لوگوں پر آنے والی ہر مشکل سے متعلق ہے۔

6472 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»

حصین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رب پر توکل کریں۔

6471- راجع الحديث: 1130

6472- راجع الحديث: 3410

22-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

قیل وقال ناپسندیدہ ہے

6473 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: مُغِيرَةُ، وَفُلاَنٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى المُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ المُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلاَةِ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ المَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ البَنَاتِ

ہشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی، جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرے فلاں اور تیسرا ایک اور شخص۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے ایسی حدیث لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ وراد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ فرماتے ہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ان کا بیان ہے کہ حضور قیل وقال کرنے سوال کثرت، مال ضائع کرنے، برتنے کی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے ممانعت فرمایا کرتے تھے۔

6473م - وَعَنْ هُشَيْمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، يُحَدِّثُ هَذَا الحَدِيثَ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہشیم، عبدالملک بن عمیر دراد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

23-بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کرنا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ» وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ} [ق: 18]

جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ۲۶، ق ۱۸)

6474 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو دونوں

6473- راجع الحدیث: 844

6474- انظر الحدیث: 6808، سنن ترمذی: 2408

سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ»

ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

6475 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے پڑوسی کو ایزاء نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

6476 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ» قِيلَ: مَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ»

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا میرے دل نے محفوظ رکھا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے۔ دعوت تین دن اس کا جائزہ ہے۔ پوچھا گیا کہ اُس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک رات دن اور جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

6477 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ المَشْرِقِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا ہے اور اس کے نتیجے پر غور نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے حالانکہ وہ اس سے اتنی دور تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

6475- راجع الحدیث:5185

6476- راجع الحدیث:6019

6477- انظر الحدیث:6478' صحیح مسلم:7406' سنن ترمذی:2314

6478 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ»

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الٰہی کے لیے کہی ہو تو وہ اسے اہم نہیں جانتا مگر اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ اس کی پروا بھی نہیں کرتا لیکن اس کے سبب جہنم میں جا گرتا ہے۔

24- بَابُ البُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

اللہ کے خوف سے رونا

6479 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

25- بَابُ الخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

اللہ سے ڈرنا

6480 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي البَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ"

وہ شخص جس کا اپنے اعمال کے متعلق برا گمان تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذرے ذرے بنا کر لینا۔ پس جس دن تیز ہوا چلے تو میری خاک کو سمندر میں اُڑا دینا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اکٹھا کر کے فرمایا۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض کیکہ تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا پس اسے بخش دیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

6478- راجع الحدیث: 6477

6479- راجع الحدیث: 660

6480- راجع الحدیث: 3452

6481 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ، أَوْ قَبْلَكُمْ، آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ - قَالَ: فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا - فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ - وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ - وَرَبِّي - فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ - فَمَا تَلاَفَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ". فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: «فَأَذْرُونِي فِي البَحْرِ» أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی امتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب مال و اولاد عطا فرمایا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونگا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے پیس لینا، یا یہ کہا کہ میرا سفوف بنا لینا جس دن تیز ہوا چل رہی ہو تو مجھے اس میں آڑا دینا چنانچہ اس کا ان سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اس کا ان سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن تو وہ شخص کھڑا تھا، پھر فرمایا۔ اے میرے بندے! جو تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا۔ عرض کی کہ تیرے خوف نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔ ابو عثمان، سلمان نے اسی طرح بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا، یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معافہ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

26- بَابُ الِانْتِهَاءِ عَنِ المَعَاصِي

گناہوں سے دوری

6482 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری مثال جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے اپنی

6481- راجع الحدیث: 3478

6482- انظر الحدیث: 7283، صحیح مسلم: 5913

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ العُرْيَانُ، فَالنَّجَا النَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ"

آنکھوں سے ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں لہٰذا خود کو بچالو، خود کو بچالو پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی جانب چلے گئے یوں نجات پالی اور دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جرار ان پر ٹوٹ پڑا۔

6483 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی جب اس نے اپنے اطراف کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس وہ انہیں اس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آ کر اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جا رہے ہو۔

6484 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں سے دور ہو جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

27- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضور ﷺ کا فرمان: جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے

6485 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا

6483- راجع الحديث:3426

6484- راجع الحديث:10

6485- انظر الحديث:6637

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

6486 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

28-بَابٌ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے

6487 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے ڈھانپا گیا ہے۔

29-بَابٌ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ»

جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی

6488 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ»

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

6489 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز مٹ جانے والی ہے۔

6486- راجع الحديث: 4621

6489- راجع الحديث: 3841

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ:

[البحر الطويل]

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ"

30- بَابٌ: لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

6490 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي المَالِ وَالخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ»

31- بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

6491 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ العُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً»

32- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

6492 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ،

اس کو دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس کو نہ دیکھو جو اوپر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھ لے جو مال اور حسن میں اس سے زیادہ ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اس سے نیچے ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر جاننے سے بچا

غیلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے

6491- صحیح مسلم: 336

عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا، هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المُوبِقَاتِ« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »يَعْنِي بِذَلِكَ المُهْلِكَاتِ«

بھی زیادہ باریک جانتے ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم انہیں ہلاکت خیز شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک الموبقات سے سے ہلاک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

33-بَابٌ: الأَعْمَالُ بِالخَوَاتِيمِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

اعمال کا دارو مدار خاتمے پر ہے اور جو خاتمے سے ڈرا

6493 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الأَلْهَانِيُّ الحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ المُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ، فَقَالَ: »مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا« فَتَبِعَهُ رَجُلٌ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ العَبْدَ لَيَعْمَلُ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا«

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی طرف توجہ فرمائی جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور مال کے لحاظ سے وہ مسلمانوں میں ممتاز۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ ایک آدمی جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ مسلسل لڑتا رہا حتیٰ کہ زخمی ہو گیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا وزن اس پر رکھ دیا حتیٰ کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جنتیوں والے کام کر رہا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنمیوں والے کام کر رہا ہے لیکن ہوتا جنتی ہے اور اعمال کا دارو مدار خاتمے پر ہے۔

34-بَابٌ: العُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ

بُروں کے ساتھ ملنے سے تنہائی میں راحت ہے

6494- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ حضر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ!۔ عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو

6493- راجع الحدیث: 2898

6494- راجع الحدیث: 2786

سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ: يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ" تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَالنُّعْمَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا شخص بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی زہری، عطاء یا عبید اللہ، حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب عطاء، نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

6495 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ المُسْلِمِ الغَنَمُ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہوگا جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

35- بَابُ رَفْعِ الأَمَانَةِ

امانت داری کا اٹھ جانا۔

6496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا ضُيِّعَتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نا اہلوں کے حوالے کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

6495- راجع الحدیث: 19

6496- راجع الحدیث: 59

الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»

6497 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ» وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: "يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ، فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ" وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلاَنًا وَفُلاَنًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن سے اس کا حکم جان لیا اور سنت سے اس کا حکم جان لیا اس کا اٹھا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا۔ اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا۔ اسے پیر سے لڑھکایا جائے تو اور پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر ہوگا کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں دانہ رائی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے حق کیطرف پھیر دیتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا اس کے حاکم اس سے میرا حق دلا دیتے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں کے ساتھ تجارت کرتا ہوں۔

6498 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ

6497- صحیح مسلم: 365، سنن ترمذی: 2179، سنن ابن ماجہ: 4053

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ المِائَةِ، لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً»

اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں سو ہوں لیکن سواری کے قابل نہ ہوں۔

36- بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوا اور شہرت

6499 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ»

مسدد، یحییٰ، سفیان نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور ان کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا۔ پس میں ان کے قریب ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شہرت کے لیے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لیے عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے دکھوا دے گا۔

37- بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

جو اللہ کی اطاعت کے لیے خود کو مشقت میں ڈالے

6500- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ،

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی حائل تھی کہ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے دوبارہ فرمایا۔ اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ اے معاذ! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ

6499- انظر الحدیث: 7152، صحیح مسلم: 7405,7404,7402، سنن ابن ماجہ: 4207

6500- راجع الحدیث: 5967

قَالَ: »حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا« ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: »يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: »هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ« قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ«

اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! عرض کیا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ کرے۔

38- بَابُ التَّوَاضُعِ

تواضع اختیار کرنا

6501 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ - قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى: العَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لاَ تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ، وَقَالُوا: سُبِقَتِ العَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ«

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اس سے آگے چلنے لگا مسلمانوں پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے کہا کہ عضباء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند کرے مگر اسے پست بھی کر دے۔

6502 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے محبوب ہیں اور میں نے اس پر فرض کی ہیں بلکہ میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے

6501- سنن ابو داؤد: 4803

إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ المُؤْمِنِ، يَكْرَهُ المَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ"

لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسکو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا جاننے میں مجھے تردد نہیں کیونکہ اسے برا جانتا ہوں۔

39-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

{وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ البَصَرِ، أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [النحل: 77]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: میں اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

ترجمہ کنزالایمان: اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورہ النحل ۱۴، آیت ۷۷)

6503 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا» وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا پھر انہیں دراز کر دیا۔

6504 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا قیامت اور مجھے اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے۔

6505 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیاں۔

6504- صحیح مسلم: 7332,7330، سنن ترمذی: 2214

6505- سنن ابن ماجہ: 4040

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ» يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ، تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ

اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

40-بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

6506 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا} [الأنعام: 158] وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ، وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا "

قیامت کا آنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان کسی کے کام نہیں آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا حالتِ ایمان میں پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لیے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لپیٹنے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر چلا ہوگا اور اسے پلانے کے لیے حوض پر لے جائے گا لیکن پلا نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص نے کھانے کیلئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اسے کھانے نہیں پائے گا۔

41-بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ

جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے

6507 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یا آپ کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ نے عرض کی کہ ہمیں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا کہ یہ

6507- صحیح مسلم: 6764,6763,6762,6761 سنن ترمذی: 1067,1066 سنن نسائی: 1837,1836, 1835 سنن ابن ماجہ: 4264

الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اسے رضائے الٰہی اور اس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اسی کو پسند کرتے ہے۔ چنانچہ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ کافر ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اس کے سامنے ہوگی اس سے زیادہ اسے اور کوئی چیز ناپسند نہیں ہوسکتی لہذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا نہ پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ابوداود نے اس کو مختصراً کے ساتھ نقل کیا۔ عمرو، شعبہ، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔

6508 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

6509 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ أَفَاقَ

عروہ بن زبیر نے کتنے ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حالتِ صحت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی نبی کی روح کو قبض نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اسے اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور پھر اسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ علیل ہوئے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی جانب اٹھائی اور کہا ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ'' میں

6508- صحیح مسلم:6769

6509- راجع الحدیث:4463,4435

فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى» قُلْتُ: إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

نے عرض کی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں۔ "اے اللہ رفیق اعلیٰ"۔

42- بَابُ سَكَرَاتِ المَوْتِ

سکراتِ موت

6510 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، يَشُكُّ عُمَرُ - فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي المَاءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ» ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «العُلْبَةُ مِنَ الخَشَبِ، وَالرَّكْوَةُ مِنَ الأَدَمِ»

ابو عمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیالہ یا کونڈا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر بن سعد راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرہ مبارک پر ملتے اور کہتے۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں سختی ہوتی ہے۔" پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے۔ "رفیق اعلیٰ میں۔ حتیٰ کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک نیچے تشریف لے آیا۔"

6511 - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَعْرَابِ جُفَاةً، يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: «إِنْ يَعِشْ هَذَا لاَ يُدْرِكْهُ الهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ». قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی ننگے پاؤں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پوچھتے۔ "قیامت کب قائم ہوگی"؟ چنانچہ آپ ان کے سب سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، ہشام کا بیان کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔

6512 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا

6510- راجع الحدیث:890

6512- انظر الحدیث:6513، صحیح مسلم:2200,2199، سنن نسائی:1930,1929

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا المُسْتَرِيحُ وَالمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: «العَبْدُ المُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالعَبْدُ الفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ العِبَادُ وَالبِلاَدُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ»

مستریح اور مستراح منہ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جانا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرجانے سے اللہ کے بندے شہر، درخت اور جانور بھی راحت پانا چاہتے ہیں۔

6513 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، المُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مستریح اور مستراح منہ یہ ہے کہ مومن آرام پانا چاہتے ہیں۔

6514 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتْبَعُ المَيِّتَ ثَلاَثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے اہل و عیال، اس کا مال اور اس کے اعمال۔ پس اس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کے اعمال اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔

6515 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ، غُدْوَةً وَعَشِيًّا، إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الجَنَّةُ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ اسے اُٹھایا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

6513- راجع الحدیث:6512

6514- صحیح مسلم:7350، سنن ترمذی:2379، سنن نسائی:1936

6515- راجع الحدیث:1379

6516 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا»

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز تک پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجی تھی۔

43- بَابُ نَفْخِ الصُّورِ

نفخ صور

قَالَ مُجَاهِدٌ: «الصُّورُ كَهَيْئَةِ البُوقِ» {زَجْرَةٌ} [الصافات: 19]: «صَيْحَةٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {النَّاقُورِ} [المدثر: 8]: «الصُّورِ» {الرَّاجِفَةُ} [النازعات: 6]: «النَّفْخَةُ الأُولَى» وَ {الرَّادِفَةُ} [النازعات: 7]: «النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ»

مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی قسم کا آلہ۔ زجرۃ چیخ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: الناقور صور۔ الراجفتہ پہلی مرتبہ صور پھونکنا۔ الراوفتہ دوسری مرتبہ صور کا پھونکنا۔

6517 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ، وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى العَالَمِينَ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ المُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ اليَهُودِيِّ، فَذَهَبَ اليَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ المُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ»

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو شخصوں کی آپس میں تو تکار ہوگئی۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو تمام جہانوں سے منتخب فرمایا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام جہانوں سے حضرت موسیٰ کو منتخب فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور اپنے اور مسلمان کے درمیان واقعہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ جب بروز قیامت بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا کنارا پکڑے ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ ان میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے اور ان سے پہلے ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرمایا۔

6516- راجع الحدیث: 1393

6517- راجع الحدیث: 2411

6518 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ، فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ« رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمام انسان بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں ___ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

44- بَابٌ: يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ يَوْمَ القِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ کا زمین کو اپنے قبضے میں فرمانا

رَوَاهُ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

6519 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے داہنے دستِ قدرت سے زمین کو اپنے قبضے میں فرمالے گا اور آسمان کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

6520 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَكُونُ الأَرْضُ يَوْمَ القِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ، نُزُلًا لِأَهْلِ الجَنَّةِ« فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا القَاسِمِ، أَلاَ أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الجَنَّةِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بروزِ قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے لپیٹ دے گا جیسے تم دسترخواں پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور ایسا جنتیوں کی ضیافت کے سبب ہوگا۔ پھر ایک یہودی آ گیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہل جنت کی ضیافت کے متعلق کچھ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا

6518- راجع الحديث: 2411

6519- راجع الحديث: 4812، صحيح مسلم: 6981، سنن ابن ماجه: 192

6520- صحيح مسلم: 6688

يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: »بَلَى« قَالَ: تَكُونُ الأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالاَمٌ وَنُونٌ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا

تھا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہماری جانب توجہ فرمائی اور ہنسے حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا سالن لام نون کے ساتھ ہوگا پوچھا وہ کیا چیز ہوگی فرمایا بیل اور مچھلی اور اس کی کلیجی کے زائد حصے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

6521- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ« قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ: »لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ«

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں کو بروز قیامت کے روز سفید اور چٹیل زمین پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کی طرح ہوگی۔ حضرت سہل یا کسی دوسرے نے فرمایا کہ محشر میں کسی کا جھنڈا نہیں ہوگا۔

45- بَابٌ: كَيْفَ الحَشْرُ

حشر کی کیفیت

6522- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزِ حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو تین، چار اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی یعنی ان کے ساتھ لیٹے گی، ان کے ساتھ رات گزارے گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اوان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

6523- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ البَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! کافر کا حشر کے روز منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟

6521- صحیح مسلم:6986

6522- صحیح مسلم:7131، سنن نسائی:2084

6523- راجع الحدیث:4760

قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

فرمایا کہ جس نے دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا گیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے۔ قتادہ نے کہا۔ ہمارے رب کی قسم، کیوں نہیں۔

6524 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا» قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملو گے کہ برہنہ پاؤں، برہنہ جسم پیدل وہ اور غیر مختون ہوگے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہیں۔

6525 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى المِنْبَرِ، يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ منبر پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو گے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون ہوں گے۔

6526 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ} [الأنبياء: 104] الآيَةَ، وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا

سعید بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم برہنہ پاؤں اور برہنہ بدن ہوگے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ قیامت کے دن مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ لے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے پکڑا ہوا ہوگا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ پس

6524- راجع الحدیث:3349، صحیح مسلم:7129، سنن نسائی:2080

6525- راجع الحدیث:6524,3349

6526- راجع الحدیث:3349

أُحَدِّثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117]- إِلَى قَوْلِهِ - {الحَكِيمُ} [البقرة: 32] قَالَ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ"

میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (پ ۷، المآئدہ ۱۱۸) اور میں ان پر پھر کہا جائے گا کہ یہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے اور برابر مرتد ہوتے رہے تھے۔

6527 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ»

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم برہنہ پاؤں، برہنہ بدن اور غیر مختون ہوگے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس طرف دھیان بھی نہیں کر سکیں گے۔

6528 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الجَنَّةَ لاَ يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم ایک قبے میں تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ آدھے اہل جنت تم ہو ہم نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ یقینی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے اور وہ یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں

6527- صحیح مسلم: 7127، سنن نسائی: 2083، سنن ابن ماجہ: 4276

6528- راجع الحدیث: 6642، صحیح مسلم: 528-530، سنن ترمذی: 2547، سنن ابن ماجہ: 4283

مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ البَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَحْمَرِ»

داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا کسی سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔

6529 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ القِيَامَةِ آدَمُ، فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ، فَيُقَالُ: هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ " فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: «إِنَّ أُمَّتِي فِي الأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ البَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الأَسْوَدِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سو میں سے ننانوے نکال لو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یوں تو ہمارے سو میں سے بھی ننانوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

46- بَابٌ

باب

قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ} [الحج: 1] {أَزِفَتِ الآزِفَةُ} [النجم: 57]، {اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ} [القمر: 1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ (پ ۱۷، الحج ۱) آنے والی آ گئی۔ قیامت قریب آ گئی۔

6530 - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فرمایا جائے گا۔ "جہنم کے لیے نکالو۔" عرض کریں گے کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے اور حمل والی کا حمل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ

6530- راجع الحديث: 3348

الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) " فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، قَالَ: »أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ « ثُمَّ قَالَ: »وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ « قَالَ: فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: »وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ البَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الحِمَارِ«

بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب شدید ہے۔ صحابہ کرام پر اس بات کا بہت زیادہ اثر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ ایک ہزار یاجوج وماجوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہوگے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال یوں ہے جیسے کالے بیل کی کھال پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ۔

47- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَلاَ يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 5] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ} [البقرة: 166] قَالَ: »الوُصُلاَتُ فِي الدُّنْيَا«

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (پ ۳۰، المطففین ۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: وتقطعت بہم الاسباب فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

6531 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6] قَالَ: »يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور حاضر ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی لو تک ڈوبا ہوگا۔

6532 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کا پسینہ

6531- انظر الحدیث: 4938، صحیح مسلم: 7133، سنن ترمذی: 2422م، 3336، سنن ابن ماجہ: 4278

6532- صحیح مسلم: 7134

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ»

بہہ نکلے گا، حتیٰ کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

48- بَابُ القِصَاصِ يَوْمَ القِيَامَةِ "

بروز قیامت قصاص لیا جائے گا

وَهِيَ الحَاقَّةُ، لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الأُمُورِ. الحَقَّةُ وَالحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالقَارِعَةُ، وَالغَاشِيَةُ، وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ "

قیامت کو الحاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن اجر ملے گا اور سب کاموں کا بدلہ ملے گا۔ الحقتہ اور الحاقتہ ہی معنی ہیں اور اسی طرح القارعتہ ، الغاشیۃ اور الصاختہ قیامت کے نام ہیں۔ التغابن سے مراد اہل جنت اور اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

6533 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ»

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان جس چیز کا سب سے پہلے فیصلے کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

6534 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ معاف کروالے کیونکہ اس دن روپے پیسے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

6535 - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک

6533- انظر الحدیث: 6864، صحیح مسلم: 4357, 4358، سنن ترمذی: 1396, 1397، سنن نسائی: 4003-4007، سنن ابن ماجہ: 2615

6534- انظر الحدیث: 2449، سنن ترمذی: 2419

عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا«

دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، حتیٰ کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہوجائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنے ٹھکانے کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوگا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

49- بَابٌ: مَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ عُذِّبَ

جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا

6536 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ عُذِّبَ« قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] قَالَ: »ذَلِكِ العَرْضُ«.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ ترجمہ کنزالایمان: اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ (پ ۳۰، الانشقاق ۸) فرمایا کہ یہ تو صرف حاضری ہے۔

6536م - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَيُّوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت کی_____ ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6537 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں

6536- راجع الحديث: 4939

6536م- انظر الحديث: 103

6537- انظر الحديث: 4939,103

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا ذَلِكِ العَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الحِسَابَ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ»

فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ (پ ۳۰، الانشقاق ۸۔۷) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو محض حاضری ہوگی ورنہ قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

6538- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: " يُجَاءُ بِالكَافِرِ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الأَرْضِ ذَهَبًا، أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ "

علی بن عبد اللہ، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اتنا دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کے مقابلے میں بہت ہی آسان سوال کیا گیا تھا۔

6539 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلاَ يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر جلد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان بھی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔ پھر اور آگے نظر دوڑائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جو تم میں سے کر سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر۔

دوسری سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم سے مروی

6538- راجع الحدیث: 3334 صحیح مسلم: 7017,7016

6539- انظر الحدیث: 1413 صحیح مسلم: 2345 سنن ترمذی: 2415 سنن ابن ماجہ: 1843,185

6540 - قَالَ الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اتَّقُوا النَّارَ» ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ» ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلاَثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو۔ پھر چہرہ انور پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا۔ پھر فرمایا کہ آگ سے بچو۔ اس کے بعد چہرہ انور پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے تین دفعہ ایسا کیا اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو اچھی بات کہے۔

50- بَابٌ يَدْخُلُ الجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے

6541 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ العَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، هَؤُلاَءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلاَ عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لاَ يَكْتَوُونَ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس افراد۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک صرف تنہا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ میری امت ہے کہا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ

6540- راجع الحدیث: 6023,1412

6541- راجع الحدیث: 3410

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

6542 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنٍ الأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہا عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

6543 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ - شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا - مُتَمَاسِكِينَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار ضرور جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، حتیٰ کہ ان کے پہلے سے آخری تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

6544 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک منادی اعلان ندا کرنے کھڑا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل

6542- راجع الحدیث: 5811

6543- راجع الحدیث: 3247

6544- انظر الحدیث: 6548، صحیح مسلم: 7112

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ: يَا أَهْلَ النَّارِ لاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الجَنَّةِ لاَ مَوْتَ، خُلُودٌ

جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

6545 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ خُلُودٌ لاَ مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لاَ مَوْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں سے کہا جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ موت نہیں آئے گی اور جہنمیوں سے کہا جائے گا۔ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

51- بَابُ صِفَةِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی حالت

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ {عَدْنٌ} [التوبة: 72]: خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَقَمْتُ، وَمِنْهُ المَعْدِنُ {فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ} [القمر: 55]: فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ عدن ہمیشہ رہنا۔ عدنت بارض سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور معدن اسی سے بنا ہے۔ فی مقعد صدق جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

6546 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں غریب لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

6547 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا المَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ

حضرت اسامہ بن زیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنمیوں کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

6546- راجع الحدیث: 3241

6547- راجع الحدیث: 5196

مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ

6548 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الجَنَّةِ إِلَى الجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ لاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ لاَ مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا ۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں اور اے اہل جہنم! تمہیں موت نہیں۔ چنانچہ اہل جنت کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہوگی اور اہل جہنم کے غم کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔

6549 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ؟ فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد ہیں ۔ چنانچہ فرمائے گا۔ کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ عرض کریں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

6550 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلاَمٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ

6548- راجع الحدیث: 6544، صحیح مسلم: 7113

6549- صحیح مسلم: 7070، سنن ترمذی: 2555

6550- راجع الحدیث: 2809

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُ فِي الجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: وَيْحَكِ، أَوَهَبِلْتِ، أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الفِرْدَوْسِ

سے کتنی محبت تھی، لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو دیوانی ہو! کیا ایک ہی جنت، اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں او بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

6551- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الفُضَيْلُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ المُسْرِعِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا۔ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتا سوار تین دن میں جتنی دور جا سکے۔

6552- وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا

حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔

6553- قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ الجَوَادَ المُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی پھرتیلے اور تیز رفتا گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے سائے میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

6554- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الجَنَّةَ مِنْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے۔ چنانچہ

-6551 صحیح مسلم:7115

-6552 صحیح مسلم:7069

-6553 راجع الحدیث:6552

-6554 راجع الحدیث:3247، صحیح مسلم:525

أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ - لاَ يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ

وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ ان کے چہرے چاندرات کے چاند کی مانند ہوں گے۔

6555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الغُرَفَ فِي الجَنَّةِ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے۔

6556 - قَالَ أَبِي، فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: كَمَا تَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ الغَارِبَ فِي الأُفُقِ: الشَّرْقِيِّ وَالغَرْبِيِّ

میرے والد نے نعمان بن ابو عیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

6557 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ قیامت میں اس آدمی سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے فدیے میں دے دیتا۔ وہ ہاں میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔

6558 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ، قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شفاعت کے ذریعے کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ ثعاریر کی طرح ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو عمرو بن دینار نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ میں

6556- راجع الحديث: 3256، صحیح مسلم: 7071

6557- راجع الحديث: 3334

6558- صحیح مسلم: 470

الضَّغَابِيسُ، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ

نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا کہ اے ابومحمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے نکالے جائیں گے فرمایا ہاں۔

6559- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: الْجَهَنَّمِيِّينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد جہنم سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔

6560- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، يَقُولُ اللَّهُ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ قَدْ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ - أَوْ قَالَ: حَمِيَّةِ السَّيْلِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جھلس کر کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے۔ جیسے دریا کے کنارے دانہ تروتازہ اُگتا ہے آپ نے حمیل السیل فرمایا یا حمیۃ السیل۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ جب اُگتا ہے تو زرد اور لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

6561- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ نے فرماتے ہوئے سنا کہ دوجہنمیوں میں سے جس آدمی کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں قدموں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے سبب اس کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

6559- انظر الحدیث: 7450

6560- راجع الحدیث: 22

6561- انظر الحدیث: 6562، صحیح مسلم: 516,515، سنن ترمذی: 2604

الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ، تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ، يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ

6562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ رَجُلٌ، عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي المِرْجَلُ وَالقُمْقُمُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں پیروں پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے سبب اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیگچی میں ابال آتا ہے۔

6563 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو چہرہ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچ جائے۔

6564 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ کے حضور آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ دوزخ میں ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی، جس کے سبب ان کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

6565 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تا کہ ہم

6562- راجع الحدیث: 6561

6563- راجع الحدیث: 6023,1413

6564- راجع الحدیث: 3885

6565- راجع الحدیث: 44، صحیح مسلم: 474

الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ: ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ: سَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ، حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ

اس جگہ سے نجات پاتے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے سجدہ کیا۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفارت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا، تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ کہ ان کے اگلوں پچھلوں تمام لغزشیں معاف فرمادی گئی تھیں پس وہ میرے پاس آئیں گے، چنانچہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد حتیٰ کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روکا ہوگا قتادہ یہ بیان کر کے فرماتے کہ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہے۔

6566 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ محمد مصطفیٰ

6566- سنن ابو داؤد: 4740، سنن ترمذی: 2600

الحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الجَهَنَّمِيِّينَ

ﷺ کی شفاعت کے سبب دوزخ سے نکال لے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

6567- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهَا: هَبِلْتِ، أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الفِرْدَوْسِ الأَعْلَى

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت ام حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ شہید ہو گئے تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کا میرے دل کو کیا مقام ہے، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ جلد آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم دیوانی ہو گئی ہو۔ کیا ایک ہی جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

6568- وَقَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ، أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - يَعْنِي الخِمَارَ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اسکے سارے مال و متاع سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے تو فضا جگمگا اٹھے اور زمین و آسمان کی درمیانی جگہ معطر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

6569 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَدْخُلُ أَحَدٌ الجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اسے جہنم کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اسے ملتا تا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوتا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے۔ جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تا کہ اسے حسرت ہو۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی

6568- راجع الحديث: 2796

6570 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لاَ يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ

6571 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا، فَيَقُولُ اللَّهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: تَسْخَرُ مِنِّي - أَوْ: تَضْحَكُ مِنِّي - وَأَنْتَ المَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الجَنَّةِ مَنْزِلَةً

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے عرض کیکہ یارسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ میرا خیال یہی تھا کہ اس کے متعلق سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خوب معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ شخص جہنم سے اوندھے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا۔ اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا۔ اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے۔ چنانچہ اس سے فرمایا جائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو کر کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنا ہے یا تیرے لیے دس دنیاؤں کے برابر ہے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ مجھے کیوں مذاق بنایا جارہا ہے حالانکہ تو حقیقی ملک ہے چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تو اہل جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عباس رضی

6570- راجع الحدیث: 99

6571- انظر الحدیث: 7511، صحیح مسلم: 461,460، سنن ترمذی: 2595، سنن ابن ماجہ: 4339

6572- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ العَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ سے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچا۔

52- بَابُ الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ

الصراط جہنم کے اوپر ہوگا

6573- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ القَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا جب سورج کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اس طرح قیامت کے دن اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ پس سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہو جائیں گے، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ، بتوں کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ، یوں یہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا اور ان سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے

6572- راجع الحديث:3883

6573- راجع الحديث:806

فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ، فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللَّهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ، فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ،

گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کے اوپر پل رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس دن رسولوں کی یہی دعا ہوگی۔ اے اللہ! سلامتی سلامتی۔ اس کے ساتھ سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو سعدان کے کانٹوں کی طرح اعمال کے مطابق لوگوں کو اچک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض خراشوں کے ساتھ نجات پا جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے فرما چکے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کا نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور وہ ان کے لیے ہی ارادہ فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ سجدوں کی نشانیوں کو کھائے۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے جبکہ وہ کوئلے جیسے ہو چکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو ماء الحیات کہتے ہیں۔ پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے دانہ اگتا ہے۔ ایک شخص دوزخ کی جانب منہ کر کے کہے گا۔ اے رب! اس کی ہوا نے مجھے جھلسا دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس جہنم کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ میں تجھے یہ عطا کر دوں تو کوئی دوسرا سوال کر دے؟ وہ عرض کرے گا۔ اے رب! مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدمی کی

فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ، فَلاَ يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الأَمَانِيُّ، فَيَقُولُ لَهُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا

اولاد پر افسوس ہے کہ کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ مسلسل یہ دعا کرتا رہے گا، حتیٰ کہ اس سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو کوئی اور سوال کرے؟ عرض کرے گا۔ کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرما دے گا اور اُسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا افسوس! ابن آدم کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، حتیٰ کہ ہنس پڑیگا۔ چنانچہ جب وہ ہنسے گا اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائیگا کہ اپنی آرزو بیان کر۔ چنانچہ وہ آرزوئیں بیان کریگا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی تمنا اور بیان کر۔ چنانچہ وہ آرزوئیں بیان کریگا حتیٰ کہ آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ تیرے لیے اور اتنا ہی اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ یہ شخص وہ ہے جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

6574 - قَالَ عَطَاءٌ، وَأَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لاَ يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس حضرت ابو سعید خدری بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ پر پہنچے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

6574- راجع الحدیث: 806

وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ مِثْلُهُ مَعَهُ

هَذَا لَكَ وَعَشَرَةٌ۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ مِثْلُهُ مَعَهُ۔

53- بَابٌ فِي الحَوْضِ

حوضِ کوثر کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الكَوْثَرَ} [الكوثر: 1] وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (پ ۳۰، الکوثر ۱) حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو حق کوثر پر مجھے سے ملنے تک صبر کرو۔

6575 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔

6576 - وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ تَابَعَهُ عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ تم میں سے بعض لوگ مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے جدا کر دئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟ اس طرح عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے۔ حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

6577 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوضِ کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا فاصلہ جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

6575- انظر الحدیث: 7049,6576 صحیح مسلم: 5937,5935,5934

6576- راجع الحدیث: 6575 صحیح مسلم: 5936

6577- صحیح مسلم: 5941

أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ

6578 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الكَوْثَرُ: الخَيْرُ الكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ الَّذِي فِي الجَنَّةِ مِنَ الخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ کچھ لوگوں کا تو یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

6579 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلاَ يَظْمَأُ أَبَدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا حوضِ ایک مہینے کی مسافت جتنا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

6580 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ اليَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوضِ کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء کا یمن سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

6581 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے

6578- راجع الحديث:4966

6579- صحيح مسلم:5928

6580- صحيح مسلم:5950

6581- راجع الحديث:3570

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ المُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الكَوْثَرُ، الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِينُهُ - أَوْ طِيبُهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ

تھے۔ میں نے کہا اسے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو، تیز مشک کی ہے۔ ہدبہ کو اس میں شک ہے۔

6582 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الحَوْضَ، حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوضِ کوثر پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ لوگ گزریں گے، حتیٰ کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟

6583 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو میرے پاس سے گزرے گا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔

6584 - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا يُقَالُ: {سَحِيقٌ} [الحج: 31] : بَعِيدٌ،

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے خود یہ فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے۔ ''یہ تو میرے ہیں۔'' چنانچہ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کیا؟ پس میں کہوں گا۔ دور، دور۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ سحقا سے دوری مراد ہے۔ سحقا اس کو دور

6582- صحیح مسلم: 5951

6583- انظر الحدیث: 7050

6584- انظر الحدیث: 7051،6583

سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي

کر دیا۔

6585 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الحَبَطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ القِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الحَوْضِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ حوضِ کوثر سے دور کر دے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا نیا کیا؟ یہ الٹی ایڑی گھوم گئے مرتد ہو گئے تھے۔

6586 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِدُ عَلَى الحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ: فَيُحَلَّئُونَ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن مسیب نے نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حوضِ کوثر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟ یہ الٹی ایڑی پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ شعیب، زہری، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ۔ اس روایت میں فیجلون ہے جبکہ عقیل کی روایت عبداللہ بن ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6587 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک گروہ نظر آیا۔ حتیٰ کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص آ نکلے گا، پھر ان سے کہے گا کہ

6585- انظر الحدیث: 6586

6586- راجع الحدیث: 6585

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى. ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى، فَلاَ أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ

چلو۔ میں کہوں گا کہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی جانب۔ میں کہوں گا کہ کس سبب سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں پر پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک گروہ نظر آئے گا۔ حتیٰ کہ جب میں انہیں۔ پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص آ نکلے گا۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم! جہنم کی جانب۔ میں کہوں گا کہ کس سبب سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ اپنی ایڑیوں پر الٹے پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ان میں سے کوئی نجات نہیں پائے گا۔

6588- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

حفص بن عاصم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے۔

6589 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

6590 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ نے شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے

6588- راجع الحدیث: 1888,1196

6589- صحیح مسلم: 5925,5924

6590- راجع الحدیث: 1344

انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی خوف نہیں بلکہ مجھے خوف ہے تو تمہارے دنیا کی زیبائش میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔

6591- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ المَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حوضِ کوثر کا ذکر فرماتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ اور منورہ اور صفاء کے درمیان ہے۔

6592- وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ المُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: الأَوَانِي؟ قَالَ: لاَ. قَالَ المُسْتَوْرِدُ: تُرَى فِيهِ الآنِيَةُ مِثْلَ الكَوَاكِبِ

ابن عدی کی روایت میں اتنا زائد ہے جو انہوں نے شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض صنعا اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ مستورد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اوانی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مستورد نے کہا۔ اس کے برتن ستاروں کی مثل ہیں۔

6593- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ

ابن ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حضوضِ کوثر پر ہوں گا، حتیٰ کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنی الٹی ایڑیوں پھرتے رہے ہیں۔ ابن ابی یلکہ دعا کیا کرتے۔ اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

6591- صحیح مسلم:5938

6592- راجع الحدیث:6591

6593- راجع الحدیث:6579

نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا {أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ} [المؤمنون: 66] : تَرْجِعُونَ عَلَى العَقِبِ

الٹے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے متعلق فتنہ میں پڑوں۔ اعقابکم تنکصون پیچھے کی طرف پھرنا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

82- كِتَابُ الْقَدَرِ

1- بَابٌ فِي الْقَدَرِ

6594 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ: الرَّجُلَ - يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ: إِلَّا ذِرَاعٌ

6595 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ، أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ، أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تقدیر کے متعلق

تقدیر کے متعلق

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں رکھا جاتا ہے، پھر خون کی بوٹی کی شکل ہیں، پھر گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں اسی طرح پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بد بخت ہے یا نیک بخت پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ یا دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص ایسا ہوتا ہے کہ اہلِ جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے رب! یہ نر ہے یا

6594- راجع الحديث:3208

6595- راجع الحديث:318

أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

مادہ؟ بد بخت۔ نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

2-بَابٌ: جَفَّ القَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

علم الٰہی کے سامنے قلم خشک ہو گیا

{وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ} [الجاثية: 23] وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَفَّ القَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَهَا سَابِقُونَ} [المؤمنون: 61]: سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔ (پ ۲۵، الجاثیہ ۲۳) حضرت ابو ہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قلم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لہا سابقون سے مراد ہے کہ نیک بختی ان پر غالب آ گئی۔

6596 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُعْرَفُ أَهْلُ الجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ العَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ: لِمَا يُيَسَّرَ لَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنمیوں میں سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے آسان کی گئی ہے۔

3-بَابٌ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے

6597 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلاَدِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

6598 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عطاء بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

6596- انظر الحدیث: 7551، صحیح مسلم: 6679، سنن ابو داؤد: 4709

6597- راجع الحدیث: 1383

6598- راجع الحدیث: 1384

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو بہتر جانتا ہے۔

6599 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بچہ نہیں مگر وہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔؟؟ اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بنا لیتے ہیں، جیسے چوپائے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو کن کٹا پاتے ہو؟ حتیٰ کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔

6600- قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؛ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو بہتر جانتا ہے۔

4- بَابُ {وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا} [الأحزاب: 38]

اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے

6601 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسْأَلِ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اسے اپنے لیے ہی خاص کر لے پلیٹ اس کے لیے فارح، بلکہ اس سے نکاح کر لے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

6602 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ

6599- راجع الحديث: 1358، صحيح مسلم: 6702

6600- راجع الحديث: 1384

6601- راجع الحديث: 2140، سنن ابو داؤد: 2176

6602- راجع الحديث: 1284

قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ، وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ، أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی حاضر تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہلا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو وہ لے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے۔ ہر ایک کا وقت آتا ہے لہٰذا صبر کرنا اور ثواب کا امید وار رہنا چاہیے۔

6603- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ، كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ، لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

عبد اللہ بن محیریز جمحی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: ہمیں لونڈیاں ملتی ہیں ہم مال بھی چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا منظر عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا، ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

6604- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ، فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے میں قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

6605- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

6603- راجع الحديث: 2229

6604- صحيح مسلم: 7192، سنن ابو داؤد: 4240

6605- راجع الحديث: 1362

الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَلاَ نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ. ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] الآيَةَ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ ۳۰، والیل ۵)

5- بَابٌ: العَمَلُ بِالخَوَاتِيمِ

اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے

6606- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ القِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ القِتَالِ، فَكَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الجِرَاحِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب قتال شروع ہوا تو وہ شخص خوب شدت سے لڑا مگر شدید زخمی ہوا، لیکن پھر بھی جما رہا۔ پس نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے دیکھئے جس کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے حالانکہ وہ راہ خدا میں کیسی بہادری سے لڑ رہا ہے اور کیسا سخت زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر بھی وہ ہے دوزخی۔ بعض لوگوں کو شک ہوتا حتیٰ کہ اس آدمی نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی طرف دوڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خودکشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے

6606- راجع الحديث: 3062

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلاَنٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلاَلُ، قُمْ فَأَذِّنْ: لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

شک اللہ تعالیٰ بدکار آدمی کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے۔

6607 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ المُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ المُسْلِمِينَ، فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى المُشْرِكِينَ، حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالَ: قُلْتَ لِفُلاَنٍ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ المُسْلِمِينَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لاَ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ المَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ العَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالخَوَاتِيمِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے بہادروں میں سے ایک شخص کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کے پیچھے ہولیا جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جی جان سے لڑ رہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی۔ چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی حتیٰ کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ شخص جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض کی کہ آپ نے فلاں کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے جی جان سے لڑ رہا تھا۔ میرا گمان تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن ہوتا وہ دوزخی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

6607- راجع الحدیث: 2898

6-بَابُ إِلْقَاءِ النَّذْرِ العَبْدَ إِلَى القَدَرِ

تقدیر کے سپرد

6608 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو رد نہیں کرتی۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

6609 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ القَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نذر آدمی کو وہ چیز نہیں دلاتی جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کو وہ چیز کو دلاتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

7-بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

نہیں ہے طاقت اور نہیں ہے قوت مگر اللہ کی طرف سے

6610 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا، وَلَا نَعْلُو شَرَفًا، وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لہذا جب ہ کسی بلند جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی مین نیچے کی جانب اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے اور وہ ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

6608- انظر الحدیث:6693,6692، صحیح مسلم:4216,4215,4214,4213، سنن ابو داؤد:3287، سنن نسائی:3812,3811, 3810، سنن ابن ماجہ:2122

6609- انظر الحدیث:6694

6610- راجع الحدیث:2992

8-بَابٌ: الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

{عَاصِمٌ} [يونس: 27] : مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ: {سَدًّا} [الكهف: 94] : عَنِ الحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلاَلَةِ. {دَسَّاهَا} [الشمس:10]: أَغْوَاهَا

6611 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے

عاصم روکنے والا۔ مجاہد کا قول ہے سدا۔ عن الحق گمراہی میں بھٹکتے پھرنا۔ دسا ھا اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابوسعید خدری کی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ اور بچتا وہی ہے جسے اللہ تعالی بچائے۔

9-بَابٌ

{وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ} [الأنبياء: 95] {أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ} [هود: 36] {وَلاَ يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا} [نوح: 27] وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَحِرْمٌ) بِالحَبَشِيَّةِ وَجَبَ

6612 - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ، مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ (پ ۱۷، الانبیآء ۹۵) کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے۔ (پ ۱۲، ھود ۳۶) اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ (پ ۲۹، نوح ۲۷) منصور بن نعمان عکرمہ ابن عباس سے منقول ہے اور حرم حبشہ کی زبان میں لازم ہوا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمائی کہ میں نے کسی چیز کو لمم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ جو حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے زنا میں آدمی کا حصہ رکھا ہے جس وہ ضرور پالیتا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے نفس کا تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے اس طرح شبابہ، ورقار،

-6611 سنن نسائی:4213

-6612 راجع الحدیث:6243

يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

10- بَابُ

باب

{وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]

ترجمہ کنزالایمان: جو (خواب) تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۰)

6613 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]، قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ قَالَ: {وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ} [الإسراء: 60] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۰) کے متعلق فرمایا کہ یہ آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو شبِ معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرہ الزقوم آیا ہے اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

11- بَابُ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

بارگاہِ الٰہی میں آدم و موسیٰ علیہما السلام کی بحث

6614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلاَمِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؛ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلاَثًا قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا۔ اے موسےٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور یہ آپ کے لیے اپنے دستِ قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے تین دفعہ فرمایا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سفیان ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی

-6613 راجع الحدیث: 4716,3888

-6614 راجع الحدیث: 3409 'صحیح مسلم: 6684 'سنن ابو داؤد: 4701 'سنن ابن ماجہ: 80

12-بَابُ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

6615- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ، إِلَى المُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاَةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ المُغِيرَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاَةِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ: أَنَّ وَرَّادًا، أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَسَمِعْتُهُ: يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ القَوْلِ

13-بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ} [الفلق: 2]

6616- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ

14-بَابُ {يَحُولُ بَيْنَ المَرْءِ

ہے۔

اللہ دے تو کوئی مانع نہیں

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجئے جو آپ نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی مانع نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابل کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ابن جریج، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے حضرت معاویہ کی بارگاہ میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بدبختی اور بری تقدیر سے اللہ کی پناہ مانگنا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ (پ ۳۰، الفلق ۱۔۲)

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سخت بلا، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

آدمی اور اس کے دل کے

6615- راجع الحدیث:844

6616- راجع الحدیث:6347

وَقَلْبِهِ} [الأنفال: 24]

درمیان حائل ہونے کا بیان

6617- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ: لاَ وَمُقَلِّبِ القُلُوبِ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم کھایا کرتے۔ قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔

6618- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ: خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ: الدُّخُّ قَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلاَ تُطِيقُهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں مخفی ہوں۔ اس نے کہا: الدخ فرمایا دور ہٹ، تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

15- بَابُ

باب

{قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا} [التوبة: 51]: قَضَى

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۵۱) مقرر فرمادی۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: {بِفَاتِنِينَ} [الصافات: 162]: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَصْلَى الجَحِيمَ {قَدَّرَ فَهَدَى} [الأعلى: 3]: قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا

مجاہد کا قول ہے: بفاتنین گمراہ ہونے والے۔ مگر جس کے بارے میں اللہ نے لکھ دیا کہ وہ دوزخ میں جائے گا، قدر فھدا ای بدبختی اور نیک بختی مقرر فرمائی۔ اور جانور کو چراگاہ تک پہنچانا۔

6619- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ

یحییٰ بن یعمر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

6617- انظر الحدیث: 7391,6628، سنن ترمذی: 1540

6618- انظر الحدیث: 1354، راجع الحدیث: 3055

6619- راجع الحدیث: 3474

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ، وَيَمْكُثُ فِيهِ لاَ يَخْرُجُ مِنَ البَلَدِ، صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو اس شہر میں ہو جس میں طاعون پھیلے تو اسی میں ٹھہرا رہے اور اس سے نہ نکلے، صبر کرتا اور اجر کی امید رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے، مگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔

16-بَابٌ

{وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ} [الأعراف: 43] {لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ المُتَّقِينَ} [الزمر: 57]

6620- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ صُمْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، وَالمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ (پ ۸، الاعراف ۴۳) اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا تو میں پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور یوں گویا تھے:

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا".

☆☆☆☆☆

6620- راجع الحديث: 2836

بسم الله الرحمن الرحیم

83- كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الأَيْمَانَ، فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ، أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ، وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ} [المائدة: 89]

6621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ اليَمِينِ، وَقَالَ: لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

6622 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسموں اور منتوں کا بیان

باب

ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم نہیں توڑی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کے متعلق آیت نازل فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی بات پر قسم کھالیتا ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری بات میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والی بات کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہارے مانگنے پر یہ تمہیں

6621- انظر الحدیث: 4614

6622- انظر الحدیث: 6722، 7146، 7147' صحیح مسلم: 3277، 3278، 4257، 4692' سنن ابوداؤد: 2929' سنن ترمذی: 1529' سنن نسائی: 3791، 3792، 3893، 3898، 3799، 3800

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

دے دی گئی تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھالو لیکن بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لو۔

6623 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَلْبَثَ، ثُمَّ أُتِيَ بِثَلاَثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا، أَوْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللَّهِ لاَ يُبَارَكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ - أَوْ: أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي-

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے سواریاں مانگنے کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور حاضر رہے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹنیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں واپس چلو اور یہ بات آپ سے عرض کرو۔ چنانچہ ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے نہیں بلکہ اللہ نے سوار کیا ہے اور خدا کی قسم ان شاء اللہ میں قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں یا بھلائی کے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

6624 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

6623- راجع الحدیث:3133' صحیح مسلم:4239' سنن ابو داؤد:3276' سنن نسائی:3789' سنن ابن ماجہ:1107

6624- راجع الحدیث:4375,338

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن ہی سب سے پہلے ہوں گے۔

6625 - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ، لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ، آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر ڈٹے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کر دو۔

6626 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ، فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا، لِيَبَرَّ يَعْنِي الكَفَّارَةَ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر ڈٹا ہے وہ بہت بڑا گناہگار ہے۔ یعنی کفارہ دے دے۔

2- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَايْمُ اللَّهِ

نبی کریم ﷺ کا وَايْمُ اللَّهِ فرمانا

6627 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر تنقید کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم نے اس کی امارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو مجھے سب سے محبوب ہیں اور اس کے بعد یہ ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے محبوب ہے۔

6625- انظر الحديث: 6626 صحیح مسلم: 4267

6626- راجع الحديث: 6625 سنن ابن ماجہ: 2114م

6627- راجع الحديث: 3730 صحیح مسلم: 6214 سنن ترمذی: 3816م

3-بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کس طرح قسم کھاتے تھے

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَهَا اللَّهِ إِذًا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَاللَّهِ

حضرت سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔" ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم ﷺ کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لا واللہ کہا۔

6628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ وَمُقَلِّبِ القُلُوبِ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ ہوتی تھی۔ "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔"

6629- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں اور جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

6630- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد قیصر نہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

6631 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے امت محمد! اگر تم

6628- راجع الحديث:6617

6629- راجع الحديث:3121

6630- راجع الحديث:3027

6631- راجع الحديث:1044

عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔

6632- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الآنَ يَا عُمَرُ

ابو عقیل زہری بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب میں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ خدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی محبوب ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! یہ بات ہوئی۔

6633,6634 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالعَسِيفُ الأَجِيرُ - زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرات ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ دو شخصوں کا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت عطا ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے

6632- راجع الحدیث:3694

6633,6634- راجع الحدیث:2314

ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا. فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

لیے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ملے گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس اسلمی کو آپ نے حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے۔ اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کیا جائے گا چنانچہ عوت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا۔

6635 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ، وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَغَطَفَانَ، وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دیکھو، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے تو کیا یہ نامراد و ناکام نہ رہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ ان سے بہتر ہیں۔

6636 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا، فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ

عروہ کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے تو پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ذات الٰہی کی شہادت دی اور اللہ تعالی کی حمد وثنا

6635- راجع الحدیث:1315

6636- راجع الحدیث:2925

الصَّلَاةِ، فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ العَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ، فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، أَفَلاَ قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ: هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لاَ يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ، فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلُوهُ

بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا۔ اما بعد، عامل کا کیا حال ہے کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل ہے۔ اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے اندر خیانت نہیں کریگا مگر وہ بروز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو بلبلا تا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ میں نے تم تک یہ بات پہنچا دی۔ ابوحمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

6637 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے ہو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

6638 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ المَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، يَقُولُ: هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الكَعْبَةِ، هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الكَعْبَةِ قُلْتُ: مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ، مَا شَأْنِي؟

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سائے میں آپ آرام فرما تھے رب کعبہ کی قسم، وہ نقصان میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم۔ وہ نقصان میں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بات کیا ہے؟ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات ملاحظہ

6637- راجع الحديث:6485

6638- انظر الحديث:1460

فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا

فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش نہ کر سکا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج طاری رہا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال والے مگر جو اسے یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں۔

6639 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میں آج اپنی نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ان میں ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ وہ سب ازواج کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی نامکمل بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہوتے اور سب کے سب راہ خدا میں جہاد کرتے۔

6640 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے ایک کے بعد دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نازکی پر متعجب تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے جو ابو اسحاق سے روایت کی ہے اس میں والذی نفسی بیدہ نہیں

6639- راجع الحدیث: 2819، سنن نسائی: 3840

6640- راجع الحدیث: 3249، سنن ابن ماجہ: 157

6641 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ، أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ، أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ اليَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ، أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ، أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: لاَ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ہند بن عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذلت سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذلت عزیز نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! بے شک ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا مگر دستور کے مطابق۔

6642 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ، إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس دوران کہ جب رسول اللہ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کر اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔

6643 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے

6641- راجع الحديث: 2211

6642- راجع الحديث: 6528

6643- راجع الحديث: 5013

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} [الإخلاص: 1] يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ القُرْآنِ

ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص اس تلاوت کو کم شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6644- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ، وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

6645 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلاَدٌ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

4- بَابُ لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ

6646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ، يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے ممانعت فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ

-6644 راجع الحديث:419

-6645 راجع الحديث:3786

-6646 راجع الحديث:2679

6647 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاكِرًا وَلاَ آثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ} [الأحقاف: 4]: يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَإِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ

کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! جب سے میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا تو ایسی قسم نہیں کھائی مجاہد کا قول ہے او اثرۃ من علم اس سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے اس طرح ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

6648 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

عبداللہ بن دینا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

6649 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ، أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ آكُلَهُ، فَقَالَ: قُمْ

ابو قلابہ اور قاسم تیمی کا بیان ہے کہ زہدم نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھے۔تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس نبی تیم کا ایک سرخ رنگ کا شخص بھی موجود تھا، وہ ان کے آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلایا گیا۔اس نے کہا کہ میں نے مرغیوں کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے

6647- صحیح مسلم:4232'سنن ترمذی:1533'سنن نسائی:3775

6648- راجع الحدیث:2679

6649- راجع الحدیث:3133

فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَالِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا، فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا، فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا، وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

جس کے سبب مجھے کراہیت آئی اور میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اٹھو میں اس کے متعلق تیرے سامنے حدیث بیان کرتا ہوں ۔ میں اشعریوں کی ای جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا۔ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے پانچ بہترین اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم لے کر چلے گئے تو کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور ان کے پاس سواری کے لیے تھا بھی کچھ نہیں قسم کھائی تھی او ان کے پاس سواری تھی بھی نہیں پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرمادیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم کو بھول گئے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز بھلائی نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم نے واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: بیشک ہم آپ کی خدمت میں سواریوں کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے پاس سواری کے لیے ہے بھی کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

5- بَابُ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ

6650 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

6650- راجع الحديث: 4860

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ

تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات عزیٰ کہا تو اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

6-بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی

6651 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الخَاتِمَ، وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے سونے کی ایک انگھوٹی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اس طرح ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹی پہنا کرتا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

7-بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الإِسْلاَمِ

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالعُزَّى فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الكُفْرِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لات وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے اور اسے کافر نہیں کہا۔

6652 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔

6651- راجع الحديث: 5865، صحيح مسلم: 5440، سنن نسائي: 5305

6652- راجع الحديث: 1363

بِغَيْرِ مِلَّةِ الإِسْلاَمِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، قَالَ: وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ المُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

اور فرمایا کہ جو شخص خود کو کسی چیز سے ہلاک کرے وہ جہنم میں اس کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے ار جس نے مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

8-بَابُ لاَ يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ، وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ؟

یہ نہ کہا جائے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے اور پھر آپ کا۔

6653- وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ، فَلاَ بَلاَغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے سب آسرے ٹوٹ چکے ہیں لہذا اب میرے لیے خدا کا آسرا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

9-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ} [الأنعام: 109]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے۔ (پ ۲۲، فاطر ۴۲)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: لاَ تُقْسِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتایئے جو میں نے خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

6654- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا

قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

6653- راجع الحديث: 3464

6654- راجع الحديث: 1239

شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

کریم ﷺ نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

6655- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ: عَنْ أُسَامَةَ: أَنَّ بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَسَعْدٌ، وَأُبَيٌّ، أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلاَمَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ، فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ، وَنَفْسُ الصَّبِيِّ جُئِّثُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

ابو سفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس وقت حضرت اسامہ زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب تھے، کیونکہ ان کا صاحبزادہ جاں بلب تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ انہیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا مال ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کا اس کے ہاں وقت معین ہے۔ لہٰذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوگئے۔ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

6656 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے تین بچے نہیں مرتے تو جہنم کی آگ اسے نہیں چھوتی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

6657 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان،

6655- راجع الحدیث:1284

6656- صحیح مسلم:6639، سنن ترمذی:1060، سنن نسائی:1874

6657- راجع الحدیث:4918

غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ، وَأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کمزور اور ناتواں مگر وہ اللہ کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دکھاتا ہے اور اہلِ جہنم کون ہیں؟ ہر موٹا لڑاکا اور متکبر۔

10- بَابُ إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ

جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنائے یا اللہ کی قسم کھائے

6658 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ: تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا - وَنَحْنُ غِلْمَانٌ - أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگے گی۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

11- بَابُ عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کا عہد

6659- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ، يَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77]،

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو اس لیے جھوٹی قسم کھائے کہ کسی مسلمان شخص کا مال کھا جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق نازل فرمائی کہ۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)۔

6660- قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الأَشْعَثُ

سلیمان نے اپنی روایت میں کہا کہ اشعث بن قیس

6658- راجع الحديث: 2652

6659- راجع الحديث: 2357,2356

6660- راجع الحديث: 2357,2356

بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ، فَقَالَ الأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي، فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا

نے کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہ یہ آیت تو میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں ہے جس کے ساتھ میرا کنوئیں کے معاملے میں تنازعہ تھا۔

12-بَابُ الحَلِفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کا قسم کھانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: وَعِزَّتِكَ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے: ''میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں''۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم کے مابین ایک شخص باقی رہے گا تو عرض کرے گا۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی جانب سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ تجھے دیا اور اس کا دس گناہ مزید ملے گا۔ حضرت ایوب نے عرض کی کہ تیری عزت کی قسم میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

6661- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّ العِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم مسلسل اور مطالبہ کرتی رہتی ہے کیا اور بھی ہیں حتیٰ کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (اپنی شان کے لائق) رکھے گا تو جہنم کہے گی۔ تیری عزت کی قسم، بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصول سے مل جائیں گے۔ اسکی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

13-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمْرُ اللَّهِ

آدمی کا لعمر اللّٰہ کہنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَمْرُكَ} [الحجر: 72]: لَعَيْشُكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: لعمرك سے تیری حیات کی قسم مراد ہے۔

6661- راجع الحدیث: 4848، صحیح مسلم: 7106، سنن ترمذی: 3272

6662 - حَدَّثَنَا الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ. - وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ وَفِيهِ - فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ

اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب۔ حجاج، عبد اللہ بن عمر النمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے متعلق روایت کی جبکہ بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عفیفہ کی برات ظاہر فرمادی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے متعلق فرمایا۔ پس حضرت اسید بن حفیر نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا۔ خدا کے حی ہونے کی قسم ہم سب ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

14- بَابٌ

{لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [البقرة: 225]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۵)

6663 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225] قَالَ: قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ: لاَ وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لا واللہ اور بلی واللہ وغیرہ قسمیں کھانے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

15- بَابُ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الأَيْمَانِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ} [الأحزاب: 5] وَقَالَ: {لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ} [الكهف: 73]

جو بھول کر قسم کے خلاف ہو جائے

ترجمہ کنزالایمان: اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا۔ (پ ۲۰، الاحزاب ۵) اور فرمایا: کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو۔ (پ ۱۵، الکھف

6662- راجع الحديث: 2637,2593

6663- راجع الحديث: 4613

6664- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ، أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ

(۷۳)

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: بے شک میرے امتیوں کو جو وسوسے یا خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

6665- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ - كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، لِهَؤُلاَءِ الثَّلاَثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں رکن فلاں رکن سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھا تھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ کرلو حرج نہیں ہے۔ اس دن ان کے متعلق جب بھی کسی نے پوچھا کی تو آپ نے یہی فرمایا کہ کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

6666- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور عرض کی: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ تیسرے نے عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کردی ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

6664- راجع الحديث: 2528,2391

6665- راجع الحديث: 83

6666- راجع الحديث: 1722,84

6667 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ المَسْجِدَ فَصَلَّى، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلِمْنِي، قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ، فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

سعید بن ابوسعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں رونق افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے تیسری مرتبہ اس نے عرض کی کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان حاصل ہو پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

6668 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: هُزِمَ المُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ اليَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ احد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہوئی تو ابلیس چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھال لو۔ پس اگلے حضرات پلٹے اور وہ پیچھے والوں سے لڑنے لگے ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد کو دیکھا تو چلائے یہ تو میرے والد ہیں میرے والد ہیں۔ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہد کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت

-6667 راجع الحدیث:6251,757

-6668 راجع الحدیث:3290

اللَّهُ

حذیفہ کو اس بات کا صدمہ رہا۔ حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

6669- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ، عَنْ خِلاَسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرلے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

6670- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ، فَمَضَى فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ، فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہوگئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

6671 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ عَبْدَ العَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الظُّهْرِ، فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، قَالَ مَنْصُورٌ: لاَ أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لاَ يَدْرِي: زَادَ فِي صَلاَتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ، فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو اس میں کچھ زیادتی یا کمی کر دی۔ منصور کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ وہم ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ علم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ غالب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کر کے آخر میں یہ دو

6669- راجع الحدیث: 1933، سنن ترمذی: 722، سنن ابن ماجہ: 1673

6670- راجع الحدیث: 829

6671- راجع الحدیث: 401

سجدے کرلے۔

6672 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ، وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} [الكهف: 73] قَالَ: كَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ۔ترجمہ کنزالایمان: کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو۔ (پ ۱۵، الکھف ۷۳) تو حضرت موسیٰ پر یہ پہلا اعتراض تھا۔

6673 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ، فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ، لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ، هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ، يَقِفُ فِي هَذَا المَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ، وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، بِمِثْلِ هَذَا الحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هَذَا المَكَانِ، وَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لاَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، لہٰذا انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ نماز سے لوٹنے سے پہلے جانور ذبح کرلیں تا کہ ان کے مہمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی۔ پس لوگوں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کردیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت میں زیادہ ہے۔ پس ابن عون اس مقام پر آکر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر محمد بن سیرین کی حدیث بیان کرتے اور پھر یہ کہتے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ رخصت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ اس کی ایوب، ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6674 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے

6672- راجع الحديث:122,74

6673- راجع الحديث:951

6674- راجع الحديث:985

يَوْمَ عِيدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ

قربانی کرلی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلیں۔

16-بَابُ اليَمِينِ الغَمُوسِ

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

{وَلاَ تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ، فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا، وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 94] دَخَلًا: مَكْرًا وَخِيَانَةً

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۴)

دخلاً سے مراد کر وخیانت ہے۔

6675 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ ہوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

فائدہ: ایمان یمین کی جمع ہے یمین بمعنی داہنی جانب، یسار کی مقابل بمعنی بائیں جانب، چونکہ اہل عرب عموماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے داہنا ہاتھ ملاتے تھے اس لیے قسم کو یمین کہنے لگے۔ یا یمین بنا یمن سے بمعنی برکت وقوت سے چونکہ قسم میں اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قوت دیتے ہیں اس لیے اسے یمین کہتے ہیں بمعنی بابرکت وقوت والی گفتگو۔ قسم تین قسم کی ہوتی ہیں: قسم لغو، قسم غموس، قسم منعقدہ۔ منعقدہ قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ کے نام کی کھائی گئی ہو اور قسم غموس میں صرف گناہ ہے اور قسم لغو میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ نذور جمع ہے نذر کی بمعنی ڈرانا، اسی سے ہے نذیر کسی غیر واجب عبادت کو اپنے ذمہ واجب کرلینا نذر ہے خواہ کسی شرط پر معلق ہو یا نہ ہو گناہ کی نذر ماننے میں کفارہ قسم کا ہوتا ہے۔ قسموں اور نذروں کی مکمل بحث کتب فقہ میں ہے ہم بھی آئندہ بقدر ضرورت عرض کریں گے نذر کا ثبوت قرآن کریم سے ہے "إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا" اور قرآن کریم میں ہے "إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي" وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۲۱)

17-بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

6675- سنن ترمذی: 3021، سنن نسائی: 4883,4022

الآخِرَةِ، وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [آل عمران: 77]

آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلاَ تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا، وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ، وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [البقرة: 224] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلاَ تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [النحل: 95] {وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ، وَلاَ تَنْقُضُوا الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا، وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا} [النحل: 91]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ۲، البقرة ۲۲۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۵) اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۹۱)

6676 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کھائے تاکہ کسی کا مال ہڑپ کھا جائے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

6677 - فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي،

پس حضرت اشعث بن قیس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو

6676- راجع الحدیث: 2357,2356

6677- راجع الحدیث: 2357,2356

فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور ہو اس میں جھوٹا تا کہ ایک مسلمان کا مال نگل لے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

18- بَابُ اليَمِينِ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَفِي المَعْصِيَةِ وَفِي الغَضَبِ

جس چیز کا مالک نہ ہو یا گناہ کے کام میں یا غصہ میں قسم کھانا

6678 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الحُمْلاَنَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ، أَوْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تا کہ آپ سے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ حالتِ غضب میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اپنے ساتھی سے جا کر کہہ دو کر بے شک اللہ تعالیٰ یا اللہ کا رسول ﷺ تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

6679 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنَا الحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا

عبدالعزیز ابراہیم، صالح، ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے اب پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برائت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاء و بالا فلک والی (سورہ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائی اور

6678- راجع الحدیث: 4415,3133

6679- راجع الحدیث: 2637,2593

قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ} العَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ، أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى} الآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا

ہر ایک میں میری برات ہے۔ پس حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قرابت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر ذرا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابو بکر نے کہا۔ کیوں نہیں، خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی نہ روکوں گا۔

6680 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو حالتِ غضب میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی جب اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

19- بَابُ إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَتَكَلَّمُ اليَوْمَ، فَصَلَّى، أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أَوْ حَمِدَ، أَوْ هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس کی نیت پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار باتیں افضل ہیں۔

6680- راجع الحدیث: 3133

الکَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ: {تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [آل عمران: 64] وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {كَلِمَةُ التَّقْوَى} [الفتح: 26]: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(۱) سجان اللہ (۲) الحمد اللہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر ابو سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے لیے لکھا کہ اس ایک بات کی جانب آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

6681- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابو طالب کا وقت وفات آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

6682 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

6683 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا میں نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو میں نے کہی وہ یہ ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ خدا کا کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

20- بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ

جو یہ قسم کھائے کہ اس مہینہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

6681- راجع الحدیث: 1360

6682- راجع الحدیث: 6406

6683- راجع الحدیث: 1238,1181

تِسْعًا وَعِشْرِينَ

6684 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

اور مہینہ انتیس دن کا ہوا

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی، لہٰذا انتیس دن تک اپنے بالا خانے میں رونق افروز رہے اور پھر اتر آئے لوگوں نے عرض گزار کی یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

21-بَابُ إِنْ حَلَفَ أَنْ لاَ يَشْرَبَ نَبِيذًا، فَشَرِبَ طِلاَءً، أَوْ سَكَرًا، أَوْ عَصِيرًا

لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

نبیذ نہ پینے کی قسم کھائی، پھر طلاء یا سکر یا عصیر پی تو قسم نہ ٹوٹی

جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

6685 - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ، سَمِعَ عَبْدَ العَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ، فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ العَرُوسُ خَادِمَهُمْ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ: أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ، حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ، فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو اسید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ میزبانی کے فرائض ان کی دلہن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس عورت نے حضور کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، حتیٰ کہ جب صبح ہوگئی تو ان کا شیرہ ہی حضور کو پلایا۔

6686 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا مسلسل اس میں نبیذ بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مخدوش ہوگئی۔

6684- راجع الحدیث: 378

6685- راجع الحدیث: 5176، صحیح مسلم: 5201، سنن ابن ماجہ: 1912

6686- سنن نسائی: 4251

مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا

22- بَابُ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ، فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ، وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور، روٹی اور کوئی چیز سالن کے ساتھ کھائی

6687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ: بِهَذَا

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ مسلسل دن تک نہیں کھائی حتیٰ کہ حق سے جاملے۔ ابن شیر، سفیان، عبدالرحمٰن، ان کے والد ماجد حضرت عابس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی کہا۔

6688 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ: سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس کیا جارہا تھا۔ لہٰذا میں نے آپ کی بھوک کا اندازہ لگایا، پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک پلے میں لپیٹ دیں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں جلوہ فرمایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چلتا رہا، حتیٰ کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور

6687- راجع الحديث:5423

6688- راجع الحديث:422

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الخُبْزِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے باہر جا کر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان میں اپنی کپی سے گھی نچوڑ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی۔ حتیٰ کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو اور اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہوتے رہے اور سارے آدمی ستر یا اسی حضرات تھے۔

23- بَابُ النِّيَّةِ فِي الأَيْمَانِ

6689 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى

قسم میں نیت

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا انحصار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شامل کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شامل کی جائے گی جس کی جانب ہجرت کی۔

6689- راجع الحديث: 1

دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

24-بَابُ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

6690 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فِي حَدِيثِهِ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118] فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

جونذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال خیریت کرے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے بیٹوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے متعلق بتایا جس کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے۔۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری طرف سے توبہ قبولیت کا شکر یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر کے اس سے الگ ہو جاؤں، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

25-بَابُ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ، تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ، وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ} وَقَوْلُهُ: {لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

جب کھانے کو خود پر حرام کر لے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔(نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا۔ (پ ۲۸، التحریم ۱۔ ۲) اور فرمایا: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں۔(پ ۷، المآئدہ ۸۷)

6691 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

6690- راجع الحديث: 2757

6691- راجع الحديث: 4912

الحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ: تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لاَ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ} [التحريم: 1] {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ} [التحريم: 4]. لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا} [التحريم: 3]. لِقَوْلِهِ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا، وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: عَنْ هِشَامٍ: وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلاَ تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم ﷺ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کرلیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے منہ سے تو مغافیر کی بو آرہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوؤں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔ (پ ۲۸، التحریم ۱) اور اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللهِ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے اور آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ (پ ۲۸، التحریم ۳) میں اس بات کی جانب اشارہ ہے جب آپ نے فرمایا کہ بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام سے روایت کی ہے۔ ''میں اسے آئندہ ہرگز نہیں پیوں گا اور قسم کھاتا ہوں، تم یہ نذر پوری کرنا۔

26-بَابُ الوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

نذر پوری کرنا

وَقَوْلِهِ: {يُوفُونَ بِالنَّذْرِ} [الإنسان: 7]

''اپنی منتیں پوری کرتے ہیں'' (پ ۲۹ الدھر، آیت ۷)

6692 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لاَ يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلاَ يُؤَخِّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا۔ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے یا مؤخر نہیں کرسکتی، ہاں نذر کے ذریعے بخیل کا مال خرچ کروا دیا جاتا ہے۔

6692- راجع الحدیث:6608

بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ

6693 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

عبد اللہ بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی ہاں اتنا ہے کہ اس کے باعث بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے۔

6694 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نذر آدمی کے لیے کسی ایسی چیز کو لے کر نہیں آتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر تو اسی چیز کو لاتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلوا دیتا، لہٰذا وہ اس کے باعث وہ مال دے دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

27- بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَفِي بِالنَّذْرِ

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ

6695 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي: ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا بَعْدَ قَرْنِهِ - ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ، يَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد میں حضرت عمران فرماتے ہیں کہ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسا دو دفعہ فرمایا یہ تین دفعہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں بنیں گے، اور گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی لی نہیں جائیگی ان پر موٹاپا ظاہر ہوتا ہوگا۔

28- بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ

اطاعت کی نذر ماننا

{وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ،

ترجمہ کنز الایمان: اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو

6693- راجع الحديث: 6608

6694- راجع الحديث: 6609

6695- انظر الحديث: 2651، راجع الحديث: 2651

فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ [البقرة: 270]

اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (پ ۳، البقرة ۲۷۰)

6696- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کا کی اطاعت کرے گا تو اسے ضرور اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

29- بَابُ إِذَا نَذَرَ، أَوْ حَلَفَ: أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَسْلَمَ

جب زمانہ جاہلیت میں کسی شخص سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی اور پھر مسلمان ہوگیا

6697- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات دن خانہ کعبہ اعتکاف کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

30- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ، امْرَأَةً، جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ، فَقَالَ: صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قباء میں نماز پڑھنے۔ کی نذر مانی تھی کہ اس کی جانب سے نماز پڑھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

6698- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الأَنْصَارِيَّ، اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کو والدہ ماجدہ کے پر ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ

6696- انظر الحدیث: 6700' سنن ابوداؤد: 3289' سنن ترمذی: 1526' سنن نسائی: 3815-3817' سنن ابن ماجہ: 2126

6697- راجع الحدیث: 2042

6698- راجع الحدیث: 2761

وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا . فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ

وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں اس کے پورا کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس بعد میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

6699 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي قَدْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْضِ اللَّهَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِالقَضَاءِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے اوپر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

31- بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

ایسی نذر ماننا جس پر قادر نہ ہو اور وہ گناہ کی ہو

6700 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلاَ يَعْصِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی تو اسے ضرور اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

6701 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور وہ شخص اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فزاری، حمید، ثابت نے حضرت انس سے اسکی روایت کی ہے۔

6702 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

6699- راجع الحدیث:1852
6700- راجع الحدیث:6696
6701- راجع الحدیث:1865
6702- راجع الحدیث:1620

سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ

نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ رسی یا کسی دوسری چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

6703 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس رسی کو اپنی دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چلے۔

6704 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ، نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلاَ يَقْعُدَ، وَلاَ يَسْتَظِلَّ، وَلاَ يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے۔ اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور روزے سے رہے گا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ یہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرلے اسی طرح عبدالوہاب، ایوب، عکرمہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

32- بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الفِطْرَ

جو چند دنوں کے روزوں کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کے دن آجائیں

6705 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الأَسْلَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

ابو حرہ اسلمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عید الاضحیٰ اور عید الفطر آئے تو کیا

6703- راجع الحديث: 1620

6704- سنن ابو داؤد: 3300، سنن ابن ماجه: 2136

6705- راجع الحديث: 1994

اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لاَ يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: 21] لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الأَضْحَى وَالفِطْرِ، وَلاَ يَرَى صِيَامَهُمَا

کرے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزے نہیں رکھا کرتے تھے اور نہ ان کے روزوں کو مناسب جانتے تھے۔

6706 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلاَثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ، فَوَافَقْتُ هَذَا اليَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ، لاَ يَزِيدُ عَلَيْهِ

زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک شخص نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ پوری زندگی ہر منگل یا ہر بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس دن عید الاضحیٰ آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور ہمیں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زائد کچھ نہ کہا۔

33- بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الأَرْضُ، وَالغَنَمُ، وَالزُّرُوعُ، وَالأَمْتِعَةُ

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان شامل ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، لِحَائِطٍ لَهُ، مُسْتَقْبِلَةِ المَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی صدقہ کر دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء باغ ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

6707 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَلَمْ

ابو الغیث مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ خیبر سے ہمیں غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ بنی ضبیب کے ایک آدمی رفاعہ بن زید نامی

6706- راجع الحدیث: 1994

6707- راجع الحدیث: 4234، صحیح مسلم: 306، سنن ابو داؤد: 2711

نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً، إِلَّا الأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالمَتَاعَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ، يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا، يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي القُرَى، حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي القُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ المَغَانِمِ، لَمْ تُصِبْهَا المَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ - أَوْ شِرَاكَيْنِ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ -أَوْ: شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ-

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ جب وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے سبب وہ ہلاک ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو پگڑی اس نے خیبر کے دن مالِ غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر جلے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

84- كِتَابُ كَفَّارَاتِ الأَيْمَانِ

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ} [المائدة: 89] وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ: {فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، أَوْ صَدَقَةٍ، أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196] وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ، وَعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي القُرْآنِ أَوْ أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الفِدْيَةِ

6708 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: ادْنُ فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، أَوْ صَدَقَةٍ، أَوْ نُسُكٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ، وَالمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

2-بَابُ

قَوْلِهِ تَعَالَى: {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ، وَاللَّهُ مَوْلاَكُمْ وَهُوَ العَلِيمُ الحَكِيمُ} [التحريم: 2] مَتَى تَجِبُ الكَفَّارَةُ عَلَى الغَنِيِّ وَالفَقِيرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسموں کے کفارے کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹) جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فدیہ میں روزے، صدقہ اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، عطاء اور عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اَوْ کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فدیہ اختیار دیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ نزدیک آؤ۔ میں نزدیک ہوگیا فرمایا کیا جوئیں تمہیں ایزا دیتی ہیں عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اس کا روزے یا خیرات یا قربانی سے فدیہ دے دو۔ ابوشہاب کو ابن عون نے ایوب کے حوالے سے بتایا کہ تین روز کے روزے، بکری کی قربانی اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (پ ۲۸، التحریم ۲) امیر اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

6708- راجع الحديث: 1814

6709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ. قَالَ: اجْلِسْ فَجَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: میں تو ہلاک ہوگیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ العرق ایک بڑے پیمانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر صدقہ کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دوں؟ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

3- بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

جو کفارہ دینے میں کسی غریب کی مدد کرے

6710 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ - فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: أَعَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں تو ہلاک ہوگیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ فرمایا، تمہاری غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ انصار سے ایک شخص بھرا ہوا عرق لے کر حاضر خدمت ہوا۔ العرق ایک پیمانہ ہوتا تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جاؤ

6709- راجع الحدیث:1936

6710- راجع الحدیث:1936

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں وادیوں کے درمیان کسی کے گھر والے ہم سے زیادہ حاجتمند نہیں پھر فرمایا جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

4-بَابُ يُعْطِي فِي الكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ، قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے قریبی ہوں یا دور کے

6711 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیکہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھنا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو؟ عرض کیکہ مجھے یہ کہاں میسر۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ایک عرق پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور صدقہ کر آؤ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ ان دونوں وادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں پھر فرمایا کہ انہیں لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

5-بَابُ صَاعِ المَدِينَةِ، وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ المَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

نبی ﷺ صاع اور مد میں برکت اہلِ مدینہ میں نسل در نسل منتقل ہوتی آرہی ہے

6712 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جعید بن عبدالرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی

6711- راجع الحديث:1936

6712- راجع الحديث:1859

الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ، فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صاع ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا یعنی پھر اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد مبارک میں اضافہ کیا گیا۔

6713 - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلاَ نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَفَلاَ تَرَى أَنَّ الأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک کی زکوۃ نبی کریم ﷺ کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم ﷺ کے مد سے ادا فرماتے۔ ابوقتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مد آپ کے مد سے بہت بڑا ہے اور ہم اسے فضیلت نہیں سمجھتے مگر نبی کریم ﷺ کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم نے تمہارے پاس آ کر نبی کریم ﷺ کے مد سے کم وزنی مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ ادائیگی کرو گے میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے مد کے ساتھ ادائیگی کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حساب سے دیا جائے تو نبی کریم ﷺ کے مد پر ہی پہنچ جاتے ہیں۔

6714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں۔ ان کے صاع میں اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

6- بَابُ

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ} [المائدة: 89] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یا ایک بردہ۔ (غلام) آزاد کرنا۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹) اور کون سا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

6714- راجع الحديث: 3312,2130

6715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ، حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے بدلہ اس کی شرم گاہ بچائے گا۔

7-بَابُ عِتْقِ المُدَبَّرِ وَأُمِّ الوَلَدِ وَالمُكَاتَبِ فِي الكَفَّارَةِ، وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

کفار میں مدبر، ام ولد، مکاتب کا آزاد کرنا اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِئُ المُدَبَّرُ وَأُمُّ الوَلَدِ

طاؤس کا قول ہے کہ کاتب اور ام الولد بھی کرتا ہے۔

6716 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ أَوَّلَ

زید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے پس نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پس میں زید بن عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

8-بَابُ اذا اعتق عبدا بينه وبين آخر

جب غلام آزاد کرے جو اس کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو

9-بَابُ إِذَا أَعْتَقَ فِي الكَفَّارَةِ، لِمَنْ يَكُونُ وَلاَؤُهُ

جب کفارے میں غلام آزاد کیا جائے تو ولا کس کے لیے ہے؟

6717 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو

6715- راجع الحديث: 3312,2517

6716- راجع الحديث: 2141، صحيح مسلم: 4314

6717- راجع الحديث: 1493,456

عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الوَلاَءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

خرید لیں لیکن مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

10-بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الأَيْمَانِ

قسم میں استثناء

6718 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلاَثَةِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لاَ يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دونگا اور میرے پاس دینے کیلیے سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر آپکی بارگاہ میں اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں برکت نہیں دیگا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کیلیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیدیں۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ قسم کھائی تھی۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کروائی۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں ہیں بلکہ اللہ نے عطا فرمائی ہیں۔ بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ نے چاہا تو میں کسی بات پہ قسم نہیں کھاتا، پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکر بھلائی کی طرف ہو جاتا ہوں۔

6719 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَقَالَ: إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ - أَوْ: أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ -

ابوالنعمان بن حماد سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس جانب آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا کفارہ دے

-6718 راجع الحدیث:6923,3133

-6719 راجع الحدیث:6623,3133

6720 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلٌّ تَلِدُ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي المَلَكَ - قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَنَسِيَ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلاَمٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ: قَالَ: لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَوِ اسْتَثْنَى، وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ: مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

دیتا ہوں۔

طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا پس ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا۔ انشاء اللہ کہیے مگر یہ بھول گئے پھر اپنی تمام ازواج کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا او روہ بھی نامکمل حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاءاللہ کہتے ۔ ابو الزناد نے بی اعراج سے حدیث ابوہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

11- بَابُ الكَفَّارَةِ قَبْلَ الحِنْثِ وَبَعْدَهُ

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

6721 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ القَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ، قَالَ: فَقُدِّمَ طَعَامٌ، قَالَ: وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ: وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ، أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى، قَالَ: فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْنُ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ - قَالَ أَيُّوبُ:

زہدم جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان بھائی چارگی اور دوستی کے تعلقات تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے قریب نہ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسکے کہا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس سے نفرت کرتا ہوں اور قسم کھائی کہ اب اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا نزدیک آؤ کہ میں تمہیں قسم کے متعلق بتاؤں۔ اشعر یوں کے ایک گروہ کیساتھ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

6720- راجع الحدیث: 2819، صحیح مسلم: 4263

أَحْسِبُهُ قَالَ: وَهُوَ غَضْبَانُ - قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَقِيلَ: أَيْنَ هَؤُلاَءِ الأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، قَالَ: فَانْدَفَعْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلْتَنَا، فَظَنَنَّا - أَوْ: فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ - قَالَ: انْطَلِقُوا، فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ، إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا. تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الكُلَيْبِيِّ.

سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوا جبکہ آپ صدقے کے اونٹ تقسیم فرما رہے تھے۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضور اس وقت غصے میں تھے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چلے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اونٹ پیش کئے گئے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ وہ اشعری کہاں ہیں۔ پس ہم حاضر خدمت ہو گئے تو آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ عطا فرمانے کا حکم دیا۔ پھر ہم چلے گئے مگر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ پھر ہمیں بلا کر سواریاں عطا فرمادیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم ہم کبھی کامیابی نہیں پائیں گے ہمارے ساتھ واپس چلو تا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ان کی قسم یاد کروائیں۔ پس ہم نے واپس لوٹ کر عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپکی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سوریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سوریاں دے دیں۔ ہمارا خیال ہے یا ہمیں لگتا ہے کہ حضور اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ فرمایا جاؤ تمہیں اللہ نے سواریاں دیدی ہیں بیشک خدا کی قسم اگر اللہ نے چاہا تو میں کوئی قسم نہیں کھاتا تا پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں مگر اس بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارے دیتا ہوں۔ اسی طرح حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ نے قاسم کے مطابق روایت کی ہے۔

6721م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، بِهَذَا،

قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ اور قاسم تمیمی نے زہدم سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

6721م - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

عبدالوہاب، ایوب، قاسم نے زہدم سے حدیث

6721م- انظر الحدیث: 3133

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، بِهٰذَا

مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

6722 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْأَلِ الإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ، وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، وَحُمَيْدٌ، وَقَتَادَةُ، وَمَنْصُورٌ، وَهِشَامٌ، وَالرَّبِيعُ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت نہ مانگو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر طلب دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں طلب کرنے پر دی گئی تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اس طرف ہو جاؤ جس طرف بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ اشہل نے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

6722- راجع الحدیث:6622

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

85- كِتَابُ الفَرَائِضِ

بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ، وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ، وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ، إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ، فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ، آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا، وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ، وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ، فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا، أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ} [النساء: 12]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

میراث کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو- پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۱۔ ۱۲)

6723 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ المَوَارِيثِ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات میرے عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضوفرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کردوں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں پس آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہیں فرمایا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

2- بَابُ تَعْلِيمِ الفَرَائِضِ

فرائض کا علم حاصل کرنا

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي: الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرلو یعنی جو لوگ گمان سے باتیں کریں گے۔

6724 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گمان سے بچتے رہنا کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور برائیاں تلاش نہ کرو، تجسس نہ کرو کسی سے بغض وعناد نہ رکھو اور تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اے اللہ بندو ابھائی بھائی بن کر رہو۔

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

حضور ﷺ کا فرمان کہ "ہماری کوئی میراث نہیں جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے"

6725 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس

6723- راجع الحديث: 5651,194

6724- راجع الحديث: 5143

6725- راجع الحديث: 3711,3092

عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ،

رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی میراث مانگنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔

6726- فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لاَ أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم وراثت نہیں چھوڑتے۔ بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آل محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں کوئی حکم نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کرونگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ نے اس سے کفارہ کشی فرمائی اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا۔

6727- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری کوئی میراث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

6728- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ؟

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن جبر بن مطعم نے بتایا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچا پھر انکا دربان یرفاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے فرمایا، ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت

6726- راجع الحدیث:3711,3093

6727- راجع الحدیث:4034

6728- راجع الحدیث:3094

قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ} [الحشر: 7]- إِلَى قَوْلِهِ- {قَدِيرٌ} [الحشر: 6] فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا المَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ فرمایا ہاں، حضرت عباس نے کہا۔ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ فرمایا کہ میں آپ کو اس خدا کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کوئی میراث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے اس سے رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مراد لیتے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں حضرات کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فئے کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (پ ۲۸، الحشر ۶) چنانچہ یہ حق خالصتاً رسول اللہ ﷺ ہی کا تھا لیکن خدا کی قسم، آپ حضرات کو چھوڑ کر حضور ﷺ نے اس سے نفع نہ اٹھایا اور نہ کسی دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے رہے اور تقسیم بھی فرماتے رہے حتیٰ کہ اس مال سے یہی باقی بچا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ ان زمینوں سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے پھر جو باقی بچتا اسے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرما دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارک میں اسی طرح کرتے

جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا. فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ. فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

رہے میں آپ حضرات کو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے؟ سب نے کہا، ہاں، پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے کہا کہ میں آپ دونوں نے کو بھی خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کو یہ معلوم ہے؟ دونوں نے کہا، ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اپنے پاس بلالیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلالیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ چنانچہ میں اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر کیا کرتے تھے۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں ایک اور معاملہ مشترک تھا یعنی آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنی بیوی کا حصہ اس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے۔ پس میں نے آپ حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپکے حوالے کردوں؟ پس اگر آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فیصلے کے خواہاں ہیں تو اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کہ میں قیامت تک اسکا اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ حضرات اس کے بندوبست سے عاجز آگئے تو مجھے واپس دے دیجئے میں خود اس کا بندوبست کرلوں گا۔

6729 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری میراث کے دینار تقسیم نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑوں اس میں سے میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔

6729- راجع الحديث:2776

6730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جب وصال ہوگیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہماری کوئی میراث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

4-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ

حضور ﷺ کا فرمان کہ جو مال چھوڑے وہ اس کے گھر والوں کا ہے

6731 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔ جو شخص فوت ہوجائے اور اس کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے ار جو وہ مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

5-بَابُ مِيرَاثِ الوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ

زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اس کے لیے نصف اور اگر وہ دو یا زیادہ ہوں تو ان کے لیے دو تہائی اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکاء کو دے کر باقی مال سے مرد کو عورت سے دگنا دیا جائے۔

6732 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کے حقداروں

6730- صحیح مسلم:4554، سنن ابو داؤد:2976

6731- راجع الحدیث:2298، صحیح مسلم:4133

6732- صحیح مسلم:4117،4118،4119، سنن ابو داؤد:2898، سنن ترمذی:2098، سنن ابن ماجہ:2740

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔

6- بَابُ مِيرَاثِ البَنَاتِ

بیٹیوں کی میراث

6733 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا، فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ قَالَ: قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لاَ قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں علیل ہوگیا اور موت کے قریب ہوگیا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں ۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ ان پر خرچ کرتے ہو اسکا اجر دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی میں نے عرض کی میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤ نگا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے اور میرے بعد بھی تم جو کام رضائے الٰہی کے لیے کرو گے تو اس کے سبب تمہاری منزلت اور درجات میں اضافہ ہوگا اور میرے بعد کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن صدمہ ہے سعد بن خولہ کا رسول اللہ ﷺ کو صدمہ ہوتا رہا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہوگیا تھا۔ سفیان اور سعد بن خولہ نے کہا جو بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

6734 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ،

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے ان سے ایک ایسے فوت شدہ کے

6733- راجع الحدیث: 56

6734- انظر الحدیث: 6741

بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا. فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ: تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ وَالأُخْتَ النِّصْفَ

متعلق دریافت کیا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا۔

7-بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الابْنِ مَعَ الابْنِ

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ انکے سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اور انہیں بھی اسی طرح ترکہ ملے گا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح دوسرں کو محروم کریں گے جیسے یہ لیکن بیٹے کی موجودگی میں پوتا میراث نہیں پائے گا

6735- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث اس کے مستحق افراد تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اس مرد کا ہے جو سب سے قریب ہو۔

8-بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ الابْنِ مَعَ بِنْتٍ

بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث

6736- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ، سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ المُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ہزیل بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی حصے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی یہی بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات انہیں بتائی گئی۔ اگر

6735- راجع الحدیث:6732

6736- انظر الحدیث:6742 سنن ابو داؤد:289 سنن ترمذی:2093 سنن ابن ماجه:2721

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الحَبْرُ فِيكُمْ

میں جان بوجھ کر ایسا کہوں تو گمراہ ہوا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہا میں تمہیں وہی فیصلہ بتاؤ ں گا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کا چھٹا حصہ۔ یوں دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک تمہارے درمیان وہ موجود ہیں اس وقت تک مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

9-بَابُ مِيرَاثِ الجَدِّ مَعَ الأَبِ وَالإِخْوَةِ

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ: الجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَا بَنِي آدَمَ} [الأعراف: 26] {وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ} وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي؟ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ.

حضرات ابوبکر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ دادا بھی باپ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھا يَابَنِي آدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ۔ اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ان کے زمانے میں اختلاف ہو۔ حالانکہ اسوقت نبی کریم ﷺ کے بکثرت صحابہ موجود تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ پوتا میرا وارث ہوگا نہ کہ میرا بھائی اور میں اپنے پوتے کی مراث نہیں پاونگا۔ حضرت عمر حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

6737 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اس کا ہے جو سب سے قریب ہو۔

6737- راجع الحديث:6732

6738 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا، أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبًا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو اسے بناتا۔ لیکن اسلامی دوستی میں زیادہ فضیلت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر انہوں نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا۔ یہ فرمایا کہ اس کا فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

10- بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الوَلَدِ وَغَيْرِهِ

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں خاوند کی میراث

6739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پہلے مال اولاد کے لیے اور وصیت والدین کے لیے تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے منسوخ فرما دیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ رکھا بیوی کے لیے آٹھواں اور خاوند کے لیے چوتھائی اور اولاد نہ ہو تو خاوند کے نصف اور بیوی کا چوتھائی ملے گا۔

11- بَابُ مِيرَاثِ المَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الوَلَدِ وَغَيْرِهِ

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر و بیوی کی میراث

6740 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ المَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ فرمایا کہ بنی لحیان کی جس عورت کا بچہ گرا دیا گیا ہے اسے ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات پا گئی جس کو خون بہا دلایا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ کے

6738- راجع الحدیث: 3656,467

6739- راجع الحدیث: 2747

6740- راجع الحدیث: 5758، صحیح مسلم: 4366، سنن ابو داؤد: 4577، سنن ترمذی: 2111، سنن نسائی: 4832

مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ العَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

لیے ہے۔

12- بَابُ: مِيرَاثُ الأَخَوَاتِ مَعَ البَنَاتِ عَصَبَةٌ

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں

6741 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النِّصْفُ لِلِابْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

6742 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ

ابو قیس نے ہزیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے۔

13- بَابُ مِيرَاثِ الأَخَوَاتِ وَالإِخْوَةِ

بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

6743 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الفَرَائِضِ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ میں علیل تھا۔ چنانچہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہوگیا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

6741- راجع الحدیث:6734

6742- راجع الحدیث:6736

6743- راجع الحدیث:194

14- بَابٌ

{يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ، إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ، وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ، وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [النساء: 176]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۷۶)

6744 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176]

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر میں نازل ہونے والی آیت سورہ النساء کی آخری آیت ہے۔

15- بَابُ ابْنَيْ عَمٍّ: أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ، وَالآخَرُ زَوْجٌ

وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأَخِ مِنَ الأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

عورت کے دو چچازاد بھائی ہوں، ایک ان میں سے اس کی اولاد سے اور دوسرا خاوند ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شوہر کے لیے نصف، ماں جائے بھائی کے لیے چھٹا حصہ اور باقی دونوں کے لیے برابر۔

6745 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے قرض اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو ان کا نگران

6744- راجع الحديث: 4364

6745- راجع الحديث: 2298

الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ، فَلِأُدْعَى لَهُ الكَلُّ: العِيَالُ

میں ہوں لہٰذا اس کے لیے مجھے بلایا جائے۔

6746 - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا تَرَكَتِ الفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میراث اس کے وارثوں تک پہنچادو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

16- بَابُ ذَوِي الأَرْحَامِ

ذی رحم رشتے

6747 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: كَانَ المُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ يَرِثُ الأَنْصَارِيُّ المُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] قَالَ: نَسَخَتْهَا: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ)

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری مہاجر کی میراث پاتا، اس اخوت کے سبب جو نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان قائم فرمادی تھی جب آیت ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادیے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۳۳) نازل ہوئی تو اس نے حکم کو منسوخ کردیا۔

17- بَابُ مِيرَاثِ المُلاَعَنَةِ

لعان کرنے والوں کی میراث

6748 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لاَعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اس کے بچے سے انکار کردیا تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور لڑکا عورت کو دلایا۔

6746- راجع الحديث: 6732

6747- راجع الحديث: 2292

6748- راجع الحديث: 5315,4748

18-بَابٌ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

6749 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي، قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عتبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی سے انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسکا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے حضرت عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ اس نے آخری وقت تک حضرت سودہ کو نہیں دیکھا۔

6750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الوَلَدُ لِصَاحِبِ الفِرَاشِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔

6749- راجع الحدیث:2745,2053

6750- انظر الحدیث:6818

19- بَابٌ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ

جو آزاد کرے ولا اس کے لیے ہے

گرے پڑے بچے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔

6751- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّ الوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بریرہ کو خریدا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے غلام دیکھا۔

6752- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

20- بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

سائبہ کی میراث

6753- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الإِسْلاَمِ لاَ يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ

ہزیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کر کے نہیں چھوڑا کرتے ہاں دور جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

6754- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا، وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي اشْتَرَيْتُ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط رکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدا

6751- راجع الحديث: 1493,456

6752- راجع الحديث: 2169,2156

6754- راجع الحديث: 2536,456

بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ: أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ: فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَ: وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، أَصَحُّ

ہے۔ لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کردو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے ساتھ نہ ہوں۔ اس کا خاوند آزاد تھا، یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اسے غلام دیکھا۔ زیادہ صحیح ہے۔

21- بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

غلام آقا کی برائی کرے تو گناہ ہے

6755 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: فَأَخْرَجَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ: وَفِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ کے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے نکالا تو اس میں زخموں کا بیان اور اونٹوں کا نصاب درج تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس میں تھا کہ کوہ عیر سے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں نئی بات نکالے یا دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے دن اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا مسلمانوں کا (قول وقرار) ذمہ ایک ہے، ادنیٰ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

6755- راجع الحدیث: 1870,111

6756 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الوَلاَءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

22-بَابُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو

وَكَانَ الحَسَنُ، لاَ يَرَى لَهُ وِلاَيَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الخَبَرِ

حسن کے خیال میں اس کے لیے ولا نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا مرفوعاً ہونا منقول ہے۔ فرمایا کہ ان کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

6757 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ: أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لیے رکاوٹ نہیں کیونکہ ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

6758 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الوَلاَءَ لِمَنْ أَعْطَى الوَرِقَ قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا،

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے والاء کی شرط رکھی ۔ جب میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر خاوند کے متعلق اختیار دیا۔ اس نے

6756- راجع الحدیث:2535

6757- راجع الحدیث:2169,2156

6758- راجع الحدیث:2536,456

فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

عرض کی کہ اگر مجھے اتنا اتنا دیا جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں پس اس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

23-بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الوَلاَءِ

کیا عورت والاء کی وارث ہوگی

6759- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ، أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم ﷺ سے کہا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

6760- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْطَى الوَرِقَ، وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جس نے چاندی دی اور نوازا۔

24-بَابُ مَوْلَى القَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَابْنُ الأُخْتِ مِنْهُمْ

قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

6761- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى القَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

6762- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ القَوْمِ مِنْهُمْ - أَوْ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہن کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا ان ہی میں شامل ہوتا ہے۔

25-بَابُ مِيرَاثِ الأَسِيرِ

قیدی کی میراث

قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ فِي أَيْدِي

حضرت شریح دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث

6760- راجع الحدیث: 456، سنن ابو داؤد: 2916

6761- راجع الحدیث: 3528

6762- راجع الحدیث: 3528,3146

الْعَدُوِّ، وَيَقُولُ: هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الأَسِيرِ، وَعَتَاقَهُ، وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ

دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کی زیادہ حاجت رکھتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اپنے مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ پھرے کیونکہ وہ اسی کا مال ہے اس میں جو چاہے کرے۔

6763- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔

26- بَابٌ: لاَ يَرِثُ المُسْلِمُ الكَافِرَ وَلاَ الكَافِرُ المُسْلِمَ

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پا سکتا

وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ المِيرَاثُ فَلاَ مِيرَاثَ لَهُ

جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

6764- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَرِثُ المُسْلِمُ الكَافِرَ وَلاَ الكَافِرُ المُسْلِمَ

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کا وارث نہیں۔

27- بَابُ مِيرَاثِ العَبْدِ النَّصْرَانِيِّ، وَالمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث اور اپنے بچے کا انکار کرنے کا گناہ

28- بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

جو بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

6765- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ میں ایک

6763- راجع الحدیث: 2398

6764- راجع الحدیث: 4283,1588

6765- راجع الحدیث: 2218,2053

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلاَمٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ

لڑکے کے متعلق تنازعہ ہوا حضرت سعد نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت ملاحظہ فرمالیجیے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی صورت ملاحظہ فرمائی تو عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت نظر آئی فرمایا اے عبد یہ لڑکا تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

29- بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

جو کسی غیر کو اپنا باپ ہونے کا دعویٰ کرے

6766- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے لیے دعویٰ کرے اور اسے معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

6767 - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں یاد رکھا ہے۔

6768- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ سے منہ نہ پھیرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کا باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

6766- راجع الحدیث:4326

6767- راجع الحدیث:4326

6768- صحیح مسلم:215

عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

30- بَابُ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

6769 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لاَ تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا المُدْيَةَ

جو عورت کسی کو اپنا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عورتیں تھیں دونوں کے ساتھ اپنا اپنا بیٹا تھا۔ پس بھیڑیا آیا جو ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ پس ان میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں لے گئیں۔ پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم تو مدیۃ کہا کرتے تھے۔

31- بَابُ القَائِفِ

6770 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ بڑے مسرور تشریف لائے اور چہرہ انور جگمگا رہا تھا فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ قیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

6769- راجع الحدیث: 3427

6770- راجع الحدیث: 3555، سنن نسائی: 3493

6771 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا المُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ، قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نہ دیکھا کہ قیافہ شناس مدلجی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ جس سے ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں کھلے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے پاؤں دوسرے سے ہیں۔

☆☆☆☆☆

6771- راجع الحدیث: 3555، صحیح مسلم: 3603

بسم الله الرحمن الرحيم

86- كِتَابُ الْحُدُودِ

000- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

1- بَابُ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الإِيمَانِ فِي الزِّنَا

6772- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا النُّهْبَةَ

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

6773- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حدود کا بیان

جو حدود توڑے شراب پئے اور زنا کرے

شراب نہ پی جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جب کہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو اور اچکنے والا نہیں اچکتا لوگ اسے نظریں اٹھا کر دیکھیں جب کہ وہ مومن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں النھبۃ کا لفظ نہیں ہے۔

جب شرابی کو زدوکوب کیا جائے

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑی اور جوتے سے پٹائی کی اور حضرت ابو بکر نے چالیس کوڑے مارے۔

6772- راجع الحدیث: 2475

6773- انظر الحدیث: 6776 صحیح مسلم: 4427,4429

3-بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الحَدِّ فِي البَيْتِ

6774- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ، أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ، شَارِبًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَضَرَبُوهُ، فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ

جس نے گھر میں حد کی پٹائی کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان لولوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ اس کی پٹائی کریں۔ پس لوگوں نے اسے زدوکوب کیا اور میں ان لوگوں میں تھا جو جوتوں سے پٹائی کر رہے تھے۔

4-بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

6775 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ، أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ، وَهُوَ سَكْرَانُ، فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَأَمَرَ مَنْ فِي البَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ

چھڑی اور جوتے سے پٹائی کرنا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر شاق گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اس کی پٹائی کریں پس لوگوں نے اس کی چھڑیوں اور جوتوں سے پٹائی کی اور میں بھی پٹائی کرنے والوں میں تھا۔

6776 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کے متعلق چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔

6777 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ:

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں

6774- راجع الحدیث: 2316

6775- راجع الحدیث: 2316

6776- راجع الحدیث: 6773

6777- انظر الحدیث: 6781 سنن ابو داؤد: 4478,4477

اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: لاَ تَقُولُوا هَكَذَا، لاَ تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اس کی پٹائی کرتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

6778 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی اندیشہ نہیں سوائے شراب پینے والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کر دوں گا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی ہے۔

6779 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الجُعَيْدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ

یزید بن خصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب ہم شراب کو لاتے اور حضرت ابو بکر کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں، تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے زدوکوب کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر سرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اسی کوڑے مارے جاتے۔

5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ المِلَّةِ

جس نے شرابی پر لعنت کی اور وہ خارج الاسلام نہیں ہے

6780 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا،

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں۔ جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور جو رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے شراب پینے پر

6778- سنن ابو داؤد: 4489,4488,4486 سنن ابن ماجہ: 2569

وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: اللَّهُمَّ العَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کوڑے لگوائے۔ ایک دن اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ لعنت، اسے کتنی مرتبہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

6781 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ، فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اس کی پٹائی کرنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اس کی پٹائی کر رہا تھا۔ جب وہ واپس ہوا تو ایک آدمی نے کہا۔ اسے کیا ہوا، اسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ بنو۔

6- بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

جب چور چوری کرے

6782 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔

7- بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

چور پر لعنت کرنا جبکہ نام نہ لیا جائے

6783 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

6781- راجع الحدیث: 6777

6782- انظر الحدیث: 6809

6783- انظر الحدیث: 6799

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ البَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الأَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الحَدِيدِ، وَالحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ

چور پر لعنت کی کہ خود چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود اور الحبلسے کئی درہم کی رسی مراد ہے۔

8- بَابٌ: الحُدُودُ كَفَّارَةٌ

حدود کفارہ ہیں

6784- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا - وَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ كُلَّهَا - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ پھر یہ آیت پوری پڑھی۔ (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲)۔ پھر فرمایا کہ جو تم میں سے اس وعدے کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے تو اسے سزا ملے گی جو اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اسے بخش دے گا اور چاہے اسے عذاب دے گا۔

9- بَابٌ: ظَهْرُ المُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

حد یا حق کے سوا مومن کی پیٹھ کی حفاظت

6785 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَبِي: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: أَلاَ، أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلاَ شَهْرُنَا هَذَا، قَالَ: أَلاَ، أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلاَ بَلَدُنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کونسے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے

6784- راجع الحدیث:18

6785- راجع الحدیث:1742

هَذَا، قَالَ: أَلاَ، أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلاَ يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلاَثًا، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ: أَلاَ، نَعَمْ. قَالَ: وَيْحَكُمْ، أَوْ وَيْلَكُمْ، لاَ تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

اسی دن کو ۔ فرمایا مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام کیا ہے۔ جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ تین دفعہ فرمایا۔ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری خرابی، میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

10- بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالِانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللَّهِ

حدیں قائم کرنا اور اللہ کی حرمات کا انتقام لینا

6786- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ، فَإِذَا كَانَ الإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللَّهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ، حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کو دو میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہوا اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت دور رہتے۔ خدا کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کیا گیا لیکن اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کی حرمات کو توڑا جاتا تو خدا کے لیے انتقام لیتے تھے۔

11- بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالوَضِيعِ

امیر اور غریب پر حدود قائم کرنا

6787 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الحَدَّ عَلَى الوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ، وَالَّذِي

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے متعلق سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے

6786- راجع الحدیث: 3560

6787- راجع الحدیث: 3475,2648

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

قبضے میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

12-بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

جب مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرانے میں کراہیت

6788 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ المَرْأَةُ المَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے چوری کی تھی کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے کہاں کہ رسول اللہ ﷺ کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرات کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لیے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو محمد مصطفےٰ ﷺ اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹ دیتا (ﷺ)۔

13-بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا} [المائدة: 38] وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ، فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔ (پ٦، المآئدہ ٣٨) کتنا ہاتھ کاٹا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہتھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے بارے میں قتادہ کا قول ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا یہی اس کی سزا ہے۔

6789 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

6788- راجع الحدیث: 3475,2648

6789- انظر الحدیث: 6791,6790 صحیح مسلم: 4374 سنن ابو داؤد: 4383 سنن ترمذی: 1445 سنن نسائی: 4934,4933, 4931 سنن ابن ماجہ: 2585

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن خالد اور زہری کے بھتیجے نے اور معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

6790- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

عروہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

6791- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. حَدَّثَتْهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

6792- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چمڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

6792م- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ

عثمان، حمید بن عبدالرحمٰن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

6793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

6790- راجع الحدیث:6789 صحیح مسلم:4376 سنن ابو داؤد:4384 سنن نسائی:4930,4932

6791- راجع الحدیث:6789 سنن نسائی:4946

6792- صحیح مسلم:4381

6792م- انظر الحدیث:6793,6794

6793- راجع الحدیث:6792

اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادریس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

6794- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

6795- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم ہوتی تھی۔

6796- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

6797 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

6798- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6794- راجع الحدیث: 6792، صحیح مسلم: 4381

6795- انظر الحدیث: 6798,6797,6796، صحیح مسلم: 4382، سنن ابو داؤد: 4385، سنن نسائی: 4923

6796- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383، سنن ترمذی: 1446

6797- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383

6798- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383

أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ

نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اورلیث نے نافع سے قیمته کا لفظ روایت کیا ہے۔

6799- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ البَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور رسی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

14- بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

چور کی توبہ

6800- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَابَتْ، وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آتی اور میں اس کی ضرورت نبی کریم ﷺ کے حضور پیش دیا کرتی پھر اس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

6801- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں نے گھڑا ہو اور نیکیمیں میری

6799- راجع الحدیث:6783

6800- راجع الحدیث:2648

6801- راجع الحدیث:18

أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اسکے لیے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی اس کے بعد اسکا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز جن پر حدیں قائم ہوئیں، سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو ان کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

000- كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

15-بَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

000-بَاب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ} [المائدة: 33]

6802 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ الجَرْمِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ، فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا، وَاسْتَاقُوا الإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ان کفار و مرتدوں کے احکام میں جو مسلمان سے لڑتے ہیں

ان کفار و مرتدوں کے بیان میں جو مسلمان سے لڑتے ہیں

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں۔۔(پ ۶، المآئدہ ۳۳)

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹ دے دئے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ حضور نے ان کے تعاقب میں کچھ افراد روانہ فرمائے جو انہیں لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال

6802- راجع الحدیث: 233

16-بَابُ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

6803 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ العُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

17-بَابُ لَمْ يُسْقَ المُرْتَدُّونَ المُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

6804 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا فِي الصُّفَّةِ، فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَبْغِنَا رِسْلًا، فَقَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ فَأَتَوْهَا، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ، فَكَحَلَهُمْ، وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ

دی گئیں، پھران کی مرہم پٹی نہیں کی گئی حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

حضور ﷺ نے محاربین کو داغ نہیں لگوائے حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

حضور ﷺ نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئے

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی وہ صفہ پر رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے۔ فرمایا کہ مجھے یہ ہی صورت نظر آتی ہے کہ تم رسول اللہ کے اونٹوں میں جا کر رہو پس وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے حتیٰ کہ تندرست اور فربہ ہو گئے۔ پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ پس ایک چلانے والے نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی حضور ﷺ نے انہیں پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ انہیں پکڑ لایا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں سلائیاں گرم کر کے پھیر دی جائیں اور ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے لیکن انہیں داغ نہیں لگائے گئے پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا

6803- راجع الحدیث:233

6804- راجع الحدیث:233

قول ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

18-بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ المُحَارِبِينَ

6805 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، أَوْ قَالَ: عُرَيْنَةَ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ، قَدِمُوا المَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَأُلْقُوا بِالحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: هَؤُلاَءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضور ﷺ نے محاربین کی آنکھیں نکلوادیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عکل کے کچھ لوگ یا عرینہ فرمایا میرے علم میں تو ہے کہ انہوں نے عکل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے جائیں۔ پس وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہے حتیٰ کہ تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی روانہ فرمائے۔ چنانچہ ابھی اگلا دن نہیں چڑھا تھا کہ لوگ انہیں لے کر آ گئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

19-بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الفَوَاحِشَ

6806 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ:

فواحش کو ترک کردینے کی فضیلت

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات شخص ایسے ہیں جن کو بروز قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس دن کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا عادل حکمران، جوانی میں اللہ کی عبادت کرنے والا، وہ

6805- راجع الحدیث:233

6806- راجع الحدیث:660

إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلاَءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسْجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ

آدمی جو تنہائی میں خدا کو یاد کرے اور روئے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کریں، وہ آدمی جس کو منصب اور حسن و جمال والی عورت اپنی جانب بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص کہ جب وہ صدقہ دے تو اتنا چھپا کر کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

6807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے اور جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

20- بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ

زانیوں کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَزْنُونَ} [الفرقان: 68] {وَلاَ تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری نہیں کرتے۔ (پ۱۹، الفرقان ۶۸) اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۸)

6808 - أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَخْبَرَنَا أَنَسٌ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ

حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو۔ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی، شراب پی جائے گی، زنا بڑھ جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد ہوگا۔

6809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ،

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ

6807- راجع الحدیث:6474

6808- راجع الحدیث:1814

6809- راجع الحدیث:6782

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جب وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھر انہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

6810 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا عذر باقی ہے۔

6811 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِثْلَهُ. قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: دَعْهُ دَعْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ کہ تو اس اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش منصور اور واصل، ابو وائل، ابو میسرہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اسے چھوڑو اسے چھوڑو۔

6810- انظر الحدیث: 2475، صحیح مسلم: 205

6811- راجع الحدیث: 4761,4477,4207

21-بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

وَقَالَ الحَسَنُ: مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي

6812 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ المَرْأَةَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6813 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي

6814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ

22-بَابٌ: لاَ يُرْجَمُ المَجْنُونُ وَالمَجْنُونَةُ

وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ: أَمَا عَلِمْتَ: أَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنِ المَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

6815 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

شادی شدہ زانی کو رجم کرنا

امام حسن بصری کا قول ہے کہ جو اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے دن ایک عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق رجم کیا ہے۔

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے علم نہیں۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا جس کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

مجنون مرد و عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو علم نہیں کہ جنون والے کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم ساقط ہو جاتا ہے۔

ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی

6813- صحیح مسلم:4419

6814- راجع الحدیث:5270

6815- راجع الحدیث:5271، صحیح مسلم:4396

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

6816 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں رونق افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا۔ یارسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے چار دفعہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض کی کہ ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے رجم کیا۔ ہم نے مقامِ رجم پر اُسے سنگسار کیا۔ جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگا پس ہم نے مقام حرہ پر پکڑ کر سنگسار کر دیا۔

23- بَابٌ: لِلْعَاهِرِ الحَجَرُ

زانی کے لیے پتھر ہیں

6817 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ: وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمعہ کے درمیان تنازعہ ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا ہم سے قتیبہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زائد بیان کیا کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔

6818 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے

6816- صحیح مسلم: 4397

6817- راجع الحدیث: 2218,2053

6818- راجع الحدیث: 6750

الحجر

لیے پتھر ہیں۔

24-بَابُ الرَّجْمِ فِي البَلاَطِ

6819 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلاَمٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ البَلاَطِ، فَرَأَيْتُ اليَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا

بلاط میں رجم کرنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہودی مرد عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے یہ بتایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور گدھے پر پیچھے منہ کر کے بٹھایا جائے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوایئے پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے شروع و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ۔ دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ان دونوں کو مقامِ بلط پر رجم کیا گیا۔ پس میں نے یہودی کو دیکھا کہ اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

25-بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

6820 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِكَ

عیدگاہ میں رجم کرنا

ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حتیٰ کہ اس نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں فرمایا کیا تم شادی

6819- راجع الحدیث:1329

6820- راجع الحدیث:5270

جُنُونٌ قَالَ: لاَ، قَالَ: أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، وَصَلَّى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَصَلَّى عَلَيْهِ .سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَصَلَّى عَلَيْهِ، يَصِحُّ؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، قِيلَ لَهُ: رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لاَ

شدہ ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے مصلی پر رجم کیا گیا۔ جب جب اسے پتھر لگے تو بھاگنے لگا۔ ہم نے اسے پکڑ کر رجم کیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا پس نبی کریم ﷺ نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریج، نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

26-بَابٌ: مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الحَدِّ، فَأَخْبَرَ الإِمَامَ، فَلاَ عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ، إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

جس نے کوئی ایسا گناہ کیا جس پر حد نہیں پھر اس کی توبہ کے بعد امیر کو خبر دی اور فتویٰ پوچھا تو اس پر کوئی سزا نہیں

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ، صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریج کا قول ہے کہ رمضان میں جماع کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابوعثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6821- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رمضان شریف میں اپنی زوجہ سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا۔ کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تم دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

6822- وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ

عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں

6821- راجع الحديث:1936

6822- راجع الحديث:1935

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: مِمَّ ذَاكَ قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ: تَصَدَّقْ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ، وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي، مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ؟ قَالَ: فَكُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الحَدِيثُ الأَوَّلُ أَبْيَنُ، قَوْلُهُ: أَطْعِمْ أَهْلَكَ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی زوجہ سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ صدقہ دو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ پس وہ بیٹھ گیا تو ایک شخص گدھے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر صدقہ کر دے عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر والوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھالو۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

27- بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ

اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور وضاحت نہ کرے تو کیا امام اس پر پردہ ڈالے

6823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ القُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد والا گناہ کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ میں نے حد والا کام گناہ ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا

6823- صحیح مسلم: 6937

فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ

تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو۔

28- بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ

کیا امام اقرار کرنے والے کو یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے مس کیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا

6824 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَنِكْتَهَا. لاَ يَكْنِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

29- بَابُ سُؤَالِ الإِمَامِ المُقِرَّ: هَلْ أَحْصَنْتَ

امام کا اقرار کرنے والے سے پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو

6825- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا: یا رسول اللہ! بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف سے رخ پھیر لیا اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دے لی تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض کی کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے لے جا کر رجم کر دو۔

6824- سنن ابو داؤد: 4427

6825- راجع الحدیث: 6815,5271

فَقَالَ: أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

6826 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا۔ جنہوں نے اسے رجم کیا۔ ہم نے مصلّٰی پر اسے رجم کیا اور جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگا پس ہم نے اسے حرّہ کے مقام پر پکڑا اور رجم کر دیا۔

30- بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا

اعتراف زنا

6827,6828 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ، قَالاَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي؟ قَالَ: قُلْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي: أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، المِائَةُ شَاةٍ وَالخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: لَمْ يَقُلْ: فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ؟ فَقَالَ: الشَّكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَرُبَّمَا

عبید اللہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ خدا کے لیے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ کہو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ پس میں نے ایک سو بکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور عورت کو رجم کیا جائے گا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا سو بکریاں اور خادم تجھے واپس کئے جاتے ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے

6826- راجع الحدیث:6816,5270

6827,6828-راجع الحدیث:2314

قَتَلْتُهَا، وَرُبَّمَا سَكَتُّ

گا اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے نہیں کہا کہ۔ مجھے بتائے کیا میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے زہری کے متعلق یہ شک ہے کیونکہ کبھی وہ کہتے اور کبھی خاموش ہو جاتے۔

6829 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: لاَ نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلاَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ، إِذَا قَامَتِ البَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ - قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ - أَلاَ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ خدشہ ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رجم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک نازل کردہ فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے خبردار ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا اعتراف کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد بھی یاد ہے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے رجم کیا۔

31- بَابُ رَجْمِ الحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

شادی شدہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی اسے رجم کرنا

6830 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ المُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى، وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اليَوْمَ، فَقَالَ: يَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں منیٰ میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے جب حضرت عبدالرحمٰن میرے پاس واپس آئے تو فرمایا۔ کاش! آپ بھی اس شخص کو دیکھتے جو آج امیرا المومنین کے پاس آ کر کہنے لگا۔ ے امیر

6829- راجع الحدیث:2462

6830- راجع الحدیث:2462

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْ لَكَ فِي فُلاَنٍ؟ يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلاَنًا، فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ، فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمٌ العَشِيَّةَ فِي النَّاسِ، فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ لاَ تَفْعَلْ، فَإِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ لاَ يَعُوهَا، وَأَنْ لاَ يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ، فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلُ العِلْمِ مَقَالَتَكَ، وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لَأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الحَجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ المِنْبَرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: لَيَقُولَنَّ العَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ، فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى المِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ المُؤَذِّنُونَ قَامَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لاَ أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ

المومنین! آپ کی فلاں کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو ایک اچانک فیصلے کے تحت ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو شام کو خطبے کے لیے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے افراد سے ڈراؤں گا جو اپنے کاموں میں غصب چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے امیر المومنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہیں اور غوغا ہے۔ لہذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے نزدیک جمع ہو جائیں گے۔ پس مجھے خوف ہے کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات کو اچک لیں گے اور ان پر نادانی میں باتیں بنائیں گے اور بات کے دوسرے مطالب نکالیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے تک موقوف کر دیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کی جگہ ہے وہاں آپ کا سمجھدار اور شرفاء سے سامنا ہوگا، اس لیے جو کہنا ہے وہاں اطمینان سے کہیے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کے دوسرے مطالب پر محمول نہیں کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لیے کھڑا ہوں گا تو سب سے پہلے اسی بات کے متعلق کہوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری ایام میں مدینہ منورہ پہنچے جب جمعہ کا دن آیا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی، حتیٰ کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے نزدیک بیٹھے ہوئے پایا۔ میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ جب میں

يَدَىَّ أَجَلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ وَقَى شَرَّهَا، وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا، وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ:

نے انہیں آتے ہوئے دیکھا۔ تو حضرت سعید بن زید سے کہا کہ آج وہ ضرور ایسی بات کہیں گے جو اپنی خلافت میں آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے میری بات سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوگئے جب مؤذن خاموش ہوئے تو یہ کھڑے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں تھا۔ میں نہیں جانتا کہ شاید یہ میری آخری گفتگو ہو۔ جو اسے سمجھ لے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سواری جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچا دے اور جو اسے نہ سمجھ سکے تو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹ گھڑے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے رجم کیا۔ مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی آیت ملتی ہی نہیں۔ پس جو فرض اللہ نے نازل فرمایا اسے چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے۔ رجم کرنے کا حکم قرآن کریم کے مطابق حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اقرار کرے پھر ہم اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ کی نسبت سے منہ پھیرا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا پھر مجھ تک

يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلاَءِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ، لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلاَنِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ القَوْمُ، فَقَالاَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ المُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلاَءِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالاَ: لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَقْرَبُوهُمْ، اقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الإِسْلاَمِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ المُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الأَمْرِ. فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ، وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي، إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا، وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الجَرَّاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ

یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مرگیا تو میں فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا۔ بہکنے والا کہیں تمہیں دھوکا نہ دے کہ حضرات ابو بکر کی بیعت ایک اچانک بات تھی جو ہوگئی۔ آگاہ ہوجاؤ کہ بات تھی ہی اسی طرح اور اچانک بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور آپ سواریوں پر سفر کر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائیے کہ ان میں حضرت ابو بکر کی مثل کون ہے؟ جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں بیعت کرے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور جس نے اس کے ہاتھ پر اس سے بیعت کی کیونکہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ دونوں قتل کردے جائیں گے اور اس کے متعلق ہم سے سنئے کہ جب اللہ نے اپنے نبی کو وصل عطا فرمایا تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر جمع ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی ہماری مخالفت کی اور ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے۔ پس میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پس ہم ان کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے ۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک شخص ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ حضرات کس بات پر متفق ہوئے تھے پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین ! آپ کہاں جارہے ہیں؟ ہم نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کرلیجئے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پس ہم چل دئے حتیٰ کہ ان کے پاس سقیفہ بن ساعدہ میں جا پہنچے۔ دیکھا تو ان کے درمیان ایک آدمی چادر

مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا، كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي، لاَ يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اللّٰهُمَّ إِلاَّ أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لاَ أَجِدُهُ الآنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ. فَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ، حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الاِخْتِلاَفِ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ. فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ، وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الأَنْصَارُ. وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ، خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ: أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لاَ نَرْضَى، وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلاَ يُتَابَعُ هُوَ وَلاَ الَّذِي بَايَعَهُ، تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلاَ

اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ بخار آیا ہے۔ جب ہمیں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی تو ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر کہا، امابعد، ہم اللہ کے انصار اور اسلام کا لشکر ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ بہت قلیل تعداد میں اور اپنی قوم سے الگ ہو کر ہم میں آ ملے ہیں۔ کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ہٹا کر خود خلیفہ بن جائیں؟ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں نے ایک اچھی بات اپنے ذہن میں سوچ لی تھی میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے گفتگو کروں اور اس غصے کا ازالہ کر دوں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہوگا۔ جب میں نے بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریئے، چنانچہ میں نے گفتگو کر کے انہیں ناراض کرنا پسند نہ کیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم اور سنجیدہ تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لیے سوچا تھا وہ انہوں نے اسی وقت سب کہہ دیا یا اس سے بھی بہتر حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ درست اور واقعی آپ ان کے اہل ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لیے رکھی ہی نہیں گئی کیونکہ نسبت اور خاندان کی کے لحاظ یہی قبیلہ پورے عرب میں ممتاز ہے پس میں تمہارے لیے ان دو شخصوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔ پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابو عبید بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے علاوہ اور کوئی

بات ناپسند نہ ہوئی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے کر کے میری
گردن اڑا دی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہوا ہو، تو یہ
مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان لوگوں کا امیر بنوں جن
میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں۔
اب بھی میرا یہی موقف ہے سوائے اس کے کہ بوقت موت
میرا النفس مجھے بہکا دے اور کوئی دوسرا خیال دل میں
لاؤں۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں وہ لکڑی
ہوں جس کے ساتھ اونٹ اپنا جسم رگڑ کر خارش دور کرتے
ہیں اور میں باڑ ہوں جو درختوں کے گرد لگائی جاتی ہے۔
اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوا اور ایک آپ
میں سے۔ اس پر خوب شور وغل ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں
حتیٰ کہ مجھے کہ میں اختلاف کا خدشہ ہوا پس میں نے کہا کہ
اے حضرت ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ پس انہوں نے
ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کر لی اور مہاجرین
نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی ان سے بیعت
کر لی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف
بڑھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ حضرات
نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا میں نے کہا
کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت سے زیادہ اہم ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی
ہمیں خوف تھا کہ کہیں ہم لوگوں سے جدا ہو کر نہ رہ جائیں
ہو سکتا ہے کہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی ہو اور ہمارے بعد
وہ اپنے میں سے کسی شخص سے بیعت کر لیں پس یہی ہوتا
کہ ہم اپنی مرضی کے خلاف اس سے بیعت کرتے یا ان کی
مخالفت کرتے اور اس طرح فساد ہو جاتا پس جو مسلمانوں
کے مشورے کے بغیر کسی شخص سے بیعت کرے اس کی
اتباع نہ کرنا اور نہ اس کی جس نے ایسے سے بیعت کی، اس

ڈر سے کہ قتل کردئے جائیں گے۔

32-بَابُ الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو کوڑے لگائے جائیں اور جلاوطن کئے جائیں

{الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لاَ يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الحَدِّ

ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔ (پ۱۸، النور ۲۔ ۳) اور ابن عیینہ نے کہا کہ حد میں ترس نہ آئے۔

6831 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ: جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنے کا حکم فرمارہے تھے۔

6832 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، غَرَّبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہوگیا۔

6833 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ، بِإِقَامَةِ الحَدِّ عَلَيْهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

6831- راجع الحدیث:2314

6833- راجع الحدیث:2314

33-بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ

6834 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا

مخنثوں کو گھر سے نکال دینا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان مخنثوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

34-بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الإِمَامِ بِإِقَامَةِ الحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

6835,6836 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الغَنَمُ وَالوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ، فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

جو امام کی عدم موجودگی میں حد قائم کرنے کا حکم دے

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرے فریق نے عرض کی کہ اس نے صحیح کہا، یا رسول اللہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا

6834- راجع الحدیث:5886

6835- راجع الحدیث:2314

وطنی ہے اور اے انیس! تم صبح کے وقت اس کی بیوی سے جا کر پوچھنا تا کہ اسے رجم کیا جائے حضرت انیس نے صبح کو معلوم کیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔

35-بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ غَيْرَ}. {مُسَافِحَاتٍ} [النساء: 25]: زَوَانِي، {وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ} [النساء: 25]: أَخِلَّاءَ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی مِلک میں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو اُنکے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور اُن کے مہر انہیں دو قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو اُن پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۵، النسآء ۲۵)

000-بَابُ إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ

6837,6838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ؟ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لاَ أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

جب لونڈی نے زنا کیا

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو۔ پھر اسے فروخت کر دو اگر چہ بالوں کی رسی کے عوض ہی سہی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ آپ نے تیسری بار ایسا فرمایا کہ چوتھی مرتبہ۔

36-بَابُ لاَ يُثَرَّبُ عَلَى الأَمَةِ

لونڈی اگر زنا کی مرتکب ہو تو اسے ملامت

6837,6838-راجع الحدیث: 2154,2153

إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

6839 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ کی جائے اور نہ جلاوطن کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی سہی۔ اسی طرح اسمٰعیل بن امیہ۔ سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

37- بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ، إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الإِمَامِ

6840 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالمُحَارِبِيُّ، وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: المَائِدَةِ، وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

ذمیوں اور شادی شدہ کے احکام جب کہ زنا کے مرتکب ہوں اور امام کے سامنے پیش ہوں

شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے رجم کرنے کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا سورۃ النور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے علم نہیں۔ اسی طرح علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورۃ المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

6841 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا

6839- راجع الحدیث:2152

6840- راجع الحدیث:6813

6841- راجع الحدیث:3635,1329

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

کہ اسے ذلیل کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توریت لے آئے اور اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے شروع و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کر دیا گیا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھک جاتا تھا۔

38-بَابُ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا، عِنْدَ الحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

جب کوئی حاکم اور لوگوں کے سامنے اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کسی کو اس عورت کے پاس پوچھنے کے لیے کسی کو بھیج سکتا ہے

6842.6843 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالعَسِيفُ: الأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ دو شخص اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرے نے عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے

6842,6843- راجع الحدیث: 2314

لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الآخَرِ: فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی واپس لوٹا دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائیگا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

39- بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر نہ مانے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

6844- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک گردن پر رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوکھ میں گھونسے مارے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے آرام کے علاوہ کوئی چیز حرکت کرنے میں رکاوٹ نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

6845- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت

6844- راجع الحديث: 334

6845- راجع الحديث: 4607,334

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلاَدَةٍ، فَبِي المَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ

کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے زور سے گٹے مارے اور فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے آرام کے سبب موت میرے قریب تھی کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

40-بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو اسے قتل کر دے

6846 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ، عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اسے ختم کئے بغیر سانس نہ لوں۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

41-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

تعریض کے متعلق

6847- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ، فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں، فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے سبب ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے سبب ہو۔

6846- انظر الحدیث:7416، صحیح مسلم:3743

6847- راجع الحدیث:5305

42- بَابٌ: كَمُ التَّعْزِيرُ وَالأَدَبُ

تعریض اور ادب کے لیے کتنی سزا ہو

6848- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ

سلیمان یسار نے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نہ مارے جائیں سوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے۔

فائدہ: تعزیر بنا ہے عزر سے، عزر کے معنے ہیں عظمت، حقارت، مدد اور منع وروک، اس کا استعمال زیادہ تر بمعنی روک اور منع ہے بلکہ مدد کو بھی عزر اور مدد دینے کو تعزیر اس لیے کہتے ہیں اس سے دشمن کو ایذا رسانی سے روکا جاتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ" سزا کو تعزیر اسی لیے کہتے ہیں کہ اس سے جرم رکتے ہیں۔ شریعت میں تعزیر اس کو کہتے ہیں جو شرعاً مقرر نہ ہو حاکم اپنی رائے سے دے۔ خاوند کا بیوی کو، باپ کا بچوں کو، استاد کا شاگردوں کو سزا دینا تعزیز ہی ہے "وَاضْرِبُوْهُنَّ" فرمایا نبی کریم نے اپنے بچوں سے ڈنڈا اچھی نہ ہٹاؤ، نیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے جو اپنی اچھی سوٹی ٹانگے رکھے کہ بیوی بچے اسے دیکھتے رہیں اور درست رہیں۔ (مرقات) حق یہ ہے کہ جن جرموں میں تعزیر کا حکم ہے وہاں ضرور تعزیر دے اور جن جرموں میں اس کا حکم نہیں وہاں تعزیر دینا واجب نہیں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا، فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ باجماعت نماز پڑھی عرض کیا ہاں فرمایا معافی ہوگئی "إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" اور تعزیر مجرم کے لحاظ سے دی جائے مجرم سرکش کو تعزیر بھی سخت دے شریف آدمی کو جو اتفاقاً گناہ کر بیٹھا تعزیر معمولی بھی کافی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۵۳۳)

6849- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ

عبدالرحمٰن جابر نے اس آدمی سے روایت کی ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

6850- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلیمان یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمٰن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار نے ہماری

6848- انظر الحدیث: 6850,6849 صحیح مسلم: 4435 سنن ابو داؤد: 4492,4491

6849- راجع الحدیث: 6848

6850- راجع الحدیث: 6848

بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن جابر نے اور انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو ماسوائے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

6851- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اس پر بھی جب کچھ لوگ وصال کے روزوں سے نہ رکے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک دن اور ملایا، پھر چاند نظر آ گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن ملاتا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کے سبب سے آپ نے یہ بطور تنبیہہ فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

6852 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس جگہ پر بغیر ناپ تول کے بیچ دیا کرتے۔ لہٰذا وہ اسے ان کے

6851- راجع الحدیث:1965

6852- راجع الحدیث:2123، صحیح مسلم:3824، سنن ابو داؤد:3498، سنن نسائی:4622

اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ، حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

6853 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ

عروہ زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو اذیت دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو اللہ کے حکم سے انتقام لیتے تھے۔

43-بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پھر قرینہ سے یہ بات ظاہر ہو جائے

6854 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ المُتَلاَعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لعان کرنے ولوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی گئی تھی کیونکہ شوہر کا کہنا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا۔

6855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بغیر شہادت کے رجم کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

6853- راجع الحديث:3560 صحیح مسلم:6001

6854- راجع الحديث:423

6855- راجع الحديث:5310 صحیح مسلم:3739 سنن ابن ماجہ:2560

6856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ایک بات کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک شخص آیا بتایا کہ اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں بڑے بول کے سبب اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں آپ کو بتایا جس کو اپنی زوجہ کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے بارے میں اپنی زوجہ کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا، موٹی پنڈلیوں والا اور موٹا شخص تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت کو ظاہر فرما۔ پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا بچہ جنا جس کو انہوں نے اپنی زوجہ کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان لعان کروایا۔ چنانچہ مجلس میں ایک آدمی نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علانیہ فحاشی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

44- بَابُ رَمْيِ المُحْصَنَاتِ

شادی شدہ عورت پر زنا کی تہمت لگانا

{وَالَّذِينَ يَرْمُونَ المُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 5] {إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۵) بیشک وہ جو عیب لگاتے

6856- راجع الحدیث: 5310

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النور: 23]

ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (پ۱۸، النور ۲۳)

6857 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات مہلکات سے بچو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا جنگ میں سے پیٹھ دکھانا اور پاکباز، ایمان دار انجان عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

45- بَابُ قَذْفِ العَبِيدِ

غلاموں پر تہمت لگانا

6858 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا اس سے وہ بری ہو تو بروز قیامت اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے جب کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔

46- بَابٌ: هَلْ يَأْمُرُ الإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

کیا امام کسی شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں کسی پر حد لگائے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے۔

6859,6860 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ خدا کے

6857- راجع الحدیث: 2766

6858- صحیح مسلم: 4289,4287، سنن ابو داؤد: 5165، سنن ترمذی: 1947

6859,6860- راجع الحدیث: 2314

الْجُهَنِيِّ، قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، المِائَةُ وَالخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

لیے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے دوسرے فریق نے کھڑے ہو کر عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ اس نے سچ کہا واقعی ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایئے اور رسول اللہ! مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو اس نے عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا۔ پس اس نے اس کی زوجہ کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک خادم اس کا فدیہ دیا پھر میں نے اہل علم مردوں سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے وار اس عورت کو رجم کیا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس لوٹائے جائیں گے اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور انیس! صبح اس عورت سے معلوم کرنا، اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ پس اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

87- كِتَابُ الدِّيَاتِ

1- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93]

6861 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} [الفرقان: 68] الآيَةَ

6862 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ المُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

6863 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خون بہا کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ (پ ۵، النسآء ۹۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے سے ساتھ کھائے گی عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ۱۹، الفرقان ۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن اپنے دین میں ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی یہ آسانی عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

6861- راجع الحديث: 4477

6862- انظر الحديث: 6863

6863- راجع الحديث: 6862

إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الأُمُورِ، الَّتِي لاَ مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا، سَفْكَ الدَّمِ الحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ

مہلک امور میں سے جن کے واقع ہونے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

6864 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن باتوں کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

6865 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ، حَدَّثَهُ: أَنَّ المِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الكِنْدِيَّ، حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ، حَدَّثَهُ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، وَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقْتُلْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، آقْتُلُهُ؟ قَالَ: لاَ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

عطاء بن یزید نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو نبی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ دے اور ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلی والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی پہلی والی جگہ پر جو اس کے یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔

6866 - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ: إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے پوشیدہ رکھتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کر دے، پھر تم اسے قتل

6864- راجع الحديث:6533

6865- راجع الحديث:4019

فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ

کردو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتے تھے۔

2-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ أَحْيَاهَا} [المائدة: 32]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جس نے ایک جان کو جلا لیا (پ ٦، المآئدہ ٣٢)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ {فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا} [المائدة: 32]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے زندہ بچا کر گویا تمام انسانوں کو بچایا۔

6867- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس میں سے ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر ہوتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

6868- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي: عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگو۔

6869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش ہونے کے لیے کہو میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگو۔ اس کو حضرت ابو بکرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6867- راجع الحديث: 3335

6868- راجع الحديث: 121

6869- راجع الحديث: 6166,121

6870 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، - أَوْ قَالَ: - اليَمِينُ الغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان دانستہ جھوٹی قسم کھانا اس میں شعبہ راوی کو شک ہے۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، دانستہ جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

6871 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَبَائِرُ . ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَكْبَرُ الكَبَائِرِ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، -أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ-

عبیداللہ بن ابو بکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی جان کو قتل کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

فائدہ: گناہ کبیرہ یا تو وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو، یا وہ جس پر شریعت نے کچھ سزا مقرر کی ہو، یا وہ جس سے دین کی توہین ہو، یا ہر گناہ چھوٹے گناہ کے لحاظ سے کبیرہ ہے، یا جس چھوٹے گناہ پر ہمیشگی کی جائے وہ کبیرہ ہے، یا ایک ہی گناہ ایک کے لیے صغیرہ اور دوسرے کے لیے کبیرہ "حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ"، یا ایک کے لحاظ سے صغیرہ دوسرے کے لحاظ سے کبیرہ۔ مسلمان کی توہین گناہ صغیر ہے، علماء مشائخ کی توہین گناہ کبیرہ، نبی، یا قرآن، یا کعبہ کی توہین کفر، گناہ کبیرہ اور نفاق کی علامت میں عموم مِنْ وَجْهٍ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۷)

6872 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ کے

6870- راجع الحدیث:6675

6871- راجع الحدیث:2653

6872- راجع الحدیث:4269

يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: فَصَبَّحْنَا القَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الأَنْصَارِيُّ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ اليَوْمِ

ایک قبیلے کی طرف روانہ فرمایا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اگلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری جب ان کے ایک شخص کے مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہا انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! وہ تو جان بچانے کے لیے ایسا کہہ رہا تھا فرمایا کہ تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

6873 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ نَسْرِقَ، وَلاَ نَزْنِيَ، وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلاَ نَنْتَهِبَ، وَلاَ نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

صنابحی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں،، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، غارت گری نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں، اگر یہ کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

6874 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا

6873- راجع الحديث: 4439,18

6874- انظر الحديث: 7070

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا القَاتِلُ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

ہے۔

امام حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس شخص کی مدد کرنے کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لیے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کردینے کا حریص تھا۔

3- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 178]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔(پ ۲، البقرۃ ۱۷۸)

4- بَابُ سُؤَالِ القَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ، وَالإِقْرَارِ فِي الحُدُودِ

6876 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ،

قاتل سے سوال کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرلے اور حدود میں اقرار ہے

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔اس سے دریافت کیا گیا کہ تیرے ساتھ

6875- راجع الحديث: 31

6876- راجع الحديث: 2413

فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا؟ أَفُلاَنٌ أَوْ فُلاَنٌ، حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے دریافت فرماتے رہے حتیٰ کہ اس نے اقرار کر لیا۔ پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

5- بَابُ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

جب پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا جائے

6877 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُلاَنٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: فُلاَنٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ: فُلاَنٌ قَتَلَكِ؟ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الحَجَرَيْنِ

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا۔ پس لڑکی کو نبی کریم ﷺ کی میں پیش کیا گیا اور اس میں زندگی باقی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سر اٹھایا اس سے پھر دریافت کیا گیا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر انکار کیا تیسری دفعہ اس سے دریافت کیا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

6- بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالعَيْنَ بِالعَيْنِ وَالأَنْفَ بِالأَنْفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [المائدة: 45]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ ۶، المآئدہ ۴۵)

6878 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی

6877- راجع الحديث: 5295

6878- صحيح مسلم: 4351، 4352، 4353، سنن ابوداؤد: 4352، سنن ترمذی: 1402، سنن نسائی: 4027، 4735، سنن ابن ماجہ: 2534

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاَثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

7- بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالحَجَرِ

جس نے پتھر سے مار ڈالا

6879 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ: أَقَتَلَكِ فُلاَنٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لاَ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لاَ، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کے سبب ایک لڑکی کو پتھر سے مار دیا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری دفعہ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر تیسری دفعہ دریافت کیا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کروایا۔

8- بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے

6880 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ، بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنوخزاعہ نے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنوخزاعہ نے بنی لیث کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اللہ

6879- راجع الحدیث: 5295,2413

6880- صحیح مسلم: 3293

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلاَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ شَيْبَانَ فِي الفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: القَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ القَتِيلِ

تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو بھی روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ اس میں قتل کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے ہوگا۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ سن لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، درخت نہ کاٹا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور جس کا آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص پس اہلِ یمن میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے یہ باتیں لکھ دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ پھر قریش سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! سوائے اذخر کے کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اچھا سوائے اذخر کے۔ عبید اللہ نے شیبان سے الفیل کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبید اللہ نے اما ان یقاد کے بعد اهل القتيل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

6881 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ: {كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ} [البقرة: 178] فِي القَتْلَى - إِلَى هَذِهِ الآيَةِ - {فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ} [البقرة: 178] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالعَفْوُ أَنْ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا۔ (ترجمہ کنزالایمان:) تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ (پ ۲، البقرۃ

6881- راجع الحدیث: 4498

يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي العَمْدِ قَالَ: {فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ} [البقرة: 178] أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ

۱۷۸)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل عمد میں بھی دیت کا قول کر لینا ہے فاتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ تقاضا بھلائی کے ساتھ ہوا اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔

9-بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

جو ناحق کسی کے خون کا مطالبہ کرے

6882- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلاَثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةَ الجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم میں حد سے نکلنے والا، مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہادے۔

10-بَابُ العَفْوِ فِي الخَطَإِ بَعْدَ المَوْتِ

قتل خطا کو معاف کر دینا

6883- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: هُزِمَ المُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ح

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو ہزیمت ہوئی۔

6883م- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ يَعْنِي الوَاسِطِيَّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ: يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، حَتَّى قَتَلُوا اليَمَانَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ احد کے دن ابلیس لوگوں میں چلایا کہ پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے پیچھے والوں پر حملہ آور ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حذیفہ پکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

11-بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور

6883م- راجع الحديث: 3290

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا}

مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۹۲)

12- بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

جب قتل کا اقرار کر لیا تو پھر اسے قتل کیا جائے گا

6884- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا، أَفُلاَنٌ، أَفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِاليَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ: بِحَجَرَيْنِ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کچل دیا جب اس لڑکی سے معلوم کیا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا۔ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اثبات کا اشارہ کر دیا۔ پس اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اقرار کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچھ دیا گیا۔ ہمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

13- بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا

6885- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کے سبب ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

6884- راجع الحديث: 2413

6885- راجع الحديث: 2413، سنن نسائی: 4754

14- بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ: تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص

اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم نخعی اور ابوالزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

6886 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ: لاَ تُلِدُّونِي فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: لاَ يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ، غَيْرَ الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے مرض کے وقت نبی کریم ﷺ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ نہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مریض کو دوائی ناپسند ہونے کے سبب فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر میں موجود ہیں ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود نہ تھے۔

15- بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

جو از خود حق حاصل کرے یا بغیر اجازتِ سلطان قصاص لے

6887 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

6888 - وَبِإِسْنَادِهِ: لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ،

اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

6886- راجع الحدیث: 4458

6887- راجع الحدیث: 896,238

6888- انظر الحدیث: 6902

وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت نہ لی ہو، پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

6889 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں جھانکا تو آپ نے اسے مارنے کے لیے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

16-بَابُ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

جب کوئی ہجوم میں مرجائے یا قتل ہو جائے

6890- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب غزوہ احد میں مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے اور پیچھے والے مدمقابل ہو گئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی نرغے میں ہیں۔ چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! کسی نے ان کی نہ سنی حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ کو اس کا صدمہ رہا حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

17-بَابُ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلاَ دِيَةَ لَهُ

جب کوئی غلطی سے خود کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے

6891 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

6889- راجع الحدیث:6242

6890- راجع الحدیث:3290

6891- راجع الحدیث:2477

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ السَّائِقُ قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ. فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ: عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور نفع لینے دیتے۔ پس اسی رات کی صبح کو یہ وفات پا گئے پس لوگوں نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے خود کو خود قتل کیا ہے جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہو گئے ہیں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا۔ اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے، وہ تو مشقت کرنے والا مجاہد ہے، اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔

18- بَابُ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس شخص کے دانت گر جائیں

6892- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ، لَا دِيَةَ لَكَ

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے سبب اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اونٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہذا تمہیں

6892- صحیح مسلم: 4342، سنن ترمذی: 1416، سنن نسائی: 4776,4775,4774,4773، سنن ابن ماجہ: 2657

6893- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ، فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیت نہیں ملے گی۔

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لیے نکلا تھا کہ ایک شخص نے دانتوں سے کاٹا جس کی وجہ سے اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

19- بَابُ السِّنَّ بِالسِّنِّ

دانت کے بدلے دانت

6894- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالقِصَاصِ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

20- بَابُ دِيَةِ الأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

6895 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

6895م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

محمد بن بشار، ابن ابوعدی، شعبہ، قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی طرح ہی سنا ہے۔

21- بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ، هَلْ يُعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ

کئی افراد نے ایک شخص کو قتل کیا تو کیا سب سے قصاص لیا جائے گا

وَقَالَ مُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا

مطرف نے شعبی سے دو شخصوں کے متعلق نقل کیا کہ

6893- راجع الحدیث:2265,1848

6894- راجع الحدیث:2703

6895- سنن ابوداؤد:4558'سنن نسائی:4863,4862'سنن ابن ماجه:2652

6895م- راجع الحدیث:6895

عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ، فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالاَ: أَخْطَأْنَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا، وَأُخِذَا بِدِيَةِ الأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا

ایک نے دوسرے شخص کے خلاف چوری کرنے کی گواہی دی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ ایک شخص کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہوگئی چنانچہ آپ نے ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوائی اور فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم نے دانستہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

6896- وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ غُلاَمًا قُتِلَ غِيلَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ، مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ، مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعاء کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے وہی فرمایا۔ حضرت ابوبکر، حضرت ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے وہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر، حضرت ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے تھپڑ کا قصاص دلوایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا مارنے کا قصاص دلوایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں کا قصاص دلوایا اور قاضی شریح نے کوڑوں اور نوچنے کا قصاص دلوایا۔

6897 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: لاَ تَلُدُّونِي قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں دوا پلائی جبکہ آپ ہماری جانب اشارہ فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ پس ہم نے کہا کہ آپ اس لیے منع فرما رہے ہیں کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوا سے نفرت کے سبب فرمایا ہوگا۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ گھر میں کوئی

6897- راجع الحدیث: 4458

أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ

ایک بھی باقی نہ مگر سب کو دوا پلاؤ سوائے حضرت عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

22- بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت

وَقَالَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ، وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى البَصْرَةِ، فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ: إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً، وَإِلَّا فَلاَ تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هَذَا لاَ يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

اشعث بن قیس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کے لیے لکھا جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا اس مقتول کے متعلق جس کی لاش گھی فروخت کرنے والوں کے گھروں کے پاس سے ملی تھی کہ اگر اس کے ورثاء کو گواہ مل جائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی پر ظلم نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

6898- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: - زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ - سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ: قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ: الكُبْرَ الكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ: تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: فَيَحْلِفُونَ قَالُوا: لاَ نَرْضَى بِأَيْمَانِ اليَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصار سے ایک شخص جنہیں سہل بن ابوحثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ افراد خیبر کی جانب گئے وہاں جا کر وہ الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں ایک کو مقتول پایا لہٰذا جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ہم خیبر کی جانب گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کر دو گے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہوگی۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ پس رسول

6898- راجع الحدیث: 2702

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا خون ضائع جائے چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں سے ایک سو مقتول کے ورثاء کو عطا فرما دیئے۔

6899 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ، مِنْ آلِ أَبِي قِلاَبَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي القَسَامَةِ؟ قَالَ: نَقُولُ: القَسَامَةُ القَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ. قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، عِنْدَكَ رُءُوسُ الأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ العَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ، أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ القَوْمُ: أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ، وَسَمَرَ الأَعْيُنَ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَاسْتَوْخَمُوا

ابو رجاء نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز تخت پر لوگوں سے گفتگو کرنے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا قسامت کے متعلق کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت کے ذریعے قصاص لینا حق ہے اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا اے ابو قلابہ ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے کہا۔ اے امیر المومنین ! امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے مؤثر سردار اور شرفاء موجود ہیں۔ اگر ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں شادی شدہ شخص نے دمشق میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس شخص کو رجم کردیں گے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس افراد گواہی دیں کہ فلاں شخص نے حمص میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو۔ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی شخص کو ہرگز قتل نہیں کیا سوائے تین کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے۔ دوسرا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا۔ تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ نے چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں حضرت انس کی

6899- راجع الحدیث:233

الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَفَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا، قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا. فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ جِئْتَ بِالحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لاَ يَزَالُ هَذَا الجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا، فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِمَنْ تَظُنُّونَ، أَوْ مَنْ تَرَوْنَ، قَتَلَهُ قَالُوا: نَرَى أَنَّ اليَهُودَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى اليَهُودِ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: آنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ اليَهُودِ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ

حدیث سناتا ہوں۔ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ حتیٰ کہ آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے بدن میں خرابی پیدا ہوگئی۔ لہٰذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو صحت یاب ہوگئے پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے کے پیچھے لوگ دوڑائے۔ چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا، حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہوسکتا ہے۔ مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عنبہ بن سعید نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے آج تک ایسا نہیں سنا۔ میں نے کہا کہ اے عنبسہ! کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سامنے ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا۔ جب تک یہ ہستیاں ان میں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ اس کے متعلق رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک شخص باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ

يَنْتَفِلُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ اليَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ، فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ، فَأَخَذُوا اليَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ، وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّأْمِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ، فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي المَقْتُولِ، فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالُوا: فَانْطَلَقَا وَالخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ، أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الجَبَلِ، فَانْهَجَمَ الغَارُ عَلَى الخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا، وَأَفْلَتَ القَرِينَانِ، وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي المَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالقَسَامَةِ، ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ، وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ

ان کا ساتھی لہولہان تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی جانب لوٹے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے دیکھا تو وہ لہولہان تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے بارے میں گمان یا خیال رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے اسے یہودیوں نے قتل کیا ہوگا آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کر یہودیوں کے پچاس افراد اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض کی کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس افراد قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تمہیں حق حاصل ہو جائے؟ عرض کی کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی میں نے کہا ہذیل نے دورِ جاہلیت میں اپنے ایک شخص سے ترک کلام و ترک معاملات کیا ہوا تھا۔ وہ بطحاء میں کسی یمنی کے گھر میں اترا تو ان میں سے جب کسی شخص کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر پل پڑا اور قتل کر دیا۔ ہذیل آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر زمانہ حج میں حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک شخص کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا ترک کلام و معاملات کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس افراد اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے ترک کلام و معاملات نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے انچاس افراد قسم کھا گئے اور ان کا ایک شخص جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لیے دریافت کیا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا فدیہ دے دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا شخص شامل کر لیا اور اسے مقتول کے

بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں اور وہ قسم کھانے والے پچاس افراد روانہ ہو گئے حتیٰ کہ جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس افراد پر آ گرا۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے ہلاک ہو گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی جانب بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا۔ میں (ابو قلابہ) نے کہا کہ عبدالملک بن مران نے ایک شخص کو قسامت کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس افراد کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے نام دفتر سے خارج کر دے جائیں اور انہیں شام کی طرف ملک بدر کر دیا۔

23- بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلاَ دِيَةَ لَهُ

جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کے لیے دیت نہیں ہے

6900- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ، أَوْ بِمَشَاقِصَ، وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ

عبید اللہ بن ابو بکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا تو آپ تیر یا تیر کا پھل لے کر اس کی جانب کھڑے ہوئے اور اسے مارنے کے درپے ہوئے۔

6901- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس سے سر مبارک کھجا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے

6900- راجع الحدیث: 6242

6901- راجع الحدیث: 5924

رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي، لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ البَصَرِ

پتہ ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنے کے سبب ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

6902 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر مواخذہ نہیں۔

24- بَابُ العَاقِلَةِ

عاقلہ

6903 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي القُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي القُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک دفعہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے سوائے اس سمجھ کے جو کسی شخص کو کتاب کے بارے میں دی گئی ہو اور جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

25- بَابُ جَنِينِ المَرْأَةِ

عورت کا حمل

6904 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسرے کو پتھر مارے، جس کے سبب ایک کا حمل کر

6902- صحیح مسلم:5608' سنن نسائی:4876

6903- راجع الحدیث:111

6904- راجع الحدیث:5759,5758

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ، رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک بردہ دیت میں دیا جائے۔

6905 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔

6906 - فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ

پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم ﷺ کے اس فیصلے کے وقت حاضر تھے۔

6907 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا. فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم ﷺ سے حمل ساقط کر دینے کے متعلق فیصلہ سنا ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا کہا کہ ایسا گواہ لایئے جو اس بات کی شہادت دے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

6908 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ

محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، ہشام بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے متعلق اسی طرح مشورہ کیا۔

6905- انظر الحديث: 7317,6908,6907

6906- انظر الحديث: 7318,6908,6905

6907- راجع الحديث: 6905، سنن ابو داؤد: 4571

6908- راجع الحديث: 6905

26-بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لاَ عَلَى الْوَلَدِ

6909 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ العَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

6910 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

27-بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ: ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا، وَلاَ تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا

6911 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ،

عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کے ملے گی اور تاوان عصبہ ادا کریں گے۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں لڑائی ہوگئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو پتھر مارے، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مرگیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام یا بچے کو عاریتاً لے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو لکھا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس لونڈی بھیج دیجئے لیکن کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبد العزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ

6909- راجع الحدیث: 6740,5758

6910- راجع الحدیث: 5758، صحیح مسلم: 4367، سنن ابو داؤد: 4576، سنن نسائی: 4833

6911- راجع الحدیث: 2768

قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلاَمٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا، وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا

جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے اسے اپنی بارگاہ کے لیے قبول فرمایئے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم، جو کام میں نے کیا اس کے متعلق کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

28- بَابٌ: المَعْدِنُ جُبَارٌ وَالبِئْرُ جُبَارٌ

کان اور کنوئیں میں دب کر مرنے والا

6912 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: العَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر تاوان نہیں۔ کنویں یا کان میں کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور کافروں کا دیا یا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

29- بَابٌ: العَجْمَاءُ جُبَارٌ

چوپائے خون کر دیں تو معاف ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لاَ يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ العِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ: لاَ تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ: لاَ تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ، أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الحَكَمُ، وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ المُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ، لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا، فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانور کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔ حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلایا جائے مگر جب کوئی چھیڑے شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ لات مار دے تو مالک پر تاوان نہیں ہے حکم اور رحماد کا قول ہے کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔ شعبی کا قول ہے کہ ہانکنے والا جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا دے اور وہ کوئی نقصان

6912- راجع الحدیث: 1499، صحیح مسلم: 4440، سنن ترمذی: 1377

کر دے تو یہ ضامن ہوگا اور اگر یہ پیچھے ہوا اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

6913 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: العَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانور کسی کو ماردیں تو تاوان نہیں اور کنویں یا کان میں کام کرنے والا دب کر مر جائے تو تاوان نہیں۔ اور دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

30- بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کر دے

6914 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی ایسے کو قتل کرے جس کے ساتھ معاہدہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

31- بَابٌ: لاَ يُقْتَلُ المُسْلِمُ بِالكَافِرِ

کافر کے بدلے مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

6915 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: ح حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي القُرْآنِ؟، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي القُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ صدقہ بن الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ سمجھ جو کسی کو کتاب کے بارے میں دی گئی ہو اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے عرض کی کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ

6913- صحیح مسلم: 4444

6914- راجع الحدیث: 3166

6915- راجع الحدیث: 111

يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

32-بَابُ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6916 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ

6917 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: ادْعُوهُ . فَدَعَوْهُ، قَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِاليَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: لاَ تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي، أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

جب مسلمان غصے میں یہودی کو طمانچہ مارے

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

یحییٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو۔

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمد! آپ کے صحابہ میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے طمانچہ مار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ بروز قیامت جب تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور والی بیہوشی کے بدلے آج بیہوش نہیں ہوئے۔

6916- راجع الحدیث:2412

6917- انظر الحدیث:2412

بسم الله الرحمن الرحیم

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ

1-بَابُ إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ، وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: 13] {لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ} [الزمر: 65]

6918 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82] شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلاَ تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ: {إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

6919 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ ح وحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے اور جہاد کرنے کا بیان

جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی دنیا اور آخرت میں سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳) اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۵)

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پ ۷، الانعام ۸۲) تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات بڑی دشوار نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں، کیا تم حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا

6918- راجع الحديث: 32

6919- راجع الحديث: 2654

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الكَبَائِرِ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ- ثَلاَثًا- أَوْ: قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین دفعہ فرمایا یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ مسلسل یہی فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

6920 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الكَبَائِرُ؟ قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اليَمِينُ الغَمُوسُ قُلْتُ: وَمَا اليَمِينُ الغَمُوسُ؟ قَالَ: الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عرض کی: پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ یمین غموس میں نے عرض کی کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا: جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہڑپ چاہے اور ہو اس قسم میں جھوٹا۔

6921 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلاَمِ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام ہم نے زمانہ جاہلیت میں کئے ان پر ہمارا مواخذہ ہوگا فرمایا کہ جس نے اسلام میں آ کر نیکی کی تو زمانہ جاہلیت میں کئے گئے اعمال پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں داخل ہو کر برائی کی تو اگلے اور پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

2- بَابُ حُكْمِ المُرْتَدِّ وَالمُرْتَدَّةِ وَاسْتِتَابَتِهِمْ

مرتد اور مرتدہ کا حکم

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ: تُقْتَلُ المُرْتَدَّةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا

ابن عمر، زہری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ عورت قتل کی جائے گا اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔

6920- راجع الحدیث: 6675

6921- صحیح مسلم: 314

كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ} [آل عمران: 87] وَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ} [آل عمران: 100] وَقَالَ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا} [النساء: 137] وَقَالَ: {مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ} [المائدة: 54] وَقَالَ: {وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ} [النحل: 106]- يَقُولُ: حَقًّا - {أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ} [النحل: 109]- إِلَى - {لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [الأنعام: 165] {وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بہکے ہوئے۔ (پ ۳۔۴، آل عمران۸۶۔۹۰) اور فرمایا: اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۰۰) اور فرمایا: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے نہ انہیں راہ دکھائے۔ (پ ۵، النسآء ۱۳۷) اور فرمایا: تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ (پ ۶، المآئدہ ۵۴) اور فرمایا: ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ۔ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ} [البقرة: 217]

بخشنے والا ہے مہربان ۔(پ ۱۴، النحل ۱۰۶۔۱۱۰) اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔(پ ۲، البقرۃ ۲۱۷)

6922- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت ہے بلکہ انہیں قتل کرتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

6923- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، فَكِلاَهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ العَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، فَقَالَ: لَنْ، أَوْ: لاَ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، إِلَى اليَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دو شخصوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ جو اشعریوں میں سے تھے۔ ایک میرے داہنی طرف تھا اور دوسرا بائیں جانب اور رسول اللہ ﷺ مسواک فرما رہے تھے۔ ان دونوں نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے انہوں نے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے علم نہیں تھا کہ یہ عہدوں کے طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو ہونٹوں کے نیچے دبائی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہتا ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے ،لیکن اے ابو موسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! تم یمن

6922- راجع الحديث: 6878,3017

6923- راجع الحديث: 2261

وِسَادَةً، قَالَ: انْزِلْ، وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لاَ أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

چلے جاؤ۔ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لیے بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لیے کہا۔ اس وقت ان کے پاس ایک شخص بندھا ہوا پڑا تھا۔ دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، پھر یہودیت کی جانب لوٹ گیا پھر کہنے لگے کہ تشریف رکھیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ جب تک یہ قتل نہ کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے تین دفعہ یہی کہا۔ پس انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات رات کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

3- بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ

جو فرائض قبول نہ کرے اور ارتداد کی طرف نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا

6924- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ العَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچایا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کو لینا ہے۔

6925- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں

6924- راجع الحديث: 1399

6925- راجع الحديث: 1400,1399

بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ

اُن سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم، اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ اس لیے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

4- بَابُ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: السَّامُ عَلَيْكَ

جب ذمی وغیرہ نبی ﷺ کو برا کہے لیکن صراحتاً نہیں بلکہ السام علیکم کہہ کر

6926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لاَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا السام علیک پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

6927- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ اليَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کچھ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: "تیرے اوپر موت ہو"۔ پس میں نے کہا۔" تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت۔" چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی

6926- راجع الحدیث:6258

6927- راجع الحدیث:2935، صحیح مسلم:5621

اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ

کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے میں نے عرض کی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا۔

6928 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامٌ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سام علیک کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

5- بَابٌ

باب

6929 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہو لہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے۔ اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔

6- بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

خارجیوں اور ملحدوں کا حجت قائم کرنے کے بعد قتل

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ} [التوبة: 115] وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ، فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا چاہئے۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے میں خارجی بدترین مخلوق تھے اور فرمایا کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہوں نے انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

6928- راجع الحدیث: 6257، صحیح مسلم: 5619

6929- راجع الحدیث: 3477

6930 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خِدْعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جلد آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو کم عمر اور بے وقوف ہوں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو بروز قیامت ثواب ملے گا۔

6931 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، یا ان کے نرخرے سے۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید اسی پر تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

6930- راجع الحدیث: 3611

6931- راجع الحدیث: 3610,3344

6932 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الحَرُورِيَّةَ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

زید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

7-بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَأَنْ لاَ يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

جو خوارج کو تالیف کے لیے قتل نہ کرے اور اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت کرینگے

6933 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ، أَوْ قَالَ: ثَدْيَيْهِ، مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ، أَوْ قَالَ: مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا، قَتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرمارہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے مقابلے میں اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے سامنے میں حقیر جانے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اس کے پروں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باڑ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی علامت وہ شخص ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس

6933- راجع الحدیث: 3610,3344

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ: {وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: 58]

وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا ار میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی علامت کے آدمی کو لایا گیا جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی تھی راوی کا بیان ہے کہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۵)

6934 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ العِرَاقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ القُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے پوچھا کہ کیا آپ نے خوارج کے متعلق نبی کریم ﷺ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی طرف اپنا دست مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ

فرمان نبی ﷺ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا

6935 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

6934- صحیح مسلم: 4269,4268,4267

6935- راجع الحدیث: 85

9-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ

6936 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ، فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

تاویل کرنے والوں کے متعلق

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ پس میں نے نماز میں ہی انہیں مارنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا۔ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو! پس انہوں نے اسی طریقے سے پڑھا جس طریقے سے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر نازل ہوا ہے پس اسی قرات میں پڑھو جس کے لیے آسان ہو۔

6936- راجع الحدیث:2419

6937 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: {يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پ ۷، الانعام ۸۲) تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ پر یہ بات بڑی شاق گزری اور انہوں نے کہا کہ میں ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بات نہیں ہے جو تم خیال کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی۔" ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

6938 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: ذَلِكَ مُنَافِقٌ، لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَقُولُوهُ: يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ لاَ يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ القِيَامَةِ بِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک شخص نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لا الہ الا اللہ محض رضائے الٰہی کے لیے پڑھا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص اسے قیامت میں لے کر نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم حرام فرما دے گا۔

6939 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلاَنٍ، قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِحِبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ

ابو عبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبدالرحمٰن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خونریزی پر کسی چیز نے آمادہ کیا ہے۔ کہا کہ بے ادبی نہ کرو! بتاؤ وہ کیا

6937- راجع الحديث:424,32

6938- راجع الحديث:424

6939- راجع الحديث:3983,3007

عَلَى النِّسَاءِ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، وَقَدْ كَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا، فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتِ الى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: صَدَقَ، لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دریافت کیا کہ وہ بات کیا ہے؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد کو روانہ فرمایا۔ ہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ حتیٰ کہ تم روضہ حاج پہنچ جاؤ۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ابوعوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لیے لکھا گیا ہے۔ پس تم وہ خط لے آؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلے، حتیٰ کہ ہم نے اسے اسی جگہ پالیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جارہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے متعلق لکھا تھا۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھالیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: یقیناً یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں برہنہ کردوں گا وہ نیفے کی طرف جھکی اور اس نے کمر سے چادر باندھ رکھی تھی۔ پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماردوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ بات ہرگز نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب وہ میرے

خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ: أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

اہل وعیال اور مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے صحابہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہٰذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے باخبر ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں نے تمہارے لیے جنت واجب فرمادی ہے پس نادم ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

89- كِتَابُ الإِكْرَاهِ

000-باب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 106] وَقَالَ: {إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً} [آل عمران: 28]: وَهِيَ تَقِيَّةٌ . وَقَالَ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ} [النساء: 97]- إِلَى قَوْلِهِ - {عَفُوًّا غَفُورًا} [النساء: 43] وَقَالَ: {وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ القَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا} [النساء: 75]: فَعَذَرَ اللَّهُ المُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لاَ يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، وَالمُكْرَهُ لاَ يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا، غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ، وَالحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مجبور کئے جانے کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جمع ہوا ہو ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۱۰۶) اور فرمایا: مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔ (پ ۳، آل عمران ۲۸) اور یہ تقیہ ہے۔ اور فرمایا: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۹۷-۹۹) اس آیت میں اللہ نے اپنے احکام کی پیروی نہ کرنے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ جس کو جبراً مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسے اس فعل پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ تقیہ کا حکم قیامت تک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوا دیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

6940- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

6940- راجع الحدیث: 797

عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أُسَامَةَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاَةِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! معنر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

1- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالقَتْلَ وَالهَوَانَ عَلَى الكُفْرِ

جو کفر پر مار کھانے، قتل ہو جانے، ذلت سہنے کو اختیار کرے

6941- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں جس میں ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لیے اور کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

6942 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعْتُ قَيْسًا، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الإِسْلاَمِ، وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ، كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہو جانے کے سبب حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کیا اگر اس کے سبب کوہ احد بھی پھٹ جائے تو کچھ نہیں۔

6943 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ،

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے

6941- راجع الحدیث:16

6942- راجع الحدیث:3862

6943- راجع الحدیث:3612

قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا: أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلاَ تَدْعُو لَنَا، فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ، يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرُ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لاَ يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں جلوہ فرما تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لیے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں زمین میں گڑھا کھود کر اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آرہ لاکر ان کے سر پر رکھا جاتا اور اسے چلا کر آدمی کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ آزار بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا پاتے تھے۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور نہ بھیڑیئے کا خوف اپنی بکریوں کے متعلق لیکن تم عجلت کر رہے ہو۔

2- بَابُ فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الحَقِّ وَغَيْرِهِ

مجبور کا اپنا حق وغیرہ بیچنا

6944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ: ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہود کی جانب چلو۔ پس ہم آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ یہود، اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری دفعہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری دفعہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس

6944- راجع الحدیث: 3167

وَرَسُولِهِ

کوئی مال ہو وہ اسے فروخت اور یہ بات جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

3- بَابُ لاَ يَجُوزُ نِكَاحُ المُكْرَهِ

مجبور کا نکاح جائز نہیں

{وَلاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى البِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 33]

ترجمہ کنزالایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۱۸، النور ۳۳)

6945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ، ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

عبدالرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کردی اور وہ شوہر دیدہ تھیں چنانچہ انہیں یہ شادی پسند نہ تھی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ چنانچہ آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرمادیا۔

6946 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَإِنَّ البِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ؟ قَالَ: سُكَاتُهَا إِذْنُهَا

ابن ابی ملیکہ نے ابوعمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! عورتوں سے شادی کے متعلق اجازت لی جاتی ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ حیا کے سبب چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

4- بَابُ إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فَإِنْ نَذَرَ المُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا، فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر

6945- راجع الحديث: 5138

6946- راجع الحديث: 5137

6947 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ أَوَّلَ

کیا جائے تب بھی۔

عمر بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ پس حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

5- بَابُ مِنَ الإِكْرَاهِ كُرْهًا وَكَرْهًا وَاحِدٌ

الاکراہ سے کُرھا اور کَرھا دونوں ایک ہی ہیں

6948 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلاَ أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا} [النساء: 19] الآيَةَ. قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ: إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجْهَا، فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابوالحسن سوائی نے حدیث بیان کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی۔ (پ ۴، النسآء ۱۹) کے متعلق فرمایا کہ عہد جاہلیت میں جب کوئی شخص مر جاتا تو شوہر کے ولی عورت پر زیادہ حق رکھتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے۔ پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ حقدار شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

6- بَابُ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ المَرْأَةُ

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر

6947- راجع الحدیث: 6716,2141

6948- راجع الحدیث: 4579

عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

حد قائم نہیں ہوگی

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 33]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۳۳)

6949 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الخُمُسِ، فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الحَدَّ وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الأَمَةِ البِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الحُرُّ: يُقِيمُ ذَلِكَ الحَكَمُ مِنَ الأَمَةِ العَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الأَئِمَّةِ غُرْمٌ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ الحَدُّ

لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے زبردستی صحبت کر لی، حتیٰ کہ اس کی بکارت ختم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو درے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگئی ہے حاکم اس آدمی سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے درے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی ہو تو آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم کی جائے گی۔

6950 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ المُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا، فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت فرمائی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا۔ جب وہ آپ کے پاس آنے لگا تو یہ اٹھیں، وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔

6949- راجع الحدیث:5137

6950- راجع الحدیث:2217

7- بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: إِنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ القَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ، فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ المَظَالِمَ، وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ المَظْلُومِ فَلاَ قَوَدَ عَلَيْهِ وَلاَ قِصَاصَ. وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ المَيْتَةَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ، أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ هِبَةً، وَتَحُلُّ عُقْدَةً، أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الإِسْلاَمِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ، وَسِعَهُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المُسْلِمُ أَخُو المُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ المَيْتَةَ، أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ، أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ، لَمْ يَسَعْهُ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ. ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ: لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ هَذَا العَبْدَ، أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ، يَلْزَمُهُ فِي القِيَاسِ، وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ: البَيْعُ وَالهِبَةُ، وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ. فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ، وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلاَ سُنَّةٍ

کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی ہے جبکہ اس کے قتل وغیرہ کا خوف ہو

اسی طرح ہر وہ شخص جس پر زبردستی کی جائے اور وہ خوفزدہ ہو تو وہ اس سے ظلم کو دور کرتا ہے لہذا اس پر قصاص نہیں ہے۔ اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے، تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اقرباء میں کسی کو قتل کر دیں گے تو اس کے لیے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا اس کے لیے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسے تمام عقود باطل ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محروم اور دوسروں میں کتاب وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ: هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ النَّخَعِيُّ: إِذَا كَانَ المُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الحَالِفِ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ المُسْتَحْلِفِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ کے بارے میں کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے نخعی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کو دیکھا جائیگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

6951- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: المُسْلِمُ أَخُو المُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے حوالے کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

6952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ، أَوْ تَمْنَعُهُ، مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ﷺ جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جو وہ ظالم ہوتا ہے تو اس کی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کہ اس کی یہی مدد ہے۔

☆☆☆☆☆

6951- راجع الحدیث: 2442

6952- راجع الحدیث: 2443

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

90- كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

1- بَابٌ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے کو چھوڑ نا اور ہر کسی کے لیے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی

6953- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بیشک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر کسی کو اس کی نیت کے متعلق ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس نے دینا حاصل کرنے یا کسی عورت شادی کے لیے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کے لیے شمار ہوگی جس کے لیے ہجرت کی۔

2- بَابٌ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں حیلہ

6954- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، حتیٰ کہ وضو کر لے۔

3- بَابٌ فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

زکوۃ میں حیلہ، زکوۃ ادا کرنے کے خوف سے جمع شدہ اشیاء کو علیحدہ اور علیحدہ اشیاء کو جمع نہ کرے

6955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ

ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے

6953- راجع الحديث: 1

6954- راجع الحديث: 135

6955- راجع الحديث: 1650,1448

أَنَسًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

لیے اتنی زکوٰۃ فرض کی جو مقدار رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے خوف سے جمع شدہ اشیاء کو علیحدہ اور علیحدہ اشیاء کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

6956- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ. قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لاَ أَتَطَوَّعُ شَيْئًا، وَلاَ أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ: دَخَلَ الجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ، فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا، أَوْ وَهَبَهَا، أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ، فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ

مالک بن ابو عامر نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک پراگندہ بالوں والے اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے ارشاد فرمایئے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کو خوشی سے رکھ لو۔ عرض کی: مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں۔ اس نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی زیادتی کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے متعلق کہا کہ دو حصے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو دانستہ ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے بھاگنے کے لیے کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

6957- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بروز قیامت تمہارا جمع شدہ ہوا مال چتکبرا سانپ ہوگا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن

6956- راجع الحدیث:46

6957- راجع الحدیث:1403

يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ، فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ، حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ

وہ اسے بلا کر کہے گا۔ میں تو تیرا مال ہوں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ مسلسل اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ وہ آدمی ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا۔

6958 - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ، فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ، فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا، فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسِتَّةٍ جَازَتْ عَنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے وہ مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا، بروز قیامت وہ جانور اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی آدمی کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے کے خوف سے ان اونٹوں کو اونٹوں کے عوض فروخت کر دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے عوض حیلہ کرتے ہوئے تو کچھ نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

6959 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ، فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ

عبید اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی اس نذر کے متعلق فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی ور پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی جانب سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر زکوٰۃ ساقط کرنے یا زکوٰۃ سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرتے ہوئے سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کر دے یا فروخت دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر اسے ضائع کر دے اور وہ مر جائے تو اس کے مال پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

4- بَابُ الْحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

نکاح کا حیلہ

6960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

6958- راجع الحدیث: 6957,1402

6959- راجع الحدیث: 2761

6960- راجع الحدیث: 5112' صحیح مسلم: 3451' سنن ابو داؤد: 2074' سنن نسائی: 3334

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي المُتْعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ: المُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو اس کے نکاح میں اس لیے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

6961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ الحَسَنِ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

امام محمد حنیف کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہ جانتے تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے دن اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي البُيُوعِ، وَلاَ يُمْنَعُ فَضْلُ المَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الكَلَإِ

خرید وفروخت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے، اضافی پانی سے اس لیے نہ روکے کہ اضافی گھاس سے روکے گا

6962 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اضافی پانی سے اس لیے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

6961- راجع الحدیث: 4216

6962- راجع الحدیث: 2353

الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

6-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

6963- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ

ملی بھگت ناپسندیدہ ہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملی بھگت سے ممانعت فرمائی ہے۔

7-بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَأَنَّمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ

6964- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ

خرید وفروخت میں دھوکہ بازی منع ہے

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں جس طرح لوگوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ دیانت سے کام کریں تو معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خرید و تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

8-بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الِاحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَأَنْ لاَ يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا

6965 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنا اور پورا مہر نہ دینے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں ۔(پ ۴، النسآء ۳) کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ دولت اور

6963- راجع الحديث:2142

6964- راجع الحديث:2117

6965- راجع الحديث:2494

عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ}[النساء: 127]فَذَكَرَ الحَدِيثَ

خوبصورتی کے سبب اس کی طرف میلان رکھے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے مگر یہ کہ مہر ادا کرنے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) کے متعلق فتوی پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

9-بَابُ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الجَارِيَةِ المَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ، وَيَرُدُّ القِيمَةَ وَلاَ تَكُونُ القِيمَةُ ثَمَنًا

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ، پس کہہ دیا کہ وہ مرگئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا، پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اس کی ہے، قیمت واپس دی جائے تو وہ اسی کی ہے اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ، لِأَخْذِهِ القِيمَةَ. وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لاَ يَبِيعُهَا، فَغَصَبَهَا، وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ، حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا، فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةَ غَيْرِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے سبب لونڈی غاصبکی ہوگی اور بہانہ کیا کہ وہ مرگئی، حتیٰ کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی، لہٰذا غاصب کے لیے دوسرے کی لونڈی جائز ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا ہوگا۔

6966 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت ہر دھوکا باز کے لیے جھنڈا ہوگا جس کے سبب وہ پہچانا جائے گا۔

10-بَابٌ

باب

6967 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

6966- راجع الحديث:3188

6967- راجع الحديث:2458

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ اچھی دلیل بیان کرے اور میں جو اسے سن کر اس کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کردوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

11- بَابٌ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں حیلہ

6968 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلاَ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ البِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ، فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ: أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَثْبَتَ القَاضِي نِكَاحَهَا، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا، وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر لیے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے، حالانکہ خاوند کو معلوم ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح درست ہے۔

6969 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ، تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ، قَالاَ: فَلاَ تَخْشَيْنَ، فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَالَ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک عورت کو خدشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کردے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ اس نے انصاری کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت مجمع کے لیے مدد کا پیغام بھیجا جو حضرت جاریہ کے فرزند تھے۔ دونوں نے کہا کہ تم خوف نہ کرو کیونکہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس

6968- راجع الحدیث: 5136

6969- راجع الحدیث: 5138

سُفْيَانُ: وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ خَنْسَاءَ

کے والد نے کر دیا تھا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو فسخ فرما دیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

6970 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا، فَأَثْبَتَ القَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ، وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیوہ کا نکاح نہ کرو جب تک وہ نہ کہے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کرو جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کر کے کسی ثیبہ کی شادی کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے پھر قاضی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

6971 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: البِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ: إِنَّ البِكْرَ تَسْتَحْيِي؟ قَالَ: إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا، فَأَبَتْ، فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا، فَأَدْرَكَتْ، فَرَضِيَتِ اليَتِيمَةُ، فَقَبِلَ القَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ، حَلَّ لَهُ الوَطْءُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کی خواہش کرے اور وہ انکار کرے۔ پس یہ حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے۔ جب یتیم لڑکی کو اس بات کا معلوم ہوا تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کر لی حالانکہ خاوند اس کا باطل ہونا جانتا ہے اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے۔

12- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ احْتِيَالِ المَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا پسندیدہ نہیں اور نبی کریم ﷺ پر

6970- راجع الحدیث: 5136

6971- راجع الحدیث: 5137

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

6972 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ، وَيُحِبُّ العَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى العَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ، فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ، قُلْتُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَقُولِي لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: لاَ، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ: وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ، قُلْتُ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى البَابِ، فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: لاَ قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ

اس بارے میں حکم نازل ہوا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں معمول سے زیادہ ٹھہرے۔ چنانچہ میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قومی عورت نے ان کے لیے شہد کی کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان سے عرض کرنا کہ یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات بہت شاق گزرے گی کہ ان سے بدبو آئے۔ چنانچہ حضور یہ ضرور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مکھی نے غرفط عرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی یہی کہنا۔ جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دروازے پر ہی تھے لیکن میں نے چاہا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو انہوں نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں نے عرض کی کہ یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا، ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے غرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

6972- راجع الحدیث: 5431,4912

اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور ﷺ کے لیے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

13-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا پسندیدہ نہیں

6973 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ، بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ مقام سرغ پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس لوٹ آئے۔ ابن شہاب سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

6974 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: رِجْزٌ، أَوْ عَذَابٌ، عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ، ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی واپس آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ آئے تو وہاں

6973- راجع الحدیث: 5729,5730

6974- راجع الحدیث: 3473

بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ

سے فرار کر کے نہ نکلے۔

14- بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَهَبَ هِبَةً، أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ، وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ، ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا. فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ، وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کرلے۔ حتیٰ کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ اس طرح اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور زکوۃ کو ساقط کردیا۔

6975 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لیے نہیں۔

6976 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا، فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ، فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ، وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شفعہ کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حدود بندی ہوگئی، راستے تبدیل کردیئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہوگئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمسایوں کے لیے ہے۔ پھر شدت سے پیش کئے ہوئے دعوے کی جانب متوجہ ہوئے تو اسے باطل کردیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے خوف کرے لہٰذا اس نے مکان کا ایک بٹا سو حصہ خرید لیا۔ پھر باقی مکان خریدا اور پڑوی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس کے متعلق یوں حیلہ کرے۔

6975- راجع الحديث: 2622,2589

6976- راجع الحديث: 2213

6977 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، قَالَ: جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ: أَلاَ تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لاَ أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا، لَمْ يَقُلْ هَكَذَا، قَالَ: لَكِنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبَ البَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا، وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيُعَوِّضُهُ المُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلاَ يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ

عمر بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ چنانچہ ابو رافع نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دو یا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں فروخت نہ کرتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسی طرح کہا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی فروخت کا ارادہ کرے تو شفعہ کے خوف سے یہ حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا۔ کہ فروخت کرنے وہ مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے اور خریدار اس کے عوض اسے ہزار درہم ادا کر دے تو شفعہ کرنے والے کو اس میں شفعہ کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

6978 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے

6977- راجع الحدیث:2258

6978- راجع الحدیث:2258

اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ، وَلاَ يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

15- بَابُ احْتِيَالِ العَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

حاکم کا تحفہ کی خاطر حیلہ کرنا

6979 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى العَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ، فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلاَ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَاللَّهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب اس نے آکر حساب دیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لیے کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو۔ پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا امابعد جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفہ دیا گیا۔ یہ کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا حتیٰ کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم، تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے۔ جو ڈکراتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہو گی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ یہ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

6980 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ،

حضرت ابو رافع سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا

6979- انظر الحدیث: 925

6980- راجع الحدیث: 2258

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ، وَتِسْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ العِشْرِينَ الأَلْفَ. فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَإِلَّا فَلاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ. فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ المُشْتَرِي عَلَى البَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ، وَهُوَ تِسْعَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ، لِأَنَّ البَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ، فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا، وَلَمْ تُسْتَحَقَّ، فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الخِدَاعَ بَيْنَ المُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعُ المُسْلِمِ، لاَ دَاءَ وَلاَ خِبْثَةَ وَلاَ غَائِلَةَ

قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے عوض ایک دینار ادا کرے۔ اگر شفعہ نے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو بیچنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر جو دینار پر اضافہ تھا باطل ہوگئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم واپس لوٹانے ہوں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان۔

6981 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ، سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں آپ کو یہ مکان نہ دیتا۔

☆☆☆☆☆

6981- راجع الحدیث:2258

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- كِتَابُ التَّعْبِيرِ

1- بَابُ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

6982- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]- حَتَّى بَلَغَ- {عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تعبیرات کا بیان

رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کا آغاز یوں ہوا۔ کہ حالتِ نیند میں سچے خواب نظر آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روشن صبح کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے عبادت کرتے اور وہاں کئی دن رہتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جانب واپس تشریف لاتے اور اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے کر پھر تشریف لے جاتے حتیٰ کہ ان کے پاس حق آ گیا جبکہ وہ غار حرا میں تھا۔ یعنی ان کے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا کہ پڑھیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے پکڑ کر مجھے دبایا، حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ حتیٰ کہ اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا، اتنا کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔۔ یہاں تک کہ پہنچے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ (پ ۳۰، العلق ۱۔۵) چنانچہ آپ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف

6982- راجع الحدیث: 4956,3

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا، أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا، حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ، وَتَقِرُّ نَفْسُهُ، فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَالِقُ الْإِصْبَاحِ} [الأنعام:

فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، پس آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا، حتیٰ کہ آپ کا خوف دور ہوا۔ پھر فرمایا کہ اے خدیجہ! مجھے کیا ہوگیا؟ اور انہیں ساری بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ آپ کو ذلیل نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بات کہتے ہیں، سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے۔ عہد جاہلیت میں یہ نصرانی ہوگئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ نے چاہا۔ یہ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے کہا آپ چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سینے کہ انہوں نے کیا دیکھا۔" پس نبی کریم ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ انہیں بتایا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم آپ کو آپ کے وطن سے نکالے گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں۔ کوئی شخص یہ حق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ دشمنی رکھی گئی۔ اگر میں آپ کا زمانہ پاتا تو پوری مدد کرتا۔ پھر چند دن کے بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا اور روحی کا نزول بھی بند ہوگیا جس سے نبی کریم ﷺ کو بہت رنج پہنچا، جس کی ہمیں خبریں پہنچیں، چنانچہ کئی دفعہ آپ پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر تشریف لے گئے کہ وہاں سے خود کو گرا دیں، جب آپ پہاڑ پر اپنے آپ کو گرانے کے لیے چڑھتے تو حضرت جبرئیل دکھائی دیتے اور کہتے۔ اے محمد مصطفیٰ آپ تو اللہ

96]: ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے اضطراب ختم ہو جاتا اور دل کو قرار آتا لہٰذا آپ واپس لوٹ آتے جب بھی آپ پر نزولِ وحی کا سلسلہ کچھ روز کے لیے موقوف ہوتا تو آپ، کی یہی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے جاتے تو حضرت جبرئیل اسی طرح آپ سے کہتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فالق الاصباح سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی چاندنی کا چمکنا مراد ہے۔

2-بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کے خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لاَ تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا}

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سچ کردیا اپنے رسول کا سچا خواب بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن و امان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی۔ (پ۲۶، الفتح ۲۷)

6983 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک شخص دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

3-بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب

6984- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

6983- سنن ابن ماجه: 3893

6984- راجع الحديث: 3292

6985 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

4- بَابٌ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ

6986 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، - وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، لَقِيتُهُ بِاليَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں طرف تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر ا عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6987 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

6988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

6985- سنن ترمذی: 3453

6986- راجع الحدیث: 3292

6988- انظر الحدیث: 7017، صحیح مسلم: 5869، سنن ابوداؤد: 5018، سنن ترمذی: 2271

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ ثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَشُعَيْبٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق، عبداللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6989 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

5- بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

خوشخبریاں

6990 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے خوشخبریوں کے۔ عرض کی گئی کہ خوشخبریاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

6- بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (پ ۱۲، یوسف ۴-۶)

6990- راجع الحديث:5747

6991- راجع الحديث:1158

6992- راجع الحديث:3387,3373

عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ . وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ. مِنَ الْبَدْوِ: بَادِيَةٍ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔ (پ ۱۳، یوسف ۱۰۰۔۱۰۱) ابو عبداللہ نے کہا: فاطر و البدیع، والمبتداع والباری والخالق سب ہم معنیٰ ہیں۔ البدو کا لفظ بادیة سے ہے۔

7- بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ [الصافات: 103] قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ. وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کردکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ (پ ۲۳، الصافات ۱۰۲۔۱۰۵)۔ مجاہد کا قول ہے کہ اسلما سے یہ مراد ہے کہ دونوں نے تسلیم کرلیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ وتله اور چہرے کو زمین کی جانب کردیا۔

8- بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

6991- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

کسی افراد کا ایک ہی خواب دیکھنا

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شبِ قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

9- بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ المُحْسِنِينَ. قَالَ لاَ يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ} وَقَالَ الفُضَيْلُ: عِنْدَ قَوْلِهِ {يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ. مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ لاَ تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ. يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ان میں ایک بولا میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں، یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے فرمایا کہ اس

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ. وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ. وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ} {قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ} {ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ} [يوسف: 49] وَادَّكَرَ: افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ. أُمَّةٍ: قَرْنٍ، وَتُقْرَأُ: أَمَهٍ: نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ: الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ، تُحْصِنُونَ: تَحْرُسُونَ

کے سوا کسی کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا رہا دوسرا وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا اس سے کہا اپنے رب۔(بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ کہ انہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی اے درباریوں میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگا تار تو جو کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو مگر تھوڑا جتنا کھالو پھر اس کے بعد سات کڑے برس آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا جو بچالو پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا۔(پ ۱۲، یوسف ۳۹۔۵۰)۔ واد کر یہ لفظ ذکر کا باب افتعال ہے۔ امۃ ایک مدت، بعض نے اسے امۃ پڑھا ہے بمعنی نسیان ۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ یعصرون انگور اور تیل نچوڑیں گے۔ تحصنون تم حفاظت کرتے ہو۔

6992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ

سعید بن مسیب اور ابوعبیدہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف رہے اور پھر مجھے بلانے والا آتا تو میں ضرور اس کی بات مان لیتا۔

10-بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

جس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا

6993- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے سوتے میں دیکھا وہ جلد مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور ﷺ کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

6994- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

6995- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین

6993- انظر الحدیث:110' صحیح مسلم:5880' سنن ابوداؤد:5023

6994- انظر الحدیث:2264' صحیح مسلم:2264

6995- راجع الحدیث:3292

رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي

دفعہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

6996 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

6997 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

11- بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

رات کا خواب

رَوَاهُ سَمُرَةُ

اس کو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

6998 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ العِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ البَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، حتیٰ کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

6999 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے رات

6996- راجع الحديث:6993,3292

6998- راجع الحديث:2977

6999- راجع الحديث:3440,1852

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا، تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ الدَّجَّالُ

کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندی رنگ کے شخص کو دیکھا جس کے خوبصورت گیسو تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی شخص کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگھریالے بالوں والے شخص کو دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پھولا ہوا انگور تھی سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ چنانچہ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

7000 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي المَنَامِ وَسَاقَ الحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعْمَرٌ: لاَ يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

12-بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

دن کا خواب

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

7000- انظر الحدیث: 7046، صحیح مسلم: 5887، سنن ابو داؤد: 4663,3269,3267، سنن ابن ماجہ: 3918

7001 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک دن آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کو نیند آ گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔

7002- قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ - شَكَّ إِسْحَاقُ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الأُولَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ البَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمالے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔ پھر اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے دور میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جان بحق ہو گئیں۔

7001- راجع الحدیث: 2789,2788

7002- راجع الحدیث: 2789,2788

13-بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

7003 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا المُهَاجِرِينَ قُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا

عورتوں کا خواب

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے بانٹ دیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے اور ہم نے انہیں اپنے گھر میں لے آئے چنانچہ وہ اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ جس میں انہوں نے وفات پائی تھی۔ جب غسل دے کر انہیں ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پس میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نہ انہیں بندگی عطا فرمائی ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ اور کس کو بزرگی دے گا؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کی بھلائی کا امیدوار ہوں لیکن خدا کی قسم اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

7004 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا، وَقَالَ: مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَلِكَ عَمَلُهُ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا میں از خود اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس بات کا صدمہ ہوا تو میں سو گئی۔ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایک چشمہ جاری ہے۔

7003- راجع الحدیث: 1243

7004- راجع الحدیث: 1243

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: "یہ ان کا عمل ہے۔"

14-بَابٌ: الحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

برے خواب شیطان کی جانب سے ہیں جو ایسا دیکھے تو بائیں طرف تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے

7005- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، فَلَنْ يَضُرَّهُ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی اور شہسواروں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو خواب نظر آئے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں طرف تھتکار دینا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

15-بَابُ اللَّبَنِ

دودھ دیکھنا

7006 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا حتیٰ کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا باقی بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

16-بَابُ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے

7007 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

7005- راجع الحدیث:3292

7006- راجع الحدیث:82

7007- راجع الحدیث:82

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا حتیٰکہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا باقی بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

17- بَابُ القَمِيصِ فِي المَنَامِ

خواب میں قمیض دیکھنا

7008 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

ابوامامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیض پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیض تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیض گھسٹ رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

18- بَابُ جَرِّ القَمِيصِ فِي المَنَامِ

خواب میں قمیض گھسٹتی ہوئی دیکھنا

7009 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ،

ابوامامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیضیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و زیادہ اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیض کو گھسیٹ رہے تھے۔

7008- راجع الحديث:23

7009- راجع الحديث:23

وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

لوگوں نے عرض کی کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

19-بَابُ الخُضْرِ فِي المَنَامِ، وَالرَّوْضَةِ الخَضْرَاءِ

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا

7010 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا، وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ، وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ، وَالمِنْصَفُ الوَصِيفُ، فَقِيلَ: ارْقَهْ، فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالعُرْوَةِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالعُرْوَةِ الوُثْقَى

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا۔ میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو لوگوں نے یہ کہا ہے۔ یہ اہل جنت میں سے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جوان کو معلوم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سر سبز باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر ایک کنڈا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں الوصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو، پس میں چڑھا حتیٰ کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں گے۔

20-بَابُ كَشْفِ المَرْأَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا

7011 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ،

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک شخص اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ

-7010 راجع الحدیث:3813

-7011 راجع الحدیث:5078,3895

فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

21- بَابُ ثِيَابِ الحَرِيرِ فِي المَنَامِ

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا

7012 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ المَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ، ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے دو دفعہ خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی بار دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری دفعہ تم مجھے دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

22- بَابُ المَفَاتِيحِ فِي اليَدِ

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا

7013 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الكَلِمِ: أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الأُمُورَ الكَثِيرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الكُتُبِ قَبْلَهُ، فِي الأَمْرِ الوَاحِدِ، وَالأَمْرَيْنِ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد نامی کسی بزرگ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور یعنی لمبے مضامین جو پہلے کتابوں میں سماتے تھے اور ایک دو امور کے متعلق ہوتے تھے، وہ آپ کے لیے جمع فرما دیئے تھے۔

7012- راجع الحديث:3895

7013- راجع الحديث:2977

23-بَابُ التَّعْلِيقِ بِالعُرْوَةِ وَالحَلْقَةِ

7014 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ، وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ، فِي أَعْلَى العَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ، فَاسْتَمْسَكْتُ بِالعُرْوَةِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الإِسْلاَمِ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ عُرْوَةُ الوُثْقَى، لاَ تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ

خواب میں کنڈا یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا

عبداللہ بن محمد، ازہر ابن عون۔ خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی قوت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ تھامے رہو گے۔

24-بَابُ عَمُودِ الفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا

25-بَابُ الإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الجَنَّةِ فِي المَنَامِ

خواب میں کریب اور جنت میں داخل ہونا

7015-حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ، لاَ أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ،

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔

7016 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

پس میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ نبی کریم ﷺ

7014- راجع الحدیث:3813

7015- راجع الحدیث:1156,440

7016- راجع الحدیث:1156,1122

إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے۔

26-بَابُ القَيْدِ فِي المَنَامِ

خواب میں قید ہونا

7017 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ عَوْفًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ، رُؤْيَا المُؤْمِنِ وَرُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لاَ يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ: - وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ - قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلاَ يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ: وَكَانَ يُكْرَهُ الغُلُّ فِي النَّوْمِ، وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ القَيْدُ، وَيُقَالُ: القَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى قَتَادَةُ، وَيُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَأَبُو هِلاَلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُونُسُ: لاَ أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي القَيْدِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لاَ تَكُونُ الأَغْلاَلُ إِلَّا فِي الأَعْنَاقِ

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قریب قیامت مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کامل کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کہا گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی جانب سے خوف دلانا (۳) اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق کا دیکھنا پسند نہ کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم ﷺ ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

27-بَابُ العَيْنِ الجَارِيَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا

7018 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں

7017- راجع الحدیث: 6988 صحیح مسلم: 5868

7018- راجع الحدیث: 1243

ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ العَلَاءِ، وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ قُلْتُ: لاَ أَدْرِي وَاللَّهِ، قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَا يُفْعَلُ بِي وَلاَ بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ العَلَاءِ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ

سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ قرعہ اندازی میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی رہائش کے لیے ہم نکلے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے یے قرعہ اندازی کی تھی۔ علیل ہو گئے اور ہم نے تیمارداری کی لیکن وہ فوت ہو گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن دے دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے کہا۔ اے ابو سائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا؟ میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کچھ بھی علم نہیں۔ فرمایا کہ جہاں تک ان کی بات ہے تو انہوں نے وفات پائی اور میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں از خود اپنی عقل سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ حضرت ام العلا رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے جاری رہے گا۔

28- بَابُ نَزْعِ المَاءِ مِنَ البِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7019 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

7019- راجع الحدیث: 3676,3633

كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آ گئے پس ابو بکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی طاقتور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

29- بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ البِئْرِ بِضَعْفٍ

کنویں سے ایک ڈول اور دو ڈول ضعف کے ساتھ نکالنا

7020- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم ﷺ کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا۔ میں نے کسی طاقتور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

7021 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے

7020- راجع الحدیث: 3633

7021- راجع الحدیث: 3664، صحیح مسلم: 6143

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، وَعَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا۔ پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا چست نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرح پانی نکالے۔ حتیٰ کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

30- بَابُ الِاسْتِرَاحَةِ فِي المَنَامِ

7022 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي، فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَتَى ابْنُ الخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالحَوْضُ يَتَفَجَّرُ

خواب میں آرام کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ مسلسل نکالتے رہے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض اسی طرح جاری تھا۔

31- بَابُ القَصْرِ فِي المَنَامِ

7023 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا

خواب میں محل دیکھنا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس میں کوئی عورت محل کے ایک طرف وضو کر رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

7022- راجع الحديث:3664

7023- راجع الحديث:3242

الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ؟

کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

7024- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کے محل کے پاس تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی شخص کے لیے پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر مجھے تمہاری غیرت کا علم ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

32- بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں وضو کرنا

7025- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے حصے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لیے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لیے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

33- بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

7026- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی

7024- راجع الحدیث: 5226,3679

7025- راجع الحدیث: 3242

7026- راجع الحدیث: 3440

الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي المُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک شخص، دو شخصوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری شخص پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا، جو پکے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور ابن قطن نامی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

34- بَابُ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا

7027- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمُ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ حتیٰ کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

35- بَابُ الأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي المَنَامِ

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا

7028- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خواب دیکھا

7027- راجع الحدیث:82

7028- راجع الحدیث:440

نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ، وَبَيْتِي المَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ، فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، يُقْبِلاَنِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: لَنْ تُرَاعَ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ، لَوْ كُنْتَ تُكْثِرُ الصَّلاَةَ. فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ البِئْرِ، بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلاَسِلِ، رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ اليَمِينِ.

کرتے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور پھر انہیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نوعمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تجھ میں کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر مجھ میں کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے میں، میں سوگیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا۔ وہ مجھے لے کر جہنم کی جانب چل دیئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ خوف نہ کرو تم اچھے شخص ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہے۔ پس وہ مجھے لے چلے حتیٰ کہ جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گول تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی بھی دو منڈیریں تھیں۔ منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑ کر لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی جانب ہیں۔ میں نے اس میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے داہنی طرف سے لے کر واپس لوٹ آئے۔

7029 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَافِعٌ: فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ

پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

36- بَابُ الأَخْذِ عَلَى

خواب میں

7029- راجع الحديث: 1122,1121

الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

7030 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي، فَانْطَلَقَا بِي، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ، فَأَخَذَا بِي ذَاتَ اليَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ

دائیں ہاتھ چلنا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں، میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد میں ہی رہا کرتا تھا ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ پس میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا تا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کی تعبیر معلوم کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا۔ خوف نہ کرو تم تو اچھے شخص ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم کی جانب لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس میں کئی لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں جانب سے لے گئے۔ جب صبح ہوتی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا۔

7031 - فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ، أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے، اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

37-بَابُ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ

خواب میں پیالہ دیکھنا

7032 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر

7030- راجع الحدیث:1121,440

7031- راجع الحدیث:1121

7032- راجع الحدیث:82

يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

38-بَابُ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي المَنَامِ

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے

7033 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ،

عبد اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا۔

7034 - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا العَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِاليَمَنِ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو پھونک ماری اور وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

39-بَابُ إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحَرُ

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے

7035 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَإِذَا

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ایسی جگہ کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو

7033- راجع الحديث:3620

7034- راجع الحديث:7033,3621

7035- راجع الحديث:3622

هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

یثرب کہتے تھے۔ چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد ہمیں عطا فرمایا۔

40-بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں پھونک مارنا

7036- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے بعد میں آنے والے اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

7037- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ اليَمَامَةِ

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے۔ وہ مجھ پر شاق گزرے اور مجھے ان سے رنج پہنچا۔ پس میری جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخصوں سے لی جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

41-بَابُ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ، فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے چیز نکال کر دوسری جگہ پہنچا دیا ہے

7038- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ:

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک سیاہ رنگ کی عورت

7036- راجع الحديث: 4379,3621

7037- انظر الحديث: 4379,3621

7038- سنن ترمذی: 2290، سنن ابن ماجہ: 3924

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ - وَهِيَ الجُحْفَةُ - فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

کو خواب میں دیکھا جس کے بال منتشر تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو جحفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا ادھر بھیج دی گئی ہے۔

42- بَابُ المَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ عورت کو دیکھنا

7039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَدِينَةِ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الجُحْفَةُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خواب کے متعلق روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے متعلق دیکھا کہ میں نے ایک سیاہ عورت دیکھی جس کے بال منتشر تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی طرف بھیج دی گئی جس کو جحفہ کہتے ہیں۔

43- بَابُ المَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

منتشر بالوں والی عورت کو دیکھنا

7040 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الجُحْفَةُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک سیاہ عورت کو دیکھا جس کے بال منتشر تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی طرف بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

44- بَابُ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي المَنَامِ

جب خواب میں تلوار لہرائی

7041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں

7039- راجع الحديث:7038

7040- راجع الحديث:7038

7041- راجع الحديث:3622

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ

دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہوگئی۔ یہ تو وہ حادثہ ونقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد میں پہنچا۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں ہوگئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے فرمایا۔

45-بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

جو جھوٹا خواب بیان کرے

7042 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ، وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَوْلَهُ: مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَوْلَهُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، وَمَنْ تَحَلَّمَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے لاتعلق رہتے ہیں تو بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے موصولاً ایوب نے اور قتیبہ، ابوعوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابوہاشم رمانی، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات کان لگا کر سنی۔

7042م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ، وَمَنْ تَحَلَّمَ، وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ. تَابَعَهُ هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس نے ناحق دوسرے کی بات کان لگا کر سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ، نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

7042- سنن ابو داؤد: 5024، سنن نسائی: 5375

7042م- راجع الحدیث: 2225

7043 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ مِنْ أَفْرَى الفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعوے کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

46- بَابُ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلاَ يُخْبِرْ بِهَا وَلاَ يَذْكُرْهَا

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرنے

7044 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلاَ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفِلْ ثَلاَثًا، وَلاَ يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

عبدربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، حتیٰ کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑھ جاتا ہوں، حتیٰ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین دفعہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی ضرر نہیں دے گا۔

7045 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الهَادِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے خلاف دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ ضرر نہیں دے گا۔

7044- راجع الحديث:3292

7045- راجع الحديث:6985

يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

47-بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ

7046- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي المَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُرْهَا قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ العَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالقُرْآنُ، حَلاَوَتُهُ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآنِ وَالمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جو یہ سوچے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیکہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک معلق ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر میں نے دوسرے شخص کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر سے تیسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر نے عرض کیکہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک معلق رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھالے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے دوسرا شخص پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھالیا جائے گا پھر تیسرا شخص پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھالیا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو جوڑ

7046- راجع الحدیث:7000

لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: لَا تُقْسِمْ

دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتایئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ باتیں درست اور کچھ غلط بتائی ہیں۔ عرض کیکہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے جو میں نے غلط بتائی ہیں۔ فرمایا کہ قسم نہ دو۔

48-بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا

7047- حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ،

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا۔ چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے کہا کہ چلیئے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا۔ چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلئے۔ پس ہم چل دیئے، حتیٰ کہ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبڑے کو اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔ ابو رجاء کے متعلق عوف کا

7047- راجع الحدیث: 845

وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ المَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ

بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے کہ چیز کو وہ دوسری طرف متوجہ ہوتا اور ادھر بھی ایسا ہی کرتا جیسا اس جانب پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک جانب کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری جانب درست ہوجاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے، ہم چل دیئے حتیٰکہ ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شوروغوغے کی آوازیں تھیں۔ ہم نے س میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر برہنہ مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انہیں نیچے سے آگ کی لپٹ پہنچتی اور وہ چیختے چلاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا چلیے۔ ہم چل دیئے۔ حتیٰ کہ ایک نہر پر پہنچے۔ رواى کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو آکر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ حتیٰ کہ ایک نہایت ہی بدصورت شخص کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے اس دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے پس ہم چل دیئے حتیٰ کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک دراز قد شخص تھا۔ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے سبب میں اس

لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ قَالَ: قَالاَ لِي: ارْقَ فِيهَا قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ: قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ: قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ: قَالاَ لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالاَ: أَمَّا الآنَ فَلاَ، وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ

کے سر کو نہ دیکھ سکا اس آدمی کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے حتیٰ کہ ایک بہت بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا، جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے اور راستے کھولنے کے لیے کہا تو وہ ہمارے لے کھول دیا گیا۔ چنانچہ ہم اس میں داخل ہوئے تو اس میں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا جسم تو اتنا خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی آدھا بدن اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی جانب بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں لہٰذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلانے اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر

الكَرِيهُ المَرْآةِ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا الوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَوْلاَدُ المُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوْلاَدُ المُشْرِكِينَ، وَأَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ

سے اٹھتا تو جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ برہنہ مرد عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے، وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے وہ سود کھانے والا تھا۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ مالک نام کا جہنم کا نگران فرشتہ ہے اور وہ طویل القامت شخص جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ فطرت السلام پر فوت ونے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمانوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ فرماتے کہ مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

1- بَابٌ

مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً} [الأنفال: 25] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الفِتَنِ

7048- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ، فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي، فَيُقَالُ: لاَ تَدْرِي، مَشَوْا عَلَى القَهْقَرَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ

7049- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ، حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي، يَقُولُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

7050,7051- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فتنوں کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا۔ (پ ۹، الانفال ۲۵) اور جو نبی کریم ﷺ فتنوں سے ڈرتے رہتے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے حوض پر انتظار کرونگا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے امتی۔ چنانچہ کہا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، حتیٰ کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا اے رب یہ میرے اصحابی ہیں تو کہا جائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

7048- راجع الحديث: 6579,6593

7049- راجع الحديث: 6576,6575

7050,7051- راجع الحديث: 6584,6583، صحیح مسلم: 5926

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ، وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا، لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، - وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا، فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا - أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي

اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اس پر آئے گا وہ اس سے پئے گا اور جو اس سے پی لے گا۔ تو پھر اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزاریں جائیں گے جنہیں میں پہنچانتا ہوں اور وہ مجھے پہنچانتے ہیں۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کی زبانی اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے ہیں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا تبدیلی کی۔ پس میں کہوں گا دور ہوں، دور ہوں۔ جنہوں نے میرے بعد تبدیلی کی۔

2- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جلد تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

7052- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ ان کا حق انہیں پورا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

7052- راجع الحدیث: 3603

أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ

7053- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی نکلا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

7054- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ العُطَارِدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے امیر کا کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

7055- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ مَرِيضٌ، قُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ، سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ،

جنادہ بن ابو امیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ علیل تھے۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفع پہنچایا ہوا اور وہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی۔

7056- فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ، إِلَّا

چنانچہ بیعت کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ نشاط ہو یا ناگواری اور تنگ دستی ہو یا کشادگی اور خواہ ہمارے

7053- انظر الحدیث: 7143,7054، صحیح مسلم: 4767

7054- راجع الحدیث: 7053

7055- راجع الحدیث: 18، صحیح مسلم: 4748

7056- راجع الحدیث: 7200، صحیح مسلم: 4745، سنن نسائی: 4165,4164,4163,4162,4161,4160، سنن ابن ماجہ: 2866

أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ

اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو حاکم بنایا گیا اس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ اس کا کفر واضح ہوا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمہارے پاس صاف دلیل ہو۔

7057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي؟ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

حضرت انس بن مالک نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہ کیا۔ فرمایا کہ جلد تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلاَكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ

فرمانِ نبوی ﷺ کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے

7058 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلاَنٍ، وَبَنِي فُلاَنٍ، لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هَؤُلاَءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس میں اپنے دادا جان کے ساتھ بنی مروان کی جانب گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان نو عمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا۔ "شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں۔ ہم نے

7057- راجع الحدیث: 3792

7058- راجع الحدیث: 3605,3604

4-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

7059 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ، أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

7060 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ القَطْرِ

5-بَابُ ظُهُورِ الفِتَنِ

7061 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عرض کی کہ آپ کو زیادہ علم ہے۔

فرمان نبوی ﷺ کہ جس شر کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آ گیا ہے

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا پرنور چہرہ سرخ تھا، فرما رہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر کے اندر عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آ گئی، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ برائی کی زیادتی ہو جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: ''کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں''؟ لوگوں نے عرض کیکہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ

-7059 راجع الحديث:3346

-7060 راجع الحديث:1878

-7061 راجع الحديث:6037,85

سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ: القَتْلُ القَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریب ہوتا جائے گا، عمل کم ہوتا جائیگا بخل پیدا ہوجائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

7062,7063 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالاَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا، يَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ وَالهَرْجُ: القَتْلُ

شفیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے کچھ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت غالب آجائے گی، علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہوجائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

7064 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا: فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ وَالهَرْجُ: القَتْلُ

شفیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قریب والے دن ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھالیا جائے گا اور ان میں جہالت غالب آجائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

7065 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: -إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ،

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں

7062,7063- صحیح مسلم: 6732,6731,6730,6729، سنن ترمذی: 2200، سنن ابن ماجه: 4051,4050،
انظر الحدیث: 7066, 7065,7064، راجع الحدیث: 7062

7064- راجع الحدیث: 7062

7065- راجع الحدیث: 7062

وَالهَرْجُ: بِلِسَانِ الحَبَشَةِ القَتْلُ

قتل کو کہتے ہیں۔

7066 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ، قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الهَرْجِ يَزُولُ فِيهَا العِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالهَرْجُ: القَتْلُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے خیال میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھالیا جائے گا اور ان میں جہالت ظاہر ہوگی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

7067 - وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الأَشْعَرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: تَعْلَمُ الأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الهَرْجِ؟ نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ

ابوعوانہ عاصم، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو ان دونوں کے متعلق معلوم ہے جن کا نبی کریم ﷺ نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے ایام ہوں گے۔ آگے پہلی حدیث کے مطابق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

6- بَابٌ: لاَ يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت شر انگیز ہوگا

7068 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الحَجَّاجِ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں پہنچنے والی اذیتوں کی آپ سے شکایت کی۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئیگا مگر اس کے بعد میں آنے والا اس سے شر انگیز ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب جاملو میں نے اسے تمہارے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

7069 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

ہند بنتِ حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ

7066- راجع الحديث: 7062

7068- سنن ترمذی: 2206

7069- راجع الحديث: 115

الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ الفِرَاسِيَّةِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ - يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کا جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

7-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

7070 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

7071 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

7072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي، لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی جانب ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شاید شیطان کب اسے چلوا دے اور اس طرح یہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

7070- صحیح مسلم:276

7071- صحیح مسلم:278، سنن ترمذی:1459، سنن ابن ماجہ:2577

7072- صحیح مسلم:6611

7073 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ: نَعَمْ

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص تیروں کو لیے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا: ہاں۔

7074 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي المَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا، فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا، لاَ يَخْدِشُ مُسْلِمًا

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص تیروں کو لیے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لو تا کہ کسی مسلمان کو لگنے کا اندیشہ نہ رہے۔

7075 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا، - أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ المُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اس کے پاس تیر ہو تو اس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ فرمایا کہ اسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تا کہ کسی بھی مسلمان کو اس سے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے

7076 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔

7073- راجع الحدیث: 451

7074- راجع الحدیث: 451، صحیح مسلم: 6605

7075- راجع الحدیث: 454

7076- راجع الحدیث: 48، صحیح مسلم: 219، سنن نسائی: 4120، سنن ابن ماجہ: 69

7077 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگو۔

7078 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، - وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: أَلاَ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هَذَا، أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الحَرَامِ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَأَبْشَارَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الحَضْرَمِيِّ، حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالُوا: هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ

ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکر۔ اور ایک اور آدمی جو میرے خیال میں محمد بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تم تک یہ بات پہنچادی؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو حاضر ہیں یہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو حاضر نہیں ہیں کیونکہ بسا اوقات جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے

7077- راجع الحدیث: 1742,121

7078- راجع الحدیث: 67

لگو۔ جس دن ابن حضرمی کو جلایا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلایا تھا تو اس نے کہا کہ ذرا ابوبکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابوبکرہ تو یہ ہیں جو آپ کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمٰن ابوبکرہ کا بیان ہے کہ مجھے میری اور والدہ ماجدہ نے حضرت ابوبکرہ کے حوالے سے بتایا کہ اگر وہ لوگ میرے گھر میں گھس آتے تو میں انہیں ایک تنکا بھی نہیں مارتا۔

7079 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

7080 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے جدامجد حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

9- بَابُ تَكُونُ فِتْنَةٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا

7081 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

محمد بن عبید اللہ، ابراہیم، سعد، ان کے والد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب

7079- راجع الحديث: 1739

7080- راجع الحديث: 121

7081- راجع الحديث: 3601

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ، القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ، وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً، أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ

ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا او کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

7082- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ، القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ، وَالقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے کھڑے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا شخص! کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا تو اسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ان دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

10-بَابُ إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

7083 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ رَجُلٍ، لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلاَحِي لَيَالِيَ الفِتْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَاجَهَ المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلاَهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ: فَهَذَا القَاتِلُ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِأَيُّوبَ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ،

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے دور میں ایک دن میں ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس سبب سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن

-7082 انظر الحدیث: 3601

-7083 صحیح مسلم: 7184، سنن نسائی: 4128,4127، سنن ابن ماجہ: 3965

فَقَالا: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الحَدِيثَ: الحَسَنُ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

عبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

7083م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، بِهَذَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ. وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ

سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے۔ بکار بن عبدالعزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے۔ غندر، شعبہ، منصور ربعی بن حراش، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

11-بَابٌ: كَيْفَ الأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرے

7084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ

ابوادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا کہ کہیں وہ مجھ پر حاوی نہ ہو۔ چنانچہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو بھی لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا: ہاں! لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ بغیر دیکھے بھالے راستے پر چلیں گے، ان کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ ناپسند۔ میں نے عرض کی کہ اس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ

7084- راجع الحدیث: 3606

وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو ان کی بات قبول کرے گا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمیں ان کی صفات بتایئے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ دیکھوں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ عرض کی کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، حتیٰ کہ تمہیں موت آ جائے مگر اسی حالت میں رہنا۔

12- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الفِتَنِ وَالظُّلْمِ

جو فتنہ اور ظلم کرنے والوں کی کثرت کو برا جانے

7085 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَغَيْرُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ المَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ - قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ المُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ المُشْرِكِينَ، يُكَثِّرُونَ سَوَادَ المُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} [النساء: 97]

لیث کا بیان ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی شدت کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ قلبی طور پر مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی جماعت کو رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنے پر ابھارتے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور ان میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرتی پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ (پ ۵، النسآء ۹۷)۔

7085- انظر الحديث: 4596

13-بَابُ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

7086 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ، وَلاَ أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا اليَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلاَنًا وَفُلاَنًا

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر قرآن سے بھی اسے سمجھ لیا پھر سنت سے بھی اسے سیکھ لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک نشان کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور اس کے صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تیرے پاؤں پر چنگاری گرے اور پھٹنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کچھ نہ ہو صبح ہونے پر لوگ تجارت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانت دار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں شخص کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا دانشمند ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ تجارت کروں کیوں کہ اگر وہ مسلمان ہوا تو اسلام اسے زور دے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوا تو لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے تجارت کرتا ہوں۔

14-بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الفِتْنَةِ

7087 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

فتنوں کے سبب جنگل میں رہنا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے

7086- راجع الحدیث: 6497

7087- صحیح مسلم: 4802، سنن نسائی: 4197

الأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي البَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ، وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً، وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا، حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ، فَنَزَلَ المَدِينَةَ

گئے تو اس نے کہا، اے ابن اکوع! کیا آپ کفر کی طرف الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے زبدہ میں جا رہے، وہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں ان کے ہاں اولاد ہوئی، حتیٰ کہ فوت ہونے سے وہ چند دن پہلے مدینہ منورہ میں آئے ہوئے تھے۔

7088 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

عبداللہ بن ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت جلد مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ اس کا یہ فرار اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے ہوگا۔

15- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

7089 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ المِنْبَرَ، فَقَالَ: لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لاَفٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ، كَانَ إِذَا لاَحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی کثرت ہوگی تو ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لیے بیان کروں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظ فرمانے لگے تو حضرات صحابہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا جس کو بحث و تکرار کے وقت بعض لوگ اسے اس کے باپ کے سوا کسی دوسرے کا کہتے تھے اس نے عرض کی

7088- راجع الحدیث:19

7089- راجع الحدیث:6076

بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ كَاليَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الجَنَّةُ وَالنَّارُ، حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الحَائِطِ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هَذَا الحَدِيثَ عِنْدَ هَذِهِ الآيَةِ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101]

کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کے شر سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں حتیٰ کہ میں نے انہیں دیوار کے سے دور دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (پ ۷، المائدہ ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

7090 - وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لاَفًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سَوْأَى الفِتَنِ

عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر آدمی اپنے سر کو کپڑوں میں چھپا کر رو رہا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

7091 - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ شَرِّ الفِتَنِ

خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، معتمر، ان کے والد، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا میں فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

16- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ

فرمانِ نبوی ﷺ کہ فتنہ مشرق سے نکلے گا

7092 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ

7090- راجع الحدیث: 7089,93

7091- راجع الحدیث: 7089,93

7092- سنن ترمذی: 2268

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: الْفِتْنَةُ هَا هُنَا الْفِتْنَةُ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، - أَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ-

تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر کی طرف رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

7093 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلٌ الْمَشْرِقَ يَقُولُ: أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ مشرق کی طرف رخ کر کے فرما رہے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

7094 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض کی گئی کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری دفعہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

7095 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری جانب آ رہے تھے تو ہمیں تمنا ہوئی کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ان کی طرف آگے جا کر عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں فتنہ کے وقت قتال کرنے کے بارے

7093- راجع الحديث: 3104، صحیح مسلم: 7221

7094- راجع الحديث: 1037

7095- راجع الحديث: 3130

حَدِّثْنَا عَنِ القِتَالِ فِي الفِتْنَةِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الفِتْنَةُ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى المُلْكِ

میں کوئی حدیث سنائیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۱۹۳) آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں فتنے کا علم ہے، تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ مشرکین سے قتال فرمایا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، ان کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے لیے نہ تھی۔

17- بَابُ الفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ

فتنے سمندر کی موجوں کی طرح امڈیں گے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ عِنْدَ الفِتَنِ، قَالَ امْرُؤُ القَيْسِ:

[البحر الكامل]

الحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً ... تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ

حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ... وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ

شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ ... مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤالقیس نے کہا:

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

7096 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ، إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ قَالَ: "فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ" قَالَ: لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی کا اس اہل وعیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا کفارہ اس کی نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے ذریعے ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی

7096- راجع الحديث: 525

بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ عُمَرُ: أَيُكْسَرُ البَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ عُمَرُ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْتُ: أَجَلْ. قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ البَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنِ البَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ

موجوں کی اڈے گا۔ کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس کا کیا خوف جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا پھر وہ کبھی بند کیا جا سکے گا؟ میں نے کہا: ہاں! ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اور یہ اس لیے تھا کہ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم نے ان سے دروازے کے متعلق پوچھنے سے ڈرے۔ پس ہم نے اس سے پوچھنے کے لیے مسروق سے کہا تو اس نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمر۔

7097 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ المَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ اليَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ، وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ البِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ، فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی جانب تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم ﷺ کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، رفع حاجت سے فارغ ہوئے اور کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہو گئے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں مبارک کھول کر کنویں میں لٹکا لیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریے حتیٰ کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ

7097- راجع الحديث: 3674

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا، فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي، وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ، اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

عنہ، حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم ﷺ کے دائیں طرف اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے تو میں نے ان سے ٹھہرنے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف آ گئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے تو یں نے ان سے کہا کہ یہاں ٹھہریئے حتیٰ کہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کرلوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو اور ایک آفت جو انہیں پہنچے گی۔ پس وہ اندر داخل ہوئے تو انکے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہیں سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آ جائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

7098- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ، بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ: أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اس کے متعلق کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے میں ہی فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اس سے تم بہتر ہو جب کہ میں نے رسول اللہ

7098- راجع الحدیث: 3267

اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ، فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی جلانے والا گدھا گھومتا ہے۔ پس دوزخی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے منع کرتے تھے وہ جواب دے گا میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا لیکن خود کرتا نہ تھا اور برے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

18- باب

وہ قوم جو عورت کو حکمران بنائے کبھی فلاح نہیں پا سکتی

7099 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الجَمَلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے فائدہ پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے کاموں کو عورت کے حوالے کریں۔

7100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الأَسَدِيُّ، قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى البَصْرَةِ، بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الكُوفَةَ، فَصَعِدَا المِنْبَرَ، فَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ المِنْبَرِ فِي أَعْلاَهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الحَسَنِ، فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، فَسَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى البَصْرَةِ،

ابو حصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم یہ تینوں حضرات بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا۔ پس وہ ہمارے پاس کوفہ تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما منبر کے اوپر والی طرف بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اس کی نیچے والی سیڑھی پر تھے یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ سے نیچے۔ پس ہم ان کے پاس جمع

7099- راجع الحدیث:4425

7100- راجع الحدیث:3772، سنن ترمذی:3889

وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلاَكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ

ہو گئے۔ تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مرد کی اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

000- باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے آزمائش

7101 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَامَ عَمَّارٌ، عَلَى مِنْبَرِ الكُوفَةِ، فَذَكَرَ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ مَسِيرَهَا، وَقَالَ: إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور ان کے سفر کا ذکر فرمایا: بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

7102,7103,7104 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ، حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ، فَقَالاَ: مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى المَسْجِدِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما ان دنوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لشکر اکٹھا کرنے کی خاطر کوفہ بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپکا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو سوائے آپ کی اس کام میں عجلت کرنے کے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو سوائے اس کام میں تاخیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔

7105,7106,7107 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود،

7101- راجع الحدیث: 3772,3771

7102,7103,7104- انظر الحدیث: 7106

7105,7106,7107- راجع الحدیث: 7104,7103,7102

حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنَ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ، قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلاَ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُوسِرًا: يَا غُلاَمُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالأُخْرَى عَمَّارًا، وَقَالَ: رُوحَا فِيهِ إِلَى الجُمُعَةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس سے کہدوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی نقص نہیں دیکھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود جب سے آپ نے نبی کریم و کی صحبت اختیار کی ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں تاخیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو پس حضرت مسعود نے جو مالدار شخصیت تھے فرمایا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے لیے چلیے۔

19-بَابُ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرمائے

7108 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ العَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس وقت عذاب اس قوم کے ہر شخص کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

20-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروادے

7109 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

7108- صحیح مسلم:7163

7109- راجع الحدیث:2704

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، وَلَقِيتُهُ بِالكُوفَةِ وَجَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ، فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: لَمَّا سَارَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالكَتَائِبِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرَى كَتِيبَةً لاَ تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ المُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ- قَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، جَاءَ الحَسَنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

اللہ عنہ سے میری ملاقات کوفہ میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابن شبرمہ اس بات سے خائف ہوئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر لے کر حضرت معاویہ کی جانب پیش قدمی کی تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل فوج کو مار نہ بھگائے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان سے مل کر صلح کے لیے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے۔

7110 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ حَرْمَلَةَ، مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ- قَالَ عَمْرٌو: قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ- قَالَ: أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلَكِنَّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا۔ عمرو بن دینار نے کہا انہوں نے بتایا۔ بہت جلد وہ تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب کو کس چیز نے پیچھے روک کے رکھا ہے؟ تم ان کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ آپ کے ساتھ رہوں لیکن میں اس معاملے میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا۔ پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرملہ کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔

21- بَابُ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلاَفِهِ

جب کوئی لوگوں سے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر برخلاف کرے

7111 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ المَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ، حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ القِتَالُ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ، وَلاَ بَايَعَ فِي هَذَا الأَمْرِ، إِلَّا كَانَتِ الفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور بیشک ہم نے اس شخص کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت کی اور مجھے نہیں معلوم کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی شخص سے لڑنے کی ٹھانی جائے اور مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے جو شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا مگر میرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

7112 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي المِنْهَالِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّأْمِ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَوَثَبَ القُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ، أَلاَ تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ العَرَبِ، كُنْتُمْ عَلَى الحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالقِلَّةِ وَالضَّلاَلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ،

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابوالمنہال نے فرمایا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر کے اور خوارج بصرہ پر قابض ہو گئے۔ چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب روانہ ہوا حتیٰ کہ ہم ان کے کاشانۂ دولت میں داخل ہوئے اور وہ اپنے سائبان کے نیچے بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان کے ارشادات سننے کے آرزومند ہوئے۔ چنانچہ عرض کی: اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کن دھندوں میں پڑے ہوئے ہیں؟ تو پہلی بات جو میں نے ان کی گفتگو میں وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے ہی مجھے قریش کے ان لوگوں پر اشتعال آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگوں کا کیا حال

7111- راجع الحدیث: 3188

7112- انظر الحدیث: 7271

وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّأْمِ، وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنْ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا

تھا یہ آپ کو معلوم ہے آپ ذلت خیر کی قلت اور گمراہی میں مبتلا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے ذریعے آپ کو اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کے درمیان فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ آدمی جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ نہیں لڑ رہا مگر دنیا کیلئے۔

7113 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، قَالَ: إِنَّ المُنَافِقِينَ اليَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَاليَوْمَ يَجْهَرُونَ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک آج کے منافقین ان سے زیادہ سرانگیز ہیں جو نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں تھے کہ ان دنوں وہ نفاق کو پوشیدہ رکھتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں۔

7114 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الكُفْرُ بَعْدَ الإِيمَانِ

ابوشعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد کافر ہونا ہے۔

22-بَابٌ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ القُبُورِ

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

7115 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

23-بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الأَوْثَانُ

زمانہ بدلے گا حتیٰ کہ بتوں کی پوجا ہوگی

7116 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَخْبَرَنِي

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

7115- راجع الحدیث:85 صحیح مسلم:7230

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الخَلَصَةِ وَذُو الخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ

قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذی الخلصة پر ہلیں گے ذوالخلصہ اس بت کا نام ہے جس کی دور جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

7117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قحطان سے ایک ایسا شخص نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

24-بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

آگ کا نکلنا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی اولین علامات میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

7118 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

7119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ،

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگلنے لگے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ، عبید اللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

7117- راجع الحديث:3517

عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

25- باب

قیامت کی بعض علامات

7120 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ، سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ: حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرلو کیونکہ بہت جلد لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی جانب سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

7121 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ: وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ - يَعْنِي آمَنُوا - أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں قتال نہ کرلیں۔ ان کے درمیان سخت لڑائی ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور حتیٰ کہ بہت چھوٹے دجال نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے، زمانہ قریب ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور حتیٰ کہ تمہارے پاس مال بہت زیادہ ہوجائے کہ یہ بہتا پھرے، حتیٰ کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور حتیٰ کہ جب کسی شخص کو مال دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ اور حتیٰ کہ لوگ بلند عمارتوں پر فخر کریں اور حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے۔ کاش! میں اس کی جگہ ہوتا ور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔ چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان

7120- راجع الحدیث: 1411

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا

لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہ دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر نیکی نہ کی ہو اور قیامت اس طرح آئے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن نہ ان میں کوئی چیز خریدنے پائیں گے اور نہ انہیں لپیٹ سکیں گے اور قیامت یوں آئے گی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا قیامت اس طرح آئے گی ہوگی کہ کوئی جانوروں کو حوض پر لے جائے گا لیکن پانی نہ پلا پائے گا اور قیامت یوں آئیگی کہ کسی نے کھانے کے لیے منہ کی جانب لقمہ اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھانے نہ پائے گا۔

26-بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجال کا ذکر

7122- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ . قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ، وَنَهَرَ مَاءٍ، قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم ﷺ سے دجال کے بارے میں دریافت کیا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا میں نے عرض کی کہ اس لیے معلوم کرتا ہوں کہ لوگ کہتے ہیں۔ اس کے ہمراہ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر کام اس سے بھی آسان ہے۔

7123- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔

7124- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

7122- صحیح مسلم:7306,7305,7304,5589'سنن ابن ماجہ:4073

7123- راجع الحدیث:3057'صحیح مسلم:7289

7124- راجع الحدیث:1881

طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ الدَّجَّالُ، حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ المَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے ایک طرف آپڑے گا۔ پھر مدینہ منورہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے سبب ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی جانب چلا جائے گا۔

7125 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔

7126 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ البَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرہ گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

7127 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جیسی اس کی شان ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو مگر میں تمہیں وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی یعنی وہ (دجال) کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا ہونے سے پاک ہے۔

7125- راجع الحدیث:1879

7126- راجع الحدیث:1879

7127- راجع الحدیث:3057,1354

7128 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ - أَوْ يُهَرَاقُ - رَأْسُهُ مَاءً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ العَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو طواف خانہ کعبہ کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اس طرف توجہ کی تو ایک موٹے فربہ شخص کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا۔ گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے، جو لوگوں میں سب سے زیادہ بنو خزاعہ کے ایک آدمی ابن قطن سے مشابہت رکھتا تھا۔

7129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَعِيذُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

7130 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي الدَّجَّالِ: إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس آگ پانی اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

7131 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم و نے فرمایا کوئی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت

7128- انظر الحدیث:3440

7129- راجع الحدیث:832 صحیح مسلم:1323

7130- راجع الحدیث:3450

7131- انظر الحدیث:7408 صحیح مسلم:7290 سنن ابو داؤد:4317,4316 سنن ترمذی:2245

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلاَ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

27-بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ المَدِينَةَ

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا

7132- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ المَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي المَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بنجر زمین پر اترے گا تو ایک دن اس کے پاس ایک ایسا شخص جائے گا جو اس وقت کا سب سے اچھا شخص ہوگا یا اچھے لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے بارے میں کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس شخص کو قتل کر کے زندہ کردے گا۔ وہ شخص کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے متعلق اور زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی، پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہ پا سکے گا۔

7133 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْقَابِ المَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ، لاَ يَدْخُلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے، نہ ان سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

7132- راجع الحديث: 1882

7133- راجع الحديث: 1880

الطَّاعُونُ، وَلاَ الدَّجَّالُ

7134 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: المَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ المَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ: وَلاَ الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کی جانب دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے لہٰذا دجال اس کے نزدیک نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

28- بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

یاجوج اور ماجوج

7135 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخُبْثُ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ اسمٰعیل، ان کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعقیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنتِ ابوسلمہ، ام حبیبہ بنتِ ابوسفیا، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ قریب آ گیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے اور اپنی ایک انگشتِ مبارک اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

7136 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ، رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے وہیب راوی نے نوے کے عدد حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا حلقہ۔

7134- انظر الحدیث: 1881 سنن ترمذی: 2242

7135- راجع الحدیث: 3346

7136- راجع الحدیث: 3347

بسم الله الرحمن الرحيم

93- كِتَابُ الأَحْكَامِ

1-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]

7137- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

7138- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلاَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

احکام کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۵۹)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی بیشک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس امام لوگوں کی طرف سے نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت

7137- راجع الحدیث: 2957، صحیح مسلم: 4726

7138- راجع الحدیث: 893، سنن ابو داؤد: 2928

2-بَابٌ: الأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

7139- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ

7140- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

3-بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالحِكْمَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ} [المائدة: 47]

7141- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

امراء قریش میں سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ ان کے پاس قریش کا ایک جماعت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ بہت جلد بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر کہا۔ امابعد، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں ایسے لوگ جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لیے قریش کا حق ہے جو ان سے دعداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا۔ جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک معمر، زہری نے بھی محمد بن جبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو شخص بھی باقی رہے۔

حکمت کے مطابق فیصلہ کرنے والے کا اجر

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (پ ٦، المائدہ ٤٧)

قیس بن ابو حازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

7139- راجع الحدیث:3500

7140- راجع الحدیث:3501

7141- راجع الحدیث:73

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی ۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

4-بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

گناہ کے کام میں امام کی بات سننی اور ماننی نہیں چاہیے

7142 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا سر منقیٰ جیسا ہو۔

7143 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو صبر کرنا چاہیے ۔ کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر الگ ہو پھر مر جائے تو جاہلیت کی موت مرا۔

7144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى المَرْءِ المُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اس کا حکم ماننا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ گناہ کا حکم کرے تو نہ اس کی سنی جائے اور نہ اس کا حکم مانا جائے۔

7142- راجع الحديث:693

7143- راجع الحديث:7053

7144- راجع الحديث:2955

7145 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا، وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا، ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا، فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ، فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي المَعْرُوفِ

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوجی لشکر روانہ کیا اور انصار کے ایک شخص کو اس کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ پس وہ امیران پر کسی سبب سے ناراض ہوگیا اور کہا۔ کیا نبی کریم ﷺ نے آپ لوگوں کو میرا حکم ماننے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایندھن جمع کرلو۔ پھر تم خوب آگ بھڑ کالو تو اس میں داخل ہوجانا چنانچہ انہوں نے ایندھن جمع کیا، پھر اس میں آگ لگادی، پھر جب اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہوکر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس الجھن میں تھے کہ آگ بجھ گئی اور ادھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

5- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا

جو امارت کا طالب نہ ہو تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے

7146 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ،

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہارے طلب کرنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر بغیر طلب تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اپنی قسم کا

7145- راجع الحدیث: 4340

7146- راجع الحدیث: 6622

وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

کفارہ دیدو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو۔

6- بَابُ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

جو امارت طلب کرے تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا

7147 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہارے طلب کرنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر طلب تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اس کے علاوہ میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

7- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ

امارت کی حرص بری ہے

7148 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ القِيَامَةِ، فَنِعْمَ المُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الفَاطِمَةُ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت جلد تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور بہت جلد قیامت کے دن ندامت ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمرو بن حکم نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

7149 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو شخص ہم تینوں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پس ایک آدمی

7147- راجع الحدیث:6622

7148- سنن نسائی:5400,4222

7149- راجع الحدیث:2261، صحیح مسلم:4694

وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّا لاَ نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ، وَلاَ مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ

نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو والی نہیں بناتے جو امارت طلب کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص رکھے۔

8-بَابُ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

جو حاکم بنایا گیا پھر رعیت کی خیر خواہی نہ کرے

7150 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، عَنِ الحَسَنِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ، عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ

عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کے مرضِ وفات میں عیادت کی۔ حضرت معقل نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران بنایا ہوا اور وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے، مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

7151 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، قَالَ: زَائِدَةُ ذَكَرَهُ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ المُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ اس حال میں مرے ان کے حقوق غصب کئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

9-بَابُ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی فرمائے گا

7152 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت

7150- صحیح مسلم: 4707,4706,363,362,361

7151- راجع الحدیث: 7150

7152- راجع الحدیث: 6499

خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ، فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالُوا: أَوْصِنَا. فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ، قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ، قَالَ: نَعَمْ جُنْدَبٌ

جندب رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے، لوگوں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: جو سنانے کے لیے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے سنوا دے گا اور جو لوگوں پر سختی فرمائے تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر سختی فرمائے گا لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہ کھائے مگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو، تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کیا حضرت جندب! فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

10- بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا۔

7153 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ . فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ، وَلاَ صَلاَةٍ، وَلاَ صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

سالم بن ابو الجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک شخص ملا تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ شخص کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے بہت زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

7153- راجع الحدیث: 6171,3688

11-بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ

7154 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلاَنَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي، قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضَى، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ

ذکر کیا گیا کہ حضور ﷺ کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا: جایئے، آپ کو میری مصیبت کا کیا معلوم۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے تشریف لے گئے۔ پھر اس کے پاس سے ایک شخص گزرا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اس نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا۔ چنانچہ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

12-بَابُ الحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ، دُونَ الإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ

7155 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الأَمِيرِ

حاکم کا اپنے امام کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار۔

7156 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ

7154- راجع الحديث: 1252

7155- سنن ترمذی: 3850،3851

7156- راجع الحديث: 2261

الْقَطَّانُ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیجا۔

7157- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا۔ پس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے جبکہ وہ شخص حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر یہودی ہو گیا ہے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

13- بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ

کیا حاکم حالتِ غضب میں فیصلہ کرے یا فتویٰ دے

7158- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ، بِأَنْ لاَ تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند کے لیے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو شخصوں کے درمیان اسوقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصّے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخصوں کے درمیان غصّے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

7159- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم، میں فلاں آدمی کی وجہ سے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز

7157- راجع الحدیث: 2261

7158- صحیح مسلم: 4466,4465 سنن ابو داؤد: 3589 سنن ترمذی: 1334 سنن نسائی: 5436,5421 سنن ابن ماجہ: 2316

7159- راجع الحدیث: 90

أَجْلِ فُلاَنٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا الحَاجَةِ

پڑھاتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وعظ فرماتے ہوئے اس دن سے زیادہ ہرگز کبھی غضبناک نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ متنفر کرنے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لیے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

7160 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے، حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اسے طلاق دینا ہی چاہو تو طلاق دے دینا۔

14- بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ، إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ

قاضی اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے جبکہ اسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہند سے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لو جو تمہارے لیے ہے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ کام عام ہے۔

7161- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ ربیعہ نے حاضر

7160- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3644، سنن ابو داؤد: 2181، سنن ترمذی: 1176، سنن نسائی: 3397، سنن ابن ماجہ: 2023

7161- راجع الحدیث: 2211

قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: لاَ حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ

خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا کی ذلت مجھے آپ کے گھر والوں کی ذلت سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا محبوب نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہیں، تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

15- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الخَطِّ المَخْتُومِ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ، وَكِتَابِ الحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالقَاضِي إِلَى القَاضِي

مُہر لگے ہوئے خط پر گواہی اور یہ کہ کس طرح گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لیے خط لکھنا اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ القَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ، لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ، وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ القَتْلُ، فَالخَطَأُ وَالعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الجَارُودِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ القَاضِي إِلَى القَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الكِتَابَ وَالخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الكِتَابَ المَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ القَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ: شَهِدْتُ عَبْدَ المَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ البَصْرَةِ، وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالحَسَنَ، وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، وَبِلاَلَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ، وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ، يُجِيزُونَ كُتُبَ القُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ: الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ

اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے سوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطاء ہو تو جائز ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نادانستہ اور دانستہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے متعلق لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی جانب سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن عبدالکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن یعلیٰ قاضی بصرہ ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ، عبداللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں

بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ، قِيلَ لَهُ: اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ، وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ: أَنَّ لِي عِنْدَ فُلاَنٍ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ، وَأَبُو قِلاَبَةَ: أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لاَ يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ، وَإِلَّا فَلاَ تَشْهَدْ

کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا ہے وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا آدمی جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ ہے ہم سے ابونعیم نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی جانب سے خط لایا اور میں نے ان کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفہ میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھی امام حسن بصری اور ابوقلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کا ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر کے لیے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور زہری نے اس عورت کی گواہی کے متعلق کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو۔

7162- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قَالُوا: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے قیصر روم کے لیے مکتوب لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کی کہ وہ بغیر مہر لگا ہوا خط نہیں پڑھتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

16- بَابٌ: مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لاَ يَتَّبِعُوا الْهَوَى، وَلاَ يَخْشَوُا النَّاسَ، وَلاَ يَشْتَرُوا

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کا اتباع نہ کریں لوگوں سے نہ

7162- راجع الحدیث: 65

بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا. ثُمَّ قَرَأَ: {يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الأَرْضِ، فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالحَقِّ، وَلاَ تَتَّبِعِ الهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الحِسَابِ}، وَقَرَأَ: {إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ، فَلاَ تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ، وَلاَ تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الكَافِرُونَ} [المائدة: 44]، {بِمَا اسْتُحْفِظُوا} [المائدة: 44]: اسْتُودِعُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، وَقَرَأَ: {وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ القَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ، فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا}، فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلاَ مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ القُضَاةَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ القَاضِيَ مِنْهُنَّ خَصْلَةٌ، كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ: أَنْ يَكُونَ فَهِمًا، حَلِيمًا، عَفِيفًا، صَلِيبًا، عَالِمًا، سَئُولًا عَنِ العِلْمِ

ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔ (پ ۲۳، ص ۲۶) اور یہ آیت پڑھی بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔ (پ۶، المائدہ ۴۴) اس سے مراد حفاظت کرنا اور کتاب اللہ کی طرف بلانا ہے اور یہ آیت پڑھی: اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا۔ (پ ۱۷، الانبیآء ۷۸۔۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہوگئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کے باعث معذور رکھا گیا۔ مزاحم کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قاضی کے لیے پانچ خصلتیں ہوں۔ اگر ان میں سے ایک بات اس میں نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ ہیں۔ صاحب فہم، بردبار، پاکیزہ علمی تحقیق رکھنے والا عالم ہو۔

17-بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

افسروں اور گورنروں کی روزی

قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وصی اپنی محنت کے لحاظ سے کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کھایا۔

7163-حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلاَفَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا، فَإِذَا أُعْطِيتَ العُمَالَةَ كَرِهْتَهَا، فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ، قُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى المُسْلِمِينَ، قَالَ عُمَرُ: لاَ تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي العَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا المَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَإِلَّا فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

حویطب بن عبدالعزی کا بیان ہے کہ انہیں عبداللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا مجھے یہ بات نہیں بتائی گئی کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ پس میں نے کہا کہ جی بالکل ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں۔ اس لیے چاہتا ہوں کہ میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو جب رسول اللہ ﷺ مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ سے کسی اور کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ کر ضرورت مند ہو فرمایا کہ اسے لے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر اور طلبگار نہ ہو تو اسے لے لو ورنہ اس سے اپنے نفس کی پیروی نہ کرو۔

7164- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي العَطَاءَ، فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ

زہری سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان

7163- راجع الحدیث: 1473' صحیح مسلم: 2406,2405,2404' سنن ابو داؤد: 2944,1647' سنن نسائی: 2606,2603

7164- راجع الحدیث: 7163,1473

مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا المَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر یا طلبگار نہ ہو تو اسے لے لو ورنہ اس سے نفس کی پیروی نہ کرو۔

18-بَابُ مَنْ قَضَى وَلاَعَنَ فِي المَسْجِدِ

جو مسجد میں فیصلہ اور لعان کرے

وَلاَعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي المَسْجِدِ وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِاليَمِينِ عِنْدَ المِنْبَرِ وَكَانَ الحَسَنُ، وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى، يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِنَ المَسْجِدِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کئے۔ مروان نے زید بن ثابت نے منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ بن اوفیٰ مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

7165 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ برس تھی۔ ان کے درمیان تفریق کر دادی۔

7166 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلٍ، أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلاَعَنَا فِي المَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ ان دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

19-بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ

جو مسجد میں حکم دے حتیٰ کہ مسجد سے باہر

7165- راجع الحديث:423

7166- راجع الحديث:423

مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

حد قائم کرے

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

7167- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ ، قَالَ: لاَ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور پکارتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس کی جانب سے سرخ پھیر لیا۔ جب اس نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں فرمایا کہ اسے لے جا کر رجم کردو۔

7168- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس آدمی سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے مقام مصلّٰی پر رجم کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن ضریح، زہری ابوسلمہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے رجم کے متعلق روایت کی۔

20- بَابُ مَوْعِظَةِ الإِمَامِ لِلْخُصُومِ

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

7169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلاَ يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ لفاظی سے پیش کرے۔ پس میں اس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کردوں۔ پس میں جس کو اس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اسے نہ لے کیوں کہ وہ جہنم کی آگ کا ایک

7167- راجع الحدیث: 6815,5271

7168- راجع الحدیث: 6815,5270

7169- راجع الحدیث: 2458

أُقْطِعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

21- بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الحَاكِمِ، فِي وِلاَيَتِهِ القَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ

وَقَالَ شُرَيْحٌ القَاضِي، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ، فَقَالَ: ائْتِ الأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ، زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ، وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ: لَوْلاَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الحَكَمُ أَرْبَعًا

ٹکڑا ہے۔

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا قبل قاضی حاکم کے سامنے شہادت کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ان سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جاتا کہ میں تیری گواہی دوں عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حد والا کام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں، چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا خوف نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا ماعز نے نبی کریم ﷺ کے حضور چار دفعہ زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے اسے رجم کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حماد کا قول ہے کہ زانی جب حاکم کے پاس ایک مرتبہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم کا قول ہے کہ جب چار مرتبہ اقرار کرے۔

7170 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ . فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي، فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن فرمایا: جس کے پاس اس کے مقتول کو قتل کرنے کی گواہی ہو تو اس کا مال اسی کو ملے گا۔ پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو شہادت دے لہٰذا بیٹھ گیا پھر مجھے خیال آیا کہ اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ

7170- راجع الحدیث: 2100

لِي، فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلاَحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا، لاَ يُعْطِيهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ، قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، وَقَالَ أَهْلُ الحِجَازِ: الحَاكِمُ لاَ يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وِلاَيَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ القَضَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ القَضَاءِ قَضَى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ، لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الأَمْوَالِ، وَلاَ يَقْضِي فِي غَيْرِهَا. وَقَالَ القَاسِمُ: لاَ يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ، مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ، وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ المُسْلِمِينَ، وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ

سے کروں۔ چنانچہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اس کے ہتھیار تو میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال ولا دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم رکھا جائے جو اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو اس نے ہتھیار مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے ان سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے ہتھیار دلائے۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم کے مطابق فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے دوران یا پہلے اس کا گواہ ہو اور اگر مخالف اس کے پاس مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اعتراف کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کروایا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے اس کے مطابق فیصلہ کر دے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور ان میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ وہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ گواہی سے مراد حق کا معلوم کرنا ہے جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے امور میں نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے معلوم کیے بغیر اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے ہاں جبکہ اس کا علم شہادتوں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں خدشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں

7171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا، فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ. قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تہمت کا خیال آ جائے اور ان کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کا خوف ہے اور نبی کریم ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کیا ہے اسی لیے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔

ابن شہاب نے علی بن حسین سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے ان کے پاس سے انصار کے دو آدمی گزرے تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر ابن ابو عتیق، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

22- بَابُ أَمْرِ الوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ: أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلاَ يَتَعَاصَيَا

والی ایک جگہ کے دو امیر بنائے تو انہیں ایک دوسرے کی اطاعت اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

7172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا العَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى اليَمَنِ، فَقَالَ: يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا البِتْعُ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی جانب روانہ کیا اور فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا، شدت نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے علاقے میں بتع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نضر، ابو داؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ

7171- راجع الحديث: 2035

7172- راجع الحديث: 3038,2361

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

23- بَابُ إِجَابَةِ الحَاكِمِ الدَّعْوَةَ

حاکم کا دعوت قبول کرنا

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

7173 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُكُّوا العَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ

ابو وائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

24- بَابُ هَدَايَا العُمَّالِ

عمال کے تحفے

7174 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسْدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ المِنْبَرَ - فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: . مَا بَالُ العَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَيَنْظُرُ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ أَلا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلاثًا، قَالَ سُفْيَانُ: قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَزَادَ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي، وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا یا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن الاتبیہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ عامل کا کیا حال ہے؟ ہم نے اسے بھیجا تو آ کر کہتا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لیے ہے۔ بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ بروز قیامت کے اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلا رہا ہوگا۔ گائے ہے تو ڈکرا رہی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمائے حتیٰ کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین دفعہ فرمایا۔ کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا

7173- راجع الحديث:5174,3046

7174- راجع الحديث:925

سَمِعَ أُذُنِي، خُوَارٌ: صَوْتٌ، وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُونَ: كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ

دیا؟ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا ہشام، ان کے والد حضرت ابوحمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی اسے میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سنا۔ آواز، ڈکرانا اور الجوار تجارون سے ہے یعنی گائے جیسی آواز۔

25- بَابُ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

7175 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو سَلَمَةَ، وَزَيْدٌ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے۔

26- بَابُ العُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

لوگوں میں معروف شخص

7176,7177 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ المُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ: إِنِّي لاَ أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ. فَرَجَعَ النَّاسُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے آزاد کروائے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تمہیں خوب جانتے ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ

7175- راجع الحدیث: 692

7176,7177- راجع الحدیث: 2307

فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بخوشی اجازت دی ہے۔

27-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ

سلطان کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے پر برائی کرنا ناپسندیدہ ہے

7178 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا، فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے سلطان کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آجاتے ہیں تو اس کے برخلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

7179 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے برا دوغلہ شخص ہے جو ان کے سامنے کچھ کہے اور ان کے پیچھے کچھ۔

28-بَابُ القَضَاءِ عَلَى الغَائِبِ

غائب کا فیصلہ

7180 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی حاجت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

29-بَابُ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الحَاكِمِ لَا

جب قاضی اس کے بھائی کا حق اسے دے تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال

7179- راجع الحدیث:3494

7180- راجع الحدیث:2211

يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا

اور حلال کو حرام نہیں کرسکتا

7181 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا

زینب بنتِ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں ار میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق اپنی بات بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور میں اسے سچا سمجھ لوں اور اس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اسے لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔

7182 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبد بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا تم اسے اپنی تحویل میں لے لینا فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے پس حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر خدمت ہوئے حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے ور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے

7181- راجع الحديث:2458

7182- راجع الحديث:3053,2745

وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى

بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا حتیٰ کہ اللہ سے جا ملیں۔

30-بَابُ الحُكْمِ فِي البِئْرِ وَنَحْوِهَا

کنوئیں وغیرہ کا حکم

7183- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] الآيَةَ،

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دوسرے کا مال ہضم کرنے کے لیے قسم کھائے اور ہو اس قسم میں جھوٹا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، ال عمرآن ۷۷)

7184- فَجَاءَ الأَشْعَثُ، وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ، فَقَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ ، قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَلْيَحْلِفْ ، قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ، فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77] الآيَةَ

پس حضرت اشعث بن قیس آ گئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر ہی رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے اور میرا ایک آدمی سے کنوئیں سے متعلق جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، ال عمرآن ۷۷)

31-بَابٌ: القَضَاءُ فِي قَلِيلِ المَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

کم یا زیادہ مال کا فیصلہ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: القَضَاءُ

ابن عیینہ نے ابن شرمہ سے روایت کی ہے کہ کم اور

7183- راجع الحديث: 2357,2356

7184- راجع الحديث: 2357,2356

فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

7185- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا

زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ عمدہ طریقے سے بات پہنچانے والا ہو۔ چنانچہ میں اسے سچا جان کر اس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

32- بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

امام کا لوگوں کے مال اور جائداد کو بیچنا

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ

نبی کریم ﷺ نے نعیم بن نحام کی طرف سے مال فروخت فرمایا۔

7186- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اسکی قیمت اس صحابی کیلئے بھیج دی۔

33- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا

جو لاعلمی کے تحت امراء کے متعلق بات کرنے کو طعن نہیں کہتا

7187- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ،

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم

7185- راجع الحديث: 2458

7186- راجع الحديث: 3241,2230

7187- انظر الحديث: 3730

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ، وَقَالَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا پس ان کی امارت پر طعن کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی امارت پر کیا طعنہ زنی کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے، حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لیے موزوں شخص تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے محبوب لوگوں میں سے تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے محبوب لوگوں میں سے ہے۔

34- بَابُ الأَلَدِّ الخَصِمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الخُصُومَةِ

بہت زیادہ جھگڑالو

{لُدًّا} [مريم: 97]: عُوجًا

لدا سے مراد ہے جھگڑالو، الٹی کھوپڑی والا۔

7188 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

35- بَابُ إِذَا قَضَى الحَاكِمُ بِجَوْرٍ، أَوْ خِلاَفِ أَهْلِ العِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

جب حاکم جبر کرتے ہوئے یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے وہ مسترد کیا جائے

7189 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی جانب بھیجا تو وہ لوگ عمدگی سے نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا۔ ہم

7188- راجع الحديث: 2457

7189- راجع الحديث: 4339

أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ

پھر گئے ہم دین سے پھر گئے چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کرونگا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو دفعہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اسے سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

36- بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

امام کا کسی قوم کے پاس آ کر ان میں صلح کروانا

7190 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ، وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، أَنِ امْضِهْ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم مدنی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری قریب کہ آپ حضرت ابو بکر کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے قریب تھی راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو فارغ ہونے تک کسی جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو انہوں نے اطراف میں توجہ کی اور نبی کریم ﷺ کو اپنے

7190- راجع الحدیث: 684 سنن ابو داؤد: 941 سنن نسائی: 792

ذَلِكَ تَقَدَّمَ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لاَ تَكُونَ مَضَيْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

پیچھے دیکھا مگر نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں۔ اور اشارہ ہاتھ سے کیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کچھ دیر ٹھہرے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم ﷺ نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی امامت کرے اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جب نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہیں کیونکہ تالیاں بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

37- بَابُ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

کاتب کے لیے امانت دار اور عاقل ہونا مستحب ہے

7191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ اليَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِقُرَّاءِ القُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِقُرَّاءِ القُرْآنِ فِي المَوَاطِنِ كُلِّهَا، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ،

عبید اللہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے سبب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے خوف ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اس طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ

7191- راجع الحدیث: 4984،2807

قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، لاَ نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلاَنِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَتَبَّعْتُ القُرْآنَ، أَجْمَعُهُ مِنَ العُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ: {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ} [التوبة: 128]. إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ، أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ، فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: اللِّخَافُ: يَعْنِي الخَزَفَ

عنہ اس کے بارے میں مسلسل اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی وہی ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا۔ تم نوجوان اور عقلمند شخص ہو۔ اور تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسرے جگہ لے جانے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم جمع کرنا میں نے عرض کی کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم، یہ بہتر ہے چنانچہ وہ مسلسل مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے ہو گی جو ان دونوں حضرت کی تھی چنانچہ میں نے آیاتِ قرآنی کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کھجور کے پتوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورہ التوبہ کی آخری آیت لقد جاء کم رسول انفسکم سے آخر تک خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے ملی تو میں نے اسے اسی سورت میں لگا دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ ان کی زندگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو حضرت حفصہ بنت ابو بکر کے پاس رہا محمد بن عبید کا بیان ہے کہ للخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

38- بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

7192 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى، ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ، مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ، وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ، فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَتَحْلِفُونَ، وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟، قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ، قَالَ سَهْلٌ: فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں امینوں کے لیے خط لکھنا۔

عبید اللہ بن یوسف، مالک، ابو لیلیٰ۔ اسمٰعیل، مالک ابو لیلیٰ بن عبید اللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور ان کے قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک کا شکار ہو کر خیبر کی جانب گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے آئے اور اپنی قوم میں آپہنچے پس ان سے ذکر کیا اور وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان میں سب سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور یہی ان میں تھے وہ جو خیبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو چنانچہ حویصہ نے بات کی اور پھر محیصہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا وہ دیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لیے تیار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بننے کے لیے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی تمہیں قسم دیں گے عرض کی وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کی سو اونٹنیاں ادا کر دیں، حتیٰ کہ ان کے گھر میں داخل کر دیں گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے

7192- راجع الحدیث:2702

39- بَابٌ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ

7193,7194 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ، قَالاَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِاللَّهِ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الوَلِيدَةُ وَالغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا. فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

لات ماری تھی۔

کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات سے آگاہی کے لیے ایک ہی شخص کو بھیجے

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمایئے اور اس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس! صبح تم اس عورت کے پاس جانا اور اسے رجم کر دینا چنانچہ حضرت انیس صبح کے وقت گئے اور اسے رجم کر دیا۔

40- بَابُ تَرْجَمَةِ الحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ

7195 - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ

حکام کے مترجم اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت

7193,7194- راجع الحدیث: 2314

7195- سنن ابو داؤد: 3650,3645، سنن ترمذی: 2715

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ، وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ، إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ: مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ؟ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ: فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ یہود کی کتابت سیکھیں، حتیٰ کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے! حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے بارے میں بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ برا فعل کیا ہے ابو حمزہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس کے پاس دو مترجم ہوں۔

7196- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابوسفیان حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں پیروں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

41- بَابُ مُحَاسَبَةِ الإِمَامِ عُمَّالَهُ

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

7197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ،

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن اصبیہ کو بنی سلیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا: یہ مال آپ کا ہے اور یہ

7196- راجع الحدیث:7

7197- راجع الحدیث:925

فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَاسَبَهُ قَالَ: هَذَا الَّذِي لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ، وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا . ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ، وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا، فَوَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ . ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ تمہارا تحفہ تمہارے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: امابعد، میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے امور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے۔ پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا، یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو تحفہ اس کے پاس آجاتا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا۔ ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر بروز قیامت اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اونٹ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ڈکراتی ہوگی اور بکری ممیاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی بتاؤ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

42- بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ

الْبِطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ

امام کے مشیروں کی دخل اندازی

البطانۃ یعنی رازدار دوست۔

7198 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى . وَقَالَ سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، بِهَذَا، وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوسعید

7198- راجع الحدیث: 6611، سنن نسائی: 4214

مِثْلَهُ. وَقَالَ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَوْلَهُ. وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَوْلَهُ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ اور زاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔ ابن ابو حسین اور سعید بن زیاد، ابوسلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے۔ عبید اللہ بن ابو جعفر، صفوان، ابوسلمہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

43-بَابٌ: كَيْفَ يُبَايِعُ الإِمَامُ النَّاسَ

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

7199- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي المَنْشَطِ وَالمَكْرَهِ.

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور مانیں گے خواہ اچھی ہو یا ناپسندیدہ۔

7200- وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لاَ نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ

اور حاکم سے حکومت کے لیے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

7201- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، وَالمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الخَيْرَ خَيْرُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ. فَأَجَابُوا:

[البحر الرجز]

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سردیوں میں صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔ پس لوگوں نے جواب دیا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

7199- راجع الحدیث: 18، صحیح مسلم: 4745، سنن نسائی: 4165,4160، سنن ابن ماجہ: 2866

7200- راجع الحدیث: 7056

7201- راجع الحدیث: 2834

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا.

7202- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے۔ جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

7203- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذَلِكَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب لوگ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جتنی میری استطاعت ہوئی اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

7204- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي: فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جتنی میری استطاعت ہوئی مسلمانوں کی خیر خواہی ہی کرتا رہوں۔

7205- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبدالملک سے بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے لیے لکھا۔ اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جتنی میری استطاعت ہو اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

7203- راجع الحدیث: 7272,7205

7204- راجع الحدیث: 57' صحیح مسلم: 199' سنن نسائی: 4200

7205- راجع الحدیث: 7203

رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ

7206 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ

7207 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلَى هَذَا الأَمْرِ، وَلَكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمْرَهُمْ، فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولَئِكَ الرَّهْطَ وَلاَ يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي، حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ المِسْوَرُ: طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَضَرَبَ البَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ: أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ، انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا، فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ، فَشَاوَرَهُمَا، ثُمَّ دَعَانِي، فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا، فَدَعَوْتُهُ، فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ، فَدَعَوْتُهُ، فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا المُؤَذِّنُ

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لیے اکٹھا ہوئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو خلافت کی تمنا نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کردوں۔ چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبدالرحمٰن کے حوالے کردیا چنانچہ جب حضرت عبدالرحمٰن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کی توجہ حضرت عبدالرحمٰن کی جانب ہوگئی، حتیٰکہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک شخص بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ ان دنوں حضرت عبدالرحمٰن سے مشورہ کرتے رہے حتیٰ کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اس رات حضرت عبدالرحمٰن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا حتیٰ کہ میں جاگ اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جاکر حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلالاؤ۔ پس میں دونوں حضرات کو بلالایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ چنانچہ میں نے انہیں بلایا، وہ آئے حتیٰ کہ کافی رات گئے تک حضرت عبدالرحمٰن ان سے سرگوشی

7206- راجع الحدیث:2960

7207- راجع الحدیث:1392

بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ، وَاجْتَمَعَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ المِنْبَرِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ، وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ، فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلاَ تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا، فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ، وَأُمَرَاءُ الأَجْنَادِ وَالمُسْلِمُونَ

کرتے رہے پھر حضرت علی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی آرزو رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمٰن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ نامزد کرنے میں خدشہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے حتیٰ کہ ان دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھادی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس اکٹھا ہوئے تو مہاجرین وانصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلایا گیا اور لشکر کے سپہ سالاروں کو بھی بلالیا گیا جو پچھلے حج کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب سب اکٹھا ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھا پھر کہا۔ امابعد، اے علی! میں نے لوگوں کو بخوبی دیکھا تو نظر آیا کہ اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لانا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آپ سے اللہ اور اس کے رسول کے طریقے پر اور ان کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں، پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے خواہ وہ مہاجرین تھے یا انصار، لشکر کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان۔

44- بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

جو دو مرتبہ بیعت کرے

7208 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ أَلاَ تُبَايِعُ؟، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ بَايَعْتُ فِي الأَوَّلِ، قَالَ: وَفِي الثَّانِي

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمان اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے ہیں عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوسری بار کرلو۔

7208- راجع الحدیث:2960

45- بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

7209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

اعرابیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اس نے کہا۔ "میری بیعت واپس کر دیجئے" چنانچہ آپ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

46- بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

7210- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدا مجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک دور پایا تھا ان کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ ان کے سر پر دست مشفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی جانب سے ایک ہی بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

47- بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

7211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جو بیعت کرے پھر واپس کرنا چاہے

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ

7209- راجع الحدیث:1883' صحیح مسلم:3342' سنن ترمذی:3920' سنن نسائی:4196

7210- راجع الحدیث:2502,2501

7211- راجع الحدیث:7209,1883

وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا وہ پھر آیا اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

48- بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

جس نے صرف دنیا کے لیے بیعت کی

7212 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ، فَأَخَذَهَا، وَلَمْ يُعْطَ بِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے قریب زائد پانی ہو اور وہ اسے مسافروں کو نہ پینے دے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام سے محض دنیا کے لیے بیعت کی ہو۔ اگر امام اس کی غرض کے مطابق مال دیتا رہے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر فروخت کرے کہ اسے اتنی قیمت تو مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اسے سچا جان کر خرید لیتا ہے۔ حالانکہ اسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

49- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی بیعت

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

7213- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

ابوادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

7212- راجع الحديث: 2358

7213- راجع الحديث: 18

الزُّهْرِيِّ، ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ: تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول ﷺ نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا ، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ دانستہ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

7214- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالكَلاَمِ بِهَذِهِ الآيَةِ: {لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

7215- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا، فَقَالَتْ: فُلاَنَةُ أَسْعَدَتْنِي، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَمَا وَفَتِ

حضرت بنتِ سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) اور ہمیں نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اس

7214- راجع الحدیث: 2713، سنن ترمذی: 3306

7215- راجع الحدیث: 1306

امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ

کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی زوجہ کے سوا دیگر عورتیں بخوبی ادا نہ کر سکیں۔

50- بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً

جو بیعت توڑ دے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔ (پ۲۶، الفتح ۱۰)

7216- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا، فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے۔ چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا: بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی کو رہنے نہیں دیتی۔

51- بَابُ الِاسْتِخْلَافِ

خلیفہ مقرر کرنا

7217- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَارَأْسَاهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آہ سر پھٹا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا ہوا میں زندہ رہا تو تمہاری مغفرت کی دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ میری ماں مجھ کو گم کر دے اور خدا کی قسم میرا یہ خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو اسی دن شام کو آپ اپنی کسی

7216- راجع الحديث: 1883

7217- راجع الحديث: 5666

مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ، لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ: الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ - أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ -

دوسری بیوی سے نشاط لے رہے ہوں گے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ میں آہ سر پھٹا کہوں گا۔ بیشک میں نے تو پکا ارادہ کر لیا تھا کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر خلافت کا عہد لوں تا کہ کہنے والے کہتے رہیں اور آرزو کرنے والے آرزو کرتے پھریں۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں مانے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

7218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَاغِبٌ رَاهِبٌ، وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا، لَا لِي وَلَا عَلَيَّ، لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ اپنا خلیفہ کیوں مقرر نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ رغبت اور ڈر رہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری پر نجات پاؤں، نہ ثواب ملے نہ عذاب، لہٰذا زندگی میں یا موت کے بعد کیوں اس کا بوجھ اٹھاؤں؟

7219 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَنَا، يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ، فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم ﷺ کے وصال کا دوسرا دن تھا۔ پس انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے کوئی کلام نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ عرصہ دراز ظاہری حیات سے وابستہ رہیں گے اور ہمارے بعد وصال فرمائیں گے اب جبکہ محمد

7218- صحیح مسلم:4690

7219- انظر الحدیث:7269

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَانِيَ اثْنَيْنِ، فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ العَامَّةِ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ: اصْعَدِ المِنْبَرَ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ المِنْبَرَ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً

مصطفیٰ ﷺ کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو۔ یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو چلایا۔ بیشک حضرت ابوبکر ہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آ ئیے۔ وہ مسلسل یہی کہتے رہے، حتیٰ وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

7220 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ المَوْتَ، قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور وہ کسی کے متعلق آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اسے دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

7221 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ، حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ

طارق بن شہاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سوجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

7220- راجع الحدیث:3659

000- باب

7222,7223 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا، فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

قریش سے بارہ امراء ہوں گے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امیر بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

52- بَابُ إِخْرَاجِ الخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ البُيُوتِ بَعْدَ المَعْرِفَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

جھگڑا کرنے والوں اور مشکوک لوگوں کو پہچاننے پر انہیں گھروں سے نکال دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

7224 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ العِشَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو یہ علم ہو کہ ایک بڑی سی ہڈی مل جائے گی یا کھر کا درمیانہ گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شامل ہو جائے۔

53- بَابٌ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ المُجْرِمِينَ وَأَهْلَ المَعْصِيَةِ مِنَ الكَلاَمِ مَعَهُ

کیا امام مجرموں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے

7222,7223- صحیح مسلم: 4683

7224- راجع الحدیث: 644

وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ

7225- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ. وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا. فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا

منع کرسکتا ہے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہوگئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس دن تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

7225- راجع الحدیث:2757

بسم الله الرحمن الرحيم

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

7226 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ، مَا تَخَلَّفْتُ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تمناؤں کا بیان

آرزو کرنے کے متعلق اور شہادت کی آرزو کرنا

ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے کو برا جانتے ہیں مگر اسباب کی کمی کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکتے اور کوئی ایسی چیز میرے پاس نہیں ہے جس پر انہیں سوار کروں تو میں کبھی۔ (غزاوات میں شریک ہونے سے) پیچھے نہ رہتا۔ میری خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

7227 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلاَثًا أَشْهَدُ بِاللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین دفعہ دہراتے۔

7226- راجع الحديث:36

7227- راجع الحديث:36

2-بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا

7228- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا، لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ - لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ - أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ

بھلائی کی آرزو

فرمان نبوی ﷺ: اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر بھی سونا ہوتو میں چاہتا ہوں کہ تین روز بھی میرے پاس نہ گزریں مگر ان دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو، سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لوں، جبکہ اس کے قبول کرنے والے مجھے مل جائیں۔

3-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ

7229- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا

فرمانِ نبوی ﷺ کہ مجھے اپنے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

7230- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور ۴ ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنالیں سوائے ان کے جن کے پاس قربانی ہو، راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آگئے اور ان کے پاس

7228- راجع الحديث:2389

7229- راجع الحديث:294

7230- راجع الحديث:1651,1557

وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ . قَالَ: وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ: لاَ، بَلْ لِأَبَدٍ . قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لاَ تَطُوفُ، وَلاَ تُصَلِّي، حَتَّى تَطْهُرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ

قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کی نیت کر لی جس کی رسول اللہ ﷺ نے کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنا معاملہ پہلے جانتا ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچنے پر حضرت عائشہ حائضہ تھیں، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے حتیٰ کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحاء میں اترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ حج اور عمرہ کر کے اور میں صرف حج کر کے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ذی الحجہ میں ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

4- بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَ كَذَا وَكَذَا

نبی کریم ﷺ کا قول مبارک: کاش! یوں ہوتا

7231- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک شب نبی کریم ﷺ کو نیند نہ آئی تو فرمایا۔ کاش! آج کی شب میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص میری نگرانی کرے۔ اسی اثناء میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ

7231- راجع الحديث: 2885

سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلاَحِ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ ، قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلاَلٌ:

[البحر الطويل]

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ،

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ سو گئے، حتیٰ کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ
لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

پس میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات بتائی۔

5- بَابُ تَمَنِّي القُرْآنِ وَالعِلْمِ

قرآن کریم اور علم کی آرزو

7232- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔

7232م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهَذَا

قتیبہ نے بھی جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

6- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

کون سی آرزو مکروہ ہے

{وَلاَ تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا} [النساء: 32]

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ۵، النسآء ۳۲)

7233- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

7232م- راجع الحديث: 5026

7233- راجع الحديث: 5671، صحيح مسلم: 6757

الأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَتَمَنَّوُا المَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ

روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔ ''موت کی آرزو نہ کیا کرو''۔ ورنہ ضرور میں موت کی آرزو کرتا۔

7234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ نَعُودُهُ، وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ، لَدَعَوْتُ بِهِ

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

7235 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ المَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر برا ہے تو ہوسکتا ہے کہ شاید توبہ کرلے۔

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

آدمی کا یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

7236 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، إِنَّ الأُلَى - وَرُبَّمَا قَالَ: المَلاَ - قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی اٹھاتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے شکم مبارک کی سفیدی کو چھپا دیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، إِنَّ الأُلَى، وَرُبَّمَا قَالَ: المَلَا، قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا''۔ لفظ ابینا کے وقت آپ

7234- راجع الحديث: 5672

7235- راجع الحديث: 5673,39

7236- راجع الحديث: 2836

8-بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ العَدُوِّ

وَرَوَاهُ الأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7237 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللهَ العَافِيَةَ

9-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً} [هود: 80]

7238 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ المُتَلاَعِنَيْنِ فَقَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

7239 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعِشَاءِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللهِ، رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ

آواز بلند فرما لیتے۔

دشمن سے مقابلے کی تمنا کرنا مکروہ ہے

اس کو اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

ابو النضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب نے ان کے لیے خط لکھا۔ جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کیا کرو۔

اگر کا جائز استعمال

ترجمہ کنزالایمان: اگر میرا تم پر بس چلتا۔ (آیت)

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو رجم کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز کے لیے تاخیر فرمادی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی

7237- راجع الحديث: 2818,2735

7238- راجع الحديث: 6855,5310

7239- راجع الحديث: 571

بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَقَدَ النِّسَاءُ وَالوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ المَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ، وَقَالَ عَمْرٌو، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، يَمْسَحُ المَاءَ عَنْ شِقِّهِ، وَقَالَ عَمْرٌو: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ،وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امت کی یا لوگوں کی دشواری کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج ، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں اتنی تاخیر فرما دی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا۔ آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا۔ ابن لمنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔

7240- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

عبدالرحمٰن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

7241 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ المُتَعَمِّقُونَ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے

7240- راجع الحديث:887

7241- راجع الحديث:1961 صحيح مسلم:2566

تَعَمَّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب رکھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7242- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: أَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ آئے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھہر کر نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

7243- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، قَالَ: فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں، میں نے عرض کی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں داخل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لیے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا، جس کے سبب مجھے خوف ہے کہ ان کے دل نا پسند کریں گے ورنہ میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

7244- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

7242- راجع الحدیث:1965

7243- راجع الحدیث:1584,136

7244- راجع الحدیث:3779

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ، - أَوْ شِعْبَ الأَنْصَارِ -

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری دوادی یا گھاٹی میں تو میں انصا کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

7245 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الشِّعْبِ

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے گھاٹی کے بارے میں روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

7245- راجع الحديث:4330

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

95- كِتَابُ أَخْبَارِ الآحَادِ

اکیلی خبروں کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الأَذَانِ وَالصَّلاَةِ وَالصَّوْمِ وَالفَرَائِضِ وَالأَحْكَامِ

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلَوْلاَ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ} [التوبة: 122]، وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا} [الحجرات: 9]، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلاَنِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الآيَةِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا}، وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۲) اور ایک شخص پر بھی گروہ کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (پ ۲۶، الحجرات ۹) پس دو شخص بھی اس کے معنی میں داخل ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔ (پ ۲۶، الحجرات ٦) اور جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کے بعد ایک امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی طرف پھیر دے۔

7246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ،

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند نوجوان نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم ﷺ بڑے نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت فرمایا کہ ہم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو بتادیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی جانب چلے جاؤ اور ان میں جا کر رہو۔

7246- راجع الحدیث: 638,630

وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ. - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لاَ أَحْفَظُهَا، - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

انہیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینا۔ پھر کئی باتیں فرمائیں، جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہیے کہ تمہاری امامت کرے۔

7247 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا - وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لیے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

7248 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ بِلاَلًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بلال کچھ رات ندا کرتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

7249 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے مزید کیے۔

7247- راجع الحدیث: 621

7248- راجع الحدیث: 617

7249- راجع الحدیث: 404,401

7250- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلاَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو اليَدَيْنِ؟، فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ، ثُمَّ رَفَعَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں، پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے بھی طویل، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا، پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھالیا۔

7251- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ مسجد قباء صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر آج رات قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کعبۃ اللہ کے سامنے چہرہ کرو پس اس طرف رخ کرلیا حالانکہ ان کے چہرے شام کی جانب تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے۔

7252- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا} [البقرة: 144]، فَوُجِّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ نے تقریباً سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کو علم تھا کہ کعبہ کی جانب چہرہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

7250- راجع الحدیث: 714,482

7251- راجع الحدیث: 403

7252- راجع الحدیث: 399,40

عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلاَةِ العَصْرِ

(پ ۲، البقرہ ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی جانب چہرہ مبارک پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی جانب رخ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

7253- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الأَنْصَارِيَّ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ - وَهُوَ تَمْرٌ -، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ، قُمْ إِلَى هَذِهِ الجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت ابوطلحہ انصاری، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حجرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو کر ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا ایک دستہ لیا اور مٹکوں کے نیچے مار مار کر سب توڑ دیے۔

7254 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا: بہت جلد میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم ﷺ کے صحابہ اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

7255 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ ہیں۔

7253- راجع الحدیث: 5582,2464

7254- انظر الحدیث: 3745

7255- راجع الحدیث: 3744

أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ

7256 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوتا وہ اسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوسکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتا دیتا۔

7257 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک آدمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس کے اندر داخل ہوجاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہوجاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ گناہ کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔

7258,7259 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم ان کے والد ماجد صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات کو بتایا کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے نبی

7256- راجع الحديث: 4913,89

7257- راجع الحديث: 4340

7258,7259- راجع الحديث: 2314

رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7260 - وحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ. فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، - وَالعَسِيفُ: الأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الوَلِيدَةُ وَالغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ابن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نے کھڑے ہو کر عرض کی:۔ یارسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اس کے مخالف نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اس نے سچ کہا، اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت عطا فرمایئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو رجم کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور اسے انیس! یہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص تھے تم صبح اس عورت کے پاس جانا! اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دینا چنانچہ اگلی صبح حضرت انس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

2- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور ﷺ نے خبر لانے کے لیے

7260- راجع الحديث:2314

وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

7261 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثَلاَثًا، فَقَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَقَالَ: فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا - فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا - قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ مِنْهُ، كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ، قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ، وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اکیلے روانہ فرمایا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خندق کے دن نبی کریم ﷺ نے لوگوں کا پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر انہیں پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس ابن المنکدر سے یاد کیا ہے اور ان سے ایوب نے کہا۔ آپ ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں کیونکہ آپ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے دن کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

3- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ} [الأحزاب: 53] فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ

7262 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔

-7261 انظر الحديث: 2847,2846

-7262 راجع الحديث: 3693,3674

حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ البَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

پھر ایک شخص آیا اور اس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔

7263 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَغُلاَمٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ ﷺ کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔

4- بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

نبی ﷺ امراء اور قاصدوں کو ایک ایک کر کے روانہ فرمایا کرتے تھے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دحیہ کلبی کو مکتوب مبارک دے کر حاکم بصرہ کے پاس روانہ فرمایا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

7264 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مکتوب مبارک کسریٰ کے لیے روانہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے

7263- راجع الحدیث:4913،89

7264- راجع الحدیث:64

إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ المُسَيِّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں۔

7265- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ: أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ، أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ - أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسلم کے ایک شخص سے فرمایا: اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کردو کہ آج عاشورے کے دن جس نے کچھ کھالیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے۔

5- بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ العَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

نبی ﷺ کی عرب کے وفود کو وصیت کہ یہ بات اپنے پیچھے والوں تک پہنچادیں

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے۔

7266- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لِي: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الوَفْدُ؟ قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالوَفْدِ - أَوِ القَوْمِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الأَشْرِبَةِ، فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟

ابوجمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ کن کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا فرمایا کہ اس وفد اور قوم کو خوش آمدید۔ یہ نہ رسوا ہوں نہ نادم۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمایئے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتادیں۔ پھر انہوں نے پینے کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا

7265- راجع الحدیث: 1924

7266- راجع الحدیث: 53

قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ- وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ - وَتُؤْتُوا مِنَ المَغَانِمِ الخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ: الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ ، قَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونبے سبز لاکھی برتن، دال کے برتن اور رکھودی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں النقیر کی جگہ المقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے پیچھے والوں تک بھی پہنچا دینا۔

6-بَابُ خَبَرِ المَرْأَةِ الوَاحِدَةِ

ایک عورت کی خبر

7267- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ العَنْبَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا، مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ، فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا أَوِ اطْعَمُوا، فَإِنَّهُ حَلَالٌ- أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ- وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي

توبۃ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے مرسلا روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تقریباً دو یا ڈیڑھ صحبت اٹھائی ہے۔ پس میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ حاضر خدمت تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے ۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے راوی کو اس میں شبہہ ہے کہ لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

☆☆☆☆☆

7267- صحیح مسلم: 5007,5006، سنن ابن ماجہ: 26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

96- كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

000- باب

7268- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا

7269- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ، الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا

باب

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہود میں سے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی۔ ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ ۶، المائدہ ۳) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے دن جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس صبح کو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا: اما بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اس چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کو راستہ دکھایا۔

7268- راجع الحديث: 45

7269- راجع الحديث: 7219

7270 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے چمٹا لیا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم سکھا دے۔

7271 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا، أَنَّ أَبَا المِنْهَالِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِيكُمْ - أَوْ نَعَشَكُمْ - بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَعَ هَاهُنَا يُغْنِيكُمْ، وَإِنَّمَا هُوَ نَعَشَكُمْ يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الاِعْتِصَامِ

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں، اسلام اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے ذریعے غنی کر دیا یا مالا مال کر دیا۔

7272 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَتَبَ إِلَى عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأُقِرُّ لَكَ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لیے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اپنی استطاعت کے مطابق آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

1- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ

فرمان نبوی ﷺ مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے

7273 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

7270- راجع الحدیث:75

7271- راجع الحدیث:7112

7272- راجع الحدیث:7203

7273- راجع الحدیث:2977

فِي يَدِي ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا، أَوْ تَرْغَثُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا ان سے نفع حاصل کر رہے ہو یا اسی کے مشابہہ کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

7274 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ، أَوْ آمَنَ، عَلَيْهِ البَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر اسے جتنے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی قرآن کریم، ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری جانب فرمائی پس مجھے امید ہے کہ بروز قیامت میری پیروی کرنے والے ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

2-بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} [الفرقان: 74] قَالَ: أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا، وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلاَثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنز الایمان: اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (پ ۱۹، الفرقان ۷۴) فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں وہ یہ کہ سنت کو سیکھیں اور اس کے بارے میں علم حاصل کریں۔ اور قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس کے بارے میں پوچھیں اور لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائیں۔

7275- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا المَسْجِدِ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اسی بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ذرا بھی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں بانٹ دوں میں

7274- راجع الحدیث: 4981

7275- راجع الحدیث: 1594

الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟ ... قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ، قَالَ: هُمَا الْمَرْءَانِ يُقْتَدَى بِهِمَا

نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں ؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں صاحبوں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

7276 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَأَلْتُ الأَعْمَشَ، فَقَالَ: عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

فائدہ: اعتصام عَصْمٌ سے بنا، معنے منع اور روک۔ پاک دامنی کو اسی لیئے عصمت کہتے ہیں کہ وہ گناہوں سے روک دیتی ہے۔ اس کے لغوی معنے ہیں مضبوط پکڑنا چھوٹنے اور بھاگنے سے روک لینا۔ اصطلاح شریعت میں حقانیت پر اعتقاد اور اس پر ہمیشہ عمل کرنے کو اعتصام کہا جاتا ہے۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے اور سنت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے فرمان اور وہ افعال اور احوال ہیں جو مسلمانوں کے لیئے قابل عمل ہیں، حضور کے یہ افعال شریعت کہلاتے ہیں اور احوال شریف طریقت۔ صوفیاء کے نزدیک حضور کے جسم شریف کے حالات شریعت ہیں، قلب کے حالات طریقت، روح کے احوال حقیقت، اور سر کے حالات معرفت، سنت ان سب کو شامل ہے۔ خیال رہے کہ حضور کی خصوصیات سنت نہیں لہذا نو بیویاں نکاح میں رکھنا، اونٹ پر طواف کرنا، منبر پر نماز پڑھانا وغیرہ اگر چہ حضور کے افعال کریمہ ہیں، لیکن ہمارے واسطے نا قابل عمل۔ ہر سنت حدیث ہے ہر حدیث سنت نہیں، اسی لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں سنت فرمایا حدیث نہ فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" یہ نہ فرمایا بِحَدِيثِي، نیز ہمارا نام بحمدہ تعالیٰ اہل سنت یعنی ساری سنتوں پر عامل اہل حدیث نہیں، کیونکہ ساری حدیثوں پر کوئی عمل نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی اہل حدیث ہوسکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ شریعت کے دلائل چار ہیں قرآن، سنت، اجماع امت اور قیاسِ مجتہد، لیکن کتاب وسنت اصل اصول ہیں اور اجماع وقیاس ان کے بعد کہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ مل سکے تو ادھر رجوع کرو، نیز قیاس قرآن وسنت کا مظہر ہے۔ اس لیئے مصنف نے صرف کتاب وسنت کا ذکر کیا ان دونوں کا ذکر نہیں کیا ورنہ وہ دونوں بھی اشد ضروری ہیں۔ خلافت صدیقی اور فاروقی اجماع امت سے ہی ثابت ہے اور ان کا انکار کفر۔ باجرہ اور چاولوں میں سود حرام ہے مگر کتاب وسنت میں اس کا ذکر نہیں، قیاس سے حرمت ثابت ہے اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ اول و دوم ۲ میں دیکھو۔ کتاب وسنت سمندر ہے کسی امام کے جہاز میں بیٹھ کر اس کو طے کرو۔ کتاب وسنت طب ایمانی کی دوائیں ہیں کسی طبیب روحانی یعنی امام مجتہد کے مشورے سے انہیں استعمال کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۸)

-7276 راجع الحدیث: 6497

7277 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ مُرَّةَ الهَمْدَانِيَّ، يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ، وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی اور برے کام دین میں اختراع ہیں اور تم سے کیا گیا وعدہ پورا ہوکر رہے گا اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

7278,7279 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

7280 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

7281 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَتْ مَلاَئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ العَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا، فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ العَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص

7277- راجع الحديث:6098

7278,7279- راجع الحديث:2314

كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ المَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ المَأْدُبَةِ. فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ العَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ الجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ جَابِرٍ، خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دستر خوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دستر خوان سے کھانا کھاسکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجئے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفےٰ ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی محمد مصطفےٰ ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتیبہ لیث، خالد، سعید بن ابو ہلال نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے۔

7282 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: يَا مَعْشَرَ القُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلاَلًا بَعِيدًا

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو! سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں طرف جھکے تو گمراہ ترین ہو جاؤ گے۔

7283 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ العُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوا، فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے میں تمہیں صاف طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس

7283- راجع الحديث:6482

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الحَقِّ

کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے خوب غارت گری کی۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

7284,7285 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ العَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ . فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ . قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ.

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہٰذا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے قتال رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے ضرور قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبداللہ، لیث نے عناقا کہا

7284,7285- انظر الحديث: 1400,1399

اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

7286- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ القُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ؟ قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ، قَالَ: يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الجَزْلَ، وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ، حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الحُرُّ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ} [الأعراف: 199]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلاَهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں رہا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی ہوتے تھے خواہ وہ عمر رسیدہ ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہاری اس امیر کی بارگاہ تک پہنچ ہے؟ اگر ایسا ہے تو میری حاضری کی اجازت لے لینا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب! نہ آپ ہمیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا اور ارادہ کیا کہ ان پر جھپٹیں مگر حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ۹، الاعراف ۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر اس کے حکم سے ذرا آگے نہ بڑھے اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رک جانیوالے تھے۔

7287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے

7286- راجع الحديث:4642

7287- راجع الحديث:86

وَالنَّاسُ قِيَامٌ، وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي القُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَأَمَّا المُؤْمِنُ - أَوِ المُسْلِمُ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ، فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ، وَأَمَّا المُنَافِقُ - أَوِ المُرْتَابُ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی علامت ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری جانب وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کی طرح سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے علم نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے پاس صاف نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے علم نہیں کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

7288- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلاَفِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے ہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سے سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو مقدور بھر اس کی تعمیل کرو۔

3- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لاَ يَعْنِيهِ

زیادہ سوال اور بیکار تکلف برا ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ایسی

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة:101]

باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔(پ ۷، المائدہ ۱۰۱)۔

7289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ المُقْرِئُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ المُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے اس چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہیں تھی لیکن آل کے سوال کرنے کے سبب حرام کردی گئی۔

7290 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي المَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلاَةِ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بوریئے کا ایک حجرہ تیار کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں۔ فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں حتیٰکہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہوجائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہٰذا اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے ہے فرض نماز کے۔

7291 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ المَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ:

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا۔ جب لوگوں نے سوالات کی کثرت کردی تو آپ کو جلال آگیا اور فرمایا۔ جو چاہو پوچھ لو چنانچہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر

7289- صحیح مسلم: 6069,6070,6071' سنن ابو داؤد: 4610

7290- راجع الحدیث: 731

7291- راجع الحدیث: 92

يَارَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ. ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ. فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الغَضَبِ قَالَ: إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

عرض کی: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال کے آثار دیکھے تو عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

7292 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى المُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ المَالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ البَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ کی بزرگی تجھے نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ فضول باتیں کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے اور بغیر حاجت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

7293 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

7294- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج غروب ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر رونق افروز ہوئے

7292- راجع الحدیث: 844

7294- راجع الحدیث: 93، صحیح مسلم: 6075

خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى المِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ البُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي سَلُونِي، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا، فِي عُرْضِ هَذَا الحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ

اور قیامت کا ذکر فرمایا اور ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ بہت رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہا ہوگا؟ فرمایا کہ جہنم میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کی۔ ہم اللہ کے رب ہونے۔ اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

7295 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ فُلاَنٌ، وَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ} [المائدة: 101] الآيَةَ

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوایسی باتیں نہ پوچھو جوتم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (پ ۷، المائدہ ۱۰۱)۔

7295- راجع الحدیث: 4621,93

7296 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ مسلسل پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

7297 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ، لاَ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا القَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي} [الإسراء: 85]

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک کا شاخ سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے نہیں پوچھو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو القاسم! ہمیں روح کے متعلق بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر یوں دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا حتیٰ کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵)۔

4-بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اتباع کرنا

7298 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔

7297- راجع الحديث:125

7298- راجع الحديث:5865

خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

5-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي العِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالبِدَعِ

تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت بری ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {يَا أَهْلَ الكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الحَقَّ} [النساء: 171]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ۔ (پ ۵، النسآء ۳۲)

7299 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُوَاصِلُوا، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، قَالَ: فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَأَخَّرَ الهِلاَلُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن ملا دیئے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ دن اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

7300 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک صحیفہ لٹک رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ

7299- راجع الحديث:1965

7300- راجع الحديث:1870

كِتَابُ اللهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا، وَإِذَا فِيهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا، وَإِذَا فِيهَا: مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا

صحیفہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالتے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ شخص بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

7301 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ، وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے بچتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے بچتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا خوف مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

7302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَادَ الخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ، أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین شخص یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہلاک ہو جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی جانب اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی جانب۔ پس

7301- راجع الحدیث: 6101

7302- راجع الحدیث: 4367

لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلاَفِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ. فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ} [الحجرات: 2] إِلَى قَوْلِهِ {عَظِيمٌ} [الحجرات: 3]. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بلند ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات ۲۔۳) ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی دھیمی آواز سے کرتے کہ سننے میں نہ آتی حتیٰ کہ سمجھی جا سکے۔

7303- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ البُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی علالت کے دوران رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ "حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔" آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے

7303- راجع الحدیث: 679,189

الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ« . فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حضرت یوسف کے ہم نشینوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے آپ سے بھلائی نہ پائی۔

7304 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ العَجْلاَنِيُّ، إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ، سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ، وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ المَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى القُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ: »قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا« فَدَعَا بِهِمَا، فَتَقَدَّمَا، فَتَلاَعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دیکھے اور اسے قتل کردے تو کیا آپ اسے قصاص میں قتل کردیں گے؟ اے عاصم! مجھے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر کے بتایئے چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا پوچھنا پسند نہ فرمایا اور برا جانا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات کے پوچھنے کو پسند نہیں فرمایا پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا پس یہ حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل فرمادی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق وحی نازل فرمادی ہے۔ چنانچہ

7304- راجع الحدیث:423

وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »انْظُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا« فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الأَمْرِ المَكْرُوهِ

آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آگئے تو ان سے لعان کروایا۔ پھر حضرت عویمر نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا لہذا وہ اس عورت سے علیحدہ ہو گئے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پا گئی نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ خیال رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد مثل حرۃ بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں اس شخص نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ کا بڑی بڑی آنکھوں والا اور موٹے سرین والا ہو تو میرے خیال میں آدمی نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے پس عورت کے پیٹ سے بھونڈی شکل والا بچہ پیدا ہوا۔

7305 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ، قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ العَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا، فَقَالَ الرَّهْطُ: -عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ-: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، فَقَالَ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ«

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کا دربان یرفا آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پس وہ اندر داخل ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے دونوں نے ایک دوسرے کے لیے سخت الفاظ کہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ

7305- راجع الحدیث: 3094

يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ} [الحشر: 6] الآيَةَ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ: هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا

کر کے ایک کو دوسرے سے نجات دلا دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہریئے میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے"۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مراد لیتے تھے جماعت نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس بات کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فئے کے مال میں رسول اللہ ﷺ کو خصوصیت عطا فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورۃ الحشر ۲۸، آیت ۶) پس یہ خاص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور ان کے درمیان تقسیم فرماتے رہے حتیٰ کہ اس میں سے یہی مال۔ بچا اور نبی کریم ﷺ اسی مال سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور باقی کو کولے کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اپنی حیات مبارکہ میں یہی معمول رہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے

جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ، لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

فرمایا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر تصرف فرمایا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کا کہنا ہے کہ ابوبکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں صادق، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق پیروی کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنے خسر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اسے چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کے سپرد کر دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے اور آپ کے سپرد کرنے سے پہلے جیسے میں نے کیا آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہمارے سپرد کر دیجئے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کے سپرد کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کے سپرد کر دیا؟ جماعت نے کہا۔ ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کے سپرد کر دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور

فیصلہ چاہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں قیامت تک اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا اگر آپ اس سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے کیونکہ اس کا نظام سنبھالنے کے لیے میں کافی ہوں۔

6-بَابُ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا
رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے

اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

7306 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ آوَى مُحْدِثًا»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا: ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات شروع کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے اواوی محدثا کہا۔

7-بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ القِيَاسِ

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کا ذکر

{وَلاَ تَقْفُ} [الإسراء: 36] «لاَ تَقُلْ» {مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ} [هود: 46]

ولا تقف یعنی وہ بات نہ کہو جو تم نہیں جانتے۔

7307 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ لاَ يَنْزِعُ العِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرما دینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے

7306- راجع الحدیث:1867

7307- راجع الحدیث:100

قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ، فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ»، فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ سے بیان کی پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کو توثیق کراؤ جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں بتایا۔ پس انہوں نے متعجب ہو کر فرمایا: خدا کی قسم، عبداللہ بن عمر نے اسے یاد رکھا ہے۔

7308 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، سَمِعْتُ الأَعْمَشَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ، هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُولُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، غَيْرَ هَذَا الأَمْرِ» . قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ «شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ»

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے دریافت کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ اعمش ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! دین کے سامنے میں اپنی رائے کو کمتر جانو اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے دن دیکھ لی تھی۔ اگر میری استطاعت ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو رد کر سکتا تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ یہ ہمیں ڈرائیں بلکہ اس لیے کہ جس کام کا ہمیں علم ہے اس میں آسانی پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شریک ہوا اور وہ بری صف آرائی تھی۔

8- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ جب تک وحی نازل نہ ہوتی کچھ نہ

7308- راجع الحدیث: 3181

يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الوَحْيُ، فَيَقُولُ: «لاَ أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلاَ بِقِيَاسٍ

فرماتے اور فرماتے میں نہیں جانتا حتیٰ کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ} [النساء: 105] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ

جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور ﷺ سے روح کے متعلق دریافت کیا گیا تو خاموش ہو گئے حتیٰ کہ وحی نازل ہوئی۔

7309 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ - كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ - كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ - قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ: «آيَةُ المِيرَاثِ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں علیل پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر غشی طاری تھی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ پس میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ میں اپنے مال میں کیا کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

9- بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلاَ تَمْثِيلٍ

حضور ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی

7310 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مرد تو آپ کے پاس حاضر ہو کر ارشادات عالیہ سن

7309- راجع الحديث: 5651

7310- راجع الحديث: 101

الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ: »اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا«، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: »مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاَثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ«. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوِ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: »وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ«

جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی جانب سے کوئی دن معین فرمادیں، تاکہ اس دن ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں دن اور فلاں مقام پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ اکٹھی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور نہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کو اولاد میں سے تین بچے آگے گزر جائیں مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو کے متعلق کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات اس نے دوسری دفعہ بھی کہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اور دو بھی، اور دو بھی، اور دو بھی،

10- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الحَقِّ« يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ العِلْمِ "

فرمان نبوی ﷺ میری امت کا ایک گروہ کبھی مغلوب نہ ہوگا غالب رہے گا، وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہل علم ہیں

7311 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لاَ يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ«

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ کبھی مغلوب نہ ہوگا غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

7312 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

حضرت معاویہ ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے اور اس امت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا حتیٰ کہ قیامت

7311- راجع الحدیث: 3640، صحیح مسلم: 4929,4928

7312- راجع الحدیث: 3641,71

وَيُعْطِي اللَّهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ: حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ"

آ جائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

11- بَابٌ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا} [الأنعام: 65]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے

7313 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» ، {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65] قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». فَلَمَّا نَزَلَتْ: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} [الأنعام: 65] قَالَ: «هَاتَانِ أَهْوَنُ- أَوْ أَيْسَرُ-»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) تو آپ نے کہا کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں: یا تمہارے پاؤں کے تلے سے؛ تو آپ نے کہا کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں؛ پھر نازل ہوئی: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) فرمایا یہ دونوں باتیں زیادہ سہل ہیں۔

12- بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ

جو معلوم کو واضح سے تشبیہ دے کر اللہ کا حکم بیان کرے تو سائل کو سمجھ آ جائے

7314- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟» ، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» ، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا» ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِرْقٌ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اس کا باپ ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے۔ کہا کہ ان میں کچھ بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض کی کہ

7313- راجع الحدیث: 4628، سنن ترمذی: 3065

7314- راجع الحدیث: 5305، صحیح مسلم: 3747، سنن ابو داؤد: 2262

نَزَعَهَا، قَالَ: »وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ«، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

یا رسول اللہ! یہ رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اسی رگ نے بچے کو نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

7315- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: »نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟«، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: »اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ«

سعید جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ کیونکہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو ان کے اس قرض کو ادا کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ القُضَاةِ

قاضیوں کے اجتہاد سے متعلق

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ: {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [المائدة: 45] »وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا« لاَ يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةِ الخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ العِلْمِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ٦، المائدہ ٤٥) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صاحب حکمت کی مدح فرمائی ہے جو حکم بھرے فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی جانب سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء سے مشورے کرے اور اہل علم سے پوچھے۔

7316- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور راہ خدا میں مال لٹانے کی توفیق عطا فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اس سے فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

7315- راجع الحديث:1852

7316- راجع الحديث:73

7317 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ، هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ«، فَقَالَ: لاَ تَبْرَحُ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ ؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ املاص زناں کے متعلق دریافت کیا جو یہ ہے کہ عور پیٹ پر پتھر مارا گیا جس سے اس کا بچہ گر گیا۔ چنانچہ نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے؟ جس اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کچھ سنا ہو؟ میں کہ وہ میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ: نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں غلام یا لونڈی تاوان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ آپ اس وقت تک یہاں سے خلاصی نہ پا سکیں جب تک اپنی گواہ پیش نہ کریں۔

7318 - فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ، فَشَهِدَ مَعِي: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ« تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ

چنانچہ میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ مل گئے انہیں ساتھ لے آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی اس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابو ان کے والد ماجد، عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

14- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ«

فرمانِ نبوی ﷺ لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے

7319 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ« فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: »وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مر کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں کہ میری امت پہلی امتوں کی باتوں کو نہ اپنا لے کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں یہی تو ہیں۔

7317- راجع الحديث: 6905

7318- راجع الحديث: 7317،6906

7320 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ، مِنَ اليَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اليَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کی اتباع کرنے لگو گے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہوتے۔

15- بَابُ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلاَلَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

گمراہی کی جانب بلانا یا براطریقہ ایجاد گناہ ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ} [النحل: 25] الآيَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں۔ (پ ۱۴، النحل ۲۵)

7321 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا - لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ أَوَّلًا»

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے سب سے قتل کرنا ایجاد کیا۔

16- بَابُ

باب

مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ العِلْمِ، وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الحَرَمَانِ مَكَّةُ، وَالمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ، وَالأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمِنْبَرِ وَالقَبْرِ

جس کا نبی ﷺ نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر اتفاق کیا اور علمائے حرمین کا جس پر اجماع ہے۔ اور مکہ اور مدینہ منورہ میں نبی ﷺ اور مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر شریف روضہ اطہر۔

7320- راجع الحديث: 3456

7321- راجع الحديث: 3335

7322- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا»

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس اس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے۔ تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اسی طرح گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

7323- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِمِنًى: لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ: إِنَّ فُلاَنًا يَقُولُ: لَوْ مَاتَ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلاَنًا، فَقَالَ عُمَرُ: «لَأَقُومَنَّ العَشِيَّةَ، فَأُحَذِّرَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ»، قُلْتُ: لاَ تَفْعَلْ، فَإِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ، يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ، فَأَخَافُ أَنْ لاَ يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا، فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ، فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ دَارَ الهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم پڑھاتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں فرمایا۔ کاش! آپ امیر المومنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو ان کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کے پاس زیادہ تر عام لوگ اکٹھا ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو درست طور پر پیش نہیں کریں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے کا

7322- راجع الحدیث: 7209,1883

7323- راجع الحدیث: 2462

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا. فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ»

انتظار فرمایئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع کر کے جو مہاجرین و انصار ہیں بیان کریں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کے درست مطلب لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

7324 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ، فَقَالَ: «بَخْ بَخْ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي، وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ، وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ»

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے گیسری رنگ میں رنگ ہوئے دو کتان کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابوہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں میرا حال یہ تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان چلتا ہوا غش کھا کر گر پڑتا تھا۔ گزرنے والے میری گردن پر پیر رکھ کر گزر جاتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے تھے، حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک کے سبب یہ حال ہو جاتا تھا۔

7325 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَهِدْتَ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ، «فَأَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلاَ إِقَامَةً، ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ» فَجَعَلَ النِّسَاءُ

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ عید کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم عمری کے سبب میں حاضر نہ ہو سکتا تھا۔ پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے نزدیک تھا۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان

7324- سنن ترمذی: 2367

7325- راجع الحدیث: 863,98

يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، »فَأَمَرَ بِلاَلًا فَأَتَاهُنَّ«، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی جانب اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصولی کر کے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

7326- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا«

عبداللہ بن دینار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

7327- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: »ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي، وَلاَ تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنے ذکر کو ناپسند کرتی ہوں۔

7328- وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، فَقَالَتْ: »إِي وَاللَّهِ« . قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ: »لاَ وَاللَّهِ، لاَ أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا«

ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرماتیں۔ خدا کی قسم، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

7329- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

7326- انظر الحديث: 1191، صحيح مسلم: 3383

7327- راجع الحديث: 1391

7328- راجع الحديث: 7327

7329- راجع الحديث: 548

مَالِكٍ: »أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي العَصْرَ، فَيَأْتِي العَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ«، وَزَادَ اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ: وَبُعْدُ العَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلاَثَةٌ

لیث نے یونس سے اتنا زائد روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

7330 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ الجُعَيْدِ، سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: »كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ اليَوْمَ، وَقَدْ زِيدَ فِيهِ« سَمِعَ القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الجُعَيْدَ

جعید بن عبدالرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا اور اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

7331 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ« يَعْنِي أَهْلَ المَدِينَةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

7332 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ »أَنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الجَنَائِزُ عِنْدَ المَسْجِدِ«

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ اس جگہ پر جہاں مسجد کے نزدیک جنازے رکھے جاتے ہیں۔

7333 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: »هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ

عمرو مولیٰ مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ احد ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت

7330- راجع الحديث: 6712,1859

7331- راجع الحديث: 2130

7332- راجع الحديث: 1329

7333- راجع الحديث: 2889,371

إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا« تَابَعَهُ سَهْلٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ

ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں سنگلاخ کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7334 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ: »أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ المَسْجِدِ مِمَّا يَلِي القِبْلَةَ وَبَيْنَ المِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ«

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی جانب قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

7335 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي«

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

7336 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ »سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الخَيْلِ، فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا، وَأَمَدُهَا إِلَى الحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ« وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تربیت یافتہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تربیت یافتہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الواع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مقابلہ کرنے والون میں شامل تھے۔

7337 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَابْنُ إِدْرِيسَ، وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادریس، ابن غنیۃ، ابوحیان روایت کی کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

7334- راجع الحديث:496

7335- راجع الحديث:1888,1196

7336- راجع الحديث:420

7337- راجع الحديث:4619,2869

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

7338- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، «سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

7339- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدْ «كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا المِرْكَنُ، فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میرے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سب اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

7340- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ،

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے۔

7340م- وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ»

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیم کے قبائل کے خلاف ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی۔

7341,7342- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ المَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، فَقَالَ لِي: " انْطَلِقْ إِلَى المَنْزِلِ، فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَسَقَانِي سَوِيقًا، وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا، وَصَلَّيْتُ فِي

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے ان کی مسجد

7339- راجع الحديث: 250

7340- راجع الحديث: 2294

7340م- راجع الحديث: 1001

7341,7342- انظر الحديث: 3814

مَسْجِدِهِ

7343- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، وَهُوَ بِالعَقِيقِ، أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الوَادِي المُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ " وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: «عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ»

میں نماز پڑھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھنے اور کہیے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عمرۃ فی حجۃ کے لفظ روایت کیے ہیں۔

7344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ، وَذَا الحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ المَدِينَةِ» . قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَلِأَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمُ» ، وَذُكِرَ العِرَاقُ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لیے، جحفہ اہل شام کے لیے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن کے لیے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دنوں عراق نہ تھا۔

7345- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ "

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ چنانچہ کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔

17- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں

7346- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

7343- انظر الحدیث: 1534

7345- راجع الحدیث: 1535،483

7346- راجع الحدیث: 4069

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: »اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَلَكَ الحَمْدُ فِي الآخِرَةِ« ، ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا« ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے: اللھم ربنالك الحمد آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۲۸)

18- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ تُجَادِلُوا أَهْلَ الكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} [العنكبوت: 46]

ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۱۵، الکھف ۵۴)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت ۴۶)

7347- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ -عَلَيْهَا السَّلاَمُ- بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: »أَلاَ تُصَلُّونَ؟« . فَقَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ، يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "يُقَالُ: مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ "، وَيُقَالُ

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔ کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے دستِ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ اسی وقت واپس لوٹ گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا پیٹھ پھیر کر جارہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرمارہے ہیں۔ ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت ۴۶) امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکنے والا آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ الثقب نارک اپنی

7347- راجع الحديث: 1127

{الطَّارِقُ} [الطارق: 2] : »النَّجْمُ« ، وَ {الثَّاقِبُ} [الطارق: 3] : »المُضِيءُ« ، يُقَالُ: »أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ«

آگ جلا۔

7348 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ« ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا« ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ذَلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا« ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ذَلِكَ أُرِيدُ« ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: »اعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ہمراہ چل دیئے حتیٰ کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوکر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو القاسم ! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ میرا مقصد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ۔ محفوظ ہوجاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پھر ان سے تیسری دفعہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو بیچ دے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

19- بَابُ

قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} [البقرة: 143] وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الجَمَاعَةِ، وَهُمْ أَهْلُ العِلْمِ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل۔ (پ ۲، البقرہ ۱۴۳) اور نبی کریم ﷺ نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہل علم کی جماعت مراد ہے۔

7349 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

7348- راجع الحدیث: 3167

7349- راجع الحدیث: 3339

أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ، فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شُهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ، فَتَشْهَدُونَ". ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} [البقرة: 143]- قَالَ: عَدْلًا- {لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ، وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143]، وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ عرض کریں گے کہ ہاں یارب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفیٰ اور ان کی امت۔ لہٰذا تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔ (پ ۲، البقرہ ۱۴۳) جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

20- بَابُ إِذَا اجْتَهَدَ العَامِلُ أَوِ الحَاكِمُ، فَأَخْطَأَ خِلاَفَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

7350,7351- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ المَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الأَنْصَارِيَّ، وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر بغیر علم کے غلط یا خلافِ رسول ہو تو مردود ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں

7350,7351- راجع الحديث: 2201

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟«، قَالَ: لاَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَفْعَلُوا، وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا، وَكَذَلِكَ المِيزَانُ«

کے عوض ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا مساوی ہو یا انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

21- بَابُ أَجْرِ الحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

جب حاکم نے اجتہاد کیا تو درست ہو یا غلط، اجر ملے گا

7352- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ المُقْرِئُ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ العَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ«. قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب، اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ پھر میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن مطلب عبداللہ بن ابوبکر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

22- بَابُ الحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً، وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الإِسْلاَمِ

اس پر حجت جس کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ غیر حاضر تھے امور اسلام سے مکمل باخبر نہ تھے

7353- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری

7352- صحیح مسلم: 4462، سنن ابو داؤد: 3574، سنن ابن ماجہ: 2314

7353- راجع الحدیث: 2062

جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؛ فَقَالَ: «إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا»، قَالَ: فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ فَقَالَ: «قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا»، فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا یہ واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس یہ انصار کی مجلس کی جانب چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے نوعمری ہی اس کی گوہی دے سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم ہے دراصل مجھے بازار کی خرید وفروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

7354- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الأَعْرَجِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ المَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ المُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ القِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَقَالَ: «مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي، ثُمَّ يَقْبِضْهُ، فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے میں ایک غریب شخص تھا، پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ لگا رہتا تھا، جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید وفروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے ان سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

7354- راجع الحديث: 118

23- بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

جس کی رائے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں

7355 - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ: أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللهِ؟ قَالَ: »إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

24- بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا

وہ احکام جو دلائل سے جانے جاتے ہیں اور دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا، ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ، فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ} [الزلزلة: 7] وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: »لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ« وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ، فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے، پھر جب آپ سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آیت ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷) سے استدلال فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خواہ پر گوہ کھائی گئی تو اس سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

7356 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر ہے۔ دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا سبب ہے تیسرا گھوڑا آدمی پر بوجھ ہے پس وہ

7355- صحیح مسلم: 7282 سنن ابو داؤد: 4331

7356- راجع الحدیث: 2371

سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ " وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةَ الفَاذَّةَ الجَامِعَةَ» {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]

گھوڑا جو آدمی کے اجر کا سبب ہو، وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لیے گھوڑا رکھا، پھر چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے حساب سے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو دوڑیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تو یہ بھی اس کی نیکیاں شمار ہونگی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لیے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہے اور جس شخص نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور امارت دکھانے کے لیے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو لاجواب اور جامع ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔ ۸)۔

فائدہ: ریا بنا ہے رؤیۃ سے بمعنی دیکھنا دکھانا، ریا بمعنی دکھانا، سمعۃ بنا ہے سمع سے بمعنی سننا سنانا یہاں بمعنی سنانا ہے۔ اصطلاح شریعت میں ریا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرے اور دکھانا اپنی بڑائی و شیخی کے لیے ہو۔ ریا صرف عبادات میں ہے، اپنی مالداری، زور، نسب کا دکھاوا ریا نہیں بلکہ تکبر و غرور ہے، یوں ہی عبادت نہ کرنا مگر اس کا اظہار کرنا ریا نہیں بلکہ جھوٹ یا منافقت ہے جیسے کوئی روزہ رکھے نہیں مگر لوگوں کے سامنے روزہ دار بن کر آئے وہ ریا کار نہیں بلکہ جھوٹا ہے، یوں ہی اپنی عبادات لوگوں کو دکھانا تعلیم کے لیے یہ ریا نہیں بلکہ عمیق تبلیغ و تعلیم ہے اس پر ثواب ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں صدیقین کی ریا مریدین کے اخلاص سے بہتر ہے اس کا یہ ہی مطلب ہے۔ ریا کے بہت درجے ہیں ہر درجے کا حکم علیحدہ ہے، بعض ریا شرک اصغر ہیں، بعض ریا حرام، بعض ریا مکروہ، بعض ثواب۔ مگر جب ریا مطلقًا بولی جاتی ہے تو اس سے ممنوع ریا مراد ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ ریا سے عبادت ناجائز نہیں ہوجاتی بلکہ نامقبول ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اگر ریا کار آخر میں ریا سے توبہ کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی قضا واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی برکت سے گزشتہ نامقبول ریا کی عبادات بھی قبول ہو جائیں گی، مطلقًا ریا

سے خالی ہونا بہت مشکل ہے۔ کوئی شخص ریا کے اندیشہ سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرے۔ ریا کی بحث علم کلام اور کتب تصوف میں خصوصاً احیاء العلوم میں ملاحظہ کرو۔ سمعہ یعنی شہرت میں بھی یہی گفتگو ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷، ص ۱۵۵)

7357- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔

7357م- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحَيْضِ، كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَوَضَّئِي»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَوَضَّئِينَ بِهَا»، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا

محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرلو۔ اس نے پھر عرض کی کہ یارسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کرلو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو مطلب تھا وہ میں جان گئی لہٰذا اس عورت کو میں نے اپنی جانب کھینچ لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

7358- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ «أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ»، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَلاَ أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم ﷺ نے یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دستر خوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں ناپسندیدگی کے سبب نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دستر خوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

7357- انظر الحديث:314

7358- راجع الحديث:2575

7359 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ»، وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا، فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ البُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا»، فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي»، وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ، وَأَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ القِدْرِ فَلاَ أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الحَدِيثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کو جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی بارگاہ میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا، جس میں تازہ سبزیاں تھیں۔ چنانچہ آپ کو ان میں سے بو آئی تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو جو سبزیاں اس میں تھیں ان کے بارے میں آپ سے عرض کردی گئی۔ چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو۔ پس آپ کے بعض صحابہ نے انہیں لے لیا جو آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے کراہیت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور ابوصفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح ہے۔

7360 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَعَمِّي، قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ» زَادَ لَنَا الحُمَيْدِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي المَوْتَ

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے بات کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اسے ایک کام کے لیے فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ ابوبکر کے پاس آجانا۔ حمید نے ابراہیم بن سعد کے واسطہ سے اتنا زائد بیان کیا ہے گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔

25- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اہل کتاب سے

7359- راجع الحدیث: 855

7360- راجع الحدیث: 3659

»لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ«

کوئی بات نہ پوچھو

7361- وَقَالَ أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الأَحْبَارِ فَقَالَ: »إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلاَءِ المُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الكَذِبَ«

ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید عبدالرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی مدنی جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی روایتوں میں جھوٹ کی ملاوٹ پاتے ہیں۔

7362- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ « وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة:136] وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الآيَةَ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

7363- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ، تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا؟ أَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لاَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ "

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے، جس خالص کو تم پڑھتے ہو، اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتادیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں کمی زیادتی کردی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم آ گیا ان کے متعلق پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم تو ان میں سے ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم

7362- راجع الحديث:4485

7363- راجع الحديث:2685

سے اس چیز کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

26- بَابُ كَرَاهِيَةِ الخِلاَفِ

اختلاف میں ناپسندیدگی ہے

7364 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ البَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَّامًا»

ابو عمران نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ ملتفت رہے اور جب تمہارے دل اچاٹ ہو جائیں تو کھڑے ہو جاؤ۔

7365 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ»، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَارُونَ الأَعْوَرِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کی طرف ملتفت رہیں اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو کھڑے ہو جاؤ۔ یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

7366 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ»، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشانہ اقدس میں بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تا کہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا

7364- راجع الحدیث:5060

7365- راجع الحدیث:5060

7366- راجع الحدیث:114

حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ، وَاخْتَلَفَ أَهْلُ البَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلاَفَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «قُومُوا عَنِّي» ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الكِتَابَ مِنَ اخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ»

غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے، پس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہوسکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس زیادہ شور وغل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے کہ مصیبت پر مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ ﷺ اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو ان کے لیے لکھی جاتی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور وغل کرنا۔

27- بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ، وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ

حضور ﷺ کی ممانعت فرمانا تحریم کے سبب ہے سوائے اس کے جس کا مباح ہونا بتادیا گیا ہو، اسی طرح آپ کے اور کاموں کا حکم ہے

نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ» وَقَالَ جَابِرٌ: «وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ» وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: «نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا»

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے لیے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

7367 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ البُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان حضرات کی موجودگی میں سنا جو ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو تشریف لائے۔ جب ہم آگئے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں

7367- راجع الحدیث:1557

وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ، وَقَالَ: «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا المَذْيَ، قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ»، فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ ان کے لیے حلال فرمایا گیا تھا۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کے دن ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے مذی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اس طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

7368 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ المُزَنِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ المَغْرِبِ»، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ»، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت نہ بنا لیں۔

28-بَابُ

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ} [الشورى: 38]، {وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ} [آل عمران: 159] «وَأَنَّ المُشَاوَرَةَ قَبْلَ العَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ»: {فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ} [آل عمران: 159] «فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۸) اور فرمایا: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۵۹) اور مشورہ پختہ عزم کرنے اور ظاہر ہونے سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ» وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا: أَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ، وَقَالَ: «لاَ يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ» وَشَاوَرَ عَلِيًّا، وَأُسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الإِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَجَلَدَ الرَّامِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ، وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتِ الأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ فِي الأُمُورِ المُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا، فَإِذَا وَضَحَ الكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ، اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ " فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ» وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ» وَكَانَ القُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۵۹) چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ عزم فرمالیتے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق نہیں اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے احد کے دن مشورہ فرمایا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔ چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کا مشورہ دیا۔ جب آپ ہتھیار پہن چکے۔ اور پختہ عزم فرمالیا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لیے کہا لیکن آپ نے ارادہ فرمالینے کے بعد ان کی جانب توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر رکھ دے، حتیٰ کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ فرمایا جبکہ جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی اور ان کی باتیں سنیں، حتیٰ کہ قرآن کریم نازل ہوا اور تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور ان کے اختلاف کی طرف توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ نے حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ کے بعد آئمہ بھی اہلِ علم سے مباح امور میں مشورہ کیا کرتے تا کہ سہل پہلو کو حاصل کرسکیں اور جب کتاب یا سنت کا حکم واضح ہوجاتا تو نبی کریم ﷺ کی پیروی میں دوسرے کی جانب توجہ نہ کرتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کس طرح ان سے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں، حتیٰ کہ وہ کہدیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ چنانچہ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچالیا مگر حق کے ساتھ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں

ان سے ساتھ ضرور قتال کروں گا جو ان چیزوں میں کمی کریں گے جن کو رسول اللہ ﷺ نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشورے کی جانب توجہ نہیں فرمائی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ان لوگوں کے متعلق حکم موجود تھا۔ جنہوں نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا نیز دین اور اس کے احکام کو تبدیل کر دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو، اور قاری حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر تھے خواہ وہ عمر رسیدہ تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے آگے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

7369- حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ: فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. فَقَالَ: «هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟»، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَاللَّهِ مَا

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں تاخیر ہو گئی تھی چنانچہ ان دونوں سے اپنی زوجہ کو جدا کر دینے کے متعلق دریافت کیا اور مشورہ کیا۔ پس حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی زوجہ کی پاکیزگی کو جانتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس کے متعلق دشواری نہیں ڈالے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس لونڈی سے دریافت فرما لیجئے یہ سچ سچ بتا دے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی اس نے عرض کی کہ میں نے اس کے سوا ان میں کوئی اور بات نہ دیکھی کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانوں کون

7369- راجع الحديث: 4757,2637,2593

عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا » فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ

ہے جو میری جانب سے اسے سزا دے جس نے میری زوجہ کے متعلق مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی زوجہ میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

7370- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الغَسَّانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي، مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ ". وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالأَمْرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذِنَ لَهَا، وَأَرْسَلَ مَعَهَا الغُلاَمَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا، سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے ان لوگوں کے متعلق کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو برا کہہ رہے ہیں، حالانکہ میں ان میں ہرگز کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہتان کا علم ہوا تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ نے اجازت عطا فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

☆☆☆☆☆

7370- راجع الحديث:2593

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

97- كِتَابُ التَّوْحِيدِ

توحید کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

نبی کریم ﷺ کا امت کو اللہ کی توحید کی طرف بلانا

7371 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى اليَمَنِ«

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔

7372 - وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ اليَمَنِ قَالَ لَهُ: »إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى، فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا صَلَّوْا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ«

عبداللہ بن ابوالاسود فضل بن العلاء اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ محمد بن صیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی جانب جا رہے وہ اہل کتاب ہیں۔ پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی جانب بلانا ہے کہ وہ خدا کو ایک مانیں۔ جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے ہر دن اور رات میں۔ جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوۃ لے لینا اور لوگوں کا اچھا مال چھانٹ کر لینے سے بچنا۔

7371- راجع الحدیث:1395

7372- راجع الحدیث:1395

7373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، وَالأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، سَمِعَا الأَسْوَدَ بْنَ هِلاَلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ؟» ، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟» ، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ»

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تمہیں علم ہے کہ ان کا خدا پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذاب نہ دے۔

7374- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ القُرْآنِ» زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوصعصہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو کسی نے بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا: جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس شخص کے خیال میں یہ بہت کم قرات تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور اضافے کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7375- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلاَلٍ، أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ،

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۃ اخلاص پر ختم کرتے۔

7373- راجع الحدیث: 2856، صحیح مسلم: 145,144

7374- راجع الحدیث: 5013

7375- صحیح مسلم: 1887، سنن نسائی: 992

وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلاَتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ»

جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لیے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسے بتادو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

2-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى} [الإسراء: 110]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں

7376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ»

زید بن وھب نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

7377 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي المَوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»، فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد خدمت اقدس میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس لیے بلایا تھا کہ ان کے صاحبزادے کا وقت وفات نزدیک تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا سب اللہ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ پھر ان سے کہو کہ صبر کریں اور اسے باعث اجر جانیں۔ چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت

7376- راجع الحديث:6013

7377- راجع الحديث:1284

شَنٌّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: »هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ«

سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل دیئے۔ پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اکھڑ گیا تھا۔ چنانچہ آپ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

3-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتِينُ} [الذاريات: 58]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے

7378 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، يَدَّعُونَ لَهُ الوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ«

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرے۔ لوگ اس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں، پھر بھی وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

4-بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {عَالِمُ الغَيْبِ فَلاَ يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا} [الجن: 26]، وَ {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} [لقمان: 34]، وَ {أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ} [النساء: 166]، {وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلاَ تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ} [فاطر: 11]، {إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ} [فصلت: 47]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ (پ۲۹، الجن۲۶) اور فرمایا: اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے۔ (پ۲۲، فاطر۱۱) اور فرمایا: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم۔ (پ۲۱، لقمان۳۴)۔

قَالَ يَحْيَى: {الظَّاهِرُ} [الحديد: 3]: »عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا«، {وَالبَاطِنُ} [الحديد: 3]: »عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا«

یحییٰ کا قول ہے کہ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اپنے علم کے سبب ہر باطن کا جاننے والا ہے اپنے علم کے سبب۔

7379 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

7378- راجع الحديث: 6099

7379- راجع الحديث: 1039

بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَفَاتِيحُ الغَيْبِ خَمْسٌ، لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لاَ يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي المَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ"

عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص کو کس زمین پر مرنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

7380 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ، فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ » : {لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ} [الأنعام: 103] ، «وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الغَيْبَ، فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ« : لاَ يَعْلَمُ الغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ"

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں۔ (پ ۷، الانعام ۱۰۳) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

5- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {السَّلاَمُ المُؤْمِنُ} [الحشر: 23]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: سلامتی دینے والا امان بخشنے والا

7381- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

شفیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہوا اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

7380- راجع الحدیث: 4612,3234

7381- راجع الحدیث: 831

6-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مَلِكِ النَّاسِ} [الناس: 2]

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: سب لوگوں کا بادشاہ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7382 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ " وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

7-بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ} [إبراهيم: 4]، {سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ} [الصافات: 180]، {وَلِلَّهِ العِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ} [المنافقون: 8]، وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اور جو اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم کھائے۔

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَقُولُ جَهَنَّمُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ " وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الجَنَّةَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ " وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے رب! میرا چہرہ جہنم کی جانب سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرونگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور دس گنا زائد۔ حضرت ایوب نے عرض کی کہ میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

7383 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ المُعَلِّمُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لاَ يَمُوتُ، وَالجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ»

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مر جائیں گے۔

7384 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ يَزَالُ يُلْقَى فِي النَّارِ» ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ العَالَمِينَ قَدَمَهُ، فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ، قَدْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلاَ تَزَالُ الجَنَّةُ تَفْضُلُ، حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا، فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الجَنَّةِ "

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ۔ معتمر، ان کے والد قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ مسلسل جہنم میں ڈالے جا رہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا ابھی اور ہیں؟ حتیٰ کہ رب العلمین اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم، بس بس۔ اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالحَقِّ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے آسمان وزمین ٹھیک بنائے

7385 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت

7383- صحیح مسلم:6837

7384- راجع الحدیث:4848، صحیح مسلم:7108

7385- راجع الحدیث:1120، سنن نسائی:3460، سنن ابن ماجہ:2063,188

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ: «اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، قَوْلُكَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ لِي غَيْرُكَ»،

یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمیں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اور جو ان کے درمیان ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے ور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرمادے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے، میرے لیے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا، وَقَالَ: «أَنْتَ الحَقُّ وَقَوْلُكَ الحَقُّ»

ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی، نیز آپ نے کہا تو سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔

9- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا} [النساء: 134]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ٦، النسآء ١٤٨)

وَقَالَ الأَعْمَشُ، عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الأَصْوَاتَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے۔ (پ ٢٨، المجادلہ ١)

7386 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ: «ارْبَعُوا عَلَى

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم بلندی چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر آسانی کرو کیونکہ تم

7386- راجع الحدیث: 2002

أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا » . ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ- أَوْ قَالَ أَلاَ أَدُلُّكَ بِهِ-»

کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس کو پکارتے ہو جو سنتا دیکھتا اور قریب ہے۔ پھر آپ نے میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں؟

7387,7388 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الخَيْرِ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: «قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ»

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا: یوں کہا کرو: "اے اللہ! میں اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔

7389 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ نَادَانِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ "

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

10- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ هُوَ القَادِرُ} [الأنعام: 65]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵)

7390 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي المَوَالِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ المُنْكَدِرِ، يُحَدِّثُ

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن

7387,7388- راجع الحديث: 834

7389- راجع الحديث: 3231

7390- راجع الحديث: 1162

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيُّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الِاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ القُرْآنِ يَقُولُ: "إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ - ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ - خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - قَالَ: أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ"

کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام لے، فی الحال اور انجام میرے لیے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا: میرے دین میں، پھر دنیا میں اور انجام بہتر ہو تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے برا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام یا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

11- بَابُ مُقَلِّبِ القُلُوبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ} [الأنعام: 110]

دلوں کا پھیرنے والا

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو۔ (پ ۷، الانعام ۱۱۰)

7391 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ: «لاَ وَمُقَلِّبِ القُلُوبِ»

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

12- بَابٌ: إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ذُو الجَلاَلِ} [الرحمن: 27]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ

7391- راجع الحديث: 6617

»العَظَمَةِ«، {البَرُّ} [البقرة: 177] »اللَّطِيفُ«

ذوالجلال عظمت والا۔ البر لطف فرمانے والا۔

7392 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ« أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم۔ جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ احصینا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

13- بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا

7393 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: »بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ« ، تَابَعَهُ يَحْيَى، وَبِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَ زُهَيْرٌ، وَأَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشر بن مفضل، عبید اللہ، سعید، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر اور ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ، سعید، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

7394 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

ربعی کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ

7392- راجع الحديث: 2736

7393- راجع الحديث: 6320، سنن ترمذی: 3401، سنن ابن ماجه: 3874

7394- راجع الحديث: 6312

عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: »اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ«، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ«

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اکٹھا ہونا ہے۔

7395 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: »بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا« ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ«

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے۔ تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کردیا اور اسی کی طرف اکٹھا ہونا ہے۔

7396 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے: اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے ان کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

7397 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أُرْسِلُ كِلاَبِي المُعَلَّمَةَ، قَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور عرض کی کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے ٹھہرالیا تو اسے کھالو اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھالو۔

7395- راجع الحدیث:6325

7396- راجع الحدیث:141

7397- راجع الحدیث:5477,175

فَكُلْ»

7398- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَا هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ، يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لاَ نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لاَ، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللَّهِ، وَكُلُوا» تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور ان کا زمانہ شرک نزدیک گزرا ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کے نام لے کر کھایا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور سامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

7399- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور ان پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

7400- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ»

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

7401- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ»

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

14- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر

وَقَالَ خُبَيْبٌ: «وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ فَذَكَرَ

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے

7398- راجع الحديث:2057' سنن ابو داؤد:2829

7399- سنن ابو داؤد:2794

7400- انظر الحديث:985

الذَّاتِ بِاسْمِهِ تَعَالَى«

7402- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: »بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً« ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ، أَنَّ ابْنَةَ الحَارِثِ، أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ:

[البحر الطويل]

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي،

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الحَارِثِ، »فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا«

ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ اکٹھا ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لیے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لیے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا۔

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

پس حارث کے بیٹے نے انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بتادیا تھا جس دن انہیں شہید کیا گیا۔

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ} [آل عمران: 28]

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ} [المائدة: 116]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔

7403 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللَّهِ«

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرتمند اور کوئی نہیں، اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جسے اللہ سے زیادہ اپنی مدح محبوب ہو۔

7402- راجع الحديث: 3045

7403- راجع الحديث: 5220،4634

7404 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لَمَّا خَلَقَ اللهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى العَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے بارے میں لکھتا ہے، جو عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت حاوی ہے۔

7405 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرے تو میں اسے جی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں گز بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی قدر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری جانب آتا ہے تو میں دوڑ کر اسکی جانب جاتا ہوں۔

16-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے

7406 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعُوذُ بِوَجْهِكَ«، فَقَالَ: {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65]،

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ پھر جب فرمایا۔ یا تمہارے پاؤں کے تلے

7404- راجع الحديث:3194

7405- انظر الحديث:7537,7505,4628

7406- راجع الحديث:4628

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا} [الأنعام: 65]، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَيْسَرُ»

سے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵)۔ تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵)۔ تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ یہ سب سے سہل ہے۔

17- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي} [طه: 39]، «تُغَذَّى»، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا} [القمر: 14]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی

7407- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لاَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر مخفی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دستِ مبارک سے اپنی چشم مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

7408- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

18- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {هُوَ اللَّهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ} [الحشر: 24]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا۔ (پ ۲۸، الحشر ۲۴)

7409- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا

ابن محیریز نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

7407- راجع الحدیث: 3057

7408- راجع الحدیث: 7131

7409- راجع الحدیث: 2229، صحیح مسلم: 3538، سنن ابوداؤد: 2170، سنن ترمذی: 1138

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ، وَلاَ يَحْمِلْنَ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ العَزْلِ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ». وَقَالَ مُجَاهِدٌ، عَنْ قَزَعَةَ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا»

عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے قیامت تک کسی کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا کوئی آدمی نہیں مگر اس کا خالق اللہ ہے۔

19- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ} [ص: 75]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا

7410 - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَجْمَعُ اللَّهُ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ القِيَامَةِ كَذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بروز قیامت اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جمع فرمائیگا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسی ہستی کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ اے حضرت آدم! کیا آپ لوگوں کو ملاحظہ نہیں فرماتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپکے لیے فرشتوں نے سجدہ کیا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا گیا ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس جگہ سے نجات دلایئے وہ فرمائیں گے کہ میں میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی ایک خطا کو بیان کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی جانب مبعوث فرمایا گیا۔ پس وہ

7410- راجع الحديث: 44،4476

خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَنْطَلِقُ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الخَيْرِ ذَرَّةً"

حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی ایک خطا کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی خطا کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توریت عطا فرمائی ور ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے، وہ فرمائیں گے میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی کسی خطا کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے اسکے رسول، اسکا کلمہ اور اسکی جانب کی روح ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے لیے نہیں۔ بلکہ تم محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لیے انکے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں جاکر اپنے رب سے اجازت طلب کرونگا۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت عطا فرمائی جائے گی۔ پس جب میں اپنے رب کو دیکھونگا تو اسکے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا پس مجھے سجدے میں رکھا جائیگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھا اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی۔ پس میں اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی پھر میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا۔ چنانچہ جب اپنے رب کو دیکھونگا تو سجدہ ریز ہو جاؤ نگا۔ پس مجھے سجدے میں رکھا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ

چاہے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہونگی۔ پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹو نگا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں چلاؤ نگا چنانچہ مجھے اس وقت تک سجدے میں رکھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی، جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹو نگا تو عرض کرونگا کہ اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روکا ہوا ہے اور جس کو اسکے اندر ہمیشہ رہنا لازم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جسکے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلیں گے جنھوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور انکے دل میں گندم کے دانہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی۔

7411 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لاَ يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اس

7411- راجع الحدیث: 4684

وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَقَالَ: عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ الأُخْرَى المِيزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ"

کے دست قدرت میں ہے اس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان جسے نیچے اور اوپر کرتا ہے۔

7412 - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ القِيَامَةِ الأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ " رَوَاهُ سَعِيدٌ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا،

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضہ میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

7413 - وَقَالَ أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ»

ابو الیمان، شعیب زہری ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ زمین کو قبضہ میں لے گا۔

7414 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ. «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ»، ثُمَّ قَرَأَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷) یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اضافے کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ

7413- راجع الحديث:4812

7414- راجع الحديث:4811

عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حیرانی سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

7415 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا القَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَنَا المَلِكُ، «فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ»، ثُمَّ قَرَأَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، حتیٰ کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ (ﷺ) نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

20-بَابُ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ» وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ: «لاَ شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ»

باب

فرمان نبی ﷺ: خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ یہ حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

7416 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی زوجہ کے پاس دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی تو فرمایا: تم سعد کی غیرت پر حیران ہوتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے سبب اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے

7415- راجع الحدیث: 4811، صحیح مسلم: 6980,6979

7416- راجع الحدیث: 6846

بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ العُذْرُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ المُبَشِّرِينَ وَالمُنْذِرِينَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الجَنَّةَ«

خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا مخفی اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں، اسی لیے اس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں، اس لیے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

21-بَابٌ

{قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ} [الأنعام: 19]، »فَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا، وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ«، وَقَالَ: {كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]

باب

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرما دو کہ اللہ کی گواہی اور نبی کریم ﷺ نے قرآن کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز فرمان الٰہی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔ (پ ۲۰، القصص ۸۸)

7417 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: »أَمَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟«، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کیے۔

22-بَابٌ

{وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ} [هود: 7]، {وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ} [التوبة: 129]

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: {اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ} [البقرة: 29]: »ارْتَفَعَ«، {فَسَوَّاهُنَّ} [البقرة: 29]: »خَلَقَهُنَّ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اسْتَوَى} [البقرة: 29]: »عَلاَ« {عَلَى العَرْشِ} [الأعراف: 54] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {المَجِيدُ} [ق: 1]: »الكَرِيمُ«، وَ{الوَدُودُ} [البروج: 14]: »الحَبِيبُ«، يُقَالُ:

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (پ ۱۲، ہود ۷) اور اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۹)۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ استوی الی السما سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فسواھن انہیں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ استوی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ المجید تو الکریم اور الحبیب کا ہم معنی ہے۔ حمید مجید جو کہا جاتا ہے یہ فعیل کے وزن پر ماجد سے

7417- راجع الحديث: 2310

»حَمِيدٌ مَجِيدٌ، كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ، مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ«

اور محمود مشتق ہے حمد سے۔

7418 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ«، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى يَا أَهْلَ اليَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ«، قَالُوا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ مَا كَانَ، قَالَ: »كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ«، ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا، فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ افراد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی مال بھی دیجئے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی، ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے دور جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے۔ لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

7419 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأَى لاَ يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ الأُخْرَى الفَيْضُ - أَوِ القَبْضُ - يَرْفَعُ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں دست قدرت بھرا ہوا ہے، رات دن کی عطائیں اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان او زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے دست قدرت میں فیض ہے،

7418- راجع الحدیث: 4365

7419- راجع الحدیث: 4684، صحیح مسلم: 2306

وَيَخْفِضُ«

7420- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اتَّقِ اللَّهَ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ« . قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ، وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، وَعَنْ ثَابِتٍ: {وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ} [الأحزاب: 37]، »نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ«

جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک کر رکھو۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اسی لیے نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخر یہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتھ آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷)۔ حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔

7421- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: " نَزَلَتْ آيَةُ الحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ "

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

7422- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ لَمَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا بے شک

7420- راجع الحدیث: 4787

7421- راجع الحدیث: 4791، سنن نسائی: 3252

7422- انظر الحدیث: 3194

قَضَى الخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي"

میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

7423- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ، وَأَعْلَى الجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الجَنَّةِ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کردے اور جس نے ہجرت کی یا اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتادیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

7424- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟»، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، ثُمَّ قَرَأَ: ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا " فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے جب سورج ڈوب ہوگیا تو فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاکر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳، یٰسٓ ۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں۔

7424- راجع الحديث: 3199
7423- راجع الحديث: 2790

7425- حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: »أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ القُرْآنَ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ« . {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ} [التوبة: 128] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٌ.

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سیاق نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا۔ پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی اور ا کے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اسے نہ پایا یعنی لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر سورہ التوبہ تک۔

7425م - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ

یحییٰ بن بکیر، لیث نے یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

7426- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الكَرْبِ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَلِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ رَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ«

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کرب کی حالت میں یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین، اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

7427 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ«.

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسےٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔

7425- راجع الحدیث: 4679,2807

7426- راجع الحدیث: 6345

7427- راجع الحدیث: 2412

7428 - وَقَالَ المَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ»

ماجشون، عبداللہ بن فضل، ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

23-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {تَعْرُجُ المَلاَئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ} [المعارج: 4]، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {إِلَيْهِ يَصْعَدُ الكَلِمُ الطَّيِّبُ} [فاطر: 10] وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِأَخِيهِ: اعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ، الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «العَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الكَلِمَ الطَّيِّبَ» يُقَالُ: {ذِي المَعَارِجِ} [المعارج: 3]: «المَلاَئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ»

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں۔(پ ۲۹، المعارج ۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام (پ ۲۲، فاطر ۱۰) ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس آدمی کے متعلق مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

7429 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ العَصْرِ وَصَلاَةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی جانب چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے ان سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

7428- راجع الحدیث: 2411

7429- راجع الحدیث: 555

7430- وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الجَبَلِ» وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ»

خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اس نیکی کرنیوالے کے لیے اسکی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی۔

7431- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الكَرْبِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ "

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کرب کی حالت میں یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

7432- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، أَوْ أَبِي نُعْمٍ، شَكَّ قَبِيصَةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِاليَمَنِ إِلَى

قبیصہ، سفیان، ان کے والد، ابن ابونعیم یا ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی جانب تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار افراد میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، ان کے والد، ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اسے

7430- راجع الحدیث: 1410

7431- راجع الحدیث: 6345

7432- راجع الحدیث: 3344

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ العَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الخَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ، وَيَدَعُنَا قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ، فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَلاَ تَأْمَنُونِي» . فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ قَتْلَهُ، أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، قَوْمًا يَقْرَءُونَ القُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ»

اقرع بن حابس حنظلی، جو نبی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو نبی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی جو نبی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے میں تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو ملتفت کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی ڈاڑھی گھنی گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں غالبا وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

7433 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} [يس: 38]، قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ العَرْشِ»

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳، یٰس ۳۸) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے

7433- راجع الحديث: 3199

24-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

7434 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَهُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلاَةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَافْعَلُوا»

7435 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ اليَرْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا»

7436 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ البَدْرِ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ»

7437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ بہت جلد تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کا چاند کو دیکھتے ہو اور اس سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

یوسف بن موسےٰ، عاصم بن یوسف۔ یربوعی، ابوشہاب، اسماعیل بن ابو خالد قیس بن ابو حازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت جلد تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بہت جلد تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

7434- راجع الحديث: 554

7435- راجع الحديث: 554

7436- راجع الحديث: 554

7437- راجع الحديث: 806

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ تُضَارُّونَ فِي القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ؟« ، قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ، لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟« ، قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ« . يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ القَمَرَ القَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا - شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ ". قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ المُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ - أَوِ المُوثَقُ بِعَمَلِهِ -، وَمِنْهُمُ المُخَرْدَلُ، أَوِ المُجَازَى، أَوْ نَحْوُهُ، ثُمَّ يَتَجَلَّى، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ القَضَاءِ بَيْنَ العِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے جبکہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہوجائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے یا اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس دن یہی ہوگا۔ اے رب بچا، بچا۔ اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہونگے۔ کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہونگے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ، مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ، مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، قَدْ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ القَضَاءِ بَيْنَ العِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى يَقُولَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الجَنَّةِ، انْفَهَقَتْ لَهُ الجَنَّةُ، فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِي الجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا

نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہونگے جو ہلاک کردیئے جائیں گے اور اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہونگے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی۔ پھر تجلی فرمائے گا حتیٰ کہ بندوں کے فیصلے فرما چکے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا اسے نکالے گا۔ چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس آدمی کو جہنم سے نکال لو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہے گا اور یہ ان سے ہونگے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں سجدے کی علامات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو کھائے۔ پس وہ جہنم سے جلے ہوئے نکالے جائیں گے تو ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تروتازہ اگ آئیں گے جیسے بہتے پانی کی جگہ میں دانے اگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے فرما چکے گا اور صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا۔ اس کا چہرہ جہنم کی جانب ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے رب! چہرہ جہنم کی جانب سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے آزار میں مبتلا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جھلسا دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے گا کریگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم، میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد پیمان کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی جانب سے

تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ، فَيَقُولُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، لاَ أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلاَ يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ، قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ: تَمَنَّهْ. فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى، حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ، يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ، قَالَ: اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ، وَمِثْلُهُ مَعَهُ".

پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی جانب چہرہ کریگا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے یہ پختہ عہد پیان نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے عطا کیا اب اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد پیان کریگا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور جو اس کے اندر راحت وچین ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کردے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ پختہ عہد پیان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے عطا کیا اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابن آدم مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) ہنس پڑے گا جب وہ اس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور تمنا کر۔ اب وہ اپنے رب سے آرزو کرتا جائے گا حتیٰ کہ خود اللہ تعالیٰ سے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اس کی تمام تمنائیں میں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔

7438 - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لاَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کسی بات

7438- راجع الحديث: 806,22

وَتَعَالَى قَالَ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ: «وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ»، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: «ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ: الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا الجَنَّةَ

انکار نہیں کیا، حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے ساتھ اور دس گنا، اے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک اچھی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنتیوں میں یہ شخص جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

7439- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟»، قُلْنَا: لاَ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لاَ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا» ثُمَّ قَالَ: " يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت محسوس نہیں ہوگی۔ مگر جتنی آج ان دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے حتیٰ کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ، پھر جہنم ان کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں

7439- راجع الحديث: 4581,22

قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ. ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ المَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ، وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: فَارَقْنَاهُمْ، وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ اليَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلاَ يُكَلِّمُهُ إِلَّا الأَنْبِيَاءُ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ "، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الجَسْرُ؟ قَالَ: " مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ، عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلاَلِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ، تَكُونُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، المُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ، وَكَأَجَاوِيدِ الخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ المُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا، فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوا

گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے، پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد اب تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، پس ان سے کہا جائے گا کہ پی لو۔ پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، حتیٰ کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت علیحدہ ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ حاجت تھی اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کے منتظر ہیں پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی بار دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پس اس سے کلام نہیں کرینگے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اسکے درمیان کوئی علامت ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کرینگے کہ ساق ہے وہ اپنی ساق کھول دے گا تو ہر مومن اس کے لیے سجدہ کریگا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لیے ریا اور نام کمانے کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ انکی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی۔ پھر پل کر لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے

يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ، وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا: {إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا} [النساء: 40]، " فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالمَلاَئِكَةُ وَالمُؤْمِنُونَ، فَيَقُولُ الجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الجَنَّةِ: هَؤُلاَءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ الجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلاَ خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ "

اور چوڑے بل ہیں جو نجد کے ٹیڑھے کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اسکے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی مانند، بجلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں کی مانند اور سواریوں کی مانند گزر جائیں گے۔ چنانچہ بعض تو عافیت سے گزر جائیں گے اور بعض کٹ کر، چھل کر جہنم میں گر جائیں گے، حتیٰ کہ آخری شخص گھسٹ کر نکلے گا۔ تم اپنا حق معلوم ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لیے مومن اس دن اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جو وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کرینگے۔ اے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ انکی صورتوں کو آگ پر حرام کردیگا۔ پس وہ انکے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ پس یہ جس کہ پہچانیں گے اسے نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو۔ چنانچہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں جانتے تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ ایک ذرّہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا۔ (پ ۵، النسآء ۴۰)۔ پھر انبیائے کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب جبار کی شفاعت باقی رہ گئی چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکال لے گا پس وہ ایسے

7440- وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يُحْبَسُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو اوا ایکی نہر میں ڈالے جائیں گے جو جنت کے ایک کنارے پر ہے جسے آب حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اگتے ہیں، جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ پس جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز او جر سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہل جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر انکے عمل کئے اور بغیر کوئی نیکی آگے بھیجے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر اور۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت مومن روک لے جائیں گے تو اس کے سبب وہ رنجیدہ ہونگے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنیوالا تلاش کریں تا کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں، پھر اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے چکھ لیا جس سے انہیں منع فرمایا گیا تھا۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں

7440- راجع الحديث: 44

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى: عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ، وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - قَالَ قَتَادَةُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ،

کے لیے مبعوث فرمایا۔ پس وہ حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ وہ حضرات ابراہیم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر خلاف واقعہ تھے۔ بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ تو ریت دی، کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ حضرت موسےٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ ایک شخص کو قتل کر دیا تھا بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں بلکہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائیے تھے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔

قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ. - قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ "، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ. قَالَ: ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79] قَالَ: «وَهَذَا المَقَامُ المَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

پس میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا قتادہ کا بیان ہے کہ میں ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری دفعہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو

قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا لازم ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ۔(پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

7441 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: »اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الحَوْضِ«

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں اکٹھا کر کے فرمایا کہ صبر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا ملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

7442 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: »اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الحَقُّ، وَقَوْلُكَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الحَقُّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ، وَبِكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ«. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ قَيْسُ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمادے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ ابوالزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیم کی جگہ قیام ہے۔ مجاہد کا قول

7441- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2434

7442- راجع الحدیث: 1120

بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ »قَيَّامُ«. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: »القَيُّومُ القَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ«، وَقَرَأَ عُمَرُ: القَيَّامُ، »وَكِلاَهُمَا مَدْحٌ«

ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو القیوم کہتے ہیں۔ حضرت عمر نے القیام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔

7443- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، وَلاَ حِجَابٌ يَحْجُبُهُ«

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر جلد وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

7444- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ القَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ«

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

7445- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ« قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ} [آل عمران: 77] الآيَةَ

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کیا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

7443- راجع الحدیث: 6539

7444- راجع الحدیث: 4878

7445- انظر الحدیث: 2356، صحیح مسلم: 355

7446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ: اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا۔ ایک وہ شخص جو اپنے سامان کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی۔ جو تم نے دی ہے اور ہو وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تا کہ کسی مسلمان کا مال ہضم کر سکے اور تیسرا وہ شخص جو اضافی پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ بروز قیامت اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے اضافی ضروری چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ تھی۔

7447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا: مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحَجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ ". قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الحَجَّةِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین لگاتار ہیں یعنی ذوالعقدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ چوتھا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ ہم سمجھنے لگے کہ اب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی

7446- راجع الحدیث: 2369,2358

7447- راجع الحدیث: 67

النَّحْرِ؟ «، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ قَالَ: أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ "

کہ اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ اب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ عیدالاضحیٰ کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی، اس شہر میں مہینے کے اندر حرمت ہے اور جلد تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق دریافت کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ چاہئے کہ حاضرین اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا دیا؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟

25- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے

7448 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ »إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ« ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْتُ مَعَهُ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کے فرزند کا وقت وفات آیا تو اس نے آپ کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا آپ نے یہ کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت معین ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت

7448- راجع الحدیث:1284

كَعْبٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنَّةٌ - فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي، فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ»

معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھر پھڑا رہا تھا۔ میرے خیال میں یہ فرمایا کہ جیسے پرانی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار ہو گئے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

7449 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اخْتَصَمَتِ الجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الجَنَّةُ: يَا رَبِّ، مَا لَهَا لاَ يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، وَقَالَتِ النَّارُ: - يَعْنِي - أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، قَالَ: فَأَمَّا الجَنَّةُ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ، فَيُلْقَوْنَ فِيهَا، فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، ثَلاَثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ، وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَتَقُولُ: قَطْ قَطْ قَطْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور حقیر ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لیے ہی خاص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے، کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔ جہنم کہے گی کہ ابھی اور ہیں؟ تین دفعہ کہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے بعض سے مل جائیں گے۔ تو پھر وہ کہے گی، بس، بس، بس۔

7450 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ، بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں

7449- راجع الحدیث:4849

7450- راجع الحدیث:6559,4476

ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمُ الجَهَنَّمِيُّونَ» . وَقَالَ هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

26-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ أَنْ تَزُولاَ}

7451- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا المَلِكُ، «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ» : {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

27-بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الخَلاَئِقِ»

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ، فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَكَلاَمِهِ، وَهُوَ الخَالِقُ المُكَوِّنُ، غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ، فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ«

7452- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

جنت میں داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے۔ ہمام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے متعلق ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے

اور یہ اس کا فعل وامر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تھے۔ میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے

7451- راجع الحديث: 7415,4811

7452- راجع الحديث: 4569

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، «فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ» : {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ} إِلَى قَوْلِهِ {لِأُولِي الأَلْبَابِ} [آل عمران: 190]، «ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً»، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، «فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ»

کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے گفتگو فرمائی، پھر سو گئے۔ جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

28-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا المُرْسَلِينَ} [الصافات: 171]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے

7453- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

7454 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ: " أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ المَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے شکم میں چالیس روز تک رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل، اور بد بخت ہے یا نیک بخت، یہ لکھ دیتا

7453- انظر الحدیث: 3194

7454- راجع الحدیث: 3208

سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ حَتَّى لاَ يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا"

ہے۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں جیسے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

7455- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَا جِبْرِيلُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا»، فَنَزَلَتْ: {وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَ: كَانَ هَذَا الجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! جتنی مرتبہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔ (پ ۱۶، مریم ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی بات کا جواب دیا گیا ہے۔

7456 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ اليَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَسَأَلُوهُ، «فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى العَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ»: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لے رہے تھے۔ پس یہودیوں کے کچھ لوگوں کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق نہ پوچھو۔ پس انہوں نے پوچھ ہی لیا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے

7455- راجع الحديث: 3218

7456- راجع الحديث: 125

الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا} [الإسراء: 85]. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لاَ تَسْأَلُوهُ

ئے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ پس میں جان گیا کہ آپ پروحی کا نزول ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے نہیں کہا تھا کہ اس کے متعلق نہ پوچھو۔

7457- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکلا ہو اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچادے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا اور اجر اور مال غنیمت ساتھ لیے ہوئے۔

7458 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں لڑتا ہے، دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لیے اور تیسرا محض دکھاوے کے لیے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

29- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} [النحل: 40]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا (پ ۱۴، النحل ۴۰)

7459 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن

7457- راجع الحديث: 3123,36

7458- راجع الحديث: 2810,123

7459- راجع الحديث: 7311,3640

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ«

شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر ہمیشہ غالب رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔

7460- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ« . فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ، سَمِعْتُ مُعَاذًا، يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

7461- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: »لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ«

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے صحابہ میں تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اللہ تیرے بارے میں حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

7462- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الوَاحِدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ المَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ اليَهُودِ،

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لے رہے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے

7460- راجع الحدیث: 3641,71

7461- راجع الحدیث: 3620

7462- راجع الحدیث: 125

فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا القَاسِمِ مَا الرُّوحُ؟ «فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ»، فَقَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا)، قَالَ الأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

لگے کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہ کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے پس ان میں سے ایک شخص آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کا کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرات میں اسی طرح ہے۔

30- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ لَوْ كَانَ البَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ البَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا} [الكهف: 109]

خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ (پ ۱۴، النحل ۴۰)

{وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلاَمٌ وَالبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ}، {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ} " {سَخَّرَ} [التوبة: 79]: «ذَلَّلَ»

اور: اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (پ ۲۱، لقمان ۲۷)

اور: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر اِسْتِوَاء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (پ ۸، الاعراف ۵۴)

7463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

-7463 انظر الحديث: 3132,36

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ»

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

31- بَابُ فِي المَشِيئَةِ وَالإِرَادَةِ: {وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تَشَاءُ} [آل عمران: 26]، {وَلاَ تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ} [الكهف: 24]، {إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56] قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ {يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ اليُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ العُسْرَ} [البقرة: 185]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو جسے چاہے سلطنت دے (پ ۳، آل عمران ۲۶) اور: اور ہر گز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (پ ۱۵، الکھف ۲۴) اور: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، الکھف ۵۶) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی۔ نیز ترجمہ کنزالایمان: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (پ ۲۰، الکھف ۱۸۵)

7464- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرمادے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

7465- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ،

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں

7464- راجع الحديث: 6338

7465- راجع الحديث: 1127

عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَقَالَ لَهُمْ: «أَلاَ تُصَلُّونَ»، قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴)۔

7466- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا، فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ، وَكَذَلِكَ المُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلاَءِ، وَمَثَلُ الكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں کی مانند ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت کی مانند ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

7467 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، يَقُولُ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسی نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے، پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے

7466- راجع الحديث: 5644

7467- راجع الحديث: 557

بِهِ حَتَّى صَلاَةِ العَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُعْطِيتُمُ القُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ: رَبَّنَا هَؤُلاَءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا؟ قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لاَ. فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل تو ریت نے کہا کہ اے ہمارے رب ! انہوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض کی کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

7468 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ المُسْنَدِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: " أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ، فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ"

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گا، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے، پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرمادے۔

7469 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً، فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ، وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ، فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلاَمٍ ". قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کی نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ ازواج تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل بچہ جنا۔

7468- راجع الحديث:18

7469- راجع الحديث:2819

كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ، فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ«

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیتے تو ان کی ہر زوجہ ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تا کہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

7470 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: »لاَ بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ« . قَالَ: قَالَ الأَعْرَابِيُّ: طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ القُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَنَعَمْ إِذًا«

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت لے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبراؤ نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا: گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے شخص پر اتنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

7471 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلاَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ« ، فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ، وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى

عبداللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔ پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو وضو کیا، حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

7472 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالأَعْرَجِ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ:

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں۔ اسمٰعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد، ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان بحث تکرار ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا اور قسم ہے

7470- راجع الحديث: 3616

7471- راجع الحديث: 595

7472- راجع الحديث: 2411

وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى العَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ، فَرَفَعَ المُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ اليَهُودِيَّ، فَذَهَبَ اليَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ، وَأَمْرِ المُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ«

اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کر دیا۔ چنانچہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا۔

7473- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »المَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ المَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلاَ الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ«

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس ان شاء اللہ تعالیٰ دجال اور طاعون اس کے قریب نہیں آنے پائیں گے۔

7474- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي، شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ القِيَامَةِ«

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کروں۔

7475- حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا

7473- راجع الحديث: 7134,1881

7474- راجع الحديث: 6304

7475- راجع الحديث: 3664

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ«

ہو ہو یا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی چست نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، حتیٰ کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

7476 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ - وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ - أَوْ صَاحِبُ الحَاجَةِ، قَالَ: »اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ«

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا یا کوئی حاجت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

7477 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ، وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لاَ مُكْرِهَ لَهُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مغفرت فرما، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس اسے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

7478 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الفَزَارِيُّ فِي

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ گزرے تو

7476- راجع الحديث:1432

7477- راجع الحديث:6339

7478- راجع الحديث:74

صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ، قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسَى: لاَ، فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى، بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بن اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی شخص ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی جانب وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کی لیے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔ پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پالیا۔ پھر ان دونوں کا وہی قصہ بیان کیا جو اللہ تعالیٰ نے (سورۃ الکہف میں) بیان فرمایا ہے۔

7479- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ، أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ يُرِيدُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

7479- راجع الحدیث: 3161,1589

الْمُحَصَّبِ«

7480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا، فَقَالَ: »إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ« . فَقَالَ المُسْلِمُونَ: نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ، قَالَ: »فَاغْدُوا عَلَى القِتَالِ« ، فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ« ، فَكَأَنَّ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا: تو کل جنگ کر لو۔ چنانچہ اگلے دن یہ بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں نے بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

32- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ} [سبأ: 23]، "وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ "

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴) اور یہ نہیں کہتے کہ تمھارے رب نے کیا پیدا فرمایا۔

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ} [البقرة: 255] وَقَالَ مَسْرُوقٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: »إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ، عَرَفُوا أَنَّهُ الحَقُّ وَنَادَوْا« : {مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ} [سبأ: 23] وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يَحْشُرُ اللَّهُ العِبَادَ، فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے (پ ۳، بقرۃ ۲۵۵) مسروق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمانوں والے اس میں سے سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا ڈر دور ہو جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے یہ جان کر کہ وہ حق ہے اور ندا کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ

7480- راجع الحدیث: 4325

مَنْ قَرُبَ: أَنَا المَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ

بندوں کو جمع فرمائیگا، پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں میں جزا و سزا دینے والا ہوں۔

7481 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ - عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا ": {فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ} [سبأ: 23]، قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ: أَنَّهُ قَرَأَ: (فُرِّغَ)، قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلاَ أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لاَ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پروں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں، عجز و نیاز سے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دوسرے حضرات نے صفوان کہا ہے۔ پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے۔ چنانچہ جب ان کے دلوں کا ڈر جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں۔ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا۔ علی سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے فرغ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے علم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرات تو یہی ہے۔

7482 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی کوئی چیز نہیں سنتا جتنا نبی کریم ﷺ کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کے

7481- راجع الحدیث: 4701

7482- راجع الحدیث: 5023

لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ»، وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ: أَنْ يَجْهَرَ بِهِ

ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

7483 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ "

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجنے کے لیے نکال دیجیے۔

7484 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک گھر کی خوشخبری دی جائے۔

33- بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ، وَنِدَاءِ اللَّهِ المَلاَئِكَةَ

اللہ کا حضرت جبرئیل کے ساتھ کلام اور فرشتوں کو ندا فرمانا

وَقَالَ مَعْمَرٌ: {وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى القُرْآنَ} [النمل: 6]، أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ، أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ، وَمِثْلُهُ: {فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ} [البقرة: 37]

معمر کا قول ہے کہ وانك لتلقى القرآن سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تلقاۃ انت سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے (پ ا، بقرۃ ۳۷)۔

7485 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ:

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل بھی

7483- راجع الحديث: 3348

7484- راجع الحديث: 6004,3816

7485- راجع الحديث: 3209

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ "

اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

7486 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ العَصْرِ وَصَلاَةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس وہ علم رکھتے ہوئے ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

7487 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ المَعْرُورِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى، قَالَ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى "

معرور بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

34- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالمَلاَئِكَةُ يَشْهَدُونَ}

[النساء: 166]

قَالَ مُجَاهِدٌ: {يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ} [الطلاق: 12] «بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالأَرْضِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں (پ ۶، النسآء ۱۶۶)

مجاہد کا قول ہے کہ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ سے مراد ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

7486- راجع الحديث:555

7487- راجع الحديث:1237

السَّابِقَةِ»

7488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلاَنُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا"

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق اور تیرے خوف سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری جانب۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" پس اگر تم اس رات مر جاؤ تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر تم صبح کو اٹھے تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

7489 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، وَزَلْزِلْ بِهِمْ» زَادَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابو خالد حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

7490 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ} [الإسراء: 110] بِهَا، قَالَ: «أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے آیت، ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) کے متعلق فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ

7488- راجع الحديث:247، صحيح مسلم:6823

7489- راجع الحديث:2932

7490- راجع الحديث:4722

صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ، فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى « : {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] : »لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ « ، {وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] »عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ « ، {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110] »أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ، حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ«

آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے اور لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵)۔ یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرلو۔ ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں حتیٰ کہ یہ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں۔

35-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ} [الفتح: 15]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں

{إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ} [الطارق: 13] »حَقٌّ« {وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ} [الطارق: 14] »بِاللَّعِبِ«

انہ لقول فصل سے مراد ہے: حق۔ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

7491 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ "

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

7492 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

7491- راجع الحديث:4826

7492- راجع الحديث:1894

7493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ایوب برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کی: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

7494 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "

ابوعبداللہ اعز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی جانب نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں۔

7495 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ«

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے بڑھ جانے والے ہیں۔

7496 - وَبِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ: »أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ«

اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔

7497 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز

7493- راجع الحديث:279

7494- راجع الحديث:1145

7495- راجع الحديث:896,238

7496- راجع الحديث:4684

7497- انظر الحديث:3820' راجع الحديث:3820

فَقَالَ: »هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ - أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ - فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلاَمَ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ«

یا پینے کی چیز لے کر آرہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی خوشخبری دیجئے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

7498 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ "

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

7499 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: »اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَقَوْلُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الحَقُّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ«

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض کرتے۔ اے اللہ! تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے ور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔"

7500 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے حضرت

7498- راجع الحديث:3244

7499- راجع الحديث:1120

7500- راجع الحديث:2637,2593

الأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى»: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ} العَشْرَ الآيَاتِ

عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پرداز لوگوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل میں خود کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں (پ ۱۸، النور ۱۱) دس آیات۔

7501 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَلاَ تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کر لے تو اتنا ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اسے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

7502 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو صلۂ رحمی سامنے آ کھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ اس نے عرض کی کہ یہ قطع رحمی سے

7502- راجع الحديث:4830

اللَّهُ الخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، فَقَالَ: أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَلِكِ لَكِ "، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]

تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑلوں جو تجھے توڑے۔ عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا: تو تیرے لیے یہی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)۔

7503 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِي "

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہو گئے۔

7504 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

7505 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے قریب رہتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔

7506 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ لَمْ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہا کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے، پھر اس کی آدھی

7503- راجع الحدیث: 846

7504- سنن نسائی: 1834

7505- راجع الحدیث: 7405

7506- راجع الحدیث: 3481، صحیح مسلم: 6914

يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لاَ يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ"

راکھ خشکی میں آدھی سمندر میں بہادی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب دیا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے سارے ذرے اکٹھے کردئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر ذرے تھے اس نے جمع کردئے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے، تجھ سے خوف رکھتے ہوئے۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

7507- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا - فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ - فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ؟ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا، قَالَ: قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ - أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاَثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کیا پس عرض کی کہ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے سبب مواخذہ کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا، پھر اس نے گناہ کیا تو کہا۔ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا۔ دوبارہ بھی پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے سبب مواخذہ کرتا ہے، پس میں نے چاہا۔ پھر اس نے گناہ کیا راوی کا بیان ہے کہ اس نے عرض کی۔ اے رب! مجھ سے گناہ ہوگیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا۔ پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے۔ جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث پکڑتا ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بندے کو تیسری مرتبہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔

7508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا

7507- صحیح مسلم: 6920,6919

7508- راجع الحدیث: 3478

عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ - أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ: كَلِمَةً: يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الوَفَاةُ، قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ - أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ - عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا، وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْحَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَقَالَ: نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي، فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللَّهُ: أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ -، قَالَ: فَمَا تَلاَفَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا " وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: «فَمَا تَلاَفَاهُ غَيْرُهَا» ، فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: «أَذْرُونِي فِي البَحْرِ» ، أَوْ كَمَا حَدَّثَ

اور ایک بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کروائی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب دے گا۔ پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، حتیٰ کہ جب میرے اعضاء کوئلے ہو جائیں انہیں پیس دینا اور جس دن تیز ہوا چلے تو مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان سے پختہ وعدہ لیا اور قسم ہے رب کی، انہوں نے ایسا ہی کیا اور تیز ہوا کے دن اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ شخص سامنے آ کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہی تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی نے دوسری مرتبہ کہا۔ فَمَا تَلَا فَاهُ غَيْرُهَا کہا۔ میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی طرح حضرت سلمان فارسی سے سنی ہے سوائے اس کے کہ وہ اذرونی فی البحر کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا۔

7508م - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَقَالَ: «لَمْ يَبْتَئِرْ» وَقَالَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَقَالَ: «لَمْ يَبْتَئِزْ» فَسَّرَهُ قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ

موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے یبتر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتر کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ جمع نہیں کروائی۔

36- بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام اور دیگر سے کلام فرمانا

7509 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں

7508م- راجع الحديث: 3478

7509- راجع الحديث: 44

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ أَدْخِلِ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ، ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ". فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بروز قیامت میری شفاعت قبول فرمائے جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرمادے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھ رہا ہوں۔

7510 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلاَلٍ العَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ البُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لاَ تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلاَءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حماد بن زید نے معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنانے کے لیے شفاعت کی حدیث کا مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ شفاعت کی حدیث سے قبل ان سے کسی اور چیز کے متعلق نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفےٰ ﷺ نے بتاتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ دریا کی موجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ اس کام کے لائق نہیں ہوں، تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی بارگاہ میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے نہیں ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ

7510- راجع الحدیث:44 صحیح مسلم:478

فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - أَوْ خَرْدَلَةٍ - مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ " فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالحَدِيثِ، فَانْتَهَى إِلَى هَذَا المَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيهْ، فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلاَ أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا، قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ،

حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے نہیں ہوں، لیکن تمہیں حضرت عیسےٰ کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسےٰ کے حضور جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے ہوں، مگر تمہیں محمد مصطفےٰ کے پاس جانا چاہیے۔ پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گے کہ یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت۔ پس فرمایا جائے گا۔ کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال لو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس

وَقَالَ: خُلِقَ الإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ، قَالَ: " ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "

کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش! ہم امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابو خلیفہ کے مکان میں رو پوش ہیں۔ کیونکہ وہ ان سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے۔ چنانچہ ہم ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ اے ابو سعید! ہم آپ کی خدمت میں آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے متعلق جو حدیث انہوں نے بیان کی کسی دوسرے کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے فرمایا کہ بیان کرو۔ پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر آ کر ختم کر دی۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ ہم نے عرض کی کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا۔ فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے علم نہیں کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ہم نے عرض کی کہ اے ابو سعید بیان فرمایئے۔ پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اسی لیے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد و ثنا بیان کروں گا، پھر اس کے

حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمائے گا۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہا کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی میں عرض کروں گا کہ اے رب مجھے ان کی اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ پس فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی کبریائی اور عظمت کی قسم ہے میں ضرور جہنم سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

7511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا الجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا، فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ: ادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ الجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ فرمائے گا اور ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لیے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

7512- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلاَ يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلاَ يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ". قَالَ الأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر جلد وہ اپنے رب سے کلام کرے گا۔ جبکہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ داہنی طرف دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم، جو اس کے سامنے ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ

7511- راجع الحدیث: 6571

7512- راجع الحدیث: 6539

مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

اگر چہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

7513 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَنَا المَلِكُ، «فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» : {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91] إِلَى قَوْلِهِ {يُشْرِكُونَ} [الزمر: 67]

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودیوں کے ایک عالم نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمین والوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا، اس کی بات سے تعجب کرتے اور تصدیق کرتے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔۔۔تا۔۔ پاک اور برتر ہے تک۔

7514 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: " يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ " وَقَالَ آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

37- بَابُ قَوْلِهِ: {وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى}

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

7513- راجع الحديث: 4811

7514- راجع الحديث: 2441

تَكْلِيمًا} [النساء: 164]

اور اللہ نے موسیٰؑ سے حقیقتاً کلام فرمایا

7515- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " احْتَجَّ آدَمُ، وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالاَتِهِ، وَكَلاَمِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى "

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوئی۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

7516- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُجْمَعُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ المَلاَئِكَةَ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ایمان قیامت کے دن اکٹھا ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس مقام سے ہمیں نجات ملتی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کے تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہو گی۔

7517- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: " لَيْلَةَ أُسْرِيَ

شریک بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ

7515- راجع الحديث: 3409

7516- راجع الحديث: 7410,44

7517- راجع الحديث: 3570

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ
الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ
وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ
هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ آخِرُهُمْ:
خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَرَهُمْ
حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى، فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ
وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ،
فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ،
فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ
صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ، فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ، حَتَّى
أَنْقَى جَوْفَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ
ذَهَبٍ، مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ
وَلَغَادِيدَهُ - يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ
عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا
فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ جِبْرِيلُ:
قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ
بُعِثَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا،
فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ
بِمَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ، فَوَجَدَ فِي
السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هَذَا أَبُوكَ
آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ،
وَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي، نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ، فَإِذَا
هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ، فَقَالَ: مَا
هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا النِّيلُ
وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا، ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ، فَإِذَا
هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ، فَضَرَبَ
يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ، قَالَ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟

کی جانب وحی آنے سے پہلے تین شخص حاضر بارگاہ ہوئے
اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے
ایک نے کہا کہ وہ کونسے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ
ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر شخص کو لے
لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا، حتیٰ کہ وہ دوسری رات آئے جس
میں دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں
سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی، حتیٰ
کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ
دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کیا کہ گلے سے دل
کے نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا، حتیٰ کہ سینہ مبارک
اور شکم اطہر کو خالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے
ساتھ اسے دھویا حتیٰ کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے
کا ایک طشت لایا گیا اس میں سنہری نور تھا جو ایمان و حکمت
سے بھرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ سینہ مبارک اور حلق رگوں
کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا
کی جانب چڑھے۔ پس اس کا ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آسمان
والے پکارتے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ انہوں نے
پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے
ساتھ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ پوچھا کہ یہ بلائے گئے ہیں۔
کہا، ہاں۔ انہوں نے کہا کہ خوب آئے خوش آمدید۔ آسمان
والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں کو کسی بات کا
علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا۔ جب تک
انہیں نہ بتایا جائے۔ پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت
آدم کو پایا تو حضرت جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے
باپ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس حضرت آدم نے سلام کا
جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو اے میرے
بیٹے۔ آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں۔ آپ نے فرمایا
جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات

قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا، قَالَ جِبْرِيلُ: قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللهِ، فَقَالَ مُوسَى: رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ، ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ، حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى، وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، فَأَوْحَى اللهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ: خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى، فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ: أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ، فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ: يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا

کا منبع ہے پھر آگے چلے تو آسمان میں اور نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کے ما کانات بنے ہوئے تھے۔ اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ فرمایا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی جانب چڑھے۔ فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفیٰ ہیں انہوں نے پوچھا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر تیسرے آسمان کی جانب چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی جانب چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی جانب چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر چھٹے آسمان کی جانب چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر ساتویں آسمان کی جانب چڑھے اور وہاں بھی اس طرح کہا گیا ہر آسمان پر انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے یہ نام یاد رہے کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں پانچویں آسمان والے کا مجھے نام یاد نہیں رہا۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں ملے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت کے سبب۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے اوپر لے جایا گیا، جس کے متعلق اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آ گیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوا حتیٰ کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ پچاس

تَسْتَطِيعُ هَذَا، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الخَمْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ، فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ، كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ، وَلاَ يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الخَامِسَةِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا، فَقَالَ الجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لاَ يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ، كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الكِتَابِ، وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسَى: قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ، ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُوسَى، قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الحَرَامِ"

نمازوں کی وحی فرمائی گئی۔ پھر نیچے اترے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسےٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے تخفیف کروائیے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض کی کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی استطاعت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی تخفیف فرمادی گئی۔ پھر حضرت موسےٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہ الٰہی کی جانب لوٹاتے رہے حتیٰ کہ تعداد پانچ نمازوں تک آپہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی قلبی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم ﷺ ہر مرتبہ حضرت جبرئیل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبرائیل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں مرتبہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض کی کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہذا ہمارے لیے اور کمی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! عرض کی کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس ہر ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ

میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لیے تم پر پانچ فرض ہیں۔ پس آپ حضرت موسےٰ کی طرف لوٹے۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لیے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گناہ عطا فرمایا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم نمازوں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم، مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے سبب شرم آتی ہے۔ کہا تو اللہ کا نام لے کر اتر جائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے۔

38-بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا

7518 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلاَ أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا"

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لیے حاضر مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی ہو حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لیے حلال کی، لہٰذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

7519- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن گفتگو فرما رہے

7518- راجع الحديث: 6549

7519- راجع الحديث: 2348

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ: "أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ، فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ"، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ

تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع ہو جائے گا اور غلّے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیہاتی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قرشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے۔

39- بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بِالأَمْرِ، وَذِكْرِ العِبَادِ بِالدُّعَاءِ، وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالإِبْلاَغِ

اللہ تعالیٰ بندوں کو حکم کے ذریعے اور بندے اسے دعا عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ} [البقرة: 152]، {وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ، فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ، ثُمَّ لاَ يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلاَ تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ المُسْلِمِينَ} [يونس: 72] " غُمَّةٌ: هَمٌّ وَضِيقٌ " قَالَ مُجَاهِدٌ: «اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ»، يُقَالُ: افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ المُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلاَمَ اللَّهِ} [التوبة: 6] "إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ

ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، بقرہ ۱۵۲) اور: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مجھے مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (پ ۱۱، النسآء ۷۱۔۷۲) غمۃ سے تکلیف اور تنگی مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے۔ اقضوا الی جو تمہارے دلوں میں ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ

وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ، وَحَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ. النَّبَأُ العَظِيمُ: «القُرْآنُ»، {صَوَابًا} [النبأ: 38]: «حَقًّا فِي الدُّنْيَا، وَعَمَلٌ بِهِ»

ترجمہ کنزالایمان: اوراے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔(پ۱۰، التوبۃ۶) اگر کوئی آدمی اسے سنے جو تم فرماتے ہو اور اور جو تم پر اتارا گیا، پس وہ امن میں ہے، حتیٰ کہ اللہ کا کلام سنے اور اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ النبا العظیم سے قرآن مجید مراد ہے۔ صوابا دنیا میں حق پر رہنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

40-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا} [البقرة: 22]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ العَالَمِينَ} [فصلت: 9]، وَقَوْلِهِ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68]، {وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ. بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ} [الزمر: 66] وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ} [يوسف: 106]، {وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ} [الزخرف: 87]، وَ {مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ} «فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ» وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ العِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ " لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا} [الفرقان: 2] وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَا تَنَزَّلُ المَلاَئِكَةُ إِلَّا بِالحَقِّ} : «بِالرِّسَالَةِ وَالعَذَابِ» {لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ} [الأحزاب: 8]: «المُبَلِّغِينَ المُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ»، {وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} [يوسف: 12]: «عِنْدَنَا»، {وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33]: «القُرْآنُ»

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو (پ ۲۴، حٰم السجدہ ۹) اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔ (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) اور: اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۶) عکرمہ کا قول ہے۔: اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے۔ (پ ۱۳، یوسف ۱۰۶)۔ اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب کا مخلوق ہونا جو مذکور ہے، وہ اس ارشاد الٰہی کے باعث ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی۔ (پ ۱۸، الفرقان ۲)۔ مجاہد کا قول ہے تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ رسالت اور عذاب لے کر۔ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے

{وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33]: " المُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ القِيَامَةِ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ"

والے رسولوں سے وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید لے کر۔ موصدق بہ ایمان لانے والا قیامت کے دن کہے گا کہ یہ مجھے عطا فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

7520 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: »أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ«، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ«، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ«

عمرو بن شرجیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ یہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔

41- بَابُ

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ، وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لاَ يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ} [فصلت: 22]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔ (پ ۲۴ حم السجدہ ۲۲)۔

7521 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " اجْتَمَعَ عِنْدَ البَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلاَ يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الآخَرُ: إِنْ

ابو معمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سمجھ کی کمی تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا ایسی پر یہ آیت

-7520 راجع الحديث: 4477,4207

-7521 راجع الحديث: 4816

كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا، فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ} [فصلت: 22] " الآيَةَ

نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔ (پ ۲۴ حٰم السجدہ ۲۲)۔

42- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ} [الرحمن: 29] وَ {مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ} [الأنبياء: 2]، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1] «وَأَنَّ حَدَثَهُ لاَ يُشْبِهُ حَدَثَ المَخْلُوقِينَ» لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ} [الشورى: 11] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ: أَنْ لاَ تَكَلَّمُوا فِي الصَّلاَةِ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔ (پ ۲۷، الرحمٰن ۲۹) اور جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے (پ ۱۷، الانبیاء ۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے (پ ۲۸، الطلاق ۱) اور اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا گیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے (پ ۲۵، الشوریٰ ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

7522 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ، وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ»

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے زمانہ کے لحاظ سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

7523- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: "يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل

7522- راجع الحديث: 2685

7523- راجع الحديث: 7363,2685

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ: أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا، فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الكُتُبَ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَوَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ فَلاَ وَاللَّهِ، مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ "

فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتادیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کردی۔ ان میں تغیر وتبدل کر کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آگیا۔ حالانکہ خدا کی قسم، ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

43-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة: 16]

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے

وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ "

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (پ ۲۹، القیامت ۱۶) نبی کریم ﷺ کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

7524- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة: 16]، قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ « - فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶) کے متعلق روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے آب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ ﷺ حرکت دیا کرتے تھے سعید بن جبیر نے فرمایا میں تمہیں اس طرح حرکت کر

7524- راجع الحديث:5

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17]، قَالَ: «جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ»، {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18] قَالَ: "فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ"

کے دکھاتا ہوں جیسے ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶) فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا۔ پھر قرآت کی ترجمہ کنزالایمان: تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ (پ ۲۹، القیامت ۱۸) فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت جبرائیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبرئیل جاتے تو نبی کریم پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

44- بَابٌ

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ، إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ، أَلاَ يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الخَبِيرُ} [الملك: 14] {يَتَخَافَتُونَ} [طه: 103]: «يَتَسَارُّونَ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔ (پ ۲۹، الملک ۱۳-۱۴) یتخافتون آہستہ باتیں کرنا۔

7525- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]، قَالَ: «نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ المُشْرِكُونَ، سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ» . فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰) کے متعلق فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کے لیے برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے

7525- راجع الحديث: 4722

وَسَلَّمَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ} [الإسراء: 110]: أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ المُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا القُرْآنَ: {وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]، عَنْ أَصْحَابِكَ فَلاَ تُسْمِعُهُمْ {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110]

نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرات کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ اس کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

7526 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] فِي الدُّعَاءِ "

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰) یہ دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

7527 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرْآنِ»، وَزَادَ غَيْرُهُ: «يَجْهَرُ بِهِ»

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

45-بَابُ

باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ » فَبَيَّنَ أَنَّ قِيَامَهُ بِالكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ « . وَقَالَ: {وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَاخْتِلاَفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ} ، وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَافْعَلُوا الخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [الحج: 77]

فرمان نبوی ﷺ کہ ایک شخص کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ رات دن اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ دوسرا آدمی اسے دیکھ کر کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس فعل ہے اور فرمایا: "ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف۔ (پ۲۱، روم ۲۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو (پ۱۷، الحج ۷۷)

7528 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

7526- راجع الحديث: 4723، صحيح مسلم: 1002

7528- راجع الحديث: 7232,5026

الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ"

اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو شخصوں پر۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت ملتی جو اسے ملی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا شخص دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

7529 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ" سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا، لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الخَبَرَ، وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو آدمیوں میں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا پس وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی مرتبہ سنا لیکن انہوں نے الخبر کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

46- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالاَتِهِ} وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: «مِنَ اللَّهِ الرِّسَالَةُ، وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَلاَغُ، وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالاَتِ رَبِّهِمْ} [الجن: 28]، وَقَالَ تَعَالَى: {أُبَلِّغُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّي} وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: "حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالمُؤْمِنُونَ}

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ ۶، المائدہ ۶۷) زہری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے، رسول اللہ ﷺ پر پہنچانا اور ہم پر ماننا ہے۔ نیز فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے۔ (پ ۲۹، الجن ۲۸) اور فرمایا: تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا۔ (پ ۸، الاعراف ۶۲) کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے پیچھے

7529- راجع الحديث: 5025' صحيح مسلم: 1891' سنن ترمذی: 1936' سنن ابن ماجه: 4209

[التوبة: 105] وَقَالَتْ عَائِشَةُ: "إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِءٍ فَقُلْ: {اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ} [التوبة: 105] : وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ " وَقَالَ مَعْمَرٌ: {ذَلِكَ الكِتَابُ} [البقرة: 2] »هَذَا القُرْآنُ« {هُدًى لِلْمُتَّقِينَ} [البقرة: 2] : »بَيَانٌ وَدِلاَلَةٌ« ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ} [الممتحنة: 10] : »هَذَا حُكْمُ اللَّهِ« {لاَ رَيْبَ} [البقرة: 2] : »لاَ شَكَّ« ، {تِلْكَ آيَاتُ} [البقرة: 252] : يَعْنِي هَذِهِ أَعْلاَمُ القُرْآنِ، وَمِثْلُهُ: {حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ} [يونس: 22] : »يَعْنِي بِكُمْ« وَقَالَ أَنَسٌ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلَى قَوْمِهِ، وَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" اور اللہ و رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ معمر کا قول ہے کہ ذالك الكتاب سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ هدی للمتقین بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولكم حكم الله یہ اللہ کا حکم ہے۔ لاریب کوئی شک نہیں۔ تلك ایات قرآن مجید کی یہ نشانیاں۔ اور اسی طرح حتی اذا کنتم فی الفلاك وجرين بهم یہاں بکم کے معنی میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی جانب بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امن دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

7530 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ المُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ المُغِيرَةُ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: »أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الجَنَّةِ«

فضل بن یعقوب، عبداللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبیداللہ ثقفی، بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ جبیر بن حیہ سے روایت کی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے بارے میں بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

7531 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا؟ وَقَالَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ نے کسی چیز کو چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی

7530- راجع الحدیث:3159

7531- راجع الحدیث:4612,3334

مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الوَحْيِ فَلاَ تُصَدِّقْهُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ« : {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ} [المائدة: 67]

کریم ﷺ نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ٦، المائدہ ٦٧)

7532 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: »أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ« . قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: »ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ« . قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ« . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ العَذَابُ} [الفرقان: 69] الآيَةَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کی ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کو کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق یہ وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ٦، المائدہ ٦٧)

47- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا} [آل عمران: 93]

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُعْطِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُعْطِيتُمُ القُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ « وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ: {يَتْلُونَهُ حَقَّ

کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے

ترجمہ کنزالایمان؛ توریت لاکر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ٤، ال عمرآن ٩٣)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو۔

7532- راجع الحديث: 4477,4612,4207

تِلاَوَتِهِ} [البقرة: 121]: «يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ»، يُقَالُ: {يُتْلَى} [النساء: 127]: "يُقْرَأُ، حَسَنُ التِّلاَوَةِ: حَسَنُ القِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ ". {لاَ يَمَسُّهُ} [الواقعة: 79]: «لاَ يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالقُرْآنِ، وَلاَ يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا المُوقِنُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى» : {مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا، كَمَثَلِ الحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ القَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ، وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الظَّالِمِينَ} [الجمعة: 5] وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِسْلاَمَ وَالإِيمَانَ وَالصَّلاَةَ عَمَلًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ: «أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ»، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الجِهَادُ، ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ»

ابو رزین کا قول ہے کہ یتلونہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے کہ تلی سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرات کے ساتھ لا یمسس سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں اٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے والا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ۲۸، الجمعہ ۵) اور نبی کریم ﷺ نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ امید بخش عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو؟ عرض کی کہ میرے نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید بخش ہو، ہاں میں نے بغیر طہارت نماز نہیں پڑھی پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر جہاد کرنا اور حج مبرور۔

7533 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، حتیٰ کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس کے مطابق عمل کیا اور عاجز آ گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں

7533- راجع الحدیث:557

حَتَّى صُلِّيَتِ العَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيتُمُ القُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الكِتَابِ: هَؤُلاَءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے مطابق عمل کیا، حتیٰکہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

48-بَابُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ عَمَلًا، وَقَالَ: »لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ«

نبی ﷺ نے نماز کو عمل فرمایا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے

7534 - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَسَدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ العَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الوَلِيدِ بْنِ العَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ«

سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابوعمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کو کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

49-بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ الإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا، إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا، وَإِذَا مَسَّهُ الخَيْرُ مَنُوعًا} [المعارج: 20] "هَلُوعًا: ضَجُورًا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ (پ ۲۹، المعارج ۱۹ تا ۲۱) هلوعا بے صبرا حریص۔

7535 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض

7534- راجع الحدیث: 527

7535- راجع الحدیث: 923

وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا، فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ» مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، فَقَالَ عَمْرٌو: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ

لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے سکونی اور اضطراب ہے اور جب بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اس غنا اور بھلائی کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں ڈال دی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول اللہ کے اس کلمے کے مقابلے میں مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

50-بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

نبی کریم ﷺ کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا

7536 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ العَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روایت کی کہ ان کے رب نے فرمایا: جب بندہ بالشت بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے جانب چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

7537 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ العَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، - أَوْ بُوعًا -»، وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کئی بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب بندہ بالشت بھر مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے قریب ہوتا تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر قریب ہو جاتا ہوں۔ معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اس اپنے والد ماجد سے

7537- راجع الحدیث:7405، صحیح مسلم:6772,6771

سنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

7538 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ»

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے کہ اس نے فرمایا: ہر عمل کے لیے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

7539 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: "لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى" وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی آدمی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں اور انہیں ان کے والدِ ماجد کی طرف منسوب کیا۔

7540 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الفَتْحِ -» قَالَ: فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ: يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ، يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: كَيْفَ كَانَ

معاویہ قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی تکرار کرتے تھے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرات میں تلاوت کر کے سنائی۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ اکٹھا ہو نگے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم

7538- راجع الحديث:1894

7539- راجع الحديث:3395

7540- راجع الحديث:4281

تَرْجِيعَهُ؛ قَالَ: آآآثَلاَثَ مَرَّاتٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا۔ میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکرار کرتے تھے؟ فرمایا کہ تین دفعہ پڑھتے تھے۔

51-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز

ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنزالایمان: توریت لا کر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۹۳)

7541 - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ: " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ، عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هِرَقْلَ، وَ: {يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [آل عمران: 64] الآيَةَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک منگوا کر پڑھا۔ "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل کے لیے ہے۔ اور اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

7542 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ} [البقرة: 136] " الآيَةَ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لیے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پ ۱، بقرہ ۱۳۶)۔

7543 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ

7541- راجع الحديث: 7

7542- راجع الحديث: 4485

7543- راجع الحديث: 1329، صحيح مسلم: 4413

وَامْرَأَةٍ مِنَ اليَهُودِ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟» ، قَالُوا: نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا، قَالَ: {فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]، فَجَاءُوا، فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ: يَا أَعْوَرُ، اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: «ارْفَعْ يَدَكَ» ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ، وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الحِجَارَةَ

نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: توریت لا کر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ۴، آل عمرآن ۹۳) وہ لے آئے اور ایک شخص سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے اعور! تم پڑھو، وہ پڑھنے لگا اور اصل مقام پر آکر رک گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اسکے نیچے آیت رجم تھی، بالکل صاف۔ پس کہا، اے محمد! ان دنوں کے لیے رجم کا حکم ہے جبکہ ہم اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

52- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المَاهِرُ بِالقُرْآنِ مَعَ الكِرَامِ البَرَرَةِ» "وَزَيِّنُوا القُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ"

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ قرآن کا ماہر مکرم صالحین کے ساتھ ہوگا

اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

7544 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ»

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اسقدر کسی اور چیز کو نہیں سنتا جس قدر اپنے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

7545 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے

7544- راجع الحدیث: 5023، صحیح مسلم: 1845,1844، سنن ابو داؤد: 1473، سنن نسائی: 1016

7545- راجع الحدیث: 2637,2593

مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: "فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا

بری فرمادے گا۔ لیکن خدا کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں آپنے آپ کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ، یعنی ترجمہ کنزالایمان؛ تو تمہارا پردہ کھول دیتا۔(پ ۴، النور ۱۱ تا ۲۰)۔

7546- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أُرَاهُ قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، قَالَ: "سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي العِشَاءِ: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء میں سورۃ التین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

7547 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَمِعَ المُشْرِكُونَ سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہا کرتے تھے اور جب آپ بلند آواز سے قرات پڑھتے اور مشرکین سنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰)۔

7548- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ

عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ موذن

7546- راجع الحدیث:767

7547- راجع الحدیث:4722

7548- راجع الحدیث:609

لِلصَّلاَةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: «لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ، وَلاَ شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

7549- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ القُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ»

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

53- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ القُرْآنِ}

ترجمہ کنزالایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ (پ۲۹، المزمل ۲۰)

7550- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ القَارِيَّ، حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ القِرَاءَةَ الَّتِي

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ جب میں نے ان کی قرات سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا، کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا یہ آپ نے کس سے پڑھی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس نے جدا طریقے پر پڑھائی ہے پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی جانب لے چلا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے انہیں سورۃ

7549- راجع الحديث: 297

7550- انظر الحديث: 2419

سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ». فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

الفرقان ایسے طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام! پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اس طرح نازل ہوئی ہے، بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے، پس اسی طریقے سے پڑھو جس کے لیے جو طریقہ سہل ہو۔

54- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ» يُقَالُ مُيَسَّرٌ: مُهَيَّأٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " يَسَّرْنَا القُرْآنَ بِلِسَانِكَ: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ " وَقَالَ مَطَرٌ الوَرَّاقُ: {وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17]، قَالَ: «هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ»

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے۔ جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ میسر آسانی مہیا کرنا۔ یسرنا القران تمہاری زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الوراق کا قول ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ (پ ۲۷، القمر ۱۷)۔ کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

7551 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِيمَا يَعْمَلُ العَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ»

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

7551- راجع الحدیث: 6596

7552- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الجَنَّةِ»، قَالُوا: أَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ»، {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] الآيَةَ

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان؛ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ ۳۰، ولیل ۵)۔

55- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ} [البروج: 22]،

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں (پ ۳۰، البروج ۲۱-۲۲)

{وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ} [الطور: 1] قَالَ قَتَادَةُ: «مَكْتُوبٌ»، {يَسْطُرُونَ} [القلم: 1]: «يَخُطُّونَ»، {فِي أُمِّ الكِتَابِ} [الزخرف: 4]: «جُمْلَةِ الكِتَابِ وَأَصْلِهِ»، {مَا يَلْفِظُ} [ق: 18]: «مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يُكْتَبُ الخَيْرُ وَالشَّرُّ»، {يُحَرِّفُونَ} [النساء: 46]: «يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ، يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ» {دِرَاسَتُهُمْ} [الأنعام: 156]: «تِلاَوَتُهُمْ»، {وَاعِيَةٌ} [الحاقة: 12]: «حَافِظَةٌ»، {وَتَعِيَهَا} [الحاقة: 12]: «تَحْفَظُهَا»، {وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا القُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ} [الأنعام: 19]، «يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ» {وَمَنْ بَلَغَ} [الأنعام:

طور کی قسم اور اس نوشتہ کی (پ ۲۷، الطور ۱-۲)۔ قتادہ کا قول ہے کہ لکھی ہوئی۔ یسطرون لکھتے ہیں: ام الکتاب تمام کتابوں کا مجموعہ یا اصل۔ مایلفظ جو بات کرے گا وہ نوٹ کر لی جائے گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: بھلائی اور برائی لکھ لی جاتی ہے۔ یحرفون دور کرتے ہیں اور ایسا کوئی بھی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کر دے بلکہ وہ اس میں ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ مطلوب بدل دیتے ہیں۔ دراستھم ان کا تلاوت کرنا۔ واعیتہ محفوظ رکھنے والی۔ تعیھا اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اس کے ذریعے ڈر سناؤں اور جس تک پہنچے تو یہ اس کے لیے ڈرانے والا ہے۔

7552- راجع الحديث: 1362

19]: »هَذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ«

7553- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ، كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ، أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ"

اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط، معتمر، ان کے ولد، قتادہ، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ لی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میری غضب پر۔ پس وہ عرش کے اوپر اس کے پاس ہے۔

7554- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ"

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر عرش کے اوپر ہے۔

56- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ} [الصافات: 96]،

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو

{إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 49] وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ: »أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ« {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ، يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ، أَلاَ لَهُ الخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ} قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: »بَيَّنَ اللَّهُ الخَلْقَ مِنَ الأَمْرِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى« : {أَلاَ لَهُ الخَلْقُ وَالأَمْرُ} [الأعراف: 54] وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: سُئِلَ النَّبِيُّ

اور تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر اِسْتِوَاء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان فرمایا جیسا

7553- راجع الحديث: 3194,1362

7554- راجع الحديث: 7553,3194

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» وَقَالَ: {جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 17] وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ، إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ «فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا»

کہ ارشاد ہے۔ ترجمہ کنزالایمان؛ سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا (پ ۲۷، الطور ا۔۲) اور نبی کریم ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا اور فرمایا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہمیں چند جامع امور بتا دیجئے۔ جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں ایمان، اور شہادت اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا اور ان سب کو عمل قرار دیا۔

7555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جُرْمٍ وَبَيْنَ الأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ، فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لاَ آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، قَالَ: «وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَسَأَلَ عَنَّا، فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ؟»، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا وَمَا

ابوقلابہ اور قسم تیمی نے زہدم سے روایت کی ہے کہ ہمارے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا، جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ ان کے پاس نبی تیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے اسے بھی بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہوگئی ہے۔ پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی آپ نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں اس کے متعلق حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں غنیمت کے اونٹ پیش کیے گئے تو فرمایا کہ اشعری حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں

7555- راجع الحديث: 3133

عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: فَقَالَ: «لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا»

پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں سواریاں نہیں دینگے اور دینے کے لیے انکے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں۔ پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرمادیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو انکی قسم بھلا دی ہے خدا کی قسم، یوں تو ہم کبھی کامیابی نہیں پائیں گے۔ پس ہم آپ کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور عرض کی تو فرمایا۔ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ نے دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

7556 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ المُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ، فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الجَنَّةَ، وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: آمُرُكُمْ بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَتُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لاَ تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالظُّرُوفِ المُزَفَّتَةِ، وَالحَنْتَمَةِ "

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہوجائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی ان کاموں کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ نہ پینا کدو کی تونبی میں، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن میں اور روغنی اور سبز لاکھی برتن میں۔

7556- راجع الحدیث:53

7557 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تصویریں بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔

7558 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان تصویریں بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

7559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چل پڑے۔ بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

57- بَابُ قِرَاءَةِ الفَاجِرِ وَالمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلاَوَتُهُمْ لاَ تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

بدکار اور منافق کی قرأت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

7560 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَالأُتْرُجَّةِ،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی کی طرح ہے، جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اس کی مثال

7557- راجع الحدیث: 2105، سنن نسائی: 5377، سنن ابن ماجہ: 2151

7558- راجع الحدیث: 5951، صحیح مسلم: 5502، سنن نسائی: 5376

7559- راجع الحدیث: 5953

7560- راجع الحدیث: 5020

طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلاَ رِيحَ لَهَا«

کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن کی طرح ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

7561 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ: »إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ« ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ«

یحیٰی بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اسے جنات نے اچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کٹ کٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

7562 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ« ، قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: "سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ - أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ -"

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

-7561 راجع الحدیث: 5762,3210

-7562 انظر الحدیث: 3344

58- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَنَضَعُ المَوَازِينَ القِسْطَ لِيَوْمِ القِيَامَةِ} [الأنبياء: 47]، وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " القُسْطَاسُ: العَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ " وَيُقَالُ: " القِسْطُ: مَصْدَرُ المُقْسِطِ وَهُوَ العَادِلُ، وَأَمَّا القَاسِطُ فَهُوَ الجَائِرُ "

7563 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ "

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے۔ (پ۱۷، الانبیآء ۴۷) جس میں انسانوں کے اعمال واقوال تولے جائیں گے۔

مجاہد کا قول ہے: القسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ القسط المقسط کا مصدر ہے یعنی عادل اور القاسط ظالم کو کہتے ہیں۔

ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

☆☆☆☆☆

7563- راجع الحديث: 6406